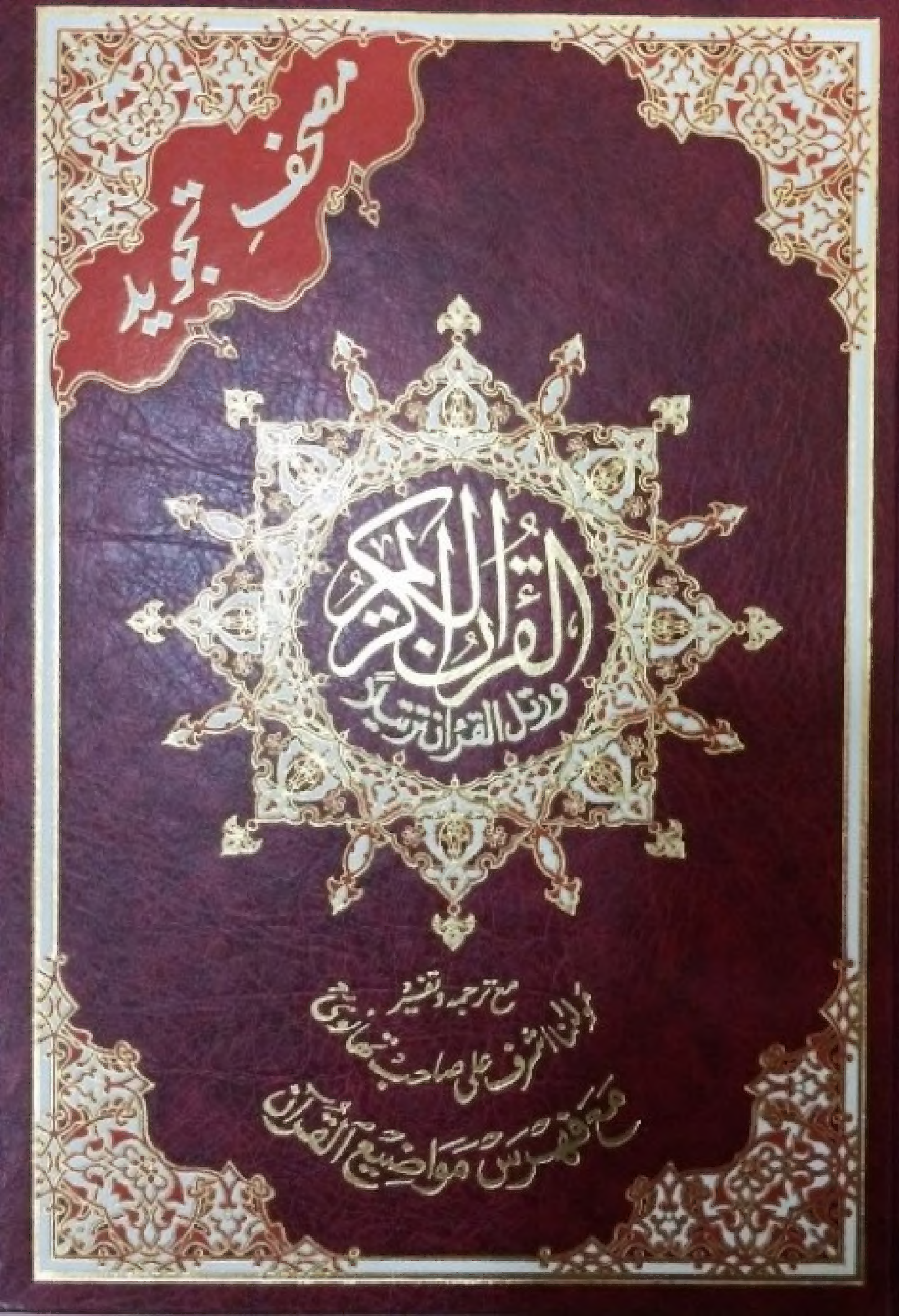

مصحف تجوید
القرآن الكريم
ورتل القرآن ترتيلا
مع ترجمہ وتفسیر
مولانا اشرف علی صاحب تھانوی
مع فهرس مواضيع القرآن

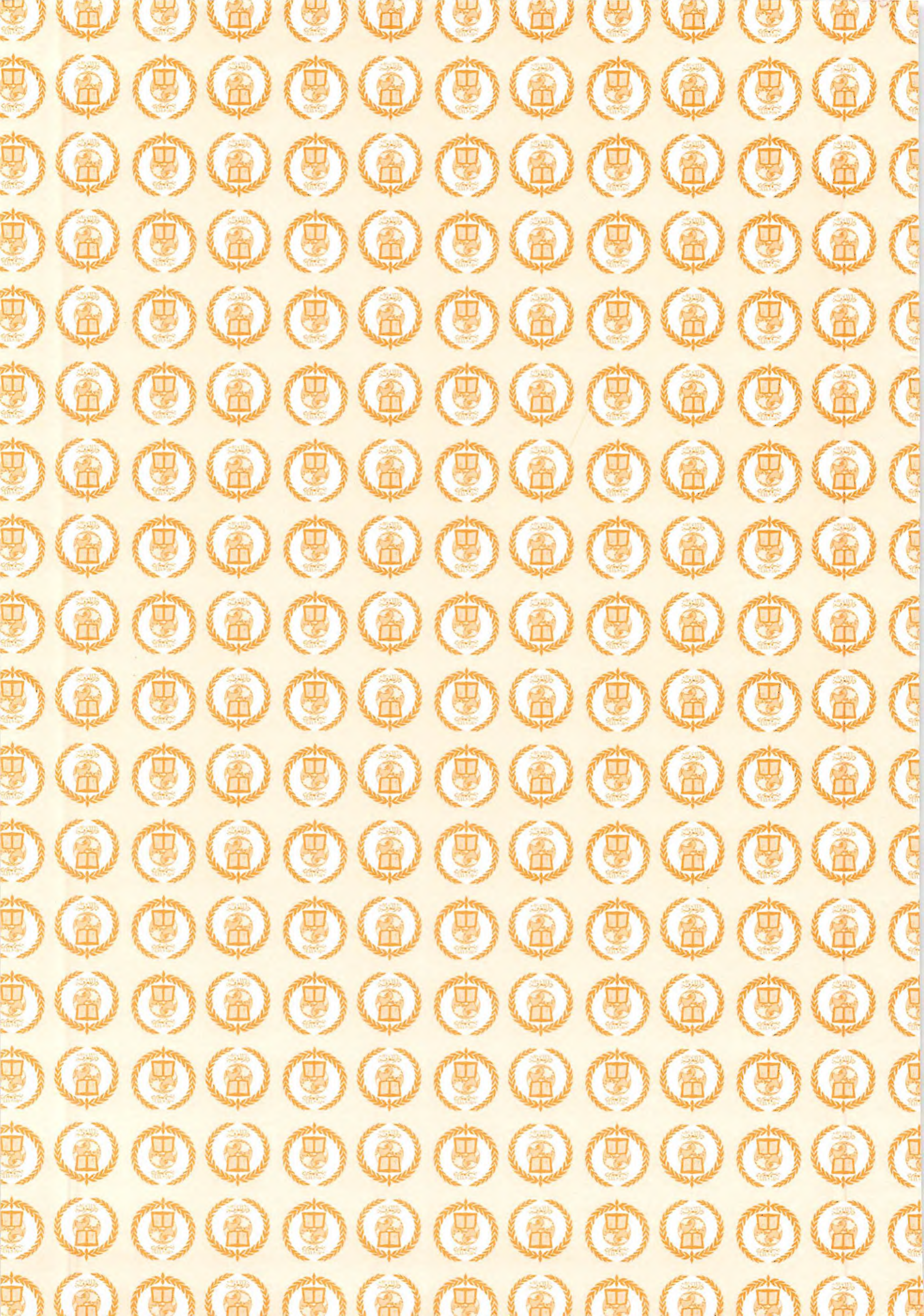

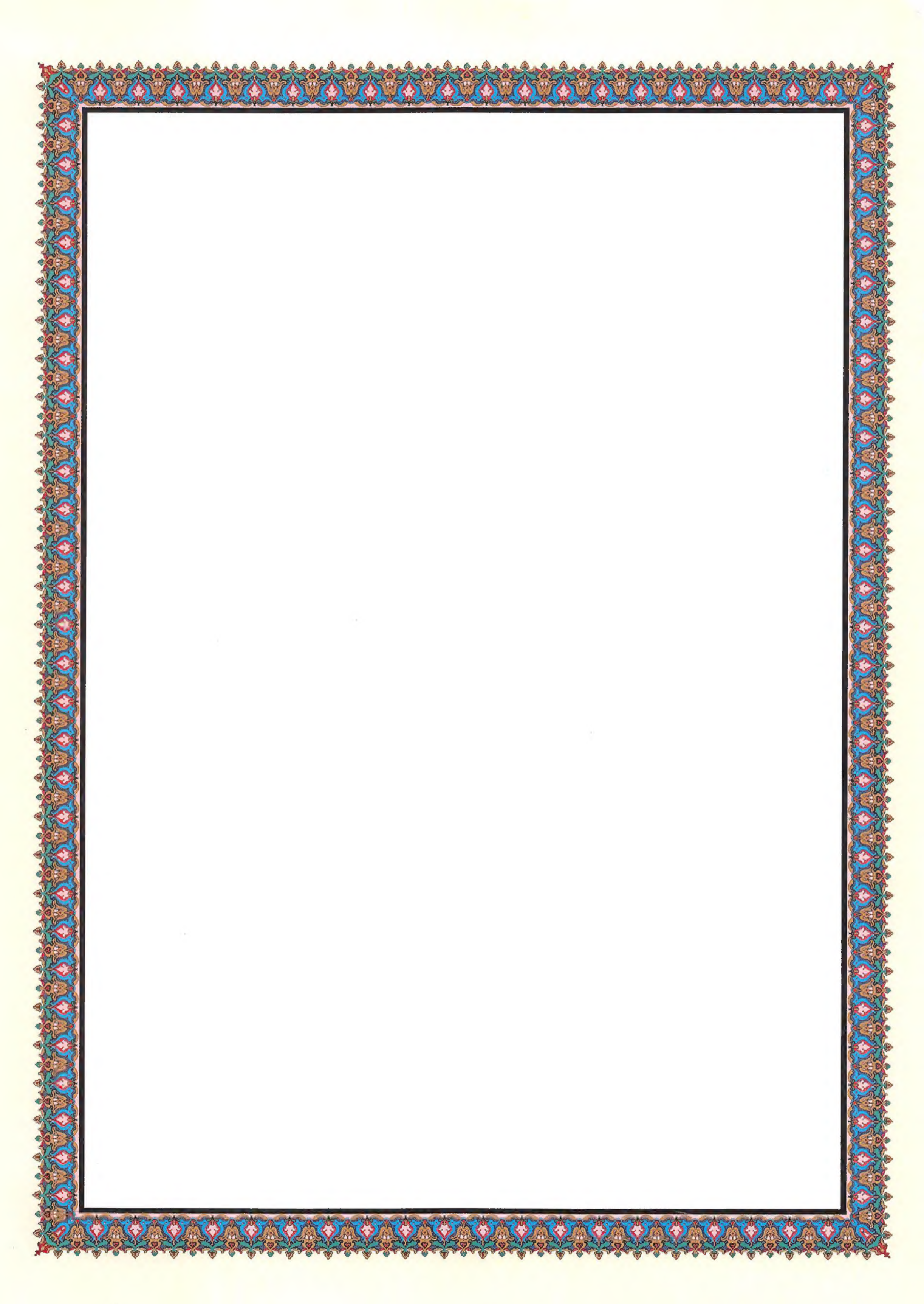

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت کرم کرنے والا ہے

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ

بے شک اس نصیحت نامہ (قرآن) کو ہم نے نازل فرمایا ہے اور یقیناً ہم ہی اسکی حفاظت کریں گے

یہ ہم لوگوں پر اللہ تعالی کا انعام ہیکہ اس نے اپنے کلام (قرآن مجید) کی تلاوت کو آسان فرمایا

* چنانچہ نبی ﷺ کے زمانے ہی میں پورے قرآن مجید کے حرفوں کی تدوین کا کام عمل میں آیا :

صرف حرفوں کی تدوین

1

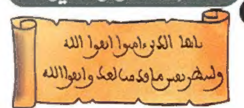

* علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قرآن مجید کے تمام حرفوں کی تشکیل کا کام ہوا :

حرفوں کی تدوین + تشکیل

2

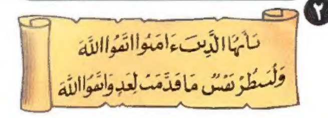

* خلیفہ عبدالملک ابن مروان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قرآن مجید کے الفاظ میں نقطے لگانے کا کام ہوا :

حرفوں کی تدوین + تشکیل + نقطے

3

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ
وَلۡتَنظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ

* اور اس وقت .... اللہ تعالی کے فضل و کرم سے اس مبارک زمانے میں قرآن مجید کے حرفوں میں تجوید کے بعض احکام کی نشاندہی کا کام عمل میں آیا اور اس کے لئے مختلف رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے تا کہ تجوید کا حکم اور اسکی مدت بھی معلوم ہو اور یہ سب اصلی عثمانی رسم الخط میں کیا گیا ہے اور یہ کوشش اس لئے کی گی تا کہ قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنے میں آسانی ہو یہ محض اللہ کی توفیق و ہدایت اور اللہ تعالی کے اس قول کی پیروی ہے ﴿ وَرَتِّلِ ٱلۡقُرۡءَانَ تَرۡتِيلًا ﴾ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ۔

حرفوں کی تدوین + تشکیل + نقطے + تجوید

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ
وَلۡتَنظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ
إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ ﴿١٨﴾

عثمانی رسم الخط

عثمان طہ خطّاط کو اس قرآن کریم کی کتابت کا شرف حاصل ہوا

دارالمعرفہ کو اس قرآن کریم کی اشاعت کا شرف حاصل ہوا

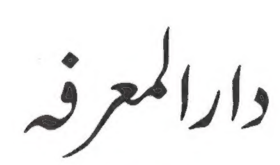

طبعۂ اولی - ۱۴۲۴ھ

سوریا ۔ دمشق ۔ پوسٹ بکس نمبر ۳۰۲۶۸ ۔ فون نمبر ۲۲۱۰۲۶۹ ۔ فیکس نمبر ۲۲۴۱۶۱۵-۱۱-۰۰۹۶۳

ویب سائٹ

www.easyquran.com

info@easyquran.com

مطبعة الثريا دمشق

یہ واضح مثال
تجوید کے بعض نشان شدہ احکام کو بیان کرتا ہے

صرف تین اہم رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے. لال رنگ بتدریج مدوں کی جگہ کو بتاتا ہے ہرا رنگ. غنہ کی جگہوں پر دلالت کرتا ہے سبز رنگ. مخارج کی صفات پر دلالت کرتا ہے جبکہ خاکی رنگ والا لفظ پڑھا نہیں جاتا ہے تلاوت کے دوران ۲۸۔ احکام کی تطبیق بغیر ان احکام کو یاد کئے ہو جاتی ہے لیکن اگر آپ ان حکموں کو حفظ کرنا چاہتے ہیں تو وہ تمام احکام اس قرآن مجید کے آخری صفحوں پر تفصیل کے ساتھ بیان ہیں

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً
لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ
يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ
الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ
وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٦﴾
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ
يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٩﴾ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ
رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ
كُلِّ دَآبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿١٠﴾ هٰذَا
خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ
دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١١﴾

ادغام ناقابل تلفظ
ادغام بالغنّہ
غنّہ اور اخفاء
ادغام ناقابل تلفظ
قلقلہ
غنّہ شدیدہ
لفظ راء کو پر کرنا
نون کو میم سے بدل کر غنّہ کے ساتھ پڑھنا
ادغام بالغنّہ

٦ حرکتوں والی مدلازم
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب
۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد
۲ حرکتوں والی مد
۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد
٦ حرکتوں والی مدلازم
۲ حرکتوں والی مد

٦ حرکتوں والی مدلازم / ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الأزهـــــر
مجمـــع البحـــوث الاســــلامية
الادارة العــــامة
للبحــوث والتــأليف والترجمـــة

AL-AZHAR
ISLAMIC RESEARCH ACADEMY
GENERAL DEPARTMENT

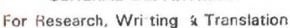

For Research, Writing & Translation

السيد / صبحـــي طـــه ـ المديـــر العــــام ـ لدار المعــــرفـــة

ســــوريـــة ـ دمشــــــــق

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ٠٠٠٠٠ وبعد :

فإشارة إلى الطلب المقدم من سيادتكم بشأن فحص ومراجعة مصحف التجويد (دار المعرفـــــة " ورتل القرا ن ترتيلا " وبعرض المصحف المذكـــور على لجنـــة مراجعة المصاحـــف ٠ ٠

افــادت الآتـــــي :

ـ بفحص ومراجعة مصحف التجويد " ورتل القرآن ترتيلا " والخاص بدار المعرفة تبين أنه صحيح في جوهر الرسم العثماني وأن المنهج الذي اعتمدته الدار الناشرة قد طبق تطبيقا صحيحا وذلك بعد التثبت من الفقرات المدونـــــة في آخــــر المصحف والذي يبين فيها الناشر كل مايتعلق بتطبيق فكرة التلويـــن ٠

ـ لذا ترى اللجنة السماح بنشر مصحف التجويد " ورتل القران ترتيلا " الخاص بدار المعرفة وتداوله على ان تـــراع الدقة التامة في عمليات الطبع والنشر حفاظا على كتاب الله من التحريف كمـــا جاء بتقريرها بتاريخ ١/٩/١٩٩٩م والمعتمد من فضيلة الامين العام لمجمع البحـــوث الاسلاميـــــــــة بتاريخ ٦/٩/١٩٩٩م ٠

والســــلام عليكم ورحمـــة الله وبركاتـــــه

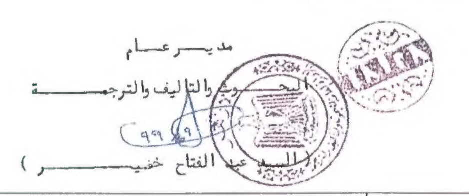

مديـــر عــام
البحـــوث والتأليف والترجمـــــــة
(السيد عبد الفتاح خضيــــــــــر)

٢٨/٥/١٤٢٠هـ
٨/٩/١٩٩٩م

بسم الله الرحمن الرحيم

الأزهـــــر
مجمـــع البحـــوث الاســــلامية
الادارة العــــامة
للبحــوث والتــأليف والترجمـــة

AL-AZHAR
ISLAMIC RESEARCH ACADEMY
GENERAL DEPARTMENT
For Research, Writing & Translation

تقـــريـــــــر

عن مصحف التجويد والملتزم بطبعه دار المعرفـــــــة " ورتـــل القرآن ترتيـــلا "

بدمشــــق ـ ســوريـــــة

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ٠ وبعد فقد اطلعت لجنة مراجعة المصاحف على المصحف المذكـور آنفـا فوجدتـه سليما من ناحية الرسم والضبط ٠ وأن فكرة الترميز الزمني واللوني الذي أعدته دار المعرفة فكرة مبتكرة وجيدة ولا تتنافى مع الرسم والضبط كما أنهـــــا تساعد القارئ على فهم أحكام التجويد وتطبيقه من خلال الرموز التي وضعت أسفل كل صفحة (وإن كل هــــذا الأمر لا يغني عن تلقي القارئ القراءة على يد معلم وسماعـه مشافهـة منـه) وتشهد اللجنة أن دار المعرفـة قد طبقت فكرتهـا تطبيقـا صحيحـا لا خـلل فيـــــــــه ٠

: : :

هـذا وصلى اللـــه على سيدنـا محمـــد وعلى آلـه وصحبــه وســـلم

أعضـــــــاء اللجنـــــــة

نائـب رئيس اللجنـــــة

رئيــس اللجنـــــة

يعتمـــــد

الأميـــن العــــام

٩٩/٩/٦

وتوصي اللجنة بأن لا يوجد أكثر من مصحف يعرض فيه الترميـــز اللوني من خلاله دلالته على الأحكام التجويديـة ٠ كما توصي اللجنة أيضا بضرورة إغلاق هذا الباب نهائيــــا وعدم عرضـه عليهـا مـرة أخـــــــــرى ٠

هـذا وصلى اللـــه على سيدنـا محمـد وعلى آلـه وصحبـه وســـلم

أعضـــاء اللجنـــــة

نائـب رئيس اللجنـــة

رئيـس اللجنـــــة

مديـر عـام
البحوث والتأليف والترجمـــة

يعتمـــد

الأميـــن العــــام

٩٩/١١/١٧

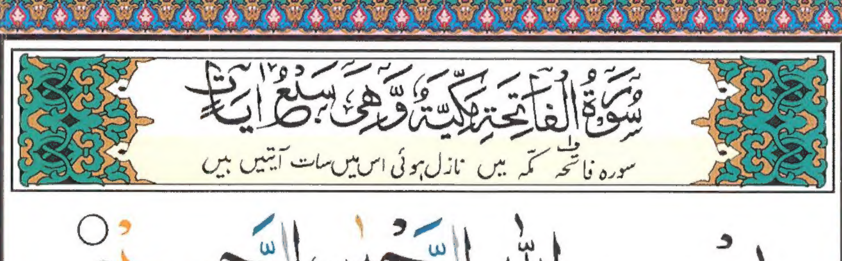

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١

سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربّی ہیں ہر ہر عالم کے

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ

جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ جو مالک ہیں روزِ

الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ

جزا کے۔ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے

نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

درخواست اعانت کرتے ہیں۔ بتلا دیجئے ہم کو رستہ

الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

سیدھا۔ رستہ اُن لوگوں کا

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے نہ رستہ ان لوگوں کا جن پر آپ کا

عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

غضب کیا گیا اور نہ اُن لوگوں کا جو رستہ سے گم ہو گئے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

المنزل ١

ف ١ یہ سورت رب العالمین نے اپنے بندوں کی زبان سے فرمائی کہ ان الفاظ میں اپنے خالق و رازق کے سامنے عرض مُدعا کیا کریں۔

ف ٢ مخلوقات کی الگ الگ جنس ایک ایک عالم کہلاتا ہے مثلاً عالمِ ملائکہ، عالمِ انسان، عالمِ پرند، عالمِ حیوانات، عالمِ جن۔

ف ٣ انعام سے دینی انعام مراد ہے۔ انعام والے چار گروہ ہیں۔ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔

ف ٤ غضب کے مستحق وہ لوگ ہیں جو تحقیقات کے باوجود راہِ ہدایت کو چھوڑ دیں۔ اور گمراہ وہ ہیں جو صراطِ مستقیم کی تحقیقات نہ کرنا چاہیں، ان میں سے مغضوب زیادہ ناراضی کے مستحق ہیں۔ جو دانستہ حق کی مخالفت میں سرگرم ہیں۔

ع ١

مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

جو اس کا ہم پلہ ہو ف۱ اور بلا لو اپنے حمائتیوں کو جو خدا سے الگ (تجویز کر رکھے) ہیں اگر

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ

تم سچے ہو۔ ف۲ پھر اگر تم یہ کام نہ کر سکے اور قیامت

تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ

تک بھی نہ کر سکو گے تو پھر ذرا بچتے رہیو دوزخ سے جس کا ایندھن آدمی، اور

الْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

پتھر ہیں تیار ہوئی رکھی ہے کافروں کے واسطے۔ ف۳ اور خوشخبری سنا دیجئے آپ اے پیغمبر ان

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

لوگوں کو جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے، اس بات کی کہ بیشک ان کیواسطے بہشتیں ہیں کہ چلتی ہوں گی ان کے نیچے سے

الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ

نہریں۔ جب کبھی دیئے جاویں گے وہ لوگ ان بہشتوں میں سے کسی پھل کی غذا

قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ

تو ہر بار میں یہی کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم کو ملا تھا اس سے پیشتر اور ملے گا بھی ان کو

مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّ

دونوں بار کا پھل ملتا جلتا ف۴ اور ان کے واسطے ان بہشتوں میں بی بیاں ہوں گی صاف پاک کی ہوئی اور

هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ

وہ لوگ ان بہشتوں میں ہمیشہ کو بسنے والے ہوں گے۔ ہاں واقعی اللہ تعالےٰ تو نہیں شرماتے اس بات سے کہ

یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا

بیان کر دیں کوئی مثال بھی خواہ مچھر کی ہو خواہ اس سے بھی بڑھی ہوئی ہو۔ سو جو لوگ ایمان لائے ہوئے ہیں خواہ کچھ

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ

ہی ہو وہ تو یقین کریں گے کہ بیشک یہ مثال تو بہت ہی موقع کی ہے ان کے رب کی جانب سے اور رہ گئے وہ لوگ جو

وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ

کافر ہو چکے ہیں۔ سو چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ یوں ہی کہتے رہیں گے وہ کون مطلب ہو گا جس کا قصد کیا ہو گا اللہ تعالےٰ

بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّیَهْدِیْ بِهٖ

نے اس حقیر مثال سے گمراہ کرتے ہیں اللہ تعالےٰ اس مثال کی وجہ سے بہتوں کو اور ہدایت کرتے ہیں اس کی وجہ سے

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیشمار معجزے عطا ہوئے جن میں سب سے بڑا معجزہ قرآن شریف ہے کہ اثبات نبوّت کی بڑی دلیل ہے۔ اس کے معجزہ ہونے میں مخالفین کو شبہ تھا کہ شاید اس کو رسول اللہ صلعم خود تصنیف کر لیا کرتے ہوں تو اس صورت میں اس کا معجزہ ہونا محل کلام میں ہو گیا۔ پس دلیل نبوت مشتبہ ہو گئی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ اس اشتباہ کو رفع فرماتے ہیں تاکہ اس کا معجزہ ہونا ثابت ہو جائے پھر نبوّت پر قطعی دلیل بن سکے۔

ف۲
جب باوجود اس کے نہ بنا سکیں گے تو بشرط انصاف بلا تأمل ثابت ہو جاویگا کہ یہ معجزہ منجانب اللہ ہے اور بلاشبہ آپ پیغمبر ہیں اور یہی مقصود تھا۔

ف۳
یہ سن کر کیسا جوش و خروش اور پیچ و تاب نہ آیا ہو گا اور کونی دقیقہ سعی کا کیوں اُٹھا رکھا ہو گا؟ پھر عاجز ہو کر اپنا سا منہ لے کر بیٹھ رہنا قطعی دلیل ہے کہ قرآن مجید معجزہ ہے۔

ف۴
دونوں بار کی پھلوں کی صورت ایک سی ہو گی جس سے وہ یوں سمجھیں گے کہ یہ پہلی ہی قسم کا پھل ہے مگر کھانے میں مزا دوسرا ہو گا جس سے حظ و سُرور مضاعف ہو جائیگا۔

كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝۲۶ الَّذِيْنَ
بہتوں کو ۔ اور گمراہ نہیں کرتے اللہ تعالےٰ اس مثال سے کسی کو مگر صرف بے حکمی کرنے والوں کو ۔ جو کہ توڑتے رہتے

يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ
ہیں اس معاہدہ کو جو اللہ تعالےٰ سے کرچکے تھے اس کے استحکام کے بعد ۔ اور قطع کرتے رہتے

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي
ہیں اُن تعلقات کو کہ حکم دیا ہے اللہ نے اُن کو وابستہ رکھنے کا ف۱ اور فساد کرتے رہتے ہیں زمین

الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۲۷ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ
میں بس یہ لوگ پورے خسارے میں پڑنے والے ہیں ف۲ بھلا کیوں کر ناسپاسی

بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ
کرتے ہو اللہ کے ساتھ حالانکہ تھے تم محض بے جان سو تم کو جاندار کیا ۔ پھر تم کو موت دیں گے

ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۲۸ هُوَ الَّذِيْ
پھر زندہ کریں گے (یعنی قیامت کے دن) پھر ان ہی کے پاس لے جائے جاؤگے ۔ وہ ذات پاک ایسی ہے

خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰٓى
جس نے پیدا کیا تمہارے فائدہ کے لئے جو کچھ بھی زمین میں موجود ہے سب کا سب پھر توجہ فرمائی

اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَھُوَ بِكُلِّ
آسمان کی طرف سو درست کر کے بنادیئے ان کو سات آسمان ف۳ اور وہ تو سب چیزوں کے

شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۲۹ۧ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ
جاننے والے ہیں ۔ اور جس وقت ارشاد فرمایا آپ کے ربّ نے فرشتوں سے کہ ضرور میں

جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا
بناؤں گا زمین میں ایک نائب ف۴ فرشتے کہنے لگے کیا آپ پیدا کریں گے

مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
زمین میں ایسے لوگوں کو جو فساد کریں گے اور خونریزیاں کریں گے ۔ اور ہم برابر تسبیح کرتے رہتے

بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا
ہیں بحمد اللہ اور تقدیس کرتے رہتے ہیں آپ کی ف۵ حق تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں جانتا ہوں اس بات

تَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا ثُمَّ
کو جس کو تم نہیں جانتے ف۶ اور علم دیدیا اللہ تعالےٰ نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو (اُن کو پیدا کر کے) کُل چیزوں کے

ف۱
اس میں تمام تعلقات شرعیہ داخل ہو گئے ۔

ف۲
یہاں تک اس شبہ کے جواب کا سلسلہ تھا جو کہ کفار نے پیش کیا تھا کہ کلام الٰہی میں ایسی کم قدر چیزوں کا ذکر کیوں آیا اب اس مضمون کی طرف رجوع کرتے ہیں جو اس سے اُوپر آیت يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا میں متعلق توحید کے مذکور ہوا تھا ۔

ف۳
اوّل زمین کا مادّہ بنا ۔ اور ہنوز اس کی ہیئتِ موجودہ نہ بنی تھی کہ اُسی حالت میں آسمان کا مادہ بنا ۔ جو صورتِ دخان میں تھا اسکے بعد زمین ہیئتِ موجودہ پر پھیلادی گئی پھر اس پر پہاڑ و درخت وغیرہ پیدا کئے گئے پھر اسی میں مادہ دخانیہ سیالہ کے سات آسمان بنا دیئے

ف۴
یعنی وہ میرا نائب ہوگا کہ اپنے احکامِ شرعیہ کے اجرا و نفاذ کی خدمت اسکے سپرد کرونگا

ع ۹ ۳ ۳

ف۵
یہ بطور اعتراض کے نہیں کہا نہ اپنا حق جتلایا بلکہ یہ فرشتوں کی عرض معروض اظہارِ نیاز مندی کے واسطے تھی ۔

ف۶
یعنی جو امر تمہارے نزدیک مانع تخلیق بنی آدم ہے ۔ وہی امر واقع باعث ان کی تخلیق کا ہے ۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲ ۔ ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (۲ ۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ

اسمار کا۔ (ف۱) پھر وہ چیزیں فرشتوں کے روبرو کردیں۔ پھر فرمایا کہ بتلاؤ مجھ کو اسمار ان چیزوں کے (یعنی مع اُن کے

هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا

آثار و خواص کے) اگر تم سچے ہو۔ فرشتوں نے عرض کیا کہ آپ تو پاک ہیں

عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ

ہم کو کوئی علم نہیں، مگر وہی جو کچھ آپ نے ہم کو علم دیا بیشک آپ بڑے علم والے ہیں حکمت والے ہیں (کہ جس قدر

الْحَكِيْمُ ﴿٣٢﴾ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ

جس کے لئے مصلحت جانا اُسی قدر فہم و علم عطا فرمایا) حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدمؑ ان کو ان چیزوں کے اسمار بتلا دو

اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ

سو جب بتلا دیئے اُن کو آدمؑ نے اُن چیزوں کے اسمار تو حق تعالیٰ نے فرمایا (دیکھو) میں تم سے کہتا نہ تھا کہ بیشک

اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا

میں جانتا ہوں تمام پوشیدہ چیزیں آسمانوں اور زمین کی۔ اور جانتا ہوں جس بات کو

تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ

تم ظاہر کر دیتے ہو اور جس بات کو دل میں رکھتے ہو۔ اور جس وقت حکم دیا ہم نے فرشتوں کو (اور جنوں

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى

کو بھی) کہ سجدہ میں گر جاؤ آدمؑ کے سامنے (ف۲) سو سب سجدہ میں گر پڑے بجز ابلیس کے اس نے کہنا نہ مانا اور غرور

وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ

میں آگیا اور ہوگیا کافروں میں سے۔ (ف۳) اور ہم نے حکم دیا کہ اے

اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا

آدمؑ رہا کرو تم اور تمہاری بیوی بہشت میں پھر کھاؤ دونوں اس میں سے

رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

بافراغت جس جگہ سے چاہو اور نزدیک نہ جائیو اس درخت کے ورنہ تم بھی ان ہی میں شمار ہو

فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ

جاؤگے جو اپنا نقصان کر بیٹھتے ہیں۔ (ف۴) پھر لغزش دیدی آدمؑ و حواؑ کو شیطان نے اس درخت

عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا

کی وجہ سے سو برطرف کر کے رہا اُن کو اس عیش سے جس میں وہ تھے۔ اور ہم نے کہا کہ نیچے اترو تم میں سے

ف۱ یعنی تمام موجودات روئے زمین کے اسمار و خواص کا علم دے دیا۔

ف۲ غالباً فرشتوں کو بلاواسطہ حکم کیا ہوگا۔ اور جنوں کو کسی فرشتہ وغیرہ کے ذریعہ سے کہا گیا ہوگا۔

ف۳ اس پر تکفیر کا فتویٰ اس لئے دیا گیا کہ اس نے حکمِ الٰہی کے مقابلہ میں تکبر کیا۔ اور اس کے قبول کرنے میں عار کیا۔ اور اس کو خلافِ حکمت و مصلحت ٹھیرایا۔

ف۴ خدا جانے وہ کیا درخت تھا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ● ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	● اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	● تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
● ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ● ۲ حرکتوں والی مد	● ادغام اور نا قابلِ تلفظ	● قلقلہ

اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ

بعضے بعضوں کے دشمن رہیں گے ۔ اور تم کو زمین پر چندے

مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٣٦﴾ فَتَلَقَّىٰ آدَمُ

ٹھیرنا ہے اور کام چلانا ایک میعاد معین تک ۔ ف۱ بعد ازاں حاصل کر لئے آدم نے

مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ

نے اپنے رب سے چند الفاظ تو اللہ تعالےٰ نے رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی اُن پر یعنی توبہ قبول کر لی بیشک وہی ہیں بڑے

الرَّحِيمُ ﴿٣٧﴾ قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۖ فَإِمَّا

توبہ قبول کرنیوالے بڑے مہربان ۔ ہم نے حکم فرمایا نیچے جاؤ اس بہشت سے سب کے سب پھر اگر آوے

يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ

تمہارے پاس میری طرف سے کسی قسم کی ہدایت سو جو شخص پیروی کرے گا میری اس ہدایت کی تو

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

نہ کچھ اندیشہ ہوگا ان پر اور نہ ایسے لوگ غمگین ہوں گے ۔ اور جو لوگ کفر کریں گے اور

وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ

تکذیب کریں گے ہمارے احکام کی یہ لوگ ہوں گے دوزخ والے وہ

فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٣٩﴾ ع يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا

اس میں ہمیشہ کو رہیں گے ۔ اے بنی اسرائیل ! یاد کرو تم لوگ میرے اُن احسانوں

نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي

کو جو کئے ہیں میں نے تم پر اور پورا کرو تم میرے عہد کو پورا

أُوفِ بِعَهْدِكُمْ ۖ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴿٤٠﴾ وَآمِنُوا

کروں گا میں تمہارے عہد کو اور صرف مجھ ہی سے ڈرو ۔ اور ایمان لے

بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا

آؤ اس کتاب پر جو میں نے نازل کی ہے (یعنی قرآن پر) ایسی حالت میں کہ وہ سچ بتلانے والی ہے

أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا

اُس کتاب کو جو تمہارے پاس ہے (یعنی توریت کے کتاب الٰہی ہونے کی تصدیق کرتی ہے) اور مت ہو تم سب میں پہلے انکار کرنیوالے

قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ﴿٤١﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ

اس قرآن کے اور مت لو بمقابلہ میرے احکام کے معاوضہ حقیر کو اور خاص مجھ ہی سے پورے طور پر ڈرو ف۲ اور مخلوط مت کرو حق کو

ف۱ یعنی وہاں بھی جاکر دوام نہ ملے گا ۔ بعد چندے وہ گھر بھی چھوڑنا پڑیگا ۔

ف۲ یعنی میرے احکام چھوڑ کر اور ان کو بدل کر اور چھپاکر عوام الناس سے دنیائے ذلیل وقلیل کو وصول مت کرو ۔ جیسا کہ ان کی عادت تھی ۔

ع ۴ ۱۰ ۴

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ

ناحق کے ساتھ اور پوشیدہ بھی مت کرو حق کو جس حالت میں کہ تم جانتے ہو۔ ف۱ اور

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ

قائم کرو تم لوگ نماز کو (یعنی مسلمان ہوکر) اور دو زکوٰۃ کو اور عاجزی کرو عاجزی

الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ

کرنیوالوں کے ساتھ ف۲ کیا غضب ہے کہ کہتے ہو اور لوگوں کو نیک کام کرنے کو (نیک کام کرنے سے مراد رسول اللہ

اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾

صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہے) اور اپنی خبر نہیں لیتے حالانکہ تم تلاوت کرتے رہتے ہو کتاب کی تو پھر کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے ف۳ اور اگر

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ

تم کو حب مال و جاہ کے غلبہ سے ایمان لانا دشوار معلوم ہو تو) مدد لو صبر اور نماز سے اور بیشک وہ نماز دشوار ضرور ہے مگر جن کے قلوب میں

اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ لا الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا

خشوع ہے اُن پر کچھ دشوار نہیں۔ وہ خاشعین وہ لوگ ہیں جو خیال رکھتے ہیں اس کا کہ وہ بیشک ملنے والے ہیں اپنے

رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ ع يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

رب سے اور اس بات کا بھی خیال رکھتے ہیں کہ وہ بیشک اپنے رب کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ اے اولاد یعقوبؑ کی تم

اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ

لوگ میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم کو انعام میں دی تھی اور اس (بات) کو (یاد کرو) کہ میں نے تم کو تمام دنیا

فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا

جہان والوں پر (خاص بڑنا ؤمیں) فوقیت دی تھی اور ڈرو تم ایسے دن سے کہ نہ تو کوئی شخص کسی

تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ

شخص کی طرف سے کچھ مطالبہ ادا کر سکتا ہے اور نہ کسی شخص کی طرف سے کوئی

مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا

سفارش قبول ہو سکتی ہے اور نہ کسی شخص کی طرف سے کوئی معاوضہ لیا جا سکتا ہے اور نہ ان لوگوں

هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

کی طرفداری چل سکے گی۔ ف۴ اور (وہ زمانہ یاد کرو) جبکہ رہائی دی ہم نے تم کو متعلقین فرعون سے جو فکر

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

میں لگے رہتے تھے تمہاری سخت آزاری کے گلے کاٹتے تھے تمہاری اولاد ذکور کے

ع ۵ ۵

ف۱ احکام شرعیہ کی تبدیل دو طرح کیا کرتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس کو ظاہر ہی نہ ہونے دیا۔ یہ کتمان ہے۔ اور اگر چھپاتے نہ چھپ سکا اور ظاہر ہی ہو گیا تو پھر اس میں خلط ملط کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لبس ہے۔ حق تعالیٰ نے دونوں سے منع کر دیا۔

ف۲ نماز سے ان کی حُبّ جاہ کم ہوگی۔ زکوٰۃ سے ان کی حُبّ مال گھٹے گی۔ تواضع باطنی سے حسد وغیرہ میں کمی آئے گی یہی مرض ان میں زیادہ تھے۔

ف۳ اس سے یہ مسئلہ نہیں نکلتا کہ بے عمل کو واعظ بننا جائز نہیں۔ بلکہ یہ نکلتا ہے کہ واعظ کو بے عمل بننا جائز نہیں۔

ف۴ یہ دن قیامت کا ہوگا۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنة کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ

اور زندہ چھوڑ دیتے تھے تمہاری عورتوں کو۔ اور اس (واقعہ) میں ایک امتحان تھا تمہارے

رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ ٤٩ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ

پروردگار کی جانب سے بڑا بھاری۔ ف۱ اور جب شق کر دیا ہم نے تمہاری وجہ سے دریائے شور کو

فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ

پھر ہم نے (ڈوبنے سے) بچا لیا تم کو اور غرق کر دیا متعلقین فرعون کو (مع فرعون کے) اور تم (اس کا) معائنہ

تَنْظُرُوْنَ ۝ ٥٠ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

کر رہے تھے ف۲ اور (وہ زمانہ یاد کرو) جبکہ وعدہ کیا تھا ہم نے موسیٰؑ سے چالیس رات کا

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ٥١

پھر تم لوگوں نے تجویز کر لیا گوسالہ کو موسیٰؑ کے (جانے کے) بعد اور تم نے ظلم پر کمر باندھ رکھی تھی۔

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ

پھر بھی ہم نے (تمہارے توبہ کرنے پر) درگزر کیا تم سے اتنی بڑی بات ہوئے پیچھے اس توقع پر کہ تم

تَشْكُرُوْنَ ۝ ٥٢ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ

احسان مانو گے۔ اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب دی ہم نے موسےؑ کو کتاب (توریت) اور

الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ ٥٣ وَاِذْ قَالَ

فیصلہ کی چیز ف۳ اس توقع پر کہ تم راہ پر چلتے رہو۔ اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب موسیٰؑ

مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

نے فرمایا اپنی قوم سے کہ اے میری قوم! بیشک تم نے اپنا بڑا نقصان کیا

بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ فَاقْتُلُوْٓا

اپنے اس گوسالہ (پرستی) کی تجویز سے سو تم اب اپنے خالق کی طرف متوجہ ہو پھر بعض آدمی بعض کو قتل کرو ف۴

اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ ۭ

یہ (عملدرآمد) تمہارے لئے بہتر ہوگا تمہارے خالق کے نزدیک

فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ ٥٤ وَاِذْ

پھر حق تعالےٰ تمہارے حال پر (اپنی عنایت سے) متوجہ ہوئے بیشک وہ تو ایسے ہی ہیں کہ توبہ قبول کر لیتے ہیں (اور) عنایت فرماتے ہیں۔ اور جب

قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً

تم لوگوں نے (یوں) کہا کہ اے موسیٰؑ ہم ہرگز نہ مانیں گے تمہارے کہنے سے یہاں تک کہ ہم (خود) دیکھ لیں

ف۱
کسی نے فرعون سے پیشین گوئی کر دی تھی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا ایسا پیدا ہوگا جس کے ہاتھوں تیری سلطنت جاتی رہیگی۔ اس لئے اس نے نوزائیدہ لڑکوں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔

ف۲
یہ قصہ اس وقت ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام پیدا ہو کر پیغمبر ہو گئے اور مدتوں فرعون کو سمجھاتے رہے۔

ف۳
فیصلہ کی چیز یا تو ان احکام کو کہا جو توریت میں لکھے ہیں۔ یا معجزوں کو کہا۔ یا خود توریت ہی کو کہہ دیا۔

ف۴
یہ بیان ہے اس طریق کا جو ان کی توبہ کے لئے تجویز ہوا یعنی مجرم لوگ قتل کئے جاویں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ

اللہ تعالیٰ کو علانیہ طور پر سو (اس گستاخی پر) آپڑی تم پر کڑک بجلی اور تم (اس کا آنا) اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے ۔ پھر ہم نے

بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾

تم کو زندہ کر اٹھایا تمہارے مرجانے کے بعد اس توقع پر کہ تم احسان مانو گے ۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ

اور سایہ افگن کیا ہم نے تم پر اَبر کو (میدانِ تیہ میں) اور (خزانہ غیب سے) پہنچایا ہم نے تمہارے پاس ترنجبین

وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ

اور بٹیریں کھاؤ نفیس چیزوں سے جو کہ ہم نے تم کو دی ہیں اور (اس سے)

وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ

انہوں نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا اور لیکن اپنا ہی نقصان کرتے تھے ف۱ اور

اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا

جب ہم نے حکم کیا کہ تم لوگ اس آبادی کے اندر داخل ہو پھر کھاؤ اس (کی چیزوں میں)

حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ

سے جس جگہ تم رغبت کرو بے تکلفی سے اور دروازہ میں داخل ہونا (عاجزی سے) جھکے جھکے اور

قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ

(زبان سے) کہتے جانا کہ توبہ ہے (توبہ ہے) ہم معاف کر دیں گے تمہاری خطائیں اور ابھی ابھی مزید برآں

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا

اور دیں گے دل سے نیک کام کرنیوالوں کو ۔ سو بدل ڈالا ان ظالموں نے ایک اور کلمہ

غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ

جو خلاف تھا اس کلمہ کے جس (کے کہنے) کی اُن سے فرمائش کی گئی تھی اس پر ہم نے نازل کی ان ظالموں پر

ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع

ایک آفت سماوی اس وجہ سے کہ وہ عدول حکمی کرتے تھے ف۲

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ

اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب (حضرت) موسےٰؑ نے پانی کی دعا مانگی اپنی قوم کے واسطے اس پر ہم نے (موسیٰؑ) کو حکم دیا کہ اپنے

بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا

اس عصا کو فلاں پتھر پر مارو پس فوراً اس سے پھوٹ نکلے بارہ چشمے (اور بارہ ہی خاندان تھے بنی اسرائیل کے

ف۱
یہ دونوں قصّے وادئ تیہ میں ہوئے ۔ تیہ کے معنیٰ ہیں سرگردانی ۔

ف۲
وہ کلمہ خلاف یہ تھا ۔ کہ حِطَّةٌ بمعنے توبہ کی جگہ براہ تمسخر حَبَّةٌ فِي شَعِيْرَةٍ یعنی غلّہ درمیان جو کے کہنا شروع کیا ۔ اور وہ آفتِ سماوی طاعون تھا ؞

ع ۳/۶

٦ حرکتوں والی مدلازم	٢۔٤ یا٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفااور غنۃ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا٥ حرکتوں والی مدواجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ

چنانچہ) ... معلوم کر لیا ہر ہر شخص نے اپنے پانی پینے کا موقع

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي

(کھانے کو) کھاؤ اور (پینے کو) پیو اللہ تعالیٰ کے رزق سے اور حد (اعتدال) سے مت نکلو فساد (وفتنہ)

الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ

کرتے ہوئے سرزمین میں۔ ف۱ اور جب تم لوگوں نے (یوں) کہا کہ اے موسیٰ (روز کے روز)

نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ

ہم ایک ہی قسم کے کھانے پر کبھی نہ رہیں گے آپ ہمارے واسطے اپنے پروردگار سے دعا کریں

يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا

کہ وہ ہمارے لئے ایسی چیزیں پیدا کریں جو زمین میں اُگا کرتی ہیں ساگ (ہو) ککڑی (ہو)

وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ

گیہوں (ہو) مسور (ہو) پیاز (ہو)

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ

آپ نے فرمایا کیا تم عوض میں لینا چاہتے ہو ادنیٰ درجہ کی چیزوں کو ایسی چیز کے مقابلہ

هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ

میں جو اعلیٰ درجہ کی ہے۔ کسی شہر میں (جا کر) اترو (وہاں) البتہ تم کو وہ چیزیں ملیں گی جن کی تم درخواست کرتے ہو

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ق وَبَآءُوْ

اور جم گئی اُن پر ذلت اور پستی (کہ دوسروں کی نگاہ میں قدر اور خود ان میں اولو العزمی نہ رہی) اور مستحق ہو گئے

بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ

غضب الٰہی کے ف۲ (اور) یہ اس وجہ سے (ہوا) کہ وہ لوگ منکر ہو جاتے تھے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ

احکام الٰہیہ کے اور قتل کر دیا کرتے تھے پیغمبروں کو ناحق اور (نیز)

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ ع اِنَّ

یہ اس وجہ سے (ہوا) کہ ان لوگوں نے اطاعت نہ کی اور دائرۂ (اطاعت) سے نکل نکل جاتے تھے۔ تحقیقی

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَ

بات ہے کہ مسلمان اور یہودی اور نصاریٰ اور

ف۱ یہ قصہ وادی تیہ میں ہوا وہاں پیاس لگی تو پانی مانگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تو ایک خاص پتھر سے صرف عصا کے مارنے سے بارہ چشمے بقدرتِ خداوندی نکل پڑے۔ اور کھانے سے مراد منّ و سلوے کا کھانا ہے اور پینے سے یہی پانی پینا ہے۔ اور فساد و فتنہ فرمایا نافرمانی اور ترکِ احکام کو +

ف۲ منجملہ ذلّت و مسکنت کے یہ بھی ہے کہ یہودیوں سے سلطنت قربِ قیامت تک کے لئے چھین لی گئی +

ع ۷/۲

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ

فرقہ صابئین (ان سب میں) جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ (کی ذات و صفات) پر اور روزِ قیامت پر

صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

اور کارگزاری اچھی کرے ایسوں کے لئے اُن کا حق الخدمت بھی ہے اُن کے پروردگار کے پاس،

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ وَاِذْ

اور (وہاں جاکر) کسی طرح کا اندیشہ بھی نہیں اُن پر اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔ ف۱ اور جب ہم نے

اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ

تم سے قول و قرار لیا (کہ توراۃ پر عمل کریں گے) اور ہم نے طور پہاڑ کو اٹھا کر تمہارے اوپر (محاذات میں) معلق کر دیا

خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ

کہ (جلدی) قبول کرو جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے مضبوطی کے ساتھ اور یاد رکھو جو (احکام) اس میں ہیں جس

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

سے توقع ہے کہ تم متقی بن جاؤ۔ پھر تم اس قول و قرار کے بعد بھی (اس سے)

ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ

پھر گئے سو اگر تم لوگوں پر خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم نہ ہوتا تو ضرور تم (فوراً) تباہ

لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ

(اور ہلاک) ہو جاتے۔ اور تم جانتے ہی ہو ان لوگوں کا حال جنہوں نے

اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا

تم میں سے (شرع سے) تجاوز کیا تھا درباره (اس حکم کے جو) یومِ ہفتہ کے متعلق تھا، سو ہم نے اُن کو کہہ دیا کہ تم بندر ذلیل

قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿٦٥﴾ ۚ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ

بن جاؤ۔ پھر ہم نے اس کو ایک (واقعۂ) عبرت (انگیز) بنا دیا ان لوگوں کیلئے بھی جو اس قوم کے معاصر

يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾

تھے اور اُن لوگوں کے لئے بھی جو مابعد زمانہ میں آتے رہے اور موجبِ نصیحت (بنا یا خدا سے) ڈرنے والوں کے لئے ف۲

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ

اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا کہ حق تعالیٰ تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم

اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ

ایک بیل ذبح کرو، وہ لوگ کہنے لگے کہ آیا آپ ہم کو مسخرا بناتے ہیں؟

ف۱
حاصل قانون کا ظاہر ہے کہ جو شخص پوری اطاعت اعتقاد اور اعمال میں اختیار کریگا خواہ وہ پہلے سے کیسا ہی ہو، ہمارے یہاں مقبول اور اس کی خدمت مشکور ہے مطلب یہ ہوا کہ جو مسلمان ہو جاوے گا مستحقِ اجر و نجاتِ اُخروی ہوگا ؞

ف۲
بنی اسرائیل کے لئے ہفتہ کا دن معظم اور عبادت کیلئے مقرر تھا اور مچھلی کا شکار بھی اُس روز ممنوع تھا یہ لوگ سمندر کے کنارے آباد تھے مچھلی کے شوقین، ہزار جال ڈال کر شکار کرنا تھا۔ سو کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ عذاب شکل کے مسخ کرنے کا نازل ہوا۔ اور تین دن پیچھے وہ سب مر گئے ؞

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ● ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	● اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	● تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ● ٢ حرکتوں والی مد	● ادغام اور نا قابل تلفظ	● قلقلہ

قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾
موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا نعوذ باللہ جو میں ایسی جہالت والوں کا سا کام کروں، ف۱ وہ لوگ

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ
کہنے لگے کہ آپ درخواست کیجئے اپنے رب سے ہم سے بیان کردیں کہ اس (بیل) کے کیا اوصاف ہیں،

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ
آپ نے فرمایا کہ وہ یہ فرماتے ہیں کہ وہ ایسا بیل ہو کہ نہ بالکل بوڑھا ہو نہ بہت بچہ ہو

وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا
(بلکہ) پٹھا ہو۔ دونوں عمروں کے وسط میں سو اب (زیادہ حجت مت کیجیو بلکہ) کر ڈالو جو کچھ

مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ
تم کو حکم ملا ہے، ف۲ کہنے لگے کہ (اچھا یہ بھی) درخواست کردیجئے ہمارے لئے اپنے رب سے ہم سے یہ (بھی) بیان

لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا
کردیں کہ اس کا رنگ کیسا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک زرد رنگ کا

بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾
بیل ہو جس کا رنگ تیز زرد ہو، کہ ناظرین کو فرحت بخش ہو،

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ
کہنے لگے کہ (اب کی بار اور) ہماری خاطر اپنے رب سے دریافت کردیجئے کہ ہم سے بیان کردیں کہ اس

الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
کے اوصاف کیا کیا ہوں کیونکہ ہم کو اس بیل میں (قدرے) اشتباہ ہے اور ہم ضرور انشاء اللہ تعالیٰ (اب کی بار) ٹھیک

لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ
سمجھ جاویں گے، موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ حق تعالیٰ یوں فرماتے ہیں کہ وہ نہ تو ہل میں

لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ
چلا ہوا ہو جس سے زمین جوتی جاوے اور نہ اس سے زراعت کی آبپاشی کی جاوے،

مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ
(غرض ہر قسم کے عیب سے) سالم ہو اور اس میں کوئی داغ نہ ہو (یہ سن کر) کہنے لگے کہ اب آپ نے پوری بات فرمائی

فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾ ع وَاِذْ قَتَلْتُمْ
پھر اس کو ذبح کیا اور (ان کی حجتوں سے بظاہر) کرتے ہوئے معلوم نہ ہوتے تھے، اور جب تم لوگوں (میں سے کچھ)

ف۱
بنی اسرائیل میں ایک خون ہوگیا تھا لیکن اس وقت قاتل کا پتہ نہ لگتا تھا بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ قاتل کا پتہ لگے۔ آپ نے بحکم الٰہی ایک بیل کے ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ اس پر انہوں نے اپنی جبلت کے موافق حجتیں نکالنا شروع کیں

ف۲
حدیث میں ہے کہ اگر وہ حجتیں نہ کرتے تو اتنی قیدیں ان کے ذمہ نہ ہوتیں جو بقر ذبح کردیتے کافی ہو جاتا۔

ع ٨ / ٨

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ

نے ایک آدمی کا خون کر دیا پھر ایک دوسرے پر اس کو ڈالنے لگے اور اللہ تعالٰے کو اس امر کا ظاہر کرنا منظور تھا جس کو

تَكْتُمُوْنَ ۚ﴿۷۲﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ

تم مخفی رکھنا چاہتے تھے۔ اس لئے ہم نے حکم دیا کہ اس کو اس کے کوئی سے ٹکڑے سے چھوا دو، اسی طرح حق تعالٰے

يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ

(قیامت میں) مُردوں کو زندہ کر دیں گے اور اللہ تعالٰے اپنی نظائر (قدرت) تم کو دکھلاتے ہیں اس توقع پر

تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

کہ تم عقل سے کام لیا کرو ف۱ ایسے ایسے واقعات کے بعد تمہارے دل پھر بھی سخت ہی رہے تو یوں کہنا چاہیئے

فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ

کہ) ان کی مثال پتھر کی سی ہے بلکہ سختی میں (پتھر سے بھی) زیادہ سخت اور بعضے پتھر تو ایسے

الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ

ہیں جن سے (بڑی بڑی) نہریں پھوٹ کر چلتی ہیں اور انہی

مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ

پتھروں میں بعضے ایسے ہیں کہ جو شق ہو جاتے ہیں پھر ان سے (اگر زیادہ نہیں تو تھوڑا ہی) پانی نکل آتا ہے، اور

مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ

ان ہی پتھروں میں بعضے ایسے ہیں جو خدائے تعالٰے کے خوف سے اوپر سے نیچے لڑھک آتے ہیں۔ اور

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا

حق تعالٰے تمہارے اعمال سے بےخبر نہیں ہیں ف۲ (اے مسلمانو) کیا اب بھی تم توقع رکھتے ہو کہ یہ (یہودی) تمہارے کہنے سے

لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ

ایمان لے آویں گے حالانکہ ان میں کے کچھ لوگ ایسے گزرے ہیں کہ اللہ تعالٰے کا کلام سنتے تھے اور پھر اس کو کچھ

اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ

کا کچھ کر ڈالتے تھے (اور) اس کو سمجھنے کے بعد (ایسا کرتے) اور جانتے

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا

تھے۔ ف۳ اور جب ملتے ہیں (منافقین یہود) مسلمانوں سے تو (ان سے تو) کہتے ہیں کہ ہم (بھی)

اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا

ایمان لے آئے ہیں۔ اور جب تنہائی میں جاتے ہیں یہ بعضے دوسرے بعضے (علانیہ یہودیوں) کے پاس تو وہ ان سے

ف۱
اس مقتول نے زندہ ہو کر اپنے قاتل کا نام بتلا دیا اور فوراً پھر مر گیا۔

ف۲
اس مقام پر ان پتھروں کے اقسام سہ گانہ میں ترتیب نہایت لطیف اور افادۂ مقصود میں نہایت بلیغ ہے یعنی بعض پتھروں سے مخلوق کو انہار کا بڑا نفع پہنچتا ہے ان کے قلوب ایسے بھی نہیں بعض پتھروں سے تھوڑے پانی کا کم نفع پہنچتا ہے لیکن ان کے قلوب ان سے بھی سخت ہیں اور بعض پتھروں سے گو کسی کو نفع نہیں پہنچتا مگر خود تو ان میں ایک اثر ہے مگر ان کے قلوب میں یہ انفعالِ اضعف بھی نہیں۔

ف۳
مطلب یہ کہ جو لوگ ایسے بے باک اور اغراض نفسانیہ کے اسیر ہوں۔ وہ کسی کے کہنے سے کب باز آنے والے اور کسی کی کب سننے والے ہیں۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم

کہتے ہیں کہ تم کیا مسلمانوں کو وہ باتیں بتلا دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر منکشف کر دی ہیں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ لوگ

بِهِۦ عِندَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَا يَعْلَمُونَ

تم کو حجت میں مغلوب کر دیں گے کہ یہ مضمون اللہ کے پاس سے ہے کیا تم (اتنی موٹی بات) نہیں سمجھتے ۔ کیا ان کو اس کا علم نہیں ہے

أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾

کہ حق تعالیٰ کو سب خبر ہے اُن چیزوں کی بھی جن کو وہ مخفی رکھتے ہیں اور اُن کی بھی جن کا وہ اظہار کر دیتے ہیں ۔

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا

اور ان (یہودیوں) میں بہت سے ناخواندہ (بھی) ہیں جو کتابی علم نہیں رکھتے لیکن (بلا سند) دل خوش کن باتیں

أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ

(بہت یاد ہیں) اور وہ لوگ اور کچھ نہیں خیالات پکا لیتے ہیں ۔ تو بڑی خرابی ان کی ہوگی جو لکھتے ہیں (بدل بدل

يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا

کر) کتاب (توریۃ) کو اپنے ہاتھوں سے پھر کہہ دیتے ہیں کہ یہ (حکم) خدا کی طرف سے ہے ،

مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِۦ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ

غرض (صرف) یہ ہوتی ہے کہ اس ذریعہ سے کچھ نقد قدرے قلیل وصول کر لیں ۔

فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ

سو بڑی خرابی (پیش) آوے گی اُن کو اس کی بدولت (بھی) جس کو اُنکے ہاتھوں نے لکھا تھا اور بڑی خرابی ہوگی اُن کو اس کی بدولت (بھی) جسکو

لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾ وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ

وہ وصول کر لیا کرتے تھے ۔ اور یہودیوں نے (یہ بھی) کہا کہ ہرگز ہم کو آتش

إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ

(دوزخ) چھوئے گی (بھی) نہیں مگر (بہت) تھوڑے روز جو (انگلیوں پر) شمار کر لیے جاسکیں آپ یوں فرما دیجیے کیا تم لوگوں نے حق تعالیٰ سے

عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُۥٓ ۖ أَمْ تَقُولُونَ

(اس کے متعلق) کوئی معاہدہ لے لیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے معاہدہ کے خلاف نہ کریں گے یا اللہ تعالیٰ کے ذمہ

عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٠﴾ بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً

ایسی بات لگاتے ہو جس کی کوئی علمی سند اپنے پاس نہیں رکھتے ف۱ کیوں نہیں جو شخص قصداً بُری باتیں کرتا رہے

وَأَحَاطَتْ بِهِۦ خَطِيٓـَٔتُهُۥ فَأُولَٰٓئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ

اور اُس کو اُس کی خطا (وقصور اس طرح) احاطہ کر لے (کہ کہیں نیکی کا اثر تک نہ رہے) سو ایسے لوگ اہل دوزخ ہوتے ہیں

النصف

ف۱ امر محقق ہے کہ مومن اگر عاصی ہو تو گو معاصی سے دوزخ میں معذب ہو، لیکن ایمان کی وجہ سے خلود نہ ہوگا۔ بعد چندے نجات ہو جاوے گی ۔۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٨١﴾ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا

(اور) وہ اس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے ، ف١ اور جو لوگ (اللہ و رسول پر) ایمان لاویں اور نیک

الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيهَا

کام کریں ایسے لوگ اہل بہشت ہوتے ہیں (اور) وہ اس میں ہمیشہ

خٰلِدُونَ ﴿٨٢﴾ ع وَاِذْ اَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِيٓ اِسْرَآءِيلَ

(ہمیشہ) رہیں گے ۔ اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب لیا ہم نے (توریت میں) قول و قرار بنی اسرائیل سے

لَا تَعْبُدُونَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

کہ عبادت مت کرنا (کسی کی) بجز اللہ تعالٰے کے اور ماں باپ کی اچھی طرح خدمت گزاری کرنا اور اہل

وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينِ وَقُولُوا

قرابت کی بھی اور بے باپ کے بچوں کی بھی اور غریب محتاجوں کی بھی اور عام لوگوں سے

لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط

بات اچھی طرح (خوش خلقی سے) کہنا اور پابندی رکھنا نماز کی اور ادا کرتے رہنا زکوٰۃ

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٨٣﴾

پھر تم (قول و قرار کر کے) اس سے پھر گئے بجز معدودے چند کے اور تمہاری تو معمولی عادت ہے اقرار کر کے ہٹ جانا

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَآءَكُمْ

اور (وہ زمانہ بھی یاد کرو) جب ہم نے تم سے یہ قول و قرار (بھی) لیا کہ باہمی خونریزی مت کرنا

وَلَا تُخْرِجُونَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ

اور ایک دوسرے کو ترک وطن مت کرانا پھر تم نے اقرار بھی کر لیا (اور اقرار بھی ضمناً نہیں

اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ

بلکہ ایسا صریح جیسے) تم شہادت دیتے ہو ۔ پھر تم یہ (آنکھوں کے سامنے موجود ہی) ہو کہ قتل و قتال

تَقْتُلُونَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنْكُمْ

بھی کرتے ہو اور ایک دوسرے کو ترک وطن بھی کراتے ہو

مِّنْ دِيَارِهِمْ ز تَظٰهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ

(اس طور پر کہ) اُن اپنوں کے مقابلہ میں (اُن کی مخالف قوموں کی) امداد کرتے ہو گناہ اور ظلم کے ساتھ

وَالْعُدْوَانِ ط وَاِنْ يَّاْتُوكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوهُمْ

اور اُن لوگوں میں سے کوئی گرفتار ہو کر تم تک پہنچ جاتا ہے تو ایسوں کو کچھ

ف١
کفر کی وجہ سے کوئی عمل صالح مقبول نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر کچھ کفر کے قبل کے اعمال ہوں تو وہ بھی حبط اور ضبط ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے کفار میں سب بدی ہی بدی ہوگی۔ بخلاف اہل ایمان کے کہ اوّلاً اُن کا ایمان خود ایک اعظم اعمالِ صالحہ ہے۔ ثانیاً اعمالِ فرعیہ بھی اُن کے نامۂ اعمال میں درج ہوتے ہیں اس لئے وہ نیکی کے اثر سے خالی نہیں ؛

٩ ع ١١ ٩

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤۔یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۚ أَفَتُؤْمِنُونَ

خرچ کرکراکر رہا کرا دیتے ہو حالانکہ یہ بات (بھی معلوم) ہے کہ تم کو اُن کا ترک وطن کرا دینا نیز ممنوع ہے[ف۱] کیا تو (بس یوں کہو کہ)

بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاءُ

کتاب (توریت) کے بعض (احکام) پر تم ایمان رکھتے ہو اور بعض پر ایمان نہیں رکھتے سو اور کیا سزا ہو ایسے شخص کی جو تم لوگوں میں سے ایسی

مَنْ يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ

حرکت کرے بجز رسوائی کے دنیوی زندگانی میں

الدُّنْيَا ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ

اور روز قیامت کو سخت عذاب میں ڈال دیئے جاویں

وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٨٥﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

اور اللہ تعالےٰ (کچھ) بے خبر نہیں ہیں تمہارے اعمال (زشت) سے - یہ وہ لوگ ہیں کہ انہوں

اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ

نے دنیوی زندگی (کے حظوظ) کو لے لیا ہے بعوض (نجات) آخرت کے سو نہ تو اُن کی سزا میں

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا

(کچھ) تخفیف کی جاوے گی اور نہ کوئی اُن کی طرفداری (پیروی) کرنے پاوے گا - اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب

مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ ۖ

(توریت) دی اور (پھر) اُن کے بعد یکے بعد دیگرے پیغمبروں کو بھیجتے رہے

وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ

اور ہم نے عیسےٰ بن مریمؑ کو (نبوت کے) واضح دلائل عطا فرمائے اور ہم نے اُن کو

بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا

روح القدس سے تائید دی کیا جب کبھی (بھی) کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسے احکام لائے جن کو

لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ

تمہارا دل نہ چاہتا تھا (جب ہی) تم نے تکبر کرنا شروع کر دیا سو بعضوں کو تو تم نے جھوٹا بتلایا -

وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ

اور بعضوں کو (بیدھڑک) قتل ہی کر ڈالتے تھے - اور وہ (یہودی افتخاراً) کہتے ہیں کہ ہمارے قلوب محفوظ ہیں

بَلْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾

بلکہ اُن کے کفر کے سبب اُن پر خدا کی مار ہے سو بہت ہی تھوڑا سا ایمان رکھتے ہیں -

ف۱

اس باب میں ان پر تین حکم واجب تھے۔ اوّل قتل نہ کرنا۔ دوّم اخراج نہ کرنا سوم اپنی قوم میں کسی کو گرفتار و بند دیکھیں تو روپیہ خرچ کر کے چھڑا دینا سو اُن لوگوں نے حکم اوّل و دوم کو تو ضائع کر دیا تھا اور سوم کا اہتمام کیا کرتے تھے جن مخالف قوموں کی امداد کا ذکر فرمایا ہے مراد ان قوموں سے اَوس اور خزرج ہیں کہ اَوس بنی قریظہ کی موافقت میں بنی نضیر کے مخالف تھے اور خزرج بنی نضیر کی موافقت میں بنی قریظہ کے مخالف تھے گناہ اور ظلم دو لفظ لانے میں اشارہ ہو سکتا ہے کہ اس میں دو حق ضائع ہوتے ہیں۔ حق اللہ بھی کہ حکم الٰہی کی تعمیل نہ کی۔ اور حق العبد بھی کہ دوسرے کو آزار پہنچا ۞

ع ۱۰

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ

اور جب اُن کو ایک ایسی کتاب پہنچی (یعنی قرآن) جو منجانب اللہ ہے (اور) اس کی (بھی) تصدیق کرنے والی

لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى

ہے جو پہلے سے اُن کے پاس ہے (یعنی توریت) حالانکہ اس کے قبل وہ (خود) بیان کیا کرتے تھے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا

کفار سے ۔ پھر جب وہ چیز آ پہنچی جس کو وہ (خوب جانتے) پہچانتے ہیں تو اس کا (صاف) انکار کر بیٹھے

بِهٖ ۫ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا

سو (بس) خدا کی مار ہو ایسے منکروں پر ۔ وہ حالت (بہت ہی) بُری ہے جس کو اختیار کرکے وہ اپنی جانوں

بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا

کو چھڑانا چاہتے ہیں (اور وہ حالت) یہ (ہے) کہ کفر کرتے ہیں ایسی چیز کا جو حق تعالیٰ نے نازل فرمائی

اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

محض (اسی) ضد پر کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جس بندہ پر اس کو منظور ہو نازل

عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ

فرمادے سو وہ لوگ غضب بالائے غضب کے مستحق ہوگئے ۔ اور ان کفر کرنے والوں کو ایسی

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٩٠﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ

سزا ہوگی جس میں ذلت (بھی) ہے ف۱ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ ان تمام

اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ

کتابوں پر جو اللہ تعالیٰ نے (متعدد پیغمبروں پر) نازل فرمائی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم (تو صرف) اس (ہی) کتاب پر

يَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا

ایمان لاویں گے جو ہم پر نازل کی گئی ہے (یعنی توریت) اور جتنی اس کے علاوہ ہیں اُن (سب) کا انکار کرتے ہیں حالانکہ

لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ

وہ بھی حق ہیں اور تصدیق کرنیوالی بھی ہیں اسکی جو اُن کے پاس ہے (یعنی تورات کی) آپ کہیے کہ (اچھا تو) پھر کیوں قتل کیا کرتے

مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩١﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ

تھے اللہ کے پیغمبروں کو اس کے قبل کے زمانہ میں اگر تم (توراۃ پر) ایمان رکھنے والے تھے ۔ اور حضرت موسیٰؑ تم لوگوں کے

مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ

پاس صاف صاف دلیلیں لائے (مگر) اس پر بھی تم لوگوں نے گوسالہ کو (معبود) تجویز کرلیا موسےٰ (علیہ السلام) کے

ف۱ ایک غضب تو کفر پر تھا ہی دوسرا غضب اُن کے حسد پر ہوگیا۔ اور عذاب مُہین کی قید سے تخصیص کفار کی ہوگئی۔ کیونکہ مومن عاصی کو عذاب تطہیر عن الذنوب کا ہوگا۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد — ۲ حرکتوں والی مد — اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) — ادغام اور ناقابل تلفظ — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) — قلقلہ

بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ

(طور پر جانے کے) بعد اور تم ستم ڈھا رہے تھے۔ ف۱ اور جب ہم نے تمہارا قول و قرار لیا تھا اور طور کو

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ

تمہارے (سروں کے) اوپر لا کھڑا کیا تھا جو کچھ (احکام) ہم تم کو دیتے ہیں ہمت (اور پختگی)

بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَ

کے ساتھ اور سُنو (اُس وقت) انہوں نے زبان سے کہہ دیا کہ ہم نے سُن لیا اور ہم سے عمل نہ ہوگا اور

اُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا

(وجہ اس کی یہ تھی) کہ اُن کے قلوب میں وہی گوسالہ پیوست ہو گیا تھا اُن کے کفر (سابق) کی وجہ سے آپ فرما دیجیے

يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾

کہ یہ افعال بہت بُرے ہیں جن کی تعلیم تمہارا ایمان تم کو کر رہا ہے اگر تم اہل ایمان ہو۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ

آپ کہہ دیجیے کہ اگر (بقول تمہارے) عالَمِ آخرت محض تمہارے ہی لئے نافع ہے بلا شرکت

خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ

غیرے تو تم (اس کی تصدیق کے لئے ذرا) موت کی تمنا کر کے دکھلا دو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ

اگر تم سچے ہو۔ اور وہ ہرگز کبھی اس (موت) کی تمنا نہ کریں گے

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾

بوجہ (خوف سزا) ان اعمال (کفریہ) کے جو اپنے ہاتھوں سمیٹے ہیں اور حق تعالیٰ کو خوب اطلاع ہے ان ظالموں (کے حال) کی

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۛۚ

اور آپ (تو) اُن کو حیات (دنیویہ) کا حریص (عام) آدمیوں سے (بھی) بڑھ کر پاویں گے۔

وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۛۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ

اور مشرکین سے بھی ان میں کا ایک ایک (شخص) اس ہوس میں ہے کہ اس کی عمر ہزار برس

اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ

کی ہو جاوے اور یہ امر عذاب سے تو نہیں بچا سکتا کہ (کسی کی

الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ ع

بڑی) عمر ہو جاوے اور حق تعالیٰ کے سب پیش نظر ہیں اُن کے اعمال (بد) ف۲

ف۱
بیّنات سے مراد وہ دلائل ہیں جو اس قصہ سے پہلے کہ اس وقت تک تورات نہ ملی تھی موسیٰ علیہ السلام پر قائم ہو چکی تھیں۔ مثلاً عصا اور ید بیضا اور فلق بحر وغیر ذالک۔

ف۲
باوجود اعتقاد آخرت کے طول عُمر کی تمنا صاف دلیل ہے کہ یہ اختصاص استحقاق نعمت آخرت کا دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ دل میں خوب سمجھتے ہیں کہ وہاں پہنچ کر جہنم ہی نصیب ہوتا ہے اس لئے جب تک بچے رہیں تب ہی تک سہی۔

مع ۲ عند المتاخرین ۱۲ ع ۱۰

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَإِنَّهٗ نَزَّلَهٗ

آپ (ان سے) یہ کہئے کہ جو شخص جبریل سے عداوت رکھے سو انہوں نے یہ قرآن آپ

عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

کے قلب تک پہنچا دیا ہے خداوندی حکم سے اس کی (خود) یہ حالت ہے کہ تصدیق کر رہا ہے اپنے

وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا

سے قبل والی (سماوی) کتابوں کی اور رہنمائی کر رہا ہے اور خوشخبری سنا رہا ہے ایمان والوں کو۔ جو (کوئی) شخص خدا تعالیٰ

لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ

کا دشمن ہو اور فرشتوں کا (ہو) اور پیغمبروں کا (ہو) اور جبریل کا (ہو) اور میکائیل کا (ہو)

فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ

تو اللہ تعالیٰ دشمن ہے ایسے کافروں کا۔ ف۱ اور ہم نے تو آپ کے پاس بہت سے

اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ إِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾

دلائل واضحہ نازل کئے ہیں۔ اور کوئی انکار نہیں کیا کرتا مگر صرف وہی لوگ جو عدول حکمی کے عادی ہیں۔

أَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ط

کیا اور جب کبھی بھی ان لوگوں نے کوئی عہد کیا ہوگا (ضرور) اس کو ان میں سے کسی نہ کسی فریق نے نظر انداز

بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ

کر دیا ہوگا۔ بلکہ اُن میں زیادہ تو ایسے ہی نکلیں گے جو (میرے اس عہد کا) یقین ہی نہیں رکھتے۔ اور جب ان کے پاس ایک پیغمبر آئے

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ

اللہ کی طرف سے جو تصدیق بھی کر رہے ہیں اُس کتاب کی جو اُن لوگوں کے پاس ہے (یعنی توریت کی)

فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ

ان اہل کتاب میں کے ایک فریق نے خود اس کتاب اللہ ہی کو پس پُشت ڈال دیا

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ وَ

جیسے ان کو گویا اصلا علم ہی نہیں۔ اور

اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ج

انہوں نے ایسی چیز کا (یعنی سحر کا) اتباع کیا جس کا چرچا کیا کرتے تھے شیاطین (یعنی خبیث جن) حضرت سلیمٰن (علیہ السلام)

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا

کے (عہد) سلطنت میں اور حضرت سلیمٰن علیہ السلام نے کفر نہیں کیا مگر (ہاں) شیاطین کفر کیا کرتے تھے

ف۱ بعض یہود نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر کہ جبریل علیہ السلام وحی لاتے ہیں، کہا کہ ان سے تو ہماری عداوت ہے۔ احکام شاقہ اور واقعات ہائلہ ان ہی کے ہاتھوں آیا کئے ہیں۔ میکائیل خوب ہیں کہ بارش اور رحمت ان کے متعلق ہے۔ اگر وہ وحی لایا کرتے تو ہم مان لیتے۔ اس آیت میں اسی کا رد ہے۔

ف۲ یہ بے وقوف لوگ جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف سحر کی نسبت کرتے تھے یہود ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بیچ میں ان کی براءۃ بھی ظاہر کر دی۔

٦ حرکتوں والی مدلازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد		
٢ حرکتوں والی مد		

يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ

اور حالت یہ تھی کہ آدمیوں کو بھی (اس) سحر کی تعلیم کیا کرتے تھے اور اس (سحر) کی بھی جو کہ اُن دونوں فرشتوں پر

بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ

نازل کیا گیا تھا شہر بابل میں جن کا نام ہاروت ماروت تھا ف۱ اور وہ دونوں کسی کو نہ بتلاتے جب

اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ

تک یہ (نہ) کہہ دیتے کہ ہمارا وجود بھی ایک امتحان ہے۔ سو تو کہیں کافر مت بن جائیو (کہ اس میں پھنس جاوے)

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ

سو (بعضے) لوگ ان دونوں سے اس قسم کا سحر سیکھ لیتے تھے جس کے ذریعہ سے (عمل کرکے) کسی مرد اور اس کی

وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ

بیوی میں تفریق پیدا کر دیتے تھے۔ اور یہ (ساحر) لوگ اس کے ذریعہ سے کسی کو بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا

مگر خدا ہی کے (تقدیری) حکم سے۔ اور ایسی چیزیں سیکھ لیتے ہیں جو (خود) ان کو ضرر رساں ہیں اور

يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا

ان کو نافع نہیں ہیں۔ اور ضرور یہ (یہودی) بھی اتنا جانتے ہیں کہ جو شخص اس کو اختیار کرے

لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۛ قف وَلَبِئْسَ مَا

ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ (باقی) نہیں۔ اور بیشک بُری ہے وہ

شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝١٠٢

چیز (یعنی سحر و کفر) جس میں وہ لوگ اپنی جان دے رہے ہیں۔ کاش ان کو (اتنی) عقل ہوتی۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ

اور اگر وہ لوگ (بجائے اس کے) ایمان اور تقویٰ (اختیار) کرتے تو خدائے تعالیٰ کے ہاں کا معاوضہ

اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝١٠٣ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

بہتر تھا۔ کاش ان کو (اتنی) عقل ہوتی۔ اے ایمان والو تم (لفظ)

اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ

راعنا مت کہا کرو اور انظرنا کہہ دیا کرو اور اس کو اچھی طرح سُن لیجیو

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٠٤ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ

اور (ان) کافروں کو (تو) سزائے دردناک ہو (ہی) گی۔ ف۲ ذرا بھی پسند نہیں کرتے کافر لوگ

ف۱
ان آیتوں کے متعلق ایک لمبا چوڑا قصہ زہرہ کا مشہور ہے جو کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں۔

ف۲
بعضے یہودیوں نے ایک شرارت ایجاد کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آکر راعنا سے آپ کو خطاب کرتے۔ جس کے معنٰے عبرانی زبان میں بُرے کے ہیں۔ اور وہ اسی نیت سے کہتے۔ اور عربی میں اسکے معنٰی بہت اچھے ہیں۔ اور اس اچھے معنٰی کے قصد سے بعضے مسلمان بھی حضورؐ کو اس کلمہ سے خطاب کرنے لگے اس سے ان شریروں کو اور گنجایش ملی۔ حق تعالیٰ نے اس گنجایش کے قطع کرنے کو مسلمانوں کو یہ حکم دیا ۔:

۱۲ ع ۷ ۱۲

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ

(خواہ) ان اہل کتاب میں سے (ہوں) اور (خواہ) مشرکین میں سے اس

يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

امر کو کہ تم کو کسی طرح کی بہتری (بھی) نصیب ہو تمہارے پروردگار کی طرف سے حالانکہ اللہ تعالےٰ

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

اپنی رحمت (وعنایت) کے ساتھ جس کو منظور ہوتا ہے مخصوص فرما لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ بڑے فضل (کرنے)

الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ

والے ہیں۔ ف۱ ہم کسی آیت کا حکم جو موقوف کر دیتے ہیں یا اُس آیت (ہی) کو (ذہنوں سے) فراموش کر دیتے

بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي

ہیں تو ہم اُس آیت سے بہتر یا اس آیت ہی کی مثل لے آتے ہیں۔ (اے معترض) کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ حق تعالےٰ ہر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ

شئے پر قدرت رکھتے ہیں۔ ف۲ کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ حق تعالےٰ ایسے ہیں کہ خاص

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اُن ہی کی ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی۔ اور (یہ بھی سمجھ رکھو کہ) تمہارا حق تعالےٰ کے سوا

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْــَٔـلُوْا

کوئی یار و مددگار بھی نہیں۔ ہاں کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے (بیجا بیجا)

رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ

درخواستیں کرو جیسا کہ اس کے قبل حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے بھی (ایسی ایسی) درخواستیں کی جاچکی

يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ

ہیں اور جو شخص بجائے ایمان لانے کے کفر (کی باتیں) کرے بلاشک وہ شخص راہ راست سے

السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ

دُور جا پڑا۔ ان اہل کتاب (یعنی یہود) میں سے بہتیرے دل سے یہ چاہتے ہیں کہ تم کو

يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ښ حَسَدًا

تمہارے ایمان لائے پیچھے پھر کافر کر ڈالیں محض حسد کی وجہ سے جو کہ

مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ

خود ان کے دلوں ہی سے (جوش مارتا) ہے حق واضح ہوئے پیچھے۔

ف۱
بعضے یہود بعض مسلمانوں سے کہنے لگے کہ بخدا! ہم دل سے تمہارے خیر خواہ ہیں مگر تمہارا دین ہمارے دین سے اچھا ثابت نہیں ہوا۔ حق تعالیٰ اس دعویٰ خیر خواہی کی تکذیب اس آیت میں فرماتے ہیں۔

ف۲
یہود نے قبلہ کا حکم بدل جانے پر جس کا ذکر عنقریب آتا ہے طعن کیا تھا۔ اور مشرکین بھی بعضے حکموں کے منسوخ ہو جانے پر زبان درازی کرتے تھے۔ حق تعالیٰ اس طعن اور اعتراض کا اس آیت میں جواب دیتے ہیں۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ

خیر (اب تو) معاف کرو اور درگذر کرو جب تک حق تعالیٰ (اس معاملہ کے متعلق) اپنا حکم (قانون جدید) بھیجیں ف۱ اللہ

اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں۔ اور (سردست صرف) نمازیں پابندی سے پڑھے

الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ

جاؤ اور زکوٰۃ دیئے جاؤ۔ اور جو نیک کام بھی اپنی بھلائی کے واسطے جمع کرتے رہو گے حق تعالیٰ کے پاس

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ

(پہنچ کر) اس کو پالو گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کئے ہوئے کاموں کو دیکھ بھال رہے ہیں ف۲۔ اور یہود اور نصاریٰ

یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ

(یوں) کہتے ہیں کہ بہشت میں ہرگز کوئی نہ جانے پاوے گا بجز ان لوگوں کے جو یہودی ہوں یا اُن لوگوں کے جو نصرانی

تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

ہوں یہ (خالی) دل بہلانے کی باتیں ہیں۔ آپ کہیئے کہ (اچھا) اپنی دلیل لاؤ اگر تم

صٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۗ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

سچے ہو۔ ضرور دوسرے لوگ جاویں گے جو کوئی شخص بھی اپنا رُخ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا

فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ

دے اور وہ مخلص بھی ہو تو ایسے شخص کو اس کا عوض ملتا ہے اس کے پروردگار کے پاس پہنچکر اور نہ ایسے لوگوں پر (قیامت میں) کوئی اندیشہ

یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰى

ہے اور نہ ایسے لوگ (اس روز) مغموم ہونیوالے ہیں ف۳ اور یہود کہنے لگے کہ نصاریٰ (کا مذہب) کسی بنیاد پر

عَلٰى شَیْءٍ ۪ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ

قائم نہیں۔ اور (اسی طرح) نصاریٰ کہنے لگے کہ یہود کسی بنیاد پر نہیں

عَلٰى شَیْءٍ ۙ وَّهُمْ یَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ

حالانکہ یہ سب (لوگ) آسمانی کتابیں (بھی) پڑھتے ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ (بھی) جو کہ (محض) بے علم

لَا یَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ

ہیں اُن کا سا قول کہنے لگے۔ سو اللہ تعالیٰ ان سب کے درمیان (عملی) فیصلہ کر دیں گے قیامت

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

کے روز اُن تمام مقدمات میں جن میں وہ باہم اختلاف کر رہے تھے۔ ف۴

تشریح

ف۱ اشارۃً بتلا دیا کہ انکی شرارتوں کا علاج قانون انتظام امن عام یعنی قتال وجزیہ سے ہم جلد ہی کرنے والے ہیں۔

ف۲ اُس وقت حالتِ موجودہ کا یہی مقتضیٰ تھا۔ پھر حق تعالیٰ نے اس وعدہ کو پورا فرمایا اور آیاتِ جہاد نازل فرما دیں۔

ف۳ حاصل استدلال کا یہ ہوا کہ جب یہ قانون مسلّم ہے تو اب صرف یہ دیکھ لو کہ یہ مضمون کس پر صادق آتا ہے سو ظاہر ہے کہ بعد منسوخ ہو جانے کسی حکم سابق کے اس پر چلنے والا کسی طرح فرمانبردار نہیں کہا جا سکتا پس یہودی نصرانی کسی طرح فرمانبردار نہ ہوئے۔

ع ۹/۱۳ ۱۲

ف۴ عملی فیصلہ یہ کہ اہلِ حق کو جنّت میں اور اہل باطل کو دوزخ میں بھیج دیں گے اور یہ قید اس لئے لگائی کہ قولی اور بُرہانی فیصلہ تو حق و باطل کے درمیان میں دلائل نقلیہ وعقلیہ سے دنیا میں بھی ہو چکا ہے۔

---

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ

اور اس شخص سے زیادہ اور کون ظالم ہوگا جو خدا تعالیٰ کی مسجدوں میں اُن کا ذکر (اور عبادت) کیے جانے سے

فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ

بندش کرے اور اُن کے ویران (و معطل) ہونے (کے بارہ) میں کوشش کرے، ان لوگوں کو تو کبھی بے ہیبت ہو

لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

کر ان میں قدم بھی نہ رکھنا چاہیئے تھا (بلکہ جب جاتے ہیبت اور ادب سے جاتے) ان لوگوں کو دنیا میں بھی رسوائی

خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١١٤﴾

(نصیب) ہوگی اور اُن کو آخرت میں بھی سزائے عظیم ہوگی۔ ف ١

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۤ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ

اور اللہ ہی کی مملوک ہیں (سب جہتیں) مشرق بھی اور مغرب بھی۔ پس تم لوگ جس طرف منہ کرو (اُدھر ہی) اللہ تعالیٰ

وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَقَالُوا

کا رُخ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ (تمام جہات کو) محیط ہیں کامل العلم ہیں۔ ف ٢ اور یہ لوگ کہتے

اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي

ہیں کہ خدا تعالیٰ اولاد رکھتا ہے۔ سبحان اللہ! (کیا مہمل بات ہے) بلکہ خاص اللہ تعالیٰ کی مملوک ہیں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿١١٦﴾

جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں (موجودات) ہیں۔ (اور) سب اُن کے محکوم (بھی) ہیں۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا

(حق تعالیٰ) موجد ہیں آسمانوں اور زمین کے۔ اور جب کسی کام کو پورا کرنا چاہتے ہیں تو بس اس

يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿١١٧﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا

کام کی نسبت (اتنا) فرما دیتے ہیں کہ ہو جا پس وُہ (اسی طرح) ہو جاتا ہے ف ٣ اور (بعضے) جاہل یوں کہتے ہیں کہ (خود)

يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ۭ

ہم سے کیوں نہیں کلام فرماتے اللہ تعالیٰ یا ہمارے پاس کوئی اور ہی دلیل آجاوے، ف ٤

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۭ

اسی طرح وہ (جاہل) لوگ جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان ہی کا سا بھی کہتے چلے آئے ہیں

تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

(جاہلانہ قول۔ ان سب کے قلوب (کج فہمی میں) باہم ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ ہم نے تو بہت سی دلیلیں صاف صاف بیان

ف ١
مساجد میں مکہ کی مسجد، مدینہ کی مسجد، بیت المقدس کی مسجد اور سب مسجدیں آگئیں

ف ٢
یہود نے حکم تبدیل قبلہ پر اعتراض کیا تھا۔ اس کا جواب حق تعالےٰ یہ دیتے ہیں کہ اللہ کی مملوک ہیں سب جہتیں۔ جب وہ مالک ہیں تو جس جہت کو چاہیں قبلہ مقرر کر دیں۔

ف ٣
کُن کہنے میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ مجاز ہو سرعت تکوین اور جلدی بنا دینے سے۔ دوسرے یہ کہ حقیقۃً حق تعالیٰ کی یہی عادت ہو۔

ف ٤
یہود و نصاریٰ کو باوجود اہل کتاب و اہل علم ہونے کے جاہل اس لئے کہہ دیا گیا کہ یہ بات جاہلوں کی سی کہی تھی کہ باوجود دلائل قویہ قطعیہ کثیرہ قائم ہو چکنے کے ابھی تک جحود کئے جاتے ہیں ::

٦ حرکتوں والی مد لازم / ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يُوقِنُونَ ﴿١١٨﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۙ

کر دی ہیں (مگر وہ) اُن لوگوں کیلئے (نافع ہیں) جو یقین (حاصل کرنا) چاہتے ہیں۔ ہم نے آپ کو ایک سچا دین دے کر بھیجا ہے کہ

وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ﴿١١٩﴾ وَلَن تَرْضَىٰ

خوشخبری سناتے رہیئے اور ڈراتے رہیئے۔ اور آپ سے دوزخ میں جانے والوں کی باز پرس نہ ہوگی ف۱ اور کبھی خوش نہ ہوں گے

عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ

آپ سے یہ یہود اور نہ یہ نصاریٰ جبتک کہ آپ (خدانخواستہ) اُن کے مذہب کے (بالکل) پیرو نہ ہو جاویں

قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ

آپ (صاف) کہہ دیجئے کہ (بھائی) حقیقت میں تو ہدایت کا وہی رستہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے بتلایا ہے اور اگر

أَهْوَاءَهُم بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ

آپ اتباع کرنے لگیں اُن کے غلط خیالات کا علم (قطعی ثابت بالوحی) آچکنے کے بعد تو آپ کا کوئی خدا سے

مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١٢٠﴾ الَّذِينَ

بچانے والا نہ یار نکلے اور نہ مددگار — جن لوگوں کو ہم نے

آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ ۗ أُولَٰئِكَ

کتاب (توریت وانجیل) دی بشرطیکہ وہ اس کی تلاوت (اس طرح) کرتے رہے جس طرح کہ تلاوت کا حق ہے ایسے

يُؤْمِنُونَ بِهِ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

لوگ اس پر ایمان لے آتے ہیں۔ اور جو شخص نہ مانے گا (کس کا نقصان کریگا) خود ہی ایسے لوگ خسارہ میں

الْخَاسِرُونَ ﴿١٢١﴾ ع يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ

رہیں گے۔ اے اولادِ یعقوب (علیہ السلام) میری اُن نعمتوں کو یاد کرو

الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى

جن کا میں نے تم پر (وقتاً فوقتاً) انعام کیا۔ اور اس کو (بھی) کہ میں نے تم کو بہت

الْعَالَمِينَ ﴿١٢٢﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن

لوگوں پر فوقیت دی۔ اور تم ڈرو ایسے دن سے جس میں کوئی شخص کسی شخص کی طرف

نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنفَعُهَا

سے نہ کوئی مطالبہ (اور حق واجب) ادا کرنے پاوے گا اور نہ کسی کی طرف سے کوئی معاوضہ قبول کیا جاوے گا اور نہ کسی

شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذِ ابْتَلَىٰ

کو کوئی سفارش (جبکہ ایمان نہ ہو) مفید ہوگی اور نہ اُن لوگوں کو کوئی بچا سکے گا۔ اور جس وقت امتحان کیا حضرت ابراہیمؑ

ف۱ یہاں تک یہود کی چالیس قباحتیں جن میں سے بعض میں نصاریٰ بھی شریک ہیں بیان فرمائی گئیں۔ آگے یہ بتلانا مقصود ہے کہ ایسے ہٹ دھرم لوگوں سے اُمیدِ ایمان نہ رکھنی چاہیئے اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ازالہ غم وفکر ہے کہ آپ ان کے عام طور پر ایمان لانے سے مایوس ہو جائیے اور پریشانی اور کُلفت دل سے دُور کیجئے اور علاوہ اس کے ان کی ایک قباحت کا اور بھی بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنے کی تو ان کو کیا توفیق ہوتی وہ یہاں تک بلند پروازی کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؐ کو اپنی راہ پر چلانے کی فکر محال میں ہیں ۞

وقف منزل

ع ۱۴ ۹ ۱۴

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ

(علیہ السلام) کو اُن کے پروردگار نے چند باتوں میں اور وہ اُن کو پورے طور سے بجالائے (اس وقت) حق تعالیٰ نے

جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ

(اُن سے) فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا مقتدا بناؤں گا انہوں نے عرض کیا اور میری اولاد میں سے بھی

قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا

کسی کسی کو (نبوت دیجئے) ارشاد ہوا کہ میرا یہ (عہدہ نبوت) خلاف ورزی کرنے والوں کو نہ ملے گا۔ اور (وہ وقت بھی قابل

الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ

ذکر ہے کہ) جس وقت ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کا معبد اور (مقام) امن مقرر کیا ف۱ اور مقام

مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ

ابراہیمؑ کو (کبھی کبھی) نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیا کرو ف۲ اور ہم نے حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل

وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَ

(علیہما السلام) کی طرف حکم بھیجا کہ میرے اس گھر کو خوب پاک صاف رکھا کرو بیرونی اور

الْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ

مقامی لوگوں (کی عبادت) کے واسطے اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے واسطے۔ اور جس وقت ابراہیم (علیہ السلام)

اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ

نے (دعا میں) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! اس کو ایک (آباد) شہر بنا دیجئے ف۳ امن (امان) والا اور

اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ

اس کے بسنے والوں کو پھلوں سے بھی عنایت کیجئے اُن کو (کہتا ہوں) جو کہ اُن میں سے اللہ تعالیٰ پر

الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ

اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہوں ف۴ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور اس شخص کو بھی جو کہ کافر رہے سو ایسے شخص کو

قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ ؕ وَ

تھوڑے روز تو خوب آرام برتاؤں گا۔ پھر اس کو کشاں کشاں عذابِ دوزخ میں پہنچاؤں گا۔ اور

بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ

ایسی پہنچنے کی جگہ تو بہت بُری ہے۔ اور جبکہ اٹھا رہے تھے ابراہیم (علیہ السلام) دیواریں خانہ کعبہ کی

مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ

اور اسمٰعیلؑ بھی ف۵ (اور یہ کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار! (یہ خدمت) ہم سے قبول فرمائیے،

ف۱ مقام امن دو وجہ سے فرمایا ایک تو یہ کہ اس میں حج وعمرہ و نماز و طواف کرنے سے عذابِ دوزخ سے امن ہوتا ہے دوسرے اس وجہ سے کہ اگر کوئی خونی حدودِ کعبہ میں جس کو حرم کہتے ہیں جا گھسے، تو وہاں اسے سزائے موت نہ دیں گے۔

ف۲ مقامِ ابراہیمؑ ایک خاص پتھر کا نام ہے جس پر کھڑے ہو کر آپؑ نے کعبہ کی عمارت بنائی۔ وہ کعبہ کے پاس ایک محفوظ جگہ پر رکھا ہے اور وہاں نفلیں پڑھنا ثواب ہے۔

ف۳ شہر ہونے کی دعا اس واسطے کی تھی کہ اس وقت یہ موقع بالکل جنگل تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے شہر کر دیا۔

ف۴ ابراہیم علیہ السلام نے جو کافروں کے لئے دعائے رزق نہیں مانگی۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہوئی کہ پہلی دعا کے جواب میں حق تعالیٰ نے ظالمین کو ایک نعمت کی صلاحیت سے خارج فرما دیا تھا، اس لئے ادباً اس دعا میں ان کو شامل نہیں کیا کہ کہیں مرضی کے خلاف ہو۔

ف۵ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی شرکت دو طرح ہو سکتی ہے یا تو پتھر گارا دیتے ہوں گے یا کسی وقت چنائی بھی کرتے ہوں گے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٢٧﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا

بلاشبہ آپ خوب سننے والے جاننے والے ہیں ۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو اپنا اور

مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً

زیادہ مطیع بنا لیجیے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت پیدا کیجیے جو آپ کی

لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ

مطیع ہو اور (نیز) ہم کو ہمارے حج (وغیرہ) کے احکام بھی بتلا دیجیے اور ہمارے حال پر توجہ رکھیے (اور) فی الحقیقت

التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٨﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا

آپ ہی ہیں توجہ فرمانے والے مہربانی کرنے والے ۔ اے ہمارے پروردگار! اور اس جماعت کے اندر ان ہی میں کا ایک ایسا

مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ

پیغمبر بھی مقرر کیجیے جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کریں ۔ اور ان کو (آسمانی) کتاب

وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾ ع ١٥ ٨ ١٥

کی اور خوش فہمی کی تعلیم دیا کریں اور ان کو پاک کر دیں ۔ بلاشبہ آپ ہی ہیں غالب القدرت کامل الانتظام ف۱

وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ

اور ملت ابراہیمی سے تو وہی روگردانی کرے گا جو اپنی ذات ہی سے احمق

نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ

ہو ۔ اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو دنیا میں منتخب کیا ۔

وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٣٠﴾ إِذْ

اور (اسی کی بدولت) وہ آخرت میں بڑے لائق لوگوں میں سے شمار کئے جاتے ہیں ۔ جبکہ ان

قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ

سے ان کے پروردگار نے فرمایا کہ تم اطاعت اختیار کرو ۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اطاعت

الْعَالَمِينَ ﴿١٣١﴾ وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ

اختیار کی رب العالمین کی ۔ اور اسی کا حکم کر گئے ہیں ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹوں کو اور (اسی طرح) یعقوب (علیہ السلام)

يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا

بھی ۔ میرے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے اس دین (اسلام) کو تمہارے لئے منتخب فرمایا ہے سو تم بجز

تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٣٢﴾ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ

اسلام کے اور کسی حالت پر جان مت دینا ۔ کیا تم خود (اس وقت) موجود تھے

ف۱ جس جماعت کا اس آیت میں ذکر ہے وہ صرف بنی اسمٰعیل ہیں جن میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے پس یہاں جس پیغمبر کے لئے دعا ہے اس سے مراد صرف آپ ﷺ ہوئے کیونکہ یہ دعا دونوں صاحبوں نے کی ہے تو وہی جماعت مراد ہو سکتی ہے جو دونوں کی اولاد ہو۔ اور پیغمبر کے ذکر میں کہا گیا ہے کہ وہ اس جماعت سے ہوں۔ تو وہ جماعت بنی اسمٰعیل ہوئی اور پیغمبر آپ ﷺ ہوئے، جو کہ بنی اسمٰعیل میں سے ہیں۔ اسی لئے حدیث صحیح میں ارشاد نبوی ہے کہ میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ظہور ہوں ۔

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ

جس وقت یعقوب (علیہ السلام) کا آخری وقت آیا۔ (اور جس وقت انھوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تم لوگ

مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي ۖ قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ

میرے (مرنے کے) بعد کس چیز کی پرستش کرو گے۔ انھوں نے (بالاتفاق) جواب دیا کہ ہم اس کی پرستش

وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ

کریں گے جس کی آپ اور آپ کے بزرگ (حضرات) ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ پرستش کرتے آئے ہیں یعنی

إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ

وہی معبود جو وحدہٗ لاشریک ہے اور ہم اسی کی اطاعت پر (قائم) رہیں گے۔ یہ (اُن بزرگوں کی)

أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا

ایک جماعت تھی جو گزر چکی اُن کے کام اُن کا کیا ہوا آوے گا۔ اور تمہارے کام تمہارا

كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۴﴾

کیا ہوا آوے گا۔ اور تم سے اُن کے کئے ہوئے کی پوچھ بھی تو نہ ہوگی۔

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ

اور یہ (یہودی و نصرانی) لوگ کہتے ہیں کہ تم لوگ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ تم بھی راہ پر

قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ

پڑ جاؤ گے۔ آپ کہہ دیجیے کہ ہم تو ملتِ ابراہیم (یعنی اسلام) پر رہیں گے جس میں کجی کا نام نہیں اور ابراہیم علیہ السلام

الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۳۵﴾ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا

مشرک بھی نہ تھے۔ ف۱ (مسلمانو) کہہ دو کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اُس (حکم) پر جو ہمارے پاس

وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ

بھیجا گیا اور اُس پر بھی جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل اور حضرت اسحٰق

وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَ

اور حضرت یعقوب (علیہم السلام) اور اولادِ یعقوب کی طرف بھیجا گیا اور اس (حکم و معجزہ) پر بھی جو حضرت موسےٰؑ

عِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ ۖ لَا

اور حضرت عیسےٰؑ کو دیا گیا اور اُس پر بھی جو کچھ اور انبیاء علیہم السلام کو دیا گیا اُن کے پروردگار کی طرف سے۔ اس

نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۱۳۶﴾

کیفیت سے کہ ہم ان (حضرات) میں سے کسی ایک میں بھی تفریق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالےٰ کے مطیع ہیں ف۲

ف۱ ملتِ ابراہیمؑ ایک لقب ہے امتِ محمدیہ کا سو یہ کہنا کہ ہم ملتِ ابراہیمؑ پر رہیں گے یا یہ کہنا کہ تم ملتِ ابراہیمؑ کا اتباع کرو مترادف اور ہم معنیٰ اس کا ہے کہ کہا جاوے کہ ہم شریعتِ محمدیہ پر رہیں گے اور تم شریعتِ محمدیہ کا اتباع کرو۔

ف۲ حکم میں صحیفے اور کتابیں سب داخل ہیں۔ حاصل مضمون کا یہ ہوا کہ دیکھو ہمارا دین کیسا انصاف اور حق کا ہے، کہ سب انبیاء کو مانتے ہیں۔ سب کتابوں کو سچا جانتے ہیں۔ سب کے معجزات کو حق پہچانتے ہیں۔ گو بوجہ منسوخ ہونے اکثر احکام کے دوسری مستقل شریعتِ محمدیہ پر عمل کرتے ہیں لیکن انکار اور تکذیب کسی کی نہیں کرتے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم ‏ ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ‏ ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ

سو اگر وہ بھی اسی طریق سے ایمان لے آویں جس طریق سے تم (اہل اسلام) ایمان لائے ہو تب تو وہ بھی راہِ (حق) پر

وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ

لگ جاویں گے اور اگر وہ روگردانی کریں تو وہ لوگ تو (ہمیشہ سے) برسرِ مخالفت ہیں ہی تو (سمجھ لو کہ) تمہاری طرف سے عنقریب

اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾ صِبْغَةَ اللَّهِ ۖ

اللہ ہی نمٹ لیں گے ان سے اور اللہ تعالیٰ سنتے ہیں (اور) جانتے ہیں ۔ ہم (دین کی) اس حالت پر رہیں گے جس میں

وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ

(ہم کو) اللہ تعالیٰ نے رنگ دیا ہے اور (دوسرا) کون ہے جس کے رنگ دینے کی حالت اللہ تعالیٰ سے خوب تر ہو اور اسی کے

عَابِدُونَ ﴿١٣٨﴾ قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا

ہم اسی کی غلامی اختیار کئے ہوئے ہیں ۔ آپ فرما دیجئے کہ کیا تم لوگ ہم سے (اب بھی) حجت کئے جاتے ہو اللہ تعالیٰ کے

وَرَبُّكُمْ ۖ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ وَنَحْنُ

بارے میں حالانکہ وہ ہمارا اور تمہارا (سب کا) رب ہے اور ہم کو ہمارا کیا ہوا ملے گا اور تم کو تمہارا کیا ہوا ملے گا اور ہم نے صرف

لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿١٣٩﴾ أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَ

حق تعالیٰ کے لئے اپنے (دین) کو (شرک وغیرہ سے) خالص کر رکھا ہے ۔ یا کہے جاتے ہو کہ ابراہیمؑ اور

إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ

اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اولادِ یعقوبؑ

كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ قُلْ أَأَنتُمْ أَعْلَمُ أَمِ

(میں جو انبیاء گزرے ہیں) یہ سب حضرات یہود یا نصاریٰ تھے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ تم زیادہ واقف ہو

اللَّهُ ۗ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَتَمَ شَهَادَةً عِندَهُ

یا حق تعالیٰ اور ایسے شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو ایسی شہادت کا اخفا کرے جو اس کے پاس منجانب اللہ

مِنَ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٠﴾

پہنچی ہو ۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے سے بےخبر نہیں ہیں ۔ ف۱

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم

یہ (اُن بزرگوں کی) ایک جماعت تھی جو گزر گئی ۔ اُن کے کام اُن کا کیا ہوا آوے گا اور تمہارے

مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤١﴾

کام تمہارا کیا ہوا آوے گا اور تم سے اُن کے کئے ہوئے کی پوچھ بھی تو نہ ہوگی ۔ ف۲

ع ۱۶ ۱۳ ۱۶

ف۱ پس جب یہ حضرات یہود و نصاریٰ نہ تھے تو تم طریقۂ دین میں ان کے موافق کب ہوئے پھر تمہارا حق پر ہونا بھی ثابت نہ ہوگا +

ف۲ اور جب خالی تذکرہ بھی نہ ہوگا تو اس سے تم کو کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا اِس سے ثابت ہوا کہ کسی بزرگ سے محض کسی نسبت کا ہونا نجات آخرت کے لئے کافی نہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ

اب تو (یہ) بیوقوف لوگ ضرور کہیں ہی گے کہ اِن (مسلمانوں) کو اُن کے (سابق سمت)

عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ط قُلْ لِّلّٰهِ

قبلہ سے (کہ بیت المقدس تھا) جس طرف پہلے متوجہ ہوا کرتے تھے کس (بات) نے بدل دیا آپ فرما دیجئے کہ

الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ

سب مشرق اور مغرب اللہ ہی کی ملک ہیں ف۱ جس کو خدا ہی چاہیں

إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٤٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ

(یہ) سیدھا طریق بتلا دیتے ہیں۔ ف۲ اور ہم نے تم کو ایسی ہی ایک جماعت

أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى

بنا دی ہے جو (ہر پہلو سے) اعتدال پر ہے تاکہ تم (مخالف) لوگوں کے مقابلہ ہیں

النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ط

گواہ ہو اور تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) گواہ ہوں ف۳

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَآ

اور جس سمت قبلہ پر آپ رہ چکے ہیں (یعنی بیت المقدس) وہ تو محض اس لئے تھا

إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ

کہ ہم کو معلوم ہو جاوے کہ کون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اختیار کرتا ہے اور کون پیچھے کو

عَلٰى عَقِبَيْهِ ط وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا

ہٹتا جاتا ہے اور یہ قبلہ کا بدلنا (منحرف لوگوں پر) ہوا بڑا ثقیل (ہاں) مگر جن

عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ

لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہیں کہ

لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ط إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ

تمہارے ایمان کو ضائع (اور ناقص) کر دیں (اور) واقعی اللہ تعالیٰ تو (ایسے) لوگوں پر بہت

لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٣﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ

ہی شفیق (اور) مہربان ہیں۔ ف۴ ہم آپ کے منہ کا (یہ) بار بار آسمان کی طرف اٹھنا

فِي السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص

دیکھ رہے ہیں اس لئے ہم آپ کو اسی قبلہ کی طرف متوجہ کر دیں گے

ف۱
خدا تعالیٰ کو مالکانہ اختیار ہے جس سمت کو چاہیں مقرر فرما دیں کسی کو منصب علّت دریافت کرنے کا نہیں۔

ف۲
جس امر کو اس مقام پر صراط مستقیم کہا گیا ہے فی الحقیقت سلامتی اور امن اسی طریق میں ہے۔

ف۳
یعنی تم ایک بڑے مقدمہ میں جس میں ایک فریق حضرات انبیاء علیہم السلام ہونگے اور فریق ثانی ان کی مخالف قومیں ہوں گی۔ ان مخالف لوگوں کے مقابلہ میں گواہ تجویز ہو۔ اور شرف بالائے شرف یہ ہے کہ تمہارے قابل شہادت اور معتبر ہونے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہوں

ف۴
اعتراض تحویل قبلہ کا حاکمانہ جواب دے کر اب حکیمانہ جواب شروع ہوتا ہے جس میں کئی حکمتوں کی طرف اشارہ ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ

جس کے لئے آپ کی مرضی ہے (تو) پھر اپنا چہرہ (نماز میں) مسجد حرام (کعبہ) کی طرف کیا کیجئے اور تم سب لوگ

مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ وَإِنَّ

جہاں کہیں بھی موجود ہو اپنے چہروں کو اسی (مسجد حرام) کی طرف کیا کرو اور یہ

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ

اہل کتاب بھی یقیناً جانتے ہیں کہ یہ (حکم) بالکل ٹھیک ہے (اور) ان کے پروردگار

مِنْ رَبِّهِمْ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٤﴾

ہی کی طرف سے (ہے) اور اللہ تعالٰے ان کی کارروائیوں سے کچھ بے خبر نہیں ہیں۔ ف

وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ

اور اگر آپ (ان) اہل کتاب کے سامنے تمام (دنیا بھر کی) دلیلیں پیش کر دیں جب بھی یہ (کبھی)

آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ

آپ کے قبلہ کو قبول نہ کریں اور آپ بھی ان کے قبلہ کو قبول نہیں کر سکتے (پھر موافقت کی کیا صورت) اور ان کا کوئی (فریق)

وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ

بھی دوسرے (فریق) کے قبلہ کو قبول نہیں کرتا اور اگر

اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ

آپ ان کے (اُن) نفسانی خیالات کو اختیار کر لیں (اور وہ بھی) آپ کے پاس

مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٥﴾ م

علم (وحی) آئے پیچھے تو یقیناً آپ (نعوذ باللہ) ظالموں میں شمار ہونے لگیں۔ ف٢

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ

جن لوگوں کو ہم نے کتاب (توراۃ و انجیل) دی ہے وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا کہ

أَبْنَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ

اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بعضے اُن میں سے امر واقعی کو باوجودیکہ خوب جانتے ہیں

الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤٦﴾ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ

(مگر) اخفاء کرتے ہیں۔ ف٣ (حالانکہ) یہ امر واقعی منجانب اللہ

فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١٤٧﴾ ع وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ

(ثابت ہو چکا) ہے سو ہرگز شک و شبہ لانے والوں میں شمار نہ ہونا۔ اور ہر شخص (ذی مذہب) کیواسطے

ف١
اس آیت سے بیت المقدس کا منسوخ کرنا اور کعبہ کو مقرر کرنا منظور ہے حاصل حکمت کا یہ ہے کہ ہم کو آپ کی خوشی منظور تھی۔ اور آپ کی خوشی کعبہ کے قبلہ مقرر ہونے میں دیکھی۔ اس لئے اسی کو قبلہ مقرر کر دیا۔
رہا یہ کہ آپ کی خوشی اس میں کیوں تھی۔ وجہ اس کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ کی علامات نبوت میں سے ایک علامت یہ بھی تھی کہ آپ کے قبلہ کی یہ جہت ہو گی۔ اللہ تعالٰی نے آپ کے نورانی قلب میں اسی کے موافق خواہش پیدا کر دی۔

ف٢
آپ کا ظالم ہونا بوجہ معصوم ہونے کے محال ہے۔ اس لئے یہ امر کہ آپ اُن کے خیالات کو کہ منجملہ ان کے ان کا قبلہ بھی ہے قبول کر لیں محال ہے۔

وقف لازم

ف٣
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہچاننے کو جو بیٹوں کے پہچاننے سے تشبیہ دی ہے تو تشبیہ میں بیٹے کا بیٹا ہونا ملحوظ نہیں بلکہ بیٹے کی صورت ملحوظ ہے۔

وقف منزل

ع ١٧ ٦ ١

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ أَيْنَ

ایک ایک قبلہ رہا ہے جس کی طرف وہ (عبادت میں) منہ کرتا رہا ہے سو تم نیک کاموں میں تگاپو کرو تم خواہ کہیں ہوگے (لیکن)

مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا ؕ إِنَّ اللّٰهَ

اللہ تعالیٰ تم سب کو حاضر کر دیں گے بایقین اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

ہر امر پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔ اور جس جگہ سے بھی (کہیں سفر میں) آپ باہر جاویں تو

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَإِنَّهُ

(بھی) اپنا چہرہ (نماز میں) مسجد حرام (یعنی کعبہ) کی طرف رکھا کیجیے اور یہ (حکم عام قبلہ کا)

لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

بالکل حق ہے (اور) منجانب اللہ (ہے) اور اللہ تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے کاموں سے اصلا

تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

بے خبر نہیں۔ اور (مکرر کہا جاتا ہے کہ) آپ جس جگہ سے بھی (سفر میں) باہر جاویں اپنا چہرہ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ

مسجد حرام کی طرف رکھیئے اور تم لوگ جہاں کہیں (موجود) ہو اپنا

فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۙ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ

چہرہ اسی کی طرف رکھا کرو تاکہ (ان مخالف) لوگوں کو تمہارے مقابلہ میں

عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ ۚ

گفتگو (کی مجال) نہ رہے۔ مگر اُن میں جو (بالکل ہی) بے انصاف ہیں۔ تو ایسے لوگوں

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي ۚ وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي

سے (اصلا) اندیشہ نہ کرو اور مجھ سے ڈرتے رہو اور تاکہ تم پر جو (کچھ) میرا انعام ہے

عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾ كَمَا أَرْسَلْنَا

اس کی تکمیل کر دوں اور تاکہ (دنیا میں) تم راہِ (حق) پر رہو ۱؎ جس طرح تم لوگوں میں ہم

فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيٰتِنَا

نے ایک (عظیم الشان) رسول کو بھیجا تم ہی میں سے ہماری آیات (و احکام) پڑھ پڑھ کر تم کو سناتے ہیں

وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اور (جہالت سے) تمہاری صفائی کرتے رہتے ہیں اور تم کو کتاب (الٰہی) اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱؎ بحث قبلہ کے آغاز و انجام کے اتحاد میں اشارہ ہے کہ کعبہ کا ان نبی کی شریعت میں قبلہ مقرر ہونا مقامِ تعجب نہیں کیونکہ کعبہ بناء ابراہیمؑ ہے اور یہ نبیؐ ابن ابراہیمؑ ہیں۔ اور اس بنا کے قبول ہونے کی اور اس ابن کے رسول ہونے کی انہوں نے دعاء بھی کی تھی۔ ہم نے ان کی دونوں دعائیں قبول فرمائیں

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾

اور تم کو ایسی (مفید) باتیں تعلیم کرتے رہتے ہیں جن کی تم کو خبر بھی نہ تھی ف۱

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا

پس (ان نعمتوں) پر مجھ کو یاد کرو میں تم کو (عنایت سے) یاد رکھوں گا اور میری (نعمت کی) شکرگزاری

تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾ ع يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا

کرو اور میری ناسپاسی مت کرو۔ اے ایمان والو! صبر اور نماز سے

بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾

سہارا حاصل کرو بلاشبہ حق تعالیٰ صبر کرنیوالوں کے ساتھ رہتے ہیں۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(اور نماز پڑھنے والوں کے ساتھ تو بدرجۂ اولیٰ) ف۲ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں ان کی

أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾

نسبت یوں بھی مت کہو کہ وہ (معمولی مردوں کی طرح) مردے ہیں بلکہ وہ تو (ایک ممتاز) حیات کے ساتھ زندہ ہیں لیکن تم (ان)

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ

حواس سے (اس حیات کا) ادراک نہیں کرسکتے ف۳ اور (دیکھو) ہم تمہارا امتحان کریں گے کسی قدر خوف سے اور فاقہ

وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ

سے اور مال اور جان اور پھلوں کی کمی سے اور آپ ایسے صابرین کو بشارت سنا

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم

دیجئے (جن کی یہ عادت ہے)۔ کہ ان پر جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ کہتے ہیں

مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾

کہ ہم تو (مع مال و اولاد حقیقۃً) اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہیں اور ہم سب (دنیا سے) اللہ تعالیٰ کے پاس جانیوالے ہیں

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَ

ان لوگوں پر (جدا جدا) خاص خاص رحمتیں بھی ان کے پروردگار کی طرف سے ہوں گی اور

رَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾

(سب پر بالاشتراک) عام رحمت بھی ہوگی اور یہی لوگ ہیں جن کی (حقیقت حال تک) رسائی ہوگئی۔ ف۴

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ

تحقیقاً صفا اور مروہ منجملہ یادگار (دین) خداوندی ہیں۔

معانقہ ٣

ع ١٨ / ٥

ف۱ اوپر کی آیات میں حق تعالیٰ کی بڑی بڑی نعمتوں کا مذکور تھا۔ اس لئے آیت آیندہ میں منعم کے ذکر اور ان کی نعمت کے شکر کا حکم فرما کر آیاتِ مذکورہ کے مضمون کی بوجہ احسن تکمیل اور تتمیم فرماتے ہیں۔

ف۲ جب صبر میں یہ وعدہ ہے تو نماز جو اس سے بڑھ کر ہے اس میں تو بدرجۂ اولیٰ یہ بشارت ہوگی

ف۳ ایسے مقتول کو شہید کہتے ہیں اور اس کے متعلق گو یہ کہنا کہ وہ مر گیا صحیح اور جائز ہے لیکن اس کی موت کو دوسرے مُردوں کی سی موت سمجھنے کی ممانعت کی گئی ہے

ف۴ یہ خطاب ساری اُمت کو ہے تو سب کو سمجھ لینا چاہئے کہ دنیا دار المحن ہے یہاں کے حوادث کو عجیب اور بعید نہ سمجھنا چاہیئے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ

سو جو شخص حج کرے بیت اللہ کا یا (اس کا) عمرہ کرے اس پر ذرا بھی گناہ نہیں

عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ

ان دونوں کے درمیان آمد و رفت کرنے میں (جس کا نام سعی ہے) اور جو شخص خوشی سے کوئی امر خیر کرے

خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ

حق تعالیٰ (اس کی بڑی) قدر دانی کرتے ہیں (اور اس خیر کرنے والے کی نیت خلوص کو) خوب جانتے ہیں ف۱ جو

الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ

لوگ اخفا کرتے ہیں اُن مضامین کا جن کو ہم نے نازل کیا ہے جو کہ (اپنی ذات میں) واضح ہیں اور (دوسروں کو)

وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى

ہادی ہیں بعد اس کے کہ ہم اُن کو کتاب (الٰہی تورات و انجیل) میں عام لوگوں پر

الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ

ظاہر کر چکے ہوں ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت فرماتے ہیں اور (دوسرے بہتیرے)

اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا

لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ مگر جو لوگ توبہ کر لیں اور اصلاح کر دیں

وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا

اور (ان مضامین کو) ظاہر کر دیں تو ایسے لوگوں پر میں متوجہ ہو جاتا ہوں اور میری تو

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بکثرت عادت ہے توبہ قبول کر لینا اور مہربانی فرمانا۔ البتہ جو لوگ (ان میں سے) اسلام نہ لاویں

وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ

اور اسی حالت غیر اسلام پر مر جاویں ایسے لوگوں پر وہ لعنت (مذکورہ) اللہ تعالیٰ کی

اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ ۙ خٰلِدِيْنَ

اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی بھی سب کی (ایسے طور پر برسا کرے گی کہ) وہ ہمیشہ ہمیشہ

فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ

اسی (لعنت) میں رہیں گے۔ اُن سے عذاب ہلکا نہ ہونے پاوے گا اور نہ (داخل ہونے کے قبل) اُن

يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

کو مہلت دی جاوے گی ف۲ اور (ایسا معبود) جو تم سب کے معبود بننے کا مستحق ہے، وہ تو ایک ہی معبود (حقیقی)

ف۱
حج اور عمرہ اور سعی کا طریقہ فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے اور یہ سعی امام احمدؒ کے نزدیک سُنّت مُستحبہ ہے۔ اور امام مالکؒ و امام شافعیؒ کے نزدیک فرض ہے۔ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے کہ ترک سے ایک بکری ذبح کرنا پڑتی ہے۔

ف۲
اس آیت میں کتمان حق پر جو وعید مذکور ہوئی، ہرچند کہ ہر امر حق کے باب میں لفظاً عام ہے لیکن بقرینہ جملہ یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم باقتضائے خصوصیت مقام زیادہ مقصود بالنظر مسئلہ رسالت محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف سلام و تحیۃ ہے۔ پس اس لحاظ سے اس آیت میں اثبات ہوا مسئلہ رسالت کا۔ چونکہ اعتقاد توحید و رسالت دونوں اعتبار شرع میں متلازم ہیں اس لئے آیت آئندہ میں مسئلہ توحید کی تقریر فرمائی جاتی ہے+

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ع ۱۹ ۱۱ ۳

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾ ع إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ

اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (وہی) رحمٰن اور رحیم ہے ف۱ ۔ بلاشبہ آسمانوں کے اور زمین کے بنانے میں

الْأَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ الْفُلْكِ

اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے میں اور جہازوں میں

الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا

جو کہ سمندر میں چلتے ہیں آدمیوں کے نفع کی چیزیں اور (اسباب) لے کر اور

أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَأَحْيَا

(بارش کے) پانی میں جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے برسایا پھر اس سے

بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ بَثَّ فِيْهَا مِنْ

زمین کو تر و تازہ کیا اس کے خشک ہوئے پیچھے اور ہر قسم کے حیوانات اُس میں

كُلِّ دَآبَّةٍ ص وَّ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَ السَّحَابِ

پھیلا دیئے اور ہواؤں کے بدلنے میں اور ابر میں

الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْأَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

جو کہ زمین اور آسمان کے درمیان مقید (اور معلق) رہتا ہے دلائل (توحید کے موجود ہیں) اُن

يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ

لوگوں کے لئے جو عقل (سلیم) رکھتے ہیں ف۲ ۔ اور ایک آدمی وہ (بھی) ہیں جو علاوہ خدائے تعالیٰ کے اوروں کو بھی

دُوْنِ اللّٰهِ أَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط

شریک (خدائی) قرار دیتے ہیں اُن سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے (رکھنا ضروری) ہے

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط وَ لَوْ يَرَى

اور جو مومن ہیں اُن کو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ قوی محبت ہے ف۳ اور کیا خوب ہوتا اگر

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ لا أَنَّ

یہ ظالم (مشرکین) جب (دنیا میں) کسی مصیبت کو دیکھتے تو اس کے وقوع میں غور کر کے سمجھ لیا کرتے کہ

الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا لا وَّ أَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

سب قوت حق تعالیٰ ہی کو ہے اور (یہ سمجھ لیا کرتے) کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب (آخرت میں اور بھی)

الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ

سخت ہوگا ف۴ جبکہ وہ لوگ جن کے کہنے پر دوسرے چلتے تھے اُن لوگوں سے صاف الگ ہو

ف۱
مشرکین عرب نے جو آیت وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اپنے عقیدے کے خلاف سُنی تو تعجب سے کہنے لگے کہ کہیں سارے جہان کا ایک معبود بھی ہوسکتا ہے؟ اور اگر یہ دعویٰ صحیح ہے تو کوئی دلیل پیش کرنا چاہیئے۔ حق تعالیٰ آگے دلیل توحید بیان فرماتے ہیں۔

ف۲
اُوپر کی آیات میں توحید کا اثبات تھا۔ آگے مشرکین کی غلطی اور وعید کا بیان فرماتے ہیں۔

ف۳
اگر کسی مشرک کو یہ ثابت ہو جاوے کہ میرے معبود سے مجھ پر ضرر پڑے گا۔ تو فوراً محبت منقطع ہو جاوے۔ اور مومن باوجود اس کے کہ نافع و ضار حق تعالیٰ ہی کو اعتقاد کرتا ہے لیکن پھر بھی محبت و رضا اس کی باقی رہتی ہے۔

ف۴
اور عذاب آخرت کو سخت فرمایا ہے۔ آگے اس سختی کی کیفیت کا بیان فرماتے ہیں۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ

جاویں گے جو اُن کے کہنے پر چلتے تھے اور سب عذاب کا مشاہدہ کر لیں گے اور باہم اُن میں جو تعلقات تھے

بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا

اس وقت سب قطع ہو جاویں گے۔ اور (جب) یہ تابع لوگ یوں کہنے لگیں گے کسی طرح

لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا

ہم سب کو ذرا ایک دفعہ (دنیا میں) جانا مل جاوے تو ہم بھی اُن سے صاف الگ ہو جاویں جیسا

تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ

یہ ہم سے (اس وقت) صاف الگ ہو بیٹھے اللہ تعالیٰ یوں ہی اُن کی بداعمالیوں کو خالی ارمان کر کے

حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ

اُن کو دکھلادیں گے اور اُن کو دوزخ سے نکلنا بھی نصیب نہ

النَّارِ ﴿١٦٧﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ

ہوگا۔ ف۱ اے لوگو جو چیزیں زمین میں موجود ہیں اُن میں سے (شرعی) حلال پاک

حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

چیزوں کو کھاؤ (برتو) اور شیطان کے قدم بہ قدم مت چلو

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ

فی الواقع وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ وہ تو تم کو اُن ہی باتوں کی تعلیم

بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

کرے گا جو کہ (شرعاً) بُری اور گندی ہیں اور یہ بھی تعلیم کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ وہ باتیں لگاؤ

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا

کہ جس کی تم سند بھی نہیں رکھتے۔ اور جب کوئی اُن (مشرک لوگوں) سے کہتا ہے کہ

مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَيْنَا

اللہ تعالیٰ نے جو حکم بھیجا ہے اُس پر چلو تو کہتے ہیں کہ (نہیں) بلکہ ہم تو اسی (طریقہ) پر چلیں گے جس پر ہم نے

عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ

اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیا اگرچہ اُن کے باپ دادا (دین کی) نہ کچھ سمجھ

لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٧٠﴾ وَ مَثَلُ

رکھتے ہوں اور نہ (کسی آسمانی کتاب کی) ہدایت رکھتے ہوں۔ اور اُن کافروں

ف۱ اس عذاب میں کئی طرح کی شدت ثابت ہوئی۔ اُوپر اہل شرک کے عقیدہ کا بُطلان ہے۔ آگے اہل شرک کے بعض اعمال کا بطلان ہے جیسے سانڈ کی تعظیم وغیرہ۔

ع ۲۰

ف۲ بعض مشرکین بتوں کے نام پر جانور چھوڑتے تھے۔ اور ان سے منتفع ہونے کو باعتقاد ان کی تعظیم کے حرام سمجھتے تھے اور اپنے اس فعل کو حکم الٰہی اور موجب رضاء حق و وسیلہ تقرب الی اللہ بواسطہ شفاعت اُن بتوں کے سمجھتے تھے اس آیت میں اس کی ممانعت کی گئی ہے۔

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا

کی کیفیت (نافہمی میں) اس (جانور کی) کیفیت کے مثل ہے کہ ایک شخص ہے وہ ایسے (جانور) کے

لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ

پیچھے چلّا رہا ہے۔ جو بجز بلانے اور پکارنے کے کوئی بات نہیں سنتا۔ (اسی طرح) یہ کفار بہرے

عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں سو سمجھتے کچھ نہیں۔ اے ایمان والو جو (شرع کی

اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

رو سے) پاک چیزیں ہم نے تم کو مرحمت فرمائی ہیں اُن میں سے (جو چاہو) کھاؤ (برتو)

وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

اور حق تعالیٰ کی شکر گزاری کرو اگر تم خاص اُن کے ساتھ غلامی (کا تعلق) رکھتے ہو۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ

اللہ تعالیٰ نے تو تم پر صرف حرام کیا ہے مردار کو اور خون کو (جو بہتا ہو) اور خنزیر کے

الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ

گوشت کو (اسی طرح اس کے سب اجزاء کو بھی) اور ایسے جانور کو جو (بقصد تقرب) غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو پھر بھی

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ

جو شخص (بھوک سے بہت ہی) بیتاب ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالبِ لذت ہو اور نہ (قدرِ حاجت سے) تجاوز کرنے والا ہو تو اس شخص پر

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

کچھ گناہ نہیں ہوتا۔ واقعی اللہ تعالیٰ ہیں بڑے غفور رحیم۔ ف۱ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو

يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ

لوگ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب (کے مضامین) کا اخفاء کرتے ہیں اور

يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا

اس کے معاوضہ میں (دنیا کی) متاع قلیل وصول کرتے ہیں ف۲ ایسے لوگ اور کچھ نہیں اپنے شکم میں

يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا

آگ (کے انگارے) بھر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن سے نہ تو قیامت

يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚۖ

میں (لطف کے ساتھ) کلام کریں گے اور نہ (گناہ معاف کرکے) اُن کی صفائی کریں گے،

ف۱ اس مقام کے متعلق چند مسائل فقہیہ ہیں:-
۱۔ جس جانور کا ذبح کرنا شرعاً ضروری ہو اور وہ بلا ذبح ہلاک ہو جائے وہ حرام ہوتا ہے اور جس جانور کا ذبح کرنا ضروری نہیں ہے وہ دو طرح کے ہیں ایک ٹڈی اور مچھلی۔ دوسرے وحشی جیسے ہرن وغیرہ جبکہ اس کے ذبح پر قدرت نہ ہو تو اُس کو دُور ہی سے تیر یا اور کسی تیز ہتھیار سے بسم اللہ کہہ کر زخمی کیا جاوے تو حلال ہو جاتا ہے۔ البتہ بندوق کا شکار بدون ذبح کئے ہوئے حلال نہیں۔ کیونکہ گولی میں دھار نہیں ہوتی۔
۲۔ خون جو بہتا نہ ہو۔ اُس سے دو چیزیں مراد ہیں جگر اور طحال۔ یہ حلال ہیں۔
۳۔ خنزیر کے سب اجزاء لحم وشحم و پوست و اعصاب سب حرام بھی اور نجس بھی ہیں۔
۴۔ جس جانور کو غیر اللہ کے نامزد اس نیّت سے کر دیا ہو کہ وہ ہم سے خوش ہونگے اور ہماری کارروائی کر دینگے وہ حرام ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ذبح کے وقت اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہو۔

ف۲ اُوپر محرمات حسیّہ کا مذکور تھا اس آیت میں محرم معنوی کا بیان ہے، جو عادت تھی علماءِ یہود کی کہ احکام غلط بیان کرکے عوام سے رشوت لیتے اور کھاتے تھے۔ نیز اس میں تعلیم ہے علماءِ امتِ محمدیہ کو کہ ہم نے جو کچھ احکام بیان کئے ہیں کسی نفسانی غرض اور منفعت سے ان کے بیان و تبلیغ میں کوتاہی مر

- ٦ حرکتوں والی مدِ لازم
- ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب
- ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد
- ۲ حرکتوں والی مد
- اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)
- ادغام اور نا قابلِ تلفظ
- تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
- قلقلہ

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا

اور اُن کو سزائے دردناک ہوگی۔ یہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے (دنیا میں تو) ہدایت چھوڑ کر

الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ

ضلالت اختیار کی اور (آخرت میں) مغفرت چھوڑ کر عذاب (سر پر لیا)

فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

سو دوزخ کے لئے کیسے باہمت ہیں۔ یہ (ساری مذکورہ سزائیں (اُن کو) اس

نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا

وجہ سے ہیں کہ حق تعالٰے نے (اس) کتاب کو ٹھیک ٹھیک بھیجا تھا۔ اور جو لوگ (ایسی) کتاب میں بے راہی

فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع لَيْسَ

کریں وہ بڑی دور کے خلاف میں ہوں گے۔ف۱ کچھ سارا کمال

الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

اسی میں نہیں (آگیا) کہ تم اپنا منہ مشرق کو کر لو

وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

یا مغرب کو ف۲ لیکن (اصلی) کمال تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالٰے پر

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ

یقین رکھے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (سب) کتب

وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي

(سماویہ) پر اور پیغمبروں پر اور مال دیتا ہو اللہ کی محبت میں رشتہ داروں کو

الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ

اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور (بے خرچ) مسافروں کو

وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ

اور سوال کرنے والوں کو اور گردن چھڑانے میں اور نماز کی پابندی رکھتا ہو اور

وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا

زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہو اور جو شخص (ان عقائد و اعمال کے ساتھ یہ اخلاق بھی رکھتے ہوں کہ) اپنے عہدوں

عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ

کو پورا کرنے والے ہوں جب عہد کریں اور وہ لوگ مستقل رہنے والے ہوں تنگ دستی میں اور

ف۱

آیاتِ آئندہ میں کہ بقیہ نصف بقرہ ہے، زیادہ مقصود مسلمانوں کو بعض اصول و فروع کی تعلیم کرنا ہے۔ گو ضمناً غیر مسلمین کو کوئی خطاب ہو جاوے اور یہ مضمون ختم سورت تک چلا گیا ہے، جس کو شروع کیا گیا ہے، ایک مجمل عنوان بِرّ سے جو کہ تمام طاعاتِ ظاہری و باطنی کو عام ہے۔ اور اوّل آیت میں الفاظ جامعہ سے ایک کلّی تعلیم کی گئی ہے آگے اس بِرّ کی تفصیل چلی ہے جس میں بہت سے احکام باقتضائے وقت و مقام بقدر ضرورت بیان فرما کر بشارت و وعدۂ رحمت و مغفرت پر ختم فرما دیا۔

ع ۹ / ۲ / ۵

ف۲

خاص سمتوں کا قصّہ یہاں اس لئے مذکور ہوا کہ تحویلِ قبلہ کے وقت تمام تر بحث یہود و نصارٰی کی اسی میں رہ گئی تھی اسلئے متنبہ فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کام اور ہیں اُن کا اہتمام کرو۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

بیماری میں اور قتال میں یہ لوگ ہیں جو سچے (کمال کے ساتھ

صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا

موصوف) ہیں اور یہی لوگ ہیں جو (سچے) متقی (کہے جا سکتے) ہیں۔ ف۱ اے ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي

والو! تم پر (قانونِ) قصاص فرض کیا جاتا ہے مقتولین (بقتلِ عمد) کے بارہ میں

الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى

آزاد آدمی آزاد آدمی کے عوض میں اور غلام غلام کے عوض میں اور عورت عورت

بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ

کے عوض میں ہاں جس کو اس کے فریق کی طرف سے کچھ معافی ہو جاوے (مگر پوری معافی نہ ہو)

فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ

تو (مدعی کے ذمہ) معقول طور پر (خوں بہا کا) مطالبہ کرنا اور (قاتل کے ذمہ) خوبی کے ساتھ اس کے پاس پہنچا دینا

ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ

یہ (قانون دیت و عفو) تمہارے پروردگار کی طرف سے (سزا میں) تخفیف اور (شاہانہ) ترحم ہے پھر جو شخص

اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾

اس کے بعد تعدی کا مرتکب ہو تو اس شخص کو (آخرت میں) بڑا دردناک عذاب ہوگا۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ

اور فہیم لوگو! (اس قانون) قصاص میں تمہاری جانوں کا بڑا بچاؤ ہے ہم امید کرتے ہیں کہ تم لوگ (ایسے قانونِ امن

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ

کی خلاف ورزی کرنے سے) پرہیز رکھو گے۔ تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب کسی کو موت نزدیک معلوم ہونے

الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ

لگے بشرطیکہ کچھ مال بھی ترکہ میں چھوڑا ہو تو والدین اور

وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ ؕ

اقارب کے لئے معقول طور پر (کہ مجموعہ ایک ثلث سے زیادہ نہ ہو) کچھ کچھ بتلا جاوے (جس کا نام وصیت ہے)

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ

جن کو خدا کا خوف ہے اُن کے ذمہ پر ضروری ہے۔ ف۲ پھر جو شخص اس (وصیت) کے سُن لینے کے بعد اس کو تبدیل کرے گا تو اس کا گناہ

ف۱ غرض اصلی مقاصد اور کمالات دین کے ہیں۔ نماز میں کسی سمت کو منہ کرنا۔ ان ہی کمالات مذکورہ میں سے ایک کمال خاص یعنی اقامتِ صلوٰۃ کے توابع و شرائط میں سے ہے اور اُس کے حُسن سے اس میں بھی حُسن آگیا۔ ورنہ اگر نماز نہ ہوتی تو کسی خاص سمت کو منہ کرنا بھی عبادت نہ ہوتا۔

ف۲ اس حکم کے تین جزو تھے۔ ایک بجز اولاد کے دوسرے ورثہ کے حصص و حقوق ترکہ میں معین نہ ہونا۔ دوم ایسے اقارب کیلئے وصیت کا واجب ہونا تیسرے ثلث مال سے زیادہ وصیت کی اجازت نہ ہونا۔ پس پہلا جزو تو آیت میراث سے منسوخ دوسرا جزو حدیث سے جو کہ مؤید بالاجماع ہے منسوخ ہے اور وجوب کے ساتھ جواز بھی منسوخ ہوگیا۔ یعنی وارث شرعی کے لئے وصیت مالیہ باطل ہے۔ تیسرا جزو اب بھی باقی ہے ثلث سے زائد میں بدون رضاء ورثاء کے وصیت باطل ہے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

اُن ہی لوگوں کو ہوگا جو اس کو تبدیل کریں گے اللہ تعالیٰ تو یقیناً سنتے

عَلِيْمٌ ؕ ﴿١٨١﴾ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ

جانتے ہیں۔ ہاں جس شخص کو وصیت کرنے والے کی جانب سے کسی بے عنوانی کی یا کسی جرم کے

اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ

ارتکاب کی تحقیق ہوئی ہو پھر یہ شخص ان میں باہم مصالحت کرادے تو اس پر کوئی گناہ نہیں واقعی اللہ تعالیٰ تو خود گناہوں

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨٢﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کے معاف فرمانے والے ہیں (اور گنہگاروں پر) رحم کرنیوالے ہیں۔ اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ

تم سے پہلے (اُمتوں کے) لوگوں پر فرض کیا گیا تھا اس توقع پر کہ تم (روزہ کی بدولت رفتہ

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ ﴿١٨٣﴾ اَيَّامًا

رفتہ) متقی بن جاؤ ف۱ تھوڑے دنوں روزہ رکھ لیا کرو پھر (اس میں بھی اتنی آسانی کہ) جو شخص تم میں (ایسا) بیمار ہو

مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ

(جس میں روزہ رکھنا مشکل یا مضر ہو) یا (شرعی) سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا شمار (کرکے ان میں روزہ) رکھنا (اس

عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى

پر واجب) ہے اور (دوسری آسانی جو بعد میں منسوخ ہوگئی یہ ہے کہ) جو لوگ روزے کی طاقت

الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ

رکھتے ہوں اُن کے ذمہ فدیہ ہے کہ وہ ایک غریب کا کھانا (کھلا دینا یا دیدینا) ہے اور جو شخص خوشی سے

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ

(زیادہ) خیر کرے (کہ زیادہ فدیہ دے) تو یہ اس شخص کے لئے اور بھی بہتر ہے اور

تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٤﴾

تمہارا روزہ رکھنا (اس حال میں بھی) زیادہ بہتر ہے اگر تم (روزے کی فضیلت کی) خبر رکھتے ہو ف۲ (وہ تھوڑے دن)

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ

ماہ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا ہے ف۳ جس کا (ایک) وصف یہ ہے کہ لوگوں

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ

کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور (دوسرا وصف) واضح الدلالت ہے منجملہ اُن کتب کے جو کہ (ذریعہ)

ف۱ روزہ رکھنے سے عادت پڑ جائیگی نفس کو اس کے متعدد تقاضوں سے روکنے کی۔ اور اسی عادت کی پختگی بنیاد ہے تقویٰ کی۔ یہ روزہ کی ایک حکمت کا بیان ہے لیکن حکمت کا اسی میں انحصار نہیں ہوگیا خدا جانے اور کیا کیا ہزاروں حکمتیں ہوں گی۔

ع ۲۲ / ۶ / ۶

ف۲ اب یہ حکم منسوخ ہے البتہ جو شخص بہت بوڑھا ہو یا ایسا بیمار ہو کہ اب صحت کی توقع نہیں، ایسے لوگوں کے لئے یہ حکم اب بھی ہے۔

ف۳ قرآن مجید میں دوسری آیت میں آیا ہے کہ ہم نے قرآن مجید شب قدر میں نازل فرمایا اور یہاں رمضان شریف میں نازل کرنا فرمایا ہے سو وہ شب قدر رمضان کی تھی اس لئے دونوں مضمون موافق ہوگئے۔ اور اگر یہ وسوسہ ہو کہ قرآن مجید تو کئی سال میں تھوڑا تھوڑا کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ پھر رمضان یا شب قدر میں نازل فرمانے کے کیا معنیٰ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمان پر دفعتہً رمضان کی شب قدر میں نازل ہوچکا تھا پھر آسمان دُنیا سے بتدریج کئی سالوں میں نازل ہُوا۔ پس اس میں بھی تعارض نہ رہا۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ

ہدایت (بھی) ہیں اور (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی (بھی) ہیں سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو اسکو ضرور اس (ماہ) میں روزہ رکھنا چاہیے

وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ

اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا (اتنا ہی) شمار (کرکے ان میں روزہ) رکھنا (اس پر واجب) ہے اللہ تعالیٰ

مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ

کو تمہارے ساتھ (احکام میں) آسانی کرنا منظور ہے اور تمہارے ساتھ (احکام و قوانین مقرر کرنے میں) دشواری منظور نہیں

وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ

اور تاکہ تم لوگ (ایام ادا یا قضا کی) شمار کی تکمیل کر لیا کرو (کہ ثواب میں کمی نہ رہے) اور تاکہ تم لوگ اللہ تعالیٰ

وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ

کی بزرگی (و ثنا) بیان کیا کرو اس پر کہ تم کو (ایک ایسا) طریقہ بتلا دیا (جس سے تم برکات و ثمرات رمضان سے محروم نہ رہو گے)

تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي

اور (عذر سے خاص رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس لئے دیدی) تاکہ تم لوگ (اس نعمت آسانی پر اللہ کا) شکر ادا کیا کرو اور جب آپ سے

فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا

میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو (آپ میری طرف سے فرما دیجئے کہ) میں قریب ہی ہوں (اور باستثنائے نامناسب درخواست کے) منظور کر

دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ

لیتا ہوں (ہر) عرضی درخواست کرنیوالے کی جبکہ وہ میرے حضور میں درخواست دے سو ان کو چاہیئے کہ میرے احکام کو قبول کیا کریں اور

يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ

مجھ پر یقین رکھیں امید ہے کہ وہ لوگ رشد (و فلاح) حاصل کر سکیں گے ف۱ تم لوگوں کے واسطے روزہ کی شب میں اپنی بیبیوں سے

إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ

مشغول ہونا حلال کر دیا گیا کیونکہ وہ تمہارے (بجائے) اوڑھنے بچھونے (کے) ہیں اور تم ان کے (بجائے) اوڑھنے

لِبَاسٌ لَهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ

بچھونے (کے) ہو خدائے تعالیٰ کو اس کی خبر تھی کہ تم خیانت (کر) کے گناہ میں اپنے کو

تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا

مبتلا کر رہے تھے (مگر خیر) اللہ تعالیٰ نے تم پر عنایت فرمائی اور تم سے گناہ کو

عَنْكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ

دھو دیا۔ ف۲ سو اب اُن سے ملو ملاؤ اور جو (قانون اجازت) تمہارے لئے تجویز کر دیا ہے (بے تکلّف)

ف۱
یہ جو فرمایا کہ میں قریب ہوں تو جیسے حق تعالیٰ کی ذات کی حقیقت بیچوں و چگوں ہونے کی وجہ سے ادراک نہیں کی جا سکتی اسی طرح ان کی صفات کی حقیقت بھی معلوم نہیں ہو سکتی لہٰذا ایسے مباحث میں زیادہ تفتیش جائز نہیں۔

ف۲
شروع اسلام میں یہ حکم تھا کہ رات کو ایک دفعہ نیند آجانے سے آنکھ کھلنے کے بعد کھانا پینا اور بی بی کے پاس جانا حرام ہو جاتا تھا بعض صحابہ سے غلبہ میں اس حکم کے امتثال میں کوتاہی ہو گئی پھر نادم ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اطلاع کی۔ ان کی ندامت اور توبہ پر حق تعالیٰ نے رحمت فرمائی اور اس حکم کو منسوخ کر دیا۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنّہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ

اس کا سامان کرو اور کھاؤ اور پیو (بھی) اس وقت تک کہ تم کو سفید

لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ

خط (یعنی نور) صبح (صادق) متمیز ہو جاوے سیاہ خط سے [ف۱] پھر

مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ

(صبح صادق سے) رات تک روزہ کو پورا کیا کرو

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِى الْمَسٰجِدِ ؕ

اور اُن بی بیوں سے اپنا بدن بھی مت ملنے دو جس زمانہ میں کہ تم لوگ اعتکاف والے ہو مسجدوں میں [ف۲]

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ

یہ خداوندی ضابطے ہیں سو ان سے نکلنے کے نزدیک بھی مت ہونا اسی طرح اللہ تعالےٰ

يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

اپنے (اور) احکام (بھی) لوگوں (کی اصلاح) کے واسطے بیان فرمایا کرتے ہیں اس امید پر کہ وہ لوگ (مطیع ہو کر خلاف [ف]

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ

کرنے سے) پرہیز رکھیں۔ اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق (طور پر) مت کھاؤ اور اُن (کے جھوٹے مقدمہ) کو

تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا

حکام کے یہاں اس غرض سے رجوع مت کرو کہ (اس کے ذریعہ سے) لوگوں کے مالوں کا ایک حصّہ بطریق گناہ

مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع

(یعنی ظلم) کے کھا جاؤ اور تم کو (اپنے جھوٹ اور ظلم کا) علم بھی ہو۔ آپ سے چاندوں کے حالات کی

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ

تحقیقات کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ وہ چاند آلۂ شناخت اوقات ہیں لوگوں کے (اختیاری معاملات مثل

لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا

عدت و مطالبۂ حقوق کے) لئے اور (غیر اختیاری عبادات مثل) حج (و زکوٰۃ و روزہ وغیرہ) کیلئے [ف۳] اور اسمیں کوئی فضیلت نہیں کہ

الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ

گھروں میں اُن کی پشت کی طرف سے آیا کرو ہاں لیکن فضیلت یہ ہے کہ کوئی شخص حرام (چیزوں) سے

اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

بچے اور گھروں میں اُن کے دروازوں سے آؤ [ف۴] اور خدائے تعالےٰ سے

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱ مراد متمیز ہونے سے یہ کہ صبح صادق طلوع ہو جائے۔

ف۲ حالت اعتکاف میں بی بی کے ساتھ صحبت اور اسی طرح بوس و کنار سب حرام ہے۔ اعتکاف صرف ایسی مسجد میں جائز ہے جسمیں پانچوں وقت جماعت سے نماز کا انتظام ہو جو اعتکاف رمضان میں نہ ہو اس میں بھی روزہ شرط ہے۔ اعتکاف والے کو مسجد سے کسی وقت باہر نکلنا درست نہیں۔ البتہ جو کام بہت ہی لاچاری کے ہیں جیسے پیشاب، پاخانہ یا کوئی کھانا لانے والا نہ ہو تو گھر سے کھانا لے آنا یا جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے لئے جانا، بس ایسی ضرورت کے لئے باہر جانا درست ہے لیکن گھر یا رستہ میں ٹھیرنا درست نہیں۔

اگر عورت اعتکاف کرنا چاہے تو جو جگہ اس کی نماز پڑھنے کی مقرر ہے اسی جگہ اعتکاف بھی درست ہے۔

ع ۲۳ / ٦ / ۷

ف۳ شریعت نے بالاصالۃ قمری حساب پر احکام و عبادات کا مدار رکھا ہے کہ سب کا اجتماع و اتفاق ان امور میں سہولت سے ممکن ہو پھر بعض احکام میں تو اس حساب پر لازم کر دیا ہے کہ ان میں دوسرے حساب پر مدار رکھنا جائز ہی نہیں۔ جیسے حج و روزہ رمضان و عیدین و زکوٰۃ و عدت طلاق و امثالہا۔ اور بعض میں گو لغتیار دیا ہے جیسے کوئی چیز خریدی اور وعدہ ٹھیرا کہ اس وقت سے ایک سال شمسی گذرنے

(باقی بر صفحہ ۴٦)

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

ڈرتے رہو امید ہے کہ تم کامیاب ہو اور (بے تکلف) تم لڑو اللہ کی راہ میں اُن

الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

لوگوں کے ساتھ جو (نقض عہد کر کے) تمہارے ساتھ لڑنے لگیں اور (از خود) حد (معاہدہ) سے مت نکلو۔ واقعی اللہ

لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ

تعالٰے حد (قانون شرعی) سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ اور (جس حالت میں وہ خود عہد شکنی کریں اس وقت

ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ

خواہ) اُن کو قتل کر دو جہاں اُن کو پاؤ اور (خواہ) اُن کو نکال باہر کرو جہاں سے انہوں نے تم کو نکلنے پر مجبور کیا ہے

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ

اور شرارت قتل سے بھی سخت تر ہے اور اُن کے ساتھ مسجد حرام کے قرب

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ ۚ

(ونواح) میں (کہ حرم کہلاتا ہے) قتال مت کرو جبتک کہ وہ لوگ وہاں تم سے خود نہ لڑیں۔

فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ

ہاں اگر وہ (کفار) خود ہی لڑنے کا سامان کرنے لگیں تو تم (بھی) اُن کو مارو ایسے کافروں کی

الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

(جو حرم میں لڑنے لگیں) ایسی ہی سزا ہے۔ پھر اگر وہ لوگ (اپنے کفر سے) باز آجاویں (اور اسلام قبول کرلیں) تو اللہ تعالٰے

رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

بخش دینگے اور مہربانی فرمادیں گے۔ اور اُن کے ساتھ اس حد تک لڑو کہ فساد عقیدہ (شرک) نہ رہے،

وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا

اور (ان کا) دین (خالص) اللہ ہی کا ہو جاوے۔ اور اگر وہ لوگ (کفر سے) باز آجاویں تو

عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ

سختی کسی پر نہیں ہوا کرتی بجز بے انصافی کرنے والوں کے۔ حرمت والا مہینہ ہے بعوض حرمت

بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ

والے مہینہ کے اور یہ حرمتیں تو عوض معاوضہ کی چیزیں ہیں۔ سو جو تم پر زیادتی کرے

اعْتَدٰی عَلَیْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا

توتم بھی اس پر زیادتی کرو جیسی اُس نے تم پر زیادتی

(بقیہ صفحہ ۴۵)

پر زر دشمن بیباق کریں گے اس میں شرع نے مجبور نہیں کیا کہ سال قمری ہی پر مطالبہ کا حق ہو جاویگا لیکن اس میں شک نہیں کہ اگر ابتداءً قمری پر مدار رکھا جائے تو عام طور پر سہولت اس میں ہے۔

ف۴ بعض لوگ قبل اسلام کے حالت احرام حج میں اگر کسی ضرورت سے گھر جانا چاہتے تو دروازے سے جانا ممنوع سمجھتے۔ اس لئے پشت کی دیوار میں نقب دے کر اس میں اندر جاتے تھے اور اس عمل کو فضیلت سمجھتے تھے حق تعالٰی اس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی فضیلت نہیں کہ گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آیا کرو۔ اس سے ایک بڑے کام کی بات معلوم ہوئی کہ جو شئے شرعاً مباح ہو اس کو طاعت و عبادت اعتقاد کر لینا اسی طرح اس کو معصیت اور محل ملامت اعتقاد کر لینا شرعاً مذموم ہے اور بدعت میں داخل ہے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

اور اللہ تعالٰے سے ڈرتے رہو اور یقین ۔۔۔ ہے ۔۔۔ کی

اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩٤﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کر لو کہ اللہ تعالٰے ان ڈرنے والوں کے ساتھ ہوتے ہیں ف اور تم لوگ (جان کے ساتھ مال بھی) خرچ کیا

وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۛ ۚ

کرو اللہ کی راہ میں۔ اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو ف٢ اور کام اچھی طرح کیا کرو

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٩٥﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَ

بلاشبہ اللہ تعالٰے پسند کرتے ہیں اچھی طرح کام کرنیوالوں کو۔ اور (جب حج وعمرہ کرنا ہو تو اس) حج وعمرہ کو اللہ تعالٰے

الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ

کیواسطے پورا پورا ادا کیا کرو۔ پھر اگر (کسی دشمن یا مرض کے سبب) روک دیئے جاؤ تو قربانی کا جانور جو کچھ

مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى

میسّر ہو (ذبح کرو) اور اپنے سروں کو اس وقت تک مت منڈاؤ جبتک کہ قربانی

يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا

اپنے موقع پر نہ پہنچ جائے (اور وہ موقع حرم ہے کہ کسی کے ہاتھ وہاں جانور بھیج دیا جاوے) البتہ اگر تم میں سے کوئی

اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ

بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو (جس سے پہلے ہی سر منڈوانے کی ضرورت پڑ جائے) تو (وہ سر منڈوا کر) فدیہ (یعنی

اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۣ فَمَنْ تَمَتَّعَ

اس کا شرعی بدلہ) دیدے (تین) روزے سے یا (چھ مسکین کو) خیرات دینے یا (ایک بکری) ذبح کردینے سے پھر جب امن کی حالت

بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ

میں ہو (یا تو پہلے ہی سے کوئی خوف پیش نہ آیا ہو یا ہو کر جاتا رہا ہو) تو جو شخص عمرہ سے اس کو حج کے ساتھ ملا کر منتفع ہوا ہو

الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

(یعنی ایام حج میں عمرہ بھی کیا ہو) تو جو کچھ قربانی میسّر ہو (ذبح) کرے اور جس نے صرف عمرہ یا صرف حج کیا ہو اس پر حج یا عمرہ

فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ

کے متعلق کوئی قربانی نہیں) پھر جس شخص کو قربانی کا جانور میسّر نہ ہو تو (اس کے ذمے) تین دن کے روزے ہیں (ایام) حج میں اور سات

عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ

ہیں جبکہ حج سے تمہارے لوٹنے کا وقت آجاوے یہ پورے دس ہوئے۔ یہ اس شخص کے لئے ہے جس کے اہل (وعیال)

مع ۱

ف۱

۱۔ کفار کے ساتھ جبکہ شرائط جواز کے پائے جاویں ابتداءً قتال شروع کرنا درست ہے۔

۲۔ جزیرۂ عرب کے اندر کفار کو وطن بنانے کی اجازت نہیں۔

ف۲

یہ جو فرمایا ہے کہ اپنے ہاتھوں الخ اس قید کا حاصل یہ ہے کہ باختیار خود کوئی امر خلاف حکم نہ کرے اور جو بلا قصد و اختیار کچھ ہو جاوے تو وہ معاف ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا

مسجد حرام (یعنی کعبہ) کے قرب میں نہ رہتے ہوں (یعنی قریب ہی کا وطن دار نہ ہو) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو

أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ ع الْحَجُّ أَشْهُرٌ

(کہ کسی امر میں خلاف نہ ہو جاوے) اور جان لو کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ (بیباکی اور مخالفت کرنیوالوں کو) سزائے سخت دیتے ہیں ف۱ (زمانہ)

مَعْلُومَاتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا

حج چند مہینے ہیں جو معلوم ہیں (شوال ذیقعدہ اور دس تاریخیں ذی الحجہ کی) سو جو شخص ان میں حج مقرر کرے تو پھر (اس کو) نہ

رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ

کوئی فحش بات (جائز) ہے اور نہ کوئی بے حکمی (درست) ہے اور نہ کسی قسم کا نزاع زیبا ہے ف۲ اور جو نیک کام کرو گے

وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا

خدائے تعالیٰ کو اس کی اطلاع ہوتی ہے اور (جب حج کو جانے لگو) خرچ ضرور لے لیا کرو

فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي

کیونکہ سب سے بڑی بات خرچ میں گداگری سے بچا رہنا ہے اور اے ذی عقل لوگو مجھ سے ڈرتے رہو ف۳ تم کو

الْأَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا

اس میں ذرا بھی گناہ نہیں کہ (حج میں) معاش کی تلاش کرو ف۴ جو تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے

فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ ۚ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ

پھر جب تم لوگ عرفات سے واپس آنے لگو تو مشعر حرام

فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ

کے پاس (مزدلفہ میں شب کو قیام کرکے) خدائے تعالیٰ کی یاد کرو ف۵

كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ

اور اس طرح یاد کرو جس طرح تم کو بتلا رکھا ہے (نہ یہ کہ اپنی رائے کو دخل دو) اور حقیقت میں

الضَّالِّينَ ﴿١٩٨﴾ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ

قبل اس کے تم محض ناواقف ہی تھے۔ پھر تم سب کو ضرور ہے کہ اسی جگہ ہو کر واپس آؤ جہاں اور لوگ جا کر وہاں سے واپس

النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

آتے ہیں اور (احکام حج میں پرانی رسموں پر عمل کرنے سے) خدائے تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف

رَحِيمٌ ﴿١٩٩﴾ فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ

کر دیں گے اور مہربانی فرمائیں گے۔ پھر جب تم اپنے اعمال حج پورے کر چکا کرو تو حق تعالیٰ کا ذکر کیا کرو

ع ۲۴ / ۸

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ف۱ عورت کو سر منڈانا حرام ہے وہ صرف ایک ایک انگل بال کاٹ ڈالے۔
۲۔ حج تین طرح کا ہوتا ہے افراد کہ ایام حج میں صرف حج کیا جائے اور تمتع اور قران جن میں ایام حج میں عمرہ اور حج دونوں کئے جاویں۔ افراد ہر شخص کو جائز ہے۔ اور تمتع اور قران صرف ان لوگوں کو جائز ہے جو میقات کے حدود سے باہر رہتے ہیں اور جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں ان کے لئے تمتع اور قران کی اجازت نہیں ہے

ف۲ فحش بات دو طرح کی ہے ایک وہ جو پہلے سے حرام ہو وہ حج کی حالت میں زیادہ حرام ہوگی دوسرے وہ کہ پہلے سے حلال تھی جیسے اپنی بی بی سے بے حجابی کی باتیں کرنا۔ حج میں یہ بھی درست نہیں۔

ف۳ بے خرچ لئے ہوئے ایسے شخص کو حج کو جانا درست نہیں جس کے نفس میں قوت توکل نہ ہو۔

ف۴ حج میں تجارت مباح یقیناً ہے۔ اب رہی یہ بات کہ اخلاص کے خلاف تو نہیں سو اس میں اس کا حکم مثل اور مباحات کے ہے کہ دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔

ف۵ زمانۂ جاہلیت میں قریش عرفات میں نہ جاتے تھے مزدلفہ ہی میں ٹھیر کر وہاں سے لوٹ آتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان احکام کا عام ہونا بتلا دیا۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ

جس طرح تم اپنے آباؤ (واجداد) کا ذکر کیا کرتے ہو بلکہ یہ ذکر اس سے بدرجہا بڑھ کر ہو سو بعضے آدمی

مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى

(جو کہ کافر ہیں) ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو (جو کچھ دینا ہو) دنیا میں دیدیجئے اور ایسے شخص کو

الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ

آخرت میں (بوجہ انکارِ آخرت کے) کوئی حصہ نہ ملے گا اور بعضے آدمی (جو کہ مومن ہیں) ایسے ہیں جو کہتے

اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بہتری عنایت کیجئے اور آخرت میں بھی بہتری دیجئے

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ

اور ہم کو عذابِ دوزخ سے بچایئے ایسے لوگوں کو (دونوں جہان میں) بڑا حصہ ملے گا

مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾

بدولت اُن کے عمل کے اور اللہ تعالیٰ جلدی ہی حساب لینے والے ہیں ؏

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِىْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ

اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کئی روز تک پھر جو شخص دو دن میں (مکہ واپس آنے میں) تعجیل

تَعَجَّلَ فِىْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ

کرے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو شخص دو دن میں تاخیر کرے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اس شخص

تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا

کے واسطے جو (خدا سے) ڈرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو ۔ اور خوب

اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَمِنَ

یقین رکھو کہ تم سب کو خدا ہی کے پاس جمع ہونا ہے ۔ اور بعضا

النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ

آدمی ایسا بھی ہے کہ آپ کو اس کی گفتگو جو محض دنیوی غرض سے ہوتی ہے

الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ

مزہ دار معلوم ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر بتاتا ہے اپنے مافی الضمیر پر حالانکہ وہ (آپ

اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ

کی مخالفت میں) نہایت شدید ہے ۔ اور جب پیٹھ پھیرتا ہے تو اس دوڑ دھوپ میں پھرتا رہتا ہے

النصف

ف۱
آیت میں جو حکم یاد کا فرمایا اس میں نمازیں بھی داخل ہیں۔ پس یہ ذکر تو واجب ہے۔ باقی ذکر جو کچھ کرے مستحب ہے۔

ف۲
حاصل یہ ہے کہ دنیا ظرفِ طلب ہے۔ خود مطلوب نہیں۔ بلکہ مطلوب حسنہ ہے ✤

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللّٰهُ
کہ شہر میں فساد کر دے اور (کسی کے) کھیت یا مواشی کو تلف کر دے اور اللہ

لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ
تعالےٰ فساد کو پسند نہیں فرماتے اور جب اس سے کوئی کہتا ہے کہ خدا کا خوف کر تو نخوت

أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ ۚ وَلَبِئْسَ
اس کو اس گناہ پر (دونا) آمادہ کر دیتی ہے سو ایسے شخص کی کافی سزا جہنم ہے اور وہ بُری ہی

الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ
آرامگاہ ہے ف۱ اور بعضا آدمی ایسا بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی میں اپنی جان

ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾
تک صرف کر ڈالتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ایسے بندوں کے حال پر نہایت مہربان ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً
اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو اور (فاسد خیالات میں پڑ

وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ
کر) شیطان کے قدم بہ قدم مت چلو۔ واقعی وہ تمہارا کھلا

عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٢٠٨﴾ فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمُ
دشمن ہے پھر اگر تم بعد اس کے کہ تم کو واضح دلیلیں پہنچ چکی ہیں

الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٠٩﴾ هَلْ
(صراط مستقیم سے) لغزش کرنے لگو تو یقین کر رکھو کہ حق تعالےٰ (بڑے) زبردست ہیں (اور) حکمت والے ہیں، یہ

يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ
(کجراہ) لوگ اس امر کے منتظر (معلوم ہوتے) ہیں کہ حق تعالےٰ اور فرشتے بادل کے سائبانوں میں

الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ ۚ وَإِلَى
اُن کے پاس (سزا دینے کے لئے) آویں اور سارا قصہ ہی ختم ہو جاوے اور یہ سارے

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٢١٠﴾ ع سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
مقدمات اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کئے جاویں گے ف۲۔ آپ (علماء) بنی اسرائیل سے (ذرا) پوچھیے (تو

كَمْ آتَيْنَاهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَنْ يُبَدِّلْ
سہی) کہ ہم نے اُن کو کتنی واضح دلیلیں دی تھیں ف۳ اور جو شخص اللہ تعالےٰ کی نعمت کو بدلتا ہے

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ کوئی شخص تھا اخنس بن شریق۔ بڑا فصیح و بلیغ، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر قسمیں کھا کھا کر جھوٹا دعوئ اسلام کیا کرتا اور مجلس سے اُٹھ کر جاتا تو فساد و شرارت و ایذا رسانی خلق میں لگ جاتا۔ اس منافق کے باب میں یہ آیات فرمائی ہیں۔

ف۲ روح المعانی میں بسند ابن مردویہ بروایت ابن مسعودؓ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمام اولین و آخرین کو جمع فرمائیں گے اور سب منتظر حساب و کتاب کے ہونگے اللہ تعالیٰ ابر کے سائبانوں میں عرش سے تجلی فرمائینگے اور ابن عباسؓ کی روایت نقل کی ہے کہ ان سائبانوں کے گرداگرد ملائکہ ہونگے سو آیت میں اس قصہ کی طرف اشارہ ہے مطلب یہ ہُوا کہ قیامت کے منتظر ہیں پھر اُس وقت کیا ہو سکتا ہے،

ف۳ مثلاً توراۃ ملی چاہیئے تھا اس کو قبول کرتے مگر انکار کیا۔ آخر طور گرانے کی دھمکی دی گئی اور مثلاً حق تعالیٰ کا کلام سُنا چاہیئے تھا سر آنکھوں پر رکھتے مگر شبہات نکالے آخر بجلی سے ہلاک ہوئے اور مثلاً دریا کو شگافتہ کر کے فرعون سے نجات دی گئی۔ احسان مانتے مگر گوسالہ پرستی شروع کی سزائے قتل دیگئی اور مثلاً منّ و سلوٰی نازل ہُوا شکر کرنا چاہیئے تھا بے حکمی کی۔ وہ سڑنے لگا اور اس سے نفرت ظاہر کی تو وہ موقوف ہوگیا۔ او کھیتی کی مصیبت سر پر پڑی اور مثلاً انبیاء علیہم السّلام کا سلسلہ ان میں جاری رہا غنیمت سمجھتے۔ ان کو قتل کرنا شروع کیا۔ منزل ۱ انتزاع سلطنت کی سزا دیگئی۔ وعلیٰ ہذا بہت سے معاملات۔ اس سورۂ بقرہ کے شروع میں بھی مذکور ہو چکے ہیں +

۲۵ ع ۱۴ ۹

نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ
اس کے پاس پہنچنے کے بعد تو یقیناً حق تعالےٰ

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا
سخت سزا دیتے ہیں ط دنیوی معاش کفار کو آراستہ پیراستہ

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ
معلوم ہوتی ہے اور (اسی وجہ سے) ان مسلمانوں سے تمسخر کرتے ہیں حالانکہ یہ مسلمان جو کفر و

اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط
شرک سے بچتے ہیں ان کافروں سے اعلےٰ درجہ میں ہونگے قیامت کے روز

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾
اور روزی تو اللہ تعالےٰ جس کو چاہتے ہیں بے اندازہ دیدیتے ہیں ف۲ (ایک زمانہ میں)

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً تف فَبَعَثَ اللّٰهُ
سب آدمی ایک ہی طریق کے تھے ف۳ پھر اللہ تعالےٰ نے پیغمبروں

النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ص وَاَنْزَلَ
کو بھیجا جو کہ خوشی (کے وعدے) سناتے تھے اور ڈراتے تھے۔ اور اُنکے ساتھ آسمانی کتابیں بھی

مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ
ٹھیک طور پر نازل فرمائیں، اس غرض سے کہ اللہ تعالےٰ لوگوں میں اُن کے امور اختلافیہ (مذہبی) میں فیصلہ فرمادیں اور اس کتاب میں (یہ اختلاف)

فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ط وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ
اور کسی نے نہیں کیا، مگر صرف اُن لوگوں نے جن کو (اولاً) وہ کتاب ملی

اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ
تھی بعد اس کے کہ اُن کے پاس دلائل واضحہ پہنچ چکے تھے باہمی ضدا ضدی

الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ج فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ
کی وجہ سے پھر اللہ تعالےٰ نے (ہمیشہ) ایمان والوں کو وہ امر حق جس میں

اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ط
(مختلفین) اختلاف کیا کرتے تھے بفضلہ تعالےٰ بتلا دیا

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾
اور اللہ تعالےٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو راہ راست بتلا دیتے ہیں

ف۱ یہ سزا کبھی دنیا میں بھی ہو جاتی ہے کبھی آخرت میں ہوگی۔

ف۲ پس اس کا مدار قسمت پر ہے نہ کمال اور مقبولیت پر۔

ف۳ اوّل دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام مع اپنی بی بی کے تشریف لائے اور جو اولاد ہوتی گئی۔ ان کو دین حق کی تعلیم فرماتے رہے۔ اور وہ ان کی تعلیم پر عمل کرتے رہے ایک مدت اسی حالت میں گذر گئی۔ پھر اختلاف طبائع سے اغراض میں اختلاف ہونا شروع ہوا۔ حتیٰ کہ ایک عرصہ کے بعد اعمال و عقائد میں اختلاف کی نوبت آ گئی۔

وقف غفران

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا

دوسری بات سنو کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ جنّت میں (بےمشقت) جا داخل ہوگے حالانکہ تم کو ہنوز

يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۖ

اُن (مسلمان) لوگوں کا سا کوئی عجیب واقعہ پیش نہیں آیا جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں، اُن (مخالفین

مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ

کے سبب) ایسی ایسی تنگی اور سختی واقع ہوتی اور (مصائب سے) اُن کو یہاں تک جنبشیں ہوئیں

يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ

کہ (اُس زمانہ کے) پیغمبر تک اور جو اُن کے ہمراہ اہلِ ایمان تھے بول اُٹھے کہ اللہ تعالیٰ

نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ﴿٢١٤﴾

کی امداد (موعود) کب ہوگی ف۱ یاد رکھو بےشک اللہ تعالیٰ کی امداد (بہت) نزدیک ہے

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۖ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ

لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کیا کریں؟ آپ فرما دیجئے کہ جو کچھ مال

مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ

تم کو صرف کرنا ہو سو ماں باپ کا حق ہے ف۲ اور قرابت داروں کا اور بےباپ کے بچوں کا

وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا

اور محتاجوں کا اور مسافر کا اور جونسا نیک کام

مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٢١٥﴾ كُتِبَ

کرو گے سو اللہ تعالیٰ کو اس کی خوب خبر ہے (وہ اُس پر ثواب دیں گے)۔ جہاد کرنا تم پر

عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَكُمْ ۖ وَعَسَىٰ

فرض کیا گیا ہے اور وہ تم کو (طبعاً) گراں (معلوم ہوتا) ہے اور یہ بات ممکن ہے

أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَنْ

کہ تم کسی امر کو گراں سمجھو اور وہ تمہارے حق میں خیر ہو اور یہ (بھی) ممکن ہے کہ

تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ

تم کسی امر کو مرغوب سمجھو اور وہ تمہارے حق میں (باعث) خرابی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم

لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢١٦﴾ ع يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ

(پورا پورا) نہیں جانتے ف۳ لوگ آپ سے شہر حرام میں قتال کرنے کے متعلق

ف۱ انبیاء اور مومنین کا اس طرح کہنا نعوذ باللہ شک کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ وجہ یہ تھی کہ وقت امداد اور غلبہ کا مقابلہ مخالفین میں ان حضرات کو نہ بتلایا گیا۔ ابہام وقت سے ان کو جلدی ہونے کا انتظار رہتا تھا۔ جب انتظار سے تھک جاتے تب اس طرح عرض معروض کرنے لگتے جس کا حاصل دعا ہے الحاح کے ساتھ اور الحاح خلاف رضا و تسلیم کے نہیں ہے۔ بلکہ جب الحاح کا پسندیدہ ہونا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثابت ہے تو الحاح عین رضا حق سے رضا ہے۔

ف۲ ماں باپ کو زکوٰۃ اور دوسرے صدقات واجبہ دینا درست نہیں۔ اس آیت میں نفلی خیرات کا بیان ہے۔

ف۳ جہاد فرض ہے جبکہ اس کے شرائط پائے جاویں جو کتب فقہ میں مذکور ہیں اور فرض دو طرح کا ہوتا ہے۔ فرض عین اور فرض کفایہ۔ سو اعداء دین جب مسلمانوں پر چڑھ آویں۔ تب تو جہاد فرض عین ہے۔ ورنہ فرض کفایہ۔

ع ۲۶ ۱۰

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ

سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اس میں خاص طور پر (یعنی عمدًا) قتال کرنا جرم عظیم ہے اور

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک ٹوک کرنا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام (یعنی کعبہ)

وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَ

کے ساتھ اور جو لوگ مسجد حرام کے اہل تھے اُن کو اس سے خارج کر دینا جرم اعظم ہیں، اللہ تعالیٰ

الْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُونَ

کے نزدیک اور فتنہ پردازی کرنا (اس) قتل (خاص) سے بدرجہا بڑھ کر ہے وا اور یہ کفار تمہارے ساتھ

يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ

ہمیشہ جنگ رکھیں گے اس غرض سے کہ اگر (خدا نہ کرے) قابو پاویں تو تم کو تمہارے دین

إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ

(اسلام) سے پھیر دیں اور جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر

فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ

جاوے پھر کافر ہی ہونے کی حالت میں مرجاوے تو ایسے لوگوں کے (نیک) اعمال

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

دنیا اور آخرت میں سب غارت ہوجاتے ہیں ۔ و۲ اور ایسے لوگ دوزخی ہوتے ہیں

النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢١٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ

(اور) یہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے حقیقتًا جو لوگ ایمان لائے

آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي

ہوں اور جن لوگوں نے راہ خدا میں ترک وطن کیا ہو اور جہاد کیا ہو ایسے

سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ

لوگ تو رحمت خداوندی کے امیدوار ہُوا کرتے ہیں ۔

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ

اور اللہ تعالیٰ (اس غلطی کو) معاف کر دینگے اور (تم پر) رحمت کریں گے ۔ لوگ آپ سے شراب اور قمار کی نسبت

وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ

دریافت کرتے ہیں ۔ آپ فرمادیجئے کہ ان دونوں (کے استعمال) میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں بھی ہیں اور

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

و۱ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہؓ کا ایک سفر میں اتفاق سے کفار کے ساتھ مقابلہ ہوگیا۔ ایک کافر ان کے ہاتھ سے مارا گیا، اور جس روز یہ قصّہ ہوا، رجب کی پہلی تاریخ تھی مگر صحابہؓ اس کو جمادی الاخریٰ کی تیس ۳۰ سمجھتے تھے اور رجب شہرِ حرم سے ہے۔ کفار نے اس واقعہ پر طعن کیا کہ مسلمانوں نے شہرِ حرام کی حُرمت کا بھی خیال نہیں کیا۔ مسلمانوں کو اس کی فکر ہوئی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اس آیت میں اسی کا جواب ارشاد ہُوا ہے اور خلاصۂ جواب یہ ہے کہ اوّل تو مسلمانوں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ اور علی سبیل الفرض اگر کیا ہے تو معترضین اس سے بڑے بڑے گناہ یعنی کفر و مزاحمت دین میں مبتلا ہیں پھر ان کو مسلمانوں پر اعتراض کرنے کا کب منصب ہے۔

و۲ دنیا میں اعمال کا ضائع ہونا یہ ہے کہ اس کی بی بی، نکاح سے نکل جاتی ہے اگر اس کا کوئی مورث مسلمان مرے اس شخص کو میراث کا حصّہ نہیں ملتا۔ حالتِ اسلام میں نماز و روزہ جو کچھ کیا کرتا تھا سب کالعدم ہوجاتا ہے مرنے کے بعد جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جاتی مسلمانوں کے مقابر میں دفن نہیں کیا جاتا اور آخرت میں ضائع ہونا یہ ہے کہ عبادات کا ثواب نہیں ملتا۔ ابدالآباد کے لئے دوزخ میں داخل ہوتا ہے ۞

لِلنَّاسِ ؗ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ

لوگوں کو (بعضے) فائدے بھی ہیں اور (وہ) گناہ کی باتیں ان فائدوں سے زیادہ بڑھی ہوئی ہیں ف۱ اور لوگ آپ سے

مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

دریافت کرتے ہیں کہ (خیر خیرات میں) کتنا خرچ کیا کریں آپ فرما دیجئے کہ جتنا آسان ہو اللہ تعالیٰ اسی طرح

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ﴿۲۱۹﴾ فِي الدُّنْيَا

احکام کو صاف صاف بیان فرماتے ہیں تاکہ تم دنیا و آخرت کے معاملات میں

وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ

سوچ لیا کرو اور لوگ آپ سے یتیم بچوں کا حکم پوچھتے ہیں ۔ آپ فرما

اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ

دیجئے کہ اُن کی مصلحت کی رعایت رکھنا زیادہ بہتر ہے اور اگر تم اُن کے ساتھ خرچ شامل رکھو تو وہ تمہارے

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ

(دینی) بھائی ہیں اور اللہ مصلحت کے ضائع کرنے والے کو اور مصلحت کی رعایت رکھنے والے کو (الگ الگ) جانتے ہیں ف۲

اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَلَا

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تم کو مصیبت میں ڈال دیتے ۔ (کیونکہ) اللہ تعالیٰ زبردست ہیں حکمت والے ہیں اور نکاح

تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ

مت کرو کافر عورتوں کے ساتھ جبتک کہ وہ مسلمان نہ ہو جاویں ۔ اور مسلمان عورت

مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ

(چاہے) لونڈی (کیوں نہ ہو وہ ہزار درجہ) بہتر ہے کافر عورت سے گو وہ تم کو اچھی ہی معلوم ہو

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ

اور عورتوں کو کافر مردوں کے نکاح میں مت دو جبتک کہ وہ مسلمان ہو جاویں ۔ اور مسلمان مرد

مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ

غلام بہتر ہے کافر مرد سے گو وہ تم کو اچھا ہی معلوم ہو ۔ (کیونکہ)

اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

یہ لوگ دوزخ (میں جانے) کی تحریک دیتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ جنت

اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ

اور مغفرت کی تحریک دیتے ہیں اپنے حکم سے ۔ ف۳ اور اللہ تعالیٰ اس واسطے

ف۱ پہلے یہ دونوں چیزیں حلال تھیں۔ سب سے پہلی آیت شراب و قمار کے متعلق یہ نازل کی گئی۔ اس آیت سے ان دونوں کی حرمت فی نفسہ کا بیان کرنا مقصود نہیں تھا بلکہ بعض بعض عوارض غیر لازمہ سے ان دونوں کے ترک کا مشورہ دینا مطلوب تھا۔

ف۲ چونکہ ابتدا میں مثل ہندوستان کے عرب میں بھی یتیموں کا حق دینے پر پوری احتیاط نہ تھی اسلئے یہ وعید سنائی گئی تھی کہ یتیموں کا مال کھانا ایسا ہے جیسا کہ دوزخ کے انگارے سے پیٹ بھرنا۔ تو سننے والے ڈر گئے اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی

ف۳ اس آیت میں دو حکم ہیں ایک یہ کہ کافر مردوں سے مسلمان عورت کا نکاح نہ کیا جاوے سو یہ حکم تو اب بھی باقی ہے۔ دوسرا حکم یہ کہ مسلمان مرد کا کافرہ عورت سے نکاح نہ کیا جائے اس حکم میں دو جزو ہیں۔ ایک جزو یہ کہ وہ کافرہ عورت کتابی یعنی یہودی یا نصرانی نہ ہو۔ اور کوئی مذہب کفر کا رکھتی ہو اس جزو میں بھی اس کا حکم باقی ہے۔ چنانچہ ہندو عورت یا آتش پرست عورت سے نکاح مسلمان کا نہیں ہو سکتا۔ دوسرا جزو یہ کہ عورت کتابیہ ہو یعنی یہودیہ یا نصرانیہ ہو اس خاص جزو میں اس آیت کا حکم باقی نہیں۔ بلکہ ایک آیت سورۂ مائدہ میں اس مضمون کی ہے کہ کتابی عورت سے نکاح درست ہے۔ سو اس آیت سے اس آیت کا یہ خاص جزو منسوخ ہو گیا چنانچہ یہودیہ یا نصرانیہ سے نکاح درست ہے؛ گو کتابی عورت سے نکاح درست ہے لیکن اچھا نہیں۔ حدیث میں دیندار عورت کے حاصل کرنے کا حکم ہے تو بددین عورت کا حاصل کرنا اس درجہ ناپسند ہو گا۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲ ۔ ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ ۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

۲۷ ع ۵ ۱۱

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ

آدمیوں کو اپنے احکام بتلا دیتے ہیں تاکہ وہ لوگ نصیحت پر عمل کریں ۔ اور لوگ آپ سے

عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًى لا فَاعْتَزِلُوا

حیض کا حکم پوچھتے ہیں ۔ آپ فرما دیجئے کہ وہ گندی چیز ہے ۔ تو حیض میں تم عورتوں

النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ لا وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ج

سے علیحدہ رہا کرو اور ان سے قربت مت کیا کرو جب تک کہ وہ پاک نہ ہو

فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ

جاویں ۔ پھر جب اچھی طرح پاک ہو جاویں تو ان کے پاس آؤ جاؤ جس جگہ سے تم کو اللہ تعالےٰ نے

اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ

اجازت دی ہے (یعنی آگے سے) یقیناً اللہ تعالےٰ محبت رکھتے ہیں توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتے

الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ص فَاْتُوْا

ہیں صاف پاک رہنے والوں سے ف۱ تمہاری بی بیاں تمہارے لئے (بمنزلہ) کھیت (کے) ہیں ۔ سو اپنے کھیت

حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ز وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ط

میں جس طرف سے ہو کر چاہو آؤ ۔ اور آئندہ کے واسطے (بھی) اپنے لئے کچھ کرتے رہو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ط وَبَشِّرِ

اور اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو اور یہ یقین رکھو کہ بیشک تم اللہ تعالےٰ کے سامنے پیش ہونے والے

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً

ہو اور (اے محمدؐ) ایسے ایمانداروں کو خوشی کی خبر سنا دیجئے اور اللہ کو اپنی قسموں کے ذریعہ سے ان امور کا حجاب مت

لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ

بناؤ کہ تم نیکی کے اور تقویٰ کے اور اصلاح فی ما بین خلق کے کام کرو ۔ اور

النَّاسِ ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ

اللہ تعالےٰ سب کچھ سنتے جانتے ہیں ۔ ف۲ اللہ تعالےٰ تم پر (آخرت

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا

میں) دار و گیر نہ فرماویں گے تمہاری قسموں میں ایسی بیہودہ قسم پر لیکن دار و گیر فرماویں گے

كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ

اس (جھوٹی قسم) پر جس میں تمہارے دلوں نے (جھوٹ بولنے کا) ارادہ کیا ہو ف۳ اور اللہ تعالےٰ غفور ہیں حلیم ہیں ۔ جو لوگ قسم

ف۱ حالتِ حیض میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا بھی درست نہیں۔

ف۲ نیک کام کا ترک کرنا بلا قسم بھی بُرا ہے۔

ف۳ لغو قسم کے دو معنیٰ ہیں ایک تو یہ کہ کسی گذری ہوئی بات پر جھوٹی قسم بلا ارادہ نکل گئی۔ یا آیندہ بات پر اس طرح قسم نکل گئی کہ کہنا چاہتا تھا کچھ۔ اور بے ارادہ منہ سے قسم نکل گئی۔ اس میں گناہ نہیں ہوتا۔ اس کے مقابلہ میں جس پر مؤاخذہ ہونے کا ذکر فرمایا، یہ وہ قسم ہے جو قصداً جھوٹی سمجھ کر کھائی ہو۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ

کھا بیٹھتے ہیں اپنی بی بیوں (کے پاس جانے) سے اُن کے لئے چار مہینے تک کی مہلت ہے ۔ سو اگر

فَإِن فَآءُو فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٢٦﴾ وَإِنْ

یہ لوگ (قسم توڑ کر عورت کی طرف) رجوع کرلیں تب تو اللہ تعالیٰ معاف کردیں گے رحمت فرماویں گے ف۱ اور اگر بالکل

عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٢٧﴾

چھوڑ ہی دینے کا پختہ ارادہ کرلیا ہے تو اللہ تعالیٰ سنتے ہیں جانتے ہیں

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوٓءٍ

اور طلاق دی ہوئی عورتیں اپنے آپ کو (نکاح سے) روکے رکھیں تین حیض تک ف۲

وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ

اور اُن عورتوں کو یہ بات حلال نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے جو کچھ اُن کے رحم میں پیدا کیا ہو

فِيٓ أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

(خواہ حمل یا حیض) اس کو پوشیدہ کریں اگر وہ عورتیں اللہ تعالیٰ پر اور یوم قیامت پر

الْآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي

یقین رکھتی ہیں اور اُن عورتوں کے شوہر اُن کے (بلا تجدید نکاح) پھر لوٹا لینے کا حق رکھتے ہیں

ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوٓا إِصْلَاحًا وَلَهُنَّ

اس عدّت کے اندر بشرطیکہ اصلاح کا قصد رکھتے ہوں ۔ اور عورتوں کے بھی حقوق

مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ

ہیں جو کہ مثل اُن ہی حقوق کے ہیں جو اِن عورتوں پر ہیں قاعدہ (شرعی) کے موافق ۔ اور مردوں کا

عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٨﴾

اُن کے مقابلہ میں کچھ درجہ بڑھا ہوا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ زبردست (حاکم) ہیں حکیم ہیں ف۳

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ

وہ طلاق دو مرتبہ (کی) ہے پھر خواہ رکھ لینا قاعدہ کے موافق خواہ چھوڑ دینا خوش عنوانی

تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن

کیساتھ ف۴ اور تمہارے لئے یہ بات حلال نہیں کہ (چھوڑنے کے وقت) کچھ بھی لو (گو) اس میں سے (بھی)

تَأْخُذُوا مِمَّآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ شَيْـًٔا إِلَّآ أَن يَخَافَآ

جو تم نے اُن کو (مہر میں) دیا تھا مگر یہ کہ میاں بیوی دونوں کو احتمال ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ضابطوں

ع ۲۸ / ۷ / ۱۲

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنّہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ اگر کوئی قسم کھالے کہ اپنی بی بی سے صحبت نہ کرونگا تو اگر چار ماہ کے اندر اپنی قسم توڑ ڈالے اور بی بی کے پاس چلا جاوے تو قسم کا کفارہ دے اور نکاح باقی ہے اور اگر چار ماہ گذر گئے اور قسم نہ توڑی تو اس عورت پر قطعی طلاق پڑ گئی رجوع کرنا درست نہیں رہا۔ البتہ اگر دونوں رضامندی سے پھر نکاح کرلیں تو درست ہے

ف۲ ان عورتوں میں اتنی صفتیں ہوں:- خاوند نے ان سے صحبت یا خلوتِ صحیحہ کی ہو۔ ان کو حیض آتا ہو۔ آزاد ہوں یعنی شرعی قاعدے سے لونڈی نہ ہوں۔

ف۳ جس عورت سے مرد نے صحبت یا خلوتِ صحیحہ نہ کی ہو اور اسکو طلاق دیدے اس پر بالکل عدت لازم نہیں + عدت کے اندر نکاح دوسرے شوہر سے درست نہیں + مطلقہ پر واجب ہے کہ اپنے حائضہ یا حاملہ ہونے کی حالت ظاہر کردے تاکہ اسکے موافق عدت کا حساب ہو + مرد پر خاص عورت کے حقوق یہ ہیں:- اپنی وسعت کے مطابق اس کو کھانا، کپڑا رہنے کا گھر دیدے۔ اس کو تنگ نہ کرے + اور عورت پر مرد کے خاص حق یہ ہیں:- اسکی اطاعت کرے اس کی خدمت کرے +

ف۴ اس طلاق کو رجعی کہتے ہیں کہ دو مرتبہ سے زائد نہ ہو۔ اور اس میں یہ بھی قید ہے کہ صاف لفظوں سے ہوں اور قاعدہ سے مراد یہ ہے کہ طریقہ بھی اس کا شرع کے موافق ہو اور نیت بھی اس میں شرع کے موافق ہو اور خوش عنوانی سے بھی مراد یہ ہے کہ طریقہ اس کا شرع کے موافق ہو نیز خوش عنوانی سے چھوڑنے کیلئے ضروری ہے کہ نیت بھی شرع کے مطابق ہو یعنی دفع نزاع مقصود ہو۔ یہ مقصد نہ ہو کہ اس کی دشمنی کریں۔ اس کو ذلیل کریں اس لئے نرمی و دلجوئی کی رعایت ضروری ہے +

اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا
کو قائم نہ کر سکیں گے۔ سو اگر تم لوگوں کو یہ احتمال ہو کہ وہ دونوں ضوابطِ

حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ
خداوندی کو قائم نہ کر سکیں گے۔ تو دونوں پر کوئی گناہ نہ ہوگا اُس (مال کے لینے دینے) میں جس کو

بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ
دے کر عورت اپنی جان چھڑا لے۔ یہ خدائی ضابطے ہیں سو تم اُن سے باہر مت نکلنا۔

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾
اور جو شخص خدائی ضابطوں سے باہر نکل جاوے سو ایسے ہی لوگ اپنا نقصان کرنے والے ہیں ف۱

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى
پھر اگر کوئی (تیسری) طلاق دیدے عورت کو تو پھر وہ اس کے لئے حلال نہ رہے گی اس کے بعد

تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا
یہاں تک کہ وہ اس کے سوا ایک اور خاوند کے ساتھ (عدت کے بعد) نکاح کرے پھر اگر یہ اس کو طلاق

جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ
دیدے تو ان دونوں پر اس میں کچھ گناہ نہیں کہ بدستور پھر مل جاویں بشرطیکہ دونوں غالب گمان رکھتے ہوں

يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ
کہ (آیندہ) خداوندی ضابطوں کو قائم رکھیں گے ف۲ اور یہ خداوندی ضابطے ہیں حق تعالیٰ

يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ
ان کو بیان فرماتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے جو دانشمند ہیں۔ اور جب تم نے عورتوں کو

النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ
(رجعی) طلاق دی ہو پھر وہ اپنی عدّت گزرنے کے قریب پہنچ جاویں تو (یا تو) تم اُن کو قاعدہ

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا
کے موافق (رجعت کرکے) نکاح میں رہنے دو یا قاعدے کے موافق اُن کو رہائی دو۔ اور اُن کو

تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ
تکلیف پہنچانے کی غرض سے مت رکھو اس ارادہ سے کہ اُن پر ظلم کیا کروگے۔ اور جو شخص ایسا (برتاؤ)

ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ
کرے گا۔ سو وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ اور حق تعالیٰ کے احکام کو لہو و لعب

ف۱ عورت سے مال ٹھہرا کر چھوڑنا اس کی دو صورتیں ہیں ایک خلع، دوسرا طلاق علیٰ مال۔ خلع یہ کہ عورت کہے کہ تو اتنے مال پر مجھ سے خلع کرلے اور مرد کہے مجھ کو منظور ہے۔ اس کے کہتے ہی گو لفظ طلاق نہ کہے طلاق بائن واقع ہوجاوے گی اور اسی قدر مال عورت کے ذمہ واجب ہوجاویگا۔ اور طلاق علیٰ مال یہ ہے کہ مرد عورت سے کہے کہ تجھ کو اس قدر مال کے عوض طلاق ہے اس کا حکم یہ ہے کہ عورت منظور نہ کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر منظور کرلے تو طلاق بائن واقع ہو جاویگی۔ اور اس قدر مال عورت کے ذمہ واجب ہو جاوے گا۔

ف۲ اس کو حلالہ کہتے ہیں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

اللّٰهِ هُزُوًا ز وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

(کی طرح بے وقعت) مت سمجھو۔ اور حق تعالیٰ کی جو تم پر نعمتیں ہیں اُن کو یاد کرو اور (خصوصًا)

وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ

اس کتاب اور (مضامین) حکمت کو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر اس حیثیت سے نازل فرمائی ہیں کہ تم کو اُن کے

بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

ذریعہ سے نصیحت فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب

عَلِيْمٌ ع ﴿۲۳۱﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

جانتے ہیں۔ اور جب تم میں ایسے لوگ پائے جاویں کہ وہ اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیں پھر

فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا

وہ عورتیں اپنی میعاد (عدت) بھی پوری کر چکیں تو تم اُن کو اس امر سے مت روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے

تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ

نکاح کرلیں جبکہ باہم سب رضامند ہو جاویں قاعدہ کے موافق ف۱ اس مضمون سے نصیحت کی جاتی ہے

كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

اُس شخص کو جو کہ تم میں سے اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہو۔

ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ

اس نصیحت کو قبول کرنا تمہارے لئے زیادہ صفائی اور زیادہ پاکی کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔

اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ

اور تم نہیں جانتے ف۱ اور مائیں اپنے بچوں کو دو سال کا دودھ

اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ

پلایا کریں یہ مدت اس کے لئے ہے جو کوئی شیر خوارگی کی تکمیل کرنا چاہے۔ اور

يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ

جس کا بچہ ہے (یعنی باپ) اس کے ذمہ ہے اُن (ماؤں) کا کھانا اور

كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا

کپڑا قاعدہ کے موافق۔ کسی شخص کو حکم نہیں مگر اُس کی

وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ

برداشت کے موافق۔ کسی ماں کو تکلیف نہ پہنچانا چاہئے اس کے بچہ کی وجہ سے

الثلث ٢٩ ع ٣ ١٣

ف۱ اس آیت میں روکنے کی سب صورتیں داخل ہیں اور ہر صورت میں روکنے کو منع فرمایا ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

لَهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ

اور نہ کسی باپ کو تکلیف دینی چاہیئے اس کے بچہ کی وجہ سے ف۲ اور مثل طریق مذکور کے اس کے ذمہ ہے جو وارث ہو

اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ

پھر اگر دونوں دودھ چھڑانا چاہیں اپنی رضامندی اور مشورہ سے تو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا

دونوں پر کسی قسم کا گناہ نہیں ۔ اور اگر تم لوگ اپنے بچوں کو کسی اور انا کا دودھ

اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ

پلوانا چاہو تب بھی تم پر کوئی گناہ نہیں جبکہ اُن کے حوالے کر دو

اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

جو کچھ اُن کو دینا کیا ہے قاعدہ کے موافق ۔ اور حق تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ

اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٣﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ

حق تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے کاموں کو خوب دیکھ رہے ہیں ۔ اور جو لوگ تم میں وفات پا جاتے ہیں

مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ

اور بی بیاں چھوڑ جاتے ہیں وہ بی بیاں اپنے آپ کو (نکاح وغیرہ سے)

اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

روکے رکھیں چار مہینے اور دس دن پھر جب اپنی میعاد (عدت) ختم کر لیں ۔ تو تم کو کچھ گناہ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ

نہ ہوگا ۔ ایسی بات میں کہ وہ عورتیں اپنی ذات کیلئے کچھ کارروائی (نکاح کی) کریں

بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٣٤﴾ وَلَا

قاعدہ کے موافق اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام افعال کی خبر رکھتے ہیں ف۳ اور تم پر

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ

کوئی گناہ نہیں ہوگا جو ان مذکورہ عورتوں کو پیغام (نکاح) دینے کے بارے میں کوئی بات اشارۃً

النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۗ عَلِمَ اللّٰهُ

کہو یا اپنے دل میں (ارادۂ نکاح کو) پوشیدہ رکھو اللہ تعالیٰ کو یہ بات

اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ

معلوم ہے کہ تم اُن عورتوں کا (ضرور) ذکر مذکور کرو گے لیکن ان سے نکاح کا وعدہ (اور گفتگو) مت کرو

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی بچہ کے ماں باپ آپس میں کسی بات پر ضد اضدی نہ کریں ۔ ماں اگر کسی وجہ سے معذور نہ ہو تو اسکے ذمہ دیانۃً یعنی عند اللہ واجب ہے کہ بچہ کو دودھ پلاوے جبکہ وہ منکوحہ ہو یا عدت میں ہو، اور اجرت لینا درست نہیں اور اگر طلاق کے بعد عدت گذر چکی تو اس پر بلا اجرت دودھ پلانا واجب نہیں ۔ اگر ماں دودھ پلانے سے انکار کرے تو اس پر جبر نہ کیا جاوے گا۔ البتہ اگر کسی کا دودھ ہی نہیں لیتا نہ اُوپر کا دودھ پیتا ہے تو ماں کو مجبور کیا جاویگا ۔ ماں دودھ پلانا چاہتی ہے اور اس کے دودھ میں کوئی خرابی بھی نہیں تو باپ کو جائز نہیں کہ اس کو نہ پلانے دے اور دوسری انا کا دودھ پلوائے ماں دودھ پلانے پر رضامند ہے لیکن اس کا دودھ بچہ کو مضر ہوگا تو باپ کو جائز ہے کہ اس کو دودھ نہ پلانے دے اور کسی انا کا دودھ پلوائے ۔

ف۲ باپ کے ہوتے ہوئے بچہ کی پرورش کا خرچ صرف باپ کے ذمہ ہے اور جب باپ مر جاوے تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر بچہ مالک مال کا ہے تب تو اسی مال میں اس کا خرچ ہوگا اور اگر مالک مال کا نہیں تو اُس کے مالدار عزیزوں میں جو اسکے محرم ہیں اور محرم ہونے کے علاوہ شرعاً اسکے مستحق میراث بھی ہیں پس ایسے محرم وارث رشتہ داروں کے ذمہ اس کا خرچ واجب ہوگا۔ ان رشتہ داروں میں ماں بھی داخل ہے ۔

ف۳ یہ عدت اُس بیوہ کی ہے جس کو حمل نہ ہو اور اگر حمل ہو تو بچہ پیدا ہونے تک اس کی عدت ہے خواہ جنازہ لے جانے سے پہلے ہی پیدا ہو جائے ۔ یا چار مہینے دس دن سے بھی زیادہ میں ہو ۔ یہ مسئلہ سورۂ طلاق منزل ۷ میں آویگا ۔ جس کا خاوند مر جاوے اُس کو عدت کے اندر خوشبو لگانا، سنگار کرنا، سرمہ اور تیل لگانا بلا ضرورت دوا لگانا، مہندی لگانا، رنگین کپڑے پہننا درست نہیں۔ اور صراحتاً پیغام نکاح کا بھی درست نہیں جیسا اگلی آیت میں آتا ہے اور رات کو دوسرے گھر میں رہنا بھی درست نہیں ۔

سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۥۭ وَلَا
مگر یہ کہ کوئی بات قاعدہ کے موافق کہو اور تم تعلق

تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ
نکاح کا (فی الحال) ارادہ بھی مت کرو یہاں تک کہ عدت مقررہ اپنی ختم کو (نہ) پہنچ

اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ
جاوے ۔ اور یقین رکھو اس کا کہ اللہ تعالیٰ کو اطلاع ہے تمہارے دلوں کی بات

فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ ع
کی سو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ معاف بھی کرنیوالے ہیں حلیم بھی ہیں

لَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْھُنَّ
تم پر (مہر کا) کچھ مؤاخذہ نہیں اگر بی بیوں کو ایسی حالت میں طلاق دے دو کہ نہ اُن کو تم نے

اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ښ وَّمَتِّعُوْھُنَّ ۚ عَلَي
ہاتھ لگایا ہے اور نہ اُن کے لئے کچھ مہر مقرر کیا ہے ۔ اور (صرف) اُن کو ایک جوڑا دے دو ۔ صاحب

الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَي الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا
وسعت کے ذمہ اس کی حیثیت کے موافق ہے اور تنگدست کے ذمہ اس کی حیثیت کے موافق جوڑا دینا

بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَاِنْ
قاعدہ کے موافق واجب ہے خوش معاملہ لوگوں پر اور اگر تم

طَلَّقْتُمُوْھُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ وَقَدْ
ان بی بیوں کو طلاق دو قبل اس کے کہ اُن کو ہاتھ لگاؤ اور اُن کے لئے

فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ
کچھ مہر بھی مقرر کر چکے تھے تو جتنا مہر تم نے مقرر کیا ہو اس کا نصف (واجب)

اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ
ہے مگر یہ کہ وہ عورتیں (اپنا نصف) معاف کر دیں یا یہ کہ وہ شخص رعایت کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح

عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۭ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ
کا تعلق (رکھنا اور توڑنا) ہے ۔ اور تمہارا معاف کر دینا (بہ نسبت وصول کرنے کے) تقویٰ

لِلتَّقْوٰى ۭ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
سے زیادہ قریب ہے ۔ اور آپس میں احسان کرنے سے غفلت مت کرو ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ

ف ا
یہاں عدّت کے اندر چار فعل مذکور ہیں ۔ دو زبان کے اور دو دل کے ۔ اور ہر ایک کا جُدا حکم ہے اوّل زبان سے تصریحاً پیغام دینا یہ حرام ہے ۔ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا میں اس کا ذکر ہے ۔ دوم زبان سے اشارۃً کہنا یہ جائز ہے ۔ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اور قَوْلًا مَّعْرُوْفًا میں اس کا ذکر ہے ۔ سوم دل سے یہ ارادہ کرنا کہ ابھی یعنی عدّت کے اندر نکاح کر لیں گے ، یہ بھی حرام ہے کیونکہ عدّت کے اندر نکاح کرنا حرام ہے ۔ اور ارادہ حرام کا حرام ہے ۔ لَا تَعْزِمُوْا میں اس کا ذکر ہے ۔ چہارم دل سے یہ ارادہ کرنا کہ عدّت کے بعد نکاح کریں گے یہ جائز ہے ۔ اَكْنَنْتُمْ فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ میں اس کا ذکر ہے ۔

۳۰ ع ۱۴

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲ ۔ ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ ۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٧﴾ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ

تمہارے سب کاموں کو خوب دیکھتے ہیں ف۱ محافظت کرو سب نمازوں کی (عمومًا) اور

وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿٢٣٨﴾ فَاِنْ

درمیان والی نماز کی (خصوصًا) اور کھڑے ہوا کرو اللہ کے سامنے عاجز بنے ہوئے ف۲ پھر

خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا

اگر تم کو اندیشہ ہو تو کھڑے کھڑے یا سواری پر چڑھے چڑھے پڑھ لیا کرو۔ پھر جب تم کو اطمینان ہو جاوے تو تم

اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾

خدائے تعالیٰ کی یاد اس طریق سے کرو جو تم کو سکھلایا ہے جس کو تم نہ جانتے تھے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً

اور جو لوگ وفات پا جاتے ہیں تم میں سے اور چھوڑ جاتے ہیں بی بیوں کو وہ وصیت کر جایا کریں اپنی ان

لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ

بی بیوں کے واسطے ایک سال تک منتفع ہونے کی اس طور پر کہ وہ گھر سے نکالی نہ جاویں۔

فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ

ہاں اگر خود نکل جاویں تو تم کو کوئی گناہ نہیں اس قاعدہ کی بات میں جس کو

فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٤٠﴾

وہ اپنے بارہ میں کریں اور اللہ تعالیٰ زبردست ہیں حکمت والے ہیں ف۳

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ حَقًّا عَلَى

اور سب طلاق دی ہوئی عورتوں کیلئے کچھ کچھ فائدہ پہنچانا قاعدہ کے موافق (یہ) مقرر ہوا ہے اُن پر جو (شرک و کفر) سے

الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٤١﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ

پرہیز کرتے ہیں۔ ف۴ اسی طرح حق تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام بیان فرماتے ہیں اس توقع پر کہ تم سمجھو

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٤٢﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

(اور عمل کرو)۔ (اے مخاطب) تجھ کو اُن لوگوں کا قصہ تحقیق نہیں

خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ

ہوا جو کہ اپنے گھروں سے نکل گئے تھے اور وہ لوگ ہزاروں ہی تھے موت سے بچنے

الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۟ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ

کے لئے سو اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے (حکم) فرما دیا کہ مرجاؤ۔ پھر اُن کو جِلا دیا

ف۱
جس عورت کا مہر نکاح کے وقت مقرر ہوا ہو اس کو قبل صحبت وخلوت صحیحہ کے طلاق دیدی ہو تو مقرر کئے ہوئے مہر کا نصف مرد کے ذمہ واجب ہوگا۔ البتہ اگر عورت معاف کردے یا مرد پورا دے دے تو اختیاری بات ہے۔

ف۲
کثرت سے علماء کا قول بعض احادیث کی دلیل سے یہ ہے کہ بیچ والی نماز عصر ہے کیونکہ اسکے ایک طرف دو نمازیں دن کی ہیں۔ فجر اور ظہر اور ایک طرف دو نمازیں رات کی ہیں مغرب وعشاء اور عاجزی کی تفسیر حدیث میں خاموشی کے ساتھ آئی ہے اسی آیت سے نماز میں باتیں کرنے کی ممانعت ہوئی، پہلے درست تھا۔

ف۳
جب آیت میراث نازل ہو گئی گھر بار سب ترکہ میں سے عورت کا حق مل گیا تو یہ آیت منسوخ ہو گئی

ف۴
احکام نکاح وطلاق وغیرہ میں جابجا اِتَّقُوا اللّٰهَ اور حُدُوْدُ اللّٰهِ اور سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور بَصِيْرٌ اور خَبِيْرٌ اور هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وغیرہا کا آنا دلیل قطعی ہے کہ یہ سب احکام شریعت میں مقصود اور واجب ہیں بطور مشورہ کے نہیں۔ جن میں ترمیم وتبدیل کرنے کا یا عمل نہ کرنے کا ہم کو نعوذ باللہ اختیار حاصل ہو۔

ع ۳۱ / ۷ / ۱۵

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

بیشک اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرنے والے ہیں لوگوں (کے حال) پر مگر اکثر

النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

لوگ شکر نہیں کرتے (اس قصّہ میں غور کرو) اور اللہ کی راہ میں قتال کرو

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَنْ ذَا الَّذِي

اور یقین کر رکھو اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والے اور خوب جاننے والے ہیں کون شخص ہے (ایسا)

يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا

جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے اچھے طور پر قرض دینا پھر اللہ تعالیٰ اس (کے ثواب) کو بڑھا کر

كَثِيرَةً ۚ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٤٥﴾

بہت سے حصّے کر دیوے ف۱ اور اللہ کمی کرتے ہیں اور فراخی کرتے ہیں اور تم اسی کی طرف مرنے کے بعد لیجائے جاؤگے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ

(اے مخاطب) تجھ کو بنی اسرائیل کی جماعت کا قصّہ جو موسیٰ (علیہ السّلام) کے بعد

مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا

ہوا ہے تحقیق نہیں ہوا جبکہ اُن لوگوں نے اپنے ایک پیغمبر سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ

نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ

مقرر کر دیجئے کہ ہم اللہ کی راہ میں (جالوت سے) قتال کریں۔ اُن پیغمبر نے فرمایا کہ کیا یہ احتمال ہے

إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا

کہ اگر تم کو جہاد کا حکم دیا جاوے تو تم (اُس وقت) جہاد نہ کرو وہ لوگ

وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا

کہنے لگے کہ ہمارے واسطے ایسا کون سبب ہوگا کہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد نہ کریں؟ حالانکہ ہم اپنی

مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ

بستیوں اور اپنے فرزندوں سے بھی جُدا کر دیئے گئے ہیں۔ پھر جب اُن لوگوں کو جہاد کا حکم ہوا

الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

تو باستثناء ایک قلیل مقدار کے (باقی) سب پھر گئے اور اللہ تعالیٰ ظالموں

بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ

کو خوب جانتے ہیں ف۲ اور اُن لوگوں سے اُن کے پیغمبر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر

ف۱
قرض مجازاً کہہ دیا۔ ورنہ سب خدا ہی کی ملک ہے مطلب یہ کہ جیسے قرض کا عوض ضروری دیا جاتا ہے اسی طرح تمہارے انفاق کا عوض ضرور ملیگا۔ اور بڑھانے کا بیان ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک خرما اللہ کی راہ میں خرچ کیا جاوے۔ تو خدا تعالیٰ اُس کو اتنا بڑھاتے ہیں کہ وہ اُحد پہاڑ سے زیادہ ہو جاتا ہے۔

ف۲
ان بنی اسرائیل نے حق تعالیٰ کے احکام کو چھوڑ دیا تھا۔ کفار عمالقہ ان پر مسلط کر دیئے گئے۔ اس وقت اُن لوگوں کو فکرِ اصلاح ہوئی اور ان پیغمبر کا نام شموئیلؑ مشہور ہے۔

وقف لازم

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوٓا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ
طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا ہے کہنے لگے اُن کو ہم پر حکمرانی کا کیسے حق
الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ
حاصل ہو سکتا ہے حالانکہ بہ نسبت اُن کے ہم حکمرانی کے زیادہ مستحق
يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ
ہیں اور اُن کو تو کچھ مالی وسعت بھی نہیں دی گئی۔ اُن پیغمبر نے (جواب میں)
عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ
فرمایا کہ اول تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقابلہ میں اُن کو منتخب فرمایا ہے اور (دوسرے) علم اور جسامت میں اُن کو زیادتی
يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٧﴾
دی ہے ف۱ اور (تیسرے) اللہ تعالیٰ اپنا ملک جس کو چاہیں دیں اور (چوتھے) اللہ تعالیٰ وسعت دینے والے جاننے والے ہیں
وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَن
اور اُن سے اُن کے پیغمبر نے فرمایا کہ اُن کے (منجانب اللہ) بادشاہ ہونے کی علامت ہے۔ کہ تمہارے
يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَ
پاس وہ صندوق آجاوے گا جس میں تسکین (اور برکت) کی چیز ہے تمہارے رب کی طرف سے اور
بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ
کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں جن کو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام چھوڑ گئے ہیں
تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ
اس صندوق کو فرشتے لے آویں گے۔ اس میں تم لوگوں کے واسطے پوری نشانی ہے
إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٤٨﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ
اگر تم یقین لانے والے ہو۔ ف۲ پھر جب طالوت فوجوں کو لے کر (بیت المقدس سے عمالقہ
بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ فَمَن
کی طرف) چلے تو انہوں نے کہا کہ حق تعالیٰ تمہارا امتحان کریں گے ایک نہر سے سو جو
شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ
شخص (افراط کے ساتھ) اس سے پانی پیوے گا تو وہ میرے ساتھیوں میں نہیں۔ اور جو اُس کو زبان پر بھی نہ رکھے وہ
فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ ۚ
میرے ساتھیوں میں ہے لیکن جو شخص اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر لے۔ سو سب نے

ف۱
بادشاہ ہونے کے لئے اس علم کی زیادہ ضرورت ہے تاکہ ملکی انتظام پر قادر ہو اور جسامت بھی بایں معنی مناسب ہے کہ موافق و مخالف کے قلب میں وقعت و ہیبت پیدا ہو۔

ف۲
اس صندوق میں تبرکات تھے۔ جالوت جب بنی اسرائیل پر غالب آیا تھا یہ صندوق بھی لے گیا تھا جب اللہ کو اس صندوق کا پہنچانا منظور ہوا تو یہ سامان کیا کہ جہاں اس صندوق کو رکھتے وہاں ہی سخت بلائیں نازل ہوئیں آخر ان لوگوں نے ایک گاڑی پر اس کو لاد کر بیلوں کو ہانک دیا۔ فرشتے اس کو ہانک کر یہاں پہنچا گئے جس سے بنی اسرائیل کو بڑی خوشی ہوئی۔ اور طالوت بادشاہ مسلّم ہو گئے۔

ع ۳۲ ۶ ۱۶

۶ حرکتوں والی مدِ لازم | ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب | ۲ حرکتوں والی مد | ادغام اور نا قابل تلفظ | قلقلہ

فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ

اُس سے (بے تحاشا) پینا شروع کر دیا مگر تھوڑے آدمیوں نے اُن میں سے ف۱ سو جب طالوت اور جو مومنین اُن

هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا

کے ہمراہ تھے نہر سے پار اُتر گئے ۔ کہنے لگے کہ آج تو ہم میں جالوت

الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ

اور اس کے لشکر کے مقابلہ کی طاقت نہیں معلوم ہوتی (یہ سُنکر) ایسے لوگ جن کو یہ خیال تھا کہ وہ

اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ

اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہونے والے ہیں ۔ کہنے لگے کہ کثرت سے بہت سی چھوٹی چھوٹی جماعتیں بڑی

فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾

بڑی جماعتوں پر خدا کے حکم سے غالب آ گئی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ استقلال والوں کا ساتھ دیتے ہیں

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَا اَفْرِغْ

اور جب جالوت اور اس کی فوجوں کے سامنے میدان میں آئے تو کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر

عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى

استقلال (غیب سے) نازل فرمایئے اور ہمارے قدم جمائے رکھیئے اور ہم کو اس کافر

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ قف وَقَتَلَ

قوم پر غالب کیجئے ف۲ پھر طالوت والوں نے جالوت والوں کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے شکست

دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ

دیدی اور داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کر ڈالا اور اُن کو (یعنی داؤدؑ کو) اللہ تعالیٰ نے سلطنت اور حکمت

وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ

عطا فرمائی اور بھی جو جو منظور ہوا اُن کو تعلیم فرمایا ۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ بعضے آدمیوں کو

بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ

بعضوں کے ذریعہ سے دفع کرتے رہا کرتے تو سر زمین (تمام تر) فساد سے پُر ہو جاتی

اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ

لیکن اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں جہان والوں پر ۔ ف۳ یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں

اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

ہیں جو صحیح صحیح طور پر ہم تم کو پڑھ پڑھ کر سُناتے ہیں اور (اس سے ثابت ہے کہ) آپ بلاشبہ پیغمبروں میں سے ہیں

ف۱

اس امتحان کی حکمت اور توجیہ احقر کے ذوق میں یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایسے مواقع پر جوش وخروش بھیڑ بھاڑ کا بہت ہو جایا کرتا ہے لیکن وقت پر جمنے والے بہت کم ہوا کرتے ہیں اور اس وقت ایسوں کا اکھڑ جانا باقی لوگوں کے پاؤں بھی اکھیڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کا علیحدہ کرنا منظور تھا۔

ف۲

اس دُعا کی ترتیب بڑی پاکیزہ ہے کہ غلبہ کے لئے چونکہ ثبات قدمی کی ضرورت ہے۔ اس لئے پہلے اس کی دُعا کی اور ثبات قدمی کا مدار ثبات قلب پر ہے۔ اسلئے اس سے پہلے ثبات قلب کی دُعا کی۔

ف۳

چونکہ قرآن کے اعظم مقاصد میں سے اثبات نبوّتِ محمدیہ بھی ہے اس لئے اکثر جس جگہ کسی مضمون کے ساتھ مناسبت ہونے سے موقع ہوتا ہے، وہاں اس کا اعادہ کیا جاتا ہے چنانچہ اس مقام پر اس قصہ کی صحیح خبر دینا ایسے طور پر کہ نہ آپ نے کہیں پڑھا نہ کسی سے سُنا نہ آپ نے دیکھا بوجہ معجزہ ہونے کے صریح دلیل ہے صدق دعوائے نبوت کی۔ اس لئے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر استدلال فرماتے ہیں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى

یہ حضرات مرسلین ایسے ہیں ف۱ کہ ہم نے ان میں سے بعضوں کو بعضوں پر فوقیت

بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ

بخشی ہے۔ (مثلاً) بعضے اُن میں وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے ہیں (یعنی موسیٰؑ) اور بعضوں کو

دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

اُن میں سے بہت سے درجوں پر سرفراز کیا۔ اور ہم نے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کو کھُلے کھُلے دلائل عطا فرمائے

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

اور ہم نے اُن کی تائید روح القدس (یعنی جبرئیلؑ) سے فرمائی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو (امت کے)

مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

جو لوگ اُن کے بعد ہوئے باہم قتل و قتال نہ کرتے بعد اس کے کہ اُن کے پاس (امر حق کے) دلائل پہنچ

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ

چکے تھے ولیکن وہ لوگ باہم (دین میں) مختلف ہوئے سو اُن میں کوئی تو

مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

ایمان لایا اور کوئی کافر رہا اور نوبت قتل و قتال کی پہنچی) اور اگر اللہ تعا

مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۟ع ﴿٢٥٣﴾

کو منظور ہوتا تو وہ لوگ باہم قتل و قتال نہ کرتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ف۲

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ

اے ایمان والو خرچ کرو ان چیزوں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا

قبل اس کے کہ وہ دن (قیامت کا) آجاوے جس میں نہ تو خرید و فروخت ہوگی اور نہ

خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ

دوستی ہوگی اور نہ (بلا اذنِ الٰہی) کوئی سفارش ہوگی۔ اور کافر لوگ ہی ظلم کرتے ہیں (تو تم ایسے

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٥٤﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ

مت بنو) ف۳ اللہ تعالیٰ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں ف۴ زندہ ہے

الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ

سنبھالنے والا ہے (تمام عالم کا) نہ اُس کو اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند اسی کے

ف۱ چونکہ اُوپر کی آیت میں ضمناً پیغمبروں کا مجملاً ذکر آگیا تھا، اسلئے اگلی آیت میں کسی قدر تفصیل ان میں سے بعض حضرات کے احوال و کمالات کی اور پھر ان کے ذکر کی مناسبت سے ان کے امم کی ایک حالت خاصہ اور اس حالت کے واقع فی الوجود ہونے کے متضمن حکمت و مصلحت الٰہیہ ہونے کی طرف اشارہ یہ سب مضامین مذکور ہوتے ہیں۔

ف۲ اس مضمون سے ایک گونہ تسلی دینا ہے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات سُنادی کہ اور بھی پیغمبر مختلف درجوں کے گذرے ہیں لیکن ایمان عام کسی کی اُمت میں نہیں ہوا۔ کسی نے موافقت کی کسی نے مخالفت۔ اور اس میں بھی حق تعالیٰ کی حکمتیں ہوتی ہیں۔ گو ہر شخص پر منکشف نہ ہوں مگر اجمالاً اتنا عقیدہ ضروری الثبوت واجب التسلیم ہے کہ کوئی حکمت ضرور ہے۔

ف۳ مطلب یہ ہے کہ جو عمل خیر دنیا میں فوت ہو جاویگا پھر وہاں اس کا کچھ تدارک قدرت سے خارج ہو جاویگا۔ چنانچہ تدارک کے طریقوں میں سے بعض طریقے تو خود نہ ہونگے جیسے بیع۔ اور بعضے عام نہ ہونگے جیسے دوستی۔ بعضے اختیاری نہ ہونگے جیسے شفاعت۔ اور مقصود اس سے قیامت کے دن کے ثمرات اعمالِ خیر کے اکتساب پر قادر نہ ہونے کا یاد دلانا ہے۔

ف۴ یہ آیت ملقب بہ آیۃ الکرسی ہے۔

(٣٢ع٥ ۱)

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ
مملوک ہیں سب جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں ایسا کون شخص ہے جو اس کے

یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
پاس (کسی کی) سفارش کر سکے بدون اس کی اجازت کے ف۱ وہ جانتا ہے اُن کے تمام حاضر و

اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ
غائب حالات کو اور وہ موجودات اس کے معلومات میں سے کسی چیز کو

مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ
اپنے احاطہ علمی میں نہیں لا سکتے مگر جس قدر علم دینا وہی چاہے ۔ اس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ
کو اپنے اندر لے رکھا ہے ف۲ اور اللہ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی ۔ اور وہ عالی شان

الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ قَدْ تَّبَیَّنَ
عظیم الشان ہے ۔ دین میں زبردستی (کا فی نفسہ کوئی موقع) نہیں کیونکہ ف۳ ہدایت یقیناً

الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ
گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے سو جو شخص شیطان سے بد اعتقاد ہو

وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ
اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ خوش اعتقاد ہو (یعنی اسلام قبول کرلے) تو اس نے بڑا مضبوط

الْوُثْقٰی ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۵۶﴾
حلقہ تھام لیا ۔ جس کو کسی طرح شکستگی نہیں (ہو سکتی) ف۴ اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والے ہیں (اور) خوب جاننے والے ہیں

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ
اللہ تعالیٰ ساتھی ہے ان لوگوں کا جو ایمان لائے اُن کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر یا بچا کر

الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ۬ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا
نورِ (اسلام) کی طرف لاتا ہے اور جو لوگ کافر ہیں اُن کے

اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ
ساتھی شیاطین ہیں (انسی یا جنی) وہ اُن کو نورِ (اسلام) سے نکال کر یا بچا کر

النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
(کفر کی) تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں ۔ ایسے لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں ۔

ف۱
قیامت میں انبیاء و اولیاء گنہگاروں کی شفاعت کریں گے وہ اول حق تعالیٰ کی مرضی پا لیں گے جب شفاعت کریں گے +

ف۲
کرسی ایک جسم ہے ۔ عرش سے چھوٹا اور آسمانوں سے بڑا +

ف۳
اوپر آیت وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ میں رسالت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ۔ اور آیۃ الکرسی میں توحید حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی مذکور ہوئی ہے اور یہی دو امر اصل الاصول ہیں اسلام کے ۔ تو اُن کے ثبات سے دین اسلام کی حقانیت بھی لازمی طور پر ثابت ہو گئی ۔ اس آیت میں اسی پر تفریع کر کے اسلام کا محل اکراہ نہ ہونا ارشاد فرماتے ہیں +

ف۴
اسلام کو محفوظ پکڑنے والا چونکہ ہلاکت و خسران سے محفوظ رہتا ہے اس لئے اس کو ایسے شخص سے تشبیہ دی جو کسی مضبوط رسی کا حلقہ ہاتھ میں مضبوط تھام کر گرنے سے محفوظ رہتا ہے +
فائدہ ۔ اگر مرتد پر یا کافر حربی پر بوجہ خفاء دلیل کے اکراہ کیا جاوے ۔ جیسا کہ شریعت میں حکم ہے ۔ تو یہ نفی اکراہ فی نفسہٖ کے معارض نہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ

(اور) یہ لوگ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے۔ (اے مخاطب) تجھ کو اُس شخص کا قصّہ تحقیق نہیں ہُوا

اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ

(یعنی نمرود کا) جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مباحثہ کیا تھا اپنے پروردگار کے (وجود کے) بارہ میں اس وجہ سے کہ

اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ

خدائے تعالیٰ نے اس کو سلطنت دی تھی جب ابراہیمؑ نے فرمایا کہ میرا پروردگار ایسا ہے کہ وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے

قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ

کہنے لگا کہ میں بھی جلاتا ہوں اور مارتا ہوں۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا

آفتاب کو (روز کے روز) مشرق سے نکالتا ہے تُو (ایک ہی دن) مغرب سے نکال دے۔ اس پر

مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا

متحیّر رہ گیا وہ کافر (اور کچھ جواب نہ بن آیا) اور اللہ تعالیٰ (کی عادت ہے کہ) ایسے بے جا

يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵۸﴾ ۚ اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ

راہ پر چلنے والوں کو ہدایت نہیں فرماتے یا تم کو اس طرح کا قصّہ بھی معلوم ہے جیسے ایک شخص تھا

عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ

کہ ایک بستی پر ایسی حالت میں اس کا گزر ہُوا کہ اس کے مکانات اپنی چھتوں پر گر گئے تھے ۲ کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ

قَالَ اَنّٰى يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ

اس بستی (کے مُردوں) کو اس کے مرے پیچھے کس کیفیت سے زندہ کریں گے،

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ

سو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو برس تک مُردہ رکھا پھر اس کو زندہ کر اٹھایا، (اور پھر)

قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ

پوچھا کہ تو کتنی مدّت اس حالت میں رہا اس شخص نے جواب دیا کہ ایک دن رہا ہوں گا یا ایک

بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ

دن سے بھی کم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تو سو برس رہا ہے ۳ تو اپنے کھانے

فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ

(کی چیز) اور پینے (کی چیز) کو دیکھ لے کہ نہیں سڑی گلی - (اور دوسرے) اپنے

ربع ۳۴ ۲

ف۱ روح المعانی میں بروایت حاکم حضرت علیؓ سے اور بروایت اسحٰق بن بشر حضرت ابن عباسؓ و عبداللہؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ بزرگ عزیر علیہ السلام ہیں۔

ف۲ یعنی پہلے چھتیں گریں پھر ان پر دیواریں گر گئیں مراد یہ کہ کسی حادثے سے وہ بستی بالکل ویران ہو گئی تھی اور سب آدمی مر مرا گئے تھے۔

ف۳ یہ تو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں مُردوں کو جلا دینگے۔ مگر اس وقت کے جلانے کا جو خیال غالب ہُوا تو بوجہ امر عجیب ہونے کے ایک حیرت سی دل پر غالب ہو گئی اور چونکہ اللہ تعالیٰ ایک کام کو کئی طرح کر سکتے ہیں۔ اس لئے طبیعت اس کی جویاں ہوئی کہ خدا جانے جلانا کس صورت سے ہوگا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ اس کا تماشا ان کو دنیا میں ہی دکھلا دیں تا کہ ایک نظیر کے واقع ہو جانے سے لوگوں کو زیادہ ہدایت ہو۔

٦ حرکتوں والی مدّ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِّ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ

گدھے کی طرف نظر کر اور تاکہ ہم تجھ کو ایک نظیر لوگوں کے لئے بنا دیں

وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا

اور (اس گدھے کی) ہڈیوں کی طرف نظر کر کہ ہم اُن کو کس طرح ترکیب دیئے دیتے ہیں پھر اُن پر گوشت چڑھا

لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ

دیتے ہیں پھر جب یہ سب کیفیت اس شخص کو واضح ہوگئی تو کہہ اٹھا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ بے شک

عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٥٩﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔ ف۱ اور اس وقت کو یاد کرو جبکہ ابراہیمؑ نے عرض کیا کہ

اَرِنِىْ كَيْفَ تُحْىِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ

اے میرے پروردگار مجھ کو دکھلا دیجئے کہ آپ مُردوں کو کس کیفیت سے زندہ کریں گے ارشاد فرمایا کیا تم یقین نہیں لائے

قَالَ بَلٰى وَلٰـكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ ؕ قَالَ فَخُذْ

انہوں نے عرض کیا کہ یقین کیوں نہ لاتا بلکن اس غرض سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے قلب کو سکون ہو جاوے ف۲ ارشاد

اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ

ہوا کہ اچھا تو تم چار پرندے لو پھر اُن کو (پال کر) اپنے لئے ہلا لو پھر ہر پہاڑ پر اُن میں

اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ

کا ایک ایک حصّہ رکھ دو (اور) پھر اُن سب کو بلاؤ (دیکھو) تمہارے

ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

پاس سب دوڑے دوڑے چلے آویں گے اور خوب یقین رکھو اس بات کا کہ حق تعالیٰ زبردست

حَكِيْمٌ ﴿٢٦٠﴾ ع مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ

ہیں حکمت والے ہیں ف۳ جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں اُن کے خرچ کئے

سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ

ہوئے مالوں کی حالت (عند اللہ) ایسی ہے جیسے ایک دانہ کی حالت جس سے (فرض کرو) سات

فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ

بالیں جمیں (اور) ہر بال کے اندر سو دانے ہوں اور یہ افزونی خدائے تعالیٰ جس کو

لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾ اَلَّذِيْنَ

چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں جاننے والے ہیں۔ ف۴ جو لوگ

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ اُن کی حیرت کا جواب اس مجموعی کیفیت سے دینا اسکی وجہ احقر کے ذوق میں یہ ہے کہ محل حیرت یعنی احیاء یوم البعث مشتمل ہے چند اجزاء پر اوّل خود زندہ کرنا دوسرے مدتِ طویل کے بعد زندہ کرنا تیسرے خاص کیفیت سے زندہ کرنا چوتھے اس مدت تک روح کا باقی رکھنا پانچویں بعد بعث کے برزخ میں رہنے کی مدت معلوم نہ ہونا جزوِ اوّل پر خود اُنکے زندہ کرنے اور انکے گدھے میں جان ڈالنے سے دلالت کی گئی اور دوسرے جزو کے اثبات کے لئے ان کو سو برس تک مُردہ رکھنا تیسرا جزو خود گدھا اُنکے سامنے زندہ کرکے دکھلا دیا چوتھے جزو کا نمونہ طعام و شراب کا باقی رکھنا اور خود انکے بدن کا باقی رکھنا دکھلا دیا جو بالاولیٰ امکان بقاء روح پر دال ہے کیونکہ بدن و طعام و شراب بوجہ اشتمال عناصر کے بہ نسبت روح کے تغیر و فساد کے زیادہ قابل ہیں۔ اور پانچویں امر کی نظیر ان کے جواب میں یَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ کہنا ہے۔ جیسا بعینہٖ یہی جواب بعض اہلِ محشر دیں گے۔ ۳۵ ع ۳ ٣

ف۲ یعنی زندہ کرنے کا تو یقین ہے مگر عقلاً اسکی مختلف کیفیتیں ممکن ہیں۔ ان میں سے معلوم نہیں کون کیفیت ہوگی ف۳ اس واقعہ کو دکھلا کر اللہ تعالیٰ نے کیفیتِ احیاء یوم قیامت کی بتلادی کہ اسی طرح اول اجزاء بدنیہ مختلف مقامات سے جمع ہو کر اجساد تیار ہونگے پھر ان میں روح پڑ جاویگی ف۴ نیک کام میں خرچ کرنا باعتبار نیت کے تین قسم کا ہے ایک نمائش کے ساتھ اس کا کچھ ثواب نہیں۔ دوسرے ادنےٰ درجہ کے اخلاص کے ساتھ اس کا ثواب دس حصہ ملتا ہے تیسرے زیادہ اخلاص یعنی اسکے اوسط یا اعلیٰ درجہ کیساتھ۔ اس کے لئے اس آیت میں وعدہ ہے دس سے زیادہ سات سو تک علیٰ حساب تفاوت المراتب۔ اور اوپر ایک آیت میں اس سات سو کے وعدہ کے بعد اور زیادہ کا بھی وعدہ ہوگیا ہے۔

يُنْفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا

اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد

يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ

نہ تو (اُس پر) احسان جتلاتے ہیں اور نہ (برتاؤ سے) اُس کو آزار پہنچاتے ہیں ف۱ اُن لوگوں کو اُن کے اعمال

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

کا ثواب ملے گا اُن کے پروردگار کے پاس - اور نہ ان پر کوئی خطرہ ہوگا اور نہ وہ مغموم

يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ

ہوں گے (ناداری کے وقت) مناسب بات کہہ دینا اور درگزر کرنا (ہزار درجہ) بہتر ہے ایسی خیرات

صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿٢٦٣﴾

(دینے) سے جس کے بعد آزار پہنچایا جاوے اور اللہ تعالیٰ غنی ہیں حلیم ہیں۔ ف۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ

اے ایمان والو تم احسان جتلا کر یا ایذا پہنچا کر اپنی خیرات کو برباد

بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ

مت کرو جس طرح وہ شخص جو اپنا مال خرچ کرتا ہے (محض) لوگوں

النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

کو دکھلانے کی غرض سے اور ایمان نہیں رکھتا اللہ پر اور یوم قیامت پر

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ

سو اس شخص کی حالت ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر (ہو) جس پر کچھ مٹی آگئی ہو پھر

وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى

اس پر زور کی بارش پڑ جاوے سو اس کو بالکل صاف کردے ایسے لوگوں کو اپنی کمائی ذرا بھی

شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

ہاتھ نہ لگے گی اور اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو (جنت کا) رستہ

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ

نہ بتلاویں گے ف۳ اور اُن لوگوں کے خرچ کئے ہوئے مال کی حالت جو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کی غرض سے اور اس غرض سے کہ اپنے نفسوں (کو اس عمل شاق کا خوگر بنا کر اُن) میں

ف۱

برتاؤ سے آزار پہنچانا یہ کہ مثلاً اپنے احسان کی بنا پر اس کے ساتھ تحقیر سے پیش آوے اس سے دوسرا آزار پاتا ہے اور آزار پہنچانا حرام اور موجبِ عذاب ہے احسان جتلانا بھی اس میں آ گیا ہے۔

ف۲

ناداری کی قید اس لئے لگائی کہ استطاعت کے وقت حاجتمند کی اعانت نہ کرنا خود بُرا ہے اس کو بہتر کیوں کہا جاتا البتہ ناداری کے وقت نرمی سے جواب دے دینا اور سائل کی سختی کو ٹال دینا چونکہ موجبِ ثواب ہے اس لئے اس کو خیر فرمایا گیا۔

ف۳

معلوم ہوتا ہے کہ انفاق کے لئے ایمان کے ساتھ ایک شرطِ صحت اخلاص بھی ہے، اور ترک من واذیٰ شرطِ بقا ہے اس لئے منافق اور مرائی کے انفاق کو باطل کہا گیا کہ اس میں شرطِ صحت مفقود ہے اور منّ واذیٰ کو بھی مبطل کہا گیا کہ اس میں شرطِ بقاء مفقود ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ

کہ اس پر زور کی بارش پڑی ہو۔ پھر وہ دُونا پختگی پیدا کریں مثل حالت ایک باغ کے ہے جو کسی ٹیلے پر ہو

اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ

(رچوگنا) پھل لایا ہو اور اگر ایسے زور کا مینہ نہ پڑے تو ہلکی پھوار بھی اس کو کافی ہے

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ

اور اللہ تعالےٰ تمہارے کاموں کو خوب دیکھتے ہیں بھلا تم میں سے کسی کو یہ بات پسند

اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ

ہے کہ اس کا ایک باغ ہو کھجوروں کا اور انگوروں کا اس کے

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ

(درختوں کے) نیچے نہریں چلتی ہوں اس شخص کے یہاں اس باغ میں اور بھی ہر قسم

الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ

کے (مناسب) میوے ہوں اور اُس شخص کا بڑھاپا آگیا ہو اور اس کے اہل و عیال بھی ہوں

ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ

جن میں (کمانے کی) قوت نہیں۔ سو اس باغ پر ایک بگولا آوے جس میں آگ (کا مادّہ)

فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ

ہو پھر وہ باغ جل جاوے۔ اللہ تعالےٰ اسی طرح نظائر بیان فرماتے ہیں تمہارے

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

لئے تاکہ تم سوچا کرو ف۱ اے ایمان والو (نیک کام میں)

اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ

خرچ کیا کرو عمدہ چیز کو اپنی کمائی میں سے اور اس میں سے جو کہ

اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا

ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کیا ہے اور ردی (ناکارہ) چیز کی

الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ

طرف نیت مت لے جایا کرو۔ کہ اس میں سے خرچ کرو۔ حالانکہ تم کبھی اس کے لینے والے نہیں۔

اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

ہاں مگر چشم پوشی کر جاؤ (تو اور بات ہے) ف۲ اور یقین کر رکھو کہ اللہ تعالےٰ

ف۱ ظاہر بات ہے کہ کسی کو اپنے لئے یہ بات پسند نہیں آ سکتی پس جب تم اس مثال کے واقعہ کو پسند نہیں کرتے تو ابطال طاعات کو کیسے گوارا کرتے ہو؟

ف۲ یہ اُس شخص کے لئے ہے جس کے پاس عمدہ چیز ہو، اور پھر نکمّی چیز خرچ کرے اور جس کے پاس اچھی چیز ہو ہی نہیں وہ اس ممانعت سے بَری ہے۔ اور اس کی وہ بڑی مقبول ہے۔

۳۶ ع ۴

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ

کسی کے محتاج نہیں تعریف کے لائق ہیں۔ شیطان تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے ف۱ اور تم کو بُری بات

يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً

(یعنی بخل) کا مشورہ دیتا ہے اور اللہ تم سے وعدہ کرتا ہے اپنی طرف سے گناہ

مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾ ۖ يُّؤْتِي

معاف کر دینے کا اور زیادہ دینے کا اور اللہ تعالیٰ وسعت والے ہیں خوب جاننے والے ہیں ف۲ دین کا فہم

الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ

جس کو چاہتے ہیں دے دیتے ہیں اور (سچ تو یہ ہے کہ) جس کو دین کا فہم مل جاوے

فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ

اُس کو بڑی خیر کی چیز مل گئی اور نصیحت وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل والے

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ

ہیں (یعنی جو عقل صحیح رکھتے ہیں) اور تم لوگ جو کسی قسم کا خرچ کرتے ہو یا کسی

اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۗ

طرح کی نذر مانتے ہو سو حق تعالیٰ کو یقیناً سب کی اطلاع ہے،

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ اِنْ تُبْدُوا

اور بے جا کام کرنے والوں کا کوئی ہمراہی (اور حمایتی نہ) ہوگا ف۳ اگر تم ظاہر کرکے دو صدقوں

الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَ

کو تب بھی اچھی بات ہے اور اگر اُن کا اخفا کرو اور

تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَيُكَفِّرُ

فقیروں کو دے دو تو یہ اخفا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ

عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

(اس کی برکت سے) تمہارے کچھ گناہ بھی دور کر دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے کاموں کی خوب خبر

خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

رکھتے ہیں۔ ف۴ ان (کافروں) کو ہدایت پر لے آنا کچھ آپ کے ذمّہ (فرض واجب) نہیں ولیکن خدا تعالیٰ

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ

جس کو چاہیں ہدایت پر لے آویں اور (اے مسلمانو) جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اپنے فائدہ

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی اگر خرچ کروگے یا اچھا مال خرچ کروگے تو محتاج ہو جاؤ گے۔

ف۲ حاصل آیت کا یہ ہوا کہ ایسے انفاق میں ضرر تو بالکل نہیں اور نفع ہر طرح کا ہے، کہ مغفرت بھی ملے اور فضل بھی پس مقتضائے فہم یہی ہے کہ ایسی حالت میں شیطانی وسوسہ کو ہرگز قبول نہ کرے اور اگر ظاہراً اور یقیناً محتاجی کے اسباب و قرائن موجود ہوں تو شریعت خود ایسے شخص کو تطوعات صدقات و تبرعات سے روکتی ہے اور ایسے شخص کے خرچ نہ کرنے کو بخل بھی نہیں کہہ سکتے۔

ف۳ بے جا کام کرنے والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو ضروری شرائط کا لحاظ نہیں کرتے بلکہ احکام کی مخالفت کرتے ہیں ان کو صریحاً وعید سنادی۔

ف۴ یہ آیت فرض اور نفل سب صدقات کو شامل ہے اور سب میں اخفا ہی افضل ہے اور مراد افضلیت اخفا سے آیت میں افضلیت فی نفسہٖ ہے، پس اگر کسی مقام پر کسی عارض سے مثلاً رفع تہمت یا امید اقتدا، وغیرہ ذالک اظہار کو ترجیح ہو جاوے تو افضلیت فی نفسہٖ کے منافی نہیں۔ اور یہ جو کہا کچھ گناہ تو وجہ اس کی یہ ہے کہ ایسے حسنات سے صرف صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔

فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ

کی غرض سے کرتے ہو اور تم اور کسی غرض سے خرچ نہیں کرتے بجز رضا جوئی ذات پاک

اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ

حق تعالیٰ کے ۔ اور (نیز) جو کچھ مال خرچ کر رہے ہو یہ سب (یعنے اس کا ثواب) پورا پورا تم کو مل جاوے گا اور

لَا تُظْلَمُوْنَ ۝۲۷۲ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا

تمہارے لئے اس میں ذرا کمی نہ کی جاوے گی۔ ف۱ (صدقات) اصل حق اُن حاجتمندوں کا ہے جو مقید ہو گئے ہوں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي

اللہ کی راہ میں ف۲ (اور اسی وجہ سے) وہ لوگ کہیں ملک میں چلنے پھرنے کا (عادۃً) امکان نہیں رکھتے ۔ (اور)

الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ

ناواقف اُن کو تونگر خیال کرتا ہے اُن کے سوال سے بچنے کے سبب

التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ

سے (البتہ) تم اُن کو اُن کے طرز سے پہچان سکتے ہو (کہ فقر و فاقہ سے چہرہ پر اثر ضرور آجاتا ہے)

اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

وہ لوگوں سے لپٹ کر مانگتے نہیں پھرتے ۔ اور جو مال خرچ کرو گے ۔ بے شک حق تعالےٰ کو اُس کی

بِهٖ عَلِيْمٌ ۝۲۷۳ ع اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

خوب اطلاع ہے جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو رات میں اور دن میں

بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ

(یعنی بلا تخصیص اوقات) پوشیدہ اور آشکارا (یعنی بلا تخصیص حالات) سو ان

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

لوگوں کو ان کا ثواب ملے گا اپنے رب کے پاس ۔ اور نہ اُن پر کوئی خطرہ ہے

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۲۷۴ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا

اور نہ وہ مغموم ہوں گے ۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں نہیں کھڑے ہونگے

لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ

(قیامت میں قبروں سے) مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے ایسا شخص جس کو شیطان

الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا

خبطی بنا دے لپٹ کر (یعنی حیران و مدہوش) یہ (سزا) اس لئے ہوگی کہ اُن لوگوں نے کہا تھا کہ

ف۱ یعنی تم کو اپنے عوض سے مطلب رکھنا چاہیئے ۔ اور عوض ہر حال میں ملے گا پھر تم کو اس سے کیا بحث کہ ہمارا صدقہ مسلمان ہی کو ملے کافر کو نہ ملے ۔ خلاصہ یہ کہ نیت بھی تمہاری اصل میں اپنے ہی نفع حاصل کرنے کی ہے اور واقع میں بھی حاصل خاص تم ہی کو ہوگا پھر ان پر نظر کیوں کی جاتی ہے کہ یہ نفع خاص اسی طریق سے حاصل کیا جاوے کہ مسلمان ہی کو صدقہ دیں کافر کو نہ دیں؟ اور جاننا چاہیئے کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ تیرا کھانا خاص متقی کھایا کریں تو مراد اس سے طعام دعوت ہے ۔ اور اس آیت میں طعام حاجت مراد ہے پس تعارض کا شبہہ نہ کیا جائے ۔

ع ۷ ‏ ۳۷ ‏ ۵

ف۲ یعنی دین کی خدمت میں اور جاننا چاہیئے کہ ہمارے ملک میں اس آیت کے مصداق سب سے زیادہ حضرات ہیں جو علوم دینیہ کی اشاعت میں مشغول ہیں ۔

وقف منزل

۶ حرکتوں والی مدِ لازم ‏ ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ‏ ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ

بیع بھی تو مثل سود کے ہے ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال فرمایا ہے

وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۚ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ

اور سود کو حرام کر دیا ہے ۔ پھر جس شخص کو اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت پہنچی اور

فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۗ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۗ وَمَنْ

وہ باز آگیا تو جو کچھ پہلے (لینا) ہو چکا ہے وہ اسی کا رہا اور (باطنی) معاملہ اس کا خدا کے حوالہ رہا اور جو شخص

عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾

پھر عود کرے تو یہ لوگ دوزخ میں جاویں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ وَ

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں ف۱ اور صدقات کو بڑھاتے ہیں ف۲ اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ

پسند نہیں کرتے کسی کفر کرنے والے کو (اور) کسی گناہ کے کام کرنے والے کو بیشک

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے اور (بالخصوص) نماز کی

الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ

پابندی کی اور زکوٰۃ دی اُن کے لئے اُن کا ثواب ہوگا اُنکے پروردگار

رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾

کے نزدیک اور (آخرت میں) اُن پر کوئی خطرہ نہیں ہوگا اور نہ وہ مغموم ہوں گے ۔ ف۳

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایا ہے

مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ

اس کو چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو پھر اگر تم اس پر عمل نہ

تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ

کرو گے تو اشتہار سن لو جنگ کا اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے (یعنی تم پر

وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ

جہاد ہوگا) اور اگر تم توبہ کرلو گے تو تم کو تمہارے اصل اموال مل جاویں گے ۔ نہ تم کسی پر ظلم کرنے

وقف لازم

ف۱
کبھی تو دنیا ہی میں سب برباد ہو جاتا ہے۔ ورنہ آخرت میں تو یقینی بربادی ہے کیونکہ وہاں اس پر عذاب ہوگا۔

ف۲
کبھی تو دنیا میں بھی۔ ورنہ آخرت میں تو یقیناً بڑھتا ہے کیونکہ اس پر بہت سا ثواب ملے گا۔ جیسا اُوپر آیات میں مذکور ہوا۔

ف۳
اُوپر کی آیات میں سُود خوار کا قول انما البیع مثل الربوا اُن کے کفر پر دلالت کرتا ہے اُسکے مقابل میں اس آیت میں اٰمَنُوْا لایا گیا اور وہاں اُن کی بدعملی سُود کی مذکور تھی جس سے ان لوگوں کا راغب الی الدنیا ہونا بھی مفہوم ہوتا تھا۔ یہاں اُن کی خوش عملی اجمالاً عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سے اور تفصیلاً راغب الی اللہ ہونا اَقَامُوا الصَّلٰوةَ سے اور بجائے مال سُود حاصل کرنے کے بالعکس مال کا خرچ کرنا اٰتَوُا الزَّكٰوةَ سے مذکور ہے اور ظاہر ہے کہ ان مقابلوں کی رعایت سے کلام میں کس قدر حُسن و خُوبی آگئی۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ● ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	● اخفاء اور غنۃ کی جگہ (٢-حرکتیں)	● تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
● ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ● ٢ حرکتوں والی مد	● ادغام اور نا قابلِ تلفظ	● قلقلہ

وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ

پاؤ گے اور نہ تم پر کوئی ظلم کرنے پائے گا - ف۱ اور اگر تنگدست ہو تو مہلت دینے کا حکم ہے آسودگی تک

اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

اور یہ (بات) کہ معاف ہی کر دو اور زیادہ بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم کو (اس کے

تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى

ثواب کی) خبر ہو ف۲ اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ تعالیٰ کی پیشی میں لائے

اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ

جاؤ گے - پھر ہر شخص کو اس کا کیا ہوا (بدلہ) پورا پورا ملے گا اور اُن

لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا - اے ایمان والو! جب معاملہ کرنے لگو

تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ

اُدھار کا ف۳ ایک میعاد معین تک (کیلئے) تو اس کو لکھ لیا کرو

وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ

اور یہ ضرور ہے کہ تمہارے آپس میں (جو) کوئی لکھنے والا (ہو وہ) انصاف کے ساتھ لکھے اور لکھنے والا

كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ

لکھنے سے انکار بھی نہ کرے - جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو (لکھنا) سکھلا دیا اس کو چاہیئے کہ لکھ دیا کرے

وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ

اور وہ شخص لکھوا دے جس کے ذمہ وہ حق واجب ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو اس کا پروردگار

رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ

ہے ڈرتا رہے اور اس میں سے ذرہ برابر (بتلانے میں) کمی نہ کرے - پھر جس شخص کے ذمہ حق واجب

عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ

تھا وہ اگر خفیف العقل ہو یا ضعیف البدن ہو یا خود لکھانے کی قدرت نہ

اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا

رکھتا ہو ف۴ تو اس کا کارکن ٹھیک ٹھیک طور پر لکھا دے اور دو شخصوں کو اپنے

شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا

مردوں میں سے گواہ (بھی) کر لیا کرو ف۵ پھر اگر وہ دو گواہ مرد

ف۱
اس آیت میں جو یہ فرمایا ہے کہ اگر تم توبہ کرو تو تمہارا راس المال تمہیں ملے گا - اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ نہ کرنے کی صورت میں راس المال بھی نہ ملے گا -

ف۲
مفلس کو مہلت دینا واجب ہے - جب اس کو گنجائش ہو پھر مطالبہ کی اجازت ہے -

ع ۳۸ ۸ ۶

ف۳
خواہ دام اُدھار ہو یا جو چیز خریدنا ہو وہ اُدھار ہو -

ف۴
مثلاً گونگا ہے اور لکھنے والا اس کا اشارہ نہیں سمجھتا - یا مثلاً دوسرے ملک کا رہنے والا ہے اور زبان غیر رکھتا ہے اور لکھنے والا اس کی بولی نہیں سمجھتا -

ف۵
شرعاً اصل مدار ثبوت دعویٰ کا یہی گواہ ہے - گو دستاویز نہ ہو اور خالی دستاویز بدون گواہوں کے ایسے معاملات میں حجت اور معتبر نہیں - دستاویز لکھنا صرف یادداشت کی آسانی کے لئے ہے کہ اس کا مضمون سُن کر طبعی طور پر اکثر واقعہ یاد آجاتا ہے -

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ

(میسّر) نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (گواہ بنالی جاویں) ایسے گواہوں میں سے جن کو تم

الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا

پسند کرتے ہو تاکہ ان دونوں عورتوں میں سے کوئی ایک بھی بھول جاوے تو اُن میں ایک دوسری

الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا

کو یاد دلادے۔ اور گواہ بھی انکار نہ کیا کریں (جب گواہ بننے کیلئے) بلاتے جایا کریں۔ اور تم

تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى

اس (دَین) کے (بار بار) لکھنے سے اکتایا مت کرو خواہ وہ (معاملہ) چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔

اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ

یہ لکھ لینا انصاف کا زیادہ قائم رکھنے والا ہے اللہ کے نزدیک اور شہادت کا زیادہ درست رکھنے والا

وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً

ہے اور زیادہ سزاوار ہے اس بات کا کہ تم (معاملہ کے متعلق) کسی شبہ میں نہ پڑو مگر یہ کہ کوئی سودا

حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

دست بدست ہو جس کو باہم لیتے دیتے ہو تو اس کے نہ لکھنے میں تم پر

جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ

کوئی الزام نہیں اور (اتنا تمہیں بھی ضرور کرلیا کرو کہ) خرید و فروخت کے وقت گواہ کرلیا کرو

وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ۬ وَاِنْ

اور کسی کاتب کو تکلیف نہ دی جاوے اور نہ کسی گواہ کو اور اگر تم ایسا کروگے

تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

تو اس میں تم کو گناہ ہوگا اور خدا سے ڈرو اور اللہ تعالےٰ (کا تم پر احسان ہے

وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾

کہ) تم کو تعلیم فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سب چیزوں کے جاننے والے ہیں۔ ف۱

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا

اور اگر تم کہیں سفر میں ہو اور (وہاں) کوئی کاتب نہ پاؤ سو رہن رکھنے

فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا

کی چیزیں (ہیں) جو قبضہ میں دے دی جائیں ف۲ اور اگر ایک دوسرے کا اعتبار کرتا ہو تو جس شخص کا اعتبار

ف۱

لکھنے میں تین فائدے فرمائے اوّل کا حاصل یہ ہے کہ ایک کا حق دوسرے کے پاس نہ جائے گا، نہ رہے گا۔ دوسرے کا حاصل یہ ہے کہ گواہوں کو آسانی ہوگی، تیسرے کا حاصل یہ ہے کہ اہل معاملہ کا جی صاف رہے گا تینوں فائدوں کا الگ الگ ہونا ظاہر ہے۔ اور ان فوائد کا اس طرح بیان کرنا قرینہ ہے کتابت کے مستحب ہونے کا اسی طرح گواہ کرنا بھی مستحب ہے البتہ ضرر پہنچانا کاتب اور گواہ کو حرام ہے۔ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ اس کا صریح قرینہ ہے۔ اور یہ جو فرمایا کہ نہ لکھنے میں الزام نہیں تو مراد یہ ہے کہ دُنیا کی مضرت نہیں ورنہ گناہ تو کسی معاملہ کے نہ لکھنے میں نہیں ہے +

ف۲

جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ رہن جس طرح سفر میں جائز ہے حضر میں بھی جائز ہے یہاں ذکر میں تخصیص سفر کی اس وجہ سے ہے کہ سفر میں اس کی ضرورت بہ نسبت حضر کے زیادہ پڑیگی۔

مسئلہ۔ جو چیز رہن رکھی جاوے اس پر جب تک مرتہن کا قبضہ نہ ہوجائے وہ رہن نہیں ہوتا ۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفّظ	قلقلہ

فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ

کر لیا گیا ہے (یعنی مدیون) اس کو چاہیئے کہ دوسرے کا حق (پورا پورا) ادا کر دے اور اللہ تعالیٰ سے جو کہ اس کا

رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا

پروردگار ہے ڈرے اور شہادت کا اخفا مت کرو اور جو شخص اس کا اخفا کرے گا

فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٣﴾

اس کا قلب گنہگار ہوگا اور اللہ تعالیٰ تمہارے کیئے ہوئے کاموں کو خوب جانتے ہیں ف۱

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَ

اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں اور

اِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ

جو باتیں تمہارے نفسوں میں ہیں اُن کو اگر تم ظاہر کرو گے یا کہ پوشیدہ رکھو گے حق تعالیٰ تم سے حساب لیں گے ف۲

بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ

پھر (بجز کفر و شرک کے) جس کے لئے منظور ہوگا بخش دیں گے اور جس کو منظور ہوگا

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾

سزا دیں گے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

اعتقاد رکھتے ہیں رسول (صلعم) اس چیز کا جو اُن کے پاس اُن کے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

اور مومنین بھی سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

اور اُس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کہ ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق

مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ

نہیں کرتے اور اُن سب نے یوں کہا کہ ہم نے (آپ کا ارشاد) سنا اور خوشی سے مانا ہم

رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ

آپ کی بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے پروردگار اور آپ ہی کی طرف (ہم سب کو) لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلف

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ

نہیں بناتا مگر اسی کا جو اس کی طاقت (اور اختیار) میں ہو۔ اس کو ثواب بھی اسی کا ملے گا جو ارادہ سے کرے

ع ۳۹ / ۷

ف۱ شہادت کا اخفاء دو طرح سے ہے ایک یہ کہ بالکل بیان نہ کرے۔ دوسرے یہ کہ غلط بیانی کرے۔ دونوں میں اصل واقعہ مخفی ہو گیا اور دونوں صورتیں حرام ہیں+ جب کسی حقدار کا حق بدون اس کی شہادت کے ضائع ہونے لگے اور وہ درخواست بھی کرے تو اس وقت ادائے شہادت سے انکار حرام ہے چونکہ ادائے شہادت واجب ہے لہٰذا اس پر اجرت لینا جائز نہیں۔ البتہ آمد و رفت کا خرچ اور خوراک بقدرِ حاجت صاحبِ معاملہ کے ذمہ ہے۔ اگر زیادہ آجائے تو بقیہ واپس کر دے۔

ف۲ مراد مَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ سے امورِ قلبیہ ہیں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ

اور اس پر عذاب بھی اسی کا ہوگا جو ارادہ کرے۔ ف۱ اے ہمارے رب ہم پر دارو گیر نہ فرمایئے اگر ہم

نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا

بھول جائیں یا چوک جائیں اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجیے

اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ

جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے بھیجے تھے۔ اے ہمارے

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ

رب اور ہم پر کوئی ایسا بار (دنیا یا آخرت کا) نہ ڈالیئے جس کی ہم کو سہار نہ ہو۔

وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ

اور درگزر کیجیئے ہم سے اور بخش دیجیئے ہم کو اور رحم کیجیئے ہم پر آپ ہمارے کارساز ہیں

مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٨٦ ع

(اور کارساز طرفدار ہوتا ہے) سو آپ ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجیئے۔ ف۲

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ آلِ عمران مدینہ میں نازل ہوئی اس میں ۲۰۰ آیتیں اور ۲۰ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

الٓمّٓ ۝١ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝٢

اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ اُن کے سوا کوئی قابل معبود بنانے کے نہیں اور وہ زندہ (جاوید) ہیں سب

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا

چیزوں کے سنبھالنے والے ہیں ف۳ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس قرآن بھیجا ہے۔ واقعیت کے ساتھ اس کیفیت

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝٣

سے کہ وہ تصدیق کرتا ہے اُن (آسمانی) کتابوں کی جو اس سے پہلے ہو چکی ہیں اور (اسی طرح) بھیجا تھا توریت اور انجیل کو

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝

اس کے قبل لوگوں کی ہدایت کے واسطے اور اللہ تعالیٰ نے بھیجے معجزات

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ

بیشک جو لوگ منکر ہیں اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے اُن کے لئے سزائے سخت

ف۱ یہاں جو ثواب وعقاب کا مدار کسب واکتساب پر رکھا مراد اس سے ثواب وعقاب ابتدائی ہے نہ بواسطہ تسبب یا ہبہ۔

ف۲ حدیث میں ہے کہ یہ سب دعائیں قبول ہوئیں۔

ف۳ حَیّ وَ قَیُّوم کے صفات لانے میں اشارہ ہے۔ معبودانِ باطلہ کے معبود نہ ہونے کی دلیل عقلی پر کیونکہ ان میں یہ صفتیں نہیں ہیں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ④ اِنَّ اللّٰهَ

ہے۔ اور اللہ تعالیٰ غلبہ اور قدرت والے ہیں اور بدلہ لینے والے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ

لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي

سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے (نہ کوئی چیز) زمین میں اور نہ (کوئی چیز)

السَّمَآءِ ⑤ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ

آسمان میں وہ ایسی ذات (پاک) ہے کہ تمہاری صورت (شکل) بناتا ہے ارحام میں

كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑥

جس طرح چاہتا ہے۔ کوئی عبادت کے لائق نہیں بجز اس کے وہ غلبہ والے ہیں اور حکمت والے ہیں

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ

وہ ایسا ہے جس نے نازل کیا تم پر کتاب کو ف۱ جس میں کا ایک حصّہ

اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ

وہ آیتیں ہیں جو کہ اشتباہ مراد سے محفوظ ہیں ف۲ اور یہی آیتیں اصلی مدار ہیں (اس) کتاب کا ف۳ اور دوسری آیتیں

مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ

ایسی ہیں جو کہ مشتبہ المراد ہیں۔ ف۴ سو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے اسی حصّہ کے پیچھے ہو لیتے ہیں

فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ

جو مشتبہ المراد ہے (دین میں) شورش ڈھونڈنے کی غرض سے

وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ؔۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ

اور اس کے (غلط) مطلب ڈھونڈھنے کی غرض سے۔ حالانکہ اُن کا (صحیح) مطلب بجز حق تعالیٰ کے کوئی

اِلَّا اللّٰهُ ؔۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ

اور نہیں جانتا۔ اور جو لوگ علم (دین) میں پختہ کار (اور فہیم) ہیں وہ یوں کہتے ہیں کہ

اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ

ہم اس پر (اجمالاً) یقین رکھتے ہیں۔ (یہ) سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں۔ اور نصیحت وہی لوگ قبول کرتے

اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑦ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا

ہیں جو کہ اہل عقل ہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو کج نہ کیجئے۔ بعد

بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ

اس کے کہ آپ ہم کو ہدایت کر چکے ہیں۔ اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت (خاصہ) عطا فرمایئے

ف۱ بعض منکرین توحید کا بعض کلمات موہمہ خلاف توحید سے استدلال ہوسکتا تھا چنانچہ بعض نصاریٰ نے لفظ روح اللہ اور کلمۃ اللہ سے جو کہ قرآن میں واقع ہوا ہے اپنے مدعا پر الزامی طور پر استدلال کیا تھا اس آیت میں اس شبہ کا جواب ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ایسے کلمات خفی المراد سے احتجاج درست نہیں۔ بلکہ مدار عقائد کا نصوص واضحہ ہیں۔ اور خفی المراد پر اجمالاً ایمان لے آنا واجب ہے زیادہ تفتیش کی اجازت نہیں۔

ف۲ یعنی ان کا مطلب ظاہر ہے۔

ف۳ یعنی غیر ظاہر المعنیٰ کو بھی ان ہی ظاہر المعنیٰ کے موافق بنایا جاتا ہے۔

ف۴ یعنی ان کا مطلب خفی ہے خواہ بوجہ مجمل ہونے کے خواہ اسی نص ظاہر المراد کے ساتھ تعارض ہونے کے۔

وقف النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

وقف لازم — وقف غفران

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ⑧ رَبَّنَآ اِنَّكَ

بلاشبہ آپ بڑے عطا فرمانے والے ہیں۔ ف۱ اے ہمارے پروردگار آپ

جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ

بلاشبہ تمام آدمیوں کو (میدانِ حشر میں) جمع کرنے والے ہیں اُس دن میں جس میں ذرا شک نہیں۔

اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ⑨ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بلاشبہ اللہ تعالےٰ خلاف کرتے نہیں وعدہ کو ف۲ بالیقین جو لوگ کفر کرتے ہیں ہرگز اُن

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ

کے کام نہیں آسکتے اُن کے مال (و دولت) اور نہ اُن کی اولاد اللہ تعالےٰ کے مقابلہ

مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ

میں ذرہ برابر بھی ف۳ اور ایسے لوگ جہنم کا سوختہ

النَّارِ ⑩ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ

ہوں گے۔ جیسا معاملہ تھا فرعون والوں کا اور اُن سے پہلے والے (کافر)

مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ

لوگوں کا کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلایا اس پر اللہ تعالیٰ نے اُن پر داروگیر فرمائی

اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ⑪

اُن کے گناہوں کے سبب اور اللہ تعالےٰ سخت سزا دینے والے ہیں۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ

آپ اُن کفر کرنے والوں سے فرما دیجئے کہ عنقریب تم (مسلمانوں کے ہاتھ سے) مغلوب کئے جاؤ گے اور (آخرت

اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ⑫ قَدْ كَانَ

میں) جہنم کی طرف جمع کر کے لے جائے جاؤ گے اور وہ جہنم ہے بُرا ٹھکانا ف۴ بیشک تمہارے لئے بڑا نمونہ

لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ

ہے دو گروہوں (کے واقعہ) میں جو کہ باہم ایک دوسرے سے متقابل ہوئے تھے۔ ف۵ ایک گروہ

تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ

تو اللہ کی راہ میں لڑتے تھے (یعنی مسلمان) اور دوسرا گروہ کافر لوگ تھے۔ یہ کافر

يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ

اپنے کو دیکھ رہے تھے کہ ان مسلمانوں سے کئی حصے (زیادہ) ہیں آنکھوں دیکھنا۔ اور اللہ تعالےٰ

ف۱ یہ حق پرستوں کا دوسرا کمال مذکور ہے کہ باوجود وصول الی الحق کے اُس پر نازاں نہیں۔ بلکہ حق تعالےٰ سے استقامت علی الحق کی دُعا کرتے ہیں۔

ع ۹

ف۲ یہاں تک محاجہ باللسان کا بیان تھا۔ آگے محاجہ بالسنان کا بیان اور یعنی شمشیر و زیر نگین ہونے کی وعید ہے جو صراحۃً اس آیت میں مذکور ہے۔ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ اور اس سے پہلے کی آیت بطور تمہید کے ہے۔

ف۳ مقابلہ میں کام آنے کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و عنایت کی ضرورت نہ ہو۔ اس کے عوض صرف مال و اولاد نافع اور کافی ہو جاوے دوسرے یہ کہ مال و اولاد اللہ تعالیٰ کے مقابل ہو کر ان کے عذاب سے بچا لیوے مقابلہ کا لفظ دونوں جگہ بولا جاتا ہے۔ سو آیت میں دونوں کی نفی کر دی گئی۔

ف۴ اُوپر کفار کے مغلوب ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ آگے اُس کی ایک کافی نظیر بطور دلیل کے ارشاد فرماتے ہیں۔

ف۵ بدر کی لڑائی میں۔

---

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اپنی امداد سے جس کو چاہتے ہیں قوت دے دیتے ہیں۔ (سو) بلاشک اس میں بڑی عبرت

لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿١٣﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ

ہے (دانش) بینش والے لوگوں کو۔ ف۱ خوشنما معلوم ہوتی ہے (اکثر) لوگوں

حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَ

کو محبت مرغوب چیزوں کی (مثلاً) عورتیں ہوئیں بیٹے ہوئے

الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

لگے ہوئے ڈھیر ہوئے سونے اور چاندی کے

وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ

نمبر (یعنی نشان) لگے ہوئے گھوڑے ہوئے (یا) دوسرے مواشی ہوئے اور

ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

زراعت ہوئی (لیکن) یہ سب استعمالی چیزیں ہیں دنیوی زندگانی کی اور انجام کار کی خوبی

حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٤﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ

تو اللہ ہی کے پاس ہے ف۲ آپ فرما دیجئے کیا میں تم کو ایسی چیز بتلا دوں جو (بدرجہا) بہتر

مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ

ہو ان چیزوں سے (سو سنو) ایسے لوگوں کے لئے جو (اللہ سے) ڈرتے ہیں ان کے مالک (حقیقی) کے

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

پاس ایسے ایسے باغ ہیں جن کے پائین میں نہریں جاری ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ

ان میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اور (ان کے لئے) ایسی بی بیاں ہیں جو صاف ستھری کی ہوئی ہیں اور (ان کیلئے)

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ

خوشنودی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ خوب دیکھتے (بھالتے) ہیں بندوں کو (یہ) ایسے لوگ (ہیں)

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے سو آپ ہمارے گناہوں کو

ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾ ۚ اَلصّٰبِرِيْنَ

معاف کر دیجئے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا لیجئے ف۳ (اور وہ لوگ) صبر کرنیوالے

ف۱ روایتوں میں آیا ہے کہ اس روز مسلمان تین سو تیرہ تھے اور کفار ایک ہزار تھے گویا کفار مسلمانوں سے تین حصے تھے۔ اس آیت میں اسی کثرت کو بیان فرمایا ہے کہ کفار آنکھوں سے مشاہدہ کرتے تھے کہ ہمارا گروہ زیادہ ہے مگر پھر بھی انجام دیکھ لیا کہ مسلمان ہی غالب رہے۔

ف۲ یہ جو فرمایا کہ ان چیزوں کی محبت خوشنما معلوم ہوتی ہے اس کا حاصل میرے ذوق میں یہ ہے کہ محبت و میلان غالب حالات میں موجب فتنہ ہو جانے کی وجہ سے ڈر کی چیز تھی۔ مگر اکثر لوگ اس کو سبب ضرر نہیں جانتے بلکہ اس میلان کو علی الاطلاق اچھا سمجھتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

ف۳ یہ جو کہا کہ ہم ایمان لے آئے سو آپ ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجئے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ بدون ایمان کے مغفرت نہیں ہوتی پس حاصل یہ ہوا کہ کفر جو مانع ابدی مغفرت کا ہے اس کو ہم مرتفع کر چکے۔ اب معاف کر دیجئے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَ

ہیں اور راست باز ہیں اور (اللہ کے سامنے) فروتنی کرنے والے ہیں اور (مال) خرچ کرنے والے ہیں اور

الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ

اخیر شب میں (اٹھ اٹھ کر) گناہوں کی معافی چاہنے والے ہیں ف۱ گواہی دی اللہ تعالیٰ نے اس کی کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ

بجز اس ذات کے کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں اور فرشتوں نے بھی اور اہل علم نے بھی اور معبود بھی وہ اس شان کے

قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ

ہیں کہ اعتدال کے ساتھ انتظام رکھنے والے ہیں ف۲ اُن کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں وہ زبردست

الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف

ہیں حکمت والے ہیں۔ بلاشبہ دین (حق اور مقبول) اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے

وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا

اور اہل کتاب نے جو اختلاف کیا (کہ اسلام کو باطل کہا) تو ایسی حالت کے بعد کہ ان کو دلیل پہنچ چکی تھی محض ایک

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ

دوسرے سے بڑھنے کے سبب سے ف۳ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کا انکار کرے گا۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت جلد اس کا حساب لینے والے

الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ

ہیں۔ پھر بھی اگر یہ لوگ آپ سے حجتیں نکالیں تو آپ فرما دیجئے کہ

وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ

(تم مانو یا نہ مانو) میں تو اپنا رُخ خاص اللہ کی طرف کر چکا اور جو میرے پیرو تھے وہ بھی۔ اور کہئے اہل کتاب سے

اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ

اور (مشرکین) عرب سے کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟

فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا

سو اگر وہ لوگ اسلام لے آویں تو وہ لوگ بھی راہ پر آجاویں گے اور اگر وہ لوگ روگردانی رکھیں تو

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾ ع

آپ کے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ خود دیکھ (اور سمجھ) لیں گے بندوں کو

النصف

ع ۱۱/۲ ۱۰

ف۱
اخیر شب کی تخصیص اس لئے ہے کہ اُس وقت اُٹھنے میں مشقّت بھی ہے اور وہ وقت قبولیت کا بھی ہے +

ف۲
قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ کی صفت غالباً اس لئے بڑھا دی کہ وہ ایسے نہیں کہ صرف اپنی تعظیم وعبادت ہی کراتے ہوں بلکہ وہ سب کے کام بھی بناتے ہیں ؛

ف۳
یعنی اسلام کے حق ہونے میں کوئی وجہ شبہ کی نہیں ہوئی بلکہ ان میں مادہ دوسروں سے بڑا بننے کا ہے۔ اور اسلام لانے میں یہ سرداری جو ان کو اب عوام پر حاصل ہے فوت ہوتی تھی۔ اس لئے اسلام کو قبول نہیں کیا۔ بلکہ اُلٹا اس کو باطل بتلانے لگے ؛

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ
بیشک جو لوگ کفر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ اور

يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ يَقْتُلُوْنَ
قتل کرتے ہیں پیغمبروں کو ناحق اور قتل کرتے ہیں وہ ایسے

الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ
شخصوں کو جو (افعال و اخلاق کے) اعتدال کی تعلیم دیتے ہیں۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
سو ایسے لوگوں کو خبر سنا دیجئے ایک سزائے دردناک کی (اور) یہ وہ لوگ ہیں کہ اُن کے سب

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۫ وَ مَا
اعمال (صالحہ) غارت ہوگئے دنیا میں اور آخرت میں ف۱ (اور سزا

لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا
کے وقت) اُن کا کوئی حامی و مددگار نہ ہوگا۔ (اے محمدؐ) کیا آپ نے ایسے لوگ نہیں دیکھے جن کو کتاب

نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ
(توراۃ) کا ایک کافی حصّہ دیا گیا ف۲ اور اسی کتاب اللہ کی طرف اس غرض سے اُن کو بلایا بھی

اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
جاتا ہے کہ وہ اُن کے درمیان فیصلہ کردے پھر (بھی) اُن میں سے بعض لوگ انحراف کرتے ہیں

وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ
بے رُخی کرتے ہوئے (اور) یہ اس سبب سے ہے کہ وہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ہم کو

تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَ
صرف گنتی کے تھوڑے دنوں تک دوزخ کی آگ لگے گی۔ اور

غَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾
اُن کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے اُن کی تراشی ہوئی باتوں نے سو اُن کا کیا (برا) حال ہوگا۔

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ
جبکہ ہم اُن کو اس تاریخ میں جمع کرلیں گے جس (کے آنے) میں ذرا شبہ

فِيْهِ ۣ وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا
نہیں اور (اس تاریخ میں) پورا پورا بدلہ مل جاوے گا ہر شخص کو جو کچھ اس نے (دنیا میں) کیا تھا اور

ف۱ دُنیا میں غارت ہونا یہ کہ اِن کے ساتھ معاملہ اہلِ اسلام کا سا نہ ہوگا اور آخرت میں یہ کہ اُن کی مغفرت نہ ہوگی۔

ف۲ اگر ہدایت کے طالب ہوتے تو وہ حصّہ اس غرض کی تکمیل کے لئے کافی تھا۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي

اُن شخصوں پر ظلم نہ کیا جائے گا ف (اے محمدؐ) آپ (اللہ تعالیٰ سے) یوں کہیے کہ اے اللہ مالک تمام ملک

الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ

کے آپ ملک جس کو چاہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں ملک لے لیتے ہیں

تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط

اور جس کو آپ چاہیں غالب کر دیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں پست کر دیتے ہیں

بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾

آپ ہی کے اختیار میں ہے سب بھلائی۔ بلاشبہ آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي

آپ رات (کے اجزا) کو دن میں داخل کر دیتے ہیں اور (بعض فصلوں میں) دن (کے اجزا) کو رات میں داخل

الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ

کر دیتے ہیں اور آپ جاندار چیز کو بے جان سے نکال لیتے ہیں (جیسے بیضہ سے بچہ) اور بے جان چیز کو جاندار سے

مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾

نکال لیتے ہیں (جیسے پرند سے بیضہ) اور آپ جس کو چاہتے ہیں بے شمار رزق عطا فرماتے ہیں۔ ف٢

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ

مسلمانوں کو چاہیئے کہ کفار کو (ظاہراً یا باطناً) دوست نہ بناویں ف٣ مسلمانوں (کی دوستی) سے

دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ

تجاوز کرکے ف٤ اور جو شخص ایسا (کام) کرے گا سو وہ شخص اللہ کے

مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ

ساتھ دوستی رکھنے کے کسی شمار میں نہیں۔ مگر ایسی صورت میں کہ تم اُن سے کسی قسم کا (قوی) اندیشہ رکھتے

تُقٰىةً ط وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ط وَاِلَى اللّٰهِ

ہو اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور خدا ہی کی طرف

الْمَصِيْرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ

لوٹ کر جانا ہے ف٥ آپ فرما دیجیے کہ اگر تم پوشیدہ رکھو گے اپنا مافی الضمیر یا اس کو ظاہر

اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ط وَيَعْلَمُ مَا فِي

کرو گے اللہ تعالیٰ اس کو (ہر حال میں) جانتے ہیں۔ اور وہ سب کچھ جانتے ہیں

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف١ اگلی آیت میں اُمتِ محمدیہ کے کفار پر غالب آنے کی پیشین گوئی کی طرف تعلیم مناجات کے عنوان میں اشارہ ہے جیسا شانِ نزول سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رُوم وفارس فتح ہو جانے کا وعدہ فرمایا تھا تو منافقین و یہود نے استبعاد و استہزا کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف٢ یعنی ہر طرح کی قدرت حاصل ہے سو ضعفاء کو قوت و سلطنت دے دینا کیا مشکل ہے۔ اس دعا میں ایک قسم کا استدلال ہے اس کے امکان پر اور دفع ہے استبعاد کفر کا۔ اور خیر کی تخصیص اس لئے مناسب ہوئی کہ یہاں مقصود خیر کا مانگنا ہے جیسے کوئی کہے کہ نوکر رکھنا آپ کے اختیار میں ہوتا ہے۔ اگرچہ نوکر کا موقوف کر دینا بھی اختیار میں ہوتا ہے۔

ف٣ اُوپر کفار کی مذمت مذکور تھی اس آیت میں ان کے ساتھ دوستی کرنے کی ممانعت فرماتے ہیں۔

ف٤ تجاوز دو صورت سے ہوتا ہے، ایک یہ کہ مسلمانوں کے ساتھ بالکل دوستی نہ رکھیں۔ دوسرے یہ کہ مسلمانوں کے ساتھ کفار سے بھی دوستی رکھیں دونوں صورتیں ممانعت میں داخل ہیں۔

ف٥ کفار کے ساتھ تین قسم کے معاملے ہوتے ہیں۔ موالات[1] یعنی دوستی۔ مدارات[2] یعنی ظاہری خوش خلقی۔ مواساۃ[3] یعنی احسان و نفع رسانی۔ موالات تو کسی حال میں جائز نہیں، اور مدارات تین حالتوں میں درست ہے،

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

جو کچھ کہ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت بھی

قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ

کامل رکھتے ہیں ۔ جس روز (ایسا ہوگا) کہ ہر شخص اپنے اچھے کئے ہوئے کاموں کو سامنے لایا ہوا

خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚۛ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ

پائے گا ۔ اور اپنے بُرے کئے ہوئے کاموں کو بھی (اور) اس بات کی تمنا کرے گا

لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا ۢ بَعِيْدًا ۗ وَ

کہ کیا خوب ہوتا جو اس شخص کے اور اس روز کے درمیان دور دراز کی مسافت (حائل) ہوتی اور

يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٣٠﴾ ع

خدا تعالیٰ تم کو اپنی ذات (عظیم الشان) سے ڈراتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نہایت مہربان ہیں بندوں پر ۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ

آپ فرما دیجیے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو

يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَ

خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کر دیں گے ۔ اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣١﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ

بڑے معاف کرنیوالے بڑی عنایت فرمانے والے ہیں (اور آپ یہ بھی) فرما دیجیے کہ تم اطاعت کیا کرو اللہ

الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

کی اور اس کے رسول کی ۔ پھر (اس پر بھی) اگر وہ لوگ اعراض کریں سو (سن رکھیں کہ) اللہ تعالیٰ کافروں سے

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّ

محبت نہیں کرتے بیشک اللہ تعالیٰ نے (نبوت کے لئے) منتخب فرمایا ہے (حضرت) آدمؑ کو اور

اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٣﴾ لا

(حضرت) نوحؑ کو اور (حضرت) ابراہیمؑ کی اولاد (میں سے بعضوں) کو اور عمران کی اولاد (میں سے بعضوں) کو تمام جہان پر

ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْ ۢ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ ج

بعضے ان میں بعضوں کی اولاد ہیں ۔ ف۱ اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والے ہیں خوب جاننے والے ہیں ۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ

جبکہ عمرانؑ ف۲ (پدر مریم) کی بی بی نے (حالت حمل میں) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میں نے نذر مانی ہے

معانقہ ۲

ع ۳ ۱۱

ف۱ یہ جو فرمایا کہ ایک دوسرے کی اولاد ہے ۔ شاید مقصود اس سے ان سب حضرات کا اتحاد یا شرف ذاتی کے ساتھ شرف نسب کا بیان فرمانا ہو، یا اس امر کا جتلانا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اجداد میں بھی نبوت رہی ہے ۔ اگر آپ کو نبوت مل گئی تو بعید کیا ہے واللہ اعلم +

ف۲ اگر یہ عمران حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد ہیں تو اولاد سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام ہیں اور اگر یہ عمران حضرت مریم علیہا السلام کے والد ہیں تو اولاد سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں :-

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ
آپ کے لئے اس بچہ کی جو میرے شکم میں ہے کہ وہ آزاد رکھا جاوے گا سو آپ مجھ سے (بعد ولادت) قبول کر لیجئے۔ بیشک

اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ
آپ خوب سننے والے خوب جاننے والے ہیں۔ پھر جب لڑکی جنی (حسرت سے) کہنے لگیں کہ اے

رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
میرے پروردگار میں نے تو وہ حمل لڑکی جنی حالانکہ خدا تعالٰے زیادہ جانتے ہیں

بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ
اس کو جو انہوں نے جنی اور وہ لڑکا (جو انہوں نے چاہا تھا) اس لڑکی کے برابر نہیں اور میں نے

سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا
اس لڑکی کا نام مریم رکھا اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو (اگر کبھی اولاد ہو) آپ کی

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا
پناہ میں دیتی ہوں شیطان مردود سے پس اُن (مریم علیہا السلام) کو اُن کے ربّ نے

بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا
بوجہ احسن قبول فرمالیا اور عمدہ طور پر اُن کو نشوونما دیا ف۱ اور (حضرت) زکریّاؑ کو اُن

زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ
کا سرپرست بنایا (سو) جب کبھی زکریّا (علیہ السلام) اُن کے پاس عمدہ مکان میں تشریف لاتے تو

وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ
اُن کے پاس کچھ کھانے پینے کی چیزیں پاتے۔ (اور) یوں فرماتے کہ اے مریمؑ یہ چیزیں تمہارے واسطے کہاں

هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
سے آئیں وہ کہتیں کہ اللہ تعالٰے کے پاس سے آئیں۔ بے شک اللہ تعالٰے

يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ
جس کو چاہتے ہیں بے استحقاق رزق عطا فرماتے ہیں اس موقع پر دُعا کی

دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ
(حضرت) زکریّا (علیہ السلام) نے اپنے ربّ سے۔ عرض کیا کہ اے میرے ربّ! عنایت کیجئے مجھ کو

لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾
خاص اپنے پاس سے کوئی اچھی اولاد بیشک آپ بہت سننے والے ہیں دُعا کے

ف۱ یہ جو فرمایا کہ عمدہ طور پر ان کو نشوونما دیا تو اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ ابتداء سے عبادت و طاعت میں مشغول رکھا۔ دوسرے یہ کہ اور بچوں کی معمولی نشوونما سے ان کا ظاہری نشوونما زائد تھا۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي
پس پکار کے کہا اُن سے فرشتوں نے اور وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے محراب

الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًاۢ
میں ف۱ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بشارت دیتے ہیں یحییٰ کی جن کے احوال یہ ہوں گے کہ

بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا
وہ کلمۃ اللہ کی تصدیق کرنے والے ہوں گے ف۲ اور مقتدا ہوں گے اور اپنے نفس کو (لذات سے ف۳) بہت روکنے والے ہونگے

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ
اور نبی بھی ہونگے اور اعلیٰ درجہ کے شائستہ ہوں گے۔ زکریا نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میرے لڑکا کس طرح

غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ
ہوگا حالانکہ مجھ کو بڑھاپا آپہنچا اور میری بی بی بھی بچہ جننے کے قابل نہیں رہی۔ اللہ

كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ رَبِّ
تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اسی حالت میں لڑکا ہوجائے گا (کیونکہ) اللہ تعالیٰ جو کچھ ارادہ کریں کر دیتے ہیں انہوں نے عرض کیا

اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ
کہ اے پروردگار میرے واسطے کوئی نشانی مقرر کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری نشانی یہی ہے کہ تم لوگوں سے

ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا
تین روز تک باتیں نہ کر سکو گے بجز اشارہ کے اور اپنے رب کو (دل سے) بکثرت یاد

وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ وَاِذْ قَالَتِ
کیجیو اور (زبان سے بھی) تسبیح (و تقدیس) کیجیو دن ڈھلے بھی اور صبح کو بھی (کہ اس کی قدرت رہیگی) اور (وہ وقت قابل ذکر ہے)

الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ
جبکہ فرشتوں نے کہا کہ ف۴ اے مریمؑ بلا شک تم کو اللہ تعالیٰ نے منتخب (یعنی مقبول) فرمایا ہے اور پاک بنایا ہے

وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ
اور تمام جہان کی بی بیوں کے مقابلہ میں تم کو منتخب فرمایا ہے ف۵ اے مریم اطاعت کرتی رہو

لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ
اپنے پروردگار کی اور سجدہ کیا کرو اور رکوع کیا کرو اُن لوگوں کے ساتھ جو رکوع کرنیوالے ہیں۔ یہ قصے منجملہ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ
غیب کی خبروں کے ہیں۔ ہم اُن کی وحی بھیجتے ہیں آپ کے پاس اور ان لوگوں کے پاس آپ نہ تو اُس وقت موجود تھے

ف۱ محراب سے مراد یا تو مسجد بیت المقدس کی محراب ہے یا مراد اس سے وہ مکان ہے جس میں حضرت مریم علیہا السلام کو رکھا کرتے تھے۔ کیونکہ اس جگہ محراب کے معنیٰ عمدہ مکان کے ہیں +

ف۲ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوّت کی تصدیق کرنے والے ہونگے۔ کلمۃ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ محض خداتعالیٰ کے حکم سے خلاف عادت بلاواسطہ باپ کے پیدا کئے گئے +

ف۳ لذات سے روکنے میں سب مباح خواہشوں سے بچنا داخل ہوگیا۔ اچھا کھانا، اچھا پہننا۔ نکاح کرنا وغیرہ وغیرہ +

ع ۴ ۱۱ ۱۲

ف۴ فرشتوں کا کلام کرنا خواص نبوت سے نہیں +

ف۵ لفظ نساء سے جو کہ خاص ہے بالغہ کے ساتھ ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ یہ کہنا فرشتوں کا حضرت مریم علیہا السلام کے جوان ہونے کے بعد تھا اور اس بنا پر اصطفاء کے مکرر لانے کی یہ توجیہ ہو سکتی ہے کہ پہلا اصطفاء بچپن کا ہو اور اصطفاء ثانی جوانی کا ہو +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم را (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَدَيۡهِمۡ اِذۡ يُلۡقُوۡنَ اَقۡلَامَهُمۡ اَيُّهُمۡ يَكۡفُلُ

جبکہ وہ (قرعہ کے طور پر) اپنے اپنے قلموں کو پانی میں ڈالتے تھے کہ ان سب میں کون شخص (حضرت)

مَرۡيَمَ ۪ وَمَا كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ يَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿۴۴﴾

مریم (علیہا السلام) کی کفالت کرے اور نہ آپ اُن کے پاس اُس وقت موجود تھے جبکہ باہم اختلاف کر رہے تھے ف۱ (اُس وقت

اِذۡ قَالَتِ الۡمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرۡيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ

کو یاد کرو) جبکہ فرشتوں نے یہ بھی کہا کہ اے مریم (علیہا السلام) بیشک اللہ تعالیٰ تم کو بشارت دیتے

بِكَلِمَةٍ مِّنۡهُ ۖ اسۡمُهُ الۡمَسِيۡحُ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ

ہیں ایک کلمہ کی جو منجانب اللہ ہوگا اس کا نام (ولقب) مسیح عیسیٰؑ بن مریمؑ ہوگا

وَجِيۡهًا فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ وَمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ﴿۴۵﴾ لا

باآبرو ہوں گے دنیا میں اور آخرت میں اور منجملہ مقربین کے ہوں گے۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الۡمَهۡدِ وَكَهۡلًا وَّمِنَ

اور آدمیوں سے کلام کریں گے گہوارہ میں اور بڑی عمر میں اور شائستہ لوگوں میں سے

الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتۡ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ

ہوں گے حضرت مریم (علیہا السلام) بولیں اے میرے پروردگار! کس طرح ہوگا میرے بچہ

وَلَدٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ

حالانکہ مجھ کو کسی بشر نے ہاتھ نہیں لگایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ویسے ہی (بلا مرد کے)

اللّٰهُ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمۡرًا فَاِنَّمَا

ہوگا (کیونکہ) اللہ تعالیٰ جو چاہیں پیدا کر دیتے ہیں۔ جب کسی چیز کو پورا کرنا چاہتے ہیں تو اس کو

يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۴۷﴾ وَيُعَلِّمُهُ الۡكِتٰبَ

کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا بس وہ چیز ہو جاتی ہے۔ ف۲ اور اللہ تعالیٰ ان کو تعلیم فرما دیں گے

وَالۡحِكۡمَةَ وَالتَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ ﴿۴۸﴾ ج وَ

(آسمانی) کتابیں اور سمجھ کی باتیں اور (بالخصوص) توریت اور انجیل اور

رَسُوۡلًا اِلٰى بَنِىۡٓ اِسۡرَآءِيۡلَ ۙ اَنِّىۡ قَدۡ

اُن کو (تمام) بنی اسرائیل کی طرف بھیجیں گے (پیغمبر بنا کر) کہ میں تم لوگوں کے پاس

جِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ۙ اَنِّىۡۤ اَخۡلُقُ

(اپنی نبوت پر) کافی دلیل لے کر آیا ہوں وہ یہ ہے کہ میں تم لوگوں کے لئے گارے سے ایسی

ف۱ شریعت محمدیہ میں حنفیہ کے مسلک پر قرعہ کا یہ حکم ہے کہ جن حقوق کے اسباب شرع میں معلوم و متعین ہیں ان میں قرعہ ناجائز و داخل قمار ہے اور جن حقوق کے اسباب مفوض الی الرائے ہوں اُن میں قرعہ جائز ہے۔

ف۲ یعنی کسی چیز کے پیدا ہونے کے لئے صرف ان کا چاہنا کافی ہے۔ کسی واسطہ و سبب خاص کی حاجت نہیں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ
شکل بناتا ہوں جیسی پرندہ کی شکل ہوتی ہے پھر اس کے اندر پھونک مار دیتا ہوں جس سے وہ

فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ
(جاندار) پرندہ بن جاتا ہے خدا کے حکم سے اور میں اچھا کر دیتا ہوں مادر زاد اندھے کو

وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ
اور برص (جذام) کے بیمار کو اور زندہ کر دیتا ہوں مُردوں کو خدا کے حکم سے ف۱ اور

اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ
میں تم کو بتلا دیتا ہوں جو کچھ اپنے گھروں میں کھا کر آتے ہو اور جو رکھ آتے ہو۔

فِيْ بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ
بلاشبہ ان میں (میری نبوّت کی) کافی دلیل ہے تم لوگوں کے لئے اگر تم

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ ﴿۴۹﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
ایمان لانا چاہو اور میں اس طور پر آیا ہوں کہ تصدیق کرتا ہوں اس کتاب

يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ
کی جو مجھ سے پہلے تھی یعنی تورات کی اور اس لئے آیا ہوں کہ تم لوگوں کے واسطے بعضی ایسی

الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ
چیزیں حلال کر دوں جو تم پر حرام کر دی گئی تھیں اور میں تمہارے پاس دلیل (نبوّت) لے کر آیا ہوں۔ حاصل یہ

رَّبِّكُمْ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ
کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو بیشک اللہ تعالیٰ

رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ
میرے بھی رب ہیں اور تمہارے بھی رب ہیں سو تم لوگ اس کی عبادت کرو۔ بس یہ ہے

مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ
راہِ راست سو جب (حضرت) عیسےٰ (علیہ السلام) نے اُن سے انکار دیکھا

قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ
تو آپ نے فرمایا کہ کوئی ایسے آدمی بھی ہیں جو میرے مددگار ہو جاویں اللہ کے واسطے۔ حواریین بولے

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا
کہ ہم ہیں مددگار اللہ (کے دین) کے ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور آپ اس کے گواہ رہیئے

ف۱ پرندہ کی شکل بنانا تصویر تھا جو اُس شریعت میں جائز تھا۔ ہماری شریعت میں اس کا جواز منسوخ ہو گیا۔ اور ابراء اکمہ و ابرص کا امکان اگر اسباب طبعیّہ سے ثابت ہو جاوے تو وجہِ اعجاز یہ تھی کہ بلا اسبابِ طبعیّہ ابراء واقع ہو جاتا تھا۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مُسْلِمُونَ ﴿٥٢﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا
کہ ہم فرماں بردار ہیں — اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے اُن چیزوں (یعنی احکام) پر جو آپ نے نازل

الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَمَكَرُوْا
فرمائیں اور پیروی اختیار کی ہم نے (ان) رسول کی سو ہم کو ان لوگوں کے ساتھ لکھ دیجئے جو تصدیق کرتے ہیں اور اُن

وَمَكَرَ اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾ ع اِذْ قَالَ
لوگوں نے خفیہ تدبیر کی ف۱ اور اللہ تعالیٰ نے خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ تعالیٰ سب تدبیریں کرنیوالوں سے اچھے ہیں ف۲ جبکہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ
نے فرمایا اے عیسٰیؑ (کچھ غم نہ کرو) بیشک میں تم کو وفات دینے والا ہوں ف۳ اور (فی الحال) میں تم کو اپنی طرف اٹھائے

وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ
لیتا ہوں ف۴ اور تم کو ان لوگوں سے پاک کرنے والا ہوں جو منکر ہیں ف۵ اور جو لوگ تمہارا کہنا ماننے والے

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى
ہیں اُن کو غالب رکھنے والا ہوں اُن لوگوں پر جو کہ (تمہارے) منکر ہیں

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ
روز قیامت تک ف۶ پھر میری طرف ہوگی سب کی واپسی سو میں تمہارے درمیان (عملی)

بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾ فَاَمَّا
فیصلہ کردوں گا اُن امور میں جن میں تم باہم اختلاف کرتے تھے۔ تفصیل فیصلہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا
کی یہ ہے کہ جو لوگ (ان اختلاف کرنیوالوں میں) کافر تھے سو اُن کو سخت سزا دوں گا

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾
دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اُن لوگوں کا کوئی حامی (و طرف دار) نہ ہوگا۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور جو لوگ مومن تھے اور انہوں نے نیک کام کئے تھے سو اُن کو اللہ تعالیٰ اُن کے

فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ
(ایمان اور نیک کاموں کے) ثواب دیں گے اور اللہ تعالیٰ محبت نہیں رکھتے ظلم

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٧﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ
کرنے والوں سے یہ ہم تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں جو کہ (آپ کے) منجملہ دلائل

ع ۵ ۱۳/۱۴

ف۱ چنانچہ مکر و حیلہ سے آپ کو گرفتار کر کے سُولی دینے پر آمادہ ہوگئے۔
ف۲ ایک اور شخص کو عیسٰی علیہ السلام کی شکل بنا دیا اور عیسٰی علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھا لیا جس سے وہ محفوظ رہے اور وہ ہمشکل سولی دیا گیا۔
ف۳ یعنی اپنے وقت موعود پر طبعی موت سے وفات دینے والا ہوں اس سے مقصود بشارت دینا تھا حفاظت مِنَ الْاَعْدَاء کی یہ وقت موعود اُس وقت آویگا جب قرب قیامت کے زمانہ میں عیسٰی علیہ السلام آسمان سے زمین پر تشریف لاوینگے جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔
ف۴ یہ وعدہ عالم بالا کی طرف فی الحال اُٹھا لینے کا ہے چنانچہ یہ وعدہ ساتھ کیساتھ پورا کیا گیا جس کے ایفاء کی خبر سورۂ نسآء میں دی گئی ہے رفعه الله اليه اب زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اگرچہ پہلا وعدہ پیچھے پورا ہوگا۔ لیکن مذکور پہلے ہے۔ کیونکہ یہ مثل دلیل کے ہے وعدۂ دوم کے لئے اور دلیل رتبۃً مقدم ہوتی ہے اور واؤ چونکہ ترتیب کیلئے موضوع نہیں لہذا اس تقدیم و تاخیر میں کوئی اشکال نہیں
ف۵ اس وعدہ کا ایفا یہ ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور یہود کے سب بیجا الزامات اور افتراؤں کو جو حضرت عیسٰیؑ کے ذمہ لگاتے تھے۔ ان سب کو صاف کر دیا۔
ف۶ یہاں اتباع سے مراد خاص اتباع ہے یعنی اعتقادِ نبوّت پس مصداق متّبعین کے وہ لوگ ہیں جو آپ کی نبوّت کے معتقد ہیں سو اس میں نصاریٰ اور اہلِ اسلام دونوں داخل ہیں اور منکرین سے مراد یہود ہیں جو منکر نبوت عیسوی تھے مگر اس کا حاصل یہ ہوا کہ امت محمدیہ اور نصاریٰ ہمیشہ یہود پر غالب رہیں گے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿٥٨﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى

(نبوت) کے ہے اور منجملہ حکمت آمیز مضامین کے ہے ۔ بیشک حالت عجیبہ (حضرت) عیسٰیؑ کی

عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشابہ حالت عجیبہ (حضرت) آدمؑ کے ہے ۔ کہ اُن (کے قالب) کو مٹی سے بنایا ۔ پھر اُن

ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٥٩﴾ اَلْحَقُّ مِنْ

کو حکم دیا کہ (جاندار) ہو پس وہ (جاندار) ہوگئے ۔ یہ امر واقعی آپ کے پروردگار

رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَمَنْ حَاۗجَّكَ

کی طرف سے (بتلایا گیا) ہے سو آپ شبہ کرنے والوں میں سے نہ ہوجیئے ۔ پس جو شخص آپ سے عیسٰیؑ

فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ

کے باب میں (اب بھی) حجت کرے آپ کے پاس علم (قطعی) آئے پیچھے تو آپ فرما دیجیے

تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ وَنِسَاۗءَنَا

کہ آجاؤ ہم (اور تم) بلالیں اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو

وَنِسَاۗءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ نَبْتَهِلْ

اور تمہاری عورتوں کو اور خود اپنے تنوں کو اور تمہارے تنوں کو پھر ہم سب مل کر خوب دل سے دعاء

فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَي الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ ھٰذَا

کریں اس طور پر کہ اللہ کی لعنت بھیجیں ان پر جو (اس بحث میں) ناحق پر ہوں ف۱ بیشک یہ (جو کچھ) مذکور

لَھُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا

(ہوا) وہی ہے سچی بات اور کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں بجز اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَھُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٢﴾ فَاِنْ

کے اور بلاشک اللہ تعالیٰ ہی غلبہ والے حکمت والے ہیں ۔ پھر (بھی)

تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ ع قُلْ

اگر سرتابی کریں تو بیشک اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے ہیں فساد والوں کو ۔ آپ فرما

يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاۗءٍۢ

دیجیے کہ اے اہل کتاب آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان (مسلّم ہونے میں) برابر

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ

ہے یہ کہ بجز اللہ تعالیٰ کے ہم کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو

ف۱

آیت میں اپنے تن سے مراد تو خود اہل مباحثہ ہیں۔ اور نساء سے خاص زوجہ مراد نہیں۔ بلکہ اپنے گھر کی جو عورتیں ہوں جس میں دختر بھی شامل ہے چنانچہ آپؐ بوجہ اس کے کہ حضرت فاطمہؓ سب اولاد میں زیادہ عزیز تھیں ان کو لائے اسی طرح ابناءنا سے خاص صلبی اولاد مراد نہیں بلکہ عام ہے اولاد کی اولاد کو بھی۔ اور جو مجازاً اولاد کہلاتے ہوں۔ یعنی عرفاً مثل اولاد کے سمجھے جاتے ہوں۔ اس مفہوم میں نواسے اور داماد بھی داخل ہیں۔ چنانچہ آپ حضرات حسنین اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو لائے + مباہلہ اب بھی حاجت کے وقت جائز اور مشروع ہے۔ مباہلہ کا انجام کہیں تصریحاً تو نظر سے نہیں گذرا۔ مگر حدیث میں قصۂ مذکور کے متعلق اتنا مذکور ہے کہ اگر وہ لوگ مباہلہ کر لیتے تو ان کے اہل اور اموال سب ہلاک ہو جاتے ۔

ع ٦ ٩ ١٤

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ٢ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ

شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو رب نہ قرار دے خدا تعالےٰ

دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا

کو چھوڑ کر پھر اگر وہ لوگ (حق سے) اعراض کریں تو تم لوگ کہہ دو کہ تم (ہمارے) اس (اقرار) کے

مُسْلِمُوْنَ ۝٦٤ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْۤ

گواہ رہو کہ ہم تو ماننے والے ہیں۔ اے اہل کتاب! کیوں حجت کرتے ہو (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کے

اِبْرٰهِيْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ

بارہ میں؟ حالانکہ نہیں نازل کی گئی تورات اور انجیل

اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٦٥ هٰۤاَنْتُمْ

مگر ان کے (زمانہ کے بہت) بعد کیا پھر سمجھتے نہیں ہو؟ ہاں تم ایسے ہو کہ ایسی

هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ

بات میں تو حجت کر ہی چکے تھے۔ جس سے تم کو کسی قدر تو واقفیت تھی سو ایسی

تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ

بات میں کیوں حجت کرتے ہو جس سے تم کو اصلاً واقفیت نہیں اور اللہ تعالےٰ

يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٦٦ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ

جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے ابراہیم (علیہ السلام) نہ تو یہودی

يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا

تھے اور نہ نصرانی تھے لیکن (البتہ) طریق مستقیم والے (یعنی)

مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝٦٧ اِنَّ

صاحب اسلام تھے اور مشرکین میں سے (بھی) نہ تھے بلاشبہ

اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ

سب آدمیوں میں زیادہ خصوصیت رکھنے والے (حضرت) ابراہیم کے ساتھ البتہ وہ لوگ تھے جنہوں نے

هٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ

ان کا اتباع کیا تھا اور یہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور یہ ایمان والے اور اللہ تعالےٰ حامی ہیں

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٦٨ وَدَّتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ

ایمان والوں کے دل سے چاہتے ہیں بعضے لوگ اہل کتاب میں سے

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ‏ ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢- حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ‏ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ

اس امر کو کہ تم کو (دین حق سے) گمراہ کردیں ۔ اور وہ کسی کو گمراہ نہیں کرسکتے مگر خود اپنے آپ کو

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ

اور اس کی اطلاع نہیں رکھتے اے اہل کتاب! کیوں کفر کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ؟

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

حالانکہ تم اقرار کرتے ہو اے اہل کتاب!

لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ

کیوں مخلوط کرتے ہو واقعی (مضمون یعنی نبوتِ محمدیہ) کو غیر واقعی سے اور چھپاتے ہو واقعی

الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ

بات کو حالانکہ تم جانتے ہو ف۱ اور بعضے لوگوں نے اہل کتاب میں سے

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْۤ اُنْزِلَ

کہا کہ ایمان لے آؤ اس پر جو نازل کیا گیا ہے مسلمانوں

عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ

پر (یعنی قرآن پر) شروع دن میں اور (پھر) انکار کر بیٹھو آخر دن میں

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ ۚ وَلَا تُؤْمِنُوْۤا اِلَّا لِمَنْ

(یعنی شام کو) عجب کیا وہ پھر جاویں ف۲ اور (صدق دل سے) کسی کے روبرو اقرار مت کرنا مگر

تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ

ایسے شخص کے روبرو جو تمہارے دین کا پیرو ہو۔ اے محمدؐ آپ کہہ دیجئے کہ یقیناً ہدایت ہدایت اللہ کی ہے

اَنْ يُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ

ایسی باتیں اس لئے کرتے ہو کہ کسی اور کو بھی ایسی چیز مل رہی ہے جیسی تم کو ملی تھی یا وہ لوگ تم پر غالب آجاویں

عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ

تمہارے رب کے نزدیک ف۳ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ بیشک فضل تو خدا کے قبضہ میں ہے

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ ۚ

وہ اس کو جسے چاہیں عطا فرمادیں اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں (اور) خوب جاننے والے ہیں

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو

خاص کردیتے ہیں اپنی رحمت (وفضل) کے ساتھ جس کو چاہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے

ع ۸ / ۱۵

ف۱ دونوں جگہ جو تَشْهَدُوْنَ اور تَعْلَمُوْنَ فرمایا تو اس کی یہ وجہ نہیں ہے کہ عدم اقرار یا عدم علم کی حالت میں کفر جائز ہے۔ قبیح ذاتی تو کسی حال میں جائز ہو ہی نہیں سکتا۔ بلکہ وجہ یہ ہے کہ اقرار و علم کے وقت کفر اور زیادہ قابلِ ملامت ہے۔
اوپر مذکور تھا کہ بعض اہلِ کتاب مسلمانوں کے اضلال کی فکر میں رہتے ہیں آگے اُن کی ایک تدبیر کا بیان فرماتے ہیں جس کو اضلال مومنین کے لئے انہوں نے تجویز کیا تھا۔

ف۲ یعنی مسلمان یہ خیال کریں کہ یہ لوگ علم والے ہیں اور بے تعصب بھی ہیں کہ اسلام قبول کرلیا۔ اس پر بھی جو یہ پھر گئے تو ضرور اسلام کا غیر حق ہونا ان کو دلائل علمیہ سے ثابت ہو گیا ہوگا اور ضرور انہوں نے اسلام میں کوئی خرابی دیکھی ہوگی جب تو اس سے پھر گئے

ف۳ حاصل علت کا یہ ہوا کہ تم کو مسلمانوں پر حسد ہے کہ ان کو آسمانی کتاب کیوں مل گئی یا یہ لوگ ہم پر مذہبی مناظرہ میں کیوں غالب آجاتے ہیں اس حسد کی وجہ سے اسلام اور اہلِ اسلام کے تنزل کی کوشش کر رہے ہو۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد — اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں) — تفخیمِ راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد — ادغام اور ناقابلِ تلفظ — قلقلہ

الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ
فضل والے ہیں۔ اور اہل کتاب میں سے بعض شخص ایسا ہے کہ

اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ
(اے مخاطب) اگر تم اس کے پاس انبار کا انبار مال بھی امانت رکھ دو تو وہ (مانگنے کے ساتھ

مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ اِلَّا
ہی) اس کو تمہارے پاس لا رکھے اور ان ہی میں سے بعض وہ شخص ہے کہ اگر تم اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھ دو تو

مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا
وہ بھی تم کو ادا نہ کرے مگر جب تک کہ تم اس کے سر پر کھڑے رہو یہ (امانت کا ادا نہ کرنا) اس سبب سے ہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں

لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ
کہ ہم پر غیر اہل کتاب کے (مال کے) بارہ میں کسی طرح کا الزام نہیں ف۱ اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ بَلٰى مَنْ
پر جھوٹ لگاتے ہیں اور (دل میں) وہ بھی جانتے ہیں کہ (خائن پر) الزام کیوں نہ ہوگا۔ جو شخص اپنے عہد کو

اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
پورا کرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو بیشک اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں (ایسے

الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ
متقیوں کو یقیناً جو لوگ معاوضہ حقیر لے لیتے ہیں بمقابلہ اس عہد کے جو اللہ تعا

اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا
سے (انہوں نے) کیا ہے اور (بمقابلہ) اپنی قسموں کے ان لوگوں کو کچھ حصہ آخرت میں

خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
(وہاں کی نعمت کا) نہ ملے گا اور نہ خدائے تعالیٰ اُن سے (لطف کا) کلام فرماویں گے

اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا
اور نہ اُن کی طرف (نظرِ محبت سے) دیکھیں گے قیامت کے روز اور نہ اُن کو

يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَاِنَّ
پاک کریں گے اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہوگا اور بیشک ان میں سے

مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ
بعضے ایسے ہیں کہ کج کرتے ہیں اپنی زبانوں کو کتاب (پڑھنے) میں

ف۱ یعنی غیر اہل کتاب مثلاً قریش کا مال چُرا لینا یا چھین لینا سب جائز ہے۔

ف۲ جن بعض کی امانت کی مدح کی گئی ہے اگر اس بعض سے وہ لوگ مراد ہیں جو اہل کتاب میں سے ایمان لے آئے تھے تب تو مدح میں کوئی اشکال نہیں۔ اور اگر خاص مومن مراد نہ ہوں بلکہ مطلقاً اہل کتاب ہیں امین اور خائن دونوں کا ذکر کرنا مقصود ہے تو مدح باعتبار قبول عند اللہ کے نہیں کیونکہ بدون ایمان کے کوئی عمل صالح مقبول نہیں ہوتا بلکہ مدح اس اعتبار سے ہے کہ اچھی بات گو کافر کی ہو کسی درجہ میں اچھی ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ

تاکہ تم لوگ اس (ملائی ہوئی چیز) کو (بھی) کتاب کا جزو سمجھو حالانکہ وہ کتاب کا جزو نہیں۔

وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ

اور کہتے ہیں کہ یہ (لفظ یا مطلب) خدا کے پاس سے ہے۔ حالانکہ وہ (کسی طرح) خدائے تعالےٰ کے

اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ

پاس سے نہیں اور اللہ تعالےٰ پر جھوٹ بولتے ہیں اور وہ

يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٨﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ

جانتے ہیں ف۱ کسی بشر سے یہ بات نہیں ہوسکتی کہ اللہ تعالےٰ اس کو

الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ

کتاب اور فہم اور نبوت عطا فرماویں پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ میرے

كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا

بندے بن جاؤ خدائے تعالےٰ کو چھوڑ کر ولیکن کہے گا کہ تم لوگ

رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا

اللہ والے بن جاؤ بوجہ اس کے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور بوجہ

كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا

اس کے کہ پڑھتے ہو ف۲ اور نہ یہ بات بتلاوے گا کہ تم

الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ

فرشتوں کو اور نبیوں کو رب قرار دے لو کیا وہ تم کو کفر کی

بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ ع وَاِذْ اَخَذَ

بات بتلاوے گا؟ بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو اور جبکہ اللہ تعالےٰ

اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ

نے عہد لیا انبیاء سے کہ جو کچھ میں تم کو کتاب

وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا

اور علم دوں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آوے جو مصدق ہو اس کا جو

مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ

تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس رسول پر اعتقاد بھی لانا اور اس کی طرفداری بھی کرنا فرمایا کہ

ف۱ ممکن ہے کہ تحریف لفظی کرتے ہوں اور ممکن ہے کہ تفسیر غلط بیان کرتے ہوں۔ تحریف لفظی میں تو دعوےٰ ہوتا ہے کہ یہ لفظ ہی منزل من اللہ ہے۔ اور غلط تفسیر میں یہ تو نہیں ہوتا ہے کہ تفسیر قواعد شرعیہ سے ثابت ہے۔ اور قواعد شرعیہ کا منجانب اللہ ہونا ظاہر ہے، ایک صورت میں صورۃً جزو ہونے کا دعویٰ ہوگا۔ ایک صورت میں معنیً جزو کتاب ہونے کا دعوےٰ ہوگا بایں معنی کہ جزو ثابت بالشرع ہے۔ اور ہر ثابت بالشرع حقیقۃً ثابت بالکتاب ہے۔

ف۲ نبی سے امر بعبادت غیر اللہ شرعاً منفی و محال ہے۔

ع ۸ ۱۶

۶ حرکتوں والی مدِ لازم | ۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب | ۲ حرکتوں والی مد | ادغام اور نا قابل تلفظ | قلقلہ

ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ
آیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا عہد قبول کیا؟

قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ
وہ بولے ہم نے اقرار کیا ارشاد فرمایا تو گواہ رہنا اور میں اس پر تمہارے ساتھ گواہوں

الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ
میں سے ہوں ف۱ سو جو شخص روگردانی کرے گا بعد اس کے تو ایسے ہی

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ
لوگ بے حکمی کرنے والے ہیں کیا پھر دینِ خداوندی کے سوا اور کسی طریقہ کو

وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا
چاہتے ہیں۔ حالانکہ حق تعالیٰ کے سامنے سب سرافگندہ ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے

وَّكَرْهًا وَّاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا
اور بے اختیاری سے اور سب خدا ہی کی طرف لوٹائے جاویں گے ف۲ آپ فرما دیجئے کہ ہم ایمان

بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلٰٓی
رکھتے ہیں اللہ پر اور اس پر جو ہمارے پاس بھیجا گیا اور اس پر جو

اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ
ابراہیمؑ واسماعیلؑ واسحٰقؑ ولیعقوبؑ

وَالْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ
اور اولادِ یعقوبؑ کی طرف بھیجا گیا اور اس پر بھی جو موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور دوسرے نبیوں کو دیا گیا اُن کے

مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ؗ
پروردگار کی طرف سے اس کیفیت سے کہ ہم ان میں کسی ایک میں بھی تفریق نہیں کرتے۔

وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ
اور ہم تو اللہ ہی کے مطیع ہیں اور جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے

الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِی
دین کو طلب کرے گا تو وہ اس سے مقبول نہ ہوگا اور وہ

الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۸۵﴾ كَیْفَ یَهْدِی اللّٰهُ
آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو

ف۱
انبیاء علیہم السلام سے تو اس عہد کا لیا جانا قرآن مجید میں مصرح ہے۔ باقی ان کی امم سے یا تو اسی وقت لیا گیا ہوگا یا انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ سے لیا گیا ہو۔ اور محل اس عہد کا یا تو ازل عالمِ ارواح ہو یا صرف دنیا میں وحی سے لیا گیا ہو۔ اہل کتاب کو یہ عہد اس لئے سنایا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت دلائل سے ثابت ہے۔ تو لامحالہ اس عہد کے مضمون میں داخل ہیں۔ پھر تم پر یقیناً آپ کی تصدیق اور نصرت فرض ہے اور یہی حاصل ہے اسلام کا۔

ف۲
حاصل مقام یہ ہوا کہ حق تعالیٰ کے احکام تکوینیہ کے تو سب مسخر ہیں۔ اور کرہ سے یہی مراد ہے۔ اور بہتیرے احکام تشریعیہ کے بھی مطیع ہیں اور طوع کا یہی مطلب ہے تو ایک قسم حکم کی تو سب پر ہی جاری ہے اور دوسری قسم کو بھی بہتوں نے قبول کر رکھا ہے جس سے حاکم کی عظمت نمایاں ہے۔ اب بعضے جو دوسری قسم میں خلاف کرتے ہیں تو کیا کوئی اور اس عظمت کا ہے جس کی موافقت کے لئے یہ مخالفت کرتے ہیں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَ شَهِدُوْٓا اَنَّ
کیسے ہدایت کریں گے جو کافر ہوگئے بعد اپنے ایمان لانے کے　اور بعد اپنے اس اقرار کے

الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا
کہ رسول سچے ہیں　اور بعد اس کے کہ اُن کو وہ وضح دلائل پہنچ چکے تھے　اور اللہ تعالیٰ ایسے

يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ
بے ڈھنگے لوگوں کو　ہدایت نہیں کرتے ف۱　ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ اُن پر

اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ
اللہ تعالیٰ کی　بھی لعنت ہوتی ہے　اور فرشتوں کی بھی　اور آدمیوں کی بھی

اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ
سب کی　وہ ہمیشہ ہمیشہ کو اُسی میں رہیں گے　اُن پر سے عذاب ہلکا بھی نہ ہونے

الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
پاوے گا اور نہ اُن کو　مہلت ہی دی جاوے گی　ہاں مگر جو لوگ توبہ　کر لیں

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۫ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
اس کے بعد　اور اپنے کو سنواریں ف۲　سو بیشک خدائے تعالیٰ بخش دینے والے

رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ
رحمت کرنے والے ہیں۔　بیشک جو لوگ کافر ہوئے　اپنے ایمان لانے کے بعد

ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ
پھر بڑھتے رہے　کفر میں ف۳ ان کی　توبہ ہرگز　مقبول نہ ہوگی۔

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اور ایسے　لوگ پکے　گمراہ ہیں　بیشک　جو لوگ کافر ہوئے اور

وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ
مر بھی گئے　حالت کفر　ہی میں　سو اُن میں سے کسی کا　زمین بھر سونا بھی

مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ
نہ لیا جاوے گا　اگرچہ وہ معاوضہ میں　اس کو دینا بھی چاہے　ان لوگوں کو

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع
سزائے دردناک ہوگی　اور اُن کے　کوئی حامی بھی　نہ ہوں گے۔

ع ۹ / ۱۱ / ۱۷

ف۱ یہ مطلب نہیں کہ ایسوں کو کبھی توفیق اسلام کی نہیں دیتے بلکہ مقصود ان کے اسی دعوےٰ مذکور کی نفی کرنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم نے جو اسلام چھوڑ کر یہ طریق اختیار کیا ہے ہم کو خدا نے ہدایت دی ہے خلاصہ نفی کا یہ ہوا کہ جو شخص کفر کا بے ڈھنگا راستہ اختیار کرے وہ ہدایت خداوندی پر نہیں اس لئے وہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھ کو خدا نے ہدایت دی ہے کیونکہ کفر ہدایت کا راستہ نہیں بلکہ ایسے لوگ یقیناً گمراہ ہیں +

ف۲ یعنی منافقانہ طور پر صرف زبان سے توبہ کافی نہیں :.

ف۳ یعنی کفر پر دوام رکھا ایمان نہیں لائے :.

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا

تم خیر کامل کو کبھی نہ حاصل کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ

تُحِبُّوْنَ ؕ۬ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ

نہ کرو گے اور جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کو خوب

اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا

جانتے ہیں ف۱ سب کھانے کی چیزیں نزول توراۃ کے قبل

لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى

بنی اسرائیل پر حلال تھیں ف۳ باستثناء اس کے جس کو یعقوبؑ نے اپنے نفس پر حرام کر لیا تھا ف۲

نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ

فرما دیجئے

فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾

کہ پھر توراۃ لاؤ پھر اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو۔

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ

سو جو شخص اس کے بعد اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بات کی تہمت لگائے تو ایسے

ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ

لوگ بڑے بے انصاف ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ ۟ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ

نے سچ کہہ دیا سو تم ملت ابراہیم کا اتباع کرو جس میں ذرا کجی نہیں اور

مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ

وہ مشرک بھی نہ تھے۔ یقیناً وہ مکان جو سب سے پہلے لوگوں کے واسطے مقرر

لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى

کیا گیا وہ مکان ہے جو کہ مکہ میں ہے ف۴ جس کی حالت یہ ہے کہ وہ برکت والا ہے اور جہان بھر کے لوگوں

لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬

کا رہنما ہے ف۵ اس میں کھلی نشانیاں ہیں منجملہ ان کے ایک مقام ابراہیم ہے۔ ف۶

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ

اور جو شخص اس میں داخل ہو جاوے وہ امن والا ہو جاتا ہے اور اللہ کے واسطے لوگوں کے

ف۱ آیت سے معلوم ہوا کہ ثواب تو ہر خرچ کرنے سے ہوتا ہے جو اللہ کی راہ میں کیا جاوے مگر زیادہ ثواب محبوب چیز کے خرچ کرنے سے ہوتا ہے

ف۲ یعنی گوشت شتر کا حضرت یعقوب علیہ السلام کو عرق النساء کا مرض تھا آپ نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ اس سے شفا دیں تو سب میں زیادہ جو کھانا مجھ کو محبوب ہو اس کو چھوڑ دوں۔ ان کو شفا ہو گئی۔ اور سب میں زیادہ محبوب آپ کو اونٹ کا گوشت تھا۔ اس کو ترک فرما دیا پھر یہی تحریم جو نذر سے ہوئی بنی اسرائیل میں بھی بحکم وحی رہی اور معلوم ہوتا ہے کہ انکی شریعت میں نذر سے تحریم بھی ہو جاتی ہوگی جس طرح ہماری شریعت میں مباح کا ایجاب ہو جاتا ہے مگر تحریم کی نذر جائز نہیں بلکہ اس میں حنث کا کفارہ واجب ہے

ف۳ نزول توراۃ کے قبل اس واسطے فرمایا کہ نزول توراۃ کے بعد ان مذکورہ حلال چیزوں میں سے بھی بہت سی چیزیں حرام ہو گئی تھیں جس کی کچھ تفصیل سورۃ انعام کی اس آیت میں ہے وَعَلَى الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ الیٰ آخرہا۔

ف۴ سب عبادتگاہوں سے پہلے اسکے مقرر ہونے سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بیت المقدس سے بھی پہلے بنا ہے چنانچہ حدیث صحیحین میں اس کی تصریح بھی ہے۔ ف۵ یعنی خانہ کعبہ

ف۶ مطلب یہ کہ حج وہاں ہوتا ہے اور مثلاً نماز کا ثواب بڑھ جاتا ہے تصریح حدیث وہاں بہت زیادہ ہوتا ہے۔ دینی برکت تو یہ ہوئی اور جو وہاں نہیں ہیں ان کو اس مکان کے ذریعہ سے نماز کا رخ معلوم ہوتا ہے یہ رہنمائی ہوئی۔ ف۷ مقام ابراہیم ایک پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کی تھی اور اس پتھر میں آپ کے قدموں کا نشان بن گیا تھا۔ اب وہ پتھر خانہ کعبہ سے ذرا فاصلہ پر ایک محفوظ مکان میں رکھا ہے +

وقف جبرئیل علیہ السلام

الجزء الرابع (۴)

منزل

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ

ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے (یعنی) اس شخص کے ذمہ جو کہ طاقت رکھے وہاں تک کے سبیل کی ۱ اور جو

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾

شخص منکر ہو تو اللہ تعالےٰ تمام جہان والوں سے غنی ہیں۔ ۲

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ

آپ فرما دیجئے کہ اے اہل کتاب تم کیوں انکار کرتے ہو اللہ تعالےٰ کے احکام کا حالانکہ

اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾

اللہ تعالےٰ تمہارے سب کاموں کی اطلاع رکھتے ہیں۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ

آپ فرما دیجئے کہ اے اہل کتاب کیوں ہٹاتے ہو اللہ تعالیٰ کی راہ سے

سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ

ایسے شخص کو جو ایمان لاچکا اس طور پر کہ کجی ڈھونڈتے ہو اس راہ کیلئے حالانکہ تم خود بھی

شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾

اطلاع رکھتے ہو اور اللہ تعالےٰ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا

اے ایمان والو! اگر تم کہنا مانو گے کسی فرقہ کا ان لوگوں میں سے

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ

جن کو کتاب دی گئی ہے تو وہ لوگ تم کو تمہارے ایمان لائے پیچھے کافر

اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ

بنا دیں گے اور تم کفر کیسے کر سکتے ہو حالانکہ تم کو

تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ

اللہ تعالےٰ کے احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں اور تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں۔

وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ

اور جو شخص اللہ تعالےٰ کو مضبوط پکڑتا ہے تو ضرور راہِ راست کی ہدایت کیا

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

جاتا ہے اے ایمان والو اللہ تعالےٰ سے ڈرا کرو

۱ سبیل کی تفسیر حدیث میں زاد و راحلہ کے ساتھ آئی ہے

۲ حاصل استدلال کا یہ ہوا کہ دیکھو یہ احکام شرعیہ خانہ کعبہ کے متعلق ہیں جن کا متعلق ہونا دلائل سے ثابت ہے اور ایسے احکام بیت المقدس کے متعلق مشروع نہیں کئے گئے پس خانہ کعبہ کی افضلیت ثابت ہوگئی۔

ع ۱۰

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴۔۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

ڈرنے کا حق ف۱ اور بجز اسلام کے اور کسی حالت پر جان مت دینا

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص

اور مضبوط پکڑے رہو اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کو اس طور پر کہ تم سب باہم متفق بھی رہو اور باہم نااتفاقی مت کرو

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً

اور تم پر جو اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اس کو یاد کرو جب کہ تم دشمن تھے پس اللہ تعالیٰ نے

فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ

تمہارے قلوب میں اُلفت ڈال دی سو تم خدا تعالیٰ کے انعام سے آپس میں بھائی بھائی

اِخْوَانًا ج وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ

ہو گئے اور تم لوگ دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے ف۲ سو اس سے اللہ تعالیٰ

فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ

نے تمہاری جان بچائی اسی طرح اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اپنے احکام بیان کر کے بتلاتے

اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ

رہتے ہیں تاکہ تم لوگ راہ پر رہو اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونا ضرور ہے

اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ

کہ خیر کی طرف بلایا کریں اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کریں۔

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اور بُرے کاموں سے روکا کریں اور ایسے لوگ پورے

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا

کامیاب ہوں گے ف۳ اور تم لوگ اُن لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے

وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط وَ

باہم تفریق کرلی اور باہم اختلاف کر لیا اُن کے پاس احکام واضحہ پہنچنے کے بعد ف۴ اور

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ

اُن لوگوں کے لئے سزائے عظیم ہوگی۔ اس روز کہ بعضے

تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ج فَاَمَّا الَّذِيْنَ

چہرے سفید ہو جاویں گے اور بعضے چہرے سیاہ ہوں گے سو جن کے چہرے سیاہ

٦ حرکتوں والی مدلازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنة کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ کامل ڈرنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح شرک و کفر سے بچتے ہو کل معاصی سے بھی بچا کرو آیت کا مطلب یہ ہے کہ ادنیٰ التقویٰ پر اکتفا مت کرو بلکہ اعلیٰ اور کامل درجہ کا تقویٰ اختیار کرو جس میں معاصی سے بھی بچنا آگیا۔

ف۲ یعنی بوجہ کافر ہونے کے دوزخ سے اتنے قریب تھے کہ بس دوزخ میں جانے کے لئے صرف مرنے کی دیر تھی۔

ف۳ جو شخص امر بالمعروف نہی عن المنکر پر قادر ہو یعنی قرائن سے غالب گمان رکھتا ہے کہ اگر میں امر و نہی کروں گا تو مجھ کو کوئی ضرر معتدبہ لاحق نہ ہوگا اس کے لئے امور واجبہ میں امر و نہی کرنا واجب ہے اور امور مستحبہ میں مستحب اور جو آدمی بالمعنی المذکور قادر نہ ہو اس پر امر و نہی کرنا امور واجبہ میں بھی واجب نہیں البتہ اگر ہمت کرے تو ثواب ملے گا۔

ف۴ آیت میں جو تفریق و اختلاف کی مذمت ہے مراد اس سے وہ تفریق ہے جو اصولِ دین میں ہو۔ یا فروع میں براہِ نفسانیت ہو۔ جو فروع غیر واضح ہیں یا تو بوجہ عدم نصِّ صریح کے یا بوجہ ظاہری تعارض نصوص کے جن میں وجہ تطبیق صریح نہ ہو تو ایسے فروع میں اختلاف ہو جانا اس آیت میں داخل نہیں۔ اور مذموم نہیں بلکہ اُمّتِ مرحوم میں واقع ہو ۔۔

اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ قف اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

ہو گئے ہوں گے اُن سے کہا جائے گا کیا تم لوگ کافر ہو گئے

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا

تھے اپنے ایمان لانے کے بعد تو سزا چکھو بسبب اپنے کفر کے اور جن کے

الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ط

چہرے سفید ہو گئے ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے۔

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا

وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالےٰ کی آیتیں ہیں جو صحیح صحیح طور پر ہم

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ط وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا

تم کو پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ مخلوقات پر ظلم کرنا

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

نہیں چاہتے اور اللہ ہی کی مِلک ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں

الْاَرْضِ ط وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ع ﴿۱۰۹﴾ كُنْتُمْ

ہے اور اللہ ہی کی طرف سب مقدمات رجوع کئے جاویں گے۔ تم لوگ اچھی

خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ

جماعت ہو کہ وہ جماعت لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی ہے۔ تم لوگ نیک کاموں کو بتلاتے ہو

بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ

اور بُری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتے

بِاللّٰهِ ط وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ

ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو اُن کے لئے زیادہ

خَيْرًا لَّهُمْ ط مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ

اچھا ہوتا۔ ان میں سے بعضے تو مسلمان ہیں اور زیادہ حصّہ ان میں

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ط وَاِنْ

سے کافر ہیں ف۱ وہ تم کو ہرگز کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے مگر ذرا خفیف سی اذیت ف۲ اور اگر

يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ قف ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

وہ تم سے مقاتلہ کریں تو تم کو پیٹھ دکھا کر بھاگ جائیں گے۔ پھر کسی کی طرف سے اُن کی حمایت بھی نہ کی جاوے گی ف۳

ف۱
یہ خطاب تمام اُمّتِ محمدیہؐ کو عام ہے۔ پھر ان میں سے صحابہؓ اوّل و اشرف مخاطبین ہیں ❊

ف۲
یعنی زبانی بُرا بھلا کہہ کر دل دُکھانا ❊

ع ۱۱ ۲

ف۳
یہ ایک پیشین گوئی ہے جو اسی طرح واقع ہوئی۔ چنانچہ اہلِ کتاب زمانۂ نبوت میں کسی موقعہ میں بھی صحابہؓ پر جو کہ بقرینۂ مقام اس مضمون کے مخاطب ہیں غالب آئے خصوص یہود جن کے قبائح خصوصیت سے اس جگہ مذکور ہیں ❊

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوٓا اِلَّا
جمادی گئی اُن پر بے قدری ف۱ جہاں کہیں بھی پائے جاویں گے مگر ہاں ایک

بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ
تو ایسے ذریعہ کے سبب جو اللہ کی طرف سے ہے اور ایک ایسے ذریعہ سے جو آدمیوں کی طرف سے ہے ف۲

بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
اور مستحق ہوگئے غضب الٰہی کے اور جمادی گئی اُن پر

الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
پستی یہ اس وجہ سے ہُوا کہ وہ لوگ منکر ہو جاتے تھے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ
احکام الٰہیہ کے اور قتل کر دیا کرتے تھے پیغمبروں کو ناحق

حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿١١٢﴾
اور یہ اس وجہ سے ہُوا کہ اُن لوگوں نے اطاعت نہ کی اور دائرہ سے نکل نکل جاتے تھے۔

لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ
یہ سب برابر نہیں ان اہل کتاب میں سے ایک جماعت وہ بھی ہے

قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَ
جو قائم ہیں اللہ کی آیتیں اوقات شب میں پڑھتے ہیں اور وہ

هُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿١١٣﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
نماز بھی پڑھتے ہیں اللہ پر اور قیامت والے دن پر ایمان

الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
رکھتے ہیں اور نیک کام بتلاتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے

عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ
ہیں۔ اور نیک کاموں میں دوڑتے ہیں۔

وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا
اور یہ لوگ شائستہ لوگوں میں سے ہیں ف۳ اور یہ لوگ جو نیک

مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
کام کریں گے اس سے محروم نہ کئے جاویں گے اور اللہ تعالیٰ اہل تقویٰ

ف۱
یعنی بے امنی جان کی +

ف۲
اللہ کی طرف کا ذریعہ یہ کہ کوئی کتابی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ایسا مشغول ہو کہ مسلمانوں سے لڑتا بھڑتا نہ ہو۔ وہ جہاد میں قتل نہیں کیا جاتا۔ گو عبادت اس کی آخرت میں نافع نہ ہو اور آدمیوں کی طرف کے ذریعہ سے مراد معاہدہ و صلح ہے جو مسلمانوں کے ساتھ ہو جاوے چنانچہ ذمی و مصالح بھی مامون ہے۔ یا کسی قوم کا ان سے لڑنے کا قصد نہ کرنا۔ جیسا بعض زمانوں میں ہوا یا ہوگا یہ امن بھی آدمیوں ہی کی جانب سے ہے۔ باقی اور کسی کو امن نہیں +

ف۳
حاصل آیت کا مدح ہے ان لوگوں کی کہ انہوں نے ان صفات کو اختیار کیا ہے جو کہ اس امت کی خیریت کے اسباب سے ہیں۔ اس لئے یُؤْمِنُوْنَ اور یَاْمُرُوْنَ کو تخصیص کے ساتھ لائے جسکی وجہ خیریت میں تصریح تھی ورنہ قائمۃ کے عموم میں یہ سب اُمور داخل ہو گئے تھے +

+ + +
+

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ
کو خوب جانتے ہیں　جو لوگ کافر رہے　ہرگز اُن کے　کام نہ آویں گے اُن کے

عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مال اور نہ اُن کی اولاد　اللہ تعالیٰ کے　مقابلہ میں ذرا بھی

شَيْئًا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
اور وہ لوگ　دوزخ والے ہیں　وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ
میں رہیں گے۔　وہ جو کچھ　خرچ کرتے ہیں　اس دنیوی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ
زندگانی　میں　اس کی حالت اس حالت　کے مثل ہے کہ ایک ہوا ہو جس میں

حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ
تیز سردی ہو　وہ لگ جاوے ایسے لوگوں کی کھیتی کو　جنہوں نے اپنا نقصان کر رکھا ہو

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾
پس وہ اس کو برباد کر ڈالے اور اللہ تعالیٰ نے اُن پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ خود ہی اپنے آپ کو ضرر پہنچا رہے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً
اے ایمان والو　اپنے سوا کسی کو　صاحب خصوصیت مت بناؤ ف۱　وہ لوگ

مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا
تمہارے ساتھ فساد کرنے میں　کوئی دقیقہ اٹھا　نہیں رکھتے　تمہاری مضرت

مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ
کی تمنا رکھتے ہیں۔　واقعی بغض　اُن کے منہ　سے ظاہر ہو

اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ
پڑتا ہے۔　اور　جس قدر　اُن کے دلوں　میں ہے وہ تو

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾
بہت کچھ ہے۔ ہم علامات تمہارے سامنے ظاہر کر چکے　اگر تم عقل رکھتے ہو۔

هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ
ہاں تم ایسے ہو　کہ اُن لوگوں سے محبت رکھتے ہو　اور یہ لوگ تم سے اصلا محبت نہیں رکھتے

ف۱ یہاں جو غیر مذہب والوں سے خصوصیت کی ممانعت فرمائی ہے اس میں یہ بھی داخل ہے کہ اُن کو اپنا ہمراز بنایا جاوے اور اس میں یہ بھی داخل ہے کہ اپنے خاص امور انتظامی میں انکو دخل دیا جاوے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوٓا

حالانکہ تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور یہ لوگ جب تم سے ملتے ہیں کہہ دیتے ہیں

اٰمَنَّا ۖۚ وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ

کہ ہم ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر اپنی انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں

مِنَ الْغَيْظِ ۗ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ

مارے غیظ کے ف۱ آپ کہہ دیجئے کہ تم مر رہو اپنے غصہ میں ف۲ بیشک خدائے تعالیٰ

عَلِيمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١١٩﴾ إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ

خوب جانتے ہیں دلوں کی باتوں کو اگر تم کو کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے تو اُن

تَسُؤْهُمْ ۫ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوا بِهَا ۗ

کیلئے موجب رنج ہوتی ہے اور اگر تم کو کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو اس سے خوش ہوتے ہیں

وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ

اور اگر تم استقلال اور تقویٰ کے ساتھ رہو تو اُن لوگوں کی تدبیر تم کو ذرا بھی ضرر نہ

شَيْـًٔا ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿١٢٠﴾ وَإِذْ

پہنچا سکے گی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال پر احاطہ رکھتے ہیں اور جب کہ آپ

غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ

صبح کے وقت اپنے گھر سے چلے ف۳ مسلمانوں کو مقاتلہ کرنے کے لئے

مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٢١﴾ إِذْ

مقامات پر جمارہے تھے اور اللہ تعالیٰ سب سُن رہے تھے سب جان رہے تھے۔ جب تم

هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ

میں سے دو جماعتوں نے دل میں خیال کیا کہ ہمت ہار دیں اور اللہ تعالیٰ تو

وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٢٢﴾

اُن دونوں جماعتوں کا مددگار تھا اور بس مسلمانوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر اعتماد کرنا چاہیئے ف۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ ۚ

اور یہ بات محقق ہے کہ حق تعالیٰ نے تم کو بدر میں منصور فرمایا حالانکہ تم بے سر و سامان تھے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ تَقُولُ

سو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو۔ تاکہ تم شکر گزار رہو ف۵ جبکہ آپ مسلمانوں سے

ف۱ یہ کنایہ ہے شدت غضب سے جو مجبوری کے وقت ہو۔

ف۲ مراد یہ ہے کہ اگر تم مر بھی جاؤ گے تب بھی تمہاری مراد پوری نہ ہوگی۔

ف۳ یہ قصہ غزوۂ اُحد کا ہے۔

ف۴ صحابہ رضی اللہ عنہم پر خدا تعالیٰ کی کیسی عنایت ہے کہ بیان جرم کے ساتھ ان کو بشارت ولایت ...... بھی سُنا دی جس میں وعدۂ معافی مفہوم ہوتا ہے۔ اور جرم بھی کتنا خفیف تبلایا کہ واپسی نہیں صرف کم ہمتی۔ پھر اس کا بھی وقوع نہیں بلکہ خیال پس یا تو صدور اتنا ہی ہوا ہو یا بعض صادر کو ذکر نہیں فرمایا اور تقدیر اوّل پر عتاب کی وجہ ان حضرات کا غایت تقرب ہے۔

ف۵ یہ دراصل ایک کنوئیں کا نام ہے جو بدر بن قریش نے کھدوایا تھا۔ بدر کی لڑائی اس کے قرب میں ہوئی تھی۔

ع ۱۲ / ۱۱ / ۳

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
۲، ۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد		
۲ حرکتوں والی مد		

لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ

یوں فرما رہے تھے کہ کیا تم کو یہ امر کافی نہ ہوگا کہ تمہارا رب تمہاری امداد

رَبُّكُم بِثَلَٰثَةِ ءَالَٰفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُنزَلِينَ ﴿١٢٤﴾

کرے تین ہزار فرشتوں کے ساتھ جو اتارے جاویں گے۔ ف۱

بَلَىٰٓ ۚ إِن تَصْبِرُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ وَيَأْتُوكُم مِّن

ہاں کیوں نہیں اگر تم مستقل رہو گے اور متقی رہو گے اور وہ لوگ تم پر ایک دم

فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ

سے آپہنچیں گے۔ تو تمہارا رب تمہاری امداد فرمائے گا پانچ ہزار فرشتوں

ءَالَٰفٍ مِّنَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا جَعَلَهُ

سے جو ایک خاص وضع بنائے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض

ٱللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِۦ ۗ

اس لئے کی کہ تمہارے لئے بشارت ہو اور تاکہ تمہارے دلوں کو قرار ہو جاوے

وَمَا ٱلنَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ

اور نصرت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو کہ زبردست ہیں

ٱلْحَكِيمِ ﴿١٢٦﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟

حکیم ہیں تاکہ کفار میں سے ایک گروہ کو ہلاک کر دے

أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا۟ خَآئِبِينَ ﴿١٢٧﴾ لَيْسَ

یا اُن کو ذلیل و خوار کر دے پھر وہ ناکام لوٹ جاویں گے۔ ف۲ آپ کو کوئی

لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ

دخل نہیں یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ اُن پر یا تو متوجہ ہو جاویں یا اُن کو کوئی

يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ ﴿١٢٨﴾ وَلِلَّهِ مَا فِى

سزا دے دیں کیونکہ وہ ظلم بھی بڑا کر رہے ہیں ف۳ اور اللہ ہی کی ملک ہے جو کچھ بھی

ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ کہ زمین میں ہے وہ جس کو چاہیں بخش دیں۔

يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ

اور جس کو چاہیں عذاب دیں اور اللہ تعالیٰ تو بڑی

ف۱ معلوم ہوتا ہے کہ بڑے درجہ کے فرشتے ہونگے ورنہ جو فرشتے پہلے زمین پر موجود تھے اُن سے بھی یہ کام لیا جاسکتا تھا۔

ف۲ یہاں امداد کی حکمت نہایت تصریح کیساتھ فرمائی جس میں غور کرنے سے اس مضمون پر کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کیونکہ حاصل اس کا یہ ہوا کہ ان فرشتوں کے نزول سے اصلی مقصود یہ تھا کہ مسلمانوں کے قلب کو سکون ہو۔

ف۳ غزوۂ اُحد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوگیا اور چہرۂ مبارک مجروح ہوگیا تو آپ نے یہ فرمایا کہ ایسی قوم کو کیسے فلاح ہوگی جنہوں نے اپنے نبی کیساتھ ایسا کیا حالانکہ وہ نبی انکو خدا کی طرف بلا رہا ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

رَّحِيْمٌ ﴿١٢٩﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا
مغفرت کرنیوالے بڑے رحمت کرنیوالے ہیں۔ اے ایمان والو! سود مت کھاؤ (یعنی نہ لو اصل سے)

الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
کئی حصے زائد (کر کے) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو امید ہے تم کامیاب

تُفْلِحُوْنَ ﴿١٣٠﴾ ج وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْۤ اُعِدَّتْ
ہو۔ ف۱ اور اُس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی

لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿١٣١﴾ ج وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ
گئی ہے۔ اور خوشی سے کہنا مانو اللہ تعالیٰ کا اور رسولؐ کا امید ہے کہ

تُرْحَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ ج وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ
تم رحم کئے جاؤ گے اور دوڑو طرف مغفرت کے جو تمہارے پروردگار کی طرف

رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ
سے ہو ف۲ اور طرف جنّت کے جس کی وسعت ایسی ہے جیسے سب آسمان اور

الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٣﴾ ۙ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ
زمین۔ وہ تیار کی گئی ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لئے۔ ایسے لوگ جو کہ خرچ کرتے ہیں

فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ
فراغت میں اور تنگی میں اور غصّہ کے ضبط کرنے والے

وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ
اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣٤﴾ ج وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً
کو محبوب رکھتا ہے۔ اور ایسے لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کر گزرتے ہیں۔

اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا
جس میں زیادتی ہو یا اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں۔ پھر اپنے گناہوں

لِذُنُوْبِهِمْ ۖ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا
کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور ہے کون جو گناہوں کو

اللّٰهُ ۖ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ
بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل پر اصرار نہیں کرتے اور وہ

ف۱ یہ جو فرمایا کہ اصل سے کئی حصے زائد کر کے الخ۔ یہ سود کے حرام ہونے کی قید نہیں کیونکہ سود قلیل ہو یا کثیر سب حرام ہے ۔

ف۲ مطلب یہ کہ ایسے نیک کام اختیار کرو جس سے پروردگار تمہاری مغفرت کر دیں اور تم کو جنّت عنایت ہو۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ
جانتے ہیں - اُن لوگوں کی جزا بخشش ہے اُن کے رب کی طرف
رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
سے اور ایسے باغ ہیں کہ ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی - یہ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ قَدْ
ہمیشہ ہمیشہ اُن ہی میں رہیں گے اور یہ اچھا حق الخدمت ہے اُن کام کرنے والوں کا - ف۱ بالتحقیق
خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
تم سے قبل مختلف طرق گذر چکے ہیں تو تم روئے زمین پر چلو پھرو
فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا
اور دیکھ لو کہ اخیر انجام تکذیب کرنے والوں کا کیسا ہوا - یہ بیان کافی
بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾
ہے تمام لوگوں کے لئے اور ہدایت اور نصیحت ہے خاص خدا سے ڈرنے والوں کے لئے
وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ
اور تم ہمت مت ہارو اور رنج مت کرو اور غالب تم ہی رہو گے
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ
اگر تم پورے مومن رہے - اگر تم کو زخم پہنچ جاوے تو اُس قوم
مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ
کو بھی ایسا ہی زخم پہنچ چکا ہے - اور ہم ان ایّام کو اُن لوگوں کے
نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
درمیان اَدلتے بدلتے رہا کرتے ہیں - اور تاکہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو
اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا
جان لیویں اور تم میں سے بعضوں کو شہید بنانا تھا - اور اللہ تعالیٰ ظلم
يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ ۙ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتے - اور تاکہ میل کچیل سے صاف کر دے
اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ
ایمان والوں کو اور مٹا دیوے کافروں کو - ہاں کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ

ف۱ ان آیتوں میں دو درجوں کے مسلمانوں کا بیان ہے - ایک اعلیٰ درجہ کے ایک ان سے کم - اور خدا سے ڈرنے والوں میں سب آ گئے کیونکہ توبہ بھی خدا کے ڈر ہی سے ہوتی ہے +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا
جنّت میں جا داخل ہو گے — حالانکہ ہنوز اللہ تعالےٰ نے اُن لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنھوں نے تم میں

مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ
سے جہاد کیا ہو اور نہ اُنکو دیکھا جو ثابت قدم رہنے والے ہوں — اور تم تو مرنے کی تمنّا کر رہے تھے۔ موت

الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۖ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَ
کے سامنے آنے کے پہلے سے ف۱ — سو اُس کو تو کھلی آنکھوں

اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ
دیکھ لیا تھا۔ اور محمدؐ نرے رسول ہی تو ہیں

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۗ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ
آپؐ سے پہلے اور بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ ف۲ سو اگر آپؐ کا انتقال ہوجاوے

اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ۗ وَمَنْ
یا آپ شہید ہی ہو جاویں تو کیا تم لوگ اُلٹے پھر جاؤ گے — اور جو شخص

يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ
اُلٹا پھر بھی جاوے گا تو خدا تعالےٰ کا کوئی نقصان نہ کرے گا۔

وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ
اور خدا تعالیٰ جلد ہی عوض دے گا حق شناس لوگوں کو۔ اور کسی شخص کو موت آنا ممکن نہیں

اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۗ
بدون حکم خدا تعالیٰ کے اس طور سے کہ اس کی میعاد معیّن لکھی ہوئی رہتی ہے۔

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ
اور جو شخص دنیوی نتیجہ چاہتا ہے تو ہم اس کو دنیا کا حصّہ دے دیتے ہیں۔

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۗ
اور جو شخص اُخروی نتیجہ چاہتا ہے تو ہم اُس کو آخرت کا حصّہ دیں گے۔

وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ
اور ہم بہت جلد عوض دیں گے حق شناسوں کو — اور بہت نبی ہو چکے ہیں جن کے

قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا
ساتھ ہو کر بہت اللہ والے لڑے ہیں۔ سو نہ تو ہمّت ہاری

ف۱ شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ سال گزشتہ بعض صحابہ جو بدر میں شہید ہوئے اور انکے بڑے فضائل معلوم ہوئے تو بعض نے تمنّا کی کہ کاش ہم کو بھی کوئی ایسا موقع پیش آوے کہ اس دولتِ شہادت سے مشرف ہوں۔ آخر یہ اُحد کا غزوہ واقع ہوا تو پاؤں اُکھڑ گئے۔ اس پر یہ آیت آئی۔

ع ۱۴ / ۱۴۴ / ۵

ف۲ جب غزوۂ اُحد میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دندانِ مبارک شہید ہوا اور سر مبارک زخمی ہوا تو اُسوقت کسی دشمن نے پکار دیا کہ (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) قتل کئے گئے۔ مسلمان اُنکی بگڑ جانے سے بدحواس اور منتشر ہو ہی رہے تھے اس خبر سے اور بھی کمر ٹوٹ گئی کسی نے یہ تجویز کیا کہ اب کفار سے امن لے لینا چاہئے بعضے ہمّت ہار کر بیٹھ رہے اور ہاتھ پاؤں چھوڑ دیئے اور بعضے بھاگ کھڑے ہوئے بعضے منافق بولے کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں رہے تو پھر اپنا پہلا ہی دین کیوں نہ اختیار کر لیا جاوے بعض نے کہا کہ اگر نبی ہوتے تو قتل کیوں ہوتے اور بعض نے کہا کہ اگر آپ ہی نہ رہے تو ہم رہ کر کیا کرینگے جس پر آپ نے جان دی اس پر ہم کو بھی جان دے دینا چاہیئے۔ اور اگر آپ قتل ہو گئے تو کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو قتل نہیں ہوئے اس پریشانی میں اوّل آپکو حضرت کعب بن مالکؓ نے دیکھ کر پہچانا اور پکار کر کہا کہ اے مسلمانو! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ صحیح سلامت ہیں۔ غرض اسوقت پھر مسلمان مجتمع ہوئے۔ آپ نے ان کو ملامت فرمائی۔ عرض کیا یا رسول اللہ یہ خبر سنکر ہمارے دلوں میں ہول بیٹھ گئی۔ اس لئے ہمارے پاؤں اُکھڑ گئے۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

لِمَآ اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا

انہوں نے اُن مصائب کی وجہ سے جو اُن پر اللہ کی راہ میں واقع ہوئیں اور نہ اُن کا زور

وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۴۶﴾

گھٹا۔ اور نہ وہ دبے۔ اور اللہ تعالیٰ کو ایسے مستقل مزاجوں سے محبت ہے

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا

اور اُن کی زبان سے بھی تو اس کے سوا اور کچھ نہیں نکلا کہ انہوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار

ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

ہمارے گناہوں کو اور ہمارے کاموں میں ہمارے حد سے نکل جانے کو بخش دیجیے اور ہم کو ثابت قدم

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ

رکھیے۔ اور ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجیے! سو اُن کو

اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ

اللہ تعالیٰ نے دنیا کا بھی بدلہ دیا اور آخرت کا بھی عمدہ بدلہ

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۴۸﴾ ع یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ

اور اللہ تعالیٰ کو ایسے نیکو کاروں سے محبت ہے اے ایمان والو!

اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَرُدُّوْكُمْ

اگر تم کہنا مانو گے کافروں کا تو وہ تم کو اُلٹا پھیر

عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ

دیں گے پھر تم ناکام ہو جاؤ گے۔ بلکہ

اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ ﴿۱۵۰﴾

اللہ تعالیٰ تمہارا دوست ہے اور وہ سب سے بہتر مدد کرنے والا ہے! ف۱

سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

ہم ابھی ڈالے دیتے ہیں ہول کافروں کے دلوں میں بسبب اس کے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ

بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ

کا شریک ایسی چیز کو ٹھیرایا ہے جس پر کوئی دلیل اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں

سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى

فرمائی۔ اور اُن کی جگہ جہنم ہے۔ اور وہ بُری جگہ ہے

ف۱ پس اسی کی دوستی پر اکتفاء کرو اور اسی کو مددگار سمجھو۔ دوسرا مخالف اگر نصرت کی بھی تدبیر بتلاوے خلاف حکم خداوندی تو عمل مت کرو۔

۱۵ ع ۵ ۶

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ

بے انصافوں کی ف۱ اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے تو تم سے اپنے وعدے کو سچا کر دکھایا تھا جس وقت کہ تم

تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ

اُن کفار کو بہ حکم خداوندی قتل کر رہے تھے ۔ یہاں تک کہ تم خود ہی کمزور ہو گئے اور باہم حکم میں اختلاف

فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا

کرنے لگے ۔ اور تم کہنے پر نہ چلے بعد اس کے کہ تم کو تمہاری دل خواہ بات دکھلا دی

تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ

تھی ۔ تم میں سے بعضے تو وہ شخص تھے جو دنیا چاہتے تھے اور بعضے تم میں سے وہ تھے

مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ

جو آخرت کے طلب گار تھے ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آئندہ کے لئے اپنی

لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ

نصرت کو بند کر لیا ۔ اور پھر تم کو اُن کفار سے ہٹا دیا تاکہ خدائے تعالیٰ تمہاری آزمائش فرماوے اور یقین

فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٢﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ

سمجھو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں مسلمانوں پر ف۲ وہ وقت یاد کرو جبکہ تم چڑھے

وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ

چلے جاتے تھے اور کسی کو مڑ کر بھی تو نہ دیکھتے تھے اور رسولؐ تمہارے پیچھے کی جانب سے تم کو پکار

فِىْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا

رہے تھے ۔ سو خدائے تعالیٰ نے تم کو پاداش میں غم دیا بسبب غم دینے کے

تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ؕ

تاکہ تم مغموم نہ ہوا کرو نہ اس چیز پر جو تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور نہ اس پر جو تم پر مصیبت پڑے ۔

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ

اور اللہ تعالیٰ سب خبر رکھتے ہیں تمہارے سب کاموں کی پھر اللہ تعالیٰ نے اس غم کے بعد تم پر

مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى

چین بھیجی یعنی اونگھ کہ تم میں سے ایک جماعت پر تو اس کا غلبہ ہو رہا تھا ف۳

طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ

اور ایک جماعت وہ تھی کہ اُن کو اپنی جان ہی کی فکر پڑ

ف۱

چنانچہ اس القاء رعب کا ظہور اس طرح ہوا کہ اول تو باوجود مسلمانوں کے شکست کھا جانے کے مشرکین بلا کسی سبب ظاہری کے مکہ کو لوٹ گئے پھر جب کچھ رستہ قطع کر چکے تو اپنے اس طرح آ جانے پر بہت افسوس کیا۔ اور پھر ارادہ واپسی مدینہ کا کیا مگر کچھ ایسا رعب چھایا کہ پھر نہ آ سکے اور راہ میں کوئی اعرابی مل گیا۔ اس سے کہا کہ ہم تجھ کو اتنا مال دینگے تو مسلمانوں کو ڈرا دینا۔ یہاں وحی سے معلوم ہو گیا۔ آپ ان کے تعاقب میں حمراء الاسد تک پہنچے ❊

ف۲

اس آیت سے صحابہ رضی کے حال پر بڑی عنایت معلوم ہوتی کہ عتاب میں بھی چند در چند تسلیاں فرمائیں ایک یہ کہ سزا نہ تھی بلکہ اس میں بھی تمہاری مصلحت تھی۔ پھر مواخذہ آخرت سے بےفکر کر دیا ❊

ف۳

جب کہ کفار میدان سے واپس آ گئے۔ تو اس وقت غیب سے مسلمانوں پر اونگھ غالب ہوئی جس سے سب غم غلط ہو گیا ❊

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ

رہی تھی ۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خلاف واقع خیالات کر رہے تھے جو کہ محض حماقت کا خیال تھا

يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ

وہ یوں کہہ رہے تھے کیا ہمارا کچھ اختیار چلتا ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ اختیار تو سب اللہ ہی کا ہے

قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

وہ لوگ اپنے دلوں میں ایسی بات پوشیدہ رکھتے ہیں جس کو آپ کے

مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا

سامنے ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں کہ اگر ہمارا کچھ اختیار چلتا

مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ

تو ہم یہاں مقتول نہ ہوتے آپ فرما دیجئے کہ تم لوگ

فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ

اپنے گھروں میں بھی رہتے تب بھی جن لوگوں کے لئے قتل مقدر ہو چکا ہے

الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ

وہ لوگ اُن مقامات کی طرف نکل پڑتے جہاں وہ گرے ہیں۔ اور یہ جو کچھ ہوا اس لئے ہوا

صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے باطن کی بات کی آزمائش کرے اور تاکہ تمہارے دلوں کی بات کو صاف کر دے۔ اور اللہ تعالیٰ

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

سب باطن کی باتوں کو خوب جانتے ہیں۔ یقیناً تم میں جن لوگوں نے

تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا

پشت پھیر دی تھی جس روز کہ دونوں جماعتیں باہم مقابل ہوئیں اس کے سوا اور کوئی

اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ

بات نہیں ہوئی کہ اُن کو شیطان نے لغزش دے دی اُن کے بعض اعمال کے سبب سے ف۱ اور یقین سمجھو

عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾ ع

کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو معاف فرما دیا۔ واقعی اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت کرنے والے ہیں بڑے حلم والے ہیں۔ ف۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

اے ایمان والو! تم اُن لوگوں کی طرح مت ہو جانا ف۳ جو کہ کافر ہیں

ف۱
ببعض ما کسبوا سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک گناہ سے دوسرا گناہ پیدا ہوتا ہے، جیسا کہ ایک طاعت سے دوسری طاعت کی توفیق بڑھتی جاتی ہے +

ف۲
بعض معاندین صحابہؓ نے اس واقعہ سے صحابہؓ پر خصوصاً حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کیا ہے اور اس سے عدم صلاحیت خلافت کی مستنبط کی ہے لیکن یہ محض مہمل بات ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا اب دوسروں کو مؤاخذہ کرنے کا کیا حق رہا۔ رہا قصہ خلافت کا، سو اہل حق کے نزدیک خلافت کے لئے عصمت شرط نہیں ہے +

ف۳
اوپر منافقین کا قول نقل کیا تھا۔ چونکہ ایسے اقوال کے سننے سے احتمال ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں اس قسم کے وساوس پیدا ہونے لگیں، اس لئے حق تعالیٰ اس آیت میں مسلمانوں کو ایسے اقوال اور ایسے احوال سے ممانعت فرماتے ہیں +

ع ۱۶ / ۷

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ
اور کہتے ہیں اپنے بھائیوں کی نسبت جبکہ وہ کسی سرزمین میں سفر کرتے ہیں ف۱

أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا
یا وہ لوگ کہیں غازی بنتے ہیں کہ اگر یہ لوگ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے

وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي
جاتے - تاکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو اُن کے قلوب میں موجب حسرت

قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
کردیں اور مارتا جلاتا تو اللہ ہی ہے - اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو سب

بَصِيرٌ ﴿١٥٦﴾ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ
کچھ دیکھ رہے ہیں اور اگر تم لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاؤ

مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا
یا کہ مرجاؤ - تو بالضرور اللہ تعالیٰ کے پاس کی مغفرت اور رحمت اُن چیزوں سے بہتر ہے جن

يَجْمَعُونَ ﴿١٥٧﴾ وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ
کو یہ لوگ جمع کر رہے ہیں اور اگر تم مرگئے یا مارے گئے تو بالضرور اللہ ہی کے

تُحْشَرُونَ ﴿١٥٨﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ
پاس جمع کئے جاؤ گے - بعد اس کے خدا ہی کی رحمت کے سبب آپ اُن کے ساتھ نرم رہے ف۲

وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا
اور اگر آپ تند خو سخت طبیعت ہوتے تو یہ آپ کے پاس سے سب

مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ
منتشر ہو جاتے سو آپ اُن کو معاف کر دیجئے اور آپ ان کے لئے استغفار

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ
کر دیجئے اور اُن سے خاص خاص باتوں میں مشورہ لیتے رہا کیجئے - ف۳ پھر جب آپ رائے پختہ کرلیں

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿١٥٩﴾
تو خدائے تعالیٰ پر اعتماد کیجئے ف۴ بیشک اللہ تعالیٰ ایسے اعتماد کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں۔

إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَإِن
اگر حق تعالیٰ تمہارا ساتھ دیں تب تو تم سے کوئی نہیں جیت سکتا اور اگر

ف۱ اس سفر سے دینی کام کے لئے سفر کرنا مراد ہے ۔

ف۲ نرم اخلاقی کو رحمت کا سبب اسلئے فرمایا کہ خوش اخلاقی عبادت ہے اور عبادت کی توفیق خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہوتی ہے ۔

ف۳ یہ جو کہا گیا کہ خاص خاص باتوں میں مشورہ لیتے رہا کیجئے تو مراد ان سے وہ اُمور ہیں جن میں آپ پر وحی نازل نہ ہوتی ہو - ورنہ بعد وحی کے پھر مشوروں کی کوئی گنجائش نہیں ۔

ف۴ لفظ عزم میں کوئی قید نہیں لگائی - اس سے معلوم ہوا کہ اُمور انتظامیہ متعلقہ بالرائے میں کثرت رائے کا ضابطہ محض بے اصل ہے - ورنہ یہاں عزم میں یہ قید ہوتی کہ بشرطیکہ آپ کا عزم کثرت رائے کے خلاف نہ ہو ۔ اور مشورہ و عزم کے بعد جو توکّل کا حکم فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ تدبیر منافی نہیں توکل کے - کیونکہ مشورہ و عزم کا داخل تدبیر ہونا ظاہر ہے اور جاننا چاہیئے کہ مرتبہ توکل کا کہ باوجود تدبیر کے اعتقاداً اعتماد رکھے اللہ تعالیٰ پر ہر مسلمان کے ذمّہ فرض ہے اور توکّل بمعنی ترک تدبیر کے تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ تدبیر دینی ہے تو اسکا ترک مذموم - اور اگر دنیوی یقینی عادۃً ہے تو اسکا ترک بھی ناجائز - اور اگر ظنی ہے تو قوی القلب کو جائز اور اگر وہمی ہے تو اسکا ترک مامور بہ ہے ۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ
تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)	قلقلہ	

يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ

تمہارا ساتھ نہ دیں تو اس کے بعد ایسا کون ہے جو تمہارا ساتھ دے (اور غالب کر دے)

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا كَانَ

اور صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان والوں کو اعتماد رکھنا چاہیئے ؛ اور نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ

لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ

خیانت کرے حالانکہ جو شخص خیانت کرے گا وہ شخص اپنی خیانت کی ہوئی چیز کو قیامت

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ

کے دن حاضر کرے گا۔ پھر ہر شخص کو اُس کے کیئے کا پورا عوض ملے گا۔

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ

اور اُن پر بالکل ظلم نہ ہوگا ف۱ سو ایسا شخص جو کہ رضائے حق کا تابع ہو

كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ

کیا وہ اس شخص کے مثل ہو جاوے گا جو کہ غضب الٰہی کا مستحق ہو اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہو؟

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ

اور وہ جانے کی بُری جگہ ہے ، یہ مذکورین درجات میں مختلف ہوں گے اللہ تعالیٰ

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى

کے نزدیک ۔ اور اللہ تعالیٰ خوب دیکھتے ہیں اُن کے اعمال کو حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر

الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

احسان کیا جبکہ اُن میں اُن ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ اُن لوگوں کو

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ سناتے ہیں اور اُن لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں اور اُن کو کتاب اور فہم

وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ

کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں ۔ اور بالیقین یہ لوگ قبل سے صریح غلطی میں

مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ

تھے ۔ ف۲ اور جب تمہاری ایسی ہار ہوئی جس سے دو حصے تم جیت چکے تھے تو

مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ

کیا ایسے وقت میں تم یوں کہتے ہو کہ یہ کدھر سے ہوئی آپ فرما دیجئے کہ یہ ہار خاص

ف۱
انبیاء علیہم السلام کا امین ہونا یہاں دلیل سے ثابت کیا گیا ہے ۔

ف۲
یہ جو فرمایا کہ ان ہی کی جنس سے تو اس میں مفسرین کے کئی قول ہیں بعض نے کہا ہے کہ ان کے نسب سے یعنی قریش بعض نے کہا ہے کہ عرب سے بعض نے کہا کہ بنی آدم سے ۔ اور یہی زیادہ مناسب ہے کیونکہ لفظ مؤمنین اس جگہ عام ہے ۔ اور انفسھم کی ضمیر اسی طرف عائد ہے پس صفت عام کے ساتھ تفسیر کرنا اوفق ہے ۔

النصف

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

أَنفُسِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٦٥﴾ وَمَا

تمہاری طرف سے ہوئی۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے۔ اور جو مصیبت

أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ

تم پر پڑی جس روز کہ دونوں گروہ باہم مقابل ہوئے سو خدا تعالیٰ کی مشیت سے ہوئی اور تاکہ

الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٦٦﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ

اللہ تعالیٰ مؤمنین کو بھی دیکھ لیں۔ اور اُن لوگوں کو بھی دیکھ لیں جنہوں نے نفاق کا برتاؤ کیا اور اُن سے

لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ

یوں کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں لڑنا یا دشمنوں کا دفعیہ بن جانا

قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ

وہ بولے اگر ہم کوئی ڈھنگ کی لڑائی دیکھتے تو ضرور تمہارے ساتھ ہو لیتے یہ منافقین اس روز کفر سے

أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا

نزدیک تر ہوگئے بہ نسبت اس حالت کے کہ وہ ایمان سے نزدیک تھے۔ یہ لوگ اپنے منہ سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو

لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ﴿١٦٧﴾

اُن کے دل میں نہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ اپنے دل میں رکھتے ہیں

الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا

یہ ایسے لوگ ہیں کہ اپنے بھائیوں کی نسبت بیٹھے ہوئے باتیں بناتے ہیں کہ اگر ہمارا کہنا مانتے

مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ

تو قتل نہ کئے جاتے۔ آپ فرما دیجئے کہ اچھا تو اپنے اوپر سے موت کو ہٹاؤ

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا

اگر تم سچے ہو۔ ف۱ اور (اے مخاطب) جو لوگ اللہ کی راہ میں

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ

قتل کئے گئے اُن کو مردہ مت خیال کر بلکہ وہ تو زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں

يُرْزَقُونَ ﴿١٦٩﴾ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ

اُن کو رزق بھی ملتا ہے وہ خوش ہیں اس چیز سے جو اُن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا فرمائی

وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ

اور جو لوگ اُن کے پاس نہیں پہنچے اُن سے پیچھے رہ گئے ہیں اُن کی بھی اس حالت پر

ف۱

اس واقعۂ ہزیمت میں جو صحابہؓ کی عتاب کے بعد جا بجا تسکین کی گئی تو اس سے نافرمانی کرنے والے دھوکہ نہ کھاویں کہ ہم سے جو گناہ ہوتے ہیں اس میں بھی مشیت و حکمت الٰہیہ ہوتی ہے پھر غم کی کوئی بات نہیں۔ بات یہ ہے کہ اوّل تو صحابہؓ سے خطاءً ایسا ہوا تھا قصداً مخالفت نہ تھا۔ دوسرے ان پر ندامت اور غم کا بے انتہا غلبہ تھا۔ جو اعلیٰ درجہ ہے توبہ کا۔ اس لئے ان کی تسلی کی گئی۔ اور جو قصداً گناہ کرے پھر اس پر کرے جرأت۔ وہ مستحق تسلی نہیں بلکہ مستحق تخویف و وعید ہے +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

وہ خوش ہوتے ہیں ۔ کہ اُن پر بھی کسی طرح کا خوف واقع ہونیوالا نہیں اور نہ وہ مغموم ہوں گے ۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ

وہ خوش ہوتے ہیں بوجہ نعمت وفضل خداوندی کے اور بوجہ اس

اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ۛ ج ۛ اَلَّذِيْنَ

کے کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا اجر ضائع نہیں فرماتے ۔ ف۱ جن لوگوں نے اللہ و

اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ

رسولؐ کے کہنے کو قبول کر لیا بعد اس کے کہ اُن کو زخم لگا

الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ ج

تھا ۔ ان لوگوں میں جو نیک اور متقی ہیں اُن کے لئے ثواب عظیم ہے !

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ

یہ ایسے لوگ ہیں کہ لوگوں نے اُن سے کہا کہ اُن لوگوں نے تمہارے لئے سامان

جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ ق

جمع کیا ہے سو تم کو اُن سے اندیشہ کرنا چاہیئے تو اُس نے اُن کے ایمان کو اور زیادہ کر دیا

وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا

اور کہہ دیا ہم کو حق تعالیٰ کافی ہے اور وہی سب کام سپرد کرنے کیلئے اچھا ہے پس یہ لوگ خدا کی

بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ

نعمت اور فضل سے بھرے ہُوئے واپس آئے کہ اُن کو کوئی ناگواری ذرا پیش نہیں آئی

وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ

اور وہ لوگ رضائے حق کے تابع رہے اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل

عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ

والا ہے اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ یہ شیطان ہے کہ اپنے دوستوں سے

اَوْلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ

ڈراتا ہے ۔ سو تم اُن سے مت ڈرنا اور مجھ ہی سے ڈرنا اگر تم

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ

ایمان والے ہو ف۲ اور آپکے لئے وہ لوگ موجب غم نہ ہونے چاہئیں جو جلدی سے

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وقف لازم — ع ۱۶/۱۷ ۸ — مع ۲ عند المتقدمین

ف۱ اوپر غزوۂ اُحد کا قصہ مذکور ہو چکا۔ آگے اس کے متعلق ایک دوسرے غزوہ کا ذکر ہے جو غزوہ حمراء الاسد کے نام سے مشہور ہے وہ یہ کہ جب کفار میدان سے مکہ کو واپس ہوئے تو رستہ میں جا کر اس پر افسوس کیا کہ ہم باوجود غالب آجانے کے ناحق لوٹ آئے۔ سو اب چل کر سب کا استیصال کر دیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رُعب ڈال دیا اور پھر وہ مکہ ہی کی طرف ہو لئے لیکن بعض راہ گیروں سے کہہ گئے کہ کسی تدبیر سے مسلمانوں کے دل میں ہمارا رعب جما دیا جائے۔ آپ کو وحی سے یہ امر معلوم ہو گیا اور آپ ان کے تعاقب میں مقام حمراء الاسد تک پہنچے حمراء الاسد مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے وہاں آپ نے تین روز قیام فرمایا اس مقام پر ایک قافلہ تجار کا گزرا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے مال تجارت خرید فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں نفع دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نفع ہمراہی مسلمانوں کو تقسیم فرما دیا آیات آئندہ میں اس قصہ کی طرف اشارہ ہے ۔

ف۲ اوپر منافقین کی بیوفائی اور بدخواہی کا مذکور تھا ۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر انکی ان حرکات کا رنج ہوا ہوگا حق تعالیٰ آیت آئندہ میں آپ کو تسلی دیتے ہیں اور اسکے ساتھ ضمناً وطبعاً جمیع کفار کے معاملہ کے متعلق خواہ کوئی ہو آپکی تسلی فرماتے ہیں تاکہ آپکے قلب پر یا آئندہ انکی دردسری کی طرف سے کبھی ضد غالب ہو +

فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ يُرِيدُ

کفر میں جا پڑتے ہیں۔ یقیناً وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو ذرہ برابر بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے اللہ تعالیٰ کو

اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ

یہ منظور ہے کہ آخرت میں ان کو اصلا بہرہ نہ دے اور اُن لوگوں کو

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ

سزائے عظیم ہوگی یقیناً جتنے لوگوں نے ایمان کی جگہ کفر کو اختیار

بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ

کر رکھا ہے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو ذرہ برابر ضرر نہیں پہنچا سکتے اور اُن کو دردناک

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٧﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

سزا ہوگی اور جو لوگ کفر کر رہے ہیں

أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ ۗ إِنَّمَا نُمْلِي

وہ یہ خیال ہرگز نہ کریں کہ ہمارا اُن کو مہلت دینا اُن کے لئے بہتر ہے ہم اُن کو صرف اس لئے

لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿١٧٨﴾

مہلت دے رہے ہیں تاکہ جرم میں اُن کو اور ترقی ہو جاوے اور اُن کو توہین آمیز سزا ہوگی۔ ف۱

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس حالت پر رکھنا نہیں چاہتے جس پر تم اب ہو جبتک

عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ

کہ ناپاک کو پاک سے متمیز نہ فرمادیں۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

اور اللہ تعالیٰ ایسے امور غیبیہ پر تم کو مطلع نہیں کرتے

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ۖ

ولیکن ہاں جس کو خود چاہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں اُن کو منتخب فرمالیتے ہیں۔

فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَ

پس اب اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ۔ ف۲ اور اگر تم ایمان لے آؤ اور

تَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٩﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ

پرہیز رکھو تو پھر تم کو اجر عظیم ملے اور ہرگز خیال نہ کریں ایسے لوگ جو

ف۱ اس آیت سے کوئی یہ شبہ نہ کرے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسی لئے مہلت دی ہے کہ اور زیادہ جرم کریں تو پھر زیادہ جرم کرنے سے عذاب کیوں ہوگا۔ اصل سبب امہال کا زیادہ عفو ہے لیکن اس سبب کے سبب یعنی ازدیادِ اثم کو جو باختیار عبد ہے قائم مقام سبب بغرض افادہ بلاغت کلام کر دیا گیا +

ف۲ یہ جو فرمایا سب رسولوں پر ایمان لاؤ۔ حالانکہ مقام مقتضی ہے ذکر ایمان بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ آپ پر بھی ایمان جب ہی متحقق ہوگا۔ جب سب کو مانے۔ کیونکہ ایک کی تکذیب سب کی تکذیب ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ

ایسی چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنے فضل سے

فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۗ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۗ

وہی ہے کہ یہ بات کچھ اُن کے لئے اچھی ہوگی۔ بلکہ یہ بات اُن کے لئے بہت ہی بُری ہے

سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَ

وہ لوگ قیامت کے روز طوق پہنا دیئے جاویں گے اُس کا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا اور

لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا

اخیر میں آسمان و زمین اللہ تعالیٰ ہی کا رہ جاوے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ

سب اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں ف۱ بیشک اللہ تعالیٰ نے سُن لیا ہے اُن لوگوں کا

الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ

قول جنہوں نے یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ مفلس ہے اور ہم مالدار ہیں۔

سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ

ہم اُن کے کہے ہوئے کو لکھ رہے ہیں۔ف۲ اور اُن کا انبیاء کو ناحق قتل

بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ

کرنا بھی اور ہم کہیں گے کہ چکھو آگ کا

الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ

عذاب یہ اُن اعمال کی وجہ سے ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں سمیٹے ہیں

اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ

اور یہ امر ثابت ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنے والے نہیں وہ لوگ ایسے ہیں

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ

جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم فرمایا تھا کہ ہم کسی پیغمبر پر اعتقاد

لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ

نہ لاویں جب تک کہ ہمارے سامنے معجزہ نذر و نیاز خداوندی کا ظاہر نہ کرے کہ اُس کو

النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ

آگ کھا جاوے۔ف۳ آپ فرما دیجئے کہ بالیقین بہت سے پیغمبر مجھ سے پہلے بہت سے دلائل لے کر

ع ۱۸ ۹ — وقف لازم

ف۱ اس طوق پہنائے جانے کی کیفیت حدیث بخاری میں آئی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو خدا تعالیٰ مال دے اور وہ اسکی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ اسکا مال قیامت کے روز ایک زہری سانپ کی شکل بنا کر اسکے گلے میں ڈال دیا جائیگا اور وہ اس شخص کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی۔

ف۲ نامۂ اعمال درج کرا دینے میں یہ حکمت ہے کہ عادۃً مجرم پر زیادہ حجت ہوجاتا ہے ورنہ حقتعالیٰ کو احتیاج نہیں۔

ف۳ پہلے بعض انبیاء علیہم السلام کا یہ معجزہ ہوا ہے کہ کوئی چیز جاندار یا غیر جاندار اللہ کے نام کی نکال کر کسی میدان یا پہاڑ پر رکھدی غیب سے ایک آگ نمودار ہوئی اور اس چیز کو جلا دیا۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِىْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ

آئے اور خود یہ معجزہ بھی جس کو تم کہہ رہے ہو سو تم نے اُن کو کیوں قتل

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٨٣﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ

کیا تھا۔ اگر تم سچے ہو سو اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کریں تو بہت

كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ

سے پیغمبروں کی جو آپ سے پہلے گزرے ہیں تکذیب کی جا چکی ہے ف۱ جو معجزات لے کر آئے تھے اور

الزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿١٨٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ

صحیفے لے کر اور روشن کتاب لے کر ف۲ ہر جان کو موت کا مزہ

الْمَوْتِ ۗ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ

چکھنا ہے اور تم کو پوری پاداش تمہاری قیامت ہی کے روز ملے گی

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ

تو جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا سو پورا

فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ

کامیاب وہ ہوا۔ اور دنیوی زندگی تو کچھ بھی نہیں صرف دھوکہ کا

الْغُرُوْرِ ﴿١٨٥﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِىْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ

سودا ہے ف۳ البتہ آگے اور آزمائے جاؤ گے اپنے مالوں میں اور

اَنْفُسِكُمْ ۫ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

اپنی جانوں میں اور البتہ آگے کو اور سنو گے بہت سی باتیں دلآزاری کی اُن لوگوں

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا

سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں اور اُن لوگوں سے جو کہ

اَذًى كَثِيْرًا ۗ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا

مشرک ہیں ف۴ اور اگر صبر کرو گے اور پرہیز رکھو گے

فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾ وَاِذْ

تو یہ تاکیدی احکام میں سے ہے ف۵ اور جب کہ

اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے یہ عہد لیا کہ اس کتاب کو عام لوگوں کے

ف۱ جب اوروں کی بھی تکذیب ہو چکی ہے تو آپ کی تکذیب کوئی نئی بات نہیں۔ پھر غم کیا ؛

ف۲ یعنی بعضے صرف معجزے لائے۔ بعضے چھوٹی کتابیں۔ بعضے بڑی کتابیں۔ جیسے تورات و انجیل۔ اور چونکہ کتاب سے بڑی کتاب مراد ہے اور بڑی کتاب شان اور مضامین میں زیادہ ہوگی اس لئے اس کی صفت میں مُنِیْر بڑھایا کہ اس میں شان و مضامین دونوں کے اعتبار سے معنیٰ ظہور کے زیادہ ہو گئے ؛

ف۳ یہ جو فرمایا کہ دھوکہ کا سودا۔ تو اس سے یہ نہ سمجھا جاوے کہ دنیوی زندگی سب کے لئے مضر ہے مطلب تشبیہ سے صرف یہ ہے کہ یہ اصلی مقصود بنانے کے قابل نہیں ؛

ف۴ آزمانے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے حوادث تم پر وقتاً فوقتاً واقع ہوا کریں گے اس کو مجازاً آزمانا کہہ دیا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ آزمانے کے حقیقی معنیٰ سے پاک ہے کیونکہ وہ عالم الغیب ہے ؛

ف۵ صبر کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ تدبیر نہ کرو یا مواقع انتقام میں انتقام نہ لو۔ یا مواقع قتال میں قتال نہ کرو۔ بلکہ حوادث میں دل تنگ نہ ہو۔ کیونکہ اس میں تمہارے لئے منافع و مصالح ہیں۔ اور تقوےٰ یہ کہ خلاف شرع امور سے بچو۔ گو تدبیر بھی کی جاوے ؛

٦ حرکتوں والی مدِ لازم | ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب | ٢ حرکتوں والی مد | ادغام اور نا قابل تلفظ | قلقلہ

لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫ فَنَبَذُوْهُ
رُوبرو ظاہر کر دینا اور اُس کو پوشیدہ مت کرنا سو اُن لوگوں نے اُس کو

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ
اپنے پس پُشت پھینک دیا اور اُس کے مقابلہ میں کم حقیقت معاوضہ لے لیا

فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
سو بُری چیز ہے جس کو وہ لوگ لے رہے ہیں جو لوگ ایسے ہیں کہ اپنے کردار پر خوش ہوتے

يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا
ہیں اور جو کام نہیں کیا اس پر چاہتے ہیں کہ اُن کی تعریف ہو

بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ
سوا یسے شخصوں کو ہرگز ہرگز مت خیال کرو کہ وہ خاص طور کے عذاب سے

مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾
بچاؤ میں رہیں گے اور اُن کو دردناک سزا ہوگی ف۱

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ
اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ تعالےٰ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
ہر شئے پر قدرت پوری رکھتے ہیں ف۲ بلاشبہ آسمانوں کے اور زمین کے بنانے

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ
اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے جانے میں

لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ
دلائل ہیں اہل عقل کے لئے جن کی حالت یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ تعالےٰ

اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ
کی یاد کرتے ہیں کھڑے بھی بیٹھے بھی لیٹے بھی اور

يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں غور کرتے ہیں۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ
کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے اُس کو لا یعنی پیدا نہیں کیا ف۳ ہم آپ کو منزہ سمجھتے ہیں

ف۱ بد کرداری یہی کہ احکام حقہ کو چھپاتے تھے اور جو نیک کام نہیں کیا اس سے مراد اظہارِ حق ہے جس کو وہ نہ کرتے تھے لیکن دوسروں کو یہ یقین دلانا چاہتے تھے کہ ہم اظہار حق کرتے ہیں تاکہ ان کا خداع معلوم نہ ہو۔ چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بھی یہود نے یہ جرأت کی ؛

ف۲ پس چونکہ وہ سلطان حقیقی ہیں سب پر ان کا حکم ماننا ضروری ہے اور نافرمانی جرم ہے۔ اور چونکہ وہ قادر ہیں اس لئے جرم کی سزا دے سکتے ہیں۔ اور چونکہ انہوں نے اس سزا کی خبر دی ہے اس لئے ضرور سزا دینگے اور چونکہ یہ صفات اُن کے ساتھ خاص ہیں لہٰذا انکے سزا دینے ہوئے کو کوئی بچا نہیں سکتا ؛

ع ۱۹ / ۹ / ۱۰

ف۳ بلکہ اس میں حکمتیں رکھی ہیں۔ جن میں ایک بڑی حکمت یہ ہے کہ اس مخلوق سے خالق تعالےٰ کے وجود و توحید پر استدلال کیا جاوے ؛

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ

سو ہم کو عذابِ دوزخ سے بچا لیجئے — اے ہمارے پروردگار — بے شبہ آپ

تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

جس کو دوزخ — میں داخل کریں اُس کو واقعی رسوا ہی کر دیا — اور ایسے بے انصافوں کا کوئی بھی

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا

ساتھ دینے والا نہیں — اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک پکارنے والے کو سُنا کہ وہ ایمان لانے

يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ

کے واسطے اعلان کر رہے ہیں ف۱ کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ — سو ہم ایمان لے آئے۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا

اے ہمارے پروردگار پھر ہمارے گناہوں کو بھی معاف فرما دیجئے — اور ہماری بدیوں کو بھی ہم سے زائل کر دیجئے

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا

اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ موت دیجئے۔ — اے ہمارے پروردگار اور ہم کو وہ چیز بھی دیجئے جس کا

وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ

ہم سے اپنے پیغمبروں کی معرفت آپ نے وعدہ فرمایا ہے — اور ہم کو قیامت کے روز رسوا نہ کیجئے ! ف۲

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ

یقیناً آپ وعدہ خلافی — نہیں کرتے۔ ف۳ — سو منظور کر لیا — ان کی درخواست

رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ

کو اُن کے رب نے — اس وجہ سے کہ میں کسی شخص کے کام کو — جو کہ تم میں سے کام کرنے والا ہو

مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ

اکارت نہیں کرتا — خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو ف۴ — تم آپس میں ایک — دوسرے کے جزو ہو

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ

سو جن لوگوں نے ترکِ وطن کیا — اور اپنے گھروں سے — نکالے گئے ف۵

وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا

اور تکلیفیں دیئے گئے — میری راہ میں — اور جہاد کیا — اور شہید ہو گئے۔

لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ

ضرور اُن لوگوں کی — تمام خطائیں — معاف کر دوں گا ف۶ — اور ضرور اُن کو ایسے باغوں

ف۱ مراد اس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بواسطہ یا بلاواسطہ۔

ف۲ مطلب یہ کہ اول ہی سے جنّت میں داخل کر دیجئے۔

ف۳ لیکن ہم کو یہ خوف ہے کہ جن کے لئے وعدہ ہے۔ یعنی مومنین و ابرار کہیں ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ ہم ان صفات سے موصوف نہ رہیں جن پر وعدہ ہے اس لئے ہم آپ سے یہ التجائیں کرتے ہیں کہ ہم کو اپنے وعدے کی چیزیں دیجئے یعنی ہم کو ایسا کر دیجئے اور ایسا ہی رکھیے جس سے ہم وعدے کے مخاطب و محل ہو جاویں۔

ف۴ دونوں کے لئے یکساں قانون ہے۔

ف۵ یعنی کفار نے وطن میں پریشان کیا۔ بیچارے گھر چھوڑ چھوڑ کر پردیس کو نکل کھڑے ہوئے۔

ف۶ تمام خطائیں اس لئے کہا گیا کہ یہاں ہجرت و جہاد و شہادت کی فضیلت مذکور ہے اور حدیثوں سے ان اعمال کا تمام ذنوبِ سابقہ کا کفارہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ
۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد		
۲ حرکتوں والی مد		

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا

میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ عوض

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

ملے گا اللہ کے پاس سے اور اللہ ہی کے پاس اچھا عوض ہے ۔ ف۱

لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی

تجھ کو ان کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا مغالطہ میں نہ ڈال

الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ

دے چندروزہ بہار ہے ف۲ پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا

وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ

اور وہ بُرا ہی آرام گاہ ہے ۔ لیکن جو لوگ خدا سے ڈریں ان کے لئے

جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ

باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ

فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ

ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ مہمانی ہوگی اللہ کی طرف سے اور جو چیزیں خدا کے پاس ہیں وہ نیک بندوں

خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

کے لئے بدرجہا بہتر ہیں اور بالیقین بعضے لوگ اہل کتاب میں سے ایسے بھی ضرور ہیں

لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَمَاۤ

جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعتقاد رکھتے ہیں اور اس کتاب کے ساتھ بھی جو تمہارے پاس بھیجی گئی اور اس کتاب

اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ

کیساتھ بھی جو ان کے پاس بھیجی گئی اس طور پر کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی آیات کے مقابلہ میں

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ

کم حقیقت معاوضہ نہیں لیتے ایسے لوگوں کو ان کا نیک عوض ملے گا ۔ ان کے

عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ یٰۤاَیُّهَا

پروردگار کے پاس بلاشبہ اللہ تعالیٰ جلدی ہی حساب کردیں گے ۔ اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۫ قف

ایمان والو ! خود صبر کرو اور مقابلہ میں صبر کرو اور مقابلہ کیلئے مستعد رہو ف۳

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الثلثۃ

ف۱ اوپر کی آیت میں مسلمانوں کی کلفتوں کا بیان اور ان کا انجام نیک مذکور تھا۔ آگے کافروں کے عیش وآرام کا بیان اور ان کا انجام بد مذکور ہے تاکہ مسلمانوں کو اپنا انجام سن کر جو تسلی ہوئی تھی اپنے دشمنوں کا انجام سن کر اور زیادہ تسلی ہو اور ان کے عیش وآرام کی طرف حرصاً یا حزناً یا غیظاً التفات نہ کریں ۔

ف۲ کیونکہ مرتے ہی اس کا نام ونشان بھی نہ رہے گا ۔

ف۳ قاموس میں مرابطت اور رباط کے دو معنی لکھے ہیں۔ ایک ملازمت ثغر العدو یعنی مابین دار الاسلام و دار الکفر کے سرحد کے موقع پر قیام کرنا تاکہ کفار سے دار الاسلام کی حفاظت رہے۔ احقر نے یہی معنے لئے ہیں ۔ دوسرے معنی مواظبت علی الامر یعنی مطلق احکام کی پابندی کرنا۔ بیضاوی نے یہ معنے بھی لئے ہیں۔ اور حدیث میں انتظار الصلوٰۃ بعد الصلوٰۃ کو رباط فرمایا ہے اس میں دونوں معنی کا احتمال ہے۔ یا تو معنی اول کے اعتبار سے تشبیہاً اس کو رباط فرمادیا کہ یہ بھی نفس و شیطان کے مقابلہ میں مستعد رہنا ہے یا معنی ثانی کے اعتبار سے حقیقۃً فرمادیا ہے کہ یہ انتظار خود علامت ہے دوام کی جیسا ظاہر ہے۔ واللہ اعلم ۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾ ع

اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پورے کامیاب ہو

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ نساء مدینہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو چھہتر (۱۷۶) آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا کیا

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

اور اس جاندار سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان

وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا

دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں ف۱ اور تم خدائے تعالیٰ

اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ

سے ڈرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے مطالبہ کیا کرتے ہو اور قرابت سے

اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿١﴾ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى

بھی ڈرو بالیقین اللہ تعالیٰ تم سب کی اطلاع رکھتے ہیں ف۲ اور جن بچوں کا باپ مر جاوے

اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪

ان کے مال انہی کو پہنچاتے رہو اور تم اچھی چیز سے بری چیز کو مت بدلو۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ

اور ان کے مال مت کھاؤ اپنے مالوں (کے رہنے) تک الیسی

كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿٢﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا

کارروائی کرنا بڑا گناہ ہے اور اگر تم کو اس بات کا احتمال ہو کہ

فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ

تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو اور عورتوں سے جو تم کو پسند ہوں

النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ

نکاح کر لو دو دو عورتوں سے اور تین تین عورتوں سے اور چار چار عورتوں سے ف۳ پس اگر تم کو احتمال

ف۱ اس آیت میں پیدائش کی تین صورتوں کا بیان ہے۔ ایک تو جاندار کا بے جان سے پیدا کرنا کیونکہ آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے۔ دوسرے جاندار کا جاندار سے بلا طریقہ توالد متعارف پیدا ہونا۔ کیونکہ حضرت حوّا حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا ہوئی ہیں اور تیسرے جاندار کا جاندار سے بطریق توالد متعارف پیدا ہونا جیسا اور آدمی آدم و حوّا سے اس وقت تک پیدا ہوتے آ رہے ہیں۔ اور فی نفسہٖ عجیب ہونے میں اور قدرت کے سامنے عجیب نہ ہونے میں تینوں صورتیں برابر ہیں ؂

ف۲ اوپر تقویٰ کا حکم تھا اور اس کے ضمن میں مراعات حقوق انسانیہ و رحمیہ کا ارشاد تھا۔ آگے اس تقوے کے مواقع کا کہ حقوق مذکورہ ہیں مفصلاً ذکر فرماتے ہیں ؂

ف۳ مَثْنٰى، وَثُلٰثَ، وَرُبٰعَ ترکیب نحوی میں حال ہے مَا طَابَ سے۔ اور حال قید ہوتا ہے کلام میں اور مفہوم میں بوجہ تکرار معنیٰ کے موضوع ہیں انقسام کے لئے۔ پس مجموعہ دونوں امروں کا مفید ہوا تقیید الحکم بهذه الاقسام کو نہ کہ اطلاق کو۔ اور حکم فَانْكِحُوْا جو عامل ہے حال میں اباحت کے لئے ہے۔ پس اباحت مقید ہوگئی ان اقسام کے ساتھ۔ جب یہ قید نہ ہوگی۔ مثلاً چار سے زائد ہو تو اباحت بھی نہ ہوگی۔ کیونکہ جہاں قید کا کوئی فائدہ نہ ہو احترازی ہوتی ہے ؂

ع ۱۱ ۲۰ ۱۱

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ
اس کا ہو کہ عدل نہ رکھو گے تو پھر ایک ہی بی بی پر بس کرو یا جو لونڈی تمہاری ملک میں ہو وہی سہی

ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا ﴿٣﴾ وَآتُوا النِّسَاءَ
اس امر مذکور میں زیادتی نہ ہونے کی توقع قریب تر ہے ف۱ اور تم لوگ بیبیوں کو اُن کے مہر

صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ
خوش دلی سے دے دیا کرو ہاں اگر وہ بی بیاں خوش دلی سے چھوڑ دیں

شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا ﴿٤﴾
تم کو اس مہر میں کا کوئی جزو تو تم اس کو کھاؤ مزہ دار اور خوش گوار سمجھ کر۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ
اور تم کم عقلوں کو اپنے وہ مال مت دو جن کو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے

اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ
مایۂ زندگانی بنایا ہے اور ان مالوں میں اُن کو کھلاتے رہو پہناتے رہو

وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ﴿٥﴾ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ
اور اُن سے معقول بات کہتے رہو۔ ف۲ اور تم یتیموں کو آزما لیا کرو

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ
یہاں تک کہ جب وہ نکاح کو پہنچ جاویں ف۳ پھر اگر اُن میں ایک گونہ تمیز دیکھو ف۴

رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَا
تو اُن کے اموال اُن کے حوالہ کر دو ف۵ اور ان اموال کو ضرورت سے

إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا ۚ وَمَنْ كَانَ
زائد اُٹھا کر اور اس خیال سے کہ یہ بالغ ہو جاویں گے جلدی جلدی اڑا کر مت کھا ڈالو اور جو شخص

غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا
مستغنی ہو سو وہ تو اپنے کو بالکل بچائے اور جو شخص حاجت مند ہو تو وہ

فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ
مناسب مقدار سے کھالے پھر جب اُن کے مال اُن کے حوالے

أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ
کرنے لگو تو اُن پر گواہ بھی کر لیا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ ہی حساب لینے والے

ف۱ اگر عدل نہ ہو سکنے کا غالب احتمال ہو۔ تو کئی بیبیوں سے نکاح کرنا بایں معنی ممنوع ہے کہ یہ شخص گنہگار ہوگا، نہ بایں معنی کہ نکاح صحیح نہ ہوگا: نکاح یقیناً ہو جاوے گا۔

ف۲ یعنی ان کی تسلی کرتے رہو کہ مال تمہارا ہے تمہاری خیر خواہی کی وجہ سے ابھی تمہارے ہاتھ میں نہیں دیا۔ ذرا سمجھدار ہو جاؤ گے تو تم ہی کو دے دیا جائے گا۔

ف۳ یعنی بالغ ہو جاویں، کیونکہ نکاح کی پوری قابلیت بلوغ سے ہوتی ہے۔

ف۴ یعنی حفاظت و رعایت مصالح مال کا سلیقہ اور انتظام اس میں پاؤ۔

ف۵ تمیز نہ ہونے کو سفہ کہتے ہیں جو مانع تفویض مال ہے خواہ سلیقہ نہ ہو خواہ سلیقہ ہو مگر اس سلیقہ سے کام نہ لیتا ہو یعنی انتظام نہ کرتا ہو۔ بلکہ مال کو اُڑاتا ہو۔ دونوں صورتوں میں مال ابھی نہ دیا جائے گا۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

حَسِيْبًا ﴿۶﴾ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ

کافی ہیں ف۱ مردوں کے لئے بھی حصہ ہے اس چیز میں سے جس کو

الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ

ماں باپ اور بہت نزدیک کے قرابت دار چھوڑ جاویں اور عورتوں کے لئے بھی حصہ ہے اس چیز میں

مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ

سے جس کو ماں باپ اور بہت نزدیک کے قرابت دار چھوڑ جاویں خواہ وہ

مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۷﴾ وَاِذَا

چیز قلیل ہو یا کثیر ہو حصہ قطعی ف۲ اور جب

حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

(وارثوں میں ترکہ کے) تقسیم ہونے کے وقت آموجود ہوں رشتہ دار (دُور کے) اور یتیم اور

الْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْھُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَھُمْ

غریب لوگ تو اُن کو بھی اس (ترکہ) میں سے (جس قدر بالغوں کا ہے) کچھ دیدو اور اُن کے

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۸﴾ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ

ساتھ خوبی سے بات کرو ف۳ اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیئے کہ اگر

تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِھِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا

اپنے بعد چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ جاویں تو اُن کی اُن کو فکر ہو۔ سو اُن لوگوں

عَلَيْھِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا

کو چاہیئے کہ خدا تعالےٰ سے ڈریں اور موقع کی بات

سَدِيْدًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ

کہیں بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال بلا استحقاق

الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِھِمْ

کھاتے (برتتے) ہیں اور کچھ نہیں اپنے شکم میں آگ بھر رہے

نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۰﴾ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ

ہیں۔ اور عنقریب جلتی آگ میں داخل ہوں گے ف۴ اللہ تعالےٰ تم کو حکم دیتا ہے

اَوْلَادِكُمْ ۤ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ

تمہاری اولاد کے باب میں لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر اور اگر صرف لڑکیاں ہی

ع ۱۰ / ۱۲

ف۱
یتیم کے حاجتمند کارکن کو بقدر حوائج ضروریہ صرف کرنا بوجہ اپنے حق الخدمت کے جائز ہے۔

ف۲
یہاں صرف استحقاق حصہ میراث کو اجمالاً بتایا ہے تھوڑی دور آگے حصص ورثہ کی تفصیل آتی ہے۔ اور نزدیک کے رشتہ سے مطلب یہ ہے کہ شرع میں جو ترتیب وارثوں میں مقرر اور ثابت ہے اس ترتیب میں نزدیک ہو اور ظاہر ہے کہ نزدیکی دونوں جانب سے ہوتی ہے۔ پس اس سے لازم آگیا کہ جو رشتہ دار اقرب ہوگا وہ میراث پاوے گا۔

ف۳
یہ حکم واجب نہیں مستحب ہے۔ اور اگر ابتداء میں واجب ہوا ہو تو وجوب منسوخ ہے۔

ف۴
جس طرح مال یتیم کا خود کھانا حرام ہے اسی طرح کسی کو کھلانا یا دینا گو بطور خیر خیرات ہی کے کیوں نہ ہو نیز حرام ہے اور ہر نابالغ کا حکم یہی ہے گو یتیم نہ ہو۔

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

فَإِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا

ہوں گو دو سے زیادہ ہوں تو اُن لڑکیوں کو دو تہائی ملے گا اس مال کا

مَا تَرَكَ ۚ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۗ

جو کہ مورث چھوڑ مرا ہے اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اُس کو نصف ملے گا۔ ف۱

وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا

اور ماں باپ کے لئے یعنی دونوں میں سے ہر ایک کے لئے میّت کے ترکہ میں سے چھٹا حصّہ

تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ

ہے اگر میّت کے کچھ اولاد ہو۔ اور اگر اس میّت کے کچھ اولاد نہ ہو

وَلَدٌ وَّوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِنْ

اور اُس کے ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو اُس کی ماں کا ایک تہائی ہے اور اگر میّت

كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ

کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہن ہوں تو اس کی ماں کو چھٹا حصّہ ملے گا (اور باقی باپ کو

بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ

ملے گا) وصیت نکال لینے کے بعد کہ میّت اُس کی وصیّت کر جاوے یا دَین کے بعد ف۲ تمہارے اصول و فروع جو

وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ

ہیں تم پورے طور پر یہ نہیں جان سکتے ہو کہ ان میں کا کونسا شخص تم کو نفع پہنچانے میں

لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ

نزدیک تر ہے۔ یہ حکم من جانب اللہ مقرر کر دیا گیا۔ بالیقین

اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١١﴾ وَلَكُمْ نِصْفُ

اللہ تعالیٰ بڑے علم اور حکمت والے ہیں۔ ف۳ اور تم کو آدھا ملے گا اُس ترکہ

مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ

کا جو تمہاری بی بیاں چھوڑ جاویں اگر اُن کے کچھ اولاد نہ ہو۔

فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ

اور اگر اُن بی بیوں کے کچھ اولاد ہو تو تم کو اُن کے ترکہ سے ایک چوتھائی ملے گا

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ

وصیت نکالنے کے بعد کہ وہ اس کی وصیت کر جائیں یا دَین کے بعد

ف۱ حدیث اور اجماع اہل حق سے اس آیت کا حکم انبیاء علیہم السلام کیلئے نہیں اسی واسطے حضرت صدیق اکبرؓ نے فدک وغیرہ کو میراث میں تقسیم نہیں فرمایا ❊

ف۲ ان دونوں (وصیت اور دَین) سے پہلے تجہیز و تکفین ضروری ہے اور وصیّت سے مراد وہ ہے جو شرع کے موافق ہو مثلاً وارث کو وصیت میں کچھ نہ دے اور بعد تجہیز و تکفین و ادائے دیون کے جو مال بچے اُس کے ایک ثلث سے زائد کی وصیت نہ کرے ورنہ وہ وصیت میراث سے مقدم نہ ہوگی اور جاننا چاہیئے کہ دَین اور وصیت میں دَین مقدم ہے ❊

ف۳ میراث کا قصّہ میّت کی رائے پر نہیں رکھا گیا بلکہ خود حق تعالیٰ نے سب قواعد مقرر فرما دیئے ❊

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ

اور اُن بی بیوں کو جو تھائی ملے گا اس ترکہ کا جس کو تم چھوڑ جاؤ اگر تمہارے

وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ

کچھ اولاد نہ ہو۔ اور اگر تمہارے کچھ اولاد ہو تو انکو تمہارے ترکہ سے

مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ

آٹھواں حصّہ ملے گا۔ وصیت نکالنے کے بعد کہ تم اس کی وصیت کر جاؤ یا

بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ كَلٰلَةً

دَین کے بعد۔ اور اگر کوئی میّت جس کی میراث دوسروں کو ملے گی خواہ وہ میّت مرد

أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهٗٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ

ہو یا عورت ایسا ہو جس کے نہ اصول ہوں نہ فروع اور اُس کے ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو اُن دونوں

مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِنْ كَانُوٓا أَكْثَرَ مِنْ

میں سے ہر ایک کو چھٹا حصّہ ملے گا پھر اگر یہ لوگ اس سے زیادہ ہوں تو وہ

ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ

سب تہائی میں شریک ہوں گے وصیت نکالنے کے بعد

وَصِيَّةٍ يُّوصٰى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ

جس کی وصیت کردی جاوے یا دَین کے بعد بشرطیکہ کسی کو ضرر نہ پہنچاوے

وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿١٢﴾ تِلْكَ

یہ حکم کیا گیا ہے خدا تعالےٰ کی طرف سے اور اللہ تعالےٰ خوب جاننے والے ہیں حلیم ہیں۔ ف۱ یہ سب احکام

حُدُودُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ يُدْخِلْهُ

مذکورہ خداوندی ضابطے ہیں۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی پوری اطاعت کریگا اللہ تعالےٰ اس

جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ

کو ایسی بہشتوں میں داخل کردیں گے جن کے نیچے نہریں جاری

فِيهَا ۚ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٣﴾ وَمَنْ

ہوں گی ہمیشہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور جو شخص

يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهٗ يُدْخِلْهُ

اللہ اور رسولؐ کا کہنا نہ مانے گا اور بالکل ہی اس کے ضابطوں سے

ف۱ احکام کو بیان کر کے آگے ان کے اعتقاداً و عملاً ماننے کی تاکید اور نہ ماننے پر وعید ارشاد فرماتے ہیں ۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۖ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع

نکل جائے گا اُس کو آگ میں داخل کریں گے اس طور سے کہ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیگا اور اسکو ایسی سزا ہوگی جسمیں ذلّت بھی ہے ف۱

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ

اور جو عورتیں بے حیائی کا کام کریں تمہاری بی بیوں میں سے سو تم لوگ

فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ

اُن عورتوں پر چار آدمی اپنوں میں سے گواہ کر لو سو اگر وہ

شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى

گواہی دے دیں تو تم اُن کو گھروں کے اندر مقید رکھو یہاں تک کہ

يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ

موت اُن کا خاتمہ کر دے یا اللہ تعالیٰ اُن کے لئے کوئی اور راہ تجویز

سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ

فرماویں۔ ف۲ اور جونسے دو شخص بھی بے حیائی کا کام کریں تم میں سے تو ان دونوں کو اذیت

فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ

پہنچاؤ۔ پھر اگر وہ دونوں توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں تو اُن دونوں سے کچھ تعرض نہ کرو۔ بلا شبہ

اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى

اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والے ہیں رحمت والے ہیں۔ ف۳ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے

اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ

ذمہ ہے وہ تو اُن ہی کی ہے جو حماقت سے کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں ف۴ پھر قریب

ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ

ہی وقت میں توبہ کر لیتے ہیں سو ایسوں پر تو خدا تعالیٰ

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

توجہ فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں

حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ

حکمت والے ہیں اور ایسے لوگوں کی توبہ نہیں

يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ

جو گناہ کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب اُن میں کسی کے سامنے

۶ حرکتوں والی مدِّ لازم / ۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِّ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ع ۲ ۱۴ ۱۳

ف۱ جاہلیت میں جیسا یتامٰی اور مواریث کے معاملہ میں بہت سی بے اعتدالیاں تھیں، جن کی اصلاح اوپر کی آیات میں مذکور ہوئی، اسی طرح عورتوں کے معاملہ میں بھی طرح طرح کے رسوم قبیحہ اور بے عنوانیاں شائع تھیں۔ آگے اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ تک ان معاملات کی اصلاح فرماتے ہیں اور جو خطاء و قصور شرعاً معتبر ہو اس پر تادیب کی اجازت دیتے ہیں۔

ف۲ وہ حکم ثانی بعد میں نازل ہوا جس کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے وہ سبیل ارشاد فرمادی ہے، تم لوگ سمجھ لو، یاد کر لو کہ ناکتخدا کے لئے سو دُرّے اور کتخدا کے لئے سنگساری (کمانی الصحاح) پس اس آیت کا حکم منسوخ ہے۔

ف۳ جو ان سے دو شخص بھی اس میں غیر منکوحہ عورت اور نکاح اور بے نکاح والا مرد سب آگئے پس چاروں کا حکم مذکور ہو گیا۔

ف۴ حماقت کی قید واقعی ہے احترازی اور شرطی نہیں۔ کیونکہ ہمیشہ گناہ حماقت ہی سے ہوتا ہے۔

الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ

موت ہی آکھڑی ہوئی تو کہنے لگا کہ ف۱ میں اب توبہ کرتا ہوں اور نہ ان لوگوں

يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ

کی جن کو حالت کفر پر موت آجاتی ہے۔ اُن لوگوں کیلئے ہم نے ایک دردناک سزا تیار

عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ

کر رکھی ہے۔ اے ایمان والو تم کو یہ بات حلال نہیں

لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ

کہ عورتوں کے جبرًا مالک ہو جاؤ۔ ف۲ اور اُن عورتوں کو اس غرض

لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ

سے مقید مت کرو کہ جو کچھ تم لوگوں نے اُن کو دیا ہے اس میں کا کوئی حصہ وصول کرلو۔ مگر یہ

يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ

کہ وہ عورتیں کوئی صریح ناشائستہ حرکت کریں اور اُن عورتوں کے ساتھ

بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ

خوبی کے ساتھ گزران کیا کرو۔۔ اور اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو ممکن ہے

أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ

کہ تم ایک شے کو ناپسند کرو اور اللہ تعالےٰ اُس کے اندر کوئی بڑی

خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٩﴾ وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ

منفعت رکھ دے۔ اور اگر تم بجائے ایک بیوی کے

زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ

دوسری بیوی کرنا چاہو اور تم اس ایک کو انبار

قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ

کا انبار مال دے چکے ہو تو تم اس میں سے کچھ بھی مت لو۔ ف۳

أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ﴿٢٠﴾ وَ

کیا تم اُس کو لیتے ہو بہتان رکھ کر اور صریح گناہ کے مرتکب ہو کر اور

كَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ

تم اس کو کیسے لیتے ہو حالانکہ تم باہم ایک دوسرے سے بے حجابانہ مل

ف۱ حضور موت کا مطلب یہ ہے کہ اس دوسرے عالم کی چیزیں نظر آنے لگیں ۔

ف۲ مال کا مالک ہونا تین طرح ہے۔ ایک یہ کہ اس عورت کا جو حق شرعی میراث میں ہے اس کو خود لے لیا جاوے اس کو نہ دیا جاوے اور دوسرے یہ کہ اس کو نکاح نہ کرنے دیا جاوے۔ یہاں تک کہ وہ یہاں ہی مرجاوے پھر اس کا مال لے لیں یا اپنے ہاتھ سے کچھ دیں تیسری یہ کہ خاوند اس کو بے وجہ مجبور کرے کہ وہ اس کو کچھ مال دے تب یہ اس کو چھوڑے۔ اور جان کا مالک ہونا یہ تھا کہ مُردہ کی عورت کو مثل مال مُردہ کے اپنی میراث سمجھتے تھے۔ اس صورت میں جبر کی قید واقعی ہے کہ وہ ایسے کرتے تھے۔ یہ نہیں کہ عورت اگر راضی ہو تو وہ سچ مچ میراث اور ملک ہو جاوے گی ۔

ف۳ اگر کسی کو شبہ ہو کہ حدیث میں تاکید آئی ہے، مہر کم مقرر کرنے کی۔ اور اس آیت سے زیادہ کا جواز معلوم ہوتا ہے تو اس کا دفع یہ ہے کہ یہ جواز مفہوم من القرآن بمعنی صحت و نفاذ ہے اور حدیث میں جواز بمعنی اباحت مطلقہ و عدم کراہت کی نفی ہے پس کچھ تعارض نہیں اور حضرت عمرؓ کا ایک واقعہ میں زیادہ مہر کے جواز کو مان لینا اسلئے تھا کہ سامعین اس کو حرام نہ سمجھنے لگیں پس اس سے کراہت کا عدم ثابت نہیں ہوتا۔ نہ حضرت عمرؓ پر کوئی اعتراض لازم آتا ہے ۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم | ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب | ۲ حرکتوں والی مد | ادغام اور نا قابل تلفظ | قلقلہ

إِلَىٰ بَعْضٍ وَّأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿۲۱﴾

چکے ہو اور وہ عورتیں تم سے ایک گاڑھا اقرار لے چکی ہیں -

وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ

اور تم اُن عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمہارے باپ (دادا یا نانا) نے نکاح کیا ہو

إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا ط

مگر جو بات گزر گئی گزر گئی - بیشک یہ (عقلاً بھی) بڑی بے حیائی ہے اور نہایت نفرت کی بات ہے

وَسَاءَ سَبِيلًا ﴿۲۲﴾ ع حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ

اور (شرعًا) بھی بہت بُرا طریقہ ہے ف۱ تم پر حرام کی گئی ہیں تمہاری مائیں اور

وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ

تمہاری بیٹیاں ف۲ اور تمہاری بہنیں ف۳ اور تمہاری پھوپھیاں ف۴ اور تمہاری خالائیں ف۵ اور بھتیجیاں

الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي

اور بھانجیاں ف۶ اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے

أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ

اور تمہاری وہ بہنیں جو دودھ پینے کی وجہ سے ہیں ف۷ اور تمہاری بی بیوں

نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن

کی مائیں ف۸ اور تمہاری بی بیوں کی بیٹیاں ف۹ جو کہ تمہاری پرورش میں رہتی ہیں اُن

نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ

بی بیوں سے کہ جن کے ساتھ تم نے صحبت کی ہو ف۱۰ اور اگر تم نے ان بی بیوں

تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

سے صحبت نہ کی ہو تو تم کو کوئی گناہ نہیں

وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ

اور تمہارے اُن بیٹوں کی بی بیاں جو کہ تمہاری نسل

أَصْلَابِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا

سے ہوں - ف۱۱ اور یہ کہ تم دو بہنوں کو ایک ساتھ رکھو لیکن جو

مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۲۳﴾

پہلے ہو چکا - بے شک اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے بڑے رحمت والے ہیں -

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱ جس عورت سے باپ نے زنا کیا ہو اس سے بیٹا نکاح نہیں کرسکتا - اسی طرح جہاں جہاں نکاح سے تحریم مؤبد ہوجاتی ہے زنا سے بھی ہوجاتی ہے ۔

ف۲ ان میں سب اصول و فروع بواسطہ و بلا واسطہ سب داخل ہیں ۔

ف۳ خواہ عینی ہوں یا علاتی یا اخیافی ۔

ع ۳ / ۸ / ۱۴

ف۴ اس میں باپ کی اور سب مذکر اصول کی تینوں قسم کی بہنیں آگئیں ۔

ف۵ اس میں ماں کی اور سب مؤنث اصول کی تینوں قسم کی بہنیں آگئیں ۔

ف۶ اس میں تینوں قسم کی بہنوں کی اولاد بواسطہ و بلا واسطہ سب آگئیں ۔

ف۷ یعنی تم نے ان کی حقیقی یا رضاعی ماں کا دودھ پیا ہے یا انہوں نے تمہاری حقیقی یا رضاعی ماں کا دودھ پیا ہے - گو مختلف وقت میں پیا ہو ۔

ف۸ اس میں زوجہ کے سب مؤنث اصول آگئے

ف۹ اس میں زوجہ کے سب مؤنث فروع آگئے ۔

ف۱۰ یعنی کسی عورت کے ساتھ صرف نکاح کرنے سے اس کی لڑکی حرام نہیں ہوتی، بلکہ جب اس عورت سے صحبت ہوجاوے تب لڑکی حرام ہوتی ہے ۔

ف۱۱ اس میں سب مذکر فروع کی بیبیاں آگئیں - اور نسل کی قید کا مطلب یہ ہے کہ منہ بولے لے پالک جسکو متبنّٰی کہتے ہیں اُسکی بی بی حرام نہیں ۔

وَّ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ
اور وہ عورتیں جو کہ شوہر والیاں ہیں مگر جو کہ تمہاری مملوک ہوجاویں۔

اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَ اُحِلَّ لَكُمْ
اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کردیا ہے ف۱ اور ان عورتوں کے سوا اور عورتیں

مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ
تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں یعنی یہ کہ تم اُن کو اپنے مالوں کے ذریعہ سے چاہو ف۲

غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ
اس طرح سے کہ تم بیوی بناؤ صرف مستی ہی نکالنا نہ ہو ف۳ پھر جس طریق سے تم ان عورتوں سے متنفع ہوئے ہو

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ
سو اُن کو اُن کے مہر دو جو کچھ مقرر ہوچکے ہیں اور مقرر ہوئے بعد بھی

عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ
جس پر تم باہم رضامند ہوجاؤ اس میں تم پر

الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٢٤﴾
کوئی گناہ نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے ہیں بڑے حکمت والے ہیں

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ
اور جو شخص تم میں پوری مقدرت اور گنجائش نہ رکھتا ہو آزاد مسلمان عورتوں

الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ
سے نکاح کرنے کی تو وہ اپنے آپس کی مسلمان لونڈیوں

اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
سے جو کہ تم لوگوں کی مملوکہ ہیں نکاح کرلے اور تمہارے ایمان کی پوری

بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ
حالت اللہ ہی کو معلوم ہے۔ تم سب آپس میں ایک دوسرے کے برابر ہو سو اُن سے نکاح کرلیا کرو

بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
اُن کے مالکوں کی اجازت سے اور اُن کو ان کے مہر قاعدہ کے موافق دے دیا

بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا
کرو اس طور پر کہ وہ منکوحہ بنائی جائیں نہ تو علانیہ بدکاری کرنے والی ہوں اور نہ

ف۱ یہاں تک محرمات کا بیان تھا۔ اس کے بعد ان کے ماسوا کی حلت نکاح کا مع بعض شرائط حلت کے بیان ہے ۞

ف۲ یعنی مہر ہونا نکاح میں ضروری ہے ۞

ف۳ اس کے عموم میں زنا اور متعہ سب داخل ہوگیا ۞

(الجزء ٥ ع ١ ۔ منزل ٥ ۔ ش ٥)

٦ حرکتوں والی مد لازم ۔ ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب ۔ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٥﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ قف وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ

خفیہ آشنائی کرنے والی ہوں ف۱ پھر جب وہ لونڈیاں منکوحہ بنائی جاویں پھر اگر وہ بڑی بے حیائی کا کام کریں تو اُن پر اس سزا سے نصف سزا ہوگی جو کہ آزاد عورتوں پر ہوتی ہے۔ ف۲ یہ اس شخص کے لئے ہے جو تم میں زنا کا اندیشہ رکھتا ہو۔ ف۳ اور تمہارا ضبط کرنا زیادہ بہتر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ بڑے بخشنے والے ہیں بڑے رحمت والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کو یہ منظور ہے کہ تم سے بیان کردے اور تم سے پہلے لوگوں کے احوال تم کو بتلادے اور تم پر توجہ فرمائے اور اللہ تعالےٰ بڑے علم والے ہیں بڑے حکمت والے ہیں اور اللہ تعالےٰ کو تو تمہارے حال پر توجہ فرمانا منظور ہے اور جو لوگ شہوت پرست ہیں ف۴ وہ یوں چاہتے ہیں کہ تم بڑی بھاری کجی میں پڑجاؤ! ف۵ اللہ تعالےٰ کو تمہارے ساتھ تخفیف منظور ہے۔ اور آدمی کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر مت کھاؤ لیکن کوئی تجارت ہو جو باہمی رضامندی

ف۱ لونڈی کے ساتھ نکاح کرنے میں دو قیدیں لگائیں ایک یہ کہ وہ ایسی عورت سے نکاح نہ کرسکے جس میں دو صفتیں ہوں ایک حرّیت دوسرے ایمان دوسری قید یہ کہ وہ مسلمان لونڈی ہو۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ان قیود کی رعایت اولیٰ ہے اور اگر بلا رعایت ان قیود کے لونڈی سے نکاح کیا تو نکاح ہو جاوے گا لیکن کراہت ہوگی + ف۲ وہ سزا یہ کہ اسکے پچاس درّے لگائے جاویں گے + ف۳ اور جس کو یہ اندیشہ نہ ہو اس کے لئے مناسب نہیں + ف۴ شہوت پرست لوگوں سے بقول ابن زید مراد فساق ہیں۔ اور بقول ابن عباس مراد زانی ہیں۔ یہاں شہوت پرستی کی مذمت میں شہوات مباحہ سے منتفع ہونا داخل نہیں ہے + ف۵ بڑی بھاری کجی کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ بے باکانہ حرام کا مرتکب ہونا دوسرے یہ کہ حرام کو حلال سمجھ جانا اور اسکے مقابلہ میں ہلکی کجی یہ ہے کہ گناہ کو گناہ سمجھے اور اتفاقاً اسکا صدور ہو جاوے اس آیت میں اس میل غیر عظیم کی اجازت نہیں ہے بلکہ بیان کرنا ہے ان بدخواہوں کے حال کا کہ وہ میل عظیم کی سعی میں ہیں +

ع ۴/۳

۶ حرکتوں والی مدلازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنۃ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مِّنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

سے ہو تو مضائقہ نہیں۔ اور تم ایک دوسرے کو قتل بھی مت کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بڑے

بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ

مہربان ہیں اور جو شخص ایسا فعل کرے گا اس طور پر کہ حد سے گزر

ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى

جاوے اور اس طور پر کہ ظلم کرے ف۱ تو ہم عنقریب اس کو ف۲ آگ میں داخل کریں گے۔ اور یہ امر خدائے تعالیٰ

اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ

کو آسان ہے۔ جن کاموں سے تم کو منع کیا جاتا ہے ان میں جو بھاری بھاری کام

نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا

ہیں اگر تم ان سے بچتے رہو تو ہم تمہاری خفیف برائیاں تم سے دور فرما دیں گے اور ہم تم کو ایک معزز جگہ میں

كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ

داخل کر دیں گے ف۳ اور تم ایسے کسی امر کی تمنا مت کیا کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو بعضوں

بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا

پر فوقیت بخشی ہے۔ ف۴ مردوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ

اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ

ثابت ہے اور عورتوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے۔

وَسْـَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ

اور اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی درخواست کیا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب

شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٣٢﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا

جانتے ہیں۔ اور ہر ایسے مال کے لئے جس کو والدین اور رشتہ دار لوگ

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ

چھوڑ جاویں ہم نے وارث مقرر کر دیئے ہیں اور جن لوگوں سے تمہارے

عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ

عہد بندھے ہوئے ہیں ان کو ان کا حصہ دے دو۔ ف۵ بیشک

اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿٣٣﴾ ۧ اَلرِّجَالُ

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر مطلع ہیں۔ مرد

ف۱ عدوان کا حاصل یہ ہے کہ وہ شخص (مقتول) واقع میں مستحق قتل نہ ہو۔ اور اس کو قتل کیا جاوے اور ظلم کا حاصل یہ ہے کہ غیر مستحق للقتل کا قتل ہو جانا تین طور پر ہو سکتا ہے۔ ایک یہ کہ فعلاً خطا ہوئی یعنی مثلاً گولی شکار پر چلائی اور وہ کسی آدمی کے لگ گئی۔ دوسرے یہ کہ قاضی و حاکم سے اجتہاداً خطا ہوئی تیسرے یہ کہ حقیقت حال یعنی اس کا غیر مستحق للقتل ہونا معلوم ہے۔ پھر بھی عمداً اس کو قتل کر ڈالا پس ظلم کہنے سے پہلی دو صورتیں خارج ہو گئیں۔ کہ ان میں یہ وعید نہیں۔

ف۲ یعنی بعد الموت۔

ف۳ گناہ کبیرہ کی تعریف میں بہت اقوال ہیں۔ جامع تر قول وہ ہے جس کو روح المعانی میں شیخ الاسلام بارزی سے نقل کیا ہے کہ جس گناہ پر کوئی وعید ہو یا حد ہو یا اس پر لعنت آئی ہو یا اس میں مفسدہ کسی ایسے ہی گناہ کے برابر یا زیادہ ہو جس پر وعید یا حد یا لعنت آئی ہو یا وہ براہ تہاون فی الدین صادر ہو وہ کبیرہ ہے اور اس کا مقابل صغیرہ ہے اور حدیثوں میں جو عدد وارد ہے اس سے مقصود حصر نہیں بلکہ مقتضائے وقت ان ہی کا ذکر ہوگا۔

ع ۵ ۸ ۲

باقی حاشیہ بر صفحہ ۱۳۲

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ

حاکم ہیں عورتوں پر اس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت

عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ

دی ہے اور اس سبب سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے ہیں۔

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا

سو جو عورتیں نیک ہیں اطاعت کرتی ہیں مرد کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت الٰہی نگہداشت

حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ

کرتی ہیں اور جو عورتیں ایسی ہوں کہ تم کو اُن کی بد دماغی کا احتمال ہو تو اُن کو

وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ

زبانی نصیحت کرو اور اُن کو اُن کے لیٹنے کی جگہوں میں تنہا چھوڑ دو اور اُن کو مارو۔

فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ

پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنا شروع کر دیں تو اُن پر بہانہ مت ڈھونڈو۔

سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ وَاِنْ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے رفعت اور عظمت والے ہیں۔ اور اگر تم اوپر

خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ

والوں کو اُن دونوں میاں بی بی میں کشاکش کا اندیشہ ہو تو تم لوگ ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت

اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ

رکھتا ہو مرد کے خاندان سے اور ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو عورت کے خاندان سے بھیجو۔ اگر ان دونوں آدمیوں

اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

کو اصلاح منظور ہوگی تو اللہ تعالیٰ ان میاں بی بی میں اتفاق فرما دیں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے

كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا

علم اور بڑے خبر والے ہیں۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرو اور اُس کے

تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـــًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو

وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ

اور اہل قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غربا کے ساتھ بھی

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۱)

ف۴ جیسے مرد ہونا۔ یا مردوں کا دونا حصہ ہونا یا ان کی شہادت کا کامل ہونا وغیر ذالک +

ف۵ جن دو شخصوں میں باہم اس طرح قول و قرار ہو جاوے کہ ہم ایک دوسرے کے اس طرح مددگار رہیں گے کہ اگر ایک شخص کے ذمہ کوئی دیت لازم آئی تو دوسرا بھی اس کا متحمل ہو اور جب وہ مر جاوے تو دوسرا اس کی میراث لے تو یہ عہد عقد موالات ہے۔ اور ان میں سے ہر شخص مولی الموالاۃ کہلاتا ہے یہ رسم عرب میں اسلام سے پہلے بھی تھی ابتداء اسلام میں جبتک کہ اکثر مسلمانوں کے رشتہ دار بھی مسلمان نہ ہوئے تھے اور اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہم انصار و مہاجرین میں عقد اخوت جسکا اثر اسی موالات کا سا تھا منعقد فرما دیا تھا اسوقت میں اسی رسم قدیم کے موافق حکم رہا کہ انصار و مہاجرین میں باہم میراث جاری ہوتی تھی پھر جب لوگ بکثرت مسلمان ہو گئے۔ تو اس میں اوّل ترمیم وہ ہوئی جو اس آیت میں مذکور ہے۔ یعنی چھٹا حصہ اس مولی الموالاۃ کو اور باقی دوسرے ورثہ کو دلایا جاتا تھا۔ پھر بعد چندے سورۂ احزاب کی آیت وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ سے بالکل ہی اس مولی الموالاۃ کا حصہ منسوخ ہو گیا +

وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ

اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کیساتھ بھی ف۱

بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ

اور راہ گیر کے ساتھ بھی اور ان کے ساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں ف۲

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ﴿۳۶﴾

بیشک اللہ تعالےٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں شیخی کی باتیں کرتے ہوں۔

الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ

جو کہ بخل کرتے ہوں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم کرتے ہوں اور وہ اس چیز کو پوشیدہ

بِالْبُخْلِ وَیَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ

رکھتے ہوں۔ جو اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنے فضل سے

فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۚ ﴿۳۷﴾

دی ہے ف۳ اور ہم نے ایسے ناسپاسوں کے لئے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے

وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا

اور جو لوگ کہ اپنے مالوں کو لوگوں کے دکھلانے کے لئے خرچ کرتے ہیں، اور

یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ

اللہ تعالےٰ پر اور آخری دن پر اعتقاد نہیں رکھتے اور شیطان

یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا ﴿۳۸﴾

جس کا مصاحب ہو اس کا بُرا مصاحب ہے۔ ف۴

وَمَاذَا عَلَیْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

اور اُن پر کیا مصیبت نازل ہوجاوے گی اگر وہ لوگ اللہ تعالےٰ پر اور آخری دن پر ایمان

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ

لے آویں اور اللہ تعالیٰ نے جو اُن کو دیا ہے اسمیں سے کچھ خرچ کرتے رہا کریں ف۵ اور اللہ تعالےٰ اُن کو خوب جانتے

عَلِیْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ

ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہ کریں گے اور اگر

تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا وَیُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ

ایک نیکی ہوگی تو اس کو کئی گنا کر دیں گے اور اپنے پاس سے اور اجر عظیم

ف۱
خواہ وہ مجلس دائمی ہو جیسے طویل سفر کی رفاقت اور کسی مباح کام میں شرکت یا عارضی ہو جیسے سفر قصیر یا اتفاقی جلسہ میں شرکت +

ف۲
یہ اہل حقوق اگر کافر بھی ہوں تب بھی ان کے ساتھ احسان کرے البتہ مسلمان کا حق اسلام کی وجہ سے ان سے زائد ہوگا +

ف۳
اس سے مراد یا تو مال و دولت ہے جبکہ بلا مصلحت حفاظت کے محض بخل کی وجہ سے کہ اہل حقوق توقع نہ کریں چھپاوے اور یا مراد علم دین ہے کہ یہود اخبار رسالت کو چھپایا کرتے تھے پس بخل بھی عام ہو جاوے گا پس اس میں بخلاء و منکرین رسالت دونوں آ گئے +

ف۴
اوپر کفر باللہ و بالرسول و بالقیامہ اور بخل اور ریا اور کبر کی مذمت فرمائی ہے۔ آگے انکے اضداد کی ترغیب دیتے ہیں پس وہ تمہ ہے ماقبل کا +

ف۵
یعنی کچھ بھی مضر نہیں۔ ہر طرح نفع ہی ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب
۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	۲ حرکتوں والی مد
اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	ادغام اور نا قابل تلفظ
تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)	قلقلہ

أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ

دیں گے ۔ ف۱ سو اس وقت بھی کیا حال ہوگا جب کہ ہم ہر ہر امّت میں

أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ

سے ایک ایک گواہ کو حاضر کریں گے ۔ اور آپ کو اُن لوگوں پر گواہی دینے کے لئے حاضر

شَهِيدًا ﴿٤١﴾ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا

لاویں گے ف۲ اُس روز جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور رسولؐ کا کہنا نہ

الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ

مانا ہوگا وہ اس بات کی آرزو کریں گے کہ کاش ہم زمین کے پیوند ہوجاویں اور اللہ تعالےٰ سے کسی بات

اللَّهَ حَدِيثًا ﴿٤٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

کا اخفا نہ کرسکیں گے اے ایمان والو تم نماز کے پاس بھی ایسی

تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ

حالت میں مت جاؤ ف۳ کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ تم

تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي

سمجھنے لگو کہ منہ سے کیا کہتے ہو ف۴ اور حالت جنابت میں بھی باستثنا تمہارے

سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ

مسافر ہونے کی حالت کے یہاں تک کہ غسل کرلو ف۵ اور اگر تم بیمار ہو ف۶ یا حالت

أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ

سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجے سے آیا ہو یا تم

أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا

نے بیبیوں سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمم

صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَ

کرلیا کرو یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو ف۷

أَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٤٣﴾

بلاشبہ اللہ تعالےٰ بڑے معاف کرنے والے بڑے بخشنے والے ہیں ۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ

کیا تُو نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب کا ایک بڑا حصہ ملا ہے ،

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ اور پر جن اُمور کی ترغیب تھی۔ آگے اُنکے نہ کرنے پر ترہیب ہے ÷

ف۲ یعنی جن لوگوں نے خدائی احکام دنیا میں نہ مانے ہونگے ۔ ان کے مقدمہ کی پیشی کے وقت بطور سرکاری گواہ کے انبیاء علیہم السّلام کے اظہارات سُنے جاوینگے ۔ جو جو معاملات انبیاء کی موجودگی میں پیش آئے تھے سب ظاہر کردینگے ۔ اس شہادت کے بعد ان مخالفین پر جُرم ثابت ہوکر سزا دی جاوے گی ÷

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ع ۶ ۹

ف۳ یعنی ایسی حالت میں نماز مت پڑھو مطلب یہ ہے کہ ادائے نماز تو اپنے اوقات میں فرض ہے اور یہ حالت ادائے نماز کے منافی ہے پس اوقات صلوٰۃ میں نشہ کا استعمال مت کرو کبھی تمہارے منہ سے کوئی کلمہ خلاف نہ نکل جاوے ÷

ف۴ یہ حکم اُس وقت تھا جب شراب حلال تھی ۔ پھر شراب حرام ہوگئی ۔ نہ نماز کے وقت درست ہے نہ غیر نماز کے وقت ۔ پس اس آیت کا جزو اوّل منسوخ ہے ÷

ف۵ غسل عن الجنابۃ شرائط صحت نماز سے ہے اور یہ حکم یعنی جنابت کے بعد بدُون غسل نماز نہ پڑھنا حالت عدم عذر میں ہے ÷

ف۶ جس مرض میں پانی کے استعمال سے مرض کے اشتداد یا امتداد کا ڈر ہو ۔ اس میں تیمم درست ہے ۔ مرضیٰ میں یہ دونوں صورتیں داخل ہیں ÷ ف۷ تیمم ہر ایسی چیز سے جائز ہے جو جنس زمین سے ہو اور جنس زمین وہ ہے جو آگ میں نہ جلے اور نہ گلے لیکن چونہ اور راکھ مستثنیٰ ہیں ان سے تیمم جائز ہے.....

.....لیکن چونہ اور راکھ مستثنیٰ ہیں کہ چونہ سے تیمم جائز ہے اور راکھ سے جائز نہیں ÷

يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا

وہ لوگ گمراہی کو اختیار کر رہے ہیں اور یوں چاہتے ہیں کہ تم راہ سے بے راہ ہو

السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ۭ وَكَفٰى

جاؤ اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

بِاللّٰهِ وَلِيًّا ڶ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيْنَ

کافی رفیق ہے اور اللہ تعالیٰ کافی حامی ہے۔ یہ لوگ جو یہودیوں میں سے

هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ

ہیں کلام کو اس کے مواقع سے دوسری طرف پھیر دیتے ہیں اور

يَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ

یہ کلمات کہتے ہیں سمعنا وعصینا اور اسمع غیر مسمع

وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ

اور راعنا اس طور پر کہ اپنی زبانوں کو پھیر کر اور دین میں طعنہ زنی کی نیت سے۔ ف۱

وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ

اور اگر یہ لوگ یہ کلمات کہتے سمعنا واطعنا ف۲ اور اسمع

وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَ

اور انظرنا ف۳ تو یہ بات ان کے لئے بہتر ہوتی اور موقع کی بات تھی۔ مگر

لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ

ان کو خدا تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب اپنی رحمت سے دور پھینک دیا اب وہ ایمان نہ لاوینگے

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

مگر تھوڑے سے آدمی ف۴ اے وہ لوگو جو کتاب دیئے گئے ہو تم اس کتاب پر ایمان

اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ

لاؤ جس کو ہم نے نازل فرمایا ہے ایسی حالت پر کہ وہ سچ بتلاتی ہے اس کتاب کو جو

مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا

تمہارے پاس ہے اس سے پہلے پہلے کہ ہم چہروں کو بالکل مٹا ڈالیں اور ان کو ان کی الٹی

عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ

جانب کی طرح بنادیں یا ان پر ہم ایسی لعنت کریں جیسی لعنت ان

ف۱ نبی کے ساتھ طعن و استہزاء عین دین کے ساتھ طعن و استہزاء ہے۔

ف۲ جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا۔

ف۳ اسمع کے خالی معنی یہ ہیں کہ آپ سن لیجئے اور انظرنا کے معنی یہ ہیں کہ ہماری مصلحت پر نظر فرما دیجئے۔

ف۴ یہ لا یؤمنون ان ہی کی نسبت فرمایا جو علم الٰہی میں کفر پر مرنے والے تھے۔ پس نو مسلموں کے ایمان لانے سے کوئی شبہ نہیں ہو سکتا اور جو ایمان لے آتا ہے اگر وہ کسی وقت میں بے ادبی و نافرمانی بھی کر چکا ہو لیکن جب اس سے باز آ گیا تو وہ کالعدم ہو گیا۔

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٤٧﴾
ہفتہ والوں پر کی تھی اور اللہ تعالیٰ کا حکم پورا ہی ہو کر رہتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا
بیشک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہ بخشیں گے کہ اُن کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جاوے

دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ
اور اس کے سوا جتنے گناہ ہیں جس کیلئے منظور ہوگا وہ گناہ بخش دینگے ۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھیراتا

بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى
ہے ۔ وہ بڑے جرم کا مرتکب ہوا ۔ ف۱ کیا تو نے اُن لوگوں کو

الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّىْ
نہیں دیکھا جو اپنے کو مقدس بتلاتے ہیں ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں

مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ
مقدس بنا دیں اور اُن پر تاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا ۔ دیکھ تو یہ لوگ

كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى
اللہ پر کیسی جھوٹی تہمت لگاتے ہیں ۔ اور یہی بات صریح

بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا
مجرم ہونے کے لئے کافی ہے ۔ کیا تو نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جن

نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَ
کو کتاب کا ایک حصہ ملا ہے وہ بُت اور شیطان کو

الطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ
مانتے ہیں ف۲ اور وہ لوگ کفار کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ

اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰٓئِكَ
لوگ بہ نسبت اُن مسلمانوں کے زیادہ راہ راست پر ہیں ۔ یہ لوگ وہ ہیں جن کو

الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ
خدائے تعالیٰ نے ملعون بنا دیا ہے اور خدائے تعالیٰ جس کو ملعون بنا دے

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ
اُس کا کوئی حامی نہ پاؤ گے ۔ ہاں کیا اُن کے پاس کوئی حصہ

ف۱ قرآن و حدیث و اجماع سے یہ مسئلہ ضروریات شرع سے ہے کہ شرک اور کفر دونوں غیر مغفور ہیں ۔

ف۲ کیونکہ مشرکین کا دین بُت پرستی اور شیطان کی پیری تھا۔ جب ایسے دین کو اچھا بتلایا تو بت اور شیطان کی تصدیق صاف لازم آئی ۔

ع ۸

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۝۵۳
ہے سلطنت کا سو ایسی حالت میں تو اور لوگوں کو ذرا سی چیز بھی نہ دیتے۔

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
یا دوسرے آدمیوں سے اُن چیزوں پر جلتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنے فضل

مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ
سے عطا فرمائی ہیں۔ سو ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کو کتاب بھی

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا
دی ہے۔ اور علم بھی دیا ہے۔ اور ہم نے اُن کو بڑی بھاری سلطنت

عَظِيْمًا ۝۵۴ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ
بھی دی ہے ف۱ سو اُن میں سے بعضے تو اُس پر ایمان لائے اور بعضے ایسے

مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝۵۵
نکلے کہ اُس سے روگرداں ہی رہے ف۲ اور دوزخ کی آتش سوزاں کافی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ
بلاشک جو لوگ ہماری آیات کے منکر ہوتے ہم اُن کو عنقریب ایک سخت آگ

نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا
میں داخل کریں گے۔ جب ایک دفعہ اُن کی کھال جل چکے گی تو ہم اس پہلی کھال کی جگہ فوراً دوسری

غَيْرَھَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
کھال پیدا کر دیں گے تاکہ عذاب ہی بھگتتے رہیں۔ ف۳ بلاشک اللہ تعالیٰ

كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۵۶ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ
اور اچھے کام کئے ہم اُن کو عنقریب ایسے باغوں میں داخل کریں گے

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
کہ اُن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ

اَبَدًا ۭ لَھُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُھُمْ
رہیں گے۔ اُن کے واسطے اُن میں پاک صاف بیبیاں ہوں گی اور ہم اُن کو

ف۱ چنانچہ بنی اسرائیل میں بہت سے انبیاء گزرے بعض انبیاء سلاطین بھی ہوئے۔ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اُنکا کثیر الازواج ہونا معلوم و مشہور ہے اور یہ سب اولاد ابراہیمؑ میں ہیں۔ سو جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اولاد ابراہیمؑ سے ہیں تو آپ کو اگر نعمتیں و عقلیات مل گئیں تو تعجب کی کیا بات ہے۔

ف۲ پس اگر آپ کی رسالت و قرآن پر بھی آپ کے زمانہ کے بعضے لوگ ایمان نہ لاویں تو رنج کی بات نہیں۔

ف۳ کیونکہ پہلی کھال میں جلنے کے بعد شبہہ ہو سکتا تھا کہ شاید اس میں ادراک نہ رہے اس لئے شبہہ قطع کرنیکے لئے یہ سُنا دیا۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲- حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ظِلًّا ظَلِيلًا ﴿٥٧﴾ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا

نہایت گنجان سایہ میں داخل کریں گے ف۱ بیشک تم کو اللہ تعالےٰ اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ اہل حقوق

الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ

کو اُن کے حقوق پہنچا دیا کرو ف۲ اور یہ کہ جب لوگوں کا تصفیہ کیا کرو تو

أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ

عدل سے تصفیہ کیا کرو۔ بیشک اللہ تعالےٰ جس بات کی تم کو نصیحت کرتے ہیں

بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٥٨﴾ يَا أَيُّهَا

وہ بات بہت اچھی ہے ف۳ بلاشک اللہ تعالےٰ خوب سنتے ہیں خوب دیکھتے ہیں۔ اے ایمان والو!

الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

تم اللہ کا کہنا مانو اور رسُول کا کہنا مانو

وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۖ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي

اور تم میں جو لوگ اہل حکومت ہیں اُن کا بھی۔ پھر اگر کسی امر میں تم باہم اختلاف

شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ

کرنے لگو تو اس امر کو اللہ تعالےٰ اور رسولؐ کی طرف حوالہ کرلیا کرو۔ اگر تم

تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ

اللہ پر اور یوم قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ امور سب

خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾ ع أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ

بہتر ہیں اور اِن کا انجام خوشتر ہے کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا

يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

جو دعوے کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی گئی

وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ

اور اُس کتاب پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئی اپنے مقدمے شیطان کے پاس

يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا

لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ اُن کو یہ حکم ہوا ہے کہ

أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ ۖ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ

اس کو نہ مانیں۔ اور شیطان اُن کو بھٹکا کر بہت دُور

ف۱ یعنی دنیا کا سا سایہ نہ ہوگا کہ خود سایہ کے اندر بھی دھوپ چھنتی ہے۔ وہ بالکل متصل ہوگا۔

ف۲ یہ اہل حکومت کو خطاب ہے۔

ف۳ وہ بات بہت اچھی ہے دنیا کے اعتبار سے بھی کہ اس میں انتظامِ حکومت ہے اور آخرت کے اعتبار سے بھی کہ موجب قربِ ثواب ہے۔

ع ۸ ۹ ۵

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

يُضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

لے جانا چاہتا ہے۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے

تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ

کہ آؤ اس حکم کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اور رسولؐ کی طرف

رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾

تو آپ منافقین کی یہ حالت دیکھیں گے کہ آپ سے پہلو تہی کرتے ہیں۔

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا

پھر کیسی جان کو بنتی ہے جب اُن پر کوئی مصیبت پڑتی ہے اُن کی اس حرکت

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ

کی بدولت جو کچھ وہ پہلے کر چکے تھے پھر آپ کے پاس آتے ہیں خدا کی قسمیں کھاتے ہوئے

بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿۶۲﴾

کہ ہمارا اور کچھ مقصود نہ تھا سوائے اس کے کہ کوئی بھلائی نکل آئے اور باہم موافقت ہو جاوے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو کچھ اِن کے دلوں میں ہے

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ

سو آپ اِن سے تغافل کر جایا کیجئے اور اِن کو نصیحت فرماتے رہئے اور ان سے خاص اِن کی

اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ﴿۶۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

ذات کے متعلق کافی مضمون کہہ دیجئے۔ ف اور ہم نے تمام پیغمبروں کو خاص اسی واسطے

رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ

مبعوث فرمایا ہے کہ بحکم خداوندی اُن کی اطاعت کی جاوے۔ اور اگر جس وقت اپنا نقصان

اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا

کر بیٹھے تھے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ تعالیٰ سے

اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ

معافی چاہتے اور رسولؐ بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ کا قبول

تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى

کرنیوالا اور رحمت کرنے والا پاتے۔ پھر قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایماندار نہ ہونگے

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف ان آیتوں میں ایک قصہ کی طرف اشارہ ہے ایک شخص تھا منافق بشر اس کا نام تھا اس کا کسی یہودی سے جھگڑا ہوا۔ یہودی نے کہا چل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ان سے فیصلہ کرالیں منافق نے کہا کعب بن اشرف کے پاس چل۔ یہ یہود کا ایک سردار تھا۔ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں حق پر یہودی ہوگا۔ اُس نے جانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی رعایت نہ فرماوینگے وہاں حق فیصلہ ہوگا۔ گو میں آپ سے مذہبی مخالفت رکھتا ہوں۔ منافق چونکہ باطل پر تھا اس نے سمجھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یہاں تو میری بات چلے گی نہیں گو میں ظاہراً مسلمان ہوں مگر کعب بن اشرف خود کوئی حق پرست نہیں۔ وہاں میرا مقدمہ سرسبز ہو جاوے گا۔ پھر آخر دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے پاس مقدمہ لیگئے آپ نے یہودی کو غالب کیا وہ منافق راضی نہ ہوا۔ اس یہودی سے کہا کہ چلو حضرت عمرؓ کے پاس۔ غالباً وہ یہ سمجھا ہوگا کہ حضرت عمرؓ کفار پر خوب سخت ہیں۔ اس یہودی پر سختی فرماوینگے یہودی کو اطمینان تھا کہ گو سخت ہیں مگر وہ سختی حق پرستی ہی کی وجہ سے تو ہے جب میں حق پر ہوں تو مجھ کو ہی غالب رکھینگے۔ اس لئے اس نے انکار نہیں کیا۔ جب وہاں ۲ پہنچے تو یہودی نے سارا قصہ بیان کر دیا کہ یہ مقدمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اجلاس سے فیصلہ ہو چکا ہے مگر یہ شخص (یعنی منافق) اس پر راضی نہیں ہوا۔ آپ نے ...اس منافق سے پوچھا کیا یہی بات ہے اس نے کہا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا ٹھیرو آتا ہوں۔ اور گھر سے ایک تلوار لیکر آئے اور منافق کا کام تمام کیا۔ اور کہا کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر راضی نہ ہو اسکا یہ فیصلہ ہے اور عامۂ مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ پھر اس منافق مقتول کے ورثا نے حضرت عمرؓ پر دعوے کیا اور اس منافق کے کفر قولی و فعلی کی تاویل کی۔ اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں اصل حقیقت ظاہر فرما دی ۞

يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ
جبتک یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ
أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾
کرادیں ف۱ پھر اس آپ کے تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور پورا پورا تسلیم کر لیں۔ ف۲
وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوٓا أَنفُسَكُمْ
اور ہم اگر لوگوں پر یہ بات فرض کر دیتے کہ تم خودکشی کیا کرو یا اپنے
أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ
وطن سے بے وطن ہو جایا کرو تو بجز معدودے چند لوگوں کے اس حکم کو کوئی بھی
مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِۦ
نہ بجا لاتا ف۳ اور اگر یہ لوگ جو کچھ ان کو نصیحت کی جاتی ہے اس پر عمل
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾ وَإِذًا
کیا کرتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور ایمان کو زیادہ پختہ کرنے والا ہوتا۔ اور اس حالت
لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّآ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٦٧﴾ وَلَهَدَيْنَاهُمْ
میں ہم ان کو خاص اپنے پاس سے اجر عظیم عنایت فرماتے اور ہم ان کو سیدھا
صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٦٨﴾ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ
رستہ بتلا دیتے ف۴ اور جو شخص اللہ و رسول کا کہنا مان لے گا
فَأُولَٰٓئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ
تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی
النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ
انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء
وَحَسُنَ أُولَٰٓئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ
اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کی
مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ﴿٧٠﴾ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ
جانب سے اور اللہ تعالیٰ کافی جاننے والے ہیں۔ ف اے ایمان والو اپنی تو احتیاط
آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا ثُبَاتٍ
رکھو ف پھر منفرق طور پر یا مجتمع طور پر

٦ حرکتوں والی مد لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ اور آپ نہ ہوں تو آپکی شریعت سے + ف۲ تحکیم اور عدم حرج اور تسلیم کے مراتب تین ہیں اعتقاد سے۔ اور زبان سے اور عمل سے۔ اعتقاد سے یہ کہ قانون شریعت کو حق اور موضوع للتحکیم جانتا ہے۔ اور اس میں مرتبہ عقل میں ضیق نہیں۔ اور اسی مرتبہ میں اس کو تسلیم کرتا ہے۔ اور زبان سے یہ کہ ان امور کا اقرار کرتا ہے کہ حق اسی طرح ہے اور عمل سے یہ کہ مقدمہ لے بھی جاتا ہے۔ اور طبعی ضیق بھی نہیں اور اس فیصلہ کے موافق کارروائی بھی کر لی۔ سو اول مرتبہ تصدیق و ایمان کا ہے۔ اس کا نہ ہونا عند اللہ کفر ہے اور منافقین میں خود اسی کی کمی تھی چنانچہ تنگی کے ساتھ لفظ انکار اسی کی توضیح کیلئے ظاہر کر دیا ہے۔ اور دوسرا مرتبہ اقرار کا ہے۔ اس کا نہ ہونا عند الناس کفر ہے تیسرا مرتبہ تقوے و صلاح کا ہے اسکا نہ ہونا فسق ہے اور طبعی تنگی معاف ہے پس آیت میں بقرینہ ذکر منافقین مرتبہ اول مراد ہے + ف۳ اس معدودے چند میں تمام صحابہ و مومنین کاملین داخل ہیں + ف۴ اوپر اللہ و رسول کی اطاعت پر خاص مخاطبین سے وعدہ تھا آگے بطور قاعدہ کلیہ کے اللہ و رسول کی اطاعت پر عام وعدہ ہے +

ع ٩ / ١١

ف۵ اب احکام جہاد کا ذکر شروع ہوتا ہے یہاں سے چھ رکوع تک اسی مضمون کے متعلقات چلے گئے ہیں ف۶ یعنی ان کے داؤ گھات سے بھی ہوشیار رہو اور ان کے مقابلہ کے وقت سامان ہتھیار و ڈھال تلوار سے بھی درست رہو

اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝٧١ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ

نکلو۔ اور تمہارے مجمع میں بعضا بعضا شخص ایسا ہے جو ہٹتا ہے

فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ

پھر اگر تم کو کوئی حادثہ پہنچ گیا تو کہتا ہے بیشک اللہ تعالےٰ نے مجھ پر بڑا

عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝٧٢ وَلَئِنْ

فضل کیا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ حاضر نہیں ہوا اور اگر تم پر

اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ

اللہ تعالےٰ کا فضل ہو جاتا ہے تو ایسے طور پر کہ گویا تم میں اور

تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ

اس میں کچھ تعلق ہی نہیں کہتا ہے ہائے کیا خوب ہوتا کہ میں

مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝٧٣ فَلْيُقَاتِلْ

بھی اُن لوگوں کا شریک حال ہوتا تو مجھ کو بھی بڑی کامیابی ہوتی ف۱ تو ہاں اس شخص کو چاہیئے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ

کہ اللہ کی راہ میں اُن لوگوں سے لڑے جو آخرت کے بدلے

الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ

دنیوی زندگی کو اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ف۲ اور جو شخص اللہ کی راہ میں لڑے گا۔

اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا

پھر خواہ جان سے مارا جاوے یا غالب آجاوے ہم اس کو اجر عظیم

عَظِيْمًا ۝٧٤ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ

دیں گے۔ اور تمہارے پاس کیا عذر ہے کہ تم جہاد نہ کرو اللہ کی راہ

اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ

میں اور کمزوروں کی خاطر سے جن میں کچھ مرد ہیں اور کچھ عورتیں ہیں

وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

اور کچھ بچے ہیں جو دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو

مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ

اس بستی سے باہر نکال جس کے رہنے والے سخت ظالم ہیں اور ہمارے لئے

ف۱ یعنی جہاد میں جاتا ۔

ف۲ یعنی اُس شخص کو اگر فوز عظیم کا شوق ہے تو دل درست کرے۔ ہاتھ پاؤں ہلاوے مشقت جھیلے۔ تیغ و سنان کے سامنے سینہ سپر بنے۔ دیکھو فوز عظیم ہاتھ آتا ہے کہ نہیں ۔

٦ حرکتوں والی مدِلازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفااور غنۃ کی جگہ (۲۔حرکتیں)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِواجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ
تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)	قلقلہ	

لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۚ وَاجْعَل لَّنَا مِن

غیب سے کسی دوست کو کھڑا کیجیے اور ہمارے لئے غیب سے کسی

لَّدُنكَ نَصِيرًا ﴿٧٥﴾ الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ

حامی کو بھیجیے ف۱ جو لوگ پکے ایماندار ہیں وہ تو اللہ کی

فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ

راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جو لوگ کافر ہیں وہ شیطان کی

فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ

راہ میں لڑتے ہیں تو تم شیطان کے ساتھیوں سے

الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ﴿٧٦﴾ ع

جہاد کرو واقع میں شیطانی تدبیر لچر ہوتی ہے۔ ف۲

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ

کیا تو نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا کہ اُن کو یہ کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو تھامے رہو

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۚ فَلَمَّا

اور نمازوں کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو پھر جب اُن پر جہاد

كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ

کرنا فرض کر دیا گیا تو قصہّ کیا ہوا کہ ان میں سے بعض

يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ

بعض آدمی لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسا کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو بلکہ اس سے

خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا

بھی زیادہ ڈرنا اور یوں کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے ہم پر جہاد کیوں

الْقِتَالَ ۚ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ

فرض فرما دیا۔ ہم کو اور تھوڑی مدت مہلت دے دی ہوتی ف۳ آپ فرما

مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ

دیجیے کہ دنیا کا تمتّع محض چند روزہ ہے اور آخرت ہر طرح سے بہتر ہے اس شخص کیلئے جو اللہ کی مخالفت

وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧٧﴾ أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ

سے بچے اور تم پر تاگے برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ تم چاہے کہیں بھی ہو وہاں ہی تم کو موت

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ مکہ میں ایسے کمزور مسلمان رہ گئے تھے کہ اپنے ضعف جسمانی و کم سامانی کی وجہ سے ہجرت نہ کر سکے پھر کافروں نے بھی نہ جانے دیا اور طرح طرح سے انکو ستاتے تھے چنانچہ احادیث و تفاسیر میں بعضوں کے نام بھی آئے ہیں۔ آخر حقتعالےٰ نے اُن کی دعا قبول فرمائی اور بعضوں کی رہائی کا تو پہلے ہی سامان ہو گیا۔ اور پھر مکہ معظمہ فتح ہو گیا جس سے سب کو امن اور اعزاز حاصل ہو گیا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پر حضرت عتاب رضؓ بن اسید کو عامل و حاکم مقرر فرمایا پس ولی و نصیر کا مصداق خواہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا جائے اور یہی اچھا معلوم ہوتا ہے اور یا حضرت عتاب رضؓ کو کہا جاوے کہ انہوں نے اپنے زمانہ حکومت میں سب کو خوب آرام پہنچایا۔ ف۲ اوپر جہاد کا وجوب اور اسکے فضائل بیان کر کے اسکی ترغیب تھی۔ آگے دوسرے طور پر اسکی ترغیب ہے یعنی جہاد میں بعض مسلمانوں کے مستعد نہ ہونے پر اُنکی ایک لطف آمیز شکایت بھی ہے جس کی بنا یہ ہوئی کہ مکہ میں کفار بہت ستاتے تھے اُس وقت بعض اصحاب نے جہاد کی اجازت اصرار سے چاہی مگر اس وقت حکم تھا عفو و صفح کا بعد ہجرت کے جب جہاد کا حکم نازل ہوا تو طبعاً بعض کو دشوار ہوا۔ اس پر یہ شکایت فرمائی گئی۔ اور چونکہ بطور انکار یا اعتراض علی الحکم کے نہ تھا بلکہ محض تمنا تھی اور جلدی اس حکم کے نہ آنے کی۔ اس لئے توبیخ نہیں ہے محض لطف آمیز شکایت ہے۔ ف۳ ان صاحبوں کا یہ تمنائی قول اگر زبان سے تھا تب تو اسکی توجیہ معصیت نہ ہونے کی معلوم ہو گئی اور اگر دل میں بطور حدیث النفس و وسوسہ کے تھا تو وسوسہ کا معصیت نہ ہونا قرآن و حدیث میں وارد ہے کوئی تردد ہی نہیں۔

الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَاِنْ

آدبادے گی۔ اگرچہ تم قلعی چونہ کے قلعوں ہی میں ہو اور اگر ان کو

تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ

کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے ف۱ تو کہتے ہیں کہ یہ من جانب اللہ ہو

اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ

گئی۔ ف۲ اور اگر ان کو کوئی بُری حالت پیش آتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ آپ کے

عِنْدِكَ ۗ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ

سبب سے ہے۔ آپ فرما دیجئے کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے تو ان لوگوں کو کیا

الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾

ہوا کہ بات سمجھنے کے پاس کو بھی نہیں نکلتے۔

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ

اے انسان تجھ کو جو کوئی خوش حالی پیش آتی ہے وہ محض اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور جو کوئی

اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۗ وَاَرْسَلْنٰكَ

بدحالی پیش آوے وہ تیرے ہی سبب سے ہے۔ اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں

لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ

کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہیں ف۳ جس شخص

يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى

نے رسول کی اطاعت کی اُس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی۔ ف۴ اور جو شخص روگردانی کرے

فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ ؕ وَيَقُوْلُوْنَ

سو ہم نے آپ کو اُن کا نگران کر کے نہیں بھیجا اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا

طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ

کام اطاعت کرنا ہے۔ پھر جب آپ کے پاس سے باہر جاتے ہیں تو شب کے وقت مشورے کرتی

طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۗ وَاللّٰهُ

ہے اُن میں کی ایک جماعت برخلاف اس کے جو کچھ زبان سے کہہ چکے تھے اور اللہ تعالیٰ

يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ

لکھتے جاتے ہیں جو کچھ وہ راتوں کو مشورے کیا کرتے ہیں۔ سو آپ اُن کی طرف التفات نہ کیجئے اور

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱

اوپر ترغیب جہاد میں یہ مذکور ہوا ہے کہ وقت پر موت نہیں ٹلتی۔ خواہ جہاد میں جاؤ یا نہ جاؤ۔ چونکہ بعض منافقین جہاد میں جانے کو موت میں مؤثر اور نہ جانے کو حیات میں مؤثر سمجھتے اور کہتے تھے پس جب کبھی جہاد میں قتل و موت واقع ہوتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر الزام لگاتے کہ آپ ہی کے کہنے سے جہاد میں گئے اور شکار موت ہوئے۔ دیکھو جہاد کا مؤثر فی الموت ہونا ثابت ہو گیا۔ اور اگر کبھی باوجود اسباب ظاہری کی کمی کے کفار پر فتح ہوتی۔ اور اس سے استدلال کیا جاتا کہ دیکھو جہاد اگر مؤثر فی الموت ہے تو اب وہ اثر کہاں گیا تو کہتے کہ یہ محض اتفاقی بات من جانب اللہ ہے۔ غرض کام بگڑتا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر الزام۔ اور سنور جاتا تو اتفاقی بات۔ آگے اس کی طرف اشارہ ہے۔

ف۲

جیسے فتح و ظفر۔

ف۳

تمام لوگوں میں جن اور انسان دونوں آ گئے۔ پس اس میں بیان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عامہ کا جو قرآن و حدیث میں اور جگہ بھی مذکور و منصوص اور عقیدہ قطعی ہے۔

ف۴

اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اُس نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ اَفَلَا

اللہ تعالیٰ کے حوالہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ کافی کارساز ہیں ف۱ کیا پھر

يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ

قرآن میں غور نہیں کرتے ف۲ اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے

اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَا

ہوتا تو اس میں بکثرت تفاوت پاتے ف۳ اور جب

جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا

ان لوگوں کو کسی امر کی خبر پہنچتی ہے خواہ امن ہو یا خوف تو اس کو مشہور کر دیتے

بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى

ہیں۔ اور اگر یہ لوگ اس کو رسول کے اور جو ان میں

اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ

ایسے امور کو سمجھتے ہیں ان کے اوپر حوالہ رکھتے تو اس کو وہ حضرات تو پہچان ہی لیتے جو ان میں اس کی

مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

تحقیق کر لیا کرتے ہیں اور اگر تم لوگوں پر خدا کا فضل اور رحمت نہ

رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾

ہوتی تو تم سب کے سب شیطان کے پیرو ہو جاتے بجز تھوڑے سے آدمیوں کے

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا

پس آپ اللہ کی راہ میں قتال کیجئے آپ کو بجز آپ کے ذاتی فعل کے

نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ

کوئی حکم نہیں اور مسلمانوں کو ترغیب دے دیجئے۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ

اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ

کافروں کے زور جنگ کو روک دیں گے اور اللہ تعالیٰ زور جنگ میں

بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾ مَنْ يَّشْفَعْ

زیادہ شدید ہیں اور سخت سزا دیتے ہیں ف۴ جو شخص اچھی سفارش کرے ف۵

شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ

اس کو اس کی وجہ سے حصہ ملے گا

ف۱ چنانچہ کبھی ان کی شرارت سے کوئی ضرر نہیں پہنچا۔

ف۲ تاکہ اس کا کلام الٰہی ہونا واضح ہو جاوے۔

ف۳ پس لامحالہ یہ غیر اللہ کا کلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ کلام اللہ کے وجوہ اعجاز میں سے اس کی فصاحت و بلاغت کا بے مثل ہونا اور اس کے اخبارات کا جن پر مطلع ہونے کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ذریعہ نہ تھا بالکل درست مطابق واقع کے ہونا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ یہ کلام خالق تعالیٰ کا ہے۔

ف۴ اس پیشینگوئی کا وقوع ظاہر ہے۔ اگر خاص کفار قریش مراد ہوں جب بھی۔ اور اگر ساری دنیا کے کفار مراد ہوں جب بھی۔ کیونکہ چند ہی روز میں تمام سلطنتیں مسلمانوں نے فتح کر لیں۔

ف۵ یعنی جس کا طریق و مقصود دونوں مشروع ہوں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ
اور جو شخص بُری سفارش ف۱ کرے، اُس کو اس کی وجہ سے

كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
حصہ ملیگا۔ اور اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے

مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ
ہیں۔ اور جب تم کو کوئی (مشروع طور پر) سلام کرے تو تم اُس (سلام) سے اچھے

مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
الفاظ میں سلام کرو۔ یا ویسے ہی الفاظ کہہ دو۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر

حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى
حساب لیں گے۔ ف۲ اللہ ایسے ہیں کہ اُن کے سوا کوئی معبود ہونے کے قابل نہیں۔ وہ ضرور تم سب کو جمع کرینگے

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۗ وَمَنْ اَصْدَقُ
قیامت کے دن میں اس میں کوئی شبہ نہیں اور خدائے تعالےٰ سے زیادہ کس

مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ ع فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ
کی بات سچی ہوگی۔ ف۳ پھر تم کو کیا ہُوا کہ اُن منافقین کے باب میں

فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۗ اَتُرِيْدُوْنَ
تم دو گروہ ہوگئے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے اُن کو اُلٹا پھیر دیا اُن کے عمل کے سبب ف۴۔ کیا تم لوگ اس کا

اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
ارادہ رکھتے ہو کہ ایسے لوگوں کو ہدایت کرو جنکو اللہ تعالےٰ نے گمراہی میں ڈال رکھا ہے ف۵ اور جس شخص کو اللہ تعالےٰ گمراہی

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ
میں ڈالدیں اس کے لئے کوئی سبیل نہ پاؤ گے۔ ف۶ وہ اِس تمنا میں ہیں کہ جیسے وہ کافر ہیں

كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا
تم بھی کافر بن جاؤ۔ جس میں تم اور وہ سب ایک طرح کے ہو جاؤ سو ان میں سے کسی کو دوست

مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ
مت بنانا جب تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ

اللّٰهِ ۗ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ
کریں۔ ف۷ اور اگر وہ اعراض کریں تو اُن کو پکڑو اور قتل کرو

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی جس کا طریق یا غرض غیر مشروع ہو۔

ف۲ امر کے صیغہ سے اور حدیث سے اس حکم کا ظاہراً وجوب معلوم ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے فقہاء کا۔ یہ وجوب جواب سلام کا علی الکفایہ ہے۔ اگر جماعت میں سے ایک نے بھی جواب دیدیا تو سب کے ذمہ سے اتر جاوے گا۔ نفس جواب واجب ہے باقی ویسے ہی الفاظ یا ان سے احسن یا بعض موارد میں ان سے کم یہ سب اختیار میں ہے۔

النصف

ف۳ یہ ترکیب جیسے اصدق ہونے کی نافی ہے ایسے ہی محاورہ کے اعتبار سے مساوی فی الصدق ہونے کو بھی نافی ہے۔

ع ۱۱ / ۸

ف۴ وہ بدعمل ارتداداً دارالاسلام کو باوجود قدرت کے چھوڑ دینا ہے جو کہ مثل ترک اقرار بالاسلام کے علامت کفر کی تھی۔ اور واقع میں وہ پہلے بھی مسلمان نہ ہوتے تھے اور اسی وجہ سے انکو منافق کہا۔

ف۵ مطلب یہ کہ گمراہ کو جو مومن کہتے ہو اور مومن وہ جسمیں ایمان ہو اور اسوقت تک ایمان ہے نہیں تو کیا اب ایمان پیدا کر دوگے جو اسکو مومن کہہ سکو۔ اور یہ محال ہے پس ان کا مومن و مہتدی ہونا معلق بالمحال ہے۔ اسلئے ان کو مومن کہنا مثل حکم بالمحال کے ہے۔

ف۶ پس ان لوگوں کو مومن [illegible]

حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا

جس جگہ ان کو پاؤ اور نہ ان میں کسی کو دوست بناؤ اور

وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٨٩﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ

نہ مددگار بناؤ ف۱ مگر جو لوگ ایسے ہیں جو کہ ایسے لوگوں سے جا

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ

ملتے ہیں ف۲ کہ تمہارے اور اُن کے درمیان عہد ہے یا خود تمہارے پاس اس حالت

صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ۭ

سے آویں کہ اُن کا دل تمہارے ساتھ اور نیز اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے منقبض ہو۔ ف۳

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اُن کو تم پر مسلط کر دیتا پھر وہ تم سے لڑنے لگتے۔

فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا

پھر اگر وہ تم سے کنارہ کش رہیں یعنی تم سے نہ لڑیں اور تم سے

اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ

سلامت روی رکھیں۔ ف۴ تو اللہ تعالیٰ نے تم کو اُن پر کوئی راہ

سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

نہیں دی۔ ف۵ بعضے ایسے بھی تم کو ضرور ملیں گے کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم سے

يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوْٓا

بھی بے خطر ہو کر رہیں اور اپنی قوم سے بھی بے خطر ہو کر رہیں جب کبھی اُن کو شرارت کی طرف

اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ

متوجہ کیا جاتا ہے تو وہ اس میں جا گرتے ہیں۔ سو یہ لوگ اگر تم سے کنارہ کش نہ ہوں

وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ

اور نہ تم سے سلامت روی رکھیں اور نہ اپنے ہاتھوں کو روکیں

فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۭ

تو تم ان کو پکڑو اور قتل کرو جہاں کہیں ان کو پاؤ۔

وَاُولٰۗىِٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿٩١﴾ ع

اور ہم نے تم کو ان پر صاف حجت دی ہے۔

ف۱ مطلب یہ کہ کسی حالت میں ان سے کوئی تعلق نہ رکھو۔ نہ امن میں دوستی۔ نہ خوف میں استعانت۔ بلکہ بالکل الگ تھلگ رہو۔

ف۲ یعنی ہم عہد ہو جاتے ہیں۔

ف۳ نہ تو اپنی قوم کے ساتھ ہو کر تم سے لڑیں اور نہ تمہارے ساتھ ہو کر اپنی قوم سے لڑیں بلکہ ان سے بھی صلح رکھیں اور تم سے بھی۔

ف۴ ان سب الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ صلح سے رہیں۔

ف۵ یعنی اجازت نہیں دی۔

ع ١٢ ٩

٦ حرکتوں والی مدِ لازم | ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب | ٢ حرکتوں والی مد | ادغام اور نا قابل تلفظ | قلقلہ

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا

اور کسی مومن کی شان نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے لیکن

خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ

غلطی سے اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو اس پر ایک مسلمان

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ

غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا ہے اور خوں بہا ہے جو اس کے خاندان والوں کو حوالے کر دی جاوے

اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ

مگر یہ کہ وہ لوگ معاف کر دیں۔ ف۱ اور اگر وہ ایسی قوم سے ہو جو تمہارے مخالف ہیں اور

لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ

وہ شخص خود مومن ہے تو ایک غلام یا لونڈی مسلمان کا آزاد کرنا

وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

اور اگر وہ ایسی قوم سے ہو کہ تم میں اور اُن میں

مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ

معاہدہ ہو تو خوں بہا ہے جو اس کے خاندان والوں کو حوالہ کر دی

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

جائے اور ایک غلام یا لونڈی مسلمان کا آزاد کرنا۔ پھر جس شخص کو نہ ملے تو متواتر دو ماہ

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ

کے روزے ہیں بطریق توبہ کے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہوئی ہے۔

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ

اور اللہ تعالےٰ بڑے علم والے حکمت والے ہیں اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً

مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا

قتل کر ڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کو اس میں رہنا ف۲

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ

اور اس پر اللہ تعالےٰ غضبناک ہوں گے اور اس کو اپنی رحمت سے دور کریں گے اور اس

عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا

کیلئے بڑی سزا کا سامان کریں گے۔ ف۳ اے ایمان والو جب تم اللہ کی راہ میں

ف۱
اس آیت میں خطاء سے مراد غیر عَمَد ہے۔

ف۲
لیکن اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ یہ اصلی سزا جاری نہ ہو گی بلکہ ایمان کی برکت سے آخر کو نجات ہو جاوے گی۔ تمام اہل حق متفق ہیں کہ بجز کفر و شرک کے کوئی امر موجب خلود فی النار نہیں ہے۔

ف۳
اور پر قتل مومن پر سخت وعید فرمائی ہے۔ آگے یہ فرماتے ہیں کہ احکام شرعیہ کے جاری ہونے میں مومن کے مومن ہونے کے لئے صرف ظاہری اسلام کافی ہے۔ جو شخص اسلام اظہار کرے اسکے قتل سے دستکش ہو جانا واجب ہے قرائن سے باطن کی تفتیش کرنا اور احکام اسلامیہ کے جاری کرنے میں اسکے ثبوت کا منتظر رہنا جائز نہیں۔

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا

سفر کیا کرو تو ہر کام کو تحقیق کرکے کیا کرو اور ایسے شخص کو جو کہ

لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ج

تمہارے سامنے اطاعت ظاہر کرے ف۱ دنیوی زندگی کے سامان کی خواہش میں

تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ز فَعِنْدَ اللّٰهِ

یوں مت کہہ دیا کرو کہ تو مسلمان نہیں۔ کیونکہ خدا کے پاس بہت غنیمت

مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ط كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ

کے مال ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے پھر اللہ تع

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ

نے تم پر احسان کیا سو غور کرو بیشک اللہ تعالیٰ

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِي

تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں ف۲ برابر نہیں وہ

الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي

مسلمان جو بلا کسی عذر کے گھر میں بیٹھے

الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

رہیں۔ ف۳ اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ط فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ

اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں اللہ تعالیٰ نے

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ط

اُن لوگوں کا درجہ بہت زیادہ بنایا ہے جو اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں بہ نسبت

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط وَفَضَّلَ اللّٰهُ

گھر میں بیٹھنے والوں کے اور سب سے اللہ تعالیٰ نے اچھے گھر کا وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو

الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾ لا

بمقابلہ گھر میں بیٹھنے والوں کے بڑا اجر عظیم دیا ہے

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ط وَكَانَ

یعنی بہت سے درجے جو خدا کی طرف سے ملیں گے اور مغفرت اور رحمت۔ ف۴ اور اللہ تعالیٰ

ف۱ جیسے کلمہ پڑھنا یا مسلمانوں کے طرز پر سلام کرنا۔

ف۲ یہ حکم سفر کے ساتھ خاص نہیں۔

ف۳ یعنی جہاد میں نہ جاویں۔

ف۴ یعنی بوجہ اعمال متعددہ کے جو مجاہد سے صادر ہوتے ہیں ثواب کے بہت سے درجے خدا تعالیٰ کی طرف سے ملینگے اور گناہوں کی مغفرت اور رحمت بھی۔ یہ سب اجر عظیم کی تفصیل ہوئی۔ وہ اعمال متعددہ سورہ براءۃ کے آخر میں مذکور ہیں۔

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ع ۱۳ / ۵ / ۱۰

اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ

بڑے مغفرت والے بڑے رحمت والے ہیں ۔ ف۱ بیشک جب ایسے لوگوں کی جان فرشتے قبض

الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ

کرتے ہیں جنہوں نے اپنے کو گنہگار کر رکھا تھا ۔ تو وہ اُن سے کہتے ہیں کہ تم کس کام میں تھے

قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا

وہ کہتے ہیں کہ ہم سرزمین میں محض مغلوب تھے وہ کہتے ہیں

اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا

کیا خدائے تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی تم کو ترک وطن کر کے اس میں

فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَ

چلا جانا چاہیئے تھا ۔ سو اُن لوگوں کا ٹھکانا جہنّم ہے اور

سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٩٧﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ

جانے کے لئے وہ بُری جگہ ہے ۔ لیکن جو مرد اور عورتیں اور

الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

بچے قادر نہ ہوں کہ نہ کوئی تدبیر کر سکتے ہیں

حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩٨﴾ فَاُولٰٓئِكَ

اور نہ رستہ سے واقف ہیں ۔ سو اُن کے لئے اُمید

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ

ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیں اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے

عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ

بڑے مغفرت کرنے والے ہیں ۔ ف۲ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے گا ف۳

اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّ

تو اس کو روئے زمین پر جانے کی بہت جگہ ملے گی اور بہت گنجائش

سَعَةً وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا

اور جو شخص اپنے گھر سے اس نیت سے نکل کھڑا ہو

اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ

کہ اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کروں گا پھر اُس کو موت آ پکڑے

ف۱
اوپر وجوب جہاد کا حکم تھا آگے وجوب ہجرت کا ذکر ہے ۔

ف۲
اوپر ترک ہجرت پر وعید تھی آگے ہجرت کی ترغیب اور اس پر سعادتِ دارین کا وعدہ ہے ۔

ف۳
ہجرت ابتدائے اسلام میں فرض تھی اور فرضیت کے ساتھ وہ ظاہر اُشعار لازم وموقوف علیہ ثبوت اسلام کی بھی تھی لیکن حالتِ عذر میں اسکی فرضیت اور شعاریت ساقط ہو جاتی تھی اور اس شعار ہونے کی وجہ سے اس سے بلا عذر رجوع کرنا علامت ارتداد کی تھی ۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

تب بھی اُس کا ثواب ثابت ہو گیا اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت کرنے والے ہیں

رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَلَيْسَ

بڑے رحمت والے ہیں اور جب تم زمین میں سفر کرو ف۱ سو تم کو اس میں

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖۗ

کوئی گناہ نہ ہوگا کہ تم نماز کو کم کر دو ف۲ اگر تم

اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ

کو یہ اندیشہ ہو کہ تم کو کافر لوگ پریشان کریں گے بلاشبہ

الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾ وَاِذَا كُنْتَ

کافر لوگ تمہارے صریح دشمن ہیں ف۳ اور جب آپ

فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ

اُن میں تشریف رکھتے ہوں پھر آپ اُنکو نماز

مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا

پڑھانا چاہیں تو یوں چاہیئے کہ اُن میں سے ایک گروہ تو آپ کیساتھ کھڑے ہو جائیں اور وہ لوگ ہتھیار لے لیں پھر

سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ

جب یہ لوگ سجدہ کر چکیں تو یہ لوگ تمہارے پیچھے ہو جائیں اور دوسرا گروہ جنہوں

طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ

نے ابھی نماز نہیں پڑھی آجاوے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھ لیں اور یہ لوگ بھی اپنے

وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ

بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار لے لیں کافر لوگ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ

یوں چاہتے ہیں کہ اگر تم اپنے ہتھیاروں اور سامانوں سے

وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً

غافل ہو جاؤ تو تم پر ایک بارگی حملہ کر بیٹھیں

وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ

اور اگر تم کو بارش کی وجہ سے تکلیف

ع ۱۴

ف۱ جس کی مقدار تین منزل ہو۔

ف۲ ظہر و عصر و عشاء کے فرض کی رکعات چار کی جگہ دو پڑھا کرو۔

ف۳ جو سفر تین منزل سے کم ہو اس میں نماز پوری پڑھی جاتی ہے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا

ہو۔ یا تم بیمار ہو تو تم کو اس میں کچھ گناہ نہیں کہ

اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ

ہتھیار اتار رکھو اور اپنا بچاؤ لے لو بلاشبہ اللہ تعالےٰ نے کافروں

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٠٢﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ

کے لئے سزا اہانت آمیز مہیا کر رکھی ہے ف۱ پھر جب تم اس نماز (خوف)

الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى

کو ادا کر چکو تو اللہ تعالےٰ کی یاد میں لگ جاؤ کھڑے بھی اور بیٹھے بھی اور لیٹے بھی ف۲ پھر

جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ

جب تم مطمئن ہو جاؤ تو نماز کو قاعدہ کے موافق پڑھنے لگو

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا

یقیناً نماز مسلمانوں پر فرض ہے اور وقت کے ساتھ

مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَاۗءِ الْقَوْمِ ۭ

محدود ہے۔ اور ہمت مت ہارو اس مخالف قوم کے تعاقب کرنے میں

اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّھُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا

اگر تم الم رسیدہ ہو تو وہ بھی تو الم رسیدہ ہیں جیسے تم الم رسیدہ

تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ

ہو۔ اور تم اللہ تعالےٰ سے ایسی ایسی چیزوں کی امید رکھتے ہو کہ وہ لوگ امید نہیں رکھتے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾ ع اِنَّآ اَنْزَلْنَآ

اور اللہ تعالےٰ بڑے علم والے ہیں بڑے حکمت والے ہیں۔ بیشک ہم نے آپ کے

اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ

پاس یہ نوشتہ بھیجا ہے واقع کے موافق تاکہ آپ اُن لوگوں کے درمیان

بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾ لا

اس کے موافق فیصلہ کریں جو کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بتلا دیا ہے اور آپ ان خائنوں کی طرفداری کی بات نہ کیجئے ف۳

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

اور آپ استغفار فرمایئے! بلاشبہ اللہ تعالےٰ بڑے مغفرت کرنے والے بڑے

ع ١٥ ١٢

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ٢ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

ف۱ صلوٰۃ الخوف اجماعاً بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بھی مشروع ہے ٭ جیسے آدمی سے خوف کے وقت یہ نماز مشروع ہے ایسے ہی اگر کسی شیر یا اژدہا وغیرہ کا خوف ہو اور نماز کا وقت تنگ ہو تو اس وقت بھی جائز ہے ٭ عین قتال کے وقت نماز کو قضا کر دیا جائے گا ٭

ف۲ یعنی ہر حالت میں۔ حتیٰ کہ عین قتال کے وقت بھی دل سے بھی اور احکام کے اتباع سے بھی کہ وہ بھی ذکر ہے۔ چنانچہ قتال میں خلاف شرع کوئی کارروائی کرنا ناجائز ہے غرض نماز تو ختم ہوئی۔ ذکر ختم نہیں ہوتا۔ نماز میں تو تخفیف ہوگئی تھی لیکن یہ بحالہٖ ہے ٭

ف۳ بنو ابیرق ایک خاندان تھا۔ اس میں ایک شخص بشیر نام منافق تھا۔ اس نے حضرت رفاعہ کی بخاری میں نقب دے کر کچھ آٹا اور کچھ ہتھیار جو اس میں رکھے تھے چرا لئے۔ صبح کو پاس پڑوس میں تلاش کیا۔ اور بعض قرائن قویہ سے بشیر پر شبہ ہوا۔ بنو ابیرق نے جو کہ بشیر کے شریک حال تھے اپنی برأت کیلئے حضرت لبید کا نام لے دیا۔ غرض حضرت رفاعہ نے اپنے برادر زادہ حضرت قتادہؓ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج

(باقی حاشیہ بر صفحہ ١٥٢)

رَّحِيمًا ﴿١٠٦﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ

رحمت والے ہیں اور آپ اُن لوگوں کی طرف سے کوئی جواب دہی کی بات نہ کیجیے جو کہ اپنا ہی

أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا

نقصان کر رہے ہیں۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو نہیں چاہتے جو بڑا خیانت کرنے والا بڑا گناہ

أَثِيمًا ﴿١٠٧﴾ يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ

کرنے والا ہو۔ جن لوگوں کی یہ کیفیت ہے کہ آدمیوں سے تو چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا

سے نہیں شرماتے حالانکہ وہ اس وقت اُن کے پاس ہے جبکہ وہ خلاف مرضیٔ

يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ

الٰہی گفتگو کے متعلق تدبیریں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کے سب اعمال کو اپنے احاطہ میں لئے

مُحِيطًا ﴿١٠٨﴾ هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ

ہوئے ہیں۔ ہاں تم ایسے ہو کہ تم نے دنیوی زندگی میں تو اُن کی طرف سے

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَن يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ

جواب دہی کی باتیں کر لیں سو خدائے تعالیٰ کے روبرو قیامت کے روز

يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ

اُن کی طرف سے کون جواب دہی کرے گا یا وہ کون شخص ہو گا جو اُن کا کام

وَكِيلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ

بنانے والا ہو گا اور جو شخص کوئی بُرائی کرے یا اپنی جان کا ضرر کرے پھر

ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا

اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بڑی مغفرت والا بڑی

رَّحِيمًا ﴿١١٠﴾ وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ

رحمت والا پائے گا اور جو شخص کچھ گناہ کا کام کرتا ہے تو وہ فقط اپنی ذات پر اس کا

عَلَىٰ نَفْسِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١١١﴾

اثر پہنچاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے ہیں بڑے حکمت والے ہیں۔

وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ

اور جو شخص کوئی چھوٹا گناہ کرے یا بڑا گناہ پھر اس کی تہمت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵۱)
کہ اس واقعہ کی اطلاع دی۔ آپ نے وعدہ تحقیق کا فرمایا۔ بنو ابیرق کو جو یہ خبر ہوئی ایک شخص جو اُسی خاندان کا تھا اسیر نام سب اسکے پاس آئے۔ اور سب نے مشورہ کر کے جمع ہو کر مع بعض اہل محلہ کے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمع ہوئے اور حضرت قتادہؓ اور حضرت رفاعہ کی شکایت کی کہ بدُون گواہوں کے ایک مسلمان اور دیندار گھرانے پر چوری کی تہمت لگاتے ہیں۔ اور مقصود ان کا یہ تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس مقدمہ میں اُنکی طرفداری کریں۔ آپ نے یہ تو نہیں کیا لیکن اتنا ہُوا کہ حضرت قتادہؓ جو حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم ایسے لوگوں پر بے سند کیوں الزام لگاتے ہو۔ انہوں نے آکر اپنے چچا رفاعہ سے کہا۔ وہ اللہ پر بھروسہ کر کے خاموش ہو گئے۔ اس پر یہ اگلی آیتیں دو رکوع کے قریب تک نازل ہوئیں۔ غرض چوری ثابت ہوئی اور مال بر آمد ہُوا اور مالک کو دلایا گیا۔ تو بشیر ناخوش ہو کر مرتد ہو گیا۔ اور مکہ جا کر مشرکوں میں جا ملا۔ اس پر آخر کی آیتیں نازل ہوئیں۔ وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ الخ

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بِهٖ بَرِیْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۱۱۲﴾ ع

کسی بے گناہ پر لگا دے سو اُس نے تو بڑا بھاری بہتان اور صریح گناہ اپنے اوپر لادا ف۱

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ

اور اگر آپ پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہو تو ان لوگوں میں سے

طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ یُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا یُضِلُّوْنَ

ایک گروہ نے تو آپ کو غلطی ہی میں ڈال دینے کا ارادہ کر لیا تھا ف۲ اور غلطی میں نہیں ڈال سکتے

اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَیْءٍ ؕ

لیکن اپنی جانوں کو اور آپ کو ذرہ برابر ضرر نہیں پہنچا سکتے

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اور اللہ تعالےٰ نے آپ پر کتاب اور علم کی باتیں نازل فرمائیں

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ

اور آپ کو وہ باتیں بتلائی ہیں جو آپ نہ جانتے تھے۔ اور آپ پر اللہ کا

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَیْرَ فِیْ

بڑا فضل ہے عام لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں

كَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ

خیر نہیں ہوتی۔ ہاں مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ خیرات کی اور کسی

اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَیْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ

نیک کام کی ف۳ یا لوگوں میں باہم اصلاح کر دینے کی ترغیب دیتے ہیں اور جو شخص

یَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ

یہ کام کرے گا حق تعالےٰ کی رضا جوئی کے واسطے سو ہم اُس

نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ

کو عنقریب اجرِ عظیم عطا فرمائیں گے اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَیَتَّبِعْ

بعد اس کے کہ اس کو امرِ حق ظاہر ہو چکا تھا اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر

غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى

دوسرے رستے ہو لیا تو ہم اُس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے

الثلثة

ف۱ جیسا لبشیر نے کیا کہ خود تو چوری کی اور ایک نیک بخت بزرگ آدمی لبید کے سر رکھ دی +

ف۲ لیکن خدا کے فضل سے ان کی رنگ آمیز باتوں کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہوا اور آئندہ بھی نہ ہوگا +

ف۳ نیک کام میں جو کہ مَعْرُوْف کا ترجمہ ہے تمام وہ امور آگئے جو نافع ہوں۔ خواہ دینی ہوں یا دنیوی ہوں مگر مشروع ہوں اور گو اس میں صدقہ بھی داخل تھا۔ لیکن نفس پر شاق ہونے کی وجہ سے اس کا زیادہ اہتمام فرمایا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ

تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) ۔ قلقلہ

وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا

اور اُس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بُری جگہ ہے جانے کی بیشک اللہ تعالیٰ اس

يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ

بات کو نہ بخشیں گے کہ اُن کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے اور اس کے سوا اور جتنے گناہ ہیں

يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا

جس کیلئے منظور ہوگا وہ گناہ بخشدینگے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھیراتا ہے وہ بڑی دور کی گمراہی

بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ

میں جا پڑا ف۱ یہ لوگ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف چند زنانی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں ف۲ اور صرف

يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ

شیطان کی عبادت کرتے ہیں جو کہ حکم سے باہر ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنی

قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ ۙ

رحمت سے دور ڈال رکھا ہے اور جس نے یُوں کہا تھا کہ میں ضرور تیرے بندوں سے اپنا مقرر حصہ اطاعت کا لوں گا

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ

اور میں اُن کو گمراہ کروں گا اور میں اُن کو ہوسیں دلاؤں گا اور میں اُن کو تعلیم دوں گا جس سے وہ چار پایوں کے

اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ

کانوں کو تراشا کریں گے اور میں اُن کو تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت

اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ

کو بگاڑا کریں گے ف۳ اور جو شخص خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بناوے گا ف۴

اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ ؕ يَعِدُهُمْ وَ

وہ صریح نقصان میں واقع ہوگا شیطان اُن لوگوں سے

يُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾

وعدے کیا کرتا ہے اور اُن کو ہوسیں دلاتا ہے اور شیطان اُن سے صرف جھوٹے وعدے کرتا ہے

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا

ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور اس سے کہیں بچنے کی جگہ نہ

مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

پاویں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ہم اُن کو عنقریب

ع ۱۷
۱۴

وقف لازم

ف۱ مشرک نے حضرت صانع کی اہانت کی اس لئے ایسی ہی سزا کا مستحق ہوگا۔ بخلاف دوسرے گناہوں کے کہ کچھ تو ضلال ہے مگر توحید کے خلاف اور اس سے بعید نہیں۔ اس لئے قابل مغفرت قرار دیا گیا ؛

ف۲ زنانی چیزوں سے مراد بعضے بُت ہیں جنکے نام اور صورتیں عورتوں کی سی تھیں۔ اور ان کو زیور وغیرہ بھی پہناتے تھے ؛

ف۳ یعنی ایسے شیطان کی اطاعت کرتے ہیں جو اوّلاً متمرد ہے ثانیاً تمرد کی وجہ سے ملعون ہے ثالثاً انسان کا عدو ہے جیسا اس کے اقوال سے مترشح ہے ؛

ف۴ یعنی خدا تعالیٰ کی اطاعت نہ کرے شیطان کی اطاعت کرے ؛

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
ایسے باغوں میں داخل کریں گے کہ اُن کے نیچے نہریں جاری ہونگی وہ اس میں ہمیشہ

اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ
ہمیشہ رہیں گے خدائے تعالٰی نے وعدہ فرمایا ہے اور سچا وعدہ فرمایا ہے اور خدائے تعالٰی سے زیادہ

قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ
کس کا کہنا صحیح ہوگا۔ نہ تمہاری تمناؤں سے کام چلتا ہے اور نہ اہل کتاب کی تمناؤں

الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ
سے جو شخص کوئی بُرا کام کرے گا وہ اس کے عوض میں سزا دیا جائے گا اور اس شخص کو خدائے تعالٰی

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ
کے سوا نہ کوئی یار ملے گا نہ مددگار ملے گا اور جو شخص کوئی نیک کام

مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو ف۱ سو

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ
ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن پر ذرا بھی

نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ
ظلم نہ ہوگا اور ایسے شخص سے زیادہ اچھا کس کا دین ہوگا جو کہ اپنا رخ اللہ تعالٰی

لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ
کی طرف جھکا دے ف۲ اور وہ مخلص بھی ہو ف۳ اور وہ ملت ابراہیمؑ کا اتباع کرے ف۴

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي
جس میں کجی کا نام نہیں اور اللہ تعالٰی نے ابراہیمؑ کو اپنا خالص دوست بنایا تھا۔ ف۵ اور اللہ تعالٰی ہی کی

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
ملک ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ تعالٰی تمام چیزوں کو احاطہ

شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ
فرمائے ہوئے ہیں ف۶ اور لوگ آپ سے عورتوں کے باب میں حکم دریافت کرتے ہیں۔ آپ فرما

اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي
دیجئے کہ اللہ تعالٰی اُن کے بارے میں حکم دیتے ہیں۔ اور وہ آیات بھی جو کہ قرآن کے اندر

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یہ جو مومن کی قید لگائی گئی اس کا مصداق ہر فرقہ نہیں بلکہ صرف وہ فرقہ ہے جسکا دین خدا تعالٰی کے نزدیک مقبول ہونے میں سب سے اچھا ہو اور ایسا فرقہ صرف اہل اسلام ہیں جسکی دلیل یہ ہے کہ ان میں یہ صفات ہیں۔ اطاعت تامہ اخلاص۔ اتباع ملت ابراہیمؑ ٭

ف۲ یعنی فرمانبرداری اختیار کرے۔ عقائد میں بھی اعمال میں بھی ٭

ف۳ دل سے فرمانبرداری اختیار کی ہو۔ خالی مصلحت سے ظاہرداری نہ ہو ٭

ف۴ ملت ابراہیمی یعنی اسلام کا اتباع کرے ٭

ف۵ خلیل ہونا اعلٰے درجہ کا تقرب و مقبولیت ہے اور حضرت جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے مجھ کو بھی خلیل بنایا ہے۔ جیسا ابراہیم علیہ السلام کو بنایا تھا ٭

ع ۱۸ / ۱۱ / ۱۵

ف۶ خلاصہ یہ ہوا کہ نری تمناؤں سے کام نہیں چلتا مگر مسلمان نری تمناؤں پر نہیں ہیں۔ بلکہ کام کرتے ہیں۔ اور دوسرے فرقے جب اسلام نہ لائے جس پر سارا کام موقوف ہے تو بس نری تمناؤں پر ہوئے ٭

الْكِتٰبِ فِیْ یَتٰمَی النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ

تم کو پڑھ کر سنائی جایا کرتی ہیں جو کہ اُن یتیم عورتوں کے باب میں ہیں جن کو جو اُن کا حق مقرر

مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَ

ہے نہیں دیتے اور اُن کے ساتھ نکاح کرنے سے نفرت کرتے ہو اور کمزور

الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَ اَنْ تَقُوْمُوْا

بچوں کے باب میں اور اس باب میں کہ

لِلْیَتٰمٰی بِالْقِسْطِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ

یتیموں کی کارگزاری انصاف کے ساتھ کرو اور جو نیک کام کرو گے سو بلاشبہ

اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِیْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ

اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتے ہیں ف۱ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے

مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ

غالب احتمال بد دماغی یا بے پروائی کا ہو سو دونوں کو اس امر میں کوئی گناہ

عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَ الصُّلْحُ

نہیں کہ دونوں باہم ایک خاص طور پر صلح کر لیں۔ اور یہ صلح بہتر

خَیْرٌ ؕ وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَ اِنْ تُحْسِنُوْا

ہے۔ اور نفوس کو حرص کے ساتھ اقتران ہوتا ہے اور اگر تم اچھا برتاؤ رکھو

وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۱۲۸﴾

اور احتیاط رکھو تو بلاشبہ حق تعالیٰ تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں۔

وَ لَنْ تَسْتَطِیْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَ لَوْ

اور تم سے یہ تو کبھی نہ ہو سکے گا کہ سب بیبیوں میں برابری رکھو گو تمہارا

حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا كُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْهَا

کتنا ہی جی چاہے تو تم بالکل ایک ہی طرف نہ ڈھل جاؤ جس سے اس کو ایسا کر دو

كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

جیسے کوئی اَدھر میں لٹکی ہو ف۲ اور اگر اصلاح کر لو اور احتیاط رکھو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ

كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَ اِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ

بڑے مغفرت والے بڑے رحمت والے ہیں اور اگر دونوں میاں بی بی جدا ہو جاویں

ف۱ خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ جو آیتیں اس بارہ میں پہلے آ چکی ہیں جنکو تم وقتاً فوقتاً سنتے رہتے ہو وہ ان احکام کے باب میں اب بھی واجب العمل ہیں۔ کوئی حکم جدید نہیں دیا جاتا۔

ف۲ یعنی نہ تو اس کے حقوق ادا کئے جاویں کہ خاوند والی سمجھی جاوے۔ اور نہ اس کو طلاق دی جاوے کہ بے خاوند والی کہی جاوے۔

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾

تو اللہ تعالیٰ اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے احتیاج کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے وسعت والے بڑے حکمت والے ہیں

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ

اور اللہ تعالیٰ کی ملک ہیں جو چیزیں کہ آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں کہ زمین میں ہیں ف۱ اور واقعی ہم نے

وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

اُن لوگوں کو بھی حکم دیا تھا جن کو تم سے پہلے کتاب ملی تھی اور تم کو

اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ

بھی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ف۲ اور اگر تم ناسپاسی کرو گے ف۳ تو اللہ تعالیٰ کی

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ

ملک ہیں جو چیزیں کہ آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں کہ زمین میں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ

کسی کے حاجت مند نہیں خود اپنی ذات میں محمود ہیں۔ اور اللہ ہی کی ملک ہیں جو چیزیں کہ آسمانوں میں

مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ

ہیں اور جو چیزیں کہ زمین میں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کافی کارساز ہیں اگر ان کو

يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ

منظور ہو تو اے لوگو تم سب کو فنا کر دیں اور دوسروں کو موجود کر دیں

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ

اور اللہ تعالیٰ اس پر پوری قدرت رکھتے ہیں جو شخص دنیا کا معاوضہ

يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ

چاہتا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کے پاس تو دنیا اور آخرت دونوں کا

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾

معاوضہ ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے بڑے دیکھنے والے ہیں۔ ف۴

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ

اے ایمان والو انصاف پر خوب قائم رہنے والے اللہ کے لئے

شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ

گواہی دینے والے رہو اگرچہ اپنی ہی ذات پر ہو ف۵ یا کہ والدین اور دوسرے

ف۱ تو ایسے مالک کے احکام ماننا بہت ہی ضروری ہے۔

ف۲ اس کو تقوے کہتے ہیں۔ جس میں تمام احکام کی موافقت داخل ہے۔

ف۳ یعنی مخالفت احکام کی کرو گے۔

ف۴ وہ سب کے اقوال اور درخواستوں کو دنیا کی ہوں یا دین کی سنتے ہیں اور سب کی نیتوں کو دیکھتے ہیں پس طالبانِ آخرت کو ثواب دینگے اور طالبانِ دنیا کو آخرت میں محروم رکھینگے پس آخرت ہی کی نیت اور درخواست کرنا چاہیئے۔ البتہ دنیا کی حاجت مستقل طور پر مانگنا مضائقہ نہیں لیکن عبادت میں یہ قصد نہ کرے۔

ع ۱۹ / ۸ / ۱۲

ف۵ اس کو اقرار کہتے ہیں۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ

رشتہ داروں کے مقابلہ میں ہو۔ وہ شخص اگر امیر ہے تو اور غریب ہے تو دونوں کے ساتھ اللہ تم

اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ

کو زیادہ تعلق ہے۔ ف۱ سو تم خواہش نفس کا اتباع مت کرنا کبھی تم حق سے ہٹ جاؤ

وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا

اور اگر تم کج بیانی کرو گے یا پہلو تہی کرو گے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا

کی پوری خبر رکھتے ہیں اے ایمان والو ف۲ تم اعتقاد رکھو

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْ نَزَّلَ عَلٰى

اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور اس کتاب کے ساتھ جو اس نے اپنے رسول پر نازل

رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ

فرمائی اور ان کتابوں کے ساتھ جو کہ پہلے نازل ہو چکی ہیں۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرے اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ

اور روز قیامت کا تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دور جا پڑا بلاشبہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا

جو لوگ مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے پھر مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے

ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ

پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے ف۳ اللہ تعالیٰ ایسوں کو ہرگز نہ بخشیں گے اور نہ

وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ؕ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ

ان کو (منزل مقصود یعنی بہشت کا) رستہ دکھائیں گے۔ ف۴ منافقین کو خوشخبری سنا دیجئے اس

بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ﴿۱۳۸﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ

امر کی کہ ان کے واسطے بڑی دردناک سزا ہے جن کی یہ حالت ہے کہ کافروں کو

الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

دوست بناتے ہیں مسلمانوں کو چھوڑ کر۔

ف۱ یعنی گواہی کے وقت یہ خیال نہ کرو کہ جس کے مقابلہ میں ہم گواہی دے رہے ہیں۔ یہ امیر ہے اس کو نفع پہنچانا چاہیئے تاکہ اس سے بے مروتی نہ ہو یا یہ کہ یہ غریب ہے۔ اس کا کیسے نقصان کر دیں۔ تم کسی کی امیری غریبی کو نہ دیکھو۔ کیونکہ ان سے تمہارا تعلق جس قدر ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کو جو تعلق ہے وہ تمہارا دیا ہوا نہیں پھر جب باوجود تعلق قوی کے اللہ تعالیٰ نے انکی مصلحت اس میں رکھی ہے کہ اظہار حق کیا جاوے تو تم تعلق ضعیف پران کی ایک عارضی مصلحت کا کیوں خیال کرتے ہو۔

ف۲ یعنی جو مجملاً ایمان لا کر زمرہ مومنین میں داخل ہو چکے ہیں۔

ف۳ یعنی کفر پر دم مرگ تک ثابت اور دائم رہے۔

ف۴ کیونکہ مغفرت اور جنت کے لئے موت علی الایمان شرط ہے۔

۶ حرکتوں والی مدلازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

أَيَبْتَغُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ
کیا اُن کے پاس معزز رہنا چاہتے ہیں سو اعزاز تو سارا خدائے تعالیٰ کے قبضہ میں

جَمِيعًا ﴿١٣٩﴾ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ أَنْ
ہے ف۱ اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس یہ فرمان بھیج چکا ہے کہ جب

إِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا
احکام الٰہیہ کے ساتھ استہزاء اور کفر ہوتا ہوا سنو تو اُن لوگوں کے پاس

فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ
مت بیٹھو جب تک کہ وہ کوئی اور بات شروع نہ کردیں۔ ف۲

غَيْرِهٖ ۖ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ
کہ اس حالت میں تم بھی اُن ہی جیسے ہو جاؤ گے ف۳ یقیناً اللہ تعالیٰ منافقوں کو

الْمُنٰفِقِينَ وَالْكٰفِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ﴿١٤٠﴾
اور کافروں کو سب کو دوزخ میں جمع کردیں گے۔

الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ
وہ ایسے ہیں کہ تم پر افتاد پڑنے کے منتظر رہتے ہیں پھر اگر تمہاری فتح من جانب

فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَإِنْ
اللہ ہو گئی تو باتیں بناتے ہیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر

كَانَ لِلْكٰفِرِينَ نَصِيبٌ ۙ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ
کافروں کو کچھ حصہ مل گیا تو باتیں بناتے ہیں کہ کیا ہم تم پر غالب

عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۗ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ
نہ آنے لگے تھے اور کیا ہم نے تم کو مسلمانوں سے بچا نہیں لیا سو اللہ تعالیٰ تمہارا اور

بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِينَ
اُن کا قیامت میں (عملی) فیصلہ فرمادیں گے اور (اس فیصلہ میں) ہرگز اللہ تعالیٰ کافروں کو

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ﴿١٤١﴾ ع إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ
مسلمانوں کے مقابلہ میں غالب نہ فرماویں گے بلاشبہ منافق لوگ

يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَإِذَا قَامُوا
چالبازی کرتے ہیں اللہ سے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس چال کی سزا اُن کو دینے والے ہیں۔ اور جب نماز

ف۱
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جلد ہی مسلمانوں کے ہاتھوں سب کو ذلیل و خوار فرمایا:

ف۲
یہ استہزاء کرنے والے مکہ میں مشرکین تھے اور مدینہ میں یہود تو علانیہ و منافقین صرف غرباء و ضعفاء مسلمین کے روبرو پس جس طرح وہاں مشرکین کی مجالست ایسے وقت میں ممنوع تھی یہاں یہود اور منافقین کی مجالست سے نہی ہے:

ف۳
اہل باطل کے ساتھ مجالست کی چند صورتیں ہیں۔ اوّل ان کی کفریات پر رضا کے ساتھ یہ کفر ہے۔ دوم اظہار کفریات کے وقت کراہت کے ساتھ مگر بلا عذر یہ فسق ہے۔ سوم کسی ضرورت دنیوی کے واسطے۔ یہ مباح ہے۔ چہارم تبلیغ احکام کیلئے۔ یہ عبادت ہے۔ پنجم اضطرار و بے اختیاری کے ساتھ۔ اس میں معذور ہے:

ع ۲۰ ۷ ۱۷

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد — اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد — ادغام اور نا قابل تلفظ — قلقلہ

اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ
کو کھڑے ہوتے ہیں تو بہت ہی کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں ف۱ صرف آدمیوں کو دکھلاتے ہیں

وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ ۙ مُّذَبْذَبِيْنَ
اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی نہیں کرتے مگر بہت ہی مختصر۔ ف۲ معلق ہو رہے ہیں دونوں

بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ
کے درمیان ہیں نہ اِدھر نہ اُدھر ف۳

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾
اور جس کو خدا تعالیٰ گمراہی میں ڈال دیں ایسے شخص کے لئے کوئی سبیل نہ پاؤ گے ف۴

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ
اے ایمان والو تم مومنین کو چھوڑ کر کافروں کو ف۵

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا
دوست مت بناؤ کیا تم یوں چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ

لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى
کی حجت صریح ف۶ قائم کر لو ف۷ بلاشبہ منافقین دوزخ کے

الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ
سب سے نیچے کے طبقہ میں جائیں گے اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ

نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا
پاوے گا لیکن جو لوگ توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ

بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ
پر وثوق رکھیں اور اپنے دین کو خالص اللہ ہی کے لئے کیا کریں۔ تو یہ لوگ مومنین کے

الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
ساتھ ہوں گے اور مومنین کو اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم عطا

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ
فرمادیں گے (اور اے منافقو) اللہ تعالیٰ تم کو سزا دے کر کیا کریں گے اگر تم

شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾
سپاس گزاری کرو اور ایمان لے آؤ اور اللہ تعالیٰ بڑے قدر کرنے والے خوب جاننے والے ہیں۔

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱
جس کسل کی یہاں مذمت ہے وہ اعتقادی کسل ہے اور جو باوجود اعتقاد صحیح کے کسل ہو۔ وہ اس سے خارج ہے۔ پھر اگر کسی عذر سے ہو جیسے مرض و تعب و غلبۂ نوم تب تو قابل ملامت بھی نہیں۔ اور اگر بلا عذر ہو۔ تو قابل ملامت ہے۔

ف۲
یعنی محض صورت نماز کی بنا لیتے ہیں جس سے نماز کا نام ہو جاوے۔ اور عجب نہیں کہ صرف اٹھنا بیٹھنا ہی ہوتا ہو۔

ف۳
ظاہر میں مومن تو کفار سے الگ۔ اور باطن میں کافر تو مومنین سے الگ۔

ف۴
مطلب یہ کہ ان منافقین کے راہ پر آنے کی امید مت رکھو اسمیں منافقین کی تشنیع ہے اور مومنین کی تسلی کہ ان کی شرارتوں سے رنج نہ کریں۔

ف۵
خواہ منافق ہوں خواہ مجاہر ہوں۔

ف۶
حجت صریحہ یہی کہ ہم نے جب منع کر دیا تھا تو پھر کیوں ایسا کیا۔

ف۷
اوپر منافقین کے قبائح و شنائع کا بیان مقصود تھا۔ گو ایک مضمون کے ضمن میں ان کی سزائے جہنمیت کا بھی مذکور آ گیا تھا آگے انکی سزا کا بیان مقصود ہے اور چونکہ بیان سزا کا اثر فی نفسہ یہ ہے کہ سلیم المزاج آدمی کو خوف پیدا ہو جاتا ہے جو سبب بن جاتا ہے توبہ کا۔ اسلئے سزا سے تائبین کا استثناء اور انکی جزائے نیک کا بیان بھی فرما دیا۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ

اللہ تعالیٰ | بُری بات | زبان پر لانے کو | پسند نہیں | کرتے بجز

الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝١٤٨

مظلوم | کے ف۱ | اور اللہ تعالیٰ خوب سنتے ہیں خوب جانتے ہیں ف۲

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْۗءٍ فَاِنَّ

اگر نیک کام | علانیہ کرو | یا اس کو خفیہ کرو | یا کسی بُرائی | کو معاف کر دو

اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝١٤٩ اِنَّ الَّذِيْنَ

تو اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے ہیں پوری قدرت والے ہیں | جو لوگ | کفر کرتے

يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ

ہیں اللہ تعالیٰ | کے ساتھ | اور اس کے رسولوں کے ساتھ | اور یوں چاہتے ہیں کہ اللہ کے

يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ

اور اس کے رسولوں کے درمیان | میں فرق رکھیں | اور کہتے ہیں | کہ ہم بعضوں

نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ

پر تو ایمان لائے ہیں | اور بعضوں کے منکر ہیں ف۳ | اور یوں چاہتے ہیں کہ بین بین

اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝١٥٠ اُولٰۗىِٕكَ

ایک راہ | تجویز | کریں | ایسے | لوگ

هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ

یقیناً | کافر | ہیں | اور کافروں | کے لئے ہم نے

عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝١٥١ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ

اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے | اور | جو لوگ | اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں ۔ اور

رُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰۗىِٕكَ

اس کے سب رسولوں پر بھی | اور اُن میں سے | کسی میں فرق نہیں کرتے | اُن لوگوں کو

سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ ضرور | اُن کے ثواب دیں گے | اور اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت والے ہیں

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝١٥٢ يَسْــَٔـلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ

بڑے رحمت والے ہیں ف۴ | آپ سے اہل کتاب | یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ

ف۱ یعنی مظلوم اگر اپنے ظالم کی نسبت حکایت شکایت کرینگے تو وہ گناہ نہیں +

ف۲ اس میں اشارہ ہے کہ مظلوم کو خلافِ واقع کہنے کی اجازت نہیں +

ف۳ اس قول اور اس عقیدے سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی کفر لازم آگیا اور سب رسولوں کے ساتھ بھی - کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اور ہر رسول نے سب رسولوں کو رسول کہا ہے جب بعض کا انکار ہوا تو اللہ تعالیٰ کی اور بقیہ رسولوں کی تکذیب ہوگئی جو کہ ضد ہے تصدیق اور ایمان کی +

ف۴ بعض مفسرین نے اس آیت کو یہود و نصاریٰ دونوں کی شان میں کہا ہے کیونکہ نصاریٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے لیکن سیاق و سباق میں یہود کا ذکر مقتضی اس کو ہے کہ آیت کا شان یہود میں ہونا زیادہ مہتم بالشان ہو۔ گو تبعاً نصاریٰ بھی عموم لفظ میں داخل ہو جاویں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا

اُن کے پاس ایک خاص نوشتہ آسمان سے منگوا دیں سو انہوں نے موسیٰ ؑ

مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ

سے اس سے بھی بڑی بات کی درخواست کی تھی اور یوں کہا تھا کہ ہم کو

جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ

اللہ تعالیٰ کو کھلم کھلا دکھلا دو جس پر ان کی اس گستاخی کے سبب اُن پر کڑک بجلی آپڑی ف۱

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ

پھر انہوں نے گوسالہ کو تجویز کیا تھا بعد اس کے کہ بہت سے دلائل ان کو پہنچ چکے

الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى

تھے۔ پھر ہم نے اس سے درگزر کر دیا تھا اور موسیٰ (علیہ السلام) کو ہم نے

سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ

بڑا رعب دیا تھا اور ہم نے اُن لوگوں سے قول و قرار لینے کے واسطے

بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ

کوہ طور کو اُٹھا کر اُن کے اوپر معلق کر دیا تھا اور ہم نے اُن کو یہ حکم دیا تھا کہ دروازہ

قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا

میں عاجزی سے داخل ہونا اور ہم نے اُن کو یہ حکم دیا تھا کہ یوم ہفتہ کے بارے میں

مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ

تجاوز مت کرنا اور ہم نے اُن سے قول و قرار نہایت شدید لئے سو ہم نے سزا میں مبتلا کیا اُن کی عہد شکنی کی

مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ

وجہ سے اور اُن کے کفر کی وجہ سے احکام الٰہیہ کے ساتھ اور اُن کے قتل کرنے کی

الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا

وجہ سے انبیاء کو ناحق اور اُن کے اس مقولہ کی وجہ سے کہ ہمارے قلوب

غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ

محفوظ ہیں بلکہ اُن کے کفر کے سبب اُن قلوب پر اللہ تعالیٰ نے بند لگا دیا ہے

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ

سو اُن میں ایمان نہیں مگر قدرے قلیل ف۲ اور اُن کے کفر کی وجہ سے اور

ف۱
یہود نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے (براہ عناد) یہ درخواست کی کہ ہم آپ سے جب بیعت کریں کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نوشتہ اس مضمون کا آوے کہ از جانب خدا تعالیٰ بنام فلاں یہودی آنکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں اس طرح ہر ہر یہودی کے نام یہ خطوط ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی فرمائی ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ سے ایسی جہالتیں کرتے آئے ہیں۔ آپ دل شکستہ نہ ہوں +

ف۲
نقض میثاق میں سب ما بعد کا مضمون داخل ہے لیکن زیادہ تشنیع کے لئے سب معاملات کو الگ الگ بھی بیان فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا یہ معاملہ ہے کہ انکے احکام کے منکر ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کیساتھ یہ برتاؤ ہے کہ ان کو تکذیب سے گزر کر قتل کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ معاملہ ہے کہ آپکے سامنے اپنے حق پر ہونیکے مدعی ہیں۔ اور یہ سب اقسام کفر کے ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ٢، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَّقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾ وَّقَوْلِهِمْ

اور اُن کے اس کی وجہ سے اُن کے بڑا بھاری بہتان دھرنے حضرت مریم (علیہا السلام) پر

اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ

کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریمؑ کو جو کہ رسول ہیں اللہ تعالےٰ

اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ

کے قتل کر دیا ف١ حالانکہ اُنھوں نے نہ اُن کو قتل کیا اور نہ اُن کو سولی پر چڑھایا لیکن اُن کو اشتباہ

لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ

ہو گیا اور جو لوگ اُن کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلط خیال میں ہیں

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ

اُن کے پاس اس امر پر کوئی دلیل نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے

وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿١٥٧﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ

اور انہوں نے اُن کو یقینی بات ہے کہ قتل نہیں کیا بلکہ اُن کو خدائے تعالیٰ نے اپنی طرف اُٹھا لیا۔

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٥٨﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ

اور اللہ تعالےٰ بڑے زبردست حکمت والے ہیں اور کوئی شخص اہل کتاب سے

الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ

نہیں رہتا مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام کی اپنے مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کر لیتا ہے اور قیامت

الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ

کے روز وہ اُن پر گواہی دیں گے ف٢ سو یہود کے ان ہی بڑے بڑے

الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ

جرائم کے سبب ہم نے بہت سی پاکیزہ چیزیں جو اُن کے لئے حلال

لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿١٦٠﴾

تھیں۔ اُن پر حرام کر دیں ف٣ اور بسبب اس کے کہ وہ بہت آدمیوں کو اللہ تعالےٰ کی راہ سے مانع بن جاتے تھے

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ

اور بسبب اس کے کہ وہ سود لیا کرتے تھے حالانکہ اُن کو اس سے ممانعت کی گئی تھی اور بہ سبب اس کے کہ

اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ

وہ لوگوں کے مال ناحق طریقہ سے کھا جاتے تھے اور ہم نے اُن لوگوں کے لئے جو اُن میں سے

ف١ عیسیٰ علیہ السلام کے نام کے ساتھ جو رسول اللہ آیا ہے۔ یہ یہود کا قول نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے بڑھا دیا ہے کہ دیکھو ایسے کی نسبت ایسا کہتے ہیں +

ف٢ اوپر یہود کی بعض شرارتیں اور کچھ سزائیں لعن وغیرہ جو کہ از قسم امور تکوینیہ اور واقع فی الدنیا ہیں بیان فرمائی ہیں۔ آگے بھی ان کی بعض شرارتوں کا مع ذکر بعض عقوبات واقعہ فی الدنیا از قبیل امور تشریعیہ کہ تحریم طیبات ہے اور مع ذکر عقوبت اُخرویہ کہ عذاب الیم ہے۔ بیان ہے اور چونکہ اصل سزا یہی ہے اسلئے ذکر یہود کے شروع پر بھی عذاب مہین کے عنوان سے اس کو فرمایا تھا۔ پس طرفین میں ہونیسے زیادہ تاکید ہو گئی ؛

ف٣ جرائم سے جو تحریم ہوئی وہ تحریم عام تھی۔ گو جرائم سے بعضے صُلحاء محفوظ بھی تھے۔ کیونکہ بہت سی حکمتوں کے اقتضاء سے عادۃ اللہ یونہی جاری ہے جیسا قرآن میں اس کی طرف اشارہ بھی ہے۔ واتقوا فتنۃ لاتصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ بڑا مجرم وہ ہے جس کے بیضرورت سوال کرنے سے کوئی شے سب کے لئے حرام ہو جائے۔ یعنی زمانہ وحی میں ؛ اور شریعت محمدیہ میں جو چیزیں حرام ہیں وہ کسی مضرت جسمانی یا روحانی کی وجہ سے حرام ہیں۔ کیونکہ ان حقیقت سے غیر طیبات ہیں۔ لیکن یہود پر جو طیبات حرام ہوئیں وہ بطور عقوبت و سیاست ہے اور حکم وہ طیبات تھا نہ حرمت و حفاظت ہے ؛

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ

کافر ہیں دردناک سزا کا سامان کر رکھا ہے۔ لیکن ان میں جو لوگ علم (دین) میں پختہ ہیں

مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ

اور جو (ان میں) ایمان لے آنے والے ہیں کہ اس (کتاب) پر بھی ایمان لاتے ہیں جو آپؐ کے پاس بھیجی

مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ

گئی اور اس پر (بھی ایمان رکھتے ہیں) جو آپ سے پہلے بھیجی گئی تھی اور جو (ان میں) نماز کی پابندی کرنے والے ہیں اور

الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

جو (ان میں) زکوٰۃ دینے والے ہیں اور جو (ان میں) اللہ تعالیٰ پر اور قیامت

الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾ ع

کے دن پر اعتقاد رکھنے والے ہیں (سو) ایسے لوگوں کو ہم ضرور (آخرت میں) ثواب عظیم عطا فرمائیں گے ف۱

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ

ہم نے آپؐ کے پاس وحی بھیجی ہے جیسے نوحؑ کے پاس بھیجی تھی

وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى

اور اُن کے بعد اور پیغمبروں کے پاس اور ہم نے

اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ

ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ

وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ

اور اولادِ یعقوبؑ اور عیسٰیؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ

وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾ ۚ

اور ہارونؑ اور سلیمانؑ کے پاس وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور دی تھی

وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ

اور ایسے پیغمبروں کو صاحبِ وحی بنایا جن کا حال اس کے قبل ہم آپ سے بیان کر چکے ہیں اور

رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ

ایسے پیغمبروں کو جن کا حال ہم نے آپ سے بیان نہیں کیا۔ اور موسیٰؑ سے اللہ تعالیٰ نے

مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿١٦٤﴾ ۚ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ

نے خاص طور پر کلام فرمایا اُن سب کو خوشخبری دینے والے اور خوف سنانے والے

٢٢ ع١٠ ٢

ف۱ مراد ان سے یہ حضرات اور اُن کے امثال ہیں، جیسے عبداللہ بن سلام رضؓ و اسیدؓ و ثعلبہؓ اور آیت کا یہی شانِ نزول ہے۔ اور آیت میں اجر کامل کی تعلیق ان امور مذکورہ پر مقصود ہے اور نفس اجر و مطلق نجات صرف عقائد ضروریہ کی تصحیح سے وابستہ ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ

پیغمبر بنا کر اس لئے بھیجا تاکہ لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کے سامنے ان پیغمبروں کے بعد کوئی عذر باقی

الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰكِنِ

نہ رہے۔ اور اللہ تعالیٰ پورے زور والے ہیں بڑی حکمت والے ہیں۔ ف۱ لیکن

اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ

اللہ تعالیٰ بذریعہ اس کتاب کے جس کو آپ کے پاس بھیجا ہے اور بھیجا بھی اپنے علمی کمال کے ساتھ

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾

شہادت دے رہے ہیں اور فرشتے تصدیق کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کی شہادت کافی ہے،

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جو لوگ منکر ہیں اور خدائی دین سے مانع ہوتے ہیں بڑی

قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں۔ بلاشبہ جو لوگ منکر

كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ

ہیں اور دوسروں کا بھی نقصان کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو کبھی نہ بخشیں گے

وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ

اور نہ اُن کو کوئی راہ دکھلاویں گے سوا جہنم کی راہ کے اس طرح پر کہ اس

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى

میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہا کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ سزا

اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ

معمولی بات ہے۔ ف۲ اے تمام لوگو! تمہارے پاس یہ رسول سچی بات

الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ

لے کر تمہارے پروردگار کی طرف سے تشریف لائے ہیں سو تم یقین رکھو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا

وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ

اور اگر تم منکر رہے تو خدا تعالیٰ کی ملک ہے یہ سب جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور

الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾ يٰٓاَهْلَ

زمین میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پوری اطلاع رکھتے ہیں کامل حکمت والے ہیں۔ ف۳ اے اہل کتاب ف۴

ف۱
اللہ تعالیٰ پورے زور اور اختیار والے ہیں کہ بلا ارسال رسل بھی سزا دیتے تو بوجہ اس کے کہ مالک حقیقی ہونے میں منفرد ہیں ظلم نہ ہوتا۔ اور حقیقت عذر کا حق کسی کو نہ تھا لیکن چونکہ بڑی حکمت والے بھی ہیں، اس لئے حکمت اسی ارسال کو مقتضی ہوئی۔ تاکہ ظاہری عذر بھی نہ رہے +

ف۲
اوپر یہود کے شبہہ کا جو کہ نبوت محمدیہ کے متعلق تھا جواب اور نبوت کا اثبات مع وعید منکرین نہایت بلاغت اور وضوح سے مذکور ہو چکا۔ آگے عام خطاب سے نبوت کا وجوب فرماتے ہیں+

ف۳
اوپر یہود کو خطاب تھا آگے نصاریٰ کو ہے +

ف۴
یعنی انجیل والو !

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى
تم اپنے دین میں حد سے مت نکلو اور خدا تعالٰے کی شان میں غلط

اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
بات مت کہو ف۱ مسیح عیسےٰ بن مریم تو اور کچھ بھی نہیں البتہ اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَ
کے رسول ہیں اور اللہ تعالٰے کے ایک کلمہ ہیں۔ جس کو اللہ تعالٰے نے مریمؑ تک پہنچایا تھا اور

رُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا
اللہ کی طرف سے ایک جان ہیں۔ سو اللہ پر اور اُس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور یوں مت

تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ
کہو کہ تین ہیں باز آجاؤ تمہارے لئے بہتر ہوگا معبود حقیقی تو ایک

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ
ہی معبود ہے وہ صاحبِ اولاد ہونے سے منزہ ہے جو کچھ

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى
آسمانوں اور زمین میں موجودات ہیں سب اس کی ملک ہیں۔ اور اللہ تعالٰے

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ ع لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ
کارساز ہونے میں کافی ہیں مسیحؑ ہرگز خدا کے بندے بننے سے عار

يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ
نہیں کریں گے اور نہ مقرب فرشتے۔

وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ
اور جو شخص خدا تعالٰے کی بندگی سے عار کرے گا اور تکبر کرے گا۔ تو

فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
خدا تعالٰے ضرور سب لوگوں کو اپنے پاس جمع کریں گے پھر جو لوگ ایمان لائے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ
ہوں گے اور انہوں نے اچھے کام کئے ہوں گے تو اُن کو تو اُن کا پورا ثواب دیں گے

وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا
اور اُن کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیں گے اور جن لوگوں نے عار کیا ہوگا

ف۱ کہ نعوذ باللہ وہ صاحبِ اولاد ہے جیسا بعض کہتے ہیں:۔ اَلْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ۔ یا وہ مجموعۂ آلہہ کا ایک جزو ہے جیسا بعض کہتے تھے اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ اور بقیہ دو جزو ایک حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو کہتے تھے اور ایک حضرت جبرئیل علیہ السلام کو۔ جیسا کہ آیت آئندہ میں وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ کے بڑھانے سے معلوم ہوتا ہے اور بعضے حضرت مریم علیہا السلام کو جیسا اِتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ سے معلوم ہوتا ہے۔ یا وہ عین مسیح ہے جیسا بعض کہتے تھے۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ غرض یہ سب عقیدے باطل ہیں +

وقف لازم

ع ٢٣ / ٩ / ٣

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد — اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں) — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد — ادغام اور ناقابل تلفظ — قلقلہ

وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا

اور تکبّر کیا ہوگا تو اُن کو سخت دردناک سزا دیں گے اور وہ

يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا

لوگ کسی غیر اللہ کو اپنا یار اور مددگار نہ

نَصِيْرًا ﴿١٧٣﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ

پاویں گے ف۱ اے لوگو یقیناً تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿١٧٤﴾

طرف سے ایک دلیل آچکی ہے ف۲ اور ہم نے تمہارے پاس ایک صاف نور بھیجا ہے ف۳

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ

سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اللہ کو مضبوط پکڑا ف۴ سو

فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّ

ایسوں کو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت میں داخل کریں گے اور اپنے فضل میں اور

يَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿١٧٥﴾ ط يَسْتَفْتُوْنَكَ ط

اپنے تک اُن کو سیدھا رستہ بتلادیں گے ف۵ لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں ف۶

قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ط اِنِ امْرُؤٌا

آپ فرمادیجیے کہ اللہ تعالےٰ تم کو کلالہ کے باب میں حکم دیتا ہے ۔ ف۷ اگر کوئی شخص مرجاوے

هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ

جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ ماں باپ) اور اس کے ایک (عینی یا علاتی) بہن ہو تو اُس کو اس کے تمام ترکہ

مَا تَرَكَ ج وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ط

کا نصف ملے گا اور وہ شخص اُس (اپنی بہن) کا وارث ہوگا اگر (وہ بہن مرجاوے اور) اُس کے اولاد نہ ہو

فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا

(اور والدین بھی نہ ہوں) اور اگر بہنیں دو ہوں (یا زیادہ) تو اُن کو اس کے کل ترکہ میں سے دو تہائی ملیں گے

تَرَكَ ط وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً

اور اگر وارث چند بھائی بہن ہوں مرد اور عورت

فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ط يُبَيِّنُ اللّٰهُ

تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصّہ کے برابر ف۸ اللہ تعالےٰ تم سے (دین کی باتیں) اس لئے

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ اوپر عقائد نصاریٰ کا بطلان مع جزا و سزا مقرین و منکرین مذکور ہوچکا آگے خطاب عام سے ان مضامین کا اور ان مضامین کے تعلیم فرمانے والے رسول اور قرآن کا صدق اور مصدقین کی فضیلت بیان فرماتے ہیں جس طرح محاجہ یہود کے ختم پر اسی طور پر خطاب عام فرمایا تھا۔ یٰاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ الخ

ف۲ وہ ذات مبارک ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ۔

ف۳ وہ قرآن مجید ہے ۔

ف۴ یعنی اسلام کو ۔

ف۵ حاصل یہ ہے کہ اطاعت کی برکت سے ثبات علی الاطاعت کی توفیق حاصل ہوتی ہے ۔

ف۶ سبب اس آیت کے نزول کا استفتاء حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ہے کہ اس وقت صرف ان کی بہنیں وارث تھیں رواہ النسائی اور لباب میں ابن مردویہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سوال کرنا بھی نقل کیا ہے ۔

ف۷ کلالہ یعنی جس کے نہ اولاد ہو۔ نہ ماں باپ ہوں ۔

ف۸ چونکہ سورت ہذا میں یہاں تک اُصول و فروع کثیرہ کی تفصیل ہے اسلئے آخر میں ایک مجمل عنوان سے تمام تر تفصیل کو مکرر یاد دلا کر اپنی منت اور احسان بیان شرائع میں اور رعایت حکمت ان شرائع میں ذکر فرماکر سورت کو ختم فرماتے ہیں ۔

لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾ ع

بیان کرتے ہیں کہ تم گمراہی میں نہ پڑو اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ مائدہ مدینہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو بیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بڑے رحم والے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ڛ

اے ایمان والو عہدوں کو پورا کرو ف۱ تمہارے لئے تمام چوپائے جو مشابہ انعام (یعنی اونٹ بکری

اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى

گائے) کے ہوں حلال کئے گئے ہیں ف۲ مگر جن کا ذکر آگے آتا ہے لیکن شکار کو حلال

عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ

مت سمجھنا جس حالت میں کہ تم احرام میں ہو

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ﴿١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

بیشک اللہ تعالیٰ جو چاہیں حکم کریں۔ اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ

بے حرمتی نہ کرو خدا تعالیٰ کی نشانیوں کی اور نہ حرمت والے مہینہ کی

الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ

اور نہ حرم میں قربانی ہونے والے جانور کی اور نہ اُن جانوروں کی جن کے

اٰۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا

گلے میں پٹے پڑے ہوں اور نہ اُن لوگوں کی جو کہ بیت الحرام کے قصد سے جارہے ہوں

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ

اپنے رب کے فضل اور رضامندی کے طالب ہوں۔ اور جس وقت تم احرام سے باہر آجاؤ تو شکار

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ

کیا کرو اور ایسا نہ ہو کہ تم کو کسی قوم سے جو اسی سبب سے بغض ہے کہ انہوں نے

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا

تم کو مسجد حرام سے روک دیا تھا وہ تمہارے لئے اس کا باعث ہو جاوے کہ تم حد سے نکل جاؤ اور نیکی

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ع ٢٤ ٥ ٤ — اَلْحِزْبُ الثَّانِي (٢)

ف۱ اوپر کی سورت کے ختم پر فرمایا تھا کہ ہم شرائع کو تم سے بیان کرتے ہیں۔ اس سورت کے شروع پر اس کا امر ہے کہ تم ہمارے اُن بیان کئے ہوئے شرائع کی پوری پوری بجاآوری کرو۔ یہ مناسبت تو دونوں سورتوں کے انجام اور آغاز میں ہے باقی پوری سورتوں میں بھی دونوں کے اشتمال علی الشرائع سے ظاہر ہے اور خود اس سورت کے اجزاء میں ایک ارتباط بدیع ہے کہ اسکے اوّل کی آیت بمنزلہ متن کے ہے اور تمام سورت بمنزلہ اس کی شرح کے۔ کیونکہ لفظ عقود بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ تمام شرائع کو عام اور شامل ہے۔ اور سورت میں انہی شرائع کی تفصیل ہے پس اوّلاً اجمالی اور کلی عنوان سے امتثال شرائع کا حکم فرماتے ہیں +

ف۲ جیسے ہرن، نیل گائے وغیرہ، بجز ان بہائم کے جو کہ دوسرے دلائل شرعیہ حدیث وغیرہ سے مخصوص و مستثنیٰ ہو چکے ہیں۔ جیسا گدھا، خچر، وغیرہ۔ ان مستثنیات کے سوا اور سب بہائم اہلی و وحشی حلال ہیں۔ بجز اُن کے جن کا ذکر آگے آتا ہے۔

وقف لازم

عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ

اور تقوے میں ایک دوسرے کی اعانت کرتے رہو اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت

وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

مت کرو اور اللہ تعالے سے ڈرا کرو بلاشبہ اللہ تعالے سخت سزا

الْعِقَابِ ﴿٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ

دینے والے ہیں تم پر حرام کئے گئے ہیں مردار ف۱ اور خون

وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ

اور خنزیر کا گوشت ف۲ اور جو جانور کہ غیر اللہ کے نامزد کر دیا

وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَ

گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرجاوے اور جو کسی ضرب سے مرجاوے اور جو اونچے سے گر کر مرجاوے اور جو

النَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۟

کسی کی ٹکر سے مرجاوے اور جس کو کوئی درندہ کھانے لگے لیکن جس کو ذبح کر ڈالو ف۳

وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا

اور جو جانور پرستش گاہوں پر ذبح کیا جاوے ف۴ اور یہ کہ تقسیم کرو بذریعہ قرعہ کے

بِالْاَزْلَامِ ۗ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ اَلْيَوْمَ يَئِسَ

تیروں کے یہ سب گناہ ہیں آج کے دن ناامید ہو گئے ف۵

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ

کافر لوگ تمہارے دین سے ف۶ سو اُن سے مت ڈرنا

وَاخْشَوْنِ ۗ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ

اور مجھ سے ڈرتے رہنا ف۷ آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے

اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ

کامل کر دیا ف۸ اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین

الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۗ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ

بننے کے لئے پسند کر لیا ف۹ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بیتاب

غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

ہو جاوے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو ف۱۰ تو یقیناً اللہ تعالے معاف کرنیوالے

ف۱ یعنی جو جانور باوجود واجب الذبح ہونے کے بلا ذبح شرعی مرجاوے۔

ف۲ اسی طرح اسکے سب اجزاء۔

ف۳ یعنی مُنْخَنِقَةُ سے مَآ اَكَلَ السَّبُعُ تک جن کا ذکر ہے۔ اُن میں سے جس کو دم نکلنے سے پہلے قاعدۂ شرعیہ کے مطابق ذبح کر ڈالو وہ اس حرمت سے مستثنےٰ ہے۔

ف۴ گو زبان سے غیر اللہ کے نامزد نہ کرے۔ کیونکہ مدار حرمت کا نیت خبیثہ پر ہے۔ اس کا ظہور کبھی قول سے ہوتا ہے کہ نامزد کرے۔ کبھی فعل سے ہوتا ہے کہ ایسے مقامات پر ذبح کراتے۔

ف۵ آج کے دن سے مراد خاص دن نہیں بلکہ وہ زمانہ مع زمانہ متصل ماقبل و مابعد کے مراد ہے پس اگر اس کے بعد بھی کسی حکم کا نازل ہونا ثابت ہو تو اکمال یعنی تکمیل احکام پر اعتراض لازم نہیں آتا۔

ف۶ کیونکہ ماشاء اللہ اسلام کا خوب شیوع ہو گیا۔

ف۷ یعنی میرے احکام کی مخالفت مت کرنا۔

ف۸ قوت میں بھی جس سے کفار کو مایوسی ہوئی۔ اور احکام و قواعد میں بھی۔

ف۹ یعنی قیامت تک تمہارا یہی دین رہے گا۔ اس کو منسوخ کر کے دوسرا دین تجویز نہ کیا جاوے گا۔

ف۱۰ یعنی نہ قدر ضرورت سے زیادہ کھاوے اور نہ لذت مقصود ہو

ربع

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

رَّحِيْمٌ ③ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ

بڑی رحمت والے ہیں ف۱ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا جانور اُن کیلئے حلال کیے گئے ہیں آپ فرما

اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ

دیجیے کہ تمہارے لئے کل حلال جانور حلال رکھے ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم تعلیم دو اور تم اُن

مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ

کو چھوڑ دو بھی اور اُن کو اس طریقہ سے تعلیم دو جو تم کو اللہ تعالیٰ نے تعلیم دیا

اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا

ہے تو ایسے شکاری جانور جس شکار کو تمہارے لئے پکڑیں اس کو کھاؤ اور اُس پر

اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اللہ کا نام بھی لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو بیشک اللہ تعالیٰ

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ④ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ

جلدی حساب لینے والے ہیں آج تمہارے لئے حلال چیزیں حلال رکھی گئیں

وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪

اور جو لوگ کتاب دیئے گئے ہیں اُن کا ذبیحہ تم کو حلال ہے

وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ

اور تمہارا ذبیحہ اُن کو حلال ہے اور پارسا عورتیں بھی جو مسلمان

الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

ہوں اور پارسا عورتیں اُن لوگوں میں سے بھی جو تم سے

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

پہلے کتاب دیئے گئے ہیں جبکہ تم اُن کو اُن کا معاوضہ دے دو ف۲ اس

اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا

طرح سے کہ تم بیوی بناؤ نہ تو علانیہ بدکاری کرو اور نہ

مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ

خفیہ آشنائی کرو ف۳ اور جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کرے گا ف۴

فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ

تو اس شخص کا عمل غارت جاوے گا اور وہ شخص آخرت میں بالکل

ف۱ یہ آیت جیسا کہ شیخین نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا عصر کے وقت جمعہ کے روز ذی الحجہ کی نویں تاریخ حجۃ الوداع میں جو کہ سنہ ہجری میں تھا نازل ہوئی ہے اور اس کے نزول کے بعد قریب تین ماہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے ۔

ف۲ یعنی مہر دینا گو شرط نہیں مگر واجب ہے ۔

ف۳ یہ سب احکام شرعیہ ہیں جن پر ایمان لانا فرض ہے ۔

ف۴ مثلاً حلال قطعی کی حلت کا یا حرام قطعی کی حرمت کا انکار کرے گا ۔

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ع ١/٥/٥

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ

زیاں کار ہوگا ف۱ اے ایمان والو جب تم نماز کو

اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ

اُٹھنے لگو تو اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو بھی

اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ

کہنیوں سمیت اور اپنے سروں پر ہاتھ پھیرو اور اپنے پیروں

اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا

کو بھی ٹخنوں سمیت ف۲ اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو

فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي

سارا بدن پاک کرو اور اگر تم بیمار ہو یا حالتِ سفر میں

سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ

ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجے سے آیا ہو یا تم

اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً

نے بیبیوں سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ

زمین سے تیمم کر لیا کرو یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر

وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ

لیا کرو اس زمین پر سے ف۳ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں کہ تم پر کوئی تنگی

عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ

ڈالیں ف۴ لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ تم کو پاک صاف رکھے ف۵

وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٦﴾

اور یہ کہ تم پر اپنا انعام تام فرماوے تاکہ تم شکر ادا کرو۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ

اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے انعام کو جو تم پر ہوا ہے یاد کرو اور اس کے اس عہد

الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَ

کو بھی جس کا تم سے معاہدہ کیا ہے جبکہ تم نے کہا تھا کہ ہم نے سنا اور

ف۱ لہٰذا حلال کو حلال سمجھو۔ حرام کو حرام سمجھو۔

ف۲ یہ چار چیزیں فرض ہیں وضو میں۔ باقی امور مسنون و مستحب ہیں۔

ف۳ اُوپر احکام طہارت کے مذکور ہیں جن میں رعایت سہولت و مصلحت عباد کی ملحوظ ہے آگے اس طہارت اور رعایت پر منّت ظاہر فرماتے ہیں اور تحریک تشکر کی دیتے ہیں۔

ف۴ یعنی یہ منظور ہے کہ تم پر کوئی تنگی نہ رہے۔ چنانچہ احکام مذکورہ میں خصوصاً اور جمیع احکام شرعیہ میں عموماً رعایت سہولت و مصلحت کی ظاہر ہے۔

ف۵ اسلئے طہارت کے قواعد اور طرق مشروع کئے اور کسی ایک طریق پر بس نہیں کیا کہ اگر وہ نہ ہو تو طہارت ممکن ہی نہ ہو۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤۔ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

أَطَعْنَا ز وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ

مان لیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ دلوں تک کی باتوں کی پوری

الصُّدُورِ ﴿٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ

خبر رکھتے ہیں۔ ف۱ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کے لئے پوری پابندی کرنے والے

لِلّٰهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ز وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ

انصاف کے ساتھ شہادت ادا کرنے والے رہو اور کسی خاص لوگوں کی عداوت تم کو اس پر باعث

قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ط اِعْدِلُوا قف هُوَ أَقْرَبُ

نہ ہوجاوے کہ تم عدل نہ کرو عدل کیا کرو کہ وہ تقویٰ سے زیادہ قریب

لِلتَّقْوَىٰ ز وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا

ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال

تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

کی پوری اطلاع ہے ف۲ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں سے جو ایمان لے آئے اور انہوں نے

الصَّالِحَاتِ لا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٩﴾

اچھے کام کئے وعدہ کیا ہے کہ اُن کے لئے مغفرت اور ثواب عظیم ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہمارے احکام کو جھوٹا بتلایا ایسے لوگ

أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

دوزخ میں رہنے والے ہیں اے ایمان والو

اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ

اللہ تعالیٰ کے انعام کو یاد کرو جو تم پر ہوا ہے جب کہ ایک قوم اس فکر میں تھی ف۳

أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ

کہ تم پر دست درازی کریں سو اللہ تعالیٰ نے اُن کا قابو تم پر

عَنْكُمْ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

نہ چلنے دیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو ف۴ اور اہلِ ایمان کو حق تعالیٰ ہی پر اعتماد

الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ ع وَلَقَدْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ بَنِي

رکھنا چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ٢ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں) / ادغام اور نا قابلِ تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

ف۱ اس لئے جو کام کرو۔ اس میں اخلاص و اعتقاد بھی ہونا چاہیئے۔ صرف منافقانہ امتثال کافی نہیں۔

ف۲ ایسی آیت ختم پارہ والمحصنٰت کے قریب بھی آچکی ہے۔ اور دونوں میں فرق یہ ہے کہ بے انصافی کی وجہ دو چیزیں ہوتی ہیں۔ یا تو ایک فریق کی رعایت اور یا کسی فریق کی عداوت۔ وہاں اوّل سبب مذکور ہے یہاں دوسرا سبب۔ چنانچہ وہاں یہ الفاظ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا۔ اور یہاں لفظ شَنَاٰنُ اس کی صاف دلیل ہے۔ پس اس فرق کے بعد تکرار نہ رہا۔

ف۳ یعنی کفارِ قریش ابتدائے اسلام میں جبکہ مسلمان ضعیف تھے۔

ف۴ شروع سورت سے یہاں تک اکثر آیتوں میں حق تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم فرمایا ہے ایک جگہ لفظ خشیت سے باقی جگہ لفظ تقویٰ سے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو امتثال میں بہت دخل ہے۔ چنانچہ ظاہر بھی ہے۔

ع ٢ ٦

إِسْرَآءِيلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ

اور ہم نے اُن میں سے بارہ سردار مقرر کئے

وَقَالَ اللّٰهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ

اور اللہ تعالیٰ نے یوں فرمادیا کہ میں تمہارے پاس ہوں اگر تم نماز کی پابندی رکھو گے

وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ

اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو گے اور میرے سب رسولوں پر ایمان لاتے رہو گے اور اُن کی مدد کرتے

وَأَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ

رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو اچھے طور پر قرض دیتے رہو گے ف۱ تو میں ضرور تمہارے گناہ تم سے دُور

سَيِّاٰتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي

کردوں گا۔ اور ضرور تم کو ایسے باغوں میں داخل کردوں گا جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ

کو نہریں جاری ہوں گی اور جو شخص اس کے بعد بھی کفر کرے گا تو وہ بیشک

مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ

راہِ راست سے دور جا پڑا ف۲ تو صرف اُن کی عہد شکنی

مِّيثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ

کی وجہ سے ہم نے اُن کو اپنی رحمت سے دُور کر دیا اور ہم نے اُن کے قلوب کو سخت کر دیا

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوا

وہ لوگ کلام کو اُس کے مواقع سے بدلتے ہیں ف۳ اور وہ لوگ جو

حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ

کچھ اُن کو نصیحت کی گئی تھی اس میں سے اپنا ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے۔ اور آپ کو آئے دن کسی نہ کسی خیانت

عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ

کی اطلاع ہوتی رہتی ہے ف۴ جو اُن سے صادر ہوتی ہے بجز اُن میں کے معدودے چند شخصوں کے سو آپ اُن کو معاف

عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣﴾

کیجئے اور اُن سے درگزر کیجئے بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوش معاملہ لوگوں سے محبت کرتا ہے ف۵

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصٰرٰى أَخَذْنَا

اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے اُن سے بھی اُن کا عہد

ف۱ خیر میں صرف کرنے کو مجازاً قرض اسلئے فرمادیا کہ جس طرح قرض لازم الادا ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ ضرور دینگے۔

ف۲ یہاں اس شخص کا حال بیان نہیں فرمایا جو کفر نہ کرے لیکن اعمال کی پوری پابندی بھی نہ کرے۔ اور اکثر جگہ قرآن مجید میں یہی عادت ہے کہ اطاعت میں جو کامل ہو اور مخالفت میں جو کامل ہو زیادہ ذکر انہیں کا ہوتا ہے وجہ یہ کہ طرفین کے حال سے بین بین کا حال عقلاء کو خود مقابلہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کی ایسی جزا ہوگی نہ ایسی سزا ہوگی پھر حدیثوں میں تفصیل معلوم ہوگئی۔

ف۳ یعنی تحریف لفظی یا تحریف معنوی کرتے ہیں۔

ف۴ نئی خیانت یہ کہ ایکبار مثلاً رجم کے حکم کو چھپالیا۔ ایکبار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت فرمانے پر توراۃ کا ایک مضمون غلط بیان کر دیا جس پر آیت لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ نازل ہوئی تھی۔ اور جیسے تحریم طیبات کے قدیم ہونے کا ایک بار غلط دعوے کیا تھا جس پر شروع پارہ لَنْ تَنَالُوا میں آیت قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ نازل ہوئی۔ اور تمامتر وہ غلط بیانیاں جس کی حکایت مع انکے ابطال کے قرآن مجید میں جابجا مذکور ہے۔ اس میں داخل ہیں۔ جیسے لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اور لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى اور نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ وغیرہ وامثال ذالک۔

ف۵ اور یہود کا حال تھا۔ آگے نصاریٰ کا حال بیان فرماتے ہیں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ

لیا تھا سو وہ بھی جو کچھ اُن کو نصیحت کی گئی تھی اس میں سے اپنا ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے

فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى

تو ہم نے اُن میں باہم قیامت تک کے لئے بغض و عداوت ڈال دیا اور

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا

اُن کو اللہ تعالیٰ اُن کا کیا ہوا جتلا

كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ

دیں گے ف۱ اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے

رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ

یہ رسول آئے ہیں کتاب میں سے جن امور کا تم اخفا کرتے ہو

مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ

اُن میں سے بہت سی باتوں کو تمہارے سامنے صاف صاف کھول دیتے ہیں اور بہت سے امور کو درگذشت

مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ يَّهْدِيْ

کر دیتے ہیں۔ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک روشن چیز آئی ہے اور ایک کتاب واضح۔ کہ اس کے ذریعہ

بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ

سے اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کو جو رضائے حق کے طالب ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتے ہیں

وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ

اور اُن کو اپنی توفیق سے تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آتے ہیں ف۲

وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدْ

اور اُن کو راہِ راست پر قائم رکھتے ہیں ف۳ بلاشبہ

كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ

وہ لوگ کافر ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عین مسیح

ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ

ابن مریم ہے آپ یوں پوچھئے کہ اگر ایسا ہے تو یہ بتلاؤ کہ اگر

شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم کو اور اُن کی

ف۱ اوپر یہود و نصاریٰ کا الگ الگ ذکر تھا۔ آگے دونوں کو جمع کر کے نصیحت کا خطاب فرماتے ہیں۔

ف۲ سلامتی کی راہیں بتلانا قرآن کے ذریعہ سے عام ہے۔ لیکن یہاں تخصیص طالبانِ رضائے حق کی اس وجہ سے کی گئی کہ اس سے منتفع وہی لوگ ہوتے ہیں۔

ف۳ اوپر آیہ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى میں نصاریٰ کے نقضِ میثاق کا اجمالاً بیان تھا آگے اُنکے بعض عقائد کی تعیین ہے کہ وہ اخلال بالتوحید ہے۔

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد
اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۗ وَلِلّٰهِ
والدہ کو اور جتنے زمین میں ہیں ان سب کو ہلاک کرنا چاہیں تو کوئی شخص ایسا ہے جو خدا تعالیٰ سے ان کو ذرا بھی بچا سکے اور اللہ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ
تعالیٰ ہی کیلئے خاص ہے حکومت آسمانوں پر اور زمین پر اور جتنی چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں ان پر اور وہ جس چیز

مَا يَشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَ
کو چاہیں پیدا کر دیں اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے ف۱ اور

قَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ أَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ
یہود اور نصاریٰ دعوےٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس

وَأَحِبَّآؤُهُ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ ۖ
کے محبوب ہیں ف۲ آپ یہ پوچھیے کہ اچھا تو پھر تم کو تمہارے گناہوں کے عوض عذاب کیوں دینگے

بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَآءُ
بلکہ تم بھی منجملہ اور مخلوقات کے ایک معمولی آدمی ہو اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گے

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَآءُ ۚ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
بخشیں گے اور جس کو چاہیں گے سزا دیں گے اور اللہ ہی کی ہے سب حکومت آسمانوں میں بھی اور

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾
زمین میں بھی اور جو کچھ اُن کے درمیان میں ہے اُن میں بھی اور اللہ ہی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے ۔

يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ
اے اہل کتاب یہ رسول آپہنچے تمہارے پاس ہمارے جو کہ

لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا
تم کو صاف صاف بتلاتے ہیں ایسے وقت میں کہ رسولوں کا سلسلہ موقوف تھا ف۳ تاکہ

جَآءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ فَقَدْ جَآءَكُمْ
تم یوں نہ کہنے لگو کہ ہمارے پاس کوئی بشیر اور نذیر نہیں آیا سو تمہارے پاس بشیر اور نذیر

بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٩﴾ ع
آ چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں

وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهِ يٰقَوْمِ اذْكُرُوا
اور وہ وقت بھی ذکر کے قابل ہے جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے فرمایا

ف۱ اوپر یہود اور نصاریٰ کے بعض بعض قبائح مذکور تھے آگے ان میں سے ایک امر مشترک کا مع اسکے ابطال کے بیان ہے یعنی دونوں فریق باوجود کفر و معصیت کے اپنے مقرب اور مقبول عند اللہ ہونیکے مدعی تھے +

ف۲ مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم کو بوجہ اس کے کہ انبیاء کی اولاد و اتباع ہیں بہ نسبت دوسرے لوگوں کے گو وہ ہمارے ہی مذہب کے کیوں نہ ہوں اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ خصوصیت ہے کہ ہم سے باوجود عصیان کے بھی اوروں کے برابر ناخوش نہیں ہوتے۔ جیسے باپ کے ساتھ اولاد کو خصوصیت ہوتی ہے کہ اگر وہ نافرمانی بھی کرے تب بھی اُسکے قلب پر وہ اثر نہیں ہوتا۔ جیسا کوئی غیر آدمی اُسکے باپ کی نافرمانی کرے اور اسکا اثر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکا رد فرماتے ہیں +

ف۳ عیسیٰ علیہ السلام کے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جو زمانہ ہے وہ زمانہ فترت کا کہلاتا ہے۔ امام بخاریؒ نے حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ زمانہ چھ سو سال کا ہے۔ اور اس درمیان میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوتے ۞

ع ۳ / ۸ / ۷

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ
کہ اے میری قوم تم اللہ تعالیٰ کے انعام کو جو کہ تم پر ہوا ہے یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ نے تم

وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا
میں سے بہت سے پیغمبر بنائے اور تم کو صاحب ملک بنایا اور تم کو وہ چیزیں دیں جو دنیا جہان والوں

مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٠ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ
میں سے کسی کو نہیں دیں اے میری قوم اس متبرک ملک میں داخل ہو

الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ
کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے حصہ میں لکھ دیا اور پیچھے واپس مت چلو کہ پھر

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝٢١ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا
بالکل خسارے میں پڑ جاؤ گے۔ ف۱ کہنے لگے کہ اے موسیٰؑ وہاں تو بڑے بڑے

قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖۗ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى
زبردست آدمی ہیں اور ہم تو وہاں ہرگز قدم نہ رکھیں گے جبتک کہ وہ

يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا
وہاں سے نہ نکل جائیں ہاں اگر وہ وہاں سے کہیں اور چلے جائیں تو ہم بے شک

دٰخِلُوْنَ ۝٢٢ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ
جانے کو تیار ہیں ان دو شخصوں نے جو کہ ڈرنے والوں میں سے تھے جن پر

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ
اللہ تعالیٰ نے فضل کیا تھا کہا کہ تم اُن پر دروازہ تک تو چلو

فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ ۵ وَعَلَى اللّٰهِ
سو جس وقت تم دروازہ میں قدم رکھو گے اسی وقت غالب آجاؤ گے اور اللہ تعالیٰ

فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٢٣ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى
پر نظر رکھو اگر تم ایمان رکھتے ہو کہنے لگے کہ اے موسیٰؑ

اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا
ہم تو ہرگز کبھی بھی وہاں قدم نہ رکھیں گے جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں تو آپ اور

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا
آپ کے اللہ میاں چلے جائیے اور دونوں لڑبھڑ لیجیے ہم تو یہاں سے

ف۱ دنیا میں بھی کہ توسیع ملک سے محروم رہو گے۔ اور آخرت میں بھی کہ ترک فریضہ جہاد سے گنہگار ہو گے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ

سرکتے نہیں — موسیٰؑ دعا کرنے لگے کہ اے میرے پروردگار میں اپنی جان اور اپنے بھائی

وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۵﴾

پر البتہ اختیار رکھتا ہوں. سو آپ ہم دونوں کے اور اس بے حکم قوم کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۚ

ارشاد ہوا کہ یہ ملک ان کے ہاتھ چالیس برس تک نہ لگے گا۔ یونہی زمین میں

یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ

سر مارتے پھرتے رہیں گے ف۱ سو آپ اس بے حکم قوم پر غم نہ

الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ ع وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ

کیجئے ف۲ اور آپ اِن اہل کتاب کو آدمؑ کے دو بیٹوں کا قصہ صحیح طور پر

بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا

پڑھ کر سنا دیجئے جبکہ دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی اور اُن میں سے ایک کی

وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ

تو مقبول ہوگئی اور دوسرے کی مقبول نہ ہوئی۔ وہ دوسرا کہنے لگا کہ میں تجھ کو ضرور قتل کر دوں گا

قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۲۷﴾

اُس ایک نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ متقیوں ہی کا عمل قبول کرتے ہیں

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا

اگر تو مجھ پر میرے قتل کرنے کے لئے دست درازی کرے گا تب بھی میں تجھ پر تیرے

بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ

قتل کرنے کے لئے ہرگز دست درازی کرنے والا نہیں میں تو خدائے پروردگار

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ

عالم سے ڈرتا ہوں میں یوں چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ اور

بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ

اپنے گناہ سب اپنے سر رکھ لے پھر تو دوزخیوں میں شامل ہو جاوے

وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾ ۚ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ

اور یہی سزا ہوتی ہے ظلم کرنے والوں کی۔ سو اس کے جی نے اُس کو اپنے

ع ۴ / ۸ — وقف لازم — النصف

ف۱ چنانچہ چالیس برس تک ایک محدود حصۂ زمین میں حیران و پریشان پھرا کئے۔ حتیٰ کہ سب وہاں ہی ختم ہو چکے۔ اس مدت میں جوان کے اولاد پیدا ہوئی۔ اُن کو رہائی حاصل ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن سے ذرا مدت پہلے حضرت ہارون علیہ السلام بھی اُسی وادی میں جسے وادی تیہ کہتے ہیں انتقال فرما گئے اور حضرت یوشع جن کا ذکر اوپر آ چکا پیغمبر ہوئے اور پھر اُن کی معرفت اُس نئی نسل بنی اسرائیل کو اس ملک کی فتح کا حکم ہوا۔ چنانچہ سب نے اِن کے ہمراہ ہو کر جہاد کیا اور فتح ہوئی۔

ف۲ اور منجملہ شنائع اہل کتاب کے ان کا یہ قول نقل فرمایا تھا کہ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ جس کا منشا انبیاء علیہم السلام کی اولاد میں ہونے پر فخر تھا۔ حق تعالیٰ اس گھمنڈ کے توڑنے کے لئے آگے ہابیل قابیل کا قصہ بیان فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کے صلبی بیٹے ہونے میں ان مدعیوں سے بڑھ کر اور باہم دونوں برابر تھے مگر ان میں بھی مقبول وہی ہوا جو مطیع حکم رہا۔ یعنی ہابیل۔ اور دوسرے نے عدول حکمی کی تو وہ مردود ہو گیا۔ اور آدمؑ کا بیٹا ہونا کچھ کام نہ آیا۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٣٠﴾

بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا پھر اس کو قتل ہی کر ڈالا۔ جس سے بڑے نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہوگیا

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ

پھر اللہ تعالےٰ نے ایک کوّا بھیجا کہ وہ زمین کو کھودتا تھا تاکہ وہ اس کو تعلیم

كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى

کر دے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طریقہ سے چھپا دے کہنے لگا افسوس میری حالت پر

اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ

کیا میں اس سے بھی گیا گزرا کہ اس کوّے ہی کے برابر ہوتا اور اپنے بھائی کی

سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ۚۛ مِنْ

لاش کو چھپا دیتا سو بڑا شرمندہ ہوا ف۱ اسی وجہ سے

اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ

ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی شخص کو

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي

بلا معاوضہ دوسرے شخص کے یا بدُون کسی فساد کے جو زمین میں اس سے پھیلا ہو

الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ

قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو قتل کر ڈالا اور جو شخص

اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ

کسی شخص کو بچا لیوے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو بچا لیا اور بنی اسرائیل

جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ز ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا

کے پاس ہمارے بہت سے پیغمبر بھی دلائل واضحہ لے کر آئے پھر اس کے بعد بھی بہتیرے ف۲

مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿٣٢﴾

ان میں سے دنیا میں زیادتی کرنے والے ہی رہے ف۳

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

جو لوگ اللہ تعالےٰ سے اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں

وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْۤا

اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ف۴ ان کی یہی سزا ہے

٦ حرکتوں والی مدِ لازم | ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب | ٢ حرکتوں والی مد | ادغام اور ناقابل تلفظ | قلقلہ

ف۱ آخر آیت میں جو اس کی ندامت مذکور ہے۔ یہ ندامت بقول مفسرین قتل پر نہیں۔ تاکہ توبہ کا شبہ ہو بلکہ قتل پر جو مضر مرتب نظر آئیں جیسے نعش کے دفن میں حیران ہونا اور کوّے کی تعلیم کا محتاج ہونا اور بدحواس ہو جانا۔ یا بعض مفسرین نے لکھا ہے۔ بدن سیاہ ہو جانا اور آدم علیہ السلام کا ناراض ہو جانا' اس پر نادم ہوا +

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ف۲ بہتیرے اس لئے فرمایا کہ بعضے مطیع و فرمانبردار بھی تھے +

ف۳ اور ہر قتل ناحق کی جو بلا معاوضہ کسی شخص کے قتل یا فساد فی الارض کے ہو شناعت و قباحت بیان فرمائی تھی۔ آگے قتل اور اُسکے توابع مثل قطع اطراف اور تعزیر کا جو کہ بالحق ہو یعنی بسبب فساد فی الارض و جنایت کے ہو مشروع اور مطلوب فی الشرع ہونا بیان فرماتے ہیں اس لئے اوّل قطاع الطریق کا حکم پھر سارق کا حکم مذکور ہوتا ہے اور اسکے درمیان اور مضمون بوجہ خاص مناسبت کے لایا گیا ہے +

ف۴ مراد اس سے رہزنی اور ڈکیتی ہے +

أَوْ يُصَلَّبُوٓا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ
کہ قتل کئے جاویں یا سولی دیئے جاویں یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ

خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ
دیئے جائیں یا زمین پر سے نکال دیئے جاویں یہ اُن کیلئے دُنیا میں سخت

خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ
رسوائی ہے اور اُن کو آخرت میں عذاب عظیم

عَظِيمٌ ﴿٣٣﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا
ہوگا ہاں مگر جو لوگ قبل اس کے کہ تم اُن کو گرفتار کرو توبہ

عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٤﴾ ع
کرلیں توجان لو کہ بے شک اللہ تعالےٰ بخش دینگے مہربانی فرمادیں گے ف۱

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوٓا إِلَيْهِ
اے ایمان والو! اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور خدا تعالےٰ کا قرب

الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ
ڈھونڈو اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں جہاد کیا کرو امید ہے کہ تم

تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم
کامیاب ہو جاؤ گے ف۲ یقیناً جو لوگ کافر ہیں اگر اُن کے پاس تمام

مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا
دنیا بھر کی چیزیں ہوں اور اُن چیزوں کے ساتھ اتنی چیزیں اور

بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ
بھی ہوں تاکہ وہ اُس کو دے کر روز قیامت کے عذاب سے چھوٹ

مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيدُونَ أَن
جاویں. تب بھی وہ چیزیں ہرگز اُن سے قبول نہ کی جاوینگی اور اُن کو دردناک عذاب ہوگا۔ اس بات کی خواہش

يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ
کریں گے کہ دوزخ سے نکل آویں اور وہ اس سے کبھی نہ نکلیں گے

وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ
اور اُن کو عذاب دائمی ہوگا اور جو مرد چوری کرے اور جو عورت چوری کرے

ع ۵ ۹

ف۱
مطلب یہ ہے کہ اُوپر جو سزا مذکور ہوئی ہے وہ حد اور حق اللہ کے طور پر ہے جو کہ بندہ کے معاف کرنے سے معاف نہیں ہوتی. قصاص و حق العبد کے طور پر نہیں جو کہ بندہ کے معاف کرنے سے معاف ہو جاتا ہے۔ پس جب قبل گرفتاری کے ان لوگوں کا تائب ہونا ثابت ہو جاوے تو حد ساقط ہو جائے گی۔ جو کہ حق اللہ تھا۔ البتہ حق العبد باقی رہے گا پس اگر مال لیا ہوگا تو اس کا ضمان دینا پڑے گا۔ اور قتل کیا ہوگا تو اسکا قصاص لیا جاویگا۔ لیکن اس ضمان و قصاص کے معاف کرنے کا حق صاحب مال اور ولی مقتول کو حاصل ہوگا +

ف۲
وہ کامیابی اللہ تعالےٰ کی رضامندی کا حاصل ہونا اور دوزخ سے بچنا ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا
سو اُن دونوں کے (داہنے) ہاتھ (گٹے پرسے) کاٹ ڈالو اُن کے کردار کے عوض میں بطور سزا کے

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ
اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ بڑے قوت والے ہیں (جو سزا چاہیں مقرر فرمائیں) بڑے حکمت والے ہیں (کہ مناسب ہی سزا

مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ
مقرر فرماتے ہیں) پھر جو شخص توبہ کرلے اپنی اس زیادتی کرنے کے بعد اور اعمال کی درستی رکھے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس پر توجہ فرمائیں گے

عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ
بیشک خدا تعالیٰ بڑی مغفرت والے ہیں (کہ اس کا گناہ معاف کردیا) بڑی رحمت والے ہیں (کہ آئندہ بھی مزید عنایت کی) کیا تم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ
جانتے کہ اللہ ہی کے لئے ثابت ہے حکومت سب آسمانوں کی اور زمین کی وہ جس کو چاہیں سزا

مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
دیں اور جس کو چاہیں معاف کردیں اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ
پوری قدرت ہے ف۲ اے رسول جو لوگ کفر میں

الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ
دوڑ دوڑ گرتے ہیں ف۳ آپ کو مغموم نہ کریں خواہ وہ اُن لوگوں میں سے ہوں

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ
جو اپنے منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور اُن کے دل یقین لائے نہیں ف۴

وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ
اور خواہ اُن لوگوں میں سے ہوں جو کہ یہودی ہیں یہ لوگ غلط باتوں کے سننے کے عادی ہیں

سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ
آپ کی باتیں دوسری قوم کی خاطر سے کان دھر دھر سنتے ہیں۔ جس قوم کے یہ حالات ہیں کہ وہ آپ کے پاس

الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ
نہیں آئے۔ کلام کو بعد اس کے کہ وہ اپنے موقع پر ہوتا ہے بدلتے رہتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر تم کو یہ حکم

اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ
ملے تب تو اس کو قبول کرلینا اور اگر تم کو یہ حکم نہ ملے

ف۱ اقل مقدار مال کی جس میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ دس درم ہے۔

ف۲ سورت کے تیسرے رکوع سے اہل کتاب کا ذکر چلا آ رہا تھا۔ درمیان میں قدرے قلیل بعض اور مضامین خاص خاص مناسبات سے آ گئے تھے۔ اب آگے پھر اسی ذکر اہل کتاب کی طرف عود ہوتا ہے۔ جن میں یہود اور ان ہی میں جو منافق تھے اور نصاریٰ سب داخل ہیں۔ اہل کتاب کے ان ہی تینوں فرقوں کا ذکر مختلط طور پر یہاں سے دور تک یعنی ختم پارہ تک چلا گیا ہے۔ پھر ختم سورت کے قریب خاص نصاریٰ کے متعلق کچھ بیان آویگا۔

ف۳ یعنی بے تکلف رغبت سے ان باتوں کو کرتے ہیں۔

ف۴ مراد منافقین ہیں جو کہ ایک واقعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

مع ۳ الوقف عند الاول جوز ۱۲

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ
تو احتیاط رکھنا اور جس کا خراب ہونا خدا ہی کو منظور ہو ف۱ تو اس کے لئے اللہ

لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ
سے تیرا کچھ زور نہیں چل سکتا یہ لوگ ایسے ہیں کہ خدا تعالےٰ کو اُن کے دلوں کا

اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا
پاک کرنا منظور نہیں ہوا ف۲ ان لوگوں کے لئے دنیا

خِزْىٌ ۖۚ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾
میں رسوائی ہے اور آخرت میں اُن کے لئے سزائے عظیم ہے

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ
یہ لوگ غلط باتوں کے سننے کے عادی ہیں بڑے حرام کے کھانے والے ہیں تو اگر یہ لوگ

جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ
آپ کے پاس آویں تو خواہ آپ اُن میں فیصلہ کر دیجئے یا اُن کو ٹال دیجئے۔ اور اگر آپ

وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ
اُن کو ٹال ہی دیں تو اُن کی مجال نہیں کہ آپ کو ذرا بھی ضرر پہنچا سکیں۔

وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ
اور اگر آپ فیصلہ کریں تو اُن میں عدل کے موافق فیصلہ کیجئے ف۳ بیشک

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ
حق تعالےٰ عدل کرنیوالوں سے محبت کرتے ہیں ف۴ اور وہ آپ سے کیسے فیصلہ کراتے

وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ
ہیں۔ حالانکہ اُن کے پاس توراۃ ہے جس میں اللہ کا حکم ہے پھر

يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾
اس کے بعد ہٹ جاتے ہیں اور یہ لوگ ہرگز اعتقاد والے نہیں۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ
ہم نے توریت نازل فرمائی تھی جس میں ہدایت تھی اور وضوح تھا انبیاء جو کہ

بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا
اللہ تعالےٰ کے مطیع تھے اس کے موافق یہود کو حکم دیا کرتے

ف۱ یہ تخلیقی منظوری اس گمراہ کے عزم گمراہی کے بعد ہوتی ہے +

ف۲ کیونکہ یہ عزم ہی نہیں کرتے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ تطہیر تخلیقی نہیں فرماتے۔ بلکہ ان کے عزم گمراہی کی وجہ سے تخلیقاً اُن کا خراب ہی ہونا منظور ہے۔ پس قاعدہ مذکورہ کے موافق کوئی شخص ان کو ہدایت نہیں کرسکتا۔ مطلب یہ کہ جب یہ خود خراب رہنے کا عزم رکھتے ہیں اور عزم کے بعد اس فعل کی تخلیق عادت الٰہیہ ہے اور تخلیق الٰہی کو کوئی روک نہیں سکتا۔ پھر ان کے راہ پر آنے کی توقع کیا کی جاوے اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تسلّی ہو سکتی ہے جس سے کلام شروع بھی ہوا تھا پس آغاز وانجام کلام کا مضمون تسلّی ہوا۔ آگے ان اعمال کا ثمرہ بیان فرماتے ہیں +

ع ٦ ۹ ۱۰

ف۳ یعنی قانون اسلام کے موافق +

ف۴ اور وہ عدل اب منحصر ہوگیا ہے قانون اسلام میں پس وہی لوگ محبوب ہوں گے جو اس قانون کے موافق فیصلہ کریں +

٦ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ

تھے اور اہل اللہ اور علماء بھی بوجہ اس کے کہ اُن کو اس کتاب اللہ کی نگہداشت کا

اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ

حکم دیا گیا تھا اور وہ اس کے اقراری ہو گئے تھے سو تم بھی لوگوں سے اندیشہ مت کرو

وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ

اور مجھ سے ڈرو اور میرے احکام کے بدلہ میں متاع قلیل مت لو

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ

بالکل کافر ہیں اور ہم نے اُن پر اس میں یہ بات فرض کی تھی کہ جان بدلے

بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ

جان کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے

وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ

اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور

الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ

خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے پھر جو شخص اس کو معاف کر دے تو وہ اس کیلئے

كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

کفارہ ہو جاوے گا ف۱ اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ

سو ایسے لوگ بالکل ستم ڈھا رہے ہیں ف۲ اور ہم نے اُن کے پیچھے

بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو اس حالت میں بھیجا کہ وہ اپنے سے قبل کی کتاب

مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى

یعنی توراۃ کی تصدیق فرماتے تھے اور ہم نے اُن کو انجیل دی جس میں ہدایت تھی

وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ

اور وضوح تھا اور وہ اپنے سے قبل کی کتاب یعنی توراۃ کی تصدیق کرتی تھی

ف۱ یعنی معاف کرنا موجب ثواب ہے۔

ف۲ مسائل (۱) قصاص اس قتل یا جرم میں ہے جب ناحق ہو۔ ورنہ بحق قتل کرنا درست ہے اور عمداً ہو۔ کیونکہ خطا میں دیت ہے۔ (۲) النفس بالنفس میں آزاد اور غلام اور مسلمان اور کافر ذمی اور مرد اور عورت اور کبیر اور صغیر اور شریف اور رذیل اور بادشاہ اور رعیت سب داخل ہیں۔ البتہ خود اپنے مملوک غلام اور اپنی اولاد کے قصاص میں نہ مارا جانا اجماع و حدیث سے ثابت ہے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ

اور وہ سراسر ہدایت اور نصیحت تھی خدا سے ڈرنے والوں کیلئے اور انجیل والوں کو

الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ

چاہیئے کہ اللہ تعالٰے نے جو کچھ اس میں نازل فرمایا ہے اس کے موافق حکم کیا کریں اور جو شخص خدا

يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾

تعالٰے کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے تو ایسے لوگ بالکل بےحکمی کرنیوالے ہیں ف۱

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا

اور ہم نے یہ کتاب ف۲ آپ کے پاس بھیجی ہے جو خود بھی صدق کے ساتھ موصوف ہے اور

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ

اس سے پہلے جو کتابیں ہیں اُنکی بھی تصدیق کرتی ہے اور اُن کتابوں کی محافظ ہے

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ

تو ان کے باہمی معاملات میں اسی بھیجی ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایا کیجئے اور یہ

اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ

جو سچی کتاب آپ کو ملی ہے اس سے دُور ہو کر اُن کی خواہشوں پر عمل درآمد نہ کیجیئے تم میں سے

جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

ہر ایک کے لئے ہم نے خاص شریعت اور خاص طریقت تجویز کی تھی۔ اور اگر اللہ تعالٰے کو منظور

لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ

ہوتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتے لیکن ایسا نہیں کیا تاکہ جو دین تم

مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ

کو دیا ہے اُس میں تم سب کا امتحان فرمائیں تو مفید باتوں کی طرف دوڑو ف۳ تم سب کو خدا ہی کے پاس

جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٨﴾

جانا ہے پھر وہ تم سب کو جتلا دے گا جس میں تم اختلاف کیا کرتے تھے

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ

اور ہم (مکرر) حکم دیتے ہیں کہ آپ اُن کے باہمی معاملات میں اس بھیجی ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایا کیجئے

اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ

اور ان کی خواہشوں پر عملدرآمد نہ کیجئے اور ان سے یعنی ان کی اِس بات سے احتیاط رکھیئے کہ وہ آپ کو

ف۱ اوپر توریت وانجیل کا اپنے دَور میں واجب العمل ہونا بیان فرمایا تھا۔ آگے قرآن مجید کا اپنے دَور میں جو کہ زمانِ نزول سے قیامِ قیامت تک ہے واجب العمل ہونا بیان فرماتے ہیں۔

ف۲ یعنی قرآن مجید۔

ف۳ یعنی ان عقائد واعمال و احکام کی طرف جن پر قرآن مشتمل ہے دوڑو۔ یعنی قرآن پر ایمان لا کر اس پر چلو۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ ـ ۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد — ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ ـ حرکتیں) — ادغام اور نا قابل تلفظ — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) — قلقلہ

بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا
خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کسی حکم سے بھی بچلا دیں پھر اگر یہ لوگ اعراض کریں

فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ
تو یہ یقین کر لیجیے کہ بس خدا ہی کو منظور ہے کہ اُن کے بعضے جرموں پر اُن کو سزا

ذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿٤٩﴾
دیں اور زیادہ آدمی تو بے حکم ہی ہوتے ہیں

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ
یہ لوگ پھر کیا زمانہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں اور فیصلہ کرنے میں اللہ

مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع يٰٓاَيُّهَا
سے کون اچھا ہوگا یقین رکھنے والوں کے نزدیک ف۱ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى
ایمان والو تم یہود و نصاریٰ کو

اَوْلِيَاۗءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ
دوست مت بنانا وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں ف۲ اور جو شخص

يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا
تم میں سے اُن کے ساتھ دوستی کرے گا۔ بیشک وہ اُن ہی میں سے

يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ
ہوگا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سمجھ نہیں دیتے اُن لوگوں کو جو اپنا نقصان کر رہے ہیں اسی لئے تم ایسے لوگوں کو کہ جن کے

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ
دل میں مرض ہے دیکھتے ہو کہ دوڑ دوڑ کر اُن میں گھستے ہیں

يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَاۗىِٕرَةٌ ۭ فَعَسَى
کہتے ہیں کہ ہم کو اندیشہ ہے کہ ہم پر کوئی حادثہ پڑ جاوے سو قریب

اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ
امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل فتح کا ظہور فرما دے یا کسی اور بات کا خاص اپنی

فَيُصْبِحُوْا عَلٰي مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ۭ
طرف سے ف۳ پھر اپنے پوشیدہ دلی خیالات پر نادم ہوں گے ف۴

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ اوپر یہود و نصاریٰ کے قبائح مذکور ہوئے ہیں اور بعض منافقین جو کہ ظاہراً اسلام کے مدعی تھے۔ ان سے بعض دنیوی مصلحتوں کی بنا پر دوستی رکھتے تھے اسلئے آگے اہل ایمان کو انکے ساتھ دوستی کرنے سے بطور تفریع مضمون مذکور کے منع فرماتے ہیں۔ کہ جب ان لوگوں کے یہ حالات ہیں تو انکا مقتضا تو یہی ہے کہ ان سے ان منافقوں کیطرح ہرگز دوستی مت کرو۔ پھر اہل ایمان کے منع کرنے کے بعد ان منافقین کی مذمت اور ان مصلحتوں کا ابطال اور انجام کار ان کا ندامت اٹھانا بطور پیشگوئی کے مذکور ہے ❊

ف۲ مطلب یہ کہ دوستی ہوتی ہے مناسبت سے۔ سو ان میں باہم تو مناسبت ہے مگر تم میں ان میں کیا مناسبت؟

ف۳ مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کی فتح اور منافقوں کی پردہ دری دونوں امر عنقریب ہونے والے ہیں +

ف۴ ایک ندامت تو اپنے خیال کی غلطی پر کہ امر طبعی ہے دوسری ندامت اپنے نفاق پر جسکی بدولت آج رسوا ہوئے۔ مَآ اَسَرُّوْا میں یہ دونوں داخل ہیں اور تیسری ندامت کفار کے ساتھ دوستی کرنے پر کہ رائگاں ہی گئی۔ اور مسلمانوں سے بھی برے بنے۔ چونکہ یہ دوستی مَآ اَسَرُّوْا پر مبنی تھی۔ لہٰذا ان دو ندامتوں کے ذکر سے تیسری بلا ذکر صریح خود مفہوم ہوگئی ❊

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا
اور مسلمان لوگ کہیں گے ارے کیا یہ وہی لوگ ہیں کہ بڑے مبالغہ سے

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ
قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اُن لوگوں کی

اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
ساری کارروائیاں غارت گئیں جس سے ناکام رہے ف۱ اے ایمان

اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ
والو جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو پیدا

يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ
کردے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور اُن کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی۔ مہربان ہونگے

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ
وہ مسلمانوں پر تیز ہوں گے کافروں پر

يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ
جہاد کرتے ہوں گے اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ کسی ملامت کرنیوالے

لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ
کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے۔ ف۲ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہیں عطا

يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ
فرمائیں اور اللہ تعالیٰ بڑے وسعت والے ہیں بڑے علم والے ہیں تمہارے دوست تو اللہ تعالیٰ اور

وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
اس کے رسول ؐ اور ایمان دار لوگ ہیں جو کہ اس حالت سے نماز کی

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾
پابندی رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں کہ اُن میں خشوع ہوتا ہے۔ ف۳

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھے گا اور اس کے رسول ؐ سے اور ایمان دار لوگوں سے

فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ ع يٰٓاَيُّهَا
سو اللہ کا گروہ بلا شک غالب ہے اے

الثالثۃ

ف۱ چنانچہ پیشینگوئی صادق ہوئی۔ اُن منافقوں کی زیادہ دوستی مدینہ کے یہود اور مکہ کے مشرکین سے تھی مکہ فتح ہوگیا اور یہود خستہ و خراب ہوئے جس کا ذکر کئی بار آچکا ہے۔

ف۲ چنانچہ بعضے لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی اس پیشگوئی کے موافق مومنین مخلصین کے ہاتھوں عہد صدیقی میں انکا استیصال فرمادیا بعض نے توبہ کرلی تھی۔ بہرحال اسلام کو کوئی ضعف یا ضرر نہیں پہنچا۔

ف۳ یعنی عقائد و اخلاق و اعمال بدنی و مالی سب کے جامع ہیں۔

ع ۱۲

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ

ایمان والو جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے جو ایسے

هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

ہیں کہ انہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے اُن کو اور دوسرے

مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

کفّار کو دوست مت بناؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى

اگر تم ایماندار ہو اور جب تم نماز کے لئے

الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ

اعلان کرتے ہو تو وہ لوگ اس کے ساتھ ہنسی اور کھیل کرتے ہیں یہ اس سبب

بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ

سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ بالکل عقل نہیں رکھتے ف۱ آپ کہئے کہ اے اہل

الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

کتاب تم ہم میں کون سی بات معیوب پاتے ہو بجز اس کے کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر

وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ

اور اس پر جو ہمارے پاس بھیجی گئی ہے اور اس پر جو پہلے بھیجی جاچکی ہے باوجود اس کے

اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ

کہ تم میں اکثر لوگ ایمان سے خارج ہیں ف۲ آپ کہئے کہ کیا میں تم کو ایسا طریقہ

مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ

بتلاؤں جو اس سے بھی خدا کے یہاں پاداش ملنے میں زیادہ بُرا ہو وہ اُن اشخاص کا طریقہ ہے

وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ

جن کو اللہ تعالیٰ نے دور کردیا ہو اور اُن پر غضب فرمایا ہو اور اُن کو بندر اور

الْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰۤئِكَ شَرٌّ

سؤر بنا دیا ہو اور انہوں نے شیطان کی پرستش کی ہو ایسے اشخاص مکان کے اعتبار

مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٦٠﴾ وَاِذَا

سے بھی بہت بُرے ہیں اور راہِ راست سے بھی بہت دُور ہیں ف۳ اور جب

ف۱ یہ اشارہ ہے دو قصّوں کی طرف۔ ایک یہ کہ جب اذان ہوتی اور مسلمان نماز شروع کرتے، تو یہود کہتے کہ یہ کھڑے ہوتے ہیں خدا کرے کبھی کھڑا ہونا نصیب نہ ہو۔ اور جب ان کو رکوع و سجدہ کرتے دیکھتے تو ہنستے اور تمسخر کرتے دوسرا قصّہ یہ کہ مدینہ میں ایک نصرانی تھا۔ جب اذان میں سُنتا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو کہتا قد حرق الکاذب یعنی جھوٹا جل جاوے ایک شب ایسا اتفاق ہوا کہ وہ اور اسکے اہل و عیال سب سورہے تھے۔ کوئی خادم گھر میں آگ لے کر گیا۔ ایک چنگاری گر پڑی وہ اور اسکا گھر اور گھر والے سب جل گئے یہ تو اَلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ کے مصداق تھے اور الکفار کے مصداق کا ایک قصّہ یہ ہوا تھا کہ رفاعہ بن زید بن تابوت اور سوید بن الحارث نے منافقانہ اظہارِ اسلام کیا تھا بعضے مسلمان ان سے اختلاط رکھتے تھے۔ ان سب واقعات پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ف۲ اکثر اسلئے فرمایا کہ بعض بعض ہر زمانہ میں ایمان کے ساتھ متصف رہے۔

ف۳ جن سے دوستی کرنے کی اوپر ممانعت فرمائی ان میں بعضے منافق تھے جو اوپر بھی لفظ الکفار میں با عموم لفظ یہود میں داخل ہو کر مذکور ہیں۔ آگے ان کی ایک خاص حالت بیان فرماتے ہیں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنّہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ

یہ لوگ تم لوگوں کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ وہ کفر ہی کو لے

وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا

کر آئے تھے اور کفر ہی کو لے کر چلے گئے اور اللہ تعالےٰ تو خوب جانتے ہیں جس کو یہ پوشیدہ

يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ

رکھتے ہیں اور آپ اُن میں بہت آدمی ایسے دیکھتے ہیں جو دوڑ دوڑ کر گناہ

فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ط

اور ظلم اور حرام کھانے پر گرتے ہیں۔

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ

واقعی اُن کے یہ کام بُرے ہیں اُن کو مشائخ اور

الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ

علماء گناہ کی بات کہنے سے اور حرام مال کھانے سے

وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ط لَبِئْسَ مَا كَانُوْا

کیوں نہیں منع کرتے واقعی اُن کی یہ عادت بُری

يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ط

ہے اور یہود نے کہا کہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ بند ہو گیا ہے ف۱

غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا م بَلْ

ان ہی کے ہاتھ بند ہیں اور اپنے اس کہنے سے یہ رحمت سے دور کر دیئے گئے۔ بلکہ

يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ لا يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ط

ان کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں ف۲ جس طرح چاہتے ہیں خرچ کرتے ہیں ف۳

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

اور جو مضمون آپ کے پاس آپ کے پروردگار کی طرف سے بھیجا جاتا ہے وہ ان میں سے بہتوں

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ط وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ

کی سرکشی اور کفر کی ترقی کا سبب ہو جاتا ہے اور ہم نے ان میں باہم قیامت

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ط

تک عداوت اور بغض ڈال دیا۔

وقف لازم

ف۱ وجہ اس گستاخی کی یہ ہوئی تھی کہ پہلے یہود پر رزق کی فراغت تھی۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور وہ آپکے ساتھ عداوت ومخالفت سے پیش آئے تو رزق کی تنگی ہو گئی۔ اس پر یہ بیہودہ باتیں بکنے لگے۔ اور ہر چند کہ کہنے والے دو ہی شخص تھے لیکن چونکہ اور یہود بھی اس سے مانع نہیں ہوئے بلکہ راضی رہے اس لئے اوروں کو بھی اس نسبت میں شریک فرمایا گیا۔

ف۲ یعنی بڑے جواد وکریم ہیں۔

ف۳ چونکہ حکیم بھی ہیں اس لئے جسطرح چاہتے ہیں خرچ کرتے ہیں پس یہود پر جو تنگی ہوئی اس کی علت حکمت ہے کہ انکے کفر کا وبال ان کو چکھانا اور دکھانا ہے۔ نہ یہ کہ بخل اس کی علت ہو۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤-٦ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ
جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں حق تعالیٰ اس کو فرو کر دیتے ہیں ف۱

وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا
اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ف۲ اور اللہ تعالیٰ فساد

يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ
کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتے اور اگر یہ اہل کتاب

اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے توہم ضرور ان کی تمام برائیاں معاف کر دیتے

وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ
اور ضرور ان کو چین کے باغوں میں داخل کرتے اور اگر یہ لوگ

اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ
توریت کی اور انجیل کی اور جو کتاب ان کے پروردگار کی طرف سے

اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ
ان کے پاس بھیجی گئی ہے اس کی پوری پابندی کرتے ف۳ تو یہ لوگ اوپر سے

وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ
اور نیچے سے خوب فراغت سے کھاتے ان میں ایک جماعت راہِ راست پر

مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا
چلنے والی ہے اور زیادہ ان میں ایسے ہی ہیں کہ ان کے کردار بہت

يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ
بُرے ہیں اے رسول جو جو کچھ آپ کے ربّ کی جانب سے

اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ
آپ پر نازل کیا گیا ہے آپ سب پہنچا دیجئے اور اگر آپ ایسا نہ کریں گے

فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ
تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا ایک پیغام بھی نہیں پہنچایا۔ ف۴ اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے

مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
محفوظ رکھے گا ف۵ یقیناً اللہ تعالیٰ ان کافر لوگوں کو راہ نہ

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی مرعوب ہو جاتے ہیں ۞

ف۲ جیسے نومسلموں کو بہکانا۔ لگائی بجھائی کرنا۔ عوام کو توریت کے محرّف مضامین سنا کر اسلام سے روکنا ۞

ف۳ یعنی ان میں جس جس بات پر عمل کرنے کو لکھا ہے۔ سب پر پورا عمل کرتے ہیں اس میں تصدیقِ رسالت بھی آ گئی۔ اور اس سے احکام محرّفہ و منسوخہ نکل گئے کیونکہ ان کتب کا مجموعہ ان پر عمل کرنے کو نہیں بتلاتا۔ بلکہ منع کرتا ہے ۞

ف۴ کیونکہ یہ مجموعہ فرض ہے۔ تو جیسا کل کے اخفاء سے یہ فرض فوت ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض کے اخفاء سے بھی وہ فرض فوت ہو جاتا ہے ۞

ف۵ چنانچہ یہ وعدہ اسی طرح صادق ہوا۔ گو بعض غزوات میں آپ زخمی ہوئے اور یہودنے نامردوں کی طرح آپ کو زہر دیا، مگر مجتمع و مقابل ہو کر کوئی قتل و ہلاک نہ کر سکا۔ اور اس پیشگوئی کا واقع ہونا آپکا معجزہ اور دلیلِ نبوت ہے اور ترمذی میں ہے کہ پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیا جاتا تھا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کر لی۔ یہ بھی دلیلِ نبوت ہے۔ کیونکہ ایسا اعتماد بدون وحی کے نہیں ہو سکتا ۞

ع ٩ / ١٠ / ١٣

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ
دیں گے آپ کہئے کہ اے اہل کتاب تم کسی راہ پر بھی نہیں وا
عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ
جب تک کہ توریت کی اور انجیل کی
وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ
اور جو کتاب تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے بھیجی گئی ہے اس کی بھی پوری پابندی نہ کرو گے۔ اور ضرور جو
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
مضمون آپ کے پاس آپ کے ربّ کی طرف سے بھیجا جاتا ہے وہ اُن میں سے بہتوں کی
رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ
سرکشی اور کفر کی ترقی کا سبب ہو جاتا ہے تو آپ اِن کافر لوگوں
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
پر غم نہ کیا کیجئے وٖ یہ تحقیقی بات ہے کہ مسلمان
وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِئُوْنَ وَ النَّصٰرٰى
اور یہودی اور فرقہ صابئین اور نصارےٰ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ تعالےٰ پر اور روزِ قیامت پر اور
عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا
کارگزاری اچھی کرے وٗ ایسوں پر نہ کسی طرح کا اندیشہ ہے
هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ
اور نہ وہ مغموم ہوں گے ہم نے بنی اسرائیل سے عہد
بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمْ
لیا وٗ اور ہم نے اُن کے پاس بہت سے پیغمبر
رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا
بھیجے جب کبھی اُن کے پاس کوئی پیغمبر ایسا حکم لایا جس کو اُن کا
تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِيْقًا
جی نہ چاہتا تھا سو بعضوں کو جھوٹا بتلایا اور بعضوں

وا
کیونکہ غیر مقبول راہ پر ہونا مثل بے راہی کے ہے ؛
وٖ
اور پر اہل کتاب کو اسلام کی ترغیب تھی۔ آگے بھی ایک قانون عام سے جو کہ اہل کتاب وغیر اہل کتاب سب کو شامل ہے، اسی کی ترغیب ہے ؛
وٗ
یعنی موافق قانون شریعت کے ؛
وٗ
یعنی تمام پیغمبروں کی تصدیق واطاعت کا عہد ؛

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ
کو قتل ہی کر ڈالتے تھے اور یہی گمان کیا کہ کچھ سزا نہ ہوگی اس سے
فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ
اور بھی اندھے اور بہرے بن گئے پھر اللہ تعالےٰ نے اُن پر توجہ فرمائی
عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ
پھر بھی اندھے اور بہرے بنے رہے یعنی اُن میں کے بہتیرے اور اللہ تعالےٰ اُن کے اعمال
بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا
کو خوب دیکھنے والے ہیں۔ بیشک وہ لوگ کافر ہو چکے جنہوں
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ
نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ عین مسیح ابن مریم ہے حالانکہ
الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ
مسیح نے خود فرمایا تھا کہ اے بنی اسرائیل تم اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو
رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ
جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے ؎۱ بیشک جو شخص اللہ تعالےٰ کے ساتھ شریک قرار دیگا
فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ
سو اُس پر اللہ تعالےٰ جنّت کو حرام کر دے گا اور اُس کا ٹھکانا
النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَقَدْ
دوزخ ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا بلا شبہ
كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ
وہ لوگ بھی کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ تین میں کا ایک ہے
وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ
حالانکہ بجز ایک معبود کے اور کوئی معبود نہیں اور اگر یہ لوگ
يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ
اپنے ان اقوال سے باز نہ آئے تو جو لوگ ان میں کافر رہیں گے
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ
اُن پر دردناک عذاب واقع ہوگا کیا پھر بھی خدا تعالےٰ

؎۱ اس قول میں اپنے مربوب و بندہ ہونے کی تصریح ہے پھر ان کو الٰہ کہنا وہی بات ہے کہ مدعی سست گواہ چست ؛

وقف لازم

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲، ۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

إِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ
کے سامنے توبہ نہیں کرتے اور اس سے معافی نہیں چاہتے حالانکہ اللہ تعالےٰ بڑی

رَّحِيمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ
مغفرت کرنیوالے بڑی رحمت فرمانیوالے ہیں ف۱ مسیح ابن مریم کچھ بھی نہیں صرف ایک پیغمبر ہیں۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۖ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ
جن سے پہلے اور بھی پیغمبر گزر چکے ہیں اور اُن کی والدہ ایک ولی بی بی ہیں

كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ
دونوں کھانا کھایا کرتے تھے دیکھیے تو ہم کیوں کر دلائل اُن

لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾
سے بیان کر رہے ہیں پھر دیکھیے وہ اُلٹے کدھر جا رہے ہیں ف۲

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ
آپ فرمایئے کیا خدا کے سوا ایسے کی عبادت کرتے ہو جو کہ تم کو نہ کوئی ضرر

لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيعُ
پہنچانے کا اختیار رکھتا ہو اور نہ نفع پہنچانے کا حالانکہ اللہ تعالےٰ سب سنتے ہیں

الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا
سب جانتے ہیں ف۳ آپ فرمایئے کہ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق

فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ
کا غلو مت کرو اور اُن لوگوں کے خیالات پر مت چلو

قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا
جو پہلے خود بھی غلطی میں پڑ چکے ہیں اور بہتوں کو غلطی میں ڈال چکے ہیں

وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٧٧﴾ ع لُعِنَ الَّذِينَ
اور وہ لوگ راہِ راست سے دُور ہو گئے تھے بنی اسرائیل میں جو لوگ

كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ
کافر تھے اُن پر لعنت کی گئی تھی داؤدؑ اور عیسٰیؑ

دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
ابن مریمؑ کی زبان سے ف۴ یہ لعنت اس سبب سے

ع ١٠ ١١ ١٤

ف۱ اور پرالوہیتِ مسیحیہ کا ابطال مضمون عام سے بیان فرمایا تھا۔ آگے ایک خاص دلیل سے فرماتے ہیں:

ف۲ یہ دلیل باعتبار استدلال بالمادیت کے روح القدس کے ابطال الوہیت کیلئے بھی کافی ہے۔ اس لئے بالاستقلال اس کا ذکر ضروری نہ ہوا:

ف۳ یا تو یہ نصاریٰ مذکورین عیسیٰ علیہ السلام کی پرستش بھی کرتے ہونگے۔ یا یہ کہ عبادت میں سب سے بڑا درجہ اعتقادِ الوہیت کا ہے۔ جب وہ معتقد الوہیت عیسویہ ہوئے تو یقیناً انکی عبادت کی:

ف۴ یعنی زبور اور انجیل میں کافروں پر لعنت لکھی تھی جیسے قرآن مجید میں بھی ہے۔ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَافِرِينَ چونکہ یہ کتابیں حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام پر نازل ہوئیں اسلئے یہ مضمون ان کی زبان سے ظاہر ہوا:

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٧٨﴾ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ

ہوئی کہ انہوں نے حکم کی مخالفت کی اور حد سے نکل گئے جو بُرا کام انہوں نے کر رکھا تھا

مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٩﴾

اس سے باز نہ آتے تھے واقعی اُن کا فعل بیشک بُرا تھا

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ

آپ اُن میں بہت آدمی دیکھیں گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں ف۱

لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ

جو کام انہوں نے آگے کے لئے کیا ہے وہ بیشک بُرا ہے کہ

سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ

اللہ تعالےٰ اُن پر ناخوش ہوا اور یہ لوگ عذاب میں دائم

خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

رہیں گے اور اگر یہ لوگ اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتے

وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ

اور پیغمبر پر اور اس کتاب پر جو اُن کے پاس بھیجی گئی تھی تو اُن کو کبھی دوست نہ

اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾

بناتے لیکن اِن میں زیادہ لوگ ایمان سے خارج ہی ہیں ف۲

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ

تمام آدمیوں سے زیادہ مسلمانوں سے عداوت رکھنے والے آپ ان یہود

اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ

اور ان مُشرکین کو پاویں گے اور اُن میں مسلمانوں کے ساتھ دوستی رکھنے

اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ

کے قریب تر اُن لوگوں کو پاویے گا جو اپنے کو نصاریٰ

قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ

کہتے ہیں ف۳ یہ اس سبب سے ہے کہ ان میں بہت سے علم دوست عالم

وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

ہیں اور بہت سے تارک دنیا درویش ہیں اور اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ متکبر نہیں ہیں ف۴

ف۱ یہود مدینہ اور مشرکین مکہ میں مسلمانوں کی عداوت کے علاقہ سے جس کا منشا تناسب فی الکفر تھا باہم خوب سازگاری تھی ۔

ف۲ کثیر کا مصداق دونوں جگہ ایک ہی ہے یعنی غیر مومن اور یہ قید اخراج مومنین کیلئے ہے ۔

ف۳ قریب تر کا یہ مطلب ہے کہ دوست وہ بھی نہیں مگر دوسرے مذکورین سے غنیمت ہیں ۔

ف۴ یہ آیت تمام ازمنہ وامکنہ کے نصاریٰ کے باب میں نہیں ہے۔ جو نصاریٰ ان اوصاف سے جو کہ سبب اور سبب میں مذکور ہیں موصوف ہوں وہی مراد ہیں۔ پس بعض اہل تملق کا دنیوی غرض سے اس میں عموم مطلق کا دعویٰ کرنا محض ہوا پرستی ہے۔ تنبیہ مقصود آیت میں مدح نصاریٰ کی نہیں۔ بلکہ تقریر میں انصاف ہے اور مقصود مودت کا قرب کامل نہیں بلکہ قرب اضافی ہے ۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

وَإِذَا سَمِعُوا مَآ أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ
اور جب وہ اس کو سنتے ہیں جو کہ رسول کی طرف بھیجا گیا ہے،

تَرَىٰٓ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا
تو آپ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں، اس سبب سے کہ انہوں

عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُولُونَ رَبَّنَآ آمَنَّا فَاكْتُبْنَا
نے حق کو پہچان لیا ف۱ یوں کہتے ہیں، کہ اے ہمارے رب ہم مسلمان ہو گئے

مَعَ الشّٰهِدِينَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا
تو ہم کو بھی اُن لوگوں کے ساتھ لکھ لیجئے جو تصدیق کرتے ہیں اور ہمارے پاس کونسا عذر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو حق

جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ أَنْ يُّدْخِلَنَا
ہم کو پہنچا ہے، اس پر ایمان نہ لاویں، اور اس بات کی امید رکھیں، کہ ہمارا رب ہم کو نیک لوگوں

رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِينَ ﴿٨٤﴾ فَأَثَابَهُمُ
کی معیت میں داخل کر دے گا، سو اُن کو اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ بِمَا قَالُوا جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
اُن کے قول کی پاداش میں ایسے باغ دیں گے، جن کے نیچے نہریں جاری

الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَذٰلِكَ جَزَآءُ
ہوں گی، یہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے۔ اور نیکو کاروں کی یہی پاداش

الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيٰتِنَآ
ہے۔ اور جو لوگ کافر رہے، اور ہماری آیات کو جھوٹا

أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَحِيمِ ﴿٨٦﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ
کہتے رہے، وہ لوگ دوزخ والے ہیں۔ ف۲ اے ایمان

آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبٰتِ مَآ أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ
والو! اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تمہارے واسطے حلال کی ہیں، ف۳ اُن میں لذیذ چیزوں

وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٨٧﴾
کو حرام مت کرو اور حدود سے آگے مت نکلو۔ بیشک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ
اور خدا تعالیٰ نے جو چیزیں تم کو دی ہیں، اُن میں سے حلال مرغوب چیزیں کھاؤ۔

ف۱ مطلب یہ کہ حق کو سن کر متاثر ہوتے ہیں۔
ف۲ یہاں تک اہل کتاب کے متعلق گفتگو تھی۔ آگے پھر عود ہے احکام فرعیہ کیطرف جن کا کچھ تو شروع سورت میں اور کچھ درمیان میں بھی بیان ہوا ہے۔
ف۳ خواہ از قسم مطعومات ہوں یا ملبوسات یا منکوحات کی قسم سے ہوں۔

الْجُزْءُ السَّابِعُ (٧)

ع ١٠

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢، ٤، یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد
اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ لَا

اور اللہ تعالٰی سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ ف۱

يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ

اللہ تعالٰی تم سے مؤاخذہ نہیں فرماتے تمہاری قسموں میں لغو قسم پر ف۲ لیکن

بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ ۖ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ

مؤاخذہ اس پر فرماتے ہیں کہ تم قسموں کو مستحکم کر دو۔ سو اس کا کفارہ دس محتاجوں

عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ

کو کھانا دینا، اوسط درجہ کا جو اپنے گھر والوں کو کھانے کو

أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ

دیا کرتے ہو، یا اُن کو کپڑا دینا، یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا۔ ف۳

فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ

اور جس کو مقدور نہ ہو، تو تین دن کے روزے ہیں۔ یہ کفارہ ہے

كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا

تمہاری قسموں کا، جب کہ تم قسم کھالو۔ اور اپنی قسموں کا

أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ

خیال رکھا کرو۔ اسی طرح اللہ تعالٰی تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتے ہیں، تاکہ تم

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٨٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

شکر کرو۔ ف۴ اے ایمان والو!

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَ

بات یہی ہے، کہ شراب، اور جوا، اور بت وغیرہ، اور

الْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ

قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں، سو اُن سے

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ

بالکل الگ رہو، تاکہ تم کو فلاح ہو۔ شیطان تو یوں چاہتا ہے

أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي

کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع

ف۱ یعنی تحریم حلال خلاف رضائے حق ہے۔ ڈرو اور اس کا ارتکاب مت کرو۔

ف۲ یعنی کفارہ واجب نہیں کرتے۔

ف۳ یعنی تینوں میں سے جس کو چاہے اختیار کر لے۔

ف۴ لغو کہتے ہیں بے اثر کو۔ اس کے دو معنی ہیں۔ ایک وہ جس پر گناہ کا اثر مرتب نہ ہو۔ دوسرے وہ جس پر اثر کفارہ کا مرتب نہ ہو۔ اس آیت میں اسی کا ذکر ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

اَلْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
تم کو اور نماز سے کی یاد سے اور اللہ تعالےٰ کردے،

وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَطِيْعُوا
باز رکھے۔ سو اب بھی باز آؤ گے۔ ف۱ اور تم اللہ تعالےٰ

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ
کی اطاعت کرتے رہو، اور رسول کی اطاعت کرتے رہو اور احتیاط رکھو اور اگر اعراض

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ
کرو گے، تو یہ جان رکھو، کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا

الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
تھا ایسے لوگوں پر جو کہ ایمان رکھتے ہوں، اور نیک کام

الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا
کرتے ہوں، اس چیز میں کوئی گناہ نہیں، جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں، جبکہ وہ لوگ پرہیز

وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا
رکھتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں، اور نیک کام کرتے ہوں، پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں، اور ایمان رکھتے

ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع
ہوں، پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں، اور خوب نیک عمل کرتے ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ ایسے نکوکاروں سے محبت رکھتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ
اے ایمان والو! اللہ تعالےٰ قدرے شکار سے تمہارا امتحان کرے گا،

مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ
جن تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہنچ سکیں گے، تاکہ اللہ تعالےٰ معلوم

لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ
کرلے کہ کون شخص اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے، ف۲ سو جو شخص

اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾
اس کے بعد حد سے نکلے گا، اس کے واسطے دردناک سزا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ
اے ایمان والو! وحشی شکار کو قتل مت کرو،

ف۱ حاصل یہ ہوا کہ یہ خمر ومیسر بت پرستی اور کفر کے قریب قریب اس لئے ہیں کہ نماز سے جو کہ ایمان کے اعظم شعائر اور علامات ایمان سے ہے، مانع ہیں جب اس طور پر ایمان سے بُعد ہوا تو کفر سے قرب ہوا۔

ف۲ مطلب امتحان کا یہ کہ حالت احرام میں وحوش کا شکار کرنے کو تم پر حرام کرکے ان وحوش کو تمہارے آس پاس پھراتے رہینگے۔ چنانچہ وحوش اسی طرح آس پاس لگے پھرتے تھے۔ چونکہ صحابہ میں بہت سے شکار کے عادی تھے اس میں ان کی اطاعت کا امتحان ہو رہا تھا جس میں وہ پورے اترے۔

ع ۱۲ / ۷ / ۲

٦ حرکتوں والی مدلازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور ناقابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

أَنْتُمْ حُرُمٌ ۗ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا

جبکہ تم حالتِ احرام میں ہو۔ ف۱ اور جو شخص تم میں اُس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا،

فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ

تو اُس پر پاداش واجب ہوگی، جو کہ مساوی ہوگی اس جانور کے، جس کو اس نے قتل کیا ہے، جس کا فیصلہ

بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ

تم میں سے دو معتبر شخص کر دیں، خواہ وہ پاداش خاص چوپایوں میں سے ہو، بشرطیکہ نیاز کے طور پر کعبہ تک پہنچائی

أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ

جائے، اور خواہ کفارہ مساکین کو دیدیا جائے، اور خواہ اس کے برابر روزے رکھ لئے

صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ ۗ عَفَا اللَّهُ

جائیں، تاکہ اپنے کئے کی شامت کا مزہ چکھے۔ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ

عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ ۗ

کو معاف کر دیا۔ اور جو شخص پھر ایسی ہی حرکت کرے گا، تو اللہ تعالیٰ انتقام لیں گے۔

وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٩٥﴾ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ

اور اللہ تعالیٰ زبردست ہیں انتقام لے سکتے ہیں۔ تمہارے لئے دریا کا شکار

الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ

پکڑنا، اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے ف۲ تمہارے انتفاع کے واسطے اور مسافروں کے واسطے،

وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ

اور خشکی کا شکار پکڑنا تمہارے لئے حرام کیا گیا ہے جبتک تم حالتِ احرام میں ہو۔

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٩٦﴾

اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جس کے پاس جمع کئے جاؤ گے۔

جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا

خدا تعالیٰ نے کعبہ کو، جو کہ ادب کا مکان ہے، لوگوں کے قائم رہنے کا سبب

لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ۚ

قرار دے دیا ف۳ اور عزت والے مہینہ کو بھی، اور حرم میں قربانی ہونے والے جانور کو بھی،

ذَٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

اور اُن جانوروں کو بھی جن کے گلے میں پٹے ہوں، یہ اس لئے تاکہ تم اس بات کا یقین کر لو کہ

ف۱ اسی طرح جبکہ وہ شکار حرم میں ہو۔ گو شکاری احرام میں نہ ہو۔ اس کا بھی یہی حکم ہے ؛

ف۲ دریائی جانور وہ ہے کہ جس طرح پانی اس کا مسکن ہے، اسی طرح پانی ہی مولد ہو پس بط و مرغابی وغیرہ اس سے خارج اور صیدِ بر میں داخل ہے ؛

ف۳ کعبہ کے مصالح و برکات دنیویہ میں بعض یہ ہیں۔ اس کا جائے امن ہونا، وہاں ہر سال مجمع ہونا جس میں مالی ترقی اور قومی اتحاد بہت سہولت سے میسر ہو سکتی ہے۔ اس کے بقا تک عالم کا باقی رہنا حتی کہ جب کفار اسکو منہدم کر دینگے تو قریب ہی قیامت آجائے گی ؛

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا

بیشک اللہ تعالٰے تمام آسمانوں اور زمین کے اندر کی چیزوں کا علم رکھتے ہیں اور بیشک اللہ تعالٰے سب چیزوں کو خوب جانتے ہیں۔ تم یقین جان لو، کہ اللہ تعالٰے سزا بھی سخت دینے والے ہیں، اور اللہ تعالٰے بڑی مغفرت اور رحمت والے بھی ہیں۔ رسول کے ذمہ تو صرف پہنچانا ہے۔ اور اللہ تعالٰے سب جانتے ہیں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو، اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہو۔ آپ فرما دیجئے، کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں، گو تجھ کو ناپاک کی کثرت تعجب میں ڈالتی ہو۔ تو خدا تعالٰے سے ڈرتے رہو اے عقل مندو! تاکہ تم کامیاب ہو۔ اے ایمان والو! ایسی (فضول) باتیں مت پوچھو، ف۱ کہ اگر تم سے ظاہر کر دی جاویں، تو تمہاری ناگواری کا سبب ہو۔ اور اگر تم زمانۂ نزول قرآن میں ان باتوں کو پوچھو تو تم سے ظاہر کر دی جاویں سوالات گزشتہ اللہ تعالٰے نے معاف کر دیئے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے ہیں بڑے حلم والے ہیں۔ ایسی باتیں تم سے پہلے اور لوگوں نے بھی پوچھی تھیں، پھر اُن باتوں کا حق نہ بجا لائے۔ اللہ تعالٰی نے نہ بحیرہ کو مشروع کیا ہے اور نہ سائبہ کو اور نہ

ع ۱۳ / ۴

ف۱ قید فضول کی اس لئے لگائی کہ ضرورت کی بات پوچھنے کا مضائقہ نہیں۔ مثلاً جب بعض عورتوں کی عدت کا حکم نازل ہوا اور بعض کا نہیں ہوا۔ اور ضرورت سب کی پڑتی ہے۔ اس کو صحابہؓ نے پوچھا تو بلا عتاب اس آیت میں جواب نازل ہوا۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

وصیلہ کو، اور نہ حامی کو، لیکن جو لوگ کافر ہیں، وہ

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگاتے ہیں۔ اور اکثر کافر عقل

يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ

نہیں رکھتے۔ ف۱ اور جب ان سے کہا جاتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے

اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا

جو احکام نازل فرمائے ہیں، اُن کی طرف، اور رسول کی طرف، رجوع کرو، تو کہتے ہیں، کہ ہم کو وہی کافی ہے،

وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ

جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو دیکھا ہے۔ کیا اگرچہ اُن کے بڑے نہ کچھ

لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰۤاَيُّهَا

سمجھ رکھتے ہوں، اور نہ ہدایت رکھتے ہوں۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ

ایمان والو! اپنی فکر کرو، جب تم راہ پر چل

مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ

رہے ہو، تو جو شخص گمراہ رہے تو اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ اللہ ہی کے پاس تم سب

جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

کو جانا ہے، پھر وہ تم سب کو جتلا دیں گے، جو جو کچھ تم سب کیا کرتے تھے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا

اے ایمان والو! تمہارے آپس میں دو شخص

حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ

کا وصی ہونا مناسب ہے، جب کہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگے۔

اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ

جب وصیت کرنے کا وقت ہو وہ دو شخص ایسے ہوں کہ دیندار ہوں اور تم میں سے ہوں،

اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ

یا غیر قوم کے دو شخص ہوں، اگر تم کہیں سفر میں گئے ہو پھر تم پر واقعہ موت کا،

ف۱ بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ بتوں کے نام کر دیتے تھے۔ کوئی اپنے کام میں نہ لاتا۔ اور سائبہ وہ جانور ہے جس کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے۔ اس سے کوئی کام نہ لیتے جیسے اس ملک میں بعضے لوگ سانڈ چھوڑتے ہیں۔ اور وصیلہ وہ ناقہ ہے جو پہلے مادہ بچہ جنے۔ پھر دوسری بار بھی مادہ بچہ دے درمیان میں نر بچہ نہ پیدا ہو۔ اس کو بھی بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ اور حامی نر اونٹ ہے جو ایک خاص شمار سے جفتی کر چکا ہو۔ اس کو بھی بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے۔ یہ سب باطل اور کفر اور شرک ہیں۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

مُّصِیْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ
پڑ جاوے۔ اگر تم کو شبہ ہو تو ان دونوں کو بعد

الصَّلٰوةِ فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِیْ
نماز روک لو، پھر دونوں خدا کی قسم کھاویں، کہ ہم اس قسم کے عوض کوئی نفع

بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی ۙ وَلَا نَكْتُمُ
نہیں لینا چاہتے، اگرچہ کوئی قرابت دار بھی ہوتا، اور اللہ کی بات کو ہم پوشیدہ

شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ
نہ کریں گے، ہم اس حالت میں سخت گنہگار ہوں گے۔ پھر اگر اس

عُثِرَ عَلٰۤی اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ
کی اطلاع ہو، کہ وہ دونوں وصی کسی گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں، تو اُن لوگوں

یَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ
میں سے جن کے مقابلہ میں گناہ کا ارتکاب ہوا تھا، اور دو شخص جو سب میں قریب تر ہیں،

الْاَوْلَیٰنِ فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ
جہاں وہ دونوں کھڑے ہوئے تھے یہ دونوں کھڑے ہوں، پھر دونوں خدا کی قسم کھاویں، کہ بالیقین

مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَیْنَاۤ ۖ اِنَّاۤ اِذًا
ہماری یہ قسم اُن دونوں کی اس قسم سے، زیادہ راست ہے، اور ہم نے ذرا تجاوز نہیں کیا، ہم اس حالت میں

لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ یَّاْتُوْا
سخت ظالم ہوں گے۔ ۱ یہ قریب ذریعہ ہے اس امر کا، کہ وہ لوگ واقعہ

بِالشَّهَادَةِ عَلٰی وَجْهِهَاۤ اَوْ یَخَافُوْۤا اَنْ
کو ٹھیک طور پر ظاہر کریں، یا اس بات سے ڈر جائیں کہ اُن سے قسمیں

تُرَدَّ اَیْمَانٌۢ بَعْدَ اَیْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
لینے کے بعد قسمیں متوجہ کی جائیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو،

وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع
اور سنو، اور اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہ کریں گے۔ ۲

یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ؕ
جس روز اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو (مع اُن کی امتوں کے) جمع کریں گے، پھر ارشاد فرمائیں گے، کہ تم کو (اُن اُمتوں

۱ کیونکہ پرایا مال جان بوجھ کر بلا اجازت لے لینا ظلم ہے۔

۲ اوپر احکام مختلفہ کا ذکر ہوا ہے، اور درمیان درمیان میں ترغیب ان کے امتثال کی اور ترہیب اُن کی مخالفت پر فرمائی گئی ہے۔ اسی کی تاکید کے لئے آیت آئندہ میں قیامت کے ہول و ہیبت یاد دلاتے ہیں۔ تاکہ اطاعت کا زیادہ باعث اور مخالفت سے زیادہ مانع ہو۔ اور اکثر طرز قرآن مجید کا یہی ہے۔

ع ۱۴ / ۴

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾

کی طرف سے) کیا جواب مِلا تھا۔ وہ عرض کرینگے کہ (ظاہری جواب تو ہمکو معلوم ہے لیکن ان کے دل کی) ہم کو کچھ خبر نہیں (اسکو آپ

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ

ہی جانتے ہیں کیونکہ آپ بیشک پوشیدہ باتوں کے پورے جاننے والے ہیں ف۱۔ جبکہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرمائینگے، کہ اے عیسیٰؑ

عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ

ابن مریمؑ! میرا انعام یاد کرو، جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے۔ ف۲ جبکہ میں نے تم کو

بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ

روح القدس سے تائید دی۔ تم آدمیوں سے کلام کرتے تھے، گود میں بھی،

وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اور بڑی عمر میں بھی۔ اور جبکہ میں نے تم کو کتابیں، اور سمجھ کی باتیں،

وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ

اور توراۃ، اور انجیل تعلیم کیں۔ اور جبکہ تم گارے سے ایک

الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ

شکل بناتے تھے، جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے، میرے حکم سے، پھر تم اس کے اندر پھونک مار دیتے

فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ

تھے، جس سے وہ پرندہ بن جاتا تھا، میرے حکم سے، اور تم اچھا کر دیتے تھے، مادر زاد اندھے

وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى

کو اور برص کے بیمار کو، میرے حکم سے، اور جبکہ تم مُردوں کو نکال کر کھڑا کر لیتے تھے،

بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ

میرے حکم سے؛ اور جبکہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے (یعنی تمہارے قتل و ہلاک سے) باز رکھا، جب

اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تم اُن کے پاس دلیلیں لے کر آئے تھے، پھر اُن میں جو کافر تھے، انہوں نے کہا

مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ

تھا، کہ یہ بجز کھُلے جادو کے اور کچھ بھی نہیں۔ اور جبکہ میں نے حواریین کو

اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ

حکم دیا، کہ تم مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ۔

وقف لازم

ف۱ مطلب یہ ہے کہ ایک ایسا دن ہوگا اور اعمال و احوال کی پرسش ہوگی۔ اسلئے تم کو مخالفت و معصیت سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔

ف۲ ان سب اُمور کا حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لئے انعام ہونا تو ظاہر ہے لیکن حضرت مریم علیہا السلام کے حق میں انعام ہونا اس طور پر ہے کہ ان سب اُمور سے آپ کا نبی ہونا ثابت ہے اور آپ نے اُن کی نزاہت کی خبر دی۔ اور نبی کے اخبار سب صادق ہوتے ہیں۔ پس اُن کی نزاہت ثابت ہوگئی اور یہ بڑا انعام ہے اور والدہ پر جو انعام ہوا وہ عیسٰی علیہ السلام کو اس لئے یاد دلایا گیا کہ اُصول پر انعام ہونا من وجہ فروع پر بھی ہے۔ کہ ایسے اُصول کے فروع ہیں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنّہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ

انھوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور آپ شاہد رہیئے کہ ہم پورے فرمانبردار ہیں وہ وقت

قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ

قابل یاد ہے، جبکہ حواریین نے عرض کیا کہ اے عیسٰیؑ ابن مریمؑ! کیا آپ

يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ

کے رب ایسا کر سکتے ہیں، کہ ہم پر آسمان سے کچھ کھانا نازل

السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

فرما دیں؟ آپ نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔ ف۱

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ

وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں، کہ اس میں سے کھائیں، اور ہمارے دلوں کو پورا

قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ

اطمینان ہو جائے، اور ہمارا یقین اور بڑھ جائے، کہ آپ نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم

عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ

گواہی دینے والوں میں سے ہو جاویں + عیسٰیؑ ابن مریمؑ نے دعا

مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً

کی، کہ اے اللہ! اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے کھانا

مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا

نازل فرمایئے، کہ وہ ہمارے لئے یعنی ہم میں جو اول ہیں، اور

وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ

جو بعد میں، سب کے لئے ایک خوشی کی بات ہو جائے، اور آپ کی طرف سے ایک نشان ہو جائے اور

خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا

آپ ہم کو عطا فرمایئے، اور آپ سب عطا کرنیوالوں سے اچھے ہیں۔ حق تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں وہ کھانا تم

عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ

لوگوں پر نازل کرنے والا ہوں پھر جو شخص تم میں سے اسکے بعد ناحق شناسی کرے گا، تو میں اس کو

اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع

ایسی سزا دوں گا، کہ وہ سزا دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہ دوں گا۔ ف۲

ف۱ مطلب یہ کہ تم تو ایمان دار ہو۔ اس لئے خدا سے ڈرو اور معجزات کی فرمائش سے کہ بیضرورت ہونے کی وجہ سے خلاف ادب ہے۔ بچو۔

ف۲ ناحق شناسی کریگا یعنی اسکے حقوق واجبہ عقلاً و نقلاً ادا نہ کرے گا۔ مجموعہ ان حقوق کا یہ تھا کہ اس پر شکر کیا جائے کہ عقلاً بھی واجب ہے اور اس میں خیانت نہ کریں اور اگلے دن کے لئے اٹھا کر نہ رکھیں۔ چنانچہ اس کا حکم ہونا ترمذی کی حدیث میں عمار بن یاسر سے منقول ہے۔ اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ مائدہ آسمان سے نازل ہوا اس میں روٹی اور گوشت تھا۔ اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ان لوگوں (یعنی بعض نے) خیانت کی اور اگلے دن کے لئے اٹھا کر رکھا پس بندر اور خنزیر کی صورت میں مسخ ہو گئے۔

۱۵ ع ۷ ۵

۶ حرکتوں والی مد لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد — اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب — ۲ حرکتوں والی مد — ادغام اور نا قابل تلفظ — قلقلہ

وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ
اور وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے ان

لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ
لوگوں سے کہہ دیا تھا، کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ خدا کے معبود قرار

اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ
دے لو، عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے، کہ (توبہ توبہ) میں تو آپ کو (شریک سے) منزہ

مَا لَيْسَ لِیْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ
سمجھتا ہوں، مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا، جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں [۲] اگر میں نے کہا ہوگا، تو آپ

عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا
کو اس کا علم ہوگا۔ آپ تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتے ہیں۔ اور میں آپ کے علم

فِیْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾
میں جو کچھ ہے اسکو نہیں جانتا۔ تمام غیبوں کے جاننے والے آپ ہی ہیں۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا
میں نے تو اُن سے اور کچھ نہیں کہا، مگر صرف وُہی جو آپ نے مجھ سے کہنے کو فرمایا تھا۔ کہ تم اللہ کی

اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا
بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ اور میں اُن پر مطلع رہا جب تک اُن

دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ
میں رہا، پھر جب آپ نے مجھ کو اٹھالیا تو آپ اُن پر

الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾
مطلع رہے اور آپ ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ
اگر آپ اِن کو سزا دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں۔ اور اگر آپ اِن کو معاف

لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ
فرمادیں، تو آپ زبردست ہیں، حکمت والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ
ارشاد فرمائیں گے، کہ یہ وہ دن ہے، کہ جو لوگ سچے تھے اُن کا سچا ہونا اُن کے کام آوے گا۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

[۱] یعنی قیامت میں۔

[۲] نہ باعتبار اپنے عقیدے کے کہ میں موحد ہوں۔ اور نہ باعتبار واقع کے کہ آپ واحد ہیں۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اُن کو باغ ملیں گے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی،

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ

جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے۔ اللہ تعالےٰ اُن سے راضی اور خوش، اور یہ

رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ

اللہ تعالےٰ سے راضی اور خوش ہیں۔ یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔ اللہ ہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ

کی ہے سلطنت آسمانوں کی، اور زمین کی، اور اُن چیزوں کی جو اُن میں موجود ہیں

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾ ع

اور وہ ہر شے پر پوری قدرت رکھتے ہیں

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ انعام مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو پینسٹھ آیتیں اور بیس رکوع ہیں!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں، اللہ کے نام سے، جو کہ نہایت مہربان، بڑے رحم والے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

ف۱ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے لائق ہیں، جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا،

وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور تاریکیوں کو، اور نور کو بنایا۔ پھر بھی کافر لوگ اپنے رب

بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

کے برابر قرار دیتے ہیں۔ وہ ایسا ہے، جس نے تم کو مٹی سے

طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ

بنایا، پھر ایک وقت معین کیا۔ اور دوسرا معین وقت خاص اللہ ہی کے نزدیک ہے،

ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴿۲﴾ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ

پھر بھی تم شک رکھتے ہو۔ اور وُہی ہے معبودِ برحق، آسمانوں میں بھی

وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ

اور زمین میں بھی، وہ تمہارے پوشیدہ احوال کو بھی، اور تمہارے ظاہر احوال کو بھی

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲ـ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ـ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ سورت سابقہ کے انجام اور اسکے آغاز میں تو مناسبت یہ ہے کہ دونوں مشتمل ہیں ابطالِ شرک اور اثباتِ توحید اور اسکے دلائل اور دونوں سورتوں کے مجموعہ میں مناسبت یہ ہے کہ دونوں مشتمل ہیں شرائع پر۔ گو سورت سابقہ شرائع ہیں سے فروع بھی مثل اصول کے کثیر ہیں۔ چنانچہ بیس تک انکا شمار پہنچا ہے اور اس میں تقریبًا تمام سورت میں اُصول ہی زیادہ ہیں اور فروع بہت کم ہیں کہ عددِ مذکور کے ثُلث یا رُبع سے متجاوز نہیں۔ اور خود اس سُورت کے باہم اجزا میں مناسبت وارتباط یہ ہے کہ حاصل سورت کا چند اُمور ہیں۔ اثباتِ توحید، اثباتِ رسالت۔ توحید و رسالت کی تائید کے لئے بعض قصص انبیاء علیہم السلام کے۔ اثباتِ قرآن۔ اثباتِ بعث۔ انکے منکرین کا عناد قولی و فعلی۔ اُن منکرین پر وعیدیں ان وعیدوں کی تائید کے لئے بعض اُمم مکذّبین کا حالِ ہلاکت اُن منکرین سے مکالمہ و محاجّہ۔ خود انکے رُسوم و عادات کی تقبیح۔ اُن کے ساتھ معاملہ رکھنے میں اعتدال کی تعلیم کہ تبلیغ میں کمی نہ ہو تشدّد میں حدِ شرعی سے زیادتی نہ ہو۔ مخالطت میں مداہنت نہ ہو دلجوئی یا فکر ہدایت میں مبالغہ نہ ہو اُن کے رسومِ جہالت کے مقابلہ میں بعض مکارمِ اخلاقِ اسلامیہ کا بیان۔ اور یہ تمام تر گفتگو مشرکین سے ہے۔ صرف دو تین جگہ مسئلہ نبوت و قرآن یا حِلّت و حُرمت اشیاء کی بحث کی مناسبت سے ضمنًا اہل کتاب خصوص یہود کی تقبیح آگئی ہے۔ یہ حاصل ہے سُورت کا۔ اور ان سب مضامین میں وجہ تعلق و ربط مخفی نہیں پس سب سے اوّل توحید کی آیتیں ہیں ۞

ع ۵ ۱۶ ۶

مَا تَكْسِبُوْنَ ۝٣ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ

جانتے ہیں اور تم جو کچھ عمل کرتے ہو اُسکو جانتے ہیں ف۱ اور ان کے پاس کوئی نشانی بھی اُن کے رب کی نشانیوں

اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝٤ فَقَدْ

میں سے نہیں آتی، مگر وہ اس سے اعراض ہی کیا کرتے ہیں۔ سو انہوں نے اس سچی کتاب

كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۭ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ

کو بھی جھوٹا بتلایا، جبکہ وہ ان کے پاس پہنچی، سو جلدی ہی ان کو خبر مل

اَنْۢبٰۗؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٥ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ

جائے گی اس چیز کی، جس کے ساتھ یہ لوگ استہزا کیا کرتے تھے۔ ف۲ کیا انہوں نے دیکھا نہیں

اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي

کہ ہم ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں، جن کو ہم نے دُنیا میں ایسی قوت دی

الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَاۗءَ

تھی کہ تم کو وہ قوت نہیں دی۔ اور ہم نے اُن پر خوب بارشیں

عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۠ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ

برسائیں، اور ہم نے اُن کے نیچے سے نہریں جاری کیں،

تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ

پھر ہم نے اُن کو اُن کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا، اور اُن کے بعد

بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝٦ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا

دوسری جماعتوں کو پیدا کر دیا ف۳ اور اگر ہم کاغذ پر لکھا ہوا کوئی نوشتہ

فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ

آپ پر نازل فرماتے، پھر اُس کو یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے، تب بھی یہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧

کافر لوگ یہی کہتے، کہ یہ کچھ بھی نہیں، مگر صریح جادو ہے۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ

اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں، کہ ان کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا؟ اور اگر ہم

اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝٨

کوئی فرشتہ بھیج دیتے، تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا، پھر ان کو ذرا مہلت نہ دی جاتی۔

ف۱
توحید تینوں آیتوں کا مقصود مشترک ہے یعنی عبادت کے لائق وہ ہے جس میں یہ صفات ہوں کہ وہ خالق اُفق و آفاق کا ہو اور عالم غیب و شہادت کا ہو۔ اور آخر کی دو آیتوں میں بعث کی خبر اور اُسکے امتناع کا دفع اور محاسبہ علی الکسب پر تنبیہ بھی ہے جس سے ترک پر وعید ثابت ہو گئی۔ اور دوسرے اجل کے علم کو اپنے ساتھ مخصوص فرمایا۔ کیونکہ پہلے اجل کا گو قطعی علم نہ سہی مگر ظنی طور پر علامات سے معلوم ہو جاتا ہے +

ف۲
مراد اس سے عذاب ہے جس کی خبر قرآن میں سُن کر ہنستے تھے جس سے قرآن کی تکذیب لازم آتی تھی۔ اس کی خبر ملنے کا مطلب یہ ہے کہ جب عذاب نازل ہوگا اس کی خبر آنکھوں سے دیکھ لینگے +

ف۳
مراد ان ہلاک شدہ جماعتوں سے عاد و ثمود وغیرہ ہیں۔ کہ انواعِ عذاب سے ہلاک کئے گئے ؛

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا

اور اگر ہم اُس کو فرشتہ تجویز کرتے، تو ہم اُس کو آدمی ہی بناتے، اور ہمارے اس فعل سے

عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝٩ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ

پھر ان پر وہی اشکال ہوتا، جواب اشکال کر رہے ہیں ف۱ اور واقعی آپ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے ہیں

مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا

اُن کے ساتھ بھی استہزاء کیا گیا ہے، پھر جن لوگوں نے اُن سے تمسخر کیا تھا، اُن کو

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ ع قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

اس عذاب نے آگھیرا جس کا وہ تمسخر اڑاتے تھے۔ آپ فرما دیجئے کہ ذرا زمین میں چلو

ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١

پھرو، پھر دیکھ لو، کہ تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا۔

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ

آپ کہئے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے، یہ سب کس کی ملک ہے؟

كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى

آپ کہدیجئے کہ سب اللہ ہی کی ملک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمانا اپنے اُوپر لازم فرمالیا ہے۔ تمکو خدا تعالیٰ قیامت کے روز

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا

جمع کریں گے، اس میں کوئی شک نہیں۔ جن لوگوں نے اپنے کو ضائع کر

اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٢ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي

لیا ہے سو وہ ایمان نہ لاویں گے۔ اور اللہ ہی کی ملک ہے سب جو کچھ رات

الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝١٣ قُلْ

میں اور دن میں رہتے ہیں۔ اور وہی ہے بڑا سننے والا بڑا جاننے والا۔ آپ کہئے

اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ

کہ کیا اللہ کے سوا، جو کہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ہیں، اور

الْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْۤ

جو کہ کھانے کو دیتے ہیں اور اُن کو کوئی کھانے کو نہیں دیتا، کسی کو معبود قرار دوں؟ آپ فرما دیجئے

اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ

کہ مجھ کو یہ حکم ہوا ہے، کہ سب سے پہلے میں اسلام قبول کروں، اور تم مشرکین میں سے

ع ۷/۱

ف۱ یعنی اس فرشتہ کو بشر سمجھ کر پھر وہی اعتراض کرتے غرض نزول ملک سے ان کا نفع تو کچھ نہ ہوتا کیونکہ ان کا اشتباہ بحالہ باقی رہتا اور ان کا ضرر یہ ہوتا کہ ہلاک کر دیئے جاتے اس لئے ہم نے اس طرح نازل نہیں کیا۔ خلاصہ یہ کہ غایت عناد سے ایسی باتیں منہ سے نکالتے ہیں جو ہدایت و وضوح حق کا طریق نہیں اور جو اس کا طریق ہے کہ آیات و معجزات موجودہ میں غور کرنا اُس سے کام نہیں لیتے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾ قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ

ہرگز نہ ہونا۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں اگر اپنے رب کا کہنا نہ مانوں

رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ

تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ جس شخص سے اس روز وہ عذاب ہٹا دیا

يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾

جاوے گا، تو اس پر اللہ تعالےٰ نے بڑا رحم کیا۔ اور یہ صریح کامیابی ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ

اور اگر تجھ کو اللہ تعالےٰ کوئی تکلیف پہنچاویں، تو اس کا دور کرنے والا سوائے اللہ تعالےٰ

اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى

کے اور کوئی نہیں۔ اور اگر تجھ کو کوئی نفع پہنچاویں تو وہ ہر چیز پر پوری

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ

قدرت رکھنے والے ہیں۔ اور وہی اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کے اوپر غالب ہیں برتر ہیں۔

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ

اور وہی بڑی حکمت والے اور پوری خبر رکھنے والے ہیں۔ ف۱ آپ کہئے کہ سب سے بڑھ کر چیز گواہی دینے

شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۚ وَاُوْحِيَ

کے لئے کون ہے؟ آپ کہئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالےٰ گواہ ہے۔ اور میرے پاس

اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ

یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے، تاکہ میں اس قرآن کے ذریعے سے تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے

اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ

ان سب کو ڈراؤں، کیا تم سب سچ مچ یہی گواہی دو گے کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کچھ اور معبود بھی ہیں؟

قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ

آپ کہہ دیجئے کہ میں تو گواہی نہیں دیتا، آپ کہہ دیجئے کہ بس وہ تو ایک ہی معبود ہے۔ اور

اِنَّنِيْ بَرِيْۤءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

بیشک میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب

الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ

دی ہے، وہ لوگ رسول کو پہچانتے ہیں، جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

وقف لازم

وقف لازم

ف۱ اُوپر توحید و رسالت کے باب میں جُدا جُدا کلام ہوا ہے۔ آگے دونوں میں مجتمعاً کلام ہے۔ چنانچہ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ میں توحید کی بحث ہے اور قُلِ اللّٰهُ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ الخ میں رسالت کی بحث ہے۔ اور شان نزول بھی اس کا دو قصے دونوں مسئلوں کے متعلق ہیں۔ چنانچہ کلبی نے روایت کیا ہے کہ کفار مکہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہا کہ کیا خدا تعالیٰ کو آپ کے سوا کوئی رسول نہیں ملا؟ ہم تو نہیں سمجھتے کہ آپ کے دعوے کی کوئی تصدیق کر سکتا ہے اور ہم نے تو یہود و نصاریٰ سے پوچھ کر دیکھ لیا۔ وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ان کی کتابوں میں آپ کا ذکر ہی نہیں۔ سو ہم کو کوئی بتلائے جو اس بات کی گواہی دے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ابن جریر وغیرہ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ نحام بن زید اور قردم بن کعب اور بحری بن عمرو آپ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ کیا آپ کے علم میں سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کوئی معبود نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ واقع میں بھی سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی معبود نہیں میں تو یہی دے کر بھیجا گیا ہوں۔ اور اسی کی دعوت کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَنْ

جن لوگوں نے اپنے کو ضائع کرلیا ہے ف۱ سو وہ ایمان نہ لاویں گے۔ اور اُس سے

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ

زیادہ اور کون بے انصاف ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بہتان باندھے، یا اللہ تعالیٰ کی آیات

بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ

کو جھوٹا بتلاوے، ایسے بے انصافوں کو رستگاری نہ ہوگی۔ ف۲ اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے

جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ

جس روز ہم ان تمام خلائق کو جمع کریں گے، پھر ہم مشرکین سے (بواسطہ یا بلاواسطہ توبیخ کے طور پر) کہیں گے، کہ (بتلاؤ)

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ

تمہارے وہ شرکاء جن کے معبود ہونے کا تم دعویٰ کرتے تھے کہاں گئے؟ پھر اُن کے شرک کا انجام اس کے سوا اور کچھ بھی نہ

اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾

ہوگا، کہ وہ یوں کہیں گے، کہ قسم اللہ کی اپنے پروردگار کی ہم مشرک نہ تھے۔ ف۳

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ

ذرا دیکھو تو کس طرح جھوٹ بولا اپنی جانوں پر، اور جن چیزوں کو وہ جھوٹ موٹ تراشا کرتے

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ

تھے، وہ سب غائب ہو گئیں ف۴ اور ان میں ف۵ بعضے ایسے ہیں کہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں

وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ

اور ہم نے ان کے دلوں پر حجاب ڈال رکھے ہیں، اس سے کہ وہ اس کو سمجھیں۔ ف۶ اور اُن کے

وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا

کانوں میں ڈاٹ دے رکھی ہے اور اگر وہ لوگ تمام دلائل کو دیکھ لیں، اُن پر

يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ

بھی ایمان نہ لاویں، یہاں تک کہ جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ سے خواہ مخواہ

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

جھگڑتے ہیں، یہ لوگ جو کافر ہیں، یوں کہتے ہیں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں، صرف بے سند باتیں ہیں، جو پہلوں سے

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ

چلی آرہی ہیں اور یہ لوگ اس سے اوروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور دور رہتے ہیں

ع ۲ / ۸ / ۱۰

ف۱ یعنی اپنی عقل کو وجوہ دلالت شہادت مذکورہ میں نظر صحیح کرنے سے معطل کرلیا ہے۔ خواہ وہ اہل کتاب ہوں یا غیر اہل کتاب ہوں۔

ف۲ اوپر کفار کا فلاح نہ پانا مذکور ہوا ہے۔ آگے اس فلاح نہ پانے کی کچھ کیفیت مذکور ہے مشرکین کی تو تصریحاً کہ مکہ میں جو محل نزول سورت ہے مشرکین زیادہ تھے۔ اور دوسرے کفار کی تقاضیاً کیونکہ اصل علت عدم فلاح کی یعنی کفر سب میں مشترک ہے۔

ف۳ یعنی جس کے حق ہونے کا آج دعویٰ ہے۔ اس کا انجام یہ ہوگا کہ خود ہی اس کو باطل سمجھنے لگیں گے۔

ف۴ یعنی ان کے کوئی کام نہ آوے گا۔

ف۵ یعنی مشرکین میں۔

ف۶ یہ جو فرمایا کہ ہم نے حجاب ڈال رکھے ہیں تو یہ تمثیل ہے۔ گو متعارف حجاب وغیرہ نہ ہوں اور خدا تعالیٰ کی طرف اس کی نسبت ہونے سے نہ یہ معذور ہوسکتے ہیں نہ اللہ تعالیٰ پر کوئی الزام آسکتا ہے کیونکہ اس حجاب وغیرہ کا سبب ان کا اعراض اختیاری ہے اور نسبت باعتبار تخلیق کے ہے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور یہ لوگ اپنے ہی کو تباہ کر رہے ہیں اور کچھ خبر نہیں رکھتے ۔

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا

اور اگر آپ اُس وقت دیکھیں جبکہ یہ دوزخ کے پاس کھڑے کئے جاویں گے ۔ تو کہیں گے، ہائے کیا

نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ

اچھی بات ہو، کہ ہم پھر واپس بھیج دیئے جاویں، اور اگر ایسا ہو جاوے تو ہم اپنے رب کی آیات کو جھوٹا نہ بتاویں اور ہم ایمان

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ

والوں سے ہو جاویں ۔ بلکہ جس چیز کو اس کے قبل دبایا کرتے تھے، وہ اُن کے سامنے آگئی ہے ۔ ف۱

قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ

اور اگر یہ لوگ پھر واپس بھی بھیج دیئے جاویں، تب بھی یہ وہی کام کریں جس سے اُن کو منع کیا گیا تھا،

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالُوْۤا اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

اور یقیناً یہ بالکل جھوٹے ہیں ۔ ف۲ اور یہ کہتے ہیں کہ جینا اور کہیں نہیں، صرف یہی فی الحال کا جینا ہے

وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا

اور ہم زندہ نہ کئے جاویں گے ۔ اور اگر آپ اُس وقت دیکھیں جبکہ یہ اپنے رب

عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا

کے سامنے کھڑے کئے جاویں گے، (اور) اللہ تعالٰی فرماوے گا کہ کیا یہ امر واقعی نہیں ہے، وہ کہیں گے بیشک

بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا

قسم اپنے رب کی، اللہ تعالٰی فرماوے گا تو اب اپنے کفر کے عوض

كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

عذاب چکھو ۔ بیشک خسارے میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے

بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً

اللہ سے ملنے کی تکذیب کی، یہاں تک کہ جب وہ معین وقت ف۳ ان پر دفعتہً آپہنچے گا ۔

قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ

کہنے لگیں گے، کہ ہائے افسوس ہماری کوتاہی پر، جو اس کے بارہ میں ہوئی، ف۴ اور حالت اُن

يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا

کی یہ ہوگی کہ وہ اپنے بار اپنی کمر پر لادے ہوں گے ۔ خوب سن لو کہ بُری ہوگی وہ چیز جس کو

ف۱ مراد اس چیز سے عذاب ہے جس کی وعید کفر و تکذیب پر ان کو کی جاتی تھی ۔ اور دبانے سے مراد انکار ہے۔

ف۲ اوپر توحید و رسالت و قرآن کے انکار پر سزاؤں کا بیان تھا، آگے انکار بعث اور اس کی سزا کا بیان ہے۔

ف۳ یعنی قیامت کا دن مع مقدمات۔

ف۴ اگرچہ تکذیب ان کے مرنے ہی کے وقت ختم ہو جاوے گی۔ لیکن قیامت کو اس لئے قرار دیا کہ اُس روز پورا انکشاف ہو جاوے گا اور صاحب کشاف نے کہا ہے کہ وقت موت کا بھی مقدماتِ قیامت میں سے ہے اس لئے وہ بھی حکماً داخل ساعت ہے۔

ع ۳ ۱۰ ۹

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ
لادیں گے۔ اور دُنیوی زندگانی تو کچھ بھی نہیں بجز لعب اور لہو کے۔ ف۱

وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا
اور پچھلا گھر متقیوں کے لئے بہتر ہے کیا تم سوچتے

تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ
سمجھتے نہیں ہو ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ کو اُن کے اقوال مغموم کرتے

يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ
ہیں۔ سو یہ لوگ آپ کو جھوٹا نہیں کہتے لیکن یہ ظالم تو اللہ تعالےٰ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ
آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ اور بہت سے پیغمبر جو آپ سے پہلے ہوئے

قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰي مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓي
ہیں، اُن کی بھی تکذیب کی جا چکی ہے سو انہوں نے اس پر صبر ہی کیا کہ اُن کی تکذیب کی گئی اور اُن کو

اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ
ایذائیں پہنچائی گئیں یہاں تک کہ ہماری امداد اُن کو پہنچی، اور اللہ تعالےٰ کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں۔ اور آپ کے

جَاۗءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنْ كَانَ
پاس بعض پیغمبروں کے بعض قصص پہنچ چکے ہیں ف۲ اور اگر آپ کو اِن کا

كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ
اعراض گراں گزرتا ہے، تو اگر آپ کو یہ قدرت ہے کہ زمین میں

نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاۗءِ فَتَاْتِيَهُمْ
کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈلو، پھر کوئی معجزہ لے آؤ

بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَي الْهُدٰي فَلَا
تو کرو۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کو منظور ہوتا۔ تو ان سب کو راہ پر جمع کر دیتا سو آپ

تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ
نادانوں میں سے نہ ہوجئے۔ ف۳ وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو سنتے

يَسْمَعُوْنَ ڳ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾
ہیں اور مُردوں کو اللہ تعالےٰ زندہ کرکے اٹھادیں گے۔ پھر سب اللہ ہی کی طرف لائے جاویں گے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴۔ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱
خود حیات دنیوی کو لہو و لعب فرمانا مقصود نہیں بلکہ اس کے ان اشغال و اعمال کو کہ آخرت کیلئے نہ موضوع ہیں نہ معین ہیں۔ تو اس قید سے طاعات اور مباحات معین طاعات سب نکل گئے اور مباحات لایعنی اور معاصی سب داخل رہ گئے۔ گو ایسے مباحات میں گناہ نہ ہو لیکن بیہودہ اور فانی الاثر تو ہیں اور لہو و لعب کے معنی اہل لغت نے متقارب بلکہ متحد ہی لکھے ہیں۔ صرف فرق اعتباری ہوسکتا ہے۔ وہ یہ کہ غیر نافع امر میں مشغول ہونے کے دو اثر ہیں۔ ایک خود اس کی طرف متوجہ ہونا۔ دوسرے اس توجہ کی وجہ سے نافع امور سے بے توجہی ہوجانا وہ امر، اول اعتبار سے لعب کہلاتا ہے اور دوسرے اعتبار سے لہو۔

ف۲
حاصل مضمون تسلی وہی کا یہ ہوا کہ یہ جو آپ کی تکذیب کر رہے ہیں۔ یہ واقع میں بوجہ اسکے کہ آپ مبلغ عن اللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اور اس کی آیات کی تکذیب کر رہے ہیں پس ظاہراً تو آپ کی تکذیب ہے اور حقیقۃً و قصداً اللہ تعالےٰ کی تکذیب ہے۔

ف۳
فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ وعظ و محبت کے طور پر ہے اور لفظ جہل یا جہالت سے ترجمہ کرنا بوجہ اسکے کہ ہمارے محاورے میں یہ الفاظ تحقیر و تحمیق و توبیخ کیلئے مستعمل ہیں موہم بے ادبی تھا

وقف منزل النصف ۔ وقف غفران ۔ ملا

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اُن پر کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا انکے رب کیطرف سے آپ فرما دیجئے کہ

اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

اللہ تعالےٰ کو بیشک پوری قدرت ہے، اس پر کہ وہ معجزہ نازل فرمائیں لیکن ان میں اکثر

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ

بے خبر ہیں اور جتنے قسم کے جاندار زمین پر چلنے والے ہیں اور جتنے قسم کے

يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا

پرند جانور ہیں کہ اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتے ہیں اُن میں کوئی قسم ایسی نہیں جو کہ تمہاری ہی طرح کے گروہ نہ ہوں ف۱ ہم نے

فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ

دفتر (لوح محفوظ) میں کوئی چیز نہیں چھوڑی (سب کو لکھ لیا ہے) پھر سب اپنے پروردگار کے پاس جمع کئے جاویں گے اور جو

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ

لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں، وہ تو بہرے اور گونگے ہو رہے ہیں، طرح طرح کی ظلمتوں میں ہیں ف۲ اللہ تعالےٰ جس کو

يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾

چاہیں بے راہ کردیں۔ اور وہ جس کو چاہیں سیدھی راہ پر لگا دیں۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ

آپ کہیئے کہ اپنا حال تو بتلاؤ کہ اگر تم پر خدا کا کوئی عذاب آپڑے، یا تم پر قیامت ہی آ

السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾

پہنچے، تو کیا خدا کے سوا کسی اور کو پکارو گے، اگر تم سچے ہو؟

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ

بلکہ خاص اسی کو پکارنے لگو گے، پھر جس کے لئے تم پکارو، اگر وہ چاہے تو اس کو ہٹا بھی دے

اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ

اور جن جن کو تم شریک ٹھیراتے ہو، اُن سب کو بھول جاؤ ف۳ اور ہم نے اور امتوں کی طرف

اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

بھی جو کہ آپ سے پہلے ہو چکی ہیں پیغمبر بھیجے تھے سو ہم نے اُن کو تنگدستی اور بیماری سے پکڑا

لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا

تاکہ وہ ڈھیلے پڑ جاویں سو جب اُن کو ہماری سزا پہنچی تھی وہ ڈھیلے

ف۱ یعنی قیامت کے دن محشور ہونے کی صفت میں۔

ف۲ کیونکہ ہر کفر ایک ظلمت ہے ان کا اعراض جو کہ صُمّ و عدم استماع کا حاصل ہے ایک کفر ہے۔ انکا کفریات بکنا جو کہ بُکم سے مقصود ہے۔ ایک کفر ہے اور یہ خود کئی مرتبے ہوتا ہے اسلئے بہت سی ظلمتیں ہو گئیں۔

ف۳ پس اسی سے سمجھ لو کہ خدا کے سوا جب کوئی قادر مختار نہیں تو مستحق عبادت بھی اسکے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔

ع ۱۱ ۴ ۱۰

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
کیوں نہ پڑے؟ لیکن اُن کے قلوب تو سخت رہے۔ اور شیطان اُن کے اعمال کو اُن کے خیال

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ
میں آراستہ کرکے دکھلاتا رہا۔ پھر جب وہ لوگ اُن چیزوں کو بھولے رہے، جن

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا
کی اُن کو نصیحت کی جاتی تھی، تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کردیئے [1] یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر، جو

بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾
کہ اُن کو ملی تھیں وہ خوب اِترا گئے، ہم نے اُن کو دفعۃً پکڑ لیا، پھر تو وہ بالکل حیرت زدہ رہ گئے۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
پھر ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی۔ اور اللہ کا شکر ہے [2]

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ
جو تمام عالم کا پروردگار ہے آپ کہئے، کہ یہ تو بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالٰے تمہاری شنوائی

وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ
اور بینائی بالکل لے لے، اور تمہارے دلوں پر مُہر کردے، تو اللہ تعالٰے کے سوا اور کوئی معبود ہے، کہ

يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ
یہ تم کو پھر دے دے، آپ دیکھئے تو ہم کس طرح دلائل کو مختلف پہلوؤں سے پیش کر رہے ہیں، پھر

هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ
بھی یہ اعراض کرتے ہیں آپ کہئے کہ یہ بتلاؤ، اگر تم پر اللہ کا عذاب آپڑے، خواہ بےخبری

اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ
میں یا خبرداری میں، تو کیا بجز ظالم لوگوں کے اور بھی کوئی ہلاک کیا

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ
جاوے گا [3] اور ہم پیغمبروں کو صرف اس واسطے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور

وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
ڈراویں۔ پھر جو شخص ایمان لے آوے، اور درستی کرلے، سو اُن لوگوں پر کوئی اندیشہ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ
نہیں اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلاویں، اُن کو عذاب

[1] یعنی خوب نعمت وثروت دی۔

[2] اس لئے کہ ایسے ظالموں کا پاپ کٹا جن کے ہونے سے نحوست ہی پھیلتی۔

[3] یعنی وہ عذاب ہوگا بوجہ ظلم کے۔ جیسا اُمم سابقہ پر بھی اسی وجہ سے ہوا ہے سو لامحالہ ظالموں ہی کے ساتھ خاص ہوگا۔ اور ظالم تم ہو پس خاص تم پر ہی پڑیگا اور مومنین بچے رہینگے سو تم کو متنبہ ہونا چاہیئے اور مرگِ انبوہ جشن دارد کا سہارا بھی چھوڑ دینا چاہیئے۔

۶ حرکتوں والی مدِّ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِّ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٤٩﴾ قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ

لگتا ہے، بوجہ اس کے کہ وہ دائرہ سے نکلتے ہیں۔ ف۱ آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے

عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ

یہ کہتا ہوں، کہ میرے پاس ف۲ خدا تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں تمام غیبوں کو جانتا ہوں، اور نہ میں تم سے یہ

لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ

کہتا ہوں، کہ میں فرشتہ ہوں، مَیں تو صرف جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے اُس کا اِتباع کر لیتا ہوں، آپ کہیئے کہ

يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿٥٠﴾ ع

اندھا اور بینا کہیں برابر ہو سکتا ہے؟ سو کیا تم غور نہیں کرتے؟

وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوا إِلَىٰ

اور ایسے لوگوں کو ڈرائیے، جو اس بات سے اندیشہ رکھتے ہیں کہ اپنے رب کے پاس ایسی

رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ

حالت سے جمع کئے جاویں گے ف۳ کہ جتنے غیر اللہ ہیں، نہ کوئی اُن کا مددگار ہوگا، اور نہ کوئی شفیع

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٥١﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ

ہوگا، ف۴ اس امید پر کہ وہ ڈر جاویں۔ ف۵ اور اُن لوگوں کو نہ نکالیئے جو صبح و شام اپنے پروردگار

رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا

کی عبادت کرتے ہیں، جس سے خاص اس کی رضا ہی کا قصد رکھتے ہیں، اُن کا حساب

عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ

ذرا بھی آپ کے متعلق نہیں اور آپ کا حساب ذرا بھی اُن کے متعلق نہیں، کہ آپ

حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ

اُن کو نکال دیں، ورنہ آپ نامناسب کام کرنے والوں میں ہو

مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٢﴾ وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ

جائیں گے، اور اسی طور پر ہم نے ایک کو دوسرے کے ذریعہ سے آزمائش

لِّيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ

میں ڈال رکھا ہے، تاکہ یہ لوگ کہا کریں کیا یہ لوگ ہیں، کہ ہم سب میں سے اُن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے؟

اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ﴿٥٣﴾ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ

کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ حق شناسوں کو خوب جانتا ہے؟ اور یہ لوگ جب آپ کے پاس آویں جو کہ

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی اصل کام پیغمبروں کا اور اس کام کا نتیجہ یہ ہے نہ کہ تمام فرمائشوں کا پورا کرنا۔ پس اسی قاعدے کے موافق یہ رسول بھی ہیں۔

ف۲ یعنی میری قدرت میں۔

ف۳ حشر کے متعلق کل تین طرح کے آدمی ہیں۔ ایک وہ جو جزماً اسکے ثبوت کے معتقد ہیں۔ دوسرے وہ جو متردد ہیں۔ آیت میں ان ہی دونوں جماعتوں کا ذکر ہے تیسرے وہ جو جزماً اسکے منکر ہیں اور انذار گو ان کو بھی عام ہے۔ جیسا اور آیات میں مصرح ہے لیکن یہاں مطلق انذار مراد نہیں بلکہ وہ انذار جس میں خاص اہتمام ہو۔ سو یہ وہاں ہی ہوگا۔ جہاں نفع متیقن یا متوقع ہو۔ جیسا قسم اوّل و دوم کا حال ہے۔ بخلاف اس قسم سوم کے کہ بوجہ عدم توقع نفع ان کو انذار محض اتمامِ حجت کیلئے ہوگا۔ توجہ کی بوجہ عناد ان میں قابلیت ہی نہیں۔ اسلئے یہاں قسمین اوّلین کی تخصیص کی گئی ہے جیسا بعض آیات میں بنا بر تیقن نفع کے صرف قسم اوّل ہی کی تخصیص بھی ہے۔

ف۴ غیر اللہ کی ولایت اور غیر مومنین کے لئے شفاعت یہاں مطلقاً منفی ہے اور اللہ کی ولایت اور مقبولین کی شفاعت مومنین کیلئے ثابت ہے۔

ف۵ آیت میں تین امور کی نفی کی گئی ہے۔ قدرۃ علی الخزائن۔ علم غیب اور ملکیت۔ مقصود اس سے دفع استبعاد کفار کا ہو سکتا ہے یعنی تم جو اقتراح آیات سے میری رسالت کی تکذیب کرتے ہو تو وہ محض بے معنی ہے۔ اسلئے کہ رسالت جس کا میں مع دلیل مدعی ہوں۔ کوئی مستبعد امر نہیں ہے کسی امر عجیب و غریب مثل قدرۃ و علم و ملکیت مذکورہ کا تو میں مدعی نہیں۔ جو اس کو مستبعد سمجھ کر انکار کرتے ہو۔

ع ۵ / ۹ / ۱۱

يُؤْمِنُونَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ

ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو یوں کہہ دیجئے، کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی

عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوٓءًۢا

فرمانا اپنے ذمہ مقرر کرلیا ہے کہ جو شخص تم میں سے کوئی برا کام کر بیٹھے، جہالت

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ

سے، پھر وہ اس کے بعد توبہ کرلے، اور اصلاح رکھے تو اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے

رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ

کہ وہ بڑے مغفرت کرنے والے ہیں بڑی رحمت والے ہیں اور اسی طرح ہم آیات کی تفصیل کرتے رہتے ہیں، اور تاکہ مجرمین

سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ

کا طریقہ ظاہر ہوجاوے۔ ف۱ آپ کہہ دیجئے، کہ مجھ کو اس سے ممانعت کی گئی ہے کہ

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ

اُن کی عبادت کروں، جن کی تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو۔ آپ کہہ دیجئے، کہ میں تمہارے خیالات

اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

کا اتباع نہ کروں گا، کیونکہ اس حالت میں تو میں بے راہ ہوجاؤں گا اور راہ پر چلنے والوں میں نہ رہوں گا، ف۲

قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا

آپ کہہ دیجئے، کہ میرے پاس تو ایک دلیل ہے میرے رب کی طرف سے ف۳ اور تم اس کی تکذیب کرتے ہو۔ جس چیز کا

عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ

تم تقاضا کررہے ہو، وہ میرے پاس نہیں حکم کسی کا نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے۔

يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ

اللہ تعالیٰ واقعی بات کو بتلا دیتا ہے اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا وہی ہے۔ آپ کہہ دیجئے، کہ اگر

عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَ

میرے پاس وہ چیز ہوتی، جس کا تم تقاضا کررہے ہو، تو میرا اور تمہارا باہمی قصہ فیصل ہو

بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ

چکا ہوتا۔ اور ظالموں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ ف۴ اور اللہ ہی کے پاس ہیں

الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ

خزانے تمام مخفی اشیاء کے، اُن کو کوئی نہیں جانتا، بجز اللہ تعالیٰ کے ف۵ اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے، جو کچھ خشکی میں

ع ۶ ۵ ۱۲

ف۱ اور حق و باطل کے واضح ہونے سے طالب حق کو معرفت حق سہل ہو جاوے۔

ف۲ اس مضمون کا تو زیادہ تعلق توحید سے تھا آگے کا مضمون زیادہ متعلق رسالت سے ہے۔

ف۳ یعنی قرآن مجید جو کہ میرا معجزہ ہے جس سے میری تصدیق ہوتی ہے۔

ف۴ انکے علم میں جب مناسب ہو گا نزول عذاب ہو جاوے گا۔ خواہ دنیا میں بھی جیسے بدر وغیرہ میں ہلاک کئے گئے اور خواہ آخرت میں کہ دوزخ میں جاویں گے۔ غرض نہ مجھ کو اسکی قدرت ہے نہ اس کے مناسب ہونے کا وقت مجھ کو معلوم ہے اور نہ اس کی حاجت ہے۔

ف۵ ان میں سے جس چیز کو جس وقت چاہیں ظہور میں لے آتے ہیں۔ ان اشیاء میں عذاب بھی آگیا مطلب کہ دوسری کو ان پر قدرت نہیں۔ اور جسطرح قدرت تامہ انکے ساتھ خاص ہے اسی طرح علم تام بھی۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ

ہیں، اور جو کچھ دریاؤں میں ہیں، اور کوئی پتّا نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین

فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا

کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا، اور نہ کوئی تر اور خشک چیز گرتی ہے، مگر یہ سب

فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿٥٩﴾ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ بِاللَّيْلِ وَ

کتاب مبین میں ہیں ف۱ اور وہ ایسا ہے کہ رات میں تمہاری روح کو ایک گونہ قبض کر دیتا ہے ف۲

يَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ

اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس کو جانتا ہے، پھر تم کو جگا اٹھاتا ہے، تاکہ میعاد معیّن تمام

لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ

کر دی جاوے پھر اسی کی طرف تم کو جانا ہے پھر

يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٦٠﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ

تم کو بتلا دے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے اور وہی اپنے بندوں کے اوپر غالب

عِبَادِهِ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ

ہیں برتر ہیں اور تم پر نگہداشت رکھنے والے بھیجتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو موت

أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا

آپہنچتی ہے، اس کی روح ہمارے بھیجے ہوئے قبض کر لیتے ہیں، اور وہ ذرا

يُفَرِّطُونَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۚ أَلَا

کوتاہی نہیں کرتے۔ ف۳ بلکہ سب اپنے مالک حقیقی کے پاس لائے جاویں گے خوب سن

لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ

لو فیصلہ اللہ ہی کا ہوگا۔ اور وہ بہت جلد حساب لے لے گا ف۴ آپ کہیے کہ وہ کون ہے

يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا

جو تم کو خشکی اور دریا کی ظلمات سے اس حالت میں نجات دے دیتا ہے کہ تم اس کو پکارتے ہو، تذلل ظاہر کر کے

وَخُفْيَةً لَئِنْ أَنْجَانَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ

اور چپکے چپکے، کہ اگر آپ ہم کو ان سے نجات دے دیں، تو ہم ضرور حق شناسی والوں

الشَّاكِرِينَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ

سے ہو جاویں۔ آپ کہہ دیجیے، کہ اللہ ہی تم کو اُن سے نجات دیتا ہے، اور ہر

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب		
٢ حرکتوں والی مد		

ع ٥ ١٣

ف۱ کتاب مبین یعنی لوح محفوظ یعنی اس میں ہر چیز جو قیامت تک ہونے والی ہے، لکھی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ بدون علم کے لکھنا ممکن نہیں ہے پس حاصل یہ ہوا کہ سب چیزیں اللہ تعالےٰ کے احاطۂ علمی میں ہیں۔ اور یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالےٰ کے تمام معلومات لوح محفوظ ہی میں منحصر ہیں۔ بلکہ ان کی تو کہیں انتہا ہی نہیں ؛

ف۲ روح انسانی منجملہ تین ارواح طیّبہ کے ہے ابن عباسؓ نے اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ میں اس کو نفس تمیز فرمایا ہے اور روح حیوانی کو جس کے نکلنے سے موت آجاتی ہے نفس حیوٰۃ فرمایا ہے۔ قرآن میں لفظ نفس دونوں کو شامل ہے۔ مناسب ہر مقام کے تفسیر کی جاوے گی ؛

ف۳ غرض موت نہیں ٹلتی ؛

ف۴ ظاہر آیت سے اس مقام پر تین قسم کے فرشتوں کا ذکر ہے۔ ایک اعمال لکھنے والے جن کا ذکر اس آیت میں ہے وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ دوسرے جان کی حفاظت کرنیوالے۔ جن مضرتوں سے حفاظت کرنے کا حکم ہو اور جب تک حکم ہو ان کا ذکر اس آیت میں ہے لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ الخ تیسرے جان نکالنے والے۔ اور ظاہر دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام ملک الموت کا ہے اسلئے علماء نے بنا بر بعض روایات مذکورہ روح المعانی کے کہا ہے کہ یہ اعوان ملک الموت کے ہیں۔ ملابستہ کی وجہ سے انکی طرف اسناد کر دیگئی۔ واللہ اعلم ؛

كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ

غم سے ۔ تم پھر بھی شرک کرنے لگتے ہو۔ ف۱ آپ کہیئے، کہ اس پر بھی وہی قادر ہے

عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ

کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے ف۲ یا تمہارے

مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّ يُذِيْقَ

پاؤں تلے سے، ف۳ یا کہ تم کو گروہ گروہ کرکے سب کو بھڑا دے، اور تمہارے

بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ

ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھا دے۔ آپ دیکھیئے تو سہی، ہم کس طرح دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان

لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ

کرتے ہیں، شاید وہ سمجھ جاویں۔ اور آپ کی قوم اس کی تکذیب کرتی ہے، حالانکہ وہ یقینی ہے۔

قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ز

آپ کہہ دیجئے کہ میں تم پر تعینات نہیں کیا گیا ہوں، ہر خبر کے وقوع کا ایک وقت ہے، اور

وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ

جلدی ہی تم کو معلوم ہو جائے گا۔ ف۴ اور جب تو اُن لوگوں کو دیکھے جو ہماری

يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا

آیات میں عیب جوئی کر رہے ہیں، تو اُن لوگوں سے کنارہ کش ہو جا۔ یہاں تک کہ وہ

فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ

کوئی اور بات میں لگ جائیں اور اگر تجھ کو شیطان بھلا دے ف۵

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾

تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھ

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ

اور جو لوگ احتیاط رکھتے ہیں اُن پر اُن کی باز پرس کا کوئی اثر نہ پہنچے گا، ف۶

شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾

ولیکن اُن کے ذمہ نصیحت کر دینا ہے، شاید وہ بھی احتیاط کرنے لگیں۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا

اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہ، جنہوں نے اپنے دین کو لہو ولعب بنا رکھا ہے

ف۱ غرض یہ کہ شدائد میں تمہارے اقرار سے توحید کا حق ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔ پھر انکار کب قابل التفات ہے؟

ف۲ جیسے پتھر، یا ہوا، یا بارش طوفانی۔

ف۳ جیسے زلزلہ یا غرق ہو جانا۔

ف۴ عذاب شامل ہے اخروی اور دنیوی کو جس میں جہاد بھی داخل ہے۔

ف۵ یعنی ایسی مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت یاد نہ رہے۔

ف۶ یعنی بضرورت وہاں جانے والے گنہگار نہ ہونگے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ

اور دنیوی زندگی نے اُن کو دھوکہ میں ڈال رکھا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ سے نصیحت بھی کرتا رہ

نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

تاکہ کوئی شخص اپنے کردار کے سبب اس طرح نہ پھنس جاوے، کہ کوئی غیر اللہ اُس کا نہ مددگار ہو اور

وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا

نہ سفارشی ہو اور یہ کیفیت ہو کہ اگر دنیا بھر کا معاوضہ بھی دے ڈالے، تب

يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ

بھی اس سے نہ لیا جاوے۔ یہ ایسے ہی ہیں، کہ اپنے کردار کے سبب پھنس گئے،

لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا

اُن کے لئے نہایت تیز (کھولتا ہُوا) پانی پینے کے لئے ہوگا، اور دردناک سزا ہوگی، اپنے کفر

يَكْفُرُوْنَ ۝٧٠ ع قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا

کے سبب ف۱ آپ کہہ دیجئے، کہ کیا ہم اللہ کے سوا ایسی چیز کی عبادت کریں کہ نہ وہ

وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓي اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ

ہم کو نفع پہنچاوے اور نہ وہ ہم کو نقصان پہنچاوے؟ اور کیا ہم اُلٹے پھر جاویں، بعد اس کے کہ ہم کو خدائے

كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ص

تعالیٰ نے ہدایت کردی ہے؟ جیسے کوئی شخص ہو کہ اسکو شیطانوں نے کہیں جنگل میں بے راہ کردیا ہو اور وہ بھٹکتا پھرتا ہو ف۲

لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى

اُس کے کچھ ساتھی بھی تھے، کہ وہ اُس کو ٹھیک راستہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ ہمارے پاس آ۔ آپ کہہ دیجئے

اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰي ۭ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٧١

کہ یقینی بات ہے کہ راہ راست وہ خاص اللہ ہی کی راہ ہے اور ہمکو یہ حکم ہوا ہے کہ ہم پورے مطیع ہو جاویں پروردگار عالم کے۔

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ الَّذِيْٓ

اور یہ کہ نماز کی پابندی کرو اور اس سے ڈرو۔ اور وہی ہے، جس کے پاس تم سب

اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٧٢ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

جمع کئے جاؤ گے۔ اور وہی ہے جس نے آسمانوں کو اور

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ڛ

زمین کو باقاعدہ پیدا کیا۔ اور جس وقت اللہ تعالیٰ اتنا کہہ دیگا کہ (حشر) تو ہوجا، بس وہ ہو پڑے گا

ف۱ بعض روایات میں آیا ہے کہ مشرکین نے مسلمانوں سے ترکِ اسلام کی درخواست بھی کی تھی۔ اگلی آیت میں اس کا جواب ہے اوپر ذکر تھا اور ذکر میں حکم تھا کہ مشرکین کو اسلام کیطرف بلاویں۔ یہاں انکے ترکِ اسلام کی طرف بلانے کا جواب ہے ۞

ع ٨ ١٠ ١٤

ف۲ تمثیل میں جو شیطانوں کا راہ بھلا دینا مذکور ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شیاطین اور خبیث جن سے بعض اوقات اس قسم کے تصرفات و افعال سرزد ہوسکتے ہیں ۞

الثلثة

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

قَوۡلُهُ الۡحَقُّ ؕ وَلَهُ الۡمُلۡكُ يَوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ ؕ

اس کا کہنا باثر ہے۔ اور جبکہ صُور میں پھونک ماری جائیگی۔ ساری حکومت خاص اُسی کی ہوگی

عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ ﴿۷۳﴾

وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا۔ اور وہی ہے بڑی حکمت والا پوری خبر رکھنے والا۔ ف۱

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ لِاَبِيۡهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصۡنَامًا

اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے، جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے فرمایا، کہ کیا تو بتوں کو معبود

اٰلِهَةً ۚ اِنِّىۡۤ اَرٰٮكَ وَقَوۡمَكَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۷۴﴾

قرار دیتا ہے؟ ف۲ بیشک میں تجھ کو اور تیری ساری قوم کو صریح غلطی میں دیکھتا ہوں۔

وَكَذٰلِكَ نُرِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ مَلَكُوۡتَ السَّمٰوٰتِ وَ

اور ہم نے ایسے ہی طور پر ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی مخلوقات دکھلائیں۔

الۡاَرۡضِ وَلِيَكُوۡنَ مِنَ الۡمُوۡقِنِيۡنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَنَّ

تاکہ وہ عارف ہو جاویں اور تاکہ کامل یقین کرنے والوں سے ہو جاویں۔ پھر جب رات کی تاریکی

عَلَيۡهِ الَّيۡلُ رَاٰ كَوۡكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّىۡ ۚ فَلَمَّاۤ

اُن پر چھاگئی، تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ میرا رب ہے۔ سو جب وہ غروب ہوگیا

اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الۡاٰفِلِيۡنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الۡقَمَرَ

تو آپ نے فرمایا کہ میں غروب ہو جانے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔ پھر جب چاند کو دیکھا چمکتا

بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّىۡ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَٮِٕنۡ لَّمۡ

ہوا۔ تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے۔ ف۳ سو جب وہ غروب ہوگیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر

يَهۡدِنِىۡ رَبِّىۡ لَاَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡقَوۡمِ الضَّآلِّيۡنَ ﴿۷۷﴾

مجھ کو میرا رب ہدایت نہ کرتا رہے۔ تو میں گمراہ لوگوں میں شامل ہو جاؤں۔

فَلَمَّا رَاَ الشَّمۡسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّىۡ هٰذَاۤ

پھر جب آفتاب کو دیکھا چمکتا ہوا ف۴ تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے یہ تو

اَكۡبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتۡ قَالَ يٰقَوۡمِ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ

سب میں بڑا ہے۔ سو جب وہ غروب ہوگیا، آپ نے فرمایا کہ اے قوم! بیشک میں تمہارے

مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّىۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِىَ لِلَّذِىۡ

شرک سے بیزار ہوں۔ ف۵ میں اپنا رخ اس کی طرف کرتا ہوں

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ اوپر شرک کا ابطال اور توحید کا اثبات مذکور تھا۔ آگے اسی مضمون کی تائید میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا قصّہ دعوت الی التّوحید کا بیان فرماتے ہیں اور بوجہ اسکے کہ اہلِ عرب ابراہیم علیہ السّلام کو مانتے تھے مضمون مذکور کی تائید میں زیادہ قوت ہو گئی۔ نیز اس قصہ میں مسئلۂ رسالت کی بھی تائید ہے کہ نبوّت کوئی امر مستغرب نہیں ہے۔ پہلے سے بھی انبیاء ہوتے آئے ہیں ؛

ف۲ ان آیات کی تفسیر سے پہلے چند امور ضروریہ کا لحاظ رکھنا تفسیر میں معینِ فہم ہوگا اوّل ابراہیم علیہ السّلام کی قوم کے احوال مذکورہ فی القرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بُت پرستی بھی کرتی تھی اور ستاروں کو بھی عالم میں متصرّف جانتی تھی پس وہ دو طور پر مُشرک تھی اعتقادِ اُلوہیتِ اصنام و رُبوبیّتِ کواکب۔ اسی واسطے ابراہیم علیہ السّلام کے مناظرات میں دونوں پر کلام ہے۔ دوّم ابراہیم علیہ السّلام ہوش سنبھالنے ہی کیوقت سے توحید کے عارف ومحقّق تھے۔ سوّم آپکی قوم خدا کی بھی قائل تھی یا نہیں۔ دونوں احتمال ہیں ؛

ف۳ یعنی آپ نے اپنی قوم سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ کہ تمہارے زعم کے موافق یہ میرا اور تمہارا رب ہے ؛

ف۴ چونکہ معظم معمورہ میں ۲ جس میں بابل وحلب بھی داخل ہے۔ جو کہ بقول مؤرخین موقع تھا اس گفتگو کا۔ ایک شب میں برتے رفتارِ معتاد کواکب کے ایسا نہیں ہوسکتا کہ ماہتاب کا طلوع اپنے

فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا

جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور میں شرک

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ

کرنے والوں سے نہیں ہوں اور اُن سے اُن کی قوم نے حجّت کرنا شروع کی۔ آپ نے

فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ

فرمایا کیا تم اللہ کے معاملہ میں مجھ سے حجّت کرتے ہو حالانکہ اس نے مجھ کو طریقہ بتلا دیا ہے۔ اور میں اُن چیزوں سے جن کو

بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْئًا ؕ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ

تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بناتے ہو نہیں ڈرتا۔ ہاں لیکن اگر میرا پروردگار ہی کوئی امر چاہے۔ میرا پروردگار ہر چیز کو اپنے علم میں

شَيْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ

گھیرے ہوئے ہے۔ [1] کیا تم پھر خیال نہیں کرتے؟ اور میں ان چیزوں سے کیسے

مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ

ڈروں، جن کو تم نے شریک بنایا ہے۔ حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی چیزوں

يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ

کو شریک ٹھیرایا ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ [2] سو ان دو جماعتوں میں سے اَمن کا زیادہ

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨١﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا

مستحق کون ہے؟ اگر تم خبر رکھتے ہو جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ

اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ

مخلوط نہیں کرتے، ایسوں ہی کے لئے امن ہے، اور وہی راہ پر

مُّهْتَدُوْنَ ﴿٨٢﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ

چل رہے ہیں اور یہ ہماری حجت تھی، وہ ہم نے ابراہیم کو اُن کی قوم کے مقابلہ

عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ

میں دی تھی۔ ہم جس کو چاہتے ہیں، مرتبوں میں بڑھا دیتے ہیں۔ بیشک آپ

رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٨٣﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ

کا رب بڑا علم والا بڑا حکمت والا ہے اور ہم نے اُن کو (ایک بیٹا) اسحٰق دیا

وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ

اور (ایک پوتا) یعقوب (دیا) ہر ایک کو (طریقِ حق کی) ہم نے ہدایت کی، اور (ابراہیم سے) پہلے زمانہ میں ہم نے

[1] غرض قدرت و علم دونوں اسی کے ساتھ مختص ہیں۔ اور تمہارے الٰہہ کو نہ قدرت ہے نہ علم ہے۔

[2] مطلب یہ کہ ڈرنا چاہیے تم کو۔ پھر مجھ کو الٹا ڈراتے ہو۔

وقف لازم

ع ۹ / ۲ / ۱۵

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَ

نوحؑ کو ہدایت کی' اور اُن (ابراہیمؑ) کی اولاد میں سے داؤدؑ کو، اور سلیمانؑ کو ، اور

اَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ

ایوبؑ کو ، اور یوسفؑ کو ، اور موسےٰؑ کو اور ہارونؑ کو (طریقِ حق کی ہدایت کی) اور اسی طرح ہم نیک

نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَ

کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ اور نیز زکریاؑ کو، اور یحییٰؑ کو، اور

عِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ

عیسےٰؑ کو، اور الیاسؑ کو' (اور یہ) سب (حضرات) پورے شائستہ لوگوں میں تھے۔ اور نیز

اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا

(ہم نے طریقِ حق کی ہدایت کی) اسمٰعیلؑ کو اور یسعؑ کو، اور یونسؑ کو ، اور لوطؑ کو ، اور (ان میں سے)

فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ

ہر ایک کو (اُن زمانوں کے) تمام جہان والوں پر (نبوت سے) ہم نے فضیلت دی۔ اور نیز اُن کے کچھ باپ دادوں کو' اور

ذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ

کچھ اولاد کو ، اور کچھ بھائیوں کو (طریقِ حق کی ہم نے ہدایت کی) اور ہم نے اُن (سب) کو مقبول بنایا ، اور ہم نے

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٨٧﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ

ان (سب) کو راہِ راست کی ہدایت کی؛ اللہ کی ہدایت' وہ یہی (دین) ہے' اپنے

يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ

بندوں میں سے جس کو چاہے' اس کی ہدایت کرتا ہے اور اگر فرضاً یہ حضرات بھی شرک

اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٨﴾

کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کیا کرتے تھے' ان سے سب اکارت ہو جاتے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَ

یہ ایسے تھے کہ ہم نے اُن (کے مجموعہ) کو کتاب (آسمانی) اور حکمت (کے علوم) اور نبوت

النُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا

عطا کی تھی' سو اگر یہ لوگ نبوت کا انکار کریں' تو ہم نے اس کے لئے ایسے بہت

بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

لوگ مقرر کر دیئے ہیں جو اس کے منکر نہیں ہیں یہ حضرات ایسے تھے

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ
جن کو اللہ تعالیٰ نے (صبر کی) ہدایت کی تھی سو آپ بھی ان ہی کے طریقہ پر چلئے ۔ آپ کہہ دیجئے

عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝٩٠ ع
کہ میں تم سے اس (تبلیغ قرآن) پر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا ۔ یہ (قرآن) تو صرف تمام جہان والوں کے واسطے ایک نصیحت ہے ف۱

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ
اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسی قدر پہچاننا واجب تھی، ویسی قدر نہ پہچانی، جبکہ یوں کہہ دیا، کہ اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ
کسی بشر پر کوئی چیز بھی نازل نہیں کی ۔ ف۲ آپ یہ کہئے کہ وہ کتاب کس نے نازل

الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى
کی ہے ؟ جس کو موسیٰ لائے تھے جس کی یہ کیفیت ہے کہ وہ نور ہے اور لوگوں کے

لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَ
لئے وہ ہدایت ہے جس کو تم نے متفرق اوراق میں رکھ چھوڑا ہے جن کو ظاہر کر دیتے ہو اور

تُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا
بہت سی باتوں کو چھپاتے ہو، ف۳ اور تم کو بہت سی ایسی باتیں تعلیم کی گئیں، جن کو

اَنْتُمْ وَلَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ
نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے بڑے ۔ ف۴ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے، پھر ان کو

خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ۝٩١ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ
انکے مشغلہ میں بیہودگی کے ساتھ لگا رہنے دیجئے ۔ اور یہ بھی ایسی ہی کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے

مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ
جو بڑی برکت والی ہے، اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، اور تاکہ آپ مکہ والوں کو

اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ
اور آس پاس والوں کو ڈراویں ۔ اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں،

بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ
ایسے لوگ اس پر ایمان لے آتے ہیں، اور وہ اپنی نماز پر مداومت

یُحَافِظُوْنَ ۝٩٢ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى
رکھتے ہیں ۔ اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا ، جو اللہ تعالیٰ پر

ف۱ اوپر توحید کا مضمون مقصوداً مذکور تھا ۔ گو ضمناً مسئلہ رسالت کی بھی تائید تھی ۔ آگے مسئلہ رسالت کا مقصوداً ذکر ہے ۔ اور سبب اسکے نزول کا یہ ہوا تھا کہ ایک یہودی جس کا نام مالک بن الصیف تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ اور کچھ مذہبی گفتگو ہونے لگی ۔ تو جوش میں آ کر اس قدر مبالغہ کیا کہ کہنے لگا کہ کسی بشر پر اللہ تعالیٰ نے کوئی کتاب نازل نہیں کی ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہود نے کہا کہ واللہ ! آسمان سے کوئی کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں کی ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ⁂

ع ۱۰ ۸ ۱۶

ف۲ یہ کہنا ناقدرشناسی اس لئے ہے کہ اس سے مسئلہ نبوت کا انکار لازم آتا ہے اور نبوت کا منکر اللہ تعالیٰ کی تکذیب کرتا ہے اور تصدیقِ حق واجب ہے پس اس میں قدرشناسی واجب میں اخلال ہوا ⁂

ف۳ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ سے ظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر مضمون کے اوراق جُدا کر رکھے تھے ۔ اور بعض کا ایسا کر لینا تعجب نہیں اور اگر قراطس سے مراد ذات القراطیس مجازاً لیا جاوے تو معنیٰ یہ ہو سکتے ہیں کہ اپنے ذہن میں توراۃ کے مختلف حصے تجویز کر رکھے تھے ۔ جن میں بعض مضامین کو مثلاً نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح چھپا لئے تھے کہ اس کی اوراق باطنی کر دیتے تھے ۔ واللہ اعلم ⁂ ف۴ مطلب یہ ہے کہ جس توریت کی یہ حالت ہے کہ اس کو اولاً تو تم ماننے ہو ۔ دوسرے جو کہ وہ نور و ہدیٰ ہے ۔ تیسرے بکثرت تمہارے استعمال میں ہے گو وہ استعمال شرمناک ہے لیکن اسکی وجہ سے گنجائش انکار کی تو نہیں رہی ۔ چوتھے تمہارے حق میں وہ بڑی نعمت اور منت کی چیز ہے ۔ اسی کی بدولت عالم بنے بیٹھے ہو اس حیثیت سے بھی اس میں گنجائش انکار نہیں ۔ یہ بتاؤ کہ اسکو کس نے نازل کیا ہے ⁂

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ

جھوٹ تہمت لگائے، یا یوں کہے، کہ مجھ پر وحی آتی ہے، حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں

شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ

آئی، اور جو شخص کہ یوں کہے، کہ جیسا کلام اللہ تعالٰی نے نازل کیا ہے

اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ

اسی طرح کا میں بھی لاتا ہوں اور اگر آپ اُس وقت دیکھیں جبکہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں

الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا

ہوں گے، اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے، ہاں اپنی

اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ

جانیں نکالو۔ آج تم کو ذلت کی سزا دی جاوے گی، اس سبب سے،

بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ

کہ تم اللہ تعالٰی کے ذمہ جھوٹی باتیں بکتے تھے اور تم اللہ تعالٰی

عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى

کی آیات سے تکبر کرتے تھے اور تم ہمارے پاس تنہا تنہا آ گئے،

كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ

جس طرح ہم نے اول بار تم کو پیدا کیا تھا، اور جو کچھ ہم نے تم کو دیا تھا، اس کو

وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ

اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے اور ہم تو تمہارے ہمراہ تمہارے اُن شفاعت کرنیوالوں کو نہیں دیکھتے،

زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ

جن کی نسبت تم دعوے رکھتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ میں شریک ہیں۔ واقعی تمہارے آپس میں تو قطع

بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ ع

تعلق ہو گیا، اور وہ تمہارا دعوے سب تم سے گیا گزرا ہوا۔ ف۱

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

بیشک اللہ تعالٰی پھاڑنے والا ہے دانہ کو اور گٹھلیوں کو۔ ف۲ وہ جاندار (چیز) کو بے جان (چیز)

الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى

سے نکال لاتا ہے (جیسے نطفہ سے آدمی پیدا ہوتا ہے) اور وہ بیجان (چیز) کو جاندار (چیز) سے نکالنے والا ہی (جیسے آدمی کے

ف۱ اوپر مسئلہ رسالت کی تحقیق مع اسکے متعلقات کے تھی اور اس سے اوپر مسئلہ توحید مذکور تھا۔ آگے پھر توحید کی طرف عود ہے۔ اور اسکے ساتھ چونکہ استدلال میں اپنی نعمتوں کا ذکر ہے اپنے منعم ہونے کا بھی بیان ہے تاکہ شرک کا قبح طبعی بھی ظاہر ہو جاوے۔

ف۲ یعنی زمین میں دبانے کے بعد جو دانہ یا گٹھلی پھوٹتی ہے تو یہ اللہ ہی کا کام ہے۔

ع ۱۱ / ۱۷

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ

بدن سے لطف ظاہر ہوتا ہے) اللہ یہ ہے (جس کی ایسی قدرت ہے) سو تم کہاں اُلٹے چلے جا رہے ہو؟ وہ صبح کا نکالنے

سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ

والا ہے' اور اس نے رات راحت کی چیز بنائی ہے اور سورج اور چاند (کی رفتار) کو حساب سے رکھا ہے ف۱ یہ ٹھہرائی ہوئی بات ہے

الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ

ایسی ذات کی جو کہ قادر ہے' بڑے علم والا ہے۔ اور وہ (اللہ) ایسا ہے' جس نے تمہارے (فائدہ کے) لئے ستارُں

لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا

کو پیدا کیا تاکہ تم انکے ذریعہ سے اندھیروں میں' خشکی میں بھی' اور دریا میں بھی' راستہ معلوم کر سکو' بیشک ہم نے دلائل

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ

خوب کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں' اُن لوگوں کیلئے جو خبر رکھتے ہیں۔ اور وہ اللہ ایسا ہے' جس نے تم (سب) کو (اصل میں)

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا

ایک شخص سے پیدا کیا' پھر ایک جگہ زیادہ رہنے کی ہے' اور ایک جگہ چندے رہنے کی' بیشک ہم نے دلائل

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ

خوب کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں' ان لوگوں کیلئے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ اور وہ ایسا ہے' جس نے آسمان کی طرف

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ

سے پانی برسایا' پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کے نباتات کو نکالا' پھر ہم نے

فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ

اس سے سبز شاخ نکالی' کہ اس سے ہم اوپر تلے دانے چڑھے ہوئے نکالتے ہیں۔

وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّ جَنّٰتٍ

اور کھجور کے درختوں سے یعنی اُن کے گپھے میں سے' خوشے ہیں' جو (مارے بوجھ کے) نیچے کو لٹکے جاتے ہیں' اور اسی

مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ الزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّ

پانی سے ہم نے) انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار (کے درخت پیدا کئے) جو کہ ایک دوسرے سے

غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَ

ملتے جلتے ہوتے ہیں' اور ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں ہوتے (ذرا) ہر ایک کے پھل کو تو دیکھو جب وہ

يَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾

پھلتا ہے اور (پھر) اس کے پکنے کو دیکھو ف۲ ان میں بھی دلائل (توحید کے موجود) ہیں' ان لوگوں کیلئے جو ایمان (لانے) کی فکر رکھتے ہیں ف۳

ف۱
یعنی ان کی رفتار منضبط ہے' جس سے اوقات کے انضباط میں سہولت ہو۔

ف۲
ان مضامین میں ایک عجیب ترتیب مرعی ہے۔ وہ یہ کہ یہاں تین قسم کی کائنات مذکور ہیں۔ سفلیات۔ علویات۔ کائنات جو۔ اور شروع کیا سفلیات سے۔ کہ وہ ہم سے اقرب ہیں۔ اور پھر اس کے حصے کئے۔ ایک بیان نباتات۔ دوم بیان النفس۔ پھر کائنات جو کو ذکر کیا۔ صبح و لیل۔ پھر علویات کو ذکر کیا۔ شمس و قمر و نجوم۔ پھر چونکہ سفلیات کا زیادہ مشاہدہ ہوتا ہے۔ اس کو مکرر لا کر اس پر ختم فرمایا۔ مگر پہلے وہ اجمالاً مذکور تھے۔ اب تفصیل سے مذکور کئے گئے لیکن تفصیل کی ترتیب میں اجمال کی ترتیب کا عکس کر دیا گیا۔ کہ بیان النفس کو مقدم کیا اور بیان نباتات کو مؤخر۔

ف۳
اوپر دلائلِ توحید کا ذکر تھا آگے تصریحاً توحید کا اثبات اور شرک کا ابطال ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا

اور لوگوں نے شیاطین کو اللہ کا شریک قرار دے رکھا ہے، حالانکہ ان لوگوں کو خدا نے پیدا کیا ہے اور ان لوگوں

لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى

نے اللہ کے حق میں بیٹے اور بیٹیاں محض بلاسند تراش رکھی ہیں[1] وہ پاک اور برتر ہے ان باتوں سے جن کو یہ لوگ

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

بیان کرتے ہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔

اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَ

اللہ کے اولاد کہاں ہو سکتی ہے؟ حالانکہ اس کے کوئی بی بی تو ہے نہیں، اور

خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكُمُ

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ یہ ہے اللہ

اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

تمہارا رب اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے تو تم لوگ اس

فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٠٢﴾

کی عبادت کرو۔ اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے۔[2]

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ

اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی۔ اور وہ سب نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے۔

وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٠٣﴾ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ

اور وہی بڑا باریک بین باخبر ہے اب بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب

مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ

سے حق بینی کے ذرائع پہنچ چکے ہیں، سو جو شخص دیکھ لے گا وہ اپنا فائدہ کرے گا۔ اور جو شخص اندھا رہے گا

فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٤﴾ وَكَذٰلِكَ

وہ اپنا نقصان کرے گا۔ اور میں تمہارا نگران نہیں ہوں۔ اور ہم اس طور پر دلائل

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ

کو مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں تاکہ آپ سب کو پہنچا دیں اور تاکہ یہ یوں کہیں کہ آپ نے کسی سے پڑھ لیا ہے اور

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ

تاکہ ہم اس کو دانشمندوں کیلئے خوب ظاہر کر دیں۔ آپ خود اس طریق پر چلتے رہیے، جس کی وحی آپ کے رب کی طرف

ع ١٢/٦ ١٨

[1] جیسے نصاریٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو اور بعض یہود حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور مشرکین عرب فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے۔

[2] غرض خالق بھی وہی علیم بھی وہی۔ وکیل بھی وہی۔ اور یہ سب امور مقتضی ہیں کہ معبود بھی وہی ہو۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

رَّبِّكَ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ

سے آپ کے پاس آئی ہے، اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، اور مشرکین کی طرف خیال

الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٦﴾ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ مَآ أَشْرَكُوا ۗ وَمَا

نہ کیجیے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو یہ شرک نہ کرتے، اور ہم نے

جَعَلْنَٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم

آپ کو اُن کا نگراں نہیں بنایا۔ اور نہ آپ ان پر

بِوَكِيلٍ ﴿١٠٧﴾ وَلَا تَسُبُّوا ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن

مختار ہیں۔ ف۱ اور دشنام مت دو اُن کو جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ

دُونِ ٱللَّهِ فَيَسُبُّوا ٱللَّهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ

کر عبادت کرتے ہیں، کیونکہ پھر وہ براہ جہل حد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرینگے

كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ

ہم نے اسی طرح ہر طریقہ والوں کو اُن کا عمل مرغوب بنا رکھا ہے۔ ف۲ پھر اپنے رب

إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا

ہی کے پاس اُن کو جانا ہے، سو وہ اُن کو جتلا دے گا، جو کچھ بھی وہ کیا

يَعْمَلُونَ ﴿١٠٨﴾ وَأَقْسَمُوا بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ

کرتے تھے ف۳ اور ان (منکر لوگوں) نے قسموں میں بڑا زور لگا کر اللہ کی قسم کھائی

لَئِن جَآءَتْهُمْ ءَايَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ

کہ اگر اُن کے (یعنی ہمارے) پاس کوئی نشانی آجاوے تو وہ (یعنی ہم) ضرور ہی اس پر ایمان لے آویں گے۔ آپ

إِنَّمَا ٱلْءَايَٰتُ عِندَ ٱللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ

(جواب میں) کہہ دیجیے کہ نشان سب خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں اور تم کو اس کی کیا خبر (بلکہ ہم کو خبر ہے)،

أَنَّهَآ إِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٩﴾ وَنُقَلِّبُ

کہ وہ نشان جس وقت آجاویں گے، یہ لوگ جب بھی ایمان نہ لاویں گے۔ اور ہم بھی اُن کے دلوں کو

أَفْـِٔدَتَهُمْ وَأَبْصَٰرَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِۦٓ أَوَّلَ

اور ان کی نگاہوں کو پھیر دیں گے، ف۴ جیسا یہ لوگ اس پر پہلی دفعہ ایمان نہیں لائے

مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِى طُغْيَٰنِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١٠﴾ ع

اور ہم ان کو ان کی سرکشی میں حیران رہنے دیں گے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ اوپر کے مضامین میں طریقِ مشرکین کا ابطال اور نیز مضامین مذکورہ کیساتھ اس کی تبلیغ کا امر بھی کیا گیا ہے۔ آگے مشرکین کے معبوداتِ باطلہ کو سبّ و شتم کرنے سے مسلمانوں کو ممانعت فرما کر تبلیغِ دین کے حدود قائم کرتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ غیر قوم سے مناظرہ کرنا تو جزوِ تبلیغ ہے لیکن دشنامی اور دلخراش الفاظ ان کے معظمین کے حق میں کہنا ممنوع لغیرہٖ ہے کہ وہ ہمارے معبود یا رُسل و معظمین کی شان میں گستاخی کرینگے تو گویا اسکے باعث ہم ہوئے؛

ف۲ یعنی ایسے اسباب جمع ہو جاتے ہیں کہ ہر ایک کو اپنا طریقہ پسند ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ عالم اصل میں ابتلاء کا ہے پس اس میں سزا ضرور نہیں؛

ف۳ بُتوں کو بُرا کہنا فی نفسہٖ امر مباح ہے۔ مگر جب وہ ذریعہ بن جاوے ایک امر حرام یعنی گستاخی بجناب باریتعالیٰ کا تو وہ بھی منہی عنہ اور قبیح ہو جاوے گا۔ اس سے ایک قاعدہ شرعیہ ثابت ہوا کہ مباح جب حرام کا سبب بن جاوے۔ تو وہ حرام ہو جاتا ہے۔ اور قرآن مجید کی بعض آیات میں جو معبودانِ باطلہ کی تحقیر مذکور ہے وہ بقصدِ سبّ و شتم نہیں بلکہ مناظرہ میں بطور تحقیق مطلوب و استدلال والزام خصم کے

ع ۱۳ / ۱۰ / ۱۹

۴ ہے۔ جو مناظرات میں مستعمل ہے اور قرآن سے مخاطب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ تحقیق مقصود ہے یا تحقیر۔ اوّل جائز ہے دوسرا ناجائز؛ ف۴ یہ شبہ نہ کیا جاوے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے ان کو خراب کر دیا۔ پھر مؤاخذہ والزام کیا۔ اس تقلیب کا سبب ان کا اعراض ہے۔ یہ نہیں کہ ان کے قلوب حق کی طرف پہلے سے متوجہ ہوں۔ اور پھر تقلیب واقع ہو حاشا وکلا۔ بلکہ توجہ کے ساتھ تو وعدہ ہے کہ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا؛

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ

اور اگر ہم اُن کے پاس فرشتوں کو بھیج دیتے اور اُن سے مُردے باتیں

الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَیْءٍ قُبُلًا

کرنے لگتے اور ہم تمام موجودات (غیبیہ) کو اُن کے پاس اُن کی آنکھوں کے روبرو

مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ

لاکر جمع کر دیتے، تب بھی یہ لوگ ایمان نہ لاتے، ہاں اگر خدا ہی چاہے، تو اور

اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا

بات ہے لیکن ان میں زیادہ لوگ جہالت کی باتیں کرتے ہیں وا اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے

لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ

دشمن بہت سے شیطان پیدا کئے تھے کچھ آدمی اور کچھ

الْجِنِّ يُوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ

جنّ، جن میں سے بعضے دوسرے بعضوں کو چکنی چپڑی باتوں کا وسوسہ

الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ

ڈالتے رہتے تھے تاکہ اُن کو دھوکہ میں ڈال دیں۔ اور اگر اللہ تعالےٰ چاہتا تو یہ ایسے کام نہ کر سکتے، سو ان

فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ

لوگوں کو، اور جو کچھ یہ افترا پردازی کر رہے ہیں اس کو آپ رہنے دیجئے۔ اور تاکہ اُس کی طرف اُن لوگوں

اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ

کے قلوب مائل ہو جاویں، جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور تاکہ اس کو

لِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

پسند کرلیں، اور تاکہ مرتکب ہو جاویں اُن اُمور کے جن کے وہ مرتکب ہوتے تھے۔

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِیْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِیْٓ

تو کیا اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کرنے والے کو تلاش کروں؟ حالانکہ وہ ایسا ہے کہ

اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ

اُس نے ایک کتاب کامل تمہارے پاس بھیج دی ہے، اس کی حالت یہ ہے کہ اس کے مضامین خوب صاف صاف بیان

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ

کئے گئے ہیں، اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ اس بات کو یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ یہ (قرآن) آپ کے

الجزء ٨ ولو اننا ٨ (٨)

وا

لِيُؤْمِنُنَّ بِهَا میں کفّار کے قول کی نقل ہے اور اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ میں ان کا جواب ہے اور وَمَا يُشْعِرُكُمْ سے آخر تک مسلمانوں کو فہمائش اور خطاب ہے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ رسول مدّعیٔ نبوّت ہیں اور آیاتِ خارقہ اس دعوے کی دلیل ہے اور مدّعی کے ذمّہ حسب قضیہ عقلیہ مطلق دلیل کا قائم کرنا ضروری ہے تعیین کسی خاص دلیل کی ضروری نہیں۔ اسلئے ان منکرین کو آیات جدیدہ کے طلب کا کوئی حق نہ تھا۔ ہاں دلائل قائم کردہ پر جرح وقدح کریں تو اسکا جواب اصالۃً یا نیابۃً مدّعی کے ذمّہ ہے جس کیلئے ہر مدّعی حقانیت اسلام اب بھی آمادہ ہے ؛

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب		
۲ حرکتوں والی مد		

مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١١٤﴾
رب کی طرف سے واقعیت کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ سو آپ شبہ کرنے والوں میں نہ ہوں۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَّا
اور آپ کے رب کا کلام واقعیت اور اعتدال کے اعتبار سے کامل ہے اس کے کلام

مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١١٥﴾
کا کوئی بدلنے والا نہیں۔ اور وہ خوب سن رہے ہیں، خوب جان رہے ہیں،

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ
اور دنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ اُن کا کہنا ماننے لگیں، تو وہ آپ کو اللہ

عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ
کی راہ سے بے راہ کر دیں۔ ف۱ وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور

وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾ إِنَّ رَبَّكَ
بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں۔ ف۲ بالیقین آپ کا رب اُن کو

هُوَ أَعْلَمُ مَن يَضِلُّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ
خوب جانتا ہے، جو اس کی راہ سے بے راہ ہو جاتا ہے، اور وہ اُن کو

أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١١٧﴾ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ
بھی خوب جانتا ہے، جو اُس کی راہ پر چلتے ہیں سو جس جانور پر اللہ کا نام لیا

اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ وَمَا
جائے، اس میں سے کھاؤ ف۳ اگر تم اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہو۔ ف۴ اور تم کو

لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ
کون امر اس کا باعث ہو سکتا ہے، کہ تم ایسے جانوروں میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ
حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب جانوروں کی تفصیل بتلا دی ہے، جن کو تم پر حرام کیا ہے، مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت

إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم
پڑ جاوے تو حلال ہے، اور یہ یقینی بات ہے کہ بہت سے آدمی اپنے غلط خیالات پر بلا کسی سند کے

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ﴿١١٩﴾
گمراہ کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ حد سے نکل جانے والوں کو خوب جانتا ہے

ف۱ لَا تَكُونَنَّ اور اِن تُطِعْ میں جو اسناد فعل کی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم کیطرف کی گئی ہے اس سے سنانا اوروں کو منظور ہے۔ آپ کی طرف اسناد کرنے سے مبالغہ ہو گیا کہ جب آپ کو باوجود عدم احتمال امتراء و اطاعت ایسا کہا گیا تو دوسروں کی کیا ہستی ہے جیسا کا تبتغی میں بھی ظاہراً اسناد آپ کی طرف سے اور مقصود تبتغون ہے۔ جس کا مبنی مناظرہ میں ملاطفت ہے۔ جو کہ انفع فی الدعوت ہے۔

ف۲ یعنی عقائد میں وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور اقوال میں بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں۔

ف۳ اوپر وَاِن تُطِعْ الخ میں اہل ضلال کے اتباع سے مطلقاً منع فرمایا تھا۔ اب بالتفصیل ایک واقعہ کے ایک خاص امر میں اتباع کرنے سے منع فرماتے ہیں۔ وہ خاص امر مذبوح و غیر مذبوح کی حلت و حرمت ہے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ کفار نے مسلمانوں کو یہ شبہ ڈالنا چاہا کہ اللہ کے مارے ہوئے جانور کو تو کھاتے نہیں ہو اور اپنے مارے ہوئے یعنی ذبیحہ کو کھاتے ہو۔ بعض مسلمانوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ شبہ نقل کیا اس پر یہ آیتیں لَمُشْرِكُونَ تک نازل ہوئیں

ف۴ کیونکہ حلال کو حرام جاننا خلاف ایمان ہے۔

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ
تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)	قلقلہ	

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور تم ظاہری گناہ کو بھی چھوڑ دو ، اور باطنی گناہ کو بھی چھوڑ دو ۔ بلاشبہ جو لوگ گناہ کر رہے

يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿١٢٠﴾

ہیں، اُن کو اُن کے کئے کی عنقریب سزا ملے گی ۔

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ ، جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو ، اور یہ

وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ

امر بے حکمی ہے ۔ ف۱ اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں

اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ

کو تعلیم کر رہے ہیں، تاکہ یہ تم سے (بیکار) جدال کریں ۔ اور اگر تم (خدانخواستہ) ان لوگوں

اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿١٢١﴾ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا

کی اطاعت (عقائد و افعال میں) کرنے لگو تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ ۔ ف۲ ایسا شخص جو کہ پہلے مردہ تھا ، ف۳

فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ

پھر ہم نے اس کو زندہ بنا دیا ، ف۴ اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور دے دیا ، کہ وہ اس کو لئے ہوئے آدمیوں

فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ

میں چلتا پھرتا ہے ف۵ کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے ، جس کی حالت یہ ہو کہ وہ تاریکیوں میں ہے ، اُن سے

بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا

نکلنے ہی نہیں پاتا ۔ اسی طرح کافروں کو اُن کے اعمال مستحسن معلوم

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ

ہوا کرتے ہیں ۔ ف۶ اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں وہاں

كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ

کے رئیسوں ہی کو جرائم کا مرتکب بنایا ، تاکہ وہ لوگ وہاں شرارتیں کیا کریں ۔ ف۷

وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾

اور وہ لوگ اپنے ہی ساتھ شرارت کر رہے ہیں ، ف۸ اور اُن کو ذرا خبر نہیں ۔

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ

اور جب اُن کو کوئی آیت پہنچتی ہے ، تو یوں کہتے ہیں ، کہ ہم ہرگز ایمان نہ لاویں گے

ف۱ یعنی مالم یذکر اسم اللہ علیہ کا کھانا بے حکمی ہے +

ف۲ یعنی ان کی اطاعت ایسی بری چیز ہے ۔ اس لئے اسکے مقدمات یعنی التفات سے بھی بچنا چاہئے ؛

ف۳ یعنی گمراہ تھا +

ف۴ یعنی مسلمان بنا دیا +

ع ۱۴ / ۱۱

ف۵ یعنی ایمان دے دیا جو ہر وقت اسکے ساتھ رہتا ہے جس سے وہ سب مضرتوں سے مثل گمراہی وغیرہ محفوظ و مامون بے فکر پھرتا ہے +

ف۶ چنانچہ اسی وجہ سے یہ کفار مکہ جو آپ سے مہمل فرمائشیں اور شبہات و مجادلات پیش کرتے رہتے ہیں اپنے کفر کو مستحسن ہی سمجھ کر اس پر مصر ہیں +

ف۷ جن سے ان کا مستحق سزا ہونا خوب ثابت ہو جائے ؛

ف۸ کیونکہ اس کا وبال تو خود انہیں کو بھگتنا پڑے گا ؛

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘؔ اَللّٰهُ
جب تک کہ ہم کو بھی ایسی ہی چیز نہ دی جاوے جو اللہ کے رسولوں کو دی جاتی ہے، ف۱ اس

اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ
موقع کو تو خدا ہی خوب جانتا ہے، جہاں اپنا پیغام بھیجتا ہے۔ عنقریب اُن لوگوں کو جنہوں نے

الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ
یہ جُرم کیا ہے خدا کے پاس پہنچ کر ذلت پہنچے گی، اور سزائے سخت اُن

شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ يُّرِدِ
کی شرارتوں کے مقابلہ میں۔ سو جس شخص کو اللہ تعالےٰ

اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ
رستہ پر ڈالنا چاہتے ہیں اس کے سینہ کو ف۲ اسلام کے لئے کشادہ کر دیتے ہیں

وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ
اور جس کو بے راہ رکھنا چاہتے ہیں، اس کے سینہ کو تنگ (اور) بہت تنگ

ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى السَّمَآءِ ؕ
کر دیتے ہیں، جیسے کوئی آسمان پر چڑھتا ہے۔ ف۳

كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ
اسی طرح اللہ تعالےٰ ایمان نہ لانے والوں پر پھٹکار ڈالتا

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ
ہے۔ اور یہی تیرے رب کا سیدھا رستہ ہے ف۴

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾
ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کیواسطے ان آیتوں کو صاف صاف بیان کر دیا۔ ف۵

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ
ان لوگوں کے واسطے اُن کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے، اور اللہ تعالےٰ ان سے محبت رکھتا

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ
ہے، اُن کے اعمال کی وجہ سے۔ اور جس روز اللہ تعالےٰ تمام خلائق کو

جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ
جمع کریں گے، اے جماعت جنات کی تم نے انسانوں (کے گمراہ کرنے) میں بڑا

وقف لازم
وقف منزل

ف۱ اس قول کا جرم عظیم ہونا ظاہر ہے کہ تکذیب اور عناد اور استکبار اور گستاخی سب کا جامع ہے۔

ف۲ یعنی قلب کو۔

ف۳ یعنی چڑھنا چاہتا ہو اور چڑھا نہیں جاتا اور جی تنگ ہوتا ہے اور مصیبت کا سامنا ہوتا ہے۔

ف۴ یعنی اسلام۔

ف۵ تاکہ وہ اس کے اعجاز سے اس کی تصدیق کریں۔ اور پھر اسکے مضامین پر عمل کر کے نجات حاصل کریں، یہی تصدیق و عمل صراط مستقیم کا حاصل ہے۔ بخلاف انکے جنکو نصیحت حاصل کرنے کی فکر ہی نہیں۔ انکے واسطے نہ یہ کافی، نہ دوسرے دلائل کافی۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مِّنَ الْاِنْسِ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا

جو انسان اُن کے ساتھ تعلق رکھنے والے تھے، وہ (اقراراً) کہیں گے کہ ... حصہ ... لیا۔

اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا

اے ہمارے پروردگار! ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ حاصل کیا تھا اور ہم اپنی اس معیّن میعاد تک آپہنچے جو

الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ

آپ نے ہمارے لئے مُعیّن فرمائی (یعنی قیامت)۔ اللہ تعالیٰ (سب کفّار جنّ وانس سے) فرمائیں گے کہ تم سب کا

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

ٹھکانا دوزخ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہو گے، ہاں اگر خدا ہی کو منظور ہو تو دوسری بات ہے بیشک آپ کا رب بڑی

حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ

حکمت والا بڑا علم والا ہے۔ ف۱ اور اسی طرح ہم بعض کفّار کو بعض کے قریب رکھیں گے،

بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ

اُن کے اعمال کے سبب۔ اے جماعتِ جنّات اور

وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ

انسانوں کی! کیا تمہارے پاس تم ہی میں کے پیغمبر نہیں آئے تھے؟ جو

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

تم سے میرے احکام بیان کیا کرتے تھے، اور تم کو اس آج کے دن کی خبر دیا کرتے

هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ

تھے، وہ سب عرض کریں گے کہ ہم اپنے اوپر (جُرم کا) اِقرار کرتے ہیں اور اُن کو دنیوی

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

زندگانی نے بھول میں ڈال رکھا ہے، اور یہ لوگ مُقِرّ ہوں گے

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ

کہ وہ کافر تھے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کا ربّ کسی

رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

بستی والوں کو کفر کے سبب ایسی حالت میں ہلاک نہیں کرتا کہ اس بستی کے رہنے والے بے خبر ہوں ف۲

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ

اور ہر ایک کے لئے درجے ملیں گے اُن کے اعمال کے سبب، اور آپ کا ربّ اُن کے

ف۱ علم سے سب کے جرائم معلوم کرتا ہے۔ اور حکمت سے مناسب سزا دیتا ہے:

۱۵ ع ۸ ۲

ف۲ اسلئے رسولوں کو بھیجتے ہیں تاکہ ان کو جرائم کی اطلاع ہو جاوے۔ پھر جس کو عذاب ہو استحقاق کیوجہ سے ہو:

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد
اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٢﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ

اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔ اور آپ کا رب بالکل غنی ہے

ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ

رحمت والا ہے۔ ف۱ اگر وہ چاہے تو تم سب کو اٹھالیوے، اور تمہارے بعد

مِن بَعْدِكُم مَّا يَشَاءُ كَمَا أَنشَأَكُم مِّن

جس کو چاہے تمہاری جگہ آباد کردے، جیسا تم کو ایک دوسری قوم کی نسل

ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ ﴿١٣٣﴾ إِنَّ مَا تُوعَدُونَ

سے پیدا کیا ہے۔ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، وہ

لَآتٍ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿١٣٤﴾ قُلْ يَا قَوْمِ

بیشک آنے والی چیز ہے ف۲ اور تم عاجز نہیں کرسکتے، آپ یہ فرمادیجئے کہ اے میری قوم

اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ

تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو۔ میں بھی عمل کررہا ہوں، سو اب جلدی تم

تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ إِنَّهُ

کو معلوم ہوا جاتا ہے، کہ اس عالم کا انجام کار کس کے لئے نافع ہوگا، یہ یقینی بات

لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿١٣٥﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ

ہے کہ حق تلفی کرنے والوں کو کبھی فلاح نہ ہوگی۔ ف۳ اور اللہ تعالیٰ نے جو کھیتی اور مواشی پیدا

مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا

کیے ہیں، ان لوگوں نے ان میں سے کچھ حصہ اللہ کا مقرر کیا، اور بزعم خود کہتے ہیں

لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ

کہ یہ تو اللہ کا ہے، اور یہ ہمارے معبودوں کا ہے، پھر جو چیز ان کے معبودوں

لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ

کی ہوتی ہے، وہ تو اللہ کی طرف نہیں پہنچتی، اور جو چیز اللہ کی ہوتی

لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا

ہے، وہ ان کے معبودوں کی طرف پہنچ جاتی ہے، ف۴ انہوں نے کیا

يَحْكُمُونَ ﴿١٣٦﴾ وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ

بری تجویز نکال رکھی ہے۔ اور اسی طرح بہت سے مشرکین کے خیال میں ان کے

ف۱ وہ رسولوں کو کچھ اس لئے نہیں بھیجتا کہ نعوذ باللہ وہ محتاج عبادت ہے۔ وہ تو بالکل غنی ہے۔ بلکہ اس لئے بھیجتا ہے کہ وہ رحمت والا بھی ہے اپنی رحمت سے رسولوں کو بھیجا تاکہ انکے ذریعہ سے لوگوں کو منافع ومضار معلوم ہوجاتیں پھر منافع سے منتفع اور مضار سے محفوظ رہیں۔ اس میں بندوں ہی کا نفع ہے۔

ف۲ یعنی قیامت وعذاب۔

ف۳ اوپر مشرکین کی جہالاتِ اعتقادیہ، شرکیہ وکفریہ کا بیان تھا۔ آگے ان کے بعض جہالاتِ عملیہ کا جس کا منشا نیز شرک کفر تھا بیان ہے۔

ف۴ غلہ اور پھل میں سے کچھ حصہ اللہ کے نام کا نکالتے اور کچھ بتوں اور جنات کے نام کا۔ پھر اگر اتفاق سے اللہ کے حصہ میں سے کچھ بتوں کے حصے میں مل جاتا۔ تو اس کو ملا رہنے دیتے۔ اور عکس میں اس کو نکال کر پھر بتوں کے حصہ میں ملا دیتے اور بہانہ یہ کرتے کہ اللہ تو غنی ہے اس کا حصہ کم ہوجانے سے اسکا کوئی ضرر نہیں۔ اور شرکا محتاج ہیں انکا حصہ نہ گھٹنا چاہیئے۔

۶ حرکتوں والی مد لازم	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب		
۲ حرکتوں والی مد		

قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ

معبودوں نے اپنی اولاد کے قتل کرنے کو مستحسن بنا رکھا ہے، تاکہ وہ اُن کو برباد کریں اور تاکہ اُن کے طریقہ کو مخبوط کردیں۔ ف۱ اور اگر اللہ تعالےٰ کو منظور ہوتا تو یہ ایسا کام نہ کرتے، تو آپ ان کو اور جو کچھ یہ غلط باتیں بنا رہے ہیں یوں ہی رہنے دیجئے۔ اور وہ اپنے خیال (باطل) پر یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ (مخصوص) مواشی ہیں اور (مخصوص) کھیت ہیں جن کا استعمال ہر شخص کو جائز نہیں، ان کو کوئی نہیں کھا سکتا، سوائے ان کے جن کو ہم چاہیں ف۲ اور (کہتے ہیں کہ یہ مخصوص) مواشی ہیں، جن پر سواری یا بار برداری حرام کردی گئی ہے ف۳ اور (مخصوص) مواشی ہیں، جن پر یہ لوگ اللہ کا نام نہیں لیتے، (یہ سب باتیں محض اللہ پر افترا باندھنے کے طور پر کہتے ہیں ف۴) ابھی اللہ تعالےٰ ان کو ان کے افتراء کی سزا دیئے دیتا ہے، اور وہ (یوں بھی) کہتے ہیں کہ جو چیز ان مواشی کے پیٹ میں (سے نکلتی) ہے، ف۵ وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے۔ اور اگر وہ (پیٹ کا نکلا ہوا بچہ) مُردہ ہے تو اس (سے منتفع ہونے کے جواز) میں (مرد و عورت) سب برابر ہیں۔ ف۶ ابھی اللہ تعالےٰ ان کو ان کی غلط بیانی کی سزا دیئے دیتا ہے بلاشبہ وہ حکمت والا ہے وہ بڑا علم والا ہے۔ ف واقعی خرابی میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو محض براہ حماقت بلا کسی سند کے قتل کر ڈالا، اور جو (حلال) چیزیں اُن کو اللہ تعالےٰ نے کھانے پینے کو دی تھیں ان کو حرام کرلیا محض اللہ پر افترا باندھنے کے طور پر۔ بیشک یہ لوگ

ف۱ تاکہ وہ ہمیشہ غلطی میں پھنسے رہیں۔

ف۲ کچھ کھیت بتوں کے نام وقف کردیتے اور کہتے کہ اس کا اصل مصرف مرد ہیں۔ اور عورتوں کو اس میں سے کچھ دینا ہماری رائے پر ہے۔ اگر ہماری مرضی ہو تو کچھ حصہ انکو دے سکتے ہیں۔ ورنہ وہ اسکا مصرف نہیں۔ اسی طرح مواشی کے باب میں بھی ان کا عمل تھا۔

ف۳ جن انعام کو بتوں کے نام مخصوص کرکے چھوڑ دیتے تھے، ان پر سواری اور بار برداری کو جائز نہ سمجھتے تھے۔

ف۴ افترا اس لئے کہ وہ ان امور کو موجب خوشنودی حق تعالےٰ سمجھتے تھے۔

ف۵ مثلاً دودھ یا بچہ۔

ف۶ بحیرہ اور سائبہ کے ذبح کے وقت جو بچہ پیٹ میں سے نکلتا۔ اگر وہ زندہ ہوتا تو اس کو ذبح کر لیتے۔ اور مردوں کیلئے حلال اور عورتوں کیلئے حرام سمجھتے۔ اور اگر وہ مُردہ ہوتا تو سب کیلئے حلال سمجھتے۔ اسی طرح بعض انعام کے دودھ کو بھی مردوں کے لئے حلال اور عورتوں کے لئے حرام سمجھتے تھے۔

ف اب تک جو سزا نہیں ملی تو وجہ یہ ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالےٰ حکمت والا ہے اس نے بعض حکمتوں سے مہلت دے رکھی ہے ٢

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

٢ اور ابھی سزا نہ دینے سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس کو خبر نہیں کیونکہ وہ بڑا علم والا ہے۔ اس کو سب خبر ہے۔

الربع

ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٤٠﴾ ع وَهُوَ الَّذِيْٓ

گمراہی میں پڑ گئے، اور کبھی راہ پر چلنے والے نہیں ہوئے۔ ف۱ اور وہی (اللہ پاک) ہے جس نے

اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ

باغات پیدا کئے، وہ بھی جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں (جیسے انگور) اور وہ بھی جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے،

وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ

اور کھجور کے درخت اور کھیتی، جن میں کھانے کی چیزیں مختلف طور کی ہوتی ہیں، اور زیتون

وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا

اور انار جو (انار انار باہم اور زیتون زیتون باہم) ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں، (اور کبھی) ایک دوسرے کے مشابہ

مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ

نہیں بھی ہوتے، ان سب کی پیداوار کھاؤ، جب وہ نکل آوے اور اس میں جو حق (شرع سے) واجب ہے وہ اس کے کاٹنے (توڑنے) کے

وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾ لا

دن (مسکینوں کو) دیا کرو ف۲ اور حد سے مت گزرو۔ یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو ناپسند کرتے ہیں۔

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا

اور مواشی میں اونچے قد کے، اور چھوٹے قد کے، جو کچھ اللہ تعالیٰ نے

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

تم کو دیا ہے کھاؤ، اور شیطان کے قدم بہ قدم مت چلو،

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾ لا ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ

بلاشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے، (اور یہ مواشی) آٹھ نر و مادہ (پیدا کئے)

مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ

یعنی بھیڑ (اور دنبہ) میں دو قسم (نر و مادہ) اور بکری میں دو قسم (نر و مادہ)

قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا

آپ (ان سے) کہیے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نروں کو حرام کہا ہے یا دونوں مادہ کو یا اس (بچہ) کو

اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ

جس کو دونوں مادہ (اپنے) پیٹ میں لئے ہوئے ہوں؟ تم مجھ کو کسی دلیل سے تو

بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾ لا وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ

بتلاؤ، اگر سچے ہو! اور اونٹ میں دو قسم

ف۱
یہ گمراہی جدید نہیں کیونکہ پہلے بھی کبھی راہ پر چلنے والے نہیں ہوئے۔ پس ضَلُّوْا میں خلاصہ طریق کا اور مَا كَانُوْا میں اس کی تاکید اور خَسِرُوْا میں خلاصہ انجام بد کا کہ عقوبت ہے مذکور ہے۔

ف۲
اس آیت میں جو حق شرعی خیر خیرات کا ذکر ہے اس سے عُشر مراد نہیں جو کہ زمین کی زکوٰۃ ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ

اور گائے (بھینس) میں دو قسم، آپ کہئے کہ کیا اللہ تعالےٰ نے ان دونوں

اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ

نروں کو حرام کہا ہے یا دونوں مادہ کو، یا اس (بچے) کو جس کو دونوں مادہ (اپنے) پیٹ میں لئے ہوئے ہوں،

الْاُنْثَيَيْنِ ۗ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ

کیا تم (اس وقت) حاضر تھے، جس وقت اللہ تعالےٰ نے تم کو اس (تحریم وتحلیل) کا حکم

بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

دیا؟ تو اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا، جو اللہ تعالےٰ پر بلا دلیل جھوٹ تہمت

كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا

لگائے؟ تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے۔ یقیناً اللہ تعالےٰ ظالم لوگوں

يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾ ع قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ

کو (جنّت کا راستہ (آخرت میں) نہ دکھلادیں گے ف١ آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ

اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ

وحی میرے پاس آئے ہیں اُن میں تو میں کوئی حرام غذا پاتا نہیں کسی کھانے والے کے لئے، جو اس کو

مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ

کھاوے، مگر یہ کہ وہ (مُردار (جانور) ہو، ف٢ یا یہ کہ بہتا ہوا خون ہو، یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ

رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ

بالکل ناپاک ہے، ف٣ یا جو (جانور وغیرہ) شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ

بیتاب ہو جاوے بشرطیکہ نہ تو طالبِ لذّت ہو، اور نہ تجاوز کرنے والا ہو (قدرِ ضرورت سے) تو واقعی آپ کا ربّ

رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ

غفور رحیم ہے ف٤ اور یہود پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کر دیئے

ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا

تھے۔ اور گائے اور بکری (کے اجزا) میں سے ان دونوں کی

عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ

چربیاں اُن پر ہم نے حرام کر دی تھیں، مگر وہ جو اُن کی پشت پر، یا انتڑیوں

ف١

اوپر مشرکین کی تحلیل وتحریم مخترع کا ابطال فرمایا ہے آگے بھی اسی مضمون کی تائید ہے کہ جن حیوانات میں کلام ہو رہا ہے۔ ان میں حرام تو فلاں فلاں چیزیں ہیں۔ تم اپنی طرف سے اختراع کیوں کرتے ہو۔ نیز اس میں ان کی ایک دوسری گمراہی کیطرف بھی اشارہ ہے کیونکہ دم مسفوح ومذبوح علی اسم غیر اللہ کا کھانا ان میں معتاد تھا پس اوپر تحریم حلال کا ذکر تھا اور یہ تحلیلِ حرام کا ذکر ہے ٭

ع ١٧ / ٤

ف٢

یعنی جو واجب الذّبح ہونے کے باوجود بلا ذبح شرعی مر جاوے ٭

ف٣

خنزیر کے سب اجزا نجس اور حرام ہیں۔ ایسا نجس نجس العین کہلاتا ہے ٭

ف٤

اوپر جو مضمون مذکور تھا آگے اُسکے متعلق ایک شبہ کا جواب ہے۔ کہ مطعومات زیر بحث میں بجز مستثنیات مذکورہ کے سب کو حلال کہا گیا ہے حالانکہ بعض اہل کتاب سے معلوم ہوا کہ بعضے اور حیوانات بھی حرام ہیں۔ جواب یہ ہے کہ یہ تحریم صرف یہود کیلئے ایک عارض کی وجہ سے ہوئی تھی۔ جو اب منسوخ ہو گئی پس دعوے بحالہا صحیح اور اس کی نقیض بحالہا غلط ہے ٭

---

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ

میں لگی ہو، یا جو ہڈی سے ملی ہو۔ اُن کی شرارت کے سبب ہم نے ان کو

بِبَغْيِهِمْ ۖ٘ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ

یہ سزا دی تھی، اور ہم یقیناً سچے ہیں پھر اگر یہ آپ کو کاذب کہیں تو آپ فرما

رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ

دیجئے کہ تمہارا ربّ بڑی وسیع رحمت والا ہے۔ ول اور اس کا عذاب مجرم لوگوں سے

الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا

نہ ٹلے گا۔ یہ مشرک یوں کہنے کو ہیں کہ اگر

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا

اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا، تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا، اور نہ ہم کسی چیز کو حرام

مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

کہہ سکتے اسی طرح جو (کافر) لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں انہوں نے بھی (رسولوں کی)

حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ

تکذیب کی تھی یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا۔ و۲ آپ کہیئے کہ کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے و۳ تو

فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ

اس کو ہمارے روبرو ظاہر کرو، تم لوگ محض خیالی باتوں پر چلتے ہو اور تم بالکل

اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ

اٹکل سے باتیں بناتے ہو۔ آپ کہیئے کہ بس پوری حجت اللہ ہی کی رہی،

فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٤٩﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ

پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ پر لے آتا، و۴ آپ کہیئے کہ اپنے گواہوں کو لاؤ،

الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ

جو اس بات پر (باقاعدہ) شہادت دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان (مذکورہ) چیزوں کو حرام کر دیا ہے، پھر اگر وہ

شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ

گواہی دے دیں، تو آپ اس شہادت کی سماعت نہ فرمایئے۔ اور (اے مخاطب) ایسے لوگوں کے باطل

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

خیالات کا اتباع مت کرنا جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں، اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، اور وہ اپنے رب

ول اس لئے بعض حکمتوں سے جلدی مؤاخذہ نہیں فرماتا۔

و۲ خواہ دنیا میں جیسا اکثر کفار سابقین پر نزول عذاب ہوا ہے۔ یا مرنے کے بعد تو ظاہر ہی ہے اور یہ اشارہ ہے اس طرف کہ ان لوگوں کے ان کفریات کے مقابلہ میں صرف قولی جواب اور مناظرہ پر اکتفا نہ کیا جاویگا بلکہ مثل کفار سابقین عملی سزا بھی دی جاویگی۔ خواہ دنیا میں بھی یا صرف آخرت میں۔

و۳ یعنی اس مقدمہ پر کہ صدور کی قدرت دینا مستلزم رضا ہے۔

و۴ مگر حق تعالیٰ کی بہت سی حکمتیں ہیں کسی کو توفیق دی کسی کو نہیں دی البتہ اظہار حق اور اعطاء اختیار وارادہ سب کیلئے عام ہے۔

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

۱۸ ع ۶ ۵

بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٠﴾ قُلْ تَعَالَوْا

کے برابر دوسروں کو ٹھیراتے ہیں۔ آپ (ان سے) کہیئے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں

اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ

پڑھ کر سناؤں، جن کو تمہارے ربّ نے تم پر حرام فرمایا ہے وہ یہ کہ (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک

شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا

مت ٹھیراؤ ف۱ (۲) اور ماں باپ کے ساتھ احسان کیا کرو۔ (۳) اور اپنی اولاد کو افلاس

اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ

کے سبب قتل مت کیا کرو۔ ہم اُن کو اور تم کو رزق (مقدّر) دیں گے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ

(۴) اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں اُن کے پاس بھی مت جاؤ، خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ ہوں،

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ

(۵) اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے، اس کو قتل مت کرو۔ ہاں مگر حق پر۔

ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَا

اس کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو (۶) اور یتیم کے

تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

مال کے پاس نہ جاؤ۔ مگر ایسے طریقہ سے جو کہ مستحسن ہے ف۲

حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ

یہاں تک کہ وہ اپنے سنِّ بلوغ کو پہنچ جاوے (۷) اور ناپ تول

بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا

پوری پوری کیا کرو انصاف کے ساتھ ہم کسی شخص کو اس کے امکان سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے ف۳ (۸)

قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ

اور جب تم بات کیا کرو تو انصاف رکھا کرو، گو وہ شخص ف۴ قرابت دار ہی ہو۔ (۹) اور اللہ تعالیٰ سے

اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

جو عہد کیا کرو ف۵ اس کو پورا کیا کرو۔ ان (سب) کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے، تاکہ تم یاد رکھو

تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٢﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ

(اور عمل کرو) اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو کہ مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو

ف۱ پس شریک ٹھیرانا حرام ہوا۔

ف۲ مثلاً اس کے کام میں لگانا، اس کی حفاظت کرنا، اور بعض اولیاء اور اوصیاء کو اس میں یتیم کیلئے تجارت کرنے کی بھی اجازت ہے۔

ف۳ پھر ان احکام میں کوتاہی کیوں کی جاوے۔

ف۴ جسکے مقابلہ میں وہ بات کہہ رہے ہو۔

ف۵ جیسے قسم یا نذر بشرط اس کے مشروع ہونے کے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب
۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد
۲ حرکتوں والی مد
اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)
ادغام اور نا قابل تلفظ
تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
قلقلہ

وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ
اور دوسری راہوں پر مت چلو، کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی،
ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا
اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم (اس راہ کے خلاف کرنے سے) احتیاط رکھو۔ پھر ہم نے موسیٰ ؑ
مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْۤ اَحْسَنَ
کو کتاب دی تھی، جس سے اچھی طرح عمل کرنے والوں پر نعمت پوری ہو،
وَ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ
اور سب احکام کی تفصیل ہو جاوے اور رہنمائی ہو، اور رحمت ہو، تاکہ وہ لوگ
بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ
اپنے ربّ کے ملنے پر یقین لاویں۔ اور یہ (قرآن) ایک کتاب ہے، جس کو ہم نے بھیجا،
مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ ۙ
بڑی خیر و برکت والی، سو اس کا اتباع کرو، اور ڈرو، تاکہ تم پر رحمت ہو۔
اَنْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ
کبھی تم لوگ یوں کہنے لگتے، کہ کتاب تو صرف ہم سے پہلے جو دو فرقے تھے، اُن پر نازل
مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَ اِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ ۙ
ہوئی تھی۔ اور ہم اُن کے پڑھنے پڑھانے سے محض بے خبر تھے۔
اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّاۤ
یا یوں کہتے کہ اگر ہم پر کوئی کتاب نازل ہوتی، تو ہم اُن سے بھی زیادہ
اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
راہ پر ہوتے، سو اب تمہارے پاس تمہارے ربّ کے پاس سے ایک کتاب واضح اور
وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ
رہنمائی کا ذریعہ اور رحمت آچکی ہے، سو اُس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا، جو ہماری
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ
ان آیتوں کو جھوٹا بتلاوے اور اس سے رُکے؟ ہم ابھی ان لوگوں کو
يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا
جو کہ ہماری آیتوں سے رُکتے ہیں، ان کے اس رُکنے کے سبب سخت

رکوع ۱۹

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

كَانُوا يَصْدِفُونَ ﴿١٥٧﴾ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن

سزا دیں گے — یہ لوگ صرف اس امر کے منتظر ہیں، کہ اُن

تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ

کے پاس فرشتے آویں، یا اُن کے پاس آپ کا ربّ آوے، یا آپ کے

بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ

ربّ کی کوئی بڑی نشانی آوے، ف۱ جس روز آپ کے ربّ کی بڑی نشانی آ پہنچے گی،

رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ

کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آوے گا، جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا،

مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ

یا اُس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو۔ آپ فرما

انتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ ﴿١٥٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا

دیجئے کہ تم منتظر رہو، ہم بھی منتظر ہیں۔ ف۲ بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو

دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي

جُدا جُدا کر دیا، ف۳ اور گروہ گروہ بن گئے، آپ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ بس

شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم

اُن کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے پھر اُن کو اُن کا کیا ہوا

بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١٥٩﴾ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ

جتلا دیں گے ف۴ جو شخص نیک کام کرے گا

فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ

اُس کو اس کے دس حصّے ملیں گے۔ اور جو شخص بُرا کام کرے گا

فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٦٠﴾

سو اُس کو اس کے برابر ہی سزا ملے گی۔ اور اُن لوگوں پر ظلم نہ ہوگا۔ ف۵

قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک سیدھا راستہ بتلا دیا ہے،

دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا

کہ وہ ایک دین ہے مستحکم جو طریقہ ہے ابراہیمؑ کا، جس میں ذرا کجی نہیں، اور وہ

ف۱ مطلب یہ ہوا کہ کیا ایمان لانے میں قیامت کے وقوع یا قرب کا انتظار ہے؟

ف۲ یہاں تک زیادہ حصّہ بیان کا مشرکین کے باب میں ہے۔ آگے ایک عام عنوان سے دوسرے گمراہوں کا حق سے بعید اور موردِ وعید ہونا بیان فرماتے ہیں جس میں سب کفّار مشرکین واہلِ کتاب اور اہلِ اہواء و بدعات بتفاوت مراتبِ وعید سب داخل ہو گئے ٭

ف۳ یعنی دینِ حق کو تمام قبول نہ کیا۔ خواہ سب کو چھوڑ دیا یا بعض کو۔ اور طریقے شرک و کفر و بدعت کے اختیار کر لئے ٭

ف۴ دُرِّ منثور میں ابن عباسؓ سے ان گروہوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہونا اور ابوہریرہؓ سے مرفوعاً اہلِ بدعات مراد ہونا اور خازن میں حسنؒ سے جمیع مشرکین اس اعتبار سے کہ بعضے بت پرست ہیں بعض ستارہ پرست ہیں وغیرہ وغیرہ مراد ہونا منقول ہے۔ چونکہ لفظ فَرَّقُوا سب کو شامل ہو سکتا ہے۔ اسلئے عام مراد لینا انسب ہے۔ البتہ مراتب وعید کے متفاوت ہونگے یعنی کفّار کو عذاب مخلد ہوگا اور مبتدعین کو بوجہ وجود ایمان کے بعد سزائے عقائدِ فاسدہ کے نجات ہو گی ٭

ف۵ کہ کوئی نیکی درج نہ ہو یا کوئی بدی زیادہ کر کے لکھ لی جائے ٭

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٦١﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ

شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے ۔ ف۱ آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز

وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ

اور میری ساری عبادت، اور میرا جینا، اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے، جو

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ

مالک ہے سارے جہان کا، اُس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے

وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦٣﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ

اور میں سب ماننے والوں سے پہلا ہوں ۔ ف۲ آپ فرما دیجئے کہ کیا میں خدا تعالیٰ

اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ وَلَا

کے سوا کسی اور کو رب بنانے کے لئے تلاش کروں، حالانکہ وہ مالک ہے ہر چیز کا ۔ اور جو شخص بھی

تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ

کوئی عمل کرتا ہے وہ اسی پر رہتا ہے، اور کوئی

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

دوسرے کا بوجھ نہ اٹھاوے گا ۔ پھر تم سب کو اپنے رب

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ

کے پاس جانا ہوگا پھر وہ تم کو جتلا دیں گے جس جس چیز میں تم

تَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ

اختلاف کرتے تھے اور وہ ایسا ہے، جس نے تم کو زمین میں صاحب

الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ

اختیار بنایا اور ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تاکہ تم کو (ظاہراً)

لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ

آزماوے ف۳ ان چیزوں میں، جو کہ تم کو دی ہیں ۔ بالیقین آپ کا رب جلد سزا دینے والا ہے

الْعِقَابِ ڮ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٥﴾ ع

اور بالیقین وہ واقعی بڑی مغفرت کرنے والا، مہربانی کرنے والا ہے ف۴

ف۱ آگے دین مذکور کی قدرے تفصیل فرمادی ۔

ف۲ اس میں دوسروں کو لطف کے ساتھ دعوت ہے کہ جب نبی تک مکلف بالایمان ہے تو دوسرے کیوں نہ ہونگے ۔

ف۳ آزمانا یہ کہ کون ان نعمتوں کی قدر کرکے منعم کی اطاعت کرتا ہے اور کون بے قدری کرکے اطاعت نہیں کرتا ۔ پس بعضے مطیع ہوئے بعضے نافرمان ہوئے اور دونوں کے ساتھ مناسب معاملہ کیا جائے گا ۔

ف۴ پس نافرمانوں کے لئے عقاب ہے اور فرمانبرداروں کے لئے رحمت ہے اور نافرمانی سے فرمانبرداری کی طرف آنے والوں کے لئے مغفرت ہے پس مکلفین کے لئے ضرور ہوا کہ دین حق کے موافق اطاعت اختیار کریں اور باطل اور مخالفت سے باز آویں ۔

النصف ۲۰ ع

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ اٰيَاتٍ وَّ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ اعراف مکہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

ف۱ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے، جو نہایت مہربان، بڑے رحم والے ہیں۔

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ

یہ ایک کتاب ہے، جو آپ کے پاس اس لئے بھیجی گئی ہے، کہ آپ اس کے ذریعہ

صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى

سے ڈرائیں، سو آپ کے دل میں اس سے بالکل تنگی نہ ہونا چاہیئے ف۲ اور یہ نصیحت ہے،

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ

ایمان والوں کے لئے۔ تم لوگ اس کا اتباع کرو، جو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ؕ

آئی ہے، ف۳ اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں کا اتباع مت کرو،

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ

تم لوگ بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔ اور بہت بستیوں کو ہم نے تباہ

اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ

کر دیا، اور اُن پر ہمارا عذاب رات کے وقت پہنچا، یا ایسی حالت میں کہ وہ دوپہر

قَآئِلُوْنَ ﴿۴﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ

کے وقت آرام میں تھے۔ سو جس وقت اُن پر ہمارا عذاب آیا، اس وقت اُن کے منہ سے بجز اس کے

بَاْسُنَاۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾

اور کوئی بات نہ نکلتی تھی، کہ واقعی ہم ظالم تھے۔ ف۴

فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ

پھر ہم اُن لوگوں سے ضرور پوچھیں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے، اور ہم پیغمبروں سے ضرور

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا

پوچھیں گے، ف۵ پھر ہم چونکہ پوری خبر رکھتے ہیں، ان کے روبرو بیان کر دیں گے، اور ہم

كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۣالْحَقُّ ۚ

کچھ بے خبر نہ تھے۔ اور اس روز ف۶ وزن بھی واقع ہوگا،

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

پھر جس شخص کا پلّہ بھاری ہوگا، سو ایسے لوگ کامیاب

ف۱
تمام سورت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ مضامین اس میں معاد اور نبوۃ کے متعلق ہیں۔

ف۲
کیونکہ کسی کے نہ ماننے سے آپ کے انذار میں تو (جو کہ اصلی غرض ہے) خلل نہیں پڑتا۔ پھر آپ کیوں تنگ دل ہوں۔

ف۳
اتباع یہ کہ تصدیق بھی کرو عمل بھی کرو۔

ف۴
یعنی اس وقت اپنے جرم کا اقرار کیا جبکہ اقرار کا وقت گزر گیا۔

ف۵
دونوں سوالوں سے مقصود توبیخ ہوگی کفار کو۔

ف۶
یعنی قیامت کے روز۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

الْمُفْلِحُونَ ﴿٨﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ

ہوں گے۔ اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا، سو یہ وہ لوگ ہوں گے

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا

جنہوں نے اپنا نقصان کرلیا، بسبب اس کے کہ ہماری آیتوں کی حق تلفی کرتے

يَظْلِمُونَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا

تھے۔ ف۱ اور بیشک ہم نے تم کو زمین پر رہنے کی جگہ دی، اور ہم نے تمہارے لئے

لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۗ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ﴿١٠﴾

اس میں سامان زندگانی پیدا کیا۔ تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔ ف۲

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا

اور ہم نے تم کو پیدا کیا، پھر ہم نے تمہاری صورت بنائی، پھر ہم نے فرشتوں

لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا

سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو، سو سب نے سجدہ کیا بجز

إِبْلِيسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ﴿١١﴾ قَالَ مَا

ابلیس کے، وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا، حق تعالیٰ نے

مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ

فرمایا، تو جو سجدہ نہیں کرتا، تجھ کو اس سے کون امر مانع ہے جبکہ میں تجھ کو حکم دے چکا۔ کہنے لگا میں اس سے بہتر

مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ﴿١٢﴾

ہوں، آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو آپ نے خاک سے پیدا کیا ہے

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ

حق تعالیٰ نے فرمایا، تو آسمان سے اتر، تجھ کو کوئی حق حاصل نہیں، کہ تو تکبر

تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ﴿١٣﴾

کرے آسمان میں رہ کر، سو نکل، بیشک تو ذلیلوں میں شمار ہونے لگا۔

قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤﴾ قَالَ

وہ کہنے لگا کہ مجھ کو مہلت دیجئے قیامت کے دن تک۔ اللہ تعالیٰ

إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي

نے فرمایا کہ تجھ کو مہلت دی گئی۔ ف۳ وہ کہنے لگا کہ بسبب اس کے، کہ آپ نے

ع ١ / ١٠ / ٨

ف۱ میزان میں ایمان وکفر کا وزن کیا جائے گا اور اسی وزن میں ایک پلہ خالی رہیگا اور ایک پلہ میں اگر وہ مومن ہے تو ایمان اور اگر وہ کافر ہے تو وہ کفر رکھا جاوے گا۔ جب اس تول سے مومن وکافر متمیز ہوجاوینگے تو پھر خاص مومنین کے لئے ایک پلہ میں ان کے حسنات اور دوسرے پلہ میں ان کے سیّئات رکھکر ان اعمال کا وزن ہوگا اور جیسا کہ درمنثور میں ابن عباسؓ سے مروی ہے اگر حسنات غالب ہوئے تو جنّت اور اگر سیّئات غالب ہوئے تو دوزخ اور اگر دونوں برابر ہوئے تو اعراف اس کیلئے تجویز ہوگی پھر خواہ شفاعت سے قبل سزا، خواہ سزا کے بعد مغفرت ہو جائے گی۔

ف۲ مراد شکر سے اطاعت ہے۔

ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ کافر کی دعا بھی کبھی قبول ہو جاتی ہے۔ اور یہ مستلزم اکرام ومحبت نہیں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ

مجھ کو گمراہ کیا ہے، میں قسم کھاتا ہوں کہ میں اُن کیلئے آپکی سیدھی راہ پر بیٹھوں گا۔ پھر

لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ

اُن پر حملہ کروں گا۔ اُن کے آگے سے بھی اور اُن کے پیچھے سے بھی۔

وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ

اور اُن کی داہنی جانب سے بھی اور اُن کی بائیں جانب سے بھی ف۱ اور آپ اُن میں

اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿١٧﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا

اکثروں کو احسان ماننے والا نہ پائیے گا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہاں سے

مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

ذلیل وخوار ہوکر نکل۔ جو شخص اُن میں سے تیرا کہنا مانے گا،

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٨﴾ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ

میں ضرور تم سے ف۲ جہنم کو بھردوں گا اور ہم نے حکم دیا، کہ اے

اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا

آدمؑ! تم اور تمہاری بی بی جنت میں رہو، پھر جس جگہ سے چاہو دونوں آدمی کھاؤ،

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ

اور اس درخت کے پاس مت جاؤ کبھی اُن لوگوں کے شمار میں آجاؤ جن سے نامناسب

الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ

کام ہوجایا کرتا ہے۔ پھر شیطان نے ان دونوں کے دل میں وسوسہ ڈالا

لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا

تاکہ اُن کا پردہ کا بدن جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھا دونوں کے روبرو بے پردہ کردے،

وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ

اور کہنے لگا کہ تمہارے ربّ نے تم دونوں کو اس درخت سے اور کسی سبب

اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ

سے منع نہیں فرمایا مگر محض اس وجہ سے کہ تم دونوں کہیں فرشتے ہوجاؤ یا کہیں ہمیشہ

الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ

زندہ رہنے والوں میں سے ہوجاؤ۔ اور ان دونوں کے روبرو قسم کھائی، کہ یقین جانیئے، میں آپ

ف۱ یعنی ان کے بہکانے میں خوب کوشش کرونگا جس سے آپ کی عبادت نہ کرنے پاویں۔

ف۲ یعنی تجھ سے اور ان سے۔

٦ حرکتوں والی مدلازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد — اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں) — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)

٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب — ٢ حرکتوں والی مد — ادغام اور نا قابل تلفظ — قلقلہ

النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾ ع يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِىْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾

دونوں کا خیر خواہ ہوں۔ سو ان دونوں کو فریب سے نیچے لے آیا۔ ف۱ پس ان دونوں نے جو درخت کو چکھا' دونوں کا پردہ کا بدن ایک دوسرے کے رُوبرو بے پردہ ہوگیا' اور دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ جوڑ رکھنے لگے۔ اور اُن کے ربّ نے اُن کو پکارا' کیا میں تم دونوں کو اس درخت سے ممانعت نہ کرچکا تھا' اور یہ نہ کہہ چکا تھا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے؟ دونوں کہنے لگے کہ اے ہمارے ربّ ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا' اور اگر آپ ہماری مغفرت نہ کریں گے' اور ہم پر رحم نہ کریں گے' تو واقعی ہمارا بڑا نقصان ہوجائے گا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ نیچے ایسی حالت میں جاؤ کہ تم باہم بعضے دُوسرے بعضوں کے دشمن رہوگے ف۲ اور تمہارے واسطے زمین میں رہنے کی جگہ ہے' اور نفع حاصل کرنا ایک وقت تک فرمایا ف۳ کہ تم کو وہاں ہی زندگی بسر کرنا ہے' اور وہاں ہی مرنا ہے' اور اسی میں سے پھر پیدا ہونا ہے ف۴ اے آدمؑ کی اولاد! ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا کیا' جو کہ تمہارے پردہ دار بدن کو بھی چھپاتا ہے' اور موجب زینت بھی ہے۔ اور تقویٰ کا لباس یہ اُس سے بڑھ کر ہے ف۵ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے' تاکہ یہ لوگ یاد رکھیں۔

ف۱ نیچے لے آیا باعتبار حالت اور رائے کے بھی اور باعتبار مکان کے بھی۔ حتیٰ کہ اپنی رائے عالی سے اسکی رائے سافل کی طرف مائل ہوگئے جس سے جنت سے اسفل کی طرف اتارے گئے۔

ف۲ یعنی جنت سے نیچے زمین پر جاؤ۔

ف۳ مطلب فِيْهَا تَحْيَوْنَ الخ کا یہ ہے کہ مسکن اصلی اور معتاد تمہارا یہ ہوگا اور اگر کسی عارض کی وجہ سے خرق عادت ہوجاوے تو اس کی نفی نہیں ہے پس اس سے عیسیٰ علیہ السّلام کے آسمان پر زندہ جانے اور رہنے کی نفی پر استدلال کرنا محض باطل ہے۔

ف۴ اوپر کے قصہ میں ابلیس کی ضلالت اور بنی آدم سے اس کی عداوت مذکور تھی۔ آگے اس کے اضلال اور اس سے حذر اور احتیاط کی تاکید کا بیان ہے۔

ع ۲ ۱۵ ۹

ف۵ کیونکہ اس ظاہری لباس کا مطلوب شرعی ہونا اسی تقویٰ کے وجوب کی فرع ہے پس اصل مقصود جو ہر حالت میں ضروری ہے وہ یہ لباس ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ

اے اولادِ آدمؑ کی شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے، جیسا اس نے تمہارے

اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا

دادا دادی کو جنت سے باہر کرادیا ایسی حالت سے کہ اُن کا لباس بھی اُن سے اتروادیا تاکہ

لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ

اُن کو اُن کے پردہ کا بدن دکھلائی دینے لگے۔ وہ اور اس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے

مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ

کہ تم اُن کو نہیں دیکھتے ہو۔ ہم شیطانوں کو اُن ہی لوگوں کا رفیق

اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً

ہونے دیتے ہیں، جو ایمان نہیں لاتے۔ اور وہ لوگ جب کوئی فحش کام کرتے

قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا

ہیں ف۱ تو کہتے ہیں، کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا ہے، اور اللہ تعالےٰ نے بھی

بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ

ہم کو یہی بتلایا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالےٰ فحش بات کی تعلیم نہیں دیتا۔ کیا خدا کے ذمہ ایسی بات

عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ

لگاتے ہو، جس کی تم سند نہیں رکھتے؟ ف۲ آپ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے

بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

حکم دیا ہے انصاف کرنے کا۔ اور یہ کہ تم ہر سجدہ کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھا کرو اور اللہ کی عبادت

وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ

اس طور پر کرو کہ اس عبادت کو خاص اللہ ہی کے واسطے رکھا کرو ف۳۔ تم کو اللہ تعالےٰ نے جس طرح

تَعُوْدُوْنَ ﴿٢٩﴾ ؕ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ

شروع میں پیدا کیا تھا اُسی طرح پھر تم دوبارہ پیدا ہوگے۔ بعض لوگوں کو تو اللہ تعالےٰ نے ہدایت کی ہے، اور بعض پر

عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ

گمراہی کا ثبوت ہو چکا ہے۔ ان لوگوں نے شیطانوں کو رفیق

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ

بنا لیا اللہ کو چھوڑ کر ف۴ اور خیال رکھتے ہیں کہ وہ راہ

ف۱ خواہ عقائد میں سے جیسے شرک کہ اعلیٰ درجہ کی بیحیائی ہے۔ خواہ اعمال میں سے جیسے طواف کے وقت برہنہ ہوجانا ۞

ف۲ تقلید اس مسئلہ میں جائز ہے جس میں تقلید کرنے کے لئے اذن و سندِ شرعی موجود ہو موقوف ہے اسکے شرائط کے اجتماع پر۔ اور یہاں خود نصِ قطعی کی مخالفت سے شرائط مفقود ہیں پس ایسی تقلید سے احتجاج خود باطل ہوگیا ۞

ف۳ ان ماموراتِ میں سب اصولِ شریعت آگئے۔ قسط میں حقوق العباد۔ اقیموا میں اعمال و طاعات مخلصین میں عقائد مطلب یہ کہ اللہ کے تو یہ احکام ہیں۔ ان کو مانو کیونکہ صرف تم کو حکم دے کر نہیں چھوڑ دیا جاویگا بلکہ ایک وقت حساب و کتاب کیلئے بھی آنے والا ہے۔ یعنی قیامت ۞

ف۴ یعنی اللہ تعالےٰ کی اطاعت نہ کی۔ اور شیاطین کی اطاعت کی ۞

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ

پر ہیں۔ اے اولادِ آدمؑ کی! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس

كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ

پہن لیا کرو، اور خوب کھاؤ اور پیو، اور حد سے مت نکلو بے شک

لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے حد سے نکل جانے والوں کو۔ آپ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے

الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ

کپڑوں کو، جن کو اُس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے ف۱

هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً

آپ یہ کہہ دیجیے، کہ یہ اشیاء اِس طور پر کہ قیامت کے روز بھی خالص رہیں، دنیوی زندگی میں

يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

خاص اہلِ ایمان ہی کیلئے ہیں۔ ہم اسی طرح تمام آیات کو سمجھ داروں کے واسطے صاف صاف

يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ

بیان کیا کرتے ہیں۔ آپ فرمائیے، کہ البتہ میرے رب نے حرام کیا ہے، تمام فحش باتوں کو،

مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ

اُن میں جو علانیہ ہیں وہ بھی ف۲ اور اُن میں جو پوشیدہ ہیں وہ بھی، ف۳ اور ہر گناہ کی بات کو، اور ناحق

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ

کسی پر ظلم کرنے کو، اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھیراؤ، جس کی اللہ

يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا

نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی، اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ایسی بات لگا دو جس

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ

کی تم سند نہ رکھو۔ ف۴ اور ہر گروہ کے لئے ایک میعاد معین ہے، سو جس وقت اُن کی میعاد معین

اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا

آجاوے گی، اس وقت ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے، اور نہ آگے بڑھ

يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ

سکیں گے۔ ف۵ اے اولادِ آدمؑ کی! ف۶ اگر تمہارے پاس پیغمبر آویں،

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی تحریم کے لئے تو مُحرِّم کی ضرورت ہے۔ وہ محرم خدا کے سوا کون ہے

ف۲ جیسے برہنہ طواف کرنا؛

ف۳ جیسے بدکاری؛

ف۴ یعنی جو واقع میں حلال ہیں ان کو تو تم نے حرام سمجھا۔ اور جو واقع میں حرام ہیں ان کو حلال سمجھا عجب جہل میں گرفتار ہو اور جس طرح قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ الخ میں تمام مامورات داخل ہوگئے تھے۔ اسیطرح یہاں اِنَّمَا حَرَّمَ الخ میں تمام منہیات داخل ہیں۔ بَغْی میں تو سب معاملات آگئے اور اَنْ تُشْرِكُوْا وَاَنْ تَقُوْلُوْا میں تمام عقائد فاسدہ آگئے اور اِثْم میں تمام اعمال و معاصی آگئے جن میں سے فحش معاصی کی تخصیص ذکر کے ساتھ اہتمام کے لئے کی گئی؛

ع ۶ ۳ ۱۰

ف۵ اس میعاد کے قبل سزا نہ ہونا اس کی دلیل نہیں کہ ان محرمات پر سزا نہ ہوگی؛

ف۶ اوپر عقائد و اعمال میں ابلیس کے اتباع و موافقت سے ممانعت فرمائی گئی تھی۔ اب یہ بتلاتے ہیں کہ اس مضمون کا خطاب تم کو جدید نہیں۔ بلکہ عالمِ ارواح میں یہ عہد لے لیا گیا تھا اور وعدہ وعید سنا دیا گیا تھا۔ اب اسی کا اعادہ ہے۔ اور اس میں مسئلہ رسالت اور معاد کا اثبات بھی ہوگیا جو کہ اعظم مقاصد سُورت ہذا سے ہے؛

مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَ

جو تم ہی میں سے ہونگے، جو میرے احکام تم سے بیان کریں گے، سو جو شخص پرہیز رکھے اور

اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾

درستی کرے، ؎۱ سو اُن لوگوں پر نہ کچھ اندیشہ ہے، اور نہ وہ غمگین ہوں گے؛

وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ

اور جو لوگ ہمارے اِن احکام کو جھوٹا بتلاویں گے، اور اِن سے تکبر کریں گے، وہ

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾

لوگ دوزخ والے ہوں گے، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

سو اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے، ؎۲ یا اُس کی آیتوں کو

اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ

جھوٹا بتلادے، اُن لوگوں کے نصیب کا جو کچھ ہے، وہ اُن کو

مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا

مل جاوے گا۔ یہاں تک کہ جب اُن کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے

يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ

اُن کی جان قبض کرنے آویں گے، تو کہیں گے کہ وہ کہاں گئے، جن کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت

دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي

کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم سے سب غائب ہوگئے، ؎۳ اور اپنے کافر ہونے

اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا

کا اقرار کرنے لگیں گے۔ ؎۴ اللہ تعالیٰ فرماوے گا

فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ

کہ جو فرقے تم سے پہلے گزر چکے ہیں، جنات میں سے بھی اور

وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ

آدمیوں میں سے بھی اُن کے ساتھ تم بھی دوزخ میں جاؤ۔ جس وقت بھی کوئی جماعت (کفار کی) داخل (دوزخ)

اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ

ہوگی، اپنی جیسی دوسری جماعت کو لعنت کرے گی، ؎۵ یہاں تک کہ جب اس میں سب جمع ہو جاویں گے،

؎۱ مراد یہ کہ کامل اتباع کرے؛
؎۲ یعنی جو بات خدا کی کہی ہوئی نہ ہو۔ اس کو خدا کی کہی ہوئی کہے؛
؎۳ یعنی واقعی کوئی کام نہ آیا؛
؎۴ لیکن اس وقت کا اقرار محض بے کار ہوگا؛
؎۵ یعنی باہم ہمدردی نہ ہوگی بوجہ انکشاف حقائق کے ہر شخص دوسرے کو بری نظر سے دیکھے گا اور برا کہے گا؛

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

قَالَتْ أُخْرٰىهُمْ لِأُولٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ

تو پچھلے لوگ پہلے لوگوں کی نسبت کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو اِن لوگوں نے

أَضَلُّونَا فَـَٔاتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ

گمراہ کیا تھا، سو اِن کو دوزخ کا عذاب (ہم سے) دُوگنا دیجئے۔

قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُونَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتْ

اللہ تعالیٰ فرماویں گے کہ سب ہی کا دُگنا ہے، لیکن (ابھی) تم کو خبر نہیں۔ اور پہلے لوگ

أُولٰىهُمْ لِأُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ

پچھلے لوگوں سے کہیں گے، کہ پھر تم کو ہم پر کوئی فوقیت نہیں،

فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿۳۹﴾ إِنَّ

سو تم بھی اپنے کردار کے مقابلہ میں عذاب کا مزہ چکھتے رہو۔ جو لوگ

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِـَٔايٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا

ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلاتے ہیں، اور اُن (کے ماننے) سے تکبر کرتے ہیں، اُن کے

تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے، اور وہ لوگ کبھی جنّت میں نہ جاویں گے،

حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذٰلِكَ

جبتک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ کے اندر سے نہ چلا جاوے، ف۱ اور ہم مجرم لوگوں کو

نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ

ایسی ہی سزا دیتے ہیں ف۲ اُن کے لئے آتشِ دوزخ کا بچھونا ہوگا،

وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي

اور اُن کے اوپر اُسی کا اوڑھنا ہوگا۔ اور ہم ایسے ظالموں کو ایسی ہی سزا

الظّٰلِمِينَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

دیتے ہیں۔ ف۳ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے،

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَآ ۚ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ

ہم کسی شخص کو اس کی قدرت سے زیادہ کوئی کام نہیں بتلاتے، ایسے لوگ جنّت والے

الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي

ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جو کچھ اُن کے دلوں میں

ع ۴ / ۱۱

ف۱ اور یہ محال ہے پس معلق بالمحال بھی ہمیشہ کے لئے منفی ہوگا۔

ف۲ یعنی ہم کو کوئی عداوت نہ تھی جیسا کیا ویسا بھگتا۔

ف۳ اوپر سزائے مکذبین کی تفصیل تھی۔ آگے جزائے مومنین کی تفصیل ہے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ

غبار تھا، ہم اُس کو دور کر دیں گے، اُن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا

اور وہ لوگ کہیں گے اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے، جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا، اور ہماری

كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ

کبھی رسائی نہ ہوتی، اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتے، ف۱ واقعی ہمارے

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ

رب کے پیغمبر سچی باتیں لے کر آئے تھے۔ اور اُن سے پکار کر کہا جاوے گا ف۲ کہ یہ

الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰۤی

جنّت تم کو دی گئی ہے، تمہارے اعمال کے بدلے۔ ف۳ اور اہلِ جنّت

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا

اہلِ دوزخ کو پکاریں گے، کہ ہم سے جو ہمارے ربّ نے وعدہ فرمایا تھا ف۴

مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا

ہم نے تو اس کو واقع کے مطابق پایا۔ سو تم سے جو تمہارے ربّ نے وعدہ کیا تھا، تم نے بھی اُس کو

وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ

مطابق واقع کے پایا؟ ف۵ وہ کہیں گے، ہاں۔ پھر ایک پکارنے والا دونوں کے

بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾ لا

درمیان میں پکارے گا کہ اللہ کی مار ہو ان ظالموں پر۔

الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ

جو اللہ کی راہ سے اعراض کیا کرتے تھے، اور اس میں کجی تلاش

یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

کرتے رہتے تھے۔ اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر تھے۔

وَبَیْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَی الْاَعْرَافِ رِجَالٌ

اور اُن دونوں کے درمیان ایک آڑ ہوگی ف۶ اور اعراف کے اوپر بہت سے آدمی ہوں گے

یَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِیْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ

وہ لوگ ہر ایک کو اُن کے قیافہ سے پہچانیں گے۔ اور اہلِ جنّت کو پکار کر کہیں گے

ف۱
اس میں یہ بھی آگیا، کہ یہاں تک پہنچنے کا جو طریقہ تھا۔ ایمان و اعمال وہ ہم کو بتلایا اور اس پر چلنے کی توفیق دی۔

ف۲
یہ ندا کرنے والا ایک فرشتہ ہوگا۔ جیسا دُرِّ منثور میں بروایت ابن ابی حاتم کے ابی معاذ بصری سے مرفوعاً منقول ہے۔

ف۳
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ سے ظاہراً اعمال کا سبب دخولِ جنّت ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ اعمال کے سبب کوئی جنّت میں نہ جاوے گا۔ بلکہ رحمتِ الٰہی کے سبب جاویں گے۔ اصل یہ ہے کہ آیت میں سبب ظاہری مراد ہے اور حدیث میں سبب حقیقی پس ظاہری کے اثبات اور حقیقی کی نفی میں کوئی تعارض نہیں۔

ف۴
کہ ایمان اور اعمالِ صالحہ اختیار کرنے سے جنّت دیں گے۔

ف۵
یعنی اب تو حقیقت اللہ تعالیٰ و رسول کے صدق اور اپنی گمراہی کی معلوم ہوئی۔

ف۶
اس کا خاصہ یہ ہوگا کہ جنّت کا اثر دوزخ تک اور دوزخ کا اثر جنّت تک نہ جانے دے گی۔

النصف

وقف لازم ... (margin mark)

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ قف لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ

السلام علیکم ابھی یہ اہلِ اعراف جنت میں داخل نہیں ہوئے

يَطْمَعُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ

ہوں گے، اور اس کے امیدوار ہوں گے، اور جب اُن کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف

تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا

جا پڑیں گی، تو کہیں گے، اے ہمارے رب! ہم کو ان ظالم

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ ع وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ

لوگوں کے ساتھ شامل نہ کیجیے! اور اہلِ اعراف بہت سے آدمیوں کو جن کو

الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ

کہ اُن کے قیافہ سے پہچانیں گے، پکاریں گے،

قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ

کہیں گے، کہ تمہاری جماعت اور تمہارا اپنے کو بڑا سمجھنا، تمہارے کچھ کام

تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا

نہ آیا؛ کیا یہ وہی ہیں، جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر

يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ط اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ

کہا کرتے تھے، کہ ان پر اللہ تعالیٰ رحمت نہ کرے گا؟ اُن کو یوں حکم ہوگیا، کہ جاؤ جنت میں، تم پر نہ

عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَنَادٰٓى

کچھ اندیشہ ہے، اور نہ تم مغموم ہوگے، اور دوزخ والے جنت والوں

اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا

کو پکاریں گے، کہ ہمارے اوپر تھوڑا پانی

عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ط

ہی ڈال دو، یا اور ہی کچھ دیدو جو اللہ تعالےٰ نے تم کو دے رکھا ہے

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾

جنت والے کہیں گے کہ اللہ تعالےٰ نے دونوں چیزوں کی کافروں کے لئے بندش کر رکھی ہے!

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّ

جنہوں نے دنیا میں اپنے دین کو لہو و لعب بنا رکھا تھا، اور

ع ۱۲ ۵

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ

جن کو دنیوی زندگانی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا، سو ہم بھی آج کے روز اُن کا نام نہ لیں گے، جیسا انہوں نے اس دن کا نام تک نہ لیا اور جیسا یہ ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔ ف۱ اور ہم نے ان لوگوں کے پاس ایک ایسی کتاب ف۲ پہنچادی ہے، جس کو ہم نے اپنے علمِ کامل سے بہت ہی واضح واضح کر کے بیان کر دیا ہے، ذریعہ ہدایت اور رحمت ان لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لے آتے ہیں۔ ان لوگوں کو اور کسی بات کا انتظار نہیں، صرف اس کے اخیر نتیجہ کا انتظار ہے ف۳ جس روز اس کا اخیر نتیجہ پیش آوے گا، اس روز جو لوگ اس کو پہلے سے بھولے ہوئے تھے، یوں کہنے لگیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی سچی باتیں لائے تھے، سو اب کیا کوئی ہمارا سفارشی ہے، کہ وہ ہماری سفارش کر دے، یا کیا ہم پھر واپس بھیجے جا سکتے ہیں، تاکہ ہم لوگ ان اعمال کے جن کو ہم کیا کرتے تھے، برخلاف دوسرے اعمال کریں؟ بیشک ان لوگوں نے اپنے کو خسارہ میں ڈال دیا، اور یہ جو جو باتیں تراشتے تھے، سب گم ہو گیا۔ ف۴ بیشک تمہارا رب اللہ ہی ہے، جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا، پھر عرش پر قائم ہوا، ف۵ چھپا دیتا ہے شب سے دن کو ف۶ ایسے طور پر کہ وہ شب اس دن کو جلدی سے آلیتی ہے، ف۷ اور سورج

ف۱ اور تفصیل جزا و سزا کی بیان کی گئی ہے۔ آگے یہ فرماتے ہیں کہ اس وانکشاف بیان کا اور نیز دیگر مضامین قرآنیہ کا مقتضا تو یہ ہے کہ کفر و مخالفت سے باز آجاویں چنانچہ اہلِ ایمان اس سعادت سے مشرف ہوتے بھی ہیں لیکن کفار و معاندین کی اس درجہ قساوت بڑھی ہے کہ قبل وقوع سزا کے نہ مانیں گے۔ لیکن اس وقت ماننا کام نہ آوے گا ❖

ف۲ یعنی قرآن ❖

ف۳ یعنی وعدہ سزا ❖

ف۴ اور یہ معاد کی تفصیل تھی۔ چونکہ مشرکین دوبارہ زندہ ہونے کو مستبعد سمجھتے تھے اسلئے آگے اپنی قدرت اور تصرف کامل کا بیان فرماتے ہیں ❖

ف۵ یعنی زمین و آسمان میں احکام جاری کرنے لگا ❖

۶ ع ۶ ۱۳

ف۶ یعنی شب کی تاریکی سے دن کی روشنی پوشیدہ اور زائل ہو جاتی ہے ❖

ف۷ یعنی دن آناً فاناً گزرتا معلوم ہوتا ہے۔ حتّٰی کہ دفعۃً رات آجاتی ہے ❖

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ

اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو، اللہ ہی کے لئے

وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا

خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا، بڑی خوبیوں کے بھرے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ جو تمام عالم کے پروردگار ہیں۔ تم لوگ اپنے

رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾

پروردگار سے دعا کیا کرو تذلل ظاہر کرکے بھی اور چپکے چپکے بھی (البتہ یہ بات) واقعی (رہے کہ) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند

وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا

کرتے ہیں جو حد سے نکل جاویں [ف۱] اور دنیا میں بعد اس کے کہ اس کی درستی کردی گئی ہے

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ

فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے [ف۲] بیشک اللہ تعالیٰ

قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَهُوَ الَّذِىْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ

کی رحمت نزدیک ہے نیک کام کرنے والوں سے۔ اور وہ (اللہ) ایسا ہے، کہ اپنے بارانِ رحمت سے

بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا

پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے، کہ وہ خوش کر دیتی ہیں، یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو

ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ

اٹھا لیتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی خشک سرزمین کی طرف ہانک لے جاتے ہیں، پھر اس بادل سے پانی برساتے

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ

ہیں، پھر اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ یوں ہی ہم مُردوں کو نکال کھڑا

الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ

کریں گے، [ف۳] تاکہ تم سمجھو۔ اور جو سرزمین ستھری ہوتی ہے

يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىْ خَبُثَ

اس کا پیداوار تو خدا کے حکم سے خوب نکلتا ہے، اور جو خراب ہے، اس کا

لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ

پیداوار (اگر نکلا بھی) تو بہت کم نکلتا ہے۔ اسی طرح ہم (ہمیشہ) دلائل کو طرح طرح سے بیان کرتے

لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى

رہتے ہیں، ان لوگوں کے لئے جو قدر کرتے ہیں۔ [ف۴] ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف

ع ۷/۵ ۱۴

ف۱ مثلاً محالاتِ عقلیہ یا محالاتِ شرعیہ یا مستبعداتِ عادیہ یا معاصی یا بیکار چیزیں مانگنے لگیں، مثلاً خدائی یا نبوت یا فرشتوں پر حکومت یا غیر منکوحہ عورت سے تمتع، یا فردوس کے داہنی طرف کا سفید محل اور امثال اسکے مانگنے لگے۔ یہ سب ادب کے خلاف ہے۔ ہاں جنت یا فردوس کی دعا مطلوب ہے اس میں یہ فضول قیدیں ممنوع ہیں۔

ف۲ یعنی عبادت کرکے نہ تو ناز ہو۔ اور نہ مایوسی ہو۔

ف۳ یعنی قیامت کے روز۔

ف۴ خلاصہ ان آیات کا یہ ہے کہ جب حق تعالیٰ کے یہ کمالاتِ ذاتی وصفاتی ثابت ہوئے تو عبادت اور طلب حاجت میں انکے ساتھ کسی کو شریک مت کرو۔ اور ان کی قدرت کو پیش نظر رکھ کر بعث کا انکار مت کرو۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

بھیجا، سوانہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم! تم (صرف) اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا کوئی تمہارا

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

معبود (ہونے کے قابل) نہیں؛ مجھ کو تمہارے لئے ایک بڑے (سخت) دن کے عذاب کا

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٥٩﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ

اندیشہ ہے۔ اُن کی قوم کے آبرودار لوگوں نے کہا، کہ ہم تم کو صریح غلطی

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦٠﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِیْ

میں (مبتلا) دیکھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا، کہ اے میری قوم! مجھ میں تو

ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦١﴾

ذرا بھی غلطی نہیں، لیکن میں پروردگار عالَم کا رسول ہوں۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ

تم کو اپنے پروردگار کے پیغام پہنچاتا ہوں، اور تمہاری خیرخواہی کرتا ہوں، اور میں خدا کی طرف

اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ

سے ان امور کی خبر رکھتا ہوں، جن کی تم کو خبر نہیں۔ کیا تم اس بات سے تعجّب کرتے ہو، کہ تمہارے پروردگار

ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ

کی طرف سے تمہارے پاس ایک ایسے شخص کی معرفت، جو تمہاری ہی جنس کا ہے کوئی نصیحت کی بات آگئی، تاکہ وہ شخص

وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَكَذَّبُوْهُ

تم کو ڈراوے اور تاکہ تم ڈر جاؤ، اور تاکہ تم پر رحم کیا جاوے؟ سو وہ لوگ اُن کی تکذیب

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَ

ہی کرتے رہے، تو ہم نے نوحؑ کو اور جو لوگ اُن کے ساتھ کشتی میں تھے بچا لیا، اور

اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ہم نے غرق کر دیا۔ بیشک وہ لوگ اندھے ہو

قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ۧ وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ

رہے تھے۔ اور ہم نے قوم عاد کی طرف اُن کے بھائی ہودؑ کو بھیجا۔ ف۱ انہوں نے

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

فرمایا، اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔

ف۱ مشہور اہل نسب کے نزدیک یہی ہے کہ ہودؑ علیہ السّلام قوم عاد کے نسبی بھائی اور خود قوم عاد سے ہیں۔ اور بعض قلیل، دوسری قوم کا بتلاتے ہیں۔ اور اَخَاهُمْ کے معنی صَاحِبَهُمْ لیتے ہیں واللہ اعلم۔ اور عاد اصل میں ایک شخص کا نام ہے۔ پھر اسکی اولاد کو بھی عاد کہنے لگے اور یہ لوگ بڑے قدآور اور قوی الجثّہ ہوتے تھے۔ زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْطَةً کے یہی معنی ہیں۔

ع ٨ | ٦ | ١٥

٦ حرکتوں والی مدلازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنۃ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ

سو کیا تم نہیں ڈرتے ؟ اُن کی قوم میں جو آبرودار کافر تھے ، انہوں نے کہا

قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ

کہ ہم تم کو کم عقلی میں دیکھتے ہیں اور ہم بے شک تم کو جھوٹے

مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي

لوگوں میں سے سمجھتے ہیں۔ ف١ انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم! مجھ میں

سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٧﴾

ذرا بھی کم عقلی نہیں، لیکن میں پروردگارِ عالم کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں۔

أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ

تم کو اپنے پروردگار کے پیغام پہنچاتا ہوں، اور میں تمہارا سچا خیر خواہ

أَمِينٌ ﴿٦٨﴾ أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِنْ

ہوں۔ اور کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو، کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے

رَبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۚ وَاذْكُرُوا

پاس ایک ایسے شخص کی معرفت، جو تمہاری ہی جنس کا (البشر) ہے، کوئی نصیحت کی بات آگئی، تاکہ وہ شخص تم کو

إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَ

ڈرادے؟ اور تم یہ حالت یاد کرو، کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو قوم نوحؑ کے بعد آباد کیا اور

زَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً ۖ فَاذْكُرُوا آلَاءَ

ڈیل ڈول میں تم کو پھیلاؤ (بھی) زیادہ دیا۔ سو خدا تعالیٰ کی اُن نعمتوں کو

اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ

یاد کرو، ف٢ تاکہ تم کو فلاح ہو۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ کیا آپ ہمارے پاس اس واسطے

اللَّهَ وَحْدَهُ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا ۖ

آئے ہوں گے کہ ہم صرف اللہ ہی کی عبادت کیا کریں اور جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے، ہم اُن کو چھوڑ دیں؛

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ

اور ہم کو جس عذاب کی دھمکی دیتے ہو، اس کو ہمارے پاس منگوا دو اگر تم سچے

الصَّادِقِينَ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ

ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ بس اب تم پر خدا کی طرف سے

ف١ یعنی نعوذ باللہ نہ توحید صحیح مسئلہ ہے۔ اور نہ عذاب کا آنا صحیح ہے۔

ف٢ اور یاد کر کے احسان مانو اور اطاعت کرو۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْۤ اَسْمَآءٍ

عذاب اور غضب آیا ہی چاہتا ہے، کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے باب میں جھگڑتے ہو،

سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ

جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے (آپ ہی) ٹھیرا لیا ہے، ان کے معبود ہونے کی خدا

بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ

تعالیٰ نے کوئی دلیل (نقلی یا عقلی) نہیں بھیجی، سو تم منتظر رہو، میں بھی تمہارے ساتھ

مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ

انتظار کر رہا ہوں، غرض ہم نے اُن کو اور اُن کے ساتھیوں کو اپنی

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

رحمت سے بچا لیا، اور اُن لوگوں کی جڑ (تک) کاٹ دی، ف۱ جنہوں نے

بِاٰیٰتِنَا وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۲﴾ ع وَ اِلٰی

ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا، اور وہ ایمان لانیوالے نہ تھے۔ اور ہم نے ثمود

ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا

کی طرف اُن کے بھائی صالحؑ کو بھیجا۔ انہوں نے فرمایا، اے میری قوم! تم اللہ کی

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ

عبادت کرو، اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی

بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ

طرف سے ایک واضح دلیل آچکی ہے۔ یہ اونٹنی ہے اللہ کی، جو تمہارے لیے دلیل ہی ف۲

اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ

سو اِس کو چھوڑ دو، کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرا کرے،

وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ

اور اِس کو بُرائی کے ساتھ ہاتھ بھی مت لگانا کبھی تم کو دردناک عذاب

اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ

آپکڑے، اور تم یہ حالت یاد کرو، کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو عاد کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ

آباد کیا، اور تم کو زمین پر رہنے کو ٹھکانہ دیا

ف۱
یعنی بالکل ہلاک کر دیا۔ قَطَعْنَا دَابِرَ الخ سے بعض نے کہا ہے۔ کہ ان کی نسل بالکل منقطع ہو گئی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ کفّار بالکل ہلاک ہو گئے اور مومنین باقی رہے اور ممکن ہے کہ کفّار کی صغار اولاد ہی رہ گئی ہو۔ انکی نسل آگے بڑھی۔ ان کو عادِ اُخریٰ کہتے ہیں اور سابقین کو عادِ اُولیٰ ؕ اور عذاب اس قوم کا ریح صرصر تھی۔ جیسا کہ کئی جگہ قرآن میں منصوص ہے۔ اور سورۂ فُصِّلَتْ میں جو صَاعِقَہ آیا ہے اس سے مراد مطلق عذاب ہے اور سورۂ مومنون میں بعد قصّہ نوح علیہ السلام کے جو ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ آیا ہے جنہوں نے اس کی تفسیر قوم عاد سے کی ہے وہ قائل ہوئے ہیں کہ ان پر صَیحہ بھی آیا اور ریح بھی واللہ اعلم ؕ اور اُس کا مسکن دوسری آیت میں احقاف آیا ہے جو بقول محمد بن اسحاق ایک ریگستان ہے عمّان اور حضرموت کے درمیان ؕ

ف۲
انہوں نے ایک خاص معجزے کی درخواست کی کہ اس پتھر میں سے ایک اونٹنی پیدا ہو تو ہم ایمان لا دیں۔ چنانچہ آپ کی دعا سے ایسا ہی ہوا۔ کہ وہ پتھر پھٹا اور اس کے اندر سے ایک بڑی اونٹنی نکلی ؕ

ع ۹ / ۸ / ۱۶ — وقف لازم

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ

کہ نرم زمین پر محل بناتے ہو، اور پہاڑوں کو تراش

تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ

تراش کر ان میں گھر بناتے ہو، سو خدا تعالےٰ کی نعمتوں کو

اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٧٤﴾

یاد کرو، اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

اُن کی قوم میں جو متکبّر سردار تھے انہوں نے غریب لوگوں سے، جو

لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ

کہ اُن میں سے ایمان لے آئے تھے، پوچھا کہ کیا تم کو اس بات

مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ

کا یقین ہے، کہ صالحؑ اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں؟

رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٥﴾

انہوں نے کہا، کہ بیشک ہم تو اس پر پورا یقین رکھتے ہیں جو ان کو دے کر بھیجا گیا ہے۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ

وہ متکبّر لوگ کہنے لگے کہ تم جس چیز پر یقین لائے ہوئے ہو، ہم تو

اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ

اس کے منکر ہیں۔ غرض اس اونٹنی کو مار

وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا

ڈالا، اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی، اور کہنے لگے کہ

يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ

اے صالحؑ! جس کی آپ ہم کو دھمکی دیتے تھے، اس کو منگوا لیجئے، اگر

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧٧﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

آپ پیغمبر ہیں۔ پس آ پکڑا اُن کو زلزلہ

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ

نے سو اپنے گھروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔ ف۱ اس وقت صالحؑ اُن سے

ف۱
دوسری آیت میں صیحہ یعنی فرشتہ کے نعرہ سے ہلاک ہونا آیا ہے بعض نے کہا ہے کہ اُوپر سے صیحہ نیچے سے زلزلہ آیا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ رجفہ سے مراد قلب کی حرکت ہے۔ جو صیحہ کے خوف سے پیدا ہوئی تھی۔ اور جس نے اونٹنی کو قتل کیا تھا۔ اس کا نام قدار آیا ہے۔

اور دوسری آیت میں ان کے رہنے کا مقام حجر آیا ہے جو کہ حجاز اور شام کے درمیان ایک مقام تھا۔ اور ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صالح علیہ السلام یہاں سے بعد ہلاک قوم کے تشریف لے گئے پھر بعض نے شام کو جانا اور بعض نے مکّہ کو جانا نقل کیا ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ

منہ موڑ کر چلے اور فرمانے لگے، کہ اے میری قوم! میں نے تو تم کو اپنے پروردگار کا

رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ

حکم پہنچا دیا تھا، اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی ، لیکن تم لوگ خیر خواہوں کو پسند ہی

النّٰصِحِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ

نہیں کرتے تھے اور ہم نے لوط ؑ کو بھیجا جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے

الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ

فرمایا ، کہ تم ایسا فحش کام کرتے ہو، جس کو تم سے پہلے کسی نے دنیا جہان والوں میں

مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

سے نہیں کیا (یعنی) تم مردوں کے ساتھ شہوت رانی

شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ

کرتے ہو، عورتوں کو چھوڑ کر ، بلکہ تم حدّ (انسانیت) ہی

قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨١﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ

سے گزر گئے ہو۔ ف۱ اور اُن کی قوم سے کوئی جواب نہ بن پڑا

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ

بجز اس کے کہ آپس میں کہنے لگے کہ ان لوگوں کو تم اپنی بستی سے نکال دو۔

اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ

یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں ۔ سو ہم نے لوط ؑ کو اور

اَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٨٣﴾

اُن کے متعلقین کو بچا لیا بجز ان کی بیوی کے ف۲، کہ وہ ان ہی لوگوں میں رہی، جو عذاب میں رہ گئے تھے،

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ

اور ہم نے اُن پر ایک نئی طرح کا مینہ برسایا (کہ وہ پتھروں کا مینہ تھا) سو دیکھ تو سہی، اُن

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ

مجرموں کا انجام کیسا ہوا؟ اور ہم نے مدین کی طرف

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اُن کے بھائی شعیب ؑ کو بھیجا، ف۳ انہوں نے فرمایا، کہ اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱ بَلْ اَنْتُمْ کی تفسیر کا حاصل یہ ہے، کہ بعض معاصی میں تقلید آباء وغیرہ سے دھوکہ ہو جاتا ہے۔ اس میں تو یہ بھی نہیں اور بعض آیتوں میں جو تَجْهَلُوْنَ آیا ہے اس سے شبہ نہ ہو کہ ان کو اس کی قباحت معلوم نہ تھی۔ کیونکہ وہاں جہل سے مُراد یہ نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ تم کو اس کا بدانجام یعنی عذاب معلوم نہیں ؕ

ف۲ یہ بیوی کافرہ تھی جب لوط علیہ السلام کو قبل عذاب بستی سے نکل جانے کا حکم ہوا بعض نے تو کہا ہے۔ کہ یہ بیوی ساتھ نہیں گئی۔ بعض نے کہا ہے کہ ساتھ چلی تھی۔ پھر لوٹنے لگی اور ہلاک کر دی گئی اور لوط علیہ السلام پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ رہے ؕ

ف۳ قرآن میں شعیب علیہ السلام کا اہلِ مدین اور اصحابِ ایکہ کی طرف مبعوث ہونا اور اہلِ مدین پر کہیں صَیْحَہ اور کہیں رَجْفَہ کا عذاب اور اصحابِ ایکہ پر ظلہ کا عذاب ہونا مذکور ہے پس بعض نے تو دونوں قوموں کو ایک ہی کہا ہے۔ اور بعض نے الگ الگ کہا ہے کہ ایک قوم یعنی اہلِ مدین کے ہلاک کے بعد دوسروں کی یعنی اصحابِ ایکہ کی طرف جو مدین ہی کے قریب رہتے تھے اور اس قرب کی وجہ سے ان میں بھی کم تولنے ناپنے کا مرض مشترک تھا مبعوث ہوئے اور اکثر کا قول یہی ہے اور انواعِ عذاب میں دو کا یا تینوں کا جمع ہو جانا کچھ مستبعد نہیں۔ اور بعد ہلاک ان کفّار کے آپ مکہ میں آ رہتے تھے۔ اور وہاں ہی وفات پائی ؕ اور مدین اصل میں ابراہیم علیہ السلام کے ایک فرزند کا نام ہے پھر قبیلہ اور شہر پر اطلاق ہونے لگا جو انکی اولاد تھے یا اس اولاد کا مسکن تھا ؕ

ع ۱۰/۱۲ ۱۷

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ

کی عبادت کرو، اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی

بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ

طرف سے واضح دلیل آچکی ہے تو تم ناپ اور تول پوری پوری

الْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ

کیا کرو۔ اور لوگوں کا اُن کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو،

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ

اور روئے زمین میں بعد اس کے کہ اس کی درستی کر دی گئی فساد مت پھیلاؤ

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَلَا

یہ تمہارے لئے نافع ہے، اگر تم تصدیق کرو۔ اور تم

تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ

سڑکوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا

کو دھمکیاں دو، اور اللہ کی راہ سے روکو، اور اس میں کجی کی تلاش

عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪

میں لگے رہو۔ اور اس حالت کو یاد کرو جبکہ تم کم تھے، پھر اللہ تعالٰی نے تم کو زیادہ کر دیا

وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾

اور دیکھ لو کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا۔

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا

اور اگر تم میں سے بعضے اس حکم پر، جس کو دے کر مجھ کو

بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ

بھیجا گیا ہے، ایمان لائے ہیں، اور بعضے ایمان نہیں لائے تو

يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ

ذرا ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ ہمارے درمیان میں اللہ تعالٰی فیصلہ کئے دیتے ہیں

وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٧﴾

اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہیں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤۔٦ یا حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ

اُن کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا، کہ اے شعیبؑ!

قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان والے ہیں، اُن کو

مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ

اپنی بستی سے نکال دیں گے، یا یہ ہو کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ۔ ف۱

قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا

شعیبؑ نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آجاویں گو ہم اُس کو (بدلیلِ بصیرت) مکروہ ہی سمجھتے ہوں ف۲۔ ہم تو اللہ پر بڑی

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ

جھوٹی تہمت لگانے والے ہو جاویں، اگر (خدا نہ کرے) ہم تمہارے مذہب میں آجاویں، (خصوصًا) بعد اس کے کہ

بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ

اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس سے نجات دی ہو اور ہم سے ممکن نہیں، کہ تمہارے

اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ

مذہب میں پھر آجاویں، لیکن ہاں یہ کہ اللہ ہی نے جو ہمارا مالک ہے (ہمارے) مقدر (میں)

رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ

کیا ہو، ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ف۳

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ

اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہماری (اس) قوم کے درمیان فیصلہ کر دیجئے حق کے موافق

اَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ

اور آپ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اور اُن کی قوم کے (اُن ہی مذکور) کافر

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا

سرداروں نے کہا، کہ اگر تم شعیبؑ کی راہ پر چلنے لگو گے، تو بے شک

اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

بڑا نقصان اُٹھاؤ گے۔ پس اُن کو زلزلہ نے آپکڑا،

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ ۚ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

سو اپنے گھر میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔ جنہوں نے شعیبؑ کی تکذیب

ف۱ یہ بات مومنین کے لئے اس لئے کہی کہ وہ لوگ قبل ایمان کے اسی طریق کفر پر تھے لیکن شعیب علیہ السلام کے حق میں باوجود اس کے کہ انبیاء سے کبھی کفر صادر نہیں ہوتا اسلئے کہی کہ ان کے سکوت قبل بعثت سے وہ یہی سمجھتے تھے کہ ان کا اعتقاد بھی ہم ہی جیسا ہوگا ؞

ف۲ یعنی جب اس کے باطل ہونے پر دلیل قائم ہے تو ہم کیسے اس کو اختیار کرلیں ؞

ف۳ اس سے یہ شبہ نہ کیا جاوے کہ ان کو اپنے خاتمہ بالخیر کا یقین نہ تھا۔ انبیاء کو یہ یقین دیا جاتا ہے مقصود اظہار عجز اور تفویض الی المالک ہے جو کہ لوازم نبوت سے ہے ؞

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

جنہوں نے شعیبؑ کی تکذیب کی تھی، اُن کی یہ حالت ہوگئی جیسے اُن گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔

شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ

تھی، وہی خسارہ میں پڑ گئے، اس وقت شعیبؑ

وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ

اُن سے منہ موڑ کر چلے، اور فرمانے لگے، کہ اے میری قوم! میں نے تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچا دیئے

وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾ ع

تھے، اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی، پھر میں ان کافر لوگوں پر کیوں رنج کروں ف۱

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ

اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا، کہ وہاں کے

اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ

رہنے والوں کو ہم نے محتاجی اور بیماری میں نہ پکڑا ہو، تاکہ وہ

يَضَّرَّعُوْنَ ﴿٩٤﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ

ڈھیلے پڑ جاویں۔ پھر ہم نے اس بدحالی کی جگہ خوش حالی

الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا

بدل دی، یہاں تک کہ انکو خوب ترقی ہوئی اور (اس وقت براہِ کج فہمی) کہنے لگے، کہ ہمارے آباؤ اجداد

الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ

کو بھی تنگی اور راحت پیش آئی تھیں، تو ہم نے اُن کو دفعۃً پکڑ لیا، اور اُن کو خبر

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا

بھی نہ تھی۔ اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے،

وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ

اور پرہیز کرتے تو ہم اُن پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے، ف۲

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ

لیکن انہوں نے (پیغمبروں کی) تکذیب کی، تو ہم نے (بھی)

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٦﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى

اُن کے اعمال (بد) کی وجہ سے اُن کو پکڑ لیا کیا پھر بھی ان بستیوں کے رہنے والے

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

مع

ع ۱۱ ۹ ۱

ف۱ اور جن قوموں کا قصہ مذکور ہوا ہے۔ چونکہ اور قوموں کے بھی ایسے قصے واقع ہوئے ہیں آگے عام عنوان سے اجمالاً ان سب کی حالت جرم کی اور جرم پر بھی اوّل مہلت ملنے کی اور پھر بھی نہ سمجھنے پر سزا جاری ہونے کی مذکور ہے اور حکایت کے بعد آیت اَوَلَمْ يَهْدِ الخ سے غرض حکایت پر کر عبرت حاصل کرنا ہے تنبیہ فرمائی گئی ہے۔

ف۲ یعنی آسمان سے بارش اور زمین سے پیداوار ان کو برکت کے ساتھ عطا فرماتے اور گو اس ہلاکت سے پہلے ان کو خوشحالی ایک حکمت کیلئے دی گئی لیکن اس خوشحالی میں اس لئے برکت نہ تھی کہ آخر میں وہ وبال جان ہوگئی بخلاف ان نعمتوں کے جو ایمان واطاعت کیساتھ ملتی ہیں کہ ان میں یہ خیر وبرکت ہوتی ہے کہ وہ وبال کبھی نہیں بنتیں۔ نہ دنیا میں نہ آخرت میں۔ حاصل یہ کہ اگر وہ ایمان وتقویٰ اختیار کرتے تو ان کو بھی یہ برکتیں دیتے۔

أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿٩٧﴾

اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر (بھی) ہمارا عذاب شب کے وقت آپڑے جس وقت وہ پڑے سوتے ہوں۔

أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا

اور کیا ان (موجودہ) بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن دوپہری آپڑے

ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿٩٨﴾ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ

جس وقت کہ وہ لایعنی قصوں میں مشغول ہوں؟ ف۱ ہاں تو کیا اللہ تعالےٰ کی اس (ناگہانی) پکڑ سے بے فکر ہو گئے؟

فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٩٩﴾ ع

سو سمجھ رکھو کہ (خدا تعالےٰ کی پکڑ سے بجز اُن کے جن کی شامت ہی آگئی ہو اور کوئی بے فکر نہیں ہوتا۔ ف۲

أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ

اور ان (گزشتہ) زمین پر رہنے والوں کے بعد جو لوگ (اب) زمین پر بجائے ان کے رہتے ہیں، کیا ان واقعات مذکورہ

أَهْلِهَا أَن لَّوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ ۚ

نے اُن کو یہ بات (ہنوز نہیں) بتلائی کہ اگر ہم چاہتے تو اُن کو اُن کے جرائم کے سبب ہلاک کر ڈالتے

وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾ تِلْكَ

اور ہم ان کے دلوں پر بند لگائے ہوئے ہیں، اس سے وہ سنتے نہیں۔ ف۳ ان (مذکورہ)

الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَائِهَا ۚ

بستیوں کے کچھ کچھ قصے ہم آپ سے بیان کر رہے ہیں۔

وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۚ فَمَا

اور ان سب کے پاس اُن کے پیغمبر معجزات لے کر آئے تھے۔ پھر جس

كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِن قَبْلُ ۚ

چیز کو انہوں نے اول (وہلہ) میں (ایک بار) جھوٹا کہہ دیا، یہ بات نہ ہوئی۔

كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ ﴿١٠١﴾

کہ پھر اس کو مان لیتے اللہ تعالےٰ اسی طرح کافروں کے دلوں پر بند لگا دیتے ہیں۔

وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَإِن

اور اکثر لوگوں میں ہم نے وفائے عہد نہ دیکھا۔ اور ہم نے

وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن

اکثر لوگوں کو بے حکم ہی پایا پھر انکے بعد ہم نے موسےٰ کو

ع ۱۲ / ۲

ف۱ مراد اس سے دنیوی کاروبار ہیں ۔

ف۲ اس آیت سے استنباط کیا گیا ہے کہ عذاب الٰہی سے بے خوف ہونا کفر ہے کیونکہ محاوراتِ قرآنیہ میں اکثر خاسر سے مراد کافر ہوتا ہے ۔

ف۳ اس بند لگانے کا سبب ان ہی کا ابتداء میں کفر کرنا ہے لقولہٖ تعالےٰ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم | ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب | ۲ حرکتوں والی مد | ادغام اور نا قابلِ تلفظ | قلقلہ

بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

اپنے دلائل دے کر ف۱ فرعون کے اور اُس کے امراء کے پاس بھیجا، سو اُن لوگوں

فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

نے اُن کا بالکل حق ادا نہ کیا، سو دیکھیے ان مفسدوں کا کیسا انجام ہوا؟ ف۲

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ

اور موسٰے علیہ السّلام نے فرمایا کہ اے فرعون! میں رب العالمین کی طرف سے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ

پیغمبر ہوں۔ میرے لئے یہی شایان ہے، کہ بجز سچ کے خدا کی طرف کوئی

اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

بات منسوب نہ کروں، میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک بڑی دلیل

فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ

بھی لایا ہوں، سو تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔ فرعون نے کہا کہ اگر آپ کوئی

جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

معجزہ لے کر آئے ہیں، تو اس کو اب پیش کیجئے اگر آپ سچے ہیں۔

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۚ ﴿۱۰۷﴾ وَّنَزَعَ

پس آپ نے (فوراً) اپنا عصا ڈال دیا سو دفعۃً وہ صاف ایک اژدہا بن گیا۔ ف۳ اور اپنا ہاتھ

يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۧ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ

باہر نکال لیا سو وہ یکایک سب دیکھنے والوں کے روبرو بہت ہی چمکتا ہوا ہوگیا۔ ف۴ قوم فرعون

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ ۙ

میں جو سردار لوگ تھے، انھوں نے کہا کہ واقعی یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے۔

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا

(ضرور) یہ چاہتا ہے، کہ تم کو تمہاری (اس) سرزمین سے باہر کر دے، سو تم لوگ کیا

تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي

مشورہ دیتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ آپ انکو اور اُن کے بھائی (ہارونؑ) کو چندے مہلت دیجئے اور

الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾

شہروں میں چپراسیوں کو بھیج دیجئے۔ کہ وہ سب ماہر جادوگروں کو آپ کے پاس لاکر حاضر کردیں

ف۱ یعنی معجزات ۞

ف۲ یہ تو تمام قصّہ کا اجمال تھا آگے تفصیل ہے ۞

ف۳ مُبین سے معلوم ہوتا ہے کہ تبدیل حقیقت ہو جاتی تھی۔ خیالی قصّہ نہ تھا ۞

ف۴ لِلنّٰظِرِیْنَ سے کوئی نظر بندی کا شبہ نہ کرے کیونکہ یہ تاکید ہے اس کے واقعی بیاض کی جیسے کہا کرتے ہیں کہ کھلی آنکھوں لوگوں نے دیکھا ۞

۱۳ ع ۹ ۳

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ

(چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) اور وہ جادوگر فرعون کے پاس حاضر ہوئے، کہنے لگے کہ اگر ہم غالب آئے، تو (کیا) ہم کو

كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ

کوئی بڑا صلہ ملے گا۔ فرعون نے کہا کہ ہاں (انعام بھی بڑا ملے گا) اور (مزید برآں) تم

الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ

مقرب لوگوں میں داخل ہو جاؤ گے۔ اُن ساحروں نے عرض کیا کہ اے موسےٰؑ! خواہ آپ ڈالیئے، اور یا

اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿١١٥﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ

ہم ہی ڈالیں۔ موسےٰؑ نے فرمایا کہ تم ہی (پہلے) ڈالو، پس

اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ

جب انہوں نے (اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو) ڈالا تو لوگوں کی نظربندی کر دی ف۱۔ اور ان پر ہیبت غالب کر دی اور

وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿١١٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى

ایک طرح کا بڑا جادو دکھلایا اور ہم نے موسیٰؑ کو (وحی کے ذریعے)

اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا

حکم دیا کہ آپ اپنا عصا ڈال دیجئے سو عصا کا ڈالنا تھا، کہ اس نے (اژدہا بن کر) اُنکے

يَاْفِكُوْنَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا

بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا۔ پس (اس وقت) حق (کا حق ہونا) ظاہر ہو گیا، اور انہوں نے جو کچھ بنایا وہ نابود ہوگیا اور سب

يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا

آنا جاتا رہا۔ پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے، اور خوب

صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿١٢٠﴾

ذلیل ہوئے۔ اور وہ جو ساحر تھے، سجدہ میں گر گئے (اور پکار پکار کر)

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ

کہنے لگے، کہ ہم ایمان لائے ربّ العالمین پر، جو موسےٰؑ اور ہارونؑ کا

هٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ

بھی رب ہے۔ ف۲ فرعون کہنے لگا کہ ہاں تم موسےٰؑ پر ایمان لائے ہو، بدون اس

اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي

کے کہ میں تمکو اجازت دوں، بیشک یہ ایک کارروائی تھی جس پر تمہارا

ف۱ جس سے وہ لاٹھیاں اور رسیاں سانپ کی شکل میں لہراتی نظر آنے لگیں۔

ف۲ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اسلیئے بڑھایا کہ فرعون اپنے کو ربِّ اعلیٰ بتلاتا تھا۔ تو ربّ العٰلمین کا مصداق سننے والے اس کو نہ سمجھ جاویں۔ اسلیئے اس کو بڑھا کر مراد متعین کر دی کہ جس کو موسیٰؑ و ہارونؑ رب کہتے ہیں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ٢ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا ۖ فَسَوْفَ

عمل درآمد ہوا ہے اس شہر میں، تاکہ تم سب اس شہر سے یہاں کے رہنے والوں کو باہر نکال دو۔ سو (بہتر ہے) اب تم کو

تَعْلَمُونَ ﴿١٢٣﴾ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ

حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا،

خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوا

پھر تم سب کو سولی پر ٹانگ دوں گا۔ ف۱ انہوں نے

إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنقِمُ مِنَّا إِلَّا

جواب دیا کہ (کچھ پرواہ نہیں) ہم مر کر اپنے مالک ہی کے پاس جاویں گے۔ ف۲ اور تو نے ہم میں کونسا عیب دیکھا ہے بجز اس

أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا ۚ

کے کہ ہم اپنے رب کے احکام پر ایمان لے آئے، جب وہ احکام ہمارے پاس آئے،

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿١٢٦﴾ ع

اے ہمارے رب! ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما اور ہماری جان حالت اسلام پر نکالیئے۔ ف۳

وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ

اور قوم فرعون کے سرداروں نے کہا کہ کیا آپ موسیٰؑ کو اور اُن کی قوم کو یونہی

مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَ

رہنے دیں گے، کہ وہ ملک میں فساد کرتے پھریں، ف۴ اور وہ آپ کو اور آپ

يَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ

کے معبودوں کو ترک کئے رہیں۔ ف۵ فرعون نے کہا کہ ہم ابھی ان لوگوں کے بیٹوں

وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ﴿١٢٧﴾

کو قتل کرنا شروع کر دیں اور عورتوں کو زندہ رہنے دیں اور ہم کو ہر طرح کا اُن پر زور ہے،

قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَ

موسیٰؑ نے اپنی قوم سے فرمایا، کہ خدا تعالیٰ کا سہارا رکھو اور مستقل رہو، (گھبراؤ

اصْبِرُوا ۖ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن

مت) یہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، جس کو چاہیں مالک (و حاکم) بنا دیں،

يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٢٨﴾

اپنے بندوں میں سے، اور اخیر کامیابی ان ہی کو ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ ف۶

ف۱ تاکہ اوروں کو عبرت ہو۔

ف۲ جہاں ہر طرح امن و راحت ہے۔

ف۳ کہ اس کی سختی سے پریشان ہو کر کوئی بات ایمان کے خلاف نہ ہو جاوے۔

ع ۱۴ / ۱۸ / ۴

ف۴ فساد یہ کہ اپنا مجمع بڑھائیں جس کے اخیر میں اندیشۂ بغاوت ہے۔

ف۵ یعنی ان کے معبود ہونے کے منکر رہیں۔

ف۶ سو تم ایمان و تقوے پر قائم رہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلطنت تم ہی کو مل جاوے گی۔ تھوڑے دنوں انتظار کی ضرورت ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ

قوم کے لوگ کہنے لگے کہ ہم تو ہمیشہ مصیبت ہی میں رہے، آپ کی تشریف آوری کے

مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ

قبل بھی اور آپکی تشریف آوری کے بعد بھی۔ موسیٰؑ نے فرمایا کہ بہت جلد اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن

عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ

کو ہلاک کر دیں گے، اور بجائے اُن کے تم کو اس زمین کا مالک بنا دیں گے، پھر تمہارا

كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ

طرزِ عمل دیکھیں گے ؎۱ اور ہم نے فرعون والوں کو مبتلا کیا

بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ

(۱) قحط سالی میں اور (۲) پھلوں کی کم پیداواری میں، تاکہ وہ حق بات

يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ

کو سمجھ جاویں۔ ؎۲ سو جب اُن پر خوش حالی آجاتی، تو کہتے کہ

قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ

یہ تو ہمارے لئے ہونا ہی چاہئے ؎۳ اور اگر اُن کو کوئی بدحالی پیش آتی، تو موسیٰؑ

يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ

اور اُن کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے، یاد رکھو! کہ اُن کی نحوست اللہ تعالیٰ

عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣١﴾

کے علم میں ہے، ؎۴ لیکن اُن میں اکثر لوگ نہیں جانتے تھے۔

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا

اور یوں کہتے (خواہ) کیسی ہی عجیب بات ہمارے سامنے لاؤ، کہ اس کے ذریعہ سے ہم پر

بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾ فَاَرْسَلْنَا

جادو چلاؤ، جب بھی ہم تمہاری بات ہرگز نہ مانیں گے۔ پھر ہم نے اُن پر

عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَ

(۳) طوفان بھیجا، ؎۵ اور (۴) ٹڈیاں، اور (۵) گھن کا کیڑا، اور

الضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا

(۶) مینڈک اور (۷) خون، کہ یہ سب کھلے کھلے معجزے تھے۔ ؎۶ سو وہ تکبر کرتے

؎۱ کہ شکر و قدر و طاعت کرتے ہو یا بے قدری اور غفلت و معصیت اس میں ترغیب ہے طاعت کی اور تحذیر ہے معصیت سے +

۱۵ ع ۳ ۵

؎۲ اور سمجھ کر قبول کرلیں ؛

؎۳ یعنی ہم مبارک طالع ہیں۔ یہ ہماری خوش بختی کا اثر ہے یہ نہ تھا کہ اس کو خدا کی نعمت سمجھ کر شکر بجالاتے اور اطاعت اختیار کرتے ؛

؎۴ یعنی ان کے اعمال کفریہ تو اللہ کو معلوم ہیں۔ یہ نحوست ان ہی اعمال کی سزا ہے ؛

؎۵ کثرت بارش ؛

؎۶ ساتوں عصا اور ید بیضا ملا کر آیات تسعہ کہلاتے ہیں ؛

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ
رہے، اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جرائم پیشہ۔ ف۱ اور جب اُن پر کوئی عذاب واقع

الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ
ہوتا، تو یوں کہتے، کہ اے موسٰیؑ! ہمارے لئے اپنے رب سے اس بات کی دُعا کر دیجئے، جس کا

عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ
اس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے، اگر آپ اس عذاب کو ہم سے ہٹا دیں، تو ہم ضرور

لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾
ضرور آپ کے کہنے سے ایمان لے آویں گے، اور ہم بنی اسرائیل کو بھی رہا کر کے آپکے ہمراہ کر دیں گے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ
پھر جب اُن سے اُس عذاب کو ایک وقت خاص تک، کہ اُس تک اُنکو پہنچنا تھا، ہم

بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
ہٹا دیتے، تو وہ فوراً ہی عہد شکنی کرنے لگتے۔ پھر ہم نے اُن سے بدلہ

فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
لیا، یعنی اُن کو دریا میں غرق کر دیا، اس سبب سے، کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے

وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ
اور اُن سے بالکل ہی بے توجہی کرتے تھے اور ہم نے اُن لوگوں کو،

الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ
جو کہ بالکل کمزور شمار کئے جاتے تھے ف۲ اس سرزمین کے پورب پچھم

الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ
کا ف۳ مالک بنا دیا، جس میں ہم نے برکت رکھی ہے۔ ف۴

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ
اور آپ کے رب کا نیک وعدہ بنی اسرائیل کے حق میں اُن کے صبر

اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ
کی وجہ سے پورا ہو گیا، اور ہم نے فرعون کے اور اُس کی قوم کے ساختہ پرداختہ

يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾
کارخانوں کو اور جو کچھ وہ اونچی اونچی عمارتیں بنواتے تھے، سب کو درہم برہم کر دیا

ف۱ کیونکہ اتنی سختی پر بھی باز نہ آتے تھے۔
ف۲ یعنی بنی اسرائیل کو۔
ف۳ یعنی تمام حدود کا۔
ف۴ یعنی ظاہری اور باطنی برکت ظاہری برکت کثرت پیداوار سے۔ اور باطنی برکت مدفن و مسکن انبیاء علیہم السلام کے ہونے سے۔

ربع

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اتار دیا۔ پس اُن لوگوں کا ایک قوم پر گزر ہوا

يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى

جو اپنے چند بتوں کو لگے بیٹھے ہیں۔ کہنے لگے اے موسیٰ!

اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ

ہمارے لئے بھی ایک (مجسّم) معبود ایسا ہی مقرر کر دیجئے، جیسے اِن کے یہ معبود ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ واقعی

قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿١٣٨﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ

تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے۔ ؎ یہ لوگ جس کام میں لگے ہیں یہ (منجانب اللہ بھی) تباہ کیا جاوے گا، اور

وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٩﴾ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ

(فی نفسہٖ بھی) اُن کا یہ کام محض بے بنیاد ہے۔ فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو

اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٠﴾

تمہارا معبود تجویز کر دوں؟ حالانکہ اس نے تمکو تمام دنیا جہان والوں پر فوقیت دی ہے۔

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ

اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم کو فرعون والوں (کے ظلم وایذا) سے بچالیا، جو تم کو بڑی سخت

سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ

تکلیفیں پہنچاتے تھے، تمہارے بیٹوں کو بکثرت قتل کر ڈالتے تھے، اور تمہاری عورتوں کو (اپنی

نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

بیگار اور خدمت کیلئے) زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس (واقعہ) میں تمہارے پروردگار کیطرف سے بڑی بھاری آزمائش

عَظِيْمٌ ﴿١٤١﴾ ۧ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً

تھی۔ اور ہم نے موسیٰؑ سے تیس شب کا وعدہ کیا، اور دس شب اور ان تیس راتوں

وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ

کا تتمہ بنایا، سو اُن کے پروردگار کا وقت پُورے چالیس شب

اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ

ہو گیا۔ اور موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہہ دیا تھا،

اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ

کہ میرے بعد اِن لوگوں کا انتظام رکھنا ؎ اور اصلاح کرتے رہنا، اور بد نظم

؎ وجہ اُن کی اس بے ہودہ درخواست کی بغویؔ نے یہ لکھی ہے کہ ان کو توحید میں شک نہ ہوا تھا بلکہ اپنے غایت جہل سے یہ سمجھے کہ اللہ غائب کیطرف متوجہ ہونے کیلئے اگر کسی شاہد کو ذریعہ بنایا جائے تو یہ امر منافی دیانت نہیں ہے بلکہ اس میں تعظیم و تقرب الی اللہ زیادہ ہے۔ اور چونکہ یہ خیال بھی فی نفسہٖ نقلاً و عقلاً غلط ہے اس لئے اس کو جہل فرمایا گیا۔ واللہ اعلم

؎ موسیٰ علیہ السلام کا اُخْلُفْنِیْ فرمانا اس بنا پر ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام صرف نبی تھے۔ حاکم اور سلطان نہ تھے۔ اس صفت میں خلیفہ بنانا مقصود ہے۔ استخلاف فی النبوۃ مقصود نہیں۔

۱۶ ع ۱۲ ۶

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب		
۲ حرکتوں والی مد		

سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤٢﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا

لوگوں کی رائے پر عمل مت کرنا۔ اور جب موسٰےؑ ہمارے وقت (موعود) پر آئے اور اُن کے

وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ

ربّ نے اُن سے (بہت ہی لطف و عنایت کی) باتیں کیں ف۱ تو عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! اپنا دیدار مجھ کو دکھلا دیجئے کہ میں آپ کو ایک نظر دیکھ

قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ

لوں، ارشاد ہوا کہ تم مجھ کو (دنیا میں) ہرگز نہیں دیکھ سکتے، لیکن تم اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو، سو اگر یہ اپنی جگہ

اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى

برقرار رہا تو (خیر!) تم بھی دیکھ سکو گے۔ ف۲ پس اُن کے ربّ نے جو اُس پر تجلّی

رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى

فرمائی (تجلّی نے) اُس (پہاڑ) کے پرخچے اڑا دیئے، اور موسٰےؑ بیہوش ہو

صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ

کر گر پڑے ف۳ پھر جب افاقہ میں آئے تو عرض کیا کہ بیشک آپ کی ذات منزہ اور

اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٤٣﴾ قَالَ يٰمُوْسٰٓى

(رفیع) ہے میں آپ کی جناب میں معذرت کرتا ہوں اور سب سے پہلے میں اس پر یقین کرتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ اے موسٰےؑ

اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَ

(یہی بہت ہے کہ) میں نے اپنی پیغمبری اور اپنی ہمکلامی سے اور لوگوں پر تم کو امتیاز دیا ہے، تو (اب)

بِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ

جو کچھ تم کو میں نے عطا کیا ہے اُس کو لو، اور شکر

الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ

کرو۔ اور ہم نے چند تختیوں پر ہر قسم کی (ضروری) نصیحت اور (احکامِ ضروریہ

شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ

کے متعلق) ہر چیز کی تفصیل اُن کو لکھ کر دی۔

فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا

تو اُن کو کوشش کے ساتھ (خود بھی) عمل میں لاؤ، اور اپنی قوم کو (بھی) حکم کرو کہ اُن کے اچھے

بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٤٥﴾

اچھے احکام پر عمل کریں۔ میں اب بہت جلد تم لوگوں کو اُن بے حکموں کا مقام دکھلاتا ہوں۔ ف۴

ف۱ موسٰی علیہ السّلام سے حق تعالٰے نے کلام فرمایا۔ مگر یہ کہ اس کی حقیقت کیا تھی۔ اللہ ہی کو معلوم ہے جن احتمالات عقلیہ کی شریعت نفی نہ کرے۔ ان سب کے قائل ہونے کی گنجائش ہے لیکن بلا دلیل عدم تعیین اسلم ہے۔

ف۲ موسٰی علیہ السلام کی درخواست دیدار کی کرنا دنیا میں اس کے امکان عقلی پر اور حق تعالٰے کا جواب اس کے امتناع شرعی پر دلیل ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا۔

ف۳ موسٰی علیہ السلام کی بیہوشی ان پر تجلّی فرمانے سے نہ تھی۔ کیونکہ ظاہر اللجبل کے خلاف ہے۔ بلکہ پہاڑ کی یہ حالت دیکھ کر و نیز محل تجلّی کے ساتھ ایک گونہ تلبّس و تعلّق ہونے سے یہ بیہوشی ہوئی۔

ف۴ اس میں بشارت اور وعدہ ہے کہ مصر یا شام پر عنقریب تسلّط ہوا چاہتا ہے۔ مقصود اس سے ترغیب دینا ہے اطاعت کی کہ اطاعت احکام الٰہیہ کے یہ برکات ہیں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ وَ اِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَ اِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ۚ وَ اِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَ لَا یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَ لَمَّا سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ وَ رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا

جو دنیا میں تکبّر کرتے ہیں، جس کا اُن کو کوئی حق حاصل نہیں، ان کو اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا ول— میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھوں گا، اور اگر تمام نشانیاں دیکھ لیں، تب بھی اُن پر ایمان نہ لادیں۔ اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں، تو اُس کو اپنا طریقہ نہ بنادیں اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں، تو اُس کو اپنا طریقہ بنالیں۔ ول٢ یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلایا، اور اُن سے غافل رہے۔ اور یہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو اور قیامت کے پیش آنے کو جھٹلایا اُن کے سب کام غارت گئے۔ اُن کو وہی سزا دی جائے گی، جو کچھ یہ کرتے تھے۔ اور موسیٰ کی قوم نے اُن کے بعد اپنے (مقبوضہ) زیوروں کا ایک بچھڑا ٹھیرایا وس٣ جو کہ ایک قالب تھا جس میں ایک آواز تھی۔ کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا، کہ وہ اُن سے بات تک نہیں کرتا تھا اور نہ اُن کو کوئی راہ بتلاتا تھا؟ اس کو انہوں نے معبود قرار دیا اور بڑا بے ڈھنگا کام کیا۔ اور جب نادم ہوئے اور معلوم ہوا، کہ واقعی وہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے، تو کہنے لگے،

ول١ کیونکہ اپنے کو بڑا سمجھنا حق اس کا ہے جو واقع میں بڑا ہو۔ اور وہ ایک خدا کی ذات ہے۔

ول٢ یعنی حق کے قبول نہ کرنے سے پھر دل سخت ہوجاتا ہے۔ اور برگشتگی اس حد تک پہنچ جاتی ہے۔

وس٣ اس کا قصّہ سورۂ طٰہٰ میں ہے۔

ع ۱۷/۶

وقف لازم

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ
کہ اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے، اور ہمارا یہ گناہ معاف نہ کرے، تو ہم

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ
بالکل گئے گزرے۔ ف۱ اور جب موسیٰؑ اپنی قوم کی طرف واپس آئے

غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ
غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے، ف۲ تو فرمایا کہ تم نے میرے بعد یہ بڑی نامعقول حرکت

مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى
کی، کیا اپنے رب کے حکم (آنے) سے پہلے ہی تم نے جلد بازی کرلی؟ اور (جلدی سے) تختیاں

الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ
ایک طرف رکھیں، ف۳ اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر ان کو اپنی طرف گھسیٹنے لگے، ہارونؑ نے کہا

اِلَيْهِ ۭ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ
کہ اے میرے ماں جائے (بھائی)! اِن لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا، اور قریب

وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ڮ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ
تھا کہ مجھ کو قتل کر ڈالیں۔ تو تم مجھ پر (سختی کرکے) دشمنوں کو

الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥٠﴾
مت ہنسواؤ، اور مجھ کو ان ظالموں کے ذیل میں مت شمار کرو۔

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا
موسیٰؑ نے کہا، کہ اے میرے رب! میری خطا معاف فرمادے اور میرے بھائی کی بھی

فِيْ رَحْمَتِكَ ڮ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ ع
اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرمائیے، اور آپ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ
بیشک جن لوگوں نے گوسالہ پرستی کی ہے، اُن پر بہت جلد اُن کے رب کی طرف سے غضب

غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ
اور ذلت اس دنیوی زندگی ہی میں پڑے گی، اور ہم افترا پردازوں کو

الدُّنْيَا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿١٥٢﴾
ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں!

ف۱ چنانچہ خاص طریقہ سے ان کی تکمیل توبہ کا حکم ہوا جس کا قصہ سورۂ بقرہ آیۃ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ میں گزرا ہے۔

ف۲ کیونکہ ان کو وحی سے یہ معلوم ہوگیا تھا۔

ف۳ جلدی میں ایسے زور سے رکھی گئیں کہ دیکھنے والے کو اگر غور نہ کرے تو شبہ ہو کہ جیسے کسی نے پٹک دی ہوں۔

ع ۱۸ ۸

٦ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا

اور جن لوگوں نے گناہ کے کام کئے پھر وہ اُن کے بعد توبہ کر لیں

وَاٰمَنُوْٓا ۡ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ

اور ایمان لے آویں، تو تمہارا رب اس توبہ کے بعد گناہ کا معاف کر دینے والا رحمت کرنے

رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ

والا ہے۔ اور جب موسیٰؑ کا غصہ فرو ہوا، تو ان تختیوں کو

اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ

اٹھا لیا؛ و۱ اور ان کے مضامین میں اُن لوگوں کے لئے جو اپنے

لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ

رب سے ڈرتے تھے ہدایت اور رحمت تھی۔ اور موسیٰ (علیہ السلام)

مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ

نے ستر (۷۰) آدمی اپنی قوم میں سے ہمارے وقت معین (پر لانے) کے لئے منتخب کئے۔ و۲

فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ

سو جب اُن کو زلزلہ (وغیرہ) نے آپکڑا، تو موسیٰؑ عرض کرنے لگے، کہ اے میرے

شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ

پروردگار! اگر آپ کو یہ منظور ہوتا، تو آپ اس کے قبل ہی ان کو اور مجھ کو ہلاک کر دیتے؛

اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ

کہیں آپ ہم میں کے چند بیوقوفوں کی حرکت پر سب کو ہلاک کر دیں گے؟ یہ (واقعہ) محض آپ

اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ

کی طرف سے ایک امتحان ہے، ایسے امتحانات سے جس کو آپ چاہیں گمراہی میں ڈال دیں،

مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

اور جسکو آپ چاہیں ہدایت پر قائم رکھیں آپ ہی تو ہمارے خبرگیراں ہیں۔ ہم پر مغفرت اور رحمت فرمائیے

وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ

اور آپ سب معافی دینے والوں سے زیادہ ہیں اور ہم لوگوں کے نام دنیا میں بھی

هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا

نیک حالی لکھ دیجئے اور آخرت میں بھی ہم آپ کی طرف

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

و۱

موسیٰ علیہ السلام کا غضب چونکہ للہ تھا اُس کی مثال سکر من المباح کی سی ہے جس میں مکلف نہیں رہتا اس پر دوسرے شخص کے غصہ کو جو نفس کے واسطے ہو قیاس نہیں کر سکتے بلکہ اس کی حالت سکر من الحرام کی سی ہے جس کو شارع نے عذر نہیں قرار دیا و نیز عادۃً ممکن ہے کہ شدتِ مشغولی میں ذہول ہو گیا ہو کہ میرے ہاتھ میں کیا ہے۔ اور بھائی کو دار و گیر کرنے کے لئے ہاتھ خالی کرنا ہو۔ اس لیئے القاء الواح واقع ہوا ہو۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ القی کے معنے ہیں جلدی سے رکھ دینا۔ مجازاً و تشبیہاً القاء سے تعبیر کیا؛

و۲

جب گوسالہ کا قصہ تمام ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے اطمینان سے تورات کے احکام سنائے۔ ان لوگوں کی عادت تھی ہی شبہات نکالنے کی۔ چنانچہ اس میں بھی شبہہ نکالا کہ ہم کو کیسے معلوم ہو کہ یہ اللہ تعالےٰ کے احکام ہیں۔ ہم سے اللہ تعالےٰ خود کہہ دیں تو یقین کیا جاوے۔ آپ نے حق تعالےٰ سے عرض کیا۔ وہاں سے حکم ہوا کہ ان میں کے کچھ آدمی جن کو یہ لوگ معتبر سمجھتے ہوں منتخب کر کے ان کو طور پر لے آؤ ہم ان سے خود کہہ دینگے کہ یہ ہمارے احکام ہیں۔ اور اس لانے کیلئے ایک وقت معین کیا گیا؛

هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ

رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالٰے نے فرمایا، کہ میں اپنا عذاب تو اسی پر واقع کرتا

مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ

ہوں جس پر چاہتا ہوں۔ اور میری رحمت تمام اشیاء کو محیط ہو رہی ہے۔

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

تو وہ رحمت اُن لوگوں کے نام تو ضرور ہی لکھوں گا، جو کہ خدا تعالٰے سے ڈرتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور

الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٦﴾ اَلَّذِيْنَ

جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ ف۱ جو لوگ

يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ

ایسے رسولؐ نبی اُمّی کا اتباع کرتے ہیں، جن کو وہ لوگ اپنے پاس

يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ

توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں (جن کی صفت یہ بھی ہے کہ) وہ اُن کو نیک باتوں کا حکم فرماتے

الْاِنْجِيْلِ ۫ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ

ہیں، اور بُری باتوں سے منع کرتے ہیں، اور پاکیزہ

عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ

چیزوں کو اُن کے لئے حلال بتلاتے ہیں اور گندی چیزوں

عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ

کو (بدستور) اُن پر حرام فرماتے ہیں، اور اُن لوگوں پر جو بوجھ اور طوق

وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ

تھے، اُن کو دور کرتے ہیں۔ سو جو لوگ ان نبی (موصوف)

اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا

پر ایمان لاتے ہیں، اور اُن کی حمایت کرتے ہیں، اور اُن کی مدد کرتے ہیں، اور اُس نور

النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ

کا اتباع کرتے ہیں جو اُن کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ف۲ ایسے لوگ پوری فلاح پانے

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٥٧﴾ ع قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

والے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے، کہ اے (دنیا جہان کے) لوگو!

ف۱ تقوٰے و زکوٰۃ و ایمان میں حصر مقصود نہیں ہر باب کا ایک عمل نمونہ کے طور پر ذکر فرما دیا مطلب یہ کہ اطاعت احکام کی کرتے ہیں، پھر جس درجہ کی اطاعت ہو گی۔ اُسی درجہ کی رحمت ہو گی +

ف۲ مراد اس سے قرآن ہے +

١٩ ع ٦ ٩

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَاۨ الَّذِىْ لَهٗ
میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا بھیجا ہوا (پیغمبر) ہوں، جس کی بادشاہی ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
تمام آسمانوں اور زمین میں، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق

يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ
نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، سو (ایسے) اللہ پر ایمان لاؤ، اور اس کے (ایسے)

النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
نبی اُمّی پر (بھی) جو کہ (خود) اللہ پر اور اُس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں ف۱

وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾
اور اُن (نبی) کا اتباع کرو، تاکہ تم راہِ (راست) پر آجاؤ۔

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ
اور قوم موسیٰؑ میں ایک جماعت ایسی بھی ہے، جو (دین) حق کے موافق ہدایت

وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ
کرتے ہیں اور اسی کے موافق انصاف بھی کرتے ہیں ف۲ اور ہم نے اُن کو بارہ خاندانوں میں تقسیم

اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى
کر کے سب کی الگ الگ جماعت مقرر کر دی ف۳ اور (ایک انعام یہ کیا کہ) ہم نے موسیٰؑ کو حکم دیا

اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
جبکہ اُن کی قوم نے اُن سے پانی مانگا، کہ اپنے عصا کو فلاں پتھر پر

الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ
مارو بس (مارنے کی دیر تھی) فوراً اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔

عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ
(چنانچہ) ہر ہر شخص نے اپنے پانی پینے کا موقع معلوم کر لیا۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ
اور (ایک انعام یہ کیا کہ) ہم نے اُن پر ابر کو سایہ فگن کیا اور (ایک انعام یہ کیا کہ) اُن کو

الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ
ترنجبین اور بٹیریں پہنچائیں۔ (اور اجازت دی کہ) کھاؤ نفیس چیزوں سے جو کہ ہم نے تم کو دی ہیں

ف۱ یعنی باوجود اس رتبۂ عظیمہ کے ان کو اللہ پر اور سب رسل و کتب پر ایمان سے عار نہیں۔ تو تم کو اللہ و رسول پر ایمان لانے سے کیوں انکار ہے +

ف۲ مراد اس سے عبداللہ بن سلامؓ وغیرہ ہیں۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کی نبوت جیسے شہادت دلائل سے ثابت ہے۔ اسی طرح شہادت اہلِ علم سے بھی مؤید ہے +

ف۳ اور ہر ایک پر ایک سردار نگرانی کے لئے مقرر کر دیا جن کا ذکر مائدہ کے رکوع سوم میں ہے وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَىْ عَشَرَ نَقِيْبًا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوٓا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١٦٠﴾

اور انہوں نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا، لیکن اپنا ہی نقصان کرتے تھے۔ ف۱

وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَ

اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب اُن کو حکم دیا گیا کہ تم لوگ اس آبادی میں جا کر رہو، اور

كُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ

کھاؤ اس سے، جس جگہ تم رغبت کرو، اور زبان سے یہ کہتے جانا، کہ توبہ ہے (توبہ

وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيٓـٰٔتِكُمْ ۚ

ہے) اور (عاجزی سے) جھکے جھکے دروازہ میں داخل ہونا، ہم تمہاری (پچھلی) خطائیں معاف کر دیں گے

سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِينَ

(یہ تو سب کیلئے ہوگا اور جو لوگ نیک کام کریں گے اُن کو مزید برآں اور دیں گے۔ سو بدل ڈالا ان ظالموں نے

ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ

ایک اور کلمہ جو خلاف تھا اُس کلمہ کے، جس کی اُن سے فرمائش کی گئی تھی،

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوا

اس پر ہم نے اُن پر ایک آفت سماوی بھیجی، اس وجہ سے کہ وہ حکم کو ضائع

يَظْلِمُونَ ﴿١٦٢﴾ ع وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي

کرتے تھے۔ اور آپ ان اپنے (ہمعصر یہودی) لوگوں سے (بطور تنبیہ کے) اس بستی ف۲ (والوں) کا، جو کہ دریائے

كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ إِذْ يَعْدُونَ فِي

شور کے قریب آباد تھے۔ اس وقت کا حال پوچھیئے، جبکہ وہ ہفتہ کے بارہ

السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ

میں حد (شرعی) سے نکل رہے تھے، جبکہ اُن کے ہفتہ کے روز تو اُن (کے دریا)

سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ ۙ لَا

کی مچھلیاں ظاہر ہو ہو کر اُن کے سامنے آتی تھیں اور جب ہفتہ کا دن نہ ہوتا، تو اُن کے سامنے نہ آتی

تَأْتِيهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا

تھیں، ہم اُن کی اس طرح پر (شدید) آزمائش کرتے تھے، اس سبب سے کہ وہ (پہلے سے) بے حکمی کیا کرتے

يَفْسُقُونَ ﴿١٦٣﴾ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ

تھے اور (اس وقت کا حال پوچھیئے) جبکہ اُن میں سے ایک جماعت نے یوں کہا، کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت

ف۱ یہ واقعات وادیٔ تیہ کے ہیں۔ ان کی تفصیل سورۂ بقرہ میں گزر چکی۔

ف۲ اس قریہ کا نام اکثر نے ایلہ لکھا ہے قرب بحر کی وجہ سے یہ لوگ ماہی گیری کے شوقین تھے۔

ع ۲۰ / ۵

وقف لازم

النصف

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۨ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ

کئے جاتے ہو، جن کو اللہ تعالےٰ بالکل ہلاک کرنے والے ہیں یا اُن کو

عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَ

سخت سزا دینے والے ہیں ؟ انہوں نے جواب دیا، کہ تمہارے (اور اپنے) رب کے روبرو عذر کرنے

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ

کیلئے اور (نیز) اس لئے کہ شاید یہ ڈر جاویں ف۱ سو (آخر) جب وہ اس امر کے تارک ہی رہے، جو اُنکو سمجھایا جاتا تھا،

اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَ

(یعنی نہ مانا) تو ہم نے اُن لوگوں کو تو بچالیا جو اس بُری بات سے منع کیا کرتے تھے، اور

اَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔيْسٍۭ

اُن لوگوں کو، جو (حکم مذکور میں) زیادتی کرتے تھے، ایک سخت عذاب میں

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا

پکڑ لیا۔ بوجہ اسکے کہ وہ بیحکمی کیا کرتے تھے یعنی جب وہ جس کام سے اُن کو

نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾

منع کیا گیا تھا، اس میں حد سے نکل گئے، تو ہم نے اُن کو (براہ قہر) کہہ دیا، کہ تم بندر ذلیل بن جاؤ

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ

اور وہ وقت یاد کرنا چاہیئے جب آپ کے رب نے یہ بات بتلادی، کہ وہ اُن (یہود) پر قیامت (کے

الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ

قریب) تک ایسے (کسی نہ کسی) شخص کو ضرور مسلط کرتا رہے گا، جو اُن کو سزائے شدید کی تکلیف پہنچاتا رہے گا۔ ف۲

اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ

بلاشبہ آپ کا رب واقعی (جب چاہے) جلدی ہی سزا دیدیتا ہے، اور بلاشبہ وہ واقعی (اگر کوئی باز آجائے تو) بڑی مغفرت اور بڑی

رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ

رحمت (والا بھی) ہے۔ اور ہم نے دنیا میں اُن کی متفرق جماعتیں کردیں۔

مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ز وَ

بعضے اُن میں نیک تھے، اور بعضے اُن میں اور طرح کے تھے، (یعنی بد) اور

بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ

ہم اُن کو خوش حالیوں (صحت و غنا) اور بدحالیوں (بیماری و فقر) سے آزماتے رہے کہ شاید

ف۱
جب نصیحت کے اثر ہونے کی بالکل امید نہ ہو تو نصیحت کرنا واجب نہیں رہتا۔ گو عالی ہمّتی ہے۔ پس قائلین لم تعظون نے بوجہ یاس کے عدم وجوب پر عمل کیا۔ اور قائلین معذرۃ الیٰ ربکم کو یا تو یاس نہیں ہوا یا عالی ہمّتی کی شق کو اختیار کیا۔ غرض دونوں مصیب تھے اور دونوں کی نجات پانے کو حضرت عکرمہؓ نے استنباط کیا اور ابن عباسؓ نے پسند کرکے ان کو انعام بھی دیا ٭

ف۲
یعنی ذلّت و خواری و محکومیّت۔ چنانچہ مدت سے یہودی کسی نہ کسی سلطنت کے محکوم و مقہور ہی چلے آتے ہیں ٭

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنّہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفّظ	قلقلہ

يَرْجِعُوْنَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

باز آجائیں۔ ف۱ پھر اُن کے بعد ایسے لوگ اُن کے جانشین ہوئے، کہ کتاب

وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى

(تورات) کو اُن سے حاصل کیا، اس دنیائے دنی کا مال ومتاع لے لیتے ہیں اور

وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ

(اس گناہ کو حقیر سمجھ کر) کہتے ہیں کہ ہماری ضرور مغفرت ہوجائے گی، حالانکہ اگر اُن کے پاس (پھر) ویسا ہی

مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ

مال متاع (دین فروشی کے عوض) آنے لگے، تو اس کو لے لیتے ہیں، کیا اُن سے اس کتاب کے اس مضمون کا عہد نہیں لیا گیا

الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ

کہ خدا کی طرف بجز حق بات کے اور کسی بات کی نسبت نہ کریں،

وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ

اور انہوں نے اس کتاب میں جو کچھ تھا، اُس کو پڑھ (بھی) لیا، اور آخرت کا گھر اُن لوگوں کے لئے (اس دنیا سے)

خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦٩﴾

بہتر ہے جو (اُن عقائد واعمال قبیحہ سے) پرہیز رکھتے ہیں، پھر کیا (اے یہود) تم نہیں سمجھتے۔

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا

اور (اُن میں سے) جو لوگ کتاب کے پابند ہیں، اور نماز کی پابندی

الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٧٠﴾

کرتے ہیں۔ ہم ایسے لوگوں کا جو اپنی اصلاح کریں، ثواب ضائع نہ کریں گے۔

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ

اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے، جب ہم نے پہاڑ کو اٹھا کر چھت کی طرح اُن کے اوپر معلق کر دیا، اور اُن کو

وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ

یقین ہوا کہ اب اُن پر گرا ف۲ اور کہا کہ (جلدی) قبول کرو جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے (یعنی تورات اور)

بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٧١﴾ ع

مضبوطی کے ساتھ (قبول کرو) اور یاد رکھو جو احکام اس میں ہیں جس سے توقع ہے کہ تم متقی بن جاؤ۔

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ

اور جبکہ آپ کے رب نے اولاد آدمؑ کی پشت سے اُن کی اولاد کو نکالا، اور

ف۱ کیونکہ گاہے حسنات سے ترغیب ہوجاتی ہے اور گاہے سیئات سے ترہیب ہوجاتی ہے۔

ف۲ چھت کے ساتھ تشبیہ بالائے سر ہونے میں ہے معلق ہونے میں نہیں۔

۲۱ ع ۹ ۱۱

۶ حرکتوں والی مدلازم / ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ

اُن سے اُن ہی کے متعلق اقرار لیا، ف۱ کہ کیا میں

بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۚۛ شَهِدْنَا ۚۛ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ

تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں، ہم سب (اس واقعہ کے) گواہ بنتے ہیں، تاکہ تم لوگ قیامت کے روز

الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٧٢﴾ اَوْ تَقُوْلُوْٓا

یوں نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس (توحید) سے محض بے خبر تھے۔ یا یوں کہنے لگو کہ

اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً

(اصل) شرک تو ہمارے بڑوں نے کیا تھا اور ہم تو اُن کے بعد اُن کی

مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿١٧٣﴾

نسل میں ہوئے۔ سو کیا اُن غلط راہ (نکالنے) والوں کے فعل پر آپ ہم کو ہلاکت میں ڈالے دیتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ

اور ہم اسی طرح آیات کو صاف صاف بیان کیا کرتے ہیں، اور تاکہ وہ باز

يَرْجِعُوْنَ ﴿١٧٤﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ

آجائیں۔ ف۲ اور ان لوگوں کو اُس شخص کا حال پڑھ کر سنایئے، کہ اُس کو ہم

اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ

نے اپنی آیتیں دیں، ف۳ پھر وہ اُن سے بالکل ہی نکل گیا، پھر شیطان اُس کے پیچھے لگ لیا

فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿١٧٥﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ

سو وہ گمراہ لوگوں میں داخل ہوگیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اس کو ان آیتوں کی بدولت

بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ

بلند مرتبہ کر دیتے ف۴ لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہوگیا اور اپنی نفسانی خواہش کی

هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ

پیروی کرنے لگا۔ سو اُس کی حالت کُتے کی سی ہوگئی کہ اگر تو اس پر حملہ

عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ

کرے، تب بھی ہانپے، یا اس کو چھوڑ دے تب بھی ہانپے۔ یہی حالت

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ

(عام طور پر) اُن لوگوں کی ہے، جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ سو آپ اس حال کو

معانقة ١

ف۱ یہ میثاق عالم ارواح کا بیان ہے +

ف۲ اوپر انشاء احوال نبی اسرائیل میں ان کا مامور باحکام الٰہیہ ہونا اور ذکر میثاق عالم ارواح میں تمام آدمیوں کا مامور بتوحید ہونا مقصود تھا اور ان مذکورین کا توحید و رسالت کے انکار سے ان عہود کیخلاف کرنا ضمناً مذکور ہوا تھا۔ آگے بعد علم احکام کے ان کے خلاف کرنیوالے کی مثال بیان فرماتے ہیں +

ف۳ یعنی احکام کا علم دیا +

ف۴ یعنی اگر وہ ان آیتوں پر عمل کرتا جس کا وابستہ قضا وقدر ہونا امر معلوم ہے تو اس کا رتبہ قبول بڑھتا +

+ + +

+ +

+

---

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلًا

بیان کر دیجئے، شاید وہ لوگ کچھ سوچیں۔ (حقیقت میں) ان لوگوں کی حالت

الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اَنْفُسَهُمْ

بھی بُری حالت ہے، جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں، اور (اس تکذیب سے) وہ اپنا

كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ

ہی نقصان کرتے ہیں۔ ف۱ جس کو اللہ ہدایت کرتا ہے، سو ہدایت پانے والا

الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

وہی ہوتا ہے۔ اور جس کو وہ گمراہ کر دے، سو ایسے ہی لوگ (ابدی) خسارہ میں پڑ جاتے ہیں۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ

اور ہم نے ایسے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لئے پیدا کئے

وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫

ہیں، جن کے دل ایسے ہیں، جن سے نہیں سمجھتے،

وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ

اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں، جن سے نہیں دیکھتے، اور جن کے کان ایسے ہیں،

لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ

جن سے نہیں سنتے، یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں، بلکہ یہ لوگ زیادہ

اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَلِلّٰهِ

بے راہ ہیں۔ یہ لوگ غافل ہیں۔ اور اچھے

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا

اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں، سو ان ناموں سے اللہ ہی کو موسوم کیا کرو، اور ایسے لوگوں سے

الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا

تعلق بھی نہ رکھو، جو اس کے ناموں میں کجروی کرتے ہیں۔ اُن لوگوں کو اُن کے کئے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ

کی ضرور سزا ملے گی۔ اور ہماری مخلوق (جن وانس) میں، ایک جماعت ایسی بھی ہے، جو

بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ ع وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

حق (یعنی اسلام) کے موافق ہدایت کرتے ہیں اور اسی کے موافق انصاف بھی کرتے ہیں۔ ف۲ اور جو لوگ ہماری آیات

ف۱ اوپر اہل ضلالت کی حالت بیان فرمائی۔ کہ باوجود وضوح طرق ہدایت کے پھر عناد و خلاف کو نہیں چھوڑتے چونکہ ان کے اس عناد و خلاف سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت غم ہوتا تھا۔ اسلئے آگے آپ کی تسلی کا مضمون ہے۔

ف۲ اوپر مشرکین کے حق میں سیجزون فرمایا تھا چونکہ وہ جزاء اس وقت تک واقع نہ ہوئی تھی، اس سے شبہہ عدم وقوع کی ان کو گنجائش ہو سکتی ہے۔ آگے عدم وقوع کی وجہ بیان کر کے اس شبہہ کا دفعیہ فرماتے ہیں ؏

۲۲ ع ۱۰ ۱۲

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ وَاُمْلِيْ

کو جھٹلاتے ہیں، ہم اُن کو بتدریج لئے جا رہے ہیں ف۱ اس طور پر کہ اُن کو خبر بھی نہیں۔ ف۲ اور اُن کو مہلت

لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٚ

دیتا ہوں۔ بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔ ف۳ کیا ان لوگوں نے اس بات میں غور نہ کیا

مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾

کہ اُن کا جن سے سابقہ ہے، اُن کو ذرا بھی جنون نہیں وہ تو صرف ایک صاف صاف (عذاب سے) ڈرانے والے ہیں ف۴

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا، آسمانوں اور زمین کے عالم میں، اور نیز

وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰۤى اَنْ

دوسری چیزوں میں، جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں، اور اس بات میں (بھی غور نہیں کیا)

يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ

کہ ممکن ہے، اُن کی اجل قریب ہی آپہنچی ہو؟ پھر قرآن کے بعد کونسی بات پر

بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا

یہ لوگ ایمان لاویں گے۔ ف۵ جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اس کو کوئی راہ

هَادِيَ لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

پر نہیں لا سکتا۔ (پھر غم لاحاصل)۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کو اُن کی گمراہی میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ

یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہ اس کا وقوع کب ہوگا آپ فرما

اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ

دیجئے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے، ف۶ اُس کے وقت پر اس کو سوائے اللہ تعالیٰ کے

اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

کوئی اور ظاہر نہ کرے گا۔ ف۷ وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا بھاری حادثہ ہوگا۔

لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ

(اس لئے) وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی۔ وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں، جیسے گویا آپ اسکی

حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ

تحقیقات کر چکے ہیں۔ آپ فرما دیجئے، کہ اُس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے

ف۱ یعنی جہنم کی طرف ۔

ف۲ لا یعلمون کے معنے یہ ہیں کہ وہ اس مہلت کو محمول کرتے ہیں اپنے طریقہ کے حق ہونے اور اپنے محبوب ومقبول عنداللہ ہونے پر حالانکہ وہ جہنم تک کی مسافت کو قطع کر رہے ہیں ۔

ف۳ حاصل یہ کہ ان کی شرارتوں پر سزائے شدید دنیا منظور ہے۔ اس لئے اس کی یہ تدبیر کی گئی کہ یہاں مؤاخذہ کامل نہیں فرمایا ۔

ف۴ حاصل یہ کہ اگر آپ کی مجموعی حالت میں غور کریں تو آپ کی پیغمبری سمجھ میں آجاوے ۔

ف۵ حاصل یہ کہ نہ دین حق کے موصل یعنی دلیل کی فکر ہے اور نہ اس فکر فی الموصل کے معین یعنی استحضار موت کا ذکر ہے ۔

ف۶ یعنی دوسرے کسی کو اس کی اطلاع نہیں ۔

ف۷ اور وہ ظاہر کرنا یہ ہوگا کہ اس کو واقع کردے گا اس وقت سب کو پوری خبر ہو جاوے گی ۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٧﴾ قُلْ لَّآ
لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ف۱ آپ کہہ دیجئے، کہ

اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ
میں خود اپنی ذات خاص کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا

اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ
خدا نے چاہا ہو اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر

مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا
لیا کرتا۔ اور کوئی مضرت ہی مجھ پر واقع نہ ہوتی۔ میں تو محض (احکام شرعیہ بتلا کر

نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٨﴾ ع هُوَ الَّذِيْ
ثواب کی) بشارت دینے والا اور (عذاب سے) ڈرانے والا ہوں اُن لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ ایسا (قادر و منعم)

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا
ہے جس نے تمکو ایک تن واحد (آدمؑ) سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا

زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ
(حوّا) بنایا تاکہ وہ اس اپنے جوڑے سے انس حاصل کرے۔ پھر جب میاں نے بی بی سے قربت کی،

حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا
تو اُس کو حمل رہ گیا، ہلکا سا سو وہ اس کو لئے ہوئے چلتی پھرتی رہی۔ پھر جب وہ بوجھل ہوگئی، تو دونوں میاں

اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ
بی بی اللہ سے جو کہ اُن کا مالک ہے دعا کرنے لگے کہ اگر آپ نے ہم کو صحیح سالم اولاد دیدی، تو ہم خوب

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٨٩﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا
شکرگزاری کریں گے۔ سو جب اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں کو صحیح سالم اولاد

لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا
دیدی تو اللہ کی دی ہوئی چیز میں وہ دونوں اللہ کے شریک قرار دینے لگے۔ سو اللہ تعالیٰ پاک ہے اُن

يُشْرِكُوْنَ ﴿١٩٠﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ
کے شرک سے۔ ف۲ کیا ایسوں کو شریک ٹھیراتے ہیں جو کسی چیز کو بنا نہ سکیں اور وہ خود

يُخْلَقُوْنَ ﴿١٩١﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ
ہی بنائے جاتے ہوں اور وہ اُن کو کسی قسم کی مدد بھی نہیں دے سکتے۔ اور وہ خود اپنی

ف۱ بعض علوم حقتعالےٰ نے اپنے خزانۂ علم میں مکنون رکھے ہیں انبیاء کو بھی تفصیلاً اطلاع نہیں دی ؛ اس آیت سے اور حدیث ما المسئول عنہا باعلم من السائل رواہ الشیخان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تعیین و تفصیل کے ساتھ قیامت کی اطلاع آپ سے بھی مخفی تھی +

ف۲ یہاں تک تو حق تعالےٰ کی صفات مذکور تھیں جو مقتضی ہیں اسکے استحقاق معبودیت کو۔ آگے آلہۂ باطلہ کے نقائص کا ذکر ہے جو مقتضی ہیں ان کے عدم استحقاق معبودیت کو ؛

رکوع ۲۳ / ۷ / ۱۳

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ﴿١٩٢﴾ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى

بھی مدد نہیں کرسکتے۔ اور اگر تم اُن کو کوئی بات بتلانے کو پکارو، تو تمہارے

الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ

کہنے پر نہ چلیں۔ ف۱ تمہارے اعتبار سے دونوں امر برابر ہیں خواہ تم اُن

أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ ﴿١٩٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ

کو پکارو اور یا تم خاموش رہو۔ ف۲ واقعی تم خدا کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو

مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ

وہ بھی تم ہی جیسے بندے ہیں، سو تم اُن کو پکارو پھر انکو چاہیئے

فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٩٤﴾ أَلَهُمْ

کہ تمہارا کہنا کردیں اگر تم سچے ہو۔ کیا اُن کے

أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ

پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہوں یا اُن کے ہاتھ ہیں جن سے کسی چیز کو تھام سکیں

بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا ۖ أَمْ

یا اُن کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہوں، یا اُن کے

لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۗ قُلِ ادْعُوا

کان ہیں جن سے وہ سنتے ہوں، آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے، کہ تم

شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنْظِرُونِ ﴿١٩٥﴾

اپنے سب شرکاء کو بلالو، پھر میری ضرر رسانی کی تدبیر کرو پھر مجھ کو ذرا مہلت مت دو۔

إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ ۖ وَهُوَ

یقیناً میرا مددگار اللہ تعالیٰ ہے، جس نے یہ کتاب نازل فرمائی۔ اور وہ

يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ﴿١٩٦﴾ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ

(عموماً) نیک بندوں کی مدد کیا کرتا ہے۔ اور تم جن لوگوں کی خدا کو چھوڑ کر

مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا

عبادت کرتے ہو، وہ تمہاری کچھ مدد نہیں کرسکتے اور نہ وہ

أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ﴿١٩٧﴾ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا

اپنی مدد کرسکتے ہیں۔ اور اگر اُن کو کوئی بات بتلانے کو پکارو، تو

ف۱

اس کے دو مطلب ہوسکتے ہیں۔ ایک یہ کہ تم ان کو پکارو کہ وہ تم کو کوئی بات بتلادیں۔ تو تمہارا کہنا نہ کریں یعنی نہ بتلاویں۔ اور دوسرے اس سے زیادہ یہ کہ تم ان کو پکارو کہ آؤ ہم تم کو کچھ بتلادیں تو تمہارے کہنے پر نہ چلیں یعنی تمہاری بتلائی ہوئی بات پر عمل نہ کرسکیں ؛

ف۲

خلاصہ یہ ہے کہ جو کام سب سے سہل تر ہے کہ کوئی بات بتلانے کے لئے پکارے کو سن لینا وہ اسی سے عاجز ہیں۔ تو جو اس سے مشکل ہے کہ اپنی حفاظت کریں اور پھر جو اس سے بھی مشکل ہے کہ دوسروں کی امداد کرنا اور پھر جو ان سب سے دشوار تر ہے کہ کسی شے کو پیدا کرنا۔ ان سے تو بدرجہ اولی زیادہ تر عاجز ہونگے پھر ایسے عاجز محتاج کب معبودیت کے لائق ہوسکتے ہیں ؛

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَسْمَعُوْا ۭ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا
اُس کو نہ سُنیں۔ اور اُن کو آپ دیکھتے ہیں، کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں، اور وہ کچھ بھی نہیں

يُبْصِرُوْنَ ﴿١٩٨﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ
دیکھتے۔ ف۱ سرسری برتاؤ کو قبول کرلیا کیجیئے، ف۲ اور نیک کام کی تعلیم کردیا کیجیئے، اور جاہلوں

عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿١٩٩﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ
سے ایک کنارہ ہوجایا کیجیئے۔ اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے،

نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٠٠﴾ اِنَّ
تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کیجیئے ف۳ بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ یقیناً

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۗىِٕفٌ مِّنَ
جو لوگ خدا ترس ہیں، جب اُن کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے

الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿٢٠١﴾ ج
آجاتا ہے، تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں، سو یکایک اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا
اور جو شیاطین کے تابع ہیں، وہ اُن کو گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں، پس وہ باز

يُقْصِرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا
نہیں آتے۔ اور جب آپ کوئی معجزہ اُن کے سامنے ظاہر نہیں کرتے، تو وہ لوگ کہتے

اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ
ہیں کہ آپ یہ معجزہ کیوں نہ لائے؟ آپ فرما دیجئے، کہ میں اس کا اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر میرے رب کی طرف

رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى
سے حکم بھیجا گیا ہے۔ یہ گویا بہت سی دلیلیں ہیں، تمہارے رب کی طرف سے، اور ہدایت اور رحمت

وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ وَاِذَا قُرِئَ
ہے، اُن لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔ ف۴ اور جب قرآن پڑھا جایا

الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ
کرے، تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو، اور خاموش رہا کرو ف۵ امید ہے کہ تم پر رحمت ہو،

تُرْحَمُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا
(حدید یا مزید) اور (آپ ہر شخص سے یہ بھی کہہ دیجئے کہ) اے شخص اپنے رب کی یاد کیا کر، اپنے دل میں

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد
اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	ادغام اور نا قابل تلفظ
تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)	قلقلہ

ف۱ اوپر جہلاء مشرکین سے محاجہ بلیغہ تھا۔ چونکہ باوجود اس محاجہ کے بھی وہ لوگ غایت عناد سے اپنی جہالت پر مصر رہتے تھے۔ جو مظنہ ہے غصہ کا۔ اس لئے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے ملاطفت کا اور غصہ آجانے پر تعلیم ہے استعاذہ کی۔ اور بیان ہے انکے مبتلائے غی رہنے کا جس سے انقطاع کلی ہوجاوے تاکہ غصہ نہ آوے ۔

ف۲ یعنی لوگوں کے اعمال و اخلاق میں تہ اور حقیقت تلاش نہ کیجیئے۔ بلکہ ظاہری نظر میں سرسری طور پر جو کام کسی سے اچھا ہوا اس کو بھلائی پر محمول کیجیئے باطن کا حال اللہ کے سپرد کیجیئے حاصل یہ کہ معاشرت میں سہولت رکھیئے۔ تشدد نہ کیجیئے ۔

ف۳ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ کا مضمون مسئلۂ عصمت انبیاء علیہم السلام کے منافی نہیں۔ کیونکہ عصمت کا حاصل یہ ہے کہ شیطان گناہ نہیں کرا سکتا۔ یہ نہیں کہ گناہ کی رائے نہیں دے سکتا ۔

ف۴ حاصل جواب یہ ہے کہ نبوت کی غایت اصلی اصلاح ہے اور معجزہ اس کا مثبت اور مثبت مثبت سب برابر پس اس میں تعیین کی فرمائش محض لغو۔

ف۵ تاکہ اس کا معجز ہونا اور اس کی تعلیم کی خوبی سمجھ میں آوے ۔

وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ
عاجزی کے ساتھ، اور خوف کے ساتھ، اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ، صبح اور

وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ اِنَّ
شام (یعنی علی الدوام) اور اہل غفلت میں شمار مت ہونا۔ ف۱ یقیناً

الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ
جو (ملائکہ) تیرے رب کے نزدیک (مقرب) ہیں، وہ اس کی عبادت سے (جس میں اصل عقائد ہیں) تکبر نہیں

وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ ع السجدة
کرتے اور اسکی پاکی بیان کرتے ہیں (جو کہ طاعت لسانی ہے) اور اسکو سجدہ کرتے ہیں (جو کہ اعمال جوارح سے ہے)

ع ٢٤ ١٨ ١٤

ف۱ حاصل ادب کا یہ ہے کہ دل اور ہیئت میں تذلل اور خوف ہو اور آواز کے اعتبار سے جہر مفرط نہ ہو۔ یا تو بالکل آہستہ ہو یعنی مع حرکت لسانی کے اور یا جہر معتدل ہو۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ انفال مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے، جو نہایت مہربان، بڑے رحم والے ہیں۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۭ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ
ف۲ یہ لوگ آپ سے (خاص) غنیمتوں کا حکم دریافت کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے، کہ یہ غنیمتیں اللہ کی ہیں،

وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ
اور رسول کی ہیں۔ سو تم اللہ سے ڈرو، اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح

بَيْنِكُمْ ۠ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ
کرو۔ اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اگر تم

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ
ایمان والے ہو۔ (کیونکہ) بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں، کہ جب

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا
(ان کے سامنے) اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں، اور جب اللہ

تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰي
کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، تو وہ آیتیں انکے ایمان کو اور زیادہ (مضبوط) کر دیتی ہیں،

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ (اور) جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں

ف۲ اوپر کی سورت میں زیادہ مشرکین کے جہل و عناد کا اور کسی قدر اہل کتاب کے کفر و فساد کا ذکر تھا۔ اس سورت میں اس جہل و عناد و کفر و فساد کا ان پر جو دنیا میں وبال و نکال بدر میں مشرکین پر اور دیگر بعض وقائع میں اہل کتاب یہود پر نازل ہوا۔ اس کا بیان ہے۔ بدر کا زیادہ اور واقعہ اہل کتاب کا کم۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے　اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔　(بس)　سچے ایمان والے

الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

یہ لوگ ہیں۔　ان کے لئے بڑے درجے ہیں، ان کے رب کے پاس　اور

وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ كَمَآ اَخْرَجَكَ

(ان کے لئے مغفرت ہے،　اور عزت کی روزی　جیساکہ آپ کے رب نے آپ

رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ

کے گھر (اور بستی) سے مصلحت کے ساتھ آپ کو (بدر کی طرف) روانہ کیا　اور مسلمانوں کی ایک

الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ﴿۵﴾ يُجَادِلُوْنَكَ فِي

جماعت اس کو　گراں سمجھتی تھی۔ ف۱　(اور) وہ اس مصلحت (کے کام) میں بعد اس کے کہ اس

الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى

کا ظہور ہو گیا تھا (اپنے بچاؤ کیلئے) آپ سے (بطور مشورہ) اس طرح جھگڑ رہے تھے کہ گویا کوئی ان کو موت کی طرف

الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۶﴾ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ

ہانکے لئے جاتا ہے، اور وہ دیکھ رہے ہیں۔　اور تم لوگ اس وقت کو یاد کرو جب کہ اللہ تعالیٰ

اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ

تم سے اُن دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ کرتے تھے، کہ وہ تمہارے ہاتھ آجائے گی، اور تم اس تمنا میں

اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ

تھے، کہ غیر مسلح جماعت (یعنی قافلہ)　تمہارے ہاتھ آجائے　اور اللہ تعالیٰ کو

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ

یہ منظور تھا، کہ اپنے احکام سے حق کا　حق ہونا (عملاً) ثابت کر دے،　اور ان کافروں

دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷﴾ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ

کی بنیاد (اور قوت) کو قطع کر دے۔ ف۲　تاکہ حق کا حق ہونا　اور باطل کا باطل

الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸﴾ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ

ہونا (عملاً) ثابت کر دے،　گو یہ مجرم لوگ ناپسند ہی کریں۔　(اس وقت کو یاد کرو) جب کہ

رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ

تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری سن لی،　کہ میں تم کو ایک ہزار

۶ حرکتوں والی مدِ لازم　۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب　۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ ایک قافلہ مختصر تاجران مکہ کا شام سے مکہ کو چلا۔ جسکے ساتھ مال و اسباب بہت تھا۔ آپ کو وحی سے معلوم ہوا۔ آپ نے صحابہؓ کو خبر دی۔ صحابہؓ کو قلت رجال اور کثرت مال کا حال معلوم ہونے سے غنیمت کا خیال ہوا۔ اور اسی ارادہ سے مدینہ سے چلے۔ یہ خبر جو مکہ پہنچی تو ابوجہل وہاں کے رؤساء و جنود کے ہمراہ اس قافلہ کی حفاظت کیلئے نکلا۔ اور قافلہ سمندر کے کنارہ کنارہ ہو لیا۔ اور ابوجہل مع لشکر بدر میں آکر ٹھہرا۔ اس وقت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وادیٔ وجران میں تشریف رکھتے تھے اور آپ کو یہ سارا قصہ بذریعہ وحی معلوم ہوا اور آپ سے وعدۂ خداوندی ہوا کہ ان دو گروہ یعنی قافلہ اور لشکر میں سے آپ کو ایک گروہ پر غلبہ ہوگا۔ آپ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا۔ چونکہ بارادۂ مقابلۂ لشکر کے نہ آئے تھے اسلئے سامان حرب کافی ساتھ نہ تھا۔ و نیز خود تین سو چند آدمی تھے اور لشکر میں ایک ہزار آدمی تھے۔ اسلئے بعض کو پس و پیش ہوا۔ اور عرض کیا کہ اس لشکر کا مقابلہ نہ کیجیے۔ بلکہ قافلہ کا تعاقب مناسب ہے۔ آپ رنجیدہ ہوئے، تو اس وقت حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت مقداد، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے طاعت کی تقریریں کیں۔ تب آپ بدر کی طرف روانہ ہوئے ۞ ف۲ اس غلبہ کو باوجود اسکے کہ تمام کفار قریش ہلاک نہ ہوئے تھے، قطع دابر اسلئے کہا گیا کہ اس واقعہ سے ان کی قوت بالکل فنا ہوگئی تھی۔ کیونکہ انکے بڑے بڑے رئیس ستر قتل اور ستر قید ہوئے تھے۔ اس طرح گویا وہ سب ہی ختم ہو گئے تھے ۞

بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ⑨ وَمَا جَعَلَهُ

فرشتوں سے مدد دوں گا، جو سلسلہ وار چلے آویں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد

اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ

محض اس (حکمت کے) لئے کی، کہ (غلبہ کی) بشارت ہو، اور تاکہ تمہارے دلوں کو (اضطراب سے) قرار ہو جاوے۔

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

اور (واقع میں تو) نصرت (اور غلبہ) صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ جو کہ زبردست حکمت والے

حَكِيْمٌ ⑩ ع اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ

ہیں۔ اس وقت کو یاد کرو، جبکہ اللہ تعالیٰ تم پر اونگھ کو طاری کر رہا تھا، اپنی طرف سے

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ

چین دینے کے لئے، اور (اس کے قبل) تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا، تاکہ اس پانی کے ذریعہ سے

بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ

تم کو (حدثِ اصغر و اکبر سے) پاک کر دے، اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دفع کر دے، اور تمہارے

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ⑪ ؕ

دلوں کو مضبوط کر دے۔ اور تمہارے پاؤں جما دے۔ ف۱

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ

(اور اس وقت کو یاد کرو، جبکہ آپ کا رب (ان) فرشتوں کو حکم دیتا تھا کہ میں تمہارا

فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ

ساتھی (و مددگار) ہوں سو (مجھ کو مددگار سمجھ کر) تم ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ، میں ابھی کفار کے قلوب میں

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ

رعب ڈالے دیتا ہوں، سو تم (کفار کی) گردنوں پر مارو

الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ⑫ ؕ

اور ان کے پور پور کو مارو۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ

یہ اس بات کی سزا ہے، کہ انہوں نے اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی۔ اور جو اللہ کی

يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے سو اللہ تعالیٰ (اس کو) سخت سزا

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱
اس میں اشارہ ہے ایک قصہ کی طرف۔ بیان اجمالی اس کا یہ ہے۔ کہ بدر میں مشرکین پہلے جا پہنچے تھے۔ اور پانی پر قبضہ کر لیا تھا مسلمان بعد میں پہنچے اور ایک خشک ریگستان میں اترے۔ جہاں پانی نہ ہونے سے پیاس کی بھی شدت تھی اور نماز کے وقت وضو اور غسل سے بھی عاجز تھے (اور تیمم کا حکم اس وقت تک نازل نہ ہوا تھا) ادھر ریگستان میں چلنا پھرنا مصیبت کہ اس میں پاؤں دھنسے جاتے تھے۔ ان اسباب سے قلب سخت پریشان ہوا۔ اوپر سے شیطان نے وسوسہ ڈالنا شروع کیا کہ اگر تم اللہ کے نزدیک مقبول و منصور ہوتے تو اس پریشانی میں کیوں پھنستے۔ حقتعالےٰ نے اوّل بارانِ رحمت نازل فرمایا۔ جس سے پانی کی افراط ہو گئی۔ پیا بھی۔ وضو و غسل بھی کیا اور اس سے ریتا جم گیا اور دھسن جاتی رہی۔ بر خلاف اس کے کفّار نرم زمین میں تھے وہاں کیچڑ ہو گئی جس سے چلنے پھرنے میں تکلّف ہونے لگا۔ غرض سب وساوس و تشویشات دفع ہو گئے اسکے بعد ان پر اونگھ کا غلبہ ہوا جس سے پوری راحت ہو گئی اور سب بےچینی جاتی رہی اس آیت میں انہی واقعات کی طرف اشارہ ہے ؞

ع ١/١٠ ١٥

الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ

دیتے ہیں۔ سو یہ سزا چکھو، اور جان رکھو، کہ کافروں کے لئے جہنم

عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ

کا عذاب مقرر ہی ہے اے ایمان والو! جب تم کافروں سے (جہاد میں)

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿١٥﴾

دوبدو مقابل ہو جاؤ، تو اُن سے پُشت مت پھیرنا۔

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا

اور جو شخص ان سے اس موقع پر (مقابلہ کے وقت) پشت پھیرے گا، مگر ہاں جو لڑائی کے لئے پینترا بدلتا ہو،

لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ

یا جو اپنی جماعت کی طرف پناہ لینے آتا ہو وہ مستثنیٰ ہے۔ باقی اور جو ایسا کرے گا، وہ اللہ کے

بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۗ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦﴾

غضب میں آجائے گا، اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہوگا، اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے۔ ف١

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا

سو تم نے اُن کو قتل نہیں کیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے (بیشک) اُن کو قتل کیا، اور آپ

رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ

نے خاک کی مٹھی نہیں پھینکی، جس وقت آپ نے پھینکی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ پھینکی، اور تاکہ مسلمانوں کو

الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اپنی طرف سے اُن کی محنت کا خوب عوض دے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ (ان مومنین

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ

کے اقوال کے) خوب سننے والے (اور ان کے افعال واحوال کے) خوب جاننے والے ہیں۔ ایک بات تو یہ ہوئی اور

كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٨﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ

دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کافروں کی تدبیر کا کمزور کرنا تھا۔ ف٢ اگر تم لوگ فیصلہ چاہتے ہو، تو وہ فیصلہ تو تمہارے

جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ

سامنے آموجود ہوا۔ اور اگر باز آجاؤ تو یہ تمہارے لئے نہایت خوب ہے۔

وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ

اور اگر تم پھر وہی کام کرو گے، تو ہم بھی پھر یہی کام کریں گے، اور تمہاری جمعیت تمہارے ذرا بھی کام نہ

ف١
جہاد سے بھاگنا حرام ہے ہاں اگر کافر دُونے سے زیادہ ہوں تو جائز ہے۔ اور جب دُونے سے زیادہ نہ ہوں تب بھی دو صورتیں جواز کی ہیں جن کو آیت میں مستثنیٰ فرمایا ہے۔ ایک یہ کہ دھوکا دینے کو سامنے سے بھاگا ہو تاکہ حریف غافل ہو جاوے پھر دفعۃً لوٹ کر اس پر حملہ کرے۔ دوسرے یہ کہ مقصود اصلی بھاگنا نہ ہو بلکہ بوجہ بے سروسامانی وغیرہ عوارض کے اپنی جماعت میں اس غرض سے آملا کہ ان سے قوت اور معونت حاصل کرے۔ پھر جا کر مقابل ہوگا:

ف٢
اس میں بھی ایک قصہ کی طرف اشارہ ہے۔ وہ یہ کہ آپ نے بدر کے روز ایک مٹھی کنکریوں کی اٹھا کر کافروں کی طرف پھینکی جس کے ریزے سب کی آنکھوں میں جا کر گرے اور انکو شکست ہوئی:
مٹھی خاک پھینکنے کا قصہ کئی بار ہوا۔ بدر میں۔ اُحد میں حُنین میں لیکن یہاں سیاقِ کلام سے بدر کا مراد لینا راجح ہے:

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد
اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	ادغام اور نا قابل تلفظ
تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)	قلقلہ

شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩﴾ ع

آویگی، گو کتنی زیادہ ہو، اور واقعی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ (اصل میں) ایمان والوں کے ساتھ ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا کہنا مانو اور اس کے رسول کا،

وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا

اور اس کا کہنا ماننے سے رُوگردانی مت کرو اور تم (اعتقاد سے) سُن تو لیتے ہی ہو۔ اور تم ان لوگوں کی

كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢١﴾

طرح مت ہونا، جو دعوےٰ تو کرتے ہیں کہ ہم نے سُن لیا، حالانکہ وہ سنتے سناتے کچھ نہیں۔ ف۱

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ

بیشک بدترین خلائق اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں، جو بہرے ہیں، گونگے ہیں،

الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ

جو کہ ذرا نہیں سمجھتے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اُن میں کوئی خوبی دیکھتے،

خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ

تو اُن کو سننے کی توفیق دیتے، اور اگر اُن کو اب سُنا دیں، تو ضرور رُوگردانی

مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا

کریں گے بے رُخی کرتے ہوئے۔ اے ایمان والو! تم اللہ اور رسولؐ کے کہنے کو بجا

لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ

لایا کرو، جبکہ رسولؐ تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں ف۲

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ

اور جان رکھو، کہ اللہ تعالیٰ آڑ بن جایا کرتا ہے، آدمی کے اور اس کے قلب کے درمیان میں ف۳

وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً

اور بلاشبہ تم سب کو خدا ہی کے پاس جمع ہونا ہے۔ اور تم ایسے وبال سے بچو! کہ جو خاص

لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاۗصَّةً ۚ

انہیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا، جو تم میں ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں ف۴

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوْٓا

اور یہ جان رکھو، کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں۔ اور اس حالت کو

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ع ۲ ۹ ۱۶

ف۱ مطلب یہ کہ ثمرہ اعتقاد سے سننے کا عمل ہے جب عمل نہ ہوا تو بعض وجوہ سے مشابہ اسی کے ہوگیا کہ جیسے اعتقاد کے ساتھ سنا ہی نہیں ۔

ف۲ حدیث ترمذی سے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب کو پکارا اور وہ نماز میں تھے۔ تو انکے عذر پر آپ نے ان کو یہ آیت یاد دلائی معلوم ہوتا ہے کہ اِسْتَجِیْبُوْا اپنے عموم سے اُس صورت کو بھی شامل ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو پکاریں تو جواب دینا واجب ہے اور اپنے اطلاق سے اس صورت کو بھی شامل ہے کہ یہ شخص نماز میں مشغول ہو تو نماز ہی میں جواب دینا واجب ہے ۔

ف۳ دو طریق سے۔ ایک طریق یہ کہ مومن کے قلب میں طاعت کی برکت سے کفر و معصیت کو نہیں آنے دیتا دوسرا طریق یہ کہ کافر کے قلب میں مخالفت کی نحوست سے ایمان و طاعت کو نہیں آنے دیتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ طاعت کی مداومت بڑی نافع چیز ہے۔ اور مخالفت کی مواظبت بڑی مضر چیز ہے ۔

ف۴ بلکہ ان گناہوں کو دیکھ کر جنہوں نے مداہنت کی ہے۔ وہ بھی اس میں شریک ہونگے ۔

اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ

یاد کرو، جبکہ تم قلیل تھے، [1] سرزمین میں کمزور شمار کئے جاتے تھے [2] اس اندیشہ

تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ

میں رہتے تھے، کہ تم کو (مخالف) لوگ نوچ کھسوٹ نہ لیں۔ سو (ایسی حالت میں) اللہ نے تم کو

اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ

(مدینہ میں) رہنے کو جگہ دی، اور تم کو اپنی نصرت سے قوت دی، اور تم کو نفیس نفیس چیزیں عطا

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

فرمائیں، تاکہ تم شکر کرو۔ اے ایمان والو! تم اللہ اور

تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ

رسول ؐ کے حقوق میں خلل مت ڈالو اور اپنی قابلِ حفاظت چیزوں میں خلل مت ڈالو اور تم تو (اس کا مضر ہونا)

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ

جانتے ہو۔ اور تم اس بات کو جان رکھو، کہ تمہارے اموال اور

اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ

تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے، اور اس بات کو بھی جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا بھاری

عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ

اجر (موجود) ہے۔ اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے

يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ

تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک فیصلہ کی چیز دے گا، اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا،

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَ

اور تم کو بخش دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ اور

اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ

اس واقعہ کا بھی ذکر کیجیے جبکہ کافر لوگ آپ کی نسبت (بری بری) تدبیریں سوچ رہے تھے کہ آیا

يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ

آپ کو قید کرلیں، یا آپ کو قتل کر ڈالیں، یا آپ کو خارج وطن کر دیں، اور وہ تو اپنی تدبیریں کر رہے تھے۔ اور اللہ اپنی

اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا

تدبیر کر رہے تھے اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے، اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں

[1] یعنی قبل ہجرت ۔

[2] یعنی مکہ میں ۔

ع ۳ / ۹ / ۱۷

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ
پڑھی جاتی ہیں، تو کہتے ہیں، کہ ہم نے سن لیا اگر ہم ارادہ کریں، تو اس کی برابر ہم بھی کہہ لاویں،

اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ
یہ تو کچھ بھی نہیں، صرف بے سند باتیں ہیں، جو پہلوں سے منقول چلی آرہی ہیں۔ اور جبکہ

قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ
ان لوگوں نے کہا، کہ اے اللہ! اگر یہ قرآن آپ کی طرف سے واقعی ہے

فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا
تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایئے، یا ہم پر کوئی (اور) دردناک

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ
عذاب واقع کر دیجئے! اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کریں گے کہ اُن میں آپ کے ہوتے

وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ
ہوئے، اُن کو (ایسا) عذاب دیں، اور (نیز) اللہ تعالیٰ اُن کو (ایسا) عذاب نہ دیں گے، جس حالت میں کہ وہ

وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ
استغفار بھی کرتے رہتے ہیں۔ ف۱ اور اُن کا کیا استحقاق ہے کہ اُن کو اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
(بالکل ہی معمولی) سزا (بھی) نہ دے حالانکہ وہ لوگ مسجد حرام سے روکتے ہیں ف۲

وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا
حالانکہ وہ لوگ اس مسجد کے متولی (بننے کے بھی لائق) نہیں۔ اسکے متولی (بننے کے لائق) تو سوا متقیوں کے اور

الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾
کوئی بھی اشخاص نہیں لیکن ان میں اکثر لوگ (اپنی نالائقی کا) علم نہیں رکھتے۔ ف۳

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً
اور اُن کی نماز خانہ کعبہ کے پاس صرف یہ تھی، سیٹیاں بجانا، اور

وَّتَصْدِيَةً ۭ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
تالیاں بجانا، ف۴ سو اس عذاب کا مزہ چکھو ف۵ اپنے کفر کے

تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ
سبب ف۶ بلاشک یہ کافر لوگ اپنے مالوں کو اس لئے

ف۱ مطلب یہ کہ ان عقوبات خارقہ سے دو امر مانع ہیں ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف رکھنا مکہ میں یا دنیا میں۔ اور دوسرا ان لوگوں کا اپنے طواف وغیرہ میں یہ کہنا غفرانک غفرانک جو کہ بعد ہجرت و بعد وفات بھی باقی تھا۔

ف۲ یعنی مسجد حرام میں جانے اور اس میں نماز پڑھنے اور اس میں طواف کرنے سے روکتے ہیں۔

ف۳ خواہ علم ہی نہ ہو۔ یا یہ کہ جب اس علم پر عمل نہ کیا تو وہ مثل عدم علم کے ہے۔

ف۴ یعنی بجائے نماز کے انکی یہ نامعقول حرکتیں ہوتی تھیں۔

ف۵ چنانچہ غزوات متعددہ میں یہ سزا واقع ہوئی۔

ف۶ یہاں تک تو ان لوگوں کے اقوال و اعمال بدنیہ کا ذکر تھا۔ آگے ان کے اعمال مالیہ کا بیان ہے۔

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا

سو یہ لوگ تو اپنے مالوں کو خرچ کرہی رہے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکیں ف۱ خرچ کرتے ہی رہیں گے

ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ۬

(مگر) پھر وہ مال اُن کے حق میں باعث حسرت ہوجاویں گے پھر (آخر) مغلوب ہوجاویں گے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ

اور کافر لوگوں کو دوزخ کی طرف جمع کیا جاوے گا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک

اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ

(لوگوں) کو پاک (لوگوں) سے الگ کردے اور (اُن سے الگ کرکے) ناپاکوں کو

بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا

ایک دوسرے سے ملادے، یعنی اُن سب کو متصل کردے، پھر اُن سب

فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ ع

کو جہنم میں ڈال دے، ایسے ہی لوگ پورے خسارہ میں ہیں

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ

آپ ان کافروں سے کہہ دیجئے کہ اگر یہ لوگ (اپنے کفر سے) باز آجاویں گے، تو اُن کے سارے گناہ

مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ

جو (اسلام سے) پہلے ہوچکے ہیں، سب معاف کردیئے جائیں گے، اور اگر اپنی وہی (کفر کی) عادت رکھیں گے

سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا

تو (سنا دیجئے کہ) کفار سابقین کے حق میں ہمارا قانون نافذ ہوچکا ہے ف۲ اور تم ان (کفار عرب) سے اس حد تک لڑو

تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ

کہ اُن میں فساد عقیدہ (یعنی شرک) نہ رہے، اور دین (خالص) اللہ ہی کا ہوجاوے۔ ف۳

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾

پھر اگر یہ (کفر سے) باز آجاویں، تو اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال کو خوب دیکھتے ہیں۔ ف۴

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ

اور اگر روگردانی کریں تو یقین رکھو، کہ اللہ تعالیٰ تمہارا رفیق ہے۔

نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

وہ بہت اچھا رفیق ہے، اور بہت اچھا مددگار ہے۔ ف۵

ف۱ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ اور مخالفت کے سامان جمع کرنے میں ظاہر ہے کہ جو خرچ ہوتا تھا اس میں یہی غرض تھی ؀

ف۲ یعنی دنیا میں ہلاک اور آخرت میں عذاب ؀

ف۳ کسی کے دین کا خالصاً اللہ ہی کے لئے ہوجانا موقوف ہے قبول اسلام پر۔ تو حاصل یہ ہوا کہ شرک چھوڑ کر اسلام اختیار کریں۔ خلاصہ یہ کہ اگر اسلام نہ لاویں تو ان سے لڑو۔ جب تک کہ اسلام نہ لاویں کیونکہ کفار عرب سے جزیہ نہیں لیا جاتا ؀

ع ۴ / ۹ / ۱۸

ف۴ یعنی اگر کفر سے باز آجاویں تو ان کے ظاہری اسلام کو قبول کرو۔ دل کا حال مت ٹٹولو۔ اگر یہ دل سے ایمان نہ لاوینگے تو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو خوب دیکھتے ہیں۔ وہ آپ سمجھ لیں گے۔ تم کو کیا ؀

ف۵ اوپر آیت وَقَاتِلُوْهُمْ الخ میں قتال کا حکم تھا۔ چونکہ گاہے قتال میں غنیمت بھی حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے آگے اسکا حکم بیان فرماتے ہیں ؀

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ

اور اس بات کو جان لو کہ جو شے (کفار سے) بطور غنیمت تم کو حاصل ہو تو اس کا حکم

لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى

یہ ہے کہ کل کا پانچواں حصہ اللہ کا، اور اس کے رسول کا ہے اور (ایک حصہ) آپ کے قرابت والوں کا

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ

اور (ایک حصہ) یتیموں کا ہے، اور (ایک حصہ) غریبوں کا ہے، اور (ایک حصہ) مسافروں کا ہے، اگر تم اللہ پر

اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ

یقین رکھتے ہو۔ اور اس چیز پر، جس کو ہم نے اپنے بندہ (محمدؐ) پر فیصلہ

الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ

کے دن[1] یعنی جس دن کہ دونوں جماعتیں (مومنین و کفار کی) باہم مقابل ہوئی تھیں۔ نازل فرمایا تھا[2]

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤١﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ

اور اللہ (ہی) ہر شے پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں یہ وہ وقت تھا کہ جب تم اس میدان کے ادھر والے[3]

الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ

کنارہ پر تھے، اور وہ لوگ (کفار) اس میدان کے ادھر والے کنارہ پر تھے اور وہ قافلہ (قریش کا) تم سے

اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي

نیچے کی طرف کو (بچا ہوا) تھا[4] اور اگر تم اور وہ کوئی بات ٹھیرانے، تو ضرور اس مقررکردہ بارہ میں تم میں اختلاف

الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ

ہوتا، لیکن تاکہ جو بات اللہ کو کرنا منظور تھا، اس کی

مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ

تکمیل کر دے، یعنی تاکہ جس کو برباد (گمراہ) ہونا ہے، وہ نشان آئے پیچھے برباد ہو اور جس کو زندہ

وَّيَحْيٰي مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ

(ہدایت یافتہ) ہونا ہے، وہ (بھی) نشان آئے پیچھے زندہ ہو۔[5] اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب

لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ

سننے والے خوب جاننے والے ہیں۔ وہ وقت بھی قابل ذکر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ

مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ

کے خواب میں آپکو وہ لوگ کم دکھلائے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ آپ کو وہ لوگ زیادہ دکھا دیتے تو تمہاری

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْجُزْءُ الْعَاشِرُ (۱۰)

ف۱ فیصلہ کے دن سے مراد یوم بدر ہے کیونکہ اس میں عملاً حق و باطل کا فیصلہ واضح ہوگیا ؞

ف۲ مراد اس سے امداد غیبی بواسطہ ملائکہ کے ہے۔ یعنی اگر ہم پر اور ہمارے الطاف غیبیہ پر یقین رکھتے ہو۔ تو اس حکم کو جان رکھو اور عمل کرو ؞ یہ اسلئے بڑھا دیا کہ خمس نکلنا شاق نہ ہو۔ اور یہ سمجھ لیں کہ یہ ساری غنیمت اللہ ہی کی امداد سے تو ہاتھ آئی پھر اگر ہم کو ایک خمس نہ ملا تو کیا ہوا۔ وہ چار خمس بھی تو ہماری قدرت سے خارج تھے۔ بلکہ محض قدرت الٰہیہ سے حاصل ہوئے ؞

ف۳ ادھر والے سے مراد مدینہ سے نزدیک کا موقع اور اُدھر والے سے مراد مدینہ سے دُور کا موقع ؞

ف۴ یعنی سمندر کے کنارے کنارے جا رہا تھا ؞

ف۵ مطلب یہ کہ اللہ کو منظور تھا لڑائی ہونا۔ تاکہ ایک خاص طریق سے اسلام کا حق ہونا ظاہر ہو جاوے کہ اس قلّتِ عدد و کم سامانی پر مسلمان غالب آئے جو کہ خارق عادت ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ اسلام حق ہے پس اس سے حجت الٰہیہ تام ہوگئی۔ اسکے بعد جو... گمراہ ہوگا وہ وضوح حق کے بعد ہوگا کہ جس میں عذاب کا پورا استحقاق ہوگیا اور عذر کی گنجائش ہی نہ رہی۔ اسی طرح جس کو ہدایت ہونا ہوگا، وہ حق کو قبول کرے گا۔ خلاصہ حکمت کا یہ ہوا کہ حق واضح ہو جاوے ؞

وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ

ہمتیں ہار جاتیں، اور اس امر میں تم میں باہم نزاع (واختلاف) ہو جاتا، لیکن (تقدیر کے بارہ میں) اللہ تعالیٰ نے (اس کم ہمتی

إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٤٣﴾ وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ

اور اختلاف سے) بچالیا بیشک وہ دلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ اور اُس وقت کو یاد کرو، جبکہ اللہ تعالیٰ

إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ

تم کو جبکہ تم مقابل ہوئے، وہ لوگ تمہاری نظر میں کم کر کے دکھلا رہے تھے، اور (اسی طرح) اُن

فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ

کی نگاہ میں تم کو کم کر کے دکھلا رہے تھے، تاکہ جو بات اللہ کو کرنا منظور تھا، اُس کی

مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾ ع يَا أَيُّهَا

تکمیل کر دے ف۱ اور سب مقدمے خُدا ہی کی طرف رجوع کئے جائیں گے۔ اے

الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا

ایمان والو! جب تم کو کسی جماعت سے (جہاد میں) مقابلہ کا اتفاق ہوا کرے، تو

وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾ ج

(ان آداب کا لحاظ رکھو ایک یہ کہ) ثابت قدم رہو (۲) اور اللہ تعالیٰ کا خوب کثرت سے ذکر کرو، امید ہے کہ تم کامیاب ہو۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا

(۳) اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت (کا لحاظ) کیا کرو (۴) اور نزاع مت کرو، (نہ اپنے امام سے

فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ

اور نہ آپس میں) ورنہ کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی، (۵) اور صبر کرو،

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٤٦﴾ ج وَلَا تَكُونُوا

بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔ (۶) اور اُن (کافر) لوگوں کے مشابہ مت

كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَ

ہونا، کہ جو (اسی واقعہ بدر میں) اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو (اپنی شان) دکھلاتے

رِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ

ہوئے نکلے، اور لوگوں کو اللہ کے رستے (دین) سے روکتے

اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٧﴾ وَإِذْ

تھے۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال کو (اپنے علم میں) احاطہ میں لئے ہوئے ہے اور اُس

ف۱ روایتوں میں ہے کہ اُس روز مسلمان تین سو تیرہ اور کفار قریش ایک ہزار تھے مگر پھر بھی مسلمان ہی غالب رہے۔ اس سے ہر منصف عاقل نتیجہ نکال سکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کرنا چاہتا ہے تو کفار کی کثرت اور ثروت اس کو روک نہیں سکتی۔ حق تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کفار کی تعداد کم کر کے دکھلائی تھی تاکہ آپ صحابہ سے خواب بیان کریں، تو اُن میں مقابلہ کی جرأت بڑھے۔ پھر جب دونوں گروہ مقابل ہوئے تو بھی مسلمانوں کو کفار قلیل التعداد دکھائی دیتے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو مسلمانوں میں اپنی بے سروسامانی کے پیش نظر لڑائی کرنے یا نہ کرنے کے بارہ میں اختلاف رائے ہوتا اور شاید جنگ کی نوبت نہ آتی۔ لیکن لڑائی ہوئی اور خدائے قدیر نے فتح بدر کی بدولت ترقی اسلام کی راہیں کھول دیں +

۵ ع ۷ ۱

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا

وقت کا ان سے ذکر کیجیے جبکہ شیطان نے ان (کفار) کو اُن کے اعمال خوشنما کر کے دکھلائے

غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ

اور کہا کہ لوگوں میں سے آج کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں۔ اور میں تمہارا حامی

لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ

ہوں، پھر جب دونوں جماعتیں (کفار و مسلمین کی) ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں

عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ

تو وہ اُلٹے پاؤں بھاگا۔ اور یہ کہا کہ میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں، میں ان چیزوں کو

اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ

دیکھ رہا ہوں، جو تم کو نظر نہیں آتیں (مراد فرشتے) میں تو خدا سے ڈرتا ہوں۔

وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ ع اِذْ يَقُوْلُ

اور اللہ تعالےٰ سخت سزا دینے والے ہیں ف۱ اور وہ وقت بھی قابل ذکر

الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

ہے کہ جب منافقین ف۲ اور جن کے دلوں میں (شک کی) بیماری تھی ف۳ یوں کہتے تھے، کہ ان (مسلمان) لوگوں

غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ

کو ان کے دین نے بھول میں ڈال رکھا ہے۔ اور جو شخص اللہ پر بھروسہ

عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَلَوْ

کرتا ہے۔ تو بلاشبہ اللہ تعالےٰ زبردست ہیں (اور) حکمت والے (بھی) ہیں ف۴۔ اور اگر

تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ

آپ (اُس وقت کا واقعہ) دیکھیں، جبکہ فرشتے ان (موجودہ) کافروں کی جان قبض کرتے جاتے ہیں

يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ

(اور) اُن کے منہ پر اور اُن کی پشتوں پر مارتے جاتے ہیں اور یہ کہتے جاتے ہیں

وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

کہ (ابھی کیا ہے، آگے چل کر) آگ کی سزا جھیلنا۔ یہ عذاب ان اعمال (کفریہ) کی وجہ

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾

سے ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں سمیٹے ہیں، اور یہ امر ثابت ہی ہے، کہ اللہ تعالےٰ بندوں پر ظلم کرنے والے نہیں ف۵

ع ۶ / ۲

ف۱ چونکہ نرا خوف بدون ایمان کے مقبول نہیں اس لئے شیطان کا خدا سے ڈرنا اگر واقعی بھی ہو تو کچھ محل اشکال نہیں ۔

ف۲ مدینہ والوں میں سے ۔

ف۳ بعض اہل مکہ (قریش) مسلمانوں کا بے سروسامانی کے ساتھ مقابلہ کفار میں آ جانا دیکھ کر کہنے لگے ۔

ف۴ غرض ظاہری سامان و بے سامانی پر مدار نہیں۔ قادر کوئی اور ہی ہے ۔

ف۵ سوا اللہ تعالےٰ نے بے جرم سزا نہیں دی ۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
اُن کی حالت ایسی ہے، جیسی فرعون والوں کی، اور اُن سے پہلے کے (کافر) لوگوں کی حالت تھی۔

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ
کہ انہوں نے آیات الٰہیہ کا انکار کیا، سو خدا تعالیٰ نے اُن کے (ان) گناہوں پر اُن کو پکڑ لیا۔

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ
بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی قوت والے سخت سزا دینے والے ہیں۔ ف۱ یہ بات اس سبب

بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا
سے ہے ف۲ کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو، جو کسی قوم کو عطا فرمائی ہو نہیں بدلتے،

عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ
جب تک کہ وہی لوگ اپنے ذاتی اعمال کو نہیں بدل ڈالتے، ف۳ اور یہ امر ثابت

اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ
ہی ہے، کہ اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے، بڑے جاننے والے ہیں۔ اُن کی حالت فرعون والوں

وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ
اور اُن سے پہلے والوں کی سی حالت ہے۔ کہ انہوں نے اپنے رب کی آیات کو

رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ
جھٹلایا، اس پر ہم نے اُن کو اُن کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا، اور

اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا
فرعون والوں کو غرق کر دیا۔ اور وہ سب ظالم

ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ
تھے۔ بلاشبہ بدترین خلائق اللہ تعالیٰ کے نزدیک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾
یہ کافر لوگ ہیں، تو یہ ایمان نہ لاویں گے۔ ف۴

الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ
جن کی یہ کیفیت ہے، کہ آپ اُن سے (کئی بار) عہد لے چکے ہیں،

عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾
(مگر) پھر بھی وہ ہر بار اپنا عہد توڑ ڈالتے ہیں، اور وہ (عہد شکنی سے) ڈرتے نہیں۔ ف۵

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ ان کے مقابلہ میں کوئی ایسی قوت نہیں رکھتا کہ ان کے عذاب کو ہٹا سکے۔

ف۲ یعنی کہ بلا جرم ہم سزا نہیں دیتے +

ف۳ ان کفار موجودین نے اپنی یہ حالت بدلی کہ ان میں باوجود کفر کے اول ایمان لانے کی استعداد قریب تھی۔ انکار و مخالفت کر کر کے اس کو بعید کر ڈالا پس ہم نے اپنی نعمت امہال کو جو پہلے سے ان کو حاصل تھی مبدل بہ تدبیر کر دیا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ انہوں نے بطریق مذکور نعمت قرب استعداد کو بدل ڈالا۔

ف۴ لَا یُؤْمِنُوْنَ فرمانا ان ہی کے اعتبار سے ہے۔ جو علم الٰہی میں اخیر تک کافر رہنے والے تھے +

ف۵ سبب نزول اس آیت کا یہود بنی قریظہ کی عہد شکنی ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ ہم آپ کے مخالفین کو مدد نہ دیں گے۔ اور پھر بھی غزوۂ احزاب میں مشرکین کو مدد دی اور بھی چند بار ایسا ہو چکا تھا ہر بار کہہ دیتے تھے کہ ہم بھول گئے پھر تازہ عہد کرتے تھے۔ پھر ایسا ہی کرتے تھے اس پر ان آیتوں میں آپ کو حکم ہوا ان سے قتال کا +

فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ

سو اگر آپ لڑائی میں اُن لوگوں پر قابو پائیں تو اُن (پر حملہ کرکے اس) کے

خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِمَّا تَخَافَنَّ

ذریعہ سے اور لوگوں کو جو کہ اُن کے علاوہ ہیں منتشر کر دیجئے تاکہ وہ لوگ سمجھ جاویں۔ اور اگر آپ کو کسی قوم سے خیانت

مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ

(یعنی عہد شکنی) کا اندیشہ ہو تو آپ وہ عہد اُن کو اس طرح واپس کر دیجئے کہ آپ اور وہ (اس اطلاع میں) برابر ہو جائیں ف۱

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ﴿٥٨﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ اور کافر لوگ اپنے کو

الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ﴿٥٩﴾

یہ خیال نہ کریں کہ وہ بچ گئے یقیناً وہ لوگ (خدا تعالےٰ کو) عاجز نہیں کر سکتے

وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ

اور ان کافروں کیلئے جس قدر تم سے ہو سکے، ہتھیار سے،

وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ

اور پلے ہوئے گھوڑوں سے سامان درست رکھو، کہ اُس کے ذریعہ سے تم (اپنا)

اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ

رعب جمائے رکھو، اُن پر جو کہ (کفر کی وجہ سے) اللہ کے دشمن ہیں اور تمہارے دشمن ہیں اُن کے علاوہ دوسروں پر بھی

لَا تَعْلَمُونَهُمُ ۚ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا

جن کو تم (بالیقین) نہیں جانتے، اُن کو اللہ ہی جانتا ہے۔ اور اللہ کی راہ

تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے، وہ تم کو پورا پورا دے

يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿٦٠﴾

دیا جاوے گا، اور تمہارے لئے کچھ کمی نہ ہوگی۔ ف۲

وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ

اور اگر وہ (کفار) صلح کی طرف جھکیں تو آپ بھی اس طرف جھک جائیے، اور اللہ پر

عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦١﴾

بھروسہ رکھیئے بلاشبہ وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔

ع ۷ / ۴

ف۱ یعنی اس طرح اس عہد کے باقی نہ رہنے کی اطلاع کر دیجئے۔ فائدہ - بدون ایسی اطلاع کے لڑنا خیانت ہے۔

ف۲ حدیث میں تیراندازی کی مشق اور گھوڑوں کے رکھنے اور سواری سیکھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اب بندوق اور توپ قائم مقام تیر کے ہے۔ اور عموم قوت میں یہ سب اور ورزش بھی داخل ہے۔

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَإِنْ يُرِيدُوٓا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ

اور اگر وہ لوگ آپ کو دھوکا دینا چاہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کافی

اللَّهُ ۚ هُوَ الَّذِيٓ أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِۦ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾

ہیں۔ وُہ وہی ہے جس نے آپ کو اپنی (غیبی) امداد (ملائکہ) سے اور (ظاہری امداد) مسلمانوں سے قوت دی۔

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ مَا

اور اُن کے قلوب میں اتفاق پیدا کر دیا۔ ف۱ اگر آپ دنیا بھر کا مال

فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّآ أَلَّفْتَ بَيْنَ

خرچ کرتے، تب بھی ان کے قلوب میں اتفاق پیدا نہ کر

قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُۥ

سکتے۔ لیکن اللہ ہی نے اُن میں باہم اتفاق پیدا کر دیا۔ بیشک وہ

عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٣﴾ يَٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ

زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔ اے نبیؐ! آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کافی

اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٤﴾ ع

ہے اور جن مومنین نے آپ کا اتباع کیا ہے وہ کافی ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى

اے پیغمبر! آپ مومنین کو جہاد کی ترغیب

الْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ

دیجئے۔ اگر تم میں کے بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہونگے

صَٰبِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن

تو دو سو پر غالب آجاویں گے۔ اور (اسی طرح) اگر تم میں کے

مِّنكُم مِّائَةٌ يَغْلِبُوٓا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ

سو آدمی ہوں گے، تو ایک ہزار کفار پر غالب آجاویں گے، ف۲

كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾

اس وجہ سے کہ وہ ایسے لوگ ہیں، جو (دین کو) کچھ نہیں سمجھتے۔

الْـَٰٔنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ

اب اللہ تعالیٰ نے تم پر تخفیف کر دی، اور معلوم کر لیا، کہ تم میں ہمّت کی

ف۱ ظاہر ہے کہ اگر باہم اتفاق نہ ہو تو کوئی کام خصوصاً دین کی نصرت مل کر نہیں کر سکتے

ف۲ ہر چند کہ یہاں لفظاً صیغہ خبر کا ہے کہ اتنے آدمی اتنوں پر غالب آجاوینگے لیکن مقصود خبر نہیں بلکہ انشاء اور امر ہے یعنی قرار واجب ہے اور فرار حرام ہے۔ اور بعنوان خبر تعبیر کرنے میں بطور کنایہ کے مبالغہ و تاکید ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ جیسا غلبہ کی خبر یقینی ہونے پر ثبات واجب ہونا چاہئے۔ اسی طرح اب واجب ہے ۞

٦ حرکتوں والی مدِ لازم · ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب · ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ضَعْفًا ؕ فَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ

کمی ہے۔ سو اگر تم میں کے سو آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے

یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ

تو دو سو پر غالب آجاویں گے۔ اور اگر تم میں کے ہزار ہوں گے،

یَّغْلِبُوْٓا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿٦٦﴾

تو دو ہزار پر اللہ کے حکم سے غالب آجاویں گے۔ اور اللہ تعالیٰ صابرین کے ساتھ ہیں۔

مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰی حَتّٰی

نبی کی شان کے لائق نہیں، کہ اُن کے قیدی باقی رہیں (بلکہ قتل کر دیئے جائیں) جبتک کہ وہ زمین

یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ ؕ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا ۖۗ

میں اچھی طرح (کفار کی) خونریزی نہ کرلیں۔ ف۱ تم تو دنیا کا مال اسباب چاہتے ہو۔

وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿٦٧﴾

اور اللہ تعالیٰ آخرت (کی مصلحت) کو چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں۔

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَآ

اگر خدا تعالیٰ کا ایک نوشتہ مقدر نہ ہوچکتا، تو جو امر تم نے اختیار کیا ہے، اُس کے

اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوْا مِمَّا

بارہ میں تم پر کوئی بڑی سزا واقع ہوتی۔ سو جو کچھ تم نے لیا ہے

غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖؗ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اس کو حلال پاک سمجھ کر کھاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٦٩﴾ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّمَنْ

بڑے بخشنے والے، بڑی رحمت والے ہیں۔ اے پیغمبر! آپ کے قبضہ میں جو قیدی ہیں

فِیْٓ اَیْدِیْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓی ۙ اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰهُ

آپ اُن سے فرما دیجیئے، کہ اگر اللہ تعالیٰ کو تمہارے قلب میں

فِیْ قُلُوْبِكُمْ خَیْرًا یُّؤْتِكُمْ خَیْرًا مِّمَّآ اُخِذَ

ایمان معلوم ہوگا، تو جو کچھ (فدیہ میں) تم سے لیا گیا ہے، (دنیا میں) اس سے بہتر تم کو دیدے گا،

مِنْكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٧٠﴾

اور (آخرت میں) تم کو بخش دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے ہیں بڑی رحمت والے ہیں

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ سبب نزول ان آیات کا یہ ہے کہ بدر میں ستّر کافر پکڑے ہوئے آئے تو آپ نے صحابہؓ سے اُنکے باب میں مشورہ کیا۔ بعض نے مشورہ دیا کہ ان کو قتل کردینا چاہیئے بعض نے کہا کہ ان سے کچھ مال لے کر چھوڑ دینا چاہیئے۔ آپ پر وحی نازل ہوئی۔ کہ ان صحابہؓ سے فرما دیجیئے کہ تم کو اختیار دیا جاتا ہے۔ خواہ ان کو قتل کردو۔ خواہ ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دو۔ مگر اس صورت میں اگلے سال ستّر آدمی شہید ہونگے۔ غرض اکثر صحابہؓ کی یہی رائے ہوئی۔ کہ خیر ہم شہید ہو جائینگے۔ اسوقت ان کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا جاوے۔ شاید یہ مسلمان ہو جاویں۔ اور اس وقت مسلمانوں کو مالی مدد ملے۔ آپ نے بھی بوجہ رحمدلی کے اس رائے کو پسند فرمایا۔ چنانچہ باستثنائے بعض کے کہ وہ تو قتل کئے گئے۔ جیسے عُقبہ اور نضر اور طعمہ باقی سب قیدیوں سے فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا۔ صرف حضرت ابوالعاصؓ کو کہ وہ بھی اُس وقت ان میں تھے صحابہؓ کی مرضی سے بدون کچھ لئے ہوئے چھوڑ دیا۔ اس کو اصطلاح شرع میں مَن کہتے ہیں۔ اس پر یہ آیتیں ماکان لنبی تا عذاب عظیم نازل ہوئیں۔ ان آیتوں سے صحابہؓ کو اس فدیہ کے حلال و حرام ہونے میں شبہ ہوگیا تو آیت فکلوا الخ نازل ہوئی۔ چونکہ بعض قیدی فدیہ دینے کے بعد مسلمان ہوگئے تھے۔ جیسے حضرت عباسؓ وغیرہ اور انہوں نے آپ سے بوجہ فدیہ دینے کے مفلس ہوجانے کی شکایت کی اس پر آیت یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّمَنْ فِیْٓ اَیْدِیْكُمْ الخ نازل ہوئی۔ تتمہ اس قصہ کا یہ ہے کہ اس کے بعد بعض صحابہؓ نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا۔ پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ عذاب کے آثار بہت قریب آگئے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ نازل نہیں ہوا +

ع ٥ / ٩

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ

اور اگر (بالفرض) یہ لوگ آپ کے ساتھ خیانت (نقضِ عہد) کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں، تو (کچھ فکر نہ کیجئے) اس

قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾

سے پہلے انہوں نے اللہ کے ساتھ خیانت کی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو گرفتار کرا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے، بڑی حکمت والے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

ہیں۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے، اور انہوں نے ہجرت بھی کی اور اپنے مال اور جان سے

وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ

اللہ کے راستہ میں جہاد بھی کیا، اور جن لوگوں نے رہنے کو جگہ دی،

نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۗ وَالَّذِيْنَ

اور مدد کی۔ یہ لوگ باہم ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ اور جو لوگ ایمان

اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ

تو لائے، اور ہجرت نہیں کی، تمہارا اُن سے میراث کا کوئی تعلق نہیں،

مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ

جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں۔ اور اگر وہ تم سے دین کے کام میں

فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ

مدد چاہیں، تو تمہارے ذمہ مدد کرنا واجب ہے مگر اس قوم کے مقابلہ میں نہیں، کہ تم

وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾

میں اور اُن میں باہم عہد (صلح کا) ہو۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کو دیکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۗ

اور جو لوگ کافر ہیں وہ باہم ایک دوسرے کے وارث ہیں۔ ف۱

اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ

اگر اس (حکم مذکور) پر عمل نہ کرو گے، تو دنیا میں بڑا فتنہ اور

فَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا

بڑا فساد پھیلے گا۔ اور جو لوگ (اول) مسلمان ہوئے اور انہوں نے (ہجرت نبویہ کے

وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ

زمانہ میں) ہجرت کی، اور اللہ کی راہ میں جہاد (بھی) کرتے رہے، اور جن لوگوں نے (ان مہاجرین کو)

ف۱ یعنی نہ تم ان کے وارث نہ وہ تمہارے وارث۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ٢ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ

اپنے یہاں ٹھیرایا' اور اُن کی مدد کی' یہ لوگ ایمان کا پورا حق ادا کرنے والے ہیں۔

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۷۴ وَالَّذِيْنَ

اُن کے لئے (آخرت میں) بڑی مغفرت اور (جنت میں) بڑی معزز روزی ہے۔ اور جو لوگ

اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

(ہجرت نبویہ کے) بعد کے زمانہ میں ایمان لائے' اور ہجرت کی' اور تمہارے ساتھ جہاد کیا[1]

مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ

سو یہ لوگ (گو فضیلت میں تمہارے برابر نہیں لیکن تاہم) تمہارے ہی شمار میں ہیں۔ اور جو لوگ

بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ

رشتہ دار ہیں' کتاب اللہ میں ایک دوسرے (کی میراث) کے' زیادہ حق دار ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۷۵ ع

بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں۔ [2]

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ توبہ[3] مدینہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو انتیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ

اللہ کی طرف سے اور اس کے رسولؐ کی طرف سے' اُن مشرکین (کے عہد) سے دستبرداری ہے' جن سے تم نے

عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ ۝۱ فَسِيْحُوْا

عہد کر رکھا تھا۔ سو تم لوگ اِس سرزمین میں (بلا تعین مدت)

فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ

چار مہینے چل پھر لو' اور یہ بھی جان رکھو' کہ تم

غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي

خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے' اور یہ (بھی جان رکھو) کہ بیشک اللہ تعالیٰ کافروں

الْكٰفِرِيْنَ ۝۲ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ

کو (آخرت میں) رسوا کریں گے۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے

اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ

بڑے حج کی تاریخوں میں عام لوگوں کے سامنے اعلان کیا جاتا ہے' کہ اللہ تعالیٰ

ع ۱۰ / ۶ / ۴

[1] یعنی کام تو سب کئے مگر بعد میں۔

[2] اسلئے ہر وقت کی مصلحت کے مناسب حکم مقرر فرماتے ہیں۔

[3] اس سورت میں چند غزوات اور چند واقعات کہ حکما وہ بھی غزوات ہیں مذکور ہیں۔ اعلان نقض عہد بقبائل عرب فتح مکہ غزوۂ حنین۔ اخراج کفار از حرم۔ غزوۂ تبوک۔ اور ان ہی آیتوں کے ضمن میں تبعاً واقعۂ ہجرت۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بَرِيٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ

اور اُس کا رسولؐ دونوں دست بردار ہوتے ہیں اُن مشرکین (کو امن دینے) سے۔ پھر اگر تم (کفر سے)

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا

توبہ کرلو، تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اگر تم نے (اسلام سے) اعراض کیا، تو یہ سمجھ رکھو،

اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

کہ تم خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کرسکو گے۔ اور اُن کافروں کو ایک

كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۳﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ

دردناک سزا کی خبر سنا دیجیے۔ ہاں مگر وہ مشرکین مستثنیٰ ہیں،

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا

جن سے تم نے عہد لیا، پھر انہوں نے تمہارے ساتھ ذرا کمی نہیں کی،

وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ

اور نہ تمہارے مقابلہ میں کسی کی مدد کی، سو اُن کے معاہدہ کو

عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

اُن کی مدت (مقررہ) تک پورا کردو۔ واقعی اللہ تعالیٰ (بدعہدی سے) احتیاط

الْمُتَّقِيْنَ ﴿۴﴾ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ

رکھنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔ سو جب اشہرِ حُرم گزر جاویں،

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

تو (اُس وقت) اُن مشرکین کو جہاں پاؤ مارو، پکڑو، باندھو،

وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ

اور داؤ گھات کے موقعوں میں اُن کی تاک

كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا

میں بیٹھو۔ ف۱ پھر اگر (کفر سے) توبہ کرلیں اور نماز پڑھنے

الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ

لگیں، اور زکوٰۃ دینے لگیں، تو اُن کا راستہ چھوڑ دو۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ

واقعی اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت کرنے والے بڑی رحمت کرنے والے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص مشرکین میں سے

ف۱ یعنی لڑائی میں جو جو ہوتا ہے سب کی اجازت ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ

آپ سے پناہ کا طالب ہو، تو آپ اس کو پناہ دیجئے، تاکہ وہ کلام الٰہی

كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

سُن لے ف۱ پھر اُس کو اس کے امن کی جگہ میں پہنچا دیجئے۔ ف۲ یہ حکم اس سبب سے ہے، کہ وہ ایسے

قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦﴾ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ

لوگ ہیں، کہ پوری خبر نہیں رکھتے۔ ف۳ ان مشرکین (قریش) کا عہد اللہ تعالیٰ

عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا

کے نزدیک اور اُس کے رسول کے نزدیک کیسے (قابل رعایت) رہیگا ف۴

الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ

مگر جن لوگوں سے تم نے مسجد حرام کے نزدیک عہد لیا ہے۔ ف۵

فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ

سو جب تک یہ لوگ تم سے سیدھی طرح رہیں، تم بھی ان سے سیدھی طرح رہو ف۶ بلا شبہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧﴾ كَيْفَ وَاِنْ

(بدعہدی سے) احتیاط رکھنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔ ف۷ کیسے (اُن کا عہد قابل رعایت رہیگا) حالانکہ اُن کی

يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا

حالت یہ ہے کہ اگر وہ تم پر کہیں غلبہ پا جائیں، تو تمہارے بارے میں نہ قرابت کا پاس کریں، اور نہ

وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ

قول وقرار کا؛ یہ لوگ تم کو اپنی زبانی باتوں سے راضی کر رہے ہیں، اور

تَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨﴾ ۚ

اِن کے دل (ان باتوں کو) نہیں مانتے۔ اور ان میں زیادہ آدمی شریر ہیں۔

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا

انہوں نے احکام الٰہیہ کے عوض (دنیا کی) متاع ناپائدار کو اختیار کر رکھا ہے، سو یہ لوگ اللہ کے

عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩﴾

راستے سے ہٹے ہوئے ہیں۔ (اور) یقیناً اُن کا یہ عمل بہت ہی بُرا ہے۔

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ

یہ لوگ کسی مسلمان کے بارے میں (کبھی) نہ قرابت کا پاس کریں، اور نہ قول وقرار کا،

ف۱
مراد مطلق دلائل دین حق کے ہیں ۔

ف۲
یعنی پہنچنے دیجئے تاکہ وہ سوچ سمجھ کر اپنی رائے قائم کرے ۔ ع ۶

ف۳
اس لئے قدرے مہلت دینا ضروری ہے ۔

ف۴
کیونکہ رعایت تو اس عہد کی ہوتی ہے جس کو دوسرا شخص خود نہ توڑے ورنہ رعایت نہیں باقی رہتی۔ مطلب یہ کہ یہ لوگ عہد کو توڑیں گے تو اس وقت اس طرف سے بھی رعایت نہ ہوگی ۔

ف۵
یعنی اُن سے امید ہے کہ یہ عہد کو قائم رکھیں گے ۔

ف۶
یعنی جب تک یہ لوگ عہد نہ توڑیں، تم بھی مدت عہد کی ان سے پوری کر دو۔ چنانچہ زمانہ نزول براءۃ میں اس مدت میں نو ماہ باقی رہے تھے۔ اور بوجہ ان کی عہد شکنی نہ کرنے کے ان کی یہ مدت پوری کی گئی ۔

ف۷
پس تم بھی احتیاط رکھنے سے پسندیدہ حق ہو جاؤ گے ۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم را، (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝۱۰ فَاِنْ تَابُوْا وَ

اور یہ لوگ بہت ہی زیادتی کر رہے ہیں۔ سو اگر یہ لوگ (کفر سے) توبہ

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ

کرلیں، اور نماز پڑھنے لگیں، اور زکوٰۃ دینے لگیں، تو وہ تمہارے دینی بھائی

فِى الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

ہو جاویں گے [1] اور ہم سمجھدار لوگوں کے لئے احکام کو خوب تفصیل سے بیان

يَّعْلَمُوْنَ ۝۱۱ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ

کرتے ہیں۔ اور اگر وہ لوگ عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ

بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا

ڈالیں، اور تمہارے دین (اسلام) پر طعن کریں، تو تم لوگ اس قصد سے

اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ

کہ یہ باز آجاویں، ان پیشوایان کفر سے (خوب) لڑو، کیونکہ (اس صورت میں)

لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝۱۲ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا

ان کی قسمیں باقی نہیں رہیں۔ تم ایسے لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے، جنہوں نے

نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ

اپنی قسموں کو توڑ ڈالا، اور رسول کے جلاوطن کر دینے کی تجویز کی۔

وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ

اور انہوں نے تم سے پہلے خود چھیڑ نکالی۔ [2] کیا اُن سے (لڑنے سے) تم ڈرتے ہو۔

فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ

سو اللہ تعالیٰ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ تم اُن سے ڈرو، اگر تم ایمان

مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ

رکھتے ہو۔ اُن سے لڑو، اللہ تعالیٰ (کا وعدہ ہے کہ) اُن کو تمہارے

بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ

ہاتھوں سزا دے گا، اور اُن کو ذلیل (و خوار) کرے گا، اور تم کو ان پر غالب کریگا

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۴ وَيُذْهِبْ

اور بہت سے مسلمانوں کے قلوب کو شفا دے گا۔ اور اُن کے

[1] یعنی ان کی عہد شکنی وغیرہ پر اصلا نظر نہ ہوگی۔ خواہ انہوں نے کچھ ہی کیا ہو۔

[2] یعنی تمہاری طرف سے وفائے عہد میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ انہوں نے بیٹھے بٹھائے خود ایک شوشہ چھوڑ دیا، ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو۔

٦ حرکتوں والی مدلازم — ۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ
قلوب کے غیظ (وغضب) کو دور کرے گا۔ اور جس پر منظور ہوگا، اللہ تعالیٰ توجہ (بھی)

يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٥﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ
فرمادے گا۔ ف۱ اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے، بڑی حکمت والے ہیں۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو،

اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا
کہ تم یوں ہی چھوڑ دیئے جاؤ گے، حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے (ظاہر طور پر) ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں، جنہوں نے

مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا
تم میں سے (ایسے موقع پر) جہاد کیا ہو اور اللہ اور رسول اور مومنین کے سوا کسی کو

رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ
خصوصیت کا دوست نہ بنایا ہو۔ ف۲ اور اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ
تمہارے سب کاموں کی۔ ف۳ مشرکین کی یہ لیاقت ہی نہیں، کہ وہ اللہ کی

يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ
مسجدوں کو آباد کریں، جس حالت میں کہ وہ خود اپنے اوپر کفر (کی باتوں) کا

بِالْكُفْرِ ۗ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِى
اقرار کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کے سب اعمال اکارت ہیں۔ ف۴ اور دوزخ میں

النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ
وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔ ہاں اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان لوگوں

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ
کا کام ہے، جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاویں، اور نماز کی پابندی

الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ قف
کریں، اور زکوٰۃ دیں، اور بجز اللہ کے کسی سے نہ ڈریں،

فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾
سو ایسے لوگوں کی نسبت توقع (یعنی وعدہ) ہے، کہ اپنے مقصود تک پہنچ جاویں گے،

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ
کیا تم لوگوں نے حجاج کے پانی پلانے کو اور مسجد حرام کے آباد رکھنے کو

٦ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی مسلمان ہونے کی توفیق دے گا۔ چنانچہ فتح مکہ میں بعضے لڑے اور ذلیل و مقتول ہوئے۔ اور بعضے مسلمان ہو گئے +

ف۲ جس کے ظاہر ہونے کا اچھا ذریعہ ایسے موقع کا جہاد ہے جہاں مقابلہ اپنے اعزہ و اقارب سے ہو کہ پورا امتحان ہو جاتا ہے کہ کون اللہ کو چاہتا ہے۔ کون برادری کو +

ع ۲/۱۰ ۸

ف۳ اوپر مشرکین کے شنائع مذکور تھے۔ چونکہ انکو اپنے بعض اعمال پر جیسے مسجد حرام کی خدمت اور حجاج کا پانی پلانا وغیرہ افتخار تھا اسلئے آگے مضمون سابق کی تتمیم کے لئے ان کے افتخار کا ان چند آیتوں میں جواب دیتے ہیں اور اسی کے ضمن میں مسلمانوں کے ایک اختلافی مسئلہ کا جس میں اُس وقت کلام ہوا تھا، کہ ایمان کے بعد افضل الاعمال آیا عمارت مسجد حرام ہے یا سقایہ حاج یا جہاد۔ آیت اجعلتم الخ میں جواب دیتے ہیں +

ف۴ بوجہ اس کے کہ ان کی قبولیت کی شرط نہیں پائی جاتی +

الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ

اس شخص (کے عمل) کی برابر قرار دے لیا، جو کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو، اور

جٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ

اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہو، یہ لوگ برابر نہیں اللہ کے

اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ١٩

نزدیک۔ اور جو لوگ بے انصاف ہیں ف۱ اللہ تعالیٰ اُن کو سمجھ نہیں دیتا۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا

جو لوگ ایمان لائے اور (اللہ کے واسطے) انہوں نے ترک وطن کیا، اور اللہ کی راہ میں اپنے مال

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ

اور جان سے جہاد کیا، وہ درجہ

اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ

میں اللہ کے نزدیک بہت بڑے ہیں۔ اور یہی لوگ پورے

الْفَآئِزُوْنَ ٢٠ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ

کامیاب ہیں۔ اُن کا رب اُن کو بشارت دیتا ہے، اپنی طرف سے بڑی رحمت،

وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ

اور بڑی رضامندی، اور (جنّت کے) ایسے باغوں کی، کہ اُن کے لئے اُن (باغوں) میں دائمی نعمت

مُّقِيْمٌ ۙ ٢١ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ہوگی۔ (اور) اُن میں یہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ

عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ٢٢ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کے پاس بڑا اجر ہے۔ ف۲ اے ایمان والو!

لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ

اپنے باپوں کو، اور اپنے بھائیوں کو (اپنا) رفیق مت بناؤ،

اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ مَنْ

اگر وہ لوگ کفر کو بمقابلہ ایمان کے (ایسا) عزیز رکھیں (کہ اُن کے ایمان لانے کی امید نہ رہے) اور جو

يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ٢٣

شخص تم میں سے اُن کے ساتھ رفاقت رکھے گا، سو ایسے لوگ بڑے نافرمان ہیں۔ ف۳

وقف لازم

ف۱ مراد مشرک ہیں +

ف۲ اوپر ہجرت کا ذکر تھا جس میں وطن اور اقارب اور اموال و املاک سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے۔ جو کہ طبعاً شاق معلوم ہوتا ہے۔ جو گا بے سبب ہو سکتا ہے ترک ہجرت کا۔ اس لئے آگے ان تعلقات کے غلبہ کی مذمت فرماتے ہیں +

ف۳ مطلب یہ کہ بڑا مانع ہجرت سے اُن لوگوں کا تعلق ہے اور خود ہی جائز نہیں پھر ہجرت میں کیا دشواری ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ وَ

آپ کہہ دیجئے، کہ اگر تمہارے باپ، اور تمہارے بیٹے، اور

اِخۡوَانُكُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ وَعَشِيۡرَتُكُمۡ

تمہارے بھائی، اور تمہاری بی بیاں، اور تمہارا کنبہ،

وَاَمۡوَالُ ۨاقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَتِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ

اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، اور وہ تجارت جس میں نکاسی نہ ہونے کا تم کو

كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ

اندیشہ ہو، اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو، تم کو اللہ سے

اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَجِهَادٍ فِىۡ

اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے

سَبِيۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ؕ

ہوں، ف۱ تو تم منتظر رہو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم (سزائے ترکِ ہجرت کا) بھیج دیں۔

وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ۝۲۴ لَـقَدۡ

اور اللہ تعالیٰ بے حکمی کرنے والے لوگوں کو ان کے مقصود تک نہیں پہنچاتا، ف۲ تم کو

نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِىۡ مَوَاطِنَ كَثِيۡرَةٍ ۙ وَّيَوۡمَ حُنَيۡنٍ ۙ

خدا تعالیٰ نے (لڑائی کے) بہت موقعوں میں (کفار پر) غلبہ دیا، اور حنین کے دن بھی۔ ف۳

اِذۡ اَعۡجَبَتۡكُمۡ كَثۡرَتُكُمۡ فَلَمۡ تُغۡنِ عَنۡكُمۡ

جبکہ تم کو اپنے مجمع کی کثرت سے غرہ ہو گیا تھا، پھر وہ کثرت تمہارے کچھ کار آمد نہ ہوئی،

شَيۡـًٔـا وَّضَاقَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ

اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی، پھر (آخر) تم

ثُمَّ وَلَّيۡتُمۡ مُّدۡبِرِيۡنَ ۝۲۵ ثُمَّ اَنۡزَلَ اللّٰهُ

پیٹھ دے کر بھاگ کھڑے ہوئے؛ اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول

سَكِيۡنَـتَهٗ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَعَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

(کے قلب) پر اور دوسرے مومنین کے (قلوب) پر اپنی (طرف سے) تسلی نازل فرمائی، ف۴

وَاَنۡزَلَ جُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡهَا وَعَذَّبَ

اور (مدد کے لئے) ایسے لشکر نازل فرمائے جن کو تم نے نہیں دیکھا، اور کافروں

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیمِ راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱ ان اشیاء کا زیادہ پیارا ہونا جو برا ہے مراد اس سے وہ محبت ہے جو احکامِ الٰہیہ دنیویہ پر عمل کرنے سے باز رکھے۔ میلانِ طبعی مراد نہیں ؛

ف۲ یعنی ان کا مقصود تھا ان چیزوں سے تمتع وہ بہت جلد خلاف ان کی توقع کے موت سے منقطع ہو جاتا ہے؛

ف۳ حُنین ایک مقام ہے مکّہ اور طائف کے درمیان میں۔ یہاں قبیلہ ہوازن اور ثقیف سے فتح مکہ کے دو ہفتہ بعد لڑائی ہوئی تھی۔ مسلمان بارہ ہزار تھے اور مشرکین چار ہزار۔ بعض مسلمان اپنا مجمع دیکھ کر ایسے طور پر کہ اس سے پندار مترشح ہوتا تھا۔ کہنے لگے کہ ہم آج کسی طرح مغلوب نہیں ہو سکتے چنانچہ اوّل مقابلہ میں کفّار کو ہزیمت ہوئی۔ بعضے مسلمان غنیمت کو جمع کرنے لگے۔ اس وقت کفار لوٹ پڑے اور وہ تیر انداز بڑے تھے مسلمانوں پر تیر برسانے شروع کئے۔ اس گھبراہٹ میں مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑ گئے۔ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع چند صحابہ کے میدان میں رہ گئے۔ آپ نے حضرت عباسؓ سے مسلمانوں کو آواز دلوائی۔ پھر سب لوٹ کر دوبارہ کفار سے مقابل ہوئے۔ اور آسمان سے فرشتوں کی مدد آئی۔ آخر کفّار بھاگے اور بہت سے قتل ہوئے پھر بہت سے قیدی ہوئے ان قبائل کے بہت سے آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے اور آپ نے انکے اہل وعیال جو پکڑے گئے تھے سب ان کو... واپس کر دیئے ؛ ف۴ یہ جو فرمایا کہ رسولؐ پر تسلّی نازل فرمائی۔ مراد اس سے مطلق تسلی نہیں۔ وہ تو آپ کو بلکہ وہ صحابہؓ جو آپ کے ساتھ رہ گئے تھے ان کو بھی حاصل تھی۔ اور وہ اسی وجہ سے ثابت قدم رہے بلکہ مراد اس سے خاص تسلّی ہے جس سے غلبہ کی امید قریب ہو گئی ؛

ع ۳ / ۸ / ۹

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝۲۶

کو سزا دی؛ اور یہ کافروں کی (دنیا میں) سزا ہے۔

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ

پھر (اس کے بعد) خدا تعالٰی جس کو چاہیں توبہ نصیب کردیں۔

يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۷ يٰٓاَيُّهَا

اور اللہ تعالٰی بڑی مغفرت کرنے والے، بڑی رحمت کرنے والے ہیں۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ

ایمان والو! مشرک لوگ (بوجہ عقائد خبیثہ) نرے ناپاک ہیں،

فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ

سو یہ لوگ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس نہ آنے

هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ

پاویں۔ اور اگر تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو، تو (خدا پر توکل رکھو) خدا تم کو اپنے فضل سے

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ

اگر چاہے گا، (اُن کا محتاج نہ رکھے گا۔ بیشک اللہ تعالٰی خوب جاننے والا ہے

حَكِيْمٌ ۝۲۸ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

بڑا حکمت والا ہے۔ اہل کتاب جو کہ نہ خدا پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں۔

وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا

اور نہ قیامت کے دن پر، اور نہ اُن چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں،

حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ

جن کو خدا تعالٰی نے اور اُس کے رسول نے حرام بتلایا ہے، اور نہ سچے دین (اسلام)

الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا

کو قبول کرتے ہیں، اُن سے یہاں تک لڑو، کہ وہ ماتحت ہو کر اور

الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝۲۹ وَ

رعیت بن کر جزیہ دینا منظور کریں۔ اور

قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ

یہود (میں سے بعض) نے کہا کہ عُزیرؑ خدا کے بیٹے ہیں، اور نصارٰی (میں سے

ع ۱۰/۵

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ
اکثر نے کہا، کہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں۔ یہ اُن کا قول ہے، اُن کے منہ

بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
سے کہنے کا۔ ف١ یہ بھی اُن لوگوں کی سی باتیں کرنے لگے، جو ان سے پہلے کافر

مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝٣٠
ہو چکے ہیں۔ ف٢ خدا اُن کو غارت کرے۔ یہ کدھر اُلٹے جا رہے ہیں؟

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ
انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء اور مشائخ کو (باعتبار طاعت کے) رب بنا رکھا ہے، ف٣

دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا
اور مسیح ؑ بن مریم ؑ کو بھی۔ حالانکہ اُن کو صرف یہ حکم

اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ
کیا گیا ہے، کہ فقط ایک معبودِ (برحق) کی عبادت کریں۔ جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں،

سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٣١ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِــُٔوْا
وہ اُن کے شرک سے پاک ہے۔ وہ لوگ یوں چاہتے ہیں۔ کہ اللہ کے نور (یعنی دین اسلام) کو اپنے منہ

نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ
سے بجھا دیں، ف٤ حالانکہ اللہ تعالیٰ بدون اس کے کہ اپنے نور کو کمال تک

يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝٣٢ هُوَ
پہنچا دے، ماننے کا نہیں، گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں۔ (چنانچہ) وہ اللہ

الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ
ایسا ہے، کہ اس نے اپنے رسول ؐ کو ہدایت (کا سامان یعنی قرآن) اور سچا دین ف٥ دے

الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ
کر بھیجا ہے، تاکہ اُس کو تمام (بقیہ) دینوں پر غالب کر دے۔ گو مشرک کیسے ہی

الْمُشْرِكُوْنَ ۝٣٣ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ
ناخوش ہوں۔ ف٦ اے ایمان والو! اکثر

كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ
احبار اور رُہبان ف٧ لوگوں کے مال نامشروع

ف١ جس کا واقع میں کہیں نام و نشان نہیں۔

ف٢ مراد مشرکین عرب ہیں جو ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے۔

ف٣ یعنی ان کی اطاعت تحلیل اور تحریم میں مثل طاعت خدا کے کرتے ہیں کہ نص پر ان کے قول کو ترجیح دیتے ہیں اور ایسی اطاعت بالکل عبادت ہے پس اس حساب سے وہ اُن کی عبادت کرتے ہیں۔

ف٤ یعنی منہ سے ردّ و اعتراض کی باتیں اس غرض سے کرتے ہیں کہ دین حق کو فروغ نہ ہو۔

ف٥ یعنی اسلام۔

ف٦ اتمام بمعنی اثبات و تقویت بالدلائل تو اسلام کیلئے ہر زمانہ میں عام ہے اور یہی مقابل ہے اطفاء بمعنی ردّ کا۔ اور یہ صحیح تفسیر کے لئے کافی ہے اور مع اعتبار انضمام سلطنت مشروط ہے صلاحِ اہل دین کے ساتھ اور مع محو کل بقیہ ادیان واقع ہوگا زمانہ عیسیٰ علیہ السلام میں۔

ف٧ یعنی یہود و نصاریٰ کے علماء اور مشائخ عوام۔

النصف

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ

طریقہ سے کھاتے ہیں، ف۱ اور اللہ کی راہ سے باز رکھتے ہیں۔ اور (رغایت حرص سے) جو

سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَ

لوگ سونا چاندی جمع کر کر رکھتے ہیں، اور اُن کو اللہ

الْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۙ

کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا

سو آپ اُن کو ایک بڑی دردناک سزا کی خبر سنا دیجئے، جو کہ اس روز واقع ہوگی، کہ اُن کو

فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ

دوزخ کی آگ میں (اوّل) تپایا جائے گا، پھر اُن سے اُن لوگوں کی پیشانیوں اور اُنکی

وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ

کروٹوں اور اُن کی پشتوں کو داغ دیا جائے گا۔ یہ ہے وہ جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کر کے رکھا

فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ عِدَّةَ

تھا، سو اب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو۔ یقیناً شمار مہینوں کا،

الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي

(جو کہ کتاب الٰہی میں) اللہ کے نزدیک (معتبر ہیں) بارہ مہینے (قمری) ہیں۔

كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

جس روز اللہ تعالٰے نے آسمان اور زمین پیدا کئے تھے، (اسی روز

مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ

سے اور) ان میں چار خاص مہینے ادب کے ہیں۔ ف۲ یہی (امر مذکور) دین مستقیم ہے۔ ف۳

فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا

سو تم ان سب مہینوں کے بارے میں (دین کے خلاف کر کے) اپنا نقصان مت کرنا، اور ان مشرکین

الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ

سے سب سے لڑنا، جیسا کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں۔

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٦﴾ إِنَّمَا النَّسِيءُ

اور یہ جان رکھو، کہ اللہ تعالٰے متقیوں کا ساتھی ہے۔ ف۴ یہ ہٹا دینا

ف۱
یعنی احکام حقّہ کو پوشیدہ رکھ کر موافق مرضی عوام کے فتوے دے کر اُن سے نذرانے لیتے ہیں ❖

ف۲
یعنی ذیقعدہ۔ ذی الحجہ۔ محرم و رجب ❖

ف۳
یعنی ان مہینوں کا بارہ ہونا اور چار کا بالتخصیص اشہرِ حُرُم ہونا ❖

ف۴
مقصود آیت میں اس حساب کا ابطال ہے جس سے احکام شرعیہ میں اختلال یا غلطی ہونے لگے البتہ چونکہ احکام شرعیہ کا مدار حساب قمری پر ہے اس لئے اس کی حفاظت فرض علی الکفایہ ہے پس اگر ساری اُمت دوسری اصطلاح کو اپنا معمول بنالیوے جس سے قمری حساب ضائع ہو جاوے تو سب گنہگار ہونگے اور اگر وہ محفوظ رہے تو دوسرے حساب کا استعمال بھی مباح ہے لیکن خلاف سنتِ سلف ضرور ہے۔ اور حساب قمری کا برتنا بوجہ اسکے فرض کفایہ ہونیکے لابدّ افضل و احسن ہے ❖

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا
کفر میں اور ترقی ہے، جس سے کفار گمراہ کئے جاتے ہیں، کہ وہ اس حرام

يُحِلُّونَهُ عَامًا وَّيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوا
مہینہ کو کسی سال (نفسانی غرض سے) حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال (جب کوئی غرض

عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ
نہ ہو) حرام سمجھتے ہیں تاکہ اللہ تعالٰے نے جو مہینے حرام کئے ہیں (صرف) اُن کی گنتی پوری کر لیں۔ پھر اللہ

زُيِّنَ لَهُمْ سُوٓءُ أَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
کے حرام کئے ہوئے مہینے کو حلال کر لیتے ہیں۔ اُن کی بداعمالیاں ان کو مستحسن معلوم ہوتی ہیں۔ اور اللہ تعالٰے ایسے کافروں کو

الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ﴿۳۷﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا مَا لَكُمْ
ہدایت (کی توفیق) نہیں دیتا۔ ف۱ اے ایمان والو! ف۲ تم لوگوں کو

إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
کیا ہوا؟ کہ جب تم سے کہا جاتا ہے، کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلو، تو تم

اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ؕ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيٰوةِ
زمین کو لگے جاتے ہو۔ کیا تم نے آخرت کے عوض

الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
دُنیوی زندگی پر قناعت کر لی؟ سو دُنیوی زندگی کا تمتع تو آخرت کے مقابلہ میں

فِي الْاٰخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿۳۸﴾ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ
(کچھ بھی نہیں) بہت قلیل ہے۔ اگر تم نہ نکلو گے، تو اللہ تعالٰے تم کو سخت

عَذَابًا أَلِيمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا
سزا دے گا (یعنی تم کو ہلاک کر دے گا) اور تمہارے بدلہ دوسری قوم پیدا کر دے گا (اور اُن سے اپنا کام لیگا)

تَضُرُّوهُ شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۳۹﴾
اور تم اللہ (کے دین) کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکو گے۔ اور اللہ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے۔

إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ
اگر تم لوگ رسول اللہ صلعم کی مدد نہ کرو گے، تو اللہ تعالٰے آپ کی مدد اس وقت کر چکا ہے، جبکہ آپ کو

الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا
کافروں نے جلاوطن کر دیا تھا، جبکہ دو آدمیوں میں ایک آپ تھے، جس وقت

ف۱ یہاں سے غزوہ تبوک کا بیان ہے۔ تبوک ایک مقام ہے ملک شام میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ و غزوہ حُنین وغیرہا سے فارغ ہوئے تو آپ کو خبر معلوم ہوئی کہ رُوم کا بادشاہ مدینہ پر فوج بھیجنی چاہتا ہے۔ اور وہ فوج تبوک میں جمع کی جاوے گی۔ آپ نے خود ہی قصد سفر کا مقابلہ کے لئے فرمایا۔ اور مسلمانوں میں اس کا اعلان عام کر دیا۔ چونکہ وہ زمانہ گرمی کی شدت کا تھا اور مسلمانوں کے پاس سامان بہت کم تھا۔ اور سفر بھی دور و دراز تھا۔ اسلئے اس غزوہ میں جانا بڑی ہمت کا کام تھا۔ اسلئے ان آیات میں اسکی بہت ترغیب دی گئی ہے اور چونکہ منافقین بوجہ عدم ایمان و عدم اخلاص کے اس میں طرح طرح کے بہانے پیش لائے اور ان کی طرح طرح کی خباثتیں ظاہر ہوئیں۔ اسلئے ان آیات میں اُن پر بھی بہت تشنیع ہوئی ہے۔ غرض آپ اس مقام تبوک تک تشریف لے جا کر لشکر نصاریٰ کے منتظر رہے۔ مگر وہ ایسے مرعوب ہوئے کہ ان کا حوصلہ نہ پڑا۔ اور آپ وہاں ایک عرصہ تک مقیم رہ کر خیر و عافیت کے ساتھ مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ اور یہ واقعہ رجب ۹ھ میں ہوا۔

ع ۵ / ۸ / ۱۱

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ

کہ دونوں غار میں تھے، جبکہ آپ اپنے ہمراہی سے فرما رہے تھے کہ تم (کچھ) غم نہ کرو، یقیناً

إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ج فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ

اللہ تعالیٰ ہمارے ہمراہ ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ (کے قلب) پر اپنی تسلی نازل فرمائی

عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَ

اور آپ کو ایسے لشکروں سے قوت دی، جن کو تم لوگوں نے نہیں دیکھا، اور

جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ط وَكَلِمَةُ

اللہ تعالیٰ نے کافروں کی بات (اور تدبیر) نیچی کر دی، (کہ وہ ناکام رہے) اور اللہ

اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ط وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٠﴾

ہی کا بول بالا رہا۔ اور اللہ زبردست حکمت والا ہے،

انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا

نکل پڑو (خواہ) تھوڑے سامان سے (ہو) اور (خواہ) زیادہ سامان سے (ہو) اور اللہ کی راہ میں اپنے مال

بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ط

اور جان سے جہاد کرو۔

ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ لَوْ

یہ تمہارے لئے بہتر ہے، اگر تم یقین رکھتے ہو (تو دیر مت کرو) اگر

كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا

کچھ لگتے ہاتھ ملنے والا ہوتا، اور سفر بھی معمولی سا ہوتا تو یہ

لَاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ط

(منافق) لوگ ضرور آپ کے ساتھ ہو لیتے، لیکن ان کو تو مسافت ہی دور دراز معلوم ہونے لگی۔

وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا

اور ابھی خدا کی قسمیں کھا جاویں گے، کہ اگر ہمارے بس کی بات ہوتی تو ہم ضرور تمہارے

مَعَكُمْ ج يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ ج وَاللَّهُ يَعْلَمُ

ساتھ چلتے۔ یہ لوگ (جھوٹ بول بول کر) اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے

إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٤٢﴾ ع عَفَا اللَّهُ عَنْكَ ج

کہ یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف (تو) کر دیا۔

ع ٥ / ١٢

٦ حرکتوں والی مد لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ

(لیکن) آپ نے اُن کو (ایسی جلدی) اجازت کیوں دیدی تھی ؟ جبتک کہ آپ کے سامنے سچے لوگ

صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ

ظاہر نہ ہوجاتے، اور جھوٹوں کو معلوم نہ کرلیتے۔ جو لوگ اللہ تعالٰے

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ

پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، وہ اپنے مال اور جان سے

يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ

جہاد کرنے کے بارے میں آپ سے رخصت نہ مانگیں گے (بلکہ وہ حکم کے ساتھ دوڑ پڑیں گے) اور اللہ تعالٰے

عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ

اُن متقیوں کو خوب جانتا ہے۔ البتہ وہ لوگ (جہاد میں نہ جانے کی) آپ سے رخصت مانگتے

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ

ہیں، جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے، اور اُن کے دل شک

قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَوْ

میں پڑے ہیں، سو وہ اپنے شکوک میں پڑے ہوئے حیران ہیں۔ اور اگر

اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ

وہ لوگ (غزوہ میں) چلنے کا ارادہ کرتے، تو اس کا کچھ سامان تو درست کرتے۔ لیکن (خیر ہوئی)

اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا

اللہ تعالٰے نے اُن کے جانے کو پسند نہیں کیا، اس لئے اُن کو توفیق نہیں دی اور (بحکم تکوینی) یوں

مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ

کہہ دیا گیا کہ اپاہج لوگوں کے ساتھ تم بھی یہاں ہی دھرے رہو۔ اگر یہ لوگ تمہارے شامل جاتے، تو سوا اس کے

اِلَّا خَبَالًا وَّلَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ

کہ اور دونا فساد کرتے، اور کیا ہوتا، اور تمہارے درمیان فتنہ پردازی کی فکر میں دوڑے

الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ

دوڑے پھرتے۔ ف۱ اور (اب بھی) تم میں انکے کچھ جاسوس موجود ہیں۔ اور ان ظالموں

عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ

کو اللہ تعالٰے خوب سمجھے گا۔ انہوں نے تو پہلے بھی فتنہ پردازی کی

ف۱ یعنی لگائی بجھائی کرکے آپس میں تفرقی ڈلواتے اور جھوٹی خبریں اڑا کر پریشان کرتے۔ دشمن کا رعب تمہارے قلوب میں ڈالنے کی کوشش کرتے۔ اِس لئے اِن کا نہ جانا ہی اچھا ہوا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ

فکر کی تھی، ف۱ اور آپ کے لئے کارروائیوں کی الٹ پھیر کرتے ہی رہے، یہاں تک کہ سچا وعدہ آ

وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْهُمْ

گیا، اور (اس کا آنا یہ ہے کہ) اللہ کا حکم غالب رہا، اور اُن کو ناگوار ہی گزرتا رہا۔ ف۲ اور ان (منافقین

مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي

متخلفین) میں بعضا شخص وہ ہے جو کہتا ہے، کہ مجھ کو اجازت دیدیجئے اور مجھ کو خرابی میں نہ ڈالیے۔ خوب سمجھ لو، کہ

الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ

یہ لوگ خرابی میں تو پڑ ہی چکے، اور یقیناً دوزخ (آخرت میں) ان کافروں

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ

کو گھیرے گی۔ ف۳ اگر آپ کو کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے، تو وہ ان کیلئے موجب غم ہوتی ہے۔

وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ

اور اگر آپ پر کوئی حادثہ آپڑتا ہے، تو (خوش ہو کر) کہتے ہیں، کہ ہم نے تو (اسی لئے) پہلے سے اپنا احتیاط کا پہلو اختیار

اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾

کر لیا تھا، اور وہ خوش ہوتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ

آپ فرما دیجئے کہ، ہم پر کوئی حادثہ نہیں پڑ سکتا، مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لئے مقدر فرمایا ہے، وہ ہمارا

مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

مالک ہے۔ اور اللہ کے تو سب مسلمانوں کو اپنے سب کام سپرد رکھنے چاہئیں۔ ف۴

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ

آپ فرما دیجئے، کہ تم تو ہمارے حق میں دو بہتریوں میں سے ایک بہتری ہی کے منتظر رہتے ہو۔

وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ

اور ہم تمہارے حق میں اس کے منتظر رہا کرتے ہیں کہ خدا تعالٰی تم پر کوئی عذاب

بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا

واقع کرے گا، (خواہ) اپنی طرف سے (دنیا یا آخرت میں) یا ہمارے ہاتھوں سے، سو تم (اپنے طور پر) انتظار

اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا

کرو، اور ہم تمہارے ساتھ (اپنے طور پر) انتظار میں ہیں۔ ف۵ آپ فرما دیجئے، کہ تم خواہ خوشی سے

ف۱ یعنی جنگ اُحُد وغیرہ میں۔

ف۲ اوپر منافقین کے احوال مشترکہ کا بیان تھا۔ آگے کئی آیتوں میں جو لفظ منھم سے شروع ہوتی ہیں بعض کے احوال و اقوال مختصّہ اور درمیان میں احوال مشترکہ بھی مذکور ہیں۔

ف۳ اس شخص کا نام جد بن قیس تھا۔ اس نے یہ بہانہ تراشا تھا کہ میں عورتوں پر مفتون ہو جاتا ہوں۔ اور رومیوں کی عورتیں حسین زیادہ ہیں۔ جانے میں میرا دینی ضرر ہے۔ اسلئے رخصت کا خواستگار ہوں۔

ف۴ حاصل یہ ہے کہ اللہ مالک اور حاکم ہیں۔ حاکم ہونے کی حیثیت سے ان کو ہر تصرّف کا اختیار ہے اس لئے ہم راضی ہیں۔

ف۵ حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ حکیم ہیں اس مصیبت میں بھی ہمارے فائدے کی رعایت کرتے ہیں۔ اس لئے ہم ہر حال میں فائدہ میں ہیں۔ بخلاف تمہارے کہ تمہاری خوشحالی کا انجام بھی وبال اور نکال ہے۔ اگر دنیا میں نہیں تو آخرت میں ضرور ہے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ

خرچ کرو، یا ناخوشی سے، تم سے کسی طرح (خدا کے نزدیک) مقبول نہیں۔ (کیونکہ) بلاشبہ تم عدُول حکمی

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ

کرنے والے لوگ ہو۔ اور اُن کی خیر خیرات قبول ہونے سے اور کوئی چیز بجز اس

نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا

کے مانع نہیں، کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا، اور

يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ

وہ لوگ نماز نہیں پڑھتے، مگر ہارے جی سے، اور خرچ نہیں کرتے

اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ

مگر ناگواری کے ساتھ، سو اُن کے اموال اور اولاد آپ کو

وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ

تعجب میں نہ ڈالیں۔ اللہ تعالےٰ کو صرف یہ منظور ہے، کہ ان (مذکورہ) چیزوں کی

بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ

وجہ سے دنیوی زندگی میں (بھی) اُن کو گرفتارِ عذاب رکھے، اور اُن کی جان کفر ہی کی حالت

وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ

میں نکل جاوے۔ اور یہ (منافق) لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں، کہ وہ تم میں کے ہیں ف۱

لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ

حالانکہ (واقع میں) وہ تم میں کے نہیں، لیکن (بات یہ ہے) کہ وہ

يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ

ڈرپوک لوگ ہیں۔ اُن لوگوں کو اگر کوئی پناہ کی جگہ مل جاتی، یا غار، یا کوئی گھس بیٹھنے

اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾

کی ذرا جگہ (مل جاتی) تو یہ ضرور منہ اٹھا کر اُدھر چل دیتے (اور اظہارِ ایمان نہ کرتے)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ

اور اُن میں بعض وہ لوگ ہیں، جو صدقات (تقسیم کرنے) کے بارہ میں آپ پر طعن کرتے ہیں۔ سو اگر ان

اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَاۤ اِذَا هُمْ

صدقات میں سے (اُن کی خواہش کے موافق) اُن کو مل جاتا ہے، تو وہ راضی ہو جاتے ہیں، اور اگر ان صدقات میں سے

ف۱ یعنی مسلمان ہیں۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ

اُن کو (انکی خواہش کے موافق) نہیں ملتا، تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں ف۱ اور اُن کے لئے بہتر ہوتا، اگر وہ لوگ ہیں پر راضی رہتے

وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا

جو کچھ ان کو اللہ نے اور اس کے رسول نے دیا، اور یوں کہتے کہ ہم کو اللہ کافی ہے، آیندہ اللہ تعالےٰ اپنے

اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ

فضل سے ہم کو اور دے گا، اور اُس کے رسول دینگے، ہم (دل سے) اللہ ہی کی طرف

رَاغِبُونَ ﴿٥٩﴾ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَ

راغب ہیں۔ صدقات تو صرف حق ہے غریبوں کا، اور

الْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ

محتاجوں کا، ف۲ اور جو کارکن ان صدقات پر متعین ہیں، ف۳ اور جن کی دلجوئی کرنا (منظور)

قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي

ہے، ف۴ اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں، ف۵ اور قرضداروں کے قرضہ میں، اور

سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ

جہاد میں، اور مسافروں میں، یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر

اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِينَ

ہے ف۶ اور اللہ تعالےٰ بڑے علم والے، بڑی حکمت والے ہیں۔ اور اُن (منافقین) میں سے بعضے

يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ

ایسے ہیں، کہ نبی کو ایذائیں پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں، کہ آپ ہر بات کان دے کر سن لیتے ہیں۔ آپ فرما

أُذُنُ خَيْرٍ لَكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ

دیجئے، کہ وہ نبی کان دے کر تو وہی بات سنتے ہیں، جو تمہارے حق میں خیر ہی خیر ہے، کہ وہ اللہ پر ایمان لاتے

لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

ہیں، اور مومنین کا یقین کرتے ہیں، اور آپ اُن لوگوں کے حال پر مہربانی فرماتے ہیں، جو تم میں ایمان کا اظہار کرتے ہیں

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ

اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذائیں پہنچاتے ہیں، اُن لوگوں کے لئے دردناک سزا

أَلِيمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ

ہوگی۔ یہ لوگ تمہارے سامنے (جھوٹی) قسمیں کھاتے ہیں، تاکہ تم کو راضی کرلیں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل منشاء ان کے اعتراض اور حرف گیری کا محض حرص دنیوی اور خود غرضی ہے پس ایسے اعتراض کا باطل ہونا ظاہر ہے۔

ف۲ فقیر کے معنیٰ ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو مسکین کے معنیٰ ہیں جس کے پاس نصاب سے کم ہو +

ع ۱۴/۱۷ ۱۳

ف۳ اسلام اور قدر نصاب فارغ عن الحوائج الاصلیۃ کا مالک وقابض نہ ہونا سب میں شرط ہے۔ بجز عاملین ومحصّلین زکوٰۃ کے جو سلطان اسلام کی طرف سے مقرر ہوں کہ انکو باوجود غنی ہونے کے بھی اس زکوٰۃ میں سے بطور اجرت کے دینا جائز ہے باقی اصناف میں قید مذکور شرط ہے +

ف۴ مؤلفۃ القلوب کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ دی جاتی تھی۔ گو وہ مسلمان نہ ہوں مگر ان کے مسلمان ہونے کی امید ہو یا محض اُنکے شر وفتنہ سے بچنے کیلئے اور یا مسلمان ہوں مگر غریب نہ ہوں محض اُن کو اسلام سے محبت پیدا کرنے کے لئے۔ صحابہ کے وقت میں اجماع ہو گیا انکے عدم استحقاق پر جو علامت ہے حکم سابق کے منسوخ ہو جانے کی +

ف۵ گردن چھڑانے کا یہ مطلب ہے کہ کسی غلام کو ۱۲ اس کے آقا نے کہہ دیا ہو کہ اتنا روپیہ دیدے تو آزاد ہے۔ اس غلام کو زکوٰۃ دی جائے تاکہ اپنے آقا کو دے کر آزاد ہو جاوے ÷ ف۶ سب مصارف مذکورہ میں یہ شرط ہے کہ جن کو زکوٰۃ دی جاوے انکو مالک کر دیا جاوے بدون تملیک زکوٰۃ ادا نہ ہوگی +

الثلثة

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا

(جس میں مال وجان محفوظ رہے) حالانکہ اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ حق رکھتے ہیں، کہ اگر یہ لوگ سچے مسلمان ہیں، تو اس کو

مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ

راضی کریں۔　کیا اُن کو خبر نہیں؟　کہ جو شخص اللہ کی اور اس کے رسُول کی

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا

مخالفت کرے گا (جیسا یہ لوگ کر رہے ہیں) تو یہ بات ٹھیر چکی ہے کہ ایسے شخص کو دوزخ کی آگ اس طور پر نصیب

فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ

ہوگی کہ وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔　یہ بڑی رسوائی ہے۔　منافق لوگ

الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ

(طبعًا) اس سے اندیشہ کرتے ہیں، کہ مسلمانوں پر کوئی ایسی سُورت (مثلاً یا آیۃ) نازل نہ ہو جاوے،

بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ

جو اُن کو ان منافقین کے مافی الضمیر پر اطلاع دیدے۔ آپ فرما دیجئے، کہ اچھا تم استہزاء کرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ

مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

اس چیز کو ظاہر کر کے رہیگا جس (کے اظہار) سے تم اندیشہ کرتے تھے۔ اور اگر آپ اُن سے پوچھیئے، تو کہہ

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ

دیں گے، کہ ہم تو محض مشغلہ اور خوش طبعی کر رہے تھے۔ آپ (اُن سے)

اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾

کہہ دیجئے گا، کہ کیا اللہ کے ساتھ اور اُس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ تم ہنسی کرتے تھے؟

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ

تم اب (یہ بے ہودہ) عذر مت کرو، تم تو اپنے کو مومن کہہ کر کفر کرنے لگے۔

اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ

اگر ہم تم میں سے بعض کو چھوڑ بھی دیں، تاہم بعض کو تو (ضرور ہی) سزا

طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾ ع اَلْمُنٰفِقُوْنَ

دیں گے، بسبب اس کے کہ وہ (علم ازلی میں) مجرم تھے۔ ف۱　منافق مرد

وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ

اور منافق عورتیں سب ایک طرح کے ہیں۔ کہ بُری بات (یعنی کفر و مخالفت

ف۱
دین کے ساتھ قصداً استہزاء
خواہ بداعتقادی سے ہو
یا بدون بداعتقادی کے
ہو کفر ہے۔ اور استہزاء
باللہ وآیاتہ ورسولہ باہم
تینوں متلازم ہیں +

وقف لازم　ع ٧/١٤

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ

اسلام) کی تعلیم دیتے ہیں' اور اچھی بات (یعنی ایمان واتباع نبوی) سے منع کرتے ہیں' اور اپنے ہاتھوں کو

اَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۗ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

بند رکھتے ہیں۔ انہوں نے خدا کا خیال نہ کیا۔ پس خدا نے اُن کا خیال نہ کیا وا بلاشبہ یہ منافق

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ

بڑے ہی سرکش ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے منافق مردوں اور

الْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

منافق عورتوں' اور علانیہ کفر کرنے والوں سے دوزخ کی آگ کا عہد کر رکھا ہے جس میں وہ ہمیشہ

فِيْهَا ۚ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ

رہیں گے۔ وہ اُن کے لئے (سزا) کافی ہے۔ اور اللہ اُن کو اپنی رحمت سے دور کر دیگا۔ اور اُن کو

عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا

عذاب دائمی ہوگا۔ (اے منافقو)! تمہاری حالت اُن لوگوں کی سی ہے' جو تم سے پہلے ہو

اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۗ

چکے ہیں۔ جو شدت قوت میں' اور کثرت اموال و اولاد میں تم سے بھی زیادہ تھے۔

فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ

تو انہوں نے اپنے (دنیوی) حصّہ سے خوب فائدہ حاصل کیا سو تم نے بھی اپنے

كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ

(دنیوی) حصّہ سے خوب فائدہ حاصل کیا' جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے حصّہ سے فائدہ حاصل کیا تھا'

وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۗ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ

اور تم بھی بُری باتوں میں ایسے ہی گھُسنے جیسا وہ لوگ گھُسے تھے۔ اور اُن لوگوں کے اعمال (حسنہ)

اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ

دنیا و آخرت میں ضائع گئے۔ وٗ اور وہ لوگ بڑے

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ

نقصان میں ہیں۔ کیا اُن لوگوں کو اُن (کے عذاب وہلاک) کی خبر نہیں پہنچی' جو اُن

مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ

سے پہلے ہوئے ہیں جیسے قوم نوحؑ اور عاد اور ثمود۔

وا یعنی انہوں نے اطاعت نہ کی۔ اللہ تعالےٰ نے اُن پر رحمت خاصہ نہ کی ۞

وٗ کیونکہ دنیا میں ان اعمال پر بشارت ثواب نہیں۔ اور آخرت میں ثواب نہیں ۞

٦ حرکتوں والی مدلازم / ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدواجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ
اور قوم ابراہیمؑ اور اہل مدین اور الٹی ہوئی بستیاں،
اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ
کہ اُن کے پاس اُن کے پیغمبر صاف نشانیاں (حق کی) لے کر آئے۔ (لیکن نہ ماننے سے برباد ہوئے)۔ سو
لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾
(اس بربادی میں) اللہ تعالٰی نے تو اُن پر ظلم نہیں کیا، لیکن وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ؎۱
وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ
اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے (دینی) رفیق ہیں
بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
نیک باتوں کی تعلیم دیتے ہیں، اور بُری باتوں سے منع کرتے ہیں، اور
الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
نماز کی پابندی رکھتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں،
وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ
اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کا کہنا مانتے ہیں۔ اُن لوگوں پر ضرور اللہ تعالٰی رحمت
اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ
کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالٰی قادر (مطلق) ہے حکمت والا ہے۔ اللہ تعالٰی نے
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مسلمان مردوں، اور مسلمان عورتوں سے ایسے باغوں کا وعدہ کر رکھا ہے
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ
جن کے نیچے سے نہریں چلتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور نفیس مکانوں
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ
کا، جو کہ اُن ہمیشگی کے باغوں میں ہوں گے۔ اور (ان نعمتوں کے ساتھ) اللہ تعالٰی کی رضا
اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ يٰٓاَيُّهَا
مندی (سب نعمتوں) سے بڑی چیز ہے، یہ (جزائے مذکور) بڑی کامیابی ہے۔ اے
النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ
نبی! کفار (سے بالسنان) اور منافقین سے (باللسان) جہاد کیجیے، اور اُن پر سختی کیجیے

وقف لازم

؎۱ اوپر منافقین کے قبائح و فضائح مذکور تھے۔ آگے زیادہ کشف مضمون کے لئے کہ الاشیاء تعرف باضدادھا اور تبشیر اضداد کے لئے مومنین کے بعض مدائح کا بیان ہے +

ع ٩ ١٥

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

عَلَيۡهِمۡ‌ؕ وَمَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ‌ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۷۳﴾

(دنیا میں تو اس کے مستحق ہیں) اور (آخرت میں) اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ بُری جگہ ہے۔ ف۱

يَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوۡا ؕ وَلَقَدۡ قَالُوۡا كَلِمَةَ

وہ لوگ قسمیں کھا جاتے ہیں کہ ہم نے فلانی بات نہیں کہی حالانکہ یقیناً انہوں نے کفر کی بات

الۡكُفۡرِ وَكَفَرُوۡا بَعۡدَ اِسۡلَامِهِمۡ وَهَمُّوۡا

کہی تھی، اور (وہ بات کہہ کر) اپنے اسلام (ظاہری) کے بعد (ظاہر میں بھی) کافر ہو گئے۔ اور

بِمَا لَمۡ يَنَالُوۡا‌ ۚ وَمَا نَقَمُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ

انہوں نے ایسی بات کا ارادہ کیا تھا جو اُن کے ہاتھ نہ لگی، اور یہ انہوں نے صرف اس بات کا بدلہ دیا ہے،

اَغۡنٰٮهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ ۚ

کہ اُن کو اللہ نے اور اُس کے رسول نے رزق خداوندی سے مالدار کر دیا سو اگر (اس کے بعد

فَاِنۡ يَّتُوۡبُوۡا يَكُ خَيۡرًا لَّهُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ يَّتَوَلَّوۡا

بھی) توبہ کریں، تو اُن کے لئے (دونوں جہان میں) بہتر ہو گا۔ اور اگر روگردانی کی، تو اللہ تعالیٰ

يُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۙ فِى الدُّنۡيَا

اُن کو دنیا اور آخرت میں درد ناک سزا

وَالۡاٰخِرَةِ‌ ۚ وَمَا لَهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مِنۡ وَّلِىٍّ

دے گا۔ اور اُن کا دنیا میں نہ کوئی یار ہے

وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنۡ

اور نہ مددگار۔ اور ان (منافقین) میں ف۲ بعض آدمی ایسے ہیں، کہ خدا تعالیٰ

اٰتٰٮنَا مِنۡ فَضۡلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوۡنَنَّ

سے عہد کرتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے فضل سے (بہت سا مال) عطا فرما دے تو ہم خوب خیرات کریں

مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰٮهُمۡ مِّنۡ

اور ہم اس کے ذریعہ سے) خوب نیک نیک کام کیا کریں سو جب اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنے فضل سے (بہت سا

فَضۡلِهٖ بَخِلُوۡا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۷۶﴾

دے دیا، تو وہ اس میں بخل کرنے لگے (کہ زکوٰۃ نہ دی) اور (اطاعت سے پہلے ہی) روگردانی کرنے لگے۔

فَاَعۡقَبَهُمۡ نِفَاقًا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ اِلٰى يَوۡمِ

اور وہ تو رُوگردانی کے (پہلے ہی سے) عادی ہیں، سو اللہ تعالیٰ نے اُن کی سزا میں اُن کے دلوں میں نفاق (قائم)

۶ حرکتوں والی مد لازم / ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱
اگلی آیت کے متعلق قصہ یہ ہے کہ تبوک سے واپسی میں چند منافقین نے کہ تعداد ان کی بارہ تک منقول ہے، ایک شب صلاح کی کہ فلاں گھاٹی میں آپ کی سواری گزرے گی سب ملکر آپ کو دھکیل دیں پھر قتل کر دیں۔ غرض سب اپنا منہ لپیٹ کر جمع ہو کر اس موقع پر آپہنچے۔ مگر آپ نے دیکھ کر ڈانٹا اور حضرت حذیفہ رضؓ و حضرت عمار رضؓ ساتھ تھے۔ انہوں نے ہٹایا۔ یکر پہچانے نہیں گئے آپ کو وحی سے معلوم ہوا آپ نے منزل پر پہنچکر ان لوگوں کو بلا کر پوچھا، کہ تم نے ایسا ایسا مشورہ کیا تھا۔ اور ایسا ارادہ کیا تھا وہ سب قسمیں کھا گئے کہ نہ مشورہ ہوا، نہ ارادہ ہوا ان میں سے بعض کیساتھ آپ نے خاص طور پر مالی اعانت بھی فرمائی تھی جیسے جلاس۔ اس قصہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اس کے نازل ہونے کے بعد جُلاس نے صدق و اخلاص سے اسلام قبول کیا +

ف۲
ثعلبہ بن حاطب نامی ایک شخص نے آپ سے کثرت مال کی دعا کرائی۔ آپ نے سمجھایا کہ مصلحت نہیں۔ اس نے کہا کہ میں نیک کاموں میں صرف کیا کرونگا غرض آپ کی دعا سے وُہ مالدار ہو گیا۔ جب زکوٰۃ کا وقت آیا تو کہنے لگا کہ اس میں اور جزیہ میں کیا فرق ہے۔ اور زکوٰۃ نہ دی۔ اس پر اگلی آیت نازل ہوئی +

يُلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ
کر دیا' جو خدا کے پاس جانے کے دن تک رہے گا' اس سبب سے کہ انہوں نے خدا تعالے سے اپنے
بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝٧٧ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ
وعدہ میں خلاف کیا اور اس سبب سے کہ وہ (اس معاملہ میں شروع ہی سے) جھوٹ بولتے تھے۔ کیا اُن کو خبر نہیں ہے کہ اللہ تعالے
اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ
کو اُن کے دل کا راز اور اُن کی سرگوشی سب معلوم ہے' اور یہ کہ اللہ تعالے تمام غیب
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝٧٨ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ
کی باتوں کو خوب جانتے ہیں۔ ف۱ یہ (منافقین) ایسے ہیں' کہ نفلی صدقہ دینے والے
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ
مسلمانوں پر صدقات کے بارے میں طعن کرتے ہیں' اور (خصوص) ان لوگوں پر (اور زیادہ) جنکو بجز محنت
لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ
مزدوری (کی آمدنی) کے اور کچھ میسر نہیں ہوتا یعنی اُن سے تمسخر کرتے ہیں' اللہ تعالے
مِنْهُمْ ۭ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ
ان کو اس تمسخر کا (تو خاص) بدلہ دے گا ف۲ اور (مطلق طعن کا یہ بدلہ ملے ہی گا کہ) ان کیلئے (آخرت میں) دردناک
اَلِيْمٌ ۝٧٩ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ
سزا ہوگی۔ آپ خواہ ان (منافقین) کے لئے استغفار کریں' یا ان کے لئے استغفار نہ کریں'
اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ
اگر آپ ان کے لئے ستر بار بھی استغفار کریں گے' تب بھی اللہ تعالے ان کو
يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا
نہ بخشے گا۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اُس کے رسول
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
کے ساتھ کفر کیا۔ اور اللہ تعالے ایسے سرکش لوگوں کو ہدایت
الْفٰسِقِيْنَ ۝٨٠ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ
نہیں کیا کرتا۔ یہ پیچھے رہ جانے والے خوش ہوگئے' رسول اللہ صلعم کے
رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
(جانے کے) بعد اپنے بیٹھے رہنے پر' اور اُن کو اللہ کی راہ میں اپنے مال

ف۱ ان آیتوں کے نازل ہونے کی خبر سن کر ثعلبہ زکوٰۃ لے کر حضورؐ میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے مجھ کو تیری زکوٰۃ لینے سے منع فرما دیا ہے۔ اس نے بہت ہائے واویلا کی۔ پھر حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت میں زکوٰۃ لایا۔ آپ نے بھی قبول نہ کی۔ اسی طرح حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے بھی قبول نہ کی۔ یہانتک کہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں وہ مرگیا +

ف۲ تمسخر سے چونکہ زیادہ دل دکھتا ہے۔ اس لئے اس کا ذکر وقوع اور جزاء دونوں میں خصوصیت کے ساتھ کیا گیا +

ع ٨ ١٠ ١٦

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا

اور جان کے ساتھ جہاد کرنا ناگوار ہوا، اور (دوسروں کو بھی) کہنے لگے، کہ تم گرمی میں

فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا

مت نکلو۔ آپ کہہ دیجئے، کہ جہنم کی آگ (اس سے بھی) زیادہ گرم ہے۔ کیا خوب ہوتا اگر

يَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا

وہ سمجھتے۔ سو تھوڑے دنوں (دنیا میں) ہنس لیں، اور بہت دنوں (آخرت میں)

كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ

روتے رہیں ف۱ ان کاموں کے بدلہ میں جو کچھ (کفر ونفاق وخلاف) کیا کرتے تھے۔ تو اگر خدا تعالیٰ آپ کو

اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ

(اس سفر سے مدینہ کو صحیح وسالم) اُن کے کسی گروہ کی طرف واپس لائے، پھر یہ لوگ (کسی جہاد میں) چلنے کی

لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ

اجازت مانگیں، تو آپ یوں کہہ دیجئے، کہ تم کبھی بھی میرے ساتھ نہ چلو گے، اور نہ میرے

تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ

ہمراہ ہو کر کسی دشمن (دین) سے لڑو گے۔ تم نے پہلے بھی بیٹھے رہنے کو پسند کیا تھا، تو ان

اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَلَا

لوگوں کے ساتھ بیٹھے رہو جو (واقعی) پیچھے رہ جانے کے لائق ہی ہیں۔ اور اُن

تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ

میں کوئی مر جاوے، تو اُس کے جنازہ) پر کبھی نماز نہ پڑھیئے، اور نہ (دفن کے لئے) اُس کی

عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ

قبر پر کھڑے ہوجیئے۔ کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور

مَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ

وہ حالت کفر ہی میں مرے ہیں۔ ف۲ اور اُن کے اموال اور اولاد آپ کو تعجب میں نہ ڈالیں۔

وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ

اللہ کو صرف یہ منظور ہے، کہ ان مذکورہ چیزوں کی وجہ سے

بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ

دنیا میں (بھی) اُن کو گرفتار عذاب رکھے، اور اُن کا دم حالت کفر ہی میں

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱
یعنی ہنسنا تھوڑے دنوں کا ہے۔ پھر رونا ہمیشہ ہمیشہ کا +
فلیضحکوا گو صیغہ امر کا ہے مگر مراد اس سے خبر ہے۔ اور مقصود مرتب کرنا مجموعہ کا ہے +

ف۲
شانِ نزول اس آیت کا حدیث شیخین میں ابن عمرؓ سے اس طرح منقول ہے کہ جب عبداللہ بن اُبیّ منافق مرگیا تو اس کے بیٹے نے کہ وہ صحابیؓ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اپنا قمیص دیجیئے کہ اس میں اس کو دفن کیا جاوے۔ آپ نے دیدیا۔ پھر درخواست کی کہ اس کے جنازے کی نماز پڑھ دیجیئے۔ آپ پڑھنے کھڑے ہوئے تو حضرت عمرؓ نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اس کی نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ یعنی استغفر لهم او لا تستغفر لهم میں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے (منع نہیں کیا) غرض آپ نے نماز پڑھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ پھر کبھی آپ نے منافقین کے جنازے پر نماز نہیں پڑھی +
مسئلہ کافر کے جنازے پر نماز اور اسکے لئے استغفار یا اسکے کفن دفن میں شرکت جائز نہیں +

كٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا

نکل جاوے۔ ف۱ اور جب کبھی کوئی ٹکڑا قرآن کا اس مضمون میں نازل کیا جاتا ہے

بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ

کہ تم (خلوصِ دل سے) اللہ پر ایمان لاؤ، اور اس کے رسولؐ کے ہمراہ ہو کر جہاد کرو، تو اُن میں کے مقدور والے

اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ

آپ سے رخصت مانگتے ہیں، ف۲ اور کہتے ہیں، ہم کو اجازت دیجئے، کہ ہم بھی یہاں ٹھیرنے

مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا

والوں کے ساتھ رہ جائیں۔ وہ لوگ (غایت بے حمیتی سے) خانہ نشین عورتوں کے ساتھ

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ

رہنے پر راضی ہو گئے، اور اُن کے دلوں پر مہر لگ گئی، جس سے وہ (حمیت

لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨٧﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ

بے حمیتی کو) سمجھتے ہی نہیں۔ ہاں لیکن رسول اور آپ کی ہمراہی

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

میں، جو مسلمان ہیں، اُنہوں نے (اُس حکم کو مانا اور) اپنے مالوں سے اور جانوں سے

وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ز

جہاد کیا۔ اور انہی کے لئے ساری خوبیاں ہیں۔

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ

اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ اللہ تعالٰے نے اُن کے لئے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں، جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾ ع

وہ اُن میں ہمیشہ کو رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ

اور کچھ بہانہ باز لوگ دیہاتیوں میں سے آئے، تاکہ اُن کو (گھر رہنے کی) اجازت

لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

مل جائے، اور (اُن دیہاتیوں میں سے) جنہوں نے خدا سے اور اس کے رسولؐ سے

ف۱ اوپر غزوہ تبوک کے متعلق منافقین کے تخلف و استیذان باعذار باطلہ کا بیان تھا۔ آگے اُن کی اس عادت کا مستمر ہونا کہ ہر غزوہ میں ان کی یہ حالت ہے اور ان کے مقابلہ میں اہل ایمان کی جانبازی اور اس کی فضیلت بیان فرماتے ہیں +

ف۲ اُولُوا الطَّول کے ذکر سے تخصیص مقصود نہیں بلکہ غیر اُولی الطول کا حال بدرجہ اَولےٰ معلوم ہو گیا کہ جب اہل مقدور کا یہ حال ہے تو بے مقدوروں کا تو ضرور ہی ہو گا ÷

ع ١١ / ٩ / ١٧

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم را (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ

(دعوئ ایمان میں) بالکل ہی جھوٹ بولا تھا، وہ بالکل ہی بیٹھ رہے، ان میں جو (آخر تک) کافر رہیں گے اُن کو

أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى

دردناک عذاب ہوگا۔ ف۱ کم طاقت لوگوں پر کوئی گناہ نہیں، اور نہ بیماروں

الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ

پر، اور نہ ان لوگوں پر جن کو خرچ

مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَ

کرنے کو میسّر نہیں، جبکہ یہ لوگ اللہ اور رسولؐ کے ساتھ

رَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ ۚ

(اور احکام میں) خلوص رکھیں، ان نیکوکاروں پر کسی قسم کا الزام (عائد) نہیں۔

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٩١﴾ وَلَا عَلَى الَّذِينَ

اور اللہ تعالےٰ بڑی مغفرت والے، بڑی رحمت والے ہیں۔ ف۲ اور نہ اُن لوگوں پر (کوئی گناہ اور الزام ہے)

إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ

کہ جس وقت وہ آپ کے پاس اسواسطے آتے ہیں، کہ آپ اُن کو کوئی سواری دے دیں اور آپ (اُن سے) کہہ

مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ

دیتے ہیں، کہ میرے پاس تو کوئی چیز نہیں، جس پر میں تم کو سوار کردوں، تو وہ ناکام (اس حالت سے) واپس چلے جاتے

تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا

ہیں، کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے ہیں۔ اس غم میں، کہ (افسوس) اُن کو خرچ کرنے کو کچھ بھی

يُنفِقُونَ ﴿٩٢﴾ ۞ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ

میسّر نہیں۔ بس الزام (اور مؤاخذہ) تو صرف ان لوگوں پر ہے، جو باوجود اہلِ سامان (وقوت)

يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ رَضُوا

ہونے کے گھر رہنے کی اجازت چاہتے ہیں، وہ لوگ (غایت بے حمیتی سے) خانہ نشین عورتوں

بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ

کے ساتھ رہنے پر راضی ہوگئے، اور اللہ نے

اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٣﴾

اُن کے دلوں پر مہر کردی جس سے وہ (گناہ و ثواب کو) جانتے ہی نہیں۔ ف۳

ف۱
یوں تو دعوئے ایمان میں سب ہی منافقین جھوٹے تھے مگر جو عذر کرنے آئے تھے انہوں نے اپنے دعوے کو ظاہرداری میں تو نباہا۔ اور بعضے ایسے متکبّر بیباک تھے جنہوں نے ظاہرداری بھی نہ برتی۔ وہ جیسے دل میں جھوٹے تھے ظاہر میں بھی ان کا جھوٹ کھل گیا +

ف۲
اگر یہ لوگ اپنے علم میں معذور ہوں اور اپنی طرف سے خلوص واطاعت میں کوشش کریں اور واقع میں کچھ کمی رہ جائے تو معاف کردینگے +

ف۳
اوپر اُن منافقین کا ذکر تھا جنہوں نے روانگی کے وقت عذر تراشے تھے۔ آگے اُن کا ذکر ہے جنہوں نے واپسی کے وقت بہانے تصنیف کیے۔ یہ اگلی آیتیں واپسی کے قبل نازل ہوئیں۔ جن میں اغراض فانیہ اعراض اور رضائے خلق کی تحصیل کے لیے ان کی بہانہ بازی کے متعلق یعتذرون میں پیشین گوئی ہے اور قل لا تعتذروا اور فاعرضوا میں اس عذر کے وقت ان کے ساتھ قولاً و عملاً برتاؤ کی تعلیم ہے اور ساتھ ساتھ عذاب کی وعیدیں ان کو سنائی گئی ہیں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲ـ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ـحرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

يَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَيۡكُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ ؕ
یہ لوگ تمہارے (سب کے) سامنے عذر پیش کریں گے، جب تم اُن کے پاس واپس جاؤ گے،

قُلۡ لَّا تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكُمۡ قَدۡ نَبَّاَنَا
(سولئے محمد) آپ (سب کی طرف سے صاف) کہہ دیجیے، کہ یہ عذر پیش مت کرو، ہم کبھی تم کو سچا نہ سمجھیں گے، اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ‌ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ
ہم کو تمہاری (واقعی حالت کی) خبر دے چکے ہیں۔ اور آیندہ بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول تمہاری کارگزاری

وَرَسُوۡلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَ
دیکھ لیں گے، پھر ایسے کے پاس لوٹائے جاؤ گے، جو پوشیدہ اور ظاہر سب کا

الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۴﴾
جاننے والا ہے، پھر وہ تم کو بتلا دے گا، جو جو کچھ تم کرتے تھے،

سَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَكُمۡ اِذَا انۡقَلَبۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ
ہاں وہ اب تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھا جائیں گے (کہ ہم معذور تھے) جب تم اُن کے پاس واپس جاؤ گے،

لِتُعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ‌ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ‌ؕ اِنَّهُمۡ
تاکہ تم اُن کو اُن کی حالت پر چھوڑ دو، سو تم انکو انکی حالت پر چھوڑ دو وہ لوگ بالکل گندے ہیں، اور

رِجۡسٌ‌ وَّمَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ‌ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا
(اخیر میں) اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے، اُن کاموں کے بدلہ میں جو کچھ وہ (نفاق و

يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۹۵﴾ يَحۡلِفُوۡنَ لَكُمۡ لِتَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ‌ ۚ
خلاف وغیرہ) کیا کرتے تھے۔ یہ اس لئے قسمیں کھاویں گے، کہ تم اُن سے راضی ہو جاؤ۔

فَاِنۡ تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرۡضٰى
سو اگر تم اُن سے راضی بھی ہو جاؤ تو (ان کو کیا نفع کیونکہ) اللہ تعالیٰ تو ایسے شریر

عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۹۶﴾ اَلۡاَعۡرَابُ اَشَدُّ كُفۡرًا
لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔ ف (ان منافقین میں جو) دیہاتی لوگ (ہیں وہ) کفر

وَّنِفَاقًا وَّاَجۡدَرُ اَلَّا يَعۡلَمُوۡا حُدُوۡدَ مَاۤ اَنۡزَلَ
اور نفاق میں بہت ہی سخت ہیں، اور اُن کو ایسا ہونا ہی چاہیے کہ اُن کو اُن احکام کا علم نہ ہو

اللّٰهُ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ
جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑی حکمت والے ہیں۔ اور ان

ف عذر و حلف میں ان کی دو غرضیں فرمائیں۔ اعراض اور رضا اور اسکے متعلق تین حکم فرمائے۔ ایک لا تعتذروا دوسرا اعرضوا تیسرا عدم رضا جو فان ترضوا سے مفہوم ہوتا ہے

الجزء ١١ رکوع ٢ عشر ۱ آیات ١١

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ
اور دیہاتیوں میں سے بعض ایسا ہے کہ جو کچھ وہ خرچ کرتا ہے اس کو جرمانہ سمجھتا ہے اور تم مسلمانوں

بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ
کے واسطے (زمانہ کی گردشوں کا منتظر رہتا ہے، بُرا وقت ان ہی (منافقین) پر پڑنے والا ہے ف۱ اور اللہ تعالیٰ

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٩٨﴾ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ
سنتے ہیں جانتے ہیں۔ اور بعضے اہل دیہات ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور قیامت

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ
کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں، اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اُس کو عند اللہ

قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ
قرب حاصل ہونے کا ذریعہ اور رسولؐ کی دعا کا ذریعہ بناتے ہیں۔ ف۲

اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ
یاد رکھو کہ اُن کا یہ خرچ کرنا بیشک مُوجب قربت ہے، ضرور اُن کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں

فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾ ع وَ
داخل کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے بڑی رحمت والے ہیں۔ اور

السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ
جو مہاجرین اور انصار (ایمان لانے میں سب سے) سابق اور مقدم ہیں، اور (بقیہ امت میں)

وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ
جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ اُن کے پیرو ہیں۔ اللہ اُن سب

اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ
سے راضی ہوا، اور وہ سب اُس (اللہ) سے راضی ہوئے، ف۳ اور اللہ تعالیٰ نے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
اُن کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، جن میں

فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾ وَمِمَّنْ
ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ (اور) یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور کچھ تمہارے

حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕۛ وَمِنْ
گرد و پیش والوں میں اور کچھ مدینہ والوں میں ایسے منافق

ف۱
چنانچہ فتوحات کی وسعت ہوئی۔ کفار ذلیل ہوئے ان کی ساری حسرتیں دل ہی میں رہ گئیں۔ اور تمام عمر رنج و خوف میں کٹی +

ف۲
کیونکہ آپ کی عادت شریف تھی کہ ایسے مواقع پر خرچ کرنے والے کو دعا دیتے تھے۔ جیسا کہ احادیث میں ہے +

ف۳
سابقون الاولون میں سب مہاجرین و انصار آگئے اور الذین اتبعوھم میں بقیہ مومنین جن میں اول درجہ تو اُن کا ہے جو صحابہ ہیں گو مہاجر و انصار نہیں۔ کیونکہ اخیر میں ہجرت فرض نہ تھی مسلمان ہو کر اپنے اپنے گھر رہنے کی اجازت تھی۔ اور دوسرا درجہ تابعین بالمعنی الاصطلاحی کا ہے۔ پھر غیر صحابہ و غیر تابعین کا۔ پھر خود اس اخیر درجہ میں بھی تفاوت ہے۔ کہ تبع تابعین فضل ہیں اوروں سے مقدم ہیں جس طرح صحابہ میں مہاجرین و انصار دوسرے صحابہ سے افضل ہیں ÷

ع ١٢/١٠/١

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۣ لَا
ہیں، کہ لفاق کی حدِ کمال پر پہنچے ہوئے ہیں (کہ) آپ (بھی) اُن کو نہیں جانتے

تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ
(کہ یہ منافق ہیں بس) اُن کو ہم ہی جانتے ہیں، ہم اُن کو (اور منافقین کو آخرت سے پہلے) دُہری سزا دیں گے

ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۚ ﴿١٠١﴾ وَاٰخَرُوْنَ
(ایک نفاق کی دوسرے کمال نفاق کی) پھر (آخرت میں) وہ بڑے بھاری عذاب کی طرف بھیجے جاویں گے ف۱ اور کچھ

اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ
اور لوگ ہیں، جو اپنی خطا کے مقر ہو گئے، جنہوں نے ملے جلے عمل کئے تھے، کچھ بھلے اور

اٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ
کچھ بُرے، (سو) اللہ سے امید ہے کہ اُن (کے حال) پر (رحمت کے ساتھ) توجہ فرماویں۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ
(یعنی توبہ قبول کرلیں) بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے بڑی رحمت والے ہیں۔ آپ اُن کے مالوں میں سے صدقہ

صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ
(جس کو یہ لائے ہیں) لے لیجئے جس کے (لینے کے) ذریعہ سے آپ اُن کو (گناہ کے آثار سے) پاک و صاف

عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ
کردیں گے۔ اور اُن کے لئے دعا کیجئے، بلاشبہ آپ کی دعا اُن کے لئے موجبِ اطمینان (قلب) ہے اور

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ
اللہ تعالیٰ (ان کے اعتراف کو) خوب سنتے ہیں (اور اُن کی ندامت کو) خوب جانتے ہیں۔ کیا اُنکو یہ خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے

التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ
بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات کو قبول فرماتا ہے، اور (کیا اُن کو یہ خبر نہیں) کہ

اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ وَقُلِ اعْمَلُوْا
اللہ تعالیٰ ہی توبہ قبول کرنے (کی صفت میں) اور رحمت کرنے (کی صفت میں) کامل ہیں۔ ف۲ اور آپ کہہ دیجئے

فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَ
کہ (جو چاہو) عمل کئے جاؤ، سو ابھی دیکھے لیتا ہے تمہارے عمل کو اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول اور اہلِ ایمان، اور

سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ
ضرور تم کو ایسے کے پاس جانا ہے، جو تمام چھپی اور کھلی چیزوں کا جاننے والا ہے، سو وہ تم کو تمہارا

مع ۵ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وقف منزل ١٢

ف۱ ان کو اور منافقین سے بڑھا ہوا اس لئے فرمایا کہ مدار نفاق کے نفاق ہونے کا اخفاء ہے اور اس میں ایسے بڑھے ہوئے ہیں کہ باوجودیکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذکاوت و فطانت میں تمام جہان سے اکمل ہیں۔ مگر انہوں نے آپ کو بھی پتہ نہ چلنے دیا +

ف۲ اسی لئے ان کی توبہ قبول کی اور اپنی رحمت سے مال قبول کرنے کا حکم اور اُن کے لئے دعا کرنے کا حکم فرمایا۔ پس آیندہ بھی خطایا و ذنوب کے صدور پر توبہ کرلیا کریں اور اگر توفیق ہو تو خیر خیرات کیا کریں +

فائدہ۔ جب توبہ سے گناہ معاف ہو گیا تو صدقہ کے آلۂ تطہیر و تزکیہ ہونے کے کیا معنیٰ؟ سو وجہ اس کی یہ ہے کہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتا ہے لیکن گاہے اُس کی ظلمت و کدورت کا اثر باقی رہ جاتا ہے اور گو اس پر مؤاخذہ نہیں لیکن اس سے آیندہ اور گناہوں کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے پس صدقہ سے خصوصًا اور دیگر اعمال صالحہ سے عمومًا یہ ظلمت اور کدورت مندفع ہو جاتی ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝١٠٥ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ

سب کیا ہوا بتلا دے گا ۔ اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا معاملہ خدا کا حکم آنے

اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ

تک ملتوی ہے، کہ اُن کو سزا دے گا یا اُن کی توبہ قبول کرے گا ۔ اور اللہ تعالےٰ

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٠٦ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا

خوب جاننے والا ہے بڑا حکمت والا ہے ۔ اور بعضے ایسے ہیں جنھوں نے اِن اغراض کے لئے

ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًۢا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

مسجد بنائی ہے کہ (اسلام کو) ضرر پہنچائیں اور (اس میں بیٹھ بیٹھ کر) کفر کی باتیں کریں اور ایمانداروں میں تفریق ڈالیں

اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ

اور اُس شخص کے قیام کا سامان کریں ف۲ جو اس کے قبل سے خدا و رسول کا مخالف

قَبْلُ ۭ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۭ وَ

ہے ۔ اور قسمیں کھا جاویں گے کہ بجز بھلائی کے اور ہماری کچھ نیت نہیں ۔ اور

اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝١٠٧ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۭ

اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں ۔ آپ اس میں کبھی (نماز کے لئے) کھڑے نہ ہوں

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ

البتہ جس مسجد کی بنیاد اوّل دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے (مراد مسجد قبا) وہ (واقعی)

اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۭ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ

اس لائق ہے کہ آپ اس میں (نماز کے لئے) کھڑے ہوں ۔ ف۳ اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو

اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝١٠٨

پسند کرتے ہیں ۔ اور اللہ تعالےٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے ۔

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ

پھر آیا ایسا شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت (یعنی مسجد) کی بنیاد خدا سے ڈرنے پر

وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي

اور خدا کی خوشنودی پر رکھی ہو یا وہ شخص کہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کسی گھاٹی

شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۭ

(یعنی غار) کے کنارہ پر جو کہ گرنے ہی کو رکھی ہو، پھر وہ (عمارت) اس (بانی) کو لے کر آتش دوزخ میں گر پڑے

ف۱ ملخص اس قصہ کا یہ ہے کہ شہر مدینہ کے قریب ایک محلہ ہے قبا اس کا نام ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے ہیں تو اول اسی محلہ میں قیام فرمایا ۔ پھر شہر میں تشریف لے آئے تھے ۔ تو زمانہ قیام میں جس جگہ آپ نماز پڑھتے تھے، وہاں اس محلہ کے مومنین مخلصین نے ایک مسجد بنا لی اور اس میں نماز پڑھا کرتے منافقین میں باہم یہ صلاح ٹھہری کہ ایک مکان مسجد کے نام سے جداگانہ بنایا جاوے ۔ اس میں سب جمع ہو کر اسلام کی ضرر رسانی کے مشورے کیا کریں ۔ غرض مسجد کی شکل پر وہ مکان تیار ہوا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ آپ وہاں چل کر نماز پڑھ لیجئے تو پھر وہاں جماعت ہونے لگے ۔ آپ نے وعدہ کر لیا کہ تبوک سے واپس آ کر اس میں نماز پڑھونگا ۔ اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں آپ کو حقیقت حال کی اطلاع کر دی ۔ اور وہاں نماز پڑھنے کی غرض سے جانے سے منع فرما دیا ۔ چنانچہ آپ نے صحابہ کو بھیجکر اس کو آگ لگوا دی ۔ اور منہدم کرا دیا ۔ اس مسجد کا لقب مسجد ضرار مشہور ہے بوجہ اسکے کہ سبب ضرر کا تھا +

ف۲ مراد ابوعامر راہب سے ہے + ف۳ چنانچہ گاہ گاہ آپ وہاں تشریف لے جاتے اور نماز پڑھتے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ لَا يَزَالُ

اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو (دین کی) سمجھ ہی نہیں دیتا۔ اُن کی یہ عمارت جو انہوں

بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ

نے بنائی ہے ہمیشہ اُن کے دلوں میں (کانٹا سا) کھٹکتی رہے گی۔ ہاں مگر

اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١١٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ

اُن کے (وہ) دل ہی اگر فنا ہو جاویں تو خیر ف۱ اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑی حکمت والے ہیں ف۲ بلاشبہ

اشْتَرٰي مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے اُن کی جانوں کو اور اُن کے مالوں کو اس بات

بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کے عوض میں خرید لیا ہے، کہ اُن کو جنت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، جس میں قتل

فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا

کرتے ہیں، اور قتل کئے جاتے ہیں، ف۳ اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے،

فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ

توریت میں (بھی) اور انجیل میں (بھی) اور قرآن میں (بھی) اور (یہ مسلّم ہے کہ)

اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ

اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے، تو تم لوگ اپنی اس بیع پر جس کا تم

الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

نے (اللہ تعالیٰ سے) معاملہ ٹھیرایا ہے خوشی مناؤ۔ ف۴ اور یہ بڑی کامیابی

الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾ اَلتَّاۗىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ

ہے۔ وہ ایسے ہیں جو (گناہوں سے) توبہ کرنے والے ہیں (اور اللہ کی) عبادت کرنے والے

السَّاۗىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ

(اور) حمد کرنیوالے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے (اور) سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کی تعلیم کرنیوالے

بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

اور بُری باتوں سے باز رکھنے والے اور اللہ کی حدوں کا (یعنی احکام کا)

الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾

خیال رکھنے والے ہیں اور ایسے مومنین کو (جن میں یہ صفات ہوں) آپ خوشخبری سنا دیجئے۔ ف۵

ف۱ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ کا یہ مطلب نہیں کہ بعد فنا و موت کے راحت ہو جاوے گی، بلکہ یہ محاورات میں کنایہ ہے دوام حسرت سے +

١٣ ع ١١ ٢

ف۲ اوپر متخلفین عن الجہاد کی مذمت تھی۔ آگے مجاہدین کی فضیلت۔ پھر ان میں سے خاص کاملین کی جن میں دوسرے اوصاف ایمانیہ بھی ہوں منقبت مذکور ہے +

ف۳ یعنی وہ بیع جہاد کرنا ہے خواہ اس میں قاتل ہونے کی نوبت آئے یا مقتول ہونے کی +

ف۴ کیونکہ اس بیع پر تم کو حسب وعدۂ مذکور جنت ملیگی +

ف۵ ان صفات کی قید لگانے کا یہ مطلب نہیں کہ بدون ان صفات کے جہاد کا ثواب نہیں ملتا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان سب کے اجتماع پر ثواب اور فضیلت میں اور کثرت اور قوت ہو جاتی ہے۔ تاکہ نرے جہاد پر نہ بیٹھ جاویں۔ بلکہ ان عبادات کو بھی ہمیشہ بجا لاویں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا

پیغمبرؐ کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے مغفرت کی

لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ

دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی (کیوں نہ) ہوں اس امر کے ظاہر ہو

مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ

جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔ ف۱ اور ابراہیمؑ کا اپنے

اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ

باپ کے لئے دعائے مغفرت مانگنا، وہ (بھی) صرف وعدہ کے سبب تھا جو انہوں نے

وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ

اس سے وعدہ کر لیا تھا۔ پھر جب اُن پر یہ بات ظاہر ہوگئی کہ وہ خدا کا دشمن ہے (یعنی کافر ہو کر مرا)

تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾

تو وہ اس سے محض بے تعلق ہوگئے۔ واقعی ابراہیمؑ بڑے رحیم المزاج حلیم الطبع تھے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ

اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا کہ کسی قوم کو ہدایت کئے پیچھے گمراہ کر دے

هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ

جب تک کہ اُن چیزوں کو صاف صاف نہ بتلا دے، جن سے وہ بچتے رہیں۔ بیشک

اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ

اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں۔ (اور) بلاشبہ اللہ ہی کی سلطنت ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ

آسمانوں اور زمین میں۔ وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ اور تمہارا

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١١٦﴾ لَقَدْ

اللہ کے سوا نہ کوئی یار ہے، نہ مددگار ہے۔ اللہ تعالیٰ

تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَ

نے پیغمبر (صلعم) کے حال پر توجہ فرمائی ف۲ اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی ف۳

الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت میں پیغمبرؐ کا ساتھ دیا، ف۴

ف۱ وجہ اس نہی کی یہ ہوئی کہ ابوطالب کی وفات کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ جب تک مجھ کو ممانعت نہ ہوگی ان کے لئے استغفار کروں گا۔ اس پر اور مسلمانوں نے بھی اپنے مشرک اموات کیلئے استغفار شروع کیا تو اس آیت میں اس کی ممانعت آئی۔ بعض کو شبہ ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی تو اپنے باپ کیلئے استغفار فرمایا تھا۔ اس پر اگلی آیت میں جواب نازل ہوا +

ف۲ کہ آپ کو نبوت اور امامت اور جہاد اور تمام خوبیاں عطا فرمائیں +

ف۳ کہ ان کو ایسی مشقت کے جہاد میں مستقیم رکھا +

ف۴ غزوۂ تبوک کے زمانہ کو ساعۃ عُسرۃ اس واسطے فرمایا کہ گرمی شدید کا وقت تھا۔ سفر دراز تھا۔ مقابلہ قواعد داں لشکر سے تھا۔ سواری کی بہت کمی تھی۔ کھانے پینے کے سامان رسد کی کمی اس درجہ تھی کہ ایک ایک خرما دو دو شخصوں میں تقسیم ہوتا تھا۔ بعض دفعہ ایک چھوہارے کو آگے پیچھے کئی کئی آدمی چوستے تھے۔ سواری کے اونٹ ذبح کرنے پڑے۔ ان کی آلائش کو نچوڑ کر پینا پڑا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ

بعداس کے کہ اُن میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا

ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٧﴾ لا

پھر اللہ نے اُن کے حال پر توجہ فرمائی، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اِن سب پر بہت ہی شفیق مہربان ہے۔

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا

اور اِن تین شخصوں کے حال پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب (اُن کی

ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ

پریشانی کی یہ نوبت پہنچی کہ) زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگی کرنے لگی، اور وہ خود اپنی جان سے

عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ

تنگ آگئے، اور انھوں نے سمجھ لیا، کہ خدا (کی گرفت) سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اس کے کہ اسی کی

اِلَّآ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

طرف رجوع کیا جائے۔ (اس وقت وہ خاص توجہ کے قابل ہوئے) پھر اُن کے حال پر (بھی خاص) توجہ فرمائی، تاکہ وہ

هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١١٨﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

آیندہ بھی رجوع رہا کریں، بیشک اللہ تعالیٰ بہت توجہ فرمانے والے بڑے رحم کرنیوالے ہیں۔ ف۱ اے ایمان والو!

اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ

اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور (عمل میں) سچوں کے ساتھ رہو۔ مدینہ میں رہنے والوں

لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ

کو اور جو دیہاتی ان کے گرد و پیش میں (رہتے) ہیں، اُن کو یہ زیبا نہ تھا، کہ

الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ نہ دیں۔ اور نہ یہ

وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ

(زیبا تھا) کہ اپنی جان کو اُن کی جان سے عزیز سمجھیں۔ (اور) یہ (ساتھ جانے کا

بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا

ضروری ہونا) اس سبب سے ہے کہ اُن کو اللہ کی راہ میں جو پیاس لگی اور جو ماندگی پہنچی اور

مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا

جو بھوک لگی اور جو چلنا چلے جو کفار کے لئے

ف۱

کسی شخص کو بوجہ ارتکاب امر خلاف شرع کے یہ سزا دینا کہ اس سے ترک سلام و کلام کر دیں۔ جائز ہے۔ اور حدیث میں جو ممانعت آئی ہے کہ تین روز سے زیادہ ترک کلام نہ کرے مراد اس سے وہ ہے جس کا سبب کوئی دُنیوی رنج ہو۔

ع ۸ ۱۴ ۳

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنّہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا

موجب غیظ ہُوا ہو اور دشمنوں کی جو کچھ خبر لی، اُن سب پر

إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ

اُن کے نام ایک ایک نیک کام لکھا گیا۔ یقیناً اللہ تعالے

لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢٠﴾ وَلَا يُنْفِقُونَ

مخلصین کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ اور (نیز) جو کچھ چھوٹا بڑا

نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ

انہوں نے خرچ کیا، اور جتنے میدان اُن کو طے کرنے پڑے،

وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ

یہ سب بھی اُن کے نام (نیکیوں میں) لکھا گیا، تاکہ اللہ تعالے اُن کو اُن کے (ان سب)

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢١﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ

کاموں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے۔ ف۱ اور (ہمیشہ کے لئے) مسلمانوں کو یہ (بھی) نہ چاہیئے کہ

لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ

(جہاد کیواسطے) سب کے سب (ہی) نکل کھڑے ہوں۔ سو ایسا کیوں نہ کیا جائے، کہ اُن کی ہر بڑی جماعت میں سے

مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا

ایک چھوٹی جماعت (جہاد میں) جایا کرے، تاکہ باقی ماندہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے رہیں اور تاکہ یہ لوگ

قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾ ع ١٥

اپنی (اُس) قوم کو جبکہ وہ اُن کے پاس واپس آویں ڈراویں۔ تاکہ وہ (اُن سے دین کی باتیں سنکر بُرے کاموں سے) احتیاط رکھیں ف۲

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ

اے ایمان والو! اُن کفار سے لڑو، جو تمہارے آس پاس (رہتے) ہیں ف۳

مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا

اور اُن کو تمہارے اندر سختی پانا چاہیئے ف۴ اور یہ یقین رکھو

أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ

کہ اللہ تعالے (کی امداد) متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔ (پس ان سے ڈرو مت) اور جب کوئی سورت (جدیدہ) نازل

سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ

کیجاتی ہے تو بعض منافقین (غرباء مسلمین سے بطور تمسخر) کہتے ہیں کہ (کہو) اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ اوپر جو متخلفین کے باب میں ملامت کے مضامین نازل ہوئے اس سے آئندہ کے لئے شبہ ہو سکتا تھا کہ ہمیشہ کے لئے سب کے ذمہ جہاد میں جانا ضروری ہوگا اس لئے آگے ہر شخص کے جانے کا فرض نہ ہونا بیان فرماتے ہیں +

ف۲ باقیماندہ لوگوں کے رہ جانے میں جو مصلحتیں ہیں ان میں سے ایک بڑی مصلحت کو کہ دینی مصلحت ہے ذکر فرما دیا۔ اسکے علاوہ دنیا کی بھی مصلحتیں ہیں۔ جو ظہور کی وجہ سے محتاج ذکر نہیں۔ مثلاً سب کے چلے جانے میں خود دارالاسلام کا قبضہ سے نکل جانا غیر مستبعد ہے +

ف۳ اوپر چند آیتوں میں جہاد کی ترغیب تھی۔ اب اس کی ترتیب مع اس کے بعض متعلقات کے مذکور ہے، حاصل ترتیب کا ظاہر ہے کہ اول پاس والوں سے نبٹنا چاہیئے۔ پھر بقایا میں جو سب سے پاس کے ہوں وعلیٰ ہذا القیاس۔ اور اس ترتیب کے عکس میں جو مفاسد ہیں ظاہر ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو باختیار خود غزوات فرمائے اور صحابہؓ نے بھی، سب میں یہی ترتیب ملحوظ ہے +

ف۴ یعنی جہاد کے وقت بھی مضبوط رہنا چاہیئے اور ویسے بھی غیر زمانہ صلح میں ان سے ڈھیلا پن نہ برتنا چاہیئے +

إِيمَٰنًا ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَزَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا

میں ترقی دی۔ سو (سنو) جو لوگ ایماندار ہیں اس سورت نے اُن کے (تو) ایمان میں ترقی دی ہے

وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم

اور وہ (اس ترقی کے ادراک سے) خوش ہو رہے ہیں۔ اور جن کے دلوں میں (نفاق کا) آزار ہے' اس سورت نے

مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا۟

ان میں اُن کی (پہلی) گندگی کے ساتھ اور (نئی گندگی) بڑھا دی' اور وہ حالت

وَهُمْ كَٰفِرُونَ ﴿١٢٥﴾ أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ

کفر ہی میں مرگئے۔ ف۱ اور کیا اُن کو نہیں دکھلائی دیتا کہ یہ لوگ ہر سال میں

فِى كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ

ایک بار یا دو بار کسی نہ کسی آفت میں پھنستے رہتے ہیں (مگر) پھر بھی (اپنی حرکات شنیعہ سے) باز نہیں آتے اور نہ وہ کچھ

وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾ وَإِذَا مَآ أُنزِلَتْ

سمجھتے ہیں (جس سے باز آنے کی آیندہ امید ہو)۔ اور جب کوئی سورت (جدید) نازل کی جاتی ہے' تو

سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ ۚ هَلْ

ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں' (اور اشارہ سے باتیں کرتے ہیں) کہ تم کو کوئی (مسلمان)

يَرَىٰكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ ٱنصَرَفُوا۟ ۚ صَرَفَ

دیکھتا تو نہیں' پھر چل دیتے ہیں' (یہ لوگ مجلس نبوی سے کیا پھرے) خدا تعالیٰ نے اُن کا

ٱللَّهُ قُلُوبَهُم بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿١٢٧﴾

دل (ہی ایمان سے) پھیر دیا ہے۔ اس وجہ سے کہ وہ محض بے سمجھ لوگ ہیں (کہ اپنے نفع سے بھاگتے ہیں)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ

(اے لوگو) تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں' جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں' جنکو تمہاری مضرت کی بات نہایت

عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِٱلْمُؤْمِنِينَ

گراں گزرتی ہے ف۲ جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں' (یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے بالخصوص) ایمانداروں کیساتھ

رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَقُلْ حَسْبِىَ

بڑے ہی شفیق (اور) مہربان ہیں۔ پھر اگر یہ روگردانی کریں' تو آپ کہہ دیجیے (میرا کیا نقصان ہے) کہ میرے لئے

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ

تو) اللہ تعالیٰ (حافظ و ناصر) کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں' میں نے اسی پر

ف۱ یعنی جو اُن میں مرچکے وہ کافر مرے۔ اور جو اسی اصرار پر رہیں گے وہ کافر مرینگے۔ حاصل جواب یہ ہوا کہ قرآن میں ایمان کو ترقی دینے کی بے شک خاصیت ہے لیکن محل میں قابلیت بھی تو ہو۔ اور اگر پہلے سے خباثت مستحکمہ ہے تو اور بھی اس کا استحکام ہو جاوے گا۔ ع در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس +

ف۲ یعنی چاہتے ہیں کہ تم کو کوئی ضرر نہ پہنچے +

ف۳ اس تمام تر سورت کا حاصل چند مضامین ہیں۔ اوّل اثبات توحید۔ ثانی اثبات رسالت ثالث اثبات قرآن رابع اثبات معاد' خامس تہدید بعض قصص۔ اور اوّل کے ضمن میں ابطال شرک اور ثانی کے ضمن میں اسکے متعلق بعض شبہات کا جواب اور آپ کی تسلی اور یہ سب مضامین محاجہ ہیں کفار کے ساتھ۔ اور پہلی سورت میں بھی ان سے محاجہ تھا۔ گو وہاں بالسنان تھا اور یہاں باللسان۔ اور وہاں کفار کے مختلف فرقوں سے تھا اور یہاں صرف مشرکین سے۔ چنانچہ آیات میں غور کرنے سے یہ سب امور ظاہر ہوسکتے ہیں۔ اس تقریر سے دونوں سورتوں میں بھی اور اس سورت کے اجزاء میں باہم گہرا تناسب وارتباط ظاہر ہو گیا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ﴿١٢٩﴾

بھروسہ کر لیا، اور وہ بڑے بھاری عرش کا مالک ہے۔

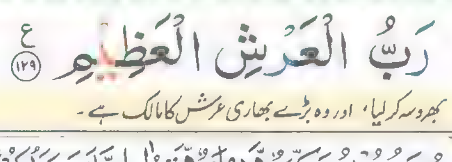

سُوۡرَةُ يُوۡنُسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسۡعُ اٰيٰتٍ وَّاَحَدَ عَشَرَ رُكُوۡعًا

سورہ یونس مکہ میں نازل ہوئی، اس میں ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

الٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ﴿١﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ قَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿٢﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ مَا مِنۡ شَفِيۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿٣﴾ اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا ؕ

یہ پر حکمت کتاب (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں۔ کیا اُن (مکہ کے) لوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا کہ ہم نے اُن میں سے ایک شخص کے پاس وحی بھیجی کہ سب آدمیوں کو (احکام خداوندی کے خلاف کرنے پر) ڈرائیے اور جو ایمان لے آئے اُن کو یہ خوش خبری سنائیے کہ اُن کے رب کے پاس (پہنچ کر) اُن کو پورا مرتبہ ملے گا۔ کافر کہنے لگے کہ (العوذ باللہ) یہ شخص تو بلا شبہ صریح جادوگر ہے۔ بلا شبہ تمہارا رب (حقیقی) اللہ ہی ہے، جس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ روز (کی مقدار) میں پیدا کر دیا پھر عرش (یعنی تخت شاہی) پر قائم ہوا ف وہ ہر کام کی (مناسب) تدبیر کرتا ہے۔ (اس کے سامنے) کوئی سفارش کرنے والا (سفارش) نہیں (کر سکتا) بدون اس کی اجازت کے۔ ایسا اللہ تمہارا رب (حقیقی) ہے سو تم اس کی عبادت کرو۔ (اور شرک مت کرو) کیا تم (ان دلائل کے سننے کے بعد) پھر بھی نہیں سمجھتے۔ تم سب کو اللہ ہی کے پاس جانا ہے۔

ف یعنی زمین و آسمان میں احکام جاری کرنے لگا +

ع ٥ ٧

الْمَنْزِلُ الثَّالِثُ (٣)

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ١٢

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

اللہ نے (اس کا) سچا وعدہ کر رکھا ہے۔ بیشک وہ پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی

يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

دوبارہ بھی (قیامت کو) پیدا کرے گا تاکہ ایسے لوگوں کو جو کہ ایمان لائے اور انہوں نے نیک

الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ

کام کئے انصاف کے ساتھ (پوری پوری) جزا دے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اُن کے واسطے

شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا

(آخرت میں) کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا اُن کے کفر کی

يَكْفُرُوْنَ ۝۴ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاۗءً

وجہ سے۔ وہ اللہ ایسا ہے جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا

وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ

اور چاند کو (بھی) نورانی بنایا اور اُس (کی چال) کے لئے منزلیں مقرر کیں تاکہ تم

السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو ف۱ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں بے فائدہ نہیں

اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۵

پیدا کیں وہ یہ دلائل ان لوگوں کو صاف صاف بتلا رہے ہیں جو دانش رکھتے ہیں۔ ف۲

اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ

بلا شبہ رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آنے میں اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آسمانوں

اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

اور زمین میں پیدا کیا ہے، اُن سب میں ان لوگوں کے واسطے (توحید کے) دلائل ہیں جو ڈر مانتے

يَّتَّقُوْنَ ۝۶ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا وَ

ہیں۔ جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا کھٹکا نہیں ہے اور وہ دنیوی زندگی پر راضی

رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ

ہو گئے ہیں (آخرت کی طلب اصلا نہیں کرتے) اس میں جی لگا بیٹھے ہیں (آیندہ کی کچھ خبر نہیں) اور

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝۷ اُولٰۗىِٕكَ

جو لوگ ہماری آیتوں سے بالکل غافل ہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا

ف۱

منزل سے مراد وہ مسافت ہے جس کو کوئی کوکب شب و روز میں قطع کر لے۔ خواہ وہ مسافت خلاء ہو یا ملا رہو۔ اور اس معنی کر آفتاب بھی ذی منازل ہے لیکن چونکہ قمر کی چال بہ نسبت سورج کے سریع ہے اور اس کا منازل کو طے کرنا محسوس ہے۔ اسلئے اس کے ساتھ سیر منازل کی تخصیص مناسب ہوئی۔ اور اس اعتبار سے قمر کی انتیس یا تیس منزلیں ہوئیں۔ مگر چونکہ اٹھائیس رات سے زیادہ نظر نہیں آتا۔ اسلئے اٹھائیس منزلیں اس کی مشہور ہیں۔ اور ہر چند کہ شمس و قمر دونوں عدد سنین اور حساب کے آلات میں سے ہیں۔ لیکن آفتاب کا دورہ ایک سال میں پورا ہونے کی وجہ سے زیادہ مناسب یہ ہے کہ عدد السنین کو شمس کے متعلق کہا جاوے اور اس سے چھوٹے حساب کو قمر کے متعلق کہا جاوے اور اسواسطے حساب کا لفظ بڑھایا گیا بطور تعمیم بعد تخصیص کے +

ف۲

یوں تو غیر اہل علم و غیر اہل تقوے کیلئے بھی دلائل بیان کئے گئے ہیں مگر تخصیص باعتبار انتفاع کے ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ⑧ اِنَّ

اُن کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہے۔ (اور) یقیناً

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے اُن کا رب اُن کو بوجہ اُنکے مومن ہونیکے اُنکے مقصد

رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ

(یعنی جنت) تک پہنچا دے گا۔ اُن کے (مسکن کے) نیچے نہریں جاری ہوں گی

الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ⑨ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا

چین کے باغوں میں۔ اُن کے منہ سے یہ بات نکلے گی

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ

کہ سبحان اللہ! اور اُن کا باہمی سلام یہ ہوگا السلام علیکم!

وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ⑩ ع

اور اُن کی (اس وقت کی ان باتوں میں) اخیر بات یہ ہوگی الحمدللہ رب العالمین۔ ف۱

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ

اور اگر اللہ تعالےٰ لوگوں پر (ان کے جلدی مچانے کے موافق) جلدی سے نقصان واقع کر دیا کرتا، جس طرح وہ فائدہ

بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ

کے لئے جلدی مچاتے ہیں تو اُن کا وعدہ (عذاب) کبھی کا پورا ہو چکا ہوتا۔ سو (اس لئے) ہم ان

الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ

لوگوں کو جن کو ہمارے پاس آنے کا کھٹکا نہیں ہے، اُن کے حال پر (بلا عذاب چند روز) چھوڑے رکھتے ہیں

يَعْمَهُوْنَ ⑪ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ

کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ف۲ اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو

دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَاۗىِٕمًا ۚ فَلَمَّا

پکارنے لگتا ہے لیٹے بھی، بیٹھے بھی، کھڑے بھی۔ ف۳ پھر جب ہم

كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ

اسکی وہ تکلیف اس سے ہٹا دیتے ہیں تو پھر اپنی پہلی حالت پر آ جاتا ہے کہ گویا جو تکلیف اس کو پہنچی

اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ

تھی اسکے ہٹانے کیلئے کبھی ہم کو پکارا ہی نہ تھا۔ ان حد سے نکلنے والوں کے اعمال (بد) اُن کو اسی

ف۱

اوپر اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ میں کفار کا آخرت میں معذب ہونا بیان فرمایا ہے۔ ایسے مضامین پر کفار تکذیب کی غرض سے کہا کرتے کہ ہم تو عذاب کو حق جب سمجھیں کہ ہم پر یہاں دنیا ہی میں عذاب نازل ہو جاوے اور اسکے بعد عذاب نازل نہ ہونے سے شبہ عدم عذاب فی المعاد کا ہو سکتا تھا۔ آگے اس کا جواب ارشاد ہوتا ہے۔

ف۲

جو شر و فساد واقع ہوتا ہے اس میں باعتبار شخص خاص یا باعتبار مصالح عامّہ کے کوئی خیر مضمر ہوتی ہے اور جس خیر میں توقف ہوتا ہے، اسی طرح اس میں کوئی شر مضمر ہوتا ہے پس اس شر کا وقوع واقع میں خیر کا وقوع ہے اور اس خیر کا عدم وقوع واقع میں شر کا عدم وقوع ہے۔

ف۳

اوپر توحید کا ذکر ہوا ہے یہاں شرک کا باطل ہونا ایک خاص طور پر بیان فرماتے ہیں۔ وہ یہ کہ مصیبت میں خود مشرکین بھی خدا کے سوا سب کو چھوڑ بیٹھتے ہیں پس شرک واقع میں جس طرح باطل ہے اسی طرح اس عقیدہ والوں کے طرز عمل سے بھی وہ لچر ثابت ہوتا ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ

طرح مستحسن معلوم ہوتے ہیں۔ (جس طرح ہم نے ابھی بیان کیا ہے) اور ہم نے تم سے پہلے

مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

بہت سے گروہوں کو (انواع عذاب سے) ہلاک کر دیا ہے۔ جبکہ انہوں نے ظلم کیا (یعنی کفر و شرک) حالانکہ

بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي

اُن کے پاس اُن کے پیغمبر بھی دلائل لے کر آئے اور وہ (بوجہ غایت عناد کے) ایسے کب تھے کہ ایمان لے آتے۔ ہم

الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي

مجرم لوگوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (جیسا ہم نے ابھی بیان کیا ہے) پھر اُن کے بعد ہم نے دنیا میں

الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾

بجائے اُن کے تم کو آباد کیا تاکہ (ظاہری طور پر) ہم دیکھ لیں کہ تم کس طرح کام کرتے ہو۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ

اور جب اُن کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو بالکل صاف صاف ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے

لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ

پاس آنے کا کھٹکا نہیں ہے (آپ سے) یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی (پورا) دوسرا قرآن (ہی) لائیے یا

اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ

(کم سے کم) اس میں کچھ ترمیم کر دیجئے۔ آپ یوں کہہ دیجئے کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنی طرف سے

تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ

اس میں ترمیم کر دوں۔ بس میں تو اسی کا اتباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعہ سے پہنچا ہے

اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ

اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے بھاری دن کے عذاب کا اندیشہ

عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ

رکھتا ہوں۔ آپ یوں کہہ دیجئے کہ اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوتا، تو نہ تو میں تم کو یہ (کلام)

وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ

پڑھ کر سناتا اور نہ اللہ تعالیٰ تم کو اس کی اطلاع دیتا۔ ف۱ کیونکہ اس سے پہلے بھی تو میں ایک بڑے حصّہ

عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ

عمر تک تم میں رہ چکا ہوں۔ پھر کیا تم اتنی عقل نہیں رکھتے۔ ف۲ سو اس شخص سے زیادہ

ف۱ پس جب میں تم کو سنا رہا ہوں اور میرے ذریعے سے تم کو اطلاع ہو رہی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کلام معجز کا سنوانا اور اطلاع کرنا منظور ہوا اور سنانا اور اطلاع دینا بدون وحی کے ہو جا سکے معجز ہونے کے ممکن نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ وحی منزل اور کلام الٰہی ہے +

ف۲ یعنی اگر یہ میرا کلام ہے تو یا تو اتنی مدت تک ایک جملہ بھی اس طرح کا نہ نکلا اور یا دفعۃً اتنی بڑی بات بنالی۔ یہ تو بالکل عقل کے خلاف ہے + فائدہ۔ اعجاز کے اثبات میں فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ سے استدلال علی سبیل التنزل ہے یعنی استدلال یہ ہے فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ اور اس میں کوئی بعید احتمال تھا کہ شاید عام اس پر قادر نہ ہوں آپ قادر ہوں اس احتمال پر یہ جواب دیا ہے کہ دفعۃً ایسے اعلیٰ طرز کا کلام طویل پیش کر دینا ممتنعات عادیہ سے ہے۔ اور اعجاز میں امتناع عادی ہی پر مدار ہوتا ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوۡ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ

کون ظالم ہوگا' جو اللہ پر جھوٹ باندھے' یا اس کی آیتوں کو جھوٹا بتلا دے۔

اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَيَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ

یقیناً ایسے مجرموں کو اصلا فلاح نہ ہوگی (بلکہ معذب ابدی ہونگے) اور یہ لوگ اللہ (کی توحید) کو چھوڑ کر

دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمۡ وَلَا يَنۡفَعُهُمۡ وَ

ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں' جو نہ اُن کو ضرر پہنچا سکیں' اور نہ اُن کو نفع پہنچا سکیں' اور

يَقُوۡلُوۡنَ هٰٓؤُلَاۤءِ شُفَعَآؤُنَا عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ

کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں' آپ کہہ دیجئے' کہ کیا تم

اَتُنَبِّـئُوۡنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعۡلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا

خدا تعالےٰ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو خدا تعالےٰ کو معلوم نہیں' نہ آسمانوں

فِى الۡاَرۡضِ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۸﴾

میں اور نہ زمین میں۔ وہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخۡتَلَفُوۡا ؕ

اور تمام آدمی ایک ہی طریقے کے تھے ف۱ پھر (اپنی کجرائی سے)

وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ لَقُضِىَ

انہوں نے اختلاف پیدا کر لیا' اور اگر ایک بات نہ ہوتی جو آپ کے رب کی طرف سے

بَيۡنَهُمۡ فِيۡمَا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ

پہلے ٹھیر چکی ہے' تو جس چیز میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں ان کا قطعی فیصلہ (دنیا ہی میں) ہو چکا ہوتا۔ اور یہ لوگ یوں

لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلۡ اِنَّمَا

کہتے ہیں' کہ ان پر کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل ہوا۔ ف۲ سو آپ فرما دیجئے

الۡغَيۡبُ لِلّٰهِ فَانۡتَظِرُوۡا ۚ اِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ

کہ غیب کی خبر صرف خدا کو ہے (مجھ کو نہیں) سو تم بھی منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ

الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَاۤ اَذَقۡنَا النَّاسَ رَحۡمَةً

منتظر ہوں۔ ف۳ اور جب ہم لوگوں کو بعد اس کے کہ ان پر کوئی مصیبت پڑ

مِّنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُمۡ اِذَا لَهُمۡ مَّكۡرٌ

چکی ہو کسی نعمت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو فوراً ہی ہماری آیتوں کے بارے میں شرارت کرنے

ف۱ یعنی سب موحد تھے کیونکہ آدم علیہ السلام موحد تھے بہت روز تک ان کی اولاد انہی کے طریقہ پر رہی۔ پس سب موحد رہے +

ف۲ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر +

ف۳ خلاصہ یہ کہ ان امور کو منصب رسالت یا اس کے لوازم سے کوئی تعلق نہیں ہیں نہیں جانتا۔ نہ مجھ کو کوئی دخل۔ اصل مقصود کے اثبات کے لئے البتہ ہر وقت آمادہ ہوں اور ثابت بھی کر چکا ہوں +

ع ٢ ‏ ٧

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ‏ ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ‏ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا

لگتے ہیں ف۱ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس شرارت کی سزا بہت جلد دیگا۔ بالیقین ہمارے فرشتے تمہاری سب شرارتوں

تَمْكُرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا

کو لکھ رہے ہیں۔ وہ اللہ ایسا ہے کہ تم کو خشکی اور دریا میں لئے لئے پھرتا ہے ف۲ یہاں تک کہ جب (بعض اوقات)

كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا

تم کشتی میں سوار ہوتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعہ سے لے کر چلتی ہیں اور وہ

بِهَا جَاۗءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَاۗءَهُمُ الْمَوْجُ

لوگ ان (کی رفتار) سے خوش ہوتے ہیں (اس حالت میں دفعۃً) اُن پر ایک جھونکا (مخالف) ہوا کا آتا ہے

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ

اور ہر طرف سے اُن پر موجیں اُٹھی چلی آتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ (بُرے) آگھرے (اس وقت)

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ لَىِٕنْ

سب خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں (کہ اے اللہ) اگر

اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٢﴾

آپ ہم کو اس (مصیبت) سے بچالیں تو ہم ضرور حق شناس (موحد) بن جاویں۔

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ

پھر جب اللہ تعالیٰ ان کو (اس مہلکہ سے) بچالیتا ہے، تو فوراً ہی وہ (اطراف واقطار) زمین میں ناحق کی

بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ

سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ ف۳ اے لوگو! (سن لو) یہ تمہاری سرکشی تمہارے لئے وبال (جان)

عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ

ہونے والی ہے۔ (بس) دنیوی زندگی میں (چندے اس سے) حظ اُٹھا رہے ہو پھر

اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾

ہمارے پاس تم سب کو آنا ہے۔ پھر ہم سب تمہارا کیا ہوا تم کو جتلا دیں گے (اور اُس کی سزا دیں گے) ف۴

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۗءٍ اَنْزَلْنٰهُ

بس دنیوی زندگی کی حالت تو ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا،

مِنَ السَّمَاۗءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ

پھر اس (پانی) سے زمین کے نباتات جن کو آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں

ف۱
یعنی ان سے اعراض کرتے ہیں اور ان کے ساتھ تکذیب و استہزاء سے پیش آتے ہیں اور براہ عناد و اعراض دوسرے معجزات کی فرمائشیں کرتے ہیں اور مصیبت گزشتہ سے عبرت نہیں پکڑتے پس علّت اعراض کی آیاتِ منزلہ سے اعراض ہے اور اُس کی علّت تنعم ہے +

ف۲
یعنی جن آلات و اسباب سے تم چلتے پھرتے ہو وہ سب اللہ ہی کے دیئے ہوئے ہیں +

ف۳
یعنی وہی شرک و معصیت +

ف۴
اوپر يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ الخ میں فرمایا تھا کہ یہ تمہاری کامرانی کفر و معاصی سے دنیا میں چند روزہ ہے پھر آخرت میں اس کی سزا بھگتنا ہے۔ آگے دنیا کا فانی ہونا اور آخرت کی جزا و سزا کا باقی ہونا مع تفصیل جزا و سزا اور اُس کے مستحقین کے مذکور ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں) / ادغام اور ناقابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ ۖ حَتّٰىٓ إِذَآ

خوب گنجان ہو کر نکلے - یہاں تک کہ جب وہ

أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ

زمین اپنی رونق کا پورا حصہ لے چکی اور اُس کی خوب زیبائش ہو گئی ف۱ اور اُس

أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قٰدِرُونَ عَلَيْهَآ ۙ أَتٰىهَآ أَمْرُنَا

کے مالکوں نے سمجھ لیا، کہ اب ہم اس پر بالکل قابض ہو چکے - تو (ایسی حالت میں) دن میں یا رات

لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيدًا كَأَنْ

میں اس پر ہماری طرف سے کوئی حادثہ آ پڑا (جیسے پالا یا خشکی یا اور کچھ) سو ہم نے اس کو ایسا صاف کر دیا، کہ

لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ ۚ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْأٰيٰتِ

گویا کل وہ (یہاں) موجود ہی نہ تھی - ہم اسی طرح آیات کو صاف صاف بیان کرتے ہیں

لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوٓا إِلٰى دَارِ

ایسے لوگوں کیلئے جو سوچتے ہیں - اور اللہ تعالےٰ دار البقا کی طرف تم کو بلاتا ہے،

السَّلٰمِ ۖ وَيَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرٰطٍ

اور جس کو چاہتا ہے، راہ راست پر چلنے کی توفیق

مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٥﴾ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۖ

دے دیتا ہے - جن لوگوں نے نیکی کی ہے، اُن کے واسطے خوبی (جنّت) ہے - اور

وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۚ أُولٰٓئِكَ

مزید برآں (خدا کا دیدار) بھی۔ اور ان کے چہروں پر نہ کدورت (غم کی) چھا وے گی اور نہ ذلّت - یہ لوگ

أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٢٦﴾ وَ

جنّت میں رہنے والے ہیں - وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے - اور

الَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ

جن لوگوں نے بد کام کئے ف۲ اُن کی بدی کی سزا اس کے برابر ملے گی -

وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

اور اُن کو ذلّت چھا لے گی - اُن کو اللہ (کے عذاب) سے کوئی نہ بچا سکے گا، (اُن کے

عَاصِمٍ ۚ كَأَنَّمَآ أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا

چہروں کی کدورت کی ایسی حالت ہو گی کہ) گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے پرت کے پرت لپیٹ

ف۱ یعنی سبزہ سے خوشنما معلوم ہونے لگی ۔

ف۲ یعنی شرک وکفر کیا۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد — اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں) — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)

۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد — ادغام اور نا قابلِ تلفظ — قلقلہ

مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

دیئے گئے ہیں۔ یہ لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ف۱ اور وہ دن بھی قابل ذکر ہے جس روز ہم اُن سب (خلائق)

ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَاۗؤُكُمْ ۚ

کو (میدان قیامت میں) جمع کریں گے، پھر مشرکین سے کہیں گے، کہ تم اور تمہارے شریک اپنی

فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاۗؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾

جگہ ٹھہرو۔ پھر ہم اُن (عابدین و معبودین) کے آپس میں پھوٹ ڈالیں گے، اور اُن کے وہ شرکا (ان سے خطاب کر کے)

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ

کہیں گے، کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔ سو ہمارے تمہارے درمیان خدا کافی گواہ ہے، ف۲ کہ ہم

عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ

کو تمہاری عبادت کی خبر بھی نہ تھی۔ ف۳ اِس مقام پر ہر شخص اپنے کیے ہوئے کاموں کا امتحان

مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ

کر لے گا۔ اور یہ لوگ اللہ (کے عذاب) کی طرف جو اُن کا مالک حقیقی ہے لوٹائے جاویں گے ف۴

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قُلْ مَنْ

اور جو کچھ معبود تراش رکھے تھے سب اُن سے غائب (اور گم) ہو جاوینگے (کوئی بھی تو کام نہ آوے گا) آپ

يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ

(ان مشرکین سے) کہیئے کہ (بتلاؤ) وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے ف۵ یا (یہ بتلاؤ) کہ وہ کون

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْـحَيَّ مِنَ

ہے جو (تمہارے) کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے، اور وہ کون ہے جو جاندار (چیز) کو بے جان (چیز) سے

الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ

نکالتا ہے، اور بے جان (چیز) کو جاندار سے نکالتا ہے، اور وہ کون ہے جو تمام کاموں

يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا

کی تدبیر کرتا ہے (ان سے یہ سوالات کیجیئے) سو ضرور وہ (جواب میں) یہی کہیں گے، کہ (ان سب افعال کا فاعل) اللہ (ہے)

تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا

تو اُن سے کہیئے کہ پھر (شرک سے) کیوں نہیں پرہیز کرتے۔ سو یہ ہے اللہ جو تمہارا رب حقیقی ہے۔ (اور جب امر حق ثابت

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱
اوپر مشرکین کے حق میں فرمایا تھا مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ۔ چونکہ وہ لوگ اپنے معبودوں کو اپنا شفیع کہتے تھے، اِسلئے آگے اُن معبودین کا اِن عابدین سے قیامت میں بے تعلقی ظاہر کرنا جس کے لئے عدم نفع لازم ہے، بیان فرماتے ہیں +

ف۲
اگر کسی کو شبہ ہو کہ کیا بُت بھی بولیں گے تو جواب یہ ہے کہ اس میں کوئی محال نہیں +

ف۳
ان کا غافل ہونا ان کی عبادت سے ظاہر ہے۔ اس واسطے کہ بتوں کو ایسا شعور نظا آ ہے کہ یہاں نہیں ہے اور اگر اور معبودین مثل ملائکہ وغیرہم کو بھی عام لیا جائے تو بھی غافل ہونا صحیح ہے کیونکہ علم ملائکہ و غیرہم کا محیط نہیں ہے۔ اور سب اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں +

ع ۱۰ / ۳ ۸ / ٤ نصف

ف۴
یہاں اللہ تعالےٰ کو کفار کا مولیٰ فرما دینا باعتبار معنی مالکیت کے ہے۔ اور لَا مَوْلٰى لَهُمْ میں نفی کرنا باعتبار معنے محب و ناصر کے ہے +

ف۵
یعنی آسمان سے بارش کرتا ہے اور زمین سے نباتات پیدا کرتا ہے جس سے تمہارا رزق تیار ہوتا ہے +

بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿٣٢﴾

ہوا) پھر (امر) حق کے بعد اور کیا رہ گیا بجز گمراہی کے ؔف۱ پھر (حق کو چھوڑ کر) کہاں (باطل کی طرف) پھرے جاتے ہو ف۲

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ

اسی طرح آپ کے رب کی یہ (ازلی) بات کہ یہ ایمان نہ لاویں گے ، تمام متمرد

فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ قُلْ هَلْ مِنْ

(سرکش) لوگوں کے حق میں ثابت ہو چکی ہے ۔ آپ (ان سے) یوں (بھی) کہیے کہ کیا تمہارے

شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ

(تجویز کیے ہوئے) شرکاء میں کوئی ایسا ہے' جو پہلی بار بھی (مخلوق) کو پیدا کرے پھر (قیامت میں) دوبارہ بھی پیدا کرے

اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے' پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کرے گا سو پھر تم کہاں (حق سے) پھرے جاتے ہو ۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى

(اور آپ) ان سے یُوں (بھی) کہیے کہ کیا تمہارے شرکاء میں کوئی ایسا ہے کہ امر حق کا راستہ بتلاتا

الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ

ہو ۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی امر حق کا راستہ (بھی) بتلاتا ہے ۔ ف۳ تو پھر آیا جو شخص امر حق کا

اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ

راستہ بتلاتا ہو' وہ زیادہ اتباع کے لائق ہے' یا وہ شخص جس کو بے بتلائے خود ہی

اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَمَا

راستہ نہ سُوجھے ۔ تو (اے مشرکین) تم کو کیا ہو گیا' تم کیسی تجویزیں کرتے ہو ۔ اور اُن

يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا

میں سے اکثر لوگ صرف بے اصل خیالات پر چل رہے ہیں ۔ (اور) یقیناً بے اصل خیالات

يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا

امرِ حق (کے اثبات) میں ذرا بھی مفید نہیں ۔ (خیر' یہ جو کچھ کر رہے ہیں') یقیناً اللہ کو سب خبر ہے

يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ

(وقت پر سزا دے گا) اور یہ قرآن افترا کیا ہوا نہیں ہے' کہ غیر اللہ سے صادر

يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ

ہوا ہو' بلکہ یہ تو اُن کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے' جو اس سے

ف۱ یعنی جو امر حق کی ضد ہو گی وہ گمراہی ہے ۔ اور توحید کا حق ہونا ثابت ہو گیا ۔ پس شرک یقیناً گمراہی ہے +

ف۲ آگے تسلی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ ان لوگوں کی باطل پرستی پر مغموم ہوا کرتے تھے +

ف۳ چنانچہ اُس نے عقل دی ۔ انبیاء بھیجے بخلاف شیاطین کے کہ اولاً وہ ان افعال پر قادر نہیں اور محض تعلیم جس کی قدرت ان کو دی گئی ہے وہ اسکو اضلال واغوا میں صرف کرتے ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢- حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ

قبل (نازل) ہوچکی ہیں. اور احکام ضروریہ (الٰہیہ) کی تفصیل بیان کرنے والا ہے (اور) اس میں کوئی بات شک

رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا

وشبہ کی نہیں (اور وہ) رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ آپ نے اس کو افترا کرلیا ہے۔ آپ کہہ دیجئے

بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ

کہ پھر تم اس کے مثل ایک ہی سورت (بنا) لاؤ، اور (اکیلے نہیں) جن جن غیر اللہ کو بلاسکو، ان کو (مدد کیلئے)

اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ

بلالو، اگر تم سچے ہو۔ ف۱ بلکہ ایسی چیز کی تکذیب کرنے لگے جس کے صحیح وسقیم

يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ

ہونے کو اپنے احاطۂ علمی میں نہیں لائے اور ہنوز اُن کو اس (قرآن کی تکذیب کا) اخیر نتیجہ نہیں ملا۔ جو لوگ ان سے

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

پہلے ہوئے ہیں اسی طرح انہوں نے بھی (امور حقہ کو) جھٹلایا تھا۔ ف۲ سو دیکھ لیجئے کہ ان ظالموں کا

عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَ

انجام کیسا ہوا۔ (اسی طرح ان کا ہوگا) اور ان میں سے بعضے ایسے ہیں، جو اس (قرآن) پر ایمان

مِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾

لے آویں گے، اور بعضے ایسے ہیں کہ اس پر ایمان نہ لاویں گے۔ اور آپ کا رب (ان) مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ

اور (ان دلائل کے بعد بھی) اگر آپ کو جھٹلاتے رہیں تو (بس اخیر بات) یہ کہہ دیجئے کہ (اچھا صاحب) میرا کیا ہوا مجھ کو ملیگا اور

اَنْتُمْ بَرِيْۗـــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا

تمہارا کیا ہوا تمکو ملیگا۔ تم میرے کئے ہوئے کے جواب دہ نہیں ہو اور میں تمہارے کئے ہوئے کا جواب دہ نہیں ہوں، اور (آپ ان کے

تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ

ایمان کی توقع چھوڑ دیجئے کیونکہ) ان میں (گو) بعض ایسے بھی ہیں جو (ظاہر میں) آپ کی طرف کان لگا لگا بیٹھتے ہیں، کیا آپ

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ

بہروں کو سنا کر ان سے ماننے کا انتظار کرتے ہیں، گو اُن کو سمجھ بھی نہ ہو۔ اور (اسی طرح) ان میں بعض

مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا

ایسے ہیں کہ (ظاہراً) آپ کو (مع معجزات وکمالات) دیکھ رہے ہیں۔ تو پھر کیا آپ اندھوں کو رستہ دکھلانا چاہتے ہیں گو

ف۱ یعنی اگر نعوذ باللہ میں نے تصنیف کرلیا ہے تو تم بھی تصنیف کر لاؤ۔

ع ۴/۱۰/۹

ف۲ لم یحیطوا کا مطلب یہ ہے کہ آدمی جس امر میں کلام کرے پہلے اس کی تحقیق تو کرلے بعد تحقیق جو کلام کرنا ہو کرے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد — اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں) — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد — ادغام اور ناقابل تلفظ — قلقلہ

لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا

اُن کو بصیرت بھی نہ ہو۔ یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا

وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَيَوْمَ

لیکن لوگ خود ہی اپنے آپ کو تباہ کرتے ہیں۔ ف۱ اور اُن کو وہ دن

يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ

یاد دلائیے، جس میں اللہ تعالےٰ اُن کو اس کیفیت سے جمع کرے گا، کہ (وہ ایسا سمجھیں گے) گویا وہ

النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۭ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ

(دنیا یا برزخ میں) سارے دن کی ایک آدھ گھڑی رہے ہونگے ف۳ اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانینگے (بھی) اور واقعی (اسوقت سخت) خسارہ میں پڑے

كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَاِمَّا

وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے پاس جانے کو جھٹلایا، اور وہ (دنیا میں بھی) ہدایت پانے والے نہ تھے۔ اور جس

نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ

(عذاب) کا اُن سے ہم وعدہ کر رہے ہیں، اس میں سے کچھ تھوڑا سا (عذاب) اگر ہم آپ کو دکھلادیں ف۴

فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰي مَا

(یا اس کے نزول کے قبل ہی) ہم آپ کو وفات دیدیں، سو ہمارے پاس تو اُن کو آنا ہی ہے، پھر (سب کو معلوم ہے کہ) اللہ

يَفْعَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ

اُن کے سب افعال کی اطلاع رکھتا ہی ہے ف۵ اور ہر ہر امت کے لئے ایک حکم پہنچانے والا (ہوا) ہے۔ سو جب اُن کا وہ رسول

رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾

(اُن کے پاس) آ چکتا ہے (اور احکام پہنچا دیتا ہے اس کے بعد) اُن کا فیصلہ انصاف کیساتھ کیا جاتا ہے اور اُن پر (ذرا)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾

ظلم نہیں کیا جاتا۔ ف اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ (اے نبی اور اے مسلمانو!) یہ وعدہ (عذاب کا) کب (واقع) ہوگا، اگر تم سچے ہو۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَاۗءَ

(تو واقع کیوں نہیں کرادیتے) آپ فرما دیجئے کہ میں خود اپنی ذات خاص کیلئے تو کسی نفع (کے حاصل کرنیکا) اور کسی ضرر (کے دفع کرنے)

اللّٰهُ ۭ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۭ اِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَلَا

کا اختیار رکھتا ہی نہیں مگر جتنا (اختیار) خدا کو منظور ہو۔ ہر امت کے (عذاب کے) لئے (اللہ کے نزدیک) ایک معین وقت ہے۔

يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٤٩﴾

(سو جب اُن کا وہ معین وقت آپہنچتا ہے، تو (اس وقت) ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے سرک سکتے ہیں۔ ف

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی خود ہی قابلیت موہوبہ کو ضائع کر دیتے ہیں اور اس سے کام نہیں لیتے۔

ف۲ اوپر آیت کَذٰلِکَ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ الخ و آیت رَبُّكَ اَعْلَمُ الخ میں کفر و تکذیب پر عذاب کی وعید فرمائی ہے۔ آگے اس عذاب کے دنیا میں واقع نہ ہونیسے وہ کفار جو شبہات کرتے تھے ان کا جواب بضمن تحقیق معاد کے تبلاتے ہیں جسکا حاصل یہ ہے کہ احیاناً دنیا میں گو واقع ہو جاوے لیکن اصلی وقت اس کا یوم حشر ہے۔ اسی لئے دنیا میں اسکے صرف بعض شعبے واقع ہوتے ہیں لقولہ تعالےٰ بَعْضَ الَّذِیْ۔ اور کامل طور پر اُسی وقت ہوگا لقولہ تعالےٰ ولوان لکل نفس۔ پس دنیا میں واقع نہ ہونا نہ مضر ہے نہ میرے اختیار میں ہے لقولہ تعالےٰ قُلْ لَا اَمْلِکُ اور نہ تمہارے لئے مصلحت ہے کیونکہ فوری وقوع میں مہلت ایمان کی بھی فوت ہو جاوے گی لقولہ تعالےٰ ماذا یستعجل الخ ٭

ف۳ چونکہ وہ دن مدید بھی ہوگا اور شدید بھی ہوگا۔ اسلئے دنیا اور برزخ کی مدت اور تکلیف سب بھول کر ایسا سمجھیں گے کہ وہ زمانہ بہت جلد گذر گیا +

ف۴ یعنی اگر آپ کی حیات میں ان پر اس کا نزول ہو جاوے ٭

ف۵ غرض یہ کہ دنیا میں خواہ سزا ہو یا نہ ہو مگر اصلی موقع پر ضرور ہوگی + ف۵ وہ فیصلہ یہی ہے کہ نہ ماننے والوں کو عذاب ابدی میں مبتلا کیا جاتا ہے + ف۶ پس جب اپنے نفع و نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کے نفع و نقصان کا تو کیونکر مالک ہونگا پس عذاب واقع کرنا میرے اختیار میں نہیں ف۷ اسی طرح تمہارے عذاب کا بھی وقت معین ہے۔ اس وقت اسکا وقوع ہو جاوے گا ٭

قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ اَتٰىكُمۡ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوۡ

آپ (اس کے متعلق) فرما دیجئے، کہ یہ تو بتلاؤ کہ اگر تم پر خدا کا عذاب رات کو آ پڑے

نَهَارًا مَّاذَا يَسۡتَعۡجِلُ مِنۡهُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿٥٠﴾ اَثُمَّ

یا دن کو، تو یہ بتلاؤ کہ عذاب میں کون چیز ایسی ہے کہ مجرم لوگ اس کو جلدی مانگ رہے ہیں ف۱ کیا پھر جب وہ

اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ ؕ آٰلۡـٰٔنَ وَقَدۡ كُنۡتُمۡ

(اصل موعود) آ ہی پڑے گا (اس وقت) اس کی تصدیق کرو گے ہاں اب مانا حالانکہ (پہلے سے) تم (بقصد تکذیب) اُس کی

بِهٖ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيۡلَ لِلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا

جلدی مچایا کرتے تھے۔ پھر ظالموں (یعنی مشرکوں) سے کہا جاوے گا، کہ

ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡخُلۡدِ ۚ هَلۡ تُجۡزَوۡنَ

ہمیشہ کا عذاب چکھو۔ تم کو تو تمہارے ہی

اِلَّا بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ﴿٥٢﴾ وَيَسۡتَنۡۢبِـُٔوۡنَكَ

کیئے کا بدلہ ملا ہے۔ اور وہ (غایت تعجب و انکار سے) آپ سے دریافت

اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلۡ اِىۡ وَرَبِّىۡۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۚؕ وَمَاۤ

کرتے ہیں کہ کیا عذاب واقعی امر ہے۔ آپ فرما دیجیے، کہ ہاں قسم ہے میرے رب کی، کہ وہ واقعی امر ہے۔ اور تم کسی طرح خدا

اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ﴿٥٣﴾ وَلَوۡ اَنَّ لِكُلِّ نَفۡسٍ

کو عاجز نہیں کر سکتے۔ (کہ وہ عذاب دینا چاہے اور تم بچ جاؤ)۔ اور اگر ہر ہر مشرک شخص کے پاس اتنا (مال)

ظَلَمَتۡ مَا فِى الۡاَرۡضِ لَافۡتَدَتۡ بِهٖ ؕ

ہو کہ ساری زمین میں بھر جاوے، تب بھی اس کو دے کر اپنی جان بچانے لگے۔ اور جب

وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ ۚ

عذاب دیکھیں گے، تو (مزید فضیحت کے خوف سے) پشیمانی کو (اپنے دل ہی میں) پوشیدہ رکھیں گے۔

وَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿٥٤﴾

اور اُن کا فیصلہ انصاف کے ساتھ ہوگا، اور اُن پر (ذرا) ظلم نہ ہوگا۔

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ

یاد رکھو کہ جتنی چیزیں آسمانوں میں اور زمین میں ہیں سب اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہیں۔ یاد رکھو

اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا

کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے (پس قیامت ضرور آجاوے گی)۔ لیکن بہت سے آدمی

۱۔ وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲
۲۔ وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

۱۰ ع ۵

ف۱ یعنی عذاب تو سخت چیز اور پناہ مانگنے کی چیز ہے نہ کہ جلدی مانگنے کی چیز۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٦﴾

تحقیق ہی نہیں کرتے۔ وہی جان ڈالتا ہے، وہی جان نکالتا ہے ف۱ اور تم سب اسی کے پاس لائے جاؤ گے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ

(اور حساب کتاب ہوگا)۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو (بُرے کاموں سے

رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى

روکنے کے لئے) نصیحت ہے، اور دلوں میں جو (بُرے کاموں سے) روگ (ہو جاتے) ہیں اُن کے لئے شفا ہے، اور

وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ

رہنمائی کرنے والی ہے، اور رحمت (اور ذریعۂ ثواب) ہے (ہر یہ سب کات) ایمان والوں کیلئے ہیں۔ آپ (اُن سے) کہہ دیجئے کہ

بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ

(جب قرآن ایسی چیز ہے) پس لوگوں کو خدا کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیئے۔ وہ اس دنیا سے بدرجہا بہتر

مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

ہے جس کو جمع کر رہے ہیں۔ ف۲ آپ (اُن سے) کہہ دیجئے، کہ یہ تو بتلاؤ، کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے

لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ

(انتفاع کے) لئے جو کچھ رزق بھیجا تھا، پھر تم نے (اپنی گھڑت سے) اس کا کچھ حصہ حرام اور کچھ

حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ

حلال قرار دے لیا۔ آپ (اُن سے) پوچھیئے، کہ کیا تم کو خدا نے حکم دیا ہے۔ یا (محض) اللہ پر

تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ

(اپنی طرف سے) افترا ہی کرتے ہو اور جو لوگ اللہ پر جھوٹ افترا باندھتے ہیں، اُن کا

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

قیامت کی نسبت کیا گمان ہے۔ ف۳ واقعی لوگوں پر

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

اللہ کا بڑا ہی فضل ہے، ف۴ لیکن اکثر آدمی بے قدر ہیں،

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا

(ورنہ توبہ کر لیتے) اور آپ (خواہ) کسی حال میں ہوں، اور منجملہ ان احوال کے

تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ

آپ کہیں سے قرآن پڑھتے ہوں اور (اسی طرح اور لوگ بھی جتنے ہوں) تم جو کام بھی کرتے ہو

ف۱
پس دوبارہ پیدا کرنا اس کو کیا مشکل ہے ÷

ف۲
کیونکہ دنیا کا نفع قلیل اور فانی اور قرآن کا نفع کثیر اور باقی ÷

ف۳
یعنی جو بالکل ڈرتے نہیں کیا یہ سمجھتے ہیں کہ قیامت نہیں آوے گی یا آوے گی مگر ہم سے باز پرس نہیں ہوگی ÷

ف۴
کہ ساتھ کے ساتھ سزا نہیں دیتا بلکہ توبہ کے لئے مہلت دے رکھی ہے ÷

ع ٦ ١١

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ

اور آپ کے | جب تم اس کام کو کرنا شروع کرتے ہو | ہم کو سب کی خبر رہتی ہے،

وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ

رب (کے علم) | سے کوئی چیز ذرّہ | برابر بھی غائب نہیں | نہ زمین

فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ

میں اور نہ | آسمان میں (بلکہ سب اس کے علم میں حاضر ہیں) | اور نہ کوئی چیز اس

ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾

(مقدار مذکور) سے چھوٹی ہے، اور نہ کوئی چیز (اس سے) بڑی ہی مگر یہ سب (بوجہ احاطہ علم الٰہی کے) کتاب مبین (یعنی

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

لوح محفوظ) میں (مرقوم) ہے۔ یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ (ناک واقعہ پڑنے والا) ہے، اور نہ وہ کسی

هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا

مطلوب کے فوت ہونے پر مغموم ہوتے ہیں۔ ف۱ | وہ (اللہ کے دوست) وہ ہیں، جو ایمان لائے، اور (معاصی سے)

يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ ؕ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

پرہیز رکھتے ہیں۔ ف۲ | اُن کے لئے | دنیوی | زندگی میں بھی اور آخرت

وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ

میں بھی (منجانب اللہ خوف وحزن سے بچنے کی) خوش خبری ہے۔ (اور) اللہ کی باتوں میں (یعنی وعدوں میں) کچھ فرق ہُوا

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ ؕ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ

نہیں کرتا یہ (بشارت جو مذکور ہوئی) بڑی کامیابی ہے۔ | اور آپکو | ان کی باتیں | غم میں نہ ڈالیں،

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾

تمامتر غلبہ (اور قدرت بھی) خدا ہی کیلئے (ثابت) ہے ف۳ وہ (اُنکی باتیں) سنتا ہے (اور اُنکی حالت) جانتا ہے (وہ آپکا بدلہ

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي

اُن سے خود لے لیگا) یاد رکھو، کہ | جتنے کچھ آسمانوں میں ہیں، اور جتنے زمین میں ہیں (یعنی جن وانس اور

الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

فرشتے) یہ سب اللہ ہی کے (مملوک) ہیں ف۴ اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے شرکاء کی عبادت کر رہے ہیں (خدا جانے

اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ

کس چیز کا اتباع کر رہے ہیں۔ | محض بے سند خیال کا اتّباع کر رہے ہیں، | اور محض

ف۱
یعنی اللہ تعالےٰ ان کو خوفناک اور غمناک حوادث سے بچاتا ہے +
خوف سے خوف حق اور غم سے غم آخرت مراد نہیں ہے، بلکہ دنیوی خوف وغم کی نفی مراد ہے جس کا احتمال مخالفت اعدا سے ہو سکتا ہے وہ مؤمنین کاملین کو نہیں ہوتا ہر وقت ان کا اللہ پر اعتماد ہوتا ہے۔ ہر واقعہ کی حکمت کا اعتقاد رکھتے ہیں اس میں مصلحت سمجھتے ہیں +

ف۲
یعنی ایمان اور تقویٰ سے اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے +

وقف لازم

ف۳
وہ اپنی قدرت سے حسب وعدہ آپ کی حفاظت کریگا

ف۴
اس کی حفاظت یا مکافات کو کوئی نہیں روک سکتا۔ پس بہمہ وجوہ تسلّی رکھنا چاہیئے +

---

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

قیاسی باتیں کر رہے ہیں۔ وہ ایسا ہے، جس نے تمہارے لئے رات بنائی

اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي

تاکہ تم اس میں آرام کرو، اور دن بھی اس طور پر بنایا (کہ وجہ روشن ہونے کے) دیکھنے بھالنے کا ذریعہ ہے۔ اس (کے بنانے)

ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ

میں دلائل (توحید) ہیں، اُن لوگوں کیلئے جو (تدبر کے ساتھ ان مضامین کو) سنتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ

وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۖ هُوَ الْغَنِيُّ ۖ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

اولاد رکھتا ہے سبحان اللہ (کیسی سخت بات کہی) وہ تو کسی کا محتاج نہیں، (اور سب اس کے محتاج ہیں) اسی کی ملک ہے

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ تمہارے پاس (بجز بے ہودہ دعوے کے) اس (دعوے) پر کوئی دلیل (بھی)

بِهَٰذَا ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾

نہیں، (تو) کیا اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو، جس کا تم (کسی دلیل سے) علم نہیں رکھتے۔

قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ

آپ کہہ دیجئے، کہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ افترا کرتے ہیں (جیسے مشرکین) وہ (کبھی) کامیاب نہ ہوں گے

لَا يُفْلِحُونَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا

یہ دنیا میں (چند روزہ) تھوڑا سا عیش ہے (جو بہت جلد ختم ہوا جاتا ہے) پھر (مرکر) ہمارے

مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ

ہی پاس اُن کو آنا ہے، پھر (آخرت میں) ہم اُن کو اُن کے کفر کے بدلے سزائے سخت (کا مزہ)

بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ

چکھادیں گے۔ اور آپ اُن کو نوحؑ کا قصہ پڑھ کر سنایئے

إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ

(جو کہ اس وقت واقع ہوا تھا) جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا، کہ اے میری قوم اگر تم کو میرا رہنا (یعنی

مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ

وعظ گوئی کی حالت میں) اور احکام خداوندی کی نصیحت کرنا بھاری (اور ناگوار) معلوم ہوتا ہے، تو میرا تو خدا ہی پر بھروسہ

تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ

ہے، سو تم (میرے ضرر پہنچانے کے متعلق) اپنی تدبیر (جو کچھ کر سکو) مع اپنے شرکاء (یعنی بتوں) کے پختہ کرلو و۱ پھر

و۱ یعنی تم اور تمہارے معبود سب مل کر میری ضرر رسانی میں اپنا ارمان پورا کرلو+

ع ۱۲/۷

۶ حرکتوں والی مدلازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدواجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوٓا إِلَيَّ وَلَا

تمہاری وہ تدبیر تمہاری گھٹن (اور دل کی تنگی) کا باعث نہ ہونا چاہیئے، ف۱ پھر میرے ساتھ (جو کچھ کرنا ہے) کر گزرو اور

تُنظِرُونِ ﴿٧١﴾ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُم

مجھ کو (اصلا) مہلت نہ دو۔ ف۲ پھر بھی اگر تم اعراض ہی کیے جاؤ، تو یہ سمجھو کہ میں نے تم سے (اس تبلیغ پر)

مِّنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ

کوئی معاوضہ تو نہیں مانگا۔ (اور میں تم سے کیوں مانگتا کیونکہ) میرا معاوضہ تو صرف (حسب وعدہ کرم) اللہ ہی کے ذمہ ہے ف۳

أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوهُ

اور چونکہ مجھ کو حکم کیا گیا ہے کہ میں اطاعت کرنیوالوں میں ہوں۔ سو (باوجود اس موعظت بلیغہ کے بھی) وہ

فَنَجَّيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ

لوگ اُن کو جھٹلاتے رہے پس (اس پر عذاب طوفان کا مسلط ہوا اور) ہم نے (اس عذاب سے) اُن کو اور جو اُن کے

خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ

ساتھ کشتی میں تھے اُنکو نجات دی اور اُنکو آباد کیا اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا، اُن کو (اس طوفان میں) غرق کر دیا۔

فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ

سو دیکھنا چاہیئے کیسا (بُرا) انجام ہوا، اُن لوگوں کا جو (عذاب الٰہی سے) ڈرائے جا چکے تھے ف۴ پھر

بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم

نوح (علیہ السلام) کے بعد ہم نے اور رسولوں کو اُن کی قوموں کی طرف بھیجا، سو وہ اُن کے

بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا

پاس معجزات لے کر آئے، (مگر) پھر (بھی ان کی ضد اور ہٹ کی یہ کیفیت تھی کہ) جس چیز کو انہوں نے اوّل (وہلہ)

بِهِ مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ

میں (ایک بار) جھوٹا کہہ دیا یہ نہ ہوا، کہ پھر اس کو مان لیتے (اور جیسے یہ دل کے سخت تھے) اللہ تعالیٰ اسی طرح کافروں کے

الْمُعْتَدِينَ ﴿٧٤﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ

دلوں پر بند لگا دیتے ہیں۔ پھر ان (مذکورین پیغمبروں) کے بعد ہم نے موسیٰ (علیہ السلام)

وَهَارُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا

اور ہارون (علیہ السلام) کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس اپنے معجزات (عصا اور ید) دے کر

فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا

بھیجا، سو انہوں نے (دعویٰ کے ساتھ ہی اُن کی تصدیق کرنے سے) تکبر کیا، اور وہ لوگ جرائم کے خوگر تھے۔ (اس لیے

ف۱ یعنی اکثر خفیہ تدبیر سے طبیعت گھٹا کرتی ہے سو خفیہ تدبیر کی ضرورت نہیں۔ جو کچھ تدبیر کرو دل کھول کر علانیہ کرو۔ میرا نہ لحاظ پاس کرو اور نہ میرے چلے جانے نکل جانے کا اندیشہ کرو۔ کیونکہ اتنے آدمیوں کے پہرے میں سے ایک آدمی کا نکل جانا بھی مستبعد ہے۔ پھر اخفاء کی کیا ضرورت ہے +

ف۲ حاصل یہ کہ میں تمہاری باتوں سے نہ ڈرتا ہوں اور نہ تبلیغ سے رُک سکتا ہوں +

ف۳ غرض نہ تم سے ڈرتا ہوں نہ کچھ خواہش رکھتا ہوں +

ف۴ یعنی بے خبری میں ہلاک نہیں کیے گئے۔ پہلے کہہ دیا۔ سمجھا دیا۔ نہ مانا سزا پائی +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا

اطاعت نہ کی) پھر جب (بعد دعوے کے) اُن کو ہمارے پاس سے (نبوتِ موسویہ پر) صحیح دلیل پہنچی ؎١ تو وہ لوگ کہنے لگے

لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٦﴾ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ

کہ یقیناً یہ صریح جادو ہے ۔ موسٰے (علیہ السلام) نے فرمایا ' کیا تم اس صحیح دلیل کی نسبت جبکہ وہ تمہارے

لَمَّا جَآءَكُمْ ۭ اَسِحْرٌ هٰذَا ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿٧٧﴾

پاس پہنچی ، ایسی بات کہتے ہو (کہ یہ جادو ہے) کیا یہ جادو ہے حالانکہ جادوگر کامیاب نہیں ہوا کرتے ؎٢

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ

وہ لوگ کہنے لگے ، کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم

اٰبَاۗءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاۗءُ فِي الْاَرْضِ ۭ

کو اس طریقہ سے ہٹا دو جس پر ہم نے اپنے بزرگوں کو دیکھا ہے ' اور (اس لئے آئے ہو کہ) تم دونوں کو دُنیا میں ریاست

وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٨﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

(اور سرداری) مل جاوے اور (تم خوب سمجھ لو) ہم تم دونوں کو کبھی نہ مانیں گے ۔ اور فرعون نے (اپنے سرداروں سے) کہا

ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ

کہ میرے پاس تمام ماہر جادوگروں کو (جو ہمارے قلمرو میں ہیں) حاضر کرو (چنانچہ جمع کئے گئے) سو جب وہ آئے (اور

السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ

موسٰے ؑ سے مقابلہ ہوا) تو موسٰے ؑ نے اُن سے فرمایا کہ ڈالو، جو کچھ تم کو (میدان میں) ڈالنا

مُّلْقُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا

ہے ۔ سو جب انہوں نے (اپنا جادو کا سامان) ڈالا ' تو موسٰے ؑ نے فرمایا ، کہ جو

جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ

کچھ تم (بنا کر) لائے ہو' جادو یہ ہے ؎٣ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالٰے اس (جادو) کو ابھی درہم برہم کئے

اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ

دیتا ہے (کیونکہ) اللہ تعالٰے ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا ؎٤ اور اللہ تعالٰے

الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع فَمَآ

دلیل صحیح (یعنی معجزہ) کو اپنے وعدوں کے موافق ثابت کر دیتا ہے ' گو مجرم (اور کافر) لوگ کیسا ہی ناگوار سمجھیں۔

اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰي خَوْفٍ

پس (جب عصا کا معجزہ ظاہر ہوا تو) موسٰے ؑ پر (شروع شروع میں) اُن کی قوم میں سے صرف قدرے قلیل آدمی ایمان

؎١ مراد اس سے معجزہ ہے

؎٢ یعنی جادوگر جبکہ دعوٰی نبوت کا کریں تو اظہار خارق میں کامیاب نہیں ہوا کرتے

؎٣ نہ وہ جس کو فرعون والے جادو کہتے ہیں

؎٤ یعنی ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا جو معجزہ کے ساتھ مقابلہ سے پیش آویں

ع ٨ ١٢ ١٣

٦ حرکتوں والی مدِ لازم | ٢، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب | ٢ حرکتوں والی مد | ادغام اور ناقابل تلفظ | قلقلہ

مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ أَن يَفْتِنَهُمْ ۚ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ

لائے' وہ بھی فرعون سے' اور اپنے حکام سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں (ظاہر ہونے پر) انکو تکلیف (نہ) پہنچاوے

لَعَالٍ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَإِنَّهُۥ لَمِنَ ٱلْمُسْرِفِينَ ﴿۸۳﴾

اور واقع میں (ڈرنا ان کا بے جا نہ تھا) کیونکہ فرعون اس مُلک میں زور (سلطنت) رکھتا تھا' اور یہ بھی بات تھی کہ وہ حد (انصاف)

وَقَالَ مُوسَىٰ يَٰقَوْمِ إِن كُنتُمْ ءَامَنتُم بِٱللَّهِ

سے باہر ہو جاتا تھا۔ اور موسیٰؑ نے فرمایا' کہ اے میری قوم! اگر تم (سچے دل سے) اللہ پر ایمان

فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوٓا۟ إِن كُنتُم مُّسْلِمِينَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوا۟

رکھتے ہو' تو (سوچ بچار مت کرو' بلکہ) اُسی پر توکل کرو' اگر تم (اس کی) اطاعت کرنیوالے ہو وا انہوں نے (جواب

عَلَى ٱللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً

میں) عرض کیا' کہ ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالم لوگوں کا

لِّلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ ٱلْقَوْمِ

تختۂ مشق نہ بنا۔ اور ہم کو اپنی رحمت کا صدقہ ان کافر لوگوں سے

ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿۸۶﴾ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ

نجات دے۔ و۲ اور ہم نے موسیٰؑ (علیہ السلام) اور اُن کے بھائی (ہارون علیہ السلام) کے

أَن تَبَوَّءَا لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَٱجْعَلُوا۟

پاس وحی بھیجی' کہ تم دونوں اپنے ان لوگوں کے لئے (بدستور) مصر میں گھر برقرار رکھو' اور (نماز کے

بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ ۗ وَبَشِّرِ

اوقات میں) تم سب اپنے انہیں گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ قرار دے لو' اور (یہ ضروری ہے کہ) نماز کے پابند رہو

ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَآ إِنَّكَ ءَاتَيْتَ

اور (اے موسیٰؑ) آپ مسلمانوں کو بشارت دیدیں و۳ اور موسیٰؑ نے دُعا میں عرض کیا' کہ اے ہمارے رب!

فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُۥ زِينَةً وَأَمْوَٰلًا فِى ٱلْحَيَوٰةِ

(ہم کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ) آپنے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو سامان تجمل اور طرح طرح کے مال دنیوی زندگی

ٱلدُّنْيَا ۖ رَبَّنَا لِيُضِلُّوا۟ عَن سَبِيلِكَ ۖ رَبَّنَا

میں اے ہمارے رب! اسی واسطے دیئے ہیں' کہ وہ آپ کی راہ سے (لوگوں کو) گمراہ کریں۔ اے ہمارے

ٱطْمِسْ عَلَىٰٓ أَمْوَٰلِهِمْ وَٱشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

رب! ان کے مالوں کو نیست و نابود کر دیجئے' اور ان کے دلوں کو (زیادہ) سخت کر دیجئے

و۱
توکل کے لئے یہ لازم ہے کہ خلق پر نظر نہ رہے طمعاً یا خوفاً۔ پس یہ منافی دعا کے نہیں +

و۲
یعنی جب تک ہم پر ان کی حکومت مقدر ہے ظلم نہ کرنے پاویں۔ اور پھر ان کی حکومت ہی کے دائرہ سے نکال دیجئے +

و۳
کہ یہ مصیبت ختم ہو جاوے گی +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

فَلَا يُؤۡمِنُوۡا حَتّٰى يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَ لِيۡمَ ﴿٨٨﴾

(جس سے ہلاکت کے مستحق ہو جاویں) سو یہ ایمان نہ لانے پاویں یہاں تک کہ عذابِ الیم (کے مستحق ہو کر اس) کو دیکھ لیں۔

قَالَ قَدۡ اُجِيۡبَتۡ دَّعۡوَتُكُمَا فَاسۡتَقِيۡمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيۡلَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٨٩﴾

حق تعالےٰ نے فرمایا، کہ تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی ہے، سو تم (اپنے منصبی کام یعنی تبلیغ پر) مستقیم رہو۔ اور اُن لوگوں کی راہ نہ چلنا، جن کو علم نہیں، ف۱

وَجٰوَزۡنَا بِبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ الۡبَحۡرَ فَاَتۡبَعَهُمۡ فِرۡعَوۡنُ وَجُنُوۡدُهٗ بَغۡيًا وَّعَدۡوًا ‌ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدۡرَكَهُ الۡغَرَقُ ۙ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو (اس) دریا سے پار کر دیا، ف۲ پھر اُن کے پیچھے پیچھے فرعون مع اپنے لشکر کے ظلم اور زیادتی کے ارادے سے (دریا میں) چلا۔ یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا، (اور ملائکہ عذاب کے نظر آنے لگے)

قَالَ اٰمَنۡتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىۡۤ اٰمَنَتۡ بِهٖ بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِيۡلَ وَاَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿٩٠﴾

تو (سراسیمہ ہو کر) کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں، کہ بجز اس کے کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں، کوئی معبود نہیں، اور میں مسلمانوں میں داخل ہوتا ہوں،

آٰلۡـٰٔنَ وَقَدۡ عَصَيۡتَ قَبۡلُ وَكُنۡتَ مِنَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿٩١﴾

جواب دیا گیا، کہ اب ایمان لاتا ہے، اور (معاینۂ آخرت کے) پہلے سے سرکشی کرتا رہا، اور مفسدوں میں داخل رہا۔ (اب نجات چاہتا ہے سو نجات مطلوبہ کے بجائے)

فَالۡيَوۡمَ نُنَجِّيۡكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوۡنَ لِمَنۡ خَلۡفَكَ اٰيَةً ‌ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ عَنۡ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوۡنَ ﴿٩٢﴾ ع

آج ہم تیری لاش کو (پانی میں تہ نشین ہونے سے) نجات دیں گے، تاکہ تو اُن کے لئے موجبِ عبرت ہو جو تیرے بعد (موجود) ہیں۔ ف۳ اور حقیقت یہ ہے کہ (پھر بھی) بہت سے آدمی ہماری (ایسی ایسی) عبرتوں سے غافل ہیں (اور مخالفت احکام الٰہیہ سے نہیں ڈرتے)

وَلَقَدۡ بَوَّاۡنَا بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ مُبَوَّاَ صِدۡقٍ وَّرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ‌ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡا

اور ہم نے (غرق فرعون کے بعد) بنی اسرائیل کو بہت اچھا ٹھکانا رہنے کو دیا اور ہم نے ان کو نفیس چیزیں (جنات وعیون وغیرہ سے) کھانے کو دیں۔ سو انہوں نے (جہل کی وجہ سے) اختلاف نہیں

ف۱ یعنی جن کو ہمارے وعدہ کے سچے ہونے کا یا توقف میں حکمت ہونے کا یا تبلیغ کے ضروری ہونے کا علم نہیں +

ف۲ جب اللہ تعالےٰ نے فرعون کو ہلاک کرنا چاہا تو موسےٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو مصر سے باہر نکال لے جائیے۔ چنانچہ وہ سب کو لے کر چلے اور رستہ میں دریائے شور حائل ہوا اور موسےٰ علیہ السلام کی دعا سے اس میں رستہ ہو گیا +

ف۳ اس کی لاش کے بچا لینے کو اور پانی پر تیر آنے کو نجات فرمانا بطور تہکم کے اور اس کے مایوس کر دینے کے ہے کہ ایسی نجات ہوگی جو تیرے لئے زیادہ موجب رسوائی ہو +

ف۴ مبوأ صدق کی تفسیر مصر و شام کے ساتھ دُر منثور میں منقول ہے +

ع ۹ ۱۰ ۱۴

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ

کیا، یہاں تک کہ اُن کے پاس (احکام کا) علم پہنچ گیا۔ یقینی بات ہے کہ آپ کا رب اُن (اختلاف کرنے والوں)

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾

کے درمیان قیامت کے دن ان امور میں فیصلہ (عملی) کرے گا، جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

پھر اگر بالفرض آپ اس (کتاب) کی طرف سے شک (و شبہ) میں ہوں، جس کو ہم نے آپ کے پاس بھیجا ہے

فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

تو آپ اُن لوگوں سے پوچھ دیکھئے، جو آپ سے پہلی کتابوں کو پڑھتے ہیں (مراد تورات و انجیل ہیں) تو وہ آپ

لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ

کو سچ بتلائیں گے) بیشک آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے سچی کتاب آئی ہے، آپ ہرگز شک کرنے والوں

مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ

میں ہوں۔ اور نہ (شک کرنے والوں سے بڑھ کر) ان لوگوں میں ہوں، جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۵﴾

کہیں آپ (نعوذ باللہ) تباہ نہ ہوجاویں۔ ف۱

اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا

یقیناً جن لوگوں کے حق میں آپ کے رب کی (یہ ازلی) بات (کہ ایمان نہ لاویں گے) ثابت ہوچکی ہے، وہ (کبھی)

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا

ایمان نہ لاویں گے۔ گو اُن کے پاس تمام دلائل (ثبوت حق کے) پہنچ جاویں، جبتک کہ عذاب دردناک کو

الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ

نہ دیکھ لیں (مگر اس وقت ایمان نافع نہیں ہوتا)، چنانچہ کوئی بستی ایمان نہ لائی، کہ ایمان

اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ

لانا اُس کو نافع ہوتا، ہاں مگر یونس (علیہ السلام) کی قوم۔

لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ

جب وہ ایمان لے آئے، تو ہم نے رسوائی کے عذاب کو دنیوی زندگی میں اُن پر سے

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾

ٹال دیا۔ اور اُن کو ایک وقت خاص (یعنی وقت موت) تک (خیر و خوبی کے ساتھ) عیش دیا۔ ف۲

ف۱ ظاہر میں خطاب آپ کو ہے مگر مقصود خطاب دوسروں کو ہے۔ اور نزول آیت کے وقت آپ نے اپنے مقصود بالخطاب نہ ہونے کو ان لفظوں سے ظاہر فرمادیا کہ لا اشك ولا اسأل۔

ف۲ مگر بعض حکمتوں کی وجہ سے یہ نہ چاہا۔ اس لئے سب ایمان نہیں لائے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ

اور (ان اقوام وقری کی کیا تخصیص ہے؟) اگر آپ کا رب چاہتا تو تمام روئے زمین کے لوگ سب کے سب

جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا

ایمان لے آتے۔ [1] سو (جب یہ بات ہے، تو) کیا آپ لوگوں پر زبردستی کر سکتے ہیں جس سے وہ ایمان

مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا

ہی لے آویں؟ حالانکہ کسی شخص کا ایمان لانا بدون خدا کے حکم (یعنی مشیت)

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا

کے ممکن نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بے عقل لوگوں پر (کفر کی) گندگی واقع

يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ

کر دیتا ہے آپ کہہ دیجیے کہ تم غور کرو (اور دیکھو) کہ کیا کیا چیزیں ہیں آسمانوں میں اور

الْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ

زمین میں۔ [2] اور جو لوگ (عناداً) ایمان نہیں لاتے، اُن کو دلائل اور دھمکیاں کچھ فائدہ

لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ

نہیں پہنچاتیں۔ (یہ بیان ہوا ان کے عناد کا) سو وہ لوگ (بدلالت حال) صرف ان لوگوں کے سے

الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا

واقعات کا انتظار کر رہے ہیں، جو اُن سے پہلے گذر چکے ہیں۔ [3] آپ فرما دیجیے کہ اچھا تو تم (تو اس کے) انتظار

اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ

میں رہو میں بھی تمہارے ساتھ (اس کے) انتظار کرنے والوں میں ہوں۔ پھر ہم (اس عذاب سے) اپنے

رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ

پیغمبروں کو اور ایمان والوں کو بچا لیتے تھے (جس طرح ان مومنین کو ہم نے نجات دی تھی) ہم اسی طرح سب ایمان والوں کو نجات

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ

دیا کرتے ہیں یہ (حسب وعدہ ہمارے ذمہ ہے) [4] آپ کہہ دیجیے، کہ اے لوگو! اگر تم میرے دین کی طرف

شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ

سے شک (اور تردد) میں ہو، تو میں ان معبودوں کی عبادت نہیں کرتا، جن کی تم خدا کو چھوڑ کر

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ

عبادت کرتے ہو، لیکن ہاں اس معبود کی عبادت کرتا ہوں، جو تمہاری

[1] خلاصہ قصہ یونس علیہ السلام کا یہ ہے کہ ان کے ایمان نہ لانے پر حسب وحی الٰہی یونس علیہ السلام نے ان کو عذاب کی خبر دی اور خود چلے گئے۔ جب وقت موعود پر عذاب کے آثار شروع ہوئے تو تمام قوم نے حق تعالیٰ کے روبرو گریہ و زاری شروع کی۔ اور ایمان لے آئے وہ عذاب ٹل گیا ◆

[2] یعنی ان میں غور کرنے سے توحید کی دلیل عقلی حاصل ہوگی ◆

[3] یعنی باوجود دلائل اور وعیدوں کے جو ایمان نہیں لاتے تو ان کی حالت اس شخص کے مشابہ ہے جو ایسے عذاب کا منتظر ہو جو کہ پہلی قوموں پر آیا تھا ◆

[4] پس اسی طرح اگر ان کفار پر کوئی افتاد پڑی تو مسلمان اس سے محفوظ رہیں گے خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں ◆

ع ١٠/١١ ١٥

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَتَوَفّٰىكُمْ ۚۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾

جان قبض کرتا ہے، اور مجھ کو (منجانب اللہ) یہ حکم ہوا ہے کہ میں ایمان لانیوالوں میں سے ہوں۔

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ

اور یہ کہ اپنے آپ کو اس دین (مذکور توحید خالص) کی طرف اس طرح متوجہ رکھنا، کہ اور سب طریقوں سے علیحدہ ہو

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا

جاؤ اور (مجھ کو یہ حکم ہوا ہے) کہ کبھی مشرک مت بننا، اور (یہ حکم ہوا ہے کہ خدا (کی توحید) کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت

يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا

کرنا جو تجھ کو نہ (عبادت کرنے کی حالت میں) کوئی نفع پہنچا سکے، اور نہ (ترک عبادت کی حالت میں) کوئی ضرر پہنچا سکے۔ پھر

مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا

اگر (بالفرض) ایسا کیا (یعنی غیر خدا کی عبادت کی) تو تم اس حالت میں (اللہ کا حق ضائع کرنیوالوں میں سے ہو جاؤ گے اور (مجھ سے یہ کہا

كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ

گیا ہے کہ) اگر تم کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچاوے تو بجز اس کے اور کوئی اس کا دور کرنیوالا نہیں ہے۔ اور اگر وہ تم کو کوئی

لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ

راحت پہنچانا چاہے، تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں (بلکہ وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہیں مبذول فرمائیں

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

اور وہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والے ہیں۔ ف۱ آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ اے لوگو!

قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى

تمہارے پاس (دین) حق تمہارے رب کی طرف سے (بدلیل) پہنچ چکا ہے۔ سو (اس کے پہنچ جانے کے بعد) جو

فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا

شخص راہ راست پر آجاوے گا سو وہ اپنے (نفع کے) واسطے راہ راست پر آوے گا۔ اور جو شخص (اب بھی) بے راہ رہے گا

يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ ۭ

تو اس کا بے راہ ہونا (یعنی اس کا وبال بھی) اسی پر پڑے گا۔ اور میں تم پر (کچھ بطور ذمہ داری کے) مسلط نہیں کیا گیا۔

وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ

اور آپ اس کا اتباع کرتے رہیئے جو کچھ آپ کے پاس وحی بھیجی جاتی ہے اور (ان کی کفر وایذا پر) صبر کیجئے، یہاں تک

اللّٰهُ ۚۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ ع

کہ اللہ تعالیٰ (ان کا) فیصلہ کر دینگے، اور وہ سب فیصلہ کرنیوالوں میں اچھے (فیصلہ کرنیوالے) ہیں ف۲

ف۱
خلاصہ یہ کہ میرا دین تو یہ ہے جس میں کسی کو شک ہونا نہ چاہیئے اور کفار باوجودیکہ منکر تھے، پھر شک کیوں فرمایا۔ اسمیں اشارہ اس طرف ہے کہ اس دین میں تو شک بھی نہ ہونا چاہیئے چہ جائیکہ انکار و تکذیب +

ف۲
مطلب یہ کہ آپ اپنے ذاتی اور منصبی کام میں لگے رہیئے ان کی فکر نہ کیجیئے +

ع ١١ ١٦

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ہود — مکہ میں نازل ہوئی — اس میں ایک سو تئیس آیتیں — اور دس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحمت والے ہیں۔

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ

الٓرٰ (کے معنی تو اللہ کو معلوم) یہ (قرآن) ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں (دلائل سے) محکم کی گئی ہیں، پھر (اس کے ساتھ)

لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝١ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ط

صاف صاف (بھی) بیان کی گئی ہیں (وہ کتاب ایسی ہے کہ) ایک حکیم باخبر (یعنی اللہ تعالیٰ) کی طرف سے (ہے) یہ کہ اللہ تعالیٰ

اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۝٢ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا

کے سوا کسی کی عبادت مت کرو میں تم کو اللہ کی طرف سے (ایمان نہ لانے پر عذاب سے) ڈرانے والا اور (ایمان لانے پر ثواب کی)

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا

بشارت دینے والا ہوں۔ اور یہ (بھی ہے) کہ تم لوگ اپنے گناہ (شرک کفر وغیرہ) اپنے رب سے معاف کراؤ، پھر (ایمان لا کر) اس

حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ

کی طرف (عبادت سے) متوجہ ہو، وہ تم کو وقت مقرر (یعنی وقت موت) تک (دنیا میں) خوش عیشی

ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ط وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ

دے گا ف١ اور (آخرت میں) ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔ اور اگر (ایمان لانے سے) تم لوگ اعراض (ہی) کرتے رہے

اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝٣ اِلَى اللّٰهِ

تو مجھ کو (اس صورت میں) تمہارے لئے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ تم (سب) کو اللہ

مَرْجِعُكُمْ ج وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٤ اَلَآ

ہی کے پاس جانا ہے۔ اور وہ ہر شے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ یاد رکھو کہ!

اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ط

وہ لوگ دوہرا کئے دیتے ہیں اپنے سینوں کو (اور اوپر سے کپڑا لپیٹ لیتے ہیں) تاکہ اپنی باتیں خدا سے چھپا سکیں ف٢

اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا

یاد رکھو کہ وہ لوگ جس وقت (دوہرے ہو کر) اپنے کپڑے (اپنے اوپر) لپیٹتے ہیں، وہ اس وقت بھی سب جانتا ہے، جو کچھ

يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ج اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٥

چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر باتیں کرتے ہیں (کیونکہ) بالیقین وہ (تو) دلوں کے اندر کی باتیں جانتا ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف١ خوش عیشی سے مراد وہ ہے جس کو اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً اور لَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً میں ذکر فرمایا ہے۔

ف٢ یعنی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو باتیں کرتے ہیں تو اس ہیئت سے کرتے ہیں تاکہ کسی کو خبر نہ ہو جاوے اور جس کو اعتقاد ہو گا کہ خدا کو ضرور خبر ہوتی ہے اور آپ کا صاحب وحی ہونا دلائل سے ثابت ہے پس وہ اخفاء کی یہ تدبیر کبھی نہ کرے گا پس یہ تدبیر کرنا گویا بدلالت حال اللہ سے پوشیدہ رہنے کی کوشش کرنا ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ

اور کوئی (رزق کھانے والا) جاندار روئے زمین پر نہیں' کہ اُس کی روزی اللہ تعالیٰ

رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ط

کے ذمہ نہ ہو' اور وہ ہر ایک کی زیادہ رہنے کی جگہ کو اور چند روزہ رہنے کی جگہ کو جانتا ہے۔

كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ۝٦ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ

سب چیزیں کتاب مبین (یعنی لوح محفوظ) میں (بھی منضبط اور مندرج) ہیں۔ اور وہ (اللہ) ایسا ہے' کہ سب

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ

آسمان اور زمین چھ دن کی (مقدار میں) پیدا کیا' اور اس وقت اُس کا

عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ

عرش پانی پر تھا' تاکہ تم کو آزمائے' کہ دیکھیں تم میں اچھا عمل کرنیوالا

عَمَلًا ط وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَّبْعُوثُونَ مِنْ

کون ہے۔ ف۱ اور اگر آپ (لوگوں سے) کہتے ہیں کہ یقیناً تم لوگ مرنے کے بعد

بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ

(قیامت کے دن دوبارہ) زندہ کئے جاؤ گے تو (اُن میں) جو لوگ کافر ہیں' وہ (قرآن کی نسبت

هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝٧ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ

جس میں بعث کی خبر ہے) کہتے ہیں' کہ یہ تو نرا صاف جادو ہے۔ ف۲ اور اگر تھوڑے دنوں تک (مراد دنیوی

الْعَذَابَ إِلٰى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا

زندگی ہے) ہم اُن سے عذاب (موعود) کو ملتوی رکھتے ہیں (کہ اس میں حکمتیں ہیں)' تو (بطور انکار و استہزا کے)

يَحْبِسُهُ ط أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا

کہنے لگتے ہیں' کہ اس عذاب کو کون چیز روک رہی ہے ف۳ یاد رکھو جس دن (وقت موعود پر) وہ (عذاب) اُن پر آپڑیگا

عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝٨

تو پھر کسی کے ٹالے نہ ٹلے گا' اور جس (عذاب) کے ساتھ یہ استہزاء کر رہے تھے' وہ اُن کو آگھیرے گا۔ ف۴

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ

اور اگر ہم انسان کو اپنی مہربانی کا مزہ چکھا کر اُس سے چھین لیتے ہیں'

نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ج إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ۝٩ وَلَئِنْ

تو وہ ناامید اور ناشکر ہو جاتا ہے۔ اور اُس کو

ع ۸ / ۱

ف۱ مطلب یہ کہ زمین وآسمان کو پیدا کیا۔ تمہارے حوائج ومنافع اس میں پیدا کئے' تاکہ تم ان کو دیکھ کر توحید پر استدلال کرو اور ان سے منتفع ہو کر منعم کا شکر اور خدمت کہ عبارت ہے عمل صالح سے بجالاؤ۔ سو بعض نے ایسا کیا۔ بعض نے نہ کیا +

ف۲ جادو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ باطل ہوتا ہے مگر موثر' اسی طرح قرآن کو نعوذ باللہ باطل سمجھتے تھے لیکن اس کے مضامین کا موثر ہونا بھی مشاہدہ کرتے تھے۔ اس مجموعہ پر یہ حکم کیا۔ نعوذ باللہ منہ +

ف۳ یعنی اگر عذاب کوئی چیز ہوتی تو اب تک ہو چکتا۔ جب نہیں ہوا تو معلوم ہوا کہ کچھ بھی نہیں +

ف۴ مطلب یہ کہ باوجود استحقاق کے یہ تاخیر اس لئے ہے کہ بعض حکمتوں سے اس کا وقت معین ہے۔ پھر اس وقت ساری کسر نکل جاویگی +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

أَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ
کسی تکلیف کے بعد' جوکہ اس پر واقع ہوئی ہو' کسی نعمت کا مزہ چکھادیں' تو (ایسا اتراتا

ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ إِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۰ۙ إِلَّا
ہے' کہ) کہنے لگتا ہے کہ میرا سب دکھ درد رخصت ہوا (اب کبھی نہ ہوگا) پس وہ اترانے لگتا ہے شیخی

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ أُولٰٓئِكَ
بگھارنے لگتا ہے، مگر جو لوگ مستقل مزاج ہیں' اور نیک کام کرتے ہیں۔ف۱ وہ ایسے نہیں ہوتے ف۲ ایسے لوگوں کے لئے

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۱ فَلَعَلَّكَ
بڑی مغفرت اور بڑا اجر ہے۔ ف۳ سو شاید آپ (تنگ

تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى إِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ
ہوکر) اُن احکام میں سے' جوکہ آپ کے پاس وحی کے ذریعے سے بھیجے جاتے ہیں' بعض کو (کہ وہ تبلیغ ہے)

بِهٖ صَدْرُكَ أَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ أُنْزِلَ
چھوڑ دینا چاہتے ہیں'ف۴ اور آپ کا دل اس بات سے تنگ ہوتا ہے' کہ وہ کہتے ہیں' کہ (اگر یہ نبی ہیں) تو ان پر

عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ إِنَّمَآ أَنْتَ
کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل ہوا؟ یا ان کے ہمراہ کوئی فرشتہ (جو ہم سے بھی بولتا چالتا) کیوں نہیں آیا؟ف۵ آپ تو

نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۱۲ؕ أَمْ
(ان کفار کے اعتبار سے) صرف ڈرانے والے ہیں ف۶ اور پورا اختیار رکھنے والا ہر شے پر (تو) اللہ ہی ہے ف۷۔ کیا (اس کی

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَأْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ
نسبت) یوں کہتے ہیں' کہ (نعوذ باللہ) آپ نے اس کو (اپنی طرف سے) خود بنا لیا ہے؟ آپ (جواب میں) فرمادیجیے کہ اگر

مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ
(یہ میرا بنایا ہوا ہے) تو (اچھا) تم بھی اس جیسی دس سورتیں' (جو تمہاری) بنائی ہوئی (ہوں) لے آؤ اور (اپنی مدد کیلئے)

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۳ فَإِلَّمْ
جن جن غیر اللہ کو بلا سکو' بلالو' اگر تم سچے ہو۔ پھر یہ کفار اگر

يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا أَنَّمَآ أُنْزِلَ بِعِلْمِ
تم لوگوں کا کہنا (کہ اس کی مثل بنا لاؤ) نہ کر سکیں' تو تم (ان سے کہہ دو کہ اب تو) یقین کر لو کہ یہ قرآن اللہ ہی کے

اللّٰهِ وَأَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۴
علم (اور قدرت) سے اترا ہے' اور یہ بھی (یقین کر لو) کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ف۸ تو پھر اب بھی مسلمان ہوتے ہو (یا نہیں)؟

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲- حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ مراد اس سے مومنین ہیں +

ف۲ وہ زوال نعمت کے وقت صبر سے کام لیتے ہیں اور عطائے نعمت کے وقت شکر و طاعت کہ حاصل ہے اعمالِ صالحہ کا بجا لاتے ہیں +

ف۳ خلاصہ یہ کہ بجز مومنین کے اکثر آدمی ایسے ہی ہیں کہ ذرا سی میں نڈر ہو جاویں۔ ذرا سی میں ناامید ہو جاویں۔ اس لئے یہ لوگ تاخیر عذاب کے سبب بے خوف اور منکر ہو گئے +

ف۴ یعنی کیا ایسا ممکن ہے کہ آپ تبلیغ ترک کر دیں۔ سو ظاہر ہے کہ ایسا ارادہ تو آپ کر نہیں سکتے پھر تنگ دل ہونے سے کیا فائدہ؟

ف۵ سو ایسی باتوں سے آپ تنگ نہ ہو جئیے +

ف۶ یعنی آپ پیغمبر ہیں جس کے لئے مطلق خارق کی ضرورت ہے نہ کہ فرمائشی خوارق کی +

ف۷ ان خوارق کا ظاہر کرنا آپ کے اختیار سے باہر ہے۔ پھر اس کی فکر اور اس فکر سے تنگی کیوں ہو۔ اور چونکہ پیغمبر کے لئے مطلق خارق کی ضرورت ہی اور آپ کا بڑا خارق قرآن ہے تو اس کو نہ ماننے کی کیا وجہ؟

ف۸ کیونکہ معبود صفاتِ الوہیت میں کامل ہوتا ہے پھر اگر کوئی اور ہوتا تو اسکو قدرت بھی پوری ہوتی اور اس قدرت سے وہ تم لوگوں کی مدد کرتا کہ تم اس کا مثل لے آتے۔ لیکن جب تم اس سے عاجز ہو تو توحید اور رسالت دونوں ثابت ہو گئیں +

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ

جو شخص (اپنے اعمال خیر سے) محض حیات دنیوی (کی منفعت) اور اس کی رونق (کا حاصل کرنا) چاہتا

اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾

ہے، تو ہم اُن لوگوں کے (اُن) اعمال (کی جزا) انکو دنیا ہی میں پورے طور سے بھگتا دیتے ہیں، اور اُن کیلئے دنیا میں کچھ

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا

کمی نہیں ہوتی۔ ول یہ ایسے لوگ ہیں، کہ اُن کے لئے آخرت میں بجز دوزخ کے اور کچھ (ثواب وغیرہ) نہیں، اور انہوں نے

النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا

جو کچھ کیا تھا، وہ آخرت میں سب کا سب ناکارہ (ثابت) ہوگا، اور (واقع میں تو) جو کچھ کر رہے ہیں، وہ اب بھی

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ

بے اثر ہے۔ وٹ کیا منکر قرآن ایسے شخص کی برابری کر سکتا ہے، جو قرآن پر قائم ہو؟ جو کہ

رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ

اس کے رب کی طرف سے آیا ہے، اور اس (قرآن) کے ساتھ ایک گواہ تو اسی میں موجود ہے وٹ، اور ایک اس سے

مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ

پہلے (یعنی) موسیٰ کی کتاب ہے (جو کہ احکام بتلانے کے اعتبار سے) امام ہے اور رحمت ہے وٹ۔ ایسے لوگ اس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ

اور (کافر کا حال یہ ہے) کہ جو شخص دوسرے فرقوں میں سے اس قرآن کا انکار کریگا، تو دوزخ اس کے وعدہ کی جگہ ہے۔

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

سو (اے مخاطب) تم قرآن کی طرف سے شک میں مت پڑنا، بلا شک و شبہہ وہ سچی کتاب ہے۔

رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾

تمہارے رب کے پاس سے آئی ہے، لیکن (باوجود ان دلائل کے غضب ہے، کہ) بہت سے آدمی ایمان نہیں لاتے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ

اور ایسے شخص سے زیادہ کون ظالم ہے؟ جو اللہ تعالےٰ پر جھوٹ باندھے۔ وٹ

اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ

ایسے لوگ (قیامت کے روز) اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے، اور (اعمال کے) گواہ فرشتے (علی الاعلان)

الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ

یوں کہیں گے، کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی نسبت جھوٹی باتیں لگائی تھیں۔

ول یعنی دُنیا ہی میں اُن اعمال کے عوض انکو نیک نامی اور صحت و فراغ عیش و کثرت اموال و اولاد عنایت کر دیا جاتا ہے +

وٹ اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ کفار کی نیت بجز دُنیا کے کچھ نہیں ہوتی۔ بلکہ ان میں جو ایسے ہوتے ہیں کہ انکی نیت بجز دُنیا کے کچھ نہ ہو۔ اس آیت میں ان کا بیان ہے +

وٹ یعنی اس کا معجز ہونا جو کہ دلیل عقلی ہے +

وٹ یہ دلیل نقلی ہے۔ غرض قرآن کے صدق و صحت کے لئے دو دو دلیلیں موجود ہیں +

وٹ یعنی اس کی توحید کا اُس کے رسول کی رسالت کا اس کے کلام ہونے کا انکار کرے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ

سب سن لو کہ ایسے ظالموں پر خدا کی (زیادہ) لعنت ہے۔ جو کہ (اپنے کفر وظلم کے ساتھ) دوسروں کو بھی

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ

خدا کی راہ (یعنی دین سے) روکتے تھے، اور اس (راہ) میں کجی اور (شبہات) نکالنے کی تلاش (اور فکر) میں لگے رہتے

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ أُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا

تھے (تاکہ دوسروں کو گمراہ کریں) اور وہ آخرت کے بھی منکر تھے۔ یہ لوگ (تمام) زمین (کے تختہ) پر بھی

مُعْجِزِيْنَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ

خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے تھے، اور نہ ان کا خدا کے سوا کوئی مددگار ہوا

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ

(کہ بعد گرفتاری کے چھڑا لیتا) ایسوں کو (اوروں سے) دونی سزا

الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا

ہوگی۔ ف۱ یہ لوگ نہ سن سکتے تھے۔ اور نہ (غایت عناد سے راہ حق کو)

كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

دیکھتے تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو برباد کر

أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا

بیٹھے، اور جو معبود انہوں نے تراش کر رکھے تھے (آج) اُن سے سب غائب (اور گم) ہوگئے (کوئی بھی تو کام نہ آیا)

جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ إِنَّ

پس (لازمی بات ہے، کہ آخرت میں زیادہ خسارہ پانے والے یہی لوگ ہوں گے۔ ف۲ بیشک

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَأَخْبَتُوْٓا إِلٰى

جو لوگ ایمان لائے، اور انہوں نے اچھے اچھے کام کئے، اور دل سے اپنے رب کی طرف

رَبِّهِمْ ۙ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾

جھکے، ف۳ ایسے لوگ اہل جنت ہیں۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہا کریں گے۔ ف۴

مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْأَعْمٰى وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ

دونوں فریق (مذکورین مومن وکافر) کی حالت ایسی ہے جیسے ایک شخص ہو اندھا بھی، اور بہرا بھی، اور ایک شخص ہو کہ دیکھتا

وَالسَّمِيْعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ ع

بھی ہو اور سنتا بھی ہو، (اسکو سمجھنا بہت آسان) ہے، کیا یہ دونوں شخص حالت میں برابر ہیں ف۵ کیا تم (اس تفاوت کو) سمجھتے نہیں ف۶

ف۱ ایک اپنے کافر ہونے کی ایک دوسروں کو کافر بنانے کی کوشش کرنے کی +

ف۲ یہ تو انجام ہوگا کافروں کا۔ آگے مسلمانوں کا انجام مذکور ہے +

ف۳ یعنی انقیاد اور خشوع دل میں پیدا کیا +

ف۴ یہ دونوں کے انجام کا تفاوت بیان ہوگیا۔ آگے تفاوت حال کی مثال ہے جس پر تفاوت مآل مرتب ہوتا ہے +

ف۵ یہی حالت کافر اور مسلمان کی ہے، کہ پہلا ہدایت سے بہت دور ہے، اور دوسرا ہدایت سے موصوف ہے +

ف۶ یعنی اس میں تردد ہونے کی گنجائش ہی نہیں بہت بدیہی ہے +

وقف لازم

ع ۲ ۲

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۵﴾ لا

اور ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اُن کی قوم کے پاس رسول بنا کر (یہ پیغام دے کر) بھیجا کہ تم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّىْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

مت کرنا، میں تم کو (درصورت عبادت غیر اللہ کے) صاف صاف ڈراتا ہوں، میں تمہارے حق میں ایک بڑے سخت تکلیف

عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ

دینے والے دن کے عذاب کا اندیشہ کرتا ہوں۔ سو اُن کی قوم میں جو کافر سردار تھے، وہ (جواب میں)

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا

کہنے لگے، کہ ہم تو تم کو اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں کہ تمہارا اتباع

وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا

انہی لوگوں نے کیا ہے، جو ہم میں بالکل رذیل ہیں (جن کی عقل اکثر خفیف ہوتی

بَادِىَ الرَّاْىِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ

ہی پھر وہ (اتباع) بھی محض سرسری رائے سے (ہوا ہے) اور ہم تم لوگوں میں (یعنی تم میں اور مسلمانوں میں) کوئی بات اپنے سے زیادہ

بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

بھی نہیں پاتے، بلکہ ہم تم کو (بالکل) جھوٹا سمجھتے ہیں۔ نوح (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے میری قوم! بھلا یہ تو

كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ رَحْمَةً

بتلاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی جانب سے دلیل پر (قائم) ہوں (جس سے میری نبوت ثابت ہوتی ہے) اور اس نے مجھکو

مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا

اپنے پاس سے رحمت (یعنی نبوت) عطا فرمائی ہو، پھر وہ (نبوت یا اُس کی حجت) تم کو نہ سوجھتی ہو، تو (میں کیا کروں

وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ

مجبور ہوں) کیا ہم اس (دعویٰ یا دلیل) کو تمہارے گلے مڑھ دیں۔ اور تم اس سے نفرت کئے چلے جاؤ[ف۱]، اور (اتنی بات اور

مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ

زائد فرمائی کہ) اے میری قوم! میں تم سے اس (تبلیغ) پر کچھ مال نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ تو صرف اللہ کے ذمہ ہے، اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّىْۤ اَرٰىكُمْ

میں تو ان ایمان والوں کو نکالتا نہیں۔ (کیونکہ) یہ لوگ اپنے رب کے پاس (عزت و مقبولیت کے ساتھ) جانیوالے ہیں

قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِىْ مِنَ

لیکن واقعی میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ (خواہ مخواہ کی) جہالت کر رہے ہو۔ (اور بے ڈھنگی باتیں کر رہے ہو) اور (بالفرض

ف۱ مطلب یہ کہ تمہارا یہ کہنا کہ جی کو نہیں لگتی محض استبعاد ہے۔ اقتناع اجتماع نبوت و بشریت کی تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں، اور میرے پاس وقوع اجتماع کی دلیل موجود ہے، یعنی معجزہ وغیرہ۔ نہ کہ کسی کا اتباع۔ اس سے اس کا جواب بھی ہو گیا کہ ان کا اتباع حجت نہیں۔ لیکن انتاج دلیل کا موقوف ہے نظر پر۔ تم نظر کرتے نہیں۔ اور یہ میرے بس سے باہر ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣٠ وَلَآ اَقُوْلُ

(والتقدیر) اگر میں ان کو نکال بھی دوں' تو (یہ تبلاؤ) مجھ کو خدا کی گرفت سے کون بچالے گا' کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے ؟ و۱

لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ

اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے تمام خزانے ہیں' اور نہ میں (یہ کہتا ہوں کہ میں) تمام غیب کی باتیں

وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ

جانتا ہوں' اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں' اور جو لوگ تمہاری نگاہوں میں حقیر ہیں' میں اُن کی

تَزْدَرِیْۤ اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا ؕ

نسبت (تمہاری طرح) یہ نہیں کہہ سکتا' کہ اللہ تعالیٰ ہرگز اُن کو ثواب نہ دے گا -

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْۤ اِذًا لَّمِنَ

ان کے دل میں جو کچھ ہو' اس کو اللہ ہی خوب جانتا ہے - میں تو (اگر ایسی بات کہہ دوں تو) اس صورت

الظّٰلِمِیْنَ ۝٣١ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ

میں ستم ہی کر دوں - و۲ وہ لوگ کہنے لگے کہ اے نوحؑ! تم ہم سے بحث کر چکے' پھر بحث بھی

جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ

بہت کر چکے' سو (اب ہم بحث وحث نہیں کرتے) جس چیز سے تم ہم کو دھمکایا کرتے ہو (کہ عذاب آجاوے گا) وہ ہمارے

الصّٰدِقِیْنَ ۝٣٢ قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ

سامنے لے آؤ' اگر تم سچے ہو - انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (اس کو) بشرطیکہ اس کو منظور ہو تمہارے سامنے

شَآءَ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۝٣٣ وَلَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْۤ

لاوے گا' اور اس وقت پھر تم اس کو عاجز نہ کر سکو گے - اور میری خیر خواہی تمہارے کام نہیں آسکتی

اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ

گو میں تمہاری کیسی ہی خیر خواہی کرنا چاہوں' جبکہ اللہ ہی کو تمہارا گمراہ کرنا منظور ہو ' و۳ وہی

یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَیْهِ

تمہارا مالک ہے - اور اسی کے پاس تم

تُرْجَعُوْنَ ۝٣٤ؕ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ

کو جانا ہے - کیا یہ لوگ کہتے ہیں' کہ محمد (صلعم) نے (نعوذ باللہ) یہ قرآن تراش لیا ہے' آپ

افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝٣٥ ع

(جواب میں) فرما دیجئے کہ اگر (بالفرض) میں نے تراشا ہوگا' تو میرا یہ جرم مجھ پر عائد ہوگا اور تم میرے جرم سے بری الذمہ ہو و۴ گے

ع ٣ ١١ ٣

و۱ اس تقریر میں ان کے تمام شبہات کا جواب ہو گیا- لیکن آگے ان سب جوابوں کا پھر تتمہ ہے- یعنی جب نبوت میری دلیل سے ثابت ہے تو اول تو دلیل کے سامنے استبعاد کوئی چیز نہیں- پھر یہ کہ وہ مستبعد بھی نہیں- البتہ کسی امر عجیب وغریب کا اگر دعویٰ کرتا تو انکار واستبعاد چنداں منکر ومستبعد نہ تھا- گو دلیل کے بعد وہ بھی مسموع نہیں البتہ اگر دلیل بھی مقتضی استبعاد کو ہو تو پھر واجب ہے- لیکن میں تو کسی ایسے امر عجیب کا دعویٰ نہیں کرتا +

و۲ کیونکہ بے دلیل دعویٰ کرنا گناہ کی بات ہے +

و۳ مطلب یہ کہ جب تم ہی اپنی بدقسمتی سے اپنے لئے نفع حاصل کرنا اور نقصان سے بچنا نہ چاہو تو میرے چاہنے سے کیا ہوتا ہے +

و۴ یہ اخیر درجہ کا جواب ہے اور اصل جواب وہ ہے کہ اس افترا کا افترا ہونا ثابت کر دیا جاوے- جیسا کہ اسی سورت کے دوسرے رکوع میں جواب دیا ہے قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ لیکن جو شخص دلیل میں نہ قدح کر سکے اور نہ تسلیم کرے اخیر درجہ میں یہی کہا جاتا ہے کہ خیر بھائی جیسا میں نے کیا ہوگا میں بھگتونگا' جیسا تم کر رہے ہو تم بھگتو گے +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا

اور میں تمہارے اس جرم سے بری الذمہ رہوں گا ۔ اور نوح (علیہ السلام) کے پاس وحی بھیجی گئی، کہ سوا اُن کے جو (اس

مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۳۶

وقت تک) ایمان لاچکے ہیں، اور کوئی نیا شخص، تمہاری قوم میں ایمان نہ لائے گا، سو جو کچھ یہ لوگ (کفر و ایذا و استہزاء)

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ

کر رہے ہیں اس پر کچھ غم نہ کرو۔ اور تم ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم سے کشتی تیار کرلو [ف۱] اور مجھ سے کافروں کے

فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۳۷ وَیَصْنَعُ

بارے میں کچھ گفتگو مت کرنا وہ سب غرق کئے جائیں گے۔ [ف۲] اور وہ کشتی تیار کرنے

الْفُلْكَ ۖ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ

لگے۔ اور جب کبھی اُن کی قوم میں کسی گروہ کا اُن پر گزر ہوتا، تو

سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا

اُن سے ہنسی کرتے۔ آپ فرماتے کہ اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم تم

نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۳۸ فَسَوْفَ

پر ہنستے ہیں جیسا تم ہم پر ہنستے ہو [ف۳] سو ابھی تم کو معلوم

تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَیَحِلُّ

ہوا جاتا ہے کہ وہ کون شخص ہے جس پر ایسا عذاب آیا چاہتا ہے جو اس کو رُسوا کر

عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۳۹ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا

دیگا اور اُس پر دائمی عذاب نازل ہوگا۔ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم (عذاب کا قریب) آپہنچا اور زمین میں سے

وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ

پانی اُبلنا شروع ہوا، ہم نے (نوح علیہ السلام سے) فرمایا کہ ہر قسم میں سے ایک ایک نر اور ایک ایک

اثْنَیْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَ

مادہ یعنی دو عدد اس میں چڑھا لو [ف۴] اور اپنے گھر والوں کو بھی باستثنا اس کے جس پر حکم نافذ ہوچکا ہے

مَنْ اٰمَنَ ۭ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلٌ ۴۰ وَقَالَ

اور دوسرے ایمان والوں کو بھی (سوار کرلو) اور بجز قلیل آدمیوں کے اُن کے ساتھ کوئی ایمان نہ لایا تھا اور نوح ؑ نے فرمایا

ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّیْ

کہ اس کشتی میں سوار ہوجاؤ اس کا چلنا اور اس کا ٹھیرنا اللہ ہی کے نام سے ہے۔ بالیقین میرا

ف۱ تم اس طوفان سے بچنے کے لئے کشتی تیار کرلو کہ اس کے ذریعہ سے تم اور اہل ایمان محفوظ رہو گے +

ف۲ یعنی ان کے لئے یہ قطعی طور پر تجویز ہوچکا ہے تو ان کی سفارش بے کار ہوگی +

ف۳ جیسا تم ہم پر ہنستے ہو کہ عذاب ایسا نزدیک آپہنچا ہے اور تم کو ہنسی سوجھ رہی ہے ہم اس پر ہنستے ہیں +

ف۴ ہر قسم کے جانوروں میں سے جو کہ انسان کے کارآمد ہیں اور پانی میں زندہ نہیں رہ سکتے +

قرء حفص بفتح المیم وامالة الراء ۱۲

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم را (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫
رب غفور ہے رحیم ہے ۔ اور وہ کشتی ان کو لے کر ۔ پہاڑ جیسی موجوں میں چلنے لگی

وَنَادٰى نُوْحُ ۨ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ
اور نوحؑ نے اپنے ایک بیٹے کو پکارا اور وہ علیحدہ مقام پر تھا ف۱ کہ اے میرے

ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ
پیارے بیٹے ہمارے ساتھ ہو جا اور کافروں کے ساتھ مت ہو ف۲ وہ کہنے لگا

سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ۭ قَالَ
کہ میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا جو مجھ کو پانی سے بچا لے گا نوحؑ نے

لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ
فرمایا کہ آج اللہ کے قہر سے کوئی بچانے والا نہیں لیکن جس پر وہی رحم کرے

وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَقِيْلَ
اور دونوں کے بیچ میں ایک موج حائل ہو گئی پس وہ غرق ہو گیا ! اور حکم ہو گیا

يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ
کہ اے زمین اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان تھم جا اور پانی گھٹ گیا

الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ
اور قصہ ختم ہوا اور کشتی جودی پر آ ٹھہری

وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ
اور کہہ دیا گیا کہ کافر لوگ رحمت سے دور ف۳ اور نوحؑ نے اپنے رب

رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ
کو پکارا اور عرض کیا اے میرے رب میرا یہ بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے، اور آپ کا وعدہ

الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ
بالکل سچا ہے اور آپ احکم الحاکمین ہیں ف۴ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، کہ

مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ڭ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا
اے نوحؑ یہ شخص تمہارے گھر والوں میں نہیں، یہ تباہ کار ہے۔ سو مجھ سے ایسی چیز کی درخواست

لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ
مت کرو جس کی تم کو خبر نہیں میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم نادان

ف۱ اُس کا نام کنعان تھا وہ باوجود فہمائش کے ایمان نہ لایا تھا اور بوجہ ایمان نہ لانے کے کشتی میں سوار نہ کیا گیا تھا +

ف۲ یعنی کفر کو چھوڑ دے کہ غرق ہونے سے بھی بچ جاوے +

ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ طوفان کا پانی پہاڑ سے اونچا تھا۔ اور قصہ ختم ہونے میں سب باتیں آگئیں۔ نوح علیہ السلام کی نجات۔ کافروں کا غرق اور طوفان کا فرو ہو جانا اور بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ شاید اس لئے فرمایا گیا ہو کہ عبرت تازہ ہو جائے کہ کفر کا یہ وبال ہے۔ تاکہ آیندہ آنے والے اس سے بچتے رہیں +

ف۴ خلاصہ معروض کا دعا تھی اس کے مومن ہونے کے لئے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْجٰهِلِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا

نہ بن جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے میرے رب میں اس امر سے آپکی پناہ مانگتا ہوں کہ آپ سے

لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْۤ اَكُنْ

ایسے امر کی درخواست کروں جس کی مجھ کو خبر نہ ہو۔ اور اگر آپ میری مغفرت نہ فرمائیں گے اور مجھ پر رحم نہ فرمائیے

مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٤٧﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا

تو میں بالکل تباہ ہی ہو جاؤں گا کہا گیا کہ اے نوحؑ اترو ہماری طرف سے سلام اور برکتیں

وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ

لے کر جو تم پر نازل ہوں گی اور اُن جماعتوں پر جو کہ تمہارے ساتھ ہیں اور

اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٤٨﴾

بہت سی ایسی جماعتیں بھی ہونگی کہ انکو ہم چند روزہ عیش دینگے پھر اُن پر ہماری طرف سے سزائے سخت واقع ہوگی۔

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَاۤ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ

یہ قصہ منجملہ اخبار غیب کے ہے جس کو ہم وحی کے ذریعہ سے آپ کو پہنچاتے ہیں۔ اس کو اس

تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ

کے قبل نہ آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم ف۲ سو صبر

فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِلٰى عَادٍ

کیجیے یقیناً نیک انجامی متقیوں ہی کے لئے ہے اور ہم نے عاد کی طرف

اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

اُن کے بھائی ہودؑ کو بھیجا انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾

سوا کوئی تمہارا معبود (ہونے کے قابل) نہیں تم (اس بت پرستی کے اعتقاد میں) محض مفتری ہو

يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا

اے میری قوم میں تم سے اس (تبلیغ) پر کچھ معاوضہ نہیں مانگتا میرا معاوضہ تو صرف اس

عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٥١﴾ وَيٰقَوْمِ

(اللہ) کے ذمہ ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا پھر کیا تم نہیں سمجھتے۔ ف۳ اور اے میری قوم

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ

تم اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اس کی طرف متوجہ رہو۔ ف۴ وہ تم پر

ف۱ قصہ نوحؑ علیہ السلام کو ختم کر کے منجملہ فوائد قصص کے دو فائدے بیان فرماتے ہیں۔ اوّل دلالت نبوّت محمدیہ پر اور دوّم تسلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

ف۲ اس اعتبار سے غیب تھا۔ اور بجز وحی کے دوسرے سب اسباب علم کے یقیناً مفقود ہیں پس ثابت ہوگیا کہ آپ کو وحی کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے، اور یہی نبوّت ہے۔ لیکن یہ لوگ بعد ثبوت نبوّت کے بھی آپ سے مخالفت کرتے ہیں۔

ف۳ دلیل مصحح نبوّت موجود اور مانع صحت نبوّت یعنی خود غرضی مرتفع۔ پھر نبوت میں شبہہ کی کیا وجہ۔

ف۴ یعنی عمل صالح کرو۔

الوقف علی فاصبر احسن [illegible] ۱۲ — معانقة

---

٦ حرکتوں والی مد لازم	۲، ۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنة کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ

خوب بارشیں برسائے گا اور تم کو اور قوت دے کر تمہاری قوت میں ترقی کرے گا

وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا

اور مجرم رہ کر اعراض مت کرو اُن لوگوں نے جواب دیا کہ اے ہُودؑ آپ نے ہمارے

بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ

سامنے کوئی دلیل تو پیش نہیں کی اور ہم نے آپ کے کہنے سے تو اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں

قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٣﴾ اِنْ نَّقُوْلُ

اور ہم کسی طرح آپ کا یقین کرنے والے نہیں ہمارا قول تو یہ ہے کہ

اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ

ہمارے معبودوں میں سے کسی نے آپ کو کسی خرابی میں مبتلا کر دیا ہے۔ ہودؑ نے فرمایا کہ میں (علی الاعلان) اللہ

اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی (سن لو اور) گواہ رہو کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنکو تم خدا کے سوا شریک قرار

تُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا

دیتے ہو سو تم سب مل کر میرے ساتھ داؤ گھات کر لو پھر مجھ

ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٥٥﴾ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ

کو ذرا مہلت نہ دو میں نے اللہ پر توکّل کر لیا ہے جو میرا

رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ

بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے جتنے روئے زمین پر چلنے والے ہیں، سب کی چوٹی اس

بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٦﴾

نے پکڑ رکھی ہے وا یقیناً میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے وا

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ

پھر اگر تم پھرے رہو گے تو میں تو جو پیغام دے کر مجھ کو بھیجا گیا تھا وہ تمکو پہنچا چکا ہوں

وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ

اور تمہاری جگہ میرا رب دوسرے لوگوں کو زمین میں آباد کرے گا اور اُس کا تم کچھ نقصان نہیں

شَيْئًا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿٥٧﴾

کرتے۔ بالیقین میرا رب ہر شئے کی نگہداشت کرتا ہے۔

وا یعنی سب اسکے قبضے میں ہیں۔ بے اُسکے حکم کے کوئی کان نہیں ہلا سکتا۔

وٰ٢ پس تم بھی اس صراطِ مستقیم کو اختیار کرو تاکہ مقبول و مقرب ہو جاؤ۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور جب ہمارا حکم (عذاب کے لئے) پہنچا تو ہم نے ہُوؑد کو اور جو اُن کے ہمراہ اہلِ ایمان تھے اُن کو

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ
اپنی عنایت سے بچا لیا۔ اور اُن کو ایک سخت عذاب سے

غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
بچا لیا اور یہ قوم عاد تھی جنہوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا ؎۱ اور اس کے

وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾
رسولوں کا کہنا نہ مانا ؎۲ اور تمام تر ایسے لوگوں کے کہنے پر چلتے رہے جو ظالم اور ضدی تھے۔

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
اور اس دنیا میں بھی لعنت اُن کے ساتھ ساتھ رہی اور قیامت کے دن بھی ؎۳

اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ
خوب سُن لو قوم عاد نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا خوب سُن لو رحمت سے دوری ہُوئی

قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ
عاد کو جو کہ ہُودؑ کی قوم تھی اور ہم نے ثمود کے پاس اُن کے بھائی صالحؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا انہوں نے

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ
فرمایا کہ اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔

هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ
اس نے تم کو زمین (کے مادّہ) سے پیدا کیا اور اُس نے تم کو اس میں آباد کیا تو تم اپنے

فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ
گناہ اس سے معاف کراؤ (یعنی ایمان لاؤ) پھر اُس کی طرف متوجہ رہو بیشک میرا رب قریب

قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا
ہے قبول کرنے والا ہے وہ لوگ کہنے لگے کہ اے صالحؑ تم تو اس کے قبل ہم

مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ
میں ہونہار تھے کیا تم ہم کو اُن چیزوں کی عبادت سے منع کرتے ہو جن کی عبادت ہمارے

اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾
بڑے کرتے آئے ہیں اور جس دین کی طرف تم ہم کو بلا رہے ہو واقعی ہم تو اُس کی طرف سے بڑے شبہ میں ہیں جس نے ہم

؎۱ یعنی دلائل اور احکام کا انکار کیا۔

؎۲ یہ جو فرمایا کہ عاد نے رسولوں کا کہنا نہ مانا، حالانکہ ان کے پاس صرف ہُود علیہ السلام کا تشریف لانا ثابت ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ پیغمبر مسئلہ توحید میں سب متفق ہیں جب ہُود علیہ السلام کا کہنا نہ مانا تو جتنے پیغمبر ان سے پہلے ہو گزرے تھے بلکہ جو آئندہ بھی ہُوئے، ان سب ہی کی مخالفت ہوئی۔

؎۳ چنانچہ دنیا میں اس کا اثر عذاب اہلاک تھا اور آخرت میں عذاب مخلّد ہوگا۔

ع ٥ — ١١ — ٥

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ
کو تردد میں ڈال رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا اے میری قوم بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی

رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ
جانب سے دلیل پر ہوں اور اُس نے مجھ کو اپنی طرف سے رحمت (یعنی نبوت) عطا فرمائی

مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ
ہو سو اگر میں خدا کا کہنا نہ مانوں تو پھر مجھ کو خدا سے کون بچالے گا تم تو سراسر میرا نقصان ہی کر

تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً
رہے ہو[1] اور اے میری قوم (تم جو معجزہ چاہتے تھے سو) یہ اونٹنی ہے اللہ کی جو تمہارے لئے دلیل ہے، اس کو

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا
چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرا کرے اور اس کو بُرائی کے ساتھ

بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ
ہاتھ بھی مت لگانا کبھی تم کو فوری عذاب آپکڑے سو انہوں نے اُس کو مار ڈالا

تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ
تو صالحؑ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں میں تین روز اور بسر کرلو اور یہ ایسا وعدہ ہے جس میں

مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّ
ذرا جھوٹ نہیں سو جب ہمارا حکم آپہنچا ہم نے صالحؑ کو اور جو اُن کے ہمراہ اہل

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ
ایمان تھے اُن کو اپنی عنایت سے بچا لیا اور اُس دن کی بڑی رُسوائی سے بچا

يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَاَخَذَ
لیا بیشک آپ کا رب ہی بڑی قوت والا غلبہ والا ہے [2] اور اُن ظالموں

الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ
کو ایک نعرہ نے آدبایا[3] جس سے وہ اپنے گھروں میں اوندھے

جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَآ اِنَّ
پڑے رہ گئے جیسے ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے خوب سن لو ثمود نے

ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ ع
اپنے رب کے ساتھ کفر کیا خوب سن لو رحمت سے ثمود کو دوری ہوئی

[1] یعنی اگر خدانخواستہ قبول کرلوں تو بجز نقصان کے اور کیا ہاتھ آوے +

[2] جس کو چاہے سزا دیدے جس کو چاہے بچالے +

[3] وہ آواز تھی جبرئیل علیہ السلام کی +

ع ٦/٨

٦ حرکتوں والی مد لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرٰهِيمَ بِالْبُشْرٰى
اور ہمارے پاس بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس بشارت لیکر
قَالُوا سَلٰمًا ۖ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَآءَ
آئے اور انہوں نے سلام کیا۔ ابراہیمؑ نے بھی سلام کیا پھر دیر نہیں لگائی کہ ایک تلا ہوا
بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَآ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ
بچھڑا لائے سو جب ابراہیمؑ نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کھانے
إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا لَا
تک نہیں بڑھتے تو ان سے متوحش ہوئے اور ان سے دل میں خوف زدہ ہوئے وہ فرشتے کہنے
تَخَفْ إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلٰى قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٠﴾ وَامْرَأَتُهُ
لگے ڈرو مت ہم قوم لوطؑ کی طرف بھیجے گئے ہیں ف۱ اور ابراہیمؑ کی بی بی
قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِإِسْحٰقَ
کھڑی تھیں پس ہنسیں سو ہم نے بشارت دی اُن کو اسحٰقؑ کی۔
وَمِنْ وَّرَآءِ إِسْحٰقَ يَعْقُوبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ
اور اسحٰقؑ سے پیچھے یعقوبؑ کی۔ کہنے لگیں کہ ہائے
يٰوَيْلَتٰىٓ ءَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَّهٰذَا بَعْلِى
خاک پڑے اب میں بچہ جنوں گی بڑھیا ہو کر اور یہ میرے میاں ہیں
شَيْخًا ۖ إِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوٓا
بالکل بوڑھے واقعی یہ بھی عجیب بات ہے فرشتوں نے کہا
أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهُ
کیا تم خدا کے کاموں میں تعجب کرتی ہو (اور خصوصاً) اس خاندان کے لوگو! تم پر تو اللہ کی
عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۚ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا
(خاص) رحمت اور اُس کی برکتیں ہیں بیشک وہ تعریف کے لائق بڑی شان والا ہے ف۲۔ پھر
ذَهَبَ عَنْ إِبْرٰهِيمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى
جب ابراہیمؑ کا وہ خوف زائل ہو گیا اور اُن کو خوشی کی خبر ملی تو ہم سے
يُجٰدِلُنَا فِى قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٤﴾ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ
لوطؑ کی قوم کے بارہ میں جدال ف۳ کرنا شروع کیا واقعی ابراہیمؑ بڑے حلیم الطبع

ف۱ تاکہ ان کو سزائے کفر میں ہلاک کریں +

ف۲ وہ بڑے سے بڑا کام کرسکتا ہے۔ پس بجائے تعجب کے اسکی تعریف اور شکر میں مشغول ہو +

ف۳ سفارش جو باعتبار مبالغہ واصرار کے صورۃً جدال تھا اور یہ گفتگو فرشتوں سے ہوتی تھی مگر مقصود حق تعالیٰ سے عرض کرنا تھا اس لئے یُجادلنا فرمایا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ﴿٧٥﴾ يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ

رحیم المزاج اور رقیق القلب تھے اے ابراہیم اس بات کو جانے

هَٰذَا ۖ إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ

دو۔ تمہارے رب کا حکم آپہنچا ہے اور اُن پر ضرور ایسا عذاب

عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ﴿٧٦﴾ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا

آنے والا ہے جو کسی طرح ٹلنے والا نہیں اور جب ہمارے وہ فرشتے لوطؑ

لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ

کے پاس آئے تو لوطؑ اُن کی وجہ سے مغموم ہوئے اور ان کے سبب تنگدل ہوئے

قَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ

اور کہنے لگے کہ آج کا دن بہت بھاری ہے اور اُن کی قوم اُن کے پاس

يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ ۖ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ

دوڑی ہوئی آئی اور پہلے سے نامعقول حرکتیں کیا

السَّيِّئَاتِ ۚ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ

ہی کرتے تھے لوطؑ فرمانے لگے کہ اے میری قوم یہ میری بیٹیاں (جو تمہارے گھروں میں ہیں)

أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي

موجود ہیں ف۱ وہ تمہارے لئے (اچھی) خاصی ہیں۔ سو اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھ

ضَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ ﴿٧٨﴾ قَالُوا

کو فضیحت مت کرو کیا تم میں کوئی بھی (معقول آدمی اور) بھلامانس نہیں وہ لوگ کہنے

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ

لگے کہ آپ کو معلوم نہیں کہ ہم کو آپ کی بیٹیوں کی ضرورت نہیں ف۲

وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي

اور آپ کو تو معلوم ہے جو ہمارا مطلب ہے لوطؑ فرمانے لگے کیا خوب ہوتا

بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوا

اگر میرا تم پر کچھ زور چلتا یا کسی مضبوط پایہ کی پناہ پکڑتا۔ فرشتے کہنے

يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ

لگے کہ اے لوطؑ ہم تو آپ کے رب کے بھیجے ہوئے (فرشتے ہیں) آپ تک ہرگز (بھی) انکی رسائی نہ ہوگی۔

ف۱ بناتی سے مجازاً اُمت کی عورتیں مراد ہیں کیونکہ نبی اُمت کے لئے بجائے باپ کے ہوتا ہے اور حقیقی معنیٰ اس لئے مراد نہیں ہوسکتے کہ آپ کی دو یا تین بیٹیاں تھیں سو کس کس سے ان کا نکاح کر دیتے وہ تو سارے اسی مرض میں مبتلا تھے +

ف۲ کیونکہ عورتوں سے ہم کو رغبت ہی نہیں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ

سو آپ رات کے کسی حصہ میں اپنے گھر والوں کو لے کر چلیے اور تم میں سے کوئی پیچھا

مِنكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ ۖ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا

پھر کر بھی نہ دیکھے، ہاں مگر آپ کی بیوی نہ جاوے گی اس پر بھی وہی آفت آنے والی ہے

أَصَابَهُمْ ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ

جو اور لوگوں پر آوے گی ان کے وعدہ کا وقت صبح کا وقت ہے کیا صبح کا وقت

الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا

قریب نہیں۔ سو جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اس زمین (کو الٹ کر اس) کا اوپر

سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن

کا تختہ تو نیچے کر دیا (اور نیچے کا اوپر) اور اس سرزمین پر کھنگر کے پتھر (جھانوہ) برسانا شروع

سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ ﴿٨٢﴾ مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ ۖ وَمَا

کیے جو لگاتار گر رہے تھے جن پر آپ کے رب کے پاس خاص نشان بھی تھا ف۱ اور یہ

هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ﴿٨٣﴾ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ

بستیاں ان ظالموں سے کچھ دور نہیں ہیں۔ اور ہم نے مدین کی طرف ان کے

شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم

بھائی شعیبؑ کو بھیجا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا

مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَ

کوئی تمہارا معبود نہیں اور تم ناپ اور تول میں کمی مت کیا کرو

الْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ

میں تم کو فراغت کی حالت میں دیکھتا ہوں ف۲ اور مجھ کو تم پر

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ﴿٨٤﴾ وَيَا قَوْمِ

اندیشہ ہے ایسے دن کے عذاب کا جو انواع مصائب کا جامع ہوگا اور اے میری قوم

أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا تَبْخَسُوا

تم ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کا ان کی

النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ

چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور زمین میں فساد کرتے ہوئے حد سے

ع ۷/۱۵ النصف

ف۱ کنکریوں کو جو ممتاز کہا سو درِ منثور میں روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر کچھ خاص رنگ اور ہیئت کے نقوش بنے تھے جو دنیا کے احجار میں نہیں دیکھے جاتے +

ف۲ پھر تم کو ناپ تول میں کمی کرنے کی کیا ضرورت پڑی ہے گو حقیقۃً تو کسی کو بھی ضرورت نہیں ہوتی +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم | ۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب | ۲ حرکتوں والی مد | ادغام اور ناقابل تلفظ | قلقلہ

مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مت نکلو اللہ کا دیا ہوا جو کچھ بچ جاوے وہ تمہارے لئے بدرجہا بہتر ہے ف۱

مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا
اگر تم کو یقین آوے۔ اور میں تمہارا پہرہ دینے والا تو ہوں نہیں وہ لوگ کہنے

يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا
لگے کہ اے شعیبؑ کیا تمہارا تقدّس تم کو تعلیم کر رہا ہے کہ ہم اُن چیزوں کو چھوڑ

يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا
دیں جن کی پرستش ہمارے بڑے کرتے آئے ہیں یا اس بات کو چھوڑ دیں کہ ہم اپنے مال میں جو چاہیں

نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ
تصرف کریں۔ واقعی آپ ہیں بڑے عقل مند دین پر چلنے والے ف۲ شعیبؑ نے

يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ
فرمایا کہ اے میری قوم بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر میں اپنے ربّ کی جانب سے دلیل پر ہوں اور

وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ
اس نے مجھ کو اپنی طرف سے ایک عمدہ دولت (یعنی نبوت) دی ہو تو پھر کیسے تبلیغ نہ کروں اور میں یہ نہیں چاہتا

اُخَالِفَكُمْ اِلٰي مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ
ہوں کہ تمہارے برخلاف اُن کاموں کو کروں جن سے تم کو منع کرتا ہوں۔ ف۳ میں تو اصلاح چاہتا

اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ
ہوں جہاں تک میرے امکان میں ہے۔ اور مجھ کو جو کچھ توفیق ہو جاتی

اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾ وَ
ہے صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے اسی پر میں بھروسہ رکھتا ہوں اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ف۴ اور

يٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ
اے میری قوم میری ضد تمہارے لئے اس کا باعث نہ ہو جاوے کہ تم پر بھی اُسی طرح کی مصیبتیں آپڑیں

مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ
جیسی قوم نوحؑ یا قوم ہودؑ یا قوم صالحؑ پر

صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾
پڑی تھیں اور قوم لوطؑ تو (ابھی) تم سے (بہت) دُور (زمانہ میں) نہیں ہوئی

ف۱ کیونکہ حرام میں گو وہ کثیر ہو برکت نہیں۔ اور انجام اس کا جہنم۔ اور حلال میں گو وہ قلیل ہو برکت ہوتی ہے اور انجام اس کا رضائے حق +

ف۲ یعنی جن باتوں سے ہم کو منع کرتے ہو ان میں کوئی برائی نہیں + حلیم و رشید تمسخر سے کہا جیسے بددینوں کی عادت ہوتی ہے دینداروں کے ساتھ +

ف۳ برخلاف سے یہی مراد ہے کہ تم کو اور راہ بتلاؤں خود اور راہ چلوں۔ مطلب یہ ہے کہ میری نصیحت محض خیر خواہی و دلسوزی سے ہے جس کا قرینہ یہ ہے کہ میں وہی بتلاتا ہوں جو اپنے نفس کے لئے بھی پسند کرتا ہوں +

ف۴ خلاصہ یہ کہ توحید و عدل کے وجوب پر دلائل بھی قائم اور بامرِ خداوندی اُس کی تبلیغ اور ناصح ایسا دل سوز اور مصلح۔ پھر بھی نہیں مانتے۔ بلکہ الٹی مجھ سے امید رکھتے ہو کہ میں کہنا چھوڑ دوں۔ اور چونکہ اس تقریر میں دل سوزی اور اصلاح کی اپنی طرف نسبت کی ہے اسلئے مَا تَوْفِيْقِيْٓ الخ فرما دیا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي

اور تم اپنے رب سے اپنے گناہ معاف کراؤ۔ پھر اُس کی طرف متوجہ ہو۔ بلاشک میرا رب بڑا

رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا

مہربان اور بڑی محبت والا ہے وہ لوگ کہنے لگے کہ اے شعیبؑ بہت سی باتیں تمہاری

مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا

کہی ہوئی ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور ہم تم کو اپنے میں کمزور دیکھ رہے ہیں اور اگر

رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ﴿٩١﴾

تمہارے خاندان کا پاس نہ ہوتا تو ہم تم کو سنگسار کر چکے ہوتے اور ہماری نظر میں تمہاری تو کچھ توقیر ہی نہیں ۔ف۱

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ

شعیبؑ نے فرمایا کہ اے میری قوم! کیا میرا خاندان تمہارے نزدیک اللہ سے بھی زیادہ

اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ

باتوقیر ہے اور اُس کو تم نے پس پشت ڈال دیا یقیناً

رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٩٢﴾ وَيَا قَوْمِ اعْمَلُوا

میرا رب تمہارے سب اعمال کو احاطہ کئے ہوئے ہے اور اے میری قوم! تم اپنی حالت

عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ سَوْفَ تَعْلَمُونَ

پر عمل کرتے رہو میں بھی (اپنے طور پر) عمل کر رہا ہوں۔ اب جلدی تم کو معلوم ہوا جاتا ہے

مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ

کہ وہ کون شخص ہے جس پر ایسا عذاب آیا چاہتا ہے جو اُس کو رسوا کردے گا۔ اور وہ کون شخص ہے

كَاذِبٌ ۖ وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا

جو جھوٹا تھا۔ اور تم بھی منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ ف۲ اور جب

جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا

ہمارا حکم آ پہنچا ہم نے شعیبؑ کو اور جو اُن کی ہمراہی میں اہل ایمان تھے

مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا

اُن کو اپنی عنایت سے بچا لیا اور اُن ظالموں کو ایک سخت آواز نے آ

الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٩٤﴾

پکڑا۔ سو اپنے گھروں کے اندر اوندھے گرے رہ گئے (اور مر گئے)

ف۱ مطلب ان کا یہ تھا کہ تم ہم کو یہ مضامین مت سناؤ ورنہ تمہاری جان کا خطرہ ہے +

ف۲ یعنی تم دعویٰ نبوت میں مجھ کو جھوٹا کہتے ہو اور حقیر سمجھتے ہو۔ تو اب معلوم ہو جاویگا کہ جرم کذب کا مرتکب اور سزائے ذلت کا مستوجب کون تھا۔ تم یا میں۔ دیکھیں عذاب کا وقوع ہوتا ہے جیسا میں کہتا ہوں۔ یا عدم وقوع جیسا تمہارا زعم ہے +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

كَأَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا

جیسے ان گھروں میں بسے ہی نہ تھے خوب سُن لو مدین کو رحمت سے دُوری ہوئی جیسا

بَعِدَتْ ثَمُودُ ﴿٩٥﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ

ثمود رحمت سے دُور ہوئے تھے۔ اور ہم نے موسٰےؑ کو اپنے معجزات اور دلیل

بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٩٦﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ

روشن دے کر ف۱ فرعون اور اُس کے سرداروں کے پاس بھیجا سو وہ لوگ

فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ ۖ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ

فرعون کی رائے پر چلتے رہے۔ اور فرعون کی رائے کچھ صحیح نہ

بِرَشِيدٍ ﴿٩٧﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تھی۔ وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا پھر اُن کو

فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ ﴿٩٨﴾

دوزخ میں جا اُتارے گا۔ اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے اترنے کی جس میں یہ لوگ اُتارے جائینگے

وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ

اور اِس دنیا میں بھی لعنت اُن کے ساتھ ساتھ رہی اور قیامت کے دن بھی ف۲

بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ﴿٩٩﴾ ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ

بُرا انعام ہے جو اُن کو دیا گیا۔ یہ اُن (غارت شدہ) بستیوں کے بعض حالات تھے جن کو ہم

الْقُرَىٰ نَقُصُّهُ عَلَيْكَ ۖ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ ﴿١٠٠﴾

آپ سے بیان کرتے ہیں (سو بعضی بستیاں تو اُن میں (اب بھی) ہیں ف۳ اور بعض کا بالکل خاتمہ ہوگیا

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ۖ فَمَا

اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا لیکن انہوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا سو اُن

أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِنْ

کے وہ معبود جن کو وہ خدا کو چھوڑکر پوجتے تھے اُن کو

دُونِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَاءَ أَمْرُ

کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے جب آپ کے رب کا حکم آپہنچا اور

رَبِّكَ ۖ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ ﴿١٠١﴾ وَكَذَٰلِكَ

اُلٹا اُن کو نقصان پہنچایا ف۴ اور آپ کے رب کی

ع ١٢ / ٨

ف۱ سلطان مبین سے مراد یا تو عصاء اور ید بیضاء ہے جو منجملہ آیات تسعہ کے جو پارۂ نہم کے ربع پر مذکور ہیں، اعظم ہیں۔ اور یا موسیٰ علیہ السلام کی تقریر بلیغ ہے جو فرعون کے سامنے دربارۂ توحید کے انہوں نے فرمائی +

ف۲ چنانچہ یہاں قہر سے غرق ہوئے۔ اور وہاں دوزخ نصیب ہوگا +

ف۳ مثلاً مصر کہ بعد اہلاک فرعونیوں کے آباد رہا +

ف۴ یعنی سبب نقصان کے ہوئے کہ ان کی پرستش کی بدولت سزایاب ہوئے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

أَخْذُ رَبِّكَ إِذَآ أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ

دارو گیر ایسی ہی ہے جب وہ کسی بستی پر دارو گیر کرتا ہے جبکہ وہ ظلم کیا کرتے ہوں۔

إِنَّ أَخْذَهٗٓ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ﴿١٠٢﴾ إِنَّ فِي ذٰلِكَ

بلاشبہ اس کی دارو گیر بڑی الم رساں (اور) سخت ہے ف۱ ان واقعات میں اُس شخص کیلئے بڑی عبرت

لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ

ہے) جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو ف۲ وہ ایسا دن ہوگا

يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ ﴿١٠٣﴾

کہ اس میں تمام آدمی جمع کئے جاویں گے اور وہ سب کی حاضری کا دن ہے۔

وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ ﴿١٠٤﴾ يَوْمَ يَأْتِ

اور ہم اس کو صرف تھوڑی مدت کے لئے ملتوی کئے جاویں گے جس وقت وہ دن آئے گا

لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّ

کوئی شخص بدون خدا کی اجازت کے بات تک نہ کرسکے گا پھر اُن میں بعضے تو شقی ہوں گے اور بعضے

سَعِيدٌ ﴿١٠٥﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ

سعید ہوں گے سو جو لوگ شقی ہیں وہ تو دوزخ میں ایسے حال سے ہوں گے کہ اس

فِيهَا زَفِيرٌ وَّشَهِيقٌ ﴿١٠٦﴾ خٰلِدِينَ فِيهَا مَا

میں اُن کی چیخ پکار پڑی رہے گی اور ہمیشہ ہمیش کو اس میں رہیں گے

دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ

جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں ف۳ ہاں اگر خدا ہی کو (نکالنا) منظور ہو تو دوسری بات ہے

إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٠٧﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ

آپ کا رب جو کچھ چاہے اس کو پورا کرسکتا ہے ف۴ اور رہ گئے وہ لوگ جو سعید ہیں، سو وہ

سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ

جنت میں ہوں گے اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے جبتک آسمان اور

السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً

زمین قائم ہیں ہاں اگر خدا ہی کو (نکالنا) منظور ہو تو دوسری بات ہے ف۵ وہ غیر منقطع

غَيْرَ مَجْذُوذٍ ﴿١٠٨﴾ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ

عطیہ ہوگا سو جس چیز کی یہ پرستش کرتے ہیں اس کے بارہ میں

ف۱ اس سے سخت تکلیف پہنچتی ہے اور اس سے بچ نہیں سکتا +

ف۲ وجہ عبرت ظاہر ہے کہ جب دنیا کا عذاب ایسا سخت ہے حالانکہ یہ دارالجزا نہیں۔ تو آخرت کا جو کہ دارالجزا ہے کیسا سخت عذاب ہوگا +

ف۳ یہ محاورہ ہے ابدیت کے لئے +

ف۴ مگر باوجود قدرت کے یہ یقینی امر ہی کہ خدا کبھی یہ بات نہ چاہے گا۔ پس نکلنا بھی نصیب نہ ہوگا +

ف۵ مگر یہ یقینی ہے کہ خدا یہ بات کبھی نہ چاہے گا پس ان کے نکلنے کا بھی کوئی احتمال نہیں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ

ذرا شبہ نہ کرنا۔ ف۱ یہ لوگ بھی اسی طرح عبادت کر رہے ہیں جس طرح ان کے قبل

مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ

ان کے باپ دادا عبادت کرتے تھے۔ اور ہم یقیناً ان کا حصہ (انکو ابرو رزقیات) پورا پورا بے کم و کاست

مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

پہنچا دیں گے۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی۔

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ

سو اس میں اختلاف کیا گیا ف۲ اور اگر ایک بات نہ ہوتی جو آپ کے رب کی

رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ

طرف سے پہلے ٹھہر چکی ہے تو اُن کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور یہ لوگ اس کی طرف سے ایسے شک میں ہیں جس نے

مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ

اُن کو تردد میں ڈال رکھا ہے۔ اور بالیقین سب کے سب ایسے ہی ہیں کہ آپ کا رب اُن کو ان کے اعمال کا

اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ

پورا پورا حصہ دیگا۔ وہ بالیقین ان کے سب اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے۔ تو آپ جس طرح کہ آپ

كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ

کو حکم ہوا ہے مستقیم رہیے اور وہ لوگ بھی جو کفر سے توبہ کر کے آپکی ہمراہی میں ہیں اور دائرہ سے ذرا مت نکلو

اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى

یقیناً وہ تم سب کے اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔ اور ان ظالموں کی طرف مت جھکو

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ

کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جاوے اور خدا کے سوا کوئی تمہارا

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

رفاقت کرنے والا نہیں پھر حمایت تو تمہاری ذرا بھی نہ ہو۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ

اور آپ نماز کی پابندی رکھیے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں ف۳

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى

بیشک نیک کام مٹا دیتے ہیں برے کاموں کو یہ بات ایک نصیحت ہے نصیحت

ف۱ بلکہ یقین رکھنا کہ ان کا یہ عمل موجب سزا ہے بوجہ باطل ہونے کے +

ع ۹ ۱۴ ۹

ف۲ کسی نے مانا، کسی نے نہ مانا، یہ کوئی آپ کے لئے نئی بات نہیں ہوئی۔ پس آپ مغموم نہ ہوں +

ف۳ دن کے دو سروں سے مراد بعض کے نزدیک فجر اور عصر ہے اور بعض کے نزدیک اس سے مراد دو حصے اول کا اور آخر کا۔ اول کے حصہ میں صبح کی نماز ہے اور آخر کے حصہ میں ظہر اور عصر۔ اور رات کے حصوں سے مراد مغرب اور عشا کا وقت۔ پس ایک قول پر اس آیت میں پانچوں نمازیں مراد ہیں اور ایک قول پر بجز ظہر کے چار نمازیں اور ظہر دوسری آیت میں مذکور ہے جو سورۂ روم میں ہے وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ

ماننے والوں کے لئے۔ اور صبر کیا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نکوکاروں کا

اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٥﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ

اجر ضائع نہیں کرتے تو جو امتیں تم سے پہلے ہو گزری ہیں اُن میں

قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي

ایسے سمجھدار لوگ نہ ہوئے جو کہ (دوسروں کو) ملک میں فساد (یعنی کفر و شرک) پھیلانے سے منع کرتے

الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ

بجز چند آدمیوں کے کہ جن کو اُن میں سے ہم نے (عذاب سے) بچا لیا تھا ف۱

وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا

اور جو لوگ نافرمان تھے وہ ناز و نعمت میں تھے اسی کے پیچھے پڑے رہے اور جرائم

مُجْرِمِيْنَ ﴿١١٦﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى

کے خوگر ہو گئے۔ ف۲ اور آپ کا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو کفر کے سبب ہلاک

بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿١١٧﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ

کر دے اور اُن کے رہنے والے اصلاح میں لگے ہوں۔ اور اگر اللہ کو منظور ہوتا

لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ

تو سب آدمیوں کو ایک ہی طریقہ کا (یعنی سب کو مومن) بنا دیتے اور (آئندہ بھی) ہمیشہ اختلاف کرتے

مُخْتَلِفِيْنَ ﴿١١٨﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۭ وَلِذٰلِكَ

رہیں گے۔ مگر جس پر آپ کے رب کی رحمت ہو۔ اور (اس اختلاف کا غم نہ کیجئے کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے

خَلَقَهُمْ ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ

لوگوں کو اسی واسطے پیدا کیا ہے۔ اور آپ کے رب کی یہ بات پوری ہوگی کہ میں جہنم کو

جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَكُلًّا

جنات سے اور انسانوں سے دونوں سے بھر دوں گا۔ ف۳ اور ہم پیغمبروں کے

نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ

قصوں میں سے یہ سارے قصے آپ سے بیان کرتے ہیں جن کے ذریعہ سے ہم

بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ

آپ کے دل کو تقویت دیتے ہیں اور ان قصوں میں آپ کے پاس ایسا مضمون پہنچا ہے

ف۱
وہ جیسے خود کفر و شرک سے تائب ہو گئے تھے اوروں کو بھی منع کرتے رہتے تھے اور ان ہی دونوں عمل کی برکت سے وہ عذاب سے بچ گئے تھے باقی اور لوگ چونکہ خود ہی کفر میں مبتلا تھے انہوں نے اوروں کو بھی منع نہ کیا +

ف۲
خلاصۂ مطلب یہ کہ نافرمانی تو ان میں عام طور پر رہی اور منع کرنے والا کوئی ہوا نہیں اس لئے سب ایک ہی عذاب میں مبتلا ہوئے۔ ورنہ کفر کا عذاب عام ہوتا اور فساد کا خاص۔ اب بوجہ منع نہ کرنے کے مُفسد ہونے رہ گئے اس لئے جو عذاب مجموعۂ کفر و فساد پر نازل ہوا وہ بھی عام رہا +

ف۳
خود اسکی حکمت یہ ہے کہ جس طرح مرحومین میں صفت رحمت کا ظہور ہوا مغضوبین میں صفت غضب کی ظاہر ہو۔ پھر اس ظہور کی حکمت یا اُس حکمت کی حکمت اللہ ہی کو معلوم۔ غرض اس ظہور کی حکمت سے جہنم میں جانا بعضوں کا ضرور اور جہنم میں جانے کیلئے وجود کفار کا تکویناً ضروری اور وجود کفار کے لئے اختلاف لازم۔ یہ وجہ ہے سب کے مسلمان نہ ہونے کی +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾ وَقُلْ

جو خود بھی راست ہے اور مسلمانوں کے لئے نصیحت ہے اور یاد دہانی ہے ف۱ اور جو

لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ط

لوگ ایمان نہیں لاتے اُن سے کہہ دیجئے کہ تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو۔

اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿١٢١﴾ وَانْتَظِرُوْا ج اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٢٢﴾

ہم بھی عمل کر رہے ہیں۔ اگر تم منتظر رہو ہم بھی منتظر ہیں۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ

اور آسمانوں اور زمین میں جتنی غیب کی باتیں ہیں اُن کا علم

يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ

خدا ہی کو ہے اور سب امور اُسی کی طرف رجوع ہوں گے، تو آپ اُسی کی عبادت کیجئے اور اُسی پر بھروسہ

عَلَيْهِ ط وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٣﴾ ع

کیجئے۔ اور آپ کا رب اُن باتوں سے بے خبر نہیں جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو۔

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّاحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ یوسف مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ ف۲

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿١﴾ قف اِنَّآ

الرا یہ آیتیں ہیں ایک کتاب واضح کی۔ ہم نے اُس کو

اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢﴾

اتارا ہے قرآن عربی زبان کا تاکہ تم سمجھو۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ

ہم نے جو یہ قرآن آپ کے پاس بھیجا ہے اس کے ذریعہ سے ہم آپ سے ایک

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ق وَاِنْ كُنْتَ

بڑا عمدہ قصہ بیان کرتے ہیں۔ اور اس کے قبل آپ

مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٣﴾ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ

محض بے خبر تھے ف۳ وہ وقت قابل ذکر

ف۱ بیان قصص کا یہ دوسرا فائدہ ہوا۔ ایک فائدہ نبی کے لئے۔ دوسرا اُمت کیلئے+ فائدہ۔ حق صفت ذاتیہ ہے آیاتِ قرآنیہ کی جو قصص پر مشتمل ہیں۔ اور موعظت اور ذکریٰ اس کی صفات اضافیہ ہیں جن میں ایک زاجر اور ایک آمر ہے+

ف۲ یہ سورت تقریباً تمام تر مشتمل ہے قصہ حضرت یوسف علیہ السلام پر اور اس کے آغاز سے پہلے قرآن کی حقیت جس میں وہ قصہ بیان ہوا ہے اور اسکے ختم سے پیچھے اول توحید کا مضمون اور اسکے اخلال پر وعید ۱۰ پھر رسالت کی بحث اور ہم اسکے منکرین کی بدانجامی ع ۱۰ کی اجمالی حکایت اور ایسی حکایات وقصص کا موجب عبرت ہونا اور قرآن کا جس میں یہ قصص ہیں حق ہونا مذکور ہے اور اسی پر سورت ختم ہے۔ پس زیادہ حصہ سورت کا قصص پر مشتمل ہے اور کچھ حصہ سورت کا اصول دین میں ہے جسمیں کفار کی مخالفت کی تیکی وجہ سے جو آپ کو غم تھا اس کے ازالہ اور تسلی کے لئے یہ قصہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے اخوان کی مخالفت سے کوئی ضرر نہیں پہنچا بلکہ انجام کار دینی ترقی کا سبب ہو گیا۔ اسی طرح آپ کو آپ کی قوم کی مخالفت مضر نہ ہوگی+

ف۳ کیونکہ آپ نے نہ کوئی کتاب پڑھی تھی نہ کسی صاحب کتاب سے فائدہ حاصل کیا تھا اور عوام میں ایسی کامل صحت کے ساتھ یہ قصہ مشہور نہ تھا۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ قرآن وحی ہے+

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا
ہے، جبکہ یوسفؑ نے اپنے والد سے کہا کہ ابا میں نے گیارہ ستارے اور سورج اور چاند

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿٤﴾
دیکھے ہیں، اُن کو اپنے روبرو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ
انہوں نے فرمایا کہ بیٹا اپنے اس خواب کو بھائیوں کے روبرو بیان مت کرنا

فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ
پس وہ تمہارے لئے کوئی خاص تدبیر کریں گے۔ بلاشبہہ شیطان آدمی کا صریح

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٥﴾ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ
دشمن ہے۔ اور اسی طرح تمہارا رب تمکو منتخب کریگا، اور

يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ
تم کو خوابوں کی تعبیر کا علم دے گا۔ اور تم پر اور

نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ
یعقوبؑ کے خاندان پر اپنا انعام کامل کرے گا جیسا اس کے قبل تمہارے

اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَ
دادا پردادا یعنی ابراہیم (علیہ السلام) اور اسحٰق (علیہ السلام) پر اپنا

اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦﴾ لَقَدْ كَانَ
انعام کامل کرچکا ہے۔ واقعی تمہارا رب بڑا علم و حکمت والا ہے ف۱ یوسفؑ کے اور ان کے

فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿٧﴾
بھائیوں کے قصہ میں (خدا کی قدرت اور آنحضرتؐ کی نبوت کے) دلائل موجود ہیں جو پوچھتے ہیں ف۲

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيْنَا
وہ وقت قابل ذکر ہے جبکہ اُن کے بھائیوں نے گفتگو کی، کہ یوسفؑ اور ان کا بھائی ہمارے باپ کو

مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ
ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم ایک جماعت کی جماعت ہیں، واقعی ہمارے باپ کھلی غلطی میں

مُّبِيْنِ ۚۖ ﴿٨﴾ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا
ہیں ف۳ یا تو یوسفؑ کو قتل کر ڈالو یا اُن کو کسی سرزمین میں ڈال آؤ،

ع ٦ / ١١

ف۱ یہ بشارتیں جو یعقوب علیہ السلام نے دیں یا تو اس خواب سے سمجھے یا وحی سے +

ف۲ یوسف علیہ السلام کو ایسی بیکسی اور بے بسی سے اس سلطنت و رفعت کو پہنچا دینا یہ خدا ہی کا کام تھا۔ اس سے مسلمانوں کو جو کہ کسی قصہ کے خواہاں تھے عبرت اور قوت ایمان حاصل ہوگی اور یہود کو کہ انہوں نے خصوصیت کے ساتھ یہ قصہ پوچھا تھا دلیل نبوت مل سکتی ہے اگر غور کریں +

ف۳ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہونیکی وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ اقرب یہ ہے کہ فراست نبوت سے یعقوب علیہ السلام انکو ہونہار دیکھتے تھے۔ اور خواب سننے کے بعد یہ امر اور زیادہ مؤکد ہو گیا تھا جیسا کہ ان کے ارشاد وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ سے یہ امر مترشح ہوتا ہے۔ لیکن برادران یوسفؑ سمجھتے تھے کہ یوسف (علیہ السلام) کی نسبت ایسا خیال یعقوب علیہ السلام کا اجتہاد ہے اور اجتہاد میں غلطی ہونا منافی نبوت نہیں۔ پس ضلال مبین سے خطائی الاجتہاد مراد ہے ورنہ نبی کی نسبت گمراہی کا خیال و اعتقاد کفر ہے +

٦ حرکتوں والی مدلازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ

تو تمہارے باپ کا رخ خالص تمہاری طرف ہو جائے گا ف۱ اور تمہارے سب کام

قَوْمًا صَالِحِينَ ﴿٩﴾ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا

بن جاویں گے انہیں میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسفؑ کو

يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ

قتل مت کرو اور ان کو کسی اندھیرے کنوئیں میں ڈال دو ف۲ تاکہ ان کو کوئی راہ چلتا

بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ﴿١٠﴾ قَالُوا

نکال لے جائے اگر تمکو کرنا ہے سب نے کہا

يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَ

کہ ابا اس کی کیا وجہ ہے کہ یوسفؑ کے بارہ میں آپ ہمارا اعتبار نہیں

إِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ﴿١١﴾ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ

کرتے۔ حالانکہ ہم ان کے خیر خواہ ہیں آپ ان کو کل کے روز ہمارے ساتھ بھیجئے کہ ذرا وہ

وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿١٢﴾ قَالَ إِنِّي

کھاویں، کھیلیں ف۳ ہم اُن کی پوری حفاظت رکھیں گے یعقوبؑ نے فرمایا، کہ

لَيَحْزُنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ

مجھ کو یہ بات غم میں ڈالتی ہے کہ اس کو تم لے جاؤ اور میں یہ اندیشہ کرتا ہوں، کہ اس کو

الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ﴿١٣﴾ قَالُوا لَئِنْ

کوئی بھیڑیا کھا جائے اور تم اُس سے بے خبر رہو۔ وہ بولے کہ اگر ان کو کوئی

أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا

بھیڑیا کھا جاوے اور ہم ایک جماعت کی جماعت ہوں تو ہم بالکل ہی گئے گزرے

لَخَاسِرُونَ ﴿١٤﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَنْ

ہوئے۔ سو جب اُن کو لے گئے اور سب نے پختہ عزم کر لیا کہ اُن کو

يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ

کسی اندھیرے کنوئیں میں ڈال دیں۔ اور ہم نے اُن کے پاس وحی بھیجی، کہ تم

لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٥﴾

ان لوگوں کو یہ بات جتلاؤ گے اور وہ پہچانیں گے بھی نہیں۔ ف۴

ف۱
کیونکہ وہ دونوں صورتوں میں باپ سے جدا ہو جاوینگے +

ف۲
جسمیں پانی بھی زیادہ نہ ہو کہ ڈوبنے کا ڈر ہو، ورنہ وہ تو قتل ہی ہے، اور یکایک ہر کسی کو اطلاع بھی نہ ہو۔ کیونکہ اندھیرا کنواں ہے اور رہگزر سے بھی دور نہ ہو +

ف۳
ظاہراً لعب کو یعقوب علیہ السلام نے جائز رکھا باوجودیکہ امر عبث کی تجویز شان انبیاء علیہم السلام کے خلاف ہے۔ سو اصل یہ ہے کہ یہ لعب عبث نہیں کہ مراد اس سے مسابقت و تیراندازی وغیرہ ہے جو کہ امور مفیدہ میں سے ہے۔ اس کے علاوہ جواز لعب کی دوسری وجہ یہ تھی کہ منجملہ فوائد مقصودہ کے تجدید نشاط بھی ہے جو کہ بچوں کے لئے ضروری اور مشاغل ضروریہ میں جی لگنے کا موقوف علیہ ہے اور ضروری کا مقدمہ بھی ضروری ہوتا ہے +

ف۴
چنانچہ یہ وعدہ واقع ہوا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم را (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَجَآءُوٓ أَبَاهُمْ عِشَآءً يَبْكُونَ ﴿١٦﴾ قَالُوا۟ يَٰٓأَبَانَآ

اور وہ لوگ اپنے باپ کے پاس عشا کے وقت روتے ہوئے پہنچے — کہنے لگے — ابا

إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِندَ

ہم سب تو آپس میں دوڑنے میں لگ گئے — اور یوسف کو ہم نے اپنی چیز بست کے پاس چھوڑ

مَتَٰعِنَا فَأَكَلَهُ ٱلذِّئْبُ ۖ وَمَآ أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا

دیا پس ایک بھیڑیا اُن کو کھا گیا — اور آپ تو — ہمارا کاہے کو یقین کرنے لگے گو ہم

وَلَوْ كُنَّا صَٰدِقِينَ ﴿١٧﴾ وَجَآءُو عَلَىٰ قَمِيصِهِۦ بِدَمٍ

کیسے ہی — سچے ہوں۔ — اور یوسف کی قمیص پر — جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا

كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ

لائے تھے۔ — یعقوبؑ نے فرمایا — کہ بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک بات بنالی ہے ف۱

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَٱللَّهُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا

سو صبر ہی — کروں گا جس میں شکایت کا نام نہ ہوگا — اور جو باتیں تم بناتے ہو اُن میں اللہ

تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا۟ وَارِدَهُمْ

ہی مدد کرے۔ ف۲ — اور ایک قافلہ آنکلا — اور انہوں نے اپنا آدمی — پانی لانے

فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُۥ ۖ قَالَ يَٰبُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَٰمٌ ۚ وَ

کیلئے بھیجا اُس نے اپنا ڈول ڈالا۔ کہنے لگا کہ ارے بھائی بڑی خوشی کی بات ہے یہ تو اچھا لڑکا نکل آیا اور

أَسَرُّوهُ بِضَٰعَةً ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾

انکو مال تجارت قرار دیکر چھپا لیا ف۳ — اور اللہ کو اُن سب کی — کارگزاریاں معلوم تھیں ف۴

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَٰهِمَ مَعْدُودَةٍ ۚ وَ

اور اُن کو بہت ہی کم — قیمت کو بیچ ڈالا — یعنی گنتی کے چند — درہم کے عوض، اور

كَانُوا۟ فِيهِ مِنَ ٱلزَّٰهِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَقَالَ ٱلَّذِى

وہ لوگ کچھ اُن کے — قدر دان تو تھے ہی نہیں۔ — اور جس شخص نے مصر میں اُن کو خریدا

ٱشْتَرَىٰهُ مِن مِّصْرَ لِٱمْرَأَتِهِۦٓ أَكْرِمِى

تھا، اس نے اپنی بیوی سے کہا — کہ اس کو خاطر سے رکھنا — کیا عجب ہے کہ

مَثْوَىٰهُ عَسَىٰٓ أَن يَنفَعَنَآ أَوْ نَتَّخِذَهُۥ وَلَدًا ۚ وَ

ہمارے کام آوے — یا ہم — اِس کو — بیٹا — بنالیں، اور

النصف — ع ۲ / ۱۴ / ۱۲

ف۱ یعقوب علیہ السلام کا بَلْ سَوَّلَتْ فرمانا بنا بر قول مشہور اُس قمیص کے مسلّم دیکھنے سے تھا۔ لیکن اگر وہ روایت ثابت نہ ہو تو ذوقِ اجتہاد و شہادتِ قلب سے ہوگا جو کہ انبیاء علیہم السلام میں اکثر تو مطابق واقع کے ہوتا ہے اور کبھی وہ گمان واقع کے خلاف بھی ہو جاتا ہے۔

ف۲ جب یعقوب علیہ السلام کو یقیناً یا ظناً یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا بیان غلط ہونا معلوم تھا تو یوسف علیہ السلام کو تلاش کیوں نہ کیا۔ غالب یہ ہے کہ یعقوب علیہ السلام کو وحی سے اجمالاً معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ تلف نہ ہوں گے۔ لیکن میری قسمت میں مفارقت طویلہ مقدر ہے میری تلاش سے نہ ملیں گے۔

ف۳ کہ کوئی آکر دعویدار نہ ہو۔ پھر اس کو مصر میں لے جاکر کسی بڑے آدمی کے ہاتھ بیچ کر خوب نفع کماویں گے۔

ف۴ کہ بھائی ان کو بے وطن اور قافلہ والے ذریعۂ ثمن بنا رہے تھے اور اللہ ان کو شاہِ زمن بنا رہا تھا۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ
۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	۲ حرکتوں والی مد	

كَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ
ہم نے اسی طرح یوسفؑ کو اس سرزمین میں خوب قوت دی اور تاکہ ہم اُن

مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ
کو خوابوں کی تعبیر دینا بتلا دیں ف۱ اور اللہ تعالیٰ اپنے کام پر

أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا
غالب ہے لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ف۲ اور جب وہ

بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ
اپنی جوانی کو پہنچے ہم نے اُن کو حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیک لوگوں

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٢﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي
کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں ف۳ اور جس عورت کے گھر میں یوسفؑ رہتے تھے وہ ان سے

بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ
اپنا مطلب حاصل کرنے کو اُن کو پھسلانے لگی اور سارے دروازے بند کر دیئے اور کہنے لگی کہ آجاؤ تم

هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ
ہی سے کہتی ہوں۔ یوسفؑ نے کہا یہ تو بھاری گناہ ہے اللہ بچائے (دوسرے) وہ میرا مربی ہے کہ مجھ کو کیسی اچھی طرح رکھا

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ
ایسے حق فراموشوں کو فلاح نہیں ہوا کرتی اور اس عورت کے دل میں تو اُن کا خیال جم ہی رہا تھا

بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ
اور اُن کو بھی اس عورت کا کچھ کچھ خیال ہو چلا تھا ف۴ اگر اپنے رب کی دلیل کو انہوں نے نہ دیکھا ہوتا ف۵ تو زیادہ خیال ہو جاتا ف۶

عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۚ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا
عجب نہ تھا ف۷ ہم نے اسی طرح اُن کو علم دیا تاکہ ہم ان سے صغیرہ اور کبیرہ گناہ کو دور رکھیں ف۸ کیونکہ وہ ہمارے برگزیدہ

الْمُخْلَصِينَ ﴿٢٤﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ
بندوں میں سے تھے۔ اور دونوں آگے پیچھے دروازے کی طرف کو دوڑے اور اس عورت نے

مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا
اُن کا کرتہ پیچھے سے پھاڑ ڈالا۔ اور دونوں نے اس عورت کے شوہر کو دروازے کے پاس پایا ف۹ عورت بولی

جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ
کہ جو شخص تیری بی بی کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کرے اس کی سزا بجز اس کے اور کیا ہے کہ وہ جیل خانہ بھیجا

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ مطلب یہ کہ نجات دینے سے مقصود یہ تھا کہ دولت ظاہری و باطنی سے مالا مال کریں +
ف۲ یہ جملہ قصہ کے درمیان میں بطور جملہ معترضہ کے آگیا۔ تاکہ بیع و شراء کے ساتھ اوّل ہی سے سامعین کو معلوم ہو جاوے کہ گو یہ اس وقت ظاہراً ایسی ناگوار حالت میں ہیں مگر ہم نے ان کو اصل میں سلطنت رفیعہ و علوم بدلغیہ کے لئے بچایا ہے اور یہ حالتیں عارضی اور مقاصد اصلیہ کا مقدمہ ہیں کیونکہ ترقی سلطنت کا زینہ عزیز کے گھر کا آنا ہی ہوا۔ اسی طرح علوم و واردات قلبیہ کے لئے مکارہ و مشاق سبب ہو جاتے ہیں پس اس اعتبار سے علوم کے فیضان میں بھی اس کو دخل ہوا۔ اور مشترک طور پر امراء کے گھر میں پرورش پانا سلیقہ و تجربہ بڑھاتا ہے جسکی ضرورت سلطنت اور علوم دونوں میں ہی خصوص علم تعبیر میں +
ف۳ اسمیں پہلے سے یہ تبلانا مقصود ہے کہ جو کچھ آگے قصہ میں بعضے امور کی تہمت آپکی نسبت آویگی وہ سب غلط ہوگا، کیونکہ وہ صاحب حکمت تھے جس کا حاصل ہے علم نافع یعنی علم مع العمل اور اُن امور کا صدور حکمت کے خلاف ہے۔ پس صدور غلط ہے +
ف۴ امر طبعی کے درجہ میں جو کہ اختیار سے باہر ہے جیسا گرمی کے روزہ میں پانی کی طرف میلان طبعی ہوتا ہے گو روزہ توڑنے کا وسوسہ تک بھی نہیں آتا + ف۵ یعنی اس فعل کے گناہ ہونے کی دلیل کو کہ حکم شرعی ہے + ف۶ یعنی ان کو علم شریعت جو مقرون قوت عملیہ کے ساتھ ہے نہ ہوتا + ف۷ کیونکہ دواعی اور اسباب ایسے ہی قوی تھے + ف۸ یعنی ارادے سے بھی بچایا اور فعل سے بھی بچایا + ف۹ عورت شوہر کو دیکھ کر سٹ پٹائی اور فوراً بات بنا کر بولی +

اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَ

جاوے یا اور کوئی دردناک سزا ہو — یوسفؑ نے کہا یہی مجھ سے اپنا مطلب نکالنے کو پھسلاتی تھی اور

شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ

اس عورت کے خاندان میں — ایک گواہ نے شہادت دی ف۱ — کہ ان کا کرتہ اگر — آگے سے

قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾

پھٹا ہے — تو عورت — سچی ہے — اور یہ — جھوٹے ف۲

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ

اور اگر وہ کرتہ — پیچھے سے — پھٹا ہے — تو عورت — جھوٹی

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ

اور یہ — سچے — سو جب اُن کا — کرتہ پیچھے سے — پھٹا ہوا

دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ

دیکھا کہنے لگا کہ یہ تم — عورتوں کی چالاکی ہے — بیشک تمہاری چالاکیاں — بھی

عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ؔسکتۃ وَ

غضب ہی کی ہیں — اے یوسفؑ اس بات کو جانے دو — اور اے عورت

اسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ ع

تو اپنے قصور کی — معافی مانگ — بیشک سراسر تو ہی — قصوروار ہے۔

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ

اور چند عورتوں نے جو کہ — شہر میں رہتی تھیں یہ بات کہی — کہ عزیز کی بی بی اپنے

تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا

غلام کو اُس سے اپنا مطلب حاصل کرنے کے واسطے پھسلاتی ہے — اُس غلام کا عشق اُس کے دل

حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا

میں جگہ کر گیا ہے — ہم تو اُس کو صریح — غلطی میں دیکھتے ہیں — سو جب اُس

سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَ

عورت نے اُن عورتوں کی یہ بدگوئی سُنی — تو کسی کے ہاتھ اُن کو بلا بھیجا (کہ تمہاری دعوت ف۳ ہے) — اور

اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ

اُن کے واسطے — مسند تکیہ لگایا — اور ہر ایک کو — اُن میں سے ایک

ع ۳ / ۹ / ۱۳

ف۱
وہ ایک شیرخوار بچہ تھا جو یوسف علیہ السلام کے معجزہ سے بول پڑا + اگر یوسف علیہ السلام اس وقت نبی نہ ہوں تو اس خارق کو اصطلاح میں بجائے معجزہ کے ارہاص کہیں گے +

ف۲
اس شاہد نے جو فیصلہ بتلایا یہ کوئی حجت شرعی نہیں۔ حجت کافیہ تو صرف اس کا نطق ہے لیکن حاضرین کے مذاق کے موافق اس کا بیان کر دینا حجت اصلیہ کے لئے زیادہ مؤید ہو گیا +

ف۳
جب وہ آئیں اور ان کے روبرو مختلف کھانے اور میوے حاضر کئے جن میں بعض چیزیں چاقو سے تراش کر کھانے کی تھیں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ

ایک چاقو دے دیا (یہ محض بہانہ تھا اصلی غرض یہ تھی کہ حواس باختہ ہوکر ہاتھ زخمی کرلیں) اور (یوسف سے) کہا کہ ذرا ان کے

عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ

سامنے تو آجاؤ (وہ یہ سمجھ کر کہ کوئی صحیح غرض ہوگی باہر آگئے) سو عورتوں نے جو انکو دیکھا تو (انکے جمال سے) حیران رہ گئیں اور (ان پر ایسی

اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا

بدحواسی طاری ہوئی کہ) اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور کہنے لگیں حاش للہ یہ شخص آدمی ہرگز

بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿٣١﴾ قَالَتْ

نہیں۔ یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے ؎۱ وہ بولی تو وہ

فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ

شخص یہی ہے جس کے بارہ میں تم مجھ کو برا بھلا کہتی تھیں (کہ اپنے غلام کو چاہتی ہے) اور واقعی میں نے

رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ

اس سے اپنا مطلب حاصل کرنے کی خواہش کی تھی مگر یہ پاک صاف رہا اور اگر آئندہ کو بھی

لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا

میرا کہنا نہیں کرے گا تو بے شک جیل خانہ بھیجا جائے گا۔ اور بے عزت

مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ

بھی ہوگا۔ یوسف نے دعا کی کہ اے میرے رب جس کام کی

اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ

طرف یہ عورتیں مجھ کو بلا رہی ہیں اُس سے تو جیل خانہ میں جانا ہی

عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ

مجھ کو زیادہ پسند ہے اور اگر آپ ان کے داؤ پیچ کو مجھ سے دفع نہ کریں گے

الْجٰهِلِيْنَ ﴿٣٣﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ

تو ان کی طرف مائل ہوجاؤنگا اور نادانی کا کام کر بیٹھونگا ؎۲ سو اُن کی دعا اُن کے رب نے قبول کی اور

عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٤﴾

اُن عورتوں کے داؤ پیچ کو اُن سے دور رکھا۔ بیشک وہ بڑا سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ

پھر مختلف نشانیاں دیکھنے کے بعد اُن لوگوں کو یہی مصلحت ؎۳ معلوم ہوا کہ اُن کو

ف۱ مطلب یہ کہ ایسا حسن و جمال آدمی میں کب ہوتا ہے فرشتے البتہ ایسے نورانی ہوتے ہیں +

ف۲ یوسف علیہ السلام کا یہ فرمانا وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ الخ منافی عصمت کے نہیں کیونکہ یہ عصمت بھی تو بدولت حفاظت خداوندی ہی کے ہے چونکہ انبیاء علیہم السلام کی نظر اصلی مؤثر کی طرف ہوتی تھی اس لئے ان کو اپنی عصمت پر اعتماد اور ناز نہیں تھا۔ اور یوسف علیہ السلام کا یہ کہنا اِلَّا تَصْرِفْ مقصود اس سے یہ ہے کہ اَصْرِفْ عَنِّیْ اس لئے اس کے بعد فاستجاب فرمایا۔ اور اس استجابت کا بیان خود قرآن میں ہے۔ فَصَرَفَ عَنْهُ الخ فائدہ۔ سجن میں جانا جزو استجابت نہیں جیسا کہ مشہور ہے کہ قید کی دعا کی اس لئے قید میں گئے کیونکہ قید کی درخواست تو نہیں کی صرف فعل قبیح کا سجن سے اقبح ہونا بیان کیا +

ف۳ عوام میں سے چرچا قطع ہونے کی غرض سے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٣٥﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ

ایک مدت تک قید میں رکھیں اور یوسفؑ کے ساتھ اور بھی دو غلام قید خانہ

فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ

میں داخل ہوئے۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ میں اپنے کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ

خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ

شراب نچوڑ رہا ہوں، اور دوسرے نے کہا کہ میں اپنے کو اس طرح دیکھتا ہوں، کہ اپنے سر پر

فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا

روٹیاں لئے جاتا ہوں اُن میں سے پرندے کھاتے ہیں ہم کو اس خواب کی تعبیر

بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٦﴾ قَالَ

بتلا دیجئے۔ آپ ہم کو نیک آدمی معلوم ہوتے ہیں یوسفؑ نے

لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا

فرمایا کہ جو کھانا تمہارے پاس آتا ہے جو کہ تم کو کھانے کے لئے ملتا ہے میں اس کے آنے سے

بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا

پہلے اُس کی حقیقت تم کو بتلا دیا کرتا ہوں۔ یہ بتلا دینا اس علم کی بدولت

مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ

ہے جو مجھ کو میرے رب نے تعلیم فرمایا ہے میں نے تو اُن لوگوں کا مذہب چھوڑ رکھا ہے

لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر

كٰفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ

ہیں ف۱ اور میں نے اپنے ان باپ دادوں کا مذہب اختیار کر رکھا ہے

وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ

ابراہیمؑ کا، اسحٰقؑ کا اور یعقوبؑ کا ہم کو کسی طرح زیبا نہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو

بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

شریک قرار دیں ف۲ یہ اعتقادِ توحید ہم پر اور دوسرے لوگوں پر خدائے تعالیٰ کا ایک فضل

عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

ہے ف۳ لیکن اکثر لوگ شکر نہیں

ف۱ حضرت یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ جب یہ میرے معتقد ہیں تو ان کو دعوتِ ایمان اول کرنا چاہیئے اس لئے اول اپنا نبی ہونا ایک معجزہ سے ثابت کیا۔ آگے اثباتِ توحید ہے۔ یعنی جب میرا کمال اور نبوت دلیل سے ثابت ہو تو جس طریق کو میں اختیار کروں اور اسکو صحیح بتلاؤں وہ حق ہوگا سو وہ طریق یہ ہے +

ف۲ یعنی توحید اس مذہب کا رکنِ اعظم ہے +

ف۳ کیونکہ اسکی بدولت دُنیا و آخرت کی فلاح ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ

کرتے ف۱ اے قیدخانہ کے رفیقو! متفرق

مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ ؕ

معبود اچھے یا ایک معبود برحق جو سب سے زبردست ہے وہ اچھا۔

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ

تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر صرف چند بے حقیقت ناموں کی عبادت کرتے ہو جن کو تم نے

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ

اور تمہارے باپ دادوں نے ٹھیرا لیا ہے خدائے تعالیٰ نے تو اُن کی کوئی دلیل

سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا

بھیجی نہیں۔ حکم خدا ہی کا ہے اُس نے یہ حکم دیا ہے

تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ

کہ بجز اس کے اور کسی کی عبادت مت کرو یہی سیدھا طریقہ ہے لیکن

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ يٰصَاحِبَيِ

اکثر لوگ نہیں جانتے ف۲ اے قیدخانہ

السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ

کے رفیقو! تم میں ایک تو (بری ہوکر) اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا۔

وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ

اور دوسرا سولی دیا جاوے گا اور اُس کے سر کو پرندے

مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾ ؕ

کھاویں گے۔ جس بارہ میں تم پوچھتے تھے وہ اسی طرح مقدر ہوچکا ف۳

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ

اور جس شخص پر رہائی کا گمان تھا اُس سے یوسف نے فرمایا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا

عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ

بھی تذکرہ کرنا (کہ ایک شخص بےقصور قید ہے اُس نے وعدہ کرلیا) پھر اسکو اپنے آقا کے سامنے تذکرہ کرنا شیطان نے بھلا دیا

فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع ۵ وَقَالَ

تو قیدخانہ میں اور بھی چند سال اُن کا رہنا ہوا ف۴ اور بادشاہ نے

ف۱ یعنی توحید کی قدر اور اس کو اختیار نہیں کرتے +

ف۲ ایمان کے ارکان کی تبلیغ کرکے اب ان کے خواب کی تعبیر بتلاتے ہیں +

ف۳ چنانچہ بعد تنقیح مقدمہ ایک بری ثابت ہوا، دوسرا مجرم۔ دونوں جیلخانہ سے بلائے گئے ایک رہائی کے لئے۔ دوسرا سزا کے لئے +

ف۴ بضع کا اطلاق عربی میں تین سے دس تک آتا ہے اس کے درمیان جتنے عدد ہیں ہر عدد کا آیت میں احتمال ہے۔ چونکہ اسباب عادیہ کا استعمال جائز ہے اسلئے اس امر میں یوسف علیہ السلام پر کوئی شبہہ نہیں ہوسکتا اور یہ جو فرمایا فَلَبِثَ الخ یہ بطور عتاب کے نہیں فرمایا بلکہ نسیان پر محض مرتب کرنا اس امر کا مقصود ہے کہ وہ جو بھول گیا۔ اسلئے یوسف علیہ السلام کی رہائی کا کوئی سامان نہ ہوا +

ع ۵ ۷ ۱۵

۶ حرکتوں والی مدلازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدواجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

الْمَلِكُ إِنِّيٓ أَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ

کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ سات گائیں فربہ ہیں جن کو سات لاغر گائیں کھا

يَّأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ

گئیں اور سات بالیں سبز ہیں اور اُن کے علاوہ سات اور ہیں جو کہ

وَّأُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُوْنِيْ فِيْ

خشک ہیں اے درباروالو! اگر تم تعبیر دے سکتے ہو، تو میرے

رُءْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾

اس خواب کے بارہ میں مجھ کو جواب دو۔

قَالُوْٓا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ

وہ لوگ کہنے لگے کہ یوں ہی پریشان خیالات ہیں۔ اور ہم لوگ خوابوں کی تعبیر کا

بِتَأْوِيْلِ الْأَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْ

علم بھی نہیں رکھتے ف۱ اُن (مذکورہ) دو قیدیوں میں سے جو رہا ہو

نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ

گیا تھا اُس نے کہا اور مدت کے بعد اسکو (یوسفؑ کی وصیت کا) خیال آیا کہ میں اس کی تعبیر کی خبر لائے دیتا ہوں

بِتَأْوِيْلِهٖ فَأَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ يُوْسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيْقُ

آپ لوگ مجھ کو ذرا جانے کی اجازت دیجیے۔ (وہ قید خانہ میں پہنچا اور کہا، اے یوسفؑ! اے صدق مجسم

أَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ

آپ ہم لوگوں کو اس (خواب) کا جواب (یعنی تعبیر) دیجیے کہ سات گائیں موٹی ہیں اُن کو سات دُبلی

عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّأُخَرَ يٰبِسٰتٍ

گائیں کھا گئیں اور سات بالیں ہری ہیں، اور اس کے علاوہ سات خشک ہیں

لَّعَلِّيْٓ أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ

تاکہ میں اُن لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤں تاکہ اُن کو بھی معلوم ہو جائے۔ آپ نے

تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَأَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ

فرمایا کہ تم سات سال متواتر غلّہ بونا پھر جو فصل کاٹو، اُس

فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ إِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَأْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾

کو بالوں ہی میں رہنے دینا (تاکہ گھن نہ لگ جائے) ہاں مگر تھوڑا سا جو تمہارے کھانے میں آوے (نکال لینا)

ف۱ دو جواب اس لئے دیئے کہ اول جواب سے بادشاہ کے قلب سے پریشانی اور دسواس دُور کرنا ہے اور دوسرے جواب سے اپنا عذر ظاہر کرنا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اول تو ایسی خواب قابل تعبیر نہیں۔ دوسرے ہم اس فن سے واقف نہیں +

ف۲ فرمایا کہ ان سات فربہ گائیوں اور سات سبز بالوں سے پیداوار اور بارش کے سال مراد ہیں +

۶ حرکتوں والی مدلازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ثُمَّ يَأْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّأْكُلْنَ

پھر اس کے بعد سات برس ایسے سخت آویں گے جو کہ اس ذخیرہ کو

مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿٤٨﴾

کھا جاوینگے جس کو تم نے ان برسوں کے واسطے جمع کر کے رکھا ہوگا، ہاں مگر تھوڑا سا جو رکھ چھوڑو گے

ثُمَّ يَأْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ

پھر اس کے بعد ایک برس ایسا آوے گا جس میں لوگوں کے لئے خوب بارش ہوگی

النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ

اور اس میں شیرہ بھی نچوڑیں گے۔ اور بادشاہ نے حکم دیا، کہ اُن کو میرے

ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ

پاس لاؤ۔ پھر جب اُن کے پاس قاصد پہنچا آپ نے

ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ

فرمایا کہ تو اپنی سرکار کے پاس لوٹ جا پھر اس سے دریافت کر کہ اُن عورتوں

قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿٥٠﴾

کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے میرا رب ان عورتوں کے فریب کو خوب جانتا ہے ف۱

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ

کہا کہ تمہارا کیا واقعہ ہے جب تم نے یوسفؑ سے اپنے مطلب کی خواہش

نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ

کی۔ عورتوں نے جواب دیا کہ حاش للہ ہم کو اُن میں ذرا بھی تو برائی کی بات

سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ

معلوم نہیں ہوئی ف۲ عزیز کی بی بی کہنے لگی کہ اب تو حق بات ظاہر ہو

الْحَقُّ ز اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ

ہی گئی۔ میں نے ہی اُن سے اپنے مطلب کی خواہش کی تھی اور بیشک وہی

الصّٰدِقِيْنَ ﴿٥١﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ

سچے ہیں۔ یوسفؑ نے فرمایا کہ یہ اہتمام محض اس وجہ سے ہے تاکہ عزیز کو یقین

بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿٥٢﴾

کے ساتھ معلوم ہو جائے کہ میں نے اُن کی عدم موجودگی میں اس کی آبرو میں دست اندازی نہیں کی اور یہ کہ اللہ خیانت کرنیوالوں کے فریب کو چلنے نہیں دیتا +

ف۱
مطلب یہ تھا کہ اُن کو بلا کر میرا حال متعلق اُس واقعہ کے جس میں مجھ کو قید کی گئی تفتیش کیا جاوے۔ اور عورتوں کے حال سے مراد ان کا واقف یا ناواقف ہونا ہے حال یوسف علیہ السلام سے۔ اور اُن عورتوں کی تخصیص شاید اس لئے کی ہو کہ ان کے سامنے زلیخا نے اقبال کیا تھا لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ + فائدہ۔ یوسف علیہ السلام کے اس اہتمام برارت سے معلوم ہوا کہ رفع تہمت میں سعی کرنا امر مطلوب ہے۔ حدیثوں میں اس کا مطلوب ہونا وارد ہے۔ منجملہ اس کے فوائد کے یہ بھی ہے کہ لوگ غیبت سے بچیں گے۔ اپنا قلب بھی تشویش سے محفوظ رہے گا +

ع ۶ / ۷ / ۱۶

ف۲
یعنی وہ بالکل پاک و صاف ہیں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِىْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ

اور (باقی) میں اپنے نفس کو (بالذّات) بری (اور پاک) نہیں بتلاتا (کیونکہ) نفس تو (ہر ایک کا) بُری ہی بات بتلاتا ہے

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىْ ؕ اِنَّ رَبِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۳﴾

بجز اس (نفس) کے جس پر میرا رب رحم کرے ف۱ بلاشبہ میرا رب بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِىْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِىْ ۚ

اور (یہ سُن کر) بادشاہ نے کہا کہ ان کو میرے پاس لاؤ میں ان کو خاص اپنے (کام کے) لئے رکھوں گا -

فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ

پس جب بادشاہ نے ان سے باتیں کیں تو بادشاہ نے (ان سے) کہا کہ تم ہمارے نزدیک آج (سے) بڑے

اَمِيْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجْعَلْنِىْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ

معزز اور معتبر ہو یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا کہ ملکی خزانوں پر مجھ کو مامور کر دو

اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ

میں (انکی) حفاظت (بھی) رکھونگا (اور) خوب واقف (بھی) ہوں ف۲ اور ہمنے ایسے (عجیب) طور پر یوسف (علیہ السلام) کو

فِى الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ

ملک میں بااختیار بنادیا کہ اس میں جہاں چاہیں رہیں سہیں ف۳ ہم جس پر چاہیں

بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ

اپنی عنایت متوجہ کر دیں اور ہم نیکی کرنے والوں کا اجر

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

ضائع نہیں کرتے - ف۴ اور آخرت کا اجر کہیں زیادہ بڑھ کر ہے ایمان

اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ

اور تقویٰ والوں کے لئے ف۵ اور (کنعان میں بھی قحط ہوا تو) یوسفؑ کے بھائی آئے

فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾

پھر یوسفؑ کے پاس پہنچے سو یوسفؑ نے انکو پہچان لیا - اور انہوں نے یوسفؑ کو نہیں پہچانا -

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِىْ بِاَخٍ

اور جب یوسفؑ نے ان کا سامان (غلہ کا) تیار کر دیا تو (چلتے وقت) فرمادیا کہ اپنے علاتی بھائی کو بھی (ساتھ)

لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّىْٓ اُوْفِى الْكَيْلَ

لانا (تاکہ اس کا حصّہ بھی دیا جا سکے) تم دیکھتے نہیں ہو کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲ ـ ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ ـ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ میری نزاہت وعصمت میرے نفس کا ذاتی کمال نہیں کہ تخلّف محال ہو - بلکہ رحمت وعنایت الٰہیہ کا اثر ہے اس لئے وہ امر بالسُّوء نہیں کرتا - ورنہ جیسے اوروں کے نفوس ہیں ویسا ہی میرا ہوتا +

ف۲ چنانچہ بجائے اسکے کہ انکو کوئی خاص منصب دیتا مثل اپنے پورے اختیارات ہر قسم کے دیدیئے - گویا حقیقت میں بادشاہ یہی ہو گئے - گو برائے نام وہ بادشاہ رہا - اور یہ عزیز کے عہدے سے مشہور ہوئے +

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ جب کسی کام کی لیاقت اپنے اندر منحصر دیکھے تو خود اسکی درخواست جائز ہے مگر مقصود نفع رسانی ہو نہ کہ نفس پروری +

ف۳ یعنی یا تو وہ وقت تھا کہ کنوئیں میں محبوس تھے - پھر عزیز کی ماتحتی میں مقیّد رہے - پھر قیدخانہ میں بند رہے - اور یا آج یہ خود مختاری اور آزادی عنایت ہوئی +

ع ۷ / ۸

ف۴ یعنی دنیا میں بھی نیکی کا اجر ملتا ہے کہ حیٰوۃ طیبہ عطا فرماتے ہیں +

ف۵ غرض یوسف علیہ السلام نے بااختیار ہو کر غلّہ کاشت کرانا اور جمع کرانا شروع کیا - اور سات برس کے بعد قحط شروع ہوا ، یہانتک کہ دُور دُور سے یہ خبر سُنکر کہ مصر میں سلطنت کیطرف سے غلّہ فروخت ہوتا ہے جوق جوق لوگ آنا شروع ہوئے اور کنعان میں بھی قحط ہوا تو یوسف علیہ السّلام کے بھائی بجز بنیامین کے غلّہ لینے مصر آئے +

وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ

اور میں سب سے زیادہ مہمان نوازی کرتا ہوں۔ ف۱ اور اگر تم (دوبارہ آئے اور) اسکو میرے پاس

بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾

نہ لائے تو نہ میرے پاس تمہارے نام کا غلّہ ہوگا ف۲ اور نہ تم میرے پاس آنا۔

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

وہ بولے (دیکھیئے) ہم (اپنے حدِّ امکان تک تو) اسکے باپ سے اسکو مانگیں گے اور ہم اس کام کو ضرور کریں گے۔

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ

اور یوسف (علیہ السّلام) نے اپنے نوکروں سے کہہ دیا کہ انکی جمع پونجی ان (ہی) کے اسباب میں (چھپاکر) رکھدو

لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ

تاکہ جب اپنے گھر جاویں تو اسکو پہچانیں شاید (یہ احسان وکرم دیکھ کر) پھر

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا

دوبارہ آویں ف۳ غرض جب لوٹ کر اپنے باپ (یعقوب علیہ السلام) کے پاس پہنچے۔

يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا

کہنے لگے اے ابا ہمارے لئے (مطلقاً) غلہ کی بندش کردی گئی، سوآپ ہمارے بھائی (بنیامین) کو ہمارے ساتھ بھیجدیجئے ف۴

نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ

تاکہ ہم (پھر) غلّہ لاسکیں اور ہم انکی پوری حفاظت رکھیں گے یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ بس (رہنے دو)

عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ

میں اس کے بارہ میں بھی تمہارا ویسا ہی اعتبار کرتا ہوں جیسا اس سے پہلے اسکے بھائی یوسفؑ کے بارہ میں تمہارا

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حِفْظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾

اعتبار کرچکا ہوں سو اللہ (کے سپرد وہی) سب سے بڑھ کر نگہبان ہے۔ اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ

اور (اس گفتگو کے بعد) جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو (اس میں) ان کو ان کی جمع پونجی (بھی) ملی کہ ان ہی کو

رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ

واپس کردی گئی کہنے لگے کہ اے ابا (لیجیئے) اور ہم کو کیا چاہیئے یہ ہماری جمع

بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ

پونجی بھی تو ہم ہی کو لوٹا دی گئی ہے۔ اور اپنے گھر والوں کے واسطے (اور) رسد لاوینگے اور اپنے

ف۱ پس اگر تمہارا وہ بھائی آئیگا تو اس کو بھی پورا حصّہ دونگا اور اسکی خوب خاطر داشت کرونگا جیسا تم نے اپنے ساتھ دیکھا +

ف۲ تو میں سمجھونگا کہ تم مجھکو دھوکا دیکر غلہ زیادہ لینا چاہتے تھے

ف۳ چونکہ یوسف علیہ السلام کو ان کا دوبارہ آنا اور ان کے بھائی کا لانا منظور تھا اس لئے کئی طرح سے اسکی تدبیر کی۔ اول وعدہ کیا کہ اگر اس کو لاؤگے تو اس کا حصّہ بھی ملیگا۔ دوسرے وعید سنا دی کہ اگر نہ لاؤگے تو اپنا حصّہ بھی نہ پاؤ گے۔ تیسرے دام جو نقد کے علاوہ کوئی اور چیز تھی واپس کردیئے۔ دو خیال سے ایک یہ کہ اس احسان وکرم کو ملحوظ رکھ کر پھر آئینگے دوسرے اسلئے کہ شاید ان کے پاس اور دام نہ ہوں اور تہی دست ہونیکی وجہ سے پھر نہ آسکیں۔ لیکن جب یہ دام ہونگے تو ان ہی کو لے کر پھر آسکتے ہیں +

ف۴ ہماری بڑی خاطر ہوئی اور غلّہ بھی ملا۔ مگر بنیامین کا حصّہ نہیں ملا بلکہ بدون بنیامین کے ساتھ لے جاتے ہوئے آئندہ بھی بندش کردی گئی +

٦ حرکتوں والی مدِّ لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِّ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ۭ ذٰلِكَ كَيْلٌ

بھائی کی خوب حفاظت رکھینگے اور ایک اُونٹ کا بوجھ غلّہ اَور زیادہ لاویں گے یہ تھوڑا سا غلّہ

يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ

ہے یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اس وقت تک ہرگز اس کو تمہارے ہمراہ نہ بھیجونگا جبتک کہ اللہ کی

مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ

قسم کھا کر مجھ کو پکا قول نہ دو گے کہ تم اس کو ضرور لے ہی آؤ گے ہاں اگر گھر ہی جاؤ تو مجبوری ہے

فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ

(چنانچہ سب نے اس پر قسم کھائی) سو جب وہ قسم کھا کر اپنے باپ کو قول دیچکے تو انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ جو کچھ بات چیت کر

وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ

رہے ہیں یہ سب اللہ ہی کے حوالے ہے۔ ف۱ اور (چلتے وقت) یعقوب (علیہ السلام) نے (ان سے) فرمایا کہ اے میرے بیٹو سب کے

وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ وَمَآ

سب ایک ہی دروازے سے مت جانا بلکہ علیحدہ علیحدہ دروازوں سے جانا ف۲ اور خدا کے

اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ

حکم کو تم پر سے نہیں ٹال سکتا۔ حکم تو بس اللہ ہی کا (چلتا) ہے

اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

(باوجود اس تدبیر ظاہری کے دل سے) اُسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی پر بھروسہ کرنے والوں کو

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ

بھروسہ کرنا چاہیئے ف۳ اور جب (مصر پہنچکر) جس طرح انکے باپ نے کہا تھا (اسی طرح شہر کے) اندر داخل ہوئے

اَبُوْهُمْ ۭ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

(تو باپ کا ارمان پورا ہوگیا (باقی) ان کے باپ کو ان سے (یہ تدبیر بتلا کر) خدا کا حکم ٹالنا مقصود نہ

شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ۭ وَ

تھا لیکن یعقوب (علیہ السلام) کے جی میں (درجۂ تدبیر میں) ایک ارمان (آیا) تھا جسکو انہوں نے ظاہر کر دیا

اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

اور وہ بلاشبہ بڑے عالم تھے بایں وجہ کہ ہم نے ان کو علم دیا تھا ف۴ لیکن اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ ۧ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى

اس کا علم نہیں رکھتے۔ ف۵ اور جب یہ لوگ (برادرانِ یوسفؑ) یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو انہوں نے

ع ۸ / ۲

ف۱ یعنی وہی ہمارے قول و قرار کا گواہ ہے کہ سُن رہا ہی اور وہی اس قول کو پورا کر سکتا ہی۔ پس اس ارشاد کے دو مقصود ہوئے۔ اول ان کو اپنے قول کا پاس و لحاظ رکھنے کی ترغیب و تنبیہہ کہ اللہ کو حاضر ناظر سمجھنے سے یہ بات ہوتی ہے اور دوسرے اس تدبیر کا منتہیٰ تقدیر کو قرار دینا کہ توکل کا حاصل ہے۔ غرض مصر کے سفر کو سب دوبارہ مع بنیامین تیار ہوئے +

ف۲ یہ محض ایک ظاہری تدبیر ہے بعض مکروہات مثل نظر بد وغیرہ سے بچنے کی +

ف۳ یعنی تم بھی اسی پر بھروسہ رکھنا۔ تدبیر پر نظر مت کرنا +

ف۴ پس وہ علم کے خلاف تدبیر کو اعتقاداً مؤثر حقیقی کب سمجھ سکتے تھے +

ف۵ بلکہ جہالت کی وجہ سے تدبیر کو مؤثر حقیقی اعتقاد کر لیتے ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلی مرتبہ جو یہ غلہ لینے گئے تھے اس وقت یعقوب علیہ السلام نے ان سے یہ کیوں نہ کہا کہ ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اول مرتبہ مصر والے ان کو پہچانتے نہیں تھے اس لئے کسی نے ان کی طرف التفات نہ کیا تھا۔ اس مرتبہ جو یوسف علیہ السلام نے ان کے ساتھ عنایت کا خاص برتاؤ کیا تو ان پر نظریں پڑنے لگیں اور تھے سب وجیہہ و شکیل اس لئے نظر بد اور حسد وغیرہ کا ان پر احتمال ہوا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ

اپنے بھائی کو اپنے ساتھ ملا لیا (اور تنہائی میں) اُنسے کہا کہ میں تیرا بھائی (یوسف) ہُوں۔ سو یہ لوگ جو کچھ (بدسلوکی)

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ

کرتے رہے ہیں، اس کا رنج مت کرنا۔ ف۱ پھر جب یوسف (علیہ السلام) نے ان کا سامان تیار کر دیا تو

جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ

پانی پینے کا برتن اپنے بھائی کے اسباب میں رکھ دیا۔ ف۲ پھر ایک پکارنے والے

مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿٧٠﴾

نے پکارا کہ اے قافلہ والو تم ضرور چور ہو

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿٧١﴾

وہ ان (تلاش کرنے والوں) کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے۔

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ

انہوں نے کہا کہ ہم کو بادشاہی پیمانہ نہیں ملتا (وہ غائب ہے) اور جو شخص اس کو (لاکر) حاضر کرے اسکو

بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ

ایک بارِ شتر غلہ ملیگا اور مَیں اس (کے دلوانے) کا ذمہ دار ہوں۔ یہ لوگ کہنے لگے کہ بخدا تم کو خوب معلوم

عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا

ہے کہ ہم لوگ ملک میں فساد پھیلانے نہیں آئے اور ہم لوگ چوری

سٰرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ

کرنیوالے نہیں۔ ف۳ اُن (ڈھونڈنے والے) لوگوں نے کہا اچھا اگر تم جھوٹے نکلے تو اس (چور)

كٰذِبِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ

کی کیا سزا انہوں نے جواب دیا کہ اس کی سزا یہ ہے کہ جس شخص کے اسباب میں ملے

رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٥﴾

پس وہی شخص اپنی سزا ہے۔ ف۴ ہم لوگ ظالموں (یعنی چوروں) کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ ف۵

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا

پھر یوسف (علیہ السلام) نے اپنے بھائی (کے اسباب) کے تھیلہ سے قبل تلاشی کی ابتداء اول دوسرے بھائیوں کے (اسباب کے

مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ۭ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ۭ مَا

تھیلوں سے کی، پھر آخر میں اس (برتن) کو اپنے بھائی کے (اسباب کے) تھیلے سے برآمد کر لیا۔ ہم نے یوسف (علیہ السلام) کی خاطر سے

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱
کیونکہ اب تو اللہ نے ہم کو ملا دیا ہے۔ اب سب غم بھلا دینا چاہیئے + یوسف علیہ السلام کے ساتھ بدسلوکی تو ظاہر اور مشہور ہے۔ رہا بنیامین کے ساتھ۔ سو یا تو انکو بھی کچھ تکلیف دی ہو۔ ورنہ یوسف علیہ السلام کی جدائی کیا ان کے حق میں کچھ کم تکلیف تھی + پھر دونوں بھائیوں نے مشورہ کیا کہ کوئی ایسی صورت ہو کہ بنیامین یوسف علیہ السلام کے پاس رہیں کیونکہ ویسے رہنے میں تو اور بھائیوں کا بوجہ عہد و سوگند کے اصرار ہوگا۔ ناحق کا جھگڑا ہوگا۔ اور پھر اگر وجہ بھی ظاہر ہو گئی تو راز کھلا۔ اور اگر مخفی رہی تو یعقوب علیہ السلام کا رنج بڑھیگا کہ بلا سبب کیوں رکھے گئے یا کیوں رہے یوسف ؑ نے فرمایا کہ تدبیر تو ہے مگر ذرا تمہاری بدنامی ہے، بنیامین نے کہا کچھ پروا نہیں۔ غرض ان میں یہ امر قرار پا گیا +

\+ \+ \+ \+ \+

ف۲
وہی برتن پیمانہ غلّہ دینے کا بھی تھا +

ف۳
یعنی ہمارا یہ شیوہ نہیں +

ف۴
یعنی چوری کے عوض میں خود اسکی ذات کو صاحب مال اپنا غلام بنالے +

ف۵ یعنی ہماری شریعت میں یہی مسئلہ اور عمل ہے +

كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِىْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ

اس طرح تدبیر فرمائی، یوسف ع اپنے بھائی کو اس بادشاہ (مصر) کے قانون کی رو سے نہیں لے سکتے تھے ف۲ مگر یہ ہے کہ اللہ

اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ

ہی کو منظور تھا۔ ہم جس کو چاہتے ہیں (علم میں) خاص درجوں تک بڑھا دیتے ہیں۔ اور تمام علم والوں سے

ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ

بڑھ کر ایک بڑا علم والا ہے کہنے لگے (صاحب) اگر اس نے چوری کی تو (تعجب نہیں کیونکہ) اس کا ایک

سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِىْ

بھائی (تھا وہ) بھی (اسی طرح) اسکے پہلے چوری کر چکا ہے پس یوسف (علیہ السلام) نے اس بات کو (جو آ گئے

نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ

آتی ہی) اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور اسکو انکے سامنے (زبان سے) ظاہر نہیں کیا، یعنی (دل میں) یوں کہا کہ اس (چوری) کے درجہ میں

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ

تم تو اور بھی زیادہ بُرے ہو اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اس (کی حقیقت) کا اللہ ہی کو خوب علم ہے ف۳ کہنے لگے اے عزیز اس

اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ

(بنیامین) کے ایک بہت بوڑھا باپ ہے، سو (آپ ایسا کیجئے کہ) اسکی جگہ ہم میں سے ایک کو رکھ لیجئے (اور اپنا

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ

مملوک بنا لیجئے) ہم آپ کو نیک مزاج دیکھتے ہیں۔ یوسف (علیہ السلام) نے کہا کہ ایسی (بے انصافی کی) بات سے

اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ

خدا بچائے کہ جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے اسکے سوا دوسرے شخص کو پکڑ کے رکھ لیں اس حالت میں

اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ ع فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا

تو ہم بڑے بے انصاف سمجھے جاویں گے۔ پھر جب انکو یوسف (علیہ السلام) سے بالکل امید نہ رہی (کہ بنیامین کو دینگے) تو

نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ

(اسکو) سی علیحدہ ہو کر باہم مشورہ کرنے لگے ان سب میں جو بڑا تھا اس نے کہا کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ تمہارے باپ

قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ

تم سے خدا کی قسم کھلا کر پکا قول لے چکے ہیں اور اس سے پہلے یوسف ع

مَا فَرَّطْتُّمْ فِىْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى

کے بارے میں کس قدر کوتاہی کر ہی چکے ہو سو میں تو اس زمین سے ٹلتا نہیں تا وقتیکہ

ف۱ یعنی گو یوسف علیہ السلام بڑے عالم و عاقل تھے۔ مگر پھر بھی ہمارے القاء تدبیر کے محتاج تھے۔ وجہ یہ کہ کسی کا علم ذاتی اور محیط نہیں ہے +

ف۲ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب یوسف علیہ السلام شرعی قوانین جاری کرنیکے مختار نہ تھے تو آپ نے عہدۂ حکومت کیوں قبول کیا؟ جواب یہ ہے کہ آپ مامور تو دین اللہ جاری کرنے ہی پر تھے اور یہی آپ کی حکومت کا مقصد اولین تھا، لیکن کسی ملک کا نظام عملاً یک بیک نہیں بدل جایا کرتا خود سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پورا اسلامی انقلاب برپا کرنے میں نو دس سال کی مدت لگی تھی۔ گو مدینہ منورہ میں آنحضرت ﷺ کو حاکمانہ اقتدار حاصل تھا، تاہم آپ کی اپنی حکومت میں بھی ابتداءً چند سال تک شراب نوشی ہوتی رہی۔ سُود لیا اور دیا جاتا رہا۔ لوگ مُتعہ اور جمع بین الاُختین کرتے رہے۔ جاہلی قانونِ میراث جاری رہا +

ع ۹ / ۱۱ / ۳

ف۳ یعنی ہم دونوں بھائیوں سے تو حقیقت سرقہ کی صادر نہیں ہوئی۔ اور تم نے تو اتنا بڑا کام کیا کہ کوئی مال غائب کرتا ہے۔ تم نے آدمی غائب کر دیا کہ مجھکو باپ سے بچھڑا دیا۔ اور ظاہر ہے کہ آدمی کی چوری مال کی چوری سے زشت تر ہے اور برادران یوسف ع نے جو کہا کہ اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی، اسکی حقیقت دُرِّ منثور میں یہ لکھی ہے کہ یوسف علیہ السلام کو انکی پھوپھی پرورش کرتی تھیں۔ جب ہوشیار ہوئے تو یعقوب ع نے انہیں واپس لینا چاہا۔ لیکن وہ اپنے پاس رکھنا چاہتی تھیں اس لئے اُنکی کمر میں ایک پٹکا کپڑوں کے اندر باندھ کر ...

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَأْذَنَ لِيٓ اَبِيٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ

میرے باپ مجھکو (حاضری کی) اجازت نہ دیں یا اللہ تعالیٰ اس مشکل کو سلجھا دے اور وہی

خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا

خوب سلجھانے والا ہے تم واپس اپنے باپ کے پاس جاؤ اور (جا کر ان سے) کہو کہ

يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا

اے ابّا آپ کے صاحبزادے (بنیامین) نے چوری کی (اسلئے گرفتار ہوئے) اور ہم تو وہی بیان کرتے ہیں جو ہمکو (مشاہدہ سے)

عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَسْئَلِ

معلوم ہوا ہے۔ اور ہم غیب کی باتوں کے تو حافظ نہیں تھے۔ اور اس بستی (یعنی مصر) والوں

الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا

سے پوچھ لیجیے جہاں ہم (اُسوقت) موجود تھے اور اس قافلہ والوں سے پوچھ لیجیے جنمیں ہم شامل ہوکر (یہاں) آئے

فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ

ہیں۔ ف۱ اور یقین جانیے ہم بالکل سچ کہتے ہیں۔ یعقوبؑ فرمانے لگے بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک

لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى

بات بنالی ہے سو صبر ہی کروں گا (جس میں شکایت کا نام نہ ہوگا) (مجھ کو) اللہ سے

اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ

امید ہے کہ ان سب کو مجھ تک پہنچا دے گا (کیونکہ) وہ خوب واقف ہے ف۲ بڑی

الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى

حکمت والا ہے ف۳ اور ان سے دوسری طرف رُخ کرلیا اور کہنے لگے ہائے یوسف افسوس اور غم سے

يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ

(روتے روتے) ان کی آنکھیں سفید پڑ گئیں اور وہ (غم سے جی ہی جی میں) گھُٹا

كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ

کرتے تھے۔ ف۴ (بیٹے) کہنے لگے بخدا (معلوم ہوتا ہے) تم سدا کے سدا یوسف کی یادگاری میں لگے

يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ

رہو گے یہاں تک کہ گھل گھل کر دم بلب ہو جاؤ گے یا یہ کہ بالکل مر ہی

الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ

جاؤ گے ف۵ یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ میں تو اپنے رنج و غم کی صرف اللہ سے

ف۱ معلوم ہوتا ہے کہ اور بھی کنعان یا آس پاس کے لوگ غلہ لینے گئے ہونگے +

ف۲ اس لئے اسکو سب کی خبر ہے کہ کہاں کہاں اور کس کس حال میں ہیں +

ف۳ وہ جب بلانا چاہیگا تو ہزاروں اسباب و تدابیر درست کردیگا +

ف۴ کیونکہ زیادہ رونے سے سیاہی آنکھوں کی کم ہوجاتی ہے۔ اور آنکھیں بے رونق یا بالکل بے نور ہوجاتی ہیں اور شدت غم کے ساتھ جب شدت ضبط ہوگا جیسا کہ صابرین کی شان ہے تو کظم کی کیفیت پیدا ہوگی +

ف۵ یعقوب علیہ السلام کا حُبّ مخلوق میں اس قدر رونا موجب وسوسہ نہ ہو کیونکہ محبت امر اضطراری ہے اور گریہ بھی دلیل رقّتِ قلب و ترحم ہے۔ اور خاص کر جبکہ محبت کا سبب کوئی امر دینی ہو + اور کسی کو شبہہ نہ ہو کہ جب یعقوب علیہ السلام نے فرمایا تھا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ تو پھر شکایت کیوں زبان پر لائے۔ اس کا جواب خود قرآن میں ہے کہ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ یعنی شکایت الی الخلق منافی ہے صبر جمیل کے نہ کہ شکایت الی الخالق کہ عین دعا و التجا ہے مطلوب ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

إِلَى اللّٰهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾

شکایت کرتا ہوں اور اللہ کی باتوں کو جتنا میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَأَخِيهِ

اے میرے بیٹو! جاؤ اور یوسفؑ اور ان کے بھائی کی تلاش کرو۔

وَلَا تَايْـَٔسُوا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۖ إِنَّهُ لَا يَايْـَٔسُ

اور اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو بیشک اللہ کی رحمت سے

مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُونَ ﴿٨٧﴾ فَلَمَّا

وہی لوگ ناامید ہوتے ہیں جو کافر ہیں۔ پھر جب

دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يٰٓأَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا

یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے کہنے لگے اے عزیز ہم کو اور ہمارے گھر والوں کو (قحط کی وجہ سے) بڑی

الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰةٍ فَأَوْفِ لَنَا

تکلیف پہنچ رہی ہے اور ہم کچھ یہ نکمّی چیز لائے ہیں سو آپ پورا غلّہ

الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي

دے دیجیئے اور ہم کو خیرات (سمجھ کر) دیدیجیے بیشک اللہ تعالیٰ خیرات دینے والوں کو

الْمُتَصَدِّقِينَ ﴿٨٨﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ

جزا (ئے خیر) دیتا ہے۔ ف۱ یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا (کہو) وہ بھی تم کو یاد ہے جو کچھ تم نے یوسفؑ

بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جٰهِلُونَ ﴿٨٩﴾ قَالُوٓا

اور اس کے بھائی کے ساتھ (برتاؤ) کیا تھا جب کہ تمہاری جہالت کا زمانہ تھا۔ ف۲ کہنے لگے

ءَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهٰذَآ

کیا سچ مچ تم ہی یوسف ہو انہوں نے فرمایا (ہاں) میں یوسف ہوں اور یہ (بنیامین)

أَخِي ۖ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۖ إِنَّهُ مَنْ يَّتَّقِ وَ

میرا (حقیقی) بھائی ہے ہم پر اللہ تعالیٰ نے بڑا احسان کیا ف۳ واقعی جو شخص گناہوں سے بچتا ہے اور صبر

يَصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٩٠﴾

کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتا۔ ف۴

قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَإِنْ

وہ کہنے لگے کہ بخدا کچھ شک نہیں تم کو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضیلت عطا فرمائی ف۵ اور بے شک

ف۱ یوسف علیہ السلام نے جوان کے یہ مسکنت آمیز الفاظ سنے تو رہا نہ گیا، اور بے اختیار چاہا کہ اب اُن سے کھل جاؤں اور عجب نہیں کہ نورِ قلب سے معلوم ہو گیا ہو کہ اس مرتبہ ان کو تجسس بھی مقصود ہے اور یہ بھی منکشف ہو گیا ہو کہ اب مفارقت کا زمانہ ختم ہو چکا پس تمہیدِ تعارف کے طور پر فرمایا +

ف۲ یہ سن کر چکرائے کہ عزیزِ مصر کو یوسف کے واقعہ سے کیا سروکار؟ اور ادھر اس ابتدائی زمانہ کے خواب سے احتمال تھا ہی کہ شاید یوسفؑ کسی بڑے رتبہ کو پہنچیں اور ہم سب کو ان کے سامنے گردن جھکانا پڑے۔ اس لئے اس کلام سے شبہ ہوا اور غور کیا تو کچھ کچھ پہچانا +

ف۳ یعنی ہم دونوں کو اوّل توفیقِ صبر و تقویٰ کی عطا فرمائی۔ پھر اسکی برکت سے ہماری تکلیف کو راحت سے اور افتراق کو اجتماع سے اور قلتِ مال و جاہ کو کثرتِ مال و جاہ سے مبدّل فرما دیا +

ف۴ برادرانِ یوسفؑ تمام گزشتہ واقعات کو یاد کر کے نادم ہوئے اور معذرت کے طور پر کہنے لگے +

ف۵ اور واقعی آپ اسی لائق تھے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿٩١﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ط
ہم (اس میں) خطاوار تھے۔ یوسف (علیہ السلام) نے فرمایا کہ تم پر آج کوئی الزام نہیں ف۱

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ز وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٩٢﴾
اللہ تعالیٰ تمہارا قصور معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔ ف۲

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ
اب تم میرا یہ کرتہ (بھی) لیتے جاؤ اور اس کو میرے باپ کے چہرے پر ڈالدو (اس سے)

اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ج وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٣﴾
اُن کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔ ف۳ اور اپنے (باقی) گھر والوں کو (بھی) سب کو میرے پاس لے آؤ۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ
اور جب قافلہ چلا تو ان کے باپ نے کہنا شروع کیا کہ اگر تم مجھ کو بڑھاپے میں بہکی باتیں کرنیوالا نہ سمجھو تو ایک بات

رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿٩٤﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ
کہوں کہ مجھ کو تو یوسف ؑ کی خوشبو آرہی ہے ف۴ وہ (پاس والے) کہنے لگے

اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿٩٥﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ
کہ بخدا آپ تو اپنے اسی پرانے غلط خیال میں مبتلا ہیں۔ پس جب خوشخبری لانے والا

الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ج
آپہنچا۔ تو (آتے ہی) اُس نے وہ کرتہ اُنکے منہ پر لاکر ڈال دیا۔ بس فوراً ہی اُن کی آنکھیں کھل گئیں۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ج اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ
آپ نے (بیٹوں سے) فرمایا کیوں میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ اللہ کی باتوں کو جتنا میں جانتا ہوں

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا
تم نہیں جانتے سب بیٹوں نے کہا کہ اے ہمارے باپ ہمارے لئے (خدا سے) ہمارے گناہوں

ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿٩٧﴾ قَالَ سَوْفَ
کی دعائے مغفرت کیجئے ہم بیشک خطاوار تھے۔ ف۵ یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا عنقریب

اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٩٨﴾
تمہارے لئے اپنے رب سے دعائے مغفرت کرونگا بیشک وہ غفور رحیم ہے۔ ف۶

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَ
پھر جب یہ سب کے سب یوسف ؑ کے پاس پہونچے۔ تو انہوں نے اپنے والدین کو اپنے پاس (تعظیماً) جگہ دی اور

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب		
٢ حرکتوں والی مد		

ف۱ یعنی بے فکر رہو میرا دل صاف ہو گیا +

ف۲ اسی دعا سے یہ بھی مفہوم ہو گیا کہ میں نے بھی معاف کردیا +

ف۳ یہ اس لئے فرمایا کہ انکو خلل بصارت کا علم ہو گیا ہوگا اور یعقوب علیہ السلام کا اس کرتے کے ڈالنے سے بینا ہو جانا بطور معجزہ کے تھا اور قمیص علی الاصح کوئی خاص نہ تھا بھی معمولی ملبوس تھا +

ع ١٠ ١٤ ٤

ف۴ یہ معجزہ تھا یعقوب علیہ السلام کا اس کرتہ میں جو یوسف علیہ السلام کے بدن کا اثر تھا وہ محسوس ہو گیا۔ اور چونکہ معجزہ اختیاری نہیں ہوتا۔ اس لئے اس سے پہلے یہ ادراک نہ ہوا +

ف۵ مطلب یہ کہ آپ بھی معاف کر دیجئے۔ کیونکہ عادۃً کسی کے لئے استغفار وہی کرتا ہے جو خود بھی مواخذہ کرنا نہیں چاہتا +

ف۶ اس سے ان کا معاف کردینا بھی معلوم ہو گیا۔ غرض سب تیار ہو کر مصر کو چل دئے اور یوسف علیہ السلام خبر سن کر استقبال کے لئے بیرون مصر تشریف لے گئے اور باہر ہی ملاقات کا سامان کیا گیا +

قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَ

کہا سب مصر میں چلیئے (اور) خدا کو منظور ہے تو (وہاں) امن چین سے رہیئے اور

رَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ

اپنے والدین کو تخت (شاہی) پر اُونچا بٹھایا اور سب یوسفؑ کے آگے سجدہ میں گر گئے ؁۱

وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫

اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ ہے میرے خواب کی تعبیر جو پہلے زمانہ میں دیکھا تھا۔

قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ

جس کو میرے ربّ نے سچّا کر دیا اور خدا نے میرے ساتھ احسان کیا کہ ایک تو

اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ

اس نے مجھے قید سے نکالا اور دوسرا یہ کہ تم سب کو باہر سے یہاں لایا

مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ

(یہ سب کچھ) بعد اس کے ہوا کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان میں فساد

اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ

ڈلوا دیا تھا ؁۲ بلاشبہہ میرا رب جو چاہتا ہے اسکی عمدہ تدبیر کرتا ہے بلاشبہہ وہ

الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ

بڑا علم اور حکمت والا ہے ؁۳ اے میرے پروردگار تو نے مجھ کو سلطنت کا بڑا حصّہ دیا

وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ

اور مجھ کو خوابوں کی تعبیر دینا تعلیم فرمایا (جو کہ علم عظیم ہے) اے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا

آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو میرا کارساز ہے دنیا میں بھی

وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ

اور آخرت میں بھی مجھ کو پوری فرمانبرداری کی حالت میں دنیا سے اُٹھا لے اور مجھ کو خاص نیک بندوں

بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ

میں شامل کر لے ؁۴ (اے محمدؐ) یہ قصّہ غیب کی خبروں میں سے ہے ہم وحی کے

نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ

ذریعہ سے آپ کو یہ قصّہ بتلاتے ہیں (کیونکہ) آپ ان (برادران یوسفؑ) کے پاس اُسوقت موجود نہ تھے جبکہ

؁۱ اس امر کی وجہ کہ پہلی ملاقات میں سجدہ نہ کیا اور مصر پہنچ کر کیا، یہ تھی کہ اول ملاقات میں محبت کا غلبہ تھا اور مصر میں یوسف علیہ السلام اپنے اجلاس شاہی پر تھے اور یہ سجدہ بطور تحیت کے تھا جو اُمم سابقہ میں جائز تھا۔ یہاں یہ شبہہ ہوتا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین سے اتنی بڑی تعظیم کو کیونکر گوارا کیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یعقوب اور یوسف علیہما السلام دونوں کو خواب سے معلوم تھا کہ ایسا امر ہونے والا ہے اس لئے اُمور کائنہ میں مزاحمت ممکن نہ تھی۔ اس کے بعد سب ہنسی خوشی رہتے رہے یہاں تک کہ یعقوب علیہ السلام کا پیمانہ حیات لبریز ہوا اور وہ حسب وصیّت بعد وفات ملک شام میں لے جا کر اپنے بزرگوں کے پاس دفن کئے گئے +

؁۲ جس کا مقتضا یہ تھا کہ عمر بھر میل جول اور اتحاد نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی عنایت سے ملاپ ہو گیا +

؁۳ وہ اپنے علم و حکمت سے سب امور کی تدبیر درست کر دیتا ہے +

؁۴ یعنی جس طرح دنیا میں میرے سب کام بنا دئے کہ سلطنت دی۔ علم دیا۔ اسی طرح آخرت کے کام بھی بنا دیجئے اور میرے بزرگوں میں جو انبیاء عظام ہوئے ہیں ان میں مجھ کو پہنچا دیجئے + فائدہ۔ اشتیاق موت کا اگر شوقاً الی لقاء اللہ ہو، تو جائز ہے +

٦ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَآ اَكْثَرُ

انہوں نے اپنا ارادہ پختہ کر لیا تھا اور وہ تدبیریں کر رہے تھے۔ ف۱ اور اکثر لوگ

النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْئَلُهُمْ

ایمان نہیں لاتے گو آپ کا کیسا ہی جی چاہتا ہو۔ اور آپ ان سے اس پر

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ ع

کچھ معاوضہ تو چاہتے نہیں۔ یہ (قرآن) تو صرف تمام جہان والوں کے لئے نصیحت ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور بہت سی نشانیاں ہیں آسمانوں میں اور زمین میں

يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَمَا

جن پر ان کا گذر ہوتا رہتا ہے ف۲ اور وہ ان کی طرف (اصلا) توجہ نہیں کرتے۔ اور اکثر

يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿١٠٦﴾

لوگ جو خدا کو مانتے بھی ہیں تو اس طرح کہ شرک بھی کرتے جاتے ہیں۔ ف۳

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ

سو کیا پھر بھی اس بات سے مطمئن ہوئے بیٹھے ہیں کہ ان پر خدا کے عذاب کی کوئی ایسی آفت آ پڑے جو

اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٠٧﴾

ان کو محیط ہو جاوے یا ان پر اچانک قیامت آ جاوے اور ان کو (پہلے سے) خبر بھی نہ ہو ف۴

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۚ عَلٰى بَصِيْرَةٍ

آپ فرما دیجئے کہ یہ میرا طریق ہے میں (لوگوں کو توحید) خدا کی طرف اس طور پر بلاتا ہوں کہ میں دلیل پر قائم ہوں

اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۖ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا

میں بھی اور میرے ساتھ والے بھی ف۵ اور اللہ (شرک سے) پاک ہے اور میں مشرکین میں

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٨﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

سے نہیں ہوں۔ اور ہم نے آپ سے پہلے مختلف بستی والوں میں

اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۗ اَفَلَمْ

سے جتنے (رسول) بھیجے سب آدمی ہی تھے (کوئی بھی فرشتہ نہ تھا) ف۶ اور

يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

(یہ لوگ جو بیفکر ہیں) تو کیا یہ لوگ ملک میں (کہیں) چلے پھرے نہیں کہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیتے کہ ان لوگوں

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یہ امر یقینی ہے کہ آپ نے کسی سے یہ قصہ سنا سنایا بھی نہیں۔ پس یہ صاف دلیل ہے نبوت کی اور صاحب وحی ہونے کی +

ف۲ یعنی ان کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں +

ع ١١ ٥

ف۳ بدون توحید خدا کا ماننا مثل نہ ماننے کے ہی پس یہ لوگ اللہ کے ساتھ بھی کفر کرتے ہیں اور نبوت کے ساتھ بھی +

ف۴ مطلب یہ کہ مقتضی کفر کا عقوبت ہے خواہ دنیا میں نازل ہو جاوے یا قیامت کے دن واقع ہووے ان کو ڈرنا اور کفر چھوڑ دینا چاہئے۔

ف۵ یعنی میرے پاس بھی دلیل ہے توحید و رسالت کی اور میرے ساتھ والے بھی استدلال کے ساتھ مجھ پر ایمان لائے ہیں۔ میں بے دلیل بات کی طرف کسی کو نہیں بلاتا لہذا دلیل سنو اور سمجھو۔ حاصل طریق یہ ہوا کہ خدا واحد ہے اور میں داعی ہوں +

وقف النبی علیہ السلام

ف۶ خلاصہ یہ ہوا کہ میرا مقصود دعوائے نبوت سے اپنا بندہ بنانا نہیں بلکہ اللہ کا بندہ بنانا ہے۔ لیکن اس کا طریق بذریعہ داعی من اللہ کے بتلایا جاتا ہے اس لئے میرا داعی ماننا جبکہ میرے پاس اسکی دلیل بھی ہے واجب ہے +

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ

کا کیسا (بُرا) انجام ہوا جو ان سے پہلے (کافر) ہو گزرے ہیں اور البتہ عالم آخرت ان لوگوں کے

خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰۹

لئے نہایت بہبودی کی چیز ہے جو احتیاط رکھتے ہیں سو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ ف۱

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـــَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ

یہاں تک کہ جب پیغمبر (اس بات سے) مایوس ہو گئے اور ان پیغمبروں کو گمان غالب ہو گیا کہ

قَدْ كُذِبُوْا جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ

ہمارے فہم نے غلطی کی ان کو ہماری مدد پہنچی ف۲ پھر (اس عذاب سے) ہم نے جس کو

نَّشَاۗءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۱۰

چاہا وہ بچا لیا گیا ف۳ اور ہمارا عذاب مجرم لوگوں سے نہیں ہٹتا۔ ف۴

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي

ان (انبیاء و امم سابقین) کے قصہ میں سمجھ دار لوگوں کے لئے (بڑی) عبرت

الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَ

ہے یہ قرآن (جس میں یہ قصے ہیں) کوئی تراشی ہوئی بات تو ہے نہیں (کہ اس سے

لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ

عبرت نہ ہوتی) بلکہ اس سے پہلے جو (آسمانی) کتابیں ہو چکی ہیں یہ ان کی تصدیق کرنے والا ہے اور ہر

تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ

(ضروری) بات کی تفصیل کرنے والا ہے اور ایمان والوں کے لئے ذریعہ ہدایت اور

يُّؤْمِنُوْنَ ۝۱۱۱ ع

رحمت ہے۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ رعد مدینہ میں نازل ہوئی اسمیں تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ف۵ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

الۗمّۗرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۭ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

المرا۔ یہ (جو آپ سن رہے ہیں) آیتیں ہیں ایک بڑی کتاب (یعنی قرآن) کی اور جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱
کہ فانی کا اختیار کرنا بہتر ہے یا باقی کا اور اگر تمکو تاخیر عذاب سے شبہہ عدم وقوع کا ہوتا ہو تو تمہاری غلطی ہے اسلئے کہ کفار امم سابقہ کو بھی بڑی بڑی مہلتیں دی گئیں +

ف۲
تطویل مدت مہلت کی وجہ سے پیغمبروں نے سمجھ لیا کہ وعدۂ الٰہی کا جو اجمالی وقت اپنے اجتہاد سے معین کر کے ہم نے اپنے ذہن میں قرار دے رکھا تھا کہ اُس وقت ہم منصور اور کفار مقہور ہونگے اور گمان غالب ہو گیا کہ وعدۂ خداوندی کی تحدید میں ہم سے غلطی ہوئی کہ بلا تخصیص محض قرائن یا حسب استعجال نصر سے قریب کا وقت معین کر لیا حالانکہ وعدہ مطلق تھا۔ ایسی حالت میں کفار پر عذاب آ پہنچا +

ف۳
مراد اس سے مومنین ہیں +

ف۴
بلکہ ان پر ضرور واقع ہوتا ہے گو بدیر سہی۔ پس یہ کفار مکہ بھی اس دھوکے میں نہ رہیں +

۱۲ ع ۶

ف۵
اس سورت کا حاصل یہ مضامین ہیں:- توحید- رسالت- جواب شبہات بر رسالت- تسلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت قرآن- وعدہ وعید +

مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

سے نازل کیا جاتا ہے یہ بالکل سچ ہے اور لیکن بہت سے آدمی

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ

ایمان نہیں لاتے ۔ اللہ ایسا (قادر) ہے کہ اُس نے آسمانوں کو بدون

بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

ستون کے اونچا کھڑا کر دیا چنانچہ تم اُن (آسمانوں) کو (اسی طرح) دیکھ رہے ہو پھر عرش پر قائم ہوا ف۱

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ

اور آفتاب و ماہتاب کو کام میں لگا دیا ہر ایک ایک وقت معین پر

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ

چلتا رہتا ہے ف۲ وہی (اللہ) ہر کام کی تدبیر کرتا ہے (اور) دلائل کو صاف صاف بیان کرتا

لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝۲ وَهُوَ

ہے تاکہ تم اپنے رب کے پاس جانے کا یقین کر لو۔ ف۳ اور وہ ایسا ہے

الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ

کہ اُس نے زمین کو پھیلایا ۔ اور اس (زمین) میں پہاڑ اور نہریں

وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا

پیدا کیں اور اس میں ہر قسم کے پھلوں سے دو دو قسم کے

زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ

پیدا کیے ف۴ شب (کی تاریکی) سے دن (کی روشنی) کو چھپا دیتا ہے ان

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳ وَفِي

امور (مذکورہ) میں سوچنے والوں کے (سمجھنے کے) واسطے (توحید پر) دلائل (موجود) ہیں اور زمین میں

الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ

پاس پاس (اور پھر) مختلف قطعے ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتیاں ہیں اور

وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ

کھجوریں ہیں جن میں بعضے تو ایسے ہیں کہ ایک تنہ سے اوپر جا کر دو تنے ہو جاتے ہیں اور بعضے میں دو تنے نہیں

يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى

ہوتے ف۵ سب کو ایک ہی طرح کا پانی دیا جاتا ہے اور ہم ایک کو دوسرے پر پھلوں میں

ف۱ یعنی زمین و آسمان میں احکام جاری کرنے لگا +

ف۲ چنانچہ سورج اپنے مدار کو سال بھر میں قطع کر لیتا ہے اور چاند مہینہ بھر میں +

ف۳ یعنی بعث و نشر کا یقین کر لو۔ اس کے امکان کا تو اس طرح کہ جب اللہ تعالیٰ ایسی عظیم چیزوں کی تخلیق پر قادر ہے تو مُردوں کو زندہ کرنے پر کیوں قادر نہیں ہوگا۔ اور اس کے وقوع کا یقین اس طرح کہ مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امرِ ممکن کے وقوع کی خبر دی لامحالہ وہ واقع ہے +

ف۴ مثلاً کھٹے اور میٹھے یا چھوٹے اور بڑے۔ کوئی کسی رنگ کا اور کوئی کسی رنگ کا +

ف۵ بلکہ جڑ سے شاخوں تک ایک ہی تنہ چلا جاتا ہے۔ صنوان کے ترجمہ میں دو تنے کی تخصیص تمثیلاً ہے ورنہ بعض میں تین چار تک دیکھے گئے ہیں اور پھر ہر ایک میں سے الگ الگ نکلتے ہیں اور پھل الگ الگ لگتے ہیں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیمِ راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

فوقیت دیتے ہیں ان امور (مذکورہ) میں (بھی) سمجھداروں کے

لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝٤ وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ

واسطے (توحید کے) دلائل (موجود) ہیں ف۱ اور (اے محمدؐ) اگر آپ کو تعجب ہو تو (واقعی) ان کا یہ قول تعجب کے

أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۗ

لائق ہے کہ جب ہم خاک ہو گئے کیا ہم پھر از سر نو (قیامت کے روز) پیدا ہوں گے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ

یہ وہ لوگ ہیں کہ انہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا اور ایسے لوگوں کی گردنوں

الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ

میں (دوزخ میں) طوق ڈالے جائیں گے۔ اور ایسے لوگ دوزخی ہیں۔

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝٥ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ

(اور) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ لوگ عافیت سے پہلے آپ سے مصیبت

قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ ۗ

(کے نازل ہونے) کا تقاضا کرتے ہیں حالانکہ ان سے پہلے (اور کفار پر) واقعات عقوبت گزر چکے ہیں

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ

اور یہ بات بھی یقینی ہے کہ آپ کا رب لوگوں کی خطائیں باوجود انکی بیجا حرکتوں کے معاف کر دیتا ہے

وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ۝٦ وَيَقُولُ الَّذِينَ

اور یہ بات بھی یقینی ہے کہ آپ کا رب سخت سزا دیتا ہے ف۲ اور یہ کفاریوں (بھی) کہتے ہیں کہ

كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۗ إِنَّمَا

ان پر خاص معجزہ (جو ہم چاہتے ہیں) کیوں نہیں نازل کیا گیا آپ صرف ڈرانے

أَنْتَ مُنْذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝٧ اللَّهُ يَعْلَمُ

والے (نبی) ہیں اور ہر قوم کے لئے ہادی ہوتے چلے آئے ہیں ف۳ اللہ تعالیٰ کو سب خبر رہتی

مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ

ہے جو کچھ کسی عورت کو حمل رہتا ہے ف۴ اور جو کچھ رحم میں کمی (بیشی)

وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ۝٨

ہوتی ہے اور ہر شے اللہ کے نزدیک ایک خاص انداز سے (مقرر) ہے

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱
اوپر توحید کا اثبات تھا آگے جواب ہے کفار کے شبہات کا جو نبوت کے متعلق تھے مع وعید کے۔ اور وہ تین شبہے تھے۔ اول بعث ونشر کو وہ لوگ محال سمجھتے تھے اور اس سے نفی نبوت پر استدلال کرتے تھے۔ دوسرا شبہہ یہ تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو انکار نبوت پر جس عذاب کی آپ وعید سناتے ہیں وہ کیوں نہیں آتا۔ تیسرا شبہہ یہ تھا کہ جن معجزات کی ہم فرمائش کرتے ہیں وہ کیوں نہیں ظاہر کئے جاتے۔ آیت وَاِنْ تَعْجَبْ الخ میں اول شبہہ کا رد ہے اور آیت یَسْتَعْجِلُوْنَكَ میں دوسرے شبہہ کا جواب اور آیت وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا الخ میں تیسرے شبہہ کا جواب ہے +

ف۲
یعنی اس میں دونوں صفتیں ہیں اور ہر ایک کے ظہور کی شرطیں اور اسباب ہیں۔ پس انہوں نے بلا سبب اپنے کو مستحق رحمت و مغفرت کیسے سمجھ لیا بلکہ کفر کی وجہ سے ان کے لئے تو اللہ تعالیٰ شدید العقاب ہے +

ع ۱ / ۷

ف۳
آیت میں لفظ ہادی نبی اور نائب نبی کو عام ہے۔ پس ہند میں مطلق ہادی کے آنے سے اس کا نبی ہونا لازم نہیں آتا +

ف۴
بچہ میں یا مدت میں۔ مثلاً کبھی ایک بچہ ہوتا ہے کبھی زیادہ۔ کبھی جلدی ہوتا ہے۔ کبھی دیر میں +

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ﴿٩﴾
وہ تمام پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا ہے سب سے بڑا (اور) عالیشان ہے

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ
تم میں سے جو شخص کوئی بات چپکے سے کہے اور جو پکار کر کہے

وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿١٠﴾
اور جو شخص رات میں کہیں چھپ جاوے اور جو دن میں چلے پھرے یہ سب برابر ہیں۔ ف۱

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ
ہر شخص (کی حفاظت) کے لئے کچھ فرشتے (مقرر) ہیں جن کی بدلی ہوتی رہتی ہے کچھ اس کے آگے اور کچھ اس

يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ
کے پیچھے کہ وہ بحکم خدا اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ ف۲ واقعی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی (اچھی) حالت

مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ
میں تغیر نہیں کرتا جب تک وہ لوگ خود اپنی (صلاحیت کی) حالت کو نہیں بدل دیتے۔ ف۳ اور جب

اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ
اللہ تعالیٰ کسی قوم پر مصیبت ڈالنا تجویز کر لیتا ہے تو پھر اسکے ہٹنے کی کوئی صورت ہی نہیں۔ اور کوئی خدا کے

مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿١١﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ
سوا ان کا مددگار نہیں رہتا۔ ف۴ وہ ایسا ہے کہ تم کو بجلی دکھاتا

الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿١٢﴾ۚ
ہے جس سے ڈر بھی ہوتا ہے اور امید بھی ہوتی ہے اور وہ بادلوں کو (بھی) بلند کرتا ہے جو پانی سے بھرے ہوتے ہیں

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ مِنْ
اور رعد (فرشتہ) اسکی تعریف کیساتھ اسکی پاکی بیان کرتا ہے اور (دوسرے) فرشتے بھی اُس کے

خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا
خوف سے اور وہ بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہے

مَنْ يَّشَاۗءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ
گرا دیتا ہے اور وہ لوگ اللہ کے باب میں جھگڑتے ہیں حالانکہ وہ بڑا

الْمِحَالِ ﴿١٣﴾ۭ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
شدید القوت ہے سچا پکارنا اسی کے لئے خاص ہے۔ ف۵ اور خدا کے سوا جن کو یہ لوگ

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی سب کو یکساں جانتا ہے اور جیسا تم میں سے ہر ایک کو جانتا ہے، اسی طرح ہر ایک کی حفاظت کرتا ہے+

ف۲ بہت بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں لیکن اس سے کوئی یہ نہ سمجھ جائے کہ جب فرشتے ہمارے محافظ ہیں تو پھر جو چاہو کرو، معصیت خواہ کفر ہو کسی طرح مواخذہ نہ ہوگا، یہ گمان غلط ہے+

ف۳ جب وہ اپنی صلاحیت میں خلل ڈالنے لگتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی ان پر مصیبت و عقوبت تجویز کی جاتی ہے۔ آیت کا حاصل مدلول یہ ہے کہ بدون معصیت کے ہم ناراض نہیں ہوتے۔ پس اجتناب معاصی میں ناراضی کی نفی یقینی ہے۔ نعمت اور عافیت کی نفی کا وعدہ نہیں۔ ارتکاب معاصی سے گو نعمت و عافیت ظاہری زائل نہ ہو لیکن حق تعالیٰ کی ناراضی تو ضرور مرتب ہو جاتی ہے+

ف۴ ایسے وقت میں خدا کے سوا کوئی بھی ان کا مددگار نہیں رہتا حتیٰ کہ وہ بھی جن کی حفاظت کا انکو زعم ہے۔ الغرض فرشتے بھی انکی حفاظت نہیں کرتے اور اگر کرتے تو بھی حفاظت کام نہ آسکتی+

ف۵ کیونکہ اس کو قبول کرنے کی قدرت ہے+

مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ

پکارتے ہیں وہ ان کی درخواست کو اس سے زیادہ منظور نہیں کر سکتے جتنا پانی اُس شخص کی درخواست

كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ

کو منظور کرتا ہے جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو تاکہ وہ اسکے منہ تک (اُڑ کر) آجاوے اور وہ اس کے

وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ

منہ تک (از خود) آنیوالا نہیں ۱ اور کافروں کی (ان سی) درخواست کرنا محض بے اثر ہے اور اللہ

يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا

ہی کے سامنے سب سرخم کئے ہوئے ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں خوشی سی اور مجبوری سے ۲

وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدة قُلْ مَنْ رَّبُّ

اور ان کے سائے بھی صبح اور شام کے وقتوں میں ۳ آپ کہیئے کہ آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ

زمین کا پروردگار کون ہے۔ آپ (ہی) کہدیجیئے کہ اللہ ہے (پھر) آپ یہ کہیئے کہ کیا پھر بھی تم نے

مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ

خدا کے سوا دوسرے مددگار قرار دے رکھے ہیں جو خود اپنی ذات کے نفع نقصان کا بھی اختیار

نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى

نہیں رکھتے آپ یہ (بھی) کہیئے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا

وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ

برابر ہو سکتا ہے ۴ یا کہیں تاریکی اور روشنی برابر ہو سکتی ہے ۵

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ

یا انہوں نے اللہ کے ایسے شریک قرار دے رکھے ہیں کہ انہوں نے بھی (کسی چیز کو) پیدا کیا ہو جیسا

الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

خدا پیدا کرتا ہے پھر انکو پیدا کرنا ایک سا معلوم ہوا ہو آپ کہہ دیجیئے کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے

وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

اور وہی واحد ہے غالب ہے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی نازل

مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ

فرمایا پھر نالے (بھر کر) اپنی مقدار کے موافق چلنے لگے پھر وہ سیلاب خس و خاشاک کو بہا لایا، جو

---

۱ پس جس طرح پانی انکی درخواست قبول کرنے سے عاجز ہے اسی طرح ان کے معبود عاجز ہیں۔ اگر وہ معبود غیر ذی رُوح ہیں تب تو بے بسی ظاہر ہے اور اگر ذی رُوح ہیں تب بھی قادر حقیقی کے رُوبرُو عاجز ہیں +

۲ خوشی سے یہ کہ باختیار خود عبادت کرتے ہیں اور مجبوری کے یہ معنیٰ ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس مخلوق میں جو تصرّف کرنا چاہتے ہیں وہ اس کی مخالفت نہیں کر سکتا +

۳ یعنی ربّ قدیر سایہ کو جتنا چاہے بڑھائے، جتنا چاہے گھٹائے اور صبح اور شام کے وقت چونکہ ان کا امتداد اور تقلص ظاہر ہوتا ہے اس لئے تخصیص کی گئی ورنہ سایہ بھی باین معنیٰ ہر طرح مطیع ہے +

۴ یہ مثال ہے مشرک اور موحّد کی +

۵ یہ مثال ہے شرک اور توحید کی +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنة کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَ مِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ
اس (پانی) کے اوپر آرہا ہے) اور جن چیزوں کو آگ کے اندر زیور یا اور اسباب بنانے کی

ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ
غرض سے تپاتے ہیں اس میں بھی ایسا ہی میل کچیل (اوپر آجاتا) ہے۔ ف۱ اللہ تعالیٰ حق (یعنی

يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ
ایمان وغیرہ) اور باطل (یعنی کفر وغیرہ) کی اسی طرح کی مثال بیان کر رہا ہے سو جو میل کچیل تھا وہ تو پھینک

فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ
دیا جاتا ہے اور جو چیز لوگوں کے کار آمد ہے وہ دنیا میں (نفع رسانی کے ساتھ) رہتی

فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ﴿۱۷﴾
ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح (ہر ضروری مضمون میں) مثالیں بیان کیا کرتے ہیں ف۲

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَ الَّذِيْنَ
جن لوگوں نے اپنے رب کا کہنا مان لیا ان کے واسطے اچھا بدلہ ہے ف۳ اور جن لوگوں نے

لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ
اس کا کہنا نہ مانا ان کے پاس اگر تمام دنیا بھر کی چیزیں (موجود) ہوں

جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ
(بلکہ) اس کے ساتھ اسی کی برابر اور بھی ہو تو وہ سب اپنی رہائی کے لئے دے ڈالیں۔ ان لوگوں

لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۬ۙ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ
کا سخت حساب ہوگا۔ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور

بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ ع اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
وہ بُرا قرار گاہ ہے جو شخص یہ یقین رکھتا ہو کہ جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے

مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا
آپ پر نازل ہوا ہے وہ سب حق ہے کیا ایسا شخص اسکی طرح ہو سکتا ہے جو کہ اندھا ہے ف۴ پس نصیحت

يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ
تو سمجھ دار ہی لوگ قبول کرتے ہیں۔ (اور) یہ (سمجھدار) لوگ ایسے ہیں کہ اللہ سے جو کچھ

بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ﴿۲۰﴾ وَ الَّذِيْنَ
انہوں نے عہد کیا ہے اس کو پورا کرتے ہیں اور اُس (عہد) کو توڑتے نہیں۔ اور یہ ایسے ہیں کہ

ف۱ ان دو مثالوں میں دو چیزیں ہیں، ایک کار آمد چیز کہ اصل پانی اور اصل مال ہے۔ اور ایک ناکارہ چیز کہ کوڑا کرکٹ اور میل کچیل ہے +

ف۲ حاصل دونوں مثالوں کا یہ ہے کہ جیسا ان مثالوں میں میل کچیل برائے چندے اصلی چیز کے اوپر نظر آتا ہے لیکن انجام کار وہ پھینک دیا جاتا ہے۔ اور اصلی چیز رہ جاتی ہے۔ اسی طرح باطل گو برائے چندے حق کے اوپر غالب نظر آئے لیکن آخر کار باطل محو اور مغلوب ہو جاتا ہے اور حق باقی اور ثابت رہتا ہے +

ف۳ یعنی جنت

ف۴ یعنی کافر و مومن برابر نہیں +

وقف النبی علیہ السلام

النصف ع ۲/۱۱ ۸

۶ حرکتوں والی مدِ لازم ● ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ● ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ

اللہ نے جن علاقوں کے قائم رکھنے کا حکم کیا ہے ف۱ ان کو قائم رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے

رَبَّهُمْ وَ يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَ الَّذِيْنَ

رہتے ہیں اور سخت عذاب کا اندیشہ رکھتے ہیں ف۲ اور یہ لوگ ایسے ہیں

صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ

کہ اپنے رب کی رضامندی کے جویاں رہ کر مضبوط رہتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں

وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ

اور جو کچھ ہم نے ان کو روزی دی ہے اسمیں سے چپکے بھی اور ظاہر کر کے بھی خرچ کرتے ہیں ف۳ اور

يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

بدسلوکی کو حسن سلوک سے ٹال دیتے ہیں ف۴ اس جہان میں نیک انجام

عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ

ان لوگوں کے واسطے ہے یعنی ہمیشہ رہنے کی جنّتیں جن میں وہ لوگ بھی داخل ہونگے اور

صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ

ان کے ماں باپ اور بیبیوں اور اولاد میں جو ف۵ (جنت کے) لائق ہوں گے وہ

وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾

بھی داخل ہوں گے اور فرشتے ان کے پاس ہر (سمت کے) دروازہ سے آتے ہونگے (اور یہ کہتے ہونگے)

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾

کہ تم صحیح سلامت رہوگے بدولت اسکے کہ تم (دین حق پر) مضبوط رہے تھے سو اس جہان میں تمہارا انجام بہت اچھا ہے۔

وَ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ

اور جو لوگ خدا تعالیٰ کے معاہدوں کو ان کی پختگی کے بعد

مِيْثَاقِهٖ وَ يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ

توڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے جن علاقوں کے قائم رکھنے کا حکم فرمایا ہے ان کو قطع

يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ

کرتے ہیں۔ اور دنیا میں فساد کرتے ہیں ایسے لوگوں پر

اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

لعنت ہوگی اور ان کے لئے اس جہان میں خرابی ہوگی اللہ جس کو چاہے زیادہ رزق

۶ حرکتوں والی مدِ لازم ؛ ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ؛ ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱ رب العالمین نے جن علاقوں کے قائم رکھنے کا حکم کیا ہے، ان میں صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا سب سے زیادہ مؤکد ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رَحِم (یعنی ناتہ) لفظ رحمٰن سے مشتق ہے اور حقتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص رحم سے ملائے، میں اسکو ملاؤں گا اور جو تجھ سے قطع کرے میں اس کو قطع کرونگا۔ (رواہ البخاری)+

ف۲ اس عذاب سے خوف کھاتے ہیں جو کفار کے ساتھ خاص ہوگا، اسلئے کفر سے بچتے ہیں+

ف۳ یعنی جیسا موقع ہوتا ہے+

ف۴ یعنی کوئی ان کے ساتھ بدسلوکی کرے تو کچھ خیال نہیں کرتے بلکہ اس کے ساتھ سلوک کرتے ہیں+

ف۵ مقربین کی برکت سے ان کے ماں باپ اور بیویاں اور اولاد بھی اسی درجہ میں بالتّبع داخل ہوں گے چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ مومن جنّت میں داخل ہو کر کہے گا کہ میری ماں کہاں ہے، میرا بیٹا کہاں ہے، میری بیوی کہاں ہے۔ اس سے کہا جائیگا کہ اُنکے اعمال تمہارے عملوں کی مانند نہ تھے، جنّتی کہیگا کہ میں جو عمل کرتا رہا ہوں اپنے لئے بھی "منزل ۳" تھے اور اُن کے لئے بھی، اور مراد آباء و اولاد سے وہ ہیں جو بلا واسطہ ہوں +

لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ وَفَرِحُوۡا بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ
زیادہ دیتا ہے اور تنگی کر دیتا ہے اور یہ (کفار) لوگ دُنیوی زندگی پر اتراتے ہیں

وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾
اور یہ دنیوی زندگی آخرت کے مقابلہ میں بجز ایک متاعِ قلیل کے اور کچھ بھی نہیں۔

وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ
اور یہ کافر لوگ کہتے ہیں کہ ان پر (ہمارے فرمائشی معجزوں میں سے) کوئی معجزہ ان کے رب کی طرف سے

اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنۡ
کیوں نہیں نازل کیا گیا آپ کہہ دیجئے کہ واقعی اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گمراہ کر دیتے

يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ اَنَابَ ۖ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِيۡنَ
ہیں اور جو شخص ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اسکو اپنی طرف ہدایت کر دیتے ہیں۔ مراد اس سے

اٰمَنُوۡا وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ
وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ ف۱

اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ؕ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيۡنَ
خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے ف۲ جو لوگ

اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوۡبٰى لَهُمۡ وَحُسۡنُ
ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کے لئے خوش حالی اور نیک انجامی

مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ كَذٰلِكَ اَرۡسَلۡنٰكَ فِىۡۤ اُمَّةٍ قَدۡ
ہے ف۳ (اور) اسی طرح ہم نے آپ کو ایک ایسی امت میں رسول بنا کر بھیجا ہے کہ اس

خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتۡلُوَا۟ عَلَيۡهِمُ الَّذِىۡۤ
(امت) سے پہلے اور بہت سی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ آپ ان کو وہ کتاب پڑھ کر سنا دیں جو ہم نے

اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ وَهُمۡ يَكۡفُرُوۡنَ بِالرَّحۡمٰنِ ؕ
آپ کے پاس وحی کے ذریعہ بھیجی ہے ف۴ اور وہ لوگ ایسے بڑے رحمت والے کی ناسپاسی کرتے ہیں ف۵

قُلۡ هُوَ رَبِّىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ
آپ فرما دیجئے کہ وہ میرا مربی (اور نگہبان) ہے۔ اسکے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں میں نے اُسی پر بھروسہ کر لیا۔

وَاِلَيۡهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوۡ اَنَّ قُرۡاٰنًا سُيِّرَتۡ بِهِ
اور اسی کے پاس مجھ کو جانا ہے۔ ف۶ اور اگر کوئی ایسا قرآن ہوتا جس کے ذریعہ سے پہاڑ (اپنی جگہ سے)

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ع ۳ ۸ ۹

ف۱ یعنی وہ قرآن کے اعجاز کو دلالت علی النبوۃ کیلئے کافی سمجھتے ہیں اور واہی تباہی فرمائش نہیں کرتے پھر خدا کی یاد اور طاعت میں ان کو ایسی رغبت ہوتی ہے کہ متاع حیوٰۃ دنیا سے مثل کفار کے ان کو رغبت اور فرحت نہیں ہوتی +

ف۲ یعنی جس مرتبہ کا ذکر ہو اسی مرتبہ کا اطمینان ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن سے ایمان اور اعمال صالحہ اور طاعت سے شدتِ تعلق اور توجہ الی اللہ میسر ہوتی ہے +

ف۳ خلاصہ یہ کہ کفار کیلئے قرآن کے اعجاز کو ناکافی سمجھنا اور ضلال اور اسکے قبل رغبت الی الدنیا اور اسکے حظ کا فنا اور اسکے مقابلہ میں مومنین کیلئے قرآن کو کافی سمجھنا اور ہدایت اور رغبت الی الآخرۃ اور اسکے ثمرہ کا بقا ثابت فرمایا ہے اور اصل مقصود مقام کا بحث رسالت ہی۔ آگے اس بحث کا تتمہ ہے۔ یعنی یہ لوگ جو آپکی رسالت پر شبہات کرتے ہیں تو آپکی رسالت کوئی انوکھی چیز تو ہے نہیں۔ پہلے بھی رسول ہوتے آئے ہیں +

ف۴ پس انکو چاہیئے تھا کہ اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر کرتے اور اس کتاب پر کہ معجز بھی ہے ایمان لے آتے +

ف۵ اور قرآن پر ایمان نہیں لاتے +

ف۶ پس میری حفاظت کے لئے تو اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ تم مخالفت کر کے میرا کچھ نہیں کر سکتے +

الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ

ہٹا دیئے جاتے یا اس کے ذریعہ سے زمین جلدی جلدی طے ہو جاتی یا اسکے ذریعہ سے مُردوں کیساتھ کسی کو

الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْئَسِ

باتیں کرا دی جاتیں وا تب بھی یہ لوگ ایمان نہ لاتے بلکہ سارا اختیار خاص اللہ ہی کو ہے وا کیا (یہ سن کر) پھر بھی ایمان والوں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ

کو اس بات میں دلجمعی نہیں ہوئی کہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو تمام (دنیا بھر کے) آدمیوں کو ہدایت کر

جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ

دیتا وا اور یہ (مکّہ کے) کافر تو ہمیشہ (آئے دن) اس حالت میں رہتے ہیں کہ ان کے (بد) کردار ولا

بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ

کے سبب ان پر وا کوئی نہ کوئی حادثہ پڑتا رہتا ہے یا ان کی بستی کے قریب نازل ہوتا رہتا ہے۔

حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آ جاوے گا۔ وا یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلاف

الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ ع وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ

نہیں کرتے۔ اور بہت سے پیغمبروں کے ساتھ جو کہ آپ کے قبل ہو چکے ہیں استہزاء ہو چکا

قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ

ہے۔ وا پھر میں ان کافروں کو مہلت دیتا رہا پھر میں نے

اَخَذْتُهُمْ قف فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ

ان پر داروگیر کی سو میری سزا کس طرح کی تھی۔ پھر (بھی) کیا جو (خدا) ہر

قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا

شخص کے اعمال پر مطلع ہو اور اُن لوگوں کے شرکاء برابر ہو سکتے ہیں اور ان لوگوں نے

لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا

خدا کے لئے شرکاء تجویز کئے ہیں آپ کہئے کہ (ذرا) ان (شرکاء) کا نام تو لو کیا تم اللہ تعالیٰ کو ایسی بات

لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ

کی خبر دیتے ہو کہ دنیا (بھر) میں اس (کے وجود) کی خبر اللہ تعالیٰ کو نہ ہو وا یا محض ظاہری لفظ کے اعتبار سے انکو شریک کہتے

بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا

ہو۔ بلکہ کافروں کو اپنے مغالطہ کی باتیں مرغوب معلوم ہوتی ہیں اور (اسی وجہ سے) یہ لوگ

وا یعنی مردہ زندہ ہو جاتا اور کوئی اس سے باتیں کر لیتا اور یہ وہ معجزے ہیں جن کی فرمائش کفار اکثر کیا کرتے تھے +

وا وہ جسکو توفیق عطا فرماتے ہیں وہی ایمان لاتا ہے اور اُنکی عادت ہے کہ طالب کو توفیق دیتے ہیں اور معاند کو محروم رکھتے ہیں +

وا چونکہ بعض صحابہ کا جی چاہتا تھا کہ ان فرمائشی معجزات کا ظہور ہو جاتے شاید یہ ایمان لے آئیں اس لئے فرمایا کہ کیا یہ سن کر بھی کہ یہ معاند ہیں ہرگز ایمان نہیں لائینگے ایمان والوں کو دلجمعی نہیں ہوئی؟ اگر خدا چاہتا تو دنیا بھر کے آدمیوں کو ہدایت کر دیتا مگر بعض حکمتوں سے مشیت نہیں ہوئی تو سب ایمان نہیں لائینگے جسکی علّت قریبہ عناد ہے۔ پھر ان معاندین کے ایمان کی فکر میں کیوں لگے ہیں؟

ع ۵ ۱۰

وا کہیں قتل، کہیں قید، کہیں ہزیمت +

وا یا بعض حادثہ خود ان پر نہیں پڑتا مگر انکی بستی کے قریب نازل ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً کسی اور قوم پر آفت آئی اور انکو خوف پیدا ہوا کہ کہیں ہم پر بھی بلا نہ آجائے۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں عذاب آخرت کا سامنا ہو جائیگا جو کہ مرنے کے بعد شروع ہو جاویگا +

وا ان لوگوں کا یہ معاملہ تکذیب و استہزاء کچھ آپ کے ساتھ خاص نہیں اور اسی طرح ان کے عذاب میں توقف ہونا کچھ ان کے ساتھ خاص نہیں بلکہ پہلے رسل اور پہلی اُمم کے ساتھ بھی ایسا ہوتا رہا ہے + وا کیونکہ حقتعالیٰ تو اسی کو موجود جانتا ہے جو واقع میں موجود ہو اور معدوم کو موجود نہیں جانتا کیونکہ اس سے علم کا غلط ہونا لازم آتا ہے۔ گو انکشاف میں دونوں یکساں ہیں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنّہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

عَنِ السَّبِيْلِ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

راہ (حق سے) محروم رہ گئے اور جس کو خدا تعالیٰ گمراہی میں رکھے اس کا کوئی راہ پر

مِنْ هَادٍ ۝٣٣ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

لانے والا نہیں ف۱ اُن کے لئے دنیوی زندگی میں (بھی) عذاب ہے ف۲

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

اور آخرت کا عذاب اس سے بدرجہا زیادہ سخت ہے اور اللہ (کے عذاب) سے ان کا کوئی بچانیوالا

مِنْ وَّاقٍ ۝٣٤ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۗ

نہیں ہوگا۔ (اور) جس جنت کا متّقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۗ اُكُلُهَا دَآئِمٌ

اس (کے عمارات و اشجار) کے نیچے سے نہریں جاری ہونگی۔ اس کا پھل اور اس کا سایہ دائم

وَّظِلُّهَا ۗ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى

رہے گا ف۳ یہ تو انجام ہوگا متقیوں کا اور کافروں کا

الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝٣٥ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

انجام دوزخ ہوگا اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس (کتاب) سے

يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ

خوش ہوتے ہیں ف۴ جو آپ پر نازل کی گئی ہے اور ان ہی کے گروہ میں بعضے ایسے ہیں

مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ۗ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ

کہ اس کے بعض حصہ کا انکار کرتے ہیں ف۵ آپ فرمایئے کہ مجھ کو ف۶ صرف یہ حکم ہوا ہے کہ میں اللہ کی عبادت

اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ۗ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ

کروں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھیراؤں میں اللہ ہی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھ کو

مَاٰبِ ۝٣٦ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۗ

جانا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے اس کو اس طور پر نازل کیا کہ وہ ایک خاص حکم ہے عربی زبان میں ف۷

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ

اور اگر آپ (بفرض محال) ان کے نفسانی خیالات کا اتباع کرنے لگیں بعد اس کے کہ آپ کے پاس علم

مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا

(صحیح) پہنچ چکا ہے تو اللہ کے مقابلہ میں نہ کوئی آپ کا مددگار ہوگا اور نہ کوئی

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ البتہ وہ اسی کو گمراہ رکھتا ہے جو باوجود وضوحِ حق کے عناد کرتا رہے +

ف۲ وہ عذاب قتل و قید و ذلّت یا امراض و مصائب ہے +

ف۳ میووں کے دائم رہنے سے یہ مراد ہے کہ اگر ایک بار میوہ کھالیا۔ تو دوسرا اُس کی عوض درخت پر اور لگ جائیگا اور سایہ کے دوام کی وجہ یہ ہے کہ وہاں آفتاب نہ ہوگا۔ مگر یاد رہے کہ روشنی کا وجود آفتاب پر منحصر نہیں اسلئے یہ وسوسہ نہ ہونا چاہیئے کہ روشنی کہاں سے آئے گی +

ف۴ جیسے یہود میں عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی اور نصاریٰ میں نجاشی اور ان کے فرستادے +

ف۵ بعض حصّہ جس میں ان کی کتاب کے خلاف احکام ہیں +

ف۶ احکام دو قسم کے ہیں۔ اصول۔ اور فروع۔ اگر تم اصول میں مخالف ہو تو وہ تو سب شرائع میں مشترک ہیں +

ف۷ اختلاف فروع بسبب اختلاف امم کے ہوا، کیونکہ مصالح امم کے ہر زمانہ میں جداگانہ رہے۔ پس شرائع کا یہ اختلاف مخالفت کو مقتضی نہیں۔ چنانچہ خود تمہاری شرائع مُسلّمہ میں بھی فروع کا ایسا اختلاف موجود تھا۔ پھر تمہاری مخالفت و انکار کی کیا گنجائش ہے +

+ + + + + + +
+ + + + +
+ + +

وَاقٍ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَ

بچانے والا ف۱ اور ہم نے یقیناً آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور

جَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ

ہم نے ان کو بیبیاں اور بچے بھی دیئے ف۲ اور کسی پیغمبر کے اختیار

لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ

میں یہ امر نہیں کہ ایک آیت بھی بدون خدا کے حکم کے لا سکے ہر زمانہ کے مناسب

أَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۖ

خاص خاص احکام ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ (ہی) جس حکم کو چاہیں موقوف کر دیتے ہیں اور جس حکم کو چاہیں قائم رکھتے ہیں

وَعِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ﴿٣٩﴾ وَإِن مَّا نُرِيَنَّكَ

اور اصل کتاب انہی کے پاس ہے ف۳ اور جس بات کا ہم ان سے وعدہ

بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا

کر رہے ہیں اسمیں کا بعض واقعہ اگر ہم آپ کو دکھلا دیں خواہ ہم آپ کو وفات دے دیں بس

عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾ أَوَلَمْ

آپ کے ذمہ تو صرف (احکام) کا پہنچا دینا ہے اور دار و گیر کرنا ہمارا کام ہے۔ ف۴ کیا اس امر کو

يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ

نہیں دیکھ رہے کہ ہم زمین کو ہر چہار طرف سے برابر کم کرتے چلے آتے

أَطْرَافِهَا ۚ وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ

ہیں۔ ف۵ اور اللہ (جو چاہتا ہے) حکم کرتا ہے اس کے حکم کو کوئی ہٹانے والا نہیں۔

وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤١﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ

اور وہ بڑی جلدی حساب لینے والا ہے اور اُن سے پہلے جو (کافر) لوگ ہو چکے ہیں

مِن قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ

انہوں نے تدبیریں کیں۔ سو اصل تدبیر تو خدا ہی کی ہے ف۶ اس کو سب

مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ

خبر رہتی ہے جو شخص جو کچھ بھی کرتا ہے اور ان کفار کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے کہ

لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٤٢﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا

اس عالم میں نیک انجامی کس کے حصہ میں ہے ف۷ اور یہ کافر لوگ یوں کہہ رہے ہیں کہ (نعوذ باللہ)

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ع ۵ ۶ ۱۱

ف۱ جب نبی کو ایسا خطاب کیا جا رہا ہے تو اور لوگ انکار کر کے کہاں رہیں گے + ف۲ اہل کتاب میں سے بعضوں کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ طعن ہے کہ یہ نبی کیسے؟ ان کو تو بیبیوں اور بچوں کا شغل رہتا ہے سو یہ امر منافی رسالت نہیں بہتیرے پیغمبروں کے ان سے بھی زیادہ بیبیاں اور بچے تھے + ف۳ یعنی لوح محفوظ۔ یہ سب احکام ناسخ و منسوخ و مستمر اسمیں درج ہیں۔ وہ سب کی جامع اور گویا میزان الکل ہی یعنی جہاں سے یہ احکام آتے ہیں وہ اللہ ہی کے قبضہ میں ہے۔ پس احکام سابقہ کے موافق یا مغایر احکام لانے کی کسی کو گنجائش اور دسترس ہی نہیں ہو سکتی + ف۴ یعنی یہ لوگ جو اس بنا پر انکار نبوت کرتے ہیں کہ اگر آپ نبی ہیں تو انکار نبوت پر جس عذاب کا وعدہ کیا جاتا ہی۔ وہ کیوں نازل نہیں ہوتا؟ سو آپ کی حیات میں ان پر کوئی عذاب نازل ہو جائے خواہ قبل نزول اس عذاب کے ہم آپ کو وفات دیدیں پھر بعد میں وہ عذاب واقع ہو خواہ دنیا میں یا آخرت میں تو دونوں حالتوں میں آپ اس فکر میں نہ پڑیں کہ اگر عذاب واقع ہو جائے تو بہتر ہے کہ شاید یہ ایمان لے آئیں کیونکہ آپ کے ذمے صرف تبلیغ ہے اور دار و گیر کرنا تو ہمارا کام ہے + ف۵ یعنی انکی عملداری بسبب کثرت فتوحاتِ اسلامیہ کے روز بروز گھٹتی جا رہی ہے۔ سو یہ بھی تو ایک قسم کا عذاب ہے جو مقدمہ ہے اصلی عذاب کا + ف۶ اس کے سامنے کسی کی نہیں چلتی۔ سو اللہ نے انکی وہ تدبیریں نہ چلنے دیں + ف۷ یعنی عنقریب ان کو اپنی بد انجامی اور سزائے اعمال معلوم ہو جائے گی +

لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿٤٣﴾

آپ پیغمبر نہیں آپ فرما دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان (میری نبوت پر) اللہ تعالیٰ اور وہ شخص جس کے پاس کتاب (آسمانی) کا علم ہے کافی گواہ ہیں ف١

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ابراہیم مکہ میں نازل ہوئی اس میں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿١﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

الرا - یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل فرمایا ہے تاکہ آپ تمام لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف یعنی خدائے غالب ستودہ صفات کی راہ کی طرف لادیں۔ ف٢ ایسا خدا ہے کہ اسی کی ملک ہی جو کچھ کہ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ کہ زمین میں ہے اور بڑی خرابی یعنی بڑا سخت عذاب ہے ان کافروں کو جو دنیوی زندگانی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور (بلکہ) اللہ کی راہ (مذکور) سے روکتے ہیں اور اس میں کجی (یعنی شبہات) کے متلاشی رہتے ہیں۔ ف٣ ایسے لوگ بڑی دور کی گمراہی میں ہیں۔ ف٤ اور ہم نے تمام (پہلے) پیغمبروں کو (بھی) ان ہی کی قومی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے ف٥

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف١ مراد اس سے علماء اہل کتاب ہیں جو منصف تھے اور نبوت کی پیشینگوئی دیکھ کر ایمان لے آئے تھے۔ مطلب یہ ہوا کہ میری نبوت کی دو دلیلیں ہیں عقلی اور نقلی۔ عقلی تو یہ کہ حقتعالیٰ نے مجھ کو معجزات عطا فرمائے جو دلیل نبوت ہیں۔ اور اللہ کے گواہ ہونے کے یہی معنیٰ ہیں اور نقلی یہ کہ سابقہ کتب سماویہ میں اسکی خبر موجود ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو منصف علماء سے پوچھ لو۔ وہ ظاہر کر دینگے۔ پس دلائل عقلیہ و نقلیہ کے ہوتے ہوئے نبوت کا انکار کرنا بجز شقاوت کے اور کیا ہے +

ع ٦ ١٢

ف٢ روشنی میں لانیکا مطلب یہ ہے کہ وہ راہ بتلائیں +

ف٣ یعنی ایسے شبہات جن کے ذریعے سی دوسروں کو گمراہ کر سکیں +

ف٤ یعنی وہ گمراہی حق سے بڑی دور ہے +

ف٥ یہ اس شبہہ کا جواب ہے کہ قرآن عربی زبان میں کیوں نازل ہوا۔ اس سے تو یہ احتمال ہوتا ہے کہ خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تصنیف کر لیا ہوگا۔ عجمی زبان میں کیوں نہیں تاکہ یہ احتمال ہی نہ ہوتا اور قرآن دوسری کتب سماویہ سے عجمی ہونے میں متوافق بھی ہوتا؟ خلاصہ جواب یہ ہے کہ تمام پیغمبروں پر انہی کی قومی زبان میں احکام نازل ہوتے رہے کیونکہ اصل مقصود تبیین و تبلیغ ہے نہ کہ السنہ کا توافق +

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ
تاکہ ان سے (احکام الٰہیہ کو) بیان کریں پھر جس کو اللہ تعالیٰ چاہیں گمراہ کرتے ہیں۔ ف۱ اور

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴
جس کو چاہیں ہدایت کرتے ہیں۔ ف۲ اور وہی (سب امور پر) غالب ہے (اور) حکمت والا ہے ف۳

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ
اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دیکر بھیجا کہ اپنی قوم کو (کفر کی) تاریکیوں سے

قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَ ذَكِّرْهُمْ
(ایمان کی) روشنی کی طرف لاؤ اور ان کو اللہ تعالیٰ کے معاملات

بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ
(نعمت اور نقمت کے) یاد دلاؤ بلاشبہ ان معاملات میں عبرتیں ہیں ہر صابر

شَكُوْرٍ ۝۵ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا
شاکر کے لئے ف۴ اور اس وقت کو یاد کیجئے کہ جب موسیٰ ؑ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ
کا انعام اپنے اوپر یاد کرو جب کہ تم کو فرعون والوں سے

فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ
نجات دی جو تم کو سخت تکلیفیں پہنچاتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو

اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ
ذبح کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس میں

ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۶ؑ وَ اِذْ تَاَذَّنَ
تمہارے رب کی طرف سے بڑا امتحان تھا۔ ف۵ اور وہ وقت یاد کرو جبکہ

رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ
تمہارے رب نے تم کو اطلاع فرمادی کہ اگر تم شکر کرو گے تو تم کو زیادہ نعمت دوں گا اور اگر تم ناشکری

اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝۷ وَ قَالَ مُوْسٰٓى اِنْ
کرو گے تو (یہ سمجھ رکھو کہ) میرا عذاب بڑا سخت ہے اور موسیٰ (علیہ السلام) نے (یہ بھی) فرمایا کہ

تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ
اگر تم اور دنیا بھر کے آدمی سب کے سب مل کر بھی ناشکری کرنے لگو

ف۱ یعنی ان احکام کو قبول نہ کرکے گمراہ ہوتا ہے +

ف۲ کہ وہ اُن احکام کو قبول کرلیتا ہے +

ف۳ پس غالب ہونے کی بنا پر سب کو ہدایت کرسکتا تھا مگر بہت سی حکمتیں اس کو مقتضی نہ ہوئیں +

ف۴ کیونکہ نعمت کو یاد کرکے شکر کریگا اور نقمت کو پھر اسکے زوال کو یاد کرکے آئندہ حوادث میں صبر کریگا۔ اور یاد دلانیکا یہ ایک فائدہ ہے +

ف۵ یعنی مصیبت میں بلاء تھی۔ اور نجات میں نعمت تھی۔ اور بلاء اور نعمت دونوں بندہ کے لئے امتحان ہیں پس اسمیں موسیٰ علیہ السلام نے ایام اللہ یعنی نعمت و نقمت دونوں کی تذکیر فرمادی +

ف۶ شکر میں ایمان اور ناشکری میں کفر بھی داخل ہے +

ع ۱ / ۱۳ / ۱۶

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲ـ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۸﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ
تو اللہ تعالیٰ (کا کوئی ضرر نہیں کیونکہ وہ) بالکل بے احتیاج ستودہ صفات ہیں۔ (اے کفار مکہ) کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں

نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ
پہنچی جو تم سے پہلے ہو گذرے ہیں۔ یعنی قوم نوح ؑ اور عاد (قوم ہود ؑ)

وَّ ثَمُوْدَ ﵛ وَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ﵛ لَا يَعْلَمُهُمْ
اور ثمود (قوم صالح ؑ) اور جو لوگ ان کے بعد ہوئے ہیں جن کو بجز اللہ تعالیٰ

اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا
کے کوئی نہیں جانتا۔ ان کے پیغمبران کے پاس دلائل لے کر آئے سوان قوموں نے

اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا
اپنے ہاتھ ان پیغمبروں کے منہ میں دے دیئے ۱؎ اور کہنے لگے کہ جو حکم دے کر تم کو بھیجا گیا ہے

بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ
ہم اُس کے منکر ہیں اور جس امر کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم اس کی جانب سے بہت

اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۹﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ
بڑے شبہ میں ہیں جو (ہم کو) تردد میں ڈالے ہوئے ہے ۲؎ اُن کے پیغمبروں نے کہا کیا (تم کو) اللہ ؑ کے بارے میں

شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ
شک ہے جو کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے ۳؎ وہ تم کو بلا رہا ہے

لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُؤَخِّرَكُمْ
تاکہ تمہارے گناہ ۴؎ معاف کر دے اور معین مدت تک تم کو (خیر و خوبی کے

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ
ساتھ) حیات دے ۵؎ انہوں نے کہا کہ تم محض ایک آدمی ہو

مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ
جیسے ہم ہیں۔ ۶؎ تم یوں چاہتے ہو کہ ہمارے آباد اجداد جس چیز کی عبادت کرتے

يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾
تھے (یعنی بُت) اس سے ہم کو روک دو۔ ۷؎ سو کوئی صاف معجزہ دکھلاؤ۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا
اُن کے رسولوں نے (اس کے جواب میں) کہا کہ ہم بھی تمہارے جیسے

۱؎ یعنی مانتے تو کیا یہ کوشش کرتے تھے کہ ان کو بات تک نہ کرنے دیں +
۲؎ مقصود اس سے توحید و رسالت دونوں کا انکار ہے +
۳؎ یعنی اس کا ان چیزوں کا پیدا کرنا خود دلیل اس کی ہستی اور وحدانیت کی ہے۔ پھر اس دلیل کے ہوتے ہوئے شک کرنا (یعنی اسکی توحید میں شک ہے؟) +
۴؎ اسلام سے ذنوب تو کل معاف ہوتے ہیں لیکن حقوق و زواجر معاف نہیں ہوتے چنانچہ اسلام کے سبب ذمی سے حدود کا ساقط نہ ہونا فقہ میں مذکور ہے +
۵؎ مطلب یہ کہ توحید علاوہ اس کے کہ فی نفسہ حق ہی تمہارے لئے دونوں جہان میں نافع بھی ہے +
۶؎ اور بشریت منافی رسالت ہے۔ جب پیغمبر نہیں ہو تو تم جو کچھ توحید کے بارے میں کہتے ہو وہ من اللہ نہیں ہے +
۷؎ حالانکہ شرک کے حق ہونے کی بیّن دلیل یہ ہے کہ ہمارے بزرگ اس کو کرتے آئے ہیں +

مع ۶ — عند المتقدمین ۱۲ — النصف

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ

آدمی ہی ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر

يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ

چاہے (وہ) احسان فرمادے ف١ اور یہ بات ہمارے قبضہ کی نہیں کہ ہم تم کو

بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

کوئی معجزہ دکھلا سکیں بغیر خدا کے حکم کے اور اللہ ہی پر سب ایمان والوں کو

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى

بھروسہ کرنا چاہیئے ف٢ اور ہم کو اللہ پر بھروسہ نہ کرنے کا کون امر باعث

اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى

ہو سکتا ہے حالانکہ اس نے ہم کو ہمارے (منافع دارین کے) راستے بتلا دیئے ف٣ اور تم نے جو کچھ ہم کو ایذا

مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

پہنچائی ہے ہم اس پر صبر کریں گے۔ اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنے والوں کو

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿١٢﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بھروسہ رکھنا چاہیئے. اور ان کفار نے اپنے رسولوں سے

لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ

کہا کہ ہم تم کو اپنی سرزمین سے نکال دیں گے یا یہ ہو کہ تم ہمارے

فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ

مذہب میں پھر آؤ پس ان رسولوں پر ان کے ربّ نے (تسلی کے لئے) وحی نازل فرمائی کہ ہم (ہی) ان

الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٣﴾ لا وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ

ظالموں کو ضرور ہلاک کر دیں گے۔ اور ان کے (ہلاک کرنے کے) بعد تم کو اس سرزمین میں آباد

بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ

رکھیں گے۔ (اور) یہ ہر اس شخص کے لئے (عام) ہے جو میرے روبرو کھڑے ہونے سے ڈرے

وَعِيْدِ ﴿١٤﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ

اور میرے وعید سے ڈرے ف٤ اور کفار فیصلہ چاہنے لگے اور جتنے سرکش (اور) ضدی (لوگ) تھے

جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿١٥﴾ لا مِّنْ وَّرَاۗىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَ

وہ سب بے مراد ہوئے ف٥ اس کے آگے دوزخ ہے اور اس کو

ع ٦/١٤ ٢

ف١ ہم اپنی بشریت کو تسلیم کرتے ہیں کہ واقعی ہم بھی تمہارے جیسے آدمی ہی ہیں۔ لیکن بشریت اور نبوت میں تنافی نہیں کیونکہ نبوت ایک اعلیٰ درجہ کا انعام واحسانِ خداوندی ہے +

ف٢ معجزہ دکھانا ہمارے بس کی بات نہیں۔ پھر اگر اس پر بھی تم نہ مانو اور مخالفت کئے جاؤ تو ہم تمہاری مخالفت سے نہیں ڈرتے بلکہ اللہ پر بھروسا کرتے ہیں +

ف٣ جس کا اتنا بڑا فضل ہو اس پر تو ضرور بھروسہ کرنا چاہیئے +

ف٤ مراد یہ کہ جو مسلمان ہو جس کی علامت خوف موقف اور خوف وعید ہے سب کے لئے یہ وعدہ عذاب سے نجات دینے کا عام ہے +

ف٥ یعنی ہلاک ہو گئے اور جو ان کی مراد تھی کہ اپنے کو اہل حق سمجھ کر فتح وظفر چاہتے تھے وہ حاصل نہ ہوئی +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا

(دوزخ میں) ایسا پانی پینے کو دیا جائیگا جو کہ پیپ لہو (کے مشابہ) ہوگا۔ جسکو گھونٹ گھونٹ کرکے پیویگا اور گلے

يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَ يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ

سے آسانی کے ساتھ اتارنے کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ اور ہر (چہار) طرف سے اس پر (اسامان) موت کی آمد

مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَ مِنْ وَّرَآئِهٖ

ہوگی، اور وہ کسی طرح سے مرے گا نہیں۔ ف۱ اور اس کو اور سخت عذاب کا

عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

سامنا ہوگا ف۲ جو لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کرتے

بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ بِهِ

ہیں ان کی حالت باعتبار عمل کے یہ ہے کہ جیسے کچھ راکھ ہو جس کو تیز آندھی کے دن میں

الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا

تیزی کے ساتھ ہوا اڑالے جائے (اسیطرح) ان لوگوں نے جو کچھ عمل کئے تھے ان کا کوئی

كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾

حصہ انکو حاصل نہ ہوگا (راکھ کی طرح برباد ہوجائیگا) یہ بھی بڑی دور دراز کی گمراہی ہے۔ ف۳

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

کیا (اے مخاطب) تجھ کو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو بالکل

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ

ٹھیک ٹھیک پیدا کیا ہے (اس سے اس کا قادر ہونا بھی معلوم ہوگیا۔ پس) اگر وہ چاہے تو تم سب کو فنا کردے ف۴

وَ يَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَى

اور ایک دوسری نئی مخلوق پیدا کردے اور یہ خدا کو کچھ بھی مشکل

اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ

نہیں۔ ف۵ اور خدا کے سامنے سب پیش ہوں گے پھر چھوٹے درجہ

الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا

کے لوگ (یعنی عوام وتابعین) بڑے درجہ کے لوگوں سے کہیں گے کہ ہم (دنیا میں) تمہارے

لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ

تابع تھے تو کیا تم خدا کے عذاب کا کچھ جزو ہم سے

ف۱ بعض منکرین رسالت اپنے زعم میں کچھ اعمال قربت و ثواب کے بھی کرتے تھے جن میں سے بعض تو فی نفسہٖ بھی قربت نہ تھے جیسے بت پرستی اور بعض فی نفسہٖ تو ذریعۂ قرب ہیں مگر فقدان ایمان کے باعث اُن کے حق میں قربت نہیں رہے تھے جیسے لونڈی غلاموں کو آزاد کرنا، صلہ رحم، مہمانداری وغیرہا۔ پس ان اعمال کا لحاظ کرکے انکو شبہہ ہوسکتا تھا کہ یہ اعمال ہمارے کام آئیں گے اور عذاب سے بچالینگے۔ اسی طرح یہ خیال ہوسکتا تھا کہ قیامت ہی برپا نہ ہوگی اس لئے عذاب بھی نہ ہوگا۔ اسی طرح یہ وسوسہ بھی ممکن تھا کہ ہم جن کے حکم سے اس بت پرستی کو اختیار کئے ہوئے ہیں وہ اور ہمارے غیراللہ معبود ہمکو بچالینگے اسلئے حق تعالیٰ نے ان کے لئے تمام طرق نجات مسدود ہوجانا گزشتہ آیتوں میں ظاہر فرمادیا +

ف۲ ان کافروں کو اپنی نجات کیمتعلق یہ زعم ہو کہ ہمارے اعمال ہمکو نافع ہونگے تو اس کا کلیہ قاعدہ تو یہ سن لو کہ کافروں کے اعمال کی یہ مثال ہے جیسے تیز آندھی راکھ کو اُڑا لیجائے۔ اس صورت میں اس راکھ کا جو اُڑنے میں بہت خفیف ہوتی ہے نام ونشان بھی نہ رہے گا +

ف۳ کہ گمان تو ہو کہ ہمارے عمل نیک اور نافع ہیں اور پھر ظاہر ہوں بداور مضر +

ف۴ یعنی مشتمل بر منافع و مصالح +

۶ حرکتوں والی مدّ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدّ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ف۵ پس جب نئی مخلوق پیدا کرنا آسان ہے تو تمکو دوبارہ پیدا کردینا کون مشکل ہے۔ پس "منزل۳" اسمیں خلق سموات وارض سے تو قدرت علی خلق جدید پر استدلال کیا۔ اور اس سے اعادہ خلق قدیم پر قادر ہونے پر استدلال کیا۔ غرض یہ زعم بھی طریق نجات کا باطل ہوا +

عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ

ہٹا سکتے ہو ف۱ وہ (جواب میں) کہیں گے کہ اگر اللہ ہم کو کوئی راہ بتلاتا

لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا

تو ہم تمکو بھی وہ راہ بتلا دیتے۔ (اور اب تو) ہم سب کے حق میں دونوں صورتیں برابر ہیں خواہ ہم پریشان

مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ ع وَقَالَ الشَّيْطٰنُ

ہوں خواہ ضبط کریں ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں ف۲ اور جب (قیامت میں) تمام مقدمات فیصل

لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ

ہو چکیں گے تو شیطان جواب میں کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے سچے وعدے کئے

الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ

تھے اور میں نے بھی تم سے کچھ وعدے کئے تھے سو میں نے وہ وعدے تم سے خلاف کئے تھے۔ اور میرا

عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ

تم پر اور تو کچھ زور چلتا نہ تھا بجز اس کے کہ میں نے تم کو بلایا تھا

فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ج فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

سو تم نے (باختیار خود) میرا کہنا مان لیا تو تم مجھ پر (ساری) ملامت مت کرو اور (زیادہ) ملامت اپنے آپ کو

مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ

کرو ف۳ نہ میں تمہارا مددگار (ہو سکتا) ہوں اور نہ تم میرے مددگار (ہو سکتے) ہو

اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ

میں خود تمہارے اس فعل سے بیزار ہوں کہ تم اس کے قبل (دنیا میں) مجھ کو (خدا کا) شریک قرار دیتے تھے

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾ وَاُدْخِلَ

یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب (مقرر) ہے ف۴ اور جو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے وہ ایسے

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

باغوں میں داخل کئے جاویں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور) وہ ان میں اپنے پروردگار

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ

کے حکم سے ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) وہاں انکو سلام اس لفظ سے کیا جائیگا السلام علیکم ف۵ کیا آپ کو

ف۱ یعنی اگر یہ گمان ہو کہ ہمارے اکابر ہم کو بچالیں گے تو اس کی حقیقت بھی سن لو کہ عوام و تابعین خواص و متبوعین سے بطور ملامت و عتاب کہیں گے کہ دین کا جو راستہ تم نے ہم کو بتلایا ہم اسی پر ہو لیئے اور آج ہم پر مصیبت ہے، اگر بالکل نہ بچا سکو تو کسی قدر بھی بچا سکتے ہو +

ع ۳ / ۹ / ۱۵

ف۲ اس سوال و جواب سے معلوم ہو گیا کہ طریق کفر کے اکابر بھی تابعین کے کچھ کام نہ آئیں گے۔ یہ طریق بھی نجات کا محتمل نہ رہا +

ف۳ جب قیامت میں اہل ایمان جنت میں اور کفار دوزخ میں بھیج دیئے جائیں گے تو اس وقت شیطان بھی ان کا شریک حال ہوگا۔ اہل دوزخ اس کو ملامت کریں گے کہ کم بخت! تو تو ڈوبا ہی تھا، ہم کو بھی اپنے ساتھ ڈبو دیا۔ شیطان جواب دے گا کہ مجھ پر تمہاری ملامت بیجا ہے کیونکہ اللہ نے تم سے جتنے وعدے کئے تھے سب سچے وعدے تھے کہ ایمان سے نجات اور کفر سے ہلاکت ہو گی اور قیامت ضرور برپا ہو گی۔ اس کے برخلاف میں نے کہا تھا کہ قیامت نہیں ہو گی اور تمہارا طریقہ کفر ہی باعث نجات ہے" حق تعالیٰ کا ارشاد صحیح اور میرا بیان غلط تھا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے حق ہونے اور میرے بیانات کے بطلان پر دلائل قطعیہ قائم تھے۔ سو باوجود اس کے تم نے میرے وعدوں کو صحیح اور خدا کے وعدوں کو غلط سمجھا تو تم اپنے ہاتھوں خود ڈوبے +

ف۴ پس اس سے معبودین غیر اللہ کا بھروسہ بھی قطع ہوا۔ کیونکہ جو ان معبودین کی عبادت کا اصل بانی و محرک ہے جب اس نے صاف جواب دے دیا تو اوروں سے کیا امید ہو سکتی ہے۔ پس نجات کفار کے سب طریقے مسدود ہو گئے + ف۵ یعنی باہم بھی اور فرشتوں کی طرف سے بھی لقولہ تعالیٰ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ولقولہ تعالیٰ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ الآیۃ +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً
معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی مثال بیان فرمائی ہے کلمہ طیّبہ (یعنی کلمۂ توحید) کی کہ

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِى
وہ مشابہ ہے ایک پاکیزہ درخت کے ف۱ جسکی جڑ خوب گڑی ہوئی ہو اور اس کی شاخیں اونچائی میں

السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِىٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ
جارہی ہوں۔ وہ خدا کے حکم سے ہر فصل میں اپنا پھل دیتا ہو۔ ف۲

وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
اور اللہ تعالیٰ (ایسی) مثالیں لوگوں کے واسطے اسلیے بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ خوب

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ
سمجھ لیں۔ اور گندہ کلمہ کی (یعنی کلمۂ کفر و شرک کی) مثال ایسی ہے جیسے ایک

خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا
خراب درخت ہو کہ زمین کے اوپر ہی اوپر سے اکھاڑ لیا جاوے اس کو کچھ

مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ
ثبات نہ ہو۔ ف۳ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اس پکی بات (یعنی کلمۂ طیّبہ

الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ
کی برکت) سے دنیا اور آخرت میں مضبوط رکھتا ہے ف۴

وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ قف وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا
اور ظالموں (یعنی کافروں) کو (دین میں اور امتحان میں) بچلادیتا ہے۔ ف۵ اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے

يَشَآءُ ﴿۲۷﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ
کرتا ہے کیا آپ نے ان لوگوں (اہل مکہ) کو نہیں دیکھا۔ جنہوں نے بجائے نعمت

اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ
الٰہی کے کفر کیا۔ اور جنہوں نے اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر یعنی جہنّم میں

يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ
پہنچا دیا ف۶ وہ اس میں داخل ہونگے اور وہ رہنے کی بری جگہ ہے۔ اور ان لوگوں نے اللہ کے ساجھی

اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا
قرار دیے تاکہ (دوسروں کو بھی) اس کے دین سے گمراہ کریں۔ آپ کہہ دیجیے کہ چندے عیش

ف۱ مراد کھجور کا درخت ہے +
ف۲ یعنی خوب پھلتا ہو کوئی فصل ماری نہ جاتی ہو۔ اسی طرح کلمہ توحید یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی ایک جڑ ہے یعنی اعتقاد جو مومن کے قلب میں استحکام کے ساتھ جاگیر ہے۔ اور اس کی کچھ شاخیں ہیں یعنی اعمال صالحہ جو ایمان پر مرتب ہوتے ہیں جو بارگاہ قبولیت میں آسمان کیطرف لیجائے جاتے ہیں پھر ان پر رضائے دائمی کا ثمرہ مرتب ہوتا ہے +
ف۳ مراد حنظل ہے حنظل تنہ دار نہیں ہوتا۔ اس کو مجازاً شجرہ فرمادیا گیا۔ اور خراب فرمایا باعتبار اسکی بو اور مزہ اور رنگ کے۔ اور اوپر سے اکھاڑنے کا مطلب یہ ہے کہ اسکی جڑ دور تک نہیں ہوتی اوپر ہی رکھی ہوتی ہے +
ف۴ دنیوی زندگی میں ثابت قدم رہنے سے یہ مراد ہے کہ اس پر شیاطین الانس والجن کے اغوا کا اثر نہیں ہوتا اور مرتے دم تک ایمان پر قائم رہتا ہے اور آخرت کی مضبوطی سے مراد قبر میں منکر نکیر کے سوال کا صحیح صحیح اور اطمینان سے جواب دے دینا ہے یہ تفسیر بکثرت حدیثوں میں آئی ہے +
ف۵ دنیا میں تو کفار کی گمراہی ظاہر ہے اور قبر میں حسب تصریح احادیث ان سے جواب نہ بن پڑے گا۔ بلکہ متحیرانہ جواب دیں گے۔ ہاہ ہاہ لا ادری +
ف۶ یعنی ان کو بھی کفر کی تعلیم دی +

۴ ع ۱۶ ۶

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ

کرلو۔ کیونکہ اخیر انجام تمہارا دوزخ میں جانا ہے ؎۱ جو میرے خاص ایمان والے بندے

اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

ہیں اُن سے کہہ دیجیئے کہ وہ نماز کی پابندی رکھیں اور ہم نے جو کچھ ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ

سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ

اور آشکارا خرچ کیا کریں ایسے دن کے آنے سے پہلے پہلے کہ جس میں نہ خرید و فروخت

فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

ہوگی اور نہ دوستی۔ ؎۲ اللہ ایسا ہے جس نے آسمانوں کو اور

وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ

زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی (یعنی مینہ) برسایا پھر اس پانی سے

بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ج وَسَخَّرَ لَكُمُ

پھلوں کی قسم سے تمہارے لیئے رزق پیدا کیا۔ اور تمہارے نفع کے واسطے

الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ج وَسَخَّرَ لَكُمُ

کشتی (اور جہاز) کو مسخر بنایا تاکہ وہ خدا کے حکم (و قدرت) سے دریا میں چلے اور تمہارے نفع کے واسطے نہروں

الْاَنْهٰرَ ج ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ

کو (اپنی قدرت کا) مسخر بنایا اور تمہارے نفع کے واسطے سورج اور چاند کو (اپنی قدرت کا) مسخر بنایا جو ہمیشہ

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ج ﴿۳۳﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ

چلنے ہی میں رہتے ہیں اور تمہارے نفع کے واسطے رات اور دن کو (اپنی قدرت کا) مسخر بنایا اور جو جو چیز تم نے

كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ط وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

مانگی تم کو ہر چیز دی۔ ؎۳ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اگر شمار کرنے لگو

لَا تُحْصُوْهَا ط اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ع ﴿۳۴﴾ وَ

تو شمار میں نہیں لا سکتے (مگر) سچ یہ ہے کہ آدمی بہت ہی بے انصاف اور بڑا ہی ناشکر ہے ؎۴ اور

اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا

جب کہ ابراہیمؑ نے کہا ؎۵ اے میرے رب اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا دیجیئے ؎۶

وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ط ﴿۳۵﴾ رَبِّ

اور مجھ کو اور میرے خاص فرزندوں کو بتوں کی عبادت سے بچائے رکھیئے۔ ؎۷ اے میرے پروردگار

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد — اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں) — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)

٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد — ادغام اور نا قابل تلفظ — قلقلہ

؎۱ عیش سے مراد حالتِ کفر میں رہنا ہے کیونکہ ہر شخص کو اپنے مذہب میں لذت ہوتی ہے۔ یعنی اور چندے کفر کرلو۔ یہ تہدید ہے +

؎۲ مطلب یہ کہ عباداتِ بدنیہ و مالیہ کو ادا کرتے رہیں کہ یہی شکر ہے نعمت کا اس آیت میں مومنوں کی کئی طرح مدح ہوگئی۔ ایک تو الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے انکو تعبیر فرمایا پھر انکو عِبَادِيَ (میرے بندے) سے تشریف فرمایا۔ پھر انکو براہ عنایت شکر کی ترغیب دیکر کفران کی آفت عظیمہ سے بچایا +

؎۳ جو جو چیز میں شرط یہ ہے کہ وہ بندے کے مناسب حال ہو۔ اس سے یہ شبہ جاتا رہا کہ بعض اشیاء ہم مانگتے ہیں گر وہ نہیں ملتیں سو وہ مصلحتِ خداوندی میں سائل کے مناسب حال نہ ہوں گی +

؎۴ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر اور شکر نہیں کرتا۔ بلکہ اور بالعکس کفر و معصیت کرنے لگتا ہے +

ع ۵ ۷ ۱۷

؎۵ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ کو بحکم الٰہی میدانِ مکہ میں لا کر رکھنے کے وقت دعا کے طور پر کہا +

؎۶ یعنی اس کے رہنے والے مستحق امن رہیں یعنی حرم کر دیجیئے +

؎۷ بت پرستی سے جو جہلا میں رائج ہے محفوظ رکھیئے جیسا اب تک محفوظ رکھا +

إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي

ان بتوں نے بہتیرے آدمیوں کو گمراہ کر دیا ف۱ پھر جو شخص میری راہ پر چلیگا

فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٦﴾

وہ تو میرا ہے ہی۔ اور جو شخص (اس باب میں) میرا کہنا نہ مانے سو آپ تو کثیر المغفرت (اور) کثیر الرحمت ہیں ف۲

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ

اے ہمارے رب میں اپنی اولاد کو ف۳ آپ کے معظم گھر کے قریب ف۴ ایک (کف دست) میدان

ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا

میں جو زراعت کے قابل نہیں ف۵ آباد کرتا ہوں اے ہمارے رب تاکہ وہ لوگ نماز

الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي

کا اہتمام رکھیں تو آپ کچھ لوگوں کے قلوب ان کی طرف مائل

إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ

کر دیجیئے ف۶ اور ان کو (محض اپنی قدرت سے) پھل کھانے کو دیجیئے۔ ف۷ تاکہ یہ لوگ (ان نعمتوں کا)

يَشْكُرُونَ ﴿٣٧﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا

شکر کریں۔ ف۸ اے ہمارے رب آپ کو تو سب کچھ معلوم ہے جو ہم اپنے دل میں رکھیں اور جو

نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي

ظاہر کر دیں اور اللہ تعالیٰ سے (تو) کوئی چیز بھی مخفی نہیں نہ

الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿٣٨﴾ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

زمین میں اور نہ آسمان میں۔ تمامی حمد (وثنا) خدا کے لئے (سزاوار) ہے

وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ

جس نے مجھ کو بڑھاپے میں اسمٰعیل ؑ اور اسحٰق ؑ (دو بیٹے) عطا فرمائے حقیقت

رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٩﴾ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ

میں میرا رب دعا کا بڑا سننے والا ہے ف۹ اے میرے رب مجھ کو بھی نماز کا (خاص) اہتمام کرنے

الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿٤٠﴾

والا رکھیئے اور میری اولاد میں بھی بعضوں کو۔ ف۱۰ اے ہمارے رب اور میری (یہ) دعا قبول کیجئے

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ

(اور) اے ہمارے رب میری مغفرت کر دیجیئے اور میرے ماں باپ کی بھی اور کل مومنین کی بھی حساب

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی انکی گمراہی سبب ہوگئے۔ اس لئے ڈر کر آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور میں جس طرح اولاد کے بچنے کی دعا کرتا ہوں اسی طرح ان کو بھی کہتا سنتا رہوں گا +

ف۲ ان کی مغفرت اور رحمت کا سامان بھی کر سکتے ہیں کہ ان کو ہدایت کر دیں۔ اس دعا سے مقصود مومنوں کے لئے طلب ہدایت ہے +

ف۳ یعنی اسمٰعیل علیہ السلام کو اور ان کے واسطہ سے ان کی نسل کو +

ف۴ یعنی خانہ کعبہ کے قریب جو کہ پہلے یہاں بنا ہوا تھا اور ہمیشہ سے لوگ اس کا ادب کرتے آتے تھے +

ف۵ کف دست میدان میں جو سنگستان ہونے کے باعث قابل زراعت نہیں +

ف۶ کہ یہاں آکر بس رہیں تاکہ آبادی پر رونق ہو جائے +

ف۷ چونکہ یہاں زراعت وغیرہ نہیں ہوسکتی اس لئے ان کو محض اپنی قدرت سے پھل کھانے کو دیجئے +

ف۸ یہ دعائیں محض عبودیت وافتقار کے لئے ہیں۔ ان سے یہ غرض نہیں کہ درخواست کرکے آپ کو اپنی حاجات کی اطلاع دوں +

ف۹ کہ عطائے اولاد کے متعلق میری دعا قبول کی +

ف۱۰ چونکہ مجھ کو وحی سے معلوم ہوگیا ہے کہ میری اولاد میں غیر مومن بھی ہونگے اس لئے ساری اولاد کے لئے دعا نہیں کر سکتا +

يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا

قائم ہوتے کے دن ف۱ اور (اے مخاطب) جو کچھ یہ ظالم (کافر) لوگ کر رہے ہیں

عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ

اس سے خدا تعالیٰ کو بے خبر مت سمجھ (کیونکہ) ان کو صرف اس روز تک مہلت دے رکھی

تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ۙ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ

ہے جس میں ان لوگوں کی نگاہیں پھٹی رہ جاویں گی ۔ دوڑتے ہوں گے اپنے سر اوپر

رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ

اُٹھا رکھے ہوں گے ۔ (اور) اُن کی نظر ان کی طرف ہٹ کر نہ آوے گی ف۲ اور اُن کے دل بالکل

هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ؕ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ

بدحواس ہونگے۔ اور آپ ان لوگوں کو اس دن سے ڈرائیے جس دن اُن پر عذاب آ پڑے گا۔

فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَاۤ اَخِّرْنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ

پھر یہ ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ایک مدت قلیل تک ہم کو اور مہلت دے

قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ

دیجیے ہم آپ کا سب کہنا مان لیں گے اور پیغمبروں کا اتباع کرینگے (جواب میں ارشاد ہوگا) کیا

تَكُوْنُوْۤا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ

تم نے اس کے قبل قسمیں نہ کھائی تھیں کہ تم کو کہیں جانا ہی

زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ۙ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ

نہیں ہے ف۳ حالانکہ تم ان (پہلے) لوگوں کے رہنے کی جگہوں میں رہتے تھے جنھوں نے

ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا

اپنی ذات کا نقصان کیا تھا اور تم کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیونکر

بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا

معاملہ کیا تھا اور ہم نے تم سے مثالیں بیان کیں۔ ف۴ اور ان لوگوں نے اپنی سی بہت

مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ

ہی بڑی بڑی تدبیریں کیں اور ان کی تدبیریں اللہ کے سامنے تھیں۔ اور واقعی

كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا

اُن کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جاویں (مگر سب گاؤ خورد ہو گئیں) ف۵ پس

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ع ۶/۷ ۱۸

ف۱ اس مقام پر ابراہیم علیہ السلام کی کئی دعائیں ہیں اور بجز مغفرت والدین کے سب قبول ہوئیں اول مکہ کو اَمن دالا بنانا چنانچہ وہ اس طرح قبول ہوئی کہ وہ حرم ہو گیا جس میں قتل و غارت حتیٰ کہ وحوش اور بعض نباتات کا تلف کرنا بھی حرام ہو گیا ۔ دُوسری دُعا اپنے اور اپنی اولاد کے شرک سے محفوظ رہنے کی کی تھی۔ وہ اس طرح قبول ہوئی کہ ان کے خاص صلبی فرزند اس سے محفوظ رہے پس اولاد الاولاد کے شرک سے کوئی اشکال لازم نہیں آتا۔ خود ابراہیم علیہ السلام شرک سے ابتداء سے منزہ چلے آتے تھے۔ اپنے لئے جو شرک سے محفوظ رہنے کی دعا کی تو اس سے دوام حفظ مقصود تھا۔ پھر یہ کہ دوام حفظ بھی بوجہ نبوت و عصمت کے یقینی تھا پھر اس کی طلب کے کیا معنیٰ۔ جواب یہ ہے کہ عصمت کا لزوم بتوفیق الٰہی ہے۔ امر طبعی نہیں اس لئے طلب حفظ ضروری ہے۔ تیسری دُعا پابندیٔ نماز کے لئے تھی یہ بھی قبول ہوئی۔ آپ کی اولاد میں بہت سے عابد بلکہ سید العابدین ہوئے۔ چوتھی دعا بھی قبول ہوئی چنانچہ اول قبیلہ جرہم نے وہاں آ آ کر سکونت اختیار کی۔ پھر مختلف زمانوں میں لوگ آفاق سے آ کر وہاں بسا کئے۔ پانچویں دعا پھلوں کے لئے۔ یہ دو صورت سے واقع ہوا۔ ایک طائف میں پیداوار کی کثرت دوسرے اور بلاد و امصار سے آمد +

ف۲ یعنی ایسی ٹکٹکی بندھیگی کہ آنکھ نہ جھپکیں گے +

ف۳ یعنی قیامت کے منکر تھے۔ اور اس پر قسم کھاتے تھے +

ف۴ یعنی کتب سماویہ میں ہم نے بھی ان واقعات کو مثال کے طور پر بیان کیا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تم بھی ایسے ہی مغضوب و مستحق عذاب ہو گے پس واقعات کا اولاً اخبار سے سننا، پھر ہمارا ان کو بیان کرنا، پھر مماثلت پر تنبیہ کر دینا، یہ سب اسباب مقتضی اس کو تھے کہ قیامت کا انکار نہ کرتے + ف۵ یہ جو فرمایا کہ ان تدبیروں سے پہاڑ و تکائل جانا بھی حیرت انگیز نہ تھا تو یہ کسی شئے کی قوت بیان کرنے کے لئے ایک مثل ہے اور فی نفسہٖ یہ امر کچھ محال بھی نہیں کیونکہ پہاڑوں کے توڑنے اور اُڑانے کی تدبیریں آج کل بکثرت استعمال میں آ رہی ہیں ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ +

تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
اللہ تعالیٰ کو اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرنے والا نہ سمجھنا۔ بیشک اللہ تعالیٰ

عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ؕ﴿٤٧﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ
بڑا زبردست (اور) پُورا بدلہ لینے والا ہے جس روز دوسری زمین بدل دی جائے گی

غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
اس زمین کے علاوہ اور آسمان بھی ف۱ اور سب کے سب ایک زبردست اللہ کے

الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ
روبرو پیش ہونگے اور تو مجرموں (یعنی کافروں) کو زنجیروں میں

مُّقَرَّنِيْنَ فِى الْاَصْفَادِ ۚ﴿٤٩﴾ سَرَابِيْلُهُمْ
جکڑے ہوئے دیکھے گا۔ (اور) اُن کے کرتے

مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۙ﴿٥٠﴾
قطران کے ہوں گے ف۲ اور آگ اُن کے چہروں پر لپٹی ہوگی۔

لِيَجْزِىَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ
تاکہ اللہ تعالیٰ ہر (مجرم) شخص کو اس کے کئے کی سزا دے یقیناً

اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٥١﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ
اللہ تعالیٰ بڑی جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لئے احکام کا پہنچانا ہے

وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ
اور تاکہ اس کے ذریعہ سے (عذاب سی) ڈرائے جاویں اور تاکہ اس بات کا یقین کرلیں کہ وہی ایک معبود

وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٥٢﴾ ع
برحق ہے اور تاکہ دانشمند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ حجر مکہ میں نازل ہوئی اس میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾
آلرا۔ ف۳ یہ آیتیں ہیں ایک کامل کتاب اور قرآن واضح کی۔ ف۴

٦ حرکتوں والی مدلازم	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب		
٢ حرکتوں والی مد		

ف۱ یعنی آسمان بھی دوسرے بدل دیے جائینگے ان آسمانوں کے علاوہ، کیونکہ پہلی مرتبہ کے نفخ صُور سے سب زمین و آسمان ٹوٹ پھوٹ جائینگے پھر دوسری مرتبہ از سر نو زمین و آسمان نہیں گے۔ حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس اعادہ خلق کے علاوہ آسمانوں اور زمین میں کوئی اور تبدیل بھی ہوگی جس میں اہل محشر بعض تبدیل کے وقت زمین پر نہیں ہونگے بلکہ پُلصراط پر ہونگے جیسا مسلم کی حدیث میں مصرح ہے۔ باقی اس تبدیل کی حکمت خدائے علیم ہی کو معلوم ہے ؏
زباں تازہ کردن باقرار تو
نینگیختن علت از کار تو

ف۲ قطران درخت چیڑ کا روغن ہوتا ہے۔ یعنی سارے بدن کو چیڑ کا تیل لپٹا ہوگا۔ کہ اسمیں آگ جلدی اور تیزی کے ساتھ لگے +

ف۳ خلاصہ اس سُورت کا یہ مضامین ہیں: حقیقت قرآن۔ تعذیب کفار۔ تحقیق رسالت۔ اثبات توحید۔ ذکر بعض انعامات۔ جزائے مطیعین۔ سزائے مخالفین بعضے قصص بطور نمونہ جزا و سزا۔ حقیقت قیامت تسلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم +

ع ٧ / ١١ / ١٩

ف۴ یعنی اس کی دونوں صفتیں ہیں۔ کامل کتاب ہونا بھی۔ اور قرآن واضح ہونا بھی +

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا
کافرلوگ بار بار تمنا کریں گے کیا خوب ہوتا اگر وہ مسلمان

مُسْلِمِيْنَ ۝۲ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ
ہوتے ف۱ آپ ان کو ان کے حال پر رہنے دیجئے، کہ وہ کھائیں اور چین اڑائیں اور

الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝۳ وَمَا اَهْلَكْنَا مِنْ
خیالی منصوبے ان کو غفلت میں ڈالے رکھیں، ان کو ابھی حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے۔ اور ہم نے جتنی بستیاں ہلاک

قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝۴ مَا تَسْبِقُ
کی ہیں، اُن سب کیلئے ایک معین (وقت) نوشتہ ہوتا رہا ہے۔ کوئی اُمت اپنی

مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝۵ وَقَالُوْا
میعادِ مقرر سے نہ پہلے ہلاک ہوئی ہے اور نہ پیچھے رہی ہے ف۲ اور ان کفار نے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ
یوں کہا کہ اے وہ شخص جس پر قرآن نازل کیا گیا ہے تحقیق تم

لَمَجْنُوْنٌ ۝۶ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ
مجنون ہو۔ تو ہمارے پاس فرشتوں کو اگر تم سچے ہو

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۷ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ
کیوں نہیں لاتے۔ ہم فرشتوں کو صرف فیصلہ ہی کے لئے نازل کیا کرتے

اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝۸ اِنَّا
ہیں، اور اس وقت اُن کو مہلت بھی نہیں دی جاتی۔ ہم نے

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۹
قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم اس کے محافظ ہیں ف۳

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ
اور ہم نے آپ کے قبل بھی پیغمبروں کو اگلے لوگوں کے گروہوں میں

الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۰ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا
بھیجا تھا۔ اور کوئی رسول اُن کے پاس ایسا نہیں آیا جس کے

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۱ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ
ساتھ انہوں نے استہزا نہ کیا ہو۔ اسی طرح ہم یہ استہزا اُن مجرمین کے دلوں میں

الحجر ۹ الآیۃ ۹ عشر ۲ (۱۴)

ف۱ بار بار اس لئے کہ جب کوئی نئی شدت واقع ہوگی اور معلوم ہوگا کہ اسکی علت کفر ہے تب ہی اسلام نہ لانے پر تازہ حسرت کرینگے +

ف۲ پس اس طرح جب ان کا وقت آجاویگا ان کو بھی سزا دیدی جاوے گی +

ف۳ اس لئے اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرسکتا جیسا اور کتابوں میں ہوتا رہا ہی کہ باوجود کسی مخالف کے نہ ہونے کے اس کے نسخوں میں اختلاف کمی بیشی کا ہوجاتا ہے اور اس میں باوجود مخالفین کی کوششوں کے یہ بات نہیں ہوئی +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۲ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ قَدْ

ڈال دیتے ہیں۔ یہ لوگ قرآن پر ایمان نہیں لاتے اور یہ

خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۳ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

دستور پہلوں ہی سے ہوتا آیا ہے۔ اور اگر ہم ان کے لئے آسمان میں

بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝۱۴

کوئی دروازہ کھول دیں پھر یہ دن کے وقت اس میں چڑھ جاویں۔

لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ

تب بھی یوں کہہ دیں کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے بلکہ ہم

نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝۱۵ ع وَلَقَدْ جَعَلْنَا

لوگوں پر تو بالکل جادو کر رکھا ہے۔ اور بیشک ہم نے آسمان

فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝۱۶

میں بڑے بڑے ستارے پیدا کئے اور دیکھنے والوں کے لئے اس کو آراستہ کیا۔ ف۱

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝۱۷ اِلَّا

اور اس کو ہر شیطان مردود سے محفوظ فرمایا ف۲ ہاں مگر

مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۸

کوئی بات چوری چھپے سن بھاگے تو اس کے پیچھے ایک روشن شعلہ ہو لیتا ہے ف۳

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ

اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور اس میں بھاری بھاری پہاڑ ڈال دیئے

وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝۱۹

اور اس میں ہر قسم کی چیز ایک معین مقدار سے اُگائی ہے۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ

اور ہم نے تمہارے واسطے اس میں معاش کے سامان بنائے اور ان کو بھی معاش دی

لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝۲۰ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا

کہ جن کو تم روزی نہیں دیتے۔ اور جتنی چیزیں ہیں ہمارے پاس سب کے خزانے کے خزانے

خَزَآئِنُهٗ ز وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝۲۱

ہیں۔ اور ہم اس (چیز) کو ایک معین مقدار سے اتارتے رہتے ہیں۔

ف۱ بروج کی تفسیر کواکب کے ساتھ مجاہد اور قتادہ سے اور کواکب عظام کے ساتھ ابو صالح سے دُرِّ منثور میں منقول ہے۔ مجازاً و تشبیہاً ان کو بروج کہہ دیا گیا +

ف۲ کہ وہاں تک اُنکی رسائی نہیں ہونے پاتی +

ف۳ جاننا چاہیئے کہ قرآن و حدیث میں یہ دعویٰ نہیں کہ بدون اس سبب کے شہاب نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ دعویٰ یہ ہے کہ استراق کے وقت شہاب سے شیاطین کو رجم کیا جاتا ہے۔ پس ممکن ہے کہ شہاب کبھی محض طبعی طور پر ہوتا ہو۔ اور کبھی اس غرض کے لئے ہوتا ہو۔ اور شہاب ثاقب دن کو بھی ہوتا ہے لیکن بوجہ ضَوءِ شمس کے نظر نہیں آتا۔ پس یہ وسوسہ نہ رہا کہ شیاطین رات ہی کو استراق کرتے ہیں +

ع ۱ ۱۵

٦ حرکتوں والی مد لازم — ۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَ اَرۡسَلۡنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ

اور ہم ہی ہواؤں کو بھیجتے رہتے ہیں جو کہ بادلوں کو پانی سے بھر دیتی ہیں پھر ہم ہی آسمان سے

مَآءً فَاَسۡقَیۡنٰکُمُوۡہُ ۚ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ لَہٗ بِخٰزِنِیۡنَ ﴿۲۲﴾

پانی برساتے ہیں پھر وہ پانی تم کو پینے کو دیتے ہیں، اور تم اتنا پانی جمع کر کے نہ رکھ سکتے تھے۔

وَ اِنَّا لَنَحۡنُ نُحۡیٖ وَ نُمِیۡتُ وَ نَحۡنُ الۡوٰرِثُوۡنَ ﴿۲۳﴾

اور ہم ہی ہیں زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہم ہی رہ جاویں گے۔

وَ لَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِیۡنَ مِنۡکُمۡ وَ لَقَدۡ

اور ہم تمہارے اگلوں کو بھی جانتے ہیں اور ہم تمہارے

عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَاۡخِرِیۡنَ ﴿۲۴﴾ وَ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ یَحۡشُرُہُمۡ ؕ

پچھلوں کو بھی جانتے ہیں۔ اور بیشک آپ کا رب ہی ان سب کو محشور فرمائے گا

اِنَّہٗ حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ ﴿٪۲۵﴾ وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا

بیشک وہ حکمت والا ہے علم والا ہے۔ اور ہم نے انسان کو ف۱

الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿ۚ۲۶﴾

بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی بنی ہوئی تھی پیدا کیا۔

وَ الۡجَآنَّ خَلَقۡنٰہُ مِنۡ قَبۡلُ مِنۡ نَّارِ السَّمُوۡمِ ﴿۲۷﴾

اور جن کو اس کے قبل آگ ف۲ سے کہ وہ ایک گرم ہوا تھی پیدا کر چکے تھے۔

وَ اِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ خَالِقٌۢ

اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے جب آپ کے رب نے ملائکہ سے فرمایا، کہ میں ایک بشر کو بجتی ہوئی مٹی

بَشَرًا مِّنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۸﴾

سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی بنی ہوگی پیدا کرنے والا ہوں۔

فَاِذَا سَوَّیۡتُہٗ وَ نَفَخۡتُ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ

سو جب میں اُس کو پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی جان ڈال دوں، تو

فَقَعُوۡا لَہٗ سٰجِدِیۡنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ

تم سب اس کے روبرو سجدہ میں گر پڑنا۔ سو سارے کے سارے فرشتوں

کُلُّہُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ﴿ۙ۳۰﴾ اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ اَبٰۤی

نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے کہ اُس نے

ع ۲/۲

ف۱ یعنی اس نوع کی اصل اوّل یعنی آدم علیہ السلام کو +

ف۲ یعنی آدم علیہ السلام کے قبل +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

أَنْ يَكُونَ مَعَ السّٰجِدِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ يٰٓإِبْلِيسُ

اس بات کو قبول نہ کیا کہ سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو۔ ف۱ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس!

مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السّٰجِدِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ

تجھ کو کون امر باعث ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔ کہنے لگا کہ

لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُۥ مِن

میں ایسا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جس کو آپ نے بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ

صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٣٣﴾ قَالَ

سڑے ہوئے گارے کی بنی ہے پیدا کیا ہے۔ ف۲ ارشاد ہوا

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَّإِنَّ

تو آسمان سے نکل کیونکہ بیشک تو مردود ہو گیا۔ اور بے شک تجھ

عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلٰى يَوْمِ الدِّينِ ﴿٣٥﴾ قَالَ رَبِّ

پر لعنت رہے گی قیامت کے دن تک۔ ف۳ کہنے لگا تو پھر

فَأَنظِرْنِيٓ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٣٦﴾ قَالَ فَإِنَّكَ

مجھ کو مہلت دیجیے قیامت کے دن تک۔ ارشاد ہوا تو تجھ

مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٣٧﴾ إِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٣٨﴾

کو معین وقت کی تاریخ تک مہلت دی گئی۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ

کہنے لگا کہ اے میرے رب بسبب اس کے کہ آپ نے مجھے گمراہ کیا ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ میں دنیا کی نظر

فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا

میں معاصی کو مرغوب کر کے دکھاؤں گا اور اُن سب کو گمراہ کروں گا۔ بجز

عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ قَالَ هٰذَا

آپ کے اُن بندوں کے جو اُن میں منتخب کیے گئے ہیں۔ ف۴ ارشاد ہوا، کہ یہ ایک

صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿٤١﴾ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ

سیدھا رستہ ہے، جو مجھ تک پہنچتا ہے۔ واقعی میرے ان بندوں پر تیرا ذرا

لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِينَ ﴿٤٢﴾

بھی بس نہ چلے گا، ہاں مگر جو گمراہ لوگوں میں سے تیری راہ پر چلنے لگے۔

ف۱ یعنی سجدہ نہ کیا۔

ف۲ یعنی ایسے حقیر و ذلیل مادہ سے بنایا گیا ہے اور میں نورانی مادہ آتش سے پیدا ہوا ہوں۔ تو نورانی ہو کر ظلمانی کو کیسے سجدہ کروں۔

ف۳ یعنی قیامت تک تو میری رحمت سے بعید رہے گا۔ مقبول و مرحوم و موفق للتوبہ نہ ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ قیامت تک جو محل رحمت نہ ہوگا، پھر قیامت میں تو مرحوم ہونے کا احتمال ہی نہیں۔ پس جس وقت تک احتمال تھا اُس کی نفی کر دی۔

ف۴ یعنی جنکو آپ نے میرے اثر سے محفوظ رکھا ہے۔

٦ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٣﴾ لَهَا سَبْعَةُ

اور اُن سب سے جہنم کا وعدہ ہے جس کے سات دروازے

أَبْوَابٍ ۖ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ﴿٤٤﴾

ہیں۔ ہر دروازے کے لئے اُن لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٤٥﴾ ادْخُلُوهَا

بے شک خدا سے ڈرنے والے باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ تم اُن میں سلامتی اور

بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ

امن سے داخل ہو۔ ف۱ اور اُن کے دلوں میں جو کینہ تھا ہم وہ سب دُور

مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٤٧﴾ لَا

کر دیں گے، کہ سب بھائی بھائی کی طرح رہیں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھا کریں گے۔ وہاں

يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾

اُن کو ذرا بھی تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جاویں گے

نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾ وَ

آپ میرے بندوں کو اطلاع دے دیجئے کہ میں بڑا مغفرت والا رحمت والا بھی ہوں۔

أَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾ وَنَبِّئْهُمْ

اور یہ کہ میری سزا دردناک سزا ہے۔ ف۲ اور آپ ان کو

عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ﴿٥١﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا

ابراہیمؑ کے مہمانوں کی بھی اطلاع دیجئے۔ جبکہ وہ اُن کے پاس آئے پھر انہوں نے

سَلَامًا ۖ قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا لَا

السلام علیکم کہا۔ ابراہیمؑ کہنے لگے کہ ہم تو تم سے خائف ہیں۔ ف۳ انہوں نے کہا کہ آپ

تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ

خائف نہ ہوں ہم آپ کو ایک فرزند کی بشارت دیتے ہیں جو بڑا عالم ہوگا۔ ف۴ ابراہیمؑ

أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ

کہنے لگے، کہ کیا تم مجھ کو اس حالت پر بشارت دیتے ہو کہ مجھ پر بڑھاپا آگیا، سو کس چیز

تُبَشِّرُونَ ﴿٥٤﴾ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ

کی بشارت دیتے ہو۔ ف۵ وہ بولے کہ ہم آپ کو امر واقعی کی بشارت دیتے ہیں ف۶ سو

ع ۳ / ۱۹ / ۴

ف۱ یعنی اس وقت بھی ہر کدورت سے سلامتی ہے اور آئندہ بھی کسی شر کا اندیشہ نہیں +

ف۲ تاکہ اس سے مطلع ہو کر ایمان اور تقویٰ کی رغبت اور کفر و معصیت سے رہبت ہو +

ف۳ ابراہیم علیہ السلام ان کو مہمان سمجھ کر فوراً ان کے لئے کھانا تیار کر کے لائے۔ مگر چونکہ وہ فرشتے تھے انہوں نے کھانا نہیں کھایا۔ تب ابراہیم علیہ السلام دل میں ڈرے کہ یہ لوگ کھانا کیوں نہیں کھاتے۔ چونکہ وہ فرشتے بشکل بشر تھے اس لئے انکو بشر ہی سمجھا اور ان کے کھانا نہ کھانے سے شبہ ہوا کہ یہ لوگ کہیں مخالف نہ ہوں +

ف۴ مطلب یہ کہ نبی ہوگا کیونکہ آدمیوں میں سب سے زیادہ علم انبیاء کو ہوتا ہے۔ مراد اس فرزند سے اسحٰق علیہ السلام ہیں +

ف۵ مطلب یہ کہ یہ امر فی نفسہ عجیب ہے نہ یہ کہ قدرت سے بعید ہے +

ف۶ یعنی تولد فرزند یقیناً ہونے والا ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲ـ۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ـ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ

آپ نا امید نہ ہوں۔ ف۱ ابراہیمؑ نے فرمایا کہ بھلا اپنے رب کی رحمت سے

رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ

کون نا امید ہوتا ہے بجز گمراہ لوگوں کے ف۲ فرمانے لگے کہ اب تم کو کیا مہم

اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى

درپیش ہے اے فرشتو! فرشتوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم کی طرف

قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ

بھیجے گئے ہیں۔ مگر لوطؑ کا خاندان۔ کہ ہم اُن سب کو

اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ

بچا لیں گے ف۳ بجز اُن کی بی بی کے کہ اُس کی نسبت ہم نے تجویز کر رکھا ہے کہ وہ ضرور

الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾

اسی مجرم قوم میں رہ جائے گی ف۴ پھر جب وہ فرشتے خاندان لوطؑ کے پاس آئے۔

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ

کہنے لگے تم تو اجنبی آدمی ہو۔ انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم

بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ

آپ کے پاس وہ چیز لے کر آئے ہیں جس میں یہ لوگ شک کیا کرتے تھے ف۵ اور ہم آپ کے پاس یقینی ہونے والی چیز

وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ

لے کر آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں۔ سو آپ رات کے کسی حصہ میں اپنے گھر والوں کو

مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ

لے کر چلے جایئے۔ اور آپ سب کے پیچھے ہو لیجئے ف۶ اور تم میں سے کوئی

اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَقَضَيْنَآ

پیچھا پھر کر بھی نہ دیکھے اور جس جگہ کا تم کو حکم ہوا ہے اس طرف سب چلے جانا۔ ف۷ اور ہم نے لوطؑ

اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ

کے پاس یہ حکم بھیجا کہ صبح ہوتے اُن کی بالکل جڑ ہی کٹ جائے گی۔ ف۸

مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾

اور شہر کے لوگ خوب خوشیاں کرتے ہوئے پہنچے۔ ف۹

ع ۱۶/۴

ف۱ یعنی اپنے بڑھاپے پر نظر نہ کیجئے کہ ایسے اسباب عادیہ پر نظر کرنے سے وساوس ناامیدی کے غالب ہوتے ہیں +

ف۲ یعنی نبی ہو کر گمراہوں کی صفت سے کب موصوف ہو سکتا ہوں محض مقصود اس امر کا عجیب ہونا ہے باقی اللہ کا وعدہ سچا اور مجھ کو امید سے بڑھ کر اس کا کامل یقین ہے +

ف۳ یعنی ان کو بچنے کا طریقہ بتلا دیں گے کہ ان مجرموں سے علیحدہ ہو جاویں +

ف۴ اور ان کے ساتھ عذاب میں مبتلا ہو گی +

ف۵ یعنی عذاب +

ف۶ تا کہ کوئی رہ نہ جاوے لوٹ نہ جاوے اور آپ کی ہیبت سے کوئی التفات نہ کرے +

ف۷ یعنی ملک شام +

ف۸ یہ فرشتوں کی گفتگو جو اوپر مذکور ہوئی وقوع میں مؤخر ہے اہتمام مقصود کے لئے۔ ان کی ہلاکت و بربادی کی خبر کو ذکر میں مقدم فرما دیا۔ اور آگے جو حصہ آتا ہے وہ وقوع میں مقدم ہے +

ف۹ یہ خبر سن کر کہ لوط علیہ السلام کے یہاں حسین حسین لڑکے آئے ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا

لوطؑ نے فرمایا کہ یہ لوگ میرے مہمان ہیں سو مجھ کو فضیحت مت کرو۔ اور اللہ

اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ

سے ڈرو اور مجھ کو رسوا مت کرو۔ وہ کہنے لگے کیا ہم آپ کو دنیا بھر کے لوگوں سے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ

منع نہیں کرچکے۔ لوطؑ نے فرمایا کہ یہ میری بیٹیاں موجود ہیں ف۱ اگر تم

فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ

میرا کہنا کرو۔ آپ کی جان کی قسم وہ اپنی مستی میں

يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾

مدہوش تھے۔ پس سورج نکلتے نکلتے اُن کو آواز سخت نے آدبایا

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا

پھر ہم نے اُن بستیوں کا اُوپر کا تختہ تو نیچے کردیا اور اُن لوگوں پر کنکر

عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِيْ

کے پتھر برسانا شروع کیے۔ اس واقعہ میں

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ

کئی نشانیاں ہیں اہل بصیرت کیلئے۔ ف۲ اور یہ بستیاں ایک آباد سڑک پر

مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾

ملتی ہیں۔ ف۳ اُن بستیوں میں اہل ایمان کے لئے بڑی عبرت ہے۔

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾

اور بن والے بڑے ظالم تھے۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ

سو ہم نے اُن سے بدلہ لیا ف۴ اور دونوں بستیاں صاف

مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ

سڑک پر ہیں۔ ف۵ اور حجر والوں نے پیغمبروں کو جھوٹا

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا

بتلایا۔ ف۶ اور ہم نے اُن کو اپنی نشانیاں دیں سو وہ لوگ اُن سے

ف۱ یعنی جو تمہارے گھروں میں ہیں +

ف۲ مثلاً ایک یہ کہ فعل بد کا نتیجہ بد ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ ایمان واطاعت سے نجات ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ اللہ کو بڑی قدرت ہے کہ اسباب طبعیہ کے خلاف جو چاہے کردے وغیر ذالک +

ف۳ یعنی عرب سے شام کو جاتے ہوئے اُن کے آثار معلوم ہوتے ہیں +

ف۴ اور ان کو عذاب سے ہلاک کردیا +

ف۵ اور شام کو جاتے ہوئے راہ میں نظر آتی ہیں +

ف۶ کیونکہ جب صالح علیہ السلام کو جھوٹا کہا اور سب پیغمبروں کا اصل دین ایک ہی ہے تو سب ہی کو جھوٹا بتایا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مُعْرِضِيْنَ ﴿٨١﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ
روگردانی کرتے رہے۔ اور وہ لوگ پہاڑوں کو تراش تراش کر اُن میں گھر بناتے
بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
تھے کہ امن میں رہیں۔ سو اُن کو صبح کے وقت آواز سخت
مُصْبِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
نے آن پکڑا۔ سو اُن کے ہنر اُن کے کچھ بھی کام
يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
نہ آئے۔ ف۱ اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو
وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ
اور اُن کی درمیانی چیزوں کو بغیر مصلحت کے پیدا نہیں کیا۔ ف۲ اور ضرور قیامت آنیوالی
لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾ اِنَّ رَبَّكَ
ہے، سو آپ خوبی کے ساتھ درگزر کیجیے۔ ف۳ بلاشبہ آپ کا رب
هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا
بڑا خالق بڑا عالم ہے۔ اور ہم نے آپ کو سات آیتیں دیں جو (نماز میں)
مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ
مکرر پڑھی جاتی ہیں ف۴ اور قرآن عظیم دیا آپ اپنی آنکھ اٹھا کر بھی
عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ
اس چیز کو نہ دیکھیے جو کہ ہم نے مختلف قسم کے کافروں کو برتنے کے لئے دے رکھی
وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾
ہے اور اُن پر غم نہ کیجیے اور مسلمانوں پر شفقت کیجیے۔
وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾ كَمَآ
اور کہہ دیجیے کہ میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ جیسا ہم نے
اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا
ان لوگوں پر نازل کیا ہے جنہوں نے حصے کر رکھے تھے۔ یعنی آسمانی کتاب کے مختلف اجزاء
الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ
قرار دیئے تھے۔ ف۵ سو آپ کے پروردگار کی قسم ہم اُن سب سے

ف۱
ان ہی مستحکم گھروں میں عذاب سے کام تمام ہو گیا۔ اس آفت سے ان کے گھروں نے نہ بچا لیا۔ اس آفت کا ان کو احتمال بھی نہ تھا۔ اور اگر ہوتا بھی تو کیا کرتے +

ف۲
بلکہ اس مصلحت سے پیدا کیا کہ ان کو دیکھ کر صانع عالم کے وجود اور وحدت اور عظمت پر استدلال کر کے اس کے احکام کی اطاعت کریں۔ اور بعد اقامت اس حجت کے جو ایسا نہ کرے وہ معذب ہو +

ف۳
درگزر کا مطلب یہ ہے کہ اس غم میں نہ پڑیئے۔ اس کا خیال نہ کیجیے۔ اور خوبی یہ کہ شکوہ شکایت بھی نہ کیجیے +

ف۴
مراد اس سے سورۂ فاتحہ ہے +

ف۵
ان میں جو مرضی کے موافق ہوا مان لیا جو خلاف مرضی ہوا اس سے انکار کر دیا۔ مراد یہود و نصاریٰ ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاصْدَعْ
اُن کے اعمال کی ضرور باز پرس کریں گے۔ غرض آپ کو جس بات کا حکم کیا گیا

بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾
ہے اُس کو صاف صاف سُنا دیجئے۔ اور اُن مشرکوں کی پروا نہ کیجئے۔

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾ الَّذِيْنَ
یہ لوگ جو ہنستے ہیں (اور) اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا

يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ
معبود قرار دیتے ہیں، اُن سے آپ کے لئے ہم کافی ہیں۔ سو ان کو ابھی معلوم

يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ
ہُوا جاتا ہے۔ اور واقعی ہم کو معلوم ہے کہ یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں اُن سے آپ تنگ دل ہوتے ہیں

بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ
سو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کرتے رہیئے اور نماز پڑھنے والوں

مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى
میں رہیئے، اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیئے یہاں تک کہ

يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾
آپ کو موت آجاوے ! ف۱

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّ عَشْرَ رُكُوْعًا
سورۂ نحل مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى
خدائے تعالیٰ کا حکم آپہنچا ف۲ سو تم اس میں جلدی مت مچاؤ، وہ لوگوں کے شرک سے

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ
پاک اور برتر ہے، ف۳ وہ فرشتوں کو وحی یعنی اپنا حکم دے کر اپنے بندوں

مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ
میں سے جس پر چاہیں نازل فرماتے ہیں یہ کہ خبردار کردو

الربع

ف۱ یعنی مرتے دم تک ذکر و عبادت میں مشغول رہیئے۔ اس میں علاوہ مامور بہ اور ماجور علیہ ہونے کے یہ بھی خاصیت ہے کہ اس طرف شغل کو مقتصر کر دینے سے دوسرا شغل جو کہ موجب ضیق صدر تھا زائل یا مغلوب ہو جاتا ہے +

۶ ع ۱۱

ف۲ یعنی سزائے کفر و شرک کا وقت قریب آپہنچا اور اس کا آنا یقینی ہے +

ف۳ یعنی اس کا کوئی شریک نہیں +

---

۶ حرکتوں والی مدِ لازم | ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب | ۲ حرکتوں والی مد | ادغام اور ناقابل تلفظ | قلقلہ

اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝٢

کہ میرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں سو مجھ سے ڈرتے رہو۔ ف۱

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى

آسمانوں کو اور زمین کو حکمت سے بنایا۔ وہ ان کے

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٣ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ

شرک سے پاک ہے۔ انسان کو نطفہ سے بنایا پھر وہ یکایک

نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝٤ وَ

کھلم کھلا جھگڑنے لگا۔ ف۲ اور اسی نے

الْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ

چوپایوں کو بنایا اُن میں تمہارے جاڑے کا بھی سامان ہے اور بھی

وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝٥ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ

بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے کھاتے بھی ہو اور اُن کی وجہ سے تمہاری رونق بھی ہے جبکہ شام کے وقت

تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝٦ وَتَحْمِلُ

لاتے ہو اور جبکہ صبح کے وقت چھوڑ دیتے ہو۔ اور وہ تمہارے بوجھ بھی ایسے

اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ

شہر کو لے جاتے ہیں جہاں تم بدون جان کے محنت میں ڈالے ہوئے نہیں

اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ

پہنچ سکتے تھے۔ واقعی تمہارا رب بڑی شفقت اور

رَّحِيْمٌ ۝٧ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ

رحمت والا ہے ف۳ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے بھی پیدا کیے

لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا

تاکہ تم اُن پر سوار ہو اور نیز زینت کے لئے بھی۔ اور وہ ایسی ایسی چیزیں بناتا ہے جن کی تم کو

تَعْلَمُوْنَ ۝٨ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَ

خبر بھی نہیں۔ ف۴ اور سیدھا راستہ اللہ تک پہنچتا ہے اور

مِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٩ ع

بعضے رستے ٹیڑھے بھی ہیں۔ اور اگر خدا چاہتا تو تم سب کو مقصود تک پہنچا دیتا ف۵

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ اس میں یہ امر ظاہر فرما دیا کہ توحید تمام انبیاء علیہم السلام کی شریعت مشترکہ ہے +

ف۲ مطلب یہ کہ ہماری تو یہ نعمتیں اور انسان کی طرف سے یہ ناشکری کہ خدا ہی کی ذات وصفات میں جھگڑتا ہے +

ف۳ کہ تمہارے آرام کے لئے کیا کیا سامان پیدا کئے +

ف۴ ان آیات میں جمال اور زینت کا جواز معلوم ہوتا ہے اور اس میں اور تکبر و تفاخر میں فرق یہ ہے کہ جمال اور زینت تو اپنا دل خوش کرنے کیلئے یا اظہارِ نعمت کے لئے ہوتا ہے اور دل میں اپنے کو تو اُس نعمت کا مستحق سمجھتا ہے اور نہ دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے بلکہ منعم حقیقی کی طرف اس کا منسوب ہونا اسکے پیش نظر رہتا ہے اور جسمیں دعویٰ استحقاق اور تحقیر اور اپنے اوپر نظر اور دوسروں کی نظر میں علو شان کا قصد ہو وہ تکبر اور حرام ہے +

ف۵ مگر وہ اُسی کو پہنچاتے ہیں جو اس صراط مستقیم کا طالب بھی ہو۔ اس لئے تم کو چاہئے کہ ان دلائل میں غور کرو اور ان سے حق طلب کرو کہ تم کو مقصود تک رسائی عطا ہو +

هُوَ الَّذِيٓ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمۡ مِّنۡهُ
وہ ایسا ہے جس نے تمہارے واسطے آسمان سے پانی برسایا جس سے تم کو پینے کو ملتا ہے اور اُس (کے

شَرَابٌ وَّمِنۡهُ شَجَرٌ فِيۡهِ تُسِيۡمُوۡنَ ۝١٠ يُنۡۢبِتُ
سبب) سے درخت (پیدا ہوتے) ہیں جن میں تم چرنے چھوڑ دیتے ہو۔ (اور) اس (پانی) سے تمہارے لئے

لَكُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَالنَّخِيۡلَ
کھیتی اور زیتون اور کھجور اور

وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيۡ
انگور اور ہر قسم کے پھل اُگاتا ہے۔ بیشک اس میں

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۝١١ وَسَخَّرَ
سوچنے والوں کے لئے دلیل ہے۔ اور اس نے تمہارے

لَكُمُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ
لئے رات اور دن اور سورج اور چاند کو مسخر بنایا

وَالنُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ
اور ستارے اُس کے حکم سے مسخر ہیں۔ بیشک اس میں عقلمند

لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۝١٢ وَمَا ذَرَاَ لَكُمۡ
لوگوں کے لئے چند دلیلیں ہیں۔ اور اُن چیزوں کو بھی جن کو تمہارے

فِي الۡاَرۡضِ مُخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيۡ
لئے زمین میں اس طور پر پیدا کیا کہ اُن کے اقسام مختلف ہیں۔ ف۱ بیشک اس میں سمجھ دار

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّذَّكَّرُوۡنَ ۝١٣ وَهُوَ
لوگوں کے لئے دلیل ہے۔ اور وہ ایسا

الَّذِيۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡكُلُوۡا مِنۡهُ لَحۡمًا طَرِيًّا
ہے کہ اُس نے دریا کو مسخر بنایا تاکہ اس میں سے تازہ تازہ گوشت کھاؤ

وَّتَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡهُ حِلۡيَةً تَلۡبَسُوۡنَهَا ۚ وَتَرَى
اور اس میں سے گہنا نکالو جس کو تم پہنتے ہو۔ اور تو کشتیوں

الۡفُلۡكَ مَوَاخِرَ فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَ
کو دیکھتا ہے کہ وہ پانی چیرتی ہوئی چلی جارہی ہیں اور تاکہ تم خدا کی روزی تلاش کرو، اور

ف۱ اس میں تمام حیوانات و نباتات و جمادات و بسائط و مرکبات داخل ہوگئے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم ؛ ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ؛ ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ ؕ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ

تاکہ تم شکر کرو اور اُس نے زمین میں پہاڑ رکھ دیئے تاکہ وہ تم کو لے کر ڈگمگانے نہ لگے۔ اور اس نے نہریں اور رستے بنائے تاکہ تم منزل مقصود تک پہنچ سکو۔ اور بہت سی نشانیاں بنائیں اور تاروں سے بھی لوگ رستہ معلوم کرتے ہیں۔ سو کیا جو شخص پیدا کرتا ہو، وہ اس جیسا ہو جاوے گا جو پیدا نہیں کر سکتا۔ پھر کیا تم نہیں سمجھتے۔ اور اگر تم اللہ تعالٰے کی نعمتوں کو گننے لگو۔ تو نہ گن سکو۔ واقعی اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے بڑی رحمت والے ہیں۔ ؎۱ اور اللہ تعالٰے تمہارے پوشیدہ اور ظاہری احوال سب جانتے ہیں۔ اور جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود ہی مخلوق ہیں۔ مُردے ہیں ؎۲ زندہ نہیں اور اُن کو خبر نہیں کہ مُردے کب اٹھائے جائیں گے۔ ؎۳ تمہارا معبود برحق ایک ہی معبود ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے اُن کے دل منکر ہو رہے ہیں اور وہ تکبر کرتے ہیں۔ ضروری بات ہے

؎۱ کوئی شرک سے توبہ کرلے تو مغفرت ہو جاتی ہے۔ اور نہ کرے جب بھی تمام نعمتیں حیات تک منقطع نہیں ہوتیں +

؎۲ خواہ دواماً جیسے بت۔ یا فی الحال جیسے جو مر چکے یا فی المآل جیسے جو مریں گے مثلاً فرشتے اور جنّ اور عیسیٰ علیہ السلام +

؎۳ یعنی بعض کو علم ہی نہیں۔ اور بعض کو تعیین معلوم نہیں اور معبود کو تو علم محیط چاہیئے خصوصاً البعث کا کہ اس پر جزا ہوگی عبادت و عدم عبادت کی۔ تو اس کا علم تو معبود کے لئے بہت ہی مناسب ہے +

ع ۱۲ / ۸

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؕ

کہ اللہ تعالیٰ اُن کے سب احوال پوشیدہ وظاہر جانتے ہیں   یقینی بات ہے کہ

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ

اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو   پسند نہیں کرتے۔   اور جب ان سے کہا جاتا

لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ

ہے کہ تمہارے رب نے کیا چیز نازل فرمائی ہے ف۱   تو کہتے ہیں کہ وہ تو محض بے سند باتیں

الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ

ہیں جو پہلوں سے چلی آرہی ہیں۔ نتیجہ اس کا یہ ہوگا   کہ ان لوگوں کو قیامت کے دن اپنے گناہوں کا

الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ

پورا بوجھ اور جن کو یہ لوگ بے علمی سے گمراہ کررہے تھے اُن کے گناہوں کا بھی کچھ بوجھ اپنے اوپر اٹھانا پڑے گا

بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَدْ مَكَرَ

خوب یاد رکھو کہ جس گناہ کو یہ اپنے اوپر لاد رہے ہیں   وہ بُرا بوجھ ہے۔ ف۳   جو لوگ ان سے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ

پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بڑی بڑی تدبیریں کیں۔ سو اللہ تعالیٰ نے اُن کا بنا بنایا گھر   جڑ بنیاد

الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ

سے ڈھا دیا   پھر   اوپر سے   اُن پر چھت   آپڑی   اور

وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾

اُن پر عذاب   ایسی طرح آیا   کہ اُن کو خیال   بھی   نہ تھا۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ

پھر قیامت کے دن   اللہ تعالیٰ اُن کو رسوا کرے گا   اور یہ کہے گا   کہ میرے

شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ

شریک جن کے بارے میں   تم لڑا جھگڑا   کرتے تھے   کہاں ہیں

فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ

جاننے والے   کہیں گے کہ   آج   پوری   رسوائی

الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٧﴾ ۙ

اور   عذاب   کافروں   پر   ہے۔

ع ٣ ۴ ٩

ف۱ یعنی کوئی شخص تحقیق کے لئے یا کوئی واقف شخص امتحان کے لئے ان سے پوچھتا ہے کہ قرآن جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا فرماتے ہیں آیا یہ صحیح ہے۔

ف۲ یعنی اہل ملل پہلے سے توحید ونبوۃ ومعاد کے مدعی ہوتے آئے ہیں ان ہی سے یہ بھی نقل کرنے لگے۔

ف۳ جو شخص کسی کو گمراہ کیا کرتا ہے اس گمراہ کو تو گمراہی کا گناہ ہوتا ہے اور اس گمراہ کرنیوالے کو اس گمراہی کا سبب بن جانے کا۔ اس حصۂ تسبب کو کچھ بوجھ فرمایا گیا۔ اور اپنے گناہ کا کامل طور پر اٹھانا ظاہر ہے۔

٦ حرکتوں والی مدلازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدواجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ

جن کی جان فرشتوں نے حالت کفر میں قبض کی تھی۔ پھر کافر لوگ صلح کا پیغام ڈالیں گے کہ ہم تو کوئی بُرا کام نہ کرتے تھے۔ کیوں نہیں بیشک اللہ تعالےٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے۔ سو جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہو۔ غرض تکبر کرنے والوں کا وہ بُرا ٹھکانا ہے۔ ۱ اور جو لوگ شرک سے بچتے ہیں ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا چیز نازل فرمائی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بڑی خیر نازل فرمائی ہے جن لوگوں نے نیک کام کئے ہیں اُن کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے۔ اور عالم آخرت تو اور زیادہ بہتر ہے اور واقعی وہ شرک سے بچنے والوں کا اچھا گھر ہے۔ وہ گھر ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں یہ داخل ہوں گے اُن باغوں کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی جس چیز کو ان کا جی چاہے گا وہاں ان کو ملے گی۔ اسی طرح کا عوض اللہ تعالیٰ سب شرک سے بچنے والوں کو دیگا۔ جن کی روح فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں السلام علیکم تم جنت میں چلے جانا اپنے اعمال کے سبب۔ ۲ یہ لوگ ۳

۱ حاصل آیت کا یہ ہوا کہ تم نے اپنے سے پہلے کافروں کا حال خسارہ وعذاب دنیا و آخرت کا سن لیا۔ اسی طرح جو تدبیر و مکر دین حق کے مقابلہ میں تم کر رہے ہو اور خلق کو گمراہ کرنا چاہتے ہو یہی انجام تمہارا ہوگا +

۲ قبض روح کے بعد جنت میں جانا روحانی جانا ہے۔ اور جسمانی جانا مخصوص ہے قیامت کے ساتھ۔ اور یہ بھی معنیٰ ہو سکتے ہیں کہ قیامت میں تم جنت میں جانا اور ہر حال میں مقصود بشارت سنانا ہے + اور اعمال کو جو سبب دخول جنت کا فرمایا تو یہ سبب عادی ہے۔ اور سبب حقیقی رحمت الٰہیہ ہے جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہے +

۳ اوپر ذکر مومنین سے پہلے کفار کے ضلال و اضلال کا ذکر تھا۔ مومنین کا ذکر مناسبت مقابلہ تتمیم مضمون کے لئے درمیان میں آگیا۔ اب کفار کے اصرار و عناد پر وعید ہے +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ

اسی بات کے منتظر ہیں کہ اُن کے پاس فرشتے آجاویں یا آپ کے

يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ

پروردگار کا حکم آجاوے۔ ف۱ ایسا ہی ان سے پہلے جو لوگ تھے انہوں نے

قَبْلِهِمْ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

بھی کیا تھا۔ اور اُن پر اللہ تعالیٰ نے ذرا ظلم نہیں کیا۔ لیکن وہ آپ ہی اپنے

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۳۳ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا

اوپر ظلم کر رہے تھے۔ آخر اُن کے اعمال بد کی اُن کو سزائیں ملیں

عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۳۴ ع

اور جس عذاب پر وہ ہنستے تھے اُن کو اسی نے آن گھیرا

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا

اور مشرک لوگ یوں کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو خدا

مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا

کے سوا کسی چیز کی نہ ہم عبادت کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا

وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ

اور نہ ہم اس کے بدون کسی چیز کو حرام کہہ سکتے۔ جو لوگ ان سے

فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَي الرُّسُلِ

پہلے ہوئے ہیں ایسی ہی حرکت انہوں نے بھی کی تھی سو پیغمبروں کے ذمہ تو

اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۳۵ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ

صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔ اور ہم ہر امت میں کوئی نہ کوئی پیغمبر بھیجتے

اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا

رہے ہیں کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچتے

الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ

رہو۔ ف۲ سو اُن میں بعضے وہ ہوئے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعضے

مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

اُن میں وہ ہوئے جن پر گمراہی کا ثبوت ہو گیا۔ ف۳ تو زمین میں چلو پھرو

ع ۴ ۹ ۱۰

ف۱
یعنی کیا موت کے وقت یا قیامت میں ایمان لاوینگے جبکہ ایمان مقبول نہ ہوگا۔ گو اُس وقت تمام کفار بوجہ انکشاف حقیقت کے توبہ کریں گے +

ف۲
لَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا سے ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان والوں کے لئے بھی زمانہ قدیم میں کچھ رسول مبعوث ہوئے ہیں۔ خواہ ہند ہی میں پیدا ہوئے اور رہے ہوں یا کسی اور ملک میں رہتے ہوں اور یہاں ان کے نائب تبلیغ کے لئے آئے ہوں +

ف۳
مطلب یہ کہ کفار اور انبیاء میں یہ معاملہ اسی طرح چلا آ رہا ہے اور ہدایت وضلال کے متعلق اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی یوں ہی جاری ہے کہ مجادلہ کفار کا بھی قدیم تعلیم انبیاء علیہم السلام کی بھی قدیم اور سب کا ہدایت نہ پانا بھی قدیم۔ پھر آپ کو غم کیوں ہو +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ ۙ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ ۙ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا

پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔ ف۱ ان کے راہ راست پر آنے کی اگر آپ کو تمنا ہو، تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو ہدایت نہیں کرتا جس کو گمراہ کرتا ہے اور ان کا کوئی حمایتی نہ ہوگا۔ اور یہ لوگ بڑے زور لگا لگا کر اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے اللہ اس کو دوبارہ زندہ نہ کریگا کیوں نہیں کرے گا۔ اس وعدہ کو تو اللہ نے اپنے ذمہ لازم کر رکھا ہے لیکن اکثر لوگ یقین نہیں لاتے۔ تاکہ جس چیز میں یہ لوگ اختلاف کیا کرتے تھے، اُن کے روبرو اس کا اظہار کر دے اور تاکہ کافر لوگ یقین کرلیں کہ واقعی وہی جھوٹے تھے۔ ف۲ ہم جس چیز کو چاہتے ہیں پس اس سے ہمارا اتنا ہی کہنا ہوتا ہے کہ تو ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔ ف۳ اور جن لوگوں نے اللہ کے واسطے اپنا وطن چھوڑ دیا ف۴ بعد اس کے کہ اُن پر ظلم کیا گیا ہم اُن کو دنیا میں ضرور اچھا ٹھکانا دیں گے۔ ف۵ اور آخرت کا ثواب بدرجہا بڑا ہے۔ کاش اُن کو خبر ہوتی ف۶ وہ ایسے ہیں جو صبر کرتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ف۷ اور ہم نے آپ

ف۱ پس اگر وہ گمراہ نہ تھے تو ان پر عذاب کیوں نازل ہوا اور واقعات اتفاقیہ ان کو اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ خلاف عادت ہوئے۔ اور انبیاء علیہم السلام کی پیشینگوئی کے بعد ہوئے اور مومنین اس سے بچے رہے۔ پھر اس کے عذاب ہونے میں کیا شک ہے +

ف۲ پس قیامت کا آنا یقینی اور عذاب سے فیصلہ ہونا ضروری +

ف۳ تو اتنی بڑی قدرت کاملہ کے روبرو بیجان چیزوں میں دوبارہ جان کا پڑجانا کون دشوار ہے جیسا پہلی بار جان ڈال چکے ہیں +

ف۴ اور حبشہ کو چلے گئے +

ف۵ یعنی انکو مدینہ پہنچا کر خوب امن و راحت دیں گے۔ چنانچہ بعد چندے اللہ تعالیٰ نے پہنچا دیا اور اس کو اصلی وطن قرار دیا گیا۔ اس کو ٹھکانا کہا، اور ہر طرح کی وہاں سے ترقی ہوئی۔ اس لئے حسنہ کہا گیا اور حبشہ کا قیام عارضی تھا اس لئے اس کو ٹھکانا نہیں فرمایا +

ف۶ اور اسکے حاصل کرنیکی رغبت سے مسلمان ہو جاتے +

ف۷ وطن چھوڑنے کیوقت یہ خیال نہیں کرتے کہ کھاویں پیوینگے کہاں سے +

ع ۵ ۱۱ ۶ — نصف

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا

کے قبل صرف آدمی ہی رسول بنا کر معجزات اور کتابیں دے کر بھیجے ہیں کہ

اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾

اُن پر وحی بھیجا کرتے تھے سو اگر تم کو علم نہیں، تو

بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ

اہل علم سے پوچھ دیکھو۔ وا اور آپ پر بھی یہ قرآن اُتارا ہے تاکہ جو

لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ

مضامین لوگوں کے پاس بھیجے گئے، اُن کو آپ اُن سے ظاہر کر دیں اور تاکہ وہ

یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٤﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَكَرُوا السَّیِّاٰتِ

فکر کیا کریں وا جو لوگ بُری بُری تدبیریں کرتے ہیں کیا ایسے لوگ پھر بھی

اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ

اس بات سے بے فکر ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُنکو زمین میں دھنسا دے یا اُن پر ایسے

مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿٤٥﴾ اَوْ یَاْخُذَهُمْ فِیْ

موقع سے عذاب آپڑے جہاں سے اُن کو گمان بھی نہ ہو۔ وس یا اُن کو چلتے پھرتے پکڑ لے۔ سو

تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿٤٦﴾ اَوْ یَاْخُذَهُمْ عَلٰی

یہ لوگ خدا کو ہرگز ہرا نہیں سکتے۔ یا اُن کو گھٹاتے گھٹاتے

تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿٤٧﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا

پکڑ لے۔ سو تمہارا رب شفیق مہربان بڑا ہے۔ کیا ان لوگوں نے

اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ

اللہ کی ان پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھا جن کے سائے کبھی ایک طرف

عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآىِٕلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ

کو کبھی دوسری طرف کو اس طور پر جھکتے جاتے ہیں کہ خدا کے تابع ہیں وی اور وہ

دٰخِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی

چیزیں بھی عاجز ہیں۔ اور اللہ ہی کی مطیع ہیں جتنی چیزیں چلنے والی آسمانوں

الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓىِٕكَةُ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٩﴾

میں اور زمین میں موجود ہیں اور (بالخصوص) فرشتے اور وہ تکبر نہیں کرتے

النصف

وا مراد اہل ذکر سے اہل کتاب ہیں +

وا غرض یہ کہ جب آپ کی رسالت بھی سنّت قدیمہ کے موافق ہے تو پھر انکار کی کیا وجہ اور دعوائے تنافی کی کیا دلیل؟

وس جیسے جنگ بدر میں ایسے بے سروسامان مسلمانوں کے ہاتھ سے ان کو سزا ملی کہ کبھی ان کو اس کا احتمال عقلی بھی نہ تھا کہ یہ ہم پر غالب آسکیں گے +

وی یعنی سایہ کے اسباب کہ آفتاب کا نورانی ہونا اور سایہ دار جسم کا کثیف ہونا ہے اور حرکت سایہ کا سبب کہ آفتاب کی حرکت ہے پھر سایہ کے خواص یہ سب بحکم الٰہی ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب		
٢ حرکتوں والی مد		

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا

وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں جو کہ اُن پر بالادست ہے اور اُن کو جو کچھ حکم کیا جاتا

يُؤْمَرُوْنَ ۩ ﴿٥٠﴾ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ

ہے وہ اس کو کرتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دو معبود مت بناؤ بس ایک

اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٥١﴾ وَلَهٗ مَا فِي

معبود وہی ہے تو تم لوگ خاص مجھ ہی سے ڈرا کرو ف۱ اور اسی کی ہیں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ

سب چیزیں جو کچھ کہ آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اور لازمی طور پر اطاعت بجالانا اسی کا حق ہے ف۲ کیا

تَتَّقُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا

پھر بھی اللہ کے سوا اوروں سے ڈرتے ہو ۔ اور تمہارے پاس جو کچھ بھی نعمت ہے وہ سب اللہ ہی کی طرف

مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْــَٔــرُوْنَ ۚ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ

سے ہے، پھر جب تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو اسی سے فریاد کرتے ہو ۔ ف۳ پھر جب تم سے اس تکلیف کو

الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾

ہٹا دیتا ہے تو تم میں کی ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتی ہے ف۴ جس کا حاصل یہ ہے

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ

کہ ہماری دی ہوئی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں ۔ خیر چندروزہ عیش اڑالو ۔ اب جلدی تم کو خبر

تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا

ہوئی جاتی ہے اور یہ لوگ ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے ان کا حصہ لگاتے ہیں، جن کے

مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ تَاللّٰهِ لَتُسْــَٔـلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾

متعلق اُن کو کچھ علم نہیں ۔ قسم ہے خدا کی تم سے تمہاری ان افترا پردازیوں کی ضرور باز پرس ہو گی ۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا

اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں سبحان اللہ! اور اپنے لیے

يَشْتَهُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ

چاہتی چیز ۔ اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی جائے تو سارے دن

مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۚ ﴿٥٨﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ

اُس کا چہرہ بے رونق رہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہے ۔ جس چیز کی اس کو خبر دی گئی ہو اس

ع ٦ / ١٠

ف۱ کیونکہ جب الوہیت میرے ساتھ خاص ہے تو جو اس کے لوازم ہیں کمال قدرت وغیرہ۔ وہ بھی میرے ہی ساتھ خاص ہوں گے۔ تو انتقام وغیرہ کا خوف مجھ ہی سے چاہیئے۔ اور شرک انتقام کو مستدعی ہے پس شرک نہ کرنا چاہیئے +

ف۲ یعنی وہی اس امر کا مستحق ہے کہ سب اس کی اطاعت بجالاویں +

ف۳ یعنی جیسا ڈرنے کے قابل سوا خدا کے کوئی نہیں ایسا ہی نعمت دینے والا اور امید کے قابل بھی بجز خدا کے کوئی نہیں +

ف۴ ایک جماعت اس لئے کہا گیا کہ بعضے اس حالت کو یاد رکھ کر توحید و ایمان پر قائم ہو جاتے ہیں +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰی هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ

کی عار سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرے آیا اس کو ذلت پر لئے رہے یا اس کو مٹی میں

فِی التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِیْنَ

گاڑ دے ۔ خوب سُن لو اُن کی یہ تجویز بہت ہی بُری ہے ۔ جو لوگ آخرت

لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ

پر یقین نہیں رکھتے اُن کی بُری حالت ہے ف۱ اور اللہ تعالےٰ کے لئے تو

الْمَثَلُ الْاَعْلٰی ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَوْ

بڑی اعلیٰ درجہ کی صفات ثابت ہیں اور وہ بڑے زبردست اور حکمت والے ہیں ۔ اور اگر

یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَیْهَا

اللہ تعالےٰ لوگوں پر اُن کے ظلم کے سبب داروگیر فرماتے تو سطح زمین پر

مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا

کوئی حرکت کرنے والا نہ چھوڑتے لیکن ایک میعادِ معین تک مہلت دے رہے ہیں پھر جب

جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾

اُن کا وقت معین آپہنچے گا اس وقت ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے

وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا یَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ

اور اللہ تعالےٰ کے لئے وہ امور تجویز کرتے ہیں جن کو خود ناپسند کرتے ہیں اور اپنی زبان سے جھوٹے

الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰی ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ

دعوے کرتے جاتے ہیں کہ اُن کے لئے ہر طرح کی بھلائی ہے ۔ لازمی بات ہے کہ اُن کے لئے دوزخ

وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤی اُمَمٍ

ہے اور بیشک وہ لوگ سب سے پہلے بھیجے جاویں گے ۔ بخدا آپ سے پہلے جو امتیں ہو گزری ہیں اُن کے

مِّنْ قَبْلِكَ فَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

پاس بھی ہم نے رسولوں کو بھیجا تھا سو اُن کو بھی شیطان نے اُن کے اعمال مستحسن کر کے دکھلائے

فَهُوَ وَلِیُّهُمُ الْیَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾

پس وہ آج اُن کا رفیق ہے اور اُن کے واسطے دردناک سزا ہے ۔ ف۲

وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی

اور ہم نے آپ پر یہ کتاب صرف اس واسطے نازل کی ہے کہ جن امور میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں

ع ۷ ۱۴

ف۱ دنیا میں بھی ایسے جہل میں مبتلا ہیں اور آخرت میں بھی کہ مبتلائے عقوبت و ذلت ہوں گے ۔

ف۲ غرض یہ لاحقین بھی ان سابقین کی طرح کفر کر رہے ہیں ۔ اور ان ہی کی طرح ان کو سزا بھی ہوگی ۔ آپ کیوں غم میں پڑیں ۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦۴﴾
آپ لوگوں پر اس کو ظاہر فرما دیں اور ایمان والوں کی ہدایت اور رحمت کی غرض سے۔

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾
اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اُس سے زمین کو اس کے مُردہ ہونے کے بعد زندہ کیا ف۱ اس میں ایسے لوگوں کے لئے بڑی دلیل ہے جو سنتے ہیں۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَاۗىِٕغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾
اور (نیز) تمہارے لئے مواشی میں بھی غور درکار ہے۔ اُن کے پیٹ میں جو گوبر اور خون ہے اس کے درمیان میں سے صاف اور گلے میں آسانی سے اترنے والا دودھ ہم تم کو پینے کو دیتے ہیں ف۲

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾
اور کھجور اور انگوروں کے پھلوں سے تم لوگ نشہ کی چیز ف۳ اور عمدہ کھانے کی چیزیں بناتے ہو۔ بیشک اس میں اُن لوگوں کے لئے بڑی دلیل ہے جو عقل رکھتے ہیں

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾
اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے جی میں یہ بات ڈالی کہ تو پہاڑوں میں گھر بنالے اور درختوں میں اور جو لوگ عمارتیں بناتے ہیں اُن میں

ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ
پھر ہر قسم کے پھلوں سے چوستی پھر پھر اپنے رب کے راستوں میں چل جو آسان ہیں اُس کے پیٹ میں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جس کی رنگتیں مختلف ہوتی ہیں کہ اُن میں

٦ حرکتوں والی مدِلازم	٢-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِواجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ
تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)	قلقلہ	

ع ٨ ۵ ١۴

ف۱ یعنی اسکی قوت نامیہ کو بعد اس کے کہ خشک ہوجانے سے کمزور ہوگئی تھی تقویت دی +

ف۲ آیت سے یہ مراد نہیں کہ پیٹ میں ایک طرف گوبر رہتا ہے اور ایک طرف خون اور دونوں کے درمیان میں دودھ رہتا ہے۔ بلکہ پیٹ میں جو غذا ہوتی ہے اس میں وہ اجزا جو آگے چل کر دودھ بنیں گے اور وہ اجزا جو گوبر بن جاویں گے سب مخلوط ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو جُدا جدا کرتے ہیں۔ کچھ گوبر بن کر دفع ہو جاتا ہے اور کچھ ہضم کبدی میں اخلاط بنتے ہیں جن میں خون بھی ہے۔ پھر اس خون میں وہ حصہ جو آگے چل کر دُودھ بنے گا اور وہ حصہ جو دُودھ نہ بنے گا یہ دونوں مخلوط ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک حصہ جدا کر کے پستان تک پہنچاتا ہے اور وہ وہاں پہنچ کر دودھ بن جاتا ہے +

ف۳ نشہ کی چیز۔ اسمیں دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ نزول آیت کے وقت مسکرات حرام نہ تھے کیونکہ آیت مکی ہے اس لئے امتنان فرمایا لیکن چونکہ حرام ہونے والے تھے اس لئے اس کو حسن وغیرہ کے ساتھ موصوف نہ کیا جیسا رزق کو کیا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ گو نزول آیت کے وقت مسکرات حرام بھی ہو گئے ہوں، اس احتمال پر کہ شاید یہ آیت مدنی ہو لیکن یہاں امتنان حسی مقصود نہیں تاکہ حلت پر موقوف ہو بلکہ امتنان معنوی یعنی استدلال علی التوحید ہے +

لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۶۹﴾

لوگوں کیلئے شفا ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی دلیل ہے' جو سوچتے ہیں

وَ اللّٰہُ خَلَقَکُمۡ ثُمَّ یَتَوَفّٰىکُمۡ ۟ۙ وَ مِنۡکُمۡ مَّنۡ

اور اللہ تعالیٰ نے تم کو پیدا کیا پھر تمہاری جان قبض کرتا ہے اور بعضے تم میں وہ ہیں جو ناکارہ

یُّرَدُّ اِلٰۤی اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ لِکَیۡ لَا یَعۡلَمَ بَعۡدَ عِلۡمٍ

عمر تک پہنچائے جاتے ہیں جس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ ایک چیز سے باخبر ہو کر پھر بے خبر

شَیۡئًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ قَدِیۡرٌ ﴿۷۰﴾ وَ اللّٰہُ فَضَّلَ

ہو جاتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑی قدرت والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تم میں

بَعۡضَکُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ فِی الرِّزۡقِ ۚ فَمَا الَّذِیۡنَ

بعضوں کو بعضوں پر رزق میں فضیلت دی ہے سو جن لوگوں کو فضیلت دی

فُضِّلُوۡا بِرَآدِّیۡ رِزۡقِہِمۡ عَلٰی مَا مَلَکَتۡ

گئی ہے وہ اپنے حصہ کا مال اپنے غلاموں کو اس طرح کبھی دینے والے نہیں کہ

اَیۡمَانُہُمۡ فَہُمۡ فِیۡہِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعۡمَۃِ اللّٰہِ

وہ سب اس میں برابر ہو جاویں۔ کیا پھر بھی خدائے تعالیٰ کی نعمت کا انکار

یَجۡحَدُوۡنَ ﴿۷۱﴾ وَ اللّٰہُ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ

کرتے ہیں۔ ف۱ اور اللہ تعالیٰ نے تم ہی میں سے تمہارے لئے بیبیاں

اَزۡوَاجًا وَّ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنۡ اَزۡوَاجِکُمۡ بَنِیۡنَ وَ

بنائیں اور اُن بیبیوں سے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور

حَفَدَۃً وَّ رَزَقَکُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ

اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں ف۲ کیا پھر بھی

اَفَبِالۡبَاطِلِ یُؤۡمِنُوۡنَ وَ بِنِعۡمَتِ اللّٰہِ ہُمۡ

بے بنیاد چیز پر ایمان رکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری

یَکۡفُرُوۡنَ ﴿۷۲﴾ وَ یَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ

کرتے رہیں گے۔ اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے رہیں گے

مَا لَا یَمۡلِکُ لَہُمۡ رِزۡقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ

جو اُن کو نہ آسمان میں سے رزق پہنچانے کا اختیار رکھتی ہیں اور

ع ۹ / ۵ / ۱۵

ف۱ اس میں شرک کی غایت تقبیح ہے کہ جب تمہارے غلام تمہارے شریک رزق نہیں ہو سکتے تو اللہ تعالیٰ کے غلام اس کے شریک الوہیت کیسے ہو سکتے ہیں۔

ف۲ یعنی منجملہ دلائل قدرت و وجوہ نعمت کے ایک بڑی نعمت اور دلیل قدرت اللہ تعالیٰ کی خود تمہارا وجود شخصی ہے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَّالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا

نہ زمین میں سے اور نہ قدرت رکھتی ہیں سو تم اللہ کے لئے مثالیں

لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا

مت گھڑو ۔ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں

تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا

جانتے ۔ اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرماتے ہیں کہ ایک غلام

مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ

ہے مملوک کہ کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک شخص ہے جس کو ہم نے اپنے

مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا

پاس سے خوب روزی دی ہے تو وہ اس میں پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتا

وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ

ہے ۔ کیا اس قسم کے شخص آپس میں برابر ہو سکتے ہیں ۔ ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے لائق ہیں

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ

بلکہ ان میں اکثر تو جانتے ہی نہیں وا اور اللہ تعالیٰ ایک اور مثال بیان

مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى

فرماتے ہیں کہ دو شخص ہیں جن میں ایک تو گونگا ہے گویا کوئی کام نہیں کر

شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ

سکتا، اور وہ اپنے مالک پر ایک وبال جان ہے وہ اس کو جہاں بھیجتا ہے، کوئی کام

لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ

درست کر کے نہیں لاتا کیا یہ شخص اور ایسا شخص باہم برابر ہو سکتے ہیں جو اچھی

يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ ع

باتوں کی تعلیم کرتا ہو اور خود بھی ایک معتدل طریقہ پر ہو ۔ وا

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَآ اَمْرُ

اور آسمانوں اور زمین کی (تمام) پوشیدہ باتیں اللہ ہی کے ساتھ خاص ہیں ۔ اور قیامت کا معاملہ

السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ

بس ایسا (جھٹ پٹ) ہوگا جیسے آنکھ جھپکنا بلکہ اس سے بھی جلدی ۔ وا

وا
پس جب مالک مجازی و مملوک مجازی برابر نہیں ہو سکتے تو مالک حقیقی اور مملوک حقیقی تو کب برابر ہو سکتے ہیں ۔ اور استحقاق عبادت موقوف ہے مساوات پر اور وہ منتفی ہے +

وا
جب مخلوق مخلوق میں باوجود تشارک فی الماہیۃ والاوصاف الکثیرہ کے یہ تفاوت ہے تو کجا مخلوق و خالق +

وا
قیامت کے معاملہ سے مراد ہے مُردوں میں جان پڑنا اور اس کا جلدی ہونا ظاہر ہے ۔ کیونکہ آنکھ جھپکنا حرکت ہے اور حرکت زمانی ہوتی ہے ۔ اور جان پڑنا آنی ہے اور آنی ظاہر ہے کہ زمانی سے اسرع ہے +

ع ۱۰ / ۶ / ۱۶

۶ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ۲ـ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ـ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٧٧﴾ وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُمْ

یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔ ف۱ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہاری

مِّنْۢ بُطُوْنِ أُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ

ماؤں کے پیٹ سے اس حالت میں نکالا کہ تم کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ ف۲ اور

وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْـِٕدَةَ ۙ

اس نے تم کو کان دیئے اور آنکھ اور دل

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ

تاکہ تم شکر کرو۔ کیا لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا

مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا

کہ آسمان کے (تلے) میدان میں مسخر ہو رہے ہیں۔ اُن کو کوئی نہیں تھامتا بجز

اللّٰهُ ؕ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٧٩﴾

اللہ کے۔ اس میں ایمان والے لوگوں کے لئے چند دلیلیں ہیں۔ ف۳

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ

اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے تمہارے گھروں میں رہنے کی جگہ بنائی اور

جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْأَنْعَامِ بُيُوْتًا

تمہارے لئے جانوروں کی کھال کے گھر بنائے جن کو تم اپنے کوچ کے دن

تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۙ

اور مقام کے دن ہلکا پاتے ہو۔

وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَآ

اور اُن کی اُون اور اُن کے رُوؤں اور اُن کے بالوں سے

أَثَاثًا وَّمَتَاعًا إِلٰى حِيْنٍ ﴿٨٠﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ

گھر کا سامان اور فائدہ کی چیزیں ایک مدت کے لئے بنائیں ف۴ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اپنی

لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ

بعض مخلوقات کے سائے بنائے اور تمہارے لئے پہاڑوں میں پناہ کی

أَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ

جگہ بنائی ف۵ اور تمہارے لئے ایسے کرتے بنائے جو گرمی سے تمہاری حفاظت

ف۱ اثبات قدرت کے لئے تخصیص ساعت کی شاید اس وجہ سے ہو کہ وہ منجملہ غیوب خاصہ کے بھی ہے۔ پس وہ علم اور قدرت دونوں کی دلیل ہے۔ قبل الوقوع تو علم کی اور بعد الوقوع قدرت کی +

ف۲ اس مرتبہ کا نام منطق میں عقل ہیولانی ہے +

ف۳ چند نشانیاں اس لئے فرمایا کہ طیور کو خاص طور پر پیدا کرنا جس سے اڑنا ممکن ہو ایک دلیل ہے۔ پھر جو کو ایسے طور پر پیدا کرنا جس میں اڑنا ممکن ہو ایک دلیل ہے پھر بالفعل اس طیران کا وقوع ایک دلیل ہے۔ اور جتنے اسباب کو طیران میں دخل ہے جس کی وجہ سے ثقل جسم و رقت قوام معاوق کا اثر طبعی ظاہر نہیں ہوتا کیونکہ وہ سب اللہ ہی کے پیدا کیے ہوئے ہیں پھر ان اسباب پر مسبب یعنی طیران کا مرتب ہو جانا یہ بھی مشیت الٰہی ہے +

ف۴ ایک مدت تک اس لئے فرمایا کہ عادۃً یہ سامان بہ نسبت روئی کے کپڑوں کے دیرپا ہوتا ہے +

ف۵ یعنی غار وغیرہ جس میں گرمی، سردی، بارش موذی دشمن آدمی جانور سے محفوظ رہ سکتے ہو +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ
کریں اور ایسے کرتے بنائے جو تمہاری لڑائی سے تمہاری حفاظت کریں ف۱ اللہ تعالےٰ تم پر اسی

يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ﴿٨١﴾
طرح اپنی نعمتیں پوری کرتا ہے تاکہ تم فرماں بردار رہو۔

فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٨٢﴾
پھر اگر یہ لوگ اعراض کریں تو آپ کے ذمّہ تو صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ
وہ لوگ خدا کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر اس کے منکر ہوتے ہیں ف۲ اور زیادہ ان میں

الْكَافِرُونَ ﴿٨٣﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ
ناسپاس ہیں اور جس دن ہم ہر ہر امت میں سے ایک ایک گواہ قائم

شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا
کریں گے پھر اُن کافروں کو اجازت نہ دی جائے گی اور نہ اُن

وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٨٤﴾ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ
کو حق تعالےٰ کے راضی کرنے کی فرمائش کی جائے گی ف۳ اور جب ظالم لوگ عذاب کو

ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ
دیکھیں گے، تو وہ عذاب نہ اُن سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ وہ کچھ مہلت دیئے

يُنظَرُونَ ﴿٨٥﴾ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا
جائیں گے اور جب وہ مشرک لوگ اپنے شریکوں کو

شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا
دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار وہ ہمارے شریک یہی

الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِن دُونِكَ ۖ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ
ہیں کہ آپ کو چھوڑ کر ہم اُن کی پوجا کرتے تھے سو وہ ان کی طرف کلام

الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٨٦﴾ وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ
کو متوجہ کریں گے کہ تم جھوٹے ہو۔ اور یہ لوگ اس روز اللہ کے سامنے

يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا
اطاعت کی باتیں کرنے لگیں گے اور جو کچھ افترا پردازیاں کرتے تھے وہ سب گم

ف۱ مراد اس سے زرہیں ہیں ۔ ع ۱۷

ف۲ کہ جو برتاؤ منعم کے ساتھ چاہیئے تھا یعنی عبادت وہ دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں۔

ف۳ یعنی ان سے یوں نہ کہا جاویگا کہ تم توبہ یا کوئی عمل کر کے اللہ کو خوش کر لو۔ وجہ اسکی ظاہر ہے کہ آخرت دارالجزاء ہے۔ دارالعمل نہیں۔

الثلثة

۶ حرکتوں والی مدلازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ

ہو جاویں گی جو لوگ کفر کرتے تھے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے

اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا

اُن کے لئے ہم ایک سزا پر دوسری سزا بمقابلہ اُن کے فساد کے بڑھا

يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ

دیں گے۔ اور جس دن ہم ہر ہر امّت میں ایک ایک گواہ جو اُن ہی

شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ

میں کا ہوگا اُن کے مقابلہ میں قائم کریں گے ف۱ اور اِن لوگوں کے مقابلہ

شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

میں آپ کو گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے آپ پر قرآن اُتارا ہے کہ تمام

تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى

باتوں کا بیان کرنے والا ہے اور مسلمانوں کے واسطے بڑی ہدایت اور بڑی رحمت اور

لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ

خوش خبری سنانے والا ہے۔ بیشک اللہ تعالےٰ اعتدال اور احسان

وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ

اور اہل قرابت کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی بُرائی اور مطلق بُرائی

وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾

اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ تم کو اس لئے نصیحت فرماتے ہیں کہ تم نصیحت قبول کرو ف۲

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا

اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو ف۳ جبکہ تم اُس کو اپنے ذمہ کر لو، اور قسموں کو

تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ

بعد اُن کے مستحکم کرنے کے مت توڑو اور تم اللہ تعالےٰ

جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

کو گواہ بھی بنا چکے ہو بیشک اللہ تعالےٰ کو

يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ

معلوم ہے جو کچھ تم کرتے ہو اور تم اس عورت کے مشابہ مت ہو

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ مراد اس امّت کا نبی ہے۔ اور ان ہی میں کا ہونا عام ہے خواہ باعتبار شرکت نسب کے ہو خواہ باعتبار شرکت سکنی کے ہو +

ف۲ مامُورات میں اعتدال عام ہے قوت علمیہ وعملیہ کو۔ اسمیں سارے عقائد و اعمال ظاہرہ و باطنہ، غرض تمام شرائع داخل ہو گئے۔ پھر ان میں سے احسان بوجہ اس کے کہ اس کا نفع متعدی الی الغیر ہے ذکر کے ساتھ خاص کیا گیا۔ پھر احسان میں سے احسان الیٰ ذوی القربیٰ اور زیادہ فضیلت و اہمیت رکھتا ہے اس لئے اس کے بعد اس کو لائے۔ اسی طرح منہیات میں منکر عام ہے تمام اُمور خلاف شریعت کو۔ پھر اس میں فحشاء کو بوجہ زیادہ قباحت کے مخصوص بالذکر فرمایا۔ اور اشدیت کی وجہ سے مقدم فرمایا اسی طرح ان اُمور منکرہ میں سے بغی کو بوجہ اس کے کہ اس کا ضرر متعدی الی الغیر ہے مخصوص بالذکر کیا گیا۔ پس اس طرح سے اسمیں تمام امور حسنہ و قبیحہ داخل ہو گئے +

۱۲ ع ٦ ۱۸

ف۳ اُوپر يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ میں تمام شرائع کا حکم تھا۔ اب ان میں سے ایک خاص امر یعنی وفائے عہد کا نہایت اہتمام سے حکم ہے اور وجہ اس کی تخصیص کی علاوہ اس کے فی نفسہٖ مہتم بالشان ہونے کے شاید یہ بھی ہو کہ ابتدائے اسلام میں عہد کے ایفاء اور نقض کا اسلام پر ایک خاص اثر تھا کہ اسلام پر باقی رہنا یہ بھی ایک فرد تھی وفائے عہد کی۔ نیز صلح و جنگ میں مدار اعتبار یہی تھا۔ نیز اس سے اسلام لانے والوں کو اپنے حقوق شخصی و جمہوری کے باب میں پُورا اطمینان ہوتا تھا۔ جو قوت و ترقی اسلام کا سبب تھا۔ اسی طرح نقض میں اس کے برعکس مفاسد مرتب ہوتے تھے جس کا ضرر اسلام کو پہنچتا تھا۔ اس وجہ سے یہ مضمون قابل اہتمام ہوا +

نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ

جس نے اپنا سُوت کاتا اور پیچھے بوٹی بوٹی کر کے نوچ ڈالا۔ کہ تم

تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ

اپنی قسموں کو آپس میں فساد ڈالنے کا ذریعہ بنانے لگو ف۱ محض اس وجہ سے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ

اُمَّةٌ هِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ

سے بڑھ جاوے بس اس سے اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش

بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ

کرتا ہے ف۲ اور جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے رہے قیامت کے دن اُن سب کو تمہارے

فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً

سامنے ظاہر کر دے گا۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کو منظور ہوتا تو تم سب کو ایک

وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ

ہی طریقہ کا بنا دیتے لیکن جس کو چاہتے ہیں بے راہ کر دیتے ہیں اور

يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ

جس کو چاہتے ہیں راہ پر ڈال دیتے ہیں ف۳ اور تم سے تمہارے سب اعمال کی ضرور

تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ

باز پرس ہوگی۔ اور تم اپنی قسموں کو آپس میں فساد ڈالنے کا ذریعہ مت بناؤ ف۴

بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَ

کبھی کسی اور کا قدم جمنے کے بعد نہ پھسل جاوے پھر تم کو اس

تَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ

سبب سے کہ تم راہ خدا سے مانع ہوئے تکلیف بھگتنا پڑے

وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ

اور تم کو بڑا عذاب ہوگا اور تم لوگ عہد خداوندی کے عوض میں

اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ

تھوڑا سا فائدہ مت حاصل کرو پس اللہ کے پاس کی جو چیز ہے وہ تمہارے

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ

لئے بدرجہا بہتر ہے اگر تم سمجھنا چاہو۔ اور جو کچھ تمہارے پاس ہے

ف۱ کیونکہ قسم و عہد توڑنے سے موافقین کو بے اعتباری اور مخالفین کو برانگیختگی پیدا ہوتی ہے اور یہ اصل ہے فساد کی +

ف۲ کہ دیکھیں وفاء عہد کرتے ہو یا جھکتا پلہ دیکھ کر اُدھر ڈھل جاتے ہو +

ف۳ چنانچہ منجملہ ہدایت کے وفائے عہد اور منجملہ ضلالت کے نقض عہد بھی ہے +

ف۴ یعنی قسموں اور عہدوں کو مت توڑو +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَنفَدُ وَمَا عِندَ اللَّهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ

وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ دائم رہیگا ۔ اور جو لوگ ثابت قدم ہیں ہم اُن کے

صَبَرُوا أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾

اچھے کاموں کے عوض اُن کا اجر اُن کو ضرور دیں گے ۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ

جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو بشرطیکہ

مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

صاحبِ ایمان ہو ف۱ تو ہم اس شخص کو بالطف زندگی دیں گے ف۲ اور اُن کے اچھے کاموں

أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٧﴾ فَإِذَا

کے عوض میں اُن کا اجر دینگے تو جب

قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

آپ قرآن پڑھنا چاہیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ

الرَّجِيمِ ﴿٩٨﴾ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ

مانگ لیا کریں ف۳ یقیناً اس کا قابو اُن لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان

آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٩٩﴾ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ

رکھتے ہیں ف۴ اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں بس اس کا قابو تو صرف

عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُم بِهِ

ان ہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس سے تعلق رکھتے ہیں اور ان لوگوں پر جو اللہ

مُشْرِكُونَ ﴿١٠٠﴾ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ

کے ساتھ شرک کرتے ہیں اور جب ہم کسی آیت کو بجائے دوسری آیت بدلتے ہیں ف۵ اور

آيَةٍ ۙ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا

حالانکہ اللہ تعالیٰ جو حکم بھیجتا ہے اُس کو وہی خوب جانتا ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں

أَنتَ مُفْتَرٍ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾

کہ آپ افترا کرنے والے ہیں بلکہ انہیں میں اکثر لوگ جاہل ہیں ۔

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ

آپ فرما دیجئے کہ اس کو روح القدس ف۶ آپ کے رب کی طرف سے حکمت کے موافق لائے ہیں ف۷

ف۱ کیونکہ کافر کے اعمال صالحہ مقبول نہیں +

ف۲ حیٰوۃ طیبہ سے یہ مراد نہیں کہ اس کو فقر یا مرض کبھی نہ ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اطاعت کی برکت سے اس کے قلب میں ایسا نور ہوگا جس سے وہ ہر حال میں شاکر و صابر اور رضا و تسلیم سے رہے گا- اور اصل جمعیت کی یہی رضا ہے +

ف۳ یعنی دل سے خدا پر نظر رکھنا کہ حقیقت استعاذہ کی ہے اصلی واجب ہے اور زبان سے بھی کہہ لینا قراءت میں مسنون ہے +

ف۴ یعنی اس کا وسوسہ ان پر مؤثر نہیں ہوتا +

ف۵ یعنی ایک آیت کو لفظاً یا معنیً منسوخ کرکے اس کی جگہ دوسرا حکم بھیج دیتے ہیں +

١٣ ع ١١ ١٩

ف۶ یعنی جبریل علیہ السلام +

ف۷ پس یہ اللہ کا کلام ہے اور تبدیل احکام بوجہ حکمت کے ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیمِ راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى
تاکہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے اور ان مسلمانوں کیلئے ہدایت

لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ
اور خوش خبری ہو جاوے ف۱ اور ہم کو معلوم ہے کہ یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کو تو

اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ
آدمی سکھلا جاتا ہے جس شخص کی طرف اس کی نسبت کرتے ہیں اُس کی

اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾
زبان تو عجمی ہے اور یہ قرآن صاف عربی ہے ف۲

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ
جو لوگ اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اُن کو اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي
کبھی راہ پر نہ لاویں گے اور اُن کے لئے دردناک سزا ہوگی بس جھوٹ افترا کرنے والے تو

الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ
یہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ
اور یہ لوگ ہیں پورے جھوٹے جو شخص ایمان لائے

بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ
پیچھے اللہ کے ساتھ کفر کرے مگر جس شخص پر زبردستی کی جاوے

قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ
بشرطیکہ اُس کا قلب ایمان پر مطمئن ہو لیکن ہاں جو جی کھول کر

بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ
کفر کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ
اور اُن کو بڑی سزا ہوگی یہ اس سبب سے ہوگا کہ انہوں

اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ
نے دنیوی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں عزیز رکھا

ف۱ اس غایت کے بڑھانے سے تعریض ہوگئی کہ ایسی نافع چیز سے یہ مخالفین منتفع نہیں ہوتے +

ف۲ مراد اس سے ایک عجمی رومی، نصرانی غلام یا لوہار ہے جس کا نام بلعام یا مقیس تھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں جی لگا کر سنتا تو حضور کبھی اس کے پاس جا بیٹھتے اور وہ انجیل وغیرہ کچھ جانتا تھا تو کافروں نے یہ ایک بات نکالی کہ حضور کو یہ سکھلا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں کہ قرآن مجید تو مجموعہ لفظ و معنیٰ کا نام ہے۔ سو اگر معنیٰ کی جزالت خارقہ کے ادراک کی تم کو تمیز نہیں تو الفاظ کی بلاغت خارقہ کو تو سمجھ سکتے ہو۔ پس اگر فرض کر لیا جاوے کہ مضامین وہ شخص سکھلا دیتا ہے تو یہ تو سوچو کہ یہ الفاظ کہاں سے آگئے +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

اور اس سبب سے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کو ہدایت نہیں کیا کرتا ۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ

یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر اور

سَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

کانوں پر اور آنکھوں پر مہر لگادی ہے اور یہ لوگ بالکل غافل ہیں ۔

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

لازمی بات ہے کہ آخرت میں یہ لوگ بالکل گھاٹے میں رہیں گے ۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ

پھر بیشک آپ کا رب ایسے لوگوں کیلئے کہ جنہوں نے مبتلائے کفر

مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ

ہونیکے بعد (ایمان لاکر) ہجرت کی پھر جہاد کیا اور قائم رہے تو آپ کا رب

رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع يَوْمَ

ان (اعمال) کے بعد بڑی مغفرت کرنے والا بڑی رحمت کرنیوالا ہے ۔ ف۱ جس روز

تَاْتِىْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا

ہر شخص اپنی ہی طرف داری میں گفتگو کرے گا اور ہر شخص کو اس کے

وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

کئے کا پورا بدلہ ملے گا ف۲ اور اُن پر ظلم نہ کیا جائے گا ۔ ف۳

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً

اور اللہ تعالیٰ ایک بستی والوں کی حالت عجیبہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ

مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ

امن و اطمینان میں تھے اُن کے کھانے پینے کی چیزیں بڑی فراغت سے ہر

كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا

چہار طرف سے اُن کے پاس پہنچا کرتی تھیں سو انہوں نے خدا کی نعمتوں کی

اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا

بے قدری کی ف۴ اس پر اللہ تعالیٰ نے اُن کو ان حرکات کے سبب ایک محیط قحط اور خوف کا مزا

ف۱ یعنی ایمان اور اعمال صالحہ کی برکت سے ان کے سب گناہ گزشتہ کفر وغیرہ معاف ہوجاویں گے اور رحمت الٰہیہ سے ان کو جنت اور اس کے بڑے بڑے درجے ملیں گے +

ف۲ یعنی نیکی کے بدلہ میں کمی نہ ہوگی، گو زیادتی ہوجاوے اور بدی کے بدلہ میں زیادتی نہ ہوگی گو کمی ہو جاوے +

ع ۱۴ ۱۰ ۲۰

ف۳ اور اس سے شفاعت کی نفی کا شبہہ نہ ہو۔ کیونکہ وہ اپنی رائے سے نہ ہوگی بلکہ بالاذن ہے۔ پس گویا وہ شافع کیطرف منسوب ہی نہیں۔ اور یہاں اس گفتگو کا ذکر ہے جو اپنی رائے سے ہو +

ف۴ یعنی خدا کے ساتھ کفر کیا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ

چکھایا ف۱ اور ان کے پاس ان ہی میں کا ایک رسول بھی آیا۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١١٣﴾

سو اس کو انہوں نے جھوٹا بتلایا، تب اُن کو عذاب نے آن پکڑا جبکہ وہ بالکل ہی ظلم پر کمر باندھنے لگے۔

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪

سو جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمکو حلال اور پاک دی ہیں اُنکو کھاؤ۔

وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ

اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت

تَعْبُدُوْنَ ﴿١١٤﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ

کرتے ہو تم پر تو صرف مردار کو حرام کیا ہے اور خون کو

وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ

اور خنزیر کے گوشت کو اور جس چیز کو غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

پھر جو شخص کہ بالکل بے قرار ہو جائے بشرطیکہ طالب لذت نہ ہو اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ

بخش دینے والا مہربانی کرنے والا ہے ف۲ اور جن چیزوں کے بارہ میں محض تمہارا جھوٹا زبانی

اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ

دعویٰ ہے، اُن کی نسبت یوں مت کہہ دیا کرو کہ فلانی چیز حلال ہے اور فلانی چیز حرام ہے

لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ پر جھوٹی تہمت لگا دو گے بلاشبہ جو لوگ اللہ

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿١١٦﴾ ؕ

پر جھوٹ تہمت لگاتے ہیں وہ فلاح نہ پائیں گے

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١٧﴾

یہ چند روزہ عیش ہے اور اُن کے لئے دردناک سزا ہے۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا

اور یہودیوں پر ہم نے وہ چیزیں حرام کر دی تھیں جن کا بیان ہم

ف۱ شہر مکہ امن میں تھا حالانکہ اسکے گرد کے لوگ مارے اور لوٹ لئے جاتے تھے۔ مکہ میں اناج بھی بسہولت پہنچتا رہتا تھا لیکن جب اہل مکہ اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو حق تعالیٰ نے انکی یہ دونوں اچھی حالتیں بدل دیں اور ان پر سات سال تک قحط کا عذاب مسلط رکھا جس سے انکی حالت سخت زبون ہوگئی مزید براں وہ صحابہ کرام رض کے خوف سے امن کو بھی بھول گئے۔

ف۲ چونکہ اہل عرب ملت اسمٰعیلی کے پیرو تھے اس لئے اُن میں بہت سے اسلامی طور طریقے ایام بعثت تک موجود تھے۔ وہ ان تمام حلال جانوروں کو جنکو ہم کھاتے ہیں حلال سمجھتے اور کھاتے تھے اور جنکو ہم حرام سمجھتے ہیں انکو وہ بھی حرام سمجھتے تھے لیکن مرور زمانہ کی وجہ سے ان میں یہ بری رسم بھی جاری ہوگئی تھی کہ وہ اس خون کو جو جانور کے ذبح کے وقت بہتا ہے اور اپنے بتوں کے نام کے ذبح کئے ہوئے جانوروں کو بھی کھاتے تھے لیکن اسلام نے ان چیزوں کی ممانعت فرما دی اور باقی حالت کو بحال رکھا۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ

اس کے قبل آپ سے کر چکے ہیں اور ہم نے اُن پر کوئی زیادتی نہیں کی لیکن وہ خود

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ

ہی اپنے اوپر زیادتی کیا کرتے تھے پھر آپ کا رب ایسے

رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ

لوگوں کے لئے جنھوں نے جہالت سے بُرا کام کر لیا

ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا

پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنے اعمال درست کر لئے

اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع

تو آپ کا رب اس کے بعد بڑی مغفرت کرنے والا بڑی رحمت کرنے والا ہے ف۱

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ

بیشک ابراہیمؑ ف۲ بڑے مقتدا تھے اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار تھے بالکل ایک طرف

حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

کے ہو رہے تھے اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ

اللہ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کو منتخب کر لیا تھا اور

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا

اُن کو سیدھے راستہ پر ڈال دیا تھا اور ہم نے اُن کو دنیا میں بھی

حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ

خوبیاں دی تھیں اور وہ آخرت میں بھی اچھے لوگوں میں

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ

ہوں گے۔ف۳ پھر ہم نے آپ کے پاس وحی بھیجی کہ آپ

اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ

ابراہیمؑ کے طریقہ پر جو کہ بالکل ایک طرف کے ہو رہے تھے چلئے اور وہ شرک

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ

کرنے والوں میں سے نہ تھے۔ بس ہفتہ کی تعظیم تو صرف اُن ہی لوگوں

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ
تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)	قلقلہ	

ع ۱۵ / ۹ / ۲۱

ف۱ اوپر شرک و کفر کے اصول و فروع یعنی انکار توحید و انکار رسالت و تحریم حلال و تحلیل حرام کا ابطال اور رد کیا گیا ہے چونکہ مشرکین مکہ جن سے ان مضامین کا اوّل خطاب ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں تھے اور اپنے کو انکے طریقہ پر بتلاتے تھے، اسلئے آگے مضامین مذکورہ کی تقویت کیلئے کَانَ اُمَّةً میں ابراہیم علیہ السلام کا مقتدائے خلق ہونا جس کا حاصل نبوت و رسالت ہے اور لَمْ یَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ میں مع سیاق و سباق اُن کا مشرک نہ ہونا کہ توحید ہے اور اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ میں اشارۃً اشیاء طیبہ کا ان کے یہاں حرام نہ ہونا اور قَانِتًا کے عموم سے تحلیل حرام و تحریم حلال ظاہری دونوں کا نہ ہونا اور اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ وَاٰتَيْنٰهُ وغیرہ میں اس طریقہ کی اور صاحب طریقہ کی فضیلت اور درمیان میں ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طریقہ پر ہونا مع اثبات رسالت کے بیان فرماتے ہیں تاکہ ان کو اپنے طریقہ مخالفہ ملت ابراہیمیہ کے ترک کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ موافقہ ملت ابراہیمیہ کے اختیار کی ترغیب ہو جس کے لوازم سے رسالت محمدیہ کے انکار سے بالخصوص باز آنا بھی ہے۔

ف۲ یعنی نبی اولوالعزم اُمت عظیمہ کے متبوع۔ ف۳ پس ایسے مقبول کا جو طریقہ ہو گا وہ بالکل مقبول ہو گا اس کو اختیار کرنا چاہیئے۔ اور وہ اب منحصر ہے طریقہ محمدیہ میں۔

عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ

پر لازم کی گئی تھی جنہوں نے اس میں خلاف کیا تھا ف۱ بیشک آپ کا رب قیامت

لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

کے دن اُن میں باہم فیصلہ کر دے گا جس بات میں یہ

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝١٢٤ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ

اختلاف کیا کرتے تھے ف۲ آپ اپنے رب کی

رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

راہ کی طرف ف۳ علم کی باتوں اور اچھی نصیحتوں کے ذریعہ سے بلایئے

وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ

اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بحث کیجئے ف۴ آپ کا رب

رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ

خوب جانتا ہے اُس شخص کو بھی جو اُس کے راستہ سے گم ہوا

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝١٢٥ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ

اور وہی راہ پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ اور اگر بدلہ لینے لگو

فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَ

تو اتنا ہی بدلہ لو جتنا تمہارے ساتھ برتاؤ کیا گیا اور

لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝١٢٦

اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہت ہی اچھی بات ہے۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا

اور آپ صبر کیجئے اور آپ کا صبر کرنا خدا ہی کی توفیق سے ہے ف۵ اور ان

تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ

پر غم نہ کیجئے اور جو کچھ یہ تدبیریں کیا کرتے ہیں اُس سے

مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝١٢٧ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ

تنگ دل نہ ہوجیئے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ساتھ

اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝١٢٨ ع

ہوتا ہے، جو پرہیزگار ہوتے ہیں اور جو نیک کردار ہوتے ہیں۔

ع ۱۶ / ۹ / ۲۲

ف۱ مراد اس سے یہود ہیں۔ یعنی تحریم طیبات کی یہ صورت مثل دوسری صورتوں کے صرف یہود کے ساتھ مخصوص تھی۔ ملّتِ ابراہیمی میں نہ تھی +

ف۲ اُوپر ثُمَّ اَوْحَيْنَآ الخ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے اثبات سے یہ مقصود تھا کہ مرسل علیہم اس رسالت کے حقوق ادا کریں آگے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادائے رسالت کے حقوق و آداب کی تعلیم ہے۔ جن میں سے مراعاۃ عدل فی الانتقام میں خصوصاً آپ کے تابعین کو بھی عموماً خطاب ہے کیونکہ انتقام میں عادۃً تابعین کا اشتراک ضروری ہے بخلاف تبلیغ و دعوت و بقیہ احکام مذکورہ آیت کے کہ نبی سے بالانفراد بھی اس کا صدور ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس میں خطاب خاص ہے +

ف۳ یعنی دین +

ف۴ پس اتنا کام آپ کا ہے۔ پھر آپ اس تحقیق میں نہ پڑیئے کہ کس نے مانا کس نے نہیں مانا، کیونکہ یہ کام خدا کا ہے +

ف۵ اس لئے آپ تسلی رکھیں کہ صبر میں آپ کو دشواری نہ ہو گی +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

سُورَةُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ مَکِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّاِحۡدٰی عَشۡرَةَ اٰیَةً وَّاثۡنَا عَشَرَ رُکُوۡعًا

سورۂ بنی اسرائیل مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

ف۱ شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِهٖ لَیۡلًا

وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندۂ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو شب کے وقت

مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا

مسجد حرام (یعنی مسجد کعبہ) سے مسجد اقصےٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد

الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ

(یعنی ملک شام میں) ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں ف۲ لے گیا تاکہ ہم ان کو اپنے کچھ عجائبات قدرت دکھلاویں ف۳ بیشک

هُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ۝۱ وَاٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ

اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے بڑے دیکھنے والے ہیں۔ ف۴ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (یعنی توریت) دی

وَجَعَلۡنٰهُ هُدًی لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَلَّا

اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لئے (آلۂ) ہدایت بنایا کہ تم میرے سوا

تَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِیۡ وَکِیۡلًا ؕ ۝۲ ذُرِّیَّةَ مَنۡ

(اپنا) کوئی کارساز مت قرار دو۔ اے ان لوگوں کی نسل جن کو

حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ؕ اِنَّهٗ کَانَ عَبۡدًا شَکُوۡرًا ۝۳

ہم نے نوح (علیہ السلام) کیساتھ سوار کیا تھا وہ نوح بڑے شکر گذار بندہ تھے۔

وَقَضَیۡنَاۤ اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ فِی الۡکِتٰبِ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں یہ بات (بطور پیشین گوئی) بتلادی تھی کہ تم

لَتُفۡسِدُنَّ فِی الۡاَرۡضِ مَرَّتَیۡنِ وَلَتَعۡلُنَّ عُلُوًّا

سرزمین (شام) میں دوبار خرابی کرو گے ف۵ اور بڑا زور چلانے

کَبِیۡرًا ۝۴ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ اُوۡلٰىهُمَا بَعَثۡنَا

لگو گے۔ ف۶ پھر جب ان دوبار میں سے پہلی بار (کی سزائے شرارت) کی میعاد آویگی ہم تم پر

عَلَیۡکُمۡ عِبَادًا لَّنَاۤ اُولِیۡ بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ فَجَاسُوۡا

اپنے ایسے بندوں کو مسلط کریں گے جو بڑے جنگ جو ہونگے پھر وہ تمہارے گھروں میں

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ اس سورہ میں زیادہ مضامین متضمن انعامات کے ہیں۔ چنانچہ قصۂ معراج سے کہ خارق عظیم ہے اس کی ابتدا کی گئی ہے۔ جو کہ تنزیہہ الٰہی کے ساتھ دلالت کرتی ہے رسالت پر اور تقویت رسالت کے لئے موسیٰ اور نوح علیہما السلام کا ذکر لایا گیا ہے اور اسکی تصدیق کی ترغیب کے لئے نجات طوفان نوحؑ اور تکذیب کی ترہیب کیلئے قصۂ فساد بنی اسرائیل اور انکی سزا یابی کا سنایا گیا۔ پھر قرآن کو کہ دلیل رسالت ہے ہادی بتایا گیا۔ یہ خلاصہ ہے رکوع اوّل کا ÷

ف۲ دینی برکت یہ کہ وہاں بکثرت انبیاء مدفون ہیں۔ دنیوی برکت یہ کہ وہاں اشجار و انہار و پیداوار کی کثرت ہے ÷

ف۳ جنمیں بعض تو خود وہاں کے متعلق ہیں مثلاً اتنی بڑی مسافت مدت قصیرہ میں طے کرنا، سب انبیاء علیہم السلام کو دیکھنا، انکی باتیں سننا وغیر ذالک اور بعض آگے کے متعلق ہیں مثلاً آسمانوں پر جانا اور عجائبات کثیرہ دیکھنا ۱۲

ف۴ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لیجانے کو اسراء کہتے ہیں اور آگے آسمانوں پر جانے کو معراج کہتے ہیں۔ اور گاہے دونوں لفظ مجموعہ پر اطلاق کئے جاتے ہیں ÷ ف۵ ایک بار شریعت موسویہ کی مخالفت۔ دوسری بار شریعت عیسویہ کی مخالفت ÷ ......

(۱۵) الجزء الخامس عشر - الحزب ... الربع ۹ ع

[illegible]

خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵ ثُمَّ رَدَدْنَا

گھس پڑینگے (اور تم کو قتل کرینگے) اور یہ ایک وعدہ ہے جو ضرور ہو کر رہیگا۔ پھر (جب توبہ کروگے تو) اُن پر

لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ

تمہارا غلبہ کر دینگے اور مال اور بیٹوں سے ہم تمہاری مدد کرینگے ف۱ اور

بَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝۶ اِنْ

ہم تمہاری جماعت کو بڑھا دیں گے ف۲ اگر

اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۣ وَاِنْ اَسَاْتُمْ

اچھے کام کرتے رہوگے تو اپنے ہی نفع کے لئے اچھے کام کروگے۔ اور اگر (پھر) تم بُرے کام کروگے

فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْۗءٗا وُجُوْهَكُمْ

تو بھی اپنے ہی لئے۔ پھر جب پچھلی بار کی میعاد آوے گی ہم پھر دوسروں کو مسلط کرینگے تاکہ (مار مار کر) تمہارے منہ بگاڑ دیں

وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ

اور جس طرح وہ لوگ مسجد (بیت المقدس) میں گھسے تھے یہ (پچھلے لوگ بھی اس میں گھس پڑیں

وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝۷ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ

اور جس پر اُن کا زور چلے سب کو برباد کر ڈالیں۔ (اور اگر آئندہ اسلام کا اتباع کروگے تو) عجب نہیں کہ تمہارا رب تم

يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ

پر رحم فرماوے اور اگر پھر وہی (شرارت) کروگے تو ہم بھی پھر وہی کرینگے ف۳ اور ہم نے جہنم کو (ایسے

لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝۸ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ

کافروں کا جیل خانہ بنا (ہی) رکھا ہے۔ بلاشبہ یہ قرآن ایسے طریقہ کی ہدایت کرتا ہے

لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ

جو بالکل سیدھا ہے (یعنی اسلام) اور ان ایمان والوں کو جو کہ

يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝۹

نیک کام کرتے ہیں یہ خوشخبری دیتا ہے کہ اُن کو بڑا بھاری ثواب ملے گا۔

وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا

اور یہ بھی بتلاتا ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے اُن کے لئے ایک

لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۰ ع وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ

دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔ اور (بعضا) انسان برائی (یعنی عذاب) کی ایسی درخواست کرتا ہے

ف۱ یعنی یہ چیزیں تم کو واپس ملیں گی اور ان سے تم کو قوت پہنچے گی +

ف۲ پس جاہ اور مال اور اولاد اور اتباع سب میں ترقی ہوگی +

ف۳ چنانچہ حضور کے وقت میں انہوں نے آپ کی مخالفت کی پھر قتل اور قید اور ذلیل ہوئے +

وقف لازم

ع ۱

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ⑪

جس طرح بھلائی کی درخواست اور انسان (کچھ طبعاً ہی) جلد باز (ہوتا) ہے

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ

اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا سو رات کی نشانی کو تو ہم نے

الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا

دھندلا بنایا اور دن کی نشانی کو ہم نے روشن بنایا تاکہ (دن کو)

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ

اپنے رب کی روزی تلاش کرو۔ اور تاکہ برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر لو۔

وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ⑫ وَكُلَّ اِنْسَانٍ

اور ہم نے ہر چیز کو خوب تفصیل کیساتھ بیان کیا ہے۔ ف۱ اور ہم نے ہر انسان کا عمل

اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ

اُس کے گلے کا ہار کر کے رکھا ہے۔ ف۲ اور (پھر) قیامت کے دن

الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ⑬ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ

ہم اس کا نامۂ اعمال اسکے واسطے نکال کر سامنے کر دینگے جس کو وہ کھلا ہوا دیکھ لیگا۔ اپنا نامۂ اعمال (خود) پڑھ لے

كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ⑭ ۭ مَنِ اهْتَدٰى

آج تو خود اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے۔ جو شخص (دنیا میں) راہ پر چلتا ہے

فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

وہ اپنے نفع کے لئے راہ پر چلتا ہے۔ اور جو شخص بے راہی کرتا ہے سو وہ بھی اپنے ہی نقصان کیلئے

عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا

بے راہ ہوتا ہے۔ اور کوئی شخص کسی (کے گناہ) کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اور ہم (کبھی)

مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ⑮ وَاِذَآ اَرَدْنَآ

سزا نہیں دیتے جب تک کسی رسول کو نہیں بھیج لیتے اور جب ہم کسی بستی کو ف۳

اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا

ہلاک کرنا چاہتے ہیں ف۴ تو اس کے خوش عیش لوگوں کو ف۵ حکم دیتے ہیں پھر (جب) وہ لوگ وہاں

فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ⑯

شرارت مچاتے ہیں تو اُن پر حجت تمام ہو جاتی ہے۔ پھر ہم اس بستی کو تباہ اور غارت کر ڈالتے ہیں۔

ف۱ خواہ لوح محفوظ میں پس کل شیٔ عام ہے اور یا قرآن میں پس کل شیٔ سے مراد ضروری ہے۔ اول صورت میں مطلب یہ ہے کہ لوح محفوظ میں ہر شے کا جدا جدا وقت معین لکھا ہے اور دوسری صورت میں یہ کہ دیکھو قرآن میں کیسے مفید مضامین ہدایت آگین شبہات میں موجب تسکین مذکور ہیں +

ف۲ یعنی ہر شخص کا عمل اس کے ساتھ لازم ہے +

ف۳ جو کفر و معصیت کے باعث بمقتضائے حکمت قابل ہلاک ہو +

ف۴ تو اس کو قبل بعثت رسل ہلاک نہیں کرتے بلکہ کسی رسول کی معرفت +

ف۵ یعنی امیر و رئیس لوگوں کو خصوصاً اور عوام کو عموماً ایمان و طاعت کا حکم بھیجتے ہیں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَکَمۡ اَہۡلَکۡنَا مِنَ الۡقُرُوۡنِ مِنۡۢ بَعۡدِ نُوۡحٍ ؕ وَ کَفٰی

اور ہم نے بہت سی امتوں کو نوح (علیہ السّلام) کے بعد کفر و معصیت کے سبب ہلاک کیا ہے۔ ؎۱ اور آپ کا

بِرَبِّکَ بِذُنُوۡبِ عِبَادِہٖ خَبِیۡرًۢا بَصِیۡرًا ﴿۱۷﴾ مَنۡ

رب اپنے بندوں کے گناہوں کا جاننے والا دیکھنے والا کافی ہے۔ جو شخص

کَانَ یُرِیۡدُ الۡعَاجِلَۃَ عَجَّلۡنَا لَہٗ فِیۡہَا مَا نَشَآءُ

دنیا (کے نفع) کی نیت رکھے گا۔ ہم ایسے شخص کو دنیا میں جتنا چاہیں گے (اور) جس کے واسطے چاہیں گے

لِمَنۡ نُّرِیۡدُ ثُمَّ جَعَلۡنَا لَہٗ جَہَنَّمَ ۚ یَصۡلٰىہَا مَذۡمُوۡمًا

فی الحال ہی دید ینگے پھر ہم اُس کے لئے جہنم تجویز کرینگے وہ اس میں بدحال راندۂ (درگاہ) ہو کر

مَّدۡحُوۡرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنۡ اَرَادَ الۡاٰخِرَۃَ وَ سَعٰی لَہَا سَعۡیَہَا

داخل ہوگا۔ اور جو شخص آخرت (کے ثواب) کی نیّت رکھیگا اور اسکے لئے جیسی سعی کرنا چاہیئے ویسی ہی سعی بھی کریگا

وَ ہُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ کَانَ سَعۡیُہُمۡ مَّشۡکُوۡرًا ﴿۱۹﴾ کُلًّا

بشرطیکہ وہ شخص مومن بھی ہو ؎۲ سو ایسے لوگوں کی یہ سعی مقبول ہوگی ؎۳ آپ کے

نُّمِدُّ ہٰۤؤُلَآءِ وَ ہٰۤؤُلَآءِ مِنۡ عَطَآءِ رَبِّکَ ؕ وَ مَا کَانَ

رب کی (اس) عطا (دنیوی) میں سے تو ہم ان کی بھی امداد کرتے ہیں ؎۴ اور ان کی بھی ؎۵ اور آپ کے

عَطَآءُ رَبِّکَ مَحۡظُوۡرًا ﴿۲۰﴾ اُنۡظُرۡ کَیۡفَ فَضَّلۡنَا بَعۡضَہُمۡ عَلٰی

رب کی (یہ) عطا (دنیوی کسی پر) بند نہیں آپ دیکھ لیجیئے ہم نے ایک کو دوسرے پر کس طرح

بَعۡضٍ ؕ وَ لَلۡاٰخِرَۃُ اَکۡبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَکۡبَرُ تَفۡضِیۡلًا ﴿۲۱﴾

فوقیت دی ہے۔ اور البتہ آخرت درجوں کے اعتبار سے بھی بہت بڑی ہے اور فضیلت کے اعتبار سے بھی بہت بڑی ہے

لَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ فَتَقۡعُدَ مَذۡمُوۡمًا

اللہ (برحق) کے ساتھ کوئی اور معبود مت تجویز کر (یعنی شرک مت کر) ورنہ تو بدحال بے مددگار

مَّخۡذُوۡلًا ﴿۲۲﴾ وَ قَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ

ہو کر بیٹھ رہیگا۔ اور تیرے رب نے حکم کر دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی عبادت مت کرو

وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ

اور تم (اپنے) ماں باپ کیساتھ حُسنِ سلوک کیا کرو۔ اگر تیرے پاس انمیں سے ایک یا دونوں کے دونوں بڑھاپے کو پہنچ جاویں

اَحَدُہُمَاۤ اَوۡ کِلٰہُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنۡہَرۡہُمَا

تو اُن کو کبھی (ہاں سے) ہوں بھی مت کرنا اور نہ اُن کو جھڑکنا

؎۱ جیسے عاد و ثمود وغیرہم اور نوح علیہ السلام کی قوم کا ہلاک ہونا مشہور و معروف ہی ہے +

؎۲ مطلب یہ کہ وہ عمل قواعد شرعیہ کے موافق کیا۔ کیونکہ آخرت کے لئے وہی سعی کرنا چاہیئے جس کا امر ہوا ہو۔ بخلاف ان اعمال کے جو ہوائے انسانی کے موافق ہوں کہ وہ مقبول نہیں۔ غرض شرع کے موافق عمل کیا +

؎۳ غرض قبول سعی یعنی عمل کی تین شرطیں ہوئیں:- ۱۔ تصحیح نیّت جس پر اراد الآخرۃ دال ہے + ۲۔ تصحیح عمل حسب شرع جس پر سعیہا دال ہے + ۳۔ تصحیح عقیدہ جس پر مومن دال ہے۔ پس شرائط قبول کے یہی ہیں۔ اور بدون اسکے غیر مقبول +

ع ۲/۱۲

؎۴ یعنی مقبولین کی +

؎۵ یعنی غیر مقبولین کی +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ

اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری

الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ

کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا کہ میرے پروردگار ان دونوں پر رحمت فرمائیے جیسا انہوں نے مجھکو

صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾ؕ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ

بچپن میں پالا پرورش کیا ہے ف۱ تمہارا رب تمہارے مافی الضمیر کو خوب جانتا ہے اگر

تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿٢٥﴾

تم سعادت مند ہو تو وہ توبہ کرنے والوں کی خطا معاف کر دیتا ہے ۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ

اور قرابت دار کو اس کا حق (مالی وغیر مالی) دیتے رہنا اور محتاج اور مسافر کو بھی دیتے رہنا

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا

اور (مال کو) بے موقع مت اُڑانا (کیونکہ) بیشک بے موقع اڑانے والے شیطانوں کے

اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿٢٧﴾

بھائی بند (یعنی ان کے مشابہ) ہیں ف۲ اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ

اور اگر اپنے رب کی طرف سے جس رزق کے آنے کی امید ہو اُسکے انتظار میں تجھ کو

تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿٢٨﴾ وَلَا

اُن سے پہلو تہی کرنا پڑے تو ان سے نرمی کی بات کہہ دینا ف۳ اور نہ تو اپنا

تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا

ہاتھ گردن ہی سے باندھ لینا چاہیئے ف۴ اور نہ بالکل ہی

كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ

کھول دینا چاہیئے ۔ ف۵ ورنہ الزام خوردہ تہیدست ہو کر بیٹھ رہو گے بلاشبہ

رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ

تیرا رب جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دیتا ہے اور وہی تنگی کر دیتا ہے ف۶

اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿٣٠﴾ع وَلَا تَقْتُلُوْٓا

بے شک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے دیکھتا ہے اور اپنی اولاد کو

٦ حرکتوں والی مدلازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِواجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ
تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)	قلقلہ	

ف۱ ارحمھما میں جو دعا کے لئے فرمایا ہے، ظاہراً امر ندب و استحباب کے لئے ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وجوب کے لئے ہے۔ لیکن عمر بھر میں ایک بار دعا کرنے سے بھی واجب ادا ہو جاوے گا اور بدلائل شرعیہ یہ دعا کرنا مقیّد ہے ایمان اَبوین کے ساتھ۔ البتہ اگر حالت کفر میں زندہ ہوں اور دعائے رحمت بمعنی دعائے ہدایت کی جاوے تو جائز ہے +

ف۲ اسراف و تبذیر کا حاصل ایک ہی ہے۔ کہ محل معصیت میں خرچ کرنا۔ خواہ وہ معصیت بالذّات ہو جیسے شراب و قمار و زنا خواہ بالغیر ہو جیسے فعل مباح میں بہ نیّت شہرت و تفاخر خرچ کرنا۔ اور بعض نے یہ فرق کیا ہے کہ اسراف میں جہل بالکمیّتہ ہے کہ مقادیر حقوق سے تجاوز ہو۔ اور تبذیر میں جہل بالکیفیّتہ ہے کہ محل و موقع نہ سمجھے +

ف۳ یعنی دلجوئی کے ساتھ ان سے وعدہ کر لینا کہ انشاءاللہ تعالےٰ کہیں سے آویگا تو دینگے اور دل آزار جواب مت دینا +

ع ۳ ٨ ۴

ف۴ کہ غایت بخل سے بالکل ہی ہاتھ روک لیا جاوے +

ف۵ کہ اسراف کیا جاوے + ف۶ اس سے یہ مقصود نہیں کہ کوئی کسی کا غم نہ کرے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ دوسرے کے نفع کیلئے اپنے کو دینی ضرر پہنچانا یا ایسا دنیوی ضرر برداشت کرنا جسکا انجام دینی ضرر ہو یہ ممنوع ہے +

اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ

ناداری کے اندیشہ سے قتل مت کرو (کیونکہ) ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی

اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوا

بے شک ان کا قتل کرنا بڑا بھاری گناہ ہے ۔ ف۱ اور زنا کے پاس بھی مت پھٹکو

الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾

بلاشبہ وہ بڑی بے حیائی کی بات ہے۔ اور بُری راہ ہے ف۲

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ

اور جس شخص (کے قتل) کو اللہ تعالے نے حرام فرمایا ہے اسکو قتل مت کرو۔ ہاں مگر حق پر ف۳

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ

اور جو شخص ناحق قتل کیا جاوے تو ہم نے اُس کے وارث کو اختیار دیا ہے ف۴

سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

سو اس کو قتل کے بارہ میں حد (شرع) سے تجاوز نہ کرنا چاہیے۔ وہ شخص طرفداری کے

مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ

قابل ہے۔ اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ ف۵ مگر ایسے طریقہ سے

هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا

جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاوے اور عہد

بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوْفُوا

(مشروع) کو پورا کیا کرو ف۶ بیشک (ایسے) عہد کی (قیامت میں) بازپرس ہونے والی ہے اور جب

الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ

ناپ تول کردو تو پورا ناپو اور صحیح ترازو سے تول کردو۔

ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾ وَلَا تَقْفُ

یہ (فی نفسہ بھی) اچھی بات ہے اور انجام بھی اس کا اچھا ہے۔ اور جس بات کی تجھ کو

مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ

تحقیق نہ ہو اس پر عمل درآمد مت کیا کر کیونکہ کان اور آنکھ

وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ﴿۳۶﴾

اور دل ہر شخص سے ان سب کی (قیامت کے دن) پوچھ ہوگی ف۷

ف۱ جاہلیت میں بعضے آدمی بیٹیوں کو خوف فقر سے مار ڈالتے تھے پس اولاد سے مراد بنات ہونگی اور اولاد کے عنوان سے تعبیر کرنا اظہار تعلق و اختصاص کیلئے ہے کہ جوش ترحم ہو +

ف۲ یعنی اس کے مبادی و مقدمات سے بھی بچو +

ف۳ یعنی جب وجوب یا اباحت قتل کا کوئی سبب شرعی پایا جاوے تو قتل کرنا درست ہے۔ اور اس وقت وہ حرام اللہ میں داخل نہیں +

ف۴ ولی سے مراد وہ شخص ہے جس کو حق قصاص ہو۔ اگر کوئی وارث موجود ہو تو وہ۔ ورنہ سلطان +

ف۵ یعنی اس میں تصرف مت کرو +

ف۶ عہد میں تمام احکام الٰہیہ اور تمام عقود جو فیما بین العباد میں داخل ہوگئے +

ف۷ اس لئے بے تحقیق بات پر وثوق کر کے اس پر عملدرآمد مت کرو +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ
اور زمین پر اتراتا ہوا مت چل (کیونکہ) تو نہ زمین کو پھاڑ سکتا ہے

الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ
اور نہ (بدن کو تان کر) پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکتا ہے۔ یہ سارے برے کام

كَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّآ
تیرے رب کے نزدیک (بالکل) ناپسند ہیں یہ باتیں اُس

اَوْحٰٓی اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ
حکمت میں کی ہیں جو خدا تعالےٰ نے آپ پر وحی کے ذریعہ سے بھیجی ہیں اور اللہ برحق کے ساتھ

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰی فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا
کوئی اور معبود تجویز مت کرنا ورنہ تو الزام خوردہ اور راندہ ہو کر جہنم میں

مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ وَاتَّخَذَ
پھینک دیا جاوے گا تو کیا تمہارے رب نے تم کو تو بیٹوں کے ساتھ خاص کیا ہے اور خود فرشتوں

مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا
کو (اپنی) بیٹیاں بنائی ہیں بے شک تم بڑی (سخت) بات

عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ ع وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ
کہتے ہو ف۱ اور ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان کیا ہے تاکہ (اس کو) اچھی طرح سے سمجھ لیں

وَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ
اور انکو (اس توحید سے) نفرت ہی بڑھتی جاتی ہے آپ فرمایئے کہ اگر اس کے ساتھ اور معبود

اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ
بھی ہوتے جیسا یہ لوگ کہتے ہیں تو اس حالت میں عرش والے تک ف۲ انہوں نے رستہ

سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا
ڈھونڈھ لیا ہوتا ف۳ یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں اللہ تعالےٰ اس سے پاک اور بہت زیادہ

كَبِیْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ
برتر ہے۔ تمام ساتوں آسمان اور زمین اور جتنے ان میں ہیں اُس کی

وَمَنْ فِیْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ
پاکی بیان کر رہے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکی

ع ۴

ف۱ بڑی سخت بات اس لئے کہ ایک تو اللہ تعالےٰ کیلئے اولاد قرار دینا۔ پھر اولاد بھی وہ جو اپنے لئے ناگوار سمجھی جاوے جس سے دو نقص کا نسبت کرنا اللہ تعالےٰ کی طرف لازم آیا۔

ف۲ یعنی خدائے حقیقی تک۔

ف۳ یعنی مخالفت اور مقابلہ واقع ہوتا۔ پھر عالم کا نظام موجود کیسے باقی رہتا۔ حالانکہ نظام عالم قائم ہے۔ معلوم ہوا کہ سبب فساد یعنی تعدد الٰہ منفی ہے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ

(قالاً یا حالاً) بیان نہ کرتی ہو لیکن تم لوگ ان کی پاکی بیان کرنے کو سمجھتے نہیں ہو ف۱ وہ بڑا

حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا

حلیم ہے بڑا غفور ہے اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے

بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے درمیان میں ایک پردہ حائل

حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّجَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً

کر دیتے ہیں اور (وہ پردہ یہ ہے کہ) ہم ان کے دلوں پر حجاب ڈال دیتے ہیں اس سے

اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِذَا ذَكَرْتَ

کہ وہ (قرآن کے مقصود) کو سمجھیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ دے دیتے ہیں ف۲ اور جب آپ قرآن میں

رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ

صرف اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ لوگ نفرت کرتے ہوئے پشت پھیر کر

نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ

چل دیتے ہیں۔ جس وقت یہ لوگ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں تو ہم خوب

يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ

جانتے ہیں جس غرض سے یہ سنتے ہیں ف۳ اور جس وقت یہ لوگ آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں جبکہ یہ ظالم یوں

الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾

کہتے ہیں کہ تم لوگ محض ایسے شخص کا ساتھ دے رہے ہو جس پر جادو کا اثر ہو گیا ہے

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا

آپ دیکھئے تو یہ لوگ آپ کے لئے کیسے کیسے القاب تجویز کرتے ہیں سو یہ لوگ گمراہ ہو گئے

يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا

تو رستہ نہیں پا سکتے ف۴ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم (مر کر) ہڈیاں

عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا

اور چورا ہو جاویں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا اور زندہ

جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾

کئے جاویں گے آپ (جواب میں) فرما دیجئے کہ تم پتھر یا لوہا

ف۱ تسبیح حالی کو اس لئے نہیں سمجھتے کہ اس کی حقیقت استدلال ہے۔ اور وہ موقوف ہے تامل پر اور تم تامل نہیں کرتے۔ اور تسبیح قالی کو بعض اشیا میں تو اس لئے کہ وہ امور کشفیہ سے ہے اور مومنین کی تسبیح قالی کو اس لئے کہ باوجود سننے کے اس کے معنے اور اس کی حقیقت میں تدبر نہیں کرتے +

ف۲ یعنی وہ پردہ عدم فہم اور عدم ارادۂ فہم ہے جس سے وہ آپ کی شان نبوت کا ادراک نہیں کر سکتے +

ف۳ وہ غرض بھی اعتراض وطعن ہے +

ف۴ کیونکہ ایسے امور سے استعداد ضائع ہو جاتی ہے +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ

یا اور کوئی ایسی مخلوق ہو کر دیکھ لو جو تمہارے ذہن میں بہت ہی بعید ہو ف۱ اس پر پوچھیں گے

مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ

کہ وہ کون ہے جو ہم کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ آپ فرما دیجئے کہ وہ وہ ہے جس نے تم کو اوّل بار

مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ

پیدا کیا تھا اس پر آپ کے آگے سر ہلا ہلا کر کہیں گے کہ (اچھا بتلاؤ) یہ کب ہو گا۔

مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿٥١﴾ يَوْمَ

آپ فرما دیجئے کہ عجب نہیں یہ قریب ہی آ پہنچا ہو یہ اس روز ہو گا

يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ

کہ اللہ تعالیٰ تم کو پکارے گا اور تم (بالاضطرار) اس کی حمد کرتے ہوئے حکم کی تعمیل کرو گے۔

اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٥٢﴾ ۧ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ

اور تم یہ خیال کرو گے کہ تم بہت ہی کم رہے تھے ف۲ اور آپ میرے (مسلمان) بندوں سے

يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

کہہ دیجئے کہ ایسی بات کہا کریں جو بہتر ہو ف۳ شیطان (سخت کلامی کرا کے) لوگوں میں

يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ

فساد ڈلوا دیتا ہے واقعی شیطان انسان کا

عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿٥٣﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ

صریح دشمن ہے۔ تم سب کا حال تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے۔

يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ

اگر وہ چاہے تم پر رحمت فرما دے یا اگر وہ چاہے تم کو عذاب دینے لگے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿٥٤﴾ وَرَبُّكَ

اور ہم نے آپ (تک) کو ان (کی ہدایت) کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا ف۴ اور آپ کا رب

اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ

خوب جانتا ہے۔ ان کو جو کہ آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں ف۵ اور ہم نے

فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰي بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا

بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی ہے اور ہم

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ جب البعد کا احیا ممکن ہے تو اقرب کا احیا تو بدرجۂ اولیٰ ممکن ہے۔ اور کُوْنُوْا سے مقصود امر نہیں ہے بلکہ تعلیق ہے کہ اگر حدید وحجارہ بھی ہو جاؤ تب بھی محل قدرت ہو گے

ف۲ کیونکہ قبر و دنیا میں اس دن کی نسبت سے پھر راحت تھی اور راحت کا زمانہ شدت کے زمانہ کے سامنے کم معلوم ہوتا ہے +

ف۳ یعنی اس میں سب وشتم اور خشونت اور اشتعال نہ ہو

ع ١٢ ٥ ٥

ف۴ اسلئے سختی کرنیکی ضرورت نہیں مگر مراد اس سے بے ضرورت سختی کرنا ہے۔ جیسا اکثر مجادلات میں ہو جاتی ہے ورنہ ضرورت اور مصلحت کے موقع پر اس سے زیادہ قتال تک کی اجازت ہے +

ف۵ اوپر واذا قرأت القرآن اور قالوا ءاذا کنا میں کفار کے انکار رسالت پر دلالت تھی منجملہ ان کے وجوہ انکار رسالت کے ایک ان کا یہ بھی خیال تھا کہ رسول فرشتہ ہونا چاہیئے۔ یا اگر بشر ہو تو کوئی رئیس ہو۔ اب اس شبہ کا جواب اور ذکر داؤد علیہ السلام سے آپ کی رسالت کی تائید اور رسولوں میں سے آپ کے افضل ہونے کی طرف اجمالی اشارہ فرماتے ہیں +

دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادۡعُوا الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ مِّنۡ

داؤد علیہ السلام کو زبور دے چکے ہیں ف۱ آپ فرما دیجئے کہ جنکو تم خدا کے سوا معبود قرار دے رہے ہو ذرا ان کو

دُوۡنِهٖ فَلَا يَمۡلِكُوۡنَ كَشۡفَ الضُّرِّ عَنۡكُمۡ

پکارو تو سہی سو (یقیناً) وہ نہ تم سے تکلیف کو دُور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں

وَلَا تَحۡوِيۡلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ

اور نہ اُسکے بدل ڈالنے کا۔ یہ لوگ کہ جن کو مشرکین پکار رہے ہو۔

يَبۡتَغُوۡنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الۡوَسِيۡلَةَ اَيُّهُمۡ

وہ خود ہی اپنے رب کی طرف ذریعہ ڈھونڈھ رہے ہیں ف۲ کہ ان میں کون

اَقۡرَبُ وَيَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَهٗ وَيَخَافُوۡنَ عَذَابَهٗ ؕ

زیادہ مقرب بنتا ہے اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اُس کے عذاب سے ڈرتے ہیں

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحۡذُوۡرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنۡ

(اور) واقعی آپ کے رب کا عذاب ہے بھی ڈرانے کے قابل ف۳ اور (کفار کی)

مِّنۡ قَرۡيَةٍ اِلَّا نَحۡنُ مُهۡلِكُوۡهَا قَبۡلَ يَوۡمِ

ایسی کوئی بستی نہیں جس کو ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں گے۔

الۡقِيٰمَةِ اَوۡ مُعَذِّبُوۡهَا عَذَابًا شَدِيۡدًا ؕ

یا (قیامت کے روز) اُس کو عذاب سخت نہ دینگے ف۴

كَانَ ذٰلِكَ فِى الۡكِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ﴿۵۸﴾ وَمَا مَنَعَنَاۤ

یہ بات کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے اور ہم کو خاص (فرمائشی)

اَنۡ نُّرۡسِلَ بِالۡاٰيٰتِ اِلَّاۤ اَنۡ كَذَّبَ بِهَا

معجزات کے بھیجنے سے یہی امر مانع ہوا کہ پہلے لوگ ان کی تکذیب

الۡاَوَّلُوۡنَ ؕ وَاٰتَيۡنَا ثَمُوۡدَ النَّاقَةَ مُبۡصِرَةً

کر چکے ہیں۔ ف۵ اور ہم نے قوم ثمود کو اونٹنی دی تھی جو کہ بصیرت کا ذریعہ تھی۔

فَظَلَمُوۡا بِهَا ؕ وَمَا نُرۡسِلُ بِالۡاٰيٰتِ اِلَّا تَخۡوِيۡفًا ﴿۵۹﴾

سو ان لوگوں نے اسکے ساتھ ظلم کیا۔ اور ہم ایسے معجزات کو صرف ڈرانے کے لئے بھیجا کرتے ہیں۔

وَاِذۡ قُلۡنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ

اور آپ وہ وقت یاد کر لیجئے جبکہ ہم نے آپ سے کہا تھا کہ آپ کا رب اپنے علم سے تمام لوگوں کو محیط ہو رہا ہے

ف۱ زبور کی تخصیص میں یہ نکتہ ہے کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب ملک و سلطنت ہونے کی خبر دی گئی ہے +

ف۲ یعنی طاعت و عبادت میں مشغول ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کا قرب میسر ہو جاوے اور چاہتے ہیں کہ زیادہ قرب ہو جاوے +

ف۳ مطلب یہ کہ جب وہ خود عابد ہیں تو معبود کیونکر ہونگے اور جب وہ خود ہی منفعت یعنی رحمت میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں تو اوروں کو کیا منفعت دے سکتے ہیں اسی طرح جب وہ خود مضرت یعنی عذاب سے بچنے میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں تو اوروں سے مضرت کو کیا دفع کر سکتے ہیں۔ پھر اُن کا معبود و معین بنانا محض باطل ہوگا +

ف۴ پس اگر کوئی کافر یہاں کسی آفت میں ہلاک ہونے سے بچ گیا تو قیامت کے روز آفت کبریٰ سے نہ بچیگا۔ آفت کی قید اس لئے کہ موت طبعی سے تو سب ہلاک ہوتے ہی ہیں اس میں کفر کی تخصیص نہیں +

ف۵ اور طبیعتیں انکی اور اُن کی مشابہ ہیں پس یہ بھی تکذیب کرینگے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً

اور ہم نے جو تماشا آپ کو (واقعہ معراج میں بحالت بیداری) دکھلایا تھا۔ اور جس درخت کی قرآن میں مذمت کی گئی ہے۔

لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ

ہم نے تو ان دونوں چیزوں کو ان لوگوں کے لئے موجب گمراہی کر دیا۔

وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝۶۰

اور ہم ان کو ڈراتے رہتے ہیں لیکن ان کی بڑی سرکشی بڑھتی چلی جاتی ہے

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو سو ان سب نے سجدہ کیا

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝۶۱

مگر ابلیس نے (نہ کیا اور) کہا کہ کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو آپ نے مٹی سے بنایا ہے ف۱

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ؗ لَئِنْ

کہنے لگا کہ اس شخص کو جو آپ نے مجھ پر فوقیت دی ہے تو بھلا بتلایئے تو خیر

اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ

اگر آپ نے مجھ کو قیامت کے زمانہ تک مہلت دیدی تو میں (بھی) بجز قدرے قلیل لوگوں کے

اِلَّا قَلِيْلًا ۝۶۲ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

اسکی تمام اولاد کو اپنے بس میں کر لونگا۔ ارشاد ہوا جا جو شخص ان میں سے تیرے ساتھ ہولے گا

فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝۶۳

سو تم سب کی سزا جہنم ہے۔ سزا پوری۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ

اور ان میں سے جس جس پر تیرا قابو چلے اپنی چیخ پکار سے اس کا قدم اکھاڑ دینا ف۲

عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ

اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لانا ف۳ اور ان کے مال اور اولاد میں اپنا ساجھا

وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا

کر لینا ف۴ اور ان سے وعدے کرنا (کہ گناہوں پر مواخذہ نہ ہوگا) اور شیطان ان لوگوں سے بالکل جھوٹے وعدے

غُرُوْرًا ۝۶۴ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ

کرتا ہے۔ میرے خاص بندوں پر تیرا ذرا قابو نہ چلے گا

ع ۶/۸ ۶

ف۱ اس پر مردود و مطرود ہوا +

ف۲ یعنی اغوا و وسوسہ سے +

ف۳ کہ سب مل کر گمراہ کرنے میں خوب زور لگاویں +

ف۴ یعنی مال و اولاد کو ذریعۂ گمراہی بنا دینا۔ چنانچہ مشاہد ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ

اور آپ کا رب کافی کارساز ہے۔ ف۱ تمہارا رب ایسا (منعم) ہے کہ تمہارے لئے

لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ

کشتی کو دریا میں لے چلتا ہے تاکہ تم اس کے رزق کی تلاش کرو

اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۶۶﴾ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي

بے شک وہ تمہارے حال پر بہت مہربان ہے۔ اور جب تم کو دریا میں کوئی تکلیف

الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ

پہنچتی ہے تو بجز خدا کے اور جتنوں کی تم عبادت کرتے تھے سب غائب ہو جاتے ہیں ف۲ پھر جب تم کو خشکی کی

اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾

طرف بچا لاتا ہے تو تم پھر (بدستور سابق) پھر جاتے ہو اور (واقعی) انسان ہے بڑا ناشکر

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ

تو کیا تم اس بات سے بےفکر ہو بیٹھے ہو کہ تم کو خشکی کی جانب میں لاکر زمین میں دھنسا دیوے یا

يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ

تم پر کوئی ایسی تند ہوا بھیج دیوے جو کنکر پتھر برسانے لگے پھر تم کسی کو اپنا کارساز

وَكِيْلًا ﴿۶۸﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً

نہ پاؤ۔ یا تم اس سے بےفکر ہو گئے کہ خدائے تعالیٰ پھر تم کو دریا ہی میں دوبارہ

اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ

لے جاوے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج دے۔

فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا

پھر تم کو تمہارے کفر کے سبب غرق کر دے۔ پھر اس بات پر کوئی ہمارا پیچھا کرنے والا تم کو

بِهٖ تَبِيْعًا ﴿۶۹﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي

نہ ملے اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی ف۳ اور ہم نے ان کو

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ

خشکی اور دریا میں سوار کیا۔ اور نفیس نفیس چیزیں ان کو عطا فرمائیں اور ہم نے ان کو

عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿۷۰﴾ ع يَوْمَ نَدْعُوْا

اپنی بہت سی مخلوق پر فوقیت دی ف۴ جس روز ہم تمام

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ف۱

یہ بات کہ شیطان کو ابتداءً کیسے معلوم ہوا کہ میں اغواء بنی آدم پر قادر ہوں گا اس کا جواب یہ ہے کہ غالباً انسان کے قوی ترکیبیہ مختلفہ سے اس کو یہ ظن حاصل ہوا +

ف۲

دل سے بھی کہ ان کا خیال نہیں آتا اور فریاد رسی سے بھی کہ وہ امداد نہیں کرسکتے جس سے بدلالت حال و مقال تمہارے اعتراف سے بطلان شرک لازم آتا ہے +

ف۳

انسان میں بعض صفات خاصہ ایسے ہیں جو اور حیوانات میں نہیں۔ جیسے حسن صورت جس میں استقامت قامت بھی آگیا۔ اور عقل اور ایجاد صنائع وغیرہا۔ اور یہ نعم تمام نوع کو عام ہیں پس بنی آدم سے مراد سب بنی آدم ہیں +

ف۴

چونکہ اوپر کرمنا سے شبہ ہو سکتا تھا کہ ان صفات میں یہ سب سے افضل ہے حالانکہ یہ امر خلاف واقع تھا کیونکہ یہ امور مدار فضیلت علی الملائکہ نہیں ہو سکتے۔ اور جو صفات مدار فضیلت علی الملائکہ ہیں وہ کل بنی آدم میں متحقق نہیں اس لئے فضلنا میں یہ ابہام رفع کر دیا کہ مراد تکریم سے تفضیل علی البعض الخلائق ہے یعنی حیوانات اور حیوانات سے جو کم رتبہ ہیں پس آیت ملائکہ اور بشر کے تفاضل متکلم فیہ بین المتکلمین سے ساکت ہے +

ع ۷/۱۰

كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ

آدمیوں کو اُن کے نامۂ اعمال سمیت بلاویں گے پھر جس کا نامۂ اعمال اس کے

بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ

داہنے ہاتھ میں دیا جاوے گا ایسے لوگ اپنا نامۂ اعمال پڑھیں گے اور ان کا ذرا

فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي

نقصان نہ کیا جاوے گا۔ اور جو شخص دنیا میں (راہِ نجات دیکھنے سے) اندھا رہیگا سو وہ آخرت میں بھی (منزل

الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾ وَإِنْ كَادُوا

نجات تک پہنچنے سے) اندھا رہے گا اور زیادہ راہ گم کردہ ہوگا اور یہ (کافر) آپ کو اس

لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ

چیز سے بچلانے ہی لگے تھے جو ہم نے آپ پر وحی کے ذریعہ سے بھیجی ہے ف۱ تاکہ آپ اس کے

عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَا

سوا ہماری طرف غلط بات کی نسبت کریں۔ اور ایسی حالت میں آپ کو گاڑھا دوست بنا لیتے۔ اور اگر

أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا

ہم نے آپ کو ثابت قدم نہ بنایا ہوتا تو آپ ان کی طرف کچھ کچھ جھکنے کے قریب جا پہنچتے۔

قَلِيلًا ﴿٧٤﴾ إِذًا لَأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ

(اور) اگر ایسا ہوتا تو ہم آپ کو حالتِ حیات میں اور بعد موت کے

الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿٧٥﴾

دوہرا عذاب چکھاتے۔ پھر آپ ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار بھی نہ پاتے۔ ف۲

وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ

اور یہ لوگ اس سرزمین سے آپ کے قدم ہی اکھاڑنے لگے تھے ف۳

لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا لَا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ

تاکہ آپ کو اس سے نکال دیں اور ایسا ہو جاتا تو آپ کے بعد یہ بھی بہت کم

إِلَّا قَلِيلًا ﴿٧٦﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ

ٹھہرنے پاتے۔ جیسا کہ ان صاحبوں کے باب میں (ہمارا) قاعدہ رہا ہے۔

مِنْ رُسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿٧٧﴾ أَقِمِ

جن کو آپ سے پہلے ہم نے رسول بنا کر بھیجا تھا۔ اور آپ ہمارے (اس) قاعدے میں تغیر نہ پاویگے ف۴

ع ۸

ف۱ یعنی اس کوشش میں لگے تھے کہ آپ ہمارے حکم کے خلاف کریں کہ مسلمانوں کو ہٹا دیں یا مسلمان ہونے کے لئے ایک سال کی مہلت دے دیں کہ دونوں امر خلاف شرع ہیں +

ف۲ مگر چونکہ آپ کو معصوم اور ثابت قدم بنایا، اسلئے کسی قدر قرب درجحان و میلان بھی نہیں ہوا اور ضعف الحیوٰۃ وضعف المماۃ سے بھی بچ گئے +

ف۳ یعنی مکہ یا مدینہ سے +

ف۴ کہ جب ان کی قوم نے ان کو وطن سے نکالا، تو خود ان کو بھی رہنا نصیب نہ ہوا +

۶ حرکتوں والی مد لازم | ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب | ۲ حرکتوں والی مد | ادغام اور نا قابل تلفظ | قلقلہ

الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ وَ

آفتاب ڈھلنے کے بعد سے رات کے اندھیرے ہونے تک نمازیں ادا کیجیئے ف۱ اور

قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ‌ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُوۡدًا ﴿۷۸﴾

صبح کی نماز بھی بے شک صبح کی نماز (فرشتوں کے) حاضر ہونے کا وقت ہے ف۲

وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ‌ۖ عَسٰٓى

اور کسی قدر رات کے حصہ میں سو اس میں تہجد پڑھا کیجیئے۔ جو کہ آپ کیلئے (فرض نمازوں کے علاوہ) زائد چیز ہے۔ امید ہے

اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴿۷۹﴾ وَقُلْ رَّبِّ

کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود ف۳ میں جگہ دے گا۔ اور آپ یوں دعا کیجیئے کہ اے رب

اَدۡخِلۡنِىۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِىۡ مُخۡرَجَ

مجھ کو خوبی کے ساتھ پہنچائیو۔ اور مجھ کو خوبی کے ساتھ لے جائیو ف۴ اور مجھ کو

صِدۡقٍ وَّاجۡعَلْ لِّىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا

اپنے پاس سے ایسا غلبہ دیجیو جس کے ساتھ

نَّصِيۡرًا ﴿۸۰﴾ وَقُلۡ جَآءَ الۡحَـقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ‌ؕ

نصرت ہو۔ ف۵ اور کہہ دیجیئے کہ حق آیا اور باطل گیا گذرا ہوا۔

اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ﴿۸۱﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ

(اور) واقعی باطل چیز تو یونہی آتی جاتی رہتی ہے ف۶ اور ہم قرآن میں ایسی

الۡـقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ‌ۙ

چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفا اور رحمت ہے ف۷

وَلَا يَزِيۡدُ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا

اور ناانصافوں کو اس سے اور اُلٹا نقصان بڑھتا ہے اور آدمی کو جب ہم نعمت

عَلَى الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ‌ۚ وَاِذَا

عطا کرتے ہیں تو منہ موڑ لیتا ہے اور کروٹ پھیر لیتا ہے اور جب اسکو

مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوۡسًا ﴿۸۳﴾ قُلۡ كُلٌّ يَّعۡمَلُ عَلٰى

کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ناامید ہو جاتا ہے ف۸ آپ فرما دیجیئے کہ ہر شخص اپنے طریقے پر کام

شَاكِلَتِهٖؕ فَرَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَنۡ هُوَ اَهۡدٰى سَبِيۡلًا ﴿۸۴﴾ ع ۹

کر رہا ہے سو تمہارا رب خوب جانتا ہے جو زیادہ ٹھیک رستہ پر ہو۔

ف۱ اس میں ظہر، عصر، مغرب، عشا چار نمازیں آگئیں +

ف۲ چونکہ صبح کا وقت نیند سے اٹھنے کا تھا۔ اس لئے اس کا حکم بھی الگ کیا۔ اور ایک خاص بزرگی بیان کی +

ف۳ جو مقام شفاعت کبریٰ ہے۔ اور شفاعت کبریٰ وہ ہے کہ جس میں تمام خلائق کے حساب وکتاب شروع ہونے کی شفاعت ہوگی +

ف۴ یعنی مکہ سے جانیکے بعد +

ف۵ جس سے وہ غلبہ بڑھتا ہی جاوے۔ ورنہ عارضی غلبہ تو کفار کو بھی ہو جاتا ہے مگر وہ منصور من اللہ نہیں ہوتے۔ اس لئے جلد زائل ہو جاتا ہے۔ اس میں تفویض کا حکم ہو گیا +

ف۶ چنانچہ ہجرت کے بعد مکہ فتح ہوا۔ اور سب وعدے پورے ہو گئے +

ف۷ کیونکہ وہ اُسے مانتے ہیں۔ جس سے حقتعالے کی رحمت ان پر ہوتی ہے۔ اور عقائد و اعمال فاسدہ سے شفا ہوتی ہے +

ف۸ یہ دونوں امر دلیل ہیں اللہ سے بے تعلقی کے۔ اور یہی بے تعلقی اصل سبب ہے ہدایت کی طرف متوجہ نہ ہونے کا۔ اور حق میں غور نہ کرنے کا۔ اور اسی سے کفر وغیرہ پیدا ہوتا ہے +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ۖ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ

اور یہ لوگ آپ سے روح کو (امتحاناً) پوچھتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ روح میرے

رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٨٥﴾

رب کے حکم سے بنی ہے ف۱ اور تم کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے ف۲

وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا

اور اگر ہم چاہیں تو جس قدر آپ پر وحی بھیجی ہے سب سلب کر لیں

إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ﴿٨٦﴾

پھر اس کے (واپس لانے کے) لئے آپ کو ہمارے مقابلہ میں کوئی حمایتی نہ ملے۔

إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ

مگر (یہ) آپ کے رب ہی کی رحمت ہے (کہ ایسا نہیں کیا) بے شک آپ پر اُس کا بڑا

كَبِيرًا ﴿٨٧﴾ قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ

فضل ہے۔ آپ فرما دیجئے کہ اگر تمام انسان اور جنات اس بات کے لئے

عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ

جمع ہو جاویں کہ ایسا قرآن بنا لاویں تب بھی ایسا نہ لا

بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ﴿٨٨﴾

سکیں گے اور اگر چہ ایک دوسرے کا مددگار بھی بن جاوے

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن

اور ہم نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اس قرآن میں ہر قسم کا عمدہ مضمون

كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٨٩﴾

طرح طرح سے بیان کیا ہے پھر بھی اکثر لوگ بے انکار کئے ہوئے نہ رہے۔

وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لاویں گے۔ جب تک آپ ہمارے لئے (مکّہ کی) زمین سے

الْأَرْضِ يَنبُوعًا ﴿٩٠﴾ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ

کوئی چشمہ نہ جاری کر دیں۔ یا خاص آپ کے لئے کھجور اور انگوروں کا

مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا

کوئی باغ نہ ہو۔ پھر اس باغ کے بیچ بیچ میں جگہ جگہ بہت سی نہریں آپ

ف۱
ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ اُسی روح کے متعلق سوال تھا جس سے انسان زندہ ہے۔ کیونکہ جب روح مطلق بولتے ہیں یہی مفہوم ہوتی ہے اور جواب سے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ نصوص میں اس کی حقیقت ظاہر نہ کرنے کی وجہ بتلائی ہے۔ اور ضروری عقیدہ اسکے حدوث کا ظاہر کر دیا گیا ہے، اب یہ امر کہ کسی دوسرے طریقہ سے اس کا انکشاف ہو سکتا ہے یا ہوتا ہے۔ آیت اسکے اثبات و نفی دونوں سے ساکت ہے۔ پس دونوں امر محتمل ہیں۔ اور کوئی شق معارض نص کے نہیں +

ف۲
یہاں جو علم کو قلیل فرمایا، تو بہ نسبت علم الٰہی کے اور دوسری آیت میں جو علم کو خیر کثیر فرمایا، تو بہ نسبت متاع دنیا کے پس دونوں میں تصادم نہیں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

تَفۡجِيۡرًا ﴿۹۱﴾ اَوۡ تُسۡقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمۡتَ عَلَيۡنَا

جاری کردیں یا جیسا کہ آپ کہا کرتے ہیں آپ آسمان کے ٹکڑے ہم پر نہ گرادیں

كِسَفًا اَوۡ تَاۡتِىَ بِاللّٰهِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ قَبِيۡلًا ﴿۹۲﴾

یا آپ اللہ کو اور فرشتوں کو (ہمارے) سامنے نہ لا کھڑا کردیں۔

اَوۡ يَكُوۡنَ لَكَ بَيۡتٌ مِّنۡ زُخۡرُفٍ اَوۡ تَرۡقٰى

یا آپ کے پاس کوئی سونے کا بنا ہوا گھر نہ ہو یا آپ آسمان پر

فِى السَّمَآءِ ؕ وَلَنۡ نُّؤۡمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ

(ہمارے سامنے) نہ چڑھ جاویں۔ اور ہم تو آپ کے (آسمان پر) چڑھنے کا کبھی باور نہ کریں جبتک کہ

عَلَيۡنَا كِتٰبًا نَّقۡرَؤُهٗ ؕ قُلۡ سُبۡحَانَ رَبِّىۡ

وہاں سے، آپ ہمارے پاس ایک نوشتہ نہ لاویں جسکو ہم پڑھ بھی لیں ف۱۔ آپ فرما دیجئے کہ سبحان اللہ میں بجز

هَلۡ كُنۡتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۳﴾ ع وَمَا مَنَعَ

اس کے کہ آدمی ہوں (مگر) پیغمبر ہوں اور کیا ہوں (کہ ان فرمائشوں کا پورا کرنا میری قدرت میں ہو) اور جس وقت

النَّاسَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰٓى

ان لوگوں کے پاس ہدایت پہنچ چکی اسوقت ان کو ایمان لانے سے بجز اس کے اور کوئی (قابل التفات)

اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۴﴾

بات مانع نہیں ہوئی کہ انہوں نے کہا کیا اللہ تعالےٰ نے بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔

قُلۡ لَّوۡ كَانَ فِى الۡاَرۡضِ مَلٰٓـئِكَةٌ يَّمۡشُوۡنَ

آپ فرما دیجئے کہ اگر زمین پر فرشتے (رہتے) ہوتے کہ اس میں چلتے

مُطۡمَئِنِّيۡنَ لَنَزَّلۡنَا عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ

بستے تو البتہ ہم ان پر آسمان سے فرشتے کو

مَلَكًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۵﴾ قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِىۡ وَ

رسول بنا کر بھیجتے۔ ف۲ آپ (اخیر بات) کہدیجئے کہ اللہ تعالےٰ میرے اور تمہارے درمیان کافی

بَيۡنَكُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۹۶﴾

گواہ ہے (کیونکہ) وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے خوب دیکھتا ہے۔

وَمَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ الۡمُهۡتَدِ ۚ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ

اور اللہ جس کو راہ پر لاوے وہی راہ پر آتا ہے۔ اور جسکو وہ بے راہ کردے

ف۱
اور اس میں آپکے آسمان پر پہنچنے کی تصدیق بطور رسید لکھی ہوئی ہو۔

ف۲
یہ ایک شبہ متعلقہ رسالت کا جواب ہے۔ وہ شبہ یہ کہ رسول بشر نہ ہونا چاہیئے فرشتہ ہونا چاہیئے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ رسول اور مرسل الیہم میں مناسبت ضروری ہے اگر مرسل الیہم فرشتے ہوتے تو رسول بھی فرشتہ ہوتا۔ جبکہ مرسل الیہم بشر ہیں تو رسول بھی بشر ہونا چاہیئے۔
اگر وسوسہ ہو کہ جب مناسبت کی ضرورت سے مجانست کی رعایت ہوئی تو پھر رسول کے پاس کہ بشر ہوتا ہے، فرشتہ کیسے آتا ہے اور کیونکر فیض ہوتا ہے؟ جواب یہ ہے کہ رسول میں چونکہ شان ملکیت کی بھی ہوتی ہے اس لئے اس کو فرشتہ اور بشر دونوں سے مناسبت ہوتی ہے۔ کہ فرشتہ سے وحی لے کر بشر کو پہنچا دے۔

ع ۱۰/۹/۱۰

۶ حرکتوں والی مد لازم ۔ ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب ۔ ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ
تو خدا کے سوا آپ کسی کو بھی ایسوں کا مددگار نہ پاوینگے ۔ ف۱ اور ہم قیامت

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّبُكْمًا وَّ
کے روز ان کو اندھا گونگا بہرا کر کے منہ کے بل چلاویں گے

صُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ
(پھر) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ۔ وہ جب ذرا دھیمی ہونے لگے گی تب ہی ان کیلئے اور

سَعِیْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا وَقَالُوْٓا
زیادہ بھڑکا دینگے ۔ یہ ہے ان کی سزا اس سبب سے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا تھا اور یوں کہا تھا

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ
کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور بالکل ریزہ ریزہ ہو جاوینگے تو کیا ہم از سر نو پیدا کر کے (قبروں سے)

خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ
اُٹھائے جاوینگے ۔ کیا ان لوگوں کو اتنا معلوم نہیں کہ جس اللہ نے آسمان

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ
اور زمین پیدا کئے وہ اس بات پر (بدرجۂ اَولیٰ) قادر ہے ۔ کہ وہ ان جیسے آدمی دوبارہ

مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَی
پیدا کر دے اور ان کے لئے ایک میعاد معین کر رکھی ہے اس میں ذرا بھی شک نہیں اس پر بھی

الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ
بے انصاف لوگ بے انکار کئے نہ رہے ۔ ف۲ آپ فرما دیجئے کہ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت (یعنی نبوت)

خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ
کے خزانوں (یعنی کمالات) کے مختار ہوتے تو اس صورت میں تم (اُسکے) خرچ کرنے کے اندیشہ سے ضرور

الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ ع وَلَقَدْ
ہاتھ روک لیتے ۔ اور آدمی ہے بڑا تنگ دل ف۳ اور ہم نے

اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِیْٓ
موسیٰؑ کو کھلے ہوئے نو معجزے دیئے ف۴ جب کہ وہ بنی

اِسْرَآءِیْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ
اسرائیل کے پاس آئے تھے ۔ سو آپ بنی اسرائیل سے پوچھ دیکھئے تو فرعون نے ان سے کہا

۶ حرکتوں والی مدِلازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

النصف

ع ۷ / ۱۱

ف۱
یعنی جب تک خدا کی طرف سے دستگیری نہ ہو نہ ہدایت ہو سکتی ہے نہ عذاب سے بچ سکتا ہے ۔ چنانچہ یہ لوگ باوجود اجتماع اسباب ہدایت کے بوجہ مخذول ہونے کے ہدایت تک نہ پہنچ سکے +

ف۲
اوپر کفار کا آپ کی نبوت پر انکار کرنا اور آپ سے عداوت رکھنا مذکور ہوا ہے آگے بطور تفریع کے فرماتے ہیں کہ اگر نبوت تمہارے اختیار میں ہوتی تو تم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہ دیتے ۔ مگر وہ تو فضل خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ اس لئے تمہاری کراہت و عداوت مانع نہیں ہو سکتی +

ف۳
یعنی کبھی بھی کسی کو نہ دیتے باوجودیکہ وہ چیز ایسی ہوتی کہ دینے سے بھی نہ گھٹتی ۔ مگر خود اس کے دینے ہی کو مثل خرچ کرنے کے سمجھ کر کسی کو بھی نہ دیتے جیسے بعض لوگ علم کی بات غایت بخل سے نہیں بتلایا کرتے +

ف۴
جن کا ذکر پارۂ نہم کے رکوع ششم آیت اوّل میں ہے +

+ + +
+ +
+

لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿١٠١﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ

کہ اے موسیٰؑ میرے خیال میں تو ضرور تم پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ موسیٰؑ نے فرمایا تو (دل میں) خوب جانتا ہے کہ

اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

یہ عجائبات خاص آسمان اور زمین کے پروردگار نے بھیجے ہیں۔

بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿١٠٢﴾ فَاَرَادَ

جو کہ بصیرت کے لئے (کافی) ذرائع ہیں۔ اور میرے خیال میں ضرور تیری کمبختی کے دن آ گئے ہیں۔ پھر اس نے چاہا

اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ

کہ بنی اسرائیل کا اس سرزمین سے قدم اکھاڑ دے ف۱ سو ہم نے اُس (ہی) کو اور جو

مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿١٠٣﴾ ۙ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اسکے ساتھ تھے سب کو غرق کر دیا۔ اور اسکے بعد ہم نے بنی اسرائیل کو کہہ دیا کہ (اب)

اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ

تم اس سرزمین میں رہو سہو پھر جب آخرت کا وعدہ آ جاوے گا

جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿١٠٤﴾ ۭ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ

تو ہم سب کو جمع کر کے حاضر لا کریں گے۔ اور ہم نے اس قرآن کو راستی ہی کے ساتھ نازل کیا اور وہ راستی ہی کے ساتھ

نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿١٠٥﴾ ۘ

نازل ہو گیا ف۲ اور ہم نے آپ کو صرف خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ ف۳

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰي

اور قرآن میں ہم نے جا بجا فصل رکھا تاکہ آپ اس کو لوگوں کے سامنے

مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿١٠٦﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ

ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور ہم نے اسکو آتارنے میں بھی تدریجاً اتارا ف۴ کہہ دیجئے کہ تم اس قرآن پر خواہ ایمان لاؤ خواہ

لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا

ایمان نہ لاؤ۔ جن لوگوں کو قرآن سے پہلے (دین کا) علم دیا گیا تھا ف۵ یہ قرآن جب

يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿١٠٧﴾ ۙ وَّيَقُوْلُوْنَ

انکے سامنے پڑھا جاتا ہے تو ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں

سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿١٠٨﴾

ہمارا رب (وعدہ خلافی سے) پاک ہے۔ بیشک ہمارے رب کا وعدہ ضرور پورا ہی ہوتا ہے ف۶

ف۱ یعنی ان کو شہر بدر کر دے +

ف۲ یعنی جب کاتب کے پاس سے چلا تھا اسی طرح مکتوب الیہ تک پہنچ گیا اور درمیان میں کوئی تغیر و تبدل و تصرف نہیں ہوا پس وہ سرتاسر راستی ہی راستی ہے +

ف۳ اس لئے اگر کوئی ایمان نہ لاوے تو کچھ غم نہ کیجئے +

ف۴ یعنی تاکہ وہ اچھی طرح سمجھ سکیں اور تاکہ معانی کا خوب انکشاف ہو +

وقف لازم

ف۵ یعنی منصف علماء اہل کتاب +

ف۶ سو جس کتاب کا جس نبی پر نازل کرنے کا وعدہ کتب سابقہ میں کیا تھا اس کو پورا فرما دیا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۩ ﴿۱۰۹﴾

اور ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں۔ روتے ہوئے ف۱ اور یہ قرآن ان کا خشوع بڑھا دیتا ہے۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾

آپ فرما دیجیے کہ خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے بھی پکارو گے سو اس کے بہت اچھے اچھے نام ہیں۔ ف۲ اور اپنی نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھیے اور نہ بالکل چپکے چپکے ہی پڑھیے اور دونوں کے درمیان ایک طریقہ اختیار کر لیجیے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع

اور کہہ دیجیے کہ تمام خوبیاں اُسی اللہ (پاک) کیلئے (خاص) ہیں۔ جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اس کا کوئی سلطنت میں شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے اور اسکی خوب بڑائیاں بیان کیا کیجیے۔ ف۳

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيَاتٍ وَّاِثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ کہف مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو دس آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ف۴ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ﴿۱﴾ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿۲﴾

تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے ثابت ہیں جس نے اپنے (خاص) بندہ پر یہ کتاب نازل فرمائی۔ اور اس میں ذرا بھی کجی نہیں رکھی بالکل استقامت کے ساتھ موصوف بنایا۔ تاکہ وہ ایک سخت عذاب سے جو کہ منجانب اللہ ہو ڈرائے اور ان اہل ایمان کو جو نیک کام کرتے ہیں یہ خوشخبری دے کہ ان کو اچھا اجر ملے گا۔

ف۱ یہ سجدہ میں گرنا یا بطور شکر کے ہے کہ وعدۂ مندرجہ کتب سابقہ پورا ہوا۔ یا تعظیم واجلال کے لئے ہے کہ قرآن سن کر ہیبت طاری ہوتی ہے۔ یا مجازاً کنایہ ہے کمال انقیاد و خشوع سے۔ اور سجدہ چہرے کے بل ہوتا ہے۔ مگر ٹھوڑی کے بل کہنا مبالغہ کے لئے ہے کہ اپنے چہرے کو زمین اور خاک سے اس قدر لگائے دیتے ہیں کہ ٹھوڑی لگنے کے قریب ہو جاتی ہے۔

ف۲ اس میں شرک سے کوئی علاقہ نہیں کیونکہ مسمّٰی تو ایک ہی ہے۔ اسماء متعدد ہیں۔ شرک جب واجب ہوتا جب مسمّٰی دوسرا ہوتا۔

ف۳ سورت کو تسبیح سے شروع کیا اور تحمید اور تکبیر پر ختم کیا پس سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کے معانی پر ناتحہ اور خاتمہ ہوا۔

ف۴ اس سورت میں یہ مضامین ہیں۔ مباحث توحید و رسالت فنائے و حقارت دنیا۔ جزا و سزائے آخرت۔ ذم تکبر وجدال، ابطال شرک بعض قصص رسالت و توحید و بعث پر دلالت کرنے کے لئے۔ اور ان سب کا تناسق ظاہر ہے کہ ان سب مضامین کو ایمان کے حصول میں دخل ہے۔

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ③ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ

جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور تاکہ ان لوگوں کو ڈرائے

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ④ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ

جو یوں کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالےٰ اولاد رکھتا ہے نہ تو اس کی کوئی دلیل ان کے

عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ

پاس ہے اور نہ ان کے باپ دادوں کے پاس تھی بڑی بھاری بات ہے جو ان کے

مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ⑤ فَلَعَلَّكَ

منہ سے نکلتی ہے۔ (اور) وہ لوگ بالکل ہی جھوٹ بکتے ہیں (اور آپ جو ان پر اتنا

بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

غم کھاتے ہیں) سو شاید آپ ان کے پیچھے اگر یہ لوگ اس مضمون (قرآنی) پر ایمان نہ لائے تو غم سے اپنی جان

بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ⑥ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى

دیدینگے (یعنی اتنا غم نہ کریں کہ قریب بہ ہلاکت کردے) ہم نے زمین پر کی چیزوں کو

الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ

اس (زمین) کے لئے باعث رونق بنایا تاکہ ہم لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں زیادہ اچھا

عَمَلًا ⑦ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا

عمل کون کرتا ہے ف۱ اور ہم زمین پر کی تمام چیزوں کو ایک صاف میدان (یعنی فنا) کر

جُرُزًا ؕ⑧ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ

دینگے ف۲ کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ غار والے

وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ⑨ اِذْ اَوَى

اور پہاڑ والے ہماری عجائبات قدرت میں سے کچھ تعجب کی چیز تھے۔ ف۳ وہ وقت قابل ذکر ہے

الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ

جب کہ ان نوجوانوں نے اس غار میں جا کر پناہ لی پھر کہا کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو

لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ⑩

اپنے پاس سے رحمت کا سامان عطا فرمائیے۔ اور ہمارے لئے (اس) کام میں درستی کا سامان مہیا کر دیجئے

فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ

سو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر سالہا سال تک نیند کا پردہ

ف۱ یعنی کون تو اس کے اسباب زینت میں مشغول ہو کر حق تعالےٰ سے غافل ہو جاتا ہے اور کون اس پر فریفتہ نہ ہو کر حق تعالےٰ کی طرف مشغول ہوتا ہے۔ غرض یہ عالم ابتلاء ٹھیرا ایس ضرور ہوا کہ کوئی مبتلائے کفر ہو اور کوئی مشرف بایمان ہو۔ پھر غم بیکار۔ آپ اپنا کام کئے جایئے اور ان کے کفر کے نتیجے کی فکر میں نہ پڑیئے کہ اس کا مرتب کرنا ہمارا کام ہے +

ف۲ کفار قریش نے بتعلیم یہود امتحان نبوت ہی کے لئے آپ سے تین سوال کئے تھے۔ ایک روح کے متعلق جس کا جواب سورت سابقہ میں گزر چکا ہے ایک اصحاب کہف کا قصہ ابھی مذکور ہوتا ہے۔ ایک ذوالقرنین کا قصہ جو اس سورت کے آخر میں آویگا +

ف۳ غار والے اور پہاڑ والے دونوں ایک ہی جماعت کے لقب ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِلازم / ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِواجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثۡنٰہُمۡ لِنَعۡلَمَ اَیُّ الۡحِزۡبَیۡنِ اَحۡصٰی لِمَا لَبِثُوۡۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَیۡکَ نَبَاَہُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّہُمۡ فِتۡیَۃٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّہِمۡ وَ زِدۡنٰہُمۡ ہُدًی ﴿۱۳﴾ وَّ رَبَطۡنَا عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ اِذۡ قَامُوۡا فَقَالُوۡا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ لَنۡ نَّدۡعُوَا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اِلٰـہًا لَّقَدۡ قُلۡنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ ہٰۤؤُلَآءِ قَوۡمُنَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اٰلِـہَۃً ؕ لَوۡ لَا یَاۡتُوۡنَ عَلَیۡہِمۡ بِسُلۡطٰنٍۭ بَیِّنٍ ؕ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ﴿ؕ۱۵﴾ وَ اِذِ اعۡتَزَلۡتُمُوۡہُمۡ وَ مَا یَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ فَاۡوٗۤا اِلَی الۡکَہۡفِ یَنۡشُرۡ لَکُمۡ رَبُّکُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِہٖ وَ یُہَیِّیٔۡ لَکُمۡ مِّنۡ اَمۡرِکُمۡ مِّرۡفَقًا ﴿۱۶﴾ وَ تَرَی الشَّمۡسَ اِذَا طَلَعَتۡ تَّزٰوَرُ عَنۡ کَہۡفِہِمۡ ذَاتَ الۡیَمِیۡنِ

ڈال دیا ف۱ پھر ہم نے ان کو اُٹھایا تاکہ ہم معلوم کرلیں کہ ان دونوں گروہ میں سے کونسا گروہ ان کے رہنے کی مدت سے زیادہ واقف تھا ہم ان کا واقعہ آپ سے ٹھیک ٹھیک بیان کرتے ہیں ف۲ وہ لوگ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کی ہدایت میں اور ترقی کر دی تھی۔ اور ہم نے ان کے دل مضبوط کر دیئے۔ جبکہ وہ (دین میں) پختہ ہو کر کہنے لگے۔ کہ ہمارا رب (تو وہ ہے) جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے ہم تو اس کو چھوڑ کر کسی معبود کی عبادت نہ کرینگے کیونکہ اس صورت میں ہم نے یقیناً بڑی ہی بیجا بات کہی یہ جو ہماری قوم ہے انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اور معبود قرار دے رکھے ہیں یہ لوگ ان معبودوں پر کوئی کھلی دلیل کیوں نہیں لاتے تو اس شخص سے زیادہ کون غضب ڈھانیوالا ہوگا جو اللہ پر جھوٹ تہمت لگا دے اور جب تم ان لوگوں سے الگ ہو گئے ہو اور ان کے معبودوں سے بھی مگر اللہ سے (الگ نہیں ہوئے) تو تم (فلاں) غار میں چل کر پناہ لو تم پر تمہارا رب اپنی رحمت پھیلا دے گا۔ اور تمہارے لئے تمہارے اس کام میں کامیابی کا سامان درست کر دیگا اور اے مخاطب جب دھوپ نکلتی ہے تو تو اسکو دیکھے گا کہ وہ داہنی جانب کو بچی رہتی ہے ف۳

ع ۱۲/۱۳

ف۱ یعنی ایسے غرق ہو کر سوئے کہ کوئی آواز ان کے کان میں نہ پہنچتی تھی۔ اور اس میں زیادہ مبالغہ ہے بہ نسبت اس کے کہ کہا جاوے کہ آنکھ پر پردہ ڈال دیا۔ کیونکہ آنکھ تو بدون نوم ثقیل کے بھی مبصرات سے معطل ہو جاتی ہے +

ف۲ چونکہ لوگوں نے اس کو مختلف طور پر مشہور کیا تھا اس لئے فرمایا کہ ٹھیک وہ جو قرآن میں ہے +

ف۳ یعنی غار کے دروازے سے الگ رہتی ہے +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِیْ
اور جب چھپتی ہے تو (غار کے) بائیں طرف ہٹی رہتی ہے ف۱ اور وہ لوگ اُس

فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ
غار کے ایک فراخ موقع میں تھے - یہ اللہ تعالےٰ کی نشانیوں میں سے ہے - جس کو اللہ ہدایت دے

فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا
وہی ہدایت پاتا ہے اور جس کو وہ بے راہ کردیں تو آپ اُس کے لئے کوئی مددگار

مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ ع وَتَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ
راہ بتلانے والا نہ پاوینگے - اور اے مخاطب تو ان کو جاگتا ہُوا خیال کرتا حالانکہ وہ سوتے تھے -

وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَكَلْبُهُمْ
اور ہم ان کو (کبھی) داہنی طرف اور (کبھی) بائیں طرف کروٹ دے دیتے تھے اور ان کا کتا

بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَیْهِمْ
دہلیز پر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا - اگر (اے مخاطب) تو ان کو جھانک کر دیکھتا

لَوَلَّیْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَ
تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوتا - اور تیرے اندر اُن کی دہشت سما جاتی - ف۲ اور

كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِیَتَسَآءَلُوْا بَیْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ
اسی طرح ہم نے ان کو جگا دیا تاکہ وہ آپس میں پوچھ پاچھ کریں - اُن میں سے ایک کہنے والے نے

مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ
کہا کہ تم (حالتِ نوم میں) کس قدر رہے ہوگے؟ بعضوں نے کہا کہ (غالباً) ایک دن یا ایک دن سے بھی کچھ

یَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا
کم رہے ہونگے - دوسرے بعضوں نے کہا کہ یہ تو تمہارے خدا ہی کو خبر ہے کہ تم کس قدر رہے

اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ
اب اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو پھر وہ شخص تحقیق کرے کہ

اَیُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ
کونسا کھانا حلال ہے ف۳ سو اس میں سے تمہارے پاس کچھ کھانا لے آوے

وَلْیَتَلَطَّفْ وَلَا یُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ
اور (سب) کام خوش تدبیری سے کرے - اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے (کیونکہ) اگر وہ لوگ

ف۱
یعنی اس وقت بھی دروازے پر نہیں پڑتی تاکہ دھوپ سے ایذا نہ ہو + غار کی داہنی اور بائیں جانب یا تو اس میں داخل ہونیوالے کے اعتبار سے ہے - یا اس سے خارج ہونے والے کے اعتبار سے پس تقدیر اوّل پر وہ غار شمال رویہ ہوگا - اور تقدیر ثانی پر جنوب رویہ - اور شرق رویہ ہوتے میں طلوع کے وقت اُن پر دھوپ پڑتی اور غروب رویہ ہونے میں غروب کے وقت اور مقصود اس سے اُس جگہ کا محفوظ ہونا ہے +

۲۶ (۵) ۱۴

ف۲
غالباً یہ سب اُمور ان کے اسباب حفاظت ہیں - اس آیت میں عام لوگوں کو خطاب ہے پس اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرعوب ہونا لازم نہیں آتا +

ف۳
کیونکہ ان کے زمانہ پوشیدگی غار میں بتوں کا ذبیحہ بکثرت بکتا تھا +

نصف القرآن بعدد الحروف الی حرف التاء من کلمۃ ولیتلطف

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ● ٢ ـ ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ● ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

إِن يَظْهَرُوا۟ عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ
کہیں تمہاری خبر پا جاوینگے تو تم کو یا تو پتھروں سے مار ڈالیں گے یا تم کو (جبراً) اپنے طریقہ

فِى مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوٓا۟ إِذًا أَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذَٰلِكَ
میں پھر کرلیں گے اور ایسا ہُوا تو تم کو کبھی فلاح نہ ہوگی اور اسی طرح ہمنے

أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ
لوگوں کو ان پر مطلع کر دیا تاکہ وہ لوگ اس بات کا یقین کرلیں کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ سچّا ہے۔

وَأَنَّ ٱلسَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَآ إِذْ يَتَنَٰزَعُونَ
اور یہ کہ قیامت میں کوئی شک نہیں وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جبکہ اُس زمانہ

بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا۟ ٱبْنُوا۟ عَلَيْهِم بُنْيَٰنًا ۖ رَّبُّهُمْ
کے لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑ رہے تھے ف۱ سو ان لوگوں نے کہا کہ انکے پاس کوئی عمارت بنوا دو انکا رب

أَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ ٱلَّذِينَ غَلَبُوا۟ عَلَىٰٓ أَمْرِهِمْ
ان کو خوب جانتا تھا جو لوگ اپنے کام پر غالب تھے اُنہوں نے کہا - ف۲

لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُولُونَ ثَلَٰثَةٌ
کہ ہم تو ان کے پاس ایک مسجد بنا دیں گے ف۳ بعضے لوگ تو کہیں گے کہ وہ تین ہیں -

رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ
چوتھا ان کا کتا ہے اور بعضے کہیں گے کہ پانچ ہیں چھٹا اُنکا کتّا ہے -

كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِٱلْغَيْبِ ۖ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ
(اور) یہ لوگ بے تحقیق بات کو ہانک رہے ہیں - اور بعضے کہیں گے کہ وہ سات ہیں

وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّىٓ أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا
آٹھواں ان کا کتّا ہے آپ کہدیجئے کہ میرا رب ان کا شمار خوب (صحیح صحیح) جانتا ہے -

يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَآءً
اُن (کے شمار) کو بہت قلیل لوگ جانتے ہیں ف۴ سو آپ ان کے بارے میں بجز سرسری بحث کے زیادہ بحث

ظَٰهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا
نہ کیجئے - ف۵ اور آپ ان کے بارے میں ان لوگوں میں سے کسی سے بھی نہ پوچھئے - اور آپ

تَقُولَنَّ لِشَا۟ىْءٍ إِنِّى فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ إِلَّآ أَن
کسی کام کی نسبت یوں نہ کہا کیجئے کہ میں اس کو کل کردوں گا مگر

ف۱
وہ معاملہ اس غار کا منہ بند کرنا تھا بغرض حفاظت اُن کی لاشوں کے یا یادگار قائم کرنا تھا بغرض نشان کے +

ف۲
یعنی اہل حکومت جو اس وقت دین حق پر تھے +

ف۳
تاکہ مسجد اس بات کی بھی علامت رہے کہ یہ لوگ عابد تھے۔ ان کو کوئی معبود نہ بنالے۔ جیسا کہ دوسری عمارات میں پرستش کا احتمال ہے +

ف۴
چونکہ کوئی فائدہ معتدبہا اُس کی تعیین کے متعلق نہ تھا، لہٰذا اس اختلاف کا کوئی صریح فیصلہ آیت میں نہیں فرمایا۔ لیکن روایات میں حضرت ابن عباسؓ و ابن مسعودؓ کا قول آیا ہے انا من القلیل کانوا سبعۃ یعنی میں ان ہی قلیل میں سے ہوں، اور وہ سات تھے۔ اور آیت میں بھی اشارۃً اس کی صحت مفہوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس اخیر قول کو نقل کر کے اس کو رد نہیں فرمایا +

ف۵
سرسری بحث سے یہ مراد ہے کہ آپ وحی کے مطابق اُن کے روبرو قصہ بیان کر دیجئے اور زیادہ سوال و جواب نہ کیجئے +

۳ ع ۵ ۱۵

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲ـ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَّشَآءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ

خدا کے چاہنے کو ملا دیا کیجئے۔ اور جب آپ بھول جاویں تو اپنے رب کا ذکر کیجئے اور کہہ دیجئے کہ مجھ کو امید ہے

يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوْا

کہ میرا رب مجھ کو (نبوت کی) دلیل بننے کے اعتبار سے اس سے بھی نزدیک تر بات تبلا دے۔ ف۱ اور وہ لوگ

فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾

اپنے غار میں (حالت خواب میں) تین سو برس تک رہے اور نو برس اوپر اور رہے۔

قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ

آپ کہہ دیجئے کہ خدا تعالے ان کے رہنے کی مدت کو زیادہ جانتا ہے۔ تمام آسمانوں اور زمین کا

الْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

علم غیب اسی کو ہے وہ کیسا کچھ دیکھنے والا اور کیسا کچھ سننے والا ہے۔ ان کا خدا کے سوا کوئی بھی

مِنْ وَّلِيٍّ ۡ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ

مددگار نہیں اور نہ اللہ تعالے کسی کو اپنے حکم میں شریک کرتا ہے۔ اور آپ کے

مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ

پاس جو آپ کے رب کی کتاب وحی کے ذریعہ سے آئی ہے (لوگوں کے سامنے) پڑھ دیا کیجئے۔ اسکی باتوں کو (یعنی وعدوں کو)

لِكَلِمٰتِهٖ ۚ قف وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾

کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور آپ خدا کے سوا اور کوئی جائے پناہ نہ پاویں گے۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

اور آپ اپنے کو ان لوگوں کے ساتھ مقید رکھا کیجئے جو صبح و شام (یعنی علی الدوام) اپنے رب کی

بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ

عبادت محض اس کی رضا جوئی کے لئے کرتے ہیں ف۲ اور

عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

دنیوی زندگانی کی رونق کے خیال سے آپ کی آنکھیں (یعنی توجہات)

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ

ان سے ہٹنے نہ پائیں۔ ف۳ اور ایسے شخص کا کہنا نہ مانیئے جس کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے

اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ

غافل کر رکھا ہے۔ اور وہ اپنی نفسانی خواہش پر چلتا ہے اور اسکا (یہ) حال حد سے گزر گیا ہے اور آپ کہہ دیجئے

ف۱ آپ سے روح و اصحاب کہف و ذوالقرنین کا قصہ پوچھا گیا تو آپ نے وحی کے بھروسہ پر زبان سے انشاء اللہ بے کہے وعدہ فرما لیا کہ کل جواب دونگا۔ چنانچہ پندرہ روز تک وحی نازل نہ ہوئی اور آپ کو بڑا غم ہوا اسکے بعد جواب کے ساتھ یہ حکم بھی نازل ہوا کہ یہ لوگ آپ سے کوئی بات قابل جواب دریافت کریں، اور آپ جواب کا وعدہ کریں تو اُس کے ساتھ انشاء اللہ تعالے یا اس کے ہم معنی کوئی بات ضرور ملا لیا کریں +

ف۲ واصبر نفسك الخ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جب تک یہ لوگ نہ اُٹھیں گے آپ بیٹھے رہا کیجئے بلکہ مطلب یہ ہے کہ بدستور سابق اُن کو اپنی طول مجالست سے مشرف رکھیے +

ف۳ رونق کے خیال سے مراد یہ کہ رئیس مسلمان ہو جاویں تو اسلام میں زیادہ جمال و کمال ہو گا پس آپ میں تبلایا کہ اس ظاہری سامان سے اسلام کا جمال و کمال نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مدار اخلاص و اطاعت کاملہ پر ہے گو فقرا ہی سے ہو +

الثلث

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ط وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ط بِئْسَ الشَّرَابُ ط وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ط نِعْمَ الثَّوَابُ ط وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ ۧ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا

کہ (یہ دین) حق تمہارے رب کی طرف سے (آیا) ہے سو جس کا جی چاہے ایمان لے آوے اور جس کا جی چاہے کافر رہے۔ ف۱ بے شک ہم نے ایسے ظالموں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے کہ اس آگ کی قناتیں اس کو گھیرے ہونگی ف۲ اور اگر (پیاس سے) فریاد کرینگے تو ایسے پانی سے ان کی فریاد رسی کی جاوے گی جو تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا۔ مونہوں کو بھون ڈالیگا۔ کیا ہی بُرا پانی ہوگا اور دوزخ (بھی) کیا ہی بُری جگہ ہوگی۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ہم ایسوں کا اجر ضائع نہ کریں گے جو اچھی طرح کام کو کرے (پس) ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں۔ ان کے (مساکن کے) نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جاوینگے اور سبز رنگ کے کپڑے ف۳ باریک اور دبیز ریشم کے پہنیں گے اور وہاں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے کیا ہی اچھا صلہ ہے اور (بہشت) کیا ہی اچھی جگہ ہے اور آپ ان لوگوں سے دو شخصوں کا حال بیان کیجئے ان دو شخصوں میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگور کے دے رکھے تھے اور ان دونوں (باغوں) کا

ف۱ ہمارا کوئی نفع و نقصان نہیں بلکہ ایمان نہ لانے سے اپنا ہی ضرر اور ایمان لانے سے اپنا ہی نفع ہے +

ف۲ یعنی وہ قناتیں بھی آگ ہی ہیں۔ جیسا حدیث میں ہے اور اس میں سے نکل نہ سکیں گے +

ف۳ یہ جو فرمایا کہ سبز لباس ہوگا اس سے حصر مقصود نہیں کیونکہ آیات میں مصرح ہے کہ جس چیز کو جی چاہے گا وہ ملے گی +

ع ۹ / ۱۶

٦ حرکتوں والی مدلازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ

کھجور کے درختوں سے احاطہ بنا رکھا تھا اور ان دونوں کے درمیان کھیتی بھی لگا رکھی تھی (اور) دونوں باغ

اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا

اپنا پورا پھل دیتے تھے۔ اور کسی کے پھل میں ذرا بھی کمی نہ رہتی تھی اور ان دونوں کے درمیان

خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ ۙ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ

میں نہر چلا رکھی تھی اور اُس شخص کے پاس اَور بھی تموّل کا سامان تھا سو (ایک بار) اپنے اُس

لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ

(دوسرے) ملاقاتی سے اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے کرتے کہنے لگا کہ میں تجھ سے مال میں بھی زیادہ ہوں

مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ

اور مجمع بھی میرا زبردست ہے۔ اور وہ اپنے اوپر جرم (کفر) قائم کرتا ہوا اپنے باغ میں پہنچا۔

لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ ۙ

(اور) کہنے لگا کہ میرا خیال نہیں ہے کہ یہ باغ (میری حیات میں) کبھی بھی برباد ہو ف۱

وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ

اور میں قیامت کو نہیں خیال کرتا کہ آوے گی اور اگر میں اپنے رب کے پاس

اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾

پہنچایا گیا تو ضرور اس باغ سے بہت زیادہ اچھی جگہ مجھ کو ملے گی

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ

اُس سے اس کے ملاقاتی نے (جو کہ دیندار اور غریب تھا) جواب کے طور پر کہا کہ کیا تو کفر کرتا ہے اُس ذات (پاک) کے

بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

ساتھ جس نے تجھ کو (اوّل) مٹی سے پیدا کیا ف۲ پھر نطفہ سے ف۳

ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ ؕ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ

پھر تجھ کو صحیح وسالم آدمی بنایا لیکن میں تو یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ

اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ

میرا رب (حقیقی) ہے اور میں اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھیراتا۔ اور تو جس وقت اپنے

جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ

باغ میں پہنچا تھا تو تو نے یوں کیوں نہ کہا کہ جو اللہ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے (اور)

ف۱ یہ اُس نے توحید کے مسئلہ میں کلام کیا کہ تو جو صانع عالم کا اور اس کی قدرت وغیرہ قائل ہے سو میں نہیں سمجھتا کہ اسباب طبعیہ کو کوئی معطل کر سکے۔ اور اس باغ وغیرہ کا کارخانہ جس کی آبادی کے سارے اسباب جمع ہیں، کسی طرح مختل و ویرانی کا ہو +

ف۲ جو کہ تیرا مادۂ بعیدہ ہے بواسطۂ آدم علیہ السلام کے +

ف۳ جو کہ تیرا مادۂ قریبہ ہے رحم مادر میں بنایا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

اِنۡ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنۡكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۳۹﴾ۚ

اگر تو مجھ کو مال اور اولاد میں کمتر دیکھتا ہے ۔ بدون خدا کی مدد کے (کسی میں) کوئی قوت نہیں۔

فَعَسٰی رَبِّیۡۤ اَنۡ یُّؤۡتِیَنِ خَیۡرًا مِّنۡ جَنَّتِكَ

تو مجھ کو وہ وقت نزدیک معلوم ہوتا ہے کہ میرا رب مجھ کو تیرے باغ سے اچھا باغ دے دے

وَ یُرۡسِلَ عَلَیۡهَا حُسۡبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصۡبِحَ

اور اس (تیرے باغ) پر کوئی تقدیری آفت آسمان سے بھیج دے جس سے وہ باغ دفعۃً

صَعِیۡدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ۙ اَوۡ یُصۡبِحَ مَآؤُهَا غَوۡرًا فَلَنۡ

ایک صاف میدان ہو کر رہ جاوے یا اُس سے اس کا پانی بالکل اندر (زمین میں) اتر (کر خشک ہو) جاوے

تَسۡتَطِیۡعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَ اُحِیۡطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصۡبَحَ

پھر تو اس (کے لانے اور نکالنے) کی کوشش بھی نہ کر سکے ف۱ اور اس شخص کے سامان تموّل کو آفت نے آگھیرا ف۲

یُقَلِّبُ كَفَّیۡهِ عَلٰی مَاۤ اَنۡفَقَ فِیۡهَا وَ هِیَ

پھر اس نے جو کچھ اس باغ پر خرچ کیا تھا اس پر ہاتھ ملتا رہ گیا اور وہ باغ

خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوۡشِهَا وَ یَقُوۡلُ یٰلَیۡتَنِیۡ لَمۡ

اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا پڑا تھا ۔ اور کہنے لگا کیا خوب ہوتا کہ میں

اُشۡرِكۡ بِرَبِّیۡۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَ لَمۡ تَكُنۡ لَّهٗ فِئَةٌ

اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراتا ۔ ف۳ اور اُس کے پاس کوئی ایسا مجمع نہ ہوا

یَّنۡصُرُوۡنَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مُنۡتَصِرًا ﴿۴۳﴾ؕ

کہ خدا کے سوا اس کی مدد کرتا ۔ اور نہ وہ خود (ہم سے) بدلا لے سکا ۔

هُنَالِكَ الۡوَلَایَةُ لِلّٰهِ الۡحَقِّ ؕ هُوَ خَیۡرٌ ثَوَابًا

ایسے موقع پر مدد کرنا اللہ برحق ہی کا کام ہے اُسی کا ثواب سب سے

وَّ خَیۡرٌ عُقۡبًا ﴿۴۴﴾ؑ وَ اضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلَ الۡحَیٰوةِ

اچھا اور اُسی کا نتیجہ سب سے اچھا ہے ف۴ اور آپ ان لوگوں سے دنیوی زندگی کی حالت بیان فرمایئے

الدُّنۡیَا كَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخۡتَلَطَ

کہ وہ ایسی ہے جیسے آسمان سے ہم نے پانی برسایا ہو پھر اسکے ذریعہ سے

بِهٖ نَبَاتُ الۡاَرۡضِ فَاَصۡبَحَ هَشِیۡمًا تَذۡرُوۡهُ

زمین کی نباتات خوب گنجان ہوگئی ہوں ۔ پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاوے کہ اس کو ہوا اُڑائے لئے

ف۱
حاصل یہ ہُوا کہ تیرا منشاء اشتباہ یہ دولت و ثروت ہے جو تیرے پاس ہے اور میرے پاس نہیں سو اس کا منشا سمجھنا ہی غلط ہے ۔ کیونکہ اوّل تو یہاں ہی ممکن ہے کہ عکس ہو جاوے ۔ پھر کبھی نہ کبھی تو یہ فنا ہونے والی ہی ہے اور آخرت کی نعمتیں کبھی فنا نہ ہونگی اس لئے اعتبار وہاں کا ہے یہاں کا نہیں +

ف۲
معلوم نہیں کیا آفت تھی ۔ لیکن ظاہراً اس کے ابہام سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عظیم آفت تھی +

ف۳
مراد یہ کہ کفر نہ کرتا ۔ مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ سمجھ گیا کہ یہ آفت کفر کے انتقام میں آئی ہے اِس لئے اس پر نادم ہوتا ہے کہ اگر کفر نہ کرتا تو یا تو آفت نہ آتی ۔ یا آتی تو اس کا بدل آخرت میں ملتا اب خسر الدنیا والاٰخرة کا مضمون ہو گیا ۔ یہ باتیں مومن سے اس کے کان میں پڑی ہونگی ۔ اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ مومن ہو گیا ہو کیونکہ یہ ندامت ضرر کی وجہ سے ہے ۔ کفر کے مذموم ہونے کی وجہ سے ندامت ثابت نہیں +

ع ۵ ۱۳ ۱۷

ف۴
یعنی اگر اس کے مقبولین کا کوئی نقصان ہو جاتا ہے تو دونوں جہان میں ثمرہ نیک ملتا ہے ۔ بخلاف کافر کے کہ بالکل خسارہ میں رہ گیا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾

پھرتی ہوا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

مال اور اولاد حیاتِ دنیا کی ایک رونق ہے۔

وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا

اور جو اعمالِ صالحہ باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے

وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى

اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں ف۲ اور امید کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں اور اُس دن کو یاد کرنا چاہیئے جس دن ہم پہاڑوں

الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ

کو ہٹادینگے اور آپ زمین کو دیکھینگے کہ کھلا میدان پڑا ہے ۔ اور ہم ان سب کو جمع کردینگے اور ان میں سے کسی کو بھی

اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ

نہ چھوڑینگے۔ اور سب کے سب آپ کے رب کے روبرو برابر کھڑے کرکے پیش کیے جائینگے دیکھو

جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۟ بَلْ زَعَمْتُمْ

آخر تم ہمارے پاس آئے بھی جیسا ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا بلکہ تم یہی سمجھتے رہے کہ ہم

اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ

تمہارے لئے کوئی وقت موعود نہ لائیں گے اور نامۂ اعمال رکھدیا جاوے گا

فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ

تو آپ مجرموں کو دیکھیں گے کہ اُس میں جو کچھ (لکھا) ہوگا اُس سے ڈرتے ہوں گے اور

يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ

کہتے ہوں گے کہ ہائے ہماری کمبختی اس نامۂ اعمال کی عجیب حالت ہے کہ بے قلمبند کئے ہوئے

صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا

نہ کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا گناہ (چھوڑا) اور جو کچھ انہوں نے کیا

مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ ع

وہ سب (لکھا ہوا) موجود پائیں گے اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا ف۳

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

اور جب کہ ہم نے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم (علیہ السلام) کے سامنے سجدہ کرو۔ سو سب نے سجدہ کیا

ف۱ یہی حال دنیا کا ہے کہ آج ہری بھری نظر آتی ہے پھر اس کا نام ونشان بھی نہ رہے گا +

ف۲ یعنی اعمال صالحہ پر جو جو امیدیں وابستہ ہوتی ہیں وہ آخرت میں پوری ہونگی + اور اس سے بھی زیادہ ثواب ملے گا بخلاف متاعِ دنیا کے کہ اس سے خود دنیا میں بھی امیدیں نہیں پوری ہوتیں اور آخرت میں تو احتمال ہی نہیں ہے اس لئے دُنیا سے دلچسپی یا اس پر فخر نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ آخرت کا اہتمام کرنا چاہیئے +

ف۳ کہ بے کیا ہوا گناہ لکھ لے یا کی ہوئی نیکی جبکہ شرائط کے ساتھ کی جاوے نہ لکھے خلاصہ یہ کہ رؤسائے مشرکین جس چیز پر فخر کرتے ہیں، انہوں نے اس کا حال اور مآل سن لیا۔ اور جن غربا کو حقیر سمجھتے ہیں ان کے باقیات صالحات کا لازوال ہونا معلوم کرلیا۔ اب بھی عقل نہ آوے تو کوئی مارے

ع ۶ ۵ ۱۸

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲- حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

إِلَّآ إِبۡلِيسَؕ كَانَ مِنَ ٱلۡجِنِّ فَفَسَقَ عَنۡ
بجز ابلیس کے وہ جنات میں سے تھا سو اس نے اپنے رب کے حکم سے

أَمۡرِ رَبِّهِۦٓۗ أَفَتَتَّخِذُونَهُۥ وَذُرِّيَّتَهُۥٓ أَوۡلِيَآءَ
عدول کیا سو کیا پھر بھی تم اس کو اور اس کے چیلے چانٹوں کو دوست بناتے ہو

مِن دُونِي وَهُمۡ لَكُمۡ عَدُوُّۢۚ بِئۡسَ لِلظَّٰلِمِينَ
مجھ کو چھوڑ کر حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں وف یہ ظالموں کے لئے بہت برا

بَدَلٗا ٥٠ مَّآ أَشۡهَدتُّهُمۡ خَلۡقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ
بدل ہے میں نے ان کو نہ تو آسمان اور زمین پیدا کرنے کے وقت بلایا۔

وَلَا خَلۡقَ أَنفُسِهِمۡ وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ ٱلۡمُضِلِّينَ
اور نہ خود ان کے پیدا کرنے کے وقت (بلایا) اور میں ایسا (عاجز) نہ تھا کہ (کسی کو خصوص) گمراہ کرنے والوں کو اپنا

عَضُدٗا ٥١ وَيَوۡمَ يَقُولُ نَادُواْ شُرَكَآءِيَ
(دست و) بازو بناتا وٹ اور اس دن کو یاد کرو کہ حق تعالیٰ فرماوے گا کہ جن کو تم ہمارا شریک

ٱلَّذِينَ زَعَمۡتُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ يَسۡتَجِيبُواْ لَهُمۡ
سمجھا کرتے تھے ان کو پکارو۔ پس وہ ان کو پکاریں گے سو وہ ان کو جواب ہی نہ دیں گے اور ہم انکے

وَجَعَلۡنَا بَيۡنَهُم مَّوۡبِقٗا ٥٢ وَرَءَا ٱلۡمُجۡرِمُونَ
درمیان میں ایک آڑ کر دیں گے اور (اس وقت) مجرم لوگ دوزخ کو

ٱلنَّارَ فَظَنُّوٓاْ أَنَّهُم مُّوَاقِعُوهَا وَلَمۡ يَجِدُواْ
دیکھیں گے پھر یقین کریں گے کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے کوئی

عَنۡهَا مَصۡرِفٗا ٥٣ وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِي هَٰذَا
بچنے کی راہ نہ پاویں گے۔ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کی ہدایت کے واسطے

ٱلۡقُرۡءَانِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٖۚ وَكَانَ
ہر قسم کے (ضروری) عمدہ مضامین طرح طرح سے بیان فرمائے ہیں اور (اس پر بھی منکر)

ٱلۡإِنسَٰنُ أَكۡثَرَ شَيۡءٖ جَدَلٗا ٥٤ وَمَا مَنَعَ
آدمی جھگڑے میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اور لوگوں کو

ٱلنَّاسَ أَن يُؤۡمِنُوٓاْ إِذۡ جَآءَهُمُ ٱلۡهُدَىٰ وَ
بعد اس کے کہ ان کو ہدایت پہنچ چکی ایمان لانے سے اور اپنے پروردگار سے (کفر وغیرہ کی)

وا
یعنی میرے اتباع کو چھوڑ کر عقیدۃً ان کا اتباع کرتے ہو، کہ شرک محض ہے +

وٹ
یعنی معین تو وہ ڈھونڈے جو قادر نہ ہو +

رکوع ٧ ١٩

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ

مغفرت مانگنے سے اور کوئی امر مانع نہیں رہا بجز اسکے کہ ان کو اس کا انتظار ہو کہ اگلے لوگوں کا سا معاملہ

اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا نُرْسِلُ

ان کو بھی پیش آئے یا یہ کہ عذاب (الٰہی) روبرو ان کے سامنے آ کھڑا ہو ف۱ اور رسولوں کو تو ہم

الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ

صرف بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا کرتے ہیں اور کافر لوگ ناحق کی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ

باتیں پکڑ پکڑ کر جھگڑے نکالتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ سے حق بات کو بچلا دیویں

وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

اور انہوں نے میری آیتوں کو اور جس (عذاب) سے انکو ڈرایا گیا تھا اسکو دل لگی بنا رکھا ہے۔ اور اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا

مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ

جس کو اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جاوے۔ پھر وہ اس سے روگردانی کرے۔ اور جو کچھ اپنے

مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً

ہاتھوں (گناہ) سمیٹ رہا ہے اس (کے نتیجہ) کو بھول جائے۔ ہم نے اس (حق بات) کے سمجھنے سے ان کے دلوں پر پردے

اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ

ڈال رکھے ہیں۔ اور (اسکے سننے سے) ان کے کانوں میں ڈاٹ دے رکھی ہے۔ اور (اسی وجہ سے) اگر آپ ان کو

اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَرَبُّكَ

راہ راست کی طرف بُلاویں۔ تو ایسی حالت میں ہرگز بھی راہ پر نہ آویں اور آپ کا رب بڑا

الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا

مغفرت کرنیوالا (اور) بڑا رحمت والا ہے ف۲ اگر ان سے ان کے اعمال پر دار و گیر کرنے لگتا تو ان پر

لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا

فوراً ہی عذاب واقع کر دیتا (مگر ایسا نہیں کرتا) بلکہ ان کے واسطے ایک معین وقت ہے (یعنی یوم قیامت) کہ اس سے

مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ

اس طرف (یعنی پہلے) کوئی پناہ کی جگہ نہیں پا سکتے۔ اور یہ بستیاں (جنکے قصے مشہور و مذکور ہیں) جب انہوں نے

لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع

(یعنی ان کے باشندوں نے) شرارت کی تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا ف۳ اور ہمنے انکے ہلاک ہونے کیلئے وقت معین کیا تھا ف۴

ف۱ مطلب یہ کہ کیا اس لئے ایمان نہیں لاتے کہ ایسے اُمور کا وقوع ہو تب ایمان لاوینگے جیسا ان کے حال سے مترشح ہے اور کبھی ڈالتے تھے کہ ایسے اُمور کیوں نہیں واقع ہوتے +

ف۲ پس مہلت اس لئے دی ہے کہ اگر مسلمان ہو جاویں تو ان کی مغفرت کر دوں گا۔ دوسرے خود رحمت بھی مقتضی ہے کہ ایمان نہ لانے پر بھی دنیا میں عذاب شدید سے مہلت دی جاوے +

ف۳ پس کفر کا موجب ہلاک ہونا ثابت ہوا +

ف۴ اوپر رؤسا کفار کی اس درخواست کی تقبیح تھی، کہ ہماری مجلس تعلیم میں فقراء مسلمین نہ رہنے پاویں۔ آگے موسیٰ علیہ السلام کے ایک قصہ سے اس تقبیح کی زیادہ توضیح ہے کہ انہوں نے تو اپنے سے چھوٹے کو بعض خاص علوم میں استاد بنانے سے بھی عار نہیں فرمائی، اور تم کو ان غریبوں کے شریک تعلیم ہونے سے عار آتی ہے و نیز اس مقصود کے ساتھ اس قصہ میں آپ کی نبوت پر بھی دلالت ہو گئی جس کی وجہ ظاہر ہے +

ع ۸ / ۲۰ / ۲

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبۡرَحُ حَتّٰۤی اَبۡلُغَ

اور وہ وقت یاد کرو جب کہ موسٰیؑ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ میں (اس سفر میں) برابر چلا جاؤں گا۔ یہاں تک کہ

مَجۡمَعَ الۡبَحۡرَیۡنِ اَوۡ اَمۡضِیَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا

اس موقع پر پہنچ جاؤں جہاں دو دریا آپس میں ملے ہیں یا یونہی زمانہ دراز تک چلتا رہوں گا[ف ۱]۔ پس جب (چلتے چلتے)

مَجۡمَعَ بَیۡنِهِمَا نَسِیَا حُوۡتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیۡلَهٗ

دونوں دریاؤں کے جمع ہونے کے موقع پر پہنچے اُس اپنی مچھلی کو دونوں بھول گئے۔ اور مچھلی نے اپنی راہ

فِی الۡبَحۡرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ

لی اور چل دی۔ پھر جب دونوں (وہاں سے) آگے بڑھ گئے تو موسٰیؑ نے اپنے خادم سے فرمایا

اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۫ لَقَدۡ لَقِیۡنَا مِنۡ سَفَرِنَا هٰذَا

کہ ہمارا ناشتہ تو لاؤ ہم کو تو اس سفر میں (یعنی آج کی منزل میں) بڑی تکلیف

نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اَرَءَیۡتَ اِذۡ اَوَیۡنَاۤ اِلَی الصَّخۡرَةِ

پہنچی خادم نے کہا کہ لیجیئے دیکھیئے (عجیب بات ہوئی) جب ہم اُس پتھر کے قریب ٹھہرے تھے

فَاِنِّیۡ نَسِیۡتُ الۡحُوۡتَ ۫ وَ مَاۤ اَنۡسٰنِیۡهُ اِلَّا

سو میں اُس مچھلی (کے تذکرہ) کو بھول گیا اور مجھ کو شیطان ہی نے بھلا دیا کہ

الشَّیۡطٰنُ اَنۡ اَذۡكُرَهٗ ۚ وَ اتَّخَذَ سَبِیۡلَهٗ

میں اس کو ذکر کرتا اور (وہ قصہ یہ ہوا کہ) اُس مچھلی نے (زندہ ہونے کے بعد) دریا میں

فِی الۡبَحۡرِ ٭ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبۡغِ ٭ۖ

عجیب طور پر اپنی راہ لی۔ موسٰیؑ نے (یہ حکایت سُن کر) فرمایا یہی وہ موقع ہے جس کی ہم کو تلاش

فَارۡتَدَّا عَلٰۤی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ فَوَجَدَا عَبۡدًا

تھی۔ سو دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے اُلٹے لوٹے۔ سو (وہاں پہنچکر) انہوں نے ہمارے بندوں

مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَیۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَ عَلَّمۡنٰهُ

میں سے ایک بندہ (یعنی خضرؑ) کو پایا جن کو ہم نے اپنی خاص رحمت (یعنی مقبولیت) دی تھی اور ہم نے ان کو

مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ مُوۡسٰی هَلۡ اَتَّبِعُكَ

اپنے پاس سے ایک خاص طور کا علم سکھلایا تھا۔ موسٰیؑ نے (انکو سلام کیا اور) اُنسے فرمایا کہ میں آپکے ساتھ رہ سکتا ہوں

عَلٰۤی اَنۡ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ رُشۡدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ

اس شرط سے کہ جو علم مفید آپکو (منجانب اللہ) سکھلایا گیا ہے اسمیں سے آپ مجھ کو بھی سکھلادیں۔ ان بزرگ نے جوابدیا

ف ۱

وجہ اس سفر کی یہ ہوئی تھی کہ ایک بار موسٰی علیہ السلام نے بنی اسرائیل میں وعظ فرمایا تو کسی نے پوچھا کہ اسوقت آدمیوں میں سب سے بڑا عالم کون شخص ہے آپنے فرمایا میں۔ مطلب یہ تھا کہ ان علوم میں کہ جنکو قربِ الی اللہ کی تحصیل میں دخل ہی میرے برابر کوئی نہیں اور یہ فرمانا صحیح تھا کیونکہ آپ اولوالعزم رسُول تھے۔ لیکن چونکہ ظاہراً لفظ مطلق تھا اس لئے اللہ تعالٰی کو منظور ہُوا کہ آپ کو احتیاط فی الکلام کی تعلیم دی جائے۔ ارشاد ہُوا کہ مجمع البحرین میں ایک بندہ ہمارا تم سے بھی زیادہ علم رکھتا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ بعض علوم میں وہ زیادہ ہے گو اُن علوم کو قربِ الٰہی میں دخل نہ ہو۔ لیکن اس بنا پر جواب میں مطلقاً تو اپنے کو اعلم نہ کہنا چاہیئے تھا۔ غرض موسٰی علیہ السلام ان کے ملنے کے مشتاق ہوئے۔ اور پوچھا کہ ان تک پہنچنے کی کیا صورت ہے۔ ارشاد ہُوا کہ ایک بیجان مچھلی اپنے ساتھ لے کر سفر کرو۔ جہاں وہ مچھلی گم ہو جاوے۔ وہ شخص وہاں ہے۔ اس وقت موسٰی علیہ السلام نے یوشع علیہ السلام کو ساتھ لیا اور یہ بات فرمائی۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ

آپ سے میرے ساتھ رہکر (میرے افعال پر) صبر نہ ہو سکے گا۔ اور (بھلا) ایسے امور پر

تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ

آپ کیسے صبر کرینگے جو آپ کے احاطۂ واقفیت سے باہر ہیں۔ موسٰیؑ نے فرمایا

سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي

انشاءاللہ آپ مجھ کو صابر (یعنی ضابط) پاویں گے اور میں کسی بات میں آپ کے

لَكَ أَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا

خلاف حکم نہ کروں گا۔ ان بزرگ نے فرمایا کہ (اچھا) اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں

تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ

تو اتنا خیال رہے (کہ) مجھ سے کسی بات کی نسبت کچھ پوچھنا نہیں جبتک کہ اسکے متعلق میں خود ہی ابتداءً

ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ ع فَانْطَلَقَا ۟ حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ

ذکر نہ کردوں پھر دونوں (کسی طرف) چلے یہاں تک کہ جب دونوں کشتی میں سوار ہوئے

خَرَقَهَا ۖ قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا ج

تو ان بزرگ نے اس کشتی میں چھید کر دیا۔ موسٰیؑ نے فرمایا کہ کیا آپ نے اس کشتی میں اس لئے چھید کیا ہوگا

لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ

کہ اس کے بیٹھنے والوں کو غرق کردیں آپ نے بڑی بھاری (یعنی خطرہ کی) بات کی ان بزرگ نے کہا کہ کیا میں نے کہا

إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ

نہیں تھا کہ آپ سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا موسٰیؑ نے فرمایا

لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي

کہ (مجھ کو یاد نہ رہا تھا سو) آپ میری بھول چوک پر گرفت نہ کیجیئے اور میرے اس معاملہ میں مجھ

مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَانْطَلَقَا ۟ حَتَّىٰ إِذَا

پر زیادہ تنگی نہ ڈالیے۔ پھر دونوں (کشتی سے اتر کر آگے) چلے یہاں تک کہ جب ایک (کمسن)

لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ ۙ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا

لڑکے سے ملے تو ان بزرگ نے اس کو مار ڈالا۔ موسٰیؑ (گھبرا کر) کہنے لگے آپ نے ایک

زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ﴿٧٤﴾

بیگناہ جان کو مار ڈالا (اور وہ بھی) بے بدلے کسی جان کے بیشک آپ نے (یہ تو) بڑی بیجا حرکت کی۔

ع ۹ / ۱۱ / ۲۱

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ
اُن بزرگ نے فرمایا کہ کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ سے میرے ساتھ

مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَىۡءٍۢ
صبر نہ ہو سکے گا۔ موسیٰؑ نے فرمایا کہ (خیر اب کے اور جانے دیجئے) اگر اس مرتبہ کے بعد آپ سے کسی

بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡ‌ ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّىۡ
امر کے متعلق کچھ پوچھوں تو آپ مجھ کو اپنے ساتھ نہ رکھیئے بیشک آپ میری طرف سے عذر (کی انتہا) کو پہنچ چکے

عُذۡرًا ﴿۷۶﴾ فَانۡطَلَقَا ۚ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ قَرۡيَةِ ۨ
ہیں۔ ف۱ پھر دونوں (آگے) چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں پر گزر ہوا تو وہاں والوں سے کھانے

اسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا
کو مانگا (کہ ہم مہمان ہیں) سو انہوں نے اُنکی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا اتنے میں اُن کو وہاں ایک

فِيۡهَا جِدَارًا يُّرِيۡدُ اَنۡ يَّنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗ‌ ؕ قَالَ
دیوار ملی جو گرا ہی چاہتی تھی تو اُن بزرگ نے اس کو ہاتھ کے اشارے سے سیدھا کر دیا۔ موسیٰ نے

لَوۡ شِئۡتَ لَـتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا
فرمایا کہ اگر آپ چاہتے تو اس (کام) پر کچھ اُجرت ہی لے لیتے۔ اُن بزرگ نے کہا کہ یہ وقت ہماری

فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ‌ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ
اور آپکی علیحدگی کا ہے (جیساکہ خود آپ نے شرط کی تھی) میں ان چیزوں کی حقیقت بتلائے دیتا ہوں

تَسۡتَطِعۡ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ
جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔ ف۲ وہ جو کشتی تھی سو چند آدمیوں کی تھی جو

لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ فَاَرَدْتُّ اَنۡ
(اسکے ذریعہ سے) دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے سو میں نے چاہا کہ اس میں عیب ڈال دوں

اَعِيۡبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمۡ مَّلِكٌ يَّاۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ
اور (وجہ اسکی یہ تھی کہ) ان لوگوں سے آگے کی طرف ایک (ظالم) بادشاہ تھا جو ہر (اچھی) کشتی کو زبردستی

غَصۡبًا ﴿۷۹﴾ وَاَمَّا الۡغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤۡمِنَيۡنِ
پکڑ رہا تھا۔ اور رہا وہ لڑکا سو اس کے ماں باپ ایماندار تھے۔ سو ہم کو اندیشہ (یعنی تحقیق) ہوا کہ

فَخَشِيۡنَاۤ اَنۡ يُّرۡهِقَهُمَا طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا‌ ۚ ﴿۸۰﴾
یہ اُن دونوں پر سرکشی اور کفر کا اثر نہ ڈال دے۔

ف۱ یعنی آپ نے بہت درگذر کی۔ اگر اب ساتھ نہ رکھیں گے تو معذور ہیں۔

فائدہ۔ اب کی بار نسیان کا عذر نہ کرنے سے معلوم ہوا کہ نسیان نہ ہوا تھا۔

ف۲ عجب نہیں کہ ان اسرار کا بتلانا اُس درخواست کا پورا کرنا بھی ہو جو موسیٰ علیہ السلام نے کی تھی۔ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ کو نمونہ ہی کے طور پر سہی۔ اور زیادہ ساتھ رہنے میں غالباً وہ مناسب موقع پر خود ہی بتلاتے اور ہر واقعہ پر بتلاتے تو یہ علم زیادہ ہوتا۔ گو یہ علم موسوی کے برابر مفید عام نہ ہو۔ کیونکہ قابل اتباع نہیں تاہم اس معنی کو مفید خاص ضرور ہے کہ بعض حکمتیں مفصلاً منکشف ہوتی ہیں گو اجمالی عقیدہ کہ ہر واقعہ مشتمل حکمتوں پر ہوتا ہے۔ قرب کے لئے کافی ہے۔

الجزء السادس عشر (۱۶)

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ
تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)	قلقلہ	

فَأَرَدْنَآ أَن يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَوٰةً

پس ہمکو یہ منظور ہوا کہ بجائے اس کے اُنکا پروردگار اُنکو ایسی اولاد دے جو پاکیزگی (یعنی دین) میں اس سے بہتر ہو اور (ماں

وَأَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَأَمَّا ٱلْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَٰمَيْنِ

باپ کیساتھ) محبت کرنے میں اس سے بڑھ کر ہو۔ اور رہی دیوار سو وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی جو اس شہر میں (رہتے) ہیں اور اس

يَتِيمَيْنِ فِى ٱلْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُۥ

دیوار کے نیچے ان کا کچھ مال مدفون تھا (جو اُن کے باپ سے میراث میں پہنچا ہے) اور اُن کا باپ (جو مر

كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَٰلِحًا ۚ فَأَرَادَ

گیا ہے وہ) ایک نیک آدمی تھا سو آپ کے رب نے اپنی مہربانی سے چاہا کہ وہ

رَبُّكَ أَن يَبْلُغَآ أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا

دونوں اپنی جوانی (کی عمر) کو پہنچ جاویں اور اپنا دفینہ نکال لیں۔

رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهُۥ عَنْ أَمْرِى ۚ

اور (یہ سارے کام میں نے بہ الہام الٰہی کئے ہیں ان میں سے) کوئی کام میں نے اپنی رائے سے نہیں کیا۔

ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَ

لیجیے یہ ہے حقیقت اُن باتوں کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔ اور

يَسْـَٔلُونَكَ عَن ذِى ٱلْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَأَتْلُوا۟

یہ لوگ آپ سے ذوالقرنین کا حال پوچھتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ میں اس کا ذکر

عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُۥ فِى ٱلْأَرْضِ

ابھی تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں۔ ہم نے اُن کو روئے زمین پر حکومت دی تھی ف۱ اور ہم نے

وَءَاتَيْنَٰهُ مِن كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَأَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾

اُنکو ہر قسم کا سامان (کافی) دیا تھا۔ چنانچہ وہ (بارادۂ فتوحات ملک مغرب کی) ایک راہ پر ہو لئے۔

حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ ٱلشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ

یہاں تک کہ جب غروب آفتاب کے موقع پر پہنچے ف۲ تو آفتاب اُن کو ایک سیاہ رنگ کے پانی

فِى عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا ۗ قُلْنَا

میں ڈوبتا ہوا دکھلائی دیا ف۳ اور اس موقع پر انہوں نے ایک قوم دیکھی ہم نے (الہاماً) یہ کہا

يَٰذَا ٱلْقَرْنَيْنِ إِمَّآ أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّآ أَن تَتَّخِذَ

اے ذوالقرنین خواہ سزا دو اور خواہ ان کے بارے میں نرمی کا معاملہ

ف۱ ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ ذوالقرنین کوئی مقبول بزرگ بادشاہ ہیں۔ خواہ نبی ہوں یا ولی ہوں اگر کسی دوسرے نبی کے متبع۔ پھر ولایت کی صورت میں یہ مکالمت بطور الہام ہوئی ہو یا کسی نبی کے ذریعہ سے۔ اور شاید ذوالقرنین ان کا لقب اس لئے ہوا ہو کہ قرن جانب کو کہتے ہیں اور تثنیہ سے مراد تکریر ہو چونکہ انہوں نے جوانب ارض پر تسلط حاصل کیا تھا اس لئے ذوالقرنین لقب ہو گیا ہو +

ع ۱۰ / ۱۲

ف۲ یعنی جہت مغرب میں منتہائے آبادی پر +

ف۳ مراد اس سے غالباً سمندر ہے کہ اس کا رنگ اکثر جگہ سیاہ ہے اور سمندر میں گو حقیقتہً غروب نہیں ہوتا۔ لیکن جہاں سمندر سے آگے نگاہ نہ جاتی ہو تو بادی النظر میں سمندر ہی میں غروب ہوتا معلوم ہوگا +

٦ حرکتوں والی مدلازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	٢-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ٢ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ

اختیار کرو۔ ذوالقرنین نے عرض کیا کہ (بہت اچھا اوّل دعوت ایمان ہی کرونگا) لیکن جو ظالم رہیگا سو اُسکو تو

ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَاَمَّا

ہم لوگ سزا دینگے پھر وہ اپنے مالکِ حقیقی کے پاس پہنچایا جاویگا پھر وہ اسکو (دوزخ کی) سخت سزا دیگا۔ اور جو شخص

مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ

ایمان لے آویگا اور نیک عمل کریگا تو اس کے لئے (آخرت میں بھی) بدلے میں بھلائی ملے گی

وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾

اور ہم (دنیا میں بھی) اپنے برتاؤ میں اسکو آسان (اور نرم) بات کہیں گے۔ پھر ایک (دوسری) راہ پر ہولئے۔

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ

یہانتک کہ جب (مسافت قطع کرکے) طلوع آفتاب کے موقع پر پہنچے ف۱ تو آفتاب کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے

عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ۭ

دیکھا ف۲ جن کے لئے ہم نے آفتاب کے اوپر کوئی آڑ نہیں رکھی۔ ف۳ یہ قصہ اسی طرح ہے

وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾

اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ (سامان وغیرہ) تھا ہمکو اسکی پوری خبر ہے۔ (پھر مشرق و مغرب فتح کرکے) ایک اور راہ پر ہولئے۔

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ

یہانتک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان میں پہنچے تو ان پہاڑوں سے اس طرف ایک قوم کو دیکھا

لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ

جو کوئی بات سمجھنے کے قریب بھی نہیں پہنچتے۔ ف۴ انہوں نے (ذوالقرنین سے) عرض کیا کہ اے ذوالقرنین

اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ

قوم یاجوج و ماجوج (جو اس گھاٹی کے اُس طرف رہتے ہیں ہماری) اس سرزمین میں (کبھی کبھی) بڑا فساد مچاتے ہیں۔

فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَ

سو کیا ہم لوگ آپ کے لئے کچھ چندہ جمع کردیں اس شرط پر کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان میں کوئی روک بنادیں

بَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ

(کہ وہ پھر آنے نہ پائیں)۔ ذوالقرنین نے جواب دیا کہ جس مال میں میرے ربّ نے مجھ کو اختیار دیا ہے وہ بہت کچھ ہے سو

فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾

(مال کی تو مجھے ضرورت نہیں البتہ) ہاتھ پاؤں سے میری مدد کرو تو میں تمہارے اور انکے درمیان میں خوب مضبوط دیوار بنادوں۔

ف۱ یعنی بہت مشرق میں منتہائے آبادی پر۔

ف۲ یعنی وہاں ایک ایسی قوم آباد تھی۔

ف۳ ظاہراً یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ مکان وغیرہ بنانا نہ جانتے تھے کہ آفتاب کی گرمی سے پناہ لے سکیں۔

ف۴ یعنی غیر زبان ہونے کیوجہ سے تو بات نہیں سمجھتے اور وحشی اور قلیل الفہم ہونے کی وجہ سے سمجھنے کے لگ بھگ بھی نہیں پہنچتے ورنہ عاقل آدمی رموز قرائن سے کچھ قریب قریب سمجھ لیتا ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ
(اچھا تو) تم لوگ میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ یہاں تک کہ جب (رقبے ملاتے ملاتے) انکے دونوں سروں کے بیچ
قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ
(کے خلا) کو برابر کر دیا تو حکم دیا کہ دھونکو (دھونکنا شروع ہوگیا) یہانتک کہ جب اسکو لال انگارا کر دیا تو اسوقت حکم دیا کہ
اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ
اب میرے پاس پگھلا ہوا تانبہ لاؤ (جو پہلے سے تیار کرا لیا ہوگا) کہ اسپر ڈالدوں۔ سو نہ تو یاجوج ماجوج اس پر چڑھ
یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ
سکتے تھے اور (غایت استحکام کے باعث) نہ اس میں نقب دے سکتے تھے۔ ذوالقرنین نے کہا
هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ
کہ یہ (دیاری دیوار کی) میرے رب کی ایک رحمت ہے۔ پھر جس وقت میرے رب کا وعدہ آویگا (یعنی اسکے فنا کا
جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا
وقت آئیگا) تو اسکو ڈھا کر (زمین کے) برابر کر دیگا۔ اور میرے رب کا ہر وعدہ برحق ہے۔ اور ہم اُس روز
بَعْضَهُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ
اُن کی یہ حالت کرینگے کہ ایک میں ایک گڈمڈ ہو جاویں گے ف۱ اور صور پھونکا
فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ ۙ وَّعَرَضْنَا
جاویگا پھر ہم سب کو ایک ایک کر کے جمع کر لیں گے۔ اور دوزخ کو
جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَا ﴿١٠٠﴾ ۙ الَّذِیْنَ
اُس روز کافروں کے سامنے پیش کر دیں گے۔ جن کی آنکھوں پر
كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَكَانُوْا
(دنیا میں) ہماری یاد سے (یعنی دین حق کے دیکھنے سمجھنے سے) پردہ پڑا ہوا ہے اور وہ
لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾ ع اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا
سُن بھی نہ سکتے تھے۔ ف۲ سو کیا پھر بھی اُن کافروں کا خیال ہے
اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْۤ اَوْلِیَآءَ ؕ
کہ مجھ کو چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا کارساز (یعنی معبود و حاجت روا) قرار دیں۔
اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾
ہم نے (تو) کافروں کی دعوت کے لئے دوزخ کو تیار کر رکھا ہے۔ ف۳

ف۱ یعنی جب اس دیوار کے انہدام کا وقت موعود آویگا اور یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا۔ تو اُس روز ہم ان کی یہ حالت کرینگے کہ ایک میں ایک گڈمڈ ہو جاویں گے۔ بوجہ اس کے کہ کثرت سے ہوں گے اور ایک دم سے نکل پڑیں گے ⁂

ف۲ یعنی امر حق کا ذرا ادراک کرنا نہ چاہتے تھے ⁂

ف۳ دعوت بطور تہکم کے فرمایا ⁂

ع ١١/١٩ ٢

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾

آپ (ان سے) کہئے کہ کیا ہم تمکو ایسے لوگ بتائیں جو اعمال کے اعتبار سے بالکل خسارہ میں ہیں۔

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ

یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیا میں کی کرائی محنت سب گئی گزری ہوئی اور وہ (بوجہ جہل کے)

يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ

اسی خیال میں ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ

اپنے رب کی آیتوں کا (یعنی کتب الٰہیہ کا) اور اس سے ملنے کا (یعنی قیامت کا) انکار کر رہے ہیں سو (اسلئے) اُنکے

اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾

سارے کام غارت ہوگئے تو قیامت کے روز ہم اُن (کے نیک اعمال) کا ذرا بھی وزن قائم نہ کریں گے۔

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ

(بلکہ) اُنکی سزا وہی ہوگی یعنی دوزخ اس سبب سے کہ اُنہوں نے کفر کیا تھا۔ اور (یہ کہ)

اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

میری آیتوں اور پیغمبروں کا مذاق بنایا تھا۔ بیشک جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ

ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک کام کئے اُن کی مہمانی کے لئے فردوس

جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

(یعنی بہشت) کے باغ ہوں گے۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے

لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ

(نہ اُنکو کوئی نکالیگا اور) نہ وہاں سے کہیں اور جانا چاہیں گے۔ آپ (ان سے) کہدیجئے کہ اگر میرے رب کی باتیں ف۱

مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ

لکھنے کے لئے سمندر (کا پانی) روشنائی (کی جگہ) ہو تو میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم

اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ

ہو جاوے (اور باتیں احاطہ میں نہ آویں) اگرچہ اس سمندر کی مثل ایک دوسرا سمندر (اسکی) مدد کے لئے

مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى

ہم لے آویں۔ (اور) آپ (یوں بھی) کہدیجئے کہ میں تو تم ہی جیسا بشر ہوں میرے پاس بس یہ وحی

ف۱ یعنی وہ کلمات وعبارات جو اوصاف و کمالات الٰہیہ پر دال ہوں اور اُن سے اُن کی تعبیر کی جائے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم | ۲، ۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب | ۲ حرکتوں والی مد | ادغام اور ناقابل تلفظ | قلقلہ

إِلَىَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَن كَانَ

آتی ہے کہ تمہارا معبود (برحق) ایک ہی معبود ہے سو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی

يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَٰلِحًا وَّلَا

آرزو رکھے تو نیک کام کرتا رہے اور اپنے رب کی

يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًا ع ﴿١١٠﴾

عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

١٢ ع ٩ ٤

سُورَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَّتِسْعُونَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوعَاتٍ

سورۂ مریم مکہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

کلماتہا ٩٦٨ ف١ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں حروفہا ٣٩٨٦

كٓهيعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُۥ زَكَرِيَّآ ﴿٢﴾

کھیعص۔ یہ تذکرہ ہے آپ کے پروردگار کے مہربانی فرمانے کا اپنے بندہ زکریاؑ پر

إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّى

جبکہ انہوں نے اپنے پروردگار کو پوشیدہ طور پر پکارا۔ (جس میں یہ) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار

وَهَنَ ٱلْعَظْمُ مِنِّى وَٱشْتَعَلَ ٱلرَّأْسُ شَيْبًا

میری ہڈیاں (بوجہ پیری کے) کمزور ہو گئیں اور سر میں بالوں کی سفیدی پھیل گئی اور

وَلَمْ أَكُنۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَإِنِّى

(اسکے قبل کبھی میں) آپ سے مانگنے میں اے میرے رب ناکام نہیں رہا ہوں۔ اور میں اپنے بعد

خِفْتُ ٱلْمَوَٰلِىَ مِن وَرَآءِى وَكَانَتِ ٱمْرَأَتِى

(اپنے) رشتہ داروں (کی طرف) سے اندیشہ رکھتا ہوں اور میری بی بی بانجھ ہے (اس صورت میں) آپ مجھ کو خاص اپنے

عَاقِرًا فَهَبْ لِى مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾ يَرِثُنِى

پاس سے ایک ایسا وارث (یعنی بیٹا) دیدیجئے کہ وہ (میرے علوم خاصہ میں) میرا وارث بنے۔ اور (میرے جدّ) یعقوبؑ

وَيَرِثُ مِنْ ءَالِ يَعْقُوبَ ۖ وَٱجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾

کے خاندان کا وارث بنے۔ ف٢ اور اس کو اے میرے رب (اپنا) پسندیدہ بنایئے۔ ف٣

يَٰزَكَرِيَّآ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَٰمٍ ٱسْمُهُۥ يَحْيَىٰ لَمْ

اے زکریا ہم تمکو ایک فرزند کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا کہ اس کے قبل ہم نے

ف١ اس سورت کا خلاصہ تین مضمون ہیں۔ اول اثبات توحید۔ دوم اثبات نبوت سوم مباحث معاد +

ف٢ یعنی علوم سابقہ ولاحقہ اس کو حاصل ہوں +

ف٣ یعنی عالم بھی ہو اور عامل بھی ہو +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۞٧ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ

کسی کو اس کا ہم صفت نہ بنایا ہوگا۔ ف۱ زکریاؑ نے عرض کیا کہ اے میرے رب میرے

لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ

اولاد کس طور پر ہوگی حالانکہ میری بی بی بانجھ ہے اور (ادھر) میں بڑھاپے کے انتہائی درجہ

الْكِبَرِ عِتِيًّا ۞٨ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ

کو پہنچ چکا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ حالت (موجودہ) یونہی رہیگی (اور پھر اولاد ہوگی اے زکریا) تمہارے رب

هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۞٩

کا قول ہے کہ یہ (امر) مجھ کو آسان ہے اور میں نے تم کو پیدا کیا حالانکہ تم (پیدائش کے قبل) کچھ بھی نہ تھے۔ ف۲

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا

(جب) زکریاؑ نے عرض کیا کہ اے میرے ربّ میرے لئے کوئی علامت مقرر فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا کہ تمہاری (وہ) علامت

تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۞١٠ فَخَرَجَ

یہ ہے کہ تم تین رات (اور تین دن تک) آدمیوں سے بات نہ کر سکوگے حالانکہ تندرست ہوگے۔ پس حجرے میں سے

عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ

اپنی قوم کے پاس برآمد ہوئے اور اُن کو اشارہ سے فرمایا کہ تم لوگ

سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۞١١ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ

صبح اور شام خدا کی پاکی بیان کیا کرو۔ اے یحییٰ! کتاب کو مضبوط ہو

بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۞١٢ وَّحَنَانًا مِّنْ

کر لو۔ ف۳ اور ہم نے اُنکو (ان کے) لڑکپن ہی میں (دین کی) سمجھ اور خاص اپنے پاس سے رقّتِ قلب اور

لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۞١٣ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ

پاکیزگی (اخلاق کی) عطا فرمائی تھی۔ ف۴ اور وہ بڑے پرہیزگار اور اپنے والدین کے خدمتگذار تھے ف۵ اور وہ (خلق کے

وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۞١٤ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ

ساتھ) سرکشی کرنیوالے (یا حق تعالیٰ کی) نافرمانی کرنیوالے نہ تھے۔ اور اُن کو (اللہ تعالیٰ کا) سلام پہنچے جس دن کہ وہ

وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۞١٥ وَاذْكُرْ

پیدا ہوئے اور جس دن کہ وہ انتقال کریں گے اور جس دن (قیامت میں) زندہ ہوکر اٹھائے جائینگے۔ ف۶ اور

فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا

(اے محمد صلعم) اس کتاب میں مریمؑ کا بھی ذکر کیجئے۔ جبکہ وہ اپنے گھر والوں سے علیحدہ (ہوکر) ایک ایسے مکان

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی جس علم و عمل کی تم دعا کرتے ہو، وہ تو اس فرزند کو ضرور ہی عطا کرینگے۔ اور مزید برآں کچھ اوصاف خاصہ بھی عنایت کئے جاوینگے۔

ف۲ جب معدوم کو موجود کرنا آسان ہے تو ایک موجود سے دوسرا موجود کر دینا کیا مشکل ہے۔ یہ سب ارشاد و تقویت جا کے تھا نہ کہ دفع شبہہ کے لئے۔ کیونکہ زکریا علیہ السلام کو کوئی شبہہ نہ تھا۔

ف۳ یعنی توریت کہ اس وقت وہی کتاب شریعت تھی۔ اور انجیل کا نزول بعد میں ہوا۔

ف۴ حکم میں علم کی طرف اور حنان اور زکوٰۃ میں اخلاق کی طرف اشارہ ہوگیا۔

ف۵ اس میں حقوق اللہ و حقوق العباد دونوں کی طرف اشارہ ہوگیا۔

ف۶ وہ عنداللہ ایسے وجیہ و محترم تھے کہ ان کے حق میں منجانب اللہ یہ ارشاد ہوتا ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچے جس دن کہ وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ انتقال کرینگے اور جس دن قیامت میں زندہ ہوکر اٹھائے جاوینگے۔

مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا

میں جو مشرق کی جانب میں تھا (غسل کیلئے) گئیں۔ پھر اُن (گھر والے) لوگوں کے سامنے سو اُنہوں نے پردہ ڈال لیا

فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا

پس (اس حالت میں) ہم نے اُن کے پاس اپنے فرشتہ (جبرئیلؑ) کو بھیجا اور وہ اُنکے سامنے ایک پورا آدمی

سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ

بنکر ظاہر ہوا۔ کہنے لگیں کہ میں تجھ سے (اپنے خدائے) رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو (کچھ) خدا ترس ہے

كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِاَهَبَ

(تو یہاں سے ہٹ جاویگا)۔ فرشتہ نے کہا کہ میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں تاکہ تم کو

لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُونُ لِي

ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔ ف۱ وہ (تعجباً) کہنے لگیں کہ (بھلا) میرے لڑکا کس طرح ہو جاویگا

غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾

حالانکہ مجھ کو کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں۔

قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ

فرشتہ نے کہا کہ یونہی (اولاد) ہو جاویگی۔ تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بات مجھ کو آسان ہے۔

وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ

اور اس طور پر اس لئے پیدا کرینگے۔ تاکہ ہم اس فرزند کو لوگوں کے لئے ایک نشانی (قدرت کی) بنادیں۔ اور باعث

اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ

رحمت بنائیں۔ اور یہ ایک طے شدہ بات ہے (جو ضرور ہوگی) پھر اُن کے پیٹ میں لڑکا رہ گیا پھر اس حمل کو لئے ہوئے

مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى

(اپنے گھر سے) کسی دُور جگہ میں الگ چلی گئیں۔ پھر درد زہ کے مارے کھجور کے درخت کی

جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ

طرف آئیں۔ ف۲ (گھبرا کر) کہنے لگیں کاش میں اس (حالت) سے پہلے ہی مرگئی ہوتی اور

هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ

ایسی نیست و نابود ہو جاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی۔ پھر جبرئیلؑ نے اُن کے (اس) پائیں (مکان) سے

اَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾

انکو پکارا کہ تم مغموم مت ہو ف۳ تمہارے رب نے تمہاری (مکان) میں ایک نہر پیدا کر دی ہے۔

ف۱
یعنی تمہارے منہ میں یا گریبان میں دم کر دوں کہ اس کے اثر سے باذن اللہ حمل رہ جاویگا اور لڑکا پیدا ہوگا۔ حضرت مریمؑ نے اوّل دہلہ میں گو فرشتہ کو نہیں پہچانا مگر اُن کی تقریر سُن کر فراست ولایت سے یقین آگیا۔ پس یہ شبہہ نہیں ہو سکتا کہ حضرت مریمؑ نے بزا دعویٰ کیسے قبول کر لیا +

ف۲
تاکہ اس کے سہارے بیٹھیں اٹھیں +

ف۳
حضرت جبرئیل اُن کے احترام کی وجہ سے سامنے نہیں گئے۔ بلکہ جس مقام پر حضرت مریمؑ تھیں، اس سے اسفل مقام میں آڑ میں آئے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ

اور اس کھجور کے تنہ کو (پکڑ کر) اپنی طرف کو ہلاؤ اس سے تم پر خرمائے

رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ

تر و تازہ جھڑیں گے۔ پھر (اس پھل کو) کھاؤ اور (وہ پانی) پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو ف۱

فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ

پھر اگر تم آدمیوں میں سے کسی کو بھی (اعتراض کرتا) دیکھو تو کہہ دینا میں نے تو اللہ کے

نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ

واسطے روزہ کی منّت مان رکھی ہے سو آج میں کسی آدمی سے

اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ ۚ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا

نہیں بولوں گی ف۲ پھر وہ اُن کو گود میں لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں لوگوں نے کہا

يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ

اے مریم تم نے بڑے غضب کا کام کیا۔ ف۳ اے ہارون کی بہن

مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ

تمہارے باپ کوئی بُرے آدمی نہ تھے اور نہ تمہاری ماں

بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ ۖ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ

بدکار تھیں۔ پس مریمؑ نے بچّہ کی طرف اشارہ کر دیا۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر

مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۣ

باتیں کریں جو ابھی گود میں بچّہ ہی ہے۔ وہ بچّہ (خود ہی) بول اُٹھا کہ میں اللہ کا (خاص)

اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ ۙ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا

بندہ ہوں۔ اُس نے مجھ کو کتاب (یعنی انجیل) دی ف۴ اور اس نے مجھ کو نبی بنایا (یعنی بناوے گا) اور مجھ کو برکت والا بنایا ف۵

اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ

میں جہاں کہیں بھی ہوں۔ اور اُس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا

مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ ۖ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ

جب تک میں (دنیا میں) زندہ رہوں۔ اور مجھ کو میری والدہ کا خدمتگزار بنایا اور اُس نے مجھ کو

جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ

سرکش بدبخت نہیں بنایا۔ اور مجھ پر (اللہ کی جانب سے) سلام ہے جس روز میں پیدا ہوا

ف۱ یعنی بچہ کے دیکھنے سے اور کھانے پینے سے اور علامت قبول عند اللہ ہونے سے خوش رہو +

ف۲ بس تم اتنا جواب دے کر بے فکر ہو جانا۔ اللہ تعالےٰ اس مولود مسعود کو خرق عادت کے طور پر بولتا کر دے گا جس سے ظہور اعجاز و دلیل نزاہت و عصمت ہو جاوے گی۔ غرض ہر غم کا علاج ہو گیا +

ف۳ یعنی نعوذ باللہ بدکاری کی +

ف۴ یعنی گو آئندہ دے گا مگر بوجہ یقینی ہونے کے ایسا ہی ہے کہ جیسے دیدی +

ف۵ یعنی مجھ سے خلق کو دین کا نفع پہنچے گا +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنۃ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَيَوۡمَ اَمُوۡتُ وَيَوۡمَ اُبۡعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ

اور جس روز رحلت کرونگا اور جس روز (قیامت میں) زندہ کرکے اٹھایا جاؤنگا۔ یہ ہیں

عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَـقِّ الَّذِىۡ فِيۡهِ

عیسٰیؑ بن مریمؑ ف۱ میں (بالکل) سچی بات کہہ رہا ہوں جس میں یہ (افراط وتفریط کرنے والے) لوگ

يَمۡتَرُوۡنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنۡ يَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ

جھگڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ (کسی کو) اولاد اختیار کرے وہ (بالکل) پاک ہے

اِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ؕ ﴿۳۵﴾

وہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو بس اُسکو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہوجا سو وہ ہوجاتا ہے۔

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ

اور بیشک اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے سو (صرف) اسکی عبادت کرو۔ یہی (دین کا)

مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَيۡنِهِمۡ ۚ

سیدھا رستہ ہے۔ ف۲ سو (پھر بھی) مختلف گروہوں نے (اس بارہ میں) باہم اختلاف ڈال لیا ف۳

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ مَّشۡهَدِ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۳۷﴾

سو اُن کافروں کے لئے ایک بڑے دن کے آنے سے بڑی خرابی (ہونیوالی) ہے ف۴

اَسۡمِعۡ بِهِمۡ وَاَبۡصِرۡ ۙ يَوۡمَ يَاۡتُوۡنَـنَا لٰـكِنِ

جس روز یہ لوگ (حساب و جزا کے لئے) ہمارے پاس آوینگے کیسے کچھ شنوا اور بینا ہوجاویں گے لیکن

الظّٰلِمُوۡنَ الۡيَوۡمَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۳۸﴾ وَاَنۡذِرۡهُمۡ

یہ ظالم آج (دنیا میں کیسی) صریح غلطی میں ہیں۔ اور آپ ان لوگوں کو

يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ اِذۡ قُضِىَ الۡاَمۡرُ ۘ وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ

حسرت کے دن سے ڈرائیے جب کہ (جنت و دوزخ کا) اخیر فیصلہ کردیا جائیگا اور وہ لوگ (آج دنیا میں)

وَّهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّا نَحۡنُ نَرِثُ الۡاَرۡضَ

غفلت میں ہیں اور وہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (لیکن آخر ایک دن مرینگے اور) تمام زمین اور زمین کے رہنے

وَمَنۡ عَلَيۡهَا وَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ ﴿۴۰﴾ وَاذۡكُرۡ فِى

والوں کے ہم ہی وارث (یعنی آخر مالک) رہ جاوینگے اور یہ سب ہمارے پاس ہی لوٹائے جاوینگے۔ اور اس کتاب میں

الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِيۡمَ ۬ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾

ابراہیمؑ کا (قصہ) ذکر کیجئے وہ بڑے راستی والے اور پیغمبر تھے۔

وقف لازم

ع ۲ ۲۵ ۵

ف۱ عیسٰی علیہ السلام کے مجموعۂ اوصاف واحوال مذکورہ آیت سے نزاہت و طہارت حضرت مریم علیہا السلام کی ثابت ہوگئی جو مقصود تھا اس تکلم خارق عادت سے جس میں سب سے بڑھ کر دلالت علی المطلوب میں وصفِ نبوت ہے۔ کیونکہ نبوت کے ساتھ فسادِ نسب جو کہ اعلیٰ درجہ کا سببِ عار ہے، مجتمع نہیں ہوسکتا اور عطائے نبوت کا تحقق اس تکلم خارق سے ہوتا ہے کیونکہ بے گناہ سے خارق کا صدور دلیل مقبولیت ہے اور مقبول ہونا کاذب ہونے کے منافی ہے +

ف۲ یعنی خالص خدا کی عبادت کرنا یا توحید اختیار کرنا دین کا سیدھا رستہ ہے +

ف۳ یعنی انکار توحید کا کرکے طرح طرح کے مذاہب ایجاد کرلئے +

ف۴ مراد اس سے قیامت ہے کہ باعتبار امتداد و اشتداد کے عظیم ہوگا +

٦ حرکتوں والی مد لازم ۔ ۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب ۔ ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَٰٓأَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا

جب کہ انہوں نے اپنے باپ سے (جو کہ مشرک تھا) کہا کہ اے میرے باپ تم ایسی چیز کی کیوں عبادت کرتے ہو

يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾ يَٰٓأَبَتِ إِنِّي

جو نہ کچھ سُنے اور نہ کچھ دیکھے اور نہ تمہارے کچھ کام آسکے - ف١ اے میرے باپ میرے پاس

قَدْ جَآءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيٓ

ایسا علم پہنچا ہے جو تمہارے پاس نہیں آیا ف٢ تو تم میرے کہنے پر چلو

أَهْدِكَ صِرَٰطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يَٰٓأَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَٰنَ ۖ

تم کو سیدھا رستہ بتلاؤں گا - ف٣ اے میرے باپ تم شیطان کی پرستش مت کرو

إِنَّ الشَّيْطَٰنَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يَٰٓأَبَتِ

بیشک شیطان رحمٰن کا نافرمانی کرنے والا ہے - اے میرے باپ

إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ

میں اندیشہ کرتا ہوں کہ تم پر رحمٰن کی طرف سے کوئی عذاب نہ آپڑے

فَتَكُونَ لِلشَّيْطَٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ

پھر تم (عذاب میں) شیطان کے ساتھی ہو جاؤ - ف٤ باپ نے جواب دیا کہ کیا تم میرے

عَنْ ءَالِهَتِي يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ

معبودوں سے پھرے ہوئے ہو اے ابراہیم اگر تم باز نہ آئے تو میں ضرور تم کو مار

لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلَٰمٌ

پتھروں سے سنگسار کر دوں گا اور ہمیشہ ہمیش کے لئے مجھ سے برکنار رہو - (ابراہیمؑ نے) کہا میرا اسلام لو

عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيٓ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ

اب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت کی درخواست کروں گا - بیشک وہ مجھ پر

بِي حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ

بہت مہربان ہے - اور میں تم لوگوں سے اور جن کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت

مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُوا رَبِّي عَسَىٰٓ أَلَّآ أَكُونَ

کرتے ہو اُن سے کنارہ کرتا ہوں اور (علیحدہ ہو کر اطمینان سے) اپنے رب کی عبادت کروں گا - اُمید ہے کہ اپنے رب

بِدُعَآءِ رَبِّي شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا

کی عبادت کر کے محروم نہ رہوں گا - ف٥ پس جب اُن لوگوں سے اور جن کی وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر

ف١ مراد بُت ہیں - حالانکہ اگر کوئی دیکھتا سنتا کچھ کام آتا بھی ہو مگر واجب الوجود نہ ہو تب بھی لائق عبادت نہیں - چہ جائیکہ ان اوصاف سے بھی عاری ہو - وہ تو بدرجۂ اولٰے لائق عبادت نہ ہوگا +

ف٢ مراد اس سے وحی ہے جس میں احتمال غلطی کا ہو ہی نہیں سکتا +

ف٣ اور وہ توحید ہے +

ف٤ یعنی جب اطاعت میں اس کا ساتھ دوگے تو نفس عقوبت میں بھی اس کا ساتھ ہوگا +

ف٥ اس گفتگو کے بعد ان سے اس طرح علیحدہ ہوئے کہ ملک شام کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنّہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ

عبادت کرتے تھے اُن سے علیحدہ ہو گئے (تو) ہم نے اُن کو اسحاقؑ (بیٹا) اور یعقوبؑ

وَيَعۡقُوۡبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾ وَوَهَبۡنَا

(پوتا) عطا فرمایا۔ اور ہم نے (ان دونوں میں سے) ہر ایک کو نبی بنایا۔ ف۱ اور ان سب کو ہم نے اپنی

لَهُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ لِسَانَ

رحمت کا حصہ دیا اور (آئندہ نسلوں میں) ہم نے اُن کا نام

صِدۡقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ ع وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مُوۡسٰٓى ۫

نیک اور بلند کیا۔ اور اس کتاب میں موسیٰ کا بھی ذکر کیجیے ف۲

اِنَّهٗ كَانَ مُخۡلَصًا وَّكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَ

وہ بلاشبہ (اللہ تعالیٰ کے خاص کئے ہوئے (بندہ) تھے اور وہ رسول بھی تھے نبی بھی تھے۔ اور

نَادَيۡنٰهُ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ الۡاَيۡمَنِ وَقَرَّبۡنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾

ہم نے اُن کو کوہ طور کی داہنی جانب سے آواز دی اور ہم نے اُن کو راز کی باتیں کرنے کیلئے مقرب بنایا۔

وَوَهَبۡنَا لَهٗ مِنۡ رَّحۡمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوۡنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾

اور ہم نے اُن کو اپنی رحمت سے اُن کے بھائی ہارونؑ کو نبی بنا کر عطا کیا ف۳

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِسۡمٰعِيۡلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ

اور اس کتاب میں اسمٰعیلؑ کا بھی ذکر کیجیے بلاشبہ وہ وعدہ کے (بڑے)

الۡوَعۡدِ وَكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ ج وَكَانَ يَاۡمُرُ

سچے تھے اور وہ رسول بھی تھے نبی بھی تھے۔ ف۴ اور اپنے متعلقین کو نماز

اَهۡلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۖ وَكَانَ عِنۡدَ رَبِّهٖ

اور زکوٰۃ کا حکم کرتے رہتے تھے اور وہ اپنے پروردگار کے نزدیک

مَرۡضِيًّا ﴿٥٥﴾ وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِدۡرِيۡسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ

پسندیدہ تھے۔ اور اس کتاب میں ادریسؑ کا بھی ذکر کیجیے بے شک وہ

صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ لا ق وَّرَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾

بڑے راستی والے نبی تھے۔ اور ہم نے اُن کو (کمالات میں) بلند رتبہ تک پہنچایا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ

یہ وہ لوگ ہیں جن پر ف۵ اللہ تعالیٰ نے (خاص) انعام فرمایا ہے منجملہ دیگر انبیاء کے آدمؑ کی نسل سے اور اُن لوگوں کی

ع ١٠ ٣ ٦

ف۱ اسمٰعیل علیہ السلام کا اس جگہ ذکر نہ فرمانا اس وجہ سے ہے کہ اوّل تو وہ اوروں سے اوّل عطا ہو چکے تھے۔ بعد والوں کے ذکر سے قبل والے کا ذکر خود ہی مفہوم ہو جاتا ہے۔ دوسرے ان کا ذکر مستقل طور پر آئندہ قریب آنے والا ہے تیسرے ابراہیم علیہ السلام کے ذکر سے جیسا عرب کا استجلاب قلب ہوا، اسحٰق و یعقوب علیہما السلام کے ذکر سے اہل کتاب کا استجلاب قلب مناسب ہے اور اسی حکمت کی وجہ سے اسکے متصل موسیٰ علیہ السلام کا ذکر آتا ہے۔ پھر اسکے بعد اسمٰعیل علیہ السلام کا آوے گا۔

ف۲ یعنی لوگوں کو سنائیے ورنہ کتاب میں ذکر کرنے والا تو فی الحقیقۃ اللہ تعالیٰ ہے +

ف۳ یعنی ان کی درخواست کے موافق ان کو نبی کیا کہ ان کی مدد کریں +

ف۴ رسول وہ ہے جو مخاطبین کو شریعت جدیدہ پہنچاوے اور نبی وہ ہے جو صاحب وحی ہو۔ خواہ شریعت جدیدہ کی تبلیغ کرے یا شریعت قدیمہ کی +

ف۵ یعنی جن کا ذکر شروع سورت سے یہاں تک ہوا۔ یعنی زکریا علیہ السلام سے ادریس علیہ السلام تک +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ

نسل سے جن کو ہم نے نوحؑ کے ساتھ سوار کیا تھا اور ابراہیمؑ

ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۫ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا

اور یعقوبؑ کی نسل سے اور (یہ سب حضرات) اُن لوگوں میں سے ہیں جن کو ہم نے ہدایت فرمائی

وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ

اور اُن کو مقبول بنایا۔ جب اُن کے سامنے (حضرت) رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو

خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ﴿۵۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے (زمین پر) گر جاتے تھے ف۱ پھر اُن کے بعد (بعض) ایسے ناخلف پیدا ہوئے

خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ

جنہوں نے نماز کو برباد کیا اور (نفسانی ناجائز) خواہشوں کی پیروی کی ف۲

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ

سو یہ لوگ عنقریب (آخرت میں) خرابی دیکھیں گے۔ ہاں مگر جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا

وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ

اور نیک کام کرنے لگا سو یہ لوگ جنت میں جاویں گے اور

لَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿۶۰﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ۣ الَّتِيْ وَعَدَ

اُن کا ذرا نقصان نہ کیا جاویگا۔ ف۳ وہ ہمیشہ رہنے کے باغ جن کا رحمٰن نے اپنے

الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ

بندوں سے غائبانہ وعدہ فرمایا ہے (اور) اس کے وعدہ کی ہوئی چیز کو یہ لوگ

مَاْتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ

ضرور پہنچیں گے۔ اس (جنت) میں وہ لوگ کوئی فضول بات نہ سننے پاوینگے بجز سلام کے

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ

اور اُن کو اُن کا کھانا صبح و شام ملا کریگا۔ یہ جنت

الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ

(جس کا ذکر ہوا) ایسی ہے کہ ہم اپنے بندوں میں سے اس کا مالک ایسے لوگوں کو بنادینگے جو کہ خدا سے ڈرنے

تَقِيًّا ﴿۶۳﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا

والا ہو۔ اور ہم (یعنی فرشتے) بدون آپ کے رب کے حکم کے وقتاً فوقتاً نہیں آسکتے۔ اسی کی (ملک) ہیں

السجدۃ ۵

ف۱ یعنی باوجود اس مقبولیت واختصاص کے ان سب حضرات موصوفین کی عبدیت کی یہ کیفیت تھی +

ف۲ نماز کو برباد کیا خواہ اعتقاداً کہ انکار کیا۔ یا عملاً کہ اسکے ادا کرنے میں یا حقوق وآداب ضروریہ میں کوتاہی کی +

ف۳ یعنی ہر نیک عمل کی جزا ملے گی +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد ۔ اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں) ۔ تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ۲ حرکتوں والی مد ۔ ادغام اور نا قابلِ تلفظ ۔ قلقلہ

بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا
ہمارے آگے کی سب چیزیں اور ہمارے پیچھے کی سب چیزیں اور جو چیزیں ان کے درمیان میں ہیں

كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۚ ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں ف١ وہ رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور اُن سب چیزوں

وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ
کا جو ان دونوں کے درمیان میں ہیں۔ سو (اے مخاطب) تو اسکی عبادت کیا کر اور اس کی عبادت پر قائم رہ۔

هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ ع وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا
بھلا تو کسی کو اس کا ہم صفت جانتا ہے۔ ف٢ اور انسان (منکر بعث) یوں کہتا ہے کہ میں جب

مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ
مر جاؤں گا تو کیا پھر زندہ کر کے (قبر سے) نکالا جاؤں گا۔ کیا (یہ) انسان اس بات کو نہیں

الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾
سمجھتا کہ ہم اس کو اس کے قبل (عدم سے) وجود میں لاچکے ہیں اور یہ (اُس وقت) کچھ بھی نہ تھا۔ ف٣

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ
سو قسم ہے آپ کے رب کی ہم اُن کو (اُس وقت) جمع کریں گے اور شیاطین کو بھی۔ پھر اُن کو دوزخ کے گرد اگرد

حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۚ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ
اس حالت سے حاضر کرینگے کہ گھٹنوں کے بل گرے ہونگے۔ پھر (ان کفار کے) ہر گروہ میں سے اُن لوگوں کو

شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۚ ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ
جدا کرینگے جو اُن میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے سرکشی کیا کرتا تھا۔ پھر ہم (خود) ایسے

اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ
لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو دوزخ میں جانے کے زیادہ (یعنی اوّل) مستحق ہیں۔ اور تم میں سے

مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا
کوئی بھی نہیں جس کا اُس پر سے گزر نہ ہو۔ ف٤ یہ آپ کے رب کے اعتبار سے لازم ہے جو (ضرور)

مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ۚ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ
پُورا ہو کر رہے گا۔ پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیدیں گے جو خدا سے ڈر کر (ایمان لا) تے تھے۔ اور ظالموں کو

الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
اس میں ایسی حالت میں رہنے دینگے کہ (مارے رنج و غم کے گھٹنوں کے بل گر پڑینگے۔ اور جب ان (منکر) لوگوں کے سامنے

ف١ مطلب یہ ہے کہ ہم تکوینًا بالتشریعًا مسخّرِ امر ہیں۔ اپنی رائے سے ایک مکان سے دوسرے مکان میں یا جس زمان میں ہم چاہیں کہیں آجا نہیں سکتے۔ لیکن جب ہمارا بھیجنا مصلحت ہوتا ہے، تو حق تعالےٰ بھیج دیتے ہیں یہ احتمال نہیں کہ شاید کسی مصلحت کے وقت میں بھول جاتے ہیں +

ع ١٥ / ٧

ف٢ یعنی کوئی اس کا ہم صفت نہیں تو لائق عبادت بھی کوئی نہیں بس اسی کی عبادت کرنا ضرور ہوا +

ف٣ جب ایسی حالت سے حیات تک لانا آسان ہے تو دوبارہ حیات دینا تو بدرجہ اَولےٰ آسان ہے +

ف٤ گزر کسی کا دخولاً کسی کا عبوراً + جہنم کا وجود ایسا یقینی ہے کہ اسکا معاینہ سب مومن وکافر کو کرایا جائیگا۔ گو صورت اور غرض معاینہ کی مختلف ہوگی۔ کفار کو بطور دخول کے اور تعذیب ابدی کے واسطے۔ اور مومنین کو بطور عبور پلصراط کے اور زیادت شکر اور فرح کے واسطے اور بعض عصاۃ کو سزائے محدود کے لئے جو کہ تطہیر ہے +

+ + +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ
ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو یہ کافر لوگ مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ دونوں فریقوں میں سے

الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ
مکان کس کا زیادہ اچھا ہے اور محفل کس کی اچھی ہے ۔ اور ہم نے

اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّ
ان سے پہلے بہت سے ایسے ایسے گروہ ہلاک کئے ہیں جو سامان اور نمود میں ان سے بھی کہیں

رِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ
اچھے تھے ۔ آپ فرما دیجئے کہ جو لوگ گمراہی میں ہیں (یعنی تم) رحمٰن اُن کو ڈھیل

الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ
دیتا چلا جا رہا ہے ۔ ف١ یہاں تک کہ جس چیز کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اس کو

اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ
دیکھ لیں گے خواہ عذاب کو (دنیا میں، خواہ قیامت کو دوسرے عالم میں) سو (اُس وقت) اُن کو

هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيْدُ
معلوم ہو جاوے گا کہ بُرا مکان کس کا ہے اور کمزور مددگار کس کے ہیں ۔ ف٢ اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ
ہدایت والوں کو (دنیا میں تو) ہدایت بڑھاتا ہے اور (آخرت میں ظاہر ہوگا کہ) جو نیک کام ہمیشہ کے لئے

الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ
باقی رہنے والے ہیں وہ تمہارے رب کے نزدیک ثواب میں بھی بہتر ہیں اور انجام میں بھی

مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ
بہتر ہیں ۔ ف٣ بھلا آپ نے اُس شخص (کی حالت) کو بھی دیکھا جو ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کرتا ہے اور کہتا ہے

لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٧٧﴾ ؕ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ
کہ مجھ کو (آخرت میں) مال اور اولاد ملیں گے ۔ ف٤ کیا یہ شخص غیب پر مطلع ہو گیا ہے یا کیا اس نے

اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ ۙ كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ
اللہ تعالیٰ سے کوئی عہد (اس بات کا) لے لیا ہے ۔ ہرگز نہیں (محض غلط کہتا ہے اور) ہم

مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ ۙ
اس کا کہا ہوا ابھی لکھے لیتے ہیں اور اُس کے لئے عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے ۔

٦ حرکتوں والی مدِّ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِّ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ف١ یعنی اس نعمت دنیوی میں یہ حکمت ہے کہ مہلت دے کر اتمام حجت کرے اور یہ مہلت چند روزہ ہے +

ف٢ یعنی دنیا میں جو اپنے اہل مجلس کو اپنا مددگار سمجھتے ہیں اور فخر کرتے ہیں وہاں معلوم ہوگا کہ ان میں کتنا زور ہے ۔ کیونکہ وہاں تو زور میں اتنی کمی ہوگی کہ اصلا زور نہ ہوگا ۔ اسی کو ضعف فرمایا +

ف٣ پس ان کو ثواب میں بڑی بڑی نعمتیں ملیں گی جن میں مکانات اور باغات سب کچھ ہوگا اور انجام ان اعمال کا ابدیت ہے ان نعمتوں کی پس کیفیۃً وکمیۃً مسلمانوں ہی کی حالت خیرہ بہتر ہوگی ۔ اور اخیر ہی کا اعتبار ہے +

ف٤ خباب بن ارتؓ صحابی لوہار کا کام کرتے تھے ۔ ان کا کچھ قرض عاص بن وائل کے ذمہ رہ گیا تھا انہوں نے ایک بار تقاضا کیا تو عاص نے جواب دیا کہ جب تک تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کفر نہ کرے گا تیرے دام نہ دونگا ۔ انہوں نے کہا کہ اگر تو مر کر بھی زندہ ہوگا ۔ جب بھی کفر نہ کرونگا ۔ اس نے کہا ۔ پس جب یہ بات ہے کہ میں مر کر پھر زندہ ہونے والا ہوں ۔ تو میرے

پاس جب ہی آنا ۔ میرے پاس اُس وقت بھی مال اولاد سب کچھ ہوگا تیرے دام بھگتا دونگا ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی +

وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝٨٠ وَاتَّخَذُوْا

اور اُس کی کہی ہوئی چیزوں کے ہم وارث رہ جاوینگے اور وہ ہمارے پاس (مال و اولاد سے) تنہا ہو کر آویگا۔ اور اُن لوگوں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝٨١

نے خدا کو چھوڑ کر اور معبود تجویز کر رکھے ہیں تاکہ اُن کے لئے وہ (عند اللہ) باعث عزت ہوں۔

كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ

(ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا بلکہ) وہ تو اُن کی عبادت ہی کا انکار کر بیٹھیں گے اور اُن کے مخالف

ضِدًّا ۝٨٢ اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى

ہو جاوینگے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہم نے شیاطین کو کفار پر (ابتلاءً) چھوڑ رکھا ہے کہ وہ اُنکو

الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۝٨٣ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ

(کفر و ضلال پر) خوب اُبھارتے رہتے ہیں۔ سو آپ اُن کے لئے جلدی نہ کیجئے

اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝٨٤ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ

ہم اُن کی باتیں خود شمار کر رہے ہیں۔ (اور) جس روز ہم متقیوں کو رحمٰن (کے دار النعیم)

اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝٨٥ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى

کی طرف مہمان بنا کر جمع کریں گے۔ اور مجرموں کو دوزخ کی طرف

جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝٨٦ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ

(پیاسا) ہانکیں گے۔ (وہاں) کوئی سفارش کا اختیار نہ رکھے گا مگر ہاں

اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝٨٧ وَقَالُوا اتَّخَذَ

جس نے رحمٰن کے پاس (سے) اجازت لی ہے۔ ف۱ اور یہ (کافر) لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝٨٨ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ۝٨٩ تَكَادُ

نے اولاد (بھی) اختیار کر رکھی ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) تم نے (جو) یہ (بات کہی تو) ایسی سخت حرکت کی ہے کہ

السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ

اُسکے سبب کچھ بعید نہیں کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین کے ٹکڑے اُڑ جائیں

وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝٩٠ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ

اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں۔ اس بات سے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت

وَلَدًا ۝٩١ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝٩٢

کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کی شان نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے

ع ۵ / ۸

ف۱ وہ انبیاء و صلحا ہیں اور اجازت خاص ہے مؤمنین کے ساتھ پس کفار محل شفاعت نہ ہوسکے ؎

وقف لازم ـ وقف لازم

٦ حرکتوں والی مدِ لازم | ۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب | ۲ حرکتوں والی مد | ادغام اور نا قابل تلفظ | قلقلہ

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ

(کیونکہ) جتنے بھی کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب خدا تعالیٰ کے روبرو غلام ہو کر حاضر

عَبْدًا ﴿۹۳﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾ وَكُلُّهُمْ

ہوتے ہیں۔ (اور) اُس نے سب کو (اپنی قدرت میں) احاطہ کر رکھا ہے اور سب کو شمار کر رکھا ہے۔ اور قیامت کے روز

اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

سب کے سب اس کے پاس تنہا تنہا حاضر ہوں گے۔ ف۱ بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾

اُنہوں نے اچھے کام کئے اللہ تعالیٰ اُن کے لئے محبت پیدا کر دیگا ف۲

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ

سو ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان (عربی) میں اس لئے آسان کیا ہے کہ آپ اس سے متقیوں کو خوشخبری سنا دیں اور (نیز)

بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ط

اس سے جھگڑالو آدمیوں کو خوف دلا دیں۔ اور ہم نے ان کے قبل بہت سے گروہوں کو (عذاب وقہر سے) ہلاک کر دیا ہے۔

هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾ ع

(سو) کیا آپ اُن میں سے کسی کو دیکھتے ہیں یا اُن کی کوئی آہستہ آواز سنتے ہیں ف۳

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ طٰہٰ مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کلماتہا ۱۳۵۱ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں حروفہا ۵۴۶۶

طٰهٰ ﴿۱﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿۲﴾

طٰہٰ (کے معنی تو اللہ کو معلوم ہیں) ہم نے آپ پر (قرآن مجید) اس لئے نہیں اُتارا کہ آپ تکلیف اُٹھائیں۔

اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۳﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ

بلکہ ایسے شخص کی نصیحت کے لئے (اُتارا ہے) جو (اللہ سے) ڈرتا ہو۔ یہ اُس (ذات) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس

خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿۴﴾ اَلرَّحْمٰنُ

نے زمین کو اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے۔ (اور) وہ بڑی رحمت والا

عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿۵﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

عرش پر ف۴ قائم ہے۔ اُسی کی مِلک ہیں جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں

ف۱ ہر شخص خدا ہی کا محتاج اور محکوم ہوگا +

ف۲ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس سے کسی کو بغض نہ ہوگا۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ عام خلائق جن کا نہ کوئی نفع اُس مومن سے وابستہ ہے نہ کوئی ضرر وہ اس سے محبت کرتے ہیں +

ف۳ یہ کنایہ ہے بے نام و نشان ہونیسے +

ف۴ یعنی تخت سلطنت پر۔ عرش حسب روایات و آیات ایک جسم عظیم ہے، آسمانوں اور کرسی کے علاوہ۔ اور ان سب کے اوپر مثل قُبّہ کے۔ اور ان سب سے بڑا۔ اس کے پائے بھی ہیں۔ اور فرشتے اس کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ ساکن ہے احیاناً اس کو حرکت ہو جاتی ہے +

النصف ۹ ع ۶

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ⑥

زمین میں ہیں اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان میں ہیں اور جو چیزیں تحت الثریٰ میں ہیں ف۱

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ⑦

اور علم کی یہ شان ہے کہ) اگر تم پکار کر بات کہو تو وہ تو چپکے سے کہی ہوئی بات کو اور اس سے بھی زیادہ خفی بات کو جانتا ہے ف۲

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ⑧

(وہ) اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کے اچھے اچھے نام ہیں ف۳

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ⑨ اِذْ رَاٰ نَارًا

اور کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام کے قصہ) کی خبر بھی پہنچی ہے۔ جبکہ انہوں نے (مدین سے آتے ہوئے

فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا

رات کو) ایک آگ دیکھی سو اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم ٹھیرے رہو میں نے آگ دیکھی ہے شاید

لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى

اس میں سے تمہارے پاس کوئی شعلہ لاؤں یا وہاں (آگ کے پاس) رستہ کا پتہ

النَّارِ هُدًى ⑩ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ؕ ⑪

مجھ کو مل جاوے۔ سو وہ جب اس (آگ) کے پاس پہنچے تو (ان کو منجانب اللہ) آواز دی گئی کہ اے موسیٰ

اِنِّيْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ

میں تمہارا رب ہوں پس تم اپنی جوتیاں اتار ڈالو (کیونکہ) تم ایک

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ؕ ⑫ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ

پاک میدان یعنی طویٰ میں ہو (یہ اس کا نام ہے) اور میں نے تم کو (نبی بنانے کے لئے)

فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ⑬ اِنَّنِيْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ

منتخب فرمایا ہے سو (اس وقت) جو کچھ وحی کی جارہی ہے اس کو سن لو (وہ یہ ہے کہ) میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود

اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ⑭

نہیں تم میری ہی عبادت کیا کرو اور میری ہی یاد کی نماز پڑھا کرو

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى

(دوسری بات یہ سنو کہ) بلاشبہ قیامت آنے والی ہے میں اس کو (تمام خلائق سے) پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى ⑮ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا

تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ مل جاوے۔ سو تم کو قیامت سے ایسا شخص باز نہ رکھنے پاوے جو اس

وقف لازم

ف۱ یعنی زمین کے اندر جو تر مٹی ہے جس کو ثریٰ کہتے ہیں۔ جو چیز کہ اسکے نیچے ہے۔ مراد یہ کہ زمین کی تہ میں ہے +

ف۲ یعنی جو ابھی دل میں ہے +

ف۳ سو قرآن ایسی ذات مستجمع الصفات کا نازل کیا ہوا ہے۔ اور یقینی حق ہے +

تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	۶ حرکتوں والی مد لازم ۔ ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد
قلقلہ	ادغام اور نا قابل تلفظ	۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب ۔ ۲ حرکتوں والی مد

مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾ وَمَا

پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی (نفسانی) خواہشوں پر چلتا ہے کہیں تم (اس بیفکری کی وجہ سے) تباہ نہ ہو جاؤ۔ ف١ اور یہ تمہارے

تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ

داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ اے موسٰیؑ۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ میری لاٹھی ہے۔

اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا

ہیں (کبھی) اس پر سہارا لگاتا ہوں اور (کبھی) اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے

مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾ فَاَلْقٰىهَا

اور بھی کام (نکلتے) ہیں۔ ارشاد ہوا کہ اس کو (زمین پر) ڈال دو اے موسٰیؑ۔ سو اُنہوں نے اس کو

فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا

ڈال دیا تو وہ یکایک (خدا کی قدرت سے) ایک دوڑتا ہوا سانپ بن گیا۔ ارشاد ہوا کہ اس کو پکڑ لو اور ڈرو

تَخَفْ ٚ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ

نہیں ف٢ ہم ابھی اس کو اُس کی پہلی حالت پر کر دیں گے۔ ف٣ اور تم اپنا داہنا

يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ

ہاتھ اپنی (بائیں) بغل میں دے لو (پھر نکالو) وہ بلا کسی عیب (یعنی بلا کسی مرض برص وغیرہ) کے نہایت روشن

سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾

ہو کر نکلے گا کہ یہ دوسری نشانی ہوگی۔ تاکہ ہم تم کو اپنی (قدرت کی) بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دکھلائیں۔

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ

(اب یہ نشانیاں لیکر) تم فرعون کے پاس جاؤ وہ بہت حد سے نکل گیا ہے۔ ف٤ عرض کیا اے رب میرے میرا حوصلہ

لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ

فراخ کر دیجئے۔ اور میرا (یہ) کام (تبلیغ کا) آسان فرما دیجئے۔ اور میری زبان پر سے

عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾ وَ

بستگی (لکنت کی) ہٹا دیجئے۔ تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ اور

اجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾

میرے واسطے میرے کنبہ میں سے ایک معاون مقرر کر دیجئے یعنی ہارون کو کہ میرے بھائی ہیں۔

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾

اُنکے ذریعہ سے میری قوت کو مستحکم کر دیجئے۔ اور اُن کو میرے (اس تبلیغ کے) کام میں شریک کر دیجئے۔

ع ٢٤ / ١٠

ف١ بڑے مسئلے اصول میں تین تھے۔ توحید و نبوت و معاد تینوں کی تعلیم کی گئی۔ اور فاعبدنی میں تمام فروع آ گئے۔ نماز کو شرف کی وجہ سے جداگانہ بھی ذکر فرمایا +

ف٢ موسٰی علیہ السلام کا ڈر جانا بعض نے کہا ہے کہ طبعی ہے جو کسی طرح جلالت شان کے منافی نہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ جو حادثہ مخلوق کی جانب سے ہو اس میں تو نہ ڈرنا کمال ہے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام آتش نمرود سے نہیں ڈرے اور جو امر خالق کی طرف سے ہو۔ اس میں ڈرنا ہی کمال ہے کہ وہ فی الحقیقت حق تعالٰی سے ڈرنا ہے۔ جیسے ہوا تیز ہونے کیوقت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گھبرا جانا حدیثوں میں آیا ہے۔ سو چونکہ اس تبدل میں مخلوق کا واسطہ نہ تھا اس سے ڈر گئے کہ یہ کوئی قہر الٰہی نہ ہو اور دوسری آیت میں اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ فرمانے سے تسلی دینا اس طرف مشیر ہے +

ف٣ یعنی یہ پھر عصا بن جاویگا اور تم کو کوئی گزند نہ پہنچیگا +

ف٤ کہ خدائی کا دعوٰی کرتا ہے تم جاکر اسکو توحید کی تبلیغ کرو اور اگر تمہاری نبوت میں شبہ کرے تو یہی معجزے دکھلا دو +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ

تاکہ ہم دونوں آپکی کثرت سے پاکی (شرک و نقائص سے) بیان کریں - اور آپکا خوب کثرت سے ذکر کریں - بیشک آپ

كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ

ہم کو خوب دیکھ رہے ہیں - ارشاد ہوا کہ تمہاری (یہ) درخواست منظور کی گئی ف۱

يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾

اے موسیٰؑ - اور ہم تو ایک دفعہ اور بھی (اسکے قبل بے درخواست ہی) تمپر احسان کرچکے ہیں

اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾ اَنِ اقْذِفِيْهِ

جبکہ ہمنے تمہاری ماں کو وہ بات الہام سے بتائی جو الہام سے بتلانے کی تھی - (وہ) یہ کہ موسیٰؑ کو (جلّادوں کے

فِى التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ

ہاتھوں سے بچانے کے لئے) ایک صندوق میں رکھو پھر انکو دریا میں ڈال دو پھر انکو (مع صندوق کے) دریا کنارے

بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَ

تک لے آویگا کہ (آخر کار) انکو ایک شخص پکڑلے گا جو (کافر ہونیکی وجہ سے) میرا بھی دشمن ہے اور انکا بھی دشمن ہے ف۲ - اور

اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى

میں نے تمہارے اُوپر اپنی طرف سے ایک اثر محبت ڈالدیا (تاکہ جو تمکو دیکھے پیار کرے) اور تاکہ تم میری (خاص) نگرانی میں

عَيْنِىْ ﴿٣٩﴾ اِذْ تَمْشِىْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ

پرورش پاؤ - (یہ قصہ اُسوقت کا ہے) جبکہ تمہاری بہن چلتی ہوئی آئیں پھر کہنے لگیں کیا تم لوگوں کو ایسے

اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى

شخص کا پتہ دُوں جو اسکو (اچھی طرح) پالے رکھے - پھر (اس تدبیر سے) ہمنے تم کو تمہاری ماں

اُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ

کے پاس پھر پہنچا دیا تاکہ اُنکی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اُنکو غم نہ رہے اور تمنے (غلطی سے) ایک

نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۚ

شخص (قبطی) کو جان سے مار ڈالا ف۳ پھر ہمنے تمکو اس غم سے نجات دی اور ہمنے تم کو خوب خوب محنتوں میں ڈالا -

فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِىْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۚ ثُمَّ جِئْتَ

پھر (مدین پہنچے اور) مدین والوں میں کئی برس رہے پھر ایک خاص وقت پر

عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿٤٠﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِىْ ﴿٤١﴾

تم (یہاں) آئے اے موسیٰؑ - اور (یہاں آنے پر) میں نے تمکو اپنے لئے منتخب کیا -

ف۱ جوکہ ربّ اشرح میں مذکور ہے +

ف۲ خواہ فی الحال بوجہ اسکے کہ سب بچوں کو قتل کرتا تھا۔ خواہ آئندہ ان کا خاص طور پر دشمن ہوگا +

ف۳ اور مارکر غم ہوا خوف عقاب سے اور خوف انتقام سے بھی +

وقف لازم

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ

(سو اب) تم اور تمہارے بھائی دونوں میری نشانیاں (یعنی معجزات) لیکر جاؤ اور میری یادگاری میں سستی

ذِكْرِيْ ۝٤٢ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝٤٣ فَقُوْلَا

مت کرنا۔ ف۱ دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ بہت نکل چکا ہے۔ پھر اُس سے

لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝٤٤ قَالَا

نرمی کے ساتھ بات کرنا شاید وہ (برغبت) نصیحت قبول کرلے یا (عذاب الٰہی سے) ڈر جاوے۔ دونوں نے عرض کیا

رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ

کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو یہ اندیشہ ہے کہ (کہیں) وہ ہمپر زیادتی نہ کر بیٹھے یا یہ کہ زیادہ شرارت

يَّطْغٰى ۝٤٥ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ

نہ کرنے لگے۔ ارشاد ہوا کہ تم اندیشہ نہ کرو (کیونکہ) میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سب سُنتا

وَاَرٰى ۝٤٦ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ

دیکھتا ہوں۔ سو تم اُس کے پاس جاؤ اور (اُس سے) کہو کہ ہم دونوں تیرے پروردگار کے فرستادے ہیں

فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ

(کہ ہمکو نبی بنا کر بھیجا ہے) سو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے اور انکو تکلیف مت پہنچا

قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰى

ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے (اپنی نبوت کا) نشان (یعنی معجزہ بھی) لائے ہیں۔ اور ایسے شخص کیلئے سلامتی

مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝٤٧ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ

ہے جو (سیدھی) راہ پر چلے۔ ہمارے پاس یہ حکم پہنچا ہے کہ (اللہ کا) عذاب اُس شخص پر

الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝٤٨ قَالَ فَمَنْ

ہوگا جو (حق کو) جھٹلاوے اور (اس سے) رُوگردانی کرے۔ وہ کہنے لگا پھر (یہ بتلاؤ کہ) تم دونوں

رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝٤٩ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ

کا رب کون ہے اے موسیٰ۔ موسیٰؑ نے کہا کہ ہمارا (سب کا) رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو

شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝٥٠ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ

اُسکے مناسب بناوٹ عطا فرمائی پھر رہنمائی فرمائی۔ فرعون نے کہا کہ اچھا تو پہلے لوگوں کا

الْاُوْلٰى ۝٥١ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ

کیا حال ہوا۔ موسیٰؑ نے فرمایا کہ ان لوگوں کا علم میرے پروردگار کے پاس دفتر (اعمال) میں (محفوظ) ہے

ف۱
اصل دو معجزے ہیں عصا و ید بیضا۔ اور ہر ایک میں وجوہ اعجاز متعدد ہیں ٭

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ
میرا رب نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔ ف۱ وہ (رب) ایسا ہے جس نے تم لوگوں کے لئے

الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ
زمین کو (مثل) فرش (کے) بنایا ف۲ اور اس (زمین) میں تمہارے (چلنے کے) واسطے راستے بنائے اور

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ
آسمان سے پانی برسایا۔ پھر ہم نے اس (پانی) کے ذریعہ سے اقسام مختلفہ کے نباتات پیدا کئے۔

نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿٥٣﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ
(اور تمکو اجازت دی کہ) خود (بھی) کھاؤ اور اپنے مواشی کو (بھی) چراؤ۔ ان سب چیزوں میں

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿٥٤﴾ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ
اہل عقل کے واسطے (قدرت الٰہیہ کی) نشانیاں ہیں۔ ہمنے تمکو اسی زمین سے پیدا کیا ف۳

وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً
اور اسی میں ہم تمکو (بعد موت) لیجائیں گے ف۴ اور (قیامت کے روز) پھر دوبارہ اسی سے ہم تمکو

اُخْرٰى ﴿٥٥﴾ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ
نکالیں گے۔ اور ہمنے اس (فرعون) کو اپنی (وہ) سب ہی نشانیاں دکھلائیں ف۵ سو (جب بھی) وہ جھٹلایا ہی کیا

وَاَبٰى ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا
اور انکار ہی کرتا رہا۔ (اور) کہنے لگا کہ اے موسٰیؑ تم ہمارے پاس اس واسطے آئے ہو (گے)، کہ ہم کو ہمارے ملک

بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ
سے اپنے جادو (کے زور) سے نکال باہر کرو ف۶ سو اب ہم بھی تیرے مقابلہ میں ایسا ہی جادو لاتے ہیں

فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ
تو ہمارے اور اپنے درمیان میں ایک وعدہ مقرر کرلو جس کو نہ ہم خلاف کریں اور نہ تم

نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ
خلاف کرو کسی ہموار میدان میں (تاکہ سب دیکھ لیں) موسٰیؑ نے فرمایا تمہارے (مقابلہ کے)

يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾
وعدہ کا وقت وہ دن ہے جس میں (تمہارا) میلہ ہوتا ہو اور (جس میں) دن چڑھے لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾
غرض (یہ سن کر) فرعون (دربار سے اپنی جگہ) لوٹ گیا پھر اپنے مکر کا (یعنی جادو کا) سامان جمع کرنا شروع کیا پھر آیا ف۷

ف۱ پس ان کے اعمال کا صحیح صحیح علم اس کو حاصل ہے مگر عذاب کے لئے وقت مقرر کر رکھا ہے۔ جب وہ وقت آوے گا وہ عذاب ان پر جاری کر دیا جاویگا۔ پس دنیا میں عذاب نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ کفرو تکذیب علت عذاب کی نہ ہو +

ع ٢ / ١١

ف۲ کہ اس پر آرام کرتے ہو +

ف۳ چنانچہ آدم علیہ السلام مٹی سے بنائے گئے۔ سو آن کے واسطے سے سب کا مادہ بعید خاک ہوئی +

ف۴ چنانچہ کوئی مردہ کسی حالت میں ہو لیکن آخر کو مدتوں کے بعد سہی مگر مٹی میں مل جائے گا +

ف۵ جو کہ موسٰے علیہ السلام کو عطا ہوئی تھیں +

ف۶ اور خود عوام کو فریفتہ اور تابع بنا کر رئیس بن جاؤ +

ف۷ یعنی اس میدان میں جہاں وعدہ ٹھیرا تھا آیا +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢ـ٤ـ٦ یا حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ـ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ
(اُسوقت) موسٰیؑ نے اُن (جادوگر) لوگوں سے فرمایا کہ اے کم بختی مارو اللہ تعالٰی پر جھوٹ افتراء

كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ
مت کرو[1] کبھی خدا تعالٰی تمکو کسی قسم کی سزا سے بالکل نیست و نابود ہی کردے اور جو جھوٹ باندھتا ہے وہ

افْتَرٰى ۝٦١ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا
(آخر کو) ناکام رہتا ہے۔ پس جادوگر (یہ بات سُنکر) باہم اپنی رائے میں اختلاف کرنے لگے اور[2] خفیہ گفتگو

النَّجْوٰى ۝٦٢ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ
کرتے رہے۔ (آخری نتیجہ سب متفق ہو کر) کہنے لگے کہ بیشک یہ دونوں جادوگر ہیں ان کا مطلب یہ ہے

اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا
کہ اپنے جادو (کے زور) سے تمکو تمہاری سرزمین سے نکال باہر کریں اور تمہارے عمدہ

بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝٦٣ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ
(مذہبی) طریقہ کا دفتر ہی اُٹھادیں۔ سو اب تم مل کر اپنی تدبیر کا انتظام کرو اور صفیں آراستہ

ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ۝٦٤
کرکے (مقابلہ میں) آؤ اور آج وہی کامیاب ہے جو غالب ہو۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ
پھر اُنہوں نے کہا اے موسٰیؑ آپ اپنا (عصا) پہلے ڈالیں گے یا ہم پہلے

اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝٦٥ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ
ڈالنے والے بنیں۔ آپ نے فرمایا نہیں تم ہی پہلے ڈالو[3] پس یکایک اُنکی رسیاں

وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا
اور لاٹھیاں اُن کی نظر بندی سے موسٰیؑ کے خیال میں ایسی معلوم ہونے لگیں جیسے (سانپ کی طرح)

تَسْعٰى ۝٦٦ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝٦٧
چلتی دوڑتی ہوں۔ سو موسٰیؑ کے دل میں تھوڑا سا خوف ہوا[4]۔

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝٦٨ وَاَلْقِ
ہم نے کہا کہ تم ڈرو نہیں تم ہی غالب رہوگے۔ اور (اسکی صورت یہ ہے کہ)

مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا
یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں جو (عصا) ہے اس کو ڈالدو ان لوگوں نے جو کچھ (سانگ) بنایا ہے یہ (عصا) سب کو نگل جاویگا

[1] کہ اس کے وجود یا توحید کا انکار کرنے لگو یا اسکے ظاہر کئے ہوئے معجزات کو سحر تبلانے لگو +

[2] اُن دونوں حضرات کے بارٗ میں +

[3] چنانچہ انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور نظر بندی کردی +

[4] یعنی خوف ہوا کہ جب دیکھنے میں یہ رسیاں اور لاٹھیاں بھی سانپ معلوم ہوتی ہیں اور میرا عصا بھی بہت سی بہت سانپ بن جاویگا، تو دیکھنے والے تو دونوں چیزوں کو ایک ہی سا سمجھیں گے تو حق و باطل میں امتیاز کس طرح کرینگے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنّہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفّظ	قلقلہ

كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾ فَاُلْقِيَ

یہ جو کچھ بنایا ہے جادوگروں کا سانگ ہے اور جادوگر کہیں جاوے (معجزے کے مقابلہ میں کبھی) کامیاب نہیں ہوتا ف۱ سو

السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ

جادوگر سجدہ میں گر گئے ف۲ (اور باآواز بلند) کہا کہ ہم تو ایمان لے آئے ہارون ؑ اور موسٰے ؑ کے

مُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ

پروردگار پر۔ فرعون نے کہا کہ بدون اسکے کہ میں تمکو اجازت دُوں (یعنی میری خلاف مرضی) تم موسیٰ ؑ پر ایمان

اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ

لے آئے واقعی (معلوم ہوتا ہے کہ) وہ (سحر میں) تمہارے بھی بڑے ہیں کہ اُنہوں نے تمکو سحر سکھلایا ہے ف۳ سو میں تم سب کے

اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ

ہاتھ پاؤں کٹواتا ہوں ایک طرف کا ہاتھ اور ایک طرف کا پاؤں اور تم سب کو

فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ

کھجوروں کے درختوں پر ٹنگواتا ہوں اور یہ بھی تمکو معلوم ہوا جاتا ہے کہ ہم دونوں میں (یعنی مجھ میں اور

عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا

رب موسیٰ ؑ میں) کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔ اُن لوگوں نے صاف جواب دے دیا کہ ہم تجھ کو کبھی ترجیح نہ

جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ

دینگے بمقابلہ اُن دلائل کے جو ہم کو ملے ہیں اور بمقابلہ اُس ذات کے جس نے ہمکو پیدا کیا ہے تجھ کو جو کچھ کرنا ہو

مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ

(دل کھول کر) کر ڈال۔ تو بجز اس کے کہ اس دنیاوی زندگی میں کچھ کرلے اور کر ہی

الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ ؕ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا

کیا سکتا ہے۔ بس اب تو ہم اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے تاکہ ہمارے (پچھلے) گناہ (کفر وغیرہ) معاف کر دیں

وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ

اور تُو نے جو جادو (کے مقدمہ) میں ہم پر زور ڈالا اُسکو بھی معاف کر دیں اور اللہ تعالیٰ (تجھ سے) بدرجہا اچھے ہیں اور

وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ

زیادہ بقاوالے ہیں۔ جو شخص (بغاوت کا) مجرم ہو کر اپنے رب کے پاس حاضر ہوگا سو اُس کے

لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ

لئے دوزخ (مقرر) ہے اس میں نہ مرے ہی گا اور نہ جیئے ہی گا۔ ف۴ اور جو شخص

ف۱ موسیٰ علیہ السّلام کی تسلّی ہوگئی کہ اب امتیاز خوب ہو سکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے عصا ڈالا اور واقعی سب کو نگل گیا +

ف۲ انہوں نے جو فعل فوق السحر دیکھا سمجھ گئے کہ یہ بیشک معجزہ ہے +

ف۳ فرعون کا یہ کہنا کہ علّمکم السحر عوام کو فریب دینے کے لئے تھا۔ ورنہ موسیٰ علیہ السّلام سے ان کی بے تعلقی وہ بھی جانتا تھا +

ف۴ نہ مرنا تو ظاہر ہے۔ اور نہ جینا یہ کہ جینے کا آرام نہ ہوگا +

الثلٰثة

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنّہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

يَّاْتِهٖ مُؤۡمِنًا قَدۡ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ

رب کے پاس مومن ہوکر حاضر ہوگا جس نے نیک کام بھی کئے ہوں سو ایسوں کے لئے

لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الۡعُلٰى ﴿۷۵﴾ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ

بڑے اُونچے درجے ہیں۔ یعنی ہمیشہ رہنے کے باغات جن کے نیچے

تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا

نہریں جاری ہونگی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اور جو شخص (کفر و معصیت سے)

مَنۡ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾ وَلَقَدۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰٓى ۙ اَنۡ

پاک ہوا اس کا یہی انعام ہے۔ اور ہم نے موسٰیؑ کے پاس وحی بھیجی کہ ہمارے (ان) بندوں

اَسۡرِ بِعِبَادِىۡ فَاضۡرِبۡ لَهُمۡ طَرِيۡقًا فِى الۡبَحۡرِ

(یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے) راتوں رات (باہر) لیجاؤ ف۱ پھر اُن کے لئے دریا میں (عصا مار کر) خشک راستہ

يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخۡشٰى ﴿۷۷﴾ فَاَتۡبَعَهُمۡ

بنادینا نہ تم کو کسی کے تعاقب کا اندیشہ ہوگا اور نہ اور کسی قسم کا خوف ہوگا۔ ف۲ پس فرعون اپنے

فِرۡعَوۡنُ بِجُنُوۡدِهٖ فَغَشِيَهُمۡ مِّنَ الۡيَمِّ مَا

لشکروں کو لے کر اُن کے پیچھے چلا ف۳ (جب سب اندر آگئے) تو (اس وقت چاروں طرف سے) دریا (کا پانی سمٹ کر) اُن پر جیسا ملنے کو تھا

غَشِيَهُمۡ ؕ ﴿۷۸﴾ وَاَضَلَّ فِرۡعَوۡنُ قَوۡمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾

آملا۔ ف۴ اور فرعون اپنی قوم کو بُری راہ لایا اور نیک راہ اُن کو نہ بتلائی۔ ف۵

يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ قَدۡ اَنۡجَيۡنٰكُمۡ مِّنۡ عَدُوِّكُمۡ

اے بنی اسرائیل (دیکھو) ہم نے تم کو تمہارے (ایسے بڑے) دشمن سے نجات دی

وَوٰعَدۡنٰكُمۡ جَانِبَ الطُّوۡرِ الۡاَيۡمَنَ وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكُمُ

اور ہم نے تم سے (یعنی تمہارے پیغمبر سے) کوہ طور کی داہنی جانب آنے کا وعدہ کیا ف۶ اور (وادی تیہ میں) ہم نے

الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ

تم پر منّ و سلوٰی نازل فرمایا۔ (اور اجازت دی کہ) ہمنے جو نفیس ف۷ چیزیں تم کو دی ہیں اُن کو کھاؤ

وَلَا تَطۡغَوۡا فِيۡهِ فَيَحِلَّ عَلَيۡكُمۡ غَضَبِىۡ ۚ وَمَنۡ

اور اس (کھانے) میں حد (شرعی) سے مت گزرو ف۸ کہیں میرا غضب تم پر واقع ہوجائے۔ اور جس شخص

يَّحۡلِلۡ عَلَيۡهِ غَضَبِىۡ فَقَدۡ هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَاِنِّىۡ لَغَفَّارٌ

پر میرا غضب واقع ہوتا ہے وہ بالکل گیا گزرا ہوا۔ اور (نیز اسکے ساتھ یہ بھی کہ) میں

ف۱ اور دُور چلے جاؤ تاکہ فرعون کے ظلم و شدائد سے اُن کو نجات ہو +

ف۲ کیونکہ اہل تعاقب کامیاب نہ ہونگے گو تعاقب کرینگے +

ف۳ بنی اسرائیل موافق وعدہ الٰہیہ کے دریا سے پار ہوگئے اور ہنوز وہ راستے اسی طرح اپنی حالت پر تھے تو فرعونیوں نے کچھ آگا پیچھا سوچا نہیں اُن کے راستہ پر ہو لئے +

ف۴ اور سب غرق ہوکر رہ گئے +

ف۵ بُری راہ ہونا ظاہر ہے کہ دنیا کا بھی ضرر ہوا اور آخرت کا بھی +

ف۶ جانب طور کو ایمن اسلیے فرمایا کہ وہ جانب اُسطرف جانے والے کے داہنے ہاتھ پڑتی ہے اور بعض نے یمن سے لیا ہے۔ یعنی برکت یعنی جانب مبارک۔ اسکی توجیہ ظاہر ہے کیونکہ محل وحی کے مبارک ہونے میں کیا شبہ ہے۔ چنانچہ اِس کو مقدس بھی کہا ہے +

ف۷ شرعاً بھی حلال اور طبعاً بھی لذیذ +

ف۸ مثلاً یہ کہ حرام سے حاصل کیا جاوے یا کھا کر معصیت کی جاوے +

ع ۳ / ۲۲ / ۱۲

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾

ایسے لوگوں کے لئے بڑا بخشنے والا بھی ہوں جو توبہ کرلیں اور ایمان لے آویں اور نیک عمل کریں پھر (اسی) راہ پر قائم (بھی) رہیں ف۱

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى

اور اے موسیٰؑ آپکو اپنی قوم سے آگے جلدی آنے کا کیا سبب ہوا؟ اُنہوں نے (اپنے گمان کے موافق) عرض کیا

اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ

کہ وہ لوگ یہی تو ہیں میرے پیچھے پیچھے (آرہے ہیں) اور میں آپکے پاس جلدی سے اسلئے چلا آیا کہ آپ (زیادہ) خوش ہونگے۔ ارشاد

فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ﴿٨٥﴾

ہوا کہ تمہاری قوم کو تو ہمنے تمہارے (چلے آنے کے) بعد ایک بلا میں مبتلا کر دیا اور اُنکو سامری نے گمراہ کر دیا۔

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ

غرض موسیٰؑ (بعد انقضاء میعاد کے) غصّہ اور رنج میں بھرے ہوئے اپنی قوم کی طرف واپس آئے

قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۗ

(اور) فرمانے لگے کہ اے میری قوم کیا تم سے تمہارے رب نے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا

اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ

کیا تم پر (میعاد مقرر سے کچھ) زیادہ زمانہ گزر گیا تھا یا تم کو یہ منظور ہوا کہ تم پر

عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِىْ ﴿٨٦﴾

تمہارے رب کا غضب واقع ہو اس لئے تم نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اُس کو خلاف کیا۔

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ

وہ کہنے لگے کہ ہم نے جو آپ سے وعدہ کیا تھا اُس کو اپنے اختیار سے خلاف نہیں کیا ف۲ ولیکن قوم (قبط) کے

اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ

زیور میں سے ہم پر بوجھ لد رہا تھا سو ہم نے اس کو (سامری کے کہنے سے آگ میں) ڈال دیا پھر اسی

اَلْقَى السَّامِرِىُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا

طرح سامری نے (بھی) ڈال دیا۔ پھر اُس (سامری) نے اُن لوگوں کے لئے ایک بچھڑا (بناکر) ظاہر کیا کہ وہ

لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۬

ایک قالب تھا جس میں ایک (بے معنی) آواز تھی سو وہ (احمق) لوگ (ایکدوسرے سے) کہنے لگے کہ تمہارا اور موسیٰؑ کا بھی معبود تو یہ

فَنَسِىَ ؕ ﴿٨٨﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۬

ہے موسیٰؑ تو بھول گئے۔ کیا وہ لوگ اتنا بھی نہیں دیکھتے تھے کہ وہ نہ تو اُن کی کسی بات کا جواب دے سکتا ہے

ف۱ یعنی ایمان وعمل صالح پر مداومت کریں +

ف۲ یہ معنی نہیں کہ بالکل مضطر ہو گئے تھے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ جس رائے کو ہم ابتداءً مخلّی بالطبع ہوکر اختیار کرتے سامری کا فعل ہمارے لیئے منشاء اشتباہ بن گیا۔ جس سے ہم نے وہ رائے سابق اختیار نہ کی بلکہ رائے بدل گئی۔ گو اس پر بھی عمل اختیار ہی سے ہوا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ

اور نہ اُن کے کسی ضرر یا نفع پر قدرت رکھتا ہے۔ اور اُن لوگوں سے ہارونؑ نے

هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَ

(موسیٰؑ کے لوٹنے سے) پہلے بھی کہا تھا کہ اے میری قوم تم اس (گوسالہ) کے سبب گمراہی میں پھنس گئے ہو ف۱ اور

اِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾

تمہارا رب (حقیقی) رحمٰن ہے ف۲ سو تم میری راہ پر چلو اور میرا کہا مانو ف۳

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ

اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم تو جب تک موسیٰؑ ہمارے پاس واپس (ہوکر) آئیں اسی (کی عبادت)

اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ

پر برابر جمے بیٹھے رہیں گے۔ (موسیٰؑ نے) کہا اے ہارونؑ جب تم نے اُن کو دیکھا تھا کہ یہ (بالکل) گمراہ ہوگئے

رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾

تو (اس وقت) تمکو میرے پاس چلے آنے سے کون امر مانع ہوا تھا۔ سو کیا تم نے میرے کہنے کے خلاف کیا۔

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ

ہارونؑ نے کہا کہ اے میرے ماں جائے تم میری ڈاڑھی مت پکڑو اور نہ سر (کے بال) پکڑو

اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ

مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ تم کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان میں

اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا

تفریق ڈال دی اور تم نے میری بات کا پاس نہ کیا ف۴ (پھر سامری کی طرف متوجہ ہوئے) کہا اے سامری

خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا

تیرا کیا معاملہ ہے؟ ف۵ اُس نے کہا کہ مجھ کو ایسی چیز نظر آئی تھی ف۶ جو اوروں کو نظر

بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ

نہ آئی تھی پھر میں نے اُس فرستادہ (خداوندی کی سواری) کے نقش قدم سے ایک مٹھی (بھر خاک) اُٹھالی تھی

فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾ قَالَ

سو میں نے وہ مٹھی (اس قالب کے اندر) ڈال دی اور میرے جی کو یہی بات پسند آئی ف۷ آپ نے فرمایا

فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا

تو بس تیرے لیے اس (دنیوی) زندگی میں یہ سزا ہے کہ تو یہ کہتا پھرا کریگا کہ مجھ کو کوئی

ف۱ یعنی اس طریق میں صواب کا احتمال نہیں۔ یقیناً ضلالت ہے +

ف۲ نہ کہ یہ گوسالہ +

ف۳ یعنی میرے قول و فعل کی اقتدا کرو +

ف۴ حاصل مقام کا یہ ہے کہ یہاں دو اجتہاد ہیں۔ ایک یہ کہ ترک مساکنت زیادہ نافع تھی۔ دوسرا یہ کہ ترک مساکنت زیادہ مضر تھی۔ موسیٰ علیہ السلام کا ذہن اجتہاد اول کی طرف گیا اور ہارون علیہ السلام کا ذہن دوسرے اجتہاد کی طرف گیا +

ف۵ یعنی تونے یہ حرکت کیوں کی +

ف۶ یعنی حضرت جبرئیل گھوڑے پر چڑھے ہوئے جس وقت دریا سے پار اُترے ہیں کہ بمصلحت نصرت مومنین و اہلاک کفار کے آئے ہونگے +

ف۷ میرے دل میں خود بخود یہ بات پیدا ہوئی کہ اس میں تحصیل حیات کا اثر ہوگا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ
تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)	قلقلہ	

مِسَاسَ ۪ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ

ہاتھ نہ لگانا۔ اور (اسکے علاوہ) تیرے لئے ایک اور وعدہ ہے جو تجھ سے ٹلنے والا نہیں (یعنی آخرت میں جدا عذاب ہوگا)

اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ

اور تو اپنے اس معبود (باطل) کو دیکھ جس پر تو جما ہوا بیٹھا تھا (دیکھ) ہم اس کو جلا دیں گے

ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ

پھر اس (کی راکھ) کو دریا میں بکھیر کر بہا دیں گے۔ ف۱ بس تمہارا (حقیقی) معبود تو صرف

اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ

اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں۔ وہ (اپنے) علم سے تمام چیزوں کو احاطہ

عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ

کئے ہوئے ہے۔ (جس طرح ہم نے موسیٰ کا قصہ بیان کیا) اسی طرح ہم آپ سے اور واقعاتِ گزشتہ کی خبریں بھی بیان

سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ

کرتے رہتے ہیں۔ اور ہم نے آپ کو اپنے پاس سے ایک نصیحت نامہ دیا ہے (یعنی قرآن) جو لوگ

اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾

اس سے روگردانی کرینگے سو وہ قیامت کے روز بڑا بھاری بوجھ (عذاب کا) لادے ہوں گے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾

(اور) وہ اس (عذاب) میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ بوجھ قیامت کے روز ان کے لئے بُرا (بوجھ) ہوگا۔

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ

جس روز صور میں پھونک ماری جاویگی (جس سے مُردے زندہ ہو جاوینگے) اور ہم اس روز مجرم (یعنی کافر) لوگوں کو (میدان

يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ

جمع کرینگے کہ آنکھوں سے اندھے ہونگے۔ چپکے چپکے آپس میں باتیں کرتے ہوں گے کہ تم لوگ (قبروں میں) صرف

اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ

دس روز رہے ہوگے۔ ف۲ جس مدت کی نسبت وہ بات چیت کرینگے اُسکو ہم خوب جانتے ہیں (کہ وہ کس قدر ہے)

يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا

جبکہ اُن سب میں کا زیادہ صائب الرائے یوں کہتا ہوگا کہ نہیں تم تو ایک ہی روز (قبر میں)

يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ ع وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا

رہے ہو۔ اور لوگ آپ سے پہاڑوں کی نسبت پوچھتے ہیں (کہ قیامت میں انکا کیا حال ہوگا) سو آپ فرما دیجئے

ف۱ تاکہ نام ونشان اس کا نہ رہے +

ف۲ مطلب یہ کہ ہم تو یوں سمجھے تھے کہ مرکر پھر زندہ ہونا نہیں یہ گمان تو بالکل غلط نکلا۔ نہ زندہ ہونا تو درکنار یہ بھی تو نہ ہوا کہ دیر ہی میں زندہ ہوتے۔ بلکہ بہت ہی جلدی زندہ ہو گئے۔ کہ وہ مدت دس روز کے برابر معلوم ہوتی ہے۔ وجہ اس مقدار کے برابر معلوم ہونے کی اُس روز کی درازی اور ہول اور پریشانی ہے کہ مدت لبث فی القبر اس کے سامنے اس قدر قصیر معلوم ہوگی +

ع ۵/۱۵ ۱۴

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲، ۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

رَبِّیۡ نَسۡفًا ﴿۱۰۵﴾ فَیَذَرُهَا قَاعًا صَفۡصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرٰی

کہ میرا رب اُنکو بالکل اُڑا دیگا۔ پھر زمین کو ایک میدان ہموار کر دیگا۔ کہ جس میں تو (اے مخاطب)

فِیۡهَا عِوَجًا وَّلَاۤ اَمۡتًا ﴿۱۰۷﴾ یَوۡمَئِذٍ یَّتَّبِعُوۡنَ الدَّاعِیَ

نہ ناہمواری دیکھے گا اور نہ کوئی بلندی دیکھے گا۔ اُس روز سب کے سب (خدائی) بلانیوالے (یعنی صور پھونکنے والے فرشتہ)

لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الۡاَصۡوَاتُ لِلرَّحۡمٰنِ فَلَا

کے کہنے پر ہولیں گے اُس کے سامنے (کسی کا) کوئی ٹیڑھاپن نہ رہیگا[1] اور تمام آوازیں اللہ تعالیٰ کے سامنے (مارے ہیبت کے)

تَسۡمَعُ اِلَّا هَمۡسًا ﴿۱۰۸﴾ یَوۡمَئِذٍ لَّا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ

سو تو (اے مخاطب) بجز پاؤں کی آہٹ کے اور کچھ نہ سُنے گا۔ اُس روز (کسی کو کسی کی) سفارش نفع نہ دے گی

اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوۡلًا ﴿۱۰۹﴾

مگر ایسے شخص کو کہ جس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی ہو اور اُس شخص کے واسطے بولنا پسند کر لیا ہو[2]

یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَلَا

وہ (اللہ تعالیٰ) اُن سب کے اگلے پچھلے احوال کو جانتا ہے اور اُس کو

یُحِیۡطُوۡنَ بِهٖ عِلۡمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ الۡوُجُوۡهُ لِلۡحَیِّ

اُن کا علم احاطہ نہیں کر سکتا۔ اور (اُس روز) تمام چہرے اُس حی و قیوم کے سامنے

الۡقَیُّوۡمِ ؕ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ حَمَلَ ظُلۡمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ

جھکے ہوں گے[3]۔ اور ایسا شخص تو (ہر طرح) ناکام رہیگا جو ظلم (یعنی شرک) لیکر آیا ہوگا۔ اور جس نے

مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَا یَخٰفُ ظُلۡمًا

نیک کام کئے ہوں گے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا سو اُسکو (کامل ثواب ملیگا) نہ کسی زیادتی کا اندیشہ ہوگا

وَّلَا هَضۡمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا وَّ

اور نہ کمی کا۔ اور ہم نے اسی طرح اس کو عربی قرآن کر کے نازل کیا ہے اور

صَرَّفۡنَا فِیۡهِ مِنَ الۡوَعِیۡدِ لَعَلَّهُمۡ یَتَّقُوۡنَ اَوۡ

اس میں ہم نے طرح طرح سے وعید بیان کی ہے تاکہ وہ (سننے والے) لوگ ڈر جائیں[4] یا یہ قرآن

یُحۡدِثُ لَهُمۡ ذِكۡرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَی اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ ۚ

اُن کے لئے کسی قدر تو سمجھ پیدا کر دے۔[5] سو اللہ تعالیٰ جو بادشاہ حقیقی ہے بڑا عالی شان ہے

وَلَا تَعۡجَلۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یُّقۡضٰۤی اِلَیۡكَ

اور آپ قرآن (پڑھنے) میں قبل اس کے کہ آپ پر اس کی وحی پوری نازل ہو چکے عجلت نہ کیا کیجئے

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف١
یعنی قبروں سے زندہ ہو کر ایسے نہ رہینگے جیسے دنیا میں انبیاء علیہم السلام کے سامنے ٹیڑھے رہتے تھے کہ تصدیق نہ کرتے تھے +

ف٢
مراد اس سے مومن ہے کہ شافعین کو اس کی سفارش کے لئے اجازت ہوگی اور اس باب میں شافع کا بولنا پسندیدہ حق ہوگا اور کفار کے لئے سفارش کی کسی کو اجازت ہی نہ ہوگی پس عدم نفع بوجہ عدم شفاعت کے ہے۔ اسمیں ترہیب ہے کفار معرضین کو کہ تم تو شفاعت سے بھی محروم رہو گے +

ف٣
یعنی سب متکبرین و جاحدین کا تکبر و جحود ختم ہو جاویگا

ف٤
مطلب یہ کہ سارے قرآن کے مضامین ہم نے صاف صاف بتلائے ہیں +

ف٥
یعنی اگر پُورا اثر نہ ہو تو تھوڑا ہی ہو اور اسی طرح چند بار تھوڑا تھوڑا جمع ہو کر کافی مقدار ہو جاوے اور کسی وقت مسلمان ہو جاویں +

وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ

یہ دُعا کیجئے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا دیجئے ۔ ف۱ اور اس سے (بہت زمانہ) پہلے ہم

اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾

آدمؑ کو ایک حکم دے چکے تھے سو اُن سے غفلت (اور بے احتیاطی) ہو گئی ہم نے (اُس حکم کے اہتمام میں) اُنمیں پختگی (اور ثابت قدمی) نہ پائی

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ

اور وہ وقت یاد کرو جبکہ ہم نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ آدمؑ کے سامنے سجدہ (تحیت) کرو سو سب نے

اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٦﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ

سجدہ کیا بجز ابلیس کے (کہ) اُس نے انکار کیا۔ پھر ہمنے (آدمؑ سے) کہا کہ اے آدمؑ (یاد رکھو) یہ بلاشبہ تمہارا اور

وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾

تمہاری بی بی کا (اس وجہ سے) دشمن ہے (کہ تمہارے معاملہ میں یہ مردود ہوا) سو کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوادے ف۲ پھر تم

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾ وَاَنَّكَ لَا

یہاں جنت میں تو تمہارے لئے یہ (آرام) ہے کہ تم نہ بھوکے رہوگے اور نہ ننگے ہوگے ۔ اور نہ یہاں

تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ

پیاسے ہوگے اور نہ دھوپ میں تپوگے ۔ پھر اُن کو شیطان نے

الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ

بہکایا کہنے لگا اے آدمؑ کیا میں تم کو ہمیشگی (کی خاصیت) کا درخت بتلاؤں ف۳

الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا

اور ایسی بادشاہی کہ جس میں کبھی ضعف نہ آوے ۔ سو (اُس کے بہکانے سے) دونوں نے اس درخت سے کھالیا تو اُن

سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫

دونوں کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور (اپنا بدن ڈھانکنے کو) دونوں اپنے اوپر جنت کے درختوں کے پتے چپکانے

وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ

اور آدمؑ سے اپنے رب کا قصور ہو گیا سو غلطی میں پڑ گئے ۔ پھر (جب اُنہوں نے معذرت کی تو) اُنکو اُن کے رب نے زیادہ

فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا

مقبول بنالیا سو اُن پر توجہ فرمائی اور راہ (راست) پر (ہمیشہ) قائم رکھا ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں کے دونوں جنت سے اُترو

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ

(اور دنیا میں) ایسی حالت سے (جاؤ) کہ ایک کا دشمن ایک ہوگا۔ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت (کا ذریعہ یعنی رسول

ع ١٥

ف۱ اس میں علم حاصل کے باقی رہنے کی اور غیر حاصل کے حصول کی اور جو حاصل ہونیوالا نہیں ہے اس میں عدم حصول کی خیر سمجھنے کی اور سب علوم میں خوش فہمی کی یہ سب دعائیں داخل ہیں۔ حاصل یہ کہ تدابیر حفظ میں سے تدبیر تعجیل کو ترک کیجئے اور تدبیر دعا کو اختیار کیجئے۔

ف۲ یعنی اس کے کہنے سے کوئی ایسا کام مت کر بیٹھنا کہ جنت سے باہر کئے جاؤ۔

ف۳ کہ اس کے کھانے سے ہمیشہ شاد آباد رہو۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢ـ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾

تو (تم میں) جو شخص میری اس ہدایت کا اتباع کرے گا تو وہ نہ (دنیا میں) گمراہ ہوگا اور نہ (آخرت میں) شقی ہوگا۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا

اور جو شخص میری اس نصیحت سے اعراض کریگا تو اُس کے لئے تنگی کا جینا ہوگا ف۱

وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ

اور قیامت کے روز ہم اُس کو اندھا کرکے (قبر) سے اٹھائینگے۔ وہ (تعجب سے) کہے گا کہ اے میرے رب

اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ

آپ نے مجھ کو اندھا کرکے کیوں اُٹھایا میں تو (دنیا میں) آنکھوں والا تھا۔ ارشاد ہوگا کہ ایسا ہی (تجھ سے عمل ہوا تھا

اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾ وَ

اور یہ کہ) تیرے پاس ہمارے احکام پہنچے تھے پھر تونے اُنکا کچھ خیال نہ کیا اور ایسا ہی آج تیرا کچھ خیال نہ کیا جاویگا۔ اور

كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ

اسی طرح (ہر) اُس شخص کو ہم (مناسب عمل کے) سزا دیں گے جو حد (اطاعت) سے گزر جاوے اور اپنے رب کی

رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾ اَفَلَمْ

آیتوں پر ایمان نہ لاوے۔ اور واقعی آخرت کا عذاب ہے بڑا سخت اور بڑا دیر پا۔ کیا ان لوگوں کو

يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ

(اب تک) اس سے بھی ہدایت نہیں ہوئی کہ ہم اُن سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہلاک کر چکے ہیں

يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

کہ ان (میں سے بعض) کے رہنے کے مقامات میں یہ لوگ بھی چلتے (پھرتے) ہیں۔ اس میں تو اہل فہم کے لئے (کافی)

لِّاُولِي النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ

دلائل موجود ہیں۔ ف۲ اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے فرمائی ہوئی نہ ہوتی

رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ ۭ فَاصْبِرْ

اور (عذاب کے لئے) ایک میعاد معین نہ ہوتی (کہ وہ قیامت کا دن ہی) تو عذاب لازمی طور پر ہوتا ف۳ سو (جب عذاب

عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ

کا آنا یقینی ہے تو) آپ اُنکی (کفر آمیز) باتوں پر صبر کیجیئے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اسکی) تسبیح کیجیئے (اسمیں نماز بھی آگئی)

الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَاۗئِ الَّيْلِ

آفتاب نکلنے سے پہلے (مثلاً نماز فجر) اور اسکے غروب سے پہلے (مثلاً نماز ظہر و عصر) اور اوقاتِ شب میں (بھی) تسبیح کیا کیجیئے

ف۱
یعنی قیامت سے پہلے دنیا اور قبر میں +
فائدہ۔ معیشۃ ضنک قبر میں تو ظاہر ہے کہ قبر کافر پر تنگ ہوگی اور طرح طرح سے اُس پر عذاب ہوگا۔ اور دنیا میں تنگی باعتبار قلب کے ہے۔ کہ ہر وقت دنیا کی حرص میں، ترقی کی فکر میں، کمی کے اندیشہ میں بے آرام رہتا ہے، گو کوئی کافر بے فکر بھی ہو لیکن اکثر کی حالت یہی ہے +

ف۲
شام کو جاتے ہوئے اہلِ مکہ کے رستہ میں بعض ان قوموں کے مساکن آتے تھے +

ع ۷ ۱۳ ۱۶

ف۳
خلاصہ یہ کہ کفر تو مقتضی عذاب کا ہے لیکن ایک مانع سے توقف ہو رہا ہے پس ان کا وہ شبہہ اور تمسک عدم وقوع عذاب سے غلط ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ٢ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا
(مثلاً نماز مغرب وعشا) اور دن کے اوّل و آخر میں تاکہ (آپ کو جو ثواب ملے) آپ (اُس سے) خوش ہوں ف١ اور ہرگز اُن

تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا
چیزوں کی طرف آپ آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھیے جن سے ہمنے کفار کے مختلف گروہوں کو اُن کی آزمائش کے لئے متمتع کر رکھا

مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ
ہے کہ وہ (محض) دنیوی زندگی کی رونق ہے ف٢ اور آپ کے رب کا عطیہ

فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ
(جو آخرت میں ملے گا) بدرجہا بہتر ہے اور دیرپا ہے۔ ف٣ اور اپنے متعلقین کو (یعنی اہل

بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ
خاندان کو یا مومنین کو) بھی نماز کا حکم کرتے رہیے اور خود بھی اسکے پابند رہیے ف٤ ہم آپسے (اور دوسروں سے) معاش (کموانا)

رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾
نہیں چاہتے۔ معاش تو آپ کو ہم دیں گے۔ ف٥ اور بہتر انجام تو پرہیزگاری ہی کا ہے۔

وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ
اور وہ لوگ (عناداً) یوں کہتے ہیں کہ یہ (رسول) ہمارے پاس کوئی نشانی (اپنی نبوت کی) کیوں نہیں لاتے۔

اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾
(جواب یہ ہے کہ) کیا اُن کے پاس پہلی کتابوں کے مضامین کا ظہور نہیں پہنچا۔ ف٦

وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا
اور اگر ہم اُن کو قبل قرآن آنے کے (سزائے کفر میں) کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو یہ لوگ (بطور عذر کے)

رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ
یوں کہتے کہ اے ہمارے رب آپنے ہمارے پاس کوئی رسول (دنیا میں) کیوں نہیں بھیجا تھا کہ ہم آپکے احکام پر چلتے

مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ
قبل اس کے کہ ہم (یہاں خود) بیقدر ہوں اور (دوسروں کی نگاہ میں) رسوا ہوں۔ آپ کہدیجئے کہ (ہم) سب

مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ
انتظار کر رہے ہیں سو (چندے) اور انتظار کر لو اب عنقریب تم کو (بھی) معلوم ہو جاویگا کہ راہ راست

الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع
والے کون ہیں اور وہ کون ہے جو (منزل) مقصود تک پہنچا۔

ف١ مطلب یہ کہ آپ اپنی توجہ معبود حقیقی کی طرف رکھیے ان کی فکر نہ کیجیے +

ف٢ مطلب اوروں کو سنانا ہے کہ جب معصوم کیلئے یہ ممانعت ہے جن میں احتمال بھی نہیں تو غیر معصوم کو تو اس کا اہتمام کیونکر ضروری نہ ہوگا اور آزمایش یہ کہ کون احسان مانتا ہے اور کون سرکشی کرتا ہے +

ف٣ خلاصہ کلام کا یہ ہوا کہ نہ ان کی اعراض کی طرف التفات کیا جاوے نہ ان کے اعراض کی طرف۔ سب کا انجام عذاب ہے +

ف٤ یعنی زیادہ توجہ کے قابل یہ امور ہیں +

ف٥ یعنی مقصود اصلی اکتساب نہیں بلکہ دین اور طاعت ہیں۔ اکتساب کی اسی حالت میں اجازت یا امر ہے کہ ضروری طاعت میں وہ مخل نہ ہو +

ف٦ مطلب یہ کہ کیا انکے پاس قرآن نہیں پہنچا جسکی پہلے سے شہرت تھی کہ وہ نبوت پر کافی دلیل ہے +

ع ٧ / ١٧

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ● ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	● اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	● تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
● ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ● ٢ حرکتوں والی مد	● ادغام اور ناقابل تلفظ	● قلقلہ

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۤءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ الانبیاء مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

کلماتہا ۱۱۰۸ ف۱ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں حروفہا ۴۵۱۵

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ

ان (منکر) لوگوں سے ان کا (وقت) حساب نزدیک آپہنچا ف۲ اور یہ (ابھی) غفلت (ہی) میں (پڑے) ہیں اور

غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝۱ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ

اعراض کئے ہوئے ہیں۔ اُن کے پاس اُن کے رب کی طرف سے جو نصیحت تازہ

مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝۲

(حسب حال اُن کے) آتی ہے یہ اس کو ایسے طور سے سنتے ہیں کہ (اُس کے ساتھ) ہنسی کرتے ہیں۔

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ

(اور) اُن کے دل متوجہ نہیں ہوتے۔ اور یہ لوگ یعنی ظالم (اور کافر) لوگ (آپس میں) چپکے چپکے سرگوشی کرتے ہیں

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ

کہ یہ (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) محض تم جیسے ایک (معمولی) آدمی ہیں

اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝۳ قٰلَ

تو کیا تم پھر بھی جادو کی بات سننے کو (اُن کے پاس) جاؤ گے حالانکہ تم جانتے ہو۔ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے

رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاۤءِ وَالْاَرْضِ ۡ

فرمایا کہ میرا رب ہر بات کو (خواہ) آسمان میں (ہو) اور (خواہ) زمین میں (ہو) جانتا ہے ف۳

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۴ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ

اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ بلکہ یوں (بھی) کہا کہ یہ (قرآن) پریشان خیالات

اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ

ہیں۔ بلکہ اُنہوں نے (یعنی پیغمبر نے) اس کو تراش لیا ہے بلکہ یہ تو ایک شاعر شخص ہے ف۴

فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۵

تو ان کو چاہیئے کہ ہمارے پاس ایسی کوئی (بڑی) نشانی لاویں جیسا پہلے لوگ رسول بنائے گئے۔ (اور بڑے بڑے معجزے ظاہر کیے)

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ

ان سے پہلے کوئی بستی والے جن کو ہم نے ہلاک کیا ہے ایمان نہیں لائے

ف۱ اس سورت میں یہ مضامین مختلط ہیں تحقیق معاد۔ تحقیق نبوت تحقیق توحید۔ اور توحید ورسالت کی تائید کے لئے بعض انبیاء علیہم السلام کے قصص مذکور ہوئے ہیں +

ف۲ یعنی قیامت دقتاً فوقتاً نزدیک ہوتی جاتی ہے +

ف۳ سو تمہارے ان اقوال کفر کو بھی جانتا ہے اور تم کو خوب سزا دے گا +

ف۴ خلاصہ یہ کہ رسول نہیں ہیں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا

سو کیا یہ لوگ ایمان لے آویں گے۔ اور ہم نے آپ سے قبل صرف آدمیوں ہی کو پیغمبر بنایا جن کے

رِجَالًا نُّوحِيٓ إِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوٓا أَهْلَ الذِّكْرِ

پاس ہم وحی بھیجا کرتے تھے سو (اے منکرو) اگر تم کو (یہ بات)

إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧﴾ وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا

معلوم نہ ہو تو اہل کتاب سے دریافت کرلو۔ اور ہم نے ان رسولوں کے ایسے جثے نہیں بنائے

لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ ﴿٨﴾

تھے جو کھانا نہ کھاتے ہوں (یعنی فرشتہ نہ بنایا تھا) اور وہ حضرات (بھی دنیا میں) ہمیشہ رہنے والے نہیں ہوئے۔ ف١

ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنجَيْنَاهُمْ وَمَن

پھر ہم نے جو اُن سے وعدہ کیا تھا اُسکو سچا کیا یعنی اُن کو اور جن جن کو (نجات دینا) منظور ہوا ہم نے

نَّشَاءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ﴿٩﴾ لَقَدْ

نجات دی اور حد (اطاعت) سے گزرنے والوں کو ہلاک کیا۔ ہم تمہارے پاس

أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ ۖ أَفَلَا

ایسی کتاب بھیج چکے ہیں کہ اس میں تمہاری نصیحت (کافی) موجود ہے کیا پھر بھی

تَعْقِلُونَ ﴿١٠﴾ وَكَمْ قَصَمْنَا مِن قَرْيَةٍ كَانَتْ

تم نہیں سمجھتے (اور نہیں مانتے) اور ہم نے بہت سی بستیاں جہاں کے رہنے والے ظالم (یعنی کافر) تھے غارت

ظَالِمَةً وَأَنشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿١١﴾

کردیں اور اُن کے بعد دوسری قوم پیدا کردی۔

فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُم مِّنْهَا

سو جب اُن ظالموں نے ہمارا عذاب آتا دیکھا تو اُس بستی سے

يَرْكُضُونَ ﴿١٢﴾ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوٓا إِلَىٰ مَآ

بھاگنا شروع کیا۔ ف٢ بھاگو مت اور اپنے سامان عیش کی طرف

أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ ﴿١٣﴾

اور اپنے مکانوں کی طرف واپس چلو شاید تم سے کوئی پوچھے پاچھے۔ ف٣

قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿١٤﴾ فَمَا زَالَت

وہ لوگ (نزول عذاب کے وقت) کہنے لگے کہ ہائے ہماری کمبختی بیشک ہم لوگ ظالم تھے۔ ف٤ سو اُن کی یہی

ف١ پس اگر آپ کی بھی وفات ہوجائے تو نبوت میں کیا قدح لازم آیا۔ غرض یہ کہ جیسے پہلے رسول تھے ویسے ہی آپ بھی ہیں۔ اور یہ لوگ جس طرح آپ کی تکذیب کرتے ہیں اسی طرح اُن حضرات کی بھی اُس زمانہ کے کفار نے تکذیب کی۔

ف٢ کہ عذاب سے بچ جاویں۔

ف٣ کہ کیا گزری؟ مقصود اس سے تعریض ہے کہ نہ وہ سامان رہا نہ مکان رہا، نہ کسی ہمدرد کا نشان رہا۔

ع ١٠ / ١

ف٤ إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ میں اقرار اِس لئے اُن کو نافع نہ ہوا کہ مشاہدہ ملائکہ عذاب کے بعد ہوگا جیسا فرعون کا آمنت کہنا ادراک غرق کے وقت۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

تِلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿١٥﴾
غل پکار رہی حتے کہ ہمنے اُنکو ایسا (نیست و نابُود) کر دیا جس طرح کھیتی کٹ گئی ہو اور آگ ٹھنڈی ہو گئی ہو۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا
اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اُس کو اس طور پر نہیں بنایا کہ ہم فعل عبث

لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ
کرنیوالے ہوں۔ ف۱ (اور) اگر ہم کو مشغلہ ہی بنانا منظور ہوتا تو ہم خاص اپنے پاس کی چیز

مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾ بَلْ نَقْذِفُ
کو مشغلہ بناتے ف۲ اگر ہم کو یہ کرنا ہوتا۔ بلکہ ہم حق بات کو باطل پر

بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ
پھینک مارتے ہیں سو وہ (حق) اس (باطل) کا بھیجا نکال دیتا ہے (یعنی اُسکو مغلوب کر دیتا ہی سو وہ

زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾
(مغلوب ہو کر) دفعۃً جاتا رہتا ہے ف۳ اور تمہارے لئے اس بات سے بڑی خرابی ہو گی جو تم گھڑتے ہو۔

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ
اور (حق تعالیٰ کی وہ شان ہے کہ) جتنے کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسی کے ہیں۔ اور (ان میں سی)

عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا
جو اللہ کے نزدیک (بڑے مقبول و مقرب) ہیں وہ اُس کی عبادت سے عار نہیں کرتے اور نہ

يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ
تھکتے ہیں۔ (بلکہ) شب و روز (اللہ کی) تسبیح کرتے ہیں (کسی وقت)

لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ
موقوف نہیں کرتے۔ ف۴ کیا (باوجود ان دلائل توحید کے) ان لوگوں نے خدا کے سوا اور معبود بنا

هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا
جو کسی کو زندہ کرتے ہوں۔ زمین (میں یا) آسمان میں اگر اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود (واجب الوجود)

اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ
ہوتا تو دونوں درہم برہم ہو جاتے۔ ف۵ سو (ان تقریرات سی ثابت ہوا کہ) اللہ تعالیٰ ان امور سے پاک ہے جو کہ

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ
یہ لوگ بیان کر رہے ہیں۔ وہ جو کچھ کرتا ہے اس سی کوئی باز پرس نہیں کر سکتا اور اَوروں سی باز پرس

ف۱ بلکہ ان میں بہت سی حکمتیں ہیں جن میں اعظم دلالت علی التوحید ہے +

ف۲ مثلاً اپنی صفات کمال کے مشاہدہ کو +

ف۳ یعنی دلائل توحید جو ان مصنوعات سے حاصل ہوتے ہیں۔ شرک کی بالکلیہ نفی کر دیتے ہیں جس کی جانب مخالف کا احتمال ہی نہیں رہتا +

ف۴ جب اُن کی یہ حالت ہے تو عام مخلوق تو کس شمار میں ہے۔ پس لائق عبادت وہی ہے اور جب کوئی دوسرا ایسا نہیں ہے تو پھر اس کا شریک سمجھنا کتنی بے عقلی ہے +

ف۵ کیونکہ عادۃً دونوں کے ارادوں اور افعال میں تزاحم ہوتا اور اس کے لئے فساد لازم ہے۔ لیکن فساد واقع نہیں ہے۔ اسلیے تعدد الٰہ بھی منفی ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٢۔ ۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

یُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ

کی جا سکتی ہے ۔ کیا خدا کو چھوڑ کر اُنہوں نے اور معبود بنا رکھے ہیں ۔ (ان سے) کہیئے

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِیَ وَ ذِكْرُ

کہ تم اپنی دلیل (اس دعوے پر) پیش کرو یہ میرے ساتھ والوں کی کتاب (یعنی قرآن) اور مجھ سے پہلے لوگوں کی کتابیں

مَنْ قَبْلِیْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ

(یعنی توراۃ اور انجیل وغیرہ) موجود ہیں ۔ بلکہ ان میں زیادہ وہی ہیں جو امر حق کا یقین نہیں کرتے سو (اس وجہ سے)

فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

وہ اعراض کر رہے ہیں ۔ اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس کے

مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْۤ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ

پاس ہم نے یہ وحی نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود (ہونے کے لائق) نہیں پس میری (ہی)

اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ

عبادت کیا کرو ۔ اور یہ (مشرک) لوگ یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں کو)

وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۙ﴿٢٦﴾ لَا

اولاد بنا رکھا ہے وہ (اللہ تعالیٰ اس سے) پاک ہے بلکہ (وہ فرشتے اسکے) بندے ہیں (ہاں) معزز ۔ وہ اُس سے

یَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ یَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾

آگے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے اور وہ اسی کے حکم کے موافق عمل کرتے ہیں ۔

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا

(وہ جانتے ہیں کہ) اللہ تعالیٰ اُن کے اگلے پچھلے احوال کو جانتا ہے اور بجز اسکے

یَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ

جس کے لئے (شفاعت کرنے کی) خدا تعالیٰ کی مرضی ہو اور کسی کی سفارش نہیں کر سکتے اور وہ سب

خَشْیَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَمَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ

اللہ تعالیٰ کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں ۔ اور اُن میں سے جو شخص (فرضاً) یوں کہے کہ میں علاوہ

اِنِّیْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِیْهِ جَهَنَّمَ ؕ

خدا کے معبود ہوں سو ہم اُس کو سزائے جہنم دیں گے ۔

كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿٢٩﴾ ع اَوَلَمْ یَرَ

(اور) ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں ۔ ف۱ کیا ان کافروں کو

ع ٢ ١٩ ٢

ف۱ یعنی خدا کا ان پر پورا بس ہے جیسے اور مخلوقات پر ۔ پھر وہ خدا کی اولاد جس کے لیے خدا ہونا ضروری ہے، کیسے ہو سکتے ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا

یہ معلوم نہیں ہوا کہ آسمان اور زمین (پہلے) بند تھے ف۱ پھر ہم نے دونوں کو (اپنی قدرت سے)

رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ

کھول دیا ف۲ اور ہم نے (بارش کے) پانی سے ہر جاندار چیز کو

شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِي

بنایا ہے ف۳ - کیا (ان باتوں کو سُن کر) پھر بھی ایمان نہیں لاتے - اور ہم نے زمین میں

الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا

اس لئے پہاڑ بنائے کہ زمین ان لوگوں کو لے کر ہلنے نہ لگے اور ہم نے اس (زمین) میں

فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣١﴾ وَجَعَلْنَا

کشادہ کشادہ رستے بنائے تاکہ وہ لوگ (ان کے ذریعہ سے منزل (مقصود) کو پہنچ جائیں - اور ہم نے (اپنی قدرت

السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا ۖ وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا

سے) آسمان کو (مثل) (ایک چھت (کے) بنایا جو محفوظ ہے ف۴ - اور یہ لوگ اس (آسمان کے اندر) کی (موجودہ) نشانیوں سے

مُعْرِضُونَ ﴿٣٢﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

اعراض کئے ہوئے ہیں - ف۵ اور وہ ایسا ہے کہ اُس نے رات اور دن

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ

اور سورج اور چاند بنائے - (وہ نشانیاں بھی ہیں) ہر ایک ایک ایک

يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ

دائرہ میں تیر رہے ہیں - ف۶ اور ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی بشر کے لئے ہمیشہ رہنا

الْخُلْدَ ۖ أَفَإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ

تجویز نہیں کیا - پھر اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو کیا یہ لوگ (دنیا میں) ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے - ہر جاندار

نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ

موت کا مزہ چکھے گا - اور ہم تم کو بُری بھلی حالتوں سے

وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِذَا رَآكَ

اچھی طرح آزماتے ہیں ف۷ اور پھر (اس زندگی کے ختم پر) تم سب ہمارے پاس چلے آؤ گے - اور یہ کافر لوگ جب آپ کو

الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا

دیکھتے ہیں تو بس آپ سے ہنسی کرنے لگتے ہیں (اور آپس میں کہتے ہیں) کہ کیا

ف۱ یعنی نہ آسمان سے بارش ہوتی تھی نہ زمین سے کچھ پیداوار - اور اسی کو بند ہونا فرمایا - چنانچہ جس زمانہ میں بارش نہیں ہوتی اور زمین سے کچھ پیدا نہیں ہوتا، اب بھی بند ہوتے ہیں +

ف۲ کہ آسمان سے بارش ہونے لگی اور زمین سے نباتات اُگنے لگیں +

ف۳ خواہ حدوثاً خواہ بقاءً خواہ بواسطہ یا بلاواسطہ +

ف۴ یعنی محفوظ بنایا گرنے سے بھی - ٹوٹنے سے بھی - شیاطین کے استراق اخبار سے بھی - اور یہ محفوظیت دہر طویل تک رہیگی ابدیت کے ساتھ موصوف نہیں +

ف۵ یعنی ان میں تدبّر نہیں کرتے +

ف۶ فلک گول چیز کو کہتے ہیں چونکہ شمس و قمر کی حرکت مستدیر ہے - اس لئے اسکے مدار کو فلک فرمادیا خواہ وہ آسمان ہو یا فضاء بین السمائین ہو یا فضاء بین الارض والسماء ہو یا تحت سماء ہو، کوئی نص اس میں قطعی نہیں +

ف۷ مطلب یہ کہ زندگی اسلیئے دے رکھی ہے کہ دیکھیں کیسے کیسے عمل کرتے ہو +

الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ هُمْ

یہی ہیں جو تمہارے معبودوں کا (بُرائی سے) ذکر کیا کرتے ہیں ۔ اور (خود) یہ لوگ (حضرت) رحمٰن کے ذکر

كَافِرُونَ ﴿٣٦﴾ خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُورِيكُمْ

پر انکار کیا کرتے ہیں ۔ انسان جلدی ہی (کے خمیر) کا بنا ہوا ہے ۔ ف۱ ہم عنقریب (اسکے وقت آنے پر)

آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٣٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ

تمکو اپنی نشانیاں (قہر کی یعنی سزائیں) دکھائے دیتے ہیں ۔ پس تم مجھ سے جلدی مت مچاؤ ۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ

هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ

کس وقت آویگا اگر تم (وقوع عذاب کی خبر میں) سچے ہو ۔ کاش ان کافروں کو

الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَنْ وُجُوهِهِمُ

اُس وقت کی خبر ہوتی جبکہ یہ لوگ (اس) آگ کو نہ اپنے سامنے سے روک

النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٣٩﴾

سکیں گے اور نہ اپنے پیچھے سے اور نہ اُن کی کوئی حمایت کرے گا ۔ ف۲

بَلْ تَأْتِيهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ

بلکہ وہ آگ (تو) اُن کو ایک دم سے آلے گی سو اُن کو بدحواس کردے گی پھر نہ اُس کے ہٹانے

رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ

کی اُن کو قدرت ہوگی اور نہ اُن کو مہلت دی جائے گی ۔ اور آپ سے پہلے جو پیغمبر ہو گزرے ہیں

بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ

اُنکے ساتھ بھی (کفار کی طرف سے) تمسخر کیا گیا تھا سو جن لوگوں نے اُن سے تمسخر کیا تھا اُن پر وہ

سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٤١﴾ ع

عذاب واقع ہوگیا جس کے ساتھ وہ استہزا کرتے تھے ف۳

قُلْ مَنْ يَكْلَؤُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

(اور یہ بھی ان سے) کہدیجئے کہ وہ کون ہے جو رات اور دن میں رحمٰن (کے عذاب) سے

مِنَ الرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ

تمہاری حفاظت کرتا ہو ۔ بلکہ وہ لوگ اپنے رب کے ذکر سے

مُعْرِضُونَ ﴿٤٢﴾ أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِنْ

روگرداں (رہی) ہیں ۔ کیا اُن کے پاس ہمارے سوا اور ایسے معبود ہیں کہ (عذاب مذکور سے) اُن کی

ف۱ یعنی جلدی مثل اس کے اجزاء عنصریہ کے ہے ۔ اسی واسطے یہ لوگ عذاب جلدی مانگتے ہیں اور اس میں دیر ہونے کو دلیل عدم وقوع کی سمجھتے ہیں ۔ لیکن اے کافرو! یہ تمہاری غلطی ہے ۔ کیونکہ اس کا وقت معین ہے ۔ سو ذرا صبر کرو +

ف۲ یعنی اگر اس مصیبت کا علم ہوتا تو ایسی باتیں نہ بناتے +

ف۳ پس اس سے معلوم ہوا کہ کفر موجب عذاب ہے پس اگر دنیا میں وقوع نہ ہو تو آخرت میں ہوگا +

ع ۳ ۱۲

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

دُونِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ

حفاظت کر لیتے ہوں وہ خود اپنی حفاظت کی قدرت نہیں رکھتے ف۱ اور نہ ہمارے مقابلہ میں کوئی اور

مِّنَّا يُصْحَبُونَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰؤُلَاۤءِ وَاٰبَآءَهُمْ

اُن کا ساتھ دے سکتا ہے۔ بلکہ ہم نے اُن کو اور اُن کے باپ دادوں کو (دنیا کا) خوب سامان دیا

حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا

یہاں تک کہ اُن پر (اسی حالت میں) ایک عرصۂ دراز گزر گیا۔ کیا اُن کو یہ نظر نہیں آتا کہ ہم (اُنکی) زمین

نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ

کو (بذریعہ فتوحاتِ اسلامیہ کے) ہر چہار طرف سے برابر گھٹاتے چلے جاتے ہیں

اَفَهُمُ الْغٰلِبُونَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ

سو کیا یہ لوگ (توقع رکھتے ہیں کہ رسول اللہؐ پر اور اہل ایمان پر) غالب آوینگے۔ آپ کہدیجیئے کہ میں تو صرف وحی کے ذریعہ سے تم کو

بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا

ڈراتا ہوں۔ اور یہ بہرے جس وقت ڈرائے جاتے ہیں

مَا يُنْذَرُونَ ﴿۴۵﴾ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ

سنتے ہی نہیں۔ اور (اُنکی عالی ہمتی کی کیفیت یہ ہے کہ) اگر اُن کو آپ کے ربّ کے عذاب کا

عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا

ایک جھونکا بھی ذرا لگ جاوے تو یوں کہنے لگیں کہ ہائے ہماری کم بختی واقعی ہم

ظٰلِمِينَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ

خطاوار تھے۔ اور (وہاں) قیامت کے روز ہم میزان عدل قائم کرینگے (اور سب کے

الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ

اعمال کا وزن کرینگے) ف۲ سو کسی پر اصلاً ظلم نہ ہوگا اور اگر (کسی کا) عمل

كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا

رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو ہم اُس کو (وہاں) حاضر

بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِينَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

کر دینگے۔ اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔ ف۳ اور ہم نے (آپ کے قبل)

مُوسٰى وَهٰرُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا

موسٰیؑ اور ہارونؑ کو ایک فیصلہ کی اور روشنی کی اور متقیوں کیلئے نصیحت

ف۱
مثلاً اُن کو کوئی توڑنے پھوڑنے لگے تو مدافعت بھی نہیں کر سکتے +

ف۲
موازین کا جمع لانا یا تو اس وجہ سے ہے کہ ہر شخص کے لئے جدا میزان عمل ہو۔ یا چونکہ ایک ہی میزان میں بہت سے لوگوں کے اعمال کا وزن ہوگا، اِس لئے وہ ایک قائم مقام متعدد کے ہوگی ÷

ف۳
شروع سورت سے یہاں تک توحید اور رسالت کا زیادہ اور اُس کے ضمن میں اُسکے تعلق سے مخالفین رسل کا آخرت میں عموماً معذب ہونا اور بعض کا دنیا میں بھی ہلاک ہونا مذکور تھا۔ آگے بعض حضرات انبیاء علیہم السلام کے قصص بیان فرمانے سے ان ہی مضامین کی تائید فرماتے ہیں۔ رسالت کی تائید تو ان کے رسول ہونے سے ظاہر ہے۔ اور توحید کی تائید انکے داعی الی التوحید ہونے سے اور تعذیب کی تائید انکی بعض امم کی ہلاکت سے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

کی چیز (یعنی توریت) عطا فرمائی تھی۔ جو (متقی) اپنے رب سے بن دیکھے

بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿٤٩﴾

ڈرتے ہیں اور وہ لوگ قیامت سے (بھی) ڈرتے ہیں۔

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۚ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ

اور یہ (قرآن بھی) ایک کثیر الفائدہ نصیحت (کی کتاب) ہے جس کو ہم نے نازل کیا۔ تو کیا پھر بھی تم

مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ

اس کے منکر ہو۔ اور ہم نے اس (زمانہ موسوی) سے پہلے ابراہیمؑ کو انکی (شان کے مناسب) خوش فہمی

مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾ اِذْ قَالَ

عطا فرمائی تھی اور ہم اُن کو ف۱ خوب جانتے تھے ف۲ اُن کا وہ وقت یاد کرنیکے قابل ہے جبکہ

لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ

اُنہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی برادری سے فرمایا کہ یہ کیا (واہیات) مورتیں ہیں

الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا وَجَدْنَآ

جن (کی عبادت) پر تم جمے بیٹھے ہو۔ ف۳ وہ لوگ (جواب میں) کہنے لگے کہ ہم نے

اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ

اپنے بڑوں کو ان کی عبادت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا کہ بیشک تم اور تمہارے

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٤﴾

باپ دادے (ان کو لائق عبادت سمجھنے میں) صریح غلطی میں ہو۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿٥٥﴾

وہ کہنے لگے کہ کیا تم (اپنے نزدیک) سچی بات (سمجھ کر) ہمارے سامنے پیش کر رہے ہو یا دل لگی کر رہے ہو۔

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ابراہیمؑ نے فرمایا کہ نہیں (دل لگی نہیں) بلکہ تمہارا رب (حقیقی جو لائق عبادت ہے) وہ ہے جو تمام آسمانوں اور

الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ

زمین کا رب ہے جس نے ان سب کو پیدا (بھی) کیا اور میں اِس (دعوے) پر

الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ

دلیل بھی رکھتا ہوں۔ اور خدا کی قسم میں تمہارے اِن بُتوں کی گت بناؤنگا

ع ۹ / ۴

ف۱ یعنی ان کے کمالات علمیہ وعملیہ کو +

ف۲ یعنی وہ بڑے کامل تھے بالقوہ واستعداداً قبل عطائے رُشد۔ یا بالفعل بعد عطائے رُشد +

ف۳ یعنی یہ ہرگز قابل عبادت نہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا

جب تم (ان کے پاس سے) چلے جاؤ گے۔ ف۱ تو (اُن کے چلے جانے کے بعد) انہوں نے ان بتوں

اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٨﴾ قَالُوْا

کو (تبر وغیرہ سے) ٹکڑے ٹکڑے کر دیا بجز اُنکے ایک بڑے بُت کے کہ شاید وہ لوگ ابراہیمؑ کی طرف (دریافت کرنے کے لئے) رجوع کریں

مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ

کہ یہ ہمارے بتوں کے ساتھ کس نے کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اُس نے

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ

بڑا ہی غضب کیا۔ بعضوں نے کہا کہ ہم نے ایک نوجوان آدمی کو جس کو ابراہیمؑ کر کے پکارا جاتا ہے ان بتوں کا

لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ

(برائی سے) تذکرہ کرتے سُنا ہے۔ (پھر) وہ لوگ بولے کہ (جب یہ بات ہے) تو اچھا اُس کو سب آدمیوں کے

النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ

سامنے حاضر کرو تاکہ وہ لوگ (اس اقرار کے) گواہ ہو جاویں۔ (غرض وہ سب کے روبرو آئے) اُن لوگوں نے

فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ

کہا کہ کیا ہمارے بتوں کے ساتھ تم نے یہ حرکت کی ہے اے ابراہیمؑ۔ اُنہوں نے (جواب میں) فرمایا کہ

فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا

نہیں بلکہ ان کے اس بڑے (گرو) نے کی سو ان (ہی) سے پوچھ لو (نا) اگر

يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ

یہ بولتے ہوں۔ ف۳ اس پر وہ لوگ اپنے جی میں سوچے پھر (آپس میں) کہنے لگے کہ حقیقت میں تم ہی لوگ

اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ

ناحق پر ہو (کہ جو ایسا عاجز ہو وہ کیا معبود ہوگا)۔ پھر (شرمندگی کے مارے) اپنے سروں کو جھکا لیا

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ

(اور بولے کہ) اے ابراہیمؑ تم کو تو معلوم ہی ہے کہ یہ بت (کچھ) بولتے نہیں۔ ابراہیمؑ نے فرمایا

اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ

کہ تو کیا خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو جو تم کو نہ کچھ نفع

شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا

پہنچا سکے اور نہ کچھ نقصان پہنچا سکے۔ تف ہے تم پر (کہ باوجود وضوح حق کے باطل پر مُصر ہو)

ف۱ تاکہ ان کا عاجز اور درماندہ ہونا مشاہدہ میں آجاتے +

ف۲ بڑا بت جو جثے میں یا اُن لوگوں کی نظروں میں معظم ہونے میں بڑا تھا اُس کو چھوڑ دیا جس سے ایک قسم کا استہزا مقصود تھا۔ کہ ایک کے سالم اور دوسروں کے قطع و برید سے ایہام ہوتا ہے کہ کہیں اُسی نے تو سب کی خبر نہیں لی پھر جب وہ قطع و برید کرنیوالے کی تحقیق کرینگے اور اس صنم کبیر پر احتمال بھی نہ کرینگے، تو ان کی طرف سے اُسکے عجز کا بھی اعتراف ہو جاوے گا۔ اور حجت اور لازم تر ہو جاوے گی۔ پس انتہا۔ یہ الزام و افحام ہے۔ اور مقصود مشترک اثباتِ عجز ہے بعض کا انکسار سے اور ایک کا اُن کے اقرار سے۔ غرض ایک کو اسی مصلحت سے چھوڑ کر سب کو توڑ دیا +

ف۳ اگر یہ شق فاعلیت ذاتی طبعیت کی باطل ہے تو عجز ان کا تمہارے نزدیک مسلّم ہو گیا پھر اعتقاد اُلوہیت کی کیا وجہ +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب		
٢ حرکتوں والی مد		

تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾

اور اُن پر (بھی) جن کو تم خدا کے سوا پُوجتے ہو۔ کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے۔

قَالُوۡا حَرِّقُوۡهُ وَانۡصُرُوۡۤا اٰلِهَتَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ

(آپس میں) وہ لوگ کہنے لگے کہ اس کو آگ میں جلا دو۔ اور اپنے معبودوں کا (اس سے) بدلا لو اگر تم کو

فٰعِلِيۡنَ ﴿۶۸﴾ قُلۡنَا يٰنَارُ كُوۡنِىۡ بَرۡدًا وَّ

کچھ کرنا ہے۔ (غرض اُنہوں نے متفق ہو کر آگ میں ڈال دیا، اُس وقت) ہم نے (آگ کو) حکم دیا کہ اے آگ تو ٹھنڈی

سَلٰمًا عَلٰۤى اِبۡرٰهِيۡمَ ﴿۶۹﴾ۙ وَاَرَادُوۡا بِهٖ كَيۡدًا

اور بے گزند ہو جا ابراہیمؑ کے حق میں۔ ف۱ اور اُن لوگوں نے اُنکے ساتھ برائی کرنا چاہا تھا۔

فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَخۡسَرِيۡنَ ﴿۷۰﴾ۚ وَنَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا

سو ہم نے اُن ہی لوگوں کو ناکام کر دیا۔ ف۲ اور ہم نے ابراہیمؑ کو اور (اُنکے برادر زادے)

اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۱﴾

لوطؑ کو ایسے ملک (یعنی شام) کی طرف بھیجکر بچالیا جس میں ہم نے دنیا جہان والوں کے لئے (خیر و) برکت رکھی ہے ف۳

وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَيَعۡقُوۡبَ نَافِلَةً ؕ

اور (ہجرت کے بعد) ہم نے اُن کو اسحاقؑ (بیٹا) اور یعقوبؑ پوتا عطا کیا۔

وَكُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ ﴿۷۲﴾ وَجَعَلۡنٰهُمۡ

اور ہم نے ان سب کو (اعلیٰ درجہ کا) نیک کیا۔ ف۴ اور ہم نے اُن کو

اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَاَوۡحَيۡنَاۤ

مقتدا بنایا کہ ہمارے حکم سے (خلق کو) ہدایت کیا کرتے تھے اور ہم نے اُن کے پاس نیک

اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ الۡخَيۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ

کاموں کے کرنے کا اور (خصوصاً) نماز کی پابندی کا

وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ ﴿۷۳﴾ۙ

اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم بھیجا۔ اور وہ (حضرات) ہماری عبادت (خوب) کیا کرتے تھے

وَلُوۡطًا اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا وَّنَجَّيۡنٰهُ

اور لوط (علیہ السلام) کو ہم نے حکمت اور علم (جو شان انبیاء کے مناسب ہوتا ہے) عطا فرمایا اور ہم نے اُن کو اُس

مِنَ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ ؕ

بستی سے نجات دی جس کے رہنے والے گندے گندے کام کیا کرتے تھے۔

ف۱ یعنی نہ سوزاں رہ کہ گزند حرارت کا پہنچے اور نہ بہت یخ ہو جا کہ گزند برودت کا پہنچے۔ بلکہ مثل ہوائے معتدل کے بن جا۔ چنانچہ ایسا ہی ہو گیا +

ف۲ کہ اُن کا مقصود حاصل نہ ہوا بلکہ اور بالعکس حقانیت ابراہیم علیہ السلام کا زیادہ ثبوت ہو گیا +

ف۳ دنیوی بھی کہ فواکہ و حبوب بکثرت پیدا ہوتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی اس سے منتفع ہو سکتے ہیں۔ اور دینی بھی کہ بکثرت وہاں انبیاء علیہم السلام ہوئے جن کے شرائع کی برکت دُور دُور عالم میں پھیلی۔ یعنی اُنہوں نے ملک شام کی طرف باذن الٰہی ہجرت فرمائی +

ف۴ اعلیٰ درجہ کی نیکی کا مصداق عصمت ہے جو بشر میں خواص نبوت سے ہے۔ پس مراد یہ ہے کہ ان سب کو نبی بنایا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَوْمَ سَوْءٍ فَٰسِقِينَ ﴿٧٤﴾ وَأَدْخَلْنَٰهُ

بلاشبہ وہ لوگ بڑے بدذات بدکار تھے۔ اور ہم نے لوطؑ کو اپنی

فِى رَحْمَتِنَآ ۖ إِنَّهُۥ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿٧٥﴾ وَنُوحًا

رحمت میں داخل کیا۔ (کیونکہ) بلاشبہ وہ بڑے نیکوں میں تھے۔ اور نوحؑ (کے قصہ) کا

إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَٱسْتَجَبْنَا لَهُۥ

تذکرہ کیجیے جبکہ اُس (زمانۂ ابراہیمی) سے (بھی) پہلے انہوں نے دعا کی سو ہم نے اُن کی دُعا قبول کی اور

فَنَجَّيْنَٰهُ وَأَهْلَهُۥ مِنَ ٱلْكَرْبِ ٱلْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾

اُن کو اور اُن کے تابعین کو بڑے بھاری غم سے نجات دی ف۱

وَنَصَرْنَٰهُ مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَآ ۚ

اور (نجات اس طرح دی کہ) ہم نے ایسے لوگوں سے اُن کا بدلا لیا جنہوں نے ہمارے حکموں کو (جو کہ نوحؑ لائے تھے)

إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَٰهُمْ

جھوٹا بتایا تھا۔ بلاشبہ وہ لوگ بہت بُرے تھے اِس لئے اُن سب کو ہم نے

أَجْمَعِينَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوُۥدَ وَسُلَيْمَٰنَ إِذْ يَحْكُمَانِ

غرق کر دیا۔ اور داؤد اور سلیمان (علیہما السلام کے قصہ) کا تذکرہ کیجیے جبکہ دونوں کسی کھیت

فِى ٱلْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ ٱلْقَوْمِ

کے بارے میں فیصلہ کرنے لگے جبکہ اس (کھیت) میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کے وقت جا پڑیں

وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَٰهِدِينَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنَٰهَا سُلَيْمَٰنَ ۚ

(اور اُسکو چر گئیں) اور ہم اُس فیصلہ کو جو لوگوں کے متعلق ہوُا تھا دیکھ رہے تھے۔ سو ہم نے اس فیصلہ کی سمجھ سلیمانؑ کو دیدی

وَكُلًّا ءَاتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَسَخَّرْنَا مَعَ

اور (یوں) ہم نے دونوں کو حکمت اور علم عطا فرمایا تھا ف۲ اور ہم نے داؤدؑ کے ساتھ تابع کر

دَاوُۥدَ ٱلْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَٱلطَّيْرَ ۚ وَكُنَّا

دیا تھا پہاڑوں کو کہ (اُنکی تسبیح کے ساتھ) وہ تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو بھی۔ (اور دراصل ان کاموں کے

فَٰعِلِينَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنَٰهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ

کرنیوالے ہم تھے۔ اور ہم نے اُن کو زرہ (بنانے) کی صنعت تم لوگوں کے (نفع کے) واسطے سکھلائی

لِتُحْصِنَكُم مِّنۢ بَأْسِكُمْ ۖ فَهَلْ أَنتُمْ شَٰكِرُونَ ﴿٨٠﴾

تاکہ وہ (زرہ) تم کو (لڑائی میں) ایک دوسرے کی زد سے بچائے۔ سو تم (اس نعمت کا) شکر کرو گے بھی (یا نہیں)

ع ۵ ۲۵ ۵

ف۱ بھاری غم جو تکذیب اور ایذاء کفار کی وجہ سے ان کو پیش آیا تھا +

ف۲ صورت مقدمہ کی یہ تھی کہ جس قدر کھیت کا نقصان ہوُا تھا اس کی لاگت بکریوں کی قیمت کی برابر تھی داؤد علیہ السلام نے ضمان میں کھیت والے کو وہ بکریاں دلوا دیں اور اصل قانون شرعی کا یہی مقتضا تھا جس میں مدعی یا مدعیٰ علیہ کی رضا بھی شرط نہیں۔ مگر چونکہ اس میں بکری والوں کا بالکل ہی نقصان ہوتا تھا، اس لئے سلیمان علیہ السلام نے بطور مصالحت کے جو کہ موقوف تھی تراضی جانبین پر یہ صورت جس میں دونوں کی سہولت اور رعایت تھی، تجویز فرمائی کہ چند روز کے لئے بکریاں تو کھیت والے کو دے دی جائیں کہ ان کے دودھ وغیرہ سے اپنا گزر کرے اور بکری والوں کو وہ کھیت سپرد کیا جاوے، کہ اس کی خدمت آبپاشی وغیرہ سے کریں۔ جب کھیت پہلی حالت پر آ جاوے تو کھیت اور بکریاں اپنے اپنے مالکوں کو دے دی جاویں۔ پس اس سے معلوم ہوگیا، کہ دونوں فیصلوں میں کوئی تعارض نہیں، کہ ایک کی صحت دوسرے کی عدم صحت کو مقتضی ہو اسلئے كُلًّا ءَاتَيْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا بڑھا دیا گیا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲ـ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ـ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ

اور ہم نے سلیمان علیہ السلام کا زور کی ہوا کو تابع بنا دیا تھا کہ وہ اُن کے حکم سے اُس سرزمین

اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا

کی طرف کو چلتی جس میں ہم نے برکت رکھی ہے (مراد ملک شام ہے) ف۱ اور ہم

بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ

ہر چیز کو جانتے ہیں ۔ اور بعضے شیطان (یعنی جن) ایسے تھے کہ سلیمانؑ کے لئے (دریاؤں میں)

يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ

غوطہ لگاتے تھے (تاکہ موتی نکال کر دیں) اور وہ اَور اَور کام بھی اس کے علاوہ

ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ

کیا کرتے تھے ۔ اور اُن کے سنبھالنے والے ہم تھے ۔ اور ایوبؑ کا تذکرہ کیجیے

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ

جبکہ اُنہوں نے (بعد مبتلا ہونے مرض شدید کے) اپنے رب کو پکارا کہ مجھ کو یہ تکلیف پہنچ رہی ہے اور آپ

اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ

سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہیں ۔ ہم نے اُن کی دعا قبول کی اور اُنکو جو تکلیف تھی اُسکو

مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ

دُور کر دیا اور (بلا استدعا) ہم نے اُن کو اُن کا کنبہ عطا فرمایا اور اُن کے ساتھ (گنتی میں) اُن کے برابر اَور بھی

رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾

اپنی رحمت خاصہ کے سبب سے اور عبادت کرنے والوں کے لئے یادگار رہنے کے سبب سے عطا فرمائے ف۲

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ

اور اسمٰعیلؑ اور ادریسؑ اور ذوالکفل کا تذکرہ کیجیے ف۳ (یہ) سب (احکام الہیہ)

مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ

ثابت قدم رہنے والے لوگوں سے تھے ۔ اور ہم نے اُنکو اپنی رحمت (خاصہ) میں داخل کر لیا تھا ۔

اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ

بے شک یہ کمال صلاحیت والوں میں تھے ۔ اور مچھلی والے (پیغمبر یعنی یونسؑ) کا تذکرہ کیجیے جبکہ

ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ

وہ اپنی قوم سے (جبکہ وہ ایمان نہ لائے) خفا ہو کر چل دیئے ف۴ اور اُنہوں نے یہ سمجھا کہ ہم اُن پر (اس چلے جانے میں) کوئی دارو گیر

ف۱ یعنی جب ملک شام سے کسی طرف جاتے اور پھر آتے، تو یہ آنا اور اسی طرح جانا بھی ہوا کے ذریعہ سے ہوتا تھا +

ف۲ یعنی عابدین یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صابروں کو کیسی جزا دیتے ہیں +

ف۳ حضرت ذوالکفل کے باب میں اختلاف ہے۔ کہ آیا یہ نبی تھے۔ یا ایک صالح شخص تھے۔ سیاق قرآن سے ان کا نبی ہونا مظنون ہوتا ہے +

ف۴ اور اپنی قوم پر سے عذاب ٹلنے کے بعد بھی خود واپس نہ آئے اور اس سفر کے لئے ہمارے حکم کا انتظار نہ کیا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ

نہ کریں گے پس اُنہوں نے اندھیروں میں پکارا کہ (الٰہی) آپ کے سوا کوئی معبود

اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

نہیں ہے آپ (سب نقائص سے) پاک ہیں میں بے شک قصور وار ہوں ف۲

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ

سو ہم نے اُن کی دعا قبول کی اور اُن کو اس گھٹن سے نجات دی ف۳ اور ہم اسی طرح

نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى

(اور) ایمان والوں کو (بھی کرب و بلا سے) نجات دیا کرتے ہیں۔ اور زکریا کا تذکرہ کیجیئے جبکہ اُنہوں نے اپنے رب

رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ

کو پکارا کہ اے میرے رب! مجھ کو لاوارث مت رکھیو (یعنی مجھ کو فرزند دیجیئے کہ میرا وارث ہو) اور سب

الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ

وارثوں سے بہتر آپ ہی ہیں۔ سو ہم نے اُنکی دعا قبول کر لی۔ اور ہم نے اُن کو یحیٰی (فرزند)

يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا

عطا فرمایا اور اُنکی خاطر سے اُنکی بی بی کو (جو کہ بانجھ تھیں) اولاد کے قابل کر دیا یہ سب نیک

يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا

کاموں میں دوڑتے تھے اور اُمید و بیم کے ساتھ ہماری عبادت

وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَالَّتِىْٓ

کیا کرتے تھے۔ اور ہمارے سامنے دب کر رہتے تھے۔ ف۴ اور اُن بی بی (مریمؑ)

اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ

کا (بھی) تذکرہ کیجیئے جنہوں نے اپنے ناموس کو (مردوں سے) بچایا (نکاح سے بھی اور ناجائز سے بھی) پھر ہم نے اُن میں

رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾

بواسطہ جبرئیلؑ اپنی رُوح پھونک دی اور ہم نے انکو اور اُنکے فرزند (عیسٰی علیہ السلام) کو دنیا جہان والوں کے لئے (اپنی قدرت کاملہ

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ڮ وَّاَنَا

یہ ہے تمہارا طریقہ کہ (جس پر تم کو رہنا واجب ہے) اور وہ ایک ہی طریقہ ہے اور میں تمہارا رب (حقیقی)

رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ

ہوں سو تم میری عبادت کیا کرو۔ اور ان لوگوں نے اپنے دین میں اختلاف پیدا کر لیا (سو اسکی سزا

ف۱

پس چونکہ اس فرار کو انہوں نے اجتہاداً جائز سمجھا اس لیئے انتظار نص اور وحی کا نہ کیا لیکن چونکہ امید وحی تک وحی کا انتظار انبیاء کے لئے مناسب تھا اس ترک مناسب پر انکو یہ ابتلا پیش آیا کہ راہ میں ان کو کوئی دریا ملا اور وہاں کشتی میں سوار ہوئے کشتی چلتے چلتے رک گئی۔ یونس علیہ السلام سمجھ گئے کہ میرا یہ فرار بلا اذن ناپسند ہوا، اس کی وجہ سے کشتی رکی۔ کشتی والوں سے فرمایا کہ مجھ کو دریا میں ڈال دو۔ وہ راضی نہ ہوئے۔ غرض قرعہ پر اتفاق ہوا۔ تب بھی ان ہی کا نام نکلا آخر ان کو دریا میں ڈال دیا اور خدا کے حکم سے اُن کو ایک مچھلی نگل گئی +

ف۲

ایک اندھیرا شکم ماہی کا۔ دوسرا قعر دریا کا۔ پھر دونوں گہرے اندھیرے بجائے بہت سے اندھیروں کے یا تیسرا اندھیرا رات کا غرض ان تاریکیوں میں دعا کی +

ف۳

حضرت یونس علیہ السلام سے اس واقعہ میں کوئی امر کی مخالفت نہیں ہوئی۔ صرف اجتہاد میں غلطی ہوئی جو اُمت کیلئے عفو ہے مگر انبیاء کی تربیت و تہذیب زائد مقصود ہوتی تھی اس لئے یہ ابتلا ہوا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۴ جس سے ان حضرات کی کمال عبدیت اور ہماری کمال محبوبیت ثابت ہوتی ہے +

بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾ ع فَمَنْ يَّعْمَلْ

سب ہمارے پاس آنے والے ہیں۔ سو جو شخص

مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ

نیک کام کرتا ہوگا اور وہ ایمان والا بھی ہوگا سو اُس کی محنت اکارت

لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى

جانیوالی نہیں۔ اور ہم اُس کو لکھ لیتے ہیں۔ اور ہم جن بستیوں کو (عذاب سے یا

قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾ حَتّٰٓى

موت سے) فنا کر چکے ہیں اُن کے لئے یہ بات ناممکن ہے کہ وہ (دنیا میں) پھر لوٹ کر آویں۔ یہاں تک

اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ

کہ جب یاجوج ماجوج کھول دیئے جاوینگے اور وہ (غایت کثرت کیوجہ سے)

كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ

ہر بلندی سے (جیسے پہاڑ اور ٹیلہ) نکلتے (معلوم) ہوں گے۔ اور (وہ رجوع وبعث کا) سچا وعدہ نزدیک

الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ

آپہنچا ہوگا تو بس پھر ایک دم سے یہ قصہ ہوگا کہ منکروں کی نگاہیں پھٹی کی پھٹی

كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ

رہ جاویں گی۔ (اور یوں کہتے نظر آوینگے) کہ ہائے کم بختی ہماری ہم اس (امر) سے غفلت

مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٩٧﴾ اِنَّكُمْ

میں تھے بلکہ (واقعی یہ ہے کہ) ہم ہی قصوروار تھے۔ ف۱ بلاشبہ تم

وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ

(اے مشرکین) اور جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پُوج رہے ہو سب جہنم میں جھونکے جاؤگے

اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ

(اور) تم سب اسمیں داخل ہوگے۔ (اور یہ بات سمجھنے کی ہے کہ) اگر یہ (تمہارے معبود)

اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾

واقعی معبود ہوتے تو اس (جہنم) میں کیوں جاتے۔ اور سب (عابدین ومعبودین) اس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے۔

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾

(اور) اُنکا اس میں شور ہوگا اور وہاں (اپنے شور وغل میں کسی کی) کوئی بات سنیں گے بھی نہیں (یہ تو دوزخیوں کا حال ہوا اور

ع ٦ ٨

ف۱ حاصل یہ ہوا کہ اُس وقت منکرین رجوع بھی رجوع کے قائل ہو جاوینگے +

٦ حرکتوں والی مدِّ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِّ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰٓ ۙ
جن کے لئے ہماری طرف سے بھلائی مقدر ہو چکی ہے

أُولَٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿١٠١﴾ لَا يَسْمَعُونَ
وہ اس (دوزخ) سے (اس قدر) دُور کئے جاویں گے (کہ) اس کی آہٹ

حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ
بھی نہ سنیں گے۔ ف۱ اور وہ لوگ اپنی جی چاہی چیزوں میں

خَالِدُونَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ
ہمیشہ رہیں گے۔ (اور) ان کو بڑی گھبراہٹ (یعنی نفخۂ ثانیہ سے زندہ ہونے کی حالت) غم میں نہ ڈالے گی

وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَآئِكَةُ ۗ هَٰذَا يَوْمُكُمُ
اور (قبر سے نکلتے ہی) فرشتے اُن کا استقبال کریں گے (اور کہیں گے کہ) یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا

الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ نَطْوِي
تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ف۲ وہ دن (بھی) یاد کرنیکے قابل ہے جس روز ہم

السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَآ
(نفخۂ اُولیٰ کے وقت) آسمانوں کو اس طرح لپیٹ دینگے جس طرح لکھے ہوئے مضمونوں کا کاغذ لپیٹ لیا جاتا ہے (اور) ہم

أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا
نے جس طرح اوّل بار پیدا کرنیکے وقت (ہر چیز کی) ابتدا کی تھی اسیطرح (آسانی سے) اسکو دوبارہ پیدا کرینگے۔ یہ ہمارے ذمہ

فَاعِلِينَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن
(اسکو پورا) کرینگے۔ اور ہم (سب آسمانی) کتابوں میں لوح محفوظ (میں لکھنے) کے بعد

بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ
لکھ چکے ہیں کہ اس زمین (جنت) کے مالک میرے نیک

الصَّالِحُونَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ
بندے ہوں گے ف۳ بلاشبہ اس (قرآن) میں (ہدایت کا) کافی مضمون ہے اُن لوگوں کے لئے جو بندگی

عَابِدِينَ ﴿١٠٦﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً
کرنیوالے ہیں۔ اور ہمنے (ایسے مضامین نافعہ دیکر) آپکو اور کسی بات کیواسطے نہیں بھیجا مگر دنیا جہان کے لوگوں (یعنی مکلفین)

لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّ أَنَّمَآ
پر مہربانی کرنے کے لئے۔ ف۴ آپ (بطور خلاصہ کے مکرّر) فرما دیجئے کہ میرے پاس تو صرف یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا

ف۱
کیونکہ وہ جنت میں ہونگے اور جنت دوزخ میں بُعد بعید ہوگا +

ف۲
کہ قیامت آوے گی اور نیک لوگوں کو جزا نیک ملے گی پس یہ تعظیم اور بشارت ان کے لئے زیادہ مسرت کا موجب ہو جاویگا +

ف۳
یہاں تک سورت کے بڑے حصہ میں توحید و نبوت کی تحقیق اور منکرین کیلئے وعید مذکور ہوئی ہے آگے ان مضامین مفیدہ پر مشتمل ہونیکی وجہ سے ان مضامین کی صراحۃً مدح اور دوسری آیت میں اشارۃً ان مضامین کے لانیوالے کی بھی مدح اور آیت اِنَّمَا یُوْحٰی اِلَیَّ میں بطور تخلیص سابق کے توحید اور اسلام کی طرف جسکے لوازم میں سے تصدیق نبوت بھی ہے دعوت مکرر اور آیت فَاِنْ تَوَلَّوْا سے آخر تک بطور تخلیص ہی کے انکار پر وعید مکرر اور وعید کے متعلق اور مناسب مضامین ارشاد ہیں +

ف۴
وہ مہربانی یہی ہے کہ لوگ رسولؐ سے ان مضامین کو قبول کریں ہدایت اور ہدایت کے ثمرات حاصل کریں اور جو قبول نہ کرے یہ اُس کا قصور ہے۔ اس مضمون کی صحت میں کوئی خلل نہیں پڑتا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾

معبود (حقیقی) ایک ہی معبود ہے۔ سو اب بھی تم مانتے ہو (یا نہیں یعنی اب تو مان لو)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ

پھر (بھی) اگر یہ لوگ سرتابی کریں تو (بطور اتمام حجت کے) آپ فرما دیجئے کہ میں تمکو نہایت صاف اطلاع کر چکا

وَاِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا

ہوں اور میں یہ جانتا نہیں کہ جس (سزا) کا تم سے وعدہ ہوا ہے آیا وہ قریب ہے یا دُور دراز ہے (البتہ

تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ

وقوع ضرور ہوگا کیونکہ) اللہ کو (تمہاری) پکار کر کہی ہوئی بات کی بھی خبر ہے

وَیَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَاِنْ اَدْرِیْ

اور جو (بات) تم دل میں رکھتے ہو اُس کی بھی خبر ہے۔ اور میں (بالتعیین) نہیں جانتا (کہ کیا مصلحت ہے

لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ ﴿١١١﴾

شاید وہ (تاخیر عذاب) تمہارے لئے (صورةً) امتحان ہو اور ایک وقت (یعنی موت) تک (زندگی سے فائدہ پہنچانا ہو

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ

پیغمبر نے (باذن الٰہی) کہا کہ اے میرے رب فیصلہ کر دیجئے ف۱ حق کے موافق اور (پیغمبر نے کفار سے یہ بھی فرمایا کہ) ہمارا

الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع

رب ہم پر بڑا مہربان ہے جس سے ان باتوں کے مقابلہ میں مدد چاہی جاتی ہے جو تم بنایا کرتے ہو۔

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِیَّةٌ وَّهِیَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سُورہ حج مدینہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ف۲ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو (کیونکہ) یقیناً قیامت (کے دن) کا

السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ﴿١﴾ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ

زلزلہ بڑی بھاری چیز ہوگی۔ ف۳ جس روز تم لوگ اس (زلزلہ) کو دیکھو گے اُس

كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ

روز تمام دُودھ پلانے والیاں (مارے ہیبت کے) اپنے دُودھ پیتے بچہ کو بھول جاوینگی اور تمام

ف۱ مطلب یہ کہ عملی فیصلہ کر دیجئے یعنی مسلمانوں کے جس غلبہ کی پیشینگوئی ہے اس کو واقع کر دیجئے تاکہ حجت اور زیادہ تام ہو جاوے +

ف۲ خلاصہ اس سُورت کا یہ مضامین ہیں۔ اوّل بعث و حساب جس سے سُورت شروع بھی ہوئی ہے اور درمیان میں فصل یوم قیامت و جنّت و نار کا ذکر موقع موقع پر آیا ہے۔ دوم نبوت اور اس کے متعلق شبہات کا جگہ جگہ جواب اور نبوت ہی کے متعلق وعدۂ نصرت اور اذن جہاد اور اسی کے متعلق مجادلین کی مذمت خواہ وہ جدال قولی ہو یا فعلی جیسے حج یا عُمرہ سے روکنا جس کے ضمن میں احکام حج مذکور ہوئے سوم توحید +

ع ١٩ النصف

ف۳ جب زلزلہ جو کہ اُس کے واقعات میں سے ایک واقعہ ہے ایسا ہوگا تو مجموعۂ واقعات کی کیا شدت ہوگی۔ تو ان شدائد کے بخیر گزرنے کے لئے سامان کرو۔ اور وہ تقوے ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ذَاتِ حَمۡلٍ حَمۡلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى

حمل والیاں اپنا حمل (پورے دن ہونے سے پہلے) ڈال دینگی اور (اے مخاطب) تجھ کو لوگ نشہ کی سی حالت میں

وَمَا هُمۡ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيۡدٌ ﴿۲﴾

دکھائی دینگے حالانکہ وہ (واقع میں) نشہ میں نہ ہونگے ولیکن اللہ کا عذاب ہے ہی سخت چیز ف۱

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيۡرِ

اور بعضے آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں (یعنی ذات یا صفات میں) بے جانے بُوجھے جھگڑا کرتے ہیں

عِلۡمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيۡطٰنٍ مَّرِيۡدٍ ﴿۳﴾ كُتِبَ

اور ہر شیطان سرکش کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ جس کی نسبت

عَلَيۡهِ اَنَّهٗ مَنۡ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَ

(خدا کے یہاں سے) یہ بات لکھی جا چکی ہے کہ جو شخص اس سے تعلق رکھے گا (یعنی اس کا اتباع کریگا) تو اس کا کام

يَهۡدِيۡهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيۡرِ ﴿۴﴾ يٰۤاَيُّهَا

ہی یہ ہے کہ وہ اس کو (راہِ حق سے) بے راہ کر دیگا اور اُسکو عذاب دوزخ کا رستہ دکھلا دیگا۔ اے

النَّاسُ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّنَ الۡبَعۡثِ

لوگو اگر تم (قیامت کے روز) دوبارہ زندہ ہونے سے شک (وانکار) میں ہو

فَاِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ

تو ہم نے (اوّل) تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے (جو کہ غذا سے پیدا ہوتا ہے)

ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنۡ مُّضۡغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ

پھر خون کے لوتھڑے سے پھر بوٹی سے کہ (بعضی) پوری ہوتی ہے اور (بعضی)

وَّغَيۡرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَـكُمۡ‌ؕ وَنُقِرُّ فِى

ادھوری بھی تاکہ ہم تمہارے سامنے (اپنی قدرت) ظاہر کر دیں ف۲ اور ہم (ماں کے)

الۡاَرۡحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ

رحم میں جس (نطفہ) کو چاہتے ہیں ایک مدت معین (یعنی وضع حمل) تک ٹھیرائے رکھتے ہیں پھر

نُخۡرِجُكُمۡ طِفۡلًا ثُمَّ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَشُدَّكُمۡ‌ۚ وَ

ہم تمکو بچہ بنا کر باہر لاتے ہیں پھر تاکہ تم اپنی بھری جوانی (کی عمر) تک پہنچ جاؤ اور

مِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّتَوَفّٰى وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرَدُّ اِلٰٓى

بعضے تم میں وہ بھی ہیں جو (جوانی سے پہلے ہی) مر جاتے ہیں اور بعضے تم میں وہ ہیں جو نکمی عمر (یعنی زیادہ بڑھاپے)

ف۱ روایات سے علین قیامت کے روز اور قیامت سے پہلے بھی زلزلہ کا وقوع ثابت ہے لیکن جس زلزلہ کا آیت میں ذکر ہے حدیث سے اُس کا وقوع قیامت کے روز معلوم ہوتا ہے +

ف۲ اور اسی سے ظاہر ہے کہ ہم دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ لِكَيۡلَا يَعۡلَمَ مِنۡۢ بَعۡدِ عِلۡمٍ

تک پہنچا دیئے جاتے ہیں جس کا اثر یہ ہے کہ ایک چیز سے باخبر ہو کر پھر بے خبر ہو

شَيۡـًٔا ؕ وَتَرَى الۡاَرۡضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنۡزَلۡنَا

جاتے ہیں ف۱ اور (آگے دوسرا استدلال ہے کہ) اے مخاطب تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک (پڑی) ہے۔

عَلَيۡهَا الۡمَآءَ اهۡتَزَّتۡ وَرَبَتۡ وَاَنۡۢبَتَتۡ مِنۡ

پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ اُبھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی خوشنما

كُلِّ زَوۡجٍۢ بَهِيۡجٍ ۝٥ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ

نباتات اُگاتی ہے۔ ف۲ یہ (سب) اس سبب سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہستی

الۡحَـقُّ وَاَنَّهٗ يُحۡىِ الۡمَوۡتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ

میں کامل ہے ف۳ اور وہی بے جانوں میں جان ڈالتا ہے ف۴ اور وہی ہر چیز پر

شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝٦ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيۡبَ

قادر ہے۔ ف۵ اور (نیز اس سبب سے ہوا کہ) قیامت آنے والی ہے اس میں

فِيۡهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبۡعَثُ مَنۡ فِى الۡقُبُوۡرِ ۝٧

ذرا شبہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ (قیامت میں) قبر والوں کو دوبارہ پیدا کر دے گا ف۶

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيۡرِ

اور بعضے آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدون واقفیت (یعنی علم ضروری) اور بدون

عِلۡمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيۡرٍ ۝٨ ثَانِىَ

دلیل (یعنی علم استدلال عقلی) اور بدون کسی روشن کتاب (یعنی علم استدلال نقلی) کے تکبر کرتے ہوئے جھگڑا

عِطۡفِهٖ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِى

کرتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے (یعنی دین حق سے) بے راہ کر دیں۔ اور ایسے شخص کے لئے

الدُّنۡيَا خِزۡىٌ وَّنُذِيۡقُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ

دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اس کو جلتی آگ

عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ۝٩ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ يَدٰكَ

کا عذاب چکھاویں گے۔ (اور اس سے کہا جاویگا) کہ یہ تیرے ہاتھ کے کئے ہوئے

وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۝١٠ وَمِنَ النَّاسِ

اور یہ بات ثابت ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے) بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں (پس تجھ کو بلا جرم سزا نہیں دیگئی) اور بعض آدمی

ف۱ یہ سب احوال بھی دال علی القدرت ہیں +

ف۲ سو یہ بھی دلیل ہے قدرت کاملہ کی +

ف۳ یہ اس کا کمال ذاتی ہے +

ف۴ یہ اس کا کمال فعلی ہے +

ف۵ یہ اس کا کمال وصفی ہے + اور یہ تینوں کمالات مل کر امور مذکورہ کی علت ہیں۔ کیونکہ اگر کمالات ثلثہ میں سے ایک بھی غیر متحقق ہوتا تو ایجاد نہ پایا جاتا +

ف۶ یہ امور مذکورہ کی حکمت ہیں یعنی ہم نے وہ تصرفات مذکورہ اس لئے ظاہر کئے کہ اس میں منجملہ اور حکمتوں کے ایک حکمت اور غایت یہ بھی کہ ہم کو قیامت کا لانا اور مُردوں کو زندہ کرنا منظور تھا۔ تو ان تصرفات سے اُن کا امکان لوگوں پر ظاہر ہو جاوے گا +

ع ١٠ / ٨

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ
اللہ کی عبادت (ایسے طور پر) کرتا ہے (جیسے کسی چیز کے) کنارے پر (کھڑا) ہو۔ پھر اگر اسکو کوئی (دنیوی) نفع
خَيْرُ اِۨطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨ
پہنچ گیا تو اُس کی وجہ سے (ظاہری) قرار پالیا۔ اور اگر اس پر کچھ آزمائش ہوگئی تو منہ اُٹھاکر
انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ قف خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ
(کفر کی طرف) چل دیا۔ (جس سے) دنیا اور آخرت دونوں کو کھو بیٹھا۔
ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾ يَدْعُوْا
یہی کھلا نقصان (کہلاتا) ہے۔ خدا کی عبادت، کو
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ
چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرنے لگا جو نہ اُس کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ اُس کو نفع پہنچا سکتا ہو
ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾ ۚ يَدْعُوْا لَمَنْ
یہ انتہا درجہ کی گمراہی ہے۔ ف۱ وہ ایسے کی عبادت کر رہا ہے
ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى
کہ اُس (کی عبادت) کا ضرر بہ نسبت اسکے نفع کے زیادہ قریب الوقوع ہے (اور) ایسا کارساز بھی بُرا
وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ
اور ایسا رفیق بھی بُرا۔ ف۲ بلاشبہ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو جو ایمان لائے
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
اور اچھے کام کئے (بہشت کے) ایسے باغوں میں داخل فرماویں گے
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾
جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اللہ تعالےٰ جو ارادہ کرتا ہے کر گزرتا ہے۔ ف۳
مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي
جو شخص (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخالفت کرکے) اس بات کا خیال رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ رسولؐ کی دنیا
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى
اور آخرت میں مدد نہ کریگا تو اُسکو چاہیئے کہ ایک رسّی آسمان تک تان لے پھر اسکے
السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ
ذریعہ سے آسمان پر پہنچکر اگر ہو سکے) اس وحی کو موقوف کرادے ف۴ تو پھر (اب) غور کرنا چاہیئے آیا اسکی (یہ) تدبیر اسکی

ف۱
صرف یہی نہیں کہ اس کی عبادت سے نفع نہ ہوتا ہو بلکہ عبادت میں ضرر ہوتا ہے +

ف۲
نہ مولیٰ یعنی بڑا ہو کر کام آوے اور نہ عشیر یعنی برابر ہو کر کام آوے +

ف۳
اس کے ساتھ کوئی مزاحمت نہیں کرسکتا اور وہ اس جزا سزا کا ارادہ کرچکا ہے پس ضرور ایسا ہی واقع ہوگا +

ف۴
اور ظاہر ہے کہ ایسا کوئی نہیں کرسکتا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم ● ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد ●	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں) ●	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) ●
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ● ۲ حرکتوں والی مد ●	ادغام اور نا قابلِ تلفظ ●	قلقلہ ●

كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿١٥﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ

ناگواری کی چیز کو (یعنی وحی کو) موقوف کرسکتی ہے۔ ف۱ اور ہم نے اس قرآن کو اسی طرح اتارا ہے جس میں کھلی کھلی

اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿١٦﴾

دلیلیں (تعیین حق کی) ہیں اور بات یہ (ہی) ہے کہ اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہو (حق کی) ہدایت کرتا ہے ف۲

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمان اور یہود اور صابئین

وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ

اور نصاریٰ اور مجوس ف۳ اور مشرکین

اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ

اللہ تعالیٰ ان سب کے درمیان میں قیامت کے روز (عملی) فیصلہ کر دیگا۔ (مسلمانوں کو جنت میں داخل کر

اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١٧﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

دیگا اور کافروں کو دوزخ میں) بے شک خدا تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے ف۴ اے مخاطب کیا تجھ کو (عقل سے

اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي

یا مشاہدہ سے) یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ کے سامنے (اپنی اپنی حالت کے مناسب) سب عاجزی کرتے ہیں جو کہ

الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ

آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ

وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ

اور درخت اور چوپائے اور بہت سے (تو) آدمی بھی ف۵

وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ

اور بہت سے ایسے ہیں جن پر (بوجہ منقاد نہ ہونے کے) عذاب ثابت ہو گیا ہے۔ اور (سچ یہ ہے کہ) جس کو

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ

خدا ذلیل کرے (اور اسکو توفیق ہدایت نہ ہو) اسکا کوئی عزت دینے والا نہیں (اور) اللہ تعالیٰ (کو اختیار ہے)

مَا يَشَاۗءُ ۩ ﴿١٨﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ

جو چاہے کرے۔ یہ (جن کا اوپر آیت میں ذکر ہوا) دو فریق ہیں جنہوں نے درباره اپنے رب کے

رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ

(دین کے باہم) اختلاف کیا۔ سو جو لوگ کافر تھے اُن کے (پہننے کے) لئے (قیامت میں) آگ کے کپڑے

ف۱ یعنی ہرگز نہیں کرسکتی +

ف۲ البتہ انسان کی سعی اور طلب کے بعد اللہ تعالے ارادہ کرہی لیتا ہے +

ف۳ مجوس آتش پرست ہیں +

ف۴ پس اس کو ہر ایک کے کفر و ایمان کی بھی اطلاع ہے۔ ہر ایک کو مناسب پاداش دے گا +

ف۵ باوجود تمام مخلوقات کے منقاد ہونے کے آدمی جو خاص درجہ کی عقل رکھتا ہے ان میں سب منقاد نہیں +

السّجدة ٢

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ
قطع کئے جاویں گے ف۱ (اور) اُن کے سر کے اُوپر سے تیز گرم پانی

الْحَمِيْمُ ۚ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ
چھوڑا جاویگا۔ (اور) اس سے اُن کے پیٹ میں کی چیزیں (یعنی انتڑیاں) اور (اُنکی) کھالیں

وَ الْجُلُوْدُ ؕ ﴿۲۰﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾
سب گل جاوینگی۔ اور اُن کے (مارنے کے) لئے لوہے کے گرز ہوں گے۔

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ
وہ لوگ جب (دوزخ میں) گھٹے گھٹے (گھبرا جائیں گے اور) اس سے باہر نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں

اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ ع
دھکیل دیئے جاوینگے۔ اور (اُن کو) کہا جاویگا کہ جلنے کا عذاب (ہمیشہ کے لئے) چکھتے رہو۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
(اور) اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے اور اُنھوں نے

الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
نیک کام کئے (بہشت کے) ایسے باغوں میں داخل کریگا جنکے نیچے نہریں جاری ہونگی

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ
اور اُنکو وہاں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے

وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى
اور پوشاک اُن کی وہاں ریشم کی ہوگی۔ اور یہ سب انعام اُن کے لئے اس لئے ہے

الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ صلے وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ
کہ دنیا میں اُن کو کلمہ طیب (کے اعتقاد) کی ہدایت ہوگئی تھی۔ اور اُن کو اس (خدا) کے رستہ کی ہدایت ہوگئی

الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ
تھی جو لائق حمد ہے ف۲ (وہ رستہ اسلام ہی)۔ بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور (مسلمانوں کو) اللہ کے رستہ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
سے اور مسجد حرام (یعنی حرم) سے (بھی) روکتے ہیں جس کو ہم نے تمام

الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ
آدمیوں کے واسطے مقرر کیا ہے کہ اس میں سب برابر ہیں اس میں رہنے والا بھی

ع ۱۲ / ۹ / ۷

ف۱ یعنی آگ چاروں طرف سر سے پاؤں تک کپڑوں کی طرح محیط ہوگی +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ

اور باہر سے آنیوالا بھی یہ (روکنے والے، لوگ معذب ہونگے) اور جو شخص اسمیں (یعنی حرم میں) کوئی خلافِ دین کام قصداً (خصوصاً

بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۲۵ وَاِذْ

جب کہ وہ) ظلم (یعنی شرک و کفر) کے ساتھ کریگا تو ہم اسکو عذاب دردناک (کا مزہ) چکھائیں گے ف۱ اور جبکہ

بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا

ہم نے ابراہیم کو خانۂ کعبہ کی جگہ تبلادی ف۲ (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک مت

تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔـا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ

کرنا (یہ اُن کے مابعد والوں کو سُنانا ہے) ف۳ اور میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں

وَالْقَاۗىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝۲۶ وَاَذِّنْ

اور (نماز میں) قیام و رکوع و سجدہ کرنیوالوں کیواسطے (حسّی اور معنوی نجاسات سے) پاک رکھنا ۔ اور (ابراہیمؑ سے

فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰي كُلِّ

یہ بھی کہا گیا کہ) لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کر دو (جس سے) لوگ تمہارے پاس (حج کو) چلے آویں گے

ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝۲۷ۙ

پیادہ بھی اور (جو اونٹنیاں سفر کے مارے) دبلی (ہوگئی ہونگی اُن) اونٹنیوں پر بھی جو کہ دور دراز رستوں سے پہنچی ہونگی ۔

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

تاکہ اپنے (دینیہ و دُنیویہ) فوائد کے لئے آ موجود ہوں ع۵ اور (اس لئے آ دینگے) تاکہ ایامِ مقررہ

فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰي مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ

(یعنی ایامِ قربانی) میں ان مخصوص چوپایوں پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیں (یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہیں) جو

بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا

اللہ تعالےٰ نے ان کو عطا کئے ہیں ۔ سو ان (قربانی کے) جانوروں میں سے تم (کو) بھی (اجازت مع الاستحباب ہے کہ)

الْبَاۗىِٕسَ الْفَقِيْرَ ۝۲۸ۡ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ

کھایا کرو اور (مستحب یہ ہے کہ) مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلایا کرو ۔ پھر لوگوں کو چاہیئے کہ اپنا میل کچیل دُور کر دیں

وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ

اور اپنے واجبات کو پُورا کریں اور (ان ہی ایامِ معلومات میں) اس مامون گھر (یعنی خانۂ کعبہ) کا

الْعَتِيْقِ ۝۲۹ ذٰلِكَ ۤ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ

طواف کریں ۔ ف۴ یہ بات تو ہوچکی ۔ اور جو شخص اللہ تعالےٰ کے محترم ف۵ احکام کی وقعت کرے گا ف۶

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱ ہر چند کہ دین کے خلاف کام کرنا ہر جگہ موجب عذاب ہے، لیکن حرم کے اندر اور زیادہ موجب عذاب ہے +

ع ۳/۱۰ ۳

ف۲ کیونکہ اس وقت خانہ کعبہ بنا ہُوا نہ تھا +

ف۳ یہ ان کے مابعد والوں کو سنانا ہے ۔ اور ذکر بیت کے ساتھ اس کا ذکر اسلئے نہایت ہی مناسب ہوا کہ کسی حقیقت ناشناس کو تعظیم بیت سے اور اس کے معبد ہونے سے اُس کے معبود ہونے کا ایہام نہ ہو جاوے +

ف۴ یہ طواف زیارت کہلاتا ہے جو کہ فرض ہے +

ف۵ عام اس سے کہ حج کے احکام مذکورہ ہوں یا حج کے احکام غیر مذکورہ یا حج کے متعلق نہ ہوں +

ف۶ علماً بھی کہ انکو حاصل کرے اور عملاً بھی کہ ان کے خلاف نہ کرے +

ع۵ مثلاً آخرت کے منافع یہ ہیں ۔ حج کا ثواب اور رضاءِ حق اور دنیوی فوائد یہ ہیں قربانی کا گوشت کھانا اور تجارت وغیرہ رواہ ابن ابی حاتم عن ابن عباس ۔ البتہ دنیوی فوائد کا مقصود اصلی ہونا مذموم ہے +

اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ

سو یہ (وقعت کرنا) اُس کے حق میں اُس کے رب کے نزدیک بہتر ہے۔ ف۱ اور ان مخصوص چوپاؤں کو

الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا

باستثناء ان (بعض بعض) کے جو تم کو پڑھ کر سُنا دیئے گئے ہیں تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے تو تم لوگ

الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ

گندگی سے یعنی بتوں سے (بالکل) کنارہ کش رہو اور جھوٹی بات سے

الزُّوْرِ ۝٣٠ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ

کنارہ کش رہو۔ اس طور سے کہ اللہ ہی کی طرف جھکے رہو (اور) اس کے ساتھ شریک مت ٹھیراؤ

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ

اور جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا

فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ

پھر پرندوں نے اُسکی بوٹیاں نوچ لیں یا اُس کو ہوا نے کسی دُور دراز

مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝٣١ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ

جگہ میں لے جا پٹکا۔ ف۲ یہ بات بھی ہو چکی۔ اور جو شخص دین خداوندی کے

اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝٣٢ لَكُمْ فِيْهَا

ان (مذکورہ) یادگاروں کا پورا لحاظ رکھے گا تو انکا یہ لحاظ رکھنا (خدا تعالیٰ سے) دل کیساتھ ڈرنے سے ہوتا ہے۔ تمکو ان سے

مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى

ایک معین وقت تک فوائد حاصل کرنا جائز ہے پھر (یعنی ہُدی بننے کے بعد) اُسکے ذبح حلال ہونیکا

الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝٣٣ ع وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا

موقع بیتِ عتیق کے قریب ہے۔ ف۳ اور (جتنے اہل شرائع گزرے ہیں اُن میں سے) ہم نے ہر اُمت کے لئے

لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ

قربانی کرنا اس غرض سے مقرر کیا تھا کہ وہ ان مخصوص چوپاؤں پر اللہ کا نام لیں جو اُس نے اُنکو عطا

بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۗ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ

فرمائے تھے۔ سو اس سے یہ بات نکل آئی کہ) تمہارا معبود (حقیقی) ایک ہی خدا ہے تو تم ہمہ تن اسی کے ہو کر رہو ف۴ آپ

اَسْلِمُوْا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝٣٤ الَّذِيْنَ اِذَا

(ایسے احکام الٰہیہ کے سامنے) گردن جھکا دینے والوں کو (جنت وغیرہ کی) خوشخبری سُنا دیجئے۔ جو ایسے ہیں کہ جب (اُنکے سامنے)

ع ٨ ٤ ١١

ف۱ کیونکہ موجب ثواب و منجی عن العذاب ہے +

ف۲ اسی طرح جو شرک کرتا ہے یا تو کسی کے ہاتھ سے مارا گیا، یا کسی وقت موت طبعی سے مر گیا، ہر حالت میں دار البوار میں پہنچے گا اور یوں بے ہوا کے جھونکو کے بھی ضرور ہی گرتا لیکن اس صورت میں اور زیادہ کلفت ہو گی۔ چنانچہ موت طبعی کے ساتھ فرشتوں کے دھکے مکے اس کے مشابہ ہیں +

ف۳ مراد کل حرم ہے یعنی حرم سے باہر ذبح نہ کریں +

ف۴ یعنی موحد خالص رہو۔ کسی مکان وغیرہ کو معظم بالذات سمجھنے سے ذرہ برابر شرک کا شائبہ عمل میں نہ ہونے دو +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ

اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اور جو اُن مصیبتوں پر کہ

عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا

اُن پر پڑتی ہیں صبر کرتے ہیں اور جو نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہمنے

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣٥ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا

اُنکو دیا ہے اُس میں سے (بقدر حکم اور توفیق کے) خرچ کرتے ہیں ف۱ اور قربانی کے اُونٹ اور گائے (اور اسی طرح

لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ

بھیڑ اور بکری کو بھی) ہمنے اللہ (کے دین) کی یادگار بنایا ہے۔ ان جانوروں میں تمہارے (اور بھی) فائدے ہیں۔

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا

سو تم اُن پر کھڑے کر کے ع۰ (ذبح کرنے کے وقت) اللہ کا نام لیا کرو پس جب وہ

وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا

(کسی) کروٹ کے بل گر پڑیں (اور ٹھنڈے ہو جائیں) تو تم خود بھی کھاؤ اور بے سوال

الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۭ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ

اور سوالی (محتاج) کو بھی کھانے کو دو۔ (اور) ہمنے اِن جانوروں کو اس طرح تمہارے زیر حکم کر دیا

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٣٦ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا

تاکہ تم (اس تسخیر پر اللہ تعالیٰ کا) شکر کرو۔ ف۲ اللہ کے پاس نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے

وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى

اور نہ اُن کا خون ولیکن اُس کے پاس تمہارا تقویٰ

مِنْكُمْ ۭ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ

پہنچتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو تمہارا زیر حکم کر دیا تاکہ تم (اللہ کی راہ میں انکو قربانی کر کے) اس بات

عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۭ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٣٧

پر اللہ کی بڑائی (بیان) کرو کہ اُس نے تمکو توفیق دی۔ اور (اے محمدؐ) اخلاص والوں کو خوشخبری سنا دیجیے

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ (ان مشرکین کے غلبہ اور ایذارسانی کی قدرت کو) ایمان والوں سے (عنقریب) ہٹا دے گا ف۳ بیشک

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝٣٨ ع اُذِنَ

اللہ تعالیٰ کسی دغاباز کفر کرنے والے کو نہیں چاہتا۔ ف۴ (اب) لڑنے کی

ف۱ یعنی توحید خالص ایسی بابرکت چیز ہے کہ اُس کی بدولت کمالات نفسانیہ و بدنیہ و مالیہ پیدا ہو جاتے ہیں +

ف۲ یہ حکمت مطلق ذبح میں ہے قطع نظر اس کی قربانی ہونے کے اور آگے ذبح کی تخصیصات مقصود بالذات نہ ہونے کو ایک عقلی قاعدے سے بیان فرماتے ہیں +

ف۳ کہ پھر حج وغیرہ سے روک ہی نہ سکیں گے +

ف۴ اِس لئے انجام کاران کو مغلوب اور مومنین مخلصین کو غالب کر دے گا

ع۰ یہ صرف اونٹوں کے اعتبار سے فرمایا کہ ان کا اس طرح ذبح کرنا بوجہ آسانی ذبح و خروج روح کے بہتر ہے +

الربع ۵ ع ۵

۶ حرکتوں والی مدِ لازم · ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب · ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ

اُن لوگوں کو اجازت دے دی گئی جن سے (کافروں کی طرف سے) لڑائی کی جاتی ہے اس وجہ سے کہ اُن پر (بہت) ظلم کیا گیا ہے ف۱

اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ ﴿٣٩﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا

اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ اُن کے غالب کر دینے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (آگے انکی مظلومیت کا بیان ہے) جو اپنے گھروں

مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا

سے بے وجہ نکالے گئے محض اتنی بات پر کہ وہ یوں کہتے ہیں

رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ

کہ ہمارا رب اللہ ہے ف۲ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ (ہمیشہ سے) لوگوں کا ایک دوسرے (کے ہاتھ) سے

بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ

زور نہ گھٹواتا رہتا تو (اپنے اپنے زمانوں میں) نصاریٰ کے خلوت خانے اور عبادتخانے اور یہود کے عبادت خانے

وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ

اور (مسلمانوں کی) وہ مسجدیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے سب منہدم ہو گئے ہوتے۔

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور بے شک اللہ تعالیٰ اسکی مدد کریگا جو اللہ (کے دین) کی مدد کریگا ف۳ بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا (اور)

لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٤٠﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى

غلبہ والا ہے (وہ جسکو چاہے غلبہ اور قوت دے سکتا ہے) یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم اُنکو دنیا میں حکومت

الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ

دے دیں تو یہ لوگ (خود بھی) نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں

وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ

اور (دوسروں کو بھی) نیک کاموں کے کرنے کو کہیں اور بُرے کاموں سے منع کریں

وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ

اور سب کاموں کا انجام تو خدا ہی کے اختیار میں ہے۔ ف۴ اور یہ (مجادل) لوگ اگر آپ کی تکذیب کرتے ہیں

فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّ

تو (آپ مغموم نہ ہوجیئے کیونکہ) ان لوگوں سے پہلے قوم نوح اور عاد اور

ثَمُوْدُ ۙ ﴿٤٢﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۙ ﴿٤٣﴾

ثمود اور قوم ابراہیم اور قوم لوط

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یہ علت ہے مشروعیۃ جہاد کی۔ مگر مظلومیت کے علت ہونیسے کوئی یہ شبہہ نہ کرے کہ جو کفار ظالم نہ ہوں مگر اسلام کے زیر فرمان بھی نہ ہوں وہ محل قتال نہیں ہیں +

ف۲ یعنی توحید پر کفار کا یہ تمامتر غیظ و غضب تھا کہ انکو اس قدر پریشان کیا کہ وطن چھوڑنا پڑا +

ف۳ یعنی اسکے لڑنے میں خالص نیت اعلاء کلمۃ اللہ کی ہو۔ اس آیت سے یہ شبہہ نہ پیدا ہونا چاہیئے کہ غیر مسلموں کی یہ عبادت گاہیں اب بھی عند اللہ مقبول ہیں۔ اصل یہ ہے کہ اپنے اپنے زمانہ مشروعیۃ و مقصودیت ملت میں انکی مطلوبیت مقصود ہی اور نصاریٰ کے دو معبد کا اس لئے ذکر کیا کہ ان میں درویشی کی بھی رسم جاری تھی اور لینصرن اللہ الخ سے کوئی یہ شبہہ نہ کرے کہ بعض اوقات ناصران حق بھی مغلوب ہو جاتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ بعد الٹ پلٹ ہونیکے بشرط ثبات انجام کار غلبہ ناصران حق ہی کو ہونا ہے +

ف۴ پس مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھکر یہ کیونکر کوئی کہہ سکتا ہے کہ انجام بھی انکا یہی رہیگا۔ بلکہ ممکن ہے کہ اس کا عکس ہو جاوے، چنانچہ ہوا +

عہ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ کے حکمت ہونیسے کوئی یہ شبہہ نہ کرے کہ گاہ گاہ اہل حق بھی مغلوب ہو جاتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ اتنا ...غلبہ جس سے حق کی غرض پوری ہو جاوے مقصود یا حکمت ہے۔ سو وہ حاصل ہوا ہے + عہ اس آیت سے صحابہ کرام کی فضیلت اور خلفاء راشدین کی حقیقت ثابت ہوتی ہے +

وَّ اَصۡحٰبُ مَدۡيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوۡسٰى فَاَمۡلَيۡتُ

اور اہل مدین بھی) اپنے اپنے انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کر چکے ہیں۔ اور موسیٰؑ کو بھی (قبط کی طرف سے) کاذب قرار دیا گیا

لِلۡكٰفِرِيۡنَ ثُمَّ اَخَذۡتُهُمۡ ۚ فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ﴿۴۴﴾

سو (تکذیب کے بعد) میں نے (اُن) کافروں کو (چندے) مہلت دی پھر میں نے اُنکو پکڑ لیا۔ سو میرا عذاب کیسا ہوا

فَكَاَيِّنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ

غرض کتنی بستیاں ہیں جنکو ہم نے (عذاب سے) ہلاک کیا جن کی یہ حالت تھی کہ وہ نافرمانی کرتی تھیں سو

خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا وَبِئۡرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ

(اب اُنکی کیفیت یہ ہے کہ) وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں ف۱ اور (اسیطرح ان بستیوں میں) بہت سے بیکار کنوئیں (جو پہلے آباد تھے)

قَصۡرٍ مَّشِيۡدٍ ﴿۴۵﴾ اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ

اور بہت سے قلعی چونے کے محل ف۲ (بھی ان بستیوں کے ساتھ تباہ ہوئے) سو کیا یہ (منکر) لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں

فَتَكُوۡنَ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ يَّعۡقِلُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ

جس سے اُن کے دل ایسے ہو جاویں کہ اُس سے سمجھنے لگیں یا اُنکے

اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعۡمَى

کان ایسے ہو جاویں جن سے سننے لگیں بات یہ ہے کہ (نہ سمجھنے والوں کی کچھ)

الۡاَبۡصَارُ وَلٰـكِنۡ تَعۡمَى الۡقُلُوۡبُ الَّتِىۡ فِى

آنکھیں اندھی نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے

الصُّدُوۡرِ ﴿۴۶﴾ وَيَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ بِالۡعَذَابِ

ہو جایا کرتے ہیں۔ ف۳ اور یہ لوگ (نبوت میں شبہ نکالنے کے لئے) آپسے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں حالانکہ

وَلَنۡ يُّخۡلِفَ اللّٰهُ وَعۡدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوۡمًا عِنۡدَ

اللہ تعالیٰ کبھی اپنا وعدہ خلاف نہ کریگا اور آپ کے رب کے پاس کا ایک دن

رَبِّكَ كَاَلۡفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ

(یعنی قیامت کا دن امتداد میں یا اشتداد میں) برابر ایک ہزار سال کے ہے تم لوگوں کے شمار کے موافق۔ اور بہت سی

قَرۡيَةٍ اَمۡلَيۡتُ لَهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذۡتُهَا ۚ

بستیاں ہیں جنکو میں نے (اُن کی طرح) مہلت دی تھی اور وہ (اُن ہی کی طرح) نافرمانی کرتی تھیں ف۴ پھر میں نے انکو پکڑ لیا

وَاِلَىَّ الۡمَصِيۡرُ ﴿۴۸﴾ قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا

اور (سب کو) میری ہی طرف لوٹنا ہوگا ف۵ (اور) آپ (یہ بھی) کہدیجئے کہ اے لوگو میں تو صرف تمہارے لئے

ع ۱۴ ۱۰

ف۱ مراد یہ کہ ویران ہیں کیونکہ عادۃً اوّل چھت گرتی ہے پھر اس پر دیواریں آپڑتی ہیں +

ف۲ پس اسی طرح وقت موعود پر یہ لوگ معذب ہونگے +

ف۳ سو ان کے بھی دل اندھے ہو رہے ہیں ورنہ اُمم مذکورہ کی حالت سے سمجھ لیتے کہ فی الواقع کفر ناپسند حق ہے جب تو اُس پر عذاب آیا +

ف۴ یعنی وہ بھی استعجال اور استہزاء کرتے تھے +

ف۵ اُس وقت کفر کی پوری سزا دیجائے گی +

۶ حرکتوں والی مد لازم	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب		
۲ حرکتوں والی مد		

لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٩﴾ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

ایک آشکارا ڈرانے والا ہوں ۔ سو جو لوگ (اس ڈر کو سُن کر) ایمان لے آئے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٥٠﴾

کام کرنے لگے اُن کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی (یعنی جنت) ہے ۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ

اور جو لوگ ہماری آیتوں کے متعلق (ان کے ابطال کی) کوشش کرتے رہتے ہیں (نبی کو اور اہل ایمان کو) ہرانے

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٥١﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

کے لئے ۔ ایسے لوگ دوزخ (میں رہنے) والے ہیں ف۱ اور (اے محمد صلعم) ہمنے آپ کے قبل کوئی رسول اور کوئی

مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى

نبی ایسا نہیں بھیجا جس کو یہ قصہ پیش نہ آیا ہو کہ جب اُس نے (اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے

الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا

کچھ پڑھا) تب ہی شیطان نے اُس کے پڑھنے میں (کفار کے قلوب میں) شبہ ڈالا ۔ پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے ڈالے

يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ

ہوئے شبہات کو نیست و نابود کر دیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنی آیات کو زیادہ مضبوط کر دیتا ہے ف۲ اور اللہ تعالیٰ

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ

خوب علم والا خوب حکمت والا ہے ۔ (اور یہ سارا قصہ اس لئے کیا ہے) تاکہ اللہ تعالیٰ شیطان کے ڈالے ہوئے شبہات

فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ

کو ایسے لوگوں کے لئے آزمائش (کا ذریعہ) بنا دے جن کے دل میں (شک کا) مرض ہے اور جن کے دل

قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ

(بالکل سخت) ہیں ۔ ف۳ اور واقعی (یہ) ظالم لوگ بڑی مخالفت

بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ

میں ہیں ۔ اور تاکہ جن لوگوں کو فہم (صحیح) عطا ہوا ہے وہ (ان اجوبہ اور نور ہدایت سی) اس

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ

امر کا زیادہ یقین کرلیں کہ یہ آپکے رب کی طرف سے حق ہے سو ایمان پر زیادہ قائم ہو جاویں پھر اسکی طرف ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اور بھی جھک جاویں ۔ اور واقعی ان ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی

ف۱ پس یہ میرا دعویٰ ہے ۔ اور اس پر دلیلیں رکھتا ہوں اور عذاب سے ڈرانا میرا فرض منصبی ہے جس کا وقوع بھی وقت پر باقتضاے خداوندی ہوگا +

ف۲ گو وہ فی نفسہا بھی مستحکم تھیں لیکن اعتراضات کے جواب سے اُس استحکام کا زیادہ ظہور ہوگیا +

ف۳ کہ وہ شک سے بڑھ کر باطل کا جزم کئے ہوئے ہیں ۔ سو ان کی آزمائش ہوتی ہے کہ دیکھیں بعد جواب کے اب بھی شبہات کا اتباع کرتے ہیں یا جواب کو سمجھ کر حق کو قبول کرتے ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ
راہ راست دکھلاتا ہے۔ اور (رہ گئے) کافر لوگ (سو وہ) ہمیشہ اس (پڑھے

كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ
ہوئے حکم) کی طرف سے شک ہی میں رہیں گے یہاں تک کہ اُن پر دفعۃً قیامت آجاوے یا اُن پر

بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾
کسی بے برکت دن کا (کہ قیامت کا دن ہے) عذاب آ پہنچے ف۱

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ
بادشاہی اُس روز اللہ ہی کی ہوگی۔ وہ ان سب (مذکورین) کے درمیان (عملی) فیصلہ فرما دیگا۔ سو جو لوگ ایمان

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾
لائے ہوں گے اور اچھے کام کئے ہونگے وہ چین کے باغوں میں ہونگے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ
اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہوگا تو اُن کے لئے

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا
ذلّت کا عذاب ہوگا (وہ فیصلہ یہ ہوگا) اور جن لوگوں نے اللہ کی

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ
راہ میں (یعنی دین کے لئے) اپنا وطن چھوڑا پھر وہ لوگ (کفر کے مقابلہ میں) قتل کئے گئے یا مر گئے اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ
ضرور اُن کو ایک عمدہ رزق دیگا۔ ف۲ اور یقیناً اللہ تعالیٰ سب دینے والوں سے اچھا

الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ
دینے والا ہے۔ (اور رزق حسن کے ساتھ) اللہ تعالیٰ انکو ایسی جگہ لیجا کر داخل کریگا جسکو وہ (بہت ہی) پسند کرینگے

وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ
اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ (ہر بات کی مصلحت کو) خوب جاننے والا ہی بہت حلم والا بھی ہے۔ یہ (مضمون تو) ہو چکا اور جو شخص

عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ
(دشمن کو) اسی قدر تکلیف پہنچاوے جس قدر (اس دشمن کی طرف سے) اُسکو تکلیف پہنچائی گئی تھی (اور) پھر اُس شخص پر

لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾
زیادتی کیجاوے تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کی ضرور امداد کریگا۔ ف۳ اللہ تعالیٰ کثیر العفو کثیر المغفرت ہے (ایسے دقائق پر دار و گیر نہیں کرتا)

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱ مطلب یہ کہ یہ بدون مشاہدۂ عذاب کفر سے باز نہ آوینگے مگر اسوقت نافع نہ ہوگا +

ف۲ یعنی جنت کے میوے اور دیدارِ حق +

ف۳ اگر یہ شخص بدلہ لینا چاہے تو دنیا میں نصرتِ شرعیہ یقینی ہے۔ یعنی اجازت انتقام کی۔ اور اگر بدلا نہ لے تو آخرت میں نصرتِ حسیّہ ضروری ہے یعنی ظالم کی تعذیب +
فائدہ۔ یہ رعایت مماثلت کا وجوب، معاملات معاشرت میں ہے نہ کہ جہاد میں۔ نیز جو افعال ہر حال میں معصیت ہیں وہ بھی اس عموم سے مستثنیٰ ہیں۔ مثلاً کوئی کسی کے والدین کو بُرا کہے تو عوض میں اُس کے والدین کو بُرا کہنا جائز نہ ہوگا +

ع ۹ / ۱۴

ف۴ اوپر مومنین کے غالب اور کفار کے مغلوب ہونے کا بیان تھا۔ چونکہ مسلمانوں کی موجودہ بے سروسامانی اور کفار کی عدد اور عُدد میں فراوانی پر نظر کرنے پر اس میں ایک گونہ استبعاد تھا۔ اِس لئے آگے اپنی قدرت کاملہ کا بیان فرماتے ہیں۔ اور چونکہ جہلاء کفار کو اس مقام پر اپنے معبودین کے ناصر ہونے کا وہم ہو سکتا تھا، اس لئے ذٰلِكَ

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ
یہ (مومنین کا غالب کر دینا) اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ رات (کے اجزاء) کو دن میں اور دن (کے اجزاء)
وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ
کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور (نیز) اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ (ان سب احوال و اقوال کو) خوب سننے
بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ
والا خوب دیکھنے والا ہے۔ یہ (نصرت) اس سبب سے (یقینی) ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہستی میں کامل ہے اور جن چیزوں
مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَ
کی اللہ کے سوا یہ لوگ عبادت کر رہے ہیں وہ بالکل لچر ہیں اور اللہ
اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ تَرَ
ہی عالیشان اور (سب سے) بڑا ہے۔ اور (اے مخاطب) کیا
اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۡ فَتُصْبِحُ
تجھ کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا جس سے
الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿٦٣﴾ۚ
زمین سرسبز ہو گئی۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت مہربان (اور) سب باتوں کی خبر رکھنے والا ہے۔
لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ
سب اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (یعنی وہ سب کا مالک ہے) اور بیشک
اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦٤﴾ۧ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
اللہ ہی ایسا ہے جو کسی کا محتاج نہیں (اور) ہر طرح کی تعریف کے لائق ہے۔ (اور اے مخاطب) کیا تجھ کو یہ خبر نہیں کہ
سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ وَ الْفُلْكَ
اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے کام میں لگا رکھا ہے زمین کی چیزوں کو اور کشتی کو (بھی)
تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ
کہ وہ دریا میں اُس (خدا) کے حکم سے چلتی ہے۔ اور وہی آسمانوں کو
اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ
زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے ہاں مگر اسی کا حکم ہو جائے تو خیر۔
اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾
بالیقین اللہ تعالیٰ لوگوں (کے حال پر) بڑی شفقت اور رحمت فرمانے والا ہے

ع ٨ / ١٥

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد — اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد — ادغام اور نا قابل تلفظ — قلقلہ

وَهُوَ الَّذِيٓ اَحْيَاكُمْ ز ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ط

اور وہی ہے جس نے تمکو زندگی دی پھر (وقت موعود پر) تمکو موت دیگا پھر (قیامت میں دوبارہ) تمکو زندہ

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُورٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ

کرے گا واقعی انسان ہے بڑا ہی بے قدر وا (جتنی اُمتیں اہل شرائع گزری ہیں) ہم نے

جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ

(اُن میں) ہر اُمت کے واسطے ذبح کرنے کا طریق مقرر کیا ہے کہ وہ اسی طریق پر ذبح کیا کرتے تھے سو ان (معترض)

فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ط اِنَّكَ لَعَلٰى

لوگوں کو چاہیئے کہ آپ سے اس امر (ذبح) میں جھگڑا نہ کریں اور آپ (اُنکو) اپنے رب (یعنی اسکے دین) کیطرف بلاتے

هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾ وَاِنْ جٰدَلُوكَ

رہیئے کیونکہ آپ یقیناً صحیح رستہ پر ہیں۔ وا۲ اور اگر (اس پر بھی) یہ لوگ آپ سے جھگڑا نکالتے رہیں

فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾ اَللّٰهُ

تو آپ (اخیر بات یہ) فرما دیجیئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے

يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيمَا كُنْتُمْ

درمیان قیامت کے روز (عملی) فیصلہ فرما دیگا جن چیزوں میں تم

فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

اختلاف کرتے تھے (آگے اس کی تائید ہے کہ) اے مخاطب کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط اِنَّ

سب چیزوں کو جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ یقینی بات ہے کہ یہ

ذٰلِكَ فِي كِتٰبٍ ط اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

(سب انکا قول و فعل) نامۂ اعمال میں (بھی محفوظ) ہے۔ (بس، یقیناً ثابت ہو گیا کہ) یہ (فیصلہ کرنا) اللہ تعالیٰ کے نزدیک

يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَمْ

(بہت) آسان ہے وا۳ اور یہ (مشرک) لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن (کے جواز عبادت) کے

يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ ط

اللہ تعالیٰ نے کوئی حجت (اپنی کتب میں) نہیں بھیجی اور نہ اُن کے پاس اس کی کوئی (عقلی) دلیل ہے۔

وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ نَّصِيرٍ ﴿٧١﴾ وَاِذَا تُتْلٰى

اور ان ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ وا۴ اور جب اُن لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں

وا۱ کہ اب بھی کفر و شرک سے باز نہیں آتا۔ الانسان سے مراد ایسے ہی لوگ ہیں۔ زیادہ اجزاء سورت میں کفار کے جدال اور اسکے وجوہ ابطال کا بیان ہے منجملہ ان مجادلات کے ایک مجادلہ متعلق ذبح کے تھا۔ جس کا حاصل وہی ہے جو اب بھی بعض کفار کی زبان پر مشہور ہے کہ خدا کی ماری مُردار اور اپنی ماری حلال۔ آگے اس پر مشرکین کو زجر ہے +

وا۲ صحیح رستہ والے کو حق ہوتا ہے غلط رستہ والے کو اپنی طرف بلانے کا۔ اور غلط رستہ والے کو یہ حق نہیں ہوتا +

وا۳ کیونکہ فیصلہ کا مدار اعظم حاکم کے اعتبار سے علم ہی ہے اور غیر حاکم کے اعتبار سے علم کے ساتھ حصول حکومت کی بھی ضرورت ہے اور حق تعالیٰ کا حاکم ہونا مسلّم ہی تھا +

وا۴ نہ قولاً کہ ان کے فعل کے استحسان پر کوئی حجت پیش کر سکے۔ نہ عملاً کہ ان کو عذاب سے بچا سکے +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ

جو کہ (اپنے مضامین میں، خوب واضح ہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم ان کافروں کے چہروں میں

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ

(بوجہ ناگواری باطنی کے) بُرے آثار دیکھتے ہو ۔ وا قریب ہوکہ یہ اُن لوگوں پر (اب) حملہ کر بیٹھیں (گے)

بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ

جو ہماری آیتیں اِن کے سامنے پڑھ رہے ہیں ۔ آپ (اِن مشرکین سے) کہیئے

بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ

کہ کیا میں تمکو اس (قرآن) سے بھی زیادہ ناگوار چیز بتلادوں وہ دوزخ ہے (کہ) اس کا اللہ نے کافروں سے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾ يٰۤاَيُّهَا

وعدہ کیا ہے ۔ اور وہ بُرا ٹھکانا ہے ۔ و٢ اے لوگو

ع ٩ / ٨ / ١٤

النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ

ایک عجیب بات بیان کی جاتی ہے اُسکو کان لگا کر سُنو (وہ یہ ہے کہ) اس میں کوئی

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ

شبہ نہیں کہ جن کی تم لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ ایک

يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ

(ادنیٰ) مکھی کو تو پیدا کر ہی نہیں سکتے گو سب کے سب بھی (کیوں نہ) جمع ہو جاویں ۔ اور (پیدا کرنا تو

يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ

بڑی بات ہے وہ تو ایسے عاجز ہیں کہ) اگر اُن سے مکھی کچھ چھین لے جائے تو اس کو (تو) اُس سے

مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿٧٣﴾ مَا

چھڑا (بھی) نہیں سکتے ۔ ایسا عابد بھی لچر اور ایسا معبود بھی لچر ۔ (افسوس ہی)

قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ان لوگوں نے اللہ کی جیسی تعظیم کرنی چاہیئے تھی (کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرتے) وہ نہ کی اللہ تعالیٰ

لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٧٤﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ

بڑی قوت والا سب پر غالب ہے ۔ و٣ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے رسالت کے لئے جسکو چاہتا ہی منتخب کر لیتا ہے

الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ

فرشتوں میں سے (جن فرشتوں کو چاہے، احکام پہنچانیوالے مقرر فرما دیتا ہی) اور (اسی طرح) آدمیوں میں سے

و١ جیسے چہرے پر بل پڑ جانا ناک چڑھ جانا ۔ تیور بدل جانا +

و٢ یعنی قرآن سے ناگواری کا نتیجہ ناگوار دوزخ ہے +

و٣ تو عبادت اس کا خالص حق تھا نہ کہ غیر قوی اور غیر عزیز کا +

٦ حرکتوں والی مد لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۷۵﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

اللہ تعالیٰ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے وف۱ (یعنی) وہ ان (سب فرشتوں اور آدمیوں) کی آیندہ اور گزشتہ

وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

حالتوں کو (خوب) جانتا ہے۔ وف۲ اور تمام کاموں کا مدار اللہ ہی پر ہے (یعنی وہ مالک

الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا

مستقل بالذات ہے)۔ اے ایمان والو تم رکوع کیا کرو

وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ

اور سجدہ کیا کرو اور اپنے رب کی عبادت کیا کرو اور (تم ایسے) نیک کام (بھی) کیا کرو

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ

اُمید (یعنی وعدہ) ہے کہ تم فلاح پاؤ گے۔ اور اللہ کے کام میں خوب کوشش کیا کرو جیسا

حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ

کوشش کرنے کا حق ہے۔ اُس نے تم کو (اور اُمتوں سے) ممتاز فرمایا اور (اُس نے)

عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ

تم پر دین (کے احکام) میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی۔ تم اپنے باپ

اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬

ابراہیمؑ کی (اس) ملت پر (ہمیشہ) قائم رہو۔ اُس (اللہ) نے تمہارا لقب مسلمان رکھا ہے وف۳

مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ

(نزول قرآن سے) پہلے بھی اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ تمہارے (قابل شہادت اور معتبر ہونیکے) رسول

شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ

(صلی اللہ علیہ وسلم) گواہ ہوں اور (اس شہادت رسول کے قبل) تم لوگوں کے مقابلہ

عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

میں گواہ (تجویز) ہوئے سو تم لوگ (خصوصیت کے ساتھ) نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ

دیتے رہو اور اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو وف۴ وہ تمہارا کارساز ہے (کسی کی مخالفت تمکو حقیقۃ

فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾

مضر نہ ہوگی) سو کیا اچھا کارساز ہے اور کیا اچھا مددگار ہے۔

وف۱ یعنی رسالت کا مدار اصطفاء خداوندی پر ہے۔ اس میں کچھ ملکیت کی خصوصیت نہیں بلکہ جس طرح ملکیت کے ساتھ رسالت جمع ہو سکتی ہے جس کو مشرکین بھی مانتے ہیں اسی طرح بشریت کے ساتھ بھی وہ جمع ہو سکتی ہے +

وف۲ غرض سب احوال مسموعہ و مبصرہ اُس کو معلوم ہیں ان میں بعض کا حال مقتضی اس اصطفاء کا ہو گیا +

وف۳ چنانچہ ابراہیم علیہ السّلام کی زبان سے کہلوایا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۔ اور شاید اور کتب مُنزّلہ میں بھی ہو۔ اور قرآن میں تو جا بجا آیا ہے اور اللہ تعالٰے کا مقرر کیا ہوا عنوان معنوں سے خالی ہو نہیں سکتا۔ تو بالضرور اُمت محمدیہ میں مادہ انقیاد و اتباع کا زیادہ ہو گا +

وف۴ یعنی ہمت و عزم کیساتھ دین کے کاموں میں غیر اللہ کی رضا و عدم رضا یا اپنے نفس کی مصلحت یا مضرت کی طرف التفات مت کرو +

السجدة عند الشافعی ۔ ع ۱۰/۱۷

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ مومنون مکّہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

کلماتہا ۱۰۷۰ ف۱ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں حروفہا ۴۵۴۳

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ هُمْ

بالتحقیق اُن مسلمانوں نے (آخرت میں فلاح) پائی ف۲ جو اپنی نماز میں

فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝۲ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ

خشوع کرنے والے ہیں - ف۳ اور جو لغو باتوں سے (خواہ قولی ہوں یا فعلی)

اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝۴

برکنار رہنے والے ہیں۔ ف۴ اور جو (اعمال و اخلاق میں) اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۵ اِلَّا عَلٰٓى

اور جو اپنی شرمگاہوں کی (حرام شہوت رانی سے) حفاظت رکھنے والے ہیں - لیکن اپنی بیبیوں سے یا اپنی

اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ

(شرعی) لونڈیوں سے (حفاظت نہیں کرتے) کیونکہ اُن پر

غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۶ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ

(اس میں) کوئی الزام نہیں - ہاں جو اس کے علاوہ (اور جگہ شہوت رانی کا) طلبگار ہو ف۵

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۷ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ

ایسے لوگ حد (شرعی) سے نکلنے والے ہیں - اور جو اپنی (سپردگی میں لی ہوئی) امانتوں

وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى

اور اپنے عہدوں کا خیال رکھنے والے ہیں۔ اور جو اپنی نمازوں کی

صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۹ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝۱۰

پابندی کرتے ہیں - (بس) ایسے ہی لوگ وارث ہونیوالے ہیں

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا

جو فردوس کے وارث ہوں گے (اور) وہ اُس میں

خٰلِدُوْنَ ۝۱۱ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ

ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ اِس سُورت کا خلاصہ یہ مضامین ہیں۔ اوّل فضیلت عبادت جو شروع ہی میں مذکور ہے۔ دوّم بیان آثار قدرت الٰہیہ جو انعام و توحید دونوں پر دال ہے۔ سوّم تحقیق نبوت مع دفع شبہات جو اُسکے متعلق تھے۔ چہارم بعث و مجازاۃ۔ پنجم شناعت و فظاعت حال کفار۔ ششم ان میں سے اکثر کی تقویت کے لئے حکایت بعض قصص۔ ہفتم بعض مکارم اخلاق و اعمال کی تعلیم جو مناسب مضمون اوّل کے ہے +

ف۲ یعنی ان مسلمانوں نے فلاح پائی جو تصحیح عقائد کے ساتھ صفاتِ ذیل کے ساتھ بھی موصوف ہیں +

ف۳ خشوع کی حقیقت ہے سکون یعنی قلب کا بھی کہ خیالات غیر کو قلب میں بالقصد حاضر نہ کرے۔ اور جوارح کا بھی کہ عبث حرکتیں نہ کرے۔ اور اسکی فرضیت میں کلام ہے مگر حق یہ ہے کہ صحت صلوٰۃ کا تو موقوف علیہ نہیں اور اس مرتبہ میں فرض نہیں۔ اس میں البتہ قبول صلوٰۃ کا موقوف علیہ ہے۔ اور اس مرتبہ میں فرض ہے +

ف۴ لغو کا ادنیٰ درجہ گو مباح ہو۔ مگر ترک اس کا اولیٰ اور موجب مدح ہے اور معصیت لغو کا اعلیٰ درجہ ہے۔ اس کا ترک واجب ہے۔ پس لغو کے معنی ہیں غیر مفید۔ پھر اس کی دو قسم ہیں۔ مضر و غیر مضر + ف۵ اس کے علاوہ طلبگار ہو اس میں زنا و لواطت و وطی بہائم و عاریت جاری ....

(۱۸) عشر ۱۔ ربع الحزب ۔ ۔ ۔

وقف لازم

سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً

(یعنی غذا) سے بنایا۔ پھر ہم نے اُسکو نطفہ سے بنایا جو کہ (ایک مدت معینہ تک)

فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ

ایک محفوظ مقام (یعنی رحم) میں رہا۔ پھر ہم نے اُس نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنا دیا

عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا

پھر ہمنے اُس خون کے لوتھڑے کو (گوشت کی) بوٹی بنا دیا پھر ہم نے اُس بوٹی (کے

الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ

بعض اجزا) کو ہڈیاں بنا دیا پھر ہم نے اُن ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا پھر ہم نے

اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ

(اس میں رُوح ڈال کر) اُسکو ایک دوسری ہی (طرح کی) مخلوق بنا دیا۔ سو کیسی بڑی شان ہے اللہ کی جو تمام

الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ

صنّاعوں سے بڑھ کر ہے ول پھر تم بعد اس (تمام قصہ عجیبہ) کے ضرور ہی

لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾

مرنے والے ہو۔ پھر تم قیامت کے روز دوبارہ زندہ کئے جاؤگے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَاۗىِٕقَ ڰ وَمَا

اور ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے اور ہم

كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنْزَلْنَا مِنَ

مخلوق (کی مصلحتوں) سے بے خبر نہ تھے۔ اور ہم نے آسمان سے

السَّمَاۗءِ مَاۗءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ڰ

(مناسب) مقدار کے ساتھ پانی برسایا پھر ہمنے اُس کو (مدت تک) زمین میں ٹھیرایا

وَاِنَّا عَلٰي ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا

اور ہم اس (پانی) کے معدوم کردینے پر (بھی) قادر ہیں۔ پھر ہم نے

لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ

اس (پانی) کے ذریعہ سے باغ پیدا کئے کھجوروں کے اور انگوروں کے۔ تمہارے

فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾

واسطے ان میں بکثرت میوے بھی ہیں اور اُن میں سے کھاتے بھی ہو۔

ول کیونکہ دوسرے صناع صرف تحلیل ترکیب کرسکتے ہیں۔ اعطاءِ حیات حقیقۃً یہ اللہ ہی کا کام ہے +

وقف لازم

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ

اور (اسی پانی سے) ایک (زیتون کا) درخت بھی (ہم نے پیدا کیا) جو کہ طور سینا میں (بکثرت) پیدا ہوتا ہے ف۱

بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِي

جو کہ اُگتا ہے تیل لئے ہوئے اور کھانے والوں کے لئے سالن لئے ہوئے۔ ف۲ اور تمہارے لئے مواشی

الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا

میں (بھی) غور کرنے کا موقع ہے کہ ہم تمکو اُن کے جوف میں کی چیز (یعنی دودھ) پینے کو دیتے ہیں

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا

اور تمہارے لئے اُن میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں ف۳ اور (نیز) اُن میں سے

تَاْكُلُوْنَ ﴿٢١﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾

بعض کو کھاتے بھی ہو۔ اور اُن پر اور کشتی پر لدے لدے پھرتے (بھی) ہو

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ

اور ہم نے نوحؑ کو اُن کی قوم کی طرف پیغمبر کر کے بھیجا سو اُنہوں نے (اپنی قوم سے) فرمایا

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ

اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کیا کرو اُسکے سوا کوئی تمہارے لئے معبود بنانے کے لائق نہیں پھر کیا تم

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

(دوسروں کو معبود بنانے سے) ڈرتے نہیں ہو۔ پس (نوحؑ کی یہ بات سُن کر) اُن کی قوم میں جو کافر رئیس تھے

مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ

(عوام سے) کہنے لگے کہ یہ شخص بجز اسکے کہ تمہاری طرح کا ایک (معمولی) آدمی ہے اور کچھ نہیں

يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

(اس دعوے سے) اس کا مطلب یہ ہے کہ تم سے برتر ہو کر رہے ف۴ اور اللہ کو (رسول بھیجنا)

لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ښ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ

منظور ہوتا تو فرشتوں کو بھیجتا۔ ہم نے یہ بات اپنے پہلے

اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ ج اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ

بڑوں میں نہیں سُنی۔ بس یہ ایک آدمی ہے جس کو جنون ہو گیا ہے سو ایک وقت خاص

فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ

(یعنی اسکے مرنیکے وقت) تک اس (کی حالت) کا اور انتظار کر لو۔ نوحؑ نے عرض کیا کہ اے میرے رب میرا بدلا لے بوجہ اسکے

ع ۲۲ ۱ ۱

ف۱
جس پہاڑ کا نام طور ہے طور سینا بھی اُسی کا نام ہے کیونکہ وہ جس جگہ ہے اس کا نام سینا ہے۔ اور سینین بھی۔ گو اب کچھ اور نام ہو گیا ہو۔ اور زیتون کی تخصیص طور کے ساتھ بوجہ کثرت سے پیدا ہونے کے ہے۔ اور طور کی تخصیص زیتون کیساتھ بوجہ کثرت منافع کے ہے۔

ف۲
یعنی اس کے پھل سے دونوں کام کی چیز حاصل ہوتی ہے خواہ روشن کرنے اور مالش کرنے کے کام میں لاؤ۔ خواہ اس میں روٹی ڈبو کر کھاؤ۔

ف۳
مثلاً ان کے بال اور اُون کام آتے ہیں۔

ف۴
یعنی جاہ و ریاست مقصود ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿٢٦﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ
کہ انہوں نے مجھ کو جھٹلایا ہے۔ پس ہم نے اُن کی دعا قبول کی اور اُن کے پاس حکم بھیجا کہ تم کشتی تیار کرلو ہماری نگرانی میں

بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ
اور ہمارے حکم سے پھر جس وقت ہمارا حکم (عذاب کا قریب) آپہنچے اور (علامت اس کی یہ ہو کہ) زمین سے پانی اُبلنا شروع ہو

فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
تو (اس وقت) ہر قسم (کے جانوروں) میں سے ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ یعنی دو دو عدد اس (کشتی) میں داخل کرلو

وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ
اور اپنے گھروالوں کو بھی (سوار کرلو) باستثنا اس کے جس پر اُن میں سے (غرق ہونے کا) حکم نافذ ہو چکا ہے۔

وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ
اور (یہ سُن لو کہ) مجھ سے کافروں (کی نجات) کے بارے میں کچھ گفتگو مت کرنا (کیونکہ) وہ سب

مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ
غرق کیے جائیں گے۔ پھر جس وقت تم اور تمہارے ساتھی (مسلمان)

عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا
کشتی میں بیٹھ چکو تو یُوں کہنا شکر ہے خدا کا جس نے ہم کو کافر لوگوں سے

مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٨﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ
(یعنی اُن کے افعال اور تکالیف سے) نجات دی۔ اور یُوں کہنا کہ اے میرے رب مجھ کو (زمین پر)

مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٢٩﴾ اِنَّ
برکت کا اُتارنا اُتاریو ف۱ اور آپ سب اُتارنے والوں سے اچھے ہیں۔ اس

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ
(واقعہ مذکورہ) میں بہت سی نشانیاں ہیں اور ہم (یہ نشانیاں معلوم کرا کر اپنے بندوں کو) آزماتے ہیں ف۲ پھر

اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۚ ﴿٣١﴾ فَاَرْسَلْنَا
ہم نے قوم نوحؑ کے بعد دوسرا گروہ پیدا کیا۔ ف۳ پھر ہم نے اُن میں

فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
ایک پیغمبر کو بھیجا جو اُن میں ہی کے تھے ف۴ (اُن پیغمبر نے کہا) کہ تم لوگ اللہ ہی کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ
اور کوئی معبود (حقیقی) نہیں کیا تم (شرک سے) ڈرتے نہیں ہو۔ اور (اُن پیغمبر کی یہ بات سُن کر) اُن کی

ع ۲ / ۲

ف۱ یعنی اطمینان ظاہری و باطنی کے ساتھ رکھیو +
ف۲ کہ دیکھیں کونسا منتفع ہوتا ہے کون سا نہیں ہوتا +
ف۳ مراد عاد ہے یا ثمود +
ف۴ مراد ہود علیہ السلام یا صالح علیہ السلام ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِّ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِّ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ

قوم میں جو رئیس تھے جنہوں نے (خدا اور رسول کے ساتھ) کفر کیا تھا اور آخرت کے

الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ

آنے کو جھٹلایا تھا اور ہم نے اُن کو دنیوی زندگی میں عیش بھی دیا تھا کہنے لگے کہ بس یہ

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ

تو تمہاری طرح ایک (معمولی) آدمی ہیں (چنانچہ) یہ وہی کھاتے ہیں جو تم کھاتے

مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ

ہو اور وہی پیتے ہیں جو تم پیتے ہو۔ اور اگر تم اپنے جیسے ایک (معمولی)

بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

آدمی کے کہنے پر چلنے لگو تو بے شک تم (عقل کے) گھاٹے میں ہو۔ ف۱

اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا

کیا یہ شخص تم سے کہتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور (مر کر) مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو

اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا

(دوبارہ زندہ کر کے زمین سے) نکالے جاؤ گے۔ بہت ہی بعید اور بہت ہی بعید ہے جو بات تم

تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ

سے کہی جاتی ہے۔ بس زندگی تو یہی ہماری دنیوی زندگی ہے کہ ہم میں کوئی مرتا ہے اور کوئی

وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنْ هُوَ

پیدا ہوتا ہے اور ہم دوبارہ زندہ نہ کئے جاوینگے۔ ف۲ بس یہ ایک

اِلَّا رَجُلُ ۨ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا

ایسا شخص ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے اور ہم تو ہرگز

نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا

اس کو سچا نہ سمجھیں گے۔ پیغمبر نے دعا کی کہ اے میرے رب میرا بدلا لے اسوجہ سے

كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

کہ اُنہوں نے مجھ کو جھٹلایا۔ ارشاد ہوا کہ یہ لوگ عنقریب پشیمان ہونگے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ

چنانچہ اُنکو ایک سخت آواز نے (یعنی عذاب نے) موافق وعدۂ برحق کے آپکڑا (جس سے وہ سب ہلاک ہو گئے) پھر ہمنے

ف۱ یعنی بڑی بیوقوفی ہے +

ف۲ تو بھلا ایسا شخص کہیں قابل اطاعت و اتباع ہو سکتا ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ

سو خدا کی مار کافر لوگوں پر۔ ۱ پھر ان (عاد یا ثمود) کے ہلاک ہونے کے بعد ہم نے اور اُمتوں کو

قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا

پیدا کیا کوئی اُمت (ان اُمتوں میں سے) اپنی مدت معینہ سے (ہلاک ہونے میں) نہ پیش دستی کر سکتی تھی اور نہ (اس مدت سے)

وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا

وہ لوگ پیچھے ہٹ سکتے تھے۔ پھر (اُن کے پاس) ہم نے اپنے پیغمبروں کو یکے بعد دیگرے بھیجا

كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا

جب کبھی کسی اُمت کے پاس اس اُمت کا (خاص) رسول آیا انہوں نے اُسکو جھٹلایا سو ہم نے (بھی ہلاک کرنے میں)

بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا

ایک کے بعد ایک کا نمبر لگا دیا اور ہم نے اُن کی کہانیاں بنا دیں ۲ سو خدا کی مار اُن لوگوں پر جو

لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ

(انبیاء کے سمجھانے پر بھی) ایمان نہ لاتے تھے۔ پھر ہم نے موسیٰؑ اور اُن کے بھائی ہارونؑ کو اپنے احکام اور

هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى

کھلی دلیل دے کر ۳ فرعون اور اُس کے درباریوں کے پاس (بھی پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ سو اُن لوگوں

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا

نے (اُنکی تصدیق و اطاعت سے) تکبر کیا اور وہ لوگ

عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَ

تھے ہی متکبر۔ ۴ چنانچہ وہ (باہم) کہنے لگے کہ کیا ہم ایسے دو شخصوں پر جو ہماری طرح کے آدمی ہیں ایمان لے آویں

قَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ

حالانکہ اُنکی قوم کے لوگ (تو خود) ہمارے زیر حکم ہیں ۵ غرض وہ لوگ ان دونوں کی تکذیب ہی کرتے رہے پس ہلاک کئے

الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ

گئے اور (اُن کے ہلاک ہونے کے بعد) ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (یعنی توراۃ) عطا فرمائی تاکہ (اسکے ذریعہ سے) وہ لوگ

يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً

ہدایت پاویں۔ اور ہم نے مریمؑ کے بیٹے (عیسیٰؑ) کو اور اُنکی ماں (حضرت مریمؑ) کو بڑی نشانی بنایا اور ہم نے اُن دونوں

وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ ع

کو ایک ایسی بلند زمین پر لیجا کر پناہ دی جو ۶ (بوجہ غلات اور میوہ جات پیدا ہونیکے) ٹھیرنے کے قابل اور شاداب جگہ تھی۔

ع ۳ ۱۸ ۳

۱ چونکہ صیحہ سے ثمود کا معذب ہونا دوسری آیات میں بھی آیا ہے۔ اس قرینہ سے بعض نے تو اس کو ثمود کا قصہ سمجھا ہے۔ اور چونکہ اکثر جگہ بعد قوم نوحؑ کے عاد کا قصہ آیا ہے، اس قرینہ سے بعض نے اس کو عاد کا قصہ سمجھا ہے۔ اور مراد صیحہ سے عقوبت ہائلہ لی ہے۔ یا ممکن ہے کہ عاد پر بھی صیحہ آیا ہو +

۲ یعنی وہ ایسے نیست و نابود ہوئے کہ بجز کہانیوں کے اُن کا کچھ نام و نشان نہ رہا +

۳ یعنی معجزہ صریحہ کہ دلیل نبوت ہے +

۴ یعنی پہلے ہی سے ان کا دماغ سڑا ہوا تھا +

۵ یعنی ہمکو تو خود ان کی قوم پر ریاست حاصل ہے۔ پھر ان دونوں کو ہم پر کیسے ریاست حاصل ہو سکتی ہے +

۶ ہیرودیس نام ایک ظالم بادشاہ نجومیوں سے یہ سُن کر کہ عیسیٰ علیہ السلام کو سرداری ہوگی، صغر سنی ہی میں ان کا دشمن ہو گیا تھا۔ الہام ربانی سے مریم علیہا السلام ان کو لے کر ملک مصر میں چلی گئیں۔ اور اُس ظالم کے مرنے کے بعد پھر شام چلی آئیں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا

اے پیغمبرو تم (اور تمہاری اُمتیں) نفیس چیزیں کھاؤ اور نیک کام (یعنی عبادت)

صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ؕ۵۱ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ

کرو (اور) میں تم سب کے کئے ہوئے کاموں کو خوب جانتا ہوں ف۱۔ اور دیکھنے ان سب سے یہ بھی کہا کہ

اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝۵۲

یہ ہے تمہارا طریقہ کہ وہ ایک ہی طریقہ ہے ف۲ اور (حاصل اس طریقہ کا یہ ہے) کہ میں تمہارا رب ہوں سو تم مجھ سے

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا

سو ان لوگوں نے اپنے دین میں اپنا طریقہ الگ الگ کر کے اختلاف پیدا کر لیا۔ ہر گروہ کے پاس جو دین ہے

لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝۵۳ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى

وہ اُسی سے خوش ہے ف۳ سو آپ اُن کو اُن کی (اسی) جہالت میں ایک خاص وقت (یعنی موت تک)

حِيْنٍ ۝۵۴ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ

رہنے دیجئے کیا یہ لوگ یوں گمان کر رہے ہیں کہ ہم اُن کو جو کچھ مال و اولاد

وَّبَنِيْنَ ۝ۙ۵۵ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ

دیتے چلے جاتے ہیں۔ تو ہم اُن کو جلدی جلدی فائدہ پہنچا رہے ہیں (یہ بات ہرگز نہیں) بلکہ یہ لوگ

لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۶ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ

(اس کی وجہ) نہیں جانتے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ اپنے رب

رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ۙ۵۷ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

کی ہیبت سے ڈرتے ہیں اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں پر

يُؤْمِنُوْنَ ۝ۙ۵۸ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝ۙ۵۹

ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ (اس ایمان میں) اپنے رب کے ساتھ شرک نہیں کرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ

اور جو لوگ (اللہ کی راہ میں) دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور (باوجود دینے کے) اُن کے دل اس سے

اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ۙ۶۰ اُولٰۗىِٕكَ يُسٰرِعُوْنَ

خوفزدہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں۔ ف۵ یہ لوگ (البتہ) اپنے فائدے جلدی

فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝۶۱ وَلَا نُكَلِّفُ

جلدی حاصل کر رہے ہیں اور وہ اُن کی طرف دوڑ رہے ہیں (نہ کہ کفار مذکورین) اور ہم (تو) کسی کو اُس کی وسعت سے

ف۱ پس عبادات پر ثمرات عطا کروں گا +

ف۲ یعنی کسی شریعت میں مختلف نہیں ہوا +

ف۳ اور میرے احکام کی مخالفت مت کرو +

ف۴ اور اس کو باوجود ثبوت بطلان کے حق سمجھتا ہے تو آپ ان مشرکین قریش کے ایسے ہی دعویٰ بلا دلیل و اصرار علی الکفر پر غم نہ کیجئے +

ف۵ یعنی باوجود دینے کے ان کے دل خوفزدہ رہتے ہیں کہ دیکھیئے وہاں جا کر ان صدقات کا کیا ثمرہ ظاہر ہو۔ ایسا نہ ہو کہ موافق حکم کے نہ دیا گیا ہو۔ مثلاً مال حلال نہ ہو۔ یا نیت خالص نہ ہو۔ تو اُلٹا مؤاخذہ ہونے لگے +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ
زیادہ کام کرنے کو نہیں کہتے (پس جو کام تبلا رکھے ہیں سب آسان ہی ہیں) اور ہمارے پاس ایک دفتر (نامۂ اعمال

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ
ٹھیک ٹھیک (سب کا حال) بتادیگا اور لوگوں پر ذرا ظلم نہ ہوگا۔ بلکہ اُن کفار کے قلوب اس دین کی طرف سے جہالت (اور

هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا
شک) میں ہیں اور اس کے علاوہ ان لوگوں کے اور بھی (بُرے بُرے) عمل ہیں جن کو یہ کرتے

عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ
رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہم جب ان کے خوشحال لوگوں کو عذاب (بعد الموت) میں دھر پکڑ ینگے تو

اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ قف اِنَّكُمْ
فوراً چلا اٹھیں گے۔ ف۱ (اس وقت اُن سے کہا جاویگا کہ) اب مت چلاؤ۔ ہماری طرف سے

مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ
تمہاری مطلق مدد نہ ہوگی۔ ف۲ میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر

تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ
(رسول کی زبانی) سنائی جایا کرتی تھیں تو تم اُلٹے پاؤں

تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا
بھاگتے تھے۔ تکبر کرتے ہوئے قرآن کا مشغلہ بناتے ہوئے (اس قرآن کی

تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ
شان میں) بیہودہ بکتے ہوئے۔ ف۳ تو کیا ان لوگوں نے اس کلام (الٰہی) میں غور نہیں کیا یا ان کے پاس ایسی

جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾
چیز آئی ہے جو ان کے پہلے بڑوں کے پاس نہیں آئی تھی ف۴

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾
یا یہ لوگ اپنے رسول (کی صفت دیانت صدق و امانت) سے واقف نہ تھے اسو جہ سے ان کے منکر ہوئے

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ
یا یہ لوگ آپ کی نسبت جنون کے قائل ہیں (حالانکہ آپکا اعلیٰ درجہ کا صائب الرائے ہونا مسلّم ہے) بلکہ (ان کی تکذیب کی اصلی وجہ

وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ
حق بات لیکر آئے ہیں اور ان میں اکثر لوگ حق سے نفرت رکھتے ہیں ف۶ اور (بفرض محال) اگر دین حق اُنکے خیالات کے

ف۱
اور سارا استکبار جس کے اب معتاد ہیں۔ کافور ہو جاوے گا +

ف۲
کیونکہ یہ دار الجزاء ہے۔ دار العمل نہیں ہے کہ چلانا اور عاجزی کرنا مفید ہو +

ف۳
کوئی اس کو سحر کہتا تھا۔ کوئی شعر کہتا تھا۔ اور مشغلہ کا یہی مطلب ہے +

ف۴
مراد اس سے احکام الٰہیہ کا آنا ہے بذریعہ رسل کے مطلب یہ کہ یہ بات بھی نہیں ہوئی کہ ان رسول پر وحی جدید آئی ہو بلکہ شرائع تو رسل کے ذریعہ سے ہمیشہ سے نازل ہوتے آئے ہیں پس تکذیب کی یہ وجہ بھی باطل ٹھیری +

ف۵
یعنی یہ وجہ بھی باطل ہے کیونکہ آپ کے صدق پر سب کا اتفاق تھا +

ف۶
پس یہ تمام تر وجہ ہے تکذیب کی اور عدم اتباع حق کی +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

تابع ہو جاتا تو تمام آسمان اور زمین اور جو اُن میں (آباد)

وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ

ہیں سب تباہ ہو جاتے۔ بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت کی بات بھیجی سو یہ لوگ اپنی

ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ؕ﴿٧١﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ

نصیحت (نافعہ) سے بھی روگردانی کرتے ہیں۔ یا آپ ان سے کچھ آمدنی چاہتے ہیں تو آمدنی تو آپ کے

رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّكَ

رب کی سب سے بہتر ہے۔ اور وہ سب دینے والوں سے اچھا ہے۔ اور (خلاصہ ان کی حالت کا

لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ

یہ ہے کہ) آپ تو انکو سیدھے رستہ کی طرف (جس کو او پرحق کہا ہے) بلا رہے ہیں۔ اور اُن لوگوں کی جو کہ آخرت

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾

پر ایمان نہیں رکھتے یہ حالت ہے کہ اس (سیدھے) رستہ سے ہٹتے جاتے ہیں۔

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ

اور اگر ہم ان پر مہربانی فرما دیں اور ان پر جو تکلیف ہے اس کو ہم دُور بھی کر دیں تو

لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ

وہ لوگ (پھر) اپنی گمراہی میں بھٹکتے ہوئے اصرار کرتے ہیں۔ ف۱ اور ہم نے ان کو

اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ

گرفتار عذاب بھی کیا ہے سو ان لوگوں نے نہ اپنے رب کے سامنے (پورے طور سے) فروتنی کی

وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾ حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا

اور نہ عاجزی اختیار کی۔ یہاں تک کہ ہم جب اُن پر سخت عذاب کا

ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾ ع

دروازہ کھول دینگے تو اُس وقت بالکل حیرت زدہ رہ جائیں گے

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ

اور وہ (اللہ) ایسا (قادر و منعم) ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں

وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ

اور دل بنائے۔ ف۲ (لیکن) تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔ ف۳ اور وہ

الربع

ف۱ اور وہ قول وقرار جو مصیبت میں کئے تھے۔ سب گاؤ خورد ہو جاویں +

ف۲ کہ آرام بھی برتو اور دین کا بھی ادراک کرو +

ف۳ کیونکہ اصلی شکر یہ تھا کہ اس منعم کے پسندیدہ دین کو قبول کرتے اور اس کی قدرت علی البعث کا انکار نہ کرتے +

ع ۴ | ۴

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۷۹

ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا رکھا ہے اور تم سب (قیامت میں) اُسی کے پاس لائے جاؤ گے ۔ ف۱

وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ

اور وہ ایسا ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اُسی کے اختیار میں ہے رات اور

وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۸۰ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ

دن کا گھٹنا بڑھنا ۔ سو کیا تم (اتنی بات) نہیں سمجھتے ف۲ بلکہ یہ بھی ویسی ہی بات کہتے ہیں جو اگلے (کافر)

الْاَوَّلُوْنَ ۝۸۱ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا

لوگ کہتے چلے آئے ہیں ۔ (یعنی) یوں کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر جاویں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں

وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۸۲ لَقَدْ وُعِدْنَا

رہ جاویں گے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کئے جاویں گے ۔ اس کا تو ہم سے اور (ہم سے)

نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ

پہلے ہمارے بڑوں سے وعدہ ہوتا چلا آیا ہے یہ کچھ نہیں محض بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے

اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝۸۳ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ

منقول ہوتی چلی آتی ہیں ۔ آپ (جواب میں) کہہ دیجئے کہ (اچھا یہ بتلاؤ کہ) یہ زمین اور

فِیْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۸۴ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ

جو اس پر رہتے ہیں یہ کس کے ہیں اگر تم کو کچھ خبر ہے ۔ وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ کے ہیں (تو) ان سے کہئے

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۸۵ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ

کہ پھر کیوں نہیں غور کرتے ۔ ف۳ (اور) آپ یہ بھی کہئے کہ (اچھا یہ بتلاؤ کہ) ان سات آسمانوں کا مالک

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝۸۶ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا

اور عالی شان عرش کا مالک کون ہے ؟ (اس کا بھی) وہ ضرور یہی جواب دیں گے کہ یہ بھی (سب) اللہ

تَتَّقُوْنَ ۝۸۷ قُلْ مَنْۢ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ

کیوں نہیں ڈرتے ۔ ف۴ آپ (ان سے) یہ بھی کہئے کہ (اچھا) وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں تمام چیزوں کا

شَیْءٍ وَّهُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ

اختیار ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اسکے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا اگر تم کو

تَعْلَمُوْنَ ۝۸۸ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰی تُسْحَرُوْنَ ۝۸۹

کچھ خبر ہے (تب بھی جواب دیں)، وہ ضرور یہی کہیں گے کہ یہ سب صفتیں بھی اللہ ہی کی ہیں آپ (اُس وقت) کہئے کہ پھر

ف۱ اُس وقت اِس کُفرانِ نعمت کی حقیقت معلوم ہوگی ۔

ف۲ کہ یہ دلائل قدرت توحید اور صحت بعث دونوں پر دال ہیں ۔ مگر پھر بھی نہیں مانتے ۔

ف۳ کہ قدرت علی البعث اور توحید دونوں کا تم کو ثبوت ہو جاوے ۔

ف۴ کہ اس کی قدرت اور آیات بعث کا انکار کرتے ہو ۔

ف۵ کہ ان سب مقدمات کو مانتے ہو ۔ اور نتیجہ کو کہ توحید و بعث کا اعتقاد ہے نہیں مانتے ۔

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ

بلکہ ہم نے اُن کو سچی بات پہنچائی ہے اور یقیناً یہ جھوٹے ہیں۔ اللہ نے کسی کو

اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا

اولاد قرار نہیں دیا اور نہ اُس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے اگر ایسا ہوتا

لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى

تو ہر خدا اپنی مخلوق کو (تقسیم کرکے) جدا کر لیتا اور ایک دوسرے پر

بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ

چڑھائی کرتا۔ اللہ ان (مکروہ) باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ اسکی (نسبت) بیان کرتے ہیں۔ جاننے والا ہے سب پوشیدہ

وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا

اور آشکارا کا غرض ان لوگوں کے شرک سے وہ بالاتر اور منزہ ہے۔ آپ (حق تعالیٰ سے) دعا کیجیے کہ اے

تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي

میرے رب جس عذاب کا ان کافروں سے وعدہ کیا جا رہا ہے اگر آپ مجھ کو دکھا دیں تو اے میرے رب مجھ کو ان ظالم لوگوں میں

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا

شامل نہ کیجیے۔ اور ہم اس بات پر کہ جو ان سے وعدہ کر رہے ہیں آپکو بھی دکھلا دیں قادر

نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

ہیں (لیکن جب تک ان پر عذاب نہ آئے) آپ ان کی بدی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کر دیا کیجیے جو بہت ہی

السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ

اچھا (اور نرم) ہو۔ ف۱ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ (آپ کی نسبت) کہا کرتے ہیں۔ اور آپ یوں دُعا

رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ

کیا کیجیے کہ اے میرے رب میں آپکی پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے۔ اور اے میرے رب آپکی پناہ مانگتا ہوں

بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ

اس سے کہ شیطان میرے پاس بھی آویں۔ ف۲ یہاں تک کہ جب اُن میں سے کسی (کے سر) پر موت آ

الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا

(کھڑی ہوتی) ہے اُسوقت کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھ کو (دنیا میں) پھر واپس بھیج دیجیے۔ تاکہ جس (دنیا) کو میں چھوڑ آیا ہوں

فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ

اس میں پھر جا کر نیک کام کروں ہرگز (ایسا) نہیں (ہوگا) یہ (اُسکی) ایک بات ہی بات ہے جسکو یہ کہے جا رہا ہے ف۳

ع ۵ ۱۵ ۵

ف۱ یعنی اپنی ذات کے لئے بدلہ نہ لیجیے۔ بلکہ ہمارے حوالہ کر دیا کیجیے +

ف۲ یہ دعا اس وجہ سے نہیں ہے کہ نعوذ باللہ ایسا امر محتمل ہو بلکہ اظہار ہے تہویل عذاب کا کہ جو محل اس کا محتمل بھی نہیں ہے جب وہاں امر ہے استعاذہ کا تو جو مستحق ہیں ان کو تو بہت ہی ڈرنا چاہیئے +

ف۳ اور وہ بات پوری ہونے والی نہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٠٠﴾ فَاِذَا
اور ان لوگوں کے آگے ایک (چیز) آڑ (کی آنیوالی) ہے (مراد اس سے موت ہے) قیامت کے دن تک۔ پھر جب
نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ
(قیامت میں) صور پھونکا جاویگا تو ان میں (جو) باہمی رشتے ناتے (تھے) اُس روز نہ رہیں گے ف۱
وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ
اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا۔ ف۲ سو جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا ف۳
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَنْ خَفَّتْ
تو ایسے لوگ کامیاب (یعنی ناجی) ہوں گے۔ اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا
مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
(یعنی وہ کافر ہوگا) سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا
فِىْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ
اور جہنم میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ اُن کے چہروں کو (اس جہنم کی) آگ جھلستی ہوگی
وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى
اور اس (جہنم) میں اُن کے منہ بگڑے ہونگے۔ کیوں کیا تمکو میری آیتیں (دنیا میں) پڑھ کر سنائی نہیں جایا
عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ قَالُوْا رَبَّنَا
کرتی تھیں اور تم اُن کو جھٹلایا کرتے تھے (یہ اسکی سزا مل رہی ہے) وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب
غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿١٠٦﴾
(واقعی) ہماری بدبختی نے ہم کو گھیر لیا تھا اور (بے شک) ہم گمراہ لوگ تھے ف۴
رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿١٠٧﴾
اے ہمارے رب ہم کو اس (جہنم) سے (اب) نکال دیجئے پھر اگر ہم دوبارہ (ایسا) کریں تو ہم بیشک پورے قصوروار ہیں
قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿١٠٨﴾ اِنَّهٗ كَانَ
ارشاد ہوگا کہ اسی (جہنم) میں راندے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے بات مت کرو۔ میرے بندوں میں ایک
فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِىْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا
گروہ تھا جو (ہم سے) عرض کیا کرتے تھے کہ اے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو
فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ ج صلے
بخش دیجئے اور ہم پر رحمت فرمائیے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔

ف۱ یعنی کوئی کسی کی ہمدردی نہ کرے گا +

ف۲ غرض نہ رشتہ ناتا کام آوے گا۔ نہ دوستی اور تعارف۔ بس وہاں کام کی چیز ایک ایمان ہوگا۔ جس کی عام شناخت کے لئے کہ سب پر ظاہر ہو جاوے ایک ترازو کھڑی کی جاوے گی۔ اور اس سے اعمال وعقائد کا وزن ہوگا +

ف۳ یعنی وہ مومن ہوگا +

ف۴ یعنی ہم جرم کا اقرار اور اس پر ندامت ومعذرت کا اظہار کر کے درخواست کرتے ہیں کہ اب ہماری جرم بخشی ہو +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِىْ

سو تم نے اُن کا مذاق مقرر کیا تھا (اور) یہاں تک (اس کا مشغلہ کیا)، کہ مشغلہ نے تم کو ہماری یاد بھی بھلادی

وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿١١٠﴾ اِنِّىْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ

اور تم اُن سے ہنسی کیا کرتے تھے۔ میں نے اُن کو آج اُن کے صبر

بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿١١١﴾ قٰلَ كَمْ

کا یہ بدلہ دیا ہے کہ وہی کامیاب ہوئے۔ ف۱ ارشاد ہوگا

لَبِثْتُمْ فِى الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا

(کہ اچھا یہ تبلاؤ) تم برسوں کے شمار سے کس قدر مدت زمین پر رہے ہوگے۔ وہ جواب دینگے کہ ہم ایک دن یا ایک دن

يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿١١٣﴾ قٰلَ اِنْ

سے بھی کم رہے ہونگے (اور سچ یہ ہو کہ ہمکو یاد نہیں)، سو گننے والوں سے پوچھ لیجئے ف۲ ارشاد ہوگا کہ تم (دنیا میں)

لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١٤﴾

تھوڑی ہی مدت رہے (لیکن) کیا خوب ہوتا کہ تم (یہ بات دنیا میں) سمجھتے ہوتے۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا

ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہمنے تمکو یوں ہی مہمل (خالی از حکمت) پیدا کر دیا ہو اور یہ (خیال کیا تھا) کہ تم ہمارے

لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٥﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ

پاس نہیں لائے جاؤگے سو ف۳ اللہ تعالیٰ بہت ہی عالیشان ہے جو کہ بادشاہ حقیقی ہو اُسکے سوا کوئی بھی لائق

اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ

عبادت نہیں (اور وہ) عرش عظیم کا مالک ہے۔ اور جو شخص (اس امر پر دلیل قائم ہونیکے بعد)

اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا

اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی بھی عبادت کرے کہ جس (کے معبود ہونے) پر اسکے پاس کوئی بھی دلیل نہیں۔ سو اس

حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾

کا حساب اسی کے رب کے ہاں ہوگا (جس کا نتیجہ لازمی یہ ہے کہ) یقیناً کافروں کو فلاح نہ ہوگی۔

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٨﴾ ع

اور آپ یوں کہا کریں کہ اے میرے رب (میری خطائیں) معاف کر اور رحم کر اور تو سب رحم کرنیوالوں سے بڑھ کر رحم کرنیوالا ہے ف۴

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِىَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ نور مدینہ میں نازل ہوئی اس میں چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں

ف۱ مطلب جواب کا یہ ہُوا کہ تمہارا قصور اس قابل نہیں کہ سزا کے وقت اقرار کرنے سے معاف کر دیا جائے کیونکہ تم نے ایسا معاملہ کیا جس سے ہمارے حقوق کا بھی اتلاف ہُوا، اور حقوق العباد کا بھی، اور عباد بھی کیسے؟ ہمارے مقبول اور محبوب! جو ہم سے خصوصیت خاصہ رکھتے تھے۔ پس اس کی سزا کے لئے دوام اور تمام مناسب ہے۔ اور مومنین کو جزائے فوز دینا منجملہ تمام سزا ہے کفار کیلئے۔ کیونکہ اعداء کی کامیابی سے روحانی ایذا ہوتی ہے ❊

ف۲ یعنی فرشتوں سے ❊

ف۳ مطلب یہ کہ جب ہم نے آیات میں جن کا صدق دلائل صحیحہ سے ثابت ہے بعث و مجازاۃ کی خبر دی تھی۔ تو معلوم ہو گیا تھا کہ مکلفین کی تخلیق کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے۔ اس کا منکر ہونا کتنا بڑا امر منکر تھا ❊

ع ٣٦ ٦ ٦

ف۴ آپ کا مغفرت و رحمت مانگنا اپنے درجہ کے موافق ہے پس اس سے شبہہ معصیت کا نہیں ہو سکتا ❊

---

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

کلماتها ۱۴۲ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں حروفہا ۶۴۱

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَا اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ① اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ② اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ③ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ④

یہ ایک سورۃ ہے جس (کے الفاظ) کو (بھی) ہم (ہی) نے نازل کیا ہے اور اس (کے معانی یعنی احکام) کو (بھی) ہم (ہی) نے مقرر کیا اور ہم نے اس سورۃ میں صاف صاف آیتیں نازل کی ہیں تاکہ تم سمجھو (اور عمل کرو) ف۱ زنا کرانے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد ہر ایک کے سو دُرّے مارو۔ ف۲ اور تم لوگوں کو اُن دونوں پر اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنا چاہیئے اگر اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیئے۔ ف۳ زانی نکاح بھی کسی کے ساتھ نہیں کرتا بجز زانیہ یا مشرکہ کے اور (اسی طرح) زانیہ کے ساتھ بھی اور کوئی نکاح نہیں کرتا بجز زانی یا مشرک کے۔ اور یہ (یعنی ایسا نکاح) مسلمانوں پر حرام (اور موجب گناہ) کیا گیا ہے۔ ف۴ اور جو لوگ (زنا کی) تہمت لگائیں پاکدامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ (اپنے دعوے پر) نہ لا سکیں تو ایسے لوگوں کو اسّی دُرّے لگاؤ اور اُن کی کوئی گواہی کبھی قبول مت کرو (یہ تو دنیا میں اُنکی سزا ہوئی) اور یہ لوگ (آخرت میں بھی مستحق سزا ہیں کیونکہ) فاسق ہیں ف۵

حاشیہ (بائیں جانب): (۲۴) سورۃ النور مدنیۃ (۶۴) آیاتها ۹ رکوعاتها

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ اس تمہید میں اپنی طرف منسوب فرماکر الفاظ سورت کی جزالت اور معانی کی جلالت اور پھر الفاظ کی وضوح دلالت اور پھر اس مجموعہ کی غایت بیان فرمانے سے ان احکام پر عمل کرنے کا غایت اعتناء شان ہوگیا +

ف۲ یہ سزا اس زانی اور زانیہ کی ہے جو آزاد عاقل بالغ ہوں۔ اور نکاح کئے ہوئے نہ ہوں۔ یا نکاح کے بعد ہمبستری نہ کرچکے ہوں۔ اور جو آزاد نہ ہو اس کے پچاس دُرّے لگتے ہیں اور جو عاقل یا بالغ نہ ہو وہ مکلّف ہی نہیں اور جس مسلمان میں تمام صفتیں ہوں حریت۔ بلوغ عقل۔ نکاح اور ہمبستری سے فراغ۔ ایسے شخص کو مُحصن کہتے ہیں اس کی سزا رجم ہے اور جو مرض کی وجہ سے دُرّہ کا متحمل نہ ہو اسکی صحت کا انتظار کرینگے +

ف۳ تاکہ ان کے ذریعہ سے تشہیر ہو۔ اور سامعین کو عبرت ہو اور دوسرے لوگ اس سے رُکیں +

ف۴ مطلب اس کا یہ ہے کہ جو لوگ زنا کے خوگر ہو جاتے ہیں، اور ہنوز انہوں نے توبہ نہ کی ہو، ان کی اصلی رغبت زنا کی طرف ہوتی ہے اور اسی میں ان کو زیادہ لذت ہوتی ہے حتٰی کہ ان کو جو عورت پسند آتی ہے۔ اول انکا مقصود یہی ہوتا ہے کہ اس سے زنا میسر ہو جاوے اور یہ ہمارے ساتھ زانیہ ہونا گوارا کرلے +

ف۵ ہر تہمت کا یہ حکم نہیں بلکہ خاص تہمت بالزنا کا۔ گو یہ قید صریحاً مذکور نہیں مگر اربعۃ شہداء اس پر دال ہے +

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا

لیکن جو لوگ اس (تہمت لگانے) کے بعد (خدا کے سامنے) توبہ کرلیں اور (اپنی حالت کی) اصلاح کرلیں

فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٥﴾ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ

سو (اس حالت میں) اللہ تعالیٰ ضرور مغفرت کرنیوالا رحمت کرنیوالا ہے ف۱ اور جو لوگ اپنی (منکوحہ) بیبیوں کو (زنا کی

أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ

تہمت لگائیں اور اُن کے پاس بجز اپنے (ہی دعوے کے) اور کوئی گواہ نہ ہوں (جن کو عدد میں چار ہونا چاہیئے)

فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ

تو اُنکی شہادت (جوکہ دافع حبس یا حد قذف ہو) یہی ہے کہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ

لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٦﴾ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ

بے شک میں سچا ہوں - اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر خدا کی

اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٧﴾ وَيَدْرَأُ

لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں - اور (اس کے بعد)

عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ

اس عورت سے سزا (دئے حبس یا حد زنا) اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار بار قسم کھا کر

بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٨﴾ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ

کہے کہ بے شک یہ مرد جھوٹا ہے - اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر

غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٩﴾

خدا کا غضب ہو اگر یہ سچا ہو - ف۲

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ

(اور اے مردو اور عورتو) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ کا فضل اور اس کا کرم ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول

تَوَّابٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ

کرنیوالا (اور) حکمت والا ہے تو تم بڑی مضرتوں میں پڑجاتے - جن لوگوں نے یہ طوفان (حضرت صدیقہ کی نسبت) برپا

عُصْبَةٌ مِنْكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ ۖ بَلْ

کیا ہے (اے مسلمانو!) وہ تمہارے میں کا ایک (چھوٹا سا) گروہ ہے ف۳ تم اس (طوفان بندی) کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ یہ

هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ

(باعتبار انجام کے) تمہارے حق میں بہتر ہی بہتر ہے اُن میں سے ہر شخص کو جتنا کسی نے کچھ کیا تھا

ف۱ اسلئے فسق کی وجہ سے جو استحقاق عذاب آخرت کا ہوا تھا وہ مرتفع ہو جاوے گا۔ گو ردِّ شہادت جو کہ تتمہ تھا حد کا پھر بھی باقی رہے۔ کیونکہ توبہ سے حد ساقط نہیں ہوتی +

ف۲ اس طریق سے دونوں سزا سے بچ سکتے ہیں۔ البتہ وہ عورت اس مرد پر حرام ہو جاوے گی + فائدہ - اس طرح کہلوانے کو لعان کہتے ہیں۔ اور لعان خاص اس صورت میں ہوتا ہے جب شوہر اپنی عورت کو تہمت زنا کی لگاوے۔ یا اپنے بچے کو کہے کہ یہ میرے نطفے سے نہیں ہے +

ف۳ قاذف کل چار تھے ایک بالذات اور مخترع یعنی عبداللہ منافق اور تین بالواسطہ اور متبع یعنی حسان و مسطح و حمنہ کہ مومن مخلص تھے +

ع ۱/۷

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَ الَّذِیْ تَوَلّٰی كِبْرَهٗ مِنْهُمْ
گناہ ہوا ۔ اور ان میں جس نے اس (طوفان) میں سب سے بڑا حصہ لیا اُس کو سخت سزا

لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ
ہوگی (آگے ان قاذفین مومنین کو ناصحانہ ملامت ہے) جب تم لوگوں نے یہ بات سُنی تھی تو مسلمان

ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ
مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنے آپس والوں کے ساتھ گمان نیک کیوں

خَیْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَا جَآءُوْ
نہ کیا اور (زبان سے) یوں کیوں نہ کہا کہ یہ صریح جھوٹ ہے (آگے اس حسن ظن کے وجوب کی وجہ ارشاد

عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ
ہے کہ) یہ (قاذف) لوگ اس (اپنے قول) پر چار گواہ کیوں نہ لائے سو جس صورت میں یہ لوگ (موافق قاعدہ کے)

فَاُولٰٓىِٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَوْلَا
گواہ نہیں لائے تو بس اللہ کے نزدیک یہ جھوٹے ہیں ۔ اور اگر تم پر

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ
اللہ تعالیٰ کا کرم و فضل نہ ہوتا دنیا میں اور آخرت میں

لَمَسَّكُمْ فِیْ مَاۤ اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۴﴾
تو جس شغل میں تم پڑے تھے اس میں تم پر سخت عذاب واقع ہوتا ۔

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَ تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ
جبکہ تم اس (جھوٹ) کو اپنی زبانوں سے نقل در نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے ایسی بات کہہ رہے تھے

مَّا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا ۖۗ
جسکی تم کو (کسی دلیل سے) مطلق خبر نہیں اور تم اسکو ہلکی بات (یعنی غیر موجب گناہ) سمجھ رہے تھے ۔

وَّ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾ وَ لَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ
حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بھاری بات ہے ۔ اور تم نے جب اس (بات) کو (اول) سُنا تھا

قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖۗ
تو یوں کیوں نہ کہا کہ ہم کو زیبا نہیں کہ ہم ایسی بات منہ سے بھی نکالیں

سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۶﴾ یَعِظُكُمُ اللّٰهُ
معاذ اللہ یہ تو بڑا بہتان ہے ۔ اللہ تعالیٰ تمکو نصیحت کرتا ہے

ف۱ مراد اس سے عبداللہ ابن اُبی منافق ہے +

ف۲ یعنی حضرت صدیقہ رض اور اُن صحابی کے ساتھ دل سے گمان نیک کیوں نہ کیا +

ف۳ جو کہ اثباتِ زنا کے لئے شرط ہے +

ف۴ اس سے معلوم ہوگیا کہ صحابہ مقبول التوبہ اور پاک ہو کر آخرت میں مرحوم ہیں +

ف۵ یعنی موجب گناہ عظیم +

ف۶ جیسا کہ بعض صحابہ نے اسی طرح کہا تھا +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾

کہ پھر ایسی حرکت مت کرنا اگر تم ایمان والے ہو۔

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٨﴾

اور اللہ تعالیٰ تم سے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي

جو لوگ (بعد نزول ان آیات کے بھی) چاہتے ہیں کہ بے حیائی کی بات کا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا

مسلمانوں میں چرچا ہو ف۱ ان کے لئے دنیا اور آخرت میں سزائے دردناک

وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾

(مقرر) ہے۔ اور (اس امر پر اس سزا کا تعجب مت کرو کیونکہ) اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ

اور (اے تائبین) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ کا فضل و کرم ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بڑا شفیق بڑا رحیم ہے۔ تو تم بھی

رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا

(اس وعید سے) نہ بچتے۔ ف۲ اے ایمان والو تم شیطان کے قدم بقدم مت چلو

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ

(یعنی اس کے اغوا پر عمل مت کرو) اور جو شخص شیطان کے قدم بقدم چلتا ہے

فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ

تو وہ تو (ہمیشہ ہر شخص کو) بے حیائی اور نامعقول ہی کام کرنے کو کہے گا اور اگر تم پر

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰي مِنْكُمْ مِّنْ

اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی کبھی بھی (توبہ کر کے) پاک و

اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

صاف نہ ہوتا ف۳ و لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے (توبہ کی توفیق دے کر) پاک صاف کر دیتا ہے

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ

اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا ہے سب کچھ جانتا ہے ف۴ اور جو لوگ تم میں (دینی) بزرگی اور دنیوی

مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى

وسعت والے ہیں وہ اہل قرابت کو

ف۱ یعنی یہ خبر شائع ہو کہ ان مسلمانوں میں یہ بے حیائی کی بات ہے حاصل مطلب یہ کہ جو لوگ ان حضرات مقدسین کی طرف زنا کی نسبت کرتے ہیں +

ف۲ آگے مسلمانوں کو اپنی رحمت سے بلا تخصیص اس معصیت مذکورہ کے تمام معاصی سے احتراز رکھنے کا امر اور تزکیہ بالتوبہ کی تصریح مع امتنان جو اہتمام کیواسطے بعنوانات مختلفہ مکرر ہے ارشاد فرماتے ہیں +

ف۳ یا تو توبہ کی توفیق ہی نہ ہوتی جیسا منافقین کو نہ ہوئی۔ اور یا توبہ قبول نہ کی جاتی کیونکہ ہم پر کوئی چیز واجب تو ہے نہیں +

ف۴ آگے اس کا بیان ہے کہ بعد نزول آیات برأۃ کے بعض صحابہ نے جن میں حضرت ابوبکرؓ بھی ہیں۔ اور دوسرے صحابہ بھی شدت غضب میں قسم کھا لی کہ جس جس نے یہ چرچا کیا ہے کہ بعض ان میں حاجتمند بھی تھے ان کو اب سے کسی قسم کی مالی امداد نہ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ عفو و تقصیر اور امداد جاری کر دینے کیلئے ارشاد فرماتے ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد — ٢ حرکتوں والی مد — اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں) — ادغام اور ناقابل تلفظ — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) — قلقلہ

وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا

اور مساکین کو اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنیوالوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں۔

وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ

اور چاہیئے کہ وہ معاف کردیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ بات نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کردے۔

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ

بیشک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے ف۱ (آگے منافقین کی وعید کی تفصیل ہے) جو لوگ تہمت لگاتے ہیں اُن عورتوں کو

الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي

جو پاکدامن ہیں (اور) ایسی باتوں (کے کرنے) سے (بالکل) بےخبر ہیں (اور) ایمان والیاں ہیں اُن پر دنیا

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾

اور آخرت میں لعنت کی جاتی ہے اور اُن کو (آخرت میں) بڑا عذاب ہوگا۔

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ

جس روز اُن کے خلاف میں اُن کی زبانیں گواہی دینگی اور اُن کے ہاتھ اور اُن

وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَىِٕذٍ

کے پاؤں بھی (گواہی دینگے) اُن کاموں کی جو کہ یہ لوگ کرتے تھے۔ اُس روز اللہ تعالیٰ اُن کو

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ

واجبی بدلہ پُورا پُورا دیگا اور (اُس روز ٹھیک ٹھیک) اُن کو معلوم ہوگا کہ اللہ ہی ٹھیک فیصلہ کرنیوالا ہے

اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ

(اور) بات (کی حقیقت) کو کھول دینے والا ہے ف۲ گندی عورتیں (ہمیشہ) گندے مردوں کے لائق ہوتی ہیں

وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ

اور گندے مرد گندی عورتوں کے لائق ہوتے ہیں اور ستھری عورتیں ستھرے مردوں کے لائق ہوتی ہیں

وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰۗىِٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا

اور ستھرے مرد ستھری عورتوں کے لائق ہوتے ہیں۔ یہ اس بات سے پاک ہیں جو یہ (منافق) بکتے

يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ ع يٰٓاَيُّهَا

پھرتے ہیں۔ ان (حضرات) کے لئے (آخرت میں) مغفرت اور عزت کی روزی (یعنی جنت) ہے۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ

ایمان والو تم اپنے (خاص رہنے کے) گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل مت ہو

ع ۳ ۶ ۹

ف۱ سومؤمن کو بھی تخلق باخلاق اللہ چاہیئے۔ تم بھی اپنے قصور داروں کو معاف کردو۔

ف۲ یہ آیتیں غیر تائبین کے بارہ میں ہیں کہ نزول آیت کے بعد بھی اعتقاد افک سے باز نہیں آئے۔ تائبین کو مرحوم دارین فرمایا اور غیر تائبین کو ملعون قرار دے کر عذاب ابدی ان کی سزا مقرر فرمائی۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲ ـ ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ ـ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ

جب تک کہ (اُن سے) اجازت حاصل نہ کرلو اور (اجازت لینے کے قبل) اُنکے رہنے والوں کو سلام نہ کرلو ف۱ یہی تمہارے

خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ

لئے بہتر ہے (یہ بات تم کو اس لئے بتلائی ہے) تاکہ تم خیال رکھو (اور اس پر عمل کرو) ۔ پھر اگر ان گھروں میں تم کو

تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى

کوئی (آدمی) نہ معلوم ہو تو (بھی) ان گھروں میں نہ جاؤ جبتک کہ تمکو (مختار اذن کی جانب سے) اجازت

يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا

نہ دی جائے ۔ اور اگر تم سے (اجازت لینے کے وقت) یہ کہدیا جائے کہ (اسوقت) لوٹ جاؤ

فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

تو تم لوٹ آیا کرو ف۲ یہی بات تمہارے لئے بہتر ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کی سب خبر ہے (اگر خلاف کروگے

عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا

سزا کے مستحق ہوگے) ۔ تم کو ایسے مکانات میں چلے جانے کا گناہ نہ ہوگا جن میں

بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

(گھر کے طور پر) کوئی نہ رہتا ہو اُن میں تمہاری کچھ برت ہو ۔ اور تم جو کچھ

يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ

علانیہ کرتے ہو اور جو پوشیدہ طور پر کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے ۔ آپ مسلمان

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا

مردوں سے کہدیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں ف۳ اور اپنی شرمگاہوں

فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا

کی حفاظت کریں ۔ ف۴ یہ اُن کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے بیشک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو

يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ

کچھ لوگ کیا کرتے ہیں ۔ اور (اسی طرح) مسلمان عورتوں سے (بھی) کہدیجئے کہ (وہ بھی) اپنی

اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا

نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت

يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ

(کے مواقع) کو ظاہر نہ کریں ف۵ مگر جو اس (موقع زینت) میں سے (غالباً) کھلا رہتا ہی (جسکے ہر وقت چھپانے میں حرج ہے) ف۶ اور

ف۱ یعنی اوّل سلام کر کے ان سے پوچھو کہ ہم آویں ۔ اور ویسے ہی بلا اجازت لئے ہوئے مت گھس جاؤ +

ف۲ یہ مسئلہ استیذان کا مردانہ اور زنانہ سب گھروں کے لئے ہے ۔ اور استیذان واجب ہے اور تقدیم سلام سنت ہے ۔ اور ہر چند کہ یہاں خطاب مردوں کو ہے مگر عورتوں کا حکم بھی یہی ہے ۔ مردانہ میں بھی اور زنانہ میں بھی +

ف۳ یعنی جس عضو کی طرف مطلقاً دیکھنا ناجائز ہے اس کو بالکل نہ دیکھیں اور جس کو فی نفسہ دیکھنا جائز ہے مگر شہوت سے دیکھنا جائز نہیں اس کو شہوت سے نہ دیکھیں +

ف۴ یعنی ناجائز محل میں شہوت رانی نہ کریں جس میں زنا اور لواطت سب داخل ہے +

ف۵ زینت سے مراد زیور اور ان کے مواقع سے مراد ہاتھ، پنڈلی، بازو، گردن، سر، سینہ، کان یعنی ان سب مواقع کو سب سے چھپائے رکھیں ۔ بلحاظ ان دو استثناؤں کے جو آگے آتے ہیں اور جب ان مواقع کو اجانب سے پوشیدہ رکھنا واجب ہے جن کا ظاہر کرنا محارم کے روبرو جائز ہے تو اور مواقع و اعضا جیسے پشت و شکم وغیرہ جن کا کھولنا محارم کے روبرو بھی جائز نہیں ان کا پوشیدہ رکھنا بدلالۃ النص واجب ہوگیا ۔ حاصل یہ ہوا کہ سر سے پاؤں تک تمام بدن اپنا پوشیدہ رکھیں +

ف۶ مراد اس مواقع زینت سے وجہ اور کفین اور قدمین علی الاصح ہے کہ وجہ تو قدرتی طور پر مجمع زینت ہے اور بعض زینتیں قصداً بھی اس میں کی جاتی ہیں مثلاً سرمہ پوڈر وغیرہ اور کفین واصابع، انگوٹھی چھلے، مہندی کا موقع ہے اور قدمین میں بچھلی اور مہندی کا موقع ہے ۔ پس ان مواقع کو بضرورت بطور مستثنیٰ ہونا ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد — اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں) — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد — ادغام اور نا قابل تلفظ — قلقلہ

بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ

پنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں اور اپنی زینت (کے مواقع مذکورہ) کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں

اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ

مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے (محارم پر یعنی) باپ پر یا اپنے شوہر کے باپ پر یا اپنے

اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ

بیٹوں پر یا اپنے شوہروں کے بیٹوں پر یا اپنے (حقیقی علاتی اور اخیافی) بھائیوں پر

اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ

یا ف١ اپنے بھائیوں کے بیٹوں پر یا اپنی (حقیقی علاتی اور اخیافی) بہنوں کے بیٹوں پر یا اپنی عورتوں پر ف٢

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ

یا اپنی لونڈیوں پر یا اُن مردوں پر جو طفیلی (کے طور پر رہتے) ہوں اور اُن کو

مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا

ذرا توجہ نہ ہو یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کے پردہ کی باتوں سے ابھی ناواقف

عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ

ہیں (مراد غیر مراہق ہیں) اور اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں

لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۗ وَتُوْبُوْٓا اِلَى

کہ اُن کا مخفی زیور معلوم ہو جائے اور مسلمانو! (تم سے جو ان احکام میں کوتاہی

اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣١﴾

ہو گئی ہو تو) تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ

اور تم میں (یعنی احرار میں) جو بے نکاح ہوں تم اُن کا نکاح کر دیا کرو اور (اسی طرح) تمہارے غلاموں

عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۗ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ

اور لونڈیوں میں سے جو اس (نکاح کے) لائق ہوں اُن کا بھی۔ اگر وہ لوگ مفلس ہونگے تو خدا تعالیٰ

يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

(اگر چاہیگا) اُنکو اپنے فضل سے غنی کر دیگا۔ ف٣ اور اللہ تعالیٰ وسعت والا ہے خوب

عَلِيْمٌ ﴿٣٢﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا

جاننے والا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو کہ جن کو نکاح کا مقدور نہیں اُنکو چاہیئے کہ (اپنے نفس کو) ضبط کریں

ف١ نہ کہ چچازاد ماموں زاد وغیرہ پر ✦

ف٢ مطلب یہ کہ مسلمان عورتوں پر کیونکہ کافر عورت کا حکم مثل اجنبی مرد کے ہے ✦

ف٣ پس نہ عدم غنا کو مانع نکاح سمجھیں اور نہ نکاح کو مانع غنا۔ اس کا دارومدار مشیت پر ہے ✦

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (اگر چاہے، اُنکو اپنے فضل سے غنی کردے (پھر نکاح کرلیں) اور تمہارے مملوکوں میں

الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ

سے جو مکاتب ہونے کے خواہاں ہوں تو (بہتر ہے کہ) اُنکو مکاتب بنادیا کرو[1] اگر

عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖۗ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ

اُن میں بہتری (کے آثار) پاؤ۔ اور اللہ کے (دیئے ہوئے) اُس مال میں سے اُنکو بھی دو جو اللہ نے تمکو

الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ

دے رکھا ہو (تاکہ جلدی آزاد ہو سکیں) اور اپنی (مملوکہ) لونڈیوں کو زنا کرانے پر مجبور مت کرو

اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

(اور بالخصوص) جب وہ پاکدامن رہنا چاہیں محض اسلئے کہ دنیوی زندگی کا کچھ فائدہ (یعنی مال) تمکو حاصل ہو جائے

وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ

اور جو شخص اُنکو مجبور کریگا تو اللہ تعالیٰ اُن کے مجبور کئے جانیکے بعد (اُن کے لئے)

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ

بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ہم نے تمہارے پاس کھلے کھلے احکام بھیجے

مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

ہیں اور جو لوگ تم سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کی بعض حکایات بھی

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٤﴾ ع اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ

اور (خدا سے) ڈرنے والوں کیلئے نصیحت کی باتیں (بھیجی ہیں)۔ اللہ تعالیٰ نور (ہدایت) دینے والا ہے آسمانوں کا اور

الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ

زمین کا[2]۔ اُس کے نور (ہدایت) کی حالتِ عجیبہ ایسی ہے جیسے (فرض کرو) ایک طاق ہے (اور) اسمیں ایک چراغ ہے

اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا

(اور) وہ چراغ ایک قندیل میں ہے (اور وہ قندیل طاق میں رکھا ہے اور) وہ قندیل ایسا (صاف شفاف) ہے جیسے ایک

كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

چمکدار ستارہ ہو (اور) وہ چراغ ایک نہایت مفید درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہے کہ وہ

زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ

زیتون (کا درخت) ہے جو (کسی آڑ کے) نہ پورب رُخ ہے اور نہ پچھم رخ ہے اُس کا تیل (اسقدر صاف اور سلگنے والا ہے کہ)

ف۱
مکاتبت شرع میں ایک معاہدہ ہے درمیان غلام اور آقا کے۔ آقا اس سے یہ کہے کہ تو مجھ کو اس قدر مال کما کر دے تو آزاد ہے اور غلام قبول کرلے +

ف۲
یعنی اہل آسمان وزمین میں جن کو ہدایت ہوئی ہے ان سب کو اللہ ہی نے ہدایت دی ہے اور مراد آسمان وزمین سے کل عالم ہے پس جو مخلوقات آسمان وزمین سے باہر ہے وہ بھی داخل ہو گئی جیسے حملۃ العرش +

ع ٤ / ٨ / ١٠

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ٢ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

زَيْتُهَا يُضِيٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ

اگر اسکو آگ بھی نہ چھوئے تاہم ایسا معلوم ہوتا ہی کہ خود بخود جل اٹھیگا (اور جب آگ بھی لگ گئی تب تو) نورٌ علیٰ نور ہے

يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ

اور اللہ تعالیٰ اپنے (اس) نور (ہدایت) تک جسکو چاہتا ہے راہ دے دیتا ہے ف۱ اور اللہ تعالیٰ لوگوں (کی ہدایت)

الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۙ﴿۳۵﴾ فِىْ بُيُوْتٍ

کیلئے (یہ) مثالیں بیان فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے ف۲ وہ ایسے گھروں میں

اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا

(عبادت کرتے) ہیں جنکی نسبت اللہ ف۳ نے حکم دیا ہی کہ انکا ادب کیا جائے ف۳ اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے۔ ان میں ایسے لوگ

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ

صبح و شام اللہ کی پاکی (نمازوں میں) بیان کرتے ہیں ف۴ جنکو اللہ کی یاد سے اور (بالخصوص)

وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ

نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ خرید غفلت میں ڈالنے پاتی ہی

الزَّكٰوةِ ۙ ۖ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ

اور نہ فروخت۔ (اور) وہ ایسے دن (کی دار و گیر) سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں بہت سے دل اور بہت سی

وَالْاَبْصَارُ ۙ﴿۳۷﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا

آنکھیں الٹ جاوینگی۔ انجام (ان لوگوں کا) یہ ہوگا کہ اللہ انکو ان کے اعمال کا بہت ہی

وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ

اچھا بدلہ دیگا (یعنی جنت) اور (علاوہ جزا کے) انکو اپنے فضل سے اور بھی زیادہ دیگا ف۵ اور اللہ تعالیٰ جسکو

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ

چاہے بے شمار دے دیتا ہے۔ اور جو لوگ کافر ہیں ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے

كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى

ایک چٹیل میدان میں چمکتا ہوا ریت کہ پیاسا (آدمی) اس کو (دور سے) پانی خیال کرتا ہے یہاں تک کہ

اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ

جب اسکے پاس آیا تو اسکو (جو سمجھ رکھا تھا) کچھ بھی نہ پایا اور قضاء الٰہی کو پایا سو اللہ تعالیٰ نے اس (کی عمر)

فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۙ﴿۳۹﴾

کا حساب اس کو برابر سرابر چکا دیا (یعنی عمر کا خاتمہ کر دیا) اور اللہ تعالیٰ دم بھر میں حساب (فیصل) کر دیتا ہے

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱
پس اسی طرح مومن کے قلب میں اللہ تعالیٰ جب نور ہدایت ڈالتا ہے تو روز بروز اس کا انشراح قبول حق کے لئے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ ہر وقت احکام پر عمل کرنے کے لئے تیار رہتا ہے +

ف۲
مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ مثالیں بیان کرتا ہے اور وہ مثال نہایت مناسب ہوتی ہے تاکہ خوب ہدایت ہو +

ف۳
مراد ان گھروں سے مسجدیں ہیں اور ان کا ادب یہ کہ ان میں جنب و حائض داخل نہ ہو اور ان میں کوئی نجس چیز داخل نہ کی جاوے۔ وہاں غل نہ مچایا جاوے۔ دنیا کے کام اور باتیں کرنے کیلئے وہاں نہ بیٹھیں۔ بدبو کی چیز کھا کر ان میں نہ جاویں وغیر ذالک +

ف۴
یعنی پانچوں نمازیں ادا کرتے ہیں۔ صبح کی نماز غدو میں آگئی اور چار نمازیں آصال میں آگئیں۔ کیونکہ آصال کہتے ہیں آفتاب ڈھلنے سے لیکر تمام رات تک +

ف۵
جزا وہ جسکا وعدہ مفصل ہے اور زیادہ وہ جسکا مفصل وعدہ نہیں +

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ

یا وہ ایسے ہیں جیسے بڑے گہرے سمندر میں اندرونی اندھیرے کہ اُس کو ایک بڑی لہر نے ڈھانک لیا ہو

مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ

اس (لہر) کے اوپر دوسری لہر اسکے اوپر بادل (ہے غرض) اُوپر تلے بہت سے اندھیرے (ہی اندھیرے) ہیں

اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ

کہ اگر (کوئی ایسی حالت میں) اپنا ہاتھ نکالے (اور دیکھنا چاہے) تو دیکھنے کا احتمال بھی نہیں اور جسکو اللہ ہی نور

لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ

(ہدایت) نہ دے اسکو کہیں سے بھی، نور نہیں میسر ہو سکتا۔ وف۱ اے مخاطب کیا تجھ کو معلوم نہیں ہوا کہ اللہ کی پاکی بیان

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ

کرتے ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں میں اور زمین میں (مخلوقات) ہیں وف۲ اور (بالخصوص) پرندے جو پر پھیلائے ہوئے

قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا

(اُڑتے پھرتے) ہیں سب کو اپنی اپنی دعا اور اپنی تسبیح معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ کو اُن لوگوں کے سب

يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

افعال کا پورا علم ہے۔ اور اللہ ہی کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں

وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ

اور اللہ ہی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے۔ کیا تجھ کو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ (ایک) بادل کو، دوسرے

سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا

بادل کی طرف، چلتا کرتا ہے (اور) پھر اس بادل (کے مجموعہ) کو باہم ملا دیتا ہے پھر اُس کو تہ بتہ کرتا ہے

فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ

پھر تو بارش کو دیکھتا ہے کہ اس (بادل) کے بیچ میں سے نکلتی ہے اور اسی بادل سے یعنی اس کے بڑے بڑے

مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

حصوں میں سے اولے برساتا ہے پھر اُن کو جس (کی جان یا مال) پر چاہتا ہے گراتا ہے

وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ

اور جس سے چاہتا ہے اُسکو ہٹا دیتا ہے (اور) اس بادل کی بجلی کی چمک کی یہ حالت ہو کہ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ

بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ

گویا اُس نے اب بینائی لی۔ (اور نیز) اللہ تعالیٰ رات اور دن کو (بھی) بدلتا رہتا ہے اس (سب مجموعہ)

ع ۵ / ۱۱

وف۱ پس ان لوگوں کو چاہیے تھا کہ اتباع احکام الٰہیہ کا ارادہ کرتے تو اللہ تعالیٰ حسب عادت کے کہ عزم کے بعد فعل پیدا کر دیتا ہے ان کو نور ہدایت دیتا، مگر انہوں نے اعراض کیا تو تاریکیوں میں رہ گئے کہیں سے بھی سہارا نہ لگا +

وف۲ خواہ قالاً جو بعض مخلوقات میں مشاہد بھی ہے خواہ حالاً جو کل مخلوقات میں بدلالت عقل معلوم ہے +

۶ حرکتوں والی مد لازم / ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ

ہیں اہل دانش کے لئے　استدلال (کا موقع) ہے۔　اور اللہ تعالیٰ (ہی) نے ہر

كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ

چلنے والے جاندار کو (بری ہو یا بحری) پانی سے پیدا کیا ہے۔ پھر اُن میں بعضے تو وہ (جانور) ہیں جو اپنے پیٹ کے

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ

بل چلتے ہیں ف۱ اور بعضے اُن میں وہ ہیں جو دو پیروں پر چلتے ہیں ف۲　اور بعضے اُن میں وہ ہیں جو

يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

چار (پیروں) پر چلتے ہیں۔ ف۳　اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے بناتا ہے　بیشک اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ

ہر چیز　پر　قادر ہے۔　ہمنے (حق کے) سمجھانے والے دلائل نازل فرمائے ہیں

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾

اور (اُن عام میں سے)　جس کو اللہ چاہتا ہے　راہ راست کی طرف　ہدایت فرماتا ہے

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ

اور (یہ منافق) لوگ (زبان سے) دعوے کرتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور اُسکے رسولؐ پر ایمان لے آئے اور حکم مانا

يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ

پھر اسکے بعد (موقع ظہور صدق دعوی پر) اُن میں کا ایک گروہ سرتابی کرتا ہے　اور یہ لوگ (دل میں)

بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ

اصلا ایمان نہیں رکھتے ف۴ اور یہ لوگ جب اللہ اور اسکے رسولؐ کیطرف اس غرض سے بلائے جاتے ہیں کہ رسول اُن کے

بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ يَّكُنْ

(اور انکے خصوم کے) درمیان فیصلہ کردیں تو اُن میں کا ایک گروہ پہلوتہی کرتا ہے ف۵ اور اگر اُن کا حق (کسی کی طرف

لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ ۭ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ

واجب) ہو تو سر تسلیم خم کئے ہوئے آپ کے پاس چلے آتے ہیں۔ ف۶　آیا اُن کے دلوں میں (کفر جازم کا)

مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ

مرض ہے یا یہ (نبوت کی طرف سے) شک میں پڑے ہیں یا اُن کو یہ اندیشہ ہے کہ اللہ اور اُس کا رسولؐ اُن پر

عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

ظلم نہ کرنے لگیں (سو ان میں سے کوئی سبب) نہیں (رہے) بلکہ (اصلی سبب یہ ہے کہ) یہ لوگ برسرظلم (ہوتے) ہیں۔ ف۷

ف۱ جیسے سانپ اور مچھلی +

ف۲ جیسے انسان اور پرندے جب کہ ہوا میں نہ ہوں +

ف۳ جیسے مواشی +

ف۴ اس موقع سے وہ صورت مراد ہے کہ جب اُن کے ذمہ کسی کا حق چاہتا ہو اور صاحب حق اس منافق سے درخواست کرے کہ چلو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ لے چلیں۔ اس موقع پر یہ سرتابی کرتے ہیں کیونکہ جانتے ہیں کہ آپ کے اجلاس میں جب حق محقق ہو جاویگا تو اُسی کے موافق آپ فیصلہ کریں گے +

ف۵ یہ بلانا رسول ہی کی طرف ہے مگر چونکہ آپ کا فیصلہ موافق حکم خداوندی ہوتا ہے اس لئے اِلَى اللّٰهِ بڑھا دیا +

ف۶ کیونکہ اطمینان ہوتا ہے کہ وہاں حق رسی ہوگی +

ف۷ اسی واسطے حضور نبوی میں مقدمہ لانا پسند نہیں کرتے +

النصف ع ۱۰ / ۶ / ۱۲

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوٓا إِلَى اللّٰهِ

مسلمانوں کا قول تو جبکہ اُن کو (کسی مقدمہ میں) اللہ کی اور اُس کے رسول کی

وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ط

طرف بلایا جاتا ہے تاکہ اُن کے درمیان میں فیصلہ کردیں یہ ہے کہ وہ (بطیب خاطر) کہتے ہیں کہ ہمنے سُن لیا اور مان لیا۔

وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

اور ایسے لوگ (آخرت میں) فلاح پائیں گے۔ اور جو شخص اللہ اور اُسکے رسولؐ کا کہا مانے

وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُونَ ﴿٥٢﴾

اور اللہ سے ڈرے اور اُس کی مخالفت سے بچے بس ایسے لوگ بامراد ہوں گے۔

وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ

اور وہ لوگ بڑا زور لگاکر قسمیں کھایا کرتے ہیں کہ واللہ (ہم ایسے فرمانبردار ہیں کہ) اگر آپ اُنکو (یعنی ہمکو) حکم دیں

لَيَخْرُجُنَّ ط قُلْ لَا تُقْسِمُوا ج طَاعَةٌ مَعْرُوفَةٌ ط

تو وہ ابھی نکل کھڑے ہوں۔ (آپ اُن سے) کہہ دیجئے کہ بس قسمیں نہ کھاؤ (تمہاری) فرمانبرداری (کی حقیقت) معلوم ہے

إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾ قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ

(کیونکہ) اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے۔ آپ کہیئے کہ اللہ کی اطاعت کرو

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ج فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا

اور رسولؐ کی اطاعت کرو پھر اگر تم لوگ (اطاعت سے) روگردانی کروگے تو سمجھ رکھو کہ رسولؐ کے

حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ط وَإِنْ تُطِيعُوهُ

ذمہ وہی (تبلیغ) ہے جس کا اُنپر بار رکھا گیا ہے اور تمہارے ذمہ وہ ہے جسکا تم پر بار رکھا گیا ہے اور اگر تم نے اُنکی اطاعت

تَهْتَدُوا ط وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلٰغُ

کرلی تو راہ پر جالگوگے۔ اور (بہرحال) رسولؐ کے ذمہ صرف صاف طور پر پہنچا

الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا

دینا ہے۔ (اے مجموعۂ اُمت) تم میں جو لوگ ایمان لاویں اور نیک عمل

الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ

کریں[ف1] اُن سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ اُن کو (اس اتباع کی برکت سے) زمین میں حکومت عطا فرمائیگا

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي

جیسا اُنسے پہلے (اہل ہدایت) لوگوں کو حکومت دی تھی[ف2]۔ اور جس دین کو (اللہ تعالیٰ نے) اُنکے لئے پسند فرمایا ہے (یعنی اسلام)

ف1 یعنی ہدایت کا کامل اتباع کریں +

ف2 مثلاً بنی اسرائیل کو قبطیوں پر غالب کیا۔ پھر عمالقہ پر غلبہ دیا۔ اور مصر وشام کی حکومت دی +

٦ حرکتوں والی مدِلازم / ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِواجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ

اُسکو اُن کے انفع آخرت کے لئے قوت دیگا اور اُن کے اس خوف کے بعد اُس کو مبدّل بامن کر دے گا

يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ

بشرطیکہ میری عبادت کرتے رہیں (اور) میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں۔ اور جو شخص بعد ظہور اس (وعدہ)

ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

کے ناشکری کرے گا ف۱ تو یہ لوگ بے حکم ہیں۔ ف۲ اور (اے مسلمانو!) نماز کی پابندی

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (باقی احکام میں بھی) رسول کی اطاعت کیا کرو تاکہ تم پر (کامل) رحم کیا جائے۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي

(اے مخاطب) کافروں کی نسبت خیال مت کرنا (کہ ہمارے قہر سے بچنے کیلئے) زمین (کے کسی حصہ) میں (بھاگ کر ہم کو) ہرا دیں گے

الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ ع يٰٓاَيُّهَا

اور (آخرت میں) اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

ایمان والو (تمہارے پاس آنے کے لئے) تمہارے مملوکوں کو اور تم میں

وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ

جو حد بلوغ کو نہیں پہنچے اُن کو تین وقتوں میں اجازت لینا چاہئے (ایک تو)

قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ

نماز صبح سے پہلے اور (دوسرے) جب (سونے لیٹنے کیلئے) دوپہر کو اپنے (بعض)

الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۛ قف ثَلٰثُ

کپڑے اتار دیا کرتے ہو اور (تیسرے) نماز عشا کے بعد ف۳ یہ تین وقت تمہارے پردے

عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ

کے (وقت) ہیں (اور) ان اوقات کے سوا نہ تم پر کوئی الزام ہے اور نہ (بلا اجازت چلے آنے میں) اُن پر

بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ

کچھ الزام ہے۔ (کیونکہ) وہ بکثرت تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں کوئی کسی کے پاس اور کوئی کسی کے پاس

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾

اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے (اپنے) احکام صاف صاف بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ف۴

ف۱ یعنی دین کے خلاف طریقہ اختیار کرے گا +

ف۲ اس آیت میں مجموعۂ امّت سے وعدہ ہے ایمان وعمل صالح پر حکومت دینے کا۔ جس کا ظہور خود عہد نبوی سے شروع ہو کر خلافت راشدہ تک متصلاً ممتد رہا چنانچہ جزیرۂ عرب آپکے زمانہ میں اور دیگر ممالک زمانہ خلفاء راشدین میں فتح ہو گئے۔ اور بعد میں بھی وقتاً فوقتاً گو اتصال نہ ہو۔ دوسرے صلحا ملوک وخلفاء کے حق میں اس وعدہ کا ظہور ہوتا رہا اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا +

ع ۷/۱۳

ف۳ یعنی یہ اوقات چونکہ عادۃً اور غالباً تخلیہ اور استراحت کے ہیں، ان میں اکثر آدمی بے تکلفی سے رہتے ہیں۔ اِس لئے اپنے مملوکین اور نابالغ بچوں کو سمجھا دو کہ بے اطلاع اور اجازت لئے بغیر تمہارے پاس نہ آیا کریں +

فائدہ - کچھ تخصیص تین وقتوں کی نہیں۔ اُس وقت عادت اسی کے موافق تھی۔ باقی جہاں جیسی ضرورت ہو حکم معلول کا مدار وجود علت پر ہے +

ف۴ پس سب مصالح اور حکمتوں پر اس کی نظر ہے اور احکام میں اُنکی رعایت فرماتا ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا

اور جس وقت تم میں کے وہ لڑکے (جن کا حکم اُوپر آیا ہے) حدِ بلوغ کو پہنچیں تو اُن کو بھی اسی طرح اجازت لینا

كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ

چاہیئے جیسا کہ اُن سے اگلے (یعنی اُن سے بڑی عمر کے) لوگ اجازت لیتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٩﴾

تم سے اپنے احکام صاف صاف بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے ف۱

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا

اور بڑی بوڑھی عورتیں جن کو (کسی کے) نکاح (میں آنے) کی کچھ اُمید نہ رہی ہو ف۲

فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ

اُن کو (البتہ) اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے (زائد) ف۳ کپڑے اتار رکھیں بشرطیکہ زینت (کے مواقع) کا

غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ

اظہار نہ کریں ف۴ اور (ہرچند کہ بڑی بوڑھیوں کو منہ کھولنے کی اجازت ہے لیکن اگر) اس سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لئے

لَهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٦٠﴾ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ

اور زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ (سب کچھ) سنتا ہے (سب کچھ) جانتا ہے۔ نہ تو اندھے آدمی کے لئے کچھ مضائقہ

حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى

ہے اور نہ لنگڑے آدمی کے لئے کچھ مضائقہ ہے اور نہ بیمار آدمی کے لئے کچھ

الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا

مضائقہ ہے اور نہ خود تمہارے لئے اس بات میں (کچھ مضائقہ ہے) کہ تم اپنے گھروں سے (جن میں بی بی اور

مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ

اولاد کے گھر بھی آگئے) کھانا کھالو یا اپنے باپ کے گھر سے یا اپنی ماؤں کے

أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ

گھر سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے

أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ

یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا

بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُمْ

اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اُن گھروں سے جنکی کنجیاں

ف۱ اس کو مکرر اس لئے لایا گیا کہ قانون استیذان کی مصلحتیں نہایت واضح اور اس کے احکام نہایت قابل رعایت ہیں۔ تکریر سے اہتمام ظاہر ہوگیا +

ف۲ یعنی جو اصلا محل رغبت نہیں رہیں +

ف۳ زائد کپڑے جن سے چہرہ وغیرہ چھپا رہتا ہے، نامحرم کے روبرو اتارنا جائز ہے +

ف۴ مواقع زینت کا ظاہر کرنا نامحرم کے روبرو بالکل ہی ناجائز ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

تمہارے اختیار میں ہیں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے (پھر اس میں بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں کہ

اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ

سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ (کھاؤ) پھر (یہ بھی معلوم کر رکھو کہ) جب تم اپنے

بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ

گھروں میں جانے لگا کرو تو اپنے لوگوں کو سلام کر لیا کرو (جو کہ) دعا کے طور پر ہے اور

عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

جو خدا کی طرف سے مقرر ہے (اور) برکت والی عمدہ چیز ہے۔ (خدا تعالیٰ نے جس طرح یہ احکام بتلائے)

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّمَا

اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے (اپنے) احکام بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو (اور عمل کرو) ف۱ پس مسلمان

الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا

تو وہی ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتے ہیں اور جب

كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا

رسول کے پاس کسی ایسے کام پر ہوتے ہیں جس کیلئے مجمع کیا گیا ہے (اور اتفاقاً وہاں سے جانیکی ضرورت پڑتی ہے)

حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ

تو جبتک آپ سے اجازت نہ لیں نہیں جاتے ف۲ (اے پیغمبر) جو لوگ آپ سے (ایسے مواقع پر) اجازت لیتے ہیں

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ

پس وہی اللہ پر اور اُس کے رسولؐ پر ایمان رکھتے ہیں ف۳

فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ

تو جب یہ (اہل ایمان لوگ) ایسے مواقع پر اپنے کسی (ضروری) کام کیلئے آپ سے (جانیکی) اجازت طلب کریں تو اُن میں

لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ

سے جس کے لئے آپ چاہیں اجازت دے دیا کریں ف۴ اور (اجازت دیکر بھی) آپ انکے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کیجئے ف۵

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ تم لوگ رسولؐ کے بلانے کو ایسا (معمولی بلانا)

الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ

مت سمجھو جیسا تم میں ایک دوسرے کو بلا لیتا ہے ف۶

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱
اوپر بہت سے اوامر و نواہی ارشاد فرمائے۔ آگے ایک حکم خاص مناسب اسوقت کے ارشاد فرماتے ہیں جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غایت اطاعت کا وجوب ثابت ہوتا ہے جو کہ مؤکد ہے۔ جمیع اوامر و نواہی مذکورہ کا۔ بلکہ جمیع سعادات دینیہ واخرویہ ظاہرہ و باطنہ کا +

ف۲
یعنی جب تک آپ سے اجازت نہ لےلیں اور آپ اس پر اجازت نہ دے دیں +

ع ۸ / ۱۴

ف۳
حاصل یہ ہے کہ استیذان بدون ایمان کے نہیں پایا جاتا کیونکہ کوئی منافق اجازت نہ لیتا تھا +

ف۴
یعنی اس کا فیصلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے مبارک پر مفوض ہے +

ف۵
کیونکہ استیذان گو کسی قوی عذر کی وجہ سے ہو لیکن تاہم اس میں دنیا کی تقدیم دین پر تو لازم آئی اور اس میں ایک نقص کا شائبہ ہے اس کی تلافی کے لئے استغفار کا امر ہوا +

ف۶
کہ چاہے آیا یا نہ آیا۔ پھر آکر بھی جبتک چاہا بیٹھا جب چاہا اُٹھ کر بے اجازت لئے چلدیا۔ رسولؐ کا بُلانا ایسا نہیں ہے بلکہ اجابت واجب ہے۔ اور بے اجازت جانا حرام ہے +

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ

اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو (خوب) جانتا ہے جو (دوسرے کی) آڑ میں ہو کر تم میں سے (مجلس نبوی سے) کھسک

لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ

جاتے ہیں۔ سو جو لوگ اللہ کے حکم کی (جو کہ بواسطہ رسولؐ پہنچا ہے) مخالفت کرتے ہیں اُن کو اس سے

اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ

ڈرنا چاہیئے کہ اُن پر (دنیا میں) کوئی آفت (نہ) آپڑے یا اُن پر (آخرت میں) کوئی دردناک

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

عذاب نازل (نہ) ہو جائے۔ ف۱ (اور یہ بھی) یاد رکھو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں (موجود) ہے سب

وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَ

خدا ہی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حالت کو بھی جانتا ہے جس پر تم (اب) ہو اور اُس دن کو جس میں

يَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ

سب اس کے پاس (زندہ کر کے) لائے جائیں گے پھر وہ ان کو سب جتلا دے گا جو کچھ انہوں نے کیا تھا

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾ ع

اور اللہ تعالےٰ (تو) سب کچھ جانتا ہے۔

ف۱

یہ وجوب استیذان اس وقت ہے جب بلائے ہوئے آویں۔ یا کسی مشورہ وغیرہ کے لئے بذریعہ خاص اعلام یا عام اعلان کے۔ ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بارہا لوگ خود حاضر ہوئے اور خود چلے گئے۔ ان پر ملامت نہیں کی گئی۔ اور اب بھی امام المسلمین اگر لوگوں کو جمع کرے تو بے اجازت اس کی جانا جائز نہیں +

ع ۹ / ۳ / ۱۵

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ فرقان مکہ میں نازل ہوئی اس میں ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کلماتہا ۹۰۶ ف۲ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں حروفہا ۳۹۱۹

تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ

بڑی عالیشان ذات ہے جس نے یہ فیصلہ کی کتاب (یعنی قرآن) اپنے بندۂ خاص (محمدؐ) پر نازل فرمائی تاکہ وہ (بندہ)

لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ ﴿۱﴾ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

تمام دنیا جہان والوں کیلئے ڈرانے والا ہو۔ ایسی ذات جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی

وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

حکومت حاصل ہے اور اُس نے کسی کو (اپنی) اولاد قرار نہیں دیا اور نہ کوئی اس کا

شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ فَقَدَّرَهٗ

شریک ہے حکومت میں اور اُس نے (ممکنات میں سے) ہر (موجود) چیز کو پیدا کیا پھر سب کا

ف۲

اس سورت میں یہ مضامین ہیں۔ اثبات توحید۔ ذم شرک و مشرکین۔ اثبات رسالت۔ جواب شبہات متعلقہ رسالت۔ بیان معاد اور اس کی تفصیل میں مکذبین و مصدقین کی سزا و جزا۔ بعض قصص بمناسبت مضمون ذم انکار توحید و رسالت۔ بعض اعمال فاضلہ خواص عباد مصدقین توحید و رسالت کے۔ اور اسی اخیر مضمون پر سورت ختم ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

تَقْدِيْرًا ۝٢ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ

الگ الگ انداز رکھا ف۱ اور (باوجود حق تعالیٰ کے ایسے یکتا ہونیکے) ان مشرکین نے خدا (کی توحید) کو چھوڑ کر اور ایسے

شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ

معبود قرار دیئے ہیں جو کسی چیز کے خالق نہیں اور (بلکہ) وہ خود مخلوق ہیں اور خود اپنے لئے نہ کسی (رفع) نقصان

ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً

کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی (حصول) نفع کا اور نہ کسی کے مرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی کے جینے کا اور نہ کسی کو

وَّلَا نُشُوْرًا ۝٣ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ

(قیامت میں) دوبارہ جلانے کا۔ اور کافر (یعنی مشرک) لوگ (قرآن کے بارے میں) یُوں کہتے ہیں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں

اِلَّآ اِفْكُ ِۨ افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ

نرا جھوٹ ہی جسکو ایک شخص (یعنی پیغمبر) نے گھڑ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس (گھڑت) میں اُس کی امداد

اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝٤ ۚ

کی ہے۔ ف۲ سو یہ لوگ بڑے ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے۔ اور یہ (کافر) لوگ

وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ

یوں کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول ہوتی چلی آتی ہیں جنکو اس شخص (یعنی پیغمبر) نے لکھوا لیا ہے

تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝٥ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ

پھر وہی (مضامین) انکو صبح و شام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ آپ (انکے جواب میں) کہدیجئے کہ اس (قرآن)

يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ

کو تو اُس ذات نے اتارا ہے جس کو سب چھپی باتوں کی خواہ وہ آسمانوں میں ہوں یا زمین میں خبر ہے ف۳ واقعی

كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٦ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا

اللہ تعالےٰ غفور رحیم ہے۔ اور یہ (کافر) لوگ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي

نسبت) یوں کہتے ہیں کہ اس رسولؐ کو کیا ہوا کہ وہ (ہماری طرح) کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا

الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ

پھرتا ہے۔ ف۴ اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا کہ وہ اس کے

مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝٧ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ

ساتھ رہ کر ڈراتا۔ یا اس کے پاس (غیب سے) کوئی خزانہ آپڑتا یا اس کے پاس کوئی

ف۱ کسی چیز کے آثار و خواص کچھ ہیں کسی کے کچھ ہیں +

ف۲ امداد کرنیوالوں سے وہ اہل کتاب مراد ہیں جو مسلمان ہو گئے تھے یا آپ کی خدمت میں ویسے ہی حاضر ہوا کرتے +

ف۳ حاصل جواب یہ ہوا کہ اس کلام کا اعجاز دلیل ہے اس کی کہ کفار کا کہنا اساطیر الاولین الخ غلط ہے اور اسی سے ثابت ہو گیا کہ وہ لوگ مرتکب ظلم و زُور کے ہیں۔ اگر یہ خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام مفتریٰ یا مکتتب ہوتا یا قوم آخرین کی اعانت سے تصنیف ہوتا تو معجز کیسے ہوتا +

ف۴ یعنی بشر ہے جو کہ محتاج ہوتا ہے طعام و اہتمام معاش کا مطلب یہ کہ رسول کو فرشتہ ہونا چاہیئے +

مع ١٠ عِنْدَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ ١٢

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ

(غیبی) باغ ہوتا جس سے یہ کھایا کرتا۔ اور (ایمانداروں سے) یہ ظالم یوں (بھی) کہتے ہیں کہ تم لوگ ایک

تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝٨ اُنْظُرْ كَيْفَ

مسلوب العقل آدمی کی راہ پر چل رہے ہو۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) دیکھیے تو یہ لوگ

ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

آپ کے لئے کیسی عجیب عجیب باتیں بیان کر رہے ہیں سو (ان خرافات سے) وہ (بالکل) گمراہ ہوگئے پھر وہ راہ

سَبِيْلًا ۝٩ ع تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ

نہیں پاسکتے۔ وہ ذات بڑی عالی شان ہے کہ اگر وہ چاہے تو آپکو (کفار کی) اس (فرمائش) سے

خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ

(بھی) اچھی چیز دیدے یعنی بہت سے (غیبی) باغات جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں

وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝١٠ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ

اور آپ کو بہت سے محل دیدے۔ ف١ بلکہ یہ لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھ رہے ہیں ف٢

وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝١١ اِذَا

اور (انجام اس کا یہ ہوگا کہ) ہم نے ایسے شخص کے لئے جو کہ قیامت کو جھوٹ سمجھے دوزخ تیار کر رکھی ہے ف٣ وہ انکو

رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّ

دور سے دیکھے گی تو وہ لوگ (دور ہی سے) اُس کا جوش و خروش

زَفِيْرًا ۝١٢ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ

سنیں گے۔ اور (پھر) جب وہ اس (دوزخ) کی کسی تنگ جگہ میں ہاتھ پاؤں جکڑ کر ڈالدیئے

دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝١٣ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا

جاوینگے تو وہاں موت ہی موت پکاریں گے۔ (اُس وقت ان سے کہا جائیگا کہ) ایک موت کو نہ پکارو

وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝١٤ قُلْ اَذٰلِكَ

بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو۔ ف٤ آپ (انکو یہ مصیبت سنا کر) کہیئے کہ (یہ بتلاؤ کہ) کیا یہ

خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ

(مصیبت کی حالت) اچھی ہے یا وہ ہمیشہ رہنے کی جنت (اچھی ہے) جس کا خدا سے ڈرنیوالوں سے وعدہ کیا گیا ہے

كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ۝١٥ لَهُمْ فِيْهَا

کہ وہ اُن کیلئے (اُنکی اطاعت کا) صلہ ہے اور اُن کا (آخری) ٹھکانا۔ (اور) اُن کو وہاں وہ سب چیزیں ملیں گی

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ع ١ ٩ ١٦

ف١ مطلب یہ کہ جو جنت میں ملے گا، اگر اللہ چاہے تو آپ کو دنیا ہی میں دے دے لیکن بعض حکمتوں سے نہیں چاہا۔ اور فی نفسہ ضروری تھا نہیں۔ پس شبہ محض بیہودہ ہے +

ف٢ اس لئے فکر انجام نہیں ہے۔ اور جو جی میں آتا ہے کر لیتے ہیں۔ بک دیتے ہیں +

ف٣ کیونکہ قیامت کی تکذیب سے اللہ و رسول کی تکذیب لازم آتی ہے جو اصل سبب ہے دوزخ میں جانے کا +

ف٤ کیونکہ موت کے پکارنے کی علت مصیبت ہے اور مصیبت غیر متناہی ہے اور ہر مصیبت کا مقتضا موت کا پکارنا ہے تو پکارنا بھی کثیر اور لامتناہی ہوا +

مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰي رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿١٦﴾
جو کچھ وہ چاہیں گے (اور) وہ (اسمیں) ہمیشہ رہیں گے (اے پیغمبر) یہ ایک وعدہ ہے جو آپکے رب کے ذمہ ہے اور قابل درخواست ہے

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور جس روز اللہ تعالیٰ ان (کافر) لوگوں کو اور جنکو وہ لوگ خدا کے سوا پوجتے تھے ان (سب) کو جمع کریگا پھر (ان معبودین سے)

فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ اَمْ
فرما دیگا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ (خود ہی)

هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿١٧﴾ۭ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ
راہ (حق) سے گمراہ ہوگئے تھے ؁۱ وہ (معبودین) عرض کرینگے کہ معاذ اللہ ہماری

يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ
کیا مجال تھی کہ ہم آپ کے سوا اور کارسازوں کو تجویز کرتے

وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا
ولیکن آپ نے (تو) ان کو اور ان کے بڑوں کو (خوب) آسودگی دی ؁۲ یہاں تک کہ وہ (آپکی) یاد

الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ
کو بھلا بیٹھے اور یہ لوگ خود ہی برباد ہوئے ؁۳ (اسوقت اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ) لو تمہارے ان معبودوں نے تو تم کو

بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا
تمہاری باتوں میں جھوٹا ٹھیرا دیا سو اب، تم نہ تو خود (عذاب کو) ٹال سکتے ہو اور نہ (کسی دوسرے کی طرف سے)

نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا
مدد دیئے جاسکتے ہو۔ اور جو (جو) تم میں ظالم (یعنی مشرک) ہوگا ہم اُس کو بڑا

كَبِيْرًا ﴿١٩﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ
عذاب چکھائیں گے۔ اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے

اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ
سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی

فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ
چلتے پھرتے تھے۔ ؁۴ اور ہم نے تم (مجموعہ مکلفین) میں ایک کو دوسرے کے لئے

فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿٢٠﴾ ع
آزمایش بنایا ہے۔ کیا صبر تم کروگے؟ (یعنی صبر کرنا چاہیئے) اور آپ کا رب خوب دیکھ رہا ہے۔

؁۱ مطلب یہ کہ انہوں نے تمہاری عبادت کہ واقع میں ضلالت ہے تمہارے امرو رضا سے کی تھی جیسا ان لوگوں کا زعم تھا کہ یہ معبودین خوش ہوتے ہیں اور خوش ہو کر اللہ تعالےٰ سے شفاعت کریں گے۔ یا اپنی رائے فاسد سے اختراع کرلی تھی +

؁۲ جس کا مقتضیٰ تو یہ تھا کہ منعم کی معرفت اور اس کا شکر و اطاعت کرتے +

؁۳ مطلب جواب کا ظاہر ہے کہ دونوں شقوں میں ضلوا السبیل کی شق کو اختیار کیا اور ضلالت کی شناعت و فظاعت کو ذکر تمتیع سے مؤکد کیا جس سے خوب ناراضی ان عابدین سے ظاہر ہو جاوے +

؁۴ مطلب یہ کہ نبوت و اکل طعام وغیرہ میں تنافی نہیں +

ع ٢ / ١١ / ١٧

٦ حرکتوں والی مدِ لازم · ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب · ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ

اور جو لوگ ہمارے سامنے پیش ہونے سے اندیشہ نہیں کرتے (بوجہ اس کے کہ اسکے منکر ہیں) وہ یوں کہتے ہیں کہ

أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ أَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا

ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں آتے۔ یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیں ف۱ یہ لوگ اپنے دلوں میں اپنے کو

فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿٢١﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ

بہت بڑا سمجھ رہے ہیں اور یہ لوگ حد (انسانیت) سے بہت دُور نکل گئے ہیں۔ جس روز یہ لوگ

الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَ

فرشتوں کو دیکھیں گے۔ اس روز (قیامت کو) مجرموں (یعنی کافروں) کے لئے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی اور

يَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾ وَقَدِمْنَآ إِلٰى مَا عَمِلُوْا

(عذاب کے فرشتوں کو دیکھ کر) کہیں گے کہ پناہ ہی پناہ ہے۔ اور ہم (اس روز) اُنکے (یعنی کفار کے) اُن (نیک) کاموں کی

مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ

طرف جو کہ وہ (دنیا میں) کر چکے تھے متوجہ ہونگے سو اُنکو ایسا (بیکار) کر دینگے جیسے پریشان غبار ف۲ (البتہ) اہل جنت

يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّأَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾ وَيَوْمَ

اُس روز قیام گاہ میں بھی اچھے رہیں گے اور آرام گاہ میں بھی خوب اچھے ہوں گے ف۳ اور جس روز

تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ

آسمان ایک بدلی پر سے پھٹ جائے گا اور (اُس بدلی کے ساتھ) فرشتے (زمین پر) بکثرت اتارے

تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ

جاویں گے۔ (اور) اُس روز حقیقی حکومت (حضرت) رحمٰن (ہی) کی ہوگی ف۴

وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿٢٦﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ

اور وہ (دن) کافروں پر بڑا سخت دن ہوگا۔ ف۵ اور جس روز ظالم

الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ

(یعنی کافر آدمی غایت حسرت سے) اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھاویگا (اور) کہے گا کیا اچھا ہوتا میں رسولؐ کے

مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ

ساتھ (دین کی) راہ پر لگ لیتا۔ ہائے میری شامت (کہ ایسا نہ کیا اور) کیا اچھا ہوتا

أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾ لَقَدْ أَضَلَّنِيْ عَنِ

کہ میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا۔ اُس (کمبخت) نے مجھ کو نصیحت آئے پیچھے

ف۱ یعنی فرشتے آکر ہم سے کہیں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں یا ہمارا رب خود فرمادے کہ ہم نے ان کو رسول بناکر بھیجا ہے +

ف۲ یعنی جس طرح غبار کسی کام نہیں آتا، اسی طرح ان کفار کے اعمال پر کچھ ثواب نہ ہوگا +

ف۳ مراد مستقر اور مقیل سے جنت ہے یعنی جنت ان کے لئے جائے قیام اور جائے آرام ہوگی اور اچھا ہونا اس کا ظاہر ہے +

ف۴ یعنی حساب وکتاب و جزا و سزا میں کسی کو دخل نہ ہوگا +

ف۵ کیونکہ ان کے حساب کا انجام جہنم ہی ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ

اُس سے بہکا دیا (اور ہٹا دیا) اور شیطان تو انسان کو (عین وقت پر) امداد کرنے سے جواب دے

خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا

ہی دیتا ہے۔ اور (اُس دن) رسُول کہیں گے کہ اے میرے پروردگار میری (اس) قوم نے اس قرآن کو (جو کہ

هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ

واجب العمل تھا) بالکل نظرانداز کر رکھا تھا۔ ف۱ اور ہم اسی طرح (یعنی جس طرح یہ لوگ آپ سے عداوت کرتے

نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا

ہیں) مجرم لوگوں میں سے ہر نبی کے دشمن بناتے رہے ہیں۔ ف۲ اور ہدایت کرنے کو اور مدد کرنے کو آپ کا

وَّنَصِيْرًا ﴿٣١﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ

رب کافی ہے۔ اور کافر لوگ یُوں کہتے ہیں کہ ان (پیغمبر) پر یہ قرآن دفعۃً واحدۃً

الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ

کیوں نہیں نازل کیا گیا اس طرح (تدریجاً) اس لئے (ہمنے نازل کیا) ہے تاکہ

فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا يَاْتُوْنَكَ

ہم اسکے ذریعہ سے آپکے دل کو قوی رکھیں اور (اسی لئے) ہمنے اسکو بہت ٹھیر ٹھیر کر اتارا ہے۔ ف۳ اور یہ لوگ کیسا ہی عجیب

بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ ؕ

سوال آپکے سامنے پیش کریں مگر ہم (اسکا) ٹھیک جواب اور وضاحت میں (بھی) بڑھا ہوا آپکو عنایت کر دیتے ہیں

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مونہوں کے بل جہنم کی طرف لے جائے جاویں گے

اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ ع وَلَقَدْ

یہ لوگ جگہ میں بھی بدتر ہیں اور طریقہ میں بھی بہت گمراہ ہیں۔ ف۴ اور بہ تحقیق ہم نے

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ

موسٰی (علیہ السلام) کو کتاب (یعنی توریت) دی تھی ف۵ اور ہمنے اُن کے ساتھ اُنکے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو

وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ ج صلے فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

اُنکا معین بنایا تھا۔ پھر ہم نے (دونوں کو) حکم دیا کہ دونوں آدمی اُن لوگوں کے پاس جاؤ جنہوں نے ہماری (توحید

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾ ؕ وَقَوْمَ نُوْحٍ

کی) دلیلوں کو جھٹلایا ہے ف۶ سو ہم نے اُنکو (اپنے قہر سے) بالکل ہی غارت کر دیا۔ اور قوم نوحؑ کو بھی ہم ہلاک کر چکے ہیں

ف۱ مطلب یہ کہ خود کفار بھی اپنی ضلالت کا اقرار کریں گے۔ اور رسُول بھی شہادت دیں گے۔ اور ثبوت جرم کی یہی دو صورتیں متعاد ہیں۔ اقرار اور شہادت۔ اور دونوں کے اجتماع سے یہ ثبوت اور بھی مؤکد ہو جاویگا۔ اور سزایاب ہونگے +

ف۲ یعنی یہ سنت قدیمہ ہے کہ کفار انبیاء کے ساتھ عداوت کرتے رہے ہیں سو یہ کوئی نئی بات نہیں جس کا غم کیا جاوے +

معٗ عند المتقدمین ١٢

ف۳ چنانچہ تیئیس سال میں پُورا ہُوا تاکہ نزول تدریجی کا فائدہ تام ہو +

ف۴ جگہ سے مراد دوزخ اور طریقہ سے مراد مسلک اور مذہب ہے +

ع ٣ ١٤

ف۵ یعنی وہ بہت جلیل القدر صاحب کتاب نبی تھے +

ف۶ مراد اس قوم سے فرعون اور اس کی قوم ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ

جب اُنہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمنے انکو (طوفان سے) غرق کر دیا اور ہمنے اُن (کے واقعہ) کو لوگوں (کی عبرت)

اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۚۖ ﴿۳۷﴾ وَّعَادًا وَّ

کیلئے ایک نشان بنا دیا۔ اور (آخرت میں) ہمنے (اُن) ظالموں کیلئے دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔ اور ہم نے عاد اور

ثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۸﴾

ثمود اور اصحاب الرّس ف۱ اور اُن کے بیچ بیچ میں بہت سی اُمتوں کو ہلاک کر دیا۔

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ؗ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾

اور ہمنے ہر ایک کیواسطے عجیب عجیب (یعنی مؤثر) مضامین بیان کئے اور (جب نہ مانا تو) ہم نے سب کو بالکل برباد ہی کر دیا۔

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْۤ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ

اور یہ (کفار مکہ) اُس بستی پر ہو کر گزرے ہیں جس پر بُری طرح پتھر برسائے گئے (مراد قریہ قوم لوطؑ کا ہی)

اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ

سو کیا یہ لوگ اس کو دیکھتے نہیں رہتے بلکہ یہ لوگ مرکر جی اُٹھنے کا احتمال ہی نہیں رکھتے (یعنی آخرت

نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ

کے منکر ہیں)۔ اور جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو بس آپ سے تمسخر کرنے لگتے ہیں

اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا

(اور کہتے ہیں) کہ کیا یہی ہیں جنکو خدا تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟ ف۲ اس شخص نے تو ہم کو ہمارے معبودوں سے

عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَاۤ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ

ہٹا ہی دیا ہوتا اگر ہم اُن پر (مضبوطی سے) قائم نہ رہتے ف۳ اور (مرنے کے بعد) جلدی

يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

ہی اُن کو معلوم ہو جاویگا جب عذاب کا معائنہ کرینگے کہ کون شخص گمراہ تھا۔

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ

اے پیغمبر آپ نے اُس شخص کی حالت بھی دیکھی جس نے اپنا خدا اپنی خواہش نفسانی کو بنا رکھا ہو۔ سو کیا آپ اُسکی

عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۙ﴿۴۳﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ

نگرانی کر سکتے ہیں۔ یا آپ خیال کرتے ہیں کہ اُن میں اکثر سنتے

اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

یا سمجھتے ہیں۔ ف۴ یہ تو محض چوپایوں کی طرح ہیں (کہ وہ بات کو نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں) بلکہ یہ اُن سے بھی

ف۱ رس لغت میں کہتے ہیں کنوئیں کو۔ اور کچھ لوگ قوم ثمود کے رہ گئے تھے۔ اور کسی کنوئیں پر آباد تھے وہ اصحاب الرّس ہیں +

ف۲ یعنی ایسا آدمی رسول نہ ہونا چاہیئے۔ اگر رسالت کوئی چیز ہے تو کوئی رئیس ہونا چاہیئے تھا۔ بس یہ رسول نہیں +

ف۳ یعنی ہم تو ہدایت پر ہیں اور یہ ہم کو گمراہ کرنے کی کوشش میں تھے +

ف۴ مطلب یہ کہ آپ اُن کی ہدایت نہ ہونے سے مغموم نہ ہوجیے۔ کیونکہ آپ ان پر مسلط نہیں کہ خواہی نخواہی ان کو راہ پر لاویں اور نہ ہدایت کی ان سے توقع کیجیے۔ کیونکہ ان کو نہ سماع ہے نہ عقل ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

سَبِيلًا ﴿۴۴﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ج
زیادہ بے راہ ہیں ف۱ (اے مخاطب) کیا تُونے اپنے پروردگار (کی قدرت) پر نظر نہیں کی اُس نے سایہ کو کیونکر (دُور تک) پھیلایا ہے۔

وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ج ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ
اور اگر وہ چاہتا تو اُس کو ایک حالت پر ٹھیرا یا ہوا رکھتا پھر ہم نے آفتاب کو اس (سایہ کی درازی اور کوتاہی)

عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿۴۵﴾ لا ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾
پر علامت مقرر کیا۔ پھر ہم نے اس کو اپنی طرف آہستہ آہستہ سمیٹ لیا۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ
اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ کی چیز اور نیند کو راحت

سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ
کی چیز بنایا اور دن کو زندہ ہونے کا وقت بنایا۔ ف۲ اور وہ ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت

الرِّيٰحَ بُشْرًا ۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ج وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ
سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ (بارش کی اُمید دلا کر دل کو) خوش کر دیتی ہیں۔ اور ہم آسمان سے پانی برساتے

مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾ لا لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا
ہیں جو پاک صاف کرنیکی چیز ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے مُردہ زمین میں جان ڈال دیں اور اپنی مخلوقات میں

خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ
سے بہت سے چارپایوں اور بہت سے آدمیوں کو سیراب کردیں۔ اور ہم اس (پانی) کو (بقدر مصلحت) ان لوگوں

بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ز صلے فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾
کے درمیان تقسیم کر دیتے ہیں تاکہ لوگ غور کریں سو (چاہئے تھا کہ غور کرکے اسکا حق ادا کرتے لیکن) اکثر لوگ بغیر ناشکری

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾ ز صلے فَلَا تُطِعِ
اور اگر ہم چاہتے تو (آپکے علاوہ اسی زمانہ میں) ہر بستی میں ایک ایک پیغمبر بھیجدیتے ف۳۔ سو (اس نعمت کے شکریہ

الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾ وَهُوَ
میں) آپ کافروں کی خوشی کا کام نہ کیجئے اور قرآن سے اُنکا زور شور سے مقابلہ کیجئے ف۴ (آگے پھر توحید کا بیان ہے)

الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ
اور وہ ایسا ہے جس نے دو دریاؤں کو صورۃً ملایا جن میں ایک (کا پانی) تو شیریں تسکین بخش ہے اور ایک (کا پانی)

اُجَاجٌ ج وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾
شور تلخ ہے۔ اور اُن کے درمیان میں (اپنی قدرت سے) ایک حجاب اور ایک مانع قوی رکھ دیا ف۵۔

ف۱ کیونکہ وہ اس راہ دین کے مکلف نہیں تو ان کا نہ سمجھنا مذموم نہیں۔ اور یہ مکلف ہیں، پھر نہیں سمجھتے +

ع ۴/۱۰/۲

ف۲ اس اعتبار سے کہ سونا مشابہ موت کے ہے اور دن کا وقت جاگنے کا ہے +

ف۳ اور تنہا آپ پر تمام کام نہ ڈالتے لیکن چونکہ آپ کا اجر بڑھانا مقصود ہے۔ اس لئے ہم نے ایسا نہیں کیا۔ تو اس طور پر اتنا کام آپ کے سپرد کرنا خدا تعالےٰ کی نعمت ہے +

ف۴ یعنی عام اور تام تبلیغ کیجئے۔ یعنی سب سے کہیئے۔ اور بار بار کہیئے اور ہمت قوی رکھیئے جیسا اب تک آپ کرتے رہے ہیں +

ف۵ مراد ان دو دریاؤں سے وہ مواقع ہیں جہاں شیریں ندیاں اور نہریں بہتے بہتے سمندر میں آکر گری ہیں۔ وہاں باوجود اس کے کہ اُوپر سے دونوں کا سطح ایک معلوم ہوتا ہے لیکن قدرت الٰہیہ سے اُن میں ایک ایسی حد فاصل ہے کہ ملتقی کے ایک جانب سے پانی لیا جاوے تو شیریں اور دوسری جانب سے جو کہ جانب اوّل سے بالکل قریب ہے پانی لیا جاوے تو تلخ۔ چنانچہ بنگال میں بھی ایسا موقع موجود ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا
اور وہ ایسا ہے جس نے پانی سے (یعنی نطفہ سے) آدمی کو پیدا کیا پھر اُس کو خاندان والا اور
وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝٥٤ وَيَعْبُدُوْنَ
سُسرال والا بنایا۔ اور (اے مخاطب) تیرا پروردگار بڑی قدرت والا ہے۔ اور (باوجود اسکے) یہ (مشرک) لوگ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ
(ایسے) خدا کو چھوڑ کر ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ اُنکو کچھ نفع پہنچا سکتی ہیں اور نہ اُنکو کچھ ضرر پہنچا سکتی ہیں
الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝٥٥ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
اور کافر تو اپنے رب کا مخالف ہے۔ اور ہمنے آپکو صرف اسلئے بھیجا ہے کہ (مومنوں کو جنت کی) خوشخبری سنائیں۔
مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝٥٦ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
اور (کافروں کو دوزخ سے) ڈرائیں۔ ف۱ آپ کہدیجئے کہ میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی معاوضہ
اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝٥٧
نہیں مانگتا ہاں جو شخص یوں چاہے کہ اپنے رب تک (پہنچنے کا) راستہ اختیار کرلے ف۲
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ
اور اس حی لایموت پر توکل رکھیے اور (اطمینان کے ساتھ) اسکی تسبیح و تحمید میں لگے رہیے ف۳
وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۝٥٨ الَّذِيْ
اور وہ (خدا) اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی (طور) پر خبردار ہے۔ ف۴ وہ ایسا ہے
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ
جس نے آسمان و زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان میں ہے سب چھ روز (کی مقدار) میں
اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ
پیدا کیا پھر تخت (شاہی) پر قائم ہوا وہ بڑا مہربان ہے سو اسکی شان کسی جاننے والے
بِهٖ خَبِيْرًا ۝٥٩ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ
سے پوچھنا چاہیئے (کافر کیا جانیں) اور جب ان (کافروں) سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو (بوجہ جہل و عناد کے)
قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ
کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا چیز ہے۔ کیا ہم اُسکو سجدہ کرنے لگیں جس کو تم سجدہ کرنے کیلئے ہمکو کہو گے اور اس سے اُنکو
نُفُوْرًا ۝٦٠ السجدة تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا
اور زیادہ نفرت ہوتی ہے۔ ف۵ وہ ذات بہت عالیشان ہے جس نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے بنائے

ف۱
ان کے ایمان نہ لانے سے آپ کا کیا نقصان ہے۔ پھر آپ کیوں غم کریں۔ اور نہ آپ اس مخالفت کو معلوم کر کے فکر میں پڑیں۔

ف۲
تو یہ البتہ چاہتا ہوں چاہیے اس کو معاوضہ کہو یا نہ کہو

ف۳
یعنی تبلیغ کی کہ طاعت متعدّی ہے اور تسبیح و تحمید کہ عبادت لازمہ ہے ان کو بے فکری سے ادا کیجئے +

ف۴
جب مناسب سمجھیگا سزا دے دیگا۔ ان جملوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حزن و فکر خوف کو زائل فرمایا ہے +

ف۵
لفظ رحمٰن ان میں کم مشہور تھا مگر یہ نہیں کہ جانتے نہ ہوں مگر اسلامی تعلیم سے جو مخالفت بڑھی ہوئی تھی تو اطلاقات لفظیہ میں بھی مخالفت کو نباہتے تھے۔ قرآن میں جو یہ لفظ بکثرت آیا وہ اس میں بھی مخالفت کر بیٹھتے اور اس حیثیت سے کہ قرآنی محاورہ ہے، تجاہل عارفانہ کے طور پر اس میں کلام اور اس کا انکار کرنے لگے گو خدا ہی کا انکار اور سُوء ادب لازم آجاوے +

+ + +
+ +
+

مع ۸ عند المتقدمین ۱۲
ع ۵ / ۳

تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۶ حرکتوں والی مد لازم
قلقلہ	ادغام اور نا قابل تلفظ	۲ حرکتوں والی مد / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب

وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

اور اس (آسمان) میں ایک چراغ (یعنی آفتاب) اور نورانی چاند بنایا۔ اور وہ ایسا ہے جس نے

جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ

رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانیوالے بنائے (اور یہ دلائل) اُس شخص کے لئے ہیں جو

اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى

سمجھنا چاہے یا شکر کرنا چاہے۔ اور (حضرت) رحمٰن کے (خاص) بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی

الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾

کے ساتھ چلتے ہیں ف۱ اور جب جہلا، ان سے (جہالت کی بات کرتے ہیں، تو وہ رفع شر کی بات کہتے ہیں۔ ف۲

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ

اور جو راتوں کو اپنے رب کے آگے سجدہ اور قیام (یعنی نماز) میں لگے رہتے ہیں۔ اور جو ف۳ دعائیں مانگتے

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ

ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم سے جہنم کے عذاب کو دُور رکھیئے کیونکہ

عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا

اس کا عذاب پوری تباہی ہے۔ بیشک وہ جہنم بُرا ٹھکانا اور بُرا

وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا

مقام ہے (یہ تو انکی حالت طاعات بدنیہ میں ہی) اور (طاعات مالیہ میں اُن کا یہ طریقہ ہی کہ) وہ جب خرچ کرنے

وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ

لگتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور اُنکا خرچ کرنا اس (افراط و تفریط) کے درمیان اعتدال پر

لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ

ہوتا ہی۔ اور جو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرستش نہیں کرتے اور جس شخص (کے قتل کرنے) کو اللہ تعالیٰ

النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ

نے حرام فرمایا ہے اس کو قتل نہیں کرتے ہاں مگر حق پر اور وہ زنا نہیں کرتے۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ

اور جو شخص ایسے کام کریگا تو سزا سے اُسکو سابقہ پڑے گا۔ کہ قیامت کے روز اس کا

الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾

عذاب بڑھتا چلا جائیگا اور وہ اس (عذاب) میں ہمیشہ ہمیشہ ذلیل (و خوار) ہو کر رہیگا۔

ف۱
مطلب یہ کہ ان کے مزاج میں تواضع ہے۔ تمام اُمور میں۔ اور اسی کا اثر چلنے میں بھی ظاہر ہوتا ہے +

ف۲
مطلب یہ کہ اپنے نفس کے لئے انتقام قولی یا فعلی نہیں لیتے اور جو خشونت تادیب و اصلاح و سیاست شرعیہ یا اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہو یہاں اُسکی نفی مقصود نہیں +

ف۳
حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ سے اس قدر ڈرتے ہیں کہ (آگے دیکھو ترجمہ)

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ

مگر جو (شرک و معاصی سے) توبہ کرلے اور ایمان (بھی) لے آئے اور نیک کام کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ

يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

ایسے لوگوں کے (گزشتہ) گناہوں کی جگہ نیکیاں عنایت فرمائیگا اور اللہ تعالیٰ غفور

رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ

رحیم ہے۔ اور جو شخص (جس معصیت سے) توبہ کرتا ہے اور نیک کام کرتا ہے تو وہ (بھی عذاب سے بچا رہیگا کیونکہ وہ)

يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ

اللہ تعالیٰ کی طرف خاص طور پر رجوع کر رہا ہے۔ اور وہ بیہودہ باتوں میں شامل نہیں

الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝ وَ

ہوتے اور اگر (اتفاقاً) بیہودہ مشغلوں کے پاس کو ہوکر گزریں تو سنجیدگی کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔ ف۱ اور

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا

وہ ایسے ہیں کہ جسوقت اُن کو اللہ کے احکام کے ذریعہ سے نصیحت کی جاتی ہے تو ان (احکام) پر

عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ

بہرے اندھے ہوکر نہیں گرتے ع۵ اور وہ ایسے ہیں کہ دعا کرتے رہتے ہیں

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ

کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی

اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ اُولٰٓئِكَ

راحت) عطا فرما ف۲ اور ہم کو متقیوں کا افسر بنادے۔ ف۳ ایسے لوگوں کو

يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا

(بہشت میں رہنے کو) بالاخانے ملیں گے بوجہ اُنکے (دین و طاعت پر) ثابت قدم رہنے کے اور اُنکو اس (بہشت) میں

تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ

(فرشتوں کی جانب سے) بقا کی دعا اور سلام ملے گا۔ (اور) اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہ کیسا اچھا

مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ

ٹھکانا اور مقام ہے۔ آپ (عام طور پر لوگوں سے) کہدیجئے کہ میرا رب تمہاری ذرا

لَوْلَا دُعَاۗؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ

بھی پروا نہ کریگا اگر تم عبادت نہ کروگے۔ سو تم تو (احکام الٰہیہ کو) جھوٹا سمجھتے ہو تو عنقریب یہ (جھوٹا سمجھنا تمہارے لئے)

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱
یعنی نہ اس کی طرف مشغول ہوتے ہیں اور نہ ان کے آثار سے عاصیوں کی تحقیر اور اپنا ترفّع اور تکبّر ظاہر ہوتا ہے +

ف۲
خود جیسے دین کے عاشق ہیں اسی طرح اپنے اہل و عیال کے لئے بھی اسکے مساعی اور داعی ہیں چنانچہ عملی کوشش کے ساتھ حق تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ اُن کو دیندار بنادے اور ہم کو ہماری اس سعی دینداری میں کامیاب فرما کہ ان کو دینداری کی حالت میں دیکھ کر راحت اور سرور ہو +

ف۳
اصل مقصود افسری مانگنا نہیں گو اس میں بھی قباحت نہیں۔ مگر مقام دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ اصل مقصود اپنے خاندان کے متقی ہونے کی درخواست ہے +

ع۵
جس طرح کافر قرآن پر ایک نئی بات سمجھ کر تماشے کے طور پر اور نیز اسمیں اعتراضات پیدا کرنے کے لئے اس کے حقائق سے اندھے بہرے ہوکر اندھا دھند بے ترتیب ہجوم کر لیتے تھے۔ کما قال اللہ تعالیٰ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا سو عباد مذکورین ایسا نہیں کرتے بلکہ عقل و فہم کے ساتھ قرآن پر متوجہ ہوتے ہیں +

يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾ ع

لئے وبالِ (جان) ہوگا۔ ف۱

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَّسَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سُورۂ شعراء مکہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کلماتہا ۱۳۴۷ ف۲ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں حروفہا ۵۶۸۹

طٰسٓمٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ

طٰسم۔ یہ (مضامین جو آپ پر نازل ہوتے ہیں) کتاب واضح (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں۔ شاید آپ

بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ اِنْ نَّشَاْ

اُن کے ایمان نہ لانے پر (رنج کرتے کرتے) اپنی جان دے دینگے۔ اگر ہم (اُنکو مومن کرنا)

نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ

چاہیں تو اُن پر آسمان سے ایک بڑی نشانی نازل کر دیں پھر اُن کی

اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿٤﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ

گردنیں اس نشانی سے پست ہو جائیں۔ اور (اُنکی حالت یہ ہے کہ) اُن کے پاس کوئی

ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ

تازہ فہمائش (حضرت) رحمٰن کی طرف سے ایسی نہیں آتی جس سے یہ بے رُخی نہ

مُعْرِضِيْنَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْبٰٓؤُا مَا

کرتے ہوں سو اُنہوں نے (دینِ حق کو) جھوٹا بتلا دیا سو اب عنقریب اُن کو اس بات کی حقیقت معلوم ہو جاوے گی۔

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ

جس کے ساتھ یہ استہزا کیا کرتے تھے۔ کیا اُنہوں نے زمین کو نہیں دیکھا کہ

كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ فِيْ

ہم نے اس میں کس قدر عمدہ عمدہ قسم کی بوٹیاں اگائی ہیں۔ اس میں (توحید کی)

ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾

ایک بڑی نشانی ہے اور اُن میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ف۳

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾ ع وَاِذْ نَادٰى

اور بلاشبہ آپ کا رب غالب ہے رحیم ہے ف۴۔ اور (ان لوگوں سے کہیئے کہ) جب آپ کے

ف۱ خواہ دنیا میں جیسے واقعہ بدر میں کفار پر مصیبت آئی یا آخرت میں۔ اور وہ ظاہر ہے +

ف۲ اس سورت کے سب سے پہلے اور سب سے پچھلے رکوع میں قرآن اور رسالت کی حقانیت وصدق اور اس کے متعلقات کا ذکر ہے۔ اور اُن کے منکرین کی توبیخ اور عبرت کے لئے۔ رکوع اوّل کے ختم پر بعض دلائل مثبتہ توحید کہ ایک جزو قرآنی ہے اور سورت کے درمیان میں مکذبین رسل واحکام الٰہیہ کے بعض قصص مذکور ہیں۔ چنانچہ ہر قصہ میں آیت اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ الخ کا تکرار اس عبرت کے مقصود ہونے پر بطریق اصرح واوضح دال ہے +

ف۳ معلوم ہوا کہ ان کے عناد نے ان کی فطرت کو بالکل مختل کر دیا۔ پھر ایسوں کے پیچھے کیوں جان کھوئی جاوے

ف۴ اس کی رحمت عامۂ دنیا میں کفار سے بھی متعلق ہے۔ اس کا اثر یہ ہے کہ ان کو مہلت دے رکھی ہے ورنہ کفر یقیناً مذموم اور مقتضی عذاب ہے +

+ + +

(margin) ع ۱۷ — المنزل الخامس ۵ — ع ۹ ۵

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ قَوْمَ

رب نے موسیٰؑ کو پکارا (اور حکم دیا) کہ تم ان ظالم لوگوں کے یعنی قوم فرعون کے پاس جاؤ (اور اے موسیٰؑ دیکھو)

فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ

کیا یہ لوگ (ہمارے غضب سے) نہیں ڈرتے۔ اُنہوں نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھ کو یہ اندیشہ ہے

اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٢﴾ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ

کہ وہ مجھ کو جھٹلانے لگیں۔ اور (طبعی طور پر ایسے وقت میں) میرا دل تنگ ہونے لگتا ہے اور میری زبان (اچھی

لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ

طرح) نہیں چلتی اس لئے ہارونؑ کے پاس بھی وحی بھیج دیجئے۔ اور میرے ذمہ ان لوگوں کا ایک جرم بھی

ذَنْبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾ ۚ قَالَ كَلَّا ۚ

ہے[1] سو مجھ کو یہ اندیشہ ہے کہ وہ لوگ مجھ کو (قبل تبلیغ رسالت) قتل کر ڈالیں۔ ارشاد ہوا کیا مجال ہے

فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾ فَاْتِيَا

سو اب تم دونوں ہمارے احکام لیکر جاؤ ہم (نصرت و امداد سے) تمہارے ساتھ ہیں سنتے ہیں۔ سو تم دونوں

فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾

فرعون کے پاس جاؤ اور (اس سے) کہو کہ ہم رب العالمین کے فرستادہ ہیں (اور دعوت الی التوحید کیساتھ یہ حکم بھی لائے ہیں)

اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٧﴾ ؕ قَالَ اَلَمْ

کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے[2] (دونوں حضرات گئے اور فرعون سے سب مضامین کہدیئے، فرعون

نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ

کہنے لگا کہ (آہا تم ہو) کیا ہم نے تمکو بچپن میں پرورش نہیں کیا اور تم اپنی (اس) عمر میں برسوں ہم میں رہا سہا کیے

عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿١٨﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ

اور تم نے اپنی وہ حرکت بھی کی تھی جو کی تھی (یعنی قبطی کو قتل کیا تھا)

وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا

اور تم بڑے ناسپاس ہو۔ موسیٰؑ نے جواب دیا کہ (واقعی) اُسوقت وہ حرکت میں

مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٢٠﴾ ؕ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ

کر بیٹھا تھا اور مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔ پھر جب مجھ کو ڈر لگا تو میں تمہارے ہاں سے مفرور ہو گیا

فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢١﴾

پھر مجھ کو میرے رب نے دانشمندی عطا فرمائی اور مجھ کو پیغمبروں میں شامل کر دیا۔[3]

ف۱ جرم ایک قبطی کے قتل کا جس کا قصہ سورۂ قصص میں آوے گا +

ف۲ مجموعۂ دعوت کا حاصل حقوق اللہ و حقوق العباد میں تعدی کا ترک کرنا ہے +

ف۳ خلاصہ جواب یہ کہ میں پیغمبری کی حیثیت سے آیا ہوں۔ جس میں دبنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اور پیغمبری اس واقعۂ قتل خطا کے منافی نہیں۔ کیونکہ وہ خطاءً تھا جو قادح استعداد نبوت نہیں اور استعداد کے بعد فعلیت مستبعد نہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ

اور (رہا) احسان جتلانا پرورش کا سو) وہ یہ نعمت ہی جس کا تو مجھ پر احسان رکھتا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو سخت

اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾

ذلت میں ڈال رکھا تھا[1]۔ فرعون (اس بات میں لاجواب ہوا تو اس) نے کہا کہ رب العٰلمین کی ماہیت (اور حقیقت) کیا ہی؟

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ

موسیٰؑ نے جواب دیا کہ وہ پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ (مخلوقات) اُنکے درمیان میں ہی اُسکا۔ اگر

كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾

تمکو یقین کرنا ہو تو یہ پتہ بہت کافی ہے[2] فرعون نے اپنے اردگرد والوں سے کہا کہ تم لوگ سنتے ہو (کہ سوال کچھ جواب کچھ)

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنَّ

موسیٰؑ نے فرمایا کہ وہ پروردگار ہی تمہارا اور تمہارے پہلے بزرگوں کا۔ فرعون (نہ سمجھا اور) کہنے لگا کہ یہ تمہارا

رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾

رسول جو (بزعم خود) تمہاری طرف رسول ہو کر آیا ہے مجنون (معلوم ہوتا) ہے

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ

موسیٰؑ نے فرمایا کہ وہ پروردگار ہے مشرق کا اور مغرب کا اور جو کچھ اُن کے درمیان میں ہی اُس کا بھی۔

اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ

اگر تم کو عقل ہو (تو اسی سے مان لو) فرعون (آخر جھلا کر) کہنے لگا کہ اگر تم میرے سوا

اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾

کوئی اور معبود تجویز کرو گے تو تم کو جیل خانہ بھیج دوں گا۔

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَاْتِ

موسیٰؑ نے فرمایا کیا اگر میں کوئی صریح دلیل پیش کروں تب بھی (نہ مانے گا؟) فرعون نے کہا کہ اچھا تو

بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ

وہ دلیل پیش کرو اگر تم سچے ہو موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی ڈال دی

فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا

تو وہ دفعۃً ایک نمایاں اژدہا بن گیا۔ اور (دوسرا معجزہ) اپنا ہاتھ (گریبان میں دیکر) باہر نکالا تو وہ دفعۃً

هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ

سب دیکھنے والوں کے روبرو بہت ہی چمکتا ہوا ہوگیا۔ فرعون نے اہل دربار سے جو اُسکے آس پاس (بیٹھے) تھے کہا کہ

[1] کہ ان کے لڑکوں کو قتل کرتا تھا جس کے خوف سے مَیں صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈالا گیا اور تیرے ہاتھ لگ گیا اور تیری پرورش میں رہا۔ تو اس پرورش کی اصلی وجہ تو تیرا ظلم ہی ہے۔ تو ایسی پرورش کا کیا احسان جتلایا جاتا ہے بلکہ اس سے تو تجھے اپنی ناشائستہ حرکات کو یاد کرکے شرمانا چاہیئے۔ مگر یاد رہے کہ منت تربیت کے جواب سے احسان ماننے کی نفی مقصود نہیں بلکہ احسان جتلانے کی نفی مقصود ہے جو عموماً مذموم ہے اور خصوصاً جب کہ اس احسان کا سبب اُس مدعی احسان کا عدوان ہو۔

[2] مطلب یہ کہ ماہیت سے اس کی معرفت نہیں ہوسکتی جب سوال ہوگا صفات ہی سے جواب ملیگا۔

ع ٢ / ٢٤ / ٦

٦ حرکتوں والی مدلازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدواجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ

اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے۔ اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ اپنے جادو کے زور سے) تم کو

اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ

تمہاری سرزمین سے باہر کردے۔ سو تم کیا مشورہ دیتے ہو۔ درباریوں نے کہا کہ آپ انکو اور انکے

وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾ يَاْتُوْكَ

بھائی کو (چندے) مہلت دیجئے اور شہروں میں چپراسیوں کو (حکمنامے دیکر) بھیجدیجئے کہ وہ (سب شہروں سے)

بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ

سب ماہر جادوگروں کو آپکے پاس لاکر حاضر کردیں۔ غرض وہ جادوگر ایک معین دن کے خاص وقت پر ۱؎

مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾

جمع کئے گئے۔ اور (فرعون کی طرف سے) لوگوں کو یہ اشتہار دیا گیا کہ کیا تم لوگ جمع ہوگے (یعنی جمع ہو جاؤ)

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾

تاکہ اگر جادوگر غالب آجاویں تو ہم اُن ہی کی راہ پر رہیں۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا

پھر جب وہ جادوگر (فرعون کی پیشی میں) آئے تو فرعون سے کہنے لگے کہ اگر ہم (موسیٰ علیہ السلام پر)

لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ وَ

غالب آگئے تو کیا ہمکو کوئی بڑا صلہ (اور انعام) ملے گا۔ فرعون نے کہا کہ ہاں اور (مزید برآں)

اِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى

تم اس صورت میں (ہمارے) مقرب لوگوں میں داخل ہو جاؤ گے ۲؎۔ موسیٰ نے اُن سے فرمایا کہ تم کو

اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَ

جو کچھ ڈالنا ہو (میدان میں) ڈالو۔ سو اُنھوں نے اپنی رسیاں اور

عِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ

لاٹھیاں ۳؎ ڈالیں اور کہنے لگے کہ فرعون کے اقبال کی قسم! بے شک ہم ہی

الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ

غالب آویں گے۔ پھر موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا سو ڈالنے کے ساتھ ہی (اژدہا بنکر) انکے تمامتر

تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

بنے بنائے دھندے کو نگلنا شروع کردیا۔ سو (یہ دیکھ کر) جادوگر (ایسے متاثر ہوئے کہ) سب سجدہ میں گر پڑے

۱؎ معین دن سے یوم الزینۃ اور خاص وقت سے وقت ضحیٰ مراد ہے جیسا کہ سورۂ طٰہٰ کے شروع رکوع سوم میں اس کا متعین ہونا مقابلہ کے لئے مذکور ہے یعنی اس وقت کے قریب تک سب جمع کرلئے گئے اور فرعون کو جمع ہونے کی اطلاع کی گئی۔

۲؎ غرض اس گفتگو کے بعد مقابلہ کی جگہ پر آئے اور دوسری طرف موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام تشریف لائے اور مقابلہ شروع ہوا۔ ساحرین نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ اپنا عصا پہلے ڈالیے گا یا ہم ڈالیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ہی پہلے ڈالو۔

۳؎ جو جادو کے اثر سے سانپ معلوم ہوتی تھیں۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنّہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

قَالُوٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾

(اور پکار پکار کر) کہنے لگے کہ ہم ایمان لے آئے رب العالمین پر جو موسٰی اور ہارون (علیہما السلام) کا بھی رب ہے۔ ف۱

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ

فرعون کہنے لگا کہ ہاں تم موسٰیؑ پر ایمان لے آئے بدون اسکے کہ میں تمکو اجازت دُوں ضرور (معلوم ہوتا ہی کہ) یہ (جادو

الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۚ

میں) تم سب کا اُستاد ہی جس نے تمکو جادو سکھایا ہے ف۲ سو اب تمکو حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

(اور وہ یہ ہے کہ) میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹونگا

وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۡ

اور تم سب کو سُولی پر ٹانگ دُوں گا۔ (تاکہ اوروں کو عبرت ہو) اُنہوں نے جواب دیا کہ کچھ حرج

اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ

نہیں۔ ہم اپنے مالک کے پاس جا پہنچیں گے۔ (اور) ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار

يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾

ہماری خطاؤں کو معاف کردے اسوجہ سے کہ ہم (اس موقع پر حاضرین میں سی) سب سے پہلے ایمان لائے ہیں۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ

اور ہمنے موسٰیؑ کو حکم بھیجا کہ میرے (ان) بندوں کو شباشب (مصر سے باہر) نکال لیجاؤ (اور فرعون کی جانب سی)

اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٥٢﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ

تم لوگوں کا تعاقب کیا جاویگا۔ فرعون نے (تعاقب کی تدبیر کے لئے آس پاس کے) شہروں میں چپراسی

حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾

دوڑا دیئے۔ (اور یہ کہلا بھیجا) کہ یہ لوگ (یعنی بنی اسرائیل ہماری نسبت) تھوڑی سی جماعت ہے۔

وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾

اور اُنہوں نے ہم کو بہت غصہ دلایا ہے۔ اور ہم سب ایک مسلح جماعت (اور باقاعدہ فوج) ہیں۔

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ

غرض ہمنے اُن کو باغوں سے اور چشموں سے اور خزانوں سے اور عمدہ

وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ ۚ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾

مکانات سے نکال باہر کیا۔ (ہمنے ان کے ساتھ تو) یوں کیا اور ان کے بعد بنی اسرائیل کو اُن کا مالک بنایا۔

ف۱ یہ خلاف توقع انجام دیکھ کر فرعون بہت گھبرایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ساری رعایا ہی مسلمان ہو جائے تو ایک بات بنا کر بصُورت عتاب ساحروں سے کہنے لگا۔

ف۲ اور تم اس کے شاگرد ہو اس لئے باہم خفیہ سازش کر لی ہے کہ تم یُوں کرنا ہم یُوں کریں گے۔ پھر اس طرح ہار جیت ظاہر کرینگے تاکہ قبطیوں سے سلطنت چھین کر بفراغ خاطر خود حکومت کرو۔

ع ۳/۱۸

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَأَتْبَعُوهُم مُّشْرِقِينَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعَانِ قَالَ

غرض سورج نکلنے کے وقت اُنکو پیچھے سے جا لیا ف۱ پھر جب دونوں جماعتیں (آپسمیں ایسی قریب ہوئیں کہ) ایک دُوسرے

أَصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۖ إِنَّ

کو دیکھنے لگیں تو موسیٰؑ کے ہمراہی (گھبرا کر) کہنے لگے کہ (اے موسیٰؑ) بس ہم تو ہاتھ آگئے ۔ موسیٰؑ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں کیونکہ

مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٦٢﴾ فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ

میرے ہمراہ میرا پروردگار ہے وہ مجھ کو (دریا سے نکلنے کا) ابھی رستہ بتلا دیگا ف۲ پھر ہم نے موسیٰؑ کو حکم دیا کہ اپنے

اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ

عصا کو دریا پر مارو چنانچہ (اُنھوں نے اس پر عصا مارا جس سے) وہ (دریا) پھٹ گیا ف۳ اور ہر حصہ

فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ﴿٦٣﴾ وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ

اتنا (بڑا) تھا جیسے بڑا پہاڑ ف۴ اور ہم نے دوسرے فریق کو بھی اس موقع کے

الْآخَرِينَ ﴿٦٤﴾ وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ

قریب پہنچا دیا ف۵ اور (انجام قصہ یہ ہوا کہ) ہم نے موسیٰؑ کو اور اُن کے ساتھ والوں کو

أَجْمَعِينَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٦٦﴾ إِنَّ

سب کو بچالیا۔ پھر دوسروں کو غرق کر دیا۔ (اور) اس

فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٦٧﴾

واقعہ میں (بھی) بڑی عبرت ہے اور (باوجود اس کے) ان (کفار) میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ

اور آپ کا رب بڑا زبردست ہے (اور) بڑا مہربان ہے ۔ اور آپ ان لوگوں

عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَ

کے سامنے ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ بیان کیجیئے ۔ جبکہ اُنھوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے فرمایا

قَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا

کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو ۔ اُنھوں نے کہا کہ ہم بتوں کی عبادت کیا کرتے ہیں (اور)

فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ

ہم ان ہی (کی عبادت) پر جمے بیٹھے رہتے ہیں ۔ ابراہیمؑ نے فرمایا کہ کیا یہ تمہاری سنتے ہیں جب تم ان کو

إِذْ تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾

پکارا کرتے ہو ۔ یا یہ تم کو کچھ نفع پہنچاتے ہیں یا یہ تم کو کچھ ضرر پہنچا سکتے ہیں ۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ‌‌ ‌ ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنۃ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ‌ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱
یعنی قریب پہنچ گئے ۔ اس وقت بنی اسرائیل دریائے قلزم سے اترنے کی فکر میں تھے کہ کیا سامان کریں +

ف۲
کیونکہ موسیٰ علیہ السلام سے حق تعالیٰ نے فرما دیا تھا کہ ان کے لئے دریا میں (لاٹھی مار کر) خشک رستہ بنا دینا ۔ پھر تم کو نہ تو فرعون کے آ پکڑنے کا خوف ہوگا اور نہ (غرق ہونے کا) ڈر (۲۰:۷۷) پس موسیٰ علیہ السلام اس وعدۂ خداوندی پر مطمئن تھے لیکن ان کی قوم اس وعدہ کا علم نہ رکھنے کے باعث مضطرب تھی +

ف۳
یعنی پانی کئی جگہ سے اِدھر اُدھر ہٹ کر بیچ میں متعدد سڑکیں کھل گئیں +

ع ۴ ۱۷ ۸

ف۴
بنی اسرائیل امن و اطمینان کے ساتھ دریا سے پار ہو گئے +

ف۵
فرعون اور فرعونی بھی دریا کے نزدیک پہنچے ۔ دریا اس وقت تک اسی حال پر ٹھیرا ہوا تھا اسلیے فرعون نے کھلے ہوئے راستوں کو غنیمت سمجھا ۔ آگا پیچھا کچھ نہ سوچا، سارے لشکر کو لے کر اندر گھس گیا ۔ اب دریا کا پانی چاروں طرف سے سمٹنا شروع ہوا اور فرعون کا سارا لشکر غرق ہو گیا +

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ

اُن لوگوں نے کہا کہ (انکی عبادت کرنے کی یہ وجہ تو) نہیں بلکہ ہمنے اپنے بڑوں کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ ابراہیمؑ نے فرمایا

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ

کہ بھلا تم نے اُن کو (غور سے) دیکھا بھی جن کی تم عبادت کیا کرتے ہو۔ تم بھی اور تمہارے

الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ

پُرانے بڑے بھی۔ کہ یہ (معبودین) میرے (یعنی تمہارے) لئے باعث ضرر ہیں مگر ہاں ربّ العالمین (کی عبادت

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٧﴾ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿٧٨﴾

سرتاسر نافع ہی) جس نے مجھ کو (اور اسی طرح سب کو) پیدا کیا پھر وہی مجھ کو (میری مصلحتوں کی طرف) رہنمائی کرتا ہے۔

وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿٧٩﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ

اور جو کہ مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو

فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿٨١﴾

وہی مجھ کو شفا دیتا ہے۔ اور جو مجھ کو (وقت پر) موت دیگا پھر (قیامت کے روز) مجھ کو زندہ کریگا۔

وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ

اور جس سے مجھ کو یہ امید ہے کہ میری غلط کاری کو وا قیامت کے روز

الدِّيْنِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ

معاف کر دیگا۔ اے میرے پروردگار مجھ کو حکمت عطا فرما اور (مراتب قرب میں) مجھ کو (اعلیٰ درجہ کے)

بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي

نیک لوگوں کیساتھ شامل فرما۔ وا٢ اور میرا ذکر آئندہ آنے والوں میں

الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ

جاری رکھ۔ اور مجھ کو جنت النعیم کے مستحقین

النَّعِيْمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٦﴾

میں سے کر۔ اور میرے باپ (کو توفیق ایمان کی دے کر اس) کی مغفرت فرما کہ وہ گمراہ لوگوں میں ہے۔

وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ

اور جس روز سب زندہ ہو کر اُٹھیں گے اُس روز مجھ کو رسوا نہ کرنا۔ اُس دن میں کہ (نجات کیلئے) نہ مال کام آویگا

وَّلَا بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾

اور نہ اولاد۔ وا٣ مگر ہاں (اُسکی نجات ہوگی) جو اللہ کے پاس (کفر و شرک سے) پاک دل لے کر آ ویگا۔

وا
ابراہیم علیہ السلام نے یہ صفات خداوندی اس لئے سنائیں کہ خدائے تعالیٰ کی عبادت کی رغبت ہو اور خَطِيْٓئَتِيْ سے مراد خلاف اَولیٰ ہے ورنہ انبیاء علیہم السلام معاصی سے قطعاً پاک تھے +

وا٢
الحاق سے زیادت مرتبہ قرب مخصوصہ بالصالحین مراد ہے +

وا٣
اس سے کوئی شخص یہ شبہہ نہ کرے کہ مومنین کو تو مال جس کو تصدق کیا ہو، اور اولاد جو صالح ہو یا نابالغ مر گئی ہو نافع ہے۔ بات یہ ہے کہ نفع کی نفی انکی ذات کے اعتبار سے ہے اور مومن کے لئے نافع ہونا بوجہ اقتران بالعمل الصالح یعنی تصدق و صبر کے ہے پس اس جواب کی حاجت نہیں کہ یہ عدم نفع کفار سے مخصوص ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ

اور (اُس روز) خدا ترسوں (یعنی ایمان والوں) کیلئے جنت نزدیک کردی جاویگی۔ اور گمراہوں (یعنی کافروں) کیلئے دوزخ

لِلْغٰوِيْنَ ﴿٩١﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾

سامنے ظاہر کی جاویگی۔ اور (اُس روز) اُن سے کہا جاویگا کہ وہ معبود کہاں گئے جن کی تم خدا کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾

عبادت کیا کرتے تھے۔ کیا (اِسوقت) وہ تمہارا ساتھ دے سکتے ہیں یا اپنا ہی بچاؤ کر سکتے ہیں۔

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُوْدُ

پھر (یہ کہہ کر) وہ (معبودین) اور گمراہ لوگ اور ابلیس کا لشکر سب کے سب دوزخ میں

اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾

اوندھے منہ ڈال دیئے جاوینگے۔ وہ کفار دوزخ میں گفتگو کرتے ہوئے (اُن معبودین سے) کہیں گے۔

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ

کہ بخدا بےشک ہم صریح گمراہی میں تھے۔ جبکہ تم کو (عبادت میں) رب العالمین

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾

کے برابر کرتے تھے۔ اور ہم کو تو بس ان بڑے مجرموں نے (جو کہ بانی ضلالت تھے) گمراہ کیا۔

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيْقٍ

سو (اب) نہ کوئی ہمارا سفارشی ہے (کہ چھڑالے) اور نہ کوئی مخلص دوست ہے (کہ خالی دلسوزی ہی

حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ

کرے)۔ سو کیا اچھا ہوتا کہ ہم کو (دنیا میں) پھر واپس جانا ملتا کہ ہم

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ

مسلمان ہو جاتے۔ ف۱ بیشک اس واقعہ میں (بھی طالبانِ حق کے لئے) ایک بڑی عبرت ہے اور باوجود

اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

اسکے) ان (مشرکین مکہ) میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ بے شک آپ کا رب بڑا زبردست

الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾

رحمت والا ہے۔ قوم نوح نے پیغمبروں کو جھٹلایا ف۲

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنِّيْ

جبکہ اُن سے اُن کی برادری کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے فرمایا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے۔ میں تمہارا

ف۱ یہاں تک ابراہیم علیہ السلام کی تقریر ہے۔ اسکے بعد خدائے برتر فرماتا ہے۔

ف۲ کیونکہ ایک پیغمبر کی تکذیب سے سب انبیاء کی تکذیب لازم آتی ہے۔

ع ۵ ۹

٦ حرکتوں والی مدلازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَكُمْ رَسُولٌ اَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾

امانتدار پیغمبر ہوں ۔ سو (اسکا مقتضا یہ ہے کہ) تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى

اور (نیز) میں تم سے کوئی (دنیوی) صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو بس

رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾

رب العالمین کے ذمہ ہے ۔ سو (میری اس بے غرضی کا مقتضا بھی یہ ہے کہ) تم اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔

قَالُوٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ

وہ لوگ کہنے لگے کہ کیا ہم تمکو مانیں گے حالانکہ رذیل لوگ تمہارے ساتھ ہو لیے ہیں[ف۱]۔ نوح (علیہ السلام)

وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ

نے فرمایا کہ ان کے (پیشہ اور) کام سے مجھ کو کیا بحث ۔ ان سے حساب کتاب لینا بس خدا

اِلَّا عَلٰى رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ

کا کام ہے کیا خوب ہو کہ تم اس کو سمجھو ۔ اور میں ایمانداروں کو دُور کرنے والا

الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٤﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوا

نہیں ہوں ۔ میں تو صاف طور پر ایک ڈرانے والا ہوں[ف۲] وہ لوگ کہنے لگے

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٦﴾

کہ اگر تم (اس کہنے سننے سے) اے نوحؑ باز نہ آؤ گے تو ضرور سنگسار کر دیئے جاؤ گے

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِي

نوح (علیہ السلام) نے دعا کی[ف۳] کہ اے میرے پروردگار میری قوم مجھ کو (برابر) جھٹلا رہی ہے۔ سو آپ میرے اور

وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِي وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ

انکے درمیان میں ایک (عملی) فیصلہ کر دیجئے[ف۴] اور مجھ کو اور جو ایماندار میرے ساتھ ہیں اُن کو (اس ہلاکت سے)

الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ

نجات دیجئے ۔ تو ہم نے (اُن کی دعا قبول کی اور) اور اُن کو اور جو اُن کے ساتھ بھری کشتی میں (سوار)

الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِينَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّ فِي

تھے اُن کو نجات دی ۔ پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا ۔ اس (واقعہ) میں

ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۖ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿١٢١﴾

(بھی) بڑی عبرت ہے ۔ اور (باوجود اسکے) ان (کفار مکہ) میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے

ف۱ جن کی موافقت سے شرفا کو عار آتی ہے اور نیز اکثر ایسے کم حوصلہ لوگوں کی غرض بھی حصول مال یا ترفع ہوا کرتا ہے سو یہ لوگ بھی دل سے ایمان نہیں لائے +

ف۲ اور تبلیغ سے میرا فرض منصبی پورا ہو جاتا ہے آگے اپنا نفع و نقصان تم دیکھ لو +

ف۳ غرض مدت ہائے مدید اسی طرح گزر گئی تو نوح علیہ السلام نے دعا کی +

ف۴ یعنی ان کو ہلاک کر دیجئے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ع ١٨/٦ ١٠

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ

بیشک آپ کا رب زبردست (اور) مہربان ہے۔ قوم عاد نے

عَادُ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ

پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جبکہ اُن سے اُن (کی برادری) کے بھائی ہُود (علیہ السلام) نے

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

کہا کہ کیا تم (خدا سے) ڈرتے نہیں ہو۔ میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں۔ سو تم اللہ سے ڈرو

وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٢٦﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ

اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی صلہ نہیں مانگتا بس میرا

اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٧﴾ اَتَبْنُوْنَ

صلہ تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔ کیا تم ہر اُونچے مقام پر ایک

بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ

یادگار (کے طور پر عمارت) بناتے ہو جس کو محض فضول (بلا ضرورت) بناتے ہو۔ اور بڑے بڑے محل بناتے ہو

لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ

جیسے دنیا میں تم کو ہمیشہ رہنا ہے ف۱ اور جب کسی پر داروگیر کرنے لگتے ہو تو بالکل جابر (اور ظالم) بن کر

جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا

داروگیر کرتے ہو ف۲ سو تم (کو چاہیئے کہ) اللہ سے ڈرو اور (چونکہ میں رسول ہوں اسلئے) میری اطاعت کرو۔ اور اُس

الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ

(اللہ) سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے امداد کی جن کو تم جانتے ہو۔ (یعنی) مواشی اور

وَّبَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾ اِنِّيْٓ اَخَافُ

بیٹوں اور باغوں اور چشموں سے تمہاری امداد کی ف۳ مجھ کو تمہارے حق میں (اگر تم ان حرکات

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ

سے باز نہ آئے) ایک بڑے سخت دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ وہ لوگ بولے کہ ہمارے نزدیک تو

عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾

دونوں باتیں برابر ہیں خواہ تم نصیحت کرو اور خواہ ناصح نہ بنو۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا نَحْنُ

یہ تو بس اگلے لوگوں کی ایک (معمولی) عادت (اور رسم) ہے۔ اور (تم جو ہم کو عذاب سے ڈراتے ہو تو) ہم کو ہرگز

ف۱

یعنی ایسی توسیع اور ایسے ایوان رفیع اور ایسا استحکام اور ایسے یادگار اور اعلام اس وقت مناسب تھے کہ دُنیا میں ہمیشہ رہنا ہوتا تو یہ خیال ہوتا کہ وسیع مکان بناؤ تاکہ آیندہ نسل میں تنگی نہ ہو کیونکہ ہم بھی رہیں گے اور وہ بھی ہونگے اور رفیع بھی بناؤ تاکہ نیچے جگہ نہ رہے تو اوپر رہنے لگیں گے +

ف۲

ان اخلاق ذمیمہ کا اس لئے بیان کیا گیا کہ یہ اخلاق ذمیمہ اکثر مانع ایمان و انقیاد ہو جاتے ہیں۔ اور چونکہ شرک اور اخلاق ذمیمہ موجب ناخوشی خداوندی و موجب تعذیب ہیں اس لئے تم کو چاہیئے کہ اللہ سے ڈرو +

ف۳

تو منعم ہونے کا مقتضا یہ ہے کہ اس کے احکام کی اصلا مخالفت نہ کی جائے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِيْ

عذاب نہ ہوگا۔ غرض ان لوگوں نے ہود (علیہ السلام) کو جھٹلایا تو ہم نے اُن کو (آندھی کے عذاب سے)

ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾

ہلاک کر دیا بیشک اس (واقعہ) میں بھی بڑی عبرت ہے اور (باوجود اس کے) ان میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾ كَذَّبَتْ

اور بے شک آپ کا رب زبردست اور مہربان ہے ف۱ قوم ثمود نے (بھی)

ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ

پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جبکہ اُن سے اُن کے بھائی صالح (علیہ السلام) نے فرمایا

صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ

کیا تم (اللہ سے) نہیں ڈرتے۔ میں تمہارا امانت دار پیغمبر

اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ

ہوں۔ سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس پر

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ

کچھ صلہ نہیں چاہتا بس میرا صلہ تو رب العالمین کے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿١٤٦﴾

ذمہ ہے ف۲ کیا تم کو ان ہی چیزوں میں بےفکری سے رہنے دیا جاویگا جو یہاں (دنیا میں) موجود

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٤٧﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا

ہیں یعنی باغوں میں اور چشموں میں اور کھیتوں اور اُن کھجوروں میں جن کے گچھے خوب گوندھے

هَضِيْمٌ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا

ہوئے ہیں ف۳ اور کیا (اسی غفلت کی وجہ سے) تم پہاڑوں کو تراش تراش کر اتراتے (اور فخر کرتے)

فٰرِهِيْنَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيْعُوْٓا

ہوئے مکان بناتے ہو۔ سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔ اور ان حدود (بندگی) سے نکل

اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٥١﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا

جانیوالوں کا کہنا مت مانو۔ جو سرزمین میں فساد کیا کرتے ہیں اور (کبھی) اصلاح (کی بات)

يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَآ اَنْتَ

نہیں کرتے ف۴ ان لوگوں نے کہا کہ تم پر تو کسی نے بڑا بھاری جادو کر دیا ہے ف۵ تم بس

ع ١٨ ٧ ١١

ف۱ کہ تعذیب پر بھی قادر ہے اور رحمت سے مہلت بھی دے رکھی ہے +

ف۲ اور تم جو نعم کی بدولت اللہ سے اس درجہ غافل ہو تو (آگے دیکھو ترجمہ)

ف۳ جن میں خوب کثرت سے پھل آتا ہے +

ف۴ مراد رؤسا کفار ہیں جو لوگوں کو گمراہی پر آمادہ کرتے تھے۔ فساد اور عدم اصلاح سے یہی مراد ہے +

ف۵ جس سے تمہاری عقل میں فتور آگیا ہے کہ وحی اور نبوّت کا دعویٰ کرتے ہو +

٦ حرکتوں والی مدِّ لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنّہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِّ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ
ہماری طرح کے ایک (معمولی) آدمی ہو (اور آدمی نبی ہوتا نہیں) سو کوئی معجزہ پیش کرو اگر تم

الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ
سچے ہو۔ صالح نے فرمایا کہ یہ ایک اونٹنی ہے وا پانی پینے کیلئے ایک باری اسکی ہے اور ایک مقرر دن میں ایک باری

شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ
تمہاری (یعنی تمہارے مواشی کی) وٹ اور اس کو برائی (اور تکلیف دہی) کے ساتھ ہاتھ بھی مت لگانا کبھی

عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾
تمکو ایک بھاری دن کا عذاب آپکڑے۔ سوانہوں نے وٹ اس اونٹنی کو مار ڈالا پھر (اپنی حرکت پر) پشیمان ہوئے وٹ

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ
پھر (آخر) عذاب نے اُن کو آلیا۔ بیشک اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے۔

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ
اور (باوجود اس کے) ان (کفار مکہ) میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور بیشک آپ کا رب بڑا

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨ
زبردست بہت مہربان ہے (کہ باوجود قدرت کے مہلت دیتا ہے) قوم لوط وٹ نے (بھی)

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ
پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جبکہ اُن سے اُن کے بھائی وٹ لوط (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تم

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾
(اللہ سے) ڈرتے نہیں ہو۔ میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ
سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس پر

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ
کوئی صلہ نہیں چاہتا بس میرا صلہ تو رب العالمین کے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٤﴾ ؕ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ
ذمہ ہے۔ کیا تمام دنیا جہان والوں میں سے تم یہ حرکت کرتے ہو کہ مردوں سے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ
فعل کرتے ہو۔ اور تمہارے رب نے جو تمہارے لئے بیبیاں پیدا کی ہیں اُنکو نظر انداز کئے رہتے ہو وٹ بلکہ

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وا جو بوجہ خلاف عادت پیدا ہونے کے معجزہ ہے جیسے پارہ ہشتم کے ختم کے قریب گزرا اور علاوہ اسکے کہ یہ میری رسالت پر ایک دلیل ہے خود اسکے بھی کچھ حقوق ہیں چنانچہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ (آگے دیکھو ترجمہ)
وٹ پانی کی باری اس طرح تھی کہ ایک دن اونٹنی کا اور ایک دن دوسرے مواشی کا جب اونٹنی کی باری کا دن ہوتا تو وہ تمام پانی پی جاتی اور اُس روز نہ دوسرے مواشی کو پانی ملتا نہ آدمیوں کو اور یہ امران لوگوں کو ناگوار ہوا اور اس اونٹنی کے دشمن ہو گئے اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ایک کنواں تھا جسمیں یہ باری تھی ✦
وٹ نہ رسالت کی تصدیق اور نہ اونٹنی کے حقوق ادا کئے بلکہ (آگے ترجمہ)
وٹ مگر اول تو معائنہ عذاب کے وقت ندامت بیکار ہے دوسرے خالی طبعی ندامت سے کیا ہوتا ہے جبتک اختیاری تدارک یعنی توبہ و ایمان نہ ہو ✦
وٹ اور روح المعانی میں سورۂ ق کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ لوگ نسبی بھائی نہ تھے مجازاً بھائی کہہ دیا۔ سسرالی رشتہ دار تھے کیونکہ لوط علیہ السلام ہجرت کرکے یہاں تشریف لائے تھے۔ آپ کی برادری کے لوگ (یعنی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے خاندان والے) یہاں آپ کے ساتھ موجود نہ تھے ✦
وٹ یعنی اور کوئی آدمی تمہارا سوا، یہ حرکت نہیں کرتا اور یہ نہیں ہے کہ اس کے قبیح ہونے میں کچھ خفا ہے ✦

٨ ع ١٩ ١٢

أَزْوَاجِكُم ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوا لَئِن لَّمْ

(اصل بات یہ ہے کہ) تم حد (انسانیت) سے گزر جانیوالے لوگ ہو۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ اے لوطؑ اگر تم (ہمارے

تَنتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ

کہنے سننے سے) باز نہیں آؤ گے تو ضرور (بستی سے) نکال دیئے جاؤ گے۔ لوطؑ نے فرمایا[1]

إِنِّي لِعَمَلِكُم مِّنَ الْقَالِينَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِي وَ

کہ میں تمہارے اس کام سے سخت نفرت رکھتا ہوں[2] لوطؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب مجھ کو اور

أَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ

میرے (خاص متعلقین) کو انکے اس کام (کے وبال) سے نجات دے۔ سو ہم نے اُنکو اور اُن کے متعلقین کو سب کو

أَجْمَعِينَ ﴿١٧٠﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا

نجات دی۔ بجز ایک بڑھیا[3] کے کہ وہ (عذاب کے اندر) رہ جانیوالوں میں رہ گئی[4] پھر ہم نے اور سب کو

الْآخَرِينَ ﴿١٧٢﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ

ہلاک کر دیا۔ اور ہم نے اُن پر ایک خاص قسم کا (یعنی پتھروں کا) مینہ برسایا۔ سو کیا بُرا مینہ تھا جو

مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ﴿١٧٣﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا

اُن لوگوں پر برسا جنکو (عذابِ الٰہی سے) ڈرایا گیا تھا۔ بیشک اس (واقعہ) میں (بھی) عبرت ہے اور (باوجود اس کے)

كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧٤﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

ان (کفارِ مکہ) میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور بےشک آپ کا رب

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٧٥﴾ كَذَّبَ أَصْحَابُ لْئَيْكَةِ

بڑی قدرت والا بڑی رحمت والا ہے۔ اصحاب الایکہ نے (بھی جنکا ذکر سورۂ حجر کے اخیر

الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٦﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا

میں گزر چکا ہے) پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جبکہ اُن سے شعیب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ کیا تم (اللہ سے)

تَتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا

ڈرتے نہیں ہو۔ میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں۔ سو تم اللہ سے

اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٧٩﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

ڈرو اور میرا کہنا مانو۔ اور میں تم سے اس پر کوئی صلہ

أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٠﴾

نہیں چاہتا۔ بس میرا صلہ تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔

[1] تمہاری یہ دھمکی مجھ کو حق گوئی سے باز نہیں رکھ سکتی کیونکہ (آگے دیکھو ترجمہ)

[2] تو کہنا کیسے چھوڑ دونگا۔ جب ان لوگوں نے کسی طرح نہ مانا اور عذاب آنا معلوم ہوا تو (دیکھو ترجمہ)

[3] اس سے لوط علیہ السلام کی زوجہ مراد ہے +

[4] عذاب میں رہ جانا اس لئے تھا کہ وہ کافرہ تھی۔ اس لئے رات کو لوط علیہ السلام کے ساتھ شہر سے نہ نکلی +

ع ٩ ١٦ ١٣

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ● ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ● ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ۚ

تم لوگ پورا ناپا کرو اور (صاحب حق کا) نقصان مت کیا کرو۔

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾ۚ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

اور (اسی طرح تولنے کی چیزوں میں) سیدھی ترازو سے تولا کرو ۱ اور لوگوں کا اُن کی چیزوں میں نقصان

اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ۚ

مت کیا کرو اور سرزمین میں فساد مت مچایا کرو۔

وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾ؕ

اور اس (خدائے قادر) سے ڈرو جس نے تمکو اور تمام اگلی مخلوقات کو پیدا کیا۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾ۙ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا

وہ لوگ کہنے لگے کہ بس تم پر تو کسی نے بڑا بھاری جادو کر دیا ہے۔ اور تم تو محض ہماری طرح (کے) ایک

بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾ۚ

(معمولی) آدمی ہو اور ہم تو تم کو جھوٹے لوگوں میں سے خیال کرتے ہیں۔

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ

سو اگر تم سچوں میں سے ہو تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا

الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾ؕ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ

گرا دو ۲ شعیب (علیہ السلام) بولے کہ تمہارے اعمال کو میرا رب (ہی) خوب جانتا ہے ۳۔ سو وہ لوگ

فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

(برابر) انکو جھٹلاتے گئے پھر اُن کو سائبان ۴ کے واقعہ نے آ پکڑا بیشک وہ بڑے سخت

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا

دن کا عذاب تھا۔ (اور) اس (واقعہ) میں (بھی) بڑی عبرت ہے۔ اور (باوجود اسکے)

كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

ان (کفار مکہ) میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور بیشک آپ کا رب بڑی قوت والا

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٩١﴾ؑ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾ؕ

اور بڑی رحمت والا ہے۔ اور یہ قرآن رب العالمین کا بھیجا ہوا ہی

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ۙ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ

اس کو امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے۔ آپ کے قلب پر صاف عربی

ف۱ یعنی ڈنڈی نہ مارا کرو نہ بٹوں میں فرق کیا کرو +

ف۲ تاکہ ہم کو معلوم ہو جائے کہ واقعی تم نبی تھے۔ تمہاری تکذیب سے ہم کو یہ سزا ہوئی +

ف۳ میں عذاب کا لانے والا یا اس کی کیفیت کی تعیین کرنے والا کون ہوں؟

ف۴ سائبان کا عذاب جیسا کہ تفسیر دُرِ منثور میں مروی ہے یہ تھا کہ اول ان لوگوں پر گرمی مسلط ہوئی۔ پھر ایک ابر نمودار ہوا جس سے ٹھنڈی ہوا آتی تھی سب لوگ اس کے نیچے جمع ہو گئے۔ اس میں سے آگ برسنا شروع ہوئی اور سب جل گئے +

ع ۱۰ / ۱۶ / ۱۴

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ ۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾ وَ
تاکہ آپ (بھی) منجملہ ڈرانے والوں کے ہوں۔ زبان میں اور
اِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٩٦﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً
اس (قرآن) کا ذکر پہلی اُمتوں کی (آسمانی) کتابوں میں (بھی) ہے ؀۱۔ کیا ان لوگوں کے لئے یہ بات دلیل نہیں ہے
اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ
کہ اس (پیشین گوئی) کو علماء بنی اسرائیل جانتے ہیں ؀۲ اور اگر (بالفرض)
نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ
ہم اس (قرآن) کو کسی عجمی (غیر عربی) پر نازل کر دیتے۔ پھر وہ (عجمی) اُن کے سامنے اس کو پڑھ بھی دیتا
مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ
یہ لوگ (بوجہ غایت عناد کے) تب بھی اس کو نہ مانتے۔ ہم نے اسی طرح (شدت و اصرار کیساتھ) اس ایمان
قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى
لانے کو ان نافرمانوں کے دلوں میں ڈال رکھا ہے ؀۳ یہ لوگ اس (قرآن) پر ایمان نہ لاویں گے جب تک کہ سخت
يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ
عذاب کو (مرنے کے وقت یا برزخ میں یا آخرت میں) نہ دیکھ لیں گے۔ جو اچانک انکے سامنے آکھڑا ہوگا اور انکو (پہلے سے)
لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾
خبر بھی نہ ہوگی۔ پھر (اُس وقت جان کی بنے گی تو) کہیں گے کہ کیا (کسی طور پر) ہمکو (کچھ) مہلت مل سکتی ہے ؀۴
اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ
کیا (ہماری وعیدوں کو سُنکر) یہ لوگ ہمارے عذاب کی تعجیل چاہتے ہیں ؀۵۔ اے مخاطب (ذرا بتلاؤ تو) اگر ہم ان کو چند سال
سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾
تک عیش میں رہنے دیں پھر جس (عذاب) کا اُن سے وعدہ ہے وہ اُن کے سر پر آپڑے۔
مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَآ
تو اُن کا وہ عیش کس کام آسکتا ہے ؀۶ اور جتنی
اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾
بستیاں (منکرین کی) ہم نے (عذاب سے) غارت کی ہیں سب میں نصیحت کیواسطے ڈرانے والے (پیغمبر) آئے۔
ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ
(جب نہ مانا تو عذاب نازل ہوا) اور ہم (صورۃً بھی) ظالم نہیں ہیں۔ اور اس (قرآن) کو شیاطین (جو کاہنوں کے پاس آیا

؀۱ کہ ایک ایسی ایسی شان کا پیغمبر ہوگا اور اس پر ایسا کلام نازل ہوگا چنانچہ تفسیر حقانی کے اس مقام کے حواشی میں چند بشارتیں نقل کی ہیں۔ آگے اس مضمون وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ کی توضیح ہے +

؀۲ چنانچہ ان میں جو لوگ اسلام لے آئے ہیں تو وہ علی الاعلان اس کا اعتراف کرتے ہیں اور جو اسلام نہیں لائے وہ بھی خاص خاص لوگوں کے سامنے اس کا اقرار کرتے ہیں +

؀۳ یعنی کفر میں شدید اور اس پر مصر ہیں +

؀۴ لیکن وہ وقت نہ مہلت کا ہے نہ قبول ایمان کا +

؀۵ یعنی باوجود قیام دلائل صدق مخبر کے پھر بھی انکار کرتے ہیں +

؀۶ یعنی یہ عیش جو براہِ اہمال ہے تخفیف عذاب تک میں تو مؤثر ہے ہی نہیں اور عدم عذاب میں تو اس کو کیا دخل ہوتا۔ پس ان کا یہ استدلال محض لغو ہے +

۹ مع عندنا المتأخرین ۱۲

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ٢ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾

کرتے تھے) لیکر نہیں آئے۔ اور یہ اُن کی حالت) کے مناسب ہی نہیں اور وہ اس پر قادر بھی نہیں۔

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ

کیونکہ وہ شیاطین (وحی آسمانی) سننے سے روک دیئے گئے ہیں۔ سو (اے پیغمبر) تم خدا کے ساتھ

اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ وَ

کسی اور معبود کی عبادت مت کرنا کبھی تم کو سزا ہونے لگے ف۱ اور

اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ

(اس مضمون سے) آپ (سب سے پہلے) اپنے نزدیک کے کنبہ کو ڈرایئے ف۲ اور اُن لوگوں کے ساتھ

جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾

(تو مشفقانہ) فروتنی سے پیش آیئے جو مسلمانوں میں داخل ہو کر آپ کی راہ پر چلیں۔

فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾

اور اگر یہ لوگ (جنکو آپ نے ڈرایا ہے) آپکا کہنا نہ مانیں تو آپ کہدیجئے کہ میں تمہارے افعال سے بیزار ہوں۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِيْ يَرٰىكَ

اور آپ خدائے قادر رحیم پر توکل رکھیئے۔ جو آپ کو جس وقت کہ آپ (نماز کے لئے) کھڑے ہوتے

حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾

ہیں اور (نیز نماز شروع کرنے کے بعد) نمازیوں کے ساتھ آپ کی نشست و برخاست کو دیکھتا ہے

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ

وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے ف۳ (اے پیغمبر لوگوں سے کہدیجئے کہ) کیا میں تم کو

عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ

بتلاؤں کس پر شیاطین اُترا کرتے ہیں۔ (سنو) ایسے شخصوں پر اُترا کرتے ہیں جو (پہلے سے)

اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ

دروغ گفتار بڑے بدکردار ہوں۔ اور جو (شیاطین کی خبریں سننے کے لئے) کان لگا دیتے ہیں اور وہ بکثرت

كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾

جھوٹ بولتے ہیں۔ اور شاعروں کی راہ تو بے راہ لوگ چلا کرتے ہیں ف۴

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾

اے مخاطب کیا تم کو معلوم نہیں کہ وہ (شاعر) لوگ (خیالی مضامین کے) ہر میدان میں حیران پھرا کرتے ہیں۔

ف۱
حالانکہ آپ میں نعوذ باللہ نہ احتمال شرک کا نہ تعذیب کا۔ پس جب آپ کے اعتبار سے بھی ان دونوں میں تلازم کا حکم کیا جاتا ہے تو اور بیچارے تو کس شمار میں ہیں۔ شرک سے ان کو کیسے منع نہ کیا جائیگا۔ اور شرک کرکے عذاب سے کیونکر بچیں گے +

ف۲
چنانچہ آپ نے سب کو پکار کر جمع کیا۔ اور شرک پر عذاب الٰہی سے ڈرایا۔ جیسا حدیثوں میں ہے +

ف۳
پس جب اس کو علم بھی کامل ہے۔ اور آپ پر مہربان بھی ہے۔ اور اس کو سب کچھ قدرت ہے تو ضرور وہ لائق توکل ہے۔ وہ آپ کو ضرر حقیقی سے بچائے گا۔ اور جو متوکل کو ضرر پہنچتا ہے وہ صوری ہوتا ہے جس کے تحت میں ہزاروں منافع ہوتے ہیں۔ جن کا کبھی دنیا میں کبھی آخرت میں ظہور ہوتا ہے +

ف۴
مراد راہ سے شعر گوئی ہے یعنی مضامین خیالی شاعرانہ نثراً یا نظماً کہنا ان لوگوں کا شیوہ ہے جو مسلک تحقیق سے دور ہوں۔ چنانچہ خیالی مضمون کہتے ہی ہیں اس کو جو تحقیق کے خلاف ہو +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
اور زبان سے وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ ہاں مگر جو لوگ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
ایمان لائے اور اچھے کام کئے [1] اور اُنہوں نے (اپنے اشعار میں) کثرت سے اللہ کا ذکر کیا اور اُنہوں نے بعد
وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ
اسکے کہ ان پر ظلم ہو چکا ہے (اس کا) بدلہ لیا۔ اور عنقریب ان لوگوں کو معلوم ہو جاویگا جنہوں نے
ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾ ع
(حقوق اللہ وغیرہ میں) ظلم کر رکھا ہے کہ کیسی جگہ اُن کو لوٹ کر جانا ہے [2]

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ نمل مکہ [3] میں نازل ہوئی اس میں ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں
کلماتہا ١١٦٧ حروفہا ٤٨٠٧

طٰسٓ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾
طٰسٓ (یہ آیتیں، جو آپ پر نازل کی جاتی ہیں) آیتیں ہیں قرآن کی اور ایک واضح کتاب کی [4]
هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ
یہ (آیتیں) ایمان والوں کے لئے (موجب) ہدایت اور مژدہ سنانے والی ہیں۔ جو (مسلمان) ایسے ہیں کہ
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
(پورا) یقین رکھتے ہیں۔ (یہ تو ایمان والوں کی صفت ہے)۔ اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے
بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٤﴾ ط
اُن کے اعمال (بد) اُنکی نظر میں مرغوب کر رکھے ہیں سو وہ (اپنے اس جہل مرکب میں حق سے دُور) بھٹکتے پھرتے ہیں۔
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي
یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے (مرنے کے وقت بھی) سخت عذاب (ہونیوالا) ہے۔ اور وہ لوگ آخرت میں (بھی) سخت
الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٥﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ
خسارہ میں ہیں (کہ کبھی نجات نہ ہوگی)۔ اور آپ کو بالیقین ایک بڑی حکمت والے علم والے کی

ع ١١ / ٣٦ / ١٥

[1] یعنی شرع کے خلاف نہ ان کا قول ہے نہ فعل یعنی ان کے اشعار میں بیہودہ مضامین نہیں ہیں +
[2] مراد اس سے جہنم ہے +
[3] اس سورت کا خلاصہ اصل تین مضمون ہیں اوّل اثبات وحی و رسالت - دوم توحید - سوم اثبات معاد و اشراط ساعت (جزاو سزا) +
[4] یعنی اس میں دو صفتیں ہیں - قرآن ہونا اور کتاب مبین ہونا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ﴿٦﴾ إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ

جانب سے قرآن دیا جارہا ہے۔ (لہٰذا آپ ان کے انکار سے غمگین نہ ہوجیئے اُسوقت کا قصہ یاد کیجیئے) جبکہ موسیٰؑ

إِنِّي آنَسْتُ نَارًا سَآتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُم

نے اپنے گھروالوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے میں ابھی (جاکر) وہاں سے (یا تو راستہ کی) کوئی خبر لاتا ہوں یا

بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٧﴾ فَلَمَّا جَاءَهَا

تمہارے پاس (وہاں سے) آگ کا شعلہ (کسی لکڑی وغیرہ میں لگا ہوا) لاتا ہوں تاکہ تم سینکو۔ سو جب اس (آگ) کے پاس پہنچے

نُودِيَ أَن بُورِكَ مَن فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا

تو اُنکو (منجانب اللہ) آواز دی گئی کہ جو اس آگ کے اندر ہیں (یعنی فرشتے) اُن پر بھی برکت ہو اور جو اسکے پاس

وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨﴾ يَا مُوسَىٰ إِنَّهُ

ہے (یعنی موسیٰؑ) اس پر بھی (برکت ہو) ف۱ اور رب العالمین پاک ہے ف۲ اے موسیٰؑ بات یہ ہے کہ میں (جو

أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٩﴾ وَأَلْقِ عَصَاكَ

بے کیف کلام کررہا ہوں) اللہ ہوں زبردست حکمت والا۔ اور (اے موسیٰؑ) تم اپنا عصا (زمین پر) ڈال دو

فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا

سو جب انہوں نے اُس کو اس طرح حرکت کرتے دیکھا جیسے سانپ ہو تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور

وَلَمْ يُعَقِّبْ يَا مُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ

پیچھے مڑ کر بھی تو نہ دیکھا (ارشاد ہوا کہ) اے موسیٰؑ ڈرو نہیں۔ ہمارے حضور میں (یعنی خلعت نبوت کے عطا

لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٠﴾ إِلَّا مَن ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ

ہونیکے وقت) پیغمبر نہیں ڈرا کرتے ف۳ ہاں مگر جس سے کوئی قصور ف۴ ہوجاوے پھر

حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١﴾ وَأَدْخِلْ

بُرائی (ہوجانے کے) بعد بجائے اس کے نیک کام کرلے (یعنی توبہ کرلے) تو میں مغفرت والا رحمت والا ہوں ف۵۔ اور

يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ

تم اپنا ہاتھ اپنے گریبان کے اندر لیجاؤ (اور پھر نکالو تو) وہ بلا کسی عیب (یعنی بلا کسی مرض برص وغیرہ) کے روشن

فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ إِنَّهُمْ

ہوکر نکلے گا نو معجزوں میں سے ہیں (جنکے ساتھ تم کو) فرعون اور اُسکی قوم کی طرف (بھیجا جاتا ہی کیونکہ) وہ بڑے حد سے

كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿١٢﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا

نکل جانے والے لوگ ہیں۔ غرض ان لوگوں کے پاس جب ہمارے (دیئے ہوئے) معجزے پہنچے

تشریح

ف۱ یہ دعا بطور تحیت وسلام کے ہے جیسے آنے کے وقت آنے والا یا جس کے پاس آیا جائے وہ سلام کیا کرتا ہے۔ مگر چونکہ موسیٰ علیہ السلام جانتے نہ تھے کہ یہ نور انوار الٰہیہ سے ہے اس لئے خود سلام نہ کر سکے تو منجانب اللہ ان کے انس کے لئے سلام ارشاد ہوا +

ف۲ اور اس امر کے بتلانے کے لئے کہ یہ نور جو بشکل نار ہے خود ذات واجب نہیں یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العلمین جہات وحدود ومقدار والوان وغیرہ سے پاک ہے +

ف۳ مراد اس صورۃ خبر سے معنیٰ انشا ہے۔ یعنی ڈرنا نہ چاہیئے +

ف۴ یعنی جس سے کوئی لغزش سرزد ہوجائے اور وہ اس لغزش کو یاد کرکے ڈرے تو مضائقہ نہیں +

ف۵ یہ اس لئے فرمادیا کہ اس انقلاب عصا سے مطمئن ہو جانے کے بعد کبھی اپنا قتل قبطی کا واقعہ یاد کرکے پریشان ہوں۔ اس لئے اس سے بھی مطمئن فرمادیا تاکہ توحش جاتا رہے +

٦ حرکتوں والی مدلازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنۃ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا
(جو نہایت واضح دیتے، تو وہ لوگ (ان سب کو دیکھ کر بھی) بولے یہ صریح جادو ہے۔ اور غضب تو یہ تھا کہ ظلم اور تکبر

وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ فَانْظُرْ
کی راہ سے ان (معجزات) کے (بالکل) منکر ہو گئے حالانکہ اُن کے دلوں نے اُنکا یقین کر لیا تھا

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
سو دیکھیے کیسا (بُرا) انجام ہوا ان مفسدوں کا[1] اور ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو

دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ
(شریعت اور ملک داری کا) علم عطا فرمایا اور ان دونوں نے (ادائے شکر کیلئے) کہا کہ تمام تعریفیں

الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰي كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ
اللہ کے لئے سزاوار ہیں جس نے ہم کو اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ
فضیلت دی۔ اور داؤد (علیہ السلام کی وفات کے بعد اُن) کے قائم مقام سلیمانؑ ہوئے اور اُنھوں نے (اظہار

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا
شکر کیلئے) کہا کہ اے لوگو ہم کو پرندوں کی بولی (سمجھنے) کی تعلیم کی گئی ہے اور ہمکو (سامانِ سلطنت

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾
کے متعلق) ہر قسم کی (ضروری) چیزیں دی گئی ہیں واقعی یہ (اللہ تعالیٰ کا) صاف فضل ہے

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اور سلیمانؑ کے لئے (جو) اُن کا لشکر جمع کیا گیا ان میں جن بھی تھے اور انسان بھی اور پرندے بھی (جو کسی بادشاہ کے مسخر نہیں

وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٧﴾ حَتّٰٓي اِذَآ اَتَوْا عَلٰي
ہوتے) اور (اس کثرت سے بھرتی تھے کہ) انکو چلنے کے وقت روکا جاتا تھا[2]۔ یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے ایک میدان میں آئے تو

وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ
ایک چیونٹی نے (دوسری چیونٹیوں سے) کہا کہ اے چیونٹیو اپنے اپنے

ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ
سوراخوں میں جا گھسو۔ کہیں تم کو سلیمانؑ اور

وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَتَبَسَّمَ
اُن کا لشکر بیخبری میں نہ کچل ڈالیں[3] سو سلیمانؑ اُس کی بات سے

---

[1] کہ دنیا میں غرق اور آخرت میں حرق کی سزا پائی +

[2] تاکہ متفرق نہ ہو جائیں پیچھے والے بھی پہنچ جائیں۔ یہ بات عادۃً غایت کثرت میں ہوتی ہے کیونکہ تھوڑے مجمع میں تو اگلا آدمی خود ہی ایسے وقت رک جاتا ہے۔ اور بڑے مجمع میں اگلوں کو پچھلوں کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ ایک بار اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ تشریف لئے جاتے تھے (آگے دیکھو ترجمہ)+

[3] چیونٹی کے اس کلام کے وقت یا تو آپ کا لشکر زمین پر چلتا ہوگا اور اگر ہوا پر سفر تھا تو وہاں اترنے کا ارادہ ہوگا۔ اور چیونٹی کو بالہامِ الٰہی سلیمان علیہ السلام کی اور ان کے لشکر کی اور اس ارادہ کی معرفت ہو گئی ہوگی اور قدرت کے سامنے سب آسان ہے +

ع ١٤ / ١٦

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد
اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ

مسکراتے ہوئے ہنس پڑے ول اور کہنے لگے کہ اے میرے رب مجھ کو اس پر مداومت دیجئے کہ

اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ

میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ

اور (اس پر بھی مداومت دیجئے کہ) میں نیک کام کیا کروں جس سے آپ خوش ہوں اور مجھ کو اپنی رحمت

بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ

(خاصہ) سے اپنے (اعلیٰ درجہ کے) نیک بندوں میں داخل رکھیئے۔ اور (ایک بار یہ قصہ ہوا کہ)

الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ

سلیمانؑ نے پرندوں کی حاضری لی ول۲ تو (ہدہد کو نہ دیکھا) فرمانے لگے کہ یہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا۔ کیا کہیں

مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا

غائب ہو گیا ہے۔ میں اُسکو (غیر حاضری پر) سخت سزا دُوں گا ول۳

اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾

یا اُس کو ذبح کر ڈالوں گا یا وہ کوئی صاف حجت (اور عذر غیر حاضری کا) میرے سامنے پیش کرے۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ

سو تھوڑی ہی دیر میں وہ آگیا اور (سلیمانؑ سے) کہنے لگا کہ میں ایسی بات معلوم کرکے آیا ہوں ول۴ جو آپکو معلوم

بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ

نہیں ہوئی (اور اجمالی بیان اس کا یہ ہو کہ) میں آپ کے پاس قبیلہ سبا کی ایک تحقیقی خبر لایا ہوں۔ میں نے ایک

وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ

عورت کو دیکھا کہ وہ اُن لوگوں پر بادشاہی کر رہی ہے اور اُسکو (سلطنت کے لوازم میں سے) ہر قسم کا

شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَ

سامان میسر ہے اور اُسکے پاس ایک بڑا (اور قیمتی) تخت ہے۔ میں نے اُس کو اور اُس (عورت)

قَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کی قوم کو دیکھا کہ وہ خدا (کی عبادت) کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ

اور شیطان نے اُن کے (اِن) اعمالِ (کفریہ) کو اُن کی نظر میں مرغوب کر رکھا ہے اور اُن کو راہِ (حق) سے

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ول اور ضاحکا سے ثبوت ہنسی کا انبیاء علیہم السلام سے ہوتا ہے اور حدیث میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی نفی آئی ہے مراد اس سے نفی عادت کی ہے نہ نفی کلیہ۔ اور سلیمان علیہ السلام اگر دُنیا بھر کے بادشاہ مان لیئے جائیں تو تدریج کا قائل ہونا چاہیئے تاکہ اس وقت تک بلقیس کا ملک آپکے قبضہ میں نہ آنا موجب اشکال نہ ہو +

ول۲ یا تو طیور کو کچھ خدمتیں سپرد کر رکھی ہونگی۔ اس لیئے حاضری لی یا یہ کہ محض انضباط و انتظام کے لیئے مثل امراء اجناد کے ایسا کیا +

ول۳ لَاُعَذِّبَنَّهٗ سے معلوم ہوا کہ حیوانات کو تعلیم کے لیئے تادیب جائز ہے اور دفع اذی کے لیئے قتل بھی جائز ہے جہاں تادیب و دفع اذی مرتب ہو ورنہ نہیں +

ول۴ مطلب اس قول ہُدہُد کا یہ ہے کہ میری غیر حاضری عصیاناً نہ تھی بلکہ من وجہ امتثالاً تھی کہ آپ ہی کی خدمت میں لگا تھا + اور سبا ایک شخص کا نام تھا۔ پھر اسکی اولاد کو کہنے لگے۔ یہ لوگ یمن میں آباد تھے۔ پھر ان کے شہر کو بھی سبا کہنے لگے۔ جو صنعاء سے تین دن کے فاصلہ پر ہے۔ بلقیس اسی خاندان میں سے ہے۔ اور یعرب بن قحطان کی اولاد میں ہونے کی وجہ سے زبان انکی عربی تھی +

السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ

روک رکھا ہے سو وہ راہ (حق) پر نہیں چلتے کہ اُس خدا کو سجدہ نہیں کرتے جو (ایسا قادر ہے کہ)

يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا

آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو (جن میں بارش اور نباتات بھی ہے) باہر لاتا ہے اور (ایسا عالم ہے کہ) تم

تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

لوگ جو کچھ (دلمیں) پوشیدہ رکھتے ہو اور جو (کچھ زبان وغیرہ سے) ظاہر کرتے ہو وہ سب کو جانتا ہے۔ (پس) اللہ ہی ایسا ہے

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾ السجدة قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ

کہ اُسکے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ سلیمانؑ نے (یہ سُنکر) فرمایا کہ ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ

اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ

تُو سچ کہتا ہے یا جھوٹوں میں سے ہے۔ (اچھا) میرا یہ خط لے جا

هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ

اور اِس کو اُس کے پاس ڈال دینا پھر (ذرا وہاں سے) ہٹ جانا پھر دیکھنا کہ

مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ

آپس میں کیا سوال و جواب کرتے ہیں ف۱۔ بلقیس نے (پڑھ کر اپنے سرداروں سے مشورہ کے لئے) کہا کہ اے

اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ

اہل دربار میرے پاس ایک خط (جسکا مضمون) نہایت باوقعت (ہے) ف۲ ڈالا گیا ہے۔ وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور

وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ اَلَّا تَعْلُوْا

اس میں یہ (مضمون) ہے (اوّل) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (اور اسکے بعد یہ کہ) تم لوگ

عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ع قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا

میرے مقابلہ میں تکبر مت کرو اور میرے پاس مطیع ہو کر چلے آؤ۔ بلقیس نے کہا کہ اے اہل دربار تم مجھ کو

اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى

اس معاملہ میں رائے دو (کہ مجھ کو سلیمانؑ کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے اور) میں کسی بات کا قطعی فیصلہ نہیں کرتی

تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ

جبتک کہ تم لوگ میرے پاس موجود نہ ہو۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم بڑے طاقتور اور بڑے

شَدِيْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿٣٣﴾

لڑنے والے ہیں اور (آیندہ) اختیار تم کو ہے سو تم ہی (مصلحت) دیکھ لو جو کچھ (تجویز کرکے) حکم دیتا ہو

السجدة ۸

ف۱ معلوم ہوتا ہے کہ ہُدہُد علاوہ سلیمان علیہ السلام کے دوسروں کا کلام بھی سمجھتا تھا۔ سو یہ بھی معجزہ سلیمانی ہوگا +

ف۲ باوقعت اس لئے کہا کہ حاکمانہ مضمون ہے جس میں باوجود نہایت وجازت کے اعلیٰ درجہ کی بلاغت ہے +

ع ۲ ۱۷ ۱۷

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا

بلقیس کہنے لگی کہ والیانِ ملک (کا قاعدہ ہے کہ) جب کسی بستی میں (مخالفانہ طور پر) داخل ہوتے ہیں تو اسکو تہ و بالا

وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٤﴾

کر دیتے ہیں اور اُسکے رہنے والوں میں جو عزت دار ہیں اُنکو ذلیل کیا کرتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے

وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ

اور میں ان لوگوں کے پاس کچھ ہدیہ بھیجتی ہوں پھر دیکھوں گی کہ وہ فرستادے (وہاں سے)

يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ

کیا (جواب) لے کر آتے ہیں۔ سو جب وہ فرستادہ سلیمانؑ کے پاس پہنچا (اور تحفے پیش کئے)

اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۡ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ

تو سلیمانؑ نے فرمایا کیا تم لوگ (یعنی بلقیس وغیرہ) مال سے میری امداد کرتے ہو سو (سمجھ رکھو کہ) اللہ نے جو کچھ مجھ کو دے

اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾

رکھا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تمکو دے رکھا ہے [1] ہاں تم ہی اپنے اس ہدیہ پر اتراتے ہوگے

اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ

(سو یہ تحفے ہم نہ لیں گے، تم (انکو لیکر) اُن لوگوں کے پاس لَوٹ جاؤ سو ہم اُن پر ایسی فوجیں بھیجتے ہیں کہ اُن لوگوں سے

بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

اُنکا ذرا مقابلہ نہ ہو سکے گا اور ہم اُن کو وہاں سے ذلیل کر کے نکال دیں گے اور وہ (ہمیشہ کے لئے) ماتحت ہو جاوینگے

قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا

سلیمانؑ (کو وحی سے یا کسی طیر وغیرہ کے ذریعہ سے اسکا چلنا معلوم ہوا تو اُنہوں) نے فرمایا کہ اے اہل دربار تم میں کوئی ایسا ہی جو

قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ

اس بلقیس کا تخت قبل اسکے کہ وہ لوگ میرے پاس مطیع ہو کر آویں حاضر کر دے۔ ایک قوی ہیکل جن نے جواب میں عرض کیا کہ میں

الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ

اس کو آپ کی خدمت میں حاضر کر دونگا قبل اس کے کہ آپ اپنے اجلاس سے اُٹھیں۔ اور (گو وہ بہت بھاری ہی مگر)

مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿٣٩﴾

میں اُس (کے لانے) پر طاقت رکھتا ہوں (اور گو وہ بڑا قیمتی مرصع جواہرات سے ہی مگر) امانتدار (بھی) ہوں

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا

جسکے پاس کتاب کا علم تھا [2] اُس (علم والے) نے (اُس جن سے) کہا کہ میں اُس کو تیرے سامنے تیری آنکھ

[1] کیونکہ تمہارے پاس صرف دُنیا ہے اور میرے پاس دین بھی۔ اور دنیا تم سے زیادہ۔ سو میں تو ان چیزوں کا حریص نہیں ہوں +

[2] اقرب یہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام مُراد ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا
لا کر کھڑا کر سکتا ہوں ۱ جھپکنے سے پہلے پس جب سلیمان علیہ السلام نے اُس کو

رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ
اپنے روبرو رکھا دیکھا تو (خوش ہو کر شکر کے طور پر) کہنے لگے کہ یہ بھی میرے پروردگار کا

رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ
ایک فضل ہے تاکہ وہ میری آزمائش کرے کہ میں شکر کرتا ہوں یا (خدانخواستہ) ناشکری کرتا ہوں اور (ظاہر ہے کہ) جو

فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ
شخص شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی نفع کیلئے شکر کرتا ہے (اللہ تعالیٰ کا کوئی نفع نہیں) اور (اسی طرح) جو ناشکری کرتا ہے میرا رب

غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا
غنی ہے اور کریم ہے۔ (اسکے بعد سلیمانؑ نے بلقیس کی عقل آزمانے کیلئے) حکم دیا کہ اس کیلئے اسکے تخت کی صورت

نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا
بدل دو، ہم دیکھیں کہ اس کو اس کا پتہ لگتا ہے یا اُس کا اُن ہی میں شمار ہے جن کو (ایسی باتوں کا)

يَهْتَدُوْنَ ﴿٤١﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ
پتہ نہیں لگتا۔ سو جب بلقیس آئی تو اس سے (تخت دکھا کر) کہا گیا کہ کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے

قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ
وہ کہنے لگی کہ ہاں ہے تو ایسا ہی اور (یہ بھی کہا کہ) ہم لوگوں کو تو اس واقعہ سے پہلے ہی (آپکی نبوت کی) تحقیق ہو چکی ہے اور

قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ
ہم (اُسی وقت سے دل سے) مطیع ہو چکے ہیں۔ اور اُس کو (ایمان لانے سے) غیر اللہ کی عبادت نے (جس کی

تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ
اُس کو عادت تھی) روک رکھا تھا (اور وہ عادت اس لئے پڑ گئی تھی کہ) وہ کافر

قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٤٣﴾ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ
قوم میں کی تھی ۲ بلقیس سے کہا گیا کہ اس محل میں داخل ہو

فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ
(وہ چلیں راہ میں حوض آیا) تو جب اُسکا صحن دیکھا تو اُسکو پانی (سے بھرا ہوا) سمجھا اور (اسکے اندر گھسنے کیلئے) اپنی

سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ؕ
دونوں پنڈلیاں کھول دیں۔ (اُسوقت سلیمانؑ نے فرمایا کہ یہ تو ایک محل ہے جو شیشوں سے بنایا گیا ہے ۳

۱ کیونکہ میں قوت معجزہ سے لاؤں گا، چنانچہ آپ نے حق تعالیٰ سے دعا کی ویسے ہی یا کسی اسم الٰہی کے ذریعہ سے اور تخت سامنے آموجود ہوا +

۲ اس کے بعد سلیمان علیہ السلام نے یہ چاہا کہ علاوہ اعجاز و شان نبوت دکھلانے کے اس کو ظاہری شانِ سلطنت بھی دکھلادی جاوے تاکہ اپنے کو دنیا کے اعتبار سے بھی عظیم نہ سمجھے۔ اس لئے ایک شیش محل بنوا کر اس کے صحن میں حوض بنوایا اور اس میں پانی اور مچھلیاں بھر کر اس کو شیشہ سے پاٹ دیا۔ اور شیشہ ایسا شفاف تھا کہ بادی النظر میں نظر نہ آتا تھا۔ اور وہ حوض ایسے موقع پر تھا کہ اس محل میں جانے والے کو لامحالہ اس پر سے عبور کرنا پڑے +

۳ اور یہ حوض بھی شیشہ سے پٹا ہوا ہے۔ دامن اٹھانے کی ضرورت نہیں +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ

(اُس وقت) بلقیس[1] کہنے لگیں کہ اے میرے پروردگار میں نے (اب تک) اپنے نفس پر ظلم کیا تھا (کہ شرک میں مبتلا تھی) اور

سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٤﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى

میں اب سلیمانؑ کے ساتھ (یعنی اُنکے طریقہ پر) ہو کر رب العالمین پر ایمان لائی۔ اور ہم نے (قوم) ثمود کے پاس اُن کے

ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ

(برادری کے) بھائی صالحؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا یہ (پیغام دیکر) کہ تم اللہ کی عبادت کرو سو اچانک اُن میں دو

فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ

فریق ہو گئے جو (دین کے بارے میں) باہم جھگڑنے لگے[2]۔ صالحؑ نے فرمایا کہ اے بھائیو تم نیک کام (یعنی توبہ و ایمان)

بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ

سے پہلے عذاب کو کیوں جلدی مانگتے ہو تم لوگ اللہ کے سامنے (کفر سے) معافی کیوں نہیں چاہتے

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ

جس سے توقع ہو کہ تم پر رحم کیا جاوے (یعنی عذاب سے محفوظ رہو)۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم تو تمکو اور تمہارے ساتھ والوں

مَّعَكَ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ

کو منحوس سمجھتے ہیں۔ صالحؑ نے (جواب میں) فرمایا کہ تمہاری (اس) نحوست کا سبب اللہ کے علم میں ہے[3] بلکہ تم وہ لوگ

قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ

ہو کہ (کفر کی بدولت) عذاب میں مبتلا ہو گے۔ اور (کفر کے سرغنہ) اس بستی میں نو شخص تھے جو سرزمین میں

يُّفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالُوْا

(یعنی بستی سے باہر تک بھی) فساد کیا کرتے تھے اور (ذرا) اصلاح نہ کرتے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ

تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ

آپس میں سب (اس پر) اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم شب کیوقت صالحؑ اور اُن کے متعلقین (یعنی ایمان والوں) کو جا ماریں گے

لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا

پھر (بروقت تحقیق) ہم اُن کے وارث سے کہدیں گے کہ ہم اُن کے متعلقین اور خود اُن کے مارے جانے میں موجود (ہی) نہ

لَصٰدِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا

تھے اور ہم بالکل سچے ہیں۔ اور (یہ مشورہ کر کے) اُنہوں نے ایک خفیہ تدبیر کی اور ایک خفیہ تدبیر ہم نے کی

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

اور (اُس تدبیر کی) اُنکو خبر بھی نہ ہوئی[4] سو دیکھئے اُن کی شرارت کا کیا انجام

ع ۳ / ۱۳ / ۱۸

ف۱ بلقیس کو معلوم ہو گیا کہ یہاں دنیوی صنایع و بدایع بھی ایسے ہیں جو آج تک مَیں نے آنکھ سے نہیں دیکھے تو اُن کے دل میں ہر طرح سے سلیمان علیہ السلام کی عظمت پیدا ہوئی اور بے ساختہ کہنے لگیں (آگے دیکھو ترجمہ)

ف۲ یعنی ایک فرقہ تو ایمان لے آیا۔ اور ایک نہ لایا۔ اور ان میں جو جھگڑا اور کلام ہوا بعض اس میں کا سورۂ اعراف میں مذکور ہے اور بعض اسمیں کا آگے مذکور ہے +

ف۳ یعنی تمہارے اعمال کفریہ اللہ کو معلوم ہیں۔ یہ شرور ان ہی اعمال پر مرتب ہیں +

ف۴ وہ یہ کہ ایک پہاڑ پر سے ایک پتھر اُن پر لڑھک آیا اور وہ سب وہاں ہی کھیت رہے یعنی ہلاک ہوئے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ

ہوا کہ ہم نے اُن کو (بطریق مذکور) اور (پھر) اُن کی قوم کو سب کو (آسمانی عذاب سے) غارت کر دیا۔ سو یہ اُن کے

بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً ۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

گھر ہیں جو ویران پڑے ہیں ف۱ اُن کے کفر کے سبب سے بلاشبہ اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے

لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا

دانش مندوں کے لئے۔ اور ہم نے ایمان اور تقوے والوں کو

يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ

نجات دی۔ اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو بھیجا تھا جبکہ اُنہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ کیا تم

الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَئِنَّكُمْ

بیحیائی کا کام کرتے ہو حالانکہ سمجھدار ہو۔ کیا تم مردوں

لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ

کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر (اور اس کی برائی ہیں کوئی شبہ نہیں)

بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ

بلکہ (اس باب میں) تم (محض) جہالت کر رہے ہو۔ سو (اس تقریر کا) اُن کی قوم سے کوئی (معقول) جواب

قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ

نہ بن پڑا بجز اسکے کہ آپس میں کہنے لگے کہ لوط کے لوگوں کو تم اپنی بستی سے

قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ

نکال دو (کیونکہ) یہ لوگ بڑے پاک و صاف بنتے ہیں۔ سو ہمنے (اس قوم پر عذاب نازل کیا

وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

اور) لُوط کو اور اُنکے متعلقین کو بچالیا بجز اُنکی بیوی کے کہ اُسکو ہمنے اُن ہی لوگوں میں تجویز کر رکھا تھا جو عذاب میں رہ گئے تھے۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع

اور ہم نے اُن پر ایک نئی طرح کا مینھ برسایا سو ان لوگوں کا کیا بُرا مینھ تھا جو ڈرائے گئے تھے ف۲۔

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ

آپ (بیان توحید کیلئے بطور خطبہ کے) کہیئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے سزاوار ہیں اور اُسکے اُن بندوں پر سلام

اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ ؕ

(نازل) ہو جنکو اُس نے منتخب فرمایا ہے۔ کیا اللہ بہتر ہے یا وہ چیزیں جنکو شریک ٹھیراتے ہیں۔

ف۱ جوکہ اہل مکہ کو شام کے سفر میں ملتے ہیں +

ف۲ شروع سُورت سے یہاں تک رسالت کی بحث تھی۔ آگے توحید کی بحث ہے جس کو ایک بلیغ اور موجز خطبہ سے شروع کیا ہے +

ع ۴ ۱۹

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب		
۲ حرکتوں والی مد		

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ

یا وہ ذات (بہتر ہے) جس نے آسمان اور زمین کو بنایا اور اُس نے آسمان سے

لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ

تمہارے لئے پانی برسایا پھر اس (پانی) کے ذریعہ سے ہم نے

ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا

رونق دار باغ اُگائے (ورنہ) تم سے تو ممکن نہ تھا کہ تم ان (باغوں) کے درختوں کو اُگا سکو (یہ سنکر بتلاؤ کہ) کیا اللہ تعالیٰ

شَجَرَهَا ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝٦٠

کیساتھ (عبادت میں شریک ہونیکے لائق) کوئی اور معبود ہے (مگر مشرکین پھر بھی نہیں مانتے) بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ دوسروں کو

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ

خدا کے برابر ٹھیراتے ہیں۔ یا وہ ذات جس نے زمین کو (مخلوق کا) قرار گاہ بنایا اور اُس کے درمیان درمیان

اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ

نہریں بنائیں اور اس (زمین) کے ٹھیرانے کے لئے پہاڑ بنائے اور دو دریاؤں

الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ بَلْ

کے درمیان ایک حد فاصل بنائی۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے (مگر مشرکین نہیں مانتے)

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٦١ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ

بلکہ اُن میں زیادہ تو (اچھی طرح) سمجھتے بھی نہیں۔ یا وہ ذات جو بے قرار آدمی کی سنتا ہے

اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ

جب وہ اُسکو پکارتا ہے اور (اس کی) مصیبت کو دور کر دیتا ہے اور تم کو زمین میں صاحب تصرف

الْاَرْضِ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قَلِيْلًا مَّا

بناتا ہے (یہ سنکر اب بتلاؤ کہ) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے (مگر) تم لوگ بہت ہی کم

تَذَكَّرُوْنَ ۝٦٢ۭ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ

یاد رکھتے ہو۔ (اچھا پھر اور کمالات سنکر بتلاؤ کہ یہ بُت بہتر ہیں) یا وہ ذات جو تمکو خشکی اور دریا کی تاریکیوں میں

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ

رستہ سوجھاتا ہے اور جو کہ ہواؤں کو بارش سے پہلے بھیجتا ہے جو (بارش کی امید دلا کر دلوں کو) خوش کر دیتی

يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا

ہیں (یہ سُنکر بتلاؤ کہ) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے (ہرگز نہیں بلکہ) اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے شرک سے

(ع ٢٠ رکوع ٥ ، ٢٠)

ف۱ آسمان میں سُورج چاند ستارے زمین میں ندیاں نالے اور بڑے بڑے دریا۔ انسان اور طرح طرح کے جانور۔ چرند پرند باغ کھیتی اور اس کیلئے پانی یہ سب کچھ جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے وہ سب کی آنکھوں کے سامنے ہے اور یہ بھی سبکی آنکھوں کے سامنے ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو بھی آسمان پیدا کرنیکی قدرت ہے نہ زمین کے۔ بارش اگر وقت مقررہ پر برسے تو ساری دنیا کے بادشاہ امیر و غریب سب جمع ہوں تو ایک قطرہ برسانیکی کسی میں قدرت نہیں مردہ انسان حیوانات میں سے کسی کو سوائے خدا کے نہ کوئی جلا سکتا ہے اور نہ بیمار کو تندرست کر سکتا ہے بلا مرضی خدا نہ دعا میں اثر نہ دوا میں۔ کیا ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے کہہ سکتا ہے کہ خدا کے سوائے کوئی معبود ہے۔ اور کیا اپنے آپکو اور سب چیزوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے پیدا ہوتا ہوا دیکھ کر کوئی شک کر سکتا ہے کہ قیامت کے روز خدا مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے بلکہ وہ ضرور قادر ہے ۱۲ فتح الباری۔ ابن جریر۔ خازن +

ف۲ دوبارہ زندگی کا ثبوت بلا دلیل شرک کرنا کس قدر وبال کی بات ہے اور یہ کہ آسمان زمین سے جسقدر چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اگرچہ بار بار پیدا ہونیکی جہ سے لوگوں کے آگے یہ ایک معمولی بات ہو گئی ہے مگر در حقیقت ہر ایک بات عقل کے خلاف ہے خود انسان کی پیدائش منی کے ایک قطرہ سے ہے بھلا کونسی عقل کی بات ہے۔ پھر اگر حشر کے روز جسم کا ایک ایک ذرہ جمع کر کے جسم تیار کرے۔ پھر اس میں وہی رُوح ڈال دے جو جسم سے نکلی تھی تو یہ کیا تعجب کی بات ہے۔ ۱۲ ابن جریر۔ فتح الباری +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
برتر ہے۔ یا وہ ذات جو مخلوقات کو اول بار پیدا کرتا ہے (جو کہ مسلّم ہی) پھر اُسکو دوبارہ زندہ کریگا

وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ
اور جو کہ آسمان (سے پانی برسا کر) اور زمین سے (نباتات نکال کر) تم کو رزق دیتا ہے۔

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ
(یہ سنکر اب بتلاؤ کہ) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے۔ آپ کہئیے کہ (اچھا) تم (اُنکے استحقاق عبادت پر) اپنی دلیل

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي
پیش کرو اگر تم (اس دعوے میں) سچے ہو۔ آپ کہدیجئے کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین (یعنی عالم) میں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا
موجود ہیں (ان میں سے) کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے اور (اسی وجہ سے)

يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ
ان (مخلوقات) کو یہ خبر نہیں کہ وہ کب دوبارہ زندہ کئے جاویں گے ؎۱ بلکہ آخرت کے بارے میں (خود) ان کا علم

فِي الْاٰخِرَةِ قف بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ٚ بَلْ
(بالوقوع ہی) نیست ہوگیا۔ بلکہ یہ لوگ اس سے شک میں ہیں بلکہ یہ اس سے

هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اندھے بنے ہوئے ہیں۔ ؎۲ اور یہ کافر لوں کہتے ہیں کہ کیا ہم لوگ

ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾
جب (مرکر) خاک ہوگئے اور (اسی طرح) ہمارے بڑے بھی تو کیا (پھر) ہم (زندہ کرکے قبروں سے) نکالے جاوینگے

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ
اس کا تو ہم سے اور ہمارے بڑوں سے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) پہلے سے وعدہ ہوتا چلا

قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾
آیا ہے یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے نقل ہوتی چلی آئی ہیں۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ
آپ کہدیجئے کہ تم زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
مجرمین کا انجام کیا ہوا۔ اور اگر باوجود ان مواعظ بلیغہ کے پھر بھی مخالفت پر کمربستہ رہیں تو) آپ ان پر غم نہ کیجئے

؎۱ یعنی اللہ تعالیٰ کو تو بے بتلائے سب معلوم ہے۔ اور کسی کو بے بتلائے کچھ بھی معلوم نہیں۔ مگر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے اُمور جن کا پہلے سے علم نہیں ہوتا واقع ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ عدم علم عدم وقوع کو مستلزم نہیں۔ بلکہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بعض علوم کا غیب رکھنا منظور ہے۔ سو قیامت کی تعیین بھی ان ہی امور میں سے ہے۔ اسی لئے مخلوق کو اس کا علم نہیں دیا گیا۔ مگر اس سے عدم وقوع کیسے لازم آگیا +

؎۲ یعنی جیسے اندھے کو طریق نظر نہیں آتا۔ اس لئے مقصود تک پہنچنا مستبعد ہے۔ اسی طرح تصدیق بالآخرت کا جو طریق ہے یعنی دلائل صحیحہ یہ لوگ غایت عناد سے اس میں تدبر و تامل نہیں کرتے۔ اس لئے وہ دلائل ان کو نظر نہیں آتے۔ جس سے مطلوب تک پہنچ جانے کی امید ہوتی۔ پس یہ شک سے بھی بڑھ کر ہے۔ کیونکہ شک والا بعض اوقات دلائل میں نظر کرکے رفع شک کر لیتا ہے۔ اور یہ نظر بھی نہیں کرتے +

ع ۵ ۸ ۱

۶ حرکتوں والی مدِلازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَلَا تَكُنۡ فِىۡ ضَيۡقٍ مِّمَّا يَمۡكُرُوۡنَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ

اور جو کچھ یہ شرارتیں کر رہے ہیں اس سے تنگ نہ ہو جیئے ۔ ف١ اور یہ لوگ (بیباکانہ) یوں

مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿٧١﴾ قُلۡ

کہتے ہیں کہ یہ وعدہ (عذاب وقہر کا) کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو (تو بتلاؤ) ۔ آپ کہہ دیجئے

عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ رَدِفَ لَكُمۡ بَعۡضُ الَّذِىۡ

کہ عجب نہیں کہ جس عذاب کی تم جلدی مچا رہے ہو اُس میں سے کچھ تمہارے پاس

تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى

ہی آ لگا ہو ۔ اور (اب تک جو دیر ہو رہی ہے اسکی وجہ یہ ہو کہ) آپ کا رب لوگوں پر (اپنا) بڑا فضل

النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ

رکھتا ہے ۔ ف٢ ولیکن اکثر آدمی (اس بات پر) شکر نہیں کرتے ۔ اور آپ کے

رَبَّكَ لَيَعۡلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوۡرُهُمۡ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ﴿٧٤﴾

رب کو سب خبر ہے جو کچھ اُن کے دلوں میں مخفی ہے اور جس کو وہ علانیہ کرتے ہیں

وَمَا مِنۡ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ اِلَّا

اور آسمان اور زمین میں ایسی کوئی مخفی چیز نہیں جو لوح

فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ

محفوظ میں نہ ہو ۔ ف٣ بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل پر

يَقُصُّ عَلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اَكۡثَرَ الَّذِىۡ هُمۡ فِيۡهِ

اکثر ان باتوں (کی حقیقت) کو ظاہر کرتا ہے جس میں وہ

يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ

اختلاف کرتے ہیں ۔ اور بالیقین وہ ایمانداروں کے لئے (خاص) ہدایت اور

لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِىۡ بَيۡنَهُمۡ بِحُكۡمِهٖ ۚ

(خاص) رحمت ہے ۔ بالیقین آپ کا رب اُن کے درمیان اپنے حکم سے (وہ عملی فیصلہ قیامت کے دن)

وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡعَلِيۡمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ

کریگا اور وہ زبردست اور علم والا ہے ۔ سو جب وہ ایسا ہی ہے تو آپ اللہ پر توکل رکھئے ۔

اِنَّكَ عَلَى الۡحَقِّ الۡمُبِيۡنِ ﴿٧٩﴾ اِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ

یقیناً آپ صریح حق (طریقہ) پر ہیں ۔ آپ مُردوں کو نہیں سُنا

ف١ کہ اور انبیاء کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا ہے +

ف٢ اس رحمت عامہ کی وجہ سے قدرے مہلت دے رکھی ہے +

ف٣ جب مخفی چیزیں جن کو کوئی نہیں جانتا ۔ اُس میں موجود ہیں تو ظاہر چیزیں تو بدرجۂ اولیٰ موجود ہیں ۔ غرض ان کے اعمال کی خدا کو بھی خبر ۔ دفتر میں بھی محفوظ اور وہ اعمال خود مقتضی سزا کو بھی ۔ اور وقوع سزا پر اخبار صادقہ بھی متفق ۔ پھر اس سمجھنے کی کیا گنجائش ہے کہ سزا نہ ہوگی ۔ البتہ دیر ہونا ممکن ہے ۔ چنانچہ بعض سزائیں ان منکرین کو دنیا میں ہوئیں جیسے قحط و قتل ۔ اور بعض برزخ میں ہوں گی کہ یہ سب قریب ہیں ۔ اور کچھ آخرت میں ہوں گی +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا

سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سُنا سکتے ہیں (خصوصاً) جب کہ وہ پیٹھ

مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ط

پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپ اندھوں کو اُن کی گمراہی سے (بچاکر) رستہ دکھلا نیوالے ہیں

اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾

آپ تو صرف اُنہی کو سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں (اور) پھر وہ ماننے (بھی) ہیں ف۱

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً

اور جب وعدہ (قیامت کا) اُن پر پورا ہونے کو ہوگا تو ہم اُن کے لئے زمین سے ایک (عجیب) جانور

مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا

نکالیں گے کہ وہ اُن سے باتیں کریگا کہ (کافر) لوگ ہماری (یعنی اللہ تعالیٰ کی)

بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ

آیتوں پر یقین نہ لاتے تھے۔ اور جس دن (قبروں سے زندہ کرنے کے بعد) ہم ہر اُمت

اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ

میں سے ایک ایک گروہ اُن لوگوں کا (حساب کے لئے) جمع کرینگے جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے پھر اُن کو

يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ

روکا جائیگا۔ یہاں تک کہ جب (موقف میں) حاضر ہو جاوینگے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماویگا کہ کیا تم

بِاٰيٰتِىْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ

نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا حالانکہ تم اُن کو اپنے احاطۂ علمی میں بھی نہیں لائے بلکہ اور بھی کیا کیا

تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا

کام کرتے رہے۔ ف۲ اور (اب وہ وقت ہے کہ) اُنپر وعدہ (عذاب کا) پورا ہوگیا بوجہ اس کے کہ (دنیا میں) اُنہوں نے

فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا

(بڑی بڑی) زیادتیاں کی تھیں سو وہ لوگ بات بھی نہ کرسکیں گے۔ کیا اُنہوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ ہم نے

الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ط اِنَّ فِىْ

رات بنائی تاکہ لوگ اس میں آرام کریں (اور یہ آرام مشابہ موت کے ہے) اور دن بنایا جس میں دیکھیں (اور یہ مشابہ

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ

بلاشبہ اس میں بڑی بڑی دلیلیں ہیں ان (ہی) لوگوں کیلئے جو ایمان رکھتے ہیں ف۳۔ اور جس دن صور میں پھونک ماری

ف۱ مطلب یہ کہ یہ لوگ تو مثلِ مُردوں اور بہروں اور اندھوں کے ہیں۔ پھر ان سے توقع ہدایت اور فہم کی بیکار ہے۔ جب توقع نہ ہوگی، حزن بھی نہ ہوگا +

ف۲ مطلب یہ کہ سنتے ہی بلا تدبر و تفکر انکی تکذیب کردی۔ اور تکذیب ہی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ یاد کرو کہ اس کے علاوہ اور بھی کیا کیا کرتے رہے مثلاً انبیاء کو اور اہل ایمان کو آزار دیا۔ اسی طرح اور عقائد و اعمال کفریہ و فسقیہ میں مبتلا رہے +

ف۳ کیونکہ وہ تدبر کرتے ہیں اور دوسرے تدبر نہیں کرتے اور انتاج کے لئے نظر و فکر ضروری ہے۔ اس لئے دوسرے اس سے منتفع نہیں ہوتے +

(۱) النوم اخت الموت

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي
جاوے گی سو سب گھبرا جتنے آسمان اور زمین میں ہیں

الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾
جاویں گے مگر جس کو خدا چاہے (وہ اس گھبراہٹ سے اور موت سے محفوظ رہیگا) اور سب کے سب اسی کے سامنے دبے جھکے رہیں گے

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ
اور تو (جن) پہاڑوں کو دیکھ رہا ہے (اور) انکو خیال کر رہا ہے کہ یہ (اپنی جگہ سے) جنبش نہ کرینگے حالانکہ وہ بادلوں

مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ
کی طرح اُڑے اُڑے پھرینگے یہ خدا کا کام ہوگا جس نے ہر چیز کو (مناسب انداز پر) مضبوط بنا رکھا ہے یہ یقینی

شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ جَآءَ
بات ہے کہ اللہ تعالٰے کو تمہارے سب افعال کی پوری خبر ہے۔ جو شخص نیکی

بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ
(یعنی ایمان) لاویگا سو اس شخص کو اس (نیکی کے اجر) سے بہتر (اجر) ملے گا اور وہ لوگ بڑی

فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَمَنْ جَآءَ
گھبراہٹ سے اُس روز امن میں رہیں گے۔ اور جو شخص بدی (یعنی کفر و شرک)

بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ
لاوے گا تو وہ لوگ اوندھے منہ آگ میں ڈال دیئے جاوینگے (اور اُن سے کہا جاویگا کہ)

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَآ
تم کو تو ان ہی عملوں کی سزا دی جا رہی ہے جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔ ف۱ مجھ کو تو یہی حکم

اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ
ملا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے مالک (حقیقی) کی عبادت کیا کروں جس نے اس (شہر) کو محترم بنایا ہے اور (اسکی عبادت

الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ؗ وَّاُمِرْتُ
کیوں نہ کی جائے جبکہ وہ ایسا ہے کہ) سب چیزیں اسی کی (ملک) ہیں اور مجھ کو یہ (بھی) حکم ہوا ہے

اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا
کہ میں فرمانبردار رہوں۔ اور (مجھ کو) یہ (بھی حکم ملا ہے) کہ میں قرآن کریم پڑھ

الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ
پڑھ کر سناؤں سو (میری تبلیغ کے بعد) جو شخص راہ پر آویگا سو وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے

ف۱ اوپر سورت میں جو مضامین ثلثہ نبوت و توحید و معاد مفصل مذکور ہیں، آگے خاتمہ میں ان کا اجمال و تلخیص ہے +

ف۲ مطلب یہ کہ عبادت میں شرک سے برکنار ہوں، جیسا اب تک برکنار ہوں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَقُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ
راہ پر آویگا ف۱ اور جو شخص گمراہ رہیگا تو آپ کہدیجئے (کہ میرا کوئی ضرر نہیں کیونکہ) میں تو صرف ڈرانیوالے
الۡمُنۡذِرِیۡنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ سَیُرِیۡكُمۡ
پیغمبروں میں سے ہوں۔ ف۲ اور آپ (یہ بھی) کہدیجئے کہ سب خوبیاں خالص اللہ ہی کے لئے ثابت ہیں وہ تمکو
اٰیٰتِهٖ فَتَعۡرِفُوۡنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ
عنقریب اپنی نشانیاں (یعنی قیامت کے واقعات) دکھلاویگا سو تم (وقوع کیوقت) انکو پہچانو گے اور آپکا رب
عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۳﴾ ع
ان کاموں سے بےخبر نہیں جو تم سب لوگ کر رہے ہو۔

ف۱ یعنی اس کو اجر و ثواب و نجات ہوگی۔ میں اس سے کسی مالی یا جاہی نفع کا خواہاں نہیں ہوں +
ع ۱۱ ۳
ف۲ یعنی میرا کام صرف حکم پہنچانا ہے سو پہنچا کر سبکدوش ہو جاؤں گا۔ آگے نہ ماننے کا وبال تم کو بھگتنا پڑے گا مطلب یہ کہ میں پیغمبر ہوں اور تم سے کوئی غرض نہیں رکھتا +

سُوۡرَةُ الۡقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوۡنَ اٰيَةً وَّتِسۡعُ رُكُوۡعَاتٍ
سورہ قصص مکہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
کلماتہا ۱۴۲۵ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں حروفہا ۶۰۱۱
طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ﴿۲﴾ نَتۡلُوۡا
طٰسٓمّٓ۔ یہ (مضامین جو آپ پر وحی کئے جاتے ہیں) کتاب واضح (المعنی یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں۔ ہم آپ کو موسیٰؑ
عَلَيۡكَ مِنۡ نَّبَاِ مُوۡسٰى وَفِرۡعَوۡنَ بِالۡحَقِّ
اور فرعون کا کچھ قصہ ٹھیک ٹھیک پڑھ کر (یعنی نازل کر کے) سناتے ہیں اُن لوگوں کے (نفع کے) لئے
لِقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳﴾ اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا
جو ایمان رکھتے ہیں۔ ف۳ فرعون سرزمین (مصر) میں بہت بڑھ
فِى الۡاَرۡضِ وَجَعَلَ اَهۡلَهَا شِيَعًا يَّسۡتَضۡعِفُ
چڑھ گیا تھا اور اُس نے وہاں کے باشندوں کو مختلف قسمیں کر رکھا تھا کہ ان (باشندوں) میں سے
طَآئِفَةً مِّنۡهُمۡ يُذَبِّحُ اَبۡنَآءَهُمۡ وَيَسۡتَحۡىٖ
ایک جماعت (یعنی بنی اسرائیل) کا زور گھٹا رکھا تھا (اس طرح سے کہ) اُنکے بیٹوں کو ذبح کراتا تھا اور اُنکی عورتوں
نِسَآءَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۴﴾
(یعنی لڑکیوں) کو زندہ رہنے دیتا تھا واقعی وہ بڑا مفسد تھا۔
وَنُرِيۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا
(غرض فرعون تو اس خیال میں تھا) اور ہمکو یہ منظور تھا کہ جن لوگوں کا زور زمین (مصر) میں گھٹایا جا رہا تھا ہم اُن پر (دنیوی و دینی) احسان

ف۳ کیونکہ مقاصد قصص کے کہ عبرت و استدلال علی النبوۃ وغیرہما ہیں، مومنین ہی کو نافع ہیں۔ خواہ حقیقتہً مومن ہوں یا حکماً +
ف۴ اس طرح کہ قبطیوں کو معزز بنا رکھا تھا اور سبطیوں یعنی بنی اسرائیل کو پست اور خوار کر رکھا تھا +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ
کربس اور (وہ احسان یہ کہ) اُنکو (دین میں) پیشوا بنادیں اور (دنیا میں) انکو (ملک کا)

الْوٰرِثِيْنَ ﴿٥﴾ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ
مالک بنائیں ۔ اور (مالک ہونے کے ساتھ) اُن کو زمین میں حکومت دیں اور

نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا
فرعون اور ہامان اور اُن کے تابعین کو اُن (بنی اسرائیل) کی جانب سے وہ (ناگوار) واقعات

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ﴿٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى
دکھلائیں جن سے وہ بچاؤ کر رہے تھے ۔ ف۱ اور (جب موسیٰ پیدا ہوئے تو) ہم نے موسیٰ

اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ
کی والدہ کو الہام کیا کہ تم ان کو دودھ پلاؤ پھر جب تمکو اُنکی نسبت (جاسوسوں کے مطلع ہونیکا)

عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا
اندیشہ ہو تو (بےخوف وخطر) ان کو دریا (نیل) میں ڈال دینا اور نہ تو (غرق سے) اندیشہ کرنا اور نہ

تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ
(مفارقت پر) غم کرنا (کیونکہ) ہم ضرور اُنکو پھر تمہارے ہی پاس واپس پہنچا دینگے اور (پھر اپنے وقت پر) اُنکو

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧﴾ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ
پیغمبر بنا دینگے ۔ ف۲ تو فرعون کے لوگوں نے موسیٰ کو (یعنی مع صندوق کے) اُٹھا لیا

لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۗ اِنَّ فِرْعَوْنَ
تاکہ وہ اُن لوگوں کے لئے دشمن اور غم کا باعث بنیں ۔ بلاشبہ فرعون

وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ ﴿٨﴾
اور ہامان اور اُن کے تابعین (اس بارہ میں) بہت چوکے ف۳

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ
اور فرعون کی بی بی (حضرت آسیہ) نے (فرعون سے) کہا کہ یہ (بچہ) میری اور تیری آنکھوں کی

لِّيْ وَلَكَ ۗ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ
ٹھنڈک ہے ۔ ف۴ اس کو قتل مت کرو عجب نہیں کہ (بڑا ہو کر) ہمکو کچھ فائدہ پہنچا دے

اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩﴾
یا ہم اس کو (اپنا) بیٹا ہی بنالیں اور اُن لوگوں کو (انجام کی) خبر نہ تھی ف۵

ف۱ مراد اس سے زوالِ سلطنت وہلاکت ہی کہ اسی سے بچاؤ کرنے کے لئے ابناء بنی اسرائیل کو بنابر تعبیر ایک خواب کے جو فرعون نے دیکھا تھا اور نجومیوں نے تعبیر دی تھی قتل کررہا تھا۔ پس ہمارے قضا وقدر کے سامنے ان لوگوں کی تدبیر کچھ کام نہ آئی +

ف۲ غرض وہ اسی طرح ان کو دودھ پلاتی رہیں۔ پھر جب افشائے راز کا خوف ہوا تو صندوق میں بند کرکے اللہ کے نام پر نیل میں چھوڑ دیا۔ غرض وہ صندوق کنارے پر لگا +

ف۳ کہ اپنے دشمن کو اپنی بغل میں پالا +

ف۴ یعنی اس کو دیکھ کر جی خوش ہوا کرے گا +

ف۵ کہ یہ وہی بچہ ہے جس کے ہاتھوں فرعون کی سلطنت غارت ہوگی +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢_٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢_حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ

(اور ادھر یہ قصہ ہوا کہ) موسیٰؑ کی والدہ کا دل (خیالاتِ مختلفہ کے ہجوم سے) بیقرار ہو گیا قریب تھا کہ وہ موسیٰؑ کا حال

لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا

(سب) پر ظاہر کر دیتیں اگر ہم اُن کے دل کو اس غرض سے مضبوط نہ کئے رہیں

لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠﴾ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ

کہ یہ (ہمارے وعدہ پر) یقین کئے (بیٹھی) رہیں۔ اُنہوں نے موسیٰؑ کی بہن (یعنی اپنی بیٹی) سے

قُصِّيْهِ ؗ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ

کہا کہ ذرا موسیٰؑ کا سراغ تو لگا سو اُنہوں نے موسیٰؑ کو دُور سے دیکھا اور اُن لوگوں کو

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١١﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ

(یہ) خبر نہ تھی۔ (کہ یہ اُن کی بہن ہیں اور اس فکر میں آئی ہیں) اور ہم نے پہلے ہی سے موسیٰؑ پر دُودھ پلائیوں کی

مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى

بندش کر رکھی تھی سو وہ (اس موقع کو دیکھ کر) کہنے لگیں کیا میں تم لوگوں کو کسی ایسے گھرانے کا پتہ بتاؤں جو تمہارے

اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ

لئے اس بچہ کی پرورش کریں اور وہ دل سے اس کی

نٰصِحُوْنَ ﴿١٢﴾ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ

خیر خواہی کریں۔ غرض ہم نے موسیٰؑ کو اُن کی والدہ کے پاس (اپنے وعدہ کے موافق) واپس

عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

پہنچا دیا تاکہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور تاکہ (فراق کے) غم میں نہ رہیں اور تاکہ اس بات کو جان لیں کہ اللہ تعالیٰ

حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣﴾ ع

کا وعدہ سچا (ہوتا) ہے لیکن (افسوس کی بات ہے کہ) اکثر لوگ (اس کا) یقین نہیں رکھتے۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا

اور جب (پرورش پاکر) اپنی بھری جوانی (کی عمر) کو پہنچے اور (قوت جسمانیہ وعقلیہ سے) درست ہو گئے ہم نے اُنکو حکمت

وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤﴾

اور علم عطا فرمایا[1] اور ہم نیک کاروں کو یُونہی صلہ دیا کرتے ہیں (یعنی عمل صالح سے فیضانِ علمی میں ترقی ہوتی ہے)[2]

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ

اور موسیٰؑ شہر میں (یعنی مصر میں کہیں باہر سے) ایسے وقت پہنچے کہ وہاں کے (اکثر) باشندے بیخبر (پڑے سو رہے)

[1] یعنی نبوت سے پہلے ہی فہم سلیم وعقل مستقیم جس سے حسن وقبح میں امتیاز کر سکیں عنایت فرمائی +

[2] اسی میں اشارہ ہے کہ فرعون کے مشرب کو موسیٰ علیہ السلام نے کبھی اختیار نہ کیا تھا بلکہ اس سے نفور رہے +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا

تھے تو اُنہوں نے وہاں دو آدمیوں کو لڑتے دیکھا ایک تو

مِنْ شِيعَتِهِ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ ۖ فَاسْتَغَاثَهُ

اُن کی برادری میں کا تھا اور دوسرا ان کے مخالفین میں سے تھا سو وہ جو اُنکی برادری

الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ

کا تھا اُس نے موسیٰؑ سے اُس کے مقابلہ میں جو کہ اُن کے مخالفین میں سے تھا مدد چاہی

فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ۖ قَالَ هَٰذَا مِنْ

تو موسیٰؑ نے اُس کو (ایک) گھونسا مارا سو اس کا کام ہی تمام کر دیا ف۱ موسیٰؑ کہنے لگے کہ یہ تو

عَمَلِ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ ﴿١٥﴾

شیطانی حرکت ہو گئی بیشک شیطان (بھی آدمی کا) کھلا دشمن ہے (غلطی میں ڈال دیتا ہے)۔

قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ ۚ

عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھ سے قصور ہو گیا ہے آپ معاف کر دیجئے سو اللہ تعالےٰ نے معاف فرما دیا۔

إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿١٦﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا

بلاشبہ وہ بڑا غفور رحیم ہے۔ موسیٰؑ نے (یہ بھی) عرض کیا کہ اے میرے

أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِلْمُجْرِمِينَ ﴿١٧﴾

پروردگار چونکہ آپ نے مجھ پر بڑے بڑے انعامات فرمائے ہیں سو کبھی میں مجرموں کی مدد نہ کرونگا۔ ف۲

فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا

پھر موسیٰؑ کو شہر میں صبح ہوئی خوف اور وحشت کی حالت میں کہ اچانک (دیکھتے کیا ہیں کہ)

الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ ۚ

وہی شخص جس نے کل گزشتہ میں اُن سے امداد چاہی تھی وہ پھر اُن کو مدد کیلئے پکار رہا ہے۔

قَالَ لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُبِينٌ ﴿١٨﴾ فَلَمَّا

موسیٰؑ اس سے فرمانے لگے بیشک تو صریح بد راہ (آدمی) ہے۔ سو جب

أَنْ أَرَادَ أَنْ يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ

موسیٰؑ نے اُس پر ہاتھ بڑھایا جو اُن دونوں کا

لَهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ أَتُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِي

مخالف تھا وہ اسرائیلی کہنے لگا اے موسیٰؑ کیا (آج) مجھ کو قتل کرنا چاہتے ہو

ف۱ یعنی اتفاق سے وہ مر ہی گیا۔

ف۲ یہاں مجرمین سے مراد وہ ہیں جو دوسروں سے گناہ کا کام کرانا چاہیں۔ کیونکہ گناہ کرانا کسی سے یہ بھی جرم ہے۔ پس اسمیں شیطان بھی داخل ہو گیا۔ کہ وہ گناہ کراتا ہے اور گناہ کرنیوالا اسکی مدد کرتا ہے۔ خواہ عمداً یا خطاءً مطلب یہ ہوا کہ میں شیطان کا کہنا کبھی نہ مانوں گا۔ یعنی مواقع محتملہ خطار میں احتیاط و تیقظ سے کام لوں گا۔ اور اصل مقصود اتنا ہی ہے۔ مگر شمول حکم کے لئے مجرمین جمع کا صیغہ لایا گیا کہ اوروں کو بھی عام ہو جاوے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد — اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں) — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)

٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد — ادغام اور نا قابل تلفظ — قلقلہ

كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ ۖ إِنْ تُرِيدُ إِلَّآ

جیسا کل ایک آدمی قتل کر چکے ہو (معلوم ہوتا ہے کہ) بس تم دنیا میں

أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَنْ

اپنا زور بٹھلانا چاہتے ہو اور صلح

تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَا

(و اور ملاپ) کروانا نہیں چاہتے۔ اور (اس مجمع میں) ایک شخص شہر کے (اس) کنارہ سے

الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ ؗ قَالَ يَٰمُوسَىٰٓ إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ

(جہاں یہ مشورہ ہو رہا تھا) دوڑے ہوئے آئے (اور) کہنے لگے کہ اے موسیٰؑ اہل دربار آپ کے متعلق مشورہ کر

بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ

رہے ہیں کہ آپکو قتل کر دیں سو آپ (یہاں سے) چل دیجئے میں آپ کی

النَّٰصِحِينَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَتَرَقَّبُ ؗ

خیرخواہی کر رہا ہوں۔ پس (یہ سنکر) موسیٰ وہاں سے (کسی طرف کو) نکل گئے خوف اور دہشت کی حالت میں

قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّٰلِمِينَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا

(اور چونکہ رستہ معلوم نہ تھا دعا کے طور پر) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو ان ظالم لوگوں سے بچا لیجئے[وا]۔ اور جب

تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّيٓ أَنْ

موسیٰ مدین کی طرف ہو لئے کہنے لگے کہ امید ہے کہ میرا رب مجھ کو (کسی مقام امن کا)

يَهْدِيَنِي سَوَآءَ السَّبِيلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ

سیدھا رستہ چلا دیگا (چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مدین جا پہنچے۔ اور جب مدین کے پانی (یعنی کنویں) پر

مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ۠

پہنچے تو اُس پر (مختلف) آدمیوں کا ایک مجمع دیکھا جو پانی پلا رہے تھے۔

وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۚ

اور ان لوگوں سے ایک طرف (الگ) کو دو عورتیں دیکھیں کہ وہ (اپنی بکریاں) روکے کھڑی ہیں

قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ

موسیٰؑ نے (اُن سے) پوچھا تمہارا کیا مطلب ہے وہ دونوں بولیں کہ (ہمارا معمول یہ ہے کہ) ہم (اپنے جانوروں کو) اس

الرِّعَآءُ ۜ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقَىٰ لَهُمَا

ہٹا کر نہ لیجاویں اور ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں۔ پس (یہ سنکر) موسیٰ نے اُن کیلئے پانی

[وا] اور امن کی جگہ پہنچا دیجئے۔

ع ٢ ٨ ٥

[illegible]

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ثُمَّ تَوَلّٰىٓ اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ

(کھینچکر اُن کے جانوروں کو) پلایا پھر (وہاں سے) ہٹ کر سایہ میں جا بیٹھے پھر (جناب باری میں) دعا کی کہ اے میرے پروردگار

اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا

(اسوقت) جو نعمت بھی آپ مجھ کو بھیجدیں میں اسکا (سخت) حاجتمند ہوں۔ سو موسیٰؑ کے پاس ایک لڑکی آئی کہ شرماتی

تَمْشِىْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۡ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ

ہوئی چلتی تھی (اور آکر) کہنے لگی کہ میرے والد تمکو بلاتے ہیں ف۱

لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ

تاکہ تم کو اس کا صلہ دیں جو تم نے ہماری خاطر (ہمارے جانوروں کو) پانی پلادیا تھا ف۲ سو جب اُن کے پاس پہنچے اور

وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫

اُن سے تمام حال بیان کیا تو اُنہوں نے (تسلی کی اور) کہا کہ (اب) اندیشہ نہ کرو

نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ

تم ظالم لوگوں سے بچ آئے۔ (پھر) ایک لڑکی نے کہا

اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ مَنِ

کہ ابا جان آپ ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ اچھا نوکر وہ شخص ہے جو

اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِىُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّىْۤ

مضبوط (ہو اور) امانت دار (بھی) ہو ف۳ وہ (بزرگ موسیٰ علیہ السلام) سے

اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَىَّ هٰتَيْنِ

کہنے لگے کہ میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کو تمہارے ساتھ بیاہ دوں

عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِىْ ثَمٰنِىَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ

اس شرط پر کہ تم آٹھ سال میری نوکری کرو۔ ف۴ پھر اگر تم دس سال پورے

عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ

کردو تو یہ تمہاری طرف سے (احسان) ہے۔ اور میں (اس معاملہ میں) تم پر کوئی مشقت ڈالنا

عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِىْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ

نہیں چاہتا اور تم مجھ کو انشاء اللہ تعالیٰ خوش معاملہ

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ ؕ

پاؤ گے ف۵ موسیٰؑ (رضامند ہوگئے اور) کہنے لگے کہ (بس تو) یہ بات میرے اور آپ کے درمیان (طے) ہوچکی۔

ف۱ یہ بزرگ شعیب علیہ السلام تھے +

ف۲ موسیٰ علیہ السلام ساتھ ہو لئے۔ گو مقصود موسےٰ علیہ السلام کا بالیقین حصول عوض نہ تھا، لیکن مقام امن اور کسی رفیق شفیق کے ضرور باقتضائے وقت جویاں تھے۔ اور اگر بھوک کی شدت بھی اس جانے کا ایک جزو علت ہو، تو مضائقہ نہیں۔ اور اس کو اُجرت سے کچھ تعلق نہیں۔ اور ضیافت کی تو استدعا بھی خصوص حاجت کے وقت اور خصوص کریم سے کچھ ذلت نہیں چہ جائیکہ دوسرے کی استدعا پر ضیافت کا قبول کرلینا +

ف۳ اور ان میں دونوں صفتیں ہیں +

ف۴ حاصل یہ کہ آٹھ سال کی خدمت اس نکاح کا مہر ہے +

ف۵ یعنی کام لینے اور وقت کی پابندی وغیرہ وغیرہ تمام امور میں آسانی برتوں گا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۖ
میں ان دونوں مدتوں میں سے جس (مدت) کو بھی پورا کر دوں مجھ پر کوئی جبر نہ ہوگا۔

وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٢٨﴾ فَلَمَّا قَضَىٰ
اور ہم جو (معاملہ کی) بات چیت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس کا گواہ (کافی) ہے۔ ول غرض جب موسیٰ اس مدت کو

مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِن
پورا کر چکے اور (باجازت شعیبؑ کے) اپنی بی بی کو لیکر (مصر کو یا شام کو) روانہ ہوئے تو اُن کو

جَانِبِ الطُّورِ نَارًا ۖ قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا
کوہ طور کی طرف سے ایک روشنی بشکل آگ دکھلائی دی۔ اُنہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم (یہاں ہی)

إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا
ٹھیرے رہو میں نے ایک آگ دیکھی ہے (میں وہاں جاتا ہوں) شاید میں تمہارے پاس وہاں سے (رستہ کی)

بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٢٩﴾
کچھ خبر لاؤں یا کوئی آگ کا (دہکتا ہوا) انگارا لے آؤں تاکہ تم سینکو۔

فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِن شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ
سو جب وہ اُس آگ کے پاس پہنچے تو اُن کو اس میدان کی داہنی جانب سے

فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَن
(جو کہ موسیٰ کی داہنی جانب تھا) اس مبارک مقام میں ایک درخت میں سے آواز آئی کہ

يَا مُوسَىٰ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٠﴾ وَأَنْ
اے موسیٰ میں اللہ رب العالمین ہوں۔ اور یہ

أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا
(بھی آواز آئی) کہ تم اپنا عصا ڈال دو۔ ول سو اُنہوں نے جب اس کو لہراتا ہوا دیکھا جیسا پتلا سانپ (تیز) ہوتا

جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يَا مُوسَىٰ
ہے تو پشت پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (حکم ہوا کہ) اے موسیٰ

أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۖ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ ﴿٣١﴾
آگے آؤ اور ڈرو مت تم (ہر طرح) امن میں ہو۔ وس

اسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ
تم اپنا ہاتھ گریبان کے اندر ڈالو (اور پھر نکالو) وہ بلا کسی مرض کے

ع ۳
۷

ول اسکو حاضر ناظر سمجھ کر عہد کو پورا کرنا چاہیئے +
وا۲ چنانچہ انہوں نے ڈال دیا اور وہ سانپ بن کر چلنے لگا +
و۳ یہ کوئی ڈر کی بات نہیں بلکہ تمہارا معجزہ ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ز وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ
نہایت روشن ہو کر نکلے گا اور خوف (رفع کرنے) کے واسطے اپنا (وہ) ہاتھ (پھر) اپنے (گریبان اور بغل)

مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى
سے بدستور (سابق) ملالینا سو یہ (تمہاری نبوت کی) دو سندیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے فرعون اور

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا
اس کے سرداروں کے پاس جانے کے واسطے (جس کا تم کو حکم کیا جاتا ہے) کیونکہ وہ بڑے

فٰسِقِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا
نافرمان لوگ ہیں۔ اُنہوں نے عرض کیا کہ اے میرے رب میں نے اُن میں سے ایک آدمی کا خون کردیا تھا

فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٣﴾ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ
سو مجھ کو اندیشہ ہے کہ (کہیں اوّل ہی وہلہ میں) وہ لوگ مجھ کو قتل کردیں ۱؎ اور میرے بھائی ہارون کی زبان مجھ سے زیادہ رواں ۲؎ ہے

اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً
تو اُن کو بھی میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ رسالت (دیکر) بھیجئے کہ وہ میری تقریر کی تائید اور تصدیق

يُّصَدِّقُنِيْٓ ز اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿٣٤﴾
کریں گے کیونکہ مجھ کو اندیشہ ہے کہ وہ لوگ (یعنی فرعون اور اُسکے درباری) میری تکذیب کریں ۳؎

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ
ارشاد ہوا کہ (بہتر ہے) ہم ابھی تمہارے بھائی کو تمہارا قوت بازو بنائے دیتے ہیں (ایک درخواست تو یہ منظور ہوئی)

لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ج
اور ہم تم دونوں کو ایک خاص شوکت (وہیبت) عطا کرتے ہیں جس سے ان لوگوں کو تم پر دسترس نہ ہوگی۔

بِاٰيٰتِنَا ج اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿٣٥﴾
(پس) ہمارے معجزے لیکر جاؤ تم دونوں اور جو تمہارا پیرو ہوگا (ان لوگوں پر) غالب رہوگے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا
غرض جب ان لوگوں کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) ہماری صریح دلیلیں لے کر آئے تو اُن لوگوں نے (معجزات دیکھ کر) کہا

مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا
کہ یہ تو (محض) ایک جادو ہے کہ (خواہ مخواہ خدا تعالیٰ پر) افترا کیا جاتا ہے اور ہم نے ایسی بات کبھی نہیں سُنی

بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَقَالَ مُوْسٰى
کہ ہمارے اگلے باپ دادوں کے وقت میں بھی ہوئی ہو۔ اور موسیٰؑ نے اس کے جواب میں فرمایا

۱؎ اور تبلیغ بھی نہ ہونے پاوے +
۲؎ تو اس وقت مناظرہ کی ضرورت ہوگی۔ اور زبانی مناظرہ کے لئے رواں زبان عادۃً زیادہ مفید ہے +

معانقہ عند المتأخرین ۱۲

٦ حرکتوں والی مدلازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدواجب	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ
کہ میرا پروردگار اس شخص کو خوب جانتا ہے جو صحیح دین اُس کے پاس سے لے کر آیا ہے

وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
اور جس کا انجام اس عالم سے اچھا ہونے والا ہے (اور) بالیقین ظالم لوگ کبھی

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا
فلاح نہ پاویں گے[1] - اور (دلائل موسویہ دیکھ کر سُنکر) فرعون کہنے لگا کہ اے اہل دربار مجھ کو تو

عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ
تمہارا اپنے سوا کوئی خدا معلوم نہیں ہوتا تو اے ہامان تم ہمارے لئے مٹی

يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا
(کی اینٹیں بنوا کر ان) کو آگ میں (پزاوہ لگا کر) پکواؤ پھر (ان پختہ اینٹوں سے) میرے واسطے ایک بلند عمارت بنواؤ

لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ
تاکہ میں (اس پر چڑھ کر) موسیٰ کے خدا کو دیکھوں بھالوں اور میں تو (اس دعوی میں کہ میرے سوا کوئی اور

مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ
خدا ہے) موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں - اور فرعون اور اُس کے تابعین نے

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا
ناحق دُنیا میں سر اُٹھا رکھا تھا اور یوں سمجھ رہے تھے کہ اُنکو ہمارے پاس

لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ
لوٹ کر آنا نہیں ہے - تو ہم نے (تکبر کی سزا میں) اُسکو اور اُسکے تابعین کو پکڑ کر دریا میں

فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
پھینک دیا (یعنی غرق کر دیا) سو دیکھئے ظالموں کا کیا

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ
انجام ہوا - (اور موسیٰؑ کے قول کا ظہور ہوگیا) اور ہم نے ان لوگوں کو ایسا رئیس بنایا تھا جو (لوگوں کو) دوزخ

اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾
کی طرف بُلاتے رہے اور (اسی واسطے) قیامت کے روز (ایسے بیکس رہ جاوینگے کہ) کوئی اُن کا ساتھ نہ دیگا -

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ
اور (یہ لوگ دونوں عالم میں مبتلائے خسران ہوئے چنانچہ) دنیا میں بھی ہمنے اُن کے پیچھے لعنت لگا دی[2] اور قیامت

[1] مطلب یہ کہ خدا کو خوب معلوم ہے کہ ہم میں اور تم میں کون اہل ہُدیٰ ہے اور کون ظالم - اور کون محمود العاقبت ہے اور کون محروم عن الفلاح - پس ہر ایک کی حالت اور ثمرہ کا جلدی مرنے کے ساتھ ہی ظہور ہو جاوے گا +

[2] لعنت پیچھے لگا دینے کا مطلب یہ ہے کہ دُنیا میں جو ظالموں کا فروں وغیرہم پر لعنت کرتا ہے چونکہ وہ لوگ بھی ایسے ہی تھے ان پر بھی پڑتی ہے +

٦ حرکتوں والی مدِّ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنۃ کی جگہ (٢- حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِّ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

کے دن بھی وہ بدحال لوگوں میں سے ہوں گے ۔ ف۱ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام)

مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ

کو اگلی اُمتوں (یعنی قوم نوح و عاد و ثمود) کے ہلاک کئے پیچھے کتاب (یعنی توریت)

الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً

دی تھی جو لوگوں کے (یعنی بنی اسرائیل) کے لئے دانشمندیوں کا سبب اور ہدایت اور رحمت تھی ف۲

لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ

تاکہ وہ (اس سے) نصیحت حاصل کریں ۔ ف۳ اور آپ (طور کی) مغربی جانب میں

الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا

موجود نہ تھے جب کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو احکام دیئے تھے اور (وہاں خاص تو کیا

كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ لا وَلٰكِنَّآ

موجود ہوتے) آپ (تو) اُن لوگوں میں سے (بھی) نہ تھے جو (اس زمانہ میں) موجود تھے ۔ ولیکن (بات یہ ہے کہ) ہم نے

اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ

(موسیٰؑ کے بعد) بہت سی نسلیں پیدا کیں پھر اُن پر زمانہ دراز گزر گیا ۔ ف۴

وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا

اور آپ اہل مدین میں بھی قیام پذیر نہ تھے کہ آپ (وہاں کے حالات دیکھ کر ان حالات کے متعلق) ہماری آیتیں

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾

ان لوگوں کو پڑھ پڑھ کر سُنا رہے ہوں ولیکن ہم ہی (آپ کو) رسول بنانے والے ہیں ۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا

اور (اسی طرح) آپ طور کی جانب (مغربی مذکور) میں اس وقت (بھی) موجود نہ تھے جب ہم نے (موسیٰ کو) پکارا تھا

وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ

ولیکن (اس کا علم بھی اسی طرح حاصل ہوا کہ) آپ اپنے رب کی رحمت سے نبی بنائے گئے تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں

اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ

جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا (نبی) نہیں آیا کیا عجب ہے کہ

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ

نصیحت قبول کریں ۔ ف۵ اور ہم رسول نہ بھی بھیجتے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان پر ان کے کرداروں کے

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱
موسیٰ علیہ السلام کا قصہ فرعون کے ساتھ ختم ہوا۔ آگے اس قصہ کے اعظم مقاصد یعنی اثبات رسالت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مضمون مذکور ہے۔ مع جواب بعض شبہاتِ کفار اور تمہید کیلئے تصریح رسالت موسویہ کی ارشاد ہے +

ع ۴ / ۱۴

ف۲
طالب حق کی اوّل فہم درست ہوتی ہے۔ یہ بصیرت ہے۔ پھر احکام قبول کرتا ہے یہ ہدایت ہے۔ پھر ہدایت کا ثمرہ یعنی قرب و قبول عنایت ہوتا ہے۔ یہ رحمت ہے +

ف۳
اسی طرح جب یہ دورہ بھی ختم ہو چکا اور لوگ پھر محتاج تجدید ہدایت ہوئے تو اپنی سنت مستمرہ کے موافق ہم نے آپ کو رسول بنایا جس کے دلائل میں ایک یہی واقعہ موسویہ کی یقینی خبر دینا ہے +

ف۴
جس سے پھر علوم صحیحہ نایاب ہو گئے۔ اور لوگ پھر محتاج ہدایت ہوئے۔ اور گو درمیان درمیان انبیاء علیہم السلام آیا کیئے مگر ان کے علوم بھی اسی طرح نایاب ہوئے۔ اس لئے ہماری رحمت مقتضی ہوئی کہ ہم نے آپ کو وحی و رسالت سے مشرف فرمایا +

ف۵
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معاصرین بلکہ ان کے آباء اقربین نے بھی کسی نبی کو نہیں دیکھا +

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ

سبب (جو کہ عقلاً قبیح ہیں) کوئی مصیبت (دنیا یا آخرت میں) نازل ہوتی تو یہ کہنے لگتے کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے

اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَ نَكُوْنَ

ہمارے پاس کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا تاکہ ہم آپ کے احکام کا اتباع کرتے اور (ان احکام اور رسول پر)

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ

ایمان لانے والوں میں ہوتے۔ ف۱ سو جب ہماری طرف سے اُن لوگوں کے پاس امر حق

عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ

پہنچا تو (اس میں شبہ نکالنے کے لئے یوں) کہنے لگے کہ اُن کو ایسی کتاب کیوں نہ ملی جیسی موسیٰؑ کو

مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى

ملی تھی۔ کیا جو کتاب موسیٰؑ کو ملی تھی۔ ف۲ اس کے قبل یہ لوگ اس کے منکر

مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۙ وَ قَالُوْآ

نہیں ہوئے یہ لوگ تو یُوں کہتے ہیں کہ دونوں جادو ہیں جو ایک دوسرے کے موافق ہیں۔ اور یُوں بھی کہتے ہیں

اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ

کہ ہم تو دونوں میں سے کسی کو بھی نہیں مانتے۔ آپ کہدیجئے کہ اچھا تو (علاوہ توراۃ وقرآن کے) تم کوئی

عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ

اور کتاب اللہ کے پاس سے لے آؤ جو ہدایت کرنے میں ان دونوں سے بہتر ہو میں اسی کی پیروی کرنے لگوں گا اگر تم

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ

(اس دعوے میں) سچے ہو۔ ف۳ پھر (اس احتجاج کے بعد) اگر یہ لوگ آپکا دیا کہنا نہ کرسکیں تو آپ سمجھ لیجئے

اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ

کہ یہ لوگ محض اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں۔ اور ایسے شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا

مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ

جو اپنی نفسانی خواہش پر چلتا ہو بدون اسکے کہ منجانب اللہ کوئی دلیل (اسکے پاس) ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَلَقَدْ

(اور) اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔ اور ہم نے

وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾

اس کلام (یعنی قرآن) کو ان لوگوں کیلئے وقتاً فوقتاً یکے بعد دیگرے بھیجا تاکہ یہ لوگ (بار بار تازہ بتازہ سننے سے) نصیحت مانیں۔ ف۴

ف۱ اگر یہ لوگ ذرا تامل کریں تو سمجھ سکتے ہیں کہ پیغمبر بھیجنے سے ہمارا کوئی فائدہ نہیں بلکہ ان ہی لوگوں کا فائدہ ہے کہ یہ لوگ حُسن و قبح پر مطلع ہو کر عقوبت سے بچ سکتے ہیں۔ ورنہ جن امور کا قبح عقل سے دریافت ہو سکتا ہے اس پر عذاب بلا ارسال رسُول بھی ہونا ممکن تھا۔ لیکن اُس وقت اُن کو ایک گونہ حسرت ہوتی کہ ہائے اگر رسُول آجاتا تو ہم کو زیادہ تنبہ ہو جاتا اور اس مصیبت میں نہ پڑتے۔ اس لئے رسُول بھی بھیجدیا تاکہ اس حسرت سے بچنا ان کو آسان ہو +

ف۲ یعنی قرآن دفعتہً واحدۃً مثل توراۃ کے کیوں نہ نازل ہوا +

ف۳ غرض یہ کہ میں حق ثابت کردوں تو تم اس کا اتباع کرو اور اگر تم حق ثابت کر دو۔ تو میں اتباع کے لئے آمادہ ہوں +

ف۴ یعنی ہم تو دفعتہً واحدۃً بھیجنے پر بھی قادر ہیں مگر ان ہی کی مصلحت سے تھوڑا تھوڑا نازل کرتے ہیں +

ع ۵/۸

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِن قَبْلِهِ هُم بِهِ

(اور) جن لوگوں کو ہم نے قرآن سے پہلے (آسمانی) کتابیں دی ہیں (ان میں جو منصف ہیں) وہ اس (قرآن)

يُؤْمِنُونَ ﴿۵۲﴾ وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ

پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جب (قرآن) اُن کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے

إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿۵۳﴾

بیشک یہ حق ہے (جو) ہمارے رب کی طرف سے (نازل ہوا ہے اور) ہم تو اس (کے آنے) سے پہلے بھی مانتے تھے۔

أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا

ان لوگوں کو اُن کی پختگی کی وجہ سے دوہرا ثواب ملے گا اور وہ

صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَ

لوگ نیکی (اور تحمل) سے بدی (اور ایذا) کا دفعیہ کر دیتے ہیں اور

مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿۵۴﴾ وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ

ہمنے جو کچھ انکو دیا ہے اسمیں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ اور جب (کسی سے اپنی نسبت) کوئی لغو بات سنتے

أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ

ہیں تو اُسکو (بھی) ٹال جاتے ہیں اور (سلامت روی کے طور پر) کہہ دیتے ہیں کہ (ہم کچھ جواب نہیں دیتے) ہمارا کیا ہمارے

أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ﴿۵۵﴾

سامنے آویگا اور تمہارا کیا تمہارے سامنے آویگا (بھائی) ہم تمکو سلام کرتے ہیں ہم بے سمجھ لوگوں سے اُلجھنا نہیں چاہتے

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ

آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ جس کو چاہے

يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۵۶﴾

ہدایت کر دیتا ہے اور ہدایت پانے والوں کا علم (بھی) اسی کو ہے ف۱

وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہو کر (اس دین کی) ہدایت پر چلنے لگیں تو فی الفور اپنے مقام سے

مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا

مار کر نکال دیئے جائیں کیا ہم نے اُنکو امن وامان والے حرم میں جگہ نہیں دی

يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن

جہاں ہر قسم کے پھل کھچے چلے آتے ہیں جو ہمارے پاس سے

القصص ع

ف۱ یعنی ہدایت کرنے کی قدرت تو بجز خدا کے کسی کو کیا ہوتی کسی کو اس کا علم تک بھی نہیں کہ کون کون ہدایت پانے والا ہے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَكَمْ

(یعنی ہماری قدرت اور رزاقی سے) کھانے کو ملتے ہیں ولیکن ان میں اکثر لوگ (اسکو) نہیں جانتے۔ف۱ اور ہم

اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ

بہت سی ایسی بستیاں ہلاک کر چکے ہیں جو اپنے سامانِ عیش پر نازاں تھے سو (دیکھ لو) یہ اُنکے

مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ

گھر (تمہاری آنکھوں کے سامنے پڑے) ہیں کہ اُن کے بعد آباد ہی نہ ہوئے مگر تھوڑی دیر کے لئے۔ف۲

وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ

اور آخر کار (اُنکے ان سب سامانوں کے) ہم ہی مالک رہے۔ اور آپ کا رب بستیوں کو (اول ہی بار میں)

الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا

ہلاک نہیں کیا کرتا جبتک کہ ان (بستیوں) کے صدر مقام میں کسی پیغمبر کو نہ بھیج لے کہ وہ ان لوگوں کو ہماری

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا

آیتیں پڑھ پڑھ کر سُنائے اور ہم ان بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے مگر اسی حالت میں کہ وہاں

وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ

کے باشندے بہت ہی شرارت کرنے لگیں۔ف۳ اور جو کچھ تم کو دیا دلایا گیا ہے وہ محض (چندروزہ) دنیوی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ

زندگی کے برتنے کے لئے ہے اور یہیں کی (زیب و) زینت ہے۔ف۴ اور جو (اجر و ثواب) اللہ کے ہاں ہے وہ

خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع اَفَمَنْ

بدرجہا اس سے بہتر ہے اور زیادہ (یعنی ہمیشہ) باقی رہنے والا ہے کیا تم لوگ (اس تفاوت کو) نہیں سمجھتے۔ بھلا وہ

وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ

شخص جس سے ہم نے ایک پسندیدہ وعدہ کر رکھا ہے پھر وہ شخص اس (وعدہ کی چیز) کو پانیوالا ہو کیا اس شخص

مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ

جیسا ہو سکتا ہے جس کو ہم نے دنیوی زندگی کا چندروزہ فائدہ دے رکھا ہےف۵ پھر وہ قیامت کے روز

الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

اُن لوگوں میں سے ہوگا جو گرفتار کر کے لائے جاویں گے۔ اور (وہ دن قابل یاد کرنے کے ہے) جسدن خدا

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾

ان کافروں کو (توبیخاً) پکار کر کہیگا کہ وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کو تم (ہمارا شریک) سمجھ رہے تھےف۶

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی حرم ہونیکی وجہ سے جس کا سب احترام کرتے ہیں۔ لحوق مضرت کا بھی اندیشہ نہیں۔ اور اس مضرت کے منتفی ہونیکی وجہ سے احتمال فوت منفعت رزق کا بھی نہیں۔ پس انکو چاہیئے تھا کہ اس حالت کو غنیمت سمجھتے اور اسکو نعمت سمجھ کر قدر کرتے اور ایمان لے آتے۔ لیکن وہ اس کا خیال نہیں کرتے +

ف۲ یعنی کسی مسافر کا اتفاقاً ادھر کو گزر ہو جاوے اور وہ تھوڑی دیر وہاں سستانے کو یا تماشا دیکھنے کو بیٹھ جاوے +

ف۳ یعنی ایک مدت معتدبہ تک بار بار کی تذکیر سے تذکر حاصل نہ کریں۔ اس وقت ہلاک کر دیتے ہیں۔ اسی قانون کے موافق تمہارے ساتھ عمل درآمد ہو رہا ہے +

ع ۶/۱۰ ۹

ف۴ یعنی خاتمہ عمر کے ساتھ اس کا بھی خاتمہ ہو جاویگا +

ف۵ مراد پہلے شخص سے مومن ہے جس سے جنت کا وعدہ ہے اور دوسرے سے مراد کافر ہے جو مجرم ہو کر آویگا +

ف۶ مراد اس سے شیاطین ہیں۔ کہ ان ہی کی اطاعت مطلقہ سے شرک کرتے تھے۔ اس لئے انکو شرکاء کہا +

قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ

جن پر (بوجہ گمراہ کرنیکے) خدا کا فرمودہ (یعنی استحقاق عذاب) ثابت ہو چکا ہوگا وہ بول اُٹھیں گے کہ اے ہمارے

الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ

پروردگار بیشک یہ وہی لوگ ہیں جنکو ہمنے بہکایا ہمنے ان کو ویسا ہی (بلا جبر و اکراہ) بہکایا جیسا ہم خود بہکے تھے اور

اِلَيْكَ ؗ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقِيْلَ

ہم آپکی پیشی میں ان (کے تعلقات) سے دستبرداری کرتے ہیں (اور) یہ لوگ (درحقیقت) ہمکو نہ پوجتے تھے[1]۔ اور (اُسوقت

ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا

ان مشرکین سے نہکماً) کہا جاویگا کہ (اب) اپنے ان شرکاء کو بلاؤ چنانچہ وہ (فرط حیرت سے بالاضطرار) اُنکو پکارینگے سو وہ

لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا

جواب بھی نہ دینگے اور (اُس وقت) یہ لوگ (اپنی آنکھوں) عذاب دیکھ لیں گے اے کاش یہ لوگ (دنیا میں)

يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ

راہ راست پر ہوتے (تو یہ مصیبت نہ دیکھتے)۔ اور جس دن ان کافروں سے پکار کر پوچھے گا کہ تم نے

اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ

پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا۔ سو اُس روز اُن (کے ذہن) سے سارے مضامین

الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾

گم ہو جاوینگے تو وہ (خود بھی نہ سمجھ سکیں گے اور) آپس میں پوچھ پاچھ بھی نہ کر سکیں گے[2]۔

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

البتہ جو شخص (کفر و شرک سے دنیا میں) توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کیا کرے

فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ

تو ایسے لوگ اُمید ہے کہ (آخرت میں) فلاح پانے والوں میں سے ہوں گے۔ اور آپ کا رب

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۭ مَا كَانَ لَهُمُ

جس چیز کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جس حکم کو چاہتا ہے) پسند کرتا ہے۔ ان لوگوں کو تجویز (احکام)

الْخِيَرَةُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾

کا کوئی حق حاصل نہیں اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے۔

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا

اور آپ کا رب سب چیزوں کی خبر رکھتا ہے جو اُن کے دلوں میں پوشیدہ رہتا ہے اور جس کو

[1] یعنی جب یہ اپنے اختیار سے بہکے ہیں نہ کہ مجرد ہمارے بہکانے سے تو اس اعتبار سے یہ خواہش پرست تھے نہ صرف شیطان پرست۔ مطلب یہ کہ یہ خود اپنی خواہش سے خراب ہوئے۔ اس درجہ میں ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ جس قدر ہماری خطا ہے۔ کہ ہمنے ان کو اغوا کیا اسکے ہم مقر ہیں مقصود اس سب حکایت سے یہ ہے کہ جن کے بھروسے پر بیٹھے ہیں وہ ان سے کانوں پر ہاتھ رکھیں گے +

[2] اوپر توبیخ علی الشرک کی حکایت میں شرک کی مذمت مذکور ہوئی ہے۔ آگے توحید کا اور اسکے ضمن میں انعامات واحسانات کا اثبات ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ

یہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور اللہ وہی (ذات کامل الصفات) ہے اسکے سوا کوئی معبود (ہونیکے قابل) نہیں

الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ؗ وَلَهُ الْحُكْمُ

حمد و ثنا (کے لائق) دنیا اور آخرت میں وہی ہے۔ ف۱ اور حکومت بھی (قیامت میں) اسی کی ہوگی تم سب

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ

اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔ آپ (ان لوگوں سے) کہئے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ

اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک رات ہی رہنے دے

مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ

تو خدا کے سوا وہ کون معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی کو لے آوے

اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ

تو کیا تم (توحید کے ایسے صاف دلائل کو) سنتے نہیں۔ آپ کہئے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک ف۲ دن ہی رہنے دے

مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ

تو خدا کے سوا وہ کونسا معبود ہے جو تمہارے لئے رات کو لے آوے جس میں تم

فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ

آرام پاؤ۔ کیا تم (اس مشاہد قدرت کو) دیکھتے نہیں۔ اور (وہ منعم ایسا ہے کہ) اُس نے اپنی رحمت

جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا

سے تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم رات میں آرام

فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ

کرو اور تاکہ (دن میں) اس کی روزی تلاش کرو اور تاکہ (ان دونوں نعمتوں پر) تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ

(اللہ کا) شکر کرو۔ ف۳ اور جس دن اللہ تعالیٰ اُن کو پکار کر فرماویگا کہ جن کو تم

اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾

میرا شریک سمجھتے تھے وہ کہاں گئے۔

ف۱ کیونکہ اسکے تصرفات دونوں عالم میں ایسے ہیں جو دال ہیں صفات کمال پر کہ مدار ہیں اہلیت حمد کے +

ف۲ رات ہمیشہ ہونا اس طور پر کہ شمس کو اُفق سے طلوع نہ ہونے دے۔ یا اس کا نور سلب کرلے۔ اور دن کا ہمیشہ ہونا اس طرح کہ شمس کو غروب نہ ہونے دے یا بلا شمس ایسا نور پیدا کردے +

ف۳ کل صفات کمال جو اس مقام پر استدلال کے لئے مذکور ہیں یہ ہوئے:۔ ۱۔ خالق ہونا + ۲۔ مختار تشریع ہونا + ۳۔ علم + ۴۔ حکومت + ۵۔ قوت و وسعت سلطنت + ۶۔ قدرت ۷۔ افاضۂ نعمت +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا

اور ہم ہر اُمت میں سے ایک ایک گواہ نکال کر لائیں گے۔ ف۱ پھر ہم (ان مشرکین سے) کہیں گے

بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ

کہ (اب) اپنی (کوئی) دلیل (صحتِ شرک کے دعوے پر) پیش کرو سو (اسوقت) اُنکو معلوم ہوجاویگا کہ سچی بات

عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٧٥﴾ إِنَّ قَارُونَ

خدا ہی کی تھی اور (دنیا میں) جو کچھ باتیں گڑھا کرتے تھے (آج) کسی کا پتہ نہ رہیگا۔ ف۲ قارون موسیٰ (علیہ السلام)

كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ

کی برادری میں سے تھا سو وہ (کثرت مال کی وجہ سے) ان لوگوں کے مقابلہ میں تکبر کرنے لگا

وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ

اور (اسکے مال کی کثرت یہ تھی کہ) ہم نے اسکو اس قدر خزانے دیئے تھے کہ اُن کی کنجیاں کئی کئی زور آور

لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ

شخصوں کو گرانبار کر دیتی تھیں۔ ف۳ جبکہ اس کو اُسکی برادری نے (سمجھانے

قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿٧٦﴾

کے طور پر) کہا کہ تو (اس مال وحشمت پر) اِترامت واقعی اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ ۖ وَلَا

اور (یہ بھی کہا کہ) تجھ کو خدا نے جتنا دے رکھا ہے اس میں عالمِ آخرت کی بھی جستجو کیا کر اور دُنیا

تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِنْ كَمَا

سے اپنا حصہ (آخرت میں لے جانا) فراموش مت کر اور جس طرح خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان

أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي

کیا ہے تو بھی (بندوں کے ساتھ) احسان کیا کر اور دنیا میں فساد کا خواہاں

الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٧٧﴾

مت ہو۔ ف۴ بیشک اللہ اہل فساد کو پسند نہیں کرتا۔

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۚ أَوَلَمْ

قارون (یہ سُنکر) کہنے لگا کہ مجھ کو تو یہ سب کچھ میری ذاتی ہنرمندی سے ملا ہے۔ ف۵ کیا اس (قارون) نے

يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ

(اخبار متواترہ سے) یہ نہ جانا کہ اللہ تعالیٰ اس سے پہلے گزشتہ اُمتوں میں ایسے ایسوں کو

ع ۱۵/۷ ۱۰

ف۱ مراد اس سے انبیاء ہیں کہ وہ اُن کے کفر کی گواہی دیں گے +

ف۲ کیونکہ انکشاف حق کے لئے باطل کا غائب ہوجانا لازم ہے +

ف۳ یعنی اُن سے بتکلف اٹھتی تھیں۔ تو جب کنجیاں اس کثرت سے تھیں تو ظاہر ہے کہ خزانے بہت ہی ہونگے +

ف۴ یعنی گناہ کرنے سے دُنیا میں فساد ہوتا ہے +

ف۵ یعنی میں وُجوہ وتدابیر معاش کی خوب جانتا ہوں۔ اس سے میں نے یہ سب جمع کیا ہے۔ پھر میرا افتخار بیجا نہیں۔ اور نہ اس کو غیبی احسان کہا جا سکتا ہے۔ اور نہ کسی کا اس میں استحقاق ہو سکتا ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم | ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب | ۲ حرکتوں والی مد | ادغام اور نا قابل تلفظ | قلقلہ

الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ

ہلاک کر چکا ہے جو قوت (مالی) میں (بھی) اس سے کہیں بڑھے ہوئے تھے اور مجمع (بھی) اُنکا اس سے

جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾

زیادہ تھا۔ اور اہل جرم سے اُن کے گناہوں کا (تحقیق کرنے کی غرض سے) سوال نہ کرنا پڑیگا۔ ف۱

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ

پھر ایک بار ایسا اتفاق ہوا کہ) وہ اپنی آرائش (اور شان) سے اپنی برادری کے سامنے نکلا۔ جو لوگ (اسکی برادری میں)

يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ

دنیا کے طالب تھے (گو مومن ہوں) کہنے لگے کیا خوب ہوتا کہ ہم کو بھی وہ ساز و سامان ملا ہوتا

مَاۤ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾

جیسا کہ قارون کو ملا ہے واقعی وہ بڑا صاحب نصیب ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ

اور جن لوگوں کو (دین کی) فہم عطا ہوئی تھی وہ (ان حریصوں سے) کہنے لگے ارے تمہارا ناس ہو تم اس

اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا

دنیا پر کیا للچاتے ہو) اللہ تعالیٰ کے گھر کا ثواب (اس دنیاوی کرّ و فر سے) ہزار درجہ بہتر ہے جو ایسے شخص کو ملتا ہے کہ ایمان لائے

يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ

اور نیک عمل کرے اور (پھر) وہ (ثواب) کامل طور سے اُن ہی کو دیا جاتا ہے جو (دنیا کی حرص و طمع سے) صبر کرنے والے ہیں ف۲ پھر ہم نے اس قارون کو اور اسکے محلسرائے کو

بِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ

(اسکی شرارت بڑھ جانے سے) زمین میں دھنسا دیا۔ سو کوئی ایسی جماعت نہ ہوئی جو اس کو

يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ

اللہ (کے عذاب) سے بچا لیتی اور نہ وہ خود ہی

الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ

اپنے کو بچا سکا۔ اور کل (یعنی پچھلے قریب زمانہ میں) جو لوگ اس جیسے ہونے کی تمنا

بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ

کر رہے تھے وہ (آج اُسکو زمین میں دھنستا دیکھ کر) کہنے لگے بس جی یوں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اپنے بندوں میں

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ

سے جس کو چاہے زیادہ روزی دے دیتا ہے اور (جس کو چاہے) تنگی سے دینے لگتا ہے۔

ف۱ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے۔ گو تقریع و توبیخ کے لئے سوال ہو۔ مطلب یہ کہ اگر قارون اس مضمون پر نظر کرتا تو ایسی جہالت کی بات نہ کہتا۔ کیونکہ ہلاکت دُنیویہ سے قدرتِ حقیقیہ کے تحت میں اور مؤاخذہ اُخرویہ سے حکومتِ حقیقیہ کے تحت میں داخل ہونا ظاہر ہے۔ پھر ایسے شخص کی کیا قدرت کہ اپنے اکتساب کو علّتِ حقیقیہ سمجھے اور ایسے شخص کی کیا رائے کہ حقوق واجبہ کی نفی کرے +

ف۲ پس تم لوگ ایمان کی تکمیل و عمل صالح کی تحصیل میں لگو۔ اور حدِّ شرعی کے اندر دُنیا حاصل کر کے اس کی حرص و طمع سے صبر کرو +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَوْلَآ أَن مَّنَّ ٱللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ وَيْكَأَنَّهُۥ

اگر ہم پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی نہ ہوتی تو ہم کو بھی دھنسا دیتا بس جی معلوم ہوا کہ

لَا يُفْلِحُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿٨٢﴾ تِلْكَ ٱلدَّارُ ٱلْءَاخِرَةُ

کافروں کو فلاح نہیں ہوتی۔ ف۱ یہ عالم آخرت ہم ان ہی لوگوں کیلئے

نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِى ٱلْأَرْضِ

خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں

وَلَا فَسَادًا ۚ وَٱلْعَٰقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٨٣﴾ مَن جَآءَ

اور نہ فساد کرنا اور نیک نتیجہ متقی لوگوں کو ملتا ہے ف۲ جو شخص (قیامت کے دن)

بِٱلْحَسَنَةِ فَلَهُۥ خَيْرٌ مِّنْهَا ۖ وَمَن جَآءَ بِٱلسَّيِّئَةِ

نیکی لیکر آویگا اس کو اس (کے مقتضا) سے بہتر (بدلہ) ملیگا ف۳ اور جو شخص بدی لے کر آوے گا

فَلَا يُجْزَى ٱلَّذِينَ عَمِلُوا۟ ٱلسَّيِّـَٔاتِ إِلَّا مَا

سو ایسے لوگوں کو جو کہ بدی کے کام کرتے ہیں اتنا ہی بدلہ ملے گا

كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿٨٤﴾ إِنَّ ٱلَّذِى فَرَضَ عَلَيْكَ

جتنا وہ کرتے تھے۔ ف۴ جس خدا نے آپ پر قرآن (کے احکام پر عمل اور اس کی تبلیغ) کو

ٱلْقُرْءَانَ لَرَآدُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ قُل رَّبِّىٓ أَعْلَمُ

فرض کیا ہے وہ آپ کو (آپ کے) اصلی وطن (یعنی مکہ) میں پھر پہنچائے گا۔ ف۵ آپ (ان سے) فرما دیجئے کہ میرا

مَن جَآءَ بِٱلْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِى ضَلَٰلٍ

رب خوب جانتا ہے کہ (اللہ کی طرف سے) کون سچا دین لیکر آیا ہے اور کون صریح گمراہی

مُّبِينٍ ﴿٨٥﴾ وَمَا كُنتَ تَرْجُوٓا۟ أَن يُلْقَىٰٓ إِلَيْكَ

میں (مبتلا) ہے۔ اور آپ کو (اپنے نبی ہونے کے قبل) یہ توقع نہ تھی کہ آپ پر یہ کتاب

ٱلْكِتَٰبُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ

نازل کی جاویگی مگر محض آپ کے رب کی مہربانی سے اس کا نزول ہوا سو آپ

ظَهِيرًا لِّلْكَٰفِرِينَ ﴿٨٦﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ

ان کافروں کی ذرا تائید نہ کیجئے۔ اور جب اللہ کے احکام آپ پر

ءَايَٰتِ ٱللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنزِلَتْ إِلَيْكَ ۖ وَٱدْعُ إِلَىٰ

نازل ہو چکے تو ایسا نہ ہونے پائے (جیسا اب تک بھی نہیں ہونے پایا) کہ یہ لوگ آپکو ان احکام سے روکدیں اور آپ

ع ۸ / ۱۱

ف۱ گو چند روز مزے لوٹ لیں مگر انجام پھر خسران ہے۔ پس فلاح معتد بہا اہل ایمان ہی کیساتھ مخصوص ہے +

ف۲ یعنی نہ تکبر کرتے ہیں اور نہ کوئی ظاہری گناہ کرتے ہیں۔ علی الخصوص گناہ متعدی جیسا فرعون و قارون علو و فساد کے مرتکب ہوئے۔ اور صرف ترک نواہی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ جز ترک نواہی کے ساتھ امتثال اوامر بھی کرتے ہوں +

ف۳ کیونکہ مقتضا تو صرف اس قدر ہے کہ عمل کی حیثیت کے موافق عوض ملے۔ مگر وہاں زیادہ ملے گا۔ جس کا اقل درجہ دس حصہ ہے +

ف۴ یعنی اس کے مقتضا سے زیادہ نہ ملے گا +

ف۵ حاصل کلام یہ کہ جس نے آپ کو نبی و صاحب وحی بنایا ہے اور نبی سے جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ بوجہ قطعی ہونے وحی کے یقیناً صادق ہوتا ہے وہ آپ سے یہ وعدہ کرتا ہے پس بالیقین واقع ہوگا +

(یعنی بعد ہجرت کے دوبارہ اس کی طرف آپ کو لوٹا دیگا)

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَلَا تَدْعُ

بلاتے رہئے اور اُن مشرکوں میں شامل نہ ہو جیئے۔ اور (جس طرح اب تک آپ شرک سے معصوم ہیں

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ

اسی طرح آئندہ بھی) اللہ کے ساتھ کسی معبود کو نہ پکارنا اس کے سوا کوئی معبود (ہونیکے قابل) نہیں ول (اس لئے کہ)

شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَ

سب چیزیں فنا ہونیوالی ہیں بجز اسکی ذات کے اُسی کی حکومت ہو (جس کا ظہور کامل قیامت میں ہی) اور

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٨﴾

اسی کے پاس تم سب کو جانا ہے (پس سب کو اُن کے کئے کی جزا دیگا)

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ عنکبوت مکہ میں نازل ہوئی اس میں اُنہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کلماتہا ۹۹۰ ول۲ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں حروفہا ۴۴۱۰

الٓمّٓ ﴿١﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا

الم (بعضے مسلمان جو کفار کی ایذاؤں سے گھبرا جاتے ہیں تو) کیا ان لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ وہ اتنا کہنے پر چھوٹ

اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ

جاوینگے کہ ہم ایمان لے آئے اور اُنکو (قسم قسم کے مصائب سے) آزمایا نہ جاویگا۔ اور ہم تو (ایسے ہی واقعات سے) اُن لوگوں کو

مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ

بھی آزما چکے ہیں جو ان سے پہلے (مسلمان) ہو گزرے ہیں سو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو (ظاہری علم سے) جان کر رہیگا

لَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٣﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ

جو (ایمان کے دعوے میں) سچے تھے اور جھوٹوں کو بھی جان کر رہیگا ول۳ ہاں کیا جو لوگ بُرے بُرے کام کر

يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا

رہے ہیں وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم سے کہیں نکل بھاگیں گے اُن کی یہ تجویز نہایت

يَحْكُمُوْنَ ﴿٤﴾ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ اللّٰهِ فَاِنَّ

ہی بیہودہ ہے۔ ول۴ جو شخص اللہ سے ملنے کی اُمید رکھتا ہے سو اُسکو تو ایسے ایسے حوادث سے پریشان نہ

اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٥﴾

ہونا چاہئے) کیونکہ اللہ (سے ملنے) کا وہ معین وقت ضرور آنیوالا ہی (جس سے سارے غم غلط ہو جاوینگے) اور وہ سب کچھ

٦ حرکتوں والی مدِ لازم | ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب | ٢ حرکتوں والی مد | ادغام اور نا قابل تلفظ | قلقلہ

وقف لازم — النصف — ع ۹ — ١٢٦

ول۱ ان آیتوں میں کفار و مشرکین کو انکی درخواستوں سے مایوس کرنا ہی اور روئے سخن ان ہی کی طرف ہے کہ تم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دین میں موافق ہونے کی درخواست کرتے ہو اس میں کامیابی کا کبھی احتمال نہیں۔ مگر عادت ہے کہ جس پر زیادہ غصہ ہوتا ہے اس سے بات نہیں کیا کرتے اپنے محبوب سی باتیں کرکے اس شخص کو سنایا کرتے ہیں +

ول۲ اس سورت میں زیادہ تر استقامت علی الدین سے موانع کیمتعلق احکام ہیں +

ول۳ چنانچہ جو صدق و اعتقاد سے مسلمان ہوتے ہیں وہ ان امتحانات میں ثابت رہتے ہیں بلکہ اور زیادہ پختہ ہو جاتے ہیں۔ اور جو دفع الوقتی کیلئے مسلمان ہو جاتے ہیں وہ ایسے وقت میں اسلام کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ یعنی یہ ایک حکمت ہے امتحان کی +

ول۴ یہ جملہ معترضہ کے طور پر ہے جسمیں کفار کی بد انجامی سنا کر مسلمانوں کی ایک گونہ تسلی کردی کہ ان ایذاؤں کا اُن سے بدلہ لیا جاوے گا +

وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ۚ إِنَّ

اور جو شخص محنت کرتا ہے وہ اپنے ہی (نفع کے) لئے محنت کرتا ہے (ورنہ) خدا تعالیٰ کو (تو) تمام جہان

اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٦﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا

والوں میں کسی کی حاجت نہیں۔ اور وہ نفع جو طاعت سے پہنچتا ہے اسکا بیان یہ ہے کہ)

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں ہم اُن کے گناہ اُن سے دُور کر دیں گے

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٧﴾

اور اُن کو اُن کے (اُن) اعمال (ایمان و اعمال صالحہ) کا (استحقاق سے) زیادہ اچھا بدلہ دیں گے۔ ف۱

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔

وَإِن جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ

اور (اسکے ساتھ یہ بھی کہ دیا ہے کہ) اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو ایسی چیز کو میرا شریک

لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ

ٹھیرائے جس (کے معبود ہونے) کی کوئی (صحیح) دلیل تیرے پاس نہیں ہے تو تو اُنکا کہنا نہ ماننا تم سب کو میرے ہی

فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ وَالَّذِينَ

سو میں تم کو تمہارے سب کام (نیک ہوں یا بد) جتلا دُوں گا۔ ف۲ اور (دیتا ہوں کہ) جو لوگ ایمان

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي

لائے ہونگے اور نیک عمل کئے ہوں گے ہم اُن کو نیک بندوں (کے درجہ) میں (کہ بہشت ہے) داخل

الصَّالِحِينَ ﴿٩﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ

کر دیں گے۔ اور بعضے آدمی ایسے بھی ہیں جو کہدیتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان

آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ

لائے پھر جب اُن کو راہ خدا میں کچھ تکلیف پہنچائی جاتی ہے ف۳ تو لوگوں کی ایذا رسانی کو

فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ ۖ وَلَئِن

ایسا (عظیم) سمجھ جاتے ہیں جیسے خدا کا عذاب اور اگر (کبھی) کوئی مدد

جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا

مسلمانوں کی، آپ کے رب کی طرف سے آپہنچتی ہے تو (اُسوقت) کہتے ہیں کہ ہم تو (دین و عقیدے میں)

ف۱
کفار طرح طرح سی مسلمانوں کو اسلام سے ہٹانے کی فکریں کرتے تھے۔ بعضے جسمانی ایذائیں پہنچایا کرتے تھے۔ اور بعضے دوسرے طریقوں سی مجبور کرتے۔ چنانچہ سعد بن ابی وقاص کی والدہ نے ان سی کہا کہ اللہ کا حکم ہے والدین کی اطاعت کا۔ سو میں قسم کھاتی ہوں کہ کھانا پانی نہ چکھونگی جبتک کہ تو اسلام کو نہ چھوڑیگا۔ اگرچہ میری جان نکل جاوے۔ اس پر اگلی آیت نازل ہوئی +

ف۲
حاصل یہ ہوا کہ واقعہ بالا میں ماں کی عصیان سی وسوسہ گناہ کا نہ کیا جاوے +

ف۳
مقصود رد سے یہ نہیں ہے کہ ان کا اسلام اب مقبول نہیں۔ بلکہ استمرار علی الاسلام فی الماضی کے دعوی میں تکذیب ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مَعَكُمْ ۗ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ
تمہارے ساتھ تھے۔ کیا اللہ تعالیٰ کو دنیا جہان والوں کے دلوں کی باتیں معلوم نہیں ہیں (یعنی اُنکے دل

الْعٰلَمِيْنَ ⑩ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ہی میں ایمان نہ تھا)۔ اور (یہ واقعات اس لئے ہوتے رہتے ہیں) کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو معلوم کرکے

وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ⑪ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
رہیگا اور منافقوں کو بھی معلوم کرکے رہے گا۔ اور کفار مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ تم

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ
(دین میں) ہماری راہ چلو اور (قیامت میں) تمہارے گناہ

خَطٰيٰكُمْ ۗ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ
ہمارے ذمہ حالانکہ یہ لوگ اُن کے گناہوں میں سے ذرا بھی نہیں لے سکتے یہ بالکل

شَيْءٍ ۗ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ⑫ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ
جھوٹ بک رہے ہیں۔ اور (البتہ یہ ہوگا کہ) یہ لوگ اپنے گناہ اپنے اُوپر لادے ہونگے

وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۫ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ
اور اپنے (ان) گناہوں کے ساتھ (ہی) کچھ گناہ اور (بھی لادے ہونگے) اور یہ لوگ جیسی جیسی جھوٹی باتیں بناتے تھے

الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ⑬ ع وَلَقَدْ
قیامت میں اُن سے باز پُرس (اور پھر سزا) ضرور ہوگی۔ ف۱ اور ہم نے

اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ
نوح (علیہ السلام) کو اُن کی قوم کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا سو وہ اُن میں پچاس سال کم

اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۗ فَاَخَذَهُمُ
ایک ہزار برس رہے (اور قوم کو سمجھاتے رہے) ف۲ پھر (جب اس پر بھی وہ باز نہ

الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ⑭ فَاَنْجَيْنٰهُ
آئے تو) اُن کو طوفان نے آدبایا اور وہ بڑے ظالم لوگ تھے۔ ف۳ پھر (اس طوفان آنے کے بعد)

وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَا اٰيَةً
ہم نے اُنکو اور کشتی والوں کو (اس طوفان سے) بچالیا اور ہم نے اس واقعہ کو تمام جہان والوں کیلئے

لِّلْعٰلَمِيْنَ ⑮ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ
موجب عبرت بنایا۔ اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا جبکہ اُنہوں نے اپنی قوم سے

ف۱ اوپر کفار کی ایذاؤں اور مخالفتوں کا بیان تھا جس سے مسلمان متفکر ہوتے ہیں آگے تسلیہ کے لئے بعض قصص امم سابقہ کے مذکور ہیں۔

ف۲ روح المعانی میں بروایت ابن ابی شیبہ وعبد بن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وحاکم وتصحیح حاکم حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ نوح علیہ السلام کو چالیس برس میں نبوت ملی۔ اور ساڑھے نو سو برس وعظ فرمایا۔ پھر طوفان کے بعد ساٹھ برس زندہ رہے سو اس حساب سے ان کی عمر ایک ہزار پچاس سال کی ہوئی۔ واللہ اعلم

ع ١ ١٣ ١٣

ف۳ کہ اتنی مدت دراز کی فہمائش سے بھی متأثر نہ ہوئے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد — اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں) — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد — ادغام اور ناقابل تلفظ — قلقلہ

اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

(جو کہ بت پرست تھے) فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو۔ ف۱ یہ تمہارے لئے بہتر ہے

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ

اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو۔ تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر

دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ۭ

محض بتوں کو پوج رہے ہو اور (اس کے متعلق) جھوٹی باتیں تراشتے ہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

تم خدا کو چھوڑ کر جن کو پوج رہے ہو

لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ

وہ تم کو کچھ بھی رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے سو تم رزق خدا کے پاس سے تلاش کرو ف۲

وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

اور اُسی کی عبادت کرو اور اُسی کا شکر کرو اور تم کو اُسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے

وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ

اور اگر تم لوگ مجھ کو جھوٹا سمجھو تو (میرا کچھ نقصان نہیں کیونکہ) تم سے پہلے بھی بہت سی اُمتیں (اپنے پیغمبروں کو)

قَبْلِكُمْ ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾

جھوٹا سمجھ چکی ہیں اور (ان کا بھی کچھ نقصان نہیں ہوا وجہ اس کی یہ ہے کہ) پیغمبر کے ذمہ تو صرف (بات کا) صاف طور

اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ

کیا ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح مخلوق کو اوّل بار پیدا کرتا ہے (کہ عدم محض سے وجود

يُعِيْدُهٗ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ

میں لاتا ہی) پھر وہی دوبارہ اسکو پیدا کریگا۔ یہ اللہ کے نزدیک بہت ہی آسان بات ہے۔ آپ (ان لوگوں سے) کہیئے

سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ

کہ تم لوگ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ خدا تعالیٰ نے مخلوق کو کس طور

الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ

پر اوّل بار پیدا کیا ہے پھر اللہ پچھلی بار بھی پیدا کرے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ ۚ يُعَذِّبُ

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ف۳ وہ جس کو چاہیگا عذاب

ف۱
اور ڈر کر شرک چھوڑ دو +

ف۲
یعنی اُس سے مانگو کہ مالک رزق وہی ہے +

ف۳
ایک تو سبب وجوب عبادت کا یہ ہے کہ وہ مالک نفع کا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ وہ مالک ضرر کا بھی ہے +

+ + +

ف۴
پہلے بدء خلق کے علم عقلی سے اعادہ پر استدلال کیا ہے جیسا اس پر اَوَلَمْ يَرَوْا دال ہے۔ اور پھر بدء خلق کے علم حسی سے اعادہ پر استدلال ہے جیسا انظروا اس پر دال ہے جس میں اول سے ترقی ہے کہ مابہ الاستدلال صرف امر عقلی نہیں بلکہ امر حسی ہے +

۶ حرکتوں والی مدّ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدّ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ

دیگا (یعنی جو اس کا مستحق ہوگا) اور جس پر چاہے رحمت فرماویگا (یعنی جو اس کا اہل ہوگا) اور تم سب اُسی کے

تُقْلَبُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ

پاس لوٹ کر جاؤ گے۔ اور تم نہ زمین میں (چھپ کر خدا کو) ہرا سکتے ہو

وَلَا فِي السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ

اور نہ آسمان میں (اُڑ کر) اور خدا کے سوا نہ تمہارا کوئی

اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٢٢﴾ وَالَّذِيْنَ

کارساز ہے اور نہ کوئی مددگار۔ ف۱ اور جو لوگ

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ

خدا کی آیتوں کے اور (بالخصوص) اُس کے سامنے جانے کے منکر ہیں وہ لوگ (قیامت میں)

يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

میری رحمت سے ناامید ہوں گے اور یہی ہیں جن کو عذاب

اَلِيْمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا

دردناک ہوگا۔ سو (ابراہیم کی اس تقریر دلپذیر کے بعد) اُنکی قوم کا (آخری) جواب بس یہ تھا کہ (آپس میں) کہنے

اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ

لگے کہ اُن کو یا تو قتل کر ڈالو یا اُن کو جلا دو (چنانچہ جلانے کا سامان کیا) سو اللہ نے اُن کو اس آگ سے

النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

بچا لیا۔ بے شک اس واقعہ میں اُن لوگوں کے لئے جو کہ ایمان رکھتے ہیں کئی

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ

نشانیاں ہیں۔ ف۲ اور ابراہیم (علیہ السلام) نے (وعظ میں یہ بھی) فرمایا کہ تم نے جو خدا کو چھوڑ

دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي

کر بتوں کو (معبود) تجویز کر رکھا ہے بس یہ تمہارے باہمی دُنیا کے

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ

تعلقات کی وجہ سے ہے۔ ف۳ پھر قیامت میں (تمہارا یہ حال ہوگا کہ) تم میں

بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫

ایک دوسرے کا مخالف ہو جاویگا اور ایک دوسرے پر لعنت کرے گا۔

ف۱ پس نہ اپنی تدبیر سے بچ سکے۔ نہ دوسرے کی حمایت سے +

ع ۲ ۹ ۱۴

ف۲ یعنی یہ واقعہ کئی مدلول کی دلیل ہے۔ اللہ کا قادر ہونا۔ ابراہیم علیہ السلام کا نبی ہونا۔ کفر و شرک کا باطل ہونا۔ پس دلیل واحد باعتبار تعدد مدلول کے بجائے متعدد دلائل کے ہوگئی +

ف۳ چنانچہ مشاہدہ ہے کہ اکثر آدمی اپنے علاقہ اور دوستی اور رشتہ والوں کے طریق پر رہتا ہے۔ یا تو اس وجہ سے حق میں غور ہی نہیں کرتا۔ اور یا سمجھ کر بھی ڈرتا ہے کہ یہ سب چھوٹ جاویں گے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾

اور (اگر تم اس بُت پرستی سے باز نہ آئے تو) تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور تمہارا کوئی حمایتی نہ ہوگا۔

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى

سو اتنے وعظ و پند پر بھی اُن کی قوم نے نہ مانا، صرف لوط (علیہ السلام) نے اُنکی تصدیق فرمائی اور ابراہیم نے فرمایا

رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾ وَوَهَبْنَا

(بتلائی ہوئی جگہ کی) طرف ترکِ وطن کرکے چلا جاؤں گا بیشک وہ زبردست حکمت والا ہے۔ اور ہم نے

لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ

(ہجرت کے بعد) اُن کو اسحاق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) عنایت فرمایا اور ہم نے

ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ

اُنکی نسل میں نبوت اور کتاب (کے سلسلہ) کو قائم رکھا اور ہم نے اُن کا

اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

صلہ اُن کو دنیا میں بھی دیا اور وہ آخرت میں بھی (بڑے درجہ کے)

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ

نیک بندوں میں ہوں گے۔ ف۲ اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو پیغمبر بنا کر بھیجا جبکہ اُنہوں نے

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ

اپنی قوم سے فرمایا کہ تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے کسی نے

بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اَئِنَّكُمْ

دنیا جہان والوں میں نہیں کیا۔ کیا تم

لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ

مردوں سے فعل کرتے ہو (وہ بے حیائی کا کام یہی ہے) اور تم ڈاکہ ڈالتے ہو

وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ

اور (غضب یہ ہے کہ) اپنی بھری مجلس میں نامعقول حرکت کرتے ہو۔ ف۳ سو اُن کی

جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ

قوم کا (آخری) جواب بس یہ تھا کہ تم ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ

اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ

اگر تم (اس بات میں) سچے ہو (کہ یہ افعال موجب عذاب ہیں) لوط (علیہ السلام) نے دُعا کی

وقف لازم

ف۱ وہ میری حفاظت کریگا۔ اور مجھ کو اس کا ثمرہ دیگا +

ف۲ اس صلہ سے مراد قرب و قبول ہے +

ف۳ اور معصیت کا اعلان یہ خود ایک معصیت اور قبح عقلی ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٣٠﴾ ع

کہ اے میرے رب مجھ کو ان مفسد لوگوں پر غالب (اور انکو عذاب سے ہلاک) کر دے ۔

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ

اور ہمارے (وہ) بھیجے ہوئے فرشتے جب ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس بشارت لے کر آئے ۔

قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ

تو (اثنائے گفتگو میں) اُن فرشتوں نے (ابراہیمؑ سے) کہا کہ ہم اس بستی والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں

اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ اِنَّ

(کیونکہ) وہاں کے باشندے بڑے شریر ہیں ۔ ابراہیمؑ نے فرمایا

فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ

کہ وہاں تو لوطؑ (بھی موجود) ہیں ۔ فرشتوں نے کہا کہ جو جو وہاں (رہتے) ہیں ہم کو سب

فِيْهَا ڒ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۤ

معلوم ہیں ۔ ہم اُن کو اور اُنکے خاص متعلقین کو بچا لیں گے بجز اُن کی بی بی کے ۔

كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ

کہ وہ عذاب میں رہ جانے والوں میں سے ہوگی ۔ (یہ گفتگو تو ابراہیمؑ سے ہوئی) اور (پھر وہاں سے فارغ ہو کر) جب

رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ

ہمارے وہ فرستادے لوطؑ کے پاس پہنچے تو لوطؑ اُن (کے آنے) کی وجہ سے مغموم ہوئے [٢] اور اُن کے سبب تنگ دل

ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۣ

ہوئے اور (فرشتوں نے جب یہ حال دیکھا تو) وہ فرشتے کہنے لگے آپ (کسی بات کا) اندیشہ نہ کریں اور نہ مغموم ہوں

اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ

ہم آپکو اور آپ کے خاص متعلقین کو بچا لیں گے بجز آپ کی بی بی کے کہ

كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ

وہ عذاب میں رہ جانے والوں میں ہوگی ۔ (اور آپ کو مع متعلقین اس سے بچا کر) ہم اس بستی کے (بقیہ)

عَلٰٓي اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ

باشندوں پر ایک آسمانی عذاب اُن کی بدکاریوں کی

السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ

سزا میں نازل کرنے والے ہیں [٣] اور ہم نے

[١] اور انکی دعا قبول ہونیکے بعد اللہ تعالیٰ نے عذاب کی خبر دینے کے لئے فرشتے معین فرما دیئے ۔ اور دوسرا کام ان فرشتوں کو یہ بتلایا گیا کہ ابراہیم علیہ السلام کو اسحٰق علیہ السلام کے تولد کی بشارت دیں +

[٢] کیونکہ وہ حسین نوجوانوں کی شکل میں آئے تھے ۔ اور لوط علیہ السلام نے ان کو آدمی سمجھا ۔ اور اپنی قوم کی نامعقول حرکت کا خیال آیا +

[٣] چنانچہ وہ بستی الٹ دی گئی اور غیبی پتھروں سے سنگباری کی گئی +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢ ـ ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ ـ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

تَرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾
اس بستی کے کچھ ظاہر نشان (اب تک) رہنے دیئے ہیں ان لوگوں (کی عبرت) کے لئے جو عقل رکھتے ہیں ف۱

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ
اور مدین والوں کے پاس ہم نے اُن (کی برادری) کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو پیغمبر بنا کر بھیجا سو اُنہوں نے

اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا
فرمایا کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو (اور شرک چھوڑ دو) اور روز قیامت سے ڈرو اور

تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ
سرزمین میں فساد مت پھیلاؤ۔ ف۲ سو ان لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ
پس زلزلہ نے اُن کو آپکڑا پھر وہ اپنے گھروں میں اوندھے

جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ
گر کر رہ گئے۔ اور ہم نے عاد اور ثمود کو بھی (اُنکے عناد و خلاف کی وجہ سے) ہلاک کیا اور یہ ہلاک

لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۣ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
ہونا تمکو اُن کے رہنے کے مقامات سے نظر آرہا ہے ف۳ اور (حالت اُنکی یہ تھی کہ) شیطان نے اُن کے اعمال (بد)

اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ
کو اُنکی نظر میں مستحسن کر رکھا تھا اور (اس ذریعہ سے) اُنکو راہ (حق) سے روک رکھا تھا

وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ
اور وہ لوگ (ویسے) ہوشیار تھے۔ اور ہم نے قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی (اُنکے

وَهَامٰنَ ۣ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ
کفر کے سبب) ہلاک کیا۔ اور ان (تینوں) کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کھلی دلیلیں (حق کی) لے کر آئے تھے

فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا
پھر ان لوگوں نے زمین میں سرکشی کی اور (ہمارے عذاب سے)

سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ ۚ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ
بھاگ نہ سکے۔ تو ہم نے ہر ایک کو اُس کے گناہ کی سزا میں پکڑ لیا۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ
سو اُن میں بعضوں پر تو ہم نے تند ہوا بھیجی ف۴ اور اُن میں

ف۱ چنانچہ اہل مکہ سفر شام میں ان ویران مقامات کو دیکھتے تھے اور جو اہل عقل تھے وہ منتفع بھی ہوتے تھے کہ ڈر کر ایمان لے آتے تھے +

ف۲ یعنی حقوق اللہ و حقوق العباد کو ضائع مت کرو۔ جیسا کفر و شرک کے ساتھ کم ناپنے تولنے کے بھی خوگر تھے۔ اور اقامت عدل کے ترک کا فساد ہونا ظاہر ہے +

ف۳ کہ آثار ویرانی اور بربادی کے ان سے نمایاں ہیں۔ اور یہ مقامات شام کو جاتے ہوئے ملتے تھے +

ف۴ مراد اس سے قوم عاد ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا

بعضوں کو ہولناک آواز نے آدبایا۔ ف۱ اور اُن میں بعض کو ہم نے

بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا

زمین میں دھنسا دیا۔ ف۲ اور اُن میں بعض کو ہم نے (باقی میں) ڈبو دیا۔ ف۳ اور اللہ

كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

ایسا نہ تھا کہ اُن پر ظلم کرتا لیکن یہی لوگ (شرارتیں کرکے) اپنے اوپر

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٤٠ مَثَلُ الَّذِيْنَ

ظلم کیا کرتے تھے۔ ف۴ جن لوگوں نے خدا

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ

کے سوا اور کارساز تجویز کر رکھے ہیں اُن لوگوں کی مثال مکڑی

الْعَنْكَبُوْتِ ۚۖ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ

کی سی مثال ہے جس نے ایک گھر بنایا اور کچھ شک نہیں کہ سب

الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا

گھروں میں زیادہ بودا مکڑی کا گھر ہوتا ہے اگر وہ (حقیقت حال کو) جانتے

يَعْلَمُوْنَ ۝٤١ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ

تو ایسا نہ کرتے۔ ف۵ اللہ تعالیٰ (تو) ان سب چیزوں (کی حقیقت اور ضعف) کو جانتا ہے جس کو وہ

مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

لوگ خدا کے سوا پوج رہے ہیں (پس وہ چیزیں تو نہایت ضعیف ہیں) اور وہ (اللہ تعالیٰ)

الْحَكِيْمُ ۝٤٢ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا

زبردست حکمت والا ہے۔ اور ہم ان (قرآنی) مثالوں کو لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے

لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝٤٣

بیان کرتے ہیں اور ان مثالوں کو بس علم والے ہی لوگ سمجھتے ہیں۔

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو مناسب طور پر بنایا ہے۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٤٤ ع

ایمان والوں کے لئے اس میں (اسکے استحقاق عبادت کی) بڑی دلیل ہے۔ ف۶

٦ حرکتوں والی مدِلازم / ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِواجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱
مراد اس سے ثمود ہیں +

ف۲
مراد اس سے قارون ہیں +

ف۳
مراد اس سے فرعون و ہامان ہے +

ف۴
شروع سورت سے کفار کے مسلمانوں کو ایذا دینے کے مضمون کا سلسلہ یہاں تک چلا آیا ہے۔ آگے توحید و نبوت کی تحقیق ہے۔ جو بنا تھی اس ایذا رسانی کی اور اس سے اس ایذا رسانی کا ناحق ہونا بھی واضح ہو جاوے گا +

ف۵
پس جیسا اس مکڑی نے اپنے زعم میں ایک اپنی پناہ بنائی ہے مگر واقع میں وہ پناہ غایت ضعف سے کالعدم ہے۔ اسی طرح یہ مشرک معبودات باطلہ کو اپنے زعم میں اپنی پناہ سمجھتے ہیں مگر واقع میں وہ پناہ لاشے محض ہے +

ف۶
اوپر توحید کا ذکر تھا۔ آگے نبوت کا ذکر ہے۔ اس ترتیب سے کہ اول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ سے تبلیغ قولی اور اَقِمِ الصَّلٰوةَ سے تبلیغ فعلی کا حکم اور اسکے بعد کے جملوں میں بیان فضل اعمال و بیان علم الٰہی سے ترغیب و ترہیب شرائع کی معین مقصود تبلیغ ہے۔ اور وَلَا تُجَادِلُوْٓا الخ سے قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ تک منکرین رسالت سے کلام اول اہل کتاب سے پھر غیر اہل کتاب سے پھر آگے يَسْتَعْجِلُوْنَكَ سے بعض منکرین رسالت کے ایک شبہ کا جواب مذکور ہے +

وقف لازم

ع ١٦ ٤

أُتْلُ مَآ أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَأَقِمِ

جو کتاب آپ پر وحی کی گئی ہے، آپ اسکو پڑھا کیجئے۔ اور نماز کی

الصَّلٰوةَ ؕ إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ

پابندی رکھیئے۔ بے شک نماز (اپنی وضع کے اعتبار سے) بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے

وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا

روک ٹوک کرتی رہتی ہے وا اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں

تَصْنَعُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا أَهْلَ الْكِتٰبِ

کو جانتا ہے اور تم اہل کتاب کے ساتھ

إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ۖ إِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ

بجز مہذب طریقہ کے مباحثہ مت کرو، ہاں جو اُن میں زیادتی کریں وا

وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ

اور یوں کہو کہ ہم اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں، جو ہم پر نازل ہوئی اور ان کتابوں پر بھی جو تم پر

وَإِلٰهُنَا وَإِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿٤٦﴾

نازل ہوئیں۔ اور (یہ بھی) تسلیم کرتے ہو کہ ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے اور ہم تو اسکی اطاعت کرتے ہیں

وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ

اور اسی طرح ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی۔ سو جن لوگوں کو ہم نے

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ

کتاب (کی نافع سمجھ) دی ہے وہ اُس (آپ والی) کتاب پر ایمان لے آتے ہیں اور ان (اہل عرب

هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا يَجْحَدُ

مشرک) لوگوں میں بھی بعض ایسے (منصف) ہیں کہ اس کتاب پر ایمان لے آتے ہیں۔ اور ہماری آیتوں سے

بِاٰيٰتِنَآ إِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا

بجز (ضدّی) کافروں کے اور کوئی منکر نہیں ہوتا اور آپ اس کتاب سے پہلے نہ

مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ إِذًا

کوئی کتاب پڑھے ہوئے تھے اور نہ کوئی کتاب اپنے ہاتھ سے لکھ سکتے تھے کہ ایسی

لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٤٨﴾ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ

حالت میں یہ حق ناشناس لوگ کچھ شبہ نکالتے بلکہ یہ کتاب خود بہت سی واضح دلیلیں ہیں

وا یعنی نماز بلسان حال، کہتی ہے کہ جس معبود کی تو اتنی تعظیم کرتا ہے فحشاء ومنکر کے ارتکاب سے اسکی بے تعظیمی نہایت نازیبا ہے +

وا یعنی انکو جواب ترکی بترکی دینے کا مضائقہ نہیں۔ گو افضل جب بھی طریقہ احسن ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ

اُن لوگوں کے ذہن میں، جن کو علم عطا ہوا ہے اور ہماری آیتوں سے

بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ

بس ضدّی لوگ انکار کئے جاتے ہیں اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ان پر ان کے

عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ

ربّ کے پاس سے نشانیاں کیوں نہیں نازل ہوئیں آپ کہہ دیجئے کہ وہ نشانیاں تو

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥٠﴾ اَوَلَمْ

خدا کے قبضہ میں ہیں اور میں تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والا ہوں کیا ان لوگوں کو

يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى

یہ بات کافی نہیں ہوئی کہ ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی جو ان کو سنائی

عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ

جاتی رہتی ہے بلاشبہ اس کتاب میں ایمان لانے والے لوگوں کے لئے بڑی رحمت

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ

اور نصیحت ہے آپ یہ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان

شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

گواہ بس ہے اس کو سب چیز کی خبر ہے جو آسمانوں میں ہے، اور زمین میں ہے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ

اور جو لوگ جھوٹی باتوں پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کے منکر ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ

تو وہ لوگ بڑے زیاں کار ہیں ؎۱ اور یہ لوگ آپ سے عذاب کا

بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ

تقاضا کرتے ہیں۔ اور اگر (علم الٰہی میں عذاب آنیکی) میعاد معین نہ ہوتی، تو ان پر

الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا

عذاب آچکا ہوتا۔ اور وہ عذاب اُن پر دفعتہً آپہنچے گا، اور اُن کو خبر

يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٣﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ

بھی نہ ہوگی + یہ لوگ آپ سے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں۔ اور اس میں

ع ٥ / ٧ / ١

؎۱ یعنی حبیب اللہ کے ارشاد سے میری رسالت ثابت تو اس کا انکار کفر باللہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا علم محیط ہے۔ تو اس کو اس انکار و کفر کی بھی خبر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کفر پر سزائے خسارہ دیتے ہیں پس لامحالہ ایسے لوگ خاسر ہوں گے +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ڰ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ڮ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

کچھ شک نہیں کہ جہنّم ان کافروں کو گھیرے گا جس دن کہ اُن پر عذاب اُن کے اُوپر سے اور اُن کے نیچے سے گھیرے گا اور حق تعالیٰ فرمادے گا کہ جو کچھ کرتے رہے ہو (اب اُس کا مزہ) چکھو۔ ف۱ اے میرے ایماندار بندو میری زمین فراخ ہے سو خالص میری ہی عبادت کرو ف۲ ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ف۳ پھر تم سب کو ہمارے پاس آنا ہے اور جو لوگ ایمان لائے، اور اچھے عمل کیے ہم ان کو جنّت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے، جن کے نیچے سے نہریں چلتی ہوں گی وہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (نیک) کام کرنے والوں کا کیا اچھا اجر ہے جنہوں نے صبر کیا۔ ف۴ اور وہ اپنے رب پر توکّل کیا کرتے تھے ف۵ اور بہت سے جانور ایسے ہیں جو اپنی غذا اُٹھا کر نہیں رکھتے اللہ ہی ان کو (مقدّر) روزی پہنچاتا ہے۔ اور تم کو بھی اور وہ سب کچھ سنتا سب کچھ جانتا ہے۔ ف۶ اور اگر آپ اُن سے دریافت کریں کہ وہ کون ہے جس نے آسمان اور

ف۱ یعنی پس وہ عذاب عذابِ جہنّم ہے اور وہ میعاد یوم قیامت ہے +

ف۲ یعنی جب یہ لوگ غایتِ عداوت و معاندت سے تم کو اقامت شرائع و اختیار دین پر ایذا پہنچاتے ہیں تو یہاں رہنا کیا ضرور ہے میری زمین فراخ ہے۔ سو اگر یہاں رہ کر عبادت نہیں کرسکتے۔ تو کہیں اور چلے جاؤ۔ اور وہاں جا کر خالص میری ہی عبادت کرو +

ف۳ یعنی اگر ہجرت میں تم کو احباب و اوطان کی مفارقت شاق معلوم ہو تو یہ سمجھ لو کہ ایک نہ ایک روز یہ تو ہونا ہی ہے کیونکہ ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ضرور ہے۔ آخر اس وقت سب چھوٹیں گے +

ف۴ یعنی واقع شدہ سختیوں پر جن میں ہجرت کی سختی بھی داخل ہے صبر کیا +

ف۵ یعنی محتمل الوقوع تکالیف کے اندیشے کے وقت جن میں دوسری محتمل سختیوں کے ساتھ اندیشۂ رزق بھی آگیا وہ اپنے رب پر توکّل کرتے تھے +

ف۶ یعنی دل قوی کرکے اللہ پر بھروسہ رکھو۔ اور وہ بھروسہ کے لائق ہے کیونکہ وہ سب کچھ سنتا سب کچھ جانتا ہے۔ اسی طرح دوسری صفات میں کامل ہے۔ اور جو ایسا کامل الصفات ہو وہ ضرور بھروسہ کے قابل ہے +

۶ حرکتوں والی مدِلازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفااور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ
زمین کو پیدا کیا؟ اور جس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے تو وہ لوگ یہی کہیں گے

اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
کہ وہ اللہ ہے پھر کدھر الٹے چلے جا رہے ہیں۔ ف۱ اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے

لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
چاہے روزی فراخ کر دیتا ہے۔ اور جس کے لئے چاہے تنگ کر دیتا ہے بیشک اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ
ہی سب چیز کے حال سے واقف ہے اور اگر آپ اُن سے دریافت کریں کہ وُہ کون ہے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ
جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین کو بعد اس کے کہ خشک پڑی تھی

بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ
ترو تازہ کر دیا۔ تو وہ لوگ یہی کہیں گے کہ وہ بھی اللہ ہے آپ کہیئے کہ الحمد للہ،

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ
بلکہ ان میں اکثر سمجھتے بھی نہیں ف۲ اور یہ دُنیوی زندگی (فی نفسہ)

الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
بجز لہو و لعب کے اور کچھ بھی نہیں۔ اور اصل زندگی عالم

لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾
آخرت ہے، اگر ان کو اس کا علم ہوتا تو ایسا نہ کرتے۔ ف۳

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ
پھر جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں، تو خالص اعتقاد کر کے اللہ

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى
ہی کو پکارنے لگتے ہیں پھر جب ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف

الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ
لے آتا ہے تو وہ فوراً ہی شرک کرنے لگتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ ہمنے جو نعمت انکو دی ہے اسکی ناقدری

وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا
کرتے ہیں، اور یہ لوگ چندے اور حظ حاصل کر لیں، پھر قریب ہی انکو سب خبر ہوئی جاتی ہے کیا ان لوگوں نے اس بات پر

ف۱
یعنی توحید فی الالوہیّتہ کا جو مبنیٰ ہے یعنی توحید فی التکوین وہ تو ان لوگوں کے نزدیک بھی مسلّم ہے پھر جب توحید فی التکوین کو مانتے ہیں۔ تو پھر توحید فی الالوہیّتہ کے بارہ میں کدھر الٹے چلے جا رہے ہیں +

ف۲
نہ اس وجہ سے کہ عقل نہیں۔ بلکہ عقل سے کام نہیں لیتے۔ اور غور نہیں کرتے۔ اس لئے بدیہی بھی خفی رہتا ہے +

ع ۶ ۱۲ ۲

ف۳
کہ فانی میں منہمک ہو کر باقی کو بھلا دیتے۔ اور اس کے لئے سامان نہ کرتے۔ بلکہ یہ لوگ دلائل میں غور کرتے اور ایمان لے آتے۔ جیسا کہ مقتضا ان کے اقرار توحید فی التکوین والابقار کا ہے +

وقف لازم

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ

نظر نہیں کی کہ ہم نے امن والا حرم بنایا ہے۔ ف۱ اور اُن کے گرد و پیش میں لوگوں کو نکالا

حَوْلِهِمْ ۗ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ

جا رہا ہے پھر کیا یہ لوگ جھوٹے معبود پر تو ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی

يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

ناشکری کرتے ہیں؟ ف۲ اور اس شخص سے زیادہ کون ناانصاف ہوگا جو اللہ پر جھوٹ افتراء

كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۗ اَلَيْسَ فِيْ

کرے اور جب سچی بات اسکے پاس پہونچے وہ اس کو جھٹلاوے۔ ف۳ کیا ایسے کافروں کا

جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا

جہنّم میں ٹھکانا نہ ہوگا۔ ف۴ اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت

لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾ ع

کرتے ہیں، ہم انکو اپنے (قرب و ثواب یعنی جنت کے) رستے ضرور دکھاویں گے اور بیشک اللہ تعالیٰ (کی رضا و رحمت) ایسے خلوص والوں کے ساتھ ہے

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ روم مکہ میں نازل ہوئی اس میں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الٓمّٓ ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿٢﴾ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ

الٓمّٓ اہل روم ایک قریب کے موقع میں مغلوب ہو گئے۔ ف۵

وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿٣﴾ فِيْ بِضْعِ

اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب تین سال سے لے کر نو سال کے اندر اندر غالب

سِنِيْنَ ۗ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۗ

آجاویں گے پہلے بھی اختیار اللہ ہی کو تھا۔ اور پیچھے بھی

وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٤﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ۗ

اور اس روز مسلمان اللہ تعالیٰ کی اس امداد پر خوش ہوں گے

يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٥﴾

وہ جس کو چاہے غالب کر دیتا ہے اور وہ زبردست ہے، (اور) رحیم ہے

ف۱ یعنی شہر مکہ کو +

ف۲ کیونکہ شرک سے بڑھ کر کوئی ناشکری نہیں کہ نعمت تخلیق و ترزیق و ابقاء و تدبیر وغیرہ وہ عطا فرماوے اور عبادت جو کہ ان نعمتوں کا شکر ہے دوسرے کے لئے تجویز کی جاوے +

ف۳ بے انصافی ظاہر ہے کہ بلا دلیل بات کی تو تصدیق کرے اور دلیل والی بات کی تکذیب +

ف۴ یعنی ضرور ہوگا +

ف۵ ایک بار روم اور فارس میں مقام اذرعات و بصریٰ کے درمیان لڑائی ہوئی اور رومی مغلوب ہو گئے۔ مشرکین مکہ مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم اور رومی اہل کتاب ہو اور ہم اور فارسی غیر اہل کتاب ہیں پس روم پر فارس کا غالب آنا فال ہے اسکی کہ ہم بھی تم پر غالب رہیں گے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں جنمیں پیشینگوئی ہے کہ نو سال کے اندر رومی فارسیوں پر غالب آجاویں گے چنانچہ اس سے ساتویں برس پھر دونوں کا مقابلہ ہوا اور رومی غالب آگئے۔ جس سے وہ پیشینگوئی پوری ہوئی +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ

اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو خلاف نہیں فرماتا۔ ف۱ ولیکن

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۶ يَعْلَمُوْنَ

اکثر لوگ نہیں جانتے یہ لوگ صرف

ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ وَهُمْ عَنِ

دنیوی زندگی کے ظاہر کو جانتے ہیں اور یہ لوگ

الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۷ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا

آخرت سے بے خبر ہیں۔ ف۲ کیا انہوں نے اپنے دلوں میں

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

یہ غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ

اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہیں، کسی حکمت ہی سے اور ایک میعاد

مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ

معین کے لئے پیدا کیا ہے۔ ف۳ اور بہت سے آدمی اپنے رب کے ملنے کے

رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝۸ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

منکر ہیں۔ ف۴ کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں

مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا

ان کا انجام کیا ہوا وہ ان سے قوت میں بھی بڑھے ہوئے تھے، اور انہوں نے

الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا

زمین کو بویا جوتا تھا، اور جتنا انہوں نے اس کو آباد کر رکھا ہے اس سے زیادہ انہوں نے اسکو آباد کیا تھا

وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ

اور ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر معجزے لے کر آئے تھے سو خدا

اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا ولیکن وہ تو خود ہی اپنی جانوں پر

ف۱ اس لئے یہ پیشینگوئی ضرور پوری ہوگی +

ف۲ اس لئے انکو نہ اسباب عقوبت سے کہ کفر و انکار ہے اندیشہ ہے نہ اسباب نجات کی کہ تصدیق و ایمان ہے فکر ہے +

ف۳ ان حکمتوں میں سے ایک مجازاۃ ہے اور میعاد معین قیامت ہے +

ف۴ اگر اپنے دلوں میں غور کرتے تو ان واقعات کا امکان عقل سے اور ان کا وقوع نقل سے اور اس نقل کا صدق صفت اعجاز سے منکشف ہو جاتا۔ اور آخرت کے منکر نہ ہوتے۔ مگر غور نہ کرنے سے منکر ہو رہے ہیں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

يَظْلِمُونَ ﴿٩﴾ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا

ظلم کر رہے تھے۔ ف۱ پھر ایسے لوگوں کا انجام جنہوں نے بُرا کام کیا تھا

السُّوٓأَىٰ أَن كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا

بُرا ہی ہُوا۔ ف۲ اس وجہ سے کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا تھا اور اُن کی

يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

ہنسی اُڑاتے تھے اللہ تعالیٰ خلق کو اول بار بھی پیدا کرتا ہے، پھر وہی دوبارہ بھی اسکو پیدا

ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١١﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ

کرے گا پھر اس کے پاس لائے جاؤ گے اور جس روز قیامت قائم ہوگی

يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٢﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُم

اس روز مجرم لوگ حیرت زدہ رہ جاویں گے۔ ف۳ اور ان کے شریکوں میں سے

مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ

ان کا کوئی سفارشی نہ ہوگا اور یہ لوگ اپنے شریکوں سے

كَافِرِينَ ﴿١٣﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ

منکر ہو جاویں گے اور جس روز قیامت قائم ہوگی اُس روز سب آدمی

يَتَفَرَّقُونَ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

جُدا جُدا ہو جاویں گے یعنی جو لوگ ایمان لائے تھے اور انہوں نے اچھے کام کیے تھے

فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ

وہ تو باغ میں مسرور ہوں گے اور جن لوگوں نے

كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ

کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا تھا

فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿١٦﴾ فَسُبْحَانَ اللَّهِ

وہ لوگ عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ ف۴ سو تم اللہ کی تسبیح کیا کرو

حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ﴿١٧﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ

شام کے وقت اور صبح کے وقت اور تمام

فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ

آسمان و زمین میں اسی کی حمد ہوتی ہے ف۵ اور بعد زوال اور ظہر کے

ع ۱۰/۴

ف۱ کہ انکار رسل کا کر کے مستحق ہلاک ہوئے +

ف۲ وہ انجام سزائے دوزخ ہے +

ف۳ یعنی کوئی معقول بات اُن سے بن نہ پڑے گی +

ف۴ یہ معنیٰ ہیں جدا جدا ہونے کے +

ف۵ یعنی آسمان میں فرشتے اور زمین میں بعض اختیاراً اور بعض اضطراراً اس کی حمد وثنا کرتے ہیں۔ پس جب وہ ایسا محمود الصفات کامل الذات ہے تو تم کو بھی ضرور اس کی تسبیح کرنا چاہیے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم | ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب | ٢ حرکتوں والی مد | ادغام اور نا قابل تلفظ | قلقلہ

تُظۡهِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾ يُخۡرِجُ الۡحَـىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَيُخۡرِجُ
وقت۔ ف۱ وہ جاندار کو بے جان سے باہر لاتا ہے اور بے جان کو

الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَىِّ وَيُحۡىِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ
جاندار سے باہر لاتا ہے ف۲ اور زمین کو اُس کے مُردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے

وَكَذٰلِكَ تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهٖۤ اَنۡ
اور اسی طرح تم لوگ نکالے جاؤ گے اور اسی کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ

خَلَقَكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنۡتُمۡ بَشَرٌ
تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تھوڑے ہی روزوں بعد تم آدمی بن کر

تَنۡتَشِرُوۡنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَكُمۡ مِّنۡ
پھیلے ہوئے پھرتے ہو۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اُس نے تمہارے واسطے تمہاری

اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡكُنُوۡۤا اِلَيۡهَا وَجَعَلَ
جنس کی بیبیاں بنائیں تاکہ تم کو اُن کے پاس آرام ملے اور تم

بَيۡنَكُمۡ مَّوَدَّةً وَّرَحۡمَةً ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
میاں بیوی میں محبّت اور ہمدردی پیدا کی اس میں اُن لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں

لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ خَلۡقُ
جو فکر سے کام لیتے ہیں اور اُسی کی نشانیوں میں سے آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِكُمۡ
اور زمین کا بنانا ہے اور تمہارے لب و لہجہ اور رنگتوں کا

وَاَلۡوَانِكُمۡ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلۡعٰلِمِيۡنَ ﴿۲۲﴾
الگ الگ ہونا ہے۔ ف۳ اس میں دانشمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ ف۴

وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمۡ بِالَّيۡلِ وَالنَّهَارِ
اور اُسی کی نشانیوں میں سے تمہارا سونا لیٹنا ہے رات میں اور دن میں۔ ف۵

وَابۡتِغَآؤُكُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
اور اس کی روزی کو تمہارا تلاش کرنا ہے اس میں اُن لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں

لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ يُرِيۡكُمُ الۡبَرۡقَ
جو سُنتے ہیں اور اُسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تم کو بجلی دکھاتا ہے

ع ۵ / ۹ / ۲

ف۱ اس لئے کہ یہ اوقات تجددِ نعمت و زیادتِ ظہورِ آثارِ قدرت کے ہیں ان میں تجدیدِ تسبیح کی مناسب ہے +

ف۲ مثلاً نطفہ اور بیضہ سے انسان اور بچہ۔ اور انسان اور پرندہ سے نطفہ اور بیضہ +

ف۳ لب و لہجہ سے مراد یا لغات ہوں یا آواز و طرز گفتگو +

ف۴ نشانیاں جمع اس لئے فرمایا کہ امر مذکور کئی امر پر مشتمل ہے +

ف۵ گو رات کو زیادہ اور دن کو کم ہو +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيِ

جس سے ڈر بھی ہوتا ہے اور امید بھی ہوتی ہے اور وہی آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اُسی سے زمین

بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

کو اُس کے مُردہ ہو جانے کے بعد زندہ کر دیتا ہے اس میں ان لوگوں کے لیئے

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ

نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ

السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ

آسمان اور زمین اُس کے حکم سے قائم ہیں۔ ف۱ پھر جب تم کو پکار کر

دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ ۖۗ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾

زمین میں سے بلا دے گا تو تم یک بارگی نکل پڑو گے۔ ف۲

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ

اور جتنے آسمان اور زمین میں موجود ہیں سب اُسی کے

قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

تابع ہیں اور وہی ہے جو اوّل بار پیدا کرتا ہے پھر

يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ

وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اُس کے نزدیک زیادہ آسان ہے اور آسمان و زمین میں

الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

اُسی کی شان اعلیٰ ہے اور وہ زبردست

الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ

حکمت والا ہے اللہ تعالیٰ تم سے ایک مضمون عجیب تمہارے ہی حالات میں سے بیان فرماتے ہیں۔

هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ

کیا تمہارے غلاموں میں کوئی شخص تمہارا اس مال میں جو ہم نے تمکو دیا ہے شریک ہے

فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ

کہ تم اور وہ اس میں برابر ہوں

تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

جن کا تم ایسا خیال کرتے ہو جیسا اپنے آپس کا خیال کیا کرتے ہو ف۳ ہم اسی طرح سمجھ داروں کے لئے

ف۱
اس میں بیان ہی ان کے البقا کا۔ اور اُوپر خلق السمٰوٰت والارض میں ذکر تھا اُن کے حدوث کا اور یہ تمام نظام عالم جو مذکور ہوا یعنی تمہارا سلسلۂ توالد و تناسل کا جاری ہونا اور باہم ازدواج ہونا۔ اور آسمان و زمین کا بہیئت کذائیہ موجود و قائم ہونا اور السنہ والوان کا اختلاف اور لیل و نہار کے انقلاب میں خاص مصلحتوں کا ہونا اور بارش کا نزول۔ اور اس کے مبادی و آثار کا ظہور، یہ سب اُسی حیوٰۃ اُولیٰ کے بقا و سلسلہ تک ہے۔ اور ایک روز یہ سب ختم ہو جاوے گا+

ف۲
اور دوسرا نظام شروع ہو جاوے گا جو مقصود مقام ہے+

ف۳
ظاہر ہے کہ غلام اس طرح شریک نہیں ہوتا+

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ

دلائل صاف صاف بیان کرتے رہتے ہیں بلکہ ان ظالموں نے بلا دلیل

ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ

اپنے خیالات کا اِتباع کر رکھا ہے سو جس کو خدا گمراہ کرے

مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ

اس کو کون راہ پر لادے اور اُن کا کوئی حمائتی نہ ہوگا سو تم

وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ

یک سُو ہو کر اپنا رُخ اس دین کی طرف رکھو اللہ کی دی ہوئی قابلیت کا اتّباع کرو

فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ

جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے ف۱ اللہ تعالیٰ کی اس پیدا کی ہوئی چیز کو جس پر اُس نے تمام آدمیوں کو

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

پیدا کیا ہے بدلنا نہ چاہیئے پس سیدھا دین یہی ہے لیکن اکثر لوگ نہیں

يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا

جانتے تم خدا کی طرف رجوع ہو کر فطرت الٰہیہ کا اتباع کرو اور اس سے ڈرو اور نماز کی

الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ

پابندی کرو اور شرک کرنے والوں میں سے مت رہو جن لوگوں

الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ

نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور بہت سے گروہ ہو گئے۔ ف۲ ہر

حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ

گروہ اپنے اس طریقہ پر نازاں ہے جو انکے پاس ہے۔ اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی

ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ

ہے اپنے رب کو اسی کی طرف رجوع ہو کر پکارنے لگتے ہیں ف۳ پھر جب اللہ تعالیٰ اُن کو اپنی طرف

مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

سے کچھ عنایت کا مزہ چکھا دیتا ہے تو بس ان میں سے بعضے لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے

يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ وقفۃ

لگتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے جو انکو دیا ہے اسکی ناشکری کرتے ہیں سو چندے روز اور حظ حاصل کر لو

ف۱
مطلب فطرت کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص میں خلقۃً یہ استعداد رکھی ہے کہ اگر حق کو سننا اور سمجھنا چاہے تو وہ سمجھ میں آجاتا ہے۔ اور اس کے اتباع کا مطلب یہ ہے کہ اس استعداد اور قابلیت سے کام لے اور اس کے مقتضا پر کہ ادراکِ حق ہے عمل کرے۔ غرض اس فطرت کا اتباع چاہیئے +

ف۲
یعنی حق تو ایک تھا اور باطل بہت ہیں۔ انہوں نے حق کو چھوڑ دیا۔ اور باطل کی مختلف راہیں اختیار کر لیں۔ یہ ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے۔ کہ ایک نے ایک لے لیا۔ دوسرے نے دوسرا +

ف۳
یعنی جس توحید کی طرف ہم بلاتے ہیں اضطرار کے وقت عام طور پر حال و قال سے باوجود اس خلاف و انکار کے اس کا اظہار و اقرار بھی ہونے لگتا ہے جس سے اس کے فطری ہونے کی بھی تائید ہوتی ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا

پھر جلدی تم معلوم کرلوگے کیا ہم نے ان پر کوئی سند نازل کی ہے

فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَآ اَذَقْنَا

کہ وہ ان کو خدا کے ساتھ شرک کرنے کو کہہ رہی ہے اور ہم جب لوگوں کو

النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ

کچھ عنایت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر اُن کے اعمال کے بدلے میں جو پہلے

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَوَلَمْ

اپنے ہاتھوں کرچکے ہیں اُن پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو بس وہ لوگ نا اُمید ہوجاتے ہیں کیا اُن کو

يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جسکو چاہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہے

يَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

کم دیتا ہے اس میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے جو

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ

ایمان رکھتے ہیں پھر قرابت دار کو اس کا حق دیا کرو اور مسکین

وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ

اور مسافر کو بھی یہ اُن لوگوں کے لئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا کے

وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَآ

طالب ہیں اور ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور جو چیز

اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا

تم اس غرض سے دوگے کہ وہ لوگوں کے مال میں پہنچکر زیادہ ہوجائے تو یہ

يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ

خدا کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو زکوٰۃ دوگے جس سے

تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾

اللہ کی رضا طلب کرتے ہوگے تو ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے پاس بڑھاتے رہیں گے ف۱

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ

اللہ ہی وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا پھر

ف۱ جب دلائل توحید میں معلوم ہوا کہ رزق کا بسط وقبض اللہ ہی کی طرف سے ہے تو اس سے ایک بات اور ثابت ہوئی کہ بخل کرنا مذموم ہے۔ کیونکہ اس سے تقدیر سے زیادہ نہیں مل سکتا۔ پھر امساک بے فائدہ ہے + اور خیر ہونے کے لئے جو يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ کی قید لگائی ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ مطلق انفاق خیر اور موجب فلاح نہیں خدا کے نزدیک پہنچنا اور بڑھنا اس مال کے ساتھ خاص ہے جو اللہ کی خوشنودی کے لئے خرچ کیا جاوے +

۶ حرکتوں والی مدلازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدواجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ

تم کو موت دیتا ہے پھر تم کو جلائے گا کیا تمہارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو

يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى

ان کاموں میں سے کچھ بھی کرسکے۔ ف۱ وہ ان کے شرک سے پاک

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

اور برتر ہے خشکی اور تری میں لوگوں کے

بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ

اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ

بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾

اُن کے بعض اعمال کا مزہ اُن کو چکھادے تاکہ وہ باز آجاویں۔ ف۲

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ

آپ فرمادیجئے کہ ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ جو لوگ پہلے

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ

ہو گزرے ہیں اُن کا اخیر کیسے ہوا ان میں اکثر

مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ

مشرک ہی تھے سو تم اپنا رُخ اس دین راست کی طرف رکھو ف۳

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ

قبل اس کے کہ ایسا دن آجاوے جس کے واسطے پھر خدا کی طرف سے ہٹنا نہ ہوگا ف۴

يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ

اُس دن سب لوگ جدا جدا ہوجاویں گے جو شخص کفر کر رہا ہے اُس پر تو اُس کا کفر پڑیگا

وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لا

اور جو نیک عمل کر رہا ہے سو یہ لوگ اپنے لئے سامان کر رہے ہیں

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنے فضل سے جزا دے گا جو ایمان لائے اور انہوں نے

مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ

اچھے عمل کئے واقعی اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی

ع ۴ ۳

ف۱ ظاہر ہے کہ ایسا کوئی بھی نہیں +

ف۲ بعض کا مطلب یہ ہے کہ اگر سب پر عقوبتیں مرتب ہوں تو ایک دم زندہ نہ رہیں +

ف۳ یعنی توحید اسلامی کیطرف +

ف۴ یعنی جیسے دُنیا میں خاص عذاب کیوقت کو اللہ تعالیٰ قیامت کے وعدہ پر ہٹاتا جاتا ہے۔ جب وہ موعود دن آجاویگا پھر اُس کو نہ ہٹاوے گا اور توقف واہمال نہ ہوگا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ

نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوشخبری دیتی ہیں اور تاکہ تم کو اپنی

مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا

رحمت کا مزہ چکھا دے اور تاکہ کشتیاں اُس کے حکم سے چلیں اور تاکہ تم اس کی

مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَقَدْ

روزی تلاش کرو ف١ اور تاکہ تم شکر کرو اور ہم نے

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ

آپ سے پہلے بہت سے پیغمبر ان کی قوموں کے پاس بھیجے

فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ

اور وہ اُن کے پاس دلائل لے کر آئے سو ہم نے ان لوگوں سے انتقام لیا جو مرتکب

اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾

جرائم ہوئے تھے۔ ف٢ اور اہل ایمان کا غالب کرنا ہمارے ذمہ تھا۔ ف٣

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا

اللہ ایسا ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے پھر وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں

فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ

پھر اللہ تعالیٰ اسکو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے

كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ

ٹکڑے کردیتا ہے ف٤ پھر تم مینہ کو دیکھتے ہو کہ اس کے اندر سے نکلتا ہے

فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ

پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہے پہنچا دیتا ہے تو بس وہ

يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ

خوشیاں کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ قبل اس کے کہ ان کے

اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿٤٩﴾

خوش ہونے سے پہلے ان پر برسنے ناامید تھے۔ ف٥

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ

سو رحمت الٰہی کے آثار دیکھو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اُس کے

ف١ یعنی جریان فلک اور ابتغاء فضل دونوں ارسال ریاح کے مسبب ہیں۔ اول قریب بلاواسطہ اور ثانی بعید بواسطہ اول کے +

ف٢ اور وہ جرائم تکذیب حق و مخالفت اہل حق ہیں۔ اور اس انتقام میں ہم نے اُن کو مغلوب اور اہل ایمان کو غالب کیا +

ف٣ وہ انتقام عذاب الٰہی تھا۔ اور اس میں کفار کا ہلاک ہونا اُن کا مغلوب ہونا ہے اور مسلمانوں کا بچ جانا اُن کا غالب آنا ہے۔ غرض اسی طرح ان کفار سے انتقام لیا جاویگا۔ خواہ دنیا میں خواہ بعد موت +

ف٤ بسط کا مطلب یہ ہے کہ مجتمع کرکے دُور تک پھیلا دیتا ہے اور کیف کا مطلب یہ کہ کبھی تھوڑی دُور تک کبھی بہت دُور تک۔ اور کِسَفًا کا مطلب یہ کہ مجتمع نہیں ہوتا متفرق رہتا ہے +

ف٥ یعنی ابھی ابھی ناامید تھے۔ اور ابھی خوش ہوگئے۔ اور ایسا ہی مشاہدہ بھی ہے کہ انسان کی کیفیت ایسی حالت میں بہت ہی جلدی بدل جاتی ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ
مردہ ہونے کے بعد کس طرح زندہ کرتا ہے کچھ شک نہیں کہ وہی مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے

وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾ وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا
اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اور اگر ہم ان پر اور

رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوا مِن بَعْدِهِ
ہَوا چلائیں پھر یہ لوگ کھیتی کو زرد ہُوا دیکھیں تو یہ اس کے بعد ناشکری

يَكْفُرُونَ ﴿٥١﴾ فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا
کرنے لگیں۔ ف۱ سو آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور

تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿٥٢﴾
بہروں کو آواز نہیں سنا سکتے جب کہ پیٹھ پھیر کر چل دیں ف۲

وَمَا أَنتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ ۖ
اور آپ اندھوں کو اُن کی بے راہی سے راہ پر نہیں لا سکتے۔

إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم
آپ تو بس اُن کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں پھر وہ

مُّسْلِمُونَ ﴿٥٣﴾ ۞ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ
مانتے ہیں اللہ ایسا ہے جس نے تم کو ناتوانی کی حالت میں بنایا۔ ف۳

ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ
پھر ناتوانی کے بعد توانائی عطا کی۔ ف۴ پھر توانائی

مِن بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا
کے بعد ضعف اور بڑھاپا کیا وہ جو چاہتا ہے پیدا

يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ﴿٥٤﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ
کرتا ہے اور وہ جاننے والا قوّت رکھنے والا ہے۔ ف۵ اور جس روز قیامت

السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ
قائم ہوگی مجرم لوگ قسم کھا بیٹھیں گے کہ وہ لوگ (یعنی ہم عالم برزخ میں) ایک ساعت

سَاعَةٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ ﴿٥٥﴾ وَقَالَ
سے زیادہ نہیں رہے اسی طرح یہ لوگ اُلٹے چلا کرتے تھے اور جن

ف۱ اور پچھلی نعمتیں سب طاقِ نسیاں میں رکھ دیں +

ف۲ سو جب انکی غفلت اور ناشکری پر اقدام اس درجہ پر ہے تو اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بالکل ہی بے حس ہیں۔ تو ان کے عدم ایمان و عدم تدبر فی الآیات پر غم بھی بیکار ہے +

ف۳ مراد اس سے ابتدائی حالت بچپن کی ہے +

ع ۵ ۳ ۸

ف۴ یعنی جوانی عطا کی +

ف۵ پس جو ایسا قادر ہو اس کو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے +

ـــ قرء حفص بضم الضاد وفتحها في الثلاثة لكن الضم مختار ۱۲

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفاء اور غنۃ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب		
۲ حرکتوں والی مد		

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ

لوگوں کو علم اور ایمان عطا ہوا ہے۔ ف١ وہ کہیں گے کہ تم تو نوشتہ

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۫ فَهٰذَا يَوْمُ

خداوندی کے موافق قیامت کے دن تک رہے ہو سو قیامت کا دن

الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَيَوْمَئِذٍ

یہی ہے ولیکن تم یقین نہ کرتے تھے ف٢ غرض اُس دن

لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ

ظالموں کو ان کا عذر کرنا نفع نہ دے گا اور نہ اُن سے

يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا

خدا کی خفگی کا تدارک چاہا جاویگا ف٣ اور ہم نے لوگوں کے واسطے اس قرآن میں ہر طرح کے

الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ

عمدہ مضامین بیان کئے ہیں اور اگر آپ ان کے پاس کوئی نشانی

بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

لے آدیں تب بھی یہ لوگ جو کافر ہیں یہی کہیں گے کہ تم سب نرے

مُبْطِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ

اہل باطل ہو جو لوگ یقین نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

یونہی مہر کردیا کرتا ہے۔ ف٤ سو آپ صبر کیجئے بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ

حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع

سچا ہے ف٥ اور یہ بد یقین لوگ آپ کو بے برداشت نہ کرنے پاویں۔ ف٦

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ لقمان مکہ میں نازل ہوئی اس میں چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

الٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً

الم یہ آیتیں ایک پُر حکمت کتاب کی ہیں۔ ف٧ جو کہ ہدایت اور رحمت ہے

ف١ مراد اہل ایمان ہیں کہ اخبار شرعیہ کا علم انکو حاصل ہے +

ف٢ اس انکار کے وبال میں آج پریشانی کا سامنا ہوا۔ اس وجہ سے گھبرا کر خیال ہوا کہ ابھی تو میعاد پوری نہیں ہوئی۔ اور اگر تصدیق کرتے اور ایمان لے آتے تو اس کے وقوع کو جلدی نہ سمجھتے۔ بلکہ یوں چاہتے کہ اس سے بھی جلدی آجاوے +

ف٣ یعنی اس کا موقع نہ دیا جاویگا کہ توبہ کر کے خدا کو راضی کرلیں +

ف٤ یعنی روزانہ استعداد قبول حق کی مضمحل وضعیف ہوتی جاتی ہے۔ اسلئے انقیاد میں ضعف اور عناد میں قوت بڑھتی جاتی ہے +

ف٥ وہ وعدہ ضرور واقع ہوگا۔ پس صبر و تحمل تھوڑے ہی دن کرنا پڑتا ہے +

ف٦ یعنی انکی طرف سے خواہ کیسی ہی بات پیش آوے مگر ایسا نہ ہو کہ آپ برداشت نہ کریں +

فائدہ نفسانی انتقام گو فی نفسہ جائز ہے۔ مگر صاحب تبلیغ کے لئے اور بالخصوص مخاطب کے وقت کہ اسلام کی ابتدائی حالت تھی خلاف مصلحت ہے +

ف٧ یعنی قرآن کی +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ

نیک کاروں کے لئے جو نماز کی پابندی کرتے ہیں اور

يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾

زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ لوگ آخرت کا پورا یقین رکھتے ہیں

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ

یہ لوگ اپنے رب کے سیدھے راستہ پر ہیں اور یہی لوگ

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ

فلاح پانے والے ہیں۔ ف۱ اور بعضا آدمی ایسا بھی ہے جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے ف۲

الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ

جو (اللہ سے) غافل کرنے والی ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرلے

وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٦﴾

اور اسکی ہنسی اڑادے ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ

اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ شخص تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا ہے جیسے

يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ

اُس نے سنا ہی نہیں جیسے اُس کے کانوں میں ثقل ہے۔ ف۳ سو اُس کو ایک

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۖ

کام کئے ان کے لئے عیش کی جنتیں ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٩﴾ خَلَقَ

یہ اللہ نے سچا وعدہ فرمایا ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ ف۴ اللہ تعالیٰ نے

السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ

آسمانوں کو بلاستون بنایا۔ تم ان کو دیکھ رہے ہو اور زمین میں پہاڑ ڈال

رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ

رکھے ہیں کہ وہ تم کو لے کر ڈانوا ڈول نہ ہونے لگے اور اس میں ہر قسم کے جانور

ف۱ پس قرآن اس طرح اُن کے لئے ہدایت و رحمت کا جس کا اثر فلاح ہے سبب ہوگیا

ف۲ یعنی ایسی باتیں اختیار کرتا ہے

ف۳ یعنی جیسے بہرا ہے

ف۴ پس کمال قدرت سے وعدہ اور وعید کو واقع کرسکتا ہے اور حکمت سے اسکو حسب وعدہ واقع کریگا

٦ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

كُلِّ دَآبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً
پھیلا رکھے ہیں اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ⑩ هٰذَا
پھر اس زمین میں ہر طرح کے عمدہ اقسام اُگائے یہ تو

خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ
اللہ کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں اب تم مجھ کو دکھاؤ کہ اس کے سوا جو ہیں انہوں نے کیا کیا چیزیں

دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ⑪
پیدا کیں بلکہ یہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں ہیں

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ
اور ہم نے لقمان کو دانشمندی عطا فرمائی۔ ف۱ کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے

لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ
رہو اور جو شخص شکر کرے گا وہ اپنے ذاتی نفع کے لئے شکر کرتا ہے ف۲ اور جو ناشکری

كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ⑫ وَاِذْ قَالَ
کرے گا تو اللہ تعالیٰ بے نیاز خوبیوں والا ہے اور جب لقمان نے اپنے

لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ
بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ کسی کو شریک

بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ⑬ وَوَصَّيْنَا
نہ ٹھیرانا بے شک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے۔ ف۳ اور ہم نے انسان کو

الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي
اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے ف۴ اُس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اس کو پیٹ میں

وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَ
رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی

لِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ⑭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ
شکر گزاری کیا کر۔ ف۵ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے اور اگر تجھ پر وہ دونوں اس بات کا زور

عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ
ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھیرائے جس کی تیرے پاس کوئی دلیل

ع ١١/١

وقف النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ١٢

النصف

ف۱ لقمان علیہ السلام نبی نہ تھے۔ اُن کا زمانہ قریب داؤد علیہ السلام کے تھا۔ پس انکے نبی نہ ہونے کی بنا پر انکو یہ حکم ہونا اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ یا بطور الہام کے ہوگا۔ یا اس زمانے کے کسی نبی کی تعلیم کے ذریعہ سے۔ اور جس فرزند کو انہوں نے نصیحت کی ہے صحیح اور صریح طور پر کہیں نہیں دیکھا کہ ان کے فرزند کا کیا طریقہ تھا پہلے سے موحّد تھے۔ یا اس نصیحت کے بعد موحّد ہوئے یا کیا ہوا +

ف۲ یعنی خود اسی کا نفع ہے کہ اس سے نعمت میں ترقی ہوتی ہے۔ دنیوی نعمت میں تو باعتبار نفس نعمت کے کبھی اور باعتبار ثواب کے ہمیشہ اور دینی نعمت میں مثل علم وغیرہ کے دونوں طرح پر یعنی علم بھی بڑھتا ہے۔ اور ثواب بھی ملتا ہے +

ف۳ ظلم کی حقیقت ہے وضع الشی فی غیر محلہٖ اور ظاہر ہے کہ یہ وضع الشی فی غیر المحل شرک میں بدرجۂ اشد ہے +

ف۴ کہ ان کی اطاعت اور خدمت کرے۔ کیونکہ انہوں نے اس کیلئے بڑی مشقتیں جھیلی ہیں بالخصوص ماں نے +

ف۵ حق تعالیٰ کی شکر گزاری تو عبادت و اطاعت حقیقیہ کے ساتھ۔ اور ماں باپ کی خدمت وادائے حقوق شرعیہ کے ساتھ +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۫

نہ ہو۔ ف۱ تو اُن کا کہنا نہ ماننا اور دُنیا میں ان کے ساتھ خوبی سے بسر کرنا

وَّ اتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ

اور اُسی کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو۔ ف۲ پھر تم سب کو میرے

مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ یٰبُنَیَّ

پاس آنا ہے پھر میں تم کو جتلا دوں گا جو کچھ تم کرتے تھے بیٹا

اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ

اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو

فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ

پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا وہ آسمان کے اندر ہو یا وہ زمین کے اندر ہو

یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾

تب بھی اسکو اللہ تعالیٰ حاضر کر دیگا۔ ف۳ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین باخبر ہے

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَ اْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ

بیٹا نماز پڑھا کر اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور بُرے

عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ

کاموں سے منع کیا کر اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر یہ

ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ ۚ وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ

ہمت کے کاموں میں سے ہے اور لوگوں سے اپنا رخ مت

لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ

پھیر اور زمین پر اترا کر مت چل بیشک

اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ ۚ وَ اقْصِدْ فِیْ

اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے اور اپنی رفتار میں

مَشْیِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ

اعتدال اختیار کر ف۴ اور اپنی آواز کو پست کر ف۵ بے شک آوازوں میں

الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ ۧ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

سب سے بُری آواز گدھوں کی آواز ہے کیا تم لوگوں کو یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ

ع ۲ / ۸ / ۱۱

ف۱ اور ظاہر ہے کہ کوئی چیز بھی ایسی نہیں کہ جس کے استحقاق شرکت پر کوئی دلیل قائم ہو۔ بلکہ عدم استحقاق پر دلیلیں قائم ہیں +

ف۲ یعنی میرے احکام کا معتقد و عامل ہو +

ف۳ یہی اسباب ہیں خفاء شئی کے علم خلق سے کیونکہ کبھی غایت صغر سے ایک شئے مخفی ہو جاتی ہے کبھی حجاب کے شدید ہونے سے۔ کبھی مکان کے بعید ہونے سے۔ کبھی ظلمت سے +

ف۴ نہ بہت دوڑ کر چل کہ وقار کے خلاف ہے۔ اور نہ بہت گِن گِن کر قدم رکھ۔ بلکہ بے تکلف درمتوسط رفتار تواضع و سادگی کے ساتھ اختیار کر جس کو دوسری آیت میں اس عنوان سے ذکر کیا ہے یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا +

ف۵ یعنی بہت غل مت مچا۔ یہ مطلب نہیں کہ اتنی پست کر کہ دوسرا سنے بھی نہیں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنّہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ
اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں اور اس نے تم

عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ
پر اپنی نعمتیں ظاہری اور باطنی پوری کر رکھی ہیں۔ ف١ اور بعضے آدمی ایسے ہیں

مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا
کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدُون واقفیت اور بدون دلیل اور بدون کسی روشن کتاب کے

كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿٢٠﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ
جھگڑا کرتے ہیں اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز کا اتباع کرو جو اللہ تعالیٰ نے

اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ
نازل فرمائی ہے تو کہتے ہیں کہ نہیں ہم اسی کا اتباع کریں گے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو

اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى
پایا ہے کیا اگر شیطان اُن کے بڑوں کو عذاب دوزخ کی طرف بلاتا

عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿٢١﴾ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ
رہا ہو تب بھی۔ ف٢ اور جو شخص اپنا رُخ اللہ کی طرف جھکا دے۔ ف٣

وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ
اور وہ مخلص بھی ہو۔ ف٤ تو اس نے بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا۔ ف٥

وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٢٢﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا
اور اخیر سب کاموں کا اللہ ہی کی طرف پہنچے گا اور جو شخص کفر کرے سو آپ کے لئے

يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا
اس کا کفر باعث غم نہ ہونا چاہیئے ان سب کو ہمارے ہی پاس لوٹنا ہے سو ہم ان سب کو جتلا دینگے جو جو کچھ

عَمِلُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٢٣﴾
وہ کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کو دلوں کی باتیں خوب معلوم ہیں۔

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ
ہم ان کو چند روزہ عیش دیئے ہوئے ہیں پھر ان کو کشاں کشاں ایک سخت عذاب کی طرف

غَلِيْظٍ ﴿٢٤﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
لے آویں گے اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں و زمین کو کس نے

ف١ ظاہری وہ کہ حواس سے مدرک ہوں۔ اور باطنی وہ جو عقل سے مدرک ہوں۔ اور مراد نعمتوں سے وہ نعمتیں ہیں جو تسخیر سموات وارض پر مرتب ہوتی ہیں۔

ف٢ مطلب یہ کہ ایسے معاند ہیں کہ باوجود اس کے کہ انکو دلیل کی طرف بلایا جاتا ہے مگر پھر بھی بلا دلیل بلکہ خلاف دلیل محض آبا رضالین کی راہ پر چلتے ہیں +

ف٣ یعنی فرمانبرداری اختیار کرے عقائد میں بھی اعمال میں بھی۔ مراد اسلام و توحید ہے +

ف٤ یعنی محض ظاہری اسلام نہ ہو +

ف٥ یعنی وہ اس شخص کے مشابہ ہو گیا جو کسی مضبوط رسی کا حلقہ تھام کر گرنے سے مامون رہتا ہے۔ اسی طرح یہ شخص ہلاکت و خسران سے محفوظ ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤۔ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ

پیدا کیا ہے تو ضرور یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے آپ کہیئے کہ الحمدللہ بلکہ

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

ان میں اکثر نہیں جانتے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے

وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ اَنَّ

سب اللہ ہی کا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز سب خوبیوں والا ہے اور جتنے درخت

مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ

زمین بھر میں ہیں اگر وہ سب قلم بن جائیں اور یہ جو سمندر ہے اس کے

مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ

علاوہ سات سمندر اسمیں اور شامل ہو جاویں تو اللہ کی باتیں ختم

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ

نہ ہوں ف۱ بے شک خدا تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے تم سب کا پیدا کرنا

وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور زندہ کرنا بس ایسا ہی ہے جیسا ایک شخص کا بیشک اللہ تعالیٰ

سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ

سب کچھ سنتا سب کچھ دیکھتا ہے ف۲ اے مخاطب کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں

فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ

اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اُس نے سورج

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۫ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے کہ ہر ایک مقرر وقت تک ف۳ چلتا رہے گا

وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

اور یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب عملوں کی پوری خبر رکھتا ہے یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ ہی

هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ

ہستی میں کامل ہے اور جن چیزوں کی اللہ کے سوا یہ لوگ عبادت کر رہے ہیں بالکل ہی لچر ہیں

وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ

اور اللہ ہی عالیشان اور بڑا ہے۔ ف۴ اے مخاطب کیا تجھ کو یہ

ف۱ اللہ کی باتیں یعنی وہ کلمات جن سے اللہ تعالیٰ کے کمالات کی حکایت ہو +

ف۲ پس جو لوگ باوجود ان دلائل کے بعث کا انکار کر رہے ہیں۔ اور اس جرأت پر فسق و فجور کرتے ہیں، ان سب کو سُن رہا ہے دیکھ رہا ہے +

ف۳ یعنی قیامت تک +

ف۴ اس لئے یہ سب تصرفات اسکے ساتھ مختص ہیں +

ع ۳ ۱۱ ۱۲

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْفُلْكَ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ
(دلیل توحید کی) معلوم نہیں کہ اللہ ہی کے فضل سے کشتی دریا میں چلتی ہے تاکہ تم کو اپنی

مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ
نشانیاں دکھلائے اس میں نشانیاں ہیں ہر ایسے شخص کے لئے جو

شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا
صابر وشاکر ہو۔ ف۱ اور جب ان لوگوں کو موجیں سائبانوں کی طرح گھیر لیتی ہیں تو وہ خالص

اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى
اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں پھر جب ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف

الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ
لے آتا ہے سو بعضے تو ان میں اعتدال پر رہتے ہیں۔ ف۲ اور ہماری آیتوں کے بس وہی لوگ منکر ہوتے ہیں جو

خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا
بدعہد اور ناشکر ہیں۔ ف۳ اے لوگو اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے

يَوْمًا لَّا يَجْزِىْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ
ڈرو جس میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے کچھ مطالبہ ادا کر سکے گا اور نہ کوئی بیٹا ہی ہے

هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے ذرا بھی مطالبہ ادا کر دے یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ ف۴

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
سو تم کو دنیوی زندگانی دھوکہ میں نہ ڈالے۔ ف۵ اور نہ وہ دھوکہ باز (شیطان)

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ
اللہ سے دھوکہ میں ڈالے بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے

وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا
اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحم میں ہے اور کوئی

تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِىْ
شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور کوئی شخص

نَفْسٌ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾ ع
نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا بیشک اللہ سب باتوں کا جاننے والا باخبر ہے ف۶

ع ۴/۱۳

ف۱ مراد اس سی مومن ہے کہ صبر وشکر میں کامل ہو نا اسی کی صفت ہے +

ف۲ یعنی کبھی شرک کو چھوڑ کر توحید کو جو کہ اعدل الطرق ہے اختیار کر لیتے ہیں +

ف۳ کہ کشتی میں جو عہد توحید کا کیا تھا اس کو توڑ دیا۔ اور خشکی میں آنے کا مقتضا تھا شکر کرنا۔ اسکو چھوڑ دیا +

ف۴ یعنی وہ دن آنیوالا ضرور ہے۔ کیونکہ اسکی نسبت اللہ کا وعدہ ہے +

ف۵ کہ اسمیں منہمک ہو کر اس دن سے غافل رہو +

ف۶ اوپر وعید تھی یوم قیامت کی۔ اور منکرین بقصد انکار اس کا وقت پوچھا کرتے تھے اس لئے اس آیت میں (کہ اسکے شان نزول میں بھی بعض لوگوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سی اسکے متعلق سوال کرنا در منثور میں مذکور ہے) بطور جواب کے اپنا اختصاص علم غیب کے ساتھ ارشاد فرمایا۔ حاصل جواب یہ ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت قیامت کو نہ جاننا مستلزم اس کے عدم وقوع کو نہیں ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ سجدہ مکہ میں نازل ہوئی اسمیں تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ف۱ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الٓمّٓ ۝١ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ

الم یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اس میں کچھ شبہ نہیں یہ

رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ

رب العالمین کی طرف سے ہے کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ پیغمبر نے یہ اپنے دل سے بنالیا ہے بلکہ یہ

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ

سچی کتاب ہے آپ کے رب کی طرف سے تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی

نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝٣ اَللّٰهُ

ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ لوگ راہ پر آجاویں اللہ ہی ہے

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

جس نے آسمان اور زمین کو اور اس مخلوق کو جو ان دونوں کے درمیان ہے

فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ

چھ روز میں پیدا کیا پھر عرش پر قائم ہوا۔ ف۲ بدون

مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا

اس کے نہ تمہارا کوئی مددگار ہے اور نہ کوئی سفارش کرنے والا سو کیا تم

تَتَذَكَّرُوْنَ ۝٤ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاۗءِ اِلَى

سمجھتے نہیں ہو۔ ف۳ وہ آسمان سے لے کر زمین تک ہر امر کی تدبیر

الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ

کرتا ہے پھر ہر امر اسی کے حضور میں پہنچ جاویگا ایک ایسے دن میں جس کی مقدار تمہاری

مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝٥ ذٰلِكَ

شمار کے موافق ایک ہزار برس کی ہوگی ف۴ وہی ہے

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٦

جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا زبردست رحمت والا

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ سورت سابقہ میں توحید و معاد کے مضامین تھے۔ اس سورۃ کے شروع میں اثبات حقیقت قرآن سے اثبات رسالت ہے پھر توحید اور معاد کا ذکر ہے پھر وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى سے تائید مسئلہ رسالت کی اور تسلیہ صاحب رسالت کا معاملہ مکذبین میں ہے۔ اور اَوَلَمْ يَهْدِ سے آخر تک مکذبین کی توبیخ اور ان کے بعض اقوال کا جواب ہے +

ف۲ یعنی تصرفات نافذ کرنے لگا +

ف۳ کہ ایسی ذات کا کوئی شریک نہیں ہوسکتا +

ف۴ یعنی قیامت میں سب امور مع مالہا وما علیہا اسی کے حضور میں پیش ہوں گے +

الَّذِیْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ

جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی۔ ف١ اور انسان کی پیدائش

الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۚ﴿٧﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ

مٹی سے شروع کی پھر اسکی نسل کو خلاصۂ اخلاط

سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۚ﴿٨﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ

یعنی ایک بے قدر پانی سے بنایا پھر اُس کے اعضا درست کئے اور اس میں

فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ

اپنی رُوح پھونکی اور تم کو کان اور آنکھیں

وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٩﴾ وَقَالُوْٓا

اور دل دیئے۔ ف٢ تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو (یعنی نہیں کرتے) اور یہ لوگ کہتے ہیں

ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ

کہ جب ہم زمین میں نیست و نابود ہو گئے تو کیا ہم پھر نئے جنم میں

جَدِیْدٍ ؕ۬ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٠﴾

آویں گے بلکہ وہ لوگ اپنے رب سے ملنے کے منکر ہی ہیں۔ ف٣

قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ

آپ فرما دیجیئے کہ تمہاری جان موت کا فرشتہ قبض کرتا ہے جو تم پر متعین

بِكُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿١١﴾ ع وَلَوْ تَرٰٓی

ہے پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے اور اگر آپ دیکھیں تو عجب حال دیکھیں

اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ

جب کہ یہ مجرم لوگ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوں گے

رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ

کہ اے ہمارے پروردگار بس ہماری آنکھیں اور کان کھل گئے۔ ف٤ سو ہم کو پھر بھیج دیجئے ہم نیک کام

صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿١٢﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا

کیا کریں گے ہم کو پورا یقین آ گیا اور اگر ہم کو منظور ہوتا تو ہم

كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ

ہر شخص کو اس کا رستہ عطا فرماتے ولیکن میری یہ بات محقق ہو چکی ہے کہ میں

ف١
یعنی جس مصلحت کیلئے اس کو بنایا اسکے مناسب بنایا +

ف٢
یعنی ادراکاتِ ظاہرہ و باطنہ دیئے +

ف٣
یہ استفہام انکاری ہے +

ف٤
اور معلوم ہو گیا کہ پیغمبروں نے جو کچھ کہا سب حق تھا +

ع ١ ١١ ١٤

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾
جہنم کو جنّات اور انسان دونوں سے ضرور بھروں گا

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا
تو اب اس کا مزہ چکھو کہ تم اپنے اس دن کے آنے کو بھُو لے رہے۔ ہم نے

نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ
تم کو بھلا دیا۔ ف۱ اور اپنے اعمال کی بدولت ابدی عذاب کا مزہ

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا
چکھو بس ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انکو

ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وہ آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرنے لگتے ہیں

وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ السجدۃ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ
اور وہ لوگ تکبر نہیں کرتے ان کے پہلو خوابگاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں اس طور پر

الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا
کہ وہ لوگ اپنے رب کو اور خوف سے پکارتے ہیں امّید سے اور ہماری دی

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ
ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔ ف۲ سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان

لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾
ایسے لوگوں کے لئے خزانۂ غیب میں موجود ہے یہ ان کو اُن کے اعمال کا صلہ ملا ہے

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا
تو جو شخص مومن ہو کیا وہ اُس شخص جیسا ہو جاوے گا جو بے حکم ہو وہ آپس میں

يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
برابر نہیں ہو سکتے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیئے

فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾
سو اُن کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانہ جنتیں ہیں جو ان کے اعمال کے بدلہ میں بطور ان کی مہمانی کے ہیں

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ
اور جو لوگ بے حکم تھے سو ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے وہ لوگ جب اس سے

ف۱ یعنی رحمت سے محروم کر دیا +

ف۲ مطلب یہ کہ ایمان لانے والوں کی یہ صفات ہیں جن میں بعض تو نفس ایمان کا موقوف علیہ ہے اور بعض کمال ایمان کا +

السجدۃ ۹

وقف غفران

وقف غفران

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

أَرَادُوٓا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَآ أُعِيدُوا فِيهَا وَ

باہر نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیئے جاویں گے۔ اور

قِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنتُم بِهِ

ان کو کہا جاویگا کہ دوزخ کا وہ عذاب چکھو جس کو تم

تُكَذِّبُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ

جھٹلایا کرتے تھے اور ہم ان کو قریب کا (یعنی دُنیا میں آنے والا) عذاب بھی اس بڑے عذاب

دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ

سے پہلے چکھاویں گے ف۱ تاکہ یہ لوگ باز آویں ف۲ اور اس شخص سے زیادہ

أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا

کون ظالم ہوگا جسکو اُس کے رب کی آیتیں یاد دلائی جاویں پھر وہ ان سے اعراض کرے ف۳ ہم ایسے

مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى

مجرموں سے بدلہ لیں گے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب

الْكِتَابَ فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ

دی تھی سو آپ اس کے ملنے میں کچھ شک نہ کیجیئے۔ ف۴ اور ہم نے اُس کو

هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً

بنی اسرائیل کے لئے موجب ہدایت بنایا تھا۔ ف۵ اور ہم نے ان میں بہت سے پیشوا بنا دیئے تھے جو

يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا

ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے جبکہ وہ لوگ صبر کیئے رہے اور وہ لوگ ہماری آیتوں کا

يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

یقین رکھتے تھے۔ ف۶ آپ کا رب قیامت کے روز ان سب کے آپس میں فیصلہ

الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾ أَوَلَمْ

ان امور میں کر دے گا جن میں یہ باہم اختلاف کرتے تھے۔ ف۷ کیا ان کو

يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ

یہ امر موجب رہنمائی نہیں ہوا کہ ہم ان سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر چکے ہیں

يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ

جن کے رہنے کے مقامات میں یہ لوگ آتے جاتے ہیں اس میں صاف نشانیاں ہیں۔ ف۸

ع ۲ / ۱۱ / ۱۵

ف۱ جیسے امراض و اسقام و مصائب +

ف۲ پھر جو نہ باز آوے اُس کے لئے عذاب اکبر ہے ہی +

ف۳ اس کے استحقاق عذاب میں کیا شبہ ہے +

ف۴ مطلب یہ کہ آپ صاحب کتاب صاحب خطاب ہیں پس جب آپ اللہ کے نزدیک ایسے مقبول ہیں تو اگر مشتے چند احمق آپ کو قبول نہ کریں تو کوئی غم کی بات نہیں +

ف۵ اسی طرح آپ کی کتاب سے بہتوں کو ہدایت ہوگی +

ف۶ یہ تسلی ہی مومنین کی کہ تم لوگ صبر کرو۔ اور جب تم صاحب یقین ہو اور یقین کا مقتضا صبر کرنا ہے تو تم کو صبر ضرور ہے۔ اس وقت ہم تم کو بھی ائمہ دین بنا دیں گے +

ف۷ یعنی مومنین کو جنت میں اور کفار کو دوزخ میں ڈال دے گا +

ف۸ یعنی نشانیاں مغضوبیت کفر کی موجود ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَآءَ إِلَى
کیا یہ لوگ سنتے نہیں ہیں ۔ کیا انہوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم خشک افتادہ زمین کی طرف

الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ
پانی پہنچاتے ہیں ۔ پھر اس کے ذریعے سے کھیتی پیدا کرتے ہیں ۔ جس سے ان کے مواشی

أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُولُونَ
اور وہ خود بھی کھاتے ہیں ۔ تو کیا وہ دیکھتے نہیں ہیں ۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں

مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٨﴾ قُلْ يَوْمَ
کہ اگر تم سچے ہو تو یہ فیصلہ کب ہوگا ۔ آپ فرما دیجئے کہ اس

الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٢٩﴾
فیصلہ کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا ۔ اور ان کو مہلت بھی نہ ملے گی

فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ إِنَّهُمْ مُنْتَظِرُونَ ﴿٣٠﴾ ع
سو ان کی باتوں کا خیال نہ کیجئے اور آپ منتظر رہیئے یہ بھی منتظر ہیں۔ ف١

سُورَةُ الْأَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَسَبْعُونَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ احزاب مدینہ میں نازل ہوئی اس میں تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَ
اے نبی اللہ سے ڈرتے رہیئے اور کافروں کا اور منافقوں کا

الْمُنَافِقِينَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١﴾ وَاتَّبِعْ مَا
کہنا نہ مانیئے بیشک اللہ تعالیٰ بڑا علم والا بڑی حکمت والا ہے اور آپ کے پروردگار

يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ
کی طرف سے جو حکم آپ پر وحی کیا جاتا ہے اس پر چلیئے۔ بیشک تم لوگوں کے سب اعمال کی اللہ تعالیٰ پوری خبر

خَبِيرًا ﴿٢﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٣﴾
رکھتا ہے ف٣ اور آپ اللہ پر بھروسہ رکھیئے اور اللہ کافی کارساز ہے ف٤

مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ ۚ وَمَا
اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے اور تمہاری

٦ حرکتوں والی مدِّ لازم ۔ ٢، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم رار (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِّ واجب ۔ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

السجدة ٣۔ ع ٣ / ٨ / ١٦

ف١ معلوم ہو جاویگا کہ کس کا انتظار مطابق واقع کے ہے اور کس کا نہیں ۔

ف٢ مضامین سورت میں مابہ الاشتراک الالت ہے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی منصوریت و محبوبیت و خصوصیت و اکرمیت عند اللہ بوجوہ مختلفہ اور آپ کے وجوب تعظیم بطرق متکثرہ و حرمت ایذاء بانواع متشتتہ علی الناس پر۔ باقی مضامین یا اس کے مقدمات ہیں۔ یا متممات ۔

ف٣ اِتَّقِ اور لَا تُطِعِ اور اِتَّبِعْ اور تَوَكَّلْ ان سب امر و نہی پر آپ پہلے ہی سے عامل ہیں۔ یہاں زیادہ مقصود مخالفین کو سنانا ہے کہ ہمارے نبی تو اس حالت پر رہیں گے۔ تم خائب و خاسر ہو کر بیٹھ رہو ۔

ف٤ اس کے مقابلہ میں ان لوگوں کی کوئی تدبیر نہیں چل سکتی۔ اس لئے کچھ اندیشہ نہ کیجئے ۔

جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـئِْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ

ان بیبیوں کو جس سے تم ظہار کر لیتے ہو تمہاری ماں نہیں بنادیا

وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ

اور تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا (سچ مچ کا) بیٹا نہیں بنادیا یہ صرف تمہارے منہ سے

بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي

کہنے کی بات ہے اور اللہ حق بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا رستہ بتلاتا

السَّبِيْلَ ﴿۴﴾ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ

ہے۔ وف تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو یہ اللہ کے نزدیک راستی کی

اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي

بات ہے اور اگر تم ان کے باپوں کو نہ جانتے ہو تو وہ تمہارے دین کے بھائی

الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ

ہیں اور تمہارے دوست ہیں اور تم کو اس میں جو بھول چوک ہوجاوے تو اس سے تو تم پر

اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ

کچھ گناہ نہ ہوگا۔ لیکن ہاں جو دل سے ارادہ کر کے کرو اور

اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵﴾ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے نبی مومنین کے ساتھ خود اُن کے نفس سے

مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ

بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔ وٹ اور آپ کی بیبیاں انکی مائیں ہیں۔ وٹ اور رشتہ دار کتاب اللہ

بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

میں ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں بہ نسبت دوسرے مومنین

وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ

اور مہاجرین کے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے کچھ سلوک کرنا چاہو تو وہ جائز ہے

كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۶﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا

یہ بات لوح محفوظ میں لکھی جا چکی تھی وٹ اور جب کہ ہم نے تمام

مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّ

پیغمبروں سے ان کا اقرار لیا اور آپ سے بھی اور نوح ؑ اور

ف۱ جاہلیت میں یہ تینوں غلط باتیں مشہور تھیں کہ ذہین وعقیل آدمی کے دو دل سمجھا کرتے۔ اور ظہار سے حرمت موبدہ کا حکم کرتے اور متبنّیٰ کو تمام احکام میں مثل حقیقی بیٹے کے قرار دیتے۔ یہاں سیاق کلام سے زیادہ مقصود تفسیری غلطی کا رفع کرنا ہے۔ مگر تقویت کے لئے دو غلطیاں اور بھی رفع کر دیں +

ف۲ اسلئے مسلمان پر اپنی جان سے بھی زیادہ آپ کا حق ہے۔ اور آپ کی اطاعت مطلقاً اور تعظیم بدرجہ کمال واجب ہے۔ اور اسمیں تمام احکام و معاملات آگئے +

ف۳ ازواج کا امہات ہونا باعتبار تعظیم کے ہے۔ اور تعظیم کی ایک نوع تحریم بھی ہے اس لئے تحریم بھی واقع ہوئی +

ف۴ یعنی اخیر حکم شریعت کا توارث بالارحام ہو جاویگا +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی وَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا
ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ سے بھی اور ہم نے اُن سب

مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۟ۙ لِّیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ
سے خُوب پختہ عہد لیا تاکہ ان سچوں سے ان کے سچ کی

صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ۠ ۸
تحقیقات کرے اور کافروں کے لئے اللہ تعالیٰ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ۱

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ
اے ایمان والو اللہ کا انعام اپنے اوپر یاد کرو

اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ
جب تم پر بہت سے لشکر چڑھ آئے پھر ہم نے اُن پر ایک آندھی بھیجی اور

جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۚ ۹
ایسی فوج بھیجی جو تمکو دکھائی نہ دیتی تھی اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھتے تھے۔ ۲

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ
جبکہ وہ لوگ تم پر آچڑھے تھے اوپر کی طرف سے بھی اور نیچے کی طرف سے بھی

وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ
اور جبکہ آنکھیں کھُلی کی کھُلی رہ گئی تھیں اور کلیجے مُنہ کو

الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۟ ۱۰ هُنَالِكَ
آنے لگے تھے اور تم لوگ اللہ کے ساتھ طرح طرح کے گمان کر رہے تھے اس موقع پر مسلمانوں کا

ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا ۟ ۱۱
امتحان کیا گیا اور سخت زلزلہ میں ڈالے گئے۔

وَ اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ
اور جب کہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں

مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۟ ۱۲
مرض ہے یوں کہہ رہے تھے کہ ہم سے تو اللہ نے اور اس کے رسُول نے محض دھوکہ ہی کا وعدہ کر رکھا ہی

وَ اِذْ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ
اور جب کہ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اے یثربؔ کے لوگو

۱ اس عہد اور اس غایت سے دونوں امر کا وجوب ثابت ہوگیا۔ صاحب وحی پر اتباع وحی کا وجوب اور غیر صاحب وحی پر اتباع صاحب وحی کا وجوب +

۲ خلاصہ اس واقعہ کا یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود بنی نضیر کو مدینہ سے نکال دیا تھا۔ انہوں نے سنہ چار یا پانچ ہجری میں قبائل عرب کو بہکایا۔ اور سب دس بارہ ہزار آدمی مدینہ پر چڑھ آئے۔ آپ نے مدینہ کے گرد خندق کھدوائی۔ اور تین ہزار آدمیوں سے مقابل ہوئے۔ قریب ایک ماہ کے یہ محاصرہ رہا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ظاہراً ایک آندھی سے اور باطناً ملائکہ کے لشکر سے سب کفار کو منتشر اور منہزم کر دیا۔ چونکہ یہود بنی قریظہ نے اپنے معاہدہ کے برخلاف ان محاصرین کو مدد دی تھی اس لئے آپ بمجرد فراغ غزوۂ احزاب کے انکے مقابلہ کیلئے چلے۔ وہ اول قلعہ بند ہوگئے اور بیس پچیس روز تنگ محصور رہے۔ پھر آخر تنگ ہوکر نکلے اور بعضے قتل اور بعضے قید کئے گئے اور اس واقعہ میں منافقوں سے بھی بہت بے مروتی کی باتیں صادر ہوئیں اور چونکہ اسمیں بہت سے گروہ چڑھ آئے تھے اور خندق بھی کھدی تھی۔ اس لئے اس کا نام غزوۂ احزاب بھی ہے اور غزوۂ خندق بھی +

۳ یعنی مدینہ +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب		
۲ حرکتوں والی مد		

لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ

تمہارے لئے ٹھیرنے کا موقع نہیں سو لوٹ چلو اور بعض لوگ ان میں نبی سے

مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ

اجازت مانگتے تھے کہتے تھے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں

وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿١٣﴾

حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں ہیں یہ محض بھاگنا ہی چاہتے ہیں

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ

اور اگر مدینہ میں اس کے اطراف سے ان پر کوئی آ گھسے پھر اُن سے

سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا

فساد کی درخواست کی جائے تو یہ اس کو منظور کریں اور ان گھروں میں بہت ہی کم

يَسِيْرًا ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ

ٹھیریں حالانکہ یہی لوگ پہلے خدا سے عہد کر چکے تھے کہ

قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ

پیٹھ نہ پھیریں گے۔ ف١ اور اللہ سے جو عہد کیا جاتا ہے

اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿١٥﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ

اسکی باز پرس ہوگی آپ فرما دیجئے کہ تم کو بھاگنا کچھ نافع نہیں ہو سکتا اگر

فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا

تم موت سے یا قتل سے بھاگتے ہو اور اس حالت میں بجز

لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٦﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ

تھوڑے دنوں کے اور زیادہ متمتع نہیں ہو سکتے۔ ف٢ یہ بھی فرما دیجئے کہ وہ کون ہے جو

يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْۗءًا اَوْ

تم کو خدا سے بچا سکے۔ ف٣ اگر وہ تمہارے ساتھ بُرائی کرنا چاہے یا وہ کون ہے

اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ

جو خدا کے فضل سے تم کو روک سکے اگر وہ تم پر فضل کرنا چاہے ف٤ اور خدا کے سوا نہ کوئی

دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧﴾ قَدْ يَعْلَمُ

اپنا حمایتی پائیں گے اور نہ کوئی مددگار۔ اللہ تعالیٰ تم میں سے

ف١ یہ عہد اس وقت کیا تھا۔ جبکہ بدر میں بعض شرکت سے رہ گئے تھے تو بعض منافقین بھی مفت کرم داشتن کے طور پر کہنے لگے کہ افسوس ہم نہ شریک ہوئے ایسا کرتے ویسا کرتے۔ جب وقت آیا ساری قلعی کھل گئی+

ف٢ یعنی بھاگ کر عمر نہیں بڑھ سکتی۔ کیونکہ اس کا وقت مقدر ہے اور جب مقدر ہی تو اگر نہ بھاگتے تو بھی وقت سے پہلے مر نہیں سکتے۔ پس نہ قرار بالقاف سے کوئی ضرر نہ فرار بالفاء سے کوئی نفع۔ پھر بھاگنا محض بے عقلی ہے+

ف٣ مثلاً وہ تم کو ہلاک کرنا چاہے تو کیا تم کو کوئی بچا سکتا ہے جیسا تم فرار کو نافع خیال کرتے ہو:

ف٤ مثلاً وہ زندہ رکھنا چاہے جو کہ رحمت دنیویہ ہے۔ تو کوئی اس کا مانع ہو سکتا ہے؟ جیسا تمہارا خیال ہے کہ ثبات فی المعرکہ کو قاطع حیات سمجھتے ہو+

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ

ان لوگوں کو جانتا ہے جو مانع ہوتے ہیں اور جو اپنے (نسبی یا وطنی) بھائیوں سے یوں کہتے ہیں

هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٨﴾

کہ ہمارے پاس آجاؤ اور لڑائی میں بہت ہی کم آتے ہیں

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ

تمہارے حق میں بخیلی لئے ہوئے۔ ف۱ سو جب خوف پیش آتا ہے تو ان کو دیکھتے ہو

يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ

کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھنے لگتے ہیں کہ انکی آنکھیں چکرائی جاتی ہیں۔ جیسے کسی پر

يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ

موت کی بے ہوشی طاری ہو پھر جب وہ خوف

الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً

دور ہو جاتا ہے تو تم کو تیز تیز زبانوں سے طعنے دیتے ہیں مال پر

عَلَى الْخَيْرِ ۭ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ

حرص لئے ہوئے۔ ف۲ یہ لوگ ایمان نہیں لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال

اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٩﴾

بیکار کر رکھے ہیں اور یہ بات اللہ کے نزدیک بالکل آسان ہے

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ

ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ (ابھی تک) یہ لشکر گئے نہیں اور اگر (بالفرض) یہ (گئے ہوئے) لشکر (پھر لوٹ کر)

الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ

آجاویں تو (پھر تو) یہ لوگ (اپنے لئے) یہی پسند کریں کہ کاش ہم دیہاتیوں میں باہر جا رہیں

يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ

کہ تمہاری خبریں پوچھتے رہیں اور اگر تم ہی میں رہیں تب بھی

مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٢٠﴾ ع لَقَدْ كَانَ لَكُمْ

کچھ یوں ہی سا لڑیں۔ ف۳ تم لوگوں کے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے جو اللہ سے

فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ

اور روز آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہو رسول اللہ کا

ع ١٢ — ٢ — ١٨

ف۱ یعنی آنے میں بڑی نیت یہ ہوتی ہے کہ سب غنیمت مسلمانوں کو نہ مل جاوے برائے نام شریک ہونے سے استحقاق غنیمت کا دعوٰی تو کسی درجہ میں کر سکینگے +

ف۲ یعنی مال غنیمت کیلئے دخراش باتیں کرتے ہیں۔ کہ کیوں ہم شریک نہ تھے؟ ہماری ہی پشتی سے تم کو یہ فتح میسر نہیں ہوئی +

ف۳ آگے ثبات فی الحرب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداء و اتباع کا مقتضائے ایمان ہونا بیان فرماتے ہیں تاکہ منافقین کی تعبیر ہو کہ باوجود دعوائے ایمان اس کے مقتضا سے تخلف کیا۔ اور مخلصین کی تبشیر ہو کہ یہ لوگ البتہ مصداق کَانَ یَرْجُوا اللّٰہ کے ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾

ف۱ ایک عمدہ نمونہ موجود تھا۔ ف۲

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا

اور جب ایمانداروں نے ان لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ وہی ہے

وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَ

جس کی ہم کو اللہ و رسول نے خبر دی تھی اور اللہ و رسول نے سچ

رَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾

فرمایا تھا اور اس سے ان کے ایمان اور طاعت میں ترقی ہوگئی ف۳

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا

ان مومنین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا اسمیں

اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ

سچے اُترے۔ ف۴ پھر بعضے تو اُن میں وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور بعضے اُن میں

مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۫ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ

مشتاق ہیں اور انہوں نے ذرا تغیر و تبدل نہیں کیا یہ واقعہ اس لئے ہوا

اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ

تاکہ اللہ تعالیٰ سچے مسلمانوں کو ان کے سچ کا صلہ دے اور منافقوں کو

الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

چاہے سزا دے یا چاہے ان کو توبہ کی توفیق دے بیشک اللہ

كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

غفور رحیم ہے اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے

كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ

غصہ میں بھرا ہوا ہٹا دیا کہ ان کی کچھ بھی مُراد پوری نہ ہوئی اور جنگ میں اللہ تعالیٰ

الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا

مسلمانوں کے لئے آپ ہی کافی ہوگیا۔ ف۵ اور اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا بڑا

عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ

زبردست ہے اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی ان کو ان کے

ف۱ یرجوا میں مبدا و معاد کا اعتقاد آگیا۔ اور ذکر اللہ میں سب طاعتیں آگئیں +

ف۲ آگے منافقین کے مقابلہ میں مومنین مخلصین کا ذکر ہے +

ف۳ یہ وصف تو سب مومنین میں مشترک ہے اور بعض اوصاف بعض مومنین میں خاص بھی ہیں جس کا بیان آگے ہے +

ف۴ یہ تقسیم اس بنا پر ہے کہ بعض نے عہد ہی نہیں کیا تھا۔ اور بلا عہد ہی ثابت قدم رہے + اور مراد ان معاہدین سے حضرت انس بن النضر اور ان کے رفقاء ہیں جو حضرات اتفاق سے غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہونے پائے تھے۔ تو ان کو افسوس ہوا اور عہد کیا کہ اگر اب کے کوئی جہاد ہو تو آمیں ہماری جان توڑ کوشش دیکھ لیجاوے گی۔ مطلب یہ تھا کہ منہ نہ موڑیں گے، گو مارے جاویں +

ف۵ یعنی کفار کو قتال متعارف کی نوبت بھی نہ آئی کہ پہلے ہی دفع ہوگئے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم | ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب | ۲ حرکتوں والی مد | ادغام اور نا قابل تلفظ | قلقلہ

اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ
قَلْعوں سے نیچے اتار دیا اور اُن کے

قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ
دلوں میں تمہارا رعب بٹھادیا بعض کو تم قتل کرنے لگے اور بعض کو قید

فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ
کرلیا اور اُن کی زمین اور اُن کے گھروں اور اُن کے

وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ
مالوں کا تم کو مالک بنا دیا اور ایسی زمین کا بھی جس پر تم نے قدم نہیں رکھا ف۱ اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ
ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ ف۲ اے نبیؐ آپ اپنی

قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ
بیبیوں سے فرمادیجئے کہ تم اگر دنیوی زندگی (کا عیش)

الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ
اور اسکی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو کچھ مال و متاع (دنیوی)

سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ
دیدوں اور تم کو خوبی کے ساتھ رخصت کردوں۔ ف۳ اور اگر تم اللہ کو چاہتی ہو

وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ
اور اس کے رسول کو اور عالمِ آخرت کو تو تم میں نیک کرداروں کے لئے

لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ
اللہ تعالیٰ نے اجرِ عظیم مہیّا کر رکھا ہے اے نبی کی

النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ
بیبیو! جو کوئی تم میں کھلی ہوئی بیہودگی کرے گی۔ ف۴

يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ
اس کو دوہری سزا دی جائے گی اور یہ

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾
بات اللہ کو آسان ہے

ف۱ اس میں بشارت ہے فتوحاتِ مستقبلہ کی عموماً یا فتح خیبر کی خصوصاً جو اس سے کچھ بعد ہوا +

ف۲ اس لئے یہ امور کچھ بعید نہیں ہیں +

ف۳ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے کچھ زائد سامان دنیوی تقاضے کے ساتھ مانگنے سے جس کو وہ غلطی سے زائد نہ سمجھی تھیں آپ کے قلب مبارک کو ایذا پہنچی۔ حتیٰ کہ آپ ناخوش ہو کر ایک مہینے کے لئے سب سے الگ ہو گئے۔ یہ آیتیں اسکے متعلق حضرات امہات المومنین کی فہمائش کے لئے ارشاد ہوئیں + اور غالباً اس مانگنے کی وجہ یہ ہوئی ہو کہ فتح خیبر وغیرہ سے کسی قدر مالی وسعت حاصل ہو گئی تھی۔ تو اپنے خیال میں وہ اسکو موجب تکلیف نہیں سمجھیں + اور یہ قصہ بعد فتح خیبر کے واقع ہوا۔ چنانچہ اس وقت حضرت صفیہؓ بھی آپ کے نکاح میں تھیں جو خیبر سے حاصل ہوئی تھیں +

ع ۳ / ۷ / ۱۹

ف۴ مراد اس سے وہ معاملہ ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنگ اور پریشان ہوں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ

اور جو کوئی تم میں اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریگی اور

صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا

نیک کام کریگی تو ہم اسکو اس کا ثواب دوہرا دیں گے اور ہم نے اس کے لئے

لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ

ایک عمدہ روزی تیار کر رکھی ہے اے نبی کی بیبیو تم معمولی عورتوں کی

مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ

طرح نہیں ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرو ف۱ تو تم (نامحرم مرد سے) بولنے میں (جبکہ بضرورت بولنا پڑے)

فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ

نزاکت مت کرو (اس سے) ایسے شخص کو (طبعاً خیال فاسد) پیدا ہونے لگتا ہے جسکے قلب میں خرابی ہے

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا

اور قاعدۂ (عفت) کے موافق بات کہو۔ ف۲ اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم

تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ

زمانۂ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو اور تم

اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ

نمازوں کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کا اور اس کے رسولؐ کا

وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ

کہنا مانو اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ اے گھر والو

عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ

تم سے آلودگی کو دور رکھے اور تم کو (ہر طرح ظاہراً و باطناً)

تَطْهِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ

پاک صاف رکھے اور تم ان آیات الٰہیہ کو اور اس علم (احکام) کو یاد رکھو جس کا

اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا

تمہارے گھروں میں چرچا رہتا ہے۔ ف۳ بیشک اللہ تعالیٰ رازدان ہے پورا

خَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ

خبردار ہے بیشک اسلام کے کام کرنیوالے مرد اور اسلام کے کام کرنیوالی عورتیں اور ایمان لانیوالے مرد

ف۱ یعنی نرمی نسبت بلا تقویٰ ہیچ ہے +

ف۲ مطلب یہ ہے کہ جیسے عورتوں کے کلام کا فطری انداز ہوتا ہے کہ کلام میں نرمی ہوتی ہے۔ سادہ مزاجی سے اس انداز کو مت برتو بلکہ ایسے موقع پر تکلّف اور اہتمام سے اس فطری انداز کو بدل کر گفتگو کرو۔ یعنی ایسے انداز سے جسمیں خشکی اور رُوکھاپن ہو کہ یہ حافظِ عفت ہے +

ف۳ آیاتِ الٰہیہ یعنی قرآن +

ع ٧

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ

اور ایمان لانیوالی عورتیں ف۱ اور فرمانبرداری کرنیوالے مرد اور فرمانبرداری کرنیوالی عورتیں اور راستباز مرد

وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ

اور راستباز عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنیوالی عورتیں اور خشوع کرنیوالے مرد

وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ

اور خشوع کرنیوالی عورتیں اور خیرات کرنیوالے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں

وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ

اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنیوالے مرد

وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ

اور حفاظت کرنیوالی عورتیں اور بکثرت خدا کو یاد کرنے والے مرد اور

الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا

یاد کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم

عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا

تیار کر رکھا ہے ف۲ اور کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو گنجائش نہیں ہے جبکہ

قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ

اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دے دیں کہ (پھر) اُن (مومنین) کو ان کے اس کام میں

الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ

کوئی اختیار (باقی) رہے اور جو شخص اللہ کا اور اس کے رسول کا

وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ؕ وَاِذْ

کہنا نہ مانے گا وہ صریح گمراہی میں پڑا۔ ف۳ اور جب

تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ

آپ اس شخص سے فرما رہے تھے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور آپ نے بھی انعام

عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ

کیا ف۴ کہ اپنی بی بی (زینب) کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور خدا سے ڈر اور آپ اپنے

فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ج

دل میں وہ (بات بھی) چھپائے ہوئے تھے جسکو اللہ تعالیٰ (آخر میں) ظاہر کرنیوالا تھا اور آپ لوگوں (کے طعن) سے اندیشہ

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ اسلام سے مراد اعمال نماز روزہ۔ زکوٰۃ حج وغیرہ ہوئے اور ایمان سے مراد عقائد ہوئے +

ف۲ سبب نزول اگلی آیت کا یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضؓ کا نکاح اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ سے کرنا چاہا۔ چونکہ حضرت زیدؓ غلام مشہور ہو چکے تھے۔ اس لئے حضرت زینبؓ اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش رضؓ نے اس نکاح کی منظوری سے عذر کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی +

ف۳ اگلی آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ جب گزشتہ آیت کے نزول پر نکاح منظور کر لیا گیا۔ تو اتفاق سے باہم مزاجوں میں توافق نہ ہوا۔ حضرت زید رضؓ نے طلاق دینا چاہا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا۔ آپؐ نے فہمائش کی کہ طلاق مت دو۔ مگر جب کسی طرح موافقت نہ ہوئی۔ آخر پھر طلاق کا عزم ظاہر کیا۔ اس وقت آپ کو وحی سے معلوم ہوا کہ زید رضؓ ضرور طلاق دینگے اور زینب رضؓ کا آپ سے نکاح ہوگا۔ اور اس وقت مصلحت بھی یہی تھا کیونکہ اول تو یہ نکاح خلاف مرضی ہونے سے موجب رنج طبعی ہوا تھا۔ پھر اس پر طلاق دینا اور زیادہ موجب کلفت و دل شکنی تھا۔ اس دل شکنی کا تدارک جس سے حضرت زینب کی اشک شوئی ہو سکتی تھی اس سے بہتر اور کوئی نہ تھا کہ حضورؐ ان سے نکاح کر کے انکی دلجوئی اور قدر افزائی فرمائیں۔ مگر ساتھ ہی خیال تھا طعن عوام کا۔ مگر حکم الٰہی سے نکاح ہوا۔ جس میں علاوہ مصلحت مذکورہ خاصہ کے مصلحت شرعیہ عامہ یہ تھی کہ متبنّیٰ کی زوجہ سے نکاح کی حلّت فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہو جاوے + ف۴ مراد اس سے حضرت زید ہیں رضؓ

وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ

کرتے تھے اور ڈرنا تو آپ کو خدا ہی سے زیادہ سزاوار ہے ف۱ پھر جب زید کا اس سے

مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَىْ لَا يَكُوْنَ

جی بھر گیا ف۲ ہم نے آپ سے اس کا نکاح کر دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِىْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ

منہ بولے بیٹوں کی بیبیوں کے (نکاح کے) بارہ میں کچھ تنگی نہ رہے

اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ

جب وہ (منہ بولے بیٹے) اُن سے اپنا جی بھر چکیں ف۳ اور خدا کا یہ حکم تو ہونے والا

مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِىِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا

ہی تھا اور ان پیغمبر کے لئے جو بات (تکوینًا یا تشریعًا) خدا تعالیٰ نے مقرر کر دی تھی اس میں

فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِى الَّذِيْنَ خَلَوْا

نبی پر کوئی الزام نہیں اللہ تعالیٰ نے ان (پیغمبروں) کے حق میں (بھی) یہی معمول کر رکھا ہے جو

مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾ ۙ

پہلے ہو گزرے ہیں اور اللہ کا حکم تجویز کیا ہوا (پہلے سے) ہوتا ہے

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا

یہ سب (پیغمبران گزشتہ) ایسے تھے کہ اللہ کے احکام پہنچایا کرتے تھے اور (اس باب میں) اللہ ہی سے ڈرتے تھے

يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کے لئے

حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ

کافی ہے محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ

لیکن اللہ کے رسولؐ ہیں سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور

اللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے (اور) اے ایمان

اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ ۙ وَّسَبِّحُوْهُ

والو تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام (یعنی علی الدوام)

ف۱
مراد اس سے نکاح ہے حضرت زینبؓ سے در صورت تطلیق زیدؓ کے + فائدہ۔ بعد اطلاع مصلحت دینیہ کے پھر اندیشہ آپ نے نہیں کیا +

ف۲
یعنی طلاق دے دی اور عدّت بھی گزر گئی +

ف۳
یعنی طلاق دے دیں۔ مطلب یہ کہ اس تشریع کا اظہار ہم کو مقصود تھا +

٥ ع ٧ ٢

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ

اسکی تسبیح (وتقدیس) کرتے رہو وہ ایسا (رحیم) ہے کہ وہ (خود بھی) اور اس کے فرشتے (بھی) تم پر

مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ ف۱ تاکہ حق تعالیٰ تم کو تاریکیوں سے نور کی طرف

النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾ تَحِيَّتُهُمْ

لے آئے اور اللہ تعالیٰ مومنین پر بہت مہربان ہے وہ جس روز اللہ سے

يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ښ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٤﴾

ملینگے تو انکو جو سلام ہوگا وہ یہ ہوگا کہ السلام علیکم اور اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے عمدہ صلہ (جنت میں) تیار کر رکھا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا

اے نبی ہم نے بیشک آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہونگے اور آپ (مومنین کے) بشارت

وَّنَذِيْرًا ﴿٤٥﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا

دینے والے ہیں اور (کفار کے) ڈرانیوالے ہیں۔ اور (سبکو) اللہ کیطرف اسکے حکم سے بلانیوالے ہیں اور آپ ایک روشن

مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

چراغ ہیں۔ ف۲ اور مومنین کو بشارت دیجئے کہ ان پر اللہ کی طرف سے

فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ

بڑا فضل ہونے والا ہے اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ کیجئے اور انکی طرف سے جو ایذا

وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

پہونچے اس کا خیال نہ کیجئے ف۳ اور اللہ پر بھروسہ کیجئے اور اللہ کافی

وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ

کارساز ہے اے ایمان والو تم جب مسلمان عورتوں سے

الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ

نکاح کرو (اور) پھر تم ان کو قبل ہاتھ لگانے کے (کسی اتفاق سے) طلاق

تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ

دے دو ف۴ تو تمہاری ان پر کوئی عدت (واجب) نہیں جس کو تم شمار کرنے لگو

فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾

تو ان کو کچھ (مال) متاع دے دو ف۵ اور خوبی کے ساتھ ان کو رخصت کر دو ف۶

ف۱ اس کا رحمت بھیجنا تو رحمت کرنا ہے۔ اور فرشتوں کا رحمت بھیجنا رحمت کی دعا کرنا ہے +

ف۲ اس لئے کہ آپ کی ہر حالت طالبانِ انوار کے لئے سرمایۂ ہدایت ہے + پس قیامت میں ان مومنین پر جو کچھ رحمت ہوگی وہ آپ ہی کی ان صفات بشیر ونذیر وداعی وسراج منیر کے واسطہ سے ہے +

ف۳ یعنی ان کا طعن واعتراض موجب ترک تبلیغ الیہم نہ ہوجاوے +

ف۴ ہاتھ لگانا کنایہ صحبت سے ہے حقیقۃً یا حکماً مثل خلوت صحیحہ کے +

ف۵ متاع میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس کا مہر مقرر نہیں ہوا تو یہ متاع ایک جوڑا ہے اور اگر مہر مقرر ہوا ہے تو یہ متاع نصف مہر ہے +

ف۶ سراح جمیل یہ کہ امساک بلا حق نہ کرے۔ اس کا متاع واجب نہ رکھے اور دیا ہوا واپس نہ لے۔ کوئی سخت بات نہ کہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ
اے نبی ہم نے آپ کے لئے آپ کی یہ بیبیاں جن کو آپ اُن کے
اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ
مہر دے چکے ہیں حلال کی ہیں اور وہ عورتیں بھی جو تمہاری مملوکہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں
اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ
آپ کو دلوادی ہیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں
وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ
اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں بھی جنہوں نے آپ کے ساتھ
مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ
ہجرت کی ہو اور اس مسلمان عورت کو بھی جو بلا عوض اپنے کو پیغمبر کو دے دے ف۱
اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ
بشرطیکہ پیغمبر اس کو نکاح میں لانا چاہیں یہ سب آپ کے لئے مخصوص کیے گئے
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا
ہیں نہ اور مومنین کے لئے ہم کو وہ احکام معلوم ہیں جو ہم نے
عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا
اُن پر اُن کی بیبیوں اور لونڈیوں کے بارے میں مقرر کیے ہیں تاکہ آپ پر
يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٥٠
کسی قسم کی تنگی (واقع) نہ ہو اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے
تُرْجِيْ مَنْ تَشَاۗءُ مِنْهُنَّ وَتُــٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ
ان میں سے آپ جسکو چاہیں (اور جبتک چاہیں) اپنے سے دُور رکھیں اور جسکو چاہیں (اور جبتک چاہیں) اپنے نزدیک
تَشَاۗءُ ۭ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ
رکھیں۔ ف۲ اور جن کو دُور کر رکھا تھا اُن میں سے پھر کسی کو طلب کریں تب بھی آپ پر کوئی
عَلَيْكَ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ
گناہ نہیں ف۳ اس میں زیادہ توقع ہے کہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی ف۴ اور آزردہ خاطر نہ ہونگی
وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
اور جو کچھ بھی آپ ان کو دے دیں گے اُس پر سب کی سب راضی رہیں گی اور خدا تعالیٰ کو تم لوگوں کے دلوں کی

ف۱ یعنی نکاح میں آنا چاہے +

ف۲ یعنی جس کو چاہیں اور جب تک چاہیں اس کو باری نہ دیں۔ اور جس کو چاہیں اور جب تک چاہیں اسکو باری دیں +

ف۳ مطلب یہ ہوا کہ ان کی باری وغیرہ کی رعایت آپ پر واجب نہیں +

ف۴ یعنی خوش رہیں گی +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

مَا فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَلِيۡمًا ﴿۵۱﴾

سب باتیں معلوم ہیں اور اللہ تعالیٰ (یہی کیا) سب کچھ جاننے والا بردبار ہے

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنۡۢ بَعۡدُ وَلَاۤ اَنۡ تَبَدَّلَ

ان کے علاوہ اور عورتیں آپ کے لئے حلال نہیں ہیں ف۱ اور نہ یہ درست ہے کہ آپ ان (موجودہ)

بِهِنَّ مِنۡ اَزۡوَاجٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَكَ حُسۡنُهُنَّ اِلَّا مَا

بیبیوں کی جگہ دوسری بیبیاں کرلیں اگرچہ آپ کو ان (دوسریوں) کا حسن اچھا معلوم ہو مگر جو

مَلَكَتۡ يَمِيۡنُكَ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ

آپ کی مملوکہ ہو اور اللہ تعالیٰ ہر چیز (کی حقیقت اور آثار و مصالح) کا پورا

رَّقِيۡبًا ﴿۵۲﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا

نگران ہے اے ایمان والو نبیؐ کے گھروں میں (بے بلائے)

بُيُوۡتَ النَّبِىِّ اِلَّاۤ اَنۡ يُّؤۡذَنَ لَكُمۡ اِلٰى طَعَامٍ

مت جایا کرو مگر جس وقت تم کو کھانے کے لئے اجازت دی جاوے ایسے طور پر

غَيۡرَ نٰظِرِيۡنَ اِنٰٮهُ ۙ وَلٰكِنۡ اِذَا دُعِيۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡا

کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو۔ ف۲ لیکن جب تم کو بلایا جاوے (کہ کھانا تیار ہے) تب جایا کرو۔

فَاِذَا طَعِمۡتُمۡ فَانۡتَشِرُوۡا وَلَا مُسۡتَاۡنِسِيۡنَ

پھر جب کھانا کھا چکو تو اُٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں جی لگا کر مت

لِحَدِيۡثٍ‌ؕ اِنَّ ذٰلِكُمۡ كَانَ يُؤۡذِى النَّبِىَّ

بیٹھے رہا کرو اس بات سے نبیؐ کو ناگواری ہوتی ہے

فَيَسۡتَحۡىٖ مِنۡكُمۡ‌ زوَاللّٰهُ لَا يَسۡتَحۡىٖ مِنَ الۡحَـقِّ‌ؕ

سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں ف۳ اور اللہ تعالیٰ صاف صاف بات کہنے سے (کسی کا) لحاظ نہیں کرتا

وَاِذَا سَاَلۡتُمُوۡهُنَّ مَتَاعًا فَسۡـئَلُوۡهُنَّ مِنۡ

اور جب تم اُن سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے

وَّرَآءِ حِجَابٍ‌ؕ ذٰ لِكُمۡ اَطۡهَرُ لِقُلُوۡبِكُمۡ وَقُلُوۡبِهِنَّ‌ؕ

مانگا کرو۔ ف۴ یہ بات (ہمیشہ کے لئے) تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے

وَمَا كَانَ لَـكُمۡ اَنۡ تُؤۡذُوۡا رَسُوۡلَ اللّٰهِ وَلَاۤ

اور تم کو جائز نہیں کہ رسول اللہؐ کو کلفت پہونچاؤ اور نہ یہ جائز

ف۱ یعنی اہل قرابت میں سے غیر مہاجرات حلال نہیں اور دوسری عورتوں میں سے غیر مومنات حلال نہیں +

ع ۶ ۱۲ ۳

ف۲ یعنی بے دعوت تو جاؤ مت۔ اور دعوت ہو تب بھی بہت پہلے سی مت جا بیٹھو +

ف۳ اور زبان سے نہیں فرماتے کہ اُٹھ کر چلے جاؤ +

ف۴ یعنی بے ضرورت تو پردہ کے پاس جانا اور بات کرنا بھی نہ چاہیئے لیکن ضرورت میں کلام کا مضائقہ نہیں۔ مگر رؤیت نہ ہونا چاہیئے +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ

ہے کہ تم آپ کے بعد آپ کی بیبیوں سے کبھی بھی نکاح کرو یہ خدا کے نزدیک

كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴿٥٣﴾ إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا

بڑی بھاری (معصیت کی) بات ہے اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو گے

أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٥٤﴾

یا اس کو پوشیدہ رکھو گے تو اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ

پیغمبر کی بیبیوں پر اپنے باپوں کے بارے میں کوئی گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں کے

وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا

اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ

أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ

اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی عورتوں کے اور نہ اپنی

أَيْمَانُهُنَّ ۗ وَاتَّقِينَ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ

لونڈیوں کے اور خدا سے ڈرتی رہو بیشک اللہ ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿٥٥﴾ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ

حاضر (ناظر) ہے ف۱ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے

يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا

رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر ف۲ اے ایمان والو تم بھی آپ پر رحمت

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ

بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے

اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے

وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ

اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ف۳ اور جو لوگ ایمان والے

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا

مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو بدون اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا ہو ایذا

ف۱ یعنی اس سے کوئی امر مخفی نہیں۔ پس خلاف میں احتمال سزا کا ہے +

ف۲ اللہ تعالیٰ کا رحمت بھیجنا تو رحمت فرمانا ہے۔ اور مراد اس سے رحمت خاصہ ہے جو آپ کی شان عالی کے مناسب ہے۔ اور فرشتوں کا رحمت بھیجنا اور اسی طرح جس رحمت کے بھیجنے کا ہم کو حکم ہے اس سے مراد اس رحمت خاصہ کی دعا کرنا ہے اور اسی کو ہمارے محاورے میں درود کہتے ہیں۔ اور اس دعا کرنے سے حضور کے مراتب عالیہ میں بھی ترقی ہو سکتی ہے اور خود دعا کرنے والے کو بھی نفع ہوتا ہے +

ف۳ اللہ کے ناراض کرنے کو مجازاً ایذاء کہہ دیا گیا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم | ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب | ٢ حرکتوں والی مد | ادغام اور ناقابل تلفظ | قلقلہ

فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٨﴾ ع يٰٓاَيُّهَا

پہونچاتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بار لیتے ہیں۔ ف۱ اے

النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ

پیغمبرؐ اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور دوسرے مسلمانوں کی بیبیوں سے

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى

بھی کہہ دیجئے کہ (سر سے) نیچے کر لیا کریں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں ف۲ اس سے جلدی پہچان

اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

ہو جایا کرے گی تو آزار نہ دی جایا کریں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا

رَّحِيْمًا ﴿٥٩﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ

مہربان ہے ف۳ یہ منافقین اور وہ لوگ جن کے

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ

دلوں میں خرابی ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں (جھوٹی جھوٹی) افواہیں اڑایا کرتے ہیں

لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا

اگر باز نہ آئے تو ضرور ہم آپ کو اُن پر مسلط کریں گے ف۴ پھر یہ لوگ آپ کے پاس مدینہ میں بہت ہی کم رہنے

قَلِيْلًا ﴿٦٠﴾ صلے مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا

پاویں گے وہ بھی (ہر طرف سے) پھٹکارے ہوئے جہاں ملیں گے پکڑ دھکڑ

وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿٦١﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا

اور مار دھاڑ کی جاوے گی اللہ تعالیٰ نے اُن (مفسدہ) لوگوں میں بھی اپنا یہی دستور رکھا ہے

مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾

جو پہلے ہو گزرے ہیں اور آپ خدا کے دستور میں کسی شخص کی طرف سے ردّ و بدل نہ پاویں گے ف۵

يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا

یہ (منکر) لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اسکی

عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ

خبر تو بس اللہ ہی کے پاس ہے اور آپ کو اس کی کیا خبر عجب نہیں کہ قیامت

تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ

قریب ہی واقع ہو جائے بیشک اللہ تعالیٰ نے کافروں کو رحمت سے دور کر رکھا ہے اور اُن کے لئے

ع ٧ / ٦

معانقہ ١٢

ف۱ یعنی اگر وہ ایذاء قولی ہے تو بہتان ہے۔ اور اگر فعلی ہے تو مطلق گناہ ہی ہے +

ف۲ یعنی کسی ضرورت سے باہر نکلنا پڑے تو چادر سے سر اور چہرہ بھی چھپا لیا جائے

ف۳ یعنی اس سر اور چہرہ کے ڈھانکنے میں جو بلا قصد کمی یا بے احتیاطی ہو جاوے تو اس کو معاف کر دیگا +

ف۴ یعنی انکے اخراج کا حکم کر دیں گے +

ف۵ کہ خدا تو کوئی بات جاری کرنا چاہے اور کوئی اسکو روک سکے۔ پس سُنَّةَ اللّٰهِ میں احتمال قبل الوقوع کا دفعیہ فرما دیا اور لَنْ تَجِدَ میں احتمال بعد الوقوع کا دفعیہ فرما دیا کہ جب وہ واقع کرنے لگے تو کوئی ہٹا نہیں سکتا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ

آتش سوزاں تیار کر رکھی ہے جسمیں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نہ کوئی

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي

یار پائیں گے اور نہ کوئی مددگار جس روز ان کے چہرے دوزخ میں الٹ پلٹ

النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا

کئے جاویں گے وا یوں کہتے ہونگے اے کاش ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کی

الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ

کی اطاعت کی ہوتی اور یوں کہینگے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے

كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ

بڑوں کا کہنا مانا تھا سو انہوں نے ہم کو (سیدھے) راستہ سے گمراہ کیا تھا اے ہمارے رب ان کو

ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾

دہری سزا دیجئے اور اُن پر بڑی لعنت کیجئے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا

اے ایمان والو تم ان لوگوں کی طرح مت ہونا جنھوں نے (کچھ تہمت تراش کر) موسیٰ کو

مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ

ایذا دی تھی سو ان کو خدا تعالیٰ نے بری ثابت کر دیا ۲ اور وہ اللہ کے

اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

نزدیک بڑے معزز تھے۔ ۳ اے ایمان والو اللہ سے

اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ

ڈرو ۴ اور راستی کی بات کہو ۵ اللہ تعالیٰ (اسکے صلہ میں) تمہارے اعمال کو

اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ

قبول کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص

يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾

اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کریگا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ہم نے یہ امانت (یعنی احکام جو بمنزلہ امانت کے ہیں) آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے

ع ۵/۱۰

ف۱ یعنی چہروں کے بل گھسیٹتے جاویں گے۔ کبھی چہرہ کی اس کروٹ کبھی اس کروٹ +

ف۲ یعنی ان کا تو کچھ ضرر نہ ہوا تہمت لگانیوالے ہی کذاب اور مستحق عقاب ٹھیرے +

ف۳ مطلب یہ کہ تم رسولؐ کو ان کی مخالفت کر کے ایذا مت دینا کہ وہ اللہ کی مخالفت بھی ہے +

ف۴ یعنی ہر امر میں اسکی اطاعت کرو +

ف۵ جسمیں عدل اور اعتدال سے تجاوز نہ ہو +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا

سامنے پیش کی تھی سوانہوں نے اسکی ذمہ داری سے انکار کردیا اور اس سے ڈر گئے

وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۟ۙ ﴿۷۲﴾

اور انسان نے اس کو اپنے ذمہ لے لیا۔ ف۱ وہ ظالم ہے جاہل ہے

لِّیُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ

انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ منافقین و منافقات اور

الْمُشْرِكِیْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ وَ یَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ

مشرکین ومشرکات کو سزا دے گا اور مومنین و مومنات پر

وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۧ ﴿۷۳﴾

توجہ (ورحمت) فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ سبا مکہ میں نازل ہوئی اسمیں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی

تمام ترحمد (وثنا) اسی اللہ کو سزاوار ہے جسکی ملک میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْاَرْضِ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ

زمین میں ہے اور اُسی کو حمد (وثنا) آخرت میں بھی (سزاوار) ہے اور وہ حکمت والا ف۲

الْخَبِیْرُ ﴿۱﴾ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا

خبردار ہے ف۳ وہ سب کچھ جانتا ہے جو چیز زمین کے اندر داخل ہوتی ہے (مثلاً بارش) اور جو چیز اس

یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا

میں سے نکلتی ہے (مثلاً نباتات) اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے اور جو چیز اسمیں

یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَ هُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ وَ قَالَ

چڑھتی ہے۔ ف۴ اور وہ (اللہ) رحیم (اور) غفور (بھی) ہے اور یہ

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّیْ

کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہ آئے گی آپ فرمادیجئے کہ کیوں نہیں قسم ہے اپنے

ف۱ یہ کسی خاص انسان سے مثل آدم علیہ السلام کے نہیں پوچھا گیا۔ بلکہ مثل اخذ میثاق کے یہ عرض بھی عام ہوگا۔ اور التزام بھی عام تھا۔ پس سمٰوات و ارض وجبال مکلف نہ ہوئے اور یہ مکلف بنادیا گیا۔ آیت میں اس کا یاد دلانا غالباً اسی حکمت سے ہے جیسا میثاق یاد دلایا یعنی ان احکام کا تم نے از خود التزام کیا ہے۔ پھر نباہنا چاہیئے +

ع ۹ ۵ ۶

ف۲ کہ موجودات ارضیہ وسماویہ کو منافع ومصالح پر متضمن بنایا ہے +

ف۳ کہ ان مصالح ومنافع کو پیدا کرنے کے قبل ہی جانتا تھا۔ پھر ان کو پیدا کرکے ارضیات وسماویات میں رکھ دیا +

ف۴ مثلاً ملائکہ کہ نزول وعروج کرتے ہیں۔ اور مثلاً احکام جن کا نزول ہوتا ہے، اور اعمال جنکا صعود ہوتا ہے +

۶ حرکتوں والی مد لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ

پروردگار عالم الغیب کی وہ ضرور تم پر آوے گی اس (کے علم) سے کوئی ذرہ برابر

مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ

بھی غائب نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ کوئی چیز

اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ

اس (مقدار مذکور) سے چھوٹی ہے اور نہ کوئی چیز (اس سے) بڑی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں

مُّبِيْنٍ ۝٣ ۙ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

(مرقوم) ہے۔ ف١ تاکہ ان لوگوں کو صلہ (نیک) دے جو ایمان لائے تھے اور انہوں نے نیک

الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ

کام کئے تھے (سو) ایسے لوگوں کے لئے مغفرت اور (بہشت میں) عزت کی

كَرِيْمٌ ۝٤ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ

روزی ہے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے متعلق (ان کے ابطال کی) کوشش کی تھی ہرانے

اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝٥ وَيَرَى

کے لئے ایسے لوگوں کے واسطے سختی کا دردناک عذاب ہوگا۔ ف٢ اور جن لوگوں کو

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

(آسمانی کتابوں کا) علم دیا گیا ہے وہ اس قرآن کو جو کہ آپ کے رب کی طرف سے آپ کے پاس

رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ

بھیجا گیا ہے ایسا سمجھتے ہیں کہ وہ حق ہے اور وہ خدائے غالب محمود (کی رضا) کا

الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٦ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ

رستہ بتلاتا ہے اور کافر (آپس میں) کہتے ہیں کہ کیا ہم تم کو

نَدُلُّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ

ایک ایسا آدمی بتائیں جو تم کو یہ عجیب خبر دیتا ہے کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے

مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝٧ ۚ اَفْتَرٰى

تو (اس کے بعد قیامت کو) ضرور تم ایک نئے جنم میں آؤ گے معلوم نہیں اس شخص نے

عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا

خدا پر (قصداً) جھوٹ بہتان باندھا ہے یا اسکو کسی طرح کا جنون ہے بلکہ جو لوگ آخرت پر

ف١ یعنی لوح محفوظ میں +

ف٢ آیات قرآنیہ کی تکذیب پر یہ سزا ہونا ہی چاہیئے۔ کیونکہ اوّل تو قرآن فی نفسہ امر حق منزل من اللہ ہے۔ اور ایسے امر حق کی تکذیب خود حقتعالیٰ کی تکذیب ہے۔ اس پر جتنی سزا ہو، بجا ہے۔ دُوسرے قرآن راہ راست مرضی عنداللہ کی تعلیم و ہدایت کرتا ہے۔ جو شخص اسکو نہ مانے گا وہ راہ راست سے قصداً دُور رہیگا۔ نہ اسکو عقائد حقہ کا پتہ لگے گا۔ نہ اعمال صالحہ کا۔ اور یہی طریقہ تنہا نجات کا۔ پس طریق نجات سے قصداً دُور رہنے پر سزا ہونا بے جا نہیں ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم | ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب | ٢ حرکتوں والی مد | ادغام اور نا قابل تلفظ | قلقلہ

يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ﴿٨﴾

یقین نہیں رکھتے (وہی) عذاب اور دور دراز گمراہی میں (مبتلا) ہیں۔ ف۱

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

تو کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی طرف نظر نہیں کی جو اُن کے آگے بھی

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ

اور اُن کے پیچھے (بھی) موجود ہیں اگر ہم چاہیں تو اُن کو زمین میں

بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ

دھنسا دیں یا اُن پر آسمان کے ٹکڑے گرا

السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٩﴾ ع

دیں اس (دلیل مذکور) میں (قدرت الٰہیہ) کی پوری دلیل ہے (مگر) اس بندہ کیلئے جو (خدا کیطرف) متوجہ (بھی) ہو ف۲

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ

اور ہم نے داؤدؑ کو اپنی طرف سے بڑی نعمت دی تھی اے پہاڑو! داؤدؑ کے ساتھ بار بار

اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ﴿١٠﴾ لا

تسبیح کرو اور (اسی طرح) پرندوں کو بھی حکم دیا ف۳ اور ہم نے اُن کے واسطے لوہے کو (مثل موم) نرم کر دیا

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا

(اور یہ حکم دیا) کہ تم پوری زرہیں بناؤ (اور کڑیوں کے) جوڑنے میں اندازہ رکھو اور تم سب نیک کام

صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ

کیا کرو۔ ف۴ میں تمہارے سب کے اعمال دیکھ رہا ہوں اور سلیمان علیہ السلام کے لئے

الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا

ہوا کو مسخر کر دیا کہ اس (ہوا) کی صبح کی منزل ایک مہینہ بھر کی (راہ) ہوتی اور اسکی شام کی منزل ایک مہینہ بھر کی (راہ) ہوتی ف۵ اور

لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ

ہمنے اُن کیلئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور جنات میں بعضے وہ تھے جو ان کے آگے کام کرتے

يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا

تھے اُن کے رب کے حکم سے اور ان میں سے جو شخص ہمارے (اس) حکم سے سرتابی کرے گا

نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿١٢﴾ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ

ہم اس کو (آخرت میں) دوزخ کا عذاب چکھا دیں گے ف۶ وہ جنات اُن کے لئے وہ وہ چیزیں بناتے جو اُنکو

ف۱
اس گمراہی کا حالی اثر یہ ہے کہ سچے بھی مفتری اور مجنون نظر آتے ہیں۔ اور مآلی اثر یہ ہے کہ عذاب بھگتنا پڑے گا +

ف۲
یعنی دلیل تو کافی ہے مگر انکی طرف سے طلب نہیں اس لئے محروم ہیں +

ع ۹ / ۱

ف۳
یعنی جب یہ ذکر میں مشغول ہوں، تم بھی ان کا ساتھ دو + غالباً یہ تسبیح ایسی ہو گی جو سامعین کو مفہوم ہو۔ ورنہ غیر مفہوم تسبیح تو عام ہے اس میں معیت داؤدیہ کی کیا تخصیص ہے +

ف۴
یعنی داؤد علیہ السلام اور ان کے متعلقین +

ف۵
یعنی وہ ہوا سلیمان علیہ السلام کو اتنی اتنی دُور پہنچاتی +

ف۶
حاصل یہ کہ جو جن ایمان و اطاعت اختیار کریگا۔ وہ عذاب سعیر سے محفوظ رہے گا۔ جیسا کہ ایمان کا مقتضا ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ
(بنواتا) منظور ہوتا بڑی بڑی عمارتیں اور مورتیں اور لگن (ایسے بڑے) جیسے حوض اور

قُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ
(بڑی بڑی) دیگیں جو ایک ہی جگہ جمی رہیں اے داؤدؑ کے خاندان والو تم سب شکریہ میں نیک کام کیا کرو

وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا
اور میرے بندوں میں شکر گزار کم ہی ہوتے ہیں پھر جب ہم نے اُن پر موت کا حکم

عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ
جاری کر دیا تو کسی چیز نے اُن کے مرنے کا پتہ نہ بتلایا مگر گھن کے

الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ
کیڑے نے کہ وہ سلیمانؑ کے عصا کو کھاتا تھا سو جب وہ گر پڑے تب جنّات کو حقیقت

الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا
معلوم ہوئی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلّت کی

فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿١٤﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي
مصیبت میں نہ رہتے ف۲ سبا (کے لوگوں) کے لئے ان کے وطن (کی مجموعی حالت)

مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ
میں نشانیاں موجود تھیں دو قطاریں تھیں باغ کے دائیں اور بائیں ف۳

كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ
اپنے رب کا (دیا ہوا) رزق کھاؤ اور اس کا شکر کرو

بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ﴿١٥﴾ فَأَعْرَضُوا
(کہ رہنے کو) عمدہ شہر اور بخشنے والا پروردگار سو انہوں نے سرتابی کی

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم
تو ہم نے ان پر بند کا سیلاب چھوڑ دیا ف۴ اور ہم نے ان کے ان دو رویہ

بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَ
باغوں کے بدلہ اور دو باغ دے دیئے جنہیں یہ چیزیں رہ گئیں بدمزہ پھل اور جھاؤ اور

شَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ﴿١٦﴾ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا
قدرے قلیل بیری ان کو یہ سزا ہم نے ان کی ناسپاسی

ف۱
سلیمان علیہ السلام موت کے قریب عصا کو دونوں ہاتھ سے پکڑ کر اس کو زیر زنخ لگا کر تخت پر بیٹھ گئے۔ اور اسی حالت میں رُوح قبض ہو گئی۔ اور اسی طرح سال بھر تک بیٹھے رہے۔ جنّات آپ کو بیٹھا دیکھ کر زندہ سمجھتے رہے اور زندہ سمجھ کر بدستور کام کرتے رہے۔

ف۲
مراد اعمال شاقہ ہیں جن میں بوجہ محکومیت کے ذلّت بھی اور مشقت کی وجہ سے مصیبت بھی ہے۔

ف۳
یعنی ان کے تمام علاقہ میں دو طرفہ متصل باغات چلے گئے تھے۔

ف۴
یعنی جو سیلاب بند سے رکا رہتا تھا بند ٹوٹ کر اس سیلاب کا پانی چڑھ آیا۔ جس سے ان کے دو رویہ باغات سب غارت ہو گئے۔

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿١٧﴾ وَجَعَلْنَا

کے سبب دی۔ اور ہم ایسی سزا بڑے ناسپاس ہی کو دیا کرتے ہیں اور ہم نے ان کے اور

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى

ان بستیوں کے درمیان میں جہاں ہم نے برکت کر رکھی ہے بہت سے گاؤں آباد کر رکھے تھے جو

ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا

نظر آتے تھے اور ہم نے ان دیہات کے درمیان انکے چلنے کا ایک خاص انداز رکھا تھا کہ بے خوف وخطر

لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿١٨﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ

ان میں راتوں کو اور دنوں کو چلو سو وہ کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے سفروں

بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ

میں درازی کردے اور (علاوہ اس ناشکری کے، انہوں نے اور بھی نافرمانیاں کرکے) اپنی جانوں پر ظلم کیا سو ہم

اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ

نے ان کو افسانہ بنا دیا اور ان کو بالکل تتر بتر کر دیا بیشک اس (قصہ) میں

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿١٩﴾ وَلَقَدْ

ہر صابر وشاکر (مومن) کے لئے بڑی بڑی عبرتیں ہیں اور واقعی ابلیس

صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ

نے ان لوگوں کے بارہ میں۔ ف۱ اپنا گمان صحیح پایا کہ یہ سب اسی راہ پر ہو لیے

اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَمَا كَانَ

مگر ایمان والوں کا گروہ اور ابلیس کا ان لوگوں پر (جو)

لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ

تسلط (بطور اغوا ہے) بجز اس کے اور کسی وجہ سے نہیں کہ ہم کو (ظاہری طور پر) ان لوگوں کو جو

يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ

کہ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان لوگوں سے (الگ کرکے) معلوم کرنا ہے جو اس کی طرف سے شک میں ہیں ف۲

وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿٢١﴾ ع قُلِ ادْعُوا

اور آپ کا رب ہر چیز کا نگران ہے آپ فرمایئے کہ

الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ

جن کو تم خدا کے سوا (دخیل خدائی) سمجھ رہے ہو ان کو پکارو وہ ذرہ برابر اختیار

ف۱ یعنی بنی آدم کے بارہ میں +

ف۲ یعنی ابتلاء وامتحان مقصود ہے تاکہ مومن وکافر متعین ہوجاویں کہ بعض کو ثواب اور بعض کو عذاب دینا مقتضائے حکمت ہے +

ع ٢ ١٢ ٨

٦ حرکتوں والی مد لازم — ٢، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ

نہیں رکھتے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں

وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ

اور نہ انکی ان دونوں (کے پیدا کرنے) میں کوئی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا (کسی کام میں)

ظَهِيْرٍ ﴿٢٢﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ

مددگار ہے۔ ف۱ اور خدا کے سامنے (کسی کی) سفارش کسی کے لئے کام نہیں آتی مگر اس کے لئے جسکی نسبت

اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا

(شفیع کو) وہ اجازت دیدے ف۲ یہانتک کہ جب انکے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوجاتی ہے تو ایکدوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے

مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ

پروردگار نے کیا حکم فرمایا وہ کہتے ہیں کہ (فلانی) حق بات کا حکم فرمایا اور وہ عالیشان سب سے

الْكَبِيْرُ ﴿٢٣﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ

بڑا ہے۔ ف۳ آپ (تحقیق توحید کے لئے یہ بھی) پوچھیئے کہ (اچھا بتلاؤ) تم کو آسمان اور زمین سے کون روزی

وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى

دیتا ہے آپ (ہی) کہدیجئے کہ اللہ (روزی دیتا ہے) اور (یہ بھی کہیئے کہ اس مسئلہ توحید میں) بیشک ہم یا تم ضرور راہِ

هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ

راست پر ہیں یا صریح گمراہی میں ہیں آپ (یہ بھی) فرمادیجئے کہ اگر ہم مجرم ہیں (تو) تم سے

عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾

ہمارے جرائم کی بازپرس نہ ہوگی اور ہم سے تمہارے اعمال کی بازپرس نہ ہوگی

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا

(اور یہ بھی) کہدیجئے کہ ہمارا رب ہم سب کو (ایک جگہ) جمع کریگا۔ پھر ہمارے درمیان میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ (عملی)

بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ

کردے گا اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا جاننے والا ہے۔ ف۴ آپ (یہ بھی) کہیئے کہ مجھ کو ذرا وہ تو

الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ

دکھلاؤ جن کو تم نے شریک بناکر خدا کے ساتھ ملا رکھا ہے ہرگز (اس کا کوئی شریک) نہیں

اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا

بلکہ (واقع میں) وہی ہے اللہ زبردست حکمت والا۔ ف۵ اور ہم نے تو آپ کو تمام لوگوں کے واسطے پیغمبر بناکر بھیجا

ف۱
یعنی نہ ایجاد عالم میں ان کا کوئی دخل ہے۔ اور نہ بعد موجود ہوجانے کے ان کا استقلالاً اختیار ہے۔ اور نہ نیابۃً اختیار ہے +

ف۲
اور دلائل سے ثابت ہے کہ یہ اذن صرف حق مومنین میں ہوگا +

ف۳
پس جب ملائکہ مقربین کی یہ حالت ہو تو اصنام و شیاطین تو کس شمار میں ہیں کہ ایک میں قابلیت نہیں۔ دوسرے میں مقبولیت نہیں +

ف۴
اس سے کسی کا حال پوشیدہ نہیں جس سے غلط فیصلہ کا شبہ ہو سکے +

ف۵
اوپر توحید کا ذکر تھا۔ آگے رسالت محمدیہ اور اس کے عموم کا مضمون ہے کہ وہ لوگ اس کے بھی منکر تھے۔ پھر حق توحید بدون اتباع رسول ؐ کے حاصل بھی نہیں ہوتا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب		
٢ حرکتوں والی مد		

كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ
ہے[1] (ایمان لانے پر انکو ہماری رضا و ثواب کی) خوشخبری سنانے والے اور (ایمان نہ لانے پر انکو ہمارے عذاب و غضب سے) ڈرانیوالے لیکن

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا
اکثر لوگ نہیں سمجھتے اور یہ لوگ (ایسے مضامین سنکر) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ
(یعنی نبی اور آپکے اتباع) سچے ہو (تو بتلاؤ) آپ کہدیجئے کہ تمہارے واسطے ایک خاص دن کا

يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا
وعدہ (مقرر) ہے کہ اس سے نہ ایک ساعت پیچھے ہٹ سکتے ہو اور نہ

تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ
آگے بڑھ سکتے ہو۔ [2] اور یہ کفار (دنیا میں تو خوب خوب باتیں بناتے ہیں اور) کہتے ہیں کہ ہم

نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ
ہرگز نہ اس قرآن پر ایمان لاویں گے اور نہ اس سے پہلی کتابوں پر

وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ
اور اگر آپ (انکی) اس وقت کی حالت دیکھیں (تو ایک ہولناک منظر نظر آوے) جب یہ ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے

رَبِّهِمْ ۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨ الْقَوْلَ ۚ
جاویں گے ایک دوسرے پر بات ڈالتا ہوگا (چنانچہ) ادنیٰ درجہ کے

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
لوگ [3] بڑے لوگوں[4] سے کہیں گے کہ (ہم تو تمہارے سبب سے برباد ہوئے) اگر

لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ الَّذِيْنَ
تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آئے ہوتے۔ (اس پر) یہ بڑے لوگ

اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ
اُن ادنیٰ درجہ کے لوگوں سے کہیں گے کہ کیا ہم نے تم کو

صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ
ہدایت (پر عمل کرنے) سے (زبردستی) روکا تھا بعد اس کے کہ وہ (ہدایت) تم کو

جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
پہنچ چکی تھی نہیں بلکہ تم ہی قصوروار ہو اور (اسکے جواب میں) یہ کم درجہ کے لوگ اُن

[1] یعنی خواہ جن ہوں، یا انسان۔ عرب ہوں، یا عجم موجود ہوں یا آیندہ ہونے والے ہوں +

[2] یعنی گو ہم وقت نہ بتلاویں گے۔ مگر آویگی ضرور +

[3] یعنی توابع +

[4] یعنی متبوعین سے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ
بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ (ہم زبردستی کو مانع نہیں رکھتے) بلکہ تمہاری رات دن کی تدبیروں نے

وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ
روکا تھا جب تم ہم کو فرمائش کرتے رہتے تھے کہ ہم اللہ کے ساتھ کفر کریں وا اور

نَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا
اس کے لئے شریک قرار دیں اور وہ لوگ (اپنی اس) پشیمانی کو (ایک دوسرے سے) مخفی رکھینگے جبکہ

رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْۤ اَعْنَاقِ
عذاب دیکھیں گے اور ہم کافروں کی گردنوں میں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾
طوق ڈالیں گے جیسا کرتے تھے ویسا ہی تو بھرا وٗ

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا
اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرسنانے والا (پیغمبر) نہیں بھیجا مگر وہاں کے

قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم تو ان احکام کے منکر ہیں جو تم کو دے کر بھیجا گیا

كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّ
اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم مال اور اولاد میں تم سے

اَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ
زیادہ ہیں اور ہم کو کبھی عذاب نہ ہوگا کہہ دیجئے کہ میرا

رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ
پروردگار جس کو چاہتا ہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کم دیتا ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع وَمَاۤ اَمْوَالُكُمْ
ولیکن اکثر لوگ (اس سے) واقف نہیں۔ وٚ اور تمہارے اموال اور اولاد ایسی

وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤى
چیز نہیں جو درجے میں تم کو ہمارا مقرب بنا دے (یعنی مؤثر و علّت قرب کی بھی نہیں)

اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ز فَاُولٰٓئِكَ
مگر ہاں جو ایمان لاوے اور اچھے کام کرے (یہ دونوں چیزیں البتہ سبب قرب ہیں) سو ایسے لوگوں کے

وا
تدبیروں سے مراد ترغیب و ترہیب ہے ؞

وٗ
اگر شبہ ہو کہ بعض کفار نے تو اپنے اتباع پر زبردستی بھی کی ہے۔ پھر اسکے کیا معنیٰ اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ الخ تو جواب یہ ہے کہ اصل ایمان اعتقاد ہے اور اس کا محل قلب ہے، وہاں اکراہ ممکن نہیں ؞

وٚ
یعنی اس حقیقت سے واقف نہیں کہ وسعت رزق کا مدار قبول عند اللہ پر نہیں ہے بلکہ مدار اس کا دوسری مصلحتوں پر ہے ؞

ع ۱۰

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي

لئے ان کے (نیک) عمل کا دُونا صِلہ ہے اور وہ (بہشت کے)

الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ

بالاخانوں میں چین سے (بیٹھے) ہوں گے اور جو لوگ ہماری آیتوں کے متعلق (ان کے ابطال کی) کوشش

اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٨﴾

کر رہے ہیں (نبی کو) ہرانے کے لئے ایسے لوگ عذاب میں لائے جاویں گے۔ ف۱

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

آپ (مومنین سے) فرما دیجئے کہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے فراخ روزی

مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ

دیتا ہے اور جس کو چاہے تنگی سے دیتا ہے۔ ف۲ اور جو چیز تم (مواقع حکم الٰہی میں) خرچ کرو گے

شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٣٩﴾

سو وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس کا عوض دیگا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ ف۳

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

اور (وہ دن قابل ذکر ہے) جس روز اللہ تعالیٰ ان سب کو (میدان قیامت میں) جمع فرمادیگا پھر فرشتوں سے ارشاد فرمادیگا

اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کیا کرتے تھے وہ عرض کریں گے کہ آپ پاک ہیں

اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ

ہمارا تو آپ سے تعلق ہے نہ کہ ان سے بلکہ یہ لوگ شیاطین کو پوجا

الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ فَالْيَوْمَ

کرتے تھے ان میں اکثر لوگ انہیں کے معتقد تھے سو (کافروں سے کہا جاویگا

لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ

آج تم (مجموع عابدین و معبودین) میں سے نہ کوئی کسی کو نفع پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نقصان پہنچانے کا

وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ

اور (اس وقت) ہم ظالموں (یعنی کافروں) سے کہیں گے کہ جس دوزخ کے عذاب

النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِذَا

کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو اور جب ان لوگوں کے

ف۱

اور پر بسط و قدر رزق کے تعلق بالمشیئۃ پر کفار کے بطلان زعم کو متفرع فرمایا تھا۔ آگے اسی پر مومنین کی ایک اصلاح کو متفرع فرماتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ جب مال کی کمی بیشی محض مشیئت پر ہے۔ تو مومن کو چاہئے کہ اس کے ساتھ قلب کو زیادہ متعلق نہ کرے اور کفار کی طرح اس کو مقصود نہ سمجھے بلکہ اس کو آلۂ حصول رضا و قرب الٰہی کا جو کہ اصل مقصود ہے بنادے +

ف۲

اس صورت میں امساک سے رزق بڑھ نہیں سکتا۔ اور انفاق حسب الشرع سے گھٹ نہیں سکتا۔ پس مال سے زیادہ تعلق مت رکھو۔ بلکہ جہاں جہاں حقوق اللہ و حقوق العیال و حقوق الفقراء وغیرہا میں خرچ کرنے کا حکم ہے بے دھڑک خرچ کرتے رہو کہ اس سے رزق مقسوم میں تو کمی کا ضرر نہ ہوگا اور آخرت کا نفع ہوگا +

ف۳

رازقین جمع لانا اس اعتبار سے ہے کہ جو لوگ ظاہر میں اپنے ہاتھ سے دیتے دلاتے ہیں ان کو مجازاً رازق قرار دیدیا گیا۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ رازق حقیقی ہے اسلئے اس کا خیر الرازقین ہونا ظاہر ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا
سامنے ہماری آیتیں جو (حق اور ہادی ہونیکی صفت ہیں) صاف صاف پڑھی جاتی ہیں تو یہ لوگ (پڑھنے والے یعنی نبی صلعم کی

رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ
نسبت) کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) یہ محض ایک ایسا شخص ہے جو یوں چاہتا ہے کہ تمکو ان چیزوں (کی عبادت) سے باز رکھے جنکو (قدیم سے) تمہارے

اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَ
بڑے پوجتے تھے ف۱ اور (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) یہ محض ایک تراشا ہوا جھوٹ ہے۔ اور یہ کافر

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ
اس امر حق (یعنی قرآن) کی نسبت جب کہ وہ ان کے پاس پہنچا یوں کہتے ہیں کہ یہ

اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ
محض ایک صریح جادو ہے اور ہم نے اُن کو کتابیں نہیں دی تھیں کہ

يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ
اُنکو پڑھتے پڑھاتے ہوں اور (اسی طرح) ہم نے آپ سے پہلے ان کے پاس کوئی ڈرانیوالا (یعنی پیغمبر) نہیں

نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا
بھیجا تھا اور ان سے پہلے جو (کافر) لوگ تھے انہوں نے تکذیب کی تھی اور یہ (مشرکین عرب)

بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ قف
تو اُس سامان کے جو ہم نے انکو دے رکھا تھا دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے ف۲ غرض انہوں نے میرے رسولوں کی تکذیب

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ ع قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ
کی۔ سو (دیکھو) میرا (اُن پر) کیسا عذاب ہوا! آپ کہیے کہ میں تو صرف ایک بات

بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ
سمجھاتا ہوں۔ ف۳ وہ یہ کہ تم (محض) خدا کے واسطے کھڑے ہو جاؤ دو دو ف۴ اور ایک ایک پھر

تَتَفَكَّرُوْا قف مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ
سوچو کہ تمہارے اس ساتھی کو جنون (تو) نہیں ہے وہ

هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾
تم کو ایک سخت عذاب آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ
آپ کہہ دیجئے کہ میں نے تم سے (اس تبلیغ پر) کچھ معاوضہ مانگا ہو تو وہ تمہارا ہی رہا۔ ف۵ میرا معاوضہ

ع ۵ ۹ ۱۱

ف۱ مطلب ان کمبختوں کا یہ تھا کہ یہ نبی نہیں۔ اور انکی دعوت منجانب اللہ نہیں۔ بلکہ اس میں خود انکی ذاتی غرض ریاست کی ہے +

ف۲ یعنی ان کی سی قوت اُن کی سی عمریں، اُن کی سی ثروت ان کو نہیں ملی۔ جو کہ مایۂ اغترار اور باعث افتخار ہوتا ہے +

ف۳ اُس سے حق واضح ہو جاویگا۔ بس اسکو کرلو +

ف۴ یعنی مستعد ہو جاؤ +

ف۵ یعنی تم اپنے ہی پاس رکھو۔ یہ محاورہ ہے نفی ہے طلب اجر کی بطریق مبالغہ +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
تو بس اللہ ہی کے ذمّہ ہے اور وہی ہر چیز پر اطلاع رکھنے

شَهِيْدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ
والا ہے۔ ف۱ آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب حق بات (یعنی ایمان) کو (کفر پر) غالب کر رہا ہے (اور) وہ

الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ
علّام الغیوب ہے آپ کہہ دیجئے کہ (دینِ) حق آگیا اور (دینِ) باطل نہ

الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ
کرنے کا رہا نہ دھرنے کا۔ ف۲ آپ کہہ دیجئے کہ اگر (مثلاً و فرضاً) میں گمراہ ہو جاؤں تو میری

اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا
گمراہی مجھ ہی پر وبال ہوگی اور اگر میں راہ (راست) پر ہوں تو یہ بدولت اس قرآن کے ہے

يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۗ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ
جس کو میرا رب میرے پاس بھیج رہا ہے وہ سب کچھ سنتا (اور) بہت نزدیک ہے اور اگر آپ وہ

تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ
وقت ملاحظہ کریں (تو آپ کو حیرت ہو) جبکہ یہ کفار گھبرائے پھریں گے پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور پاس کے

مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى
پاس ہی (یعنی فوراً) پکڑ لیے جاویں گے اور کہیں گے ہم دینِ حق پر ایمان لے آئے اور اتنی دُور

لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ ۚ وَّقَدْ
جگہ سے (ایمان کا) ان کے ہاتھ آنا کہاں ممکن ہے۔ ف۳ حالانکہ پہلے سے

كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ
(دُنیا میں) یہ لوگ اس کا انکار کرتے رہے اور بے تحقیق باتیں دُور ہی دُور سے

مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
ہانکا کرتے تھے۔ ف۴ اور ان میں اور انکی (قبولِ ایمان کی) آرزو میں

مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ
ایک آڑ کردی جائے گی۔ ف۵ جیسا کہ ان کے ہم مشربوں کے ساتھ (بھی) یہی (برتاؤ) کیا جاویگا جو ان سے

قَبْلُ ۗ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿٥٤﴾ ع
پہلے تھے کیونکہ یہ سب بڑے شک میں تھے جس نے ان کو تردد میں ڈال رکھا تھا۔

ف۱ معاوضہ میں مال اور جاہ یعنی ریاست سب آگیا۔ کیونکہ اعیان و اعراض دونوں میں اجر بننے کی صلاحیت ہے۔ مطلب یہ کہ میں تم سے کسی غرض کا طالب نہیں ہوں +

ف۲ اصل مقصود مخاطبین کو سنانا ہے کہ باوجود وضوح حق کے اگر تم نے حق کا اتباع نہ کیا تو تم بھگتو گے۔ میرا کیا بگڑے گا۔ اور اگر راہ پر آگئے تو یہ راہ پر آنا ہی دینِ حق ثابت بالوحی کے اتباع کی بدولت ہوگا۔ پس تم کو چاہیئے کہ راہِ راست پر آنے کے لئے اس دین کو اختیار کرو +

ف۳ یعنی ایمان لانے کی جگہ بوجہ دار العمل ہونے کے دنیا تھی جو بڑی دُور ہوگئی اب آخرت میں کہ دار الجزاء ہے ایمان مقبول نہیں +

ف۴ دُور کا مطلب یہ کہ اُس کی تحقیق سے دُور تھے۔ یعنی دُنیا میں تو کفر کرتے رہے۔ اب ایمان سُوجھا ہے اور اس کے مقبول ہونے کی آرزو ہے +

ف۵ یعنی اُن کی آرزو پوری نہ ہوگی +

ع ۶/۹/۱۲

۶ حرکتوں والی مد لازم ● ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب ● ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ فاطر مکہ میں نازل ہوئی اسمیں پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ف۱ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ

تمام تر حمد (اسی) اللہ کو لائق ہے جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے جو فرشتوں کو

الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ

پیغام رسان بنانے والا ہے ف۲ جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پَر دار

وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

بازو ہیں وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے بیشک اللہ

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ

ہر چیز پر قادر ہے اللہ جو رحمت (بارش وغیرہ) لوگوں کے لئے

مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ

کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو بند کر دے

فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

سو اس کے (بند کرنے کے) بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں اور وہی غالب

الْحَكِيْمُ ② يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ

حکمت والا ہے اے لوگو تم پر جو اللہ کے احسانات ہیں اُن کو

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ

یاد کرو (شکر کرو اور غور کرو کہ) کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق ہے

يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ

جو تم کو آسمان و زمین سے رزق پہنچاتا ہو ف۳ اس کے سوا کوئی

اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ③ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ

لائق عبادت نہیں سو تم (شرک کر کے) کہاں اُلٹے جا رہے ہو اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو آپ غم نہ کریں

فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ

کیونکہ) آپ سے پہلے بھی بہت پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں اور سب امور اللہ ہی کے

ف۱
اس سُورت کا زیادہ حصّہ اثباتِ توحید و ابطالِ شرک میں ہے۔ اور بعض آیات میں تسلیہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور بعض آیات میں اعمال کے منافع و مضار۔ اور بعض آیات میں کفر کی شناعت اور اس پر وعید+

ف۲
پیغام سے مراد وحی لانا انبیاء علیہم السلام کی طرف عام اس سے کہ شرائع ہوں یا بشارات وغیرہ ہوں+

ف۳
یعنی نہ کوئی صاحبِ تخلیق کہ نعمتِ ایجاد ہے اور نہ کوئی صاحبِ ترزیق کہ نعمتِ ابقاء ہے۔ پس جب وہ ہر طرح کامل ہے تو یقیناً اس کے سوا کوئی لائق عبادت بھی نہیں+

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد
اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

روبرو پیش کئے جائیں گے اے لوگو اللہ تعالیٰ کا (یہ) وعدہ ضرور

حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وقفة وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ

سچا ہے سو ایسا نہ ہو کہ یہ دنیوی زندگی تم کو دھوکہ میں ڈالے رکھے [ف۱] اور ایسا نہ ہو کہ تم کو دھوکہ باز

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۵﴾ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ

شیطان اللہ سے دھوکہ میں ڈال دے یہ شیطان بیشک تمہارا دشمن ہے سو تم

فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا

اس کو (اپنا) دشمن (ہی) سمجھتے رہو وہ تو اپنے گروہ کو محض اس لئے (باطل کی طرف) بلاتا ہے تاکہ وہ لوگ

مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ﴿۶﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ

دوزخیوں میں سے ہو جاویں (پس) جو لوگ کافر ہوگئے اُن کے لئے سخت

شَدِيْدٌ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ع ﴿۷﴾ اَفَمَنْ

اُن کے لئے (معاصی کی) بخشش اور (ایمان پر) بڑا اجر ہے تو کیا ایسا شخص

زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ

جس کو اُس کا عمل بد اچھا کر کے دکھایا گیا پھر وہ اُس کو اچھا سمجھنے لگا (یعنی کافر) اور ایسا شخص جو قبیح کو

يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ ز

قبیح سمجھتا ہے (یعنی مومن) کہیں برابر ہو سکتے ہیں [ف۲] سو اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے

فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ

سو ان پر افسوس کر کے کہیں آپ کی جان نہ جاتی رہے اللہ کو

اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ

ان کے سب کاموں کی خبر ہے اور اللہ ایسا (قادر) ہے جو (بارش سے پہلے) ہواؤں کو

الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ

بھیجتا ہے پھر وہ (ہوائیں) بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم اس بادل کو خشک قطعۂ زمین کی طرف ہانک لے

مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ

جاتے ہیں پھر ہم اس کے (پانی کے) ذریعہ سے زمین کو زندہ کرتے ہیں

[ف۱] کہ اس میں منہمک ہو کر اس یوم موعود سے غافل رہو +

[ف۲] پہلے شخص سے مراد کافر جو اغوار شیطانی سے باطل کو حق اور ضار کو نافع سمجھتا ہے۔ اور دوسرے شخص سے مراد مومن جو اتباع انبیاء و مخالفتِ شیطان سے باطل کو باطل، حق کو حق، ضار کو ضار اور نافع کو نافع جانتا ہے۔ یعنی یہ دونوں برابر کہاں ہوئے؟ بلکہ ایک جہنمی اور ایک جنتی ہے +

ع ۱/۷ ۱۳

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿٩﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ

اسی طرح (قیامت میں آدمیوں کا) جی اُٹھنا ہے۔ ۱ جو شخص عزت حاصل کرنا چاہے

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ

تو تمامتر عزت خدا ہی کے لئے ہے۔ ۲ اچھا کلام اسی تک پہنچتا

الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ

ہے اور اچھا کام اس کو پہنچاتا ہے۔ ۳ اور جو لوگ

يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ

(اس کے خلاف) بُری بُری تدبیریں کرتے ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا ۴ اور

مَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿١٠﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ

ان لوگوں کا یہ مکر نیست و نابود ہو جائے گا ۵ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو (ضمناً) مٹی سے

تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ

پیدا کیا ہے پھر (استقلالاً) نطفہ سے پیدا کیا پھر تم کو جوڑے جوڑے بنایا ۶

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ

اور کسی عورت کو نہ حمل رہتا ہے اور نہ وہ جنتی ہے مگر سب اسکی اطلاع سے ہوتا ہے ۷

وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ

اور (اسی طرح) نہ کسی کی عمر زیادہ (مقرر) کی جاتی ہے اور نہ کسی کی عمر کم (مقرر) کی جاتی ہے

اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿١١﴾ وَمَا

مگر یہ سب لوح محفوظ میں ہوتا ہے یہ سب اللہ کو آسان ہے اور دونوں

يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ

دریا برابر نہیں ہیں (بلکہ) ایک تو شیریں پیاس بجھانے والا ہے جسکا پینا

شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ

آسان ہے اور ایک شور تلخ ہے اور تم ہر ایک (دریا) سے

لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ

(مچھلیاں نکال کر ان کا) تازہ گوشت کھاتے ہو (نیز) زیور (یعنی موتی) نکالتے ہو جس کو تم پہنتے ہو

وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ

اور تو کشتیوں کو اس میں دیکھتا ہے پانی کو پھاڑتی ہوئی چلتی ہیں تاکہ تم (ان کے ذریعہ سے) اس کی روزی

ف۱ وجہ تشبیہ ظاہر ہے کہ دونوں میں ایک صفت زائلہ کا احداث ہے +

ف۲ اس لئے اس کو چاہیئے کہ اللہ سے عزت حاصل کرے +

ف۳ اچھے کلام میں کلمۂ توحید اور تمام اذکار الہیٰ اور اچھے کام میں تصدیق قلبی اور جمیع اعمال صالحہ ظاہرہ و باطنہ داخل ہیں۔ اور رفع عام ہے۔ نفس قبول و قبول تام کو +

ف۴ یہ موجب اُن کی ذلت کا ہوگا۔ اور اُن کے آلہۂ زعومہ ان کو خاک عزت نہ دے سکیں گے۔ بلکہ بالعکس خود وہ ان کے خلاف ہو جائیں گے +

ف۵ یعنی ان تدبیروں میں ان کو کامیابی نہ ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ اسلام کو مٹانا چاہتے تھے۔ خود ہی مٹ گئے +

ف۶ یعنی کچھ مذکر کچھ مؤنث بنائے +

ف۷ یعنی اس کو پہلے سے سب کی خبر ہوتی ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي
ڈھونڈو اور تاکہ تم شکر کرو وہ رات کو دن میں داخل کر

النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے ف۱ اور (مثلاً یہ کہ) اُس نے سورج اور چاند

وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ
کو کام میں لگا رکھا ہے ہر ایک وقت مقرر تک ف۲ چلتے رہیں گے یہی اللہ (جسکی یہ شان ہے)

رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ
تمہارا پروردگار ہے اسی کی سلطنت ہے اور اس کے سوا جن کو تم پکارتے ہو

دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؕ ﴿١٣﴾ اِنْ
وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے اگر

تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا
تم ان کو پکارو بھی تو وہ تمہاری پکار (اول تو) سنیں گے نہیں اور اگر (بالفرض) سُن بھی لیں

مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ
تو تمہارا کہنا نہ کریں گے اور قیامت کے روز وہ (خود) تمہارے شرک کرنے کی مخالفت

بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿١٤﴾ ع يٰۤاَيُّهَا
کریں گے اور تجھ کو خبر رکھنے والے کی برابر کوئی نہیں بتلا دیگا۔ ف۳ اے

النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ
لوگو تم (ہی) خدا کے محتاج ہو اور اللہ (تو)

الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿١٥﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ
بے نیاز (اور خود تمام) خوبیوں والا ہے اگر وہ چاہے تم کو فنا کر دے اور ایک نئی

بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٦﴾ ۚ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿١٧﴾
مخلوق پیدا کر دے اور یہ بات خدا کو کچھ مشکل نہیں

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ
اور کوئی دوسرے کا بوجھ (گناہ کا) نہ اُٹھاویگا اور اگر کوئی بوجھ کا لدا ہوا (یعنی کوئی گنہگار)

مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ
کسی کو اپنا بوجھ اُٹھانے کے لئے بلاویگا (بھی) تب بھی اس میں سے کچھ بھی بوجھ نہ بٹایا جاوے گا

ف۱ جس سے دن اور رات کے گھٹنے بڑھنے کے متعلق منافع حاصل ہوتے ہیں+

ف۲ یعنی یوم قیامت تک+

ف۳ اوپر توحید کا ذکر تھا چونکہ کفار اس کا انکار کرتے تھے اور اس انکار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حزن بھی ہوتا تھا اس لئے آگے انکار سے حقتعالیٰ کا ضرر نہ ہونا بلکہ خود ان کفار ہی کا ضرر ہونا اور تسلیم سے حق تعالیٰ کا کچھ نفع نہ ہونا بلکہ خود ان ہی کا نفع ہونا اور دنیا میں اس ضرر کا احتمال اور آخرت میں اس کا وقوع بیان کر کے کفار کی تحذیر اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حزن پر آپ کے تسلیہ کا مضمون ہے+

ع ۱۴

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ
اگر چہ وہ شخص قرابت دار ہی (کیوں نہ) ہو۔ آپ تو صرف ایسے لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو

رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى
بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ ف۱ اور جو شخص پاک ہوتا ہے

فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾
وہ اپنے لئے پاک ہوتا ہے اور اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ
اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے اور نہ تاریکی

وَلَا النُّوْرُ ﴿٢٠﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿٢١﴾ وَمَا
اور روشنی اور نہ چھاؤں اور نہ دھوپ ف۲ اور

يَسْتَوِي الْاَحْيَاۗءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
زندے اور مُردے برابر نہیں ہو سکتے ف۳ اللہ جس کو

يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي
چاہتا ہے سُنوا دیتا ہے اور آپ اُن لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں

الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ
(مدفون) ہیں آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں ہم ہی نے آپ کو (دین) حق دے کر

بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا
خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی اُمت ایسی نہیں ہوئی جسمیں کوئی ڈر

فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿٢٤﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ
سنانے والا نہ گزرا ہو اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلا دیں تو جو لوگ ان سے پہلے ہو

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا تھا (اور) ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر

بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ
معجزے اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے پھر

اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٢٦﴾ ع اَلَمْ
مَیں نے اُن کافروں کو پکڑ لیا سو (دیکھو) میرا کیسا عذاب ہوا (اے مخاطب) کیا

ف۱ مطلب یہ کہ طالب حق کو نفع ہوا کرتا ہے۔ یہ لوگ طالب حق ہی نہیں۔ ان سے اُمید نہ رکھیئے +

ف۲ یعنی ان لوگوں سے کیا توقع رکھی جائے کہ ان کا ادراک مثل ادراک مومنین کے ہو۔ اور اس ادراک سے مومنین کی طرح یہ بھی حق کو قبول کرلیں۔ اور قبول حق کے ثمرات دینی میں بھی یہ لوگ شریک ہو جاویں۔ کیونکہ مومنین کی مثال ادراک حق میں بصیر کی سی۔ اور ان کی مثال عدم ادراک حق میں اعمٰی کی سی ہے۔ اور اسی طرح مومن نے ادراک حق کے ذریعہ سے جس طریق ہدایت کو اختیار کیا ہے اس طریق حق کی مثال نور کی سی ہے۔ اور کافر نے عدم ادراک حق سے جس طریقہ کو اختیار کیا ہے اُسکی مثال ظلمت کی سی ہے۔ اور اسی طرح جو ثمرہ جنت وغیرہ اس طریق حق پر مرتب ہوگا۔ اس کی مثال ظل بارد کی سی ہے اور جو ثمرہ جہنم وغیرہ طریق باطل پر مرتب ہوگا اُس کی مثال جلتی دھوپ کی سی ہے۔ پس نہ اُن کا اور مومنین کا ادراک برابر ہوا اور نہ انکا طریقہ، اور نہ اُس طریقہ کا ثمرہ +

ع ٣ / ١٥

ف۳ جب یہ مُردے ہیں۔ تو مُردوں کو زندہ کرنا خدا کی قدرت میں ہے بندوں کی قدرت میں نہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا

تونے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس کے ذریعہ

بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ

سے مختلف رنگتوں کے پھل نکالے اور (اسی طرح)

الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ

پہاڑوں کے بھی مختلف حصے ہیں (بعضے) سفید (بعضے) سُرخ کہ ان کی بھی رنگتیں مختلف

اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ

ہیں (اور بعضے نہ سفید نہ سرخ بلکہ) بہت گہرے سیاہ اور اسی طرح آدمیوں

وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ

اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعض ایسے ہیں کہ ان کی رنگتیں مختلف ہیں

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ

خدا سے اُس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو (اس کی عظمت کا) علم رکھتے ہیں واقعی

اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ

اللہ زبردست بڑا بخشنے والا ہے۔ ف۱ جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت (مع العمل) کرتے

اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

رہتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اُس میں سے

سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۙ﴿٢٩﴾

پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی ماند نہ ہوگی

لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ

تاکہ اُن کو اُن کی اُجرتیں (بھی) پوری (پوری) دیں اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ (بھی) دیں

اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ

بیشک وہ بڑا بخشنے والا بڑا قدر دان ہے اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے

اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا

طور پر بھیجی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ

بھی تصدیق کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی (حالت کی) پوری خبر رکھنے والا

ف۱ پس خشیت مقتضائے عزت بھی ہے اور مقتضائے غفوریت بھی +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

بَصِيْرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ

خوب دیکھنے والا ہے پھر یہ کتاب ہم نے اُن لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائی جن کو ہم نے

اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ

اپنے (تمام دنیا کے) بندوں میں سے پسند فرمایا ف۱ پھر بعضے تو اُن میں اپنی جانوں پر

لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ

ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے اُن میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے اُن میں

سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

خدا کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کیئے چلے جاتے ہیں یہ

هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٣٢﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ

بڑا فضل ہے - ف۲ وہ باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے

يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ

جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے (اور) ان کو سونے کے کنگن اور

ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٣٣﴾ وَ

موتی پہنائے جاویں گے اور پوشاک انکی وہاں ریشم کی ہوگی اور

قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ

کہیں گے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے (رنج و) غم دُور کیا

اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۨ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا

بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے جس نے ہم کو اپنے فضل سے

دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا

ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اُتارا جہاں ہم کو نہ کوئی کلفت

نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ

پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی اور جو لوگ (برخلاف انکے

كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ

کافر ہیں ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے نہ تو اُن کی قضا آوے گی کہ

فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ

مر ہی جاویں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی اُن سے ہلکا کیا جاوے گا

ف۱
مراد اس سے اہل اسلام ہیں جو اس حیثیت ایمان سے تمام دنیا والوں میں مقبول عند اللہ ہیں - گو ان میں کوئی دوسری وجہ مثل سوء عمل کے موجب ملامت بھی ہو - مطلب یہ کہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں وہ کتاب پہنچائی +

ف۲
کیونکہ اس پر عمل کرنے کی بدولت کیسے اجر و فضل کے مستحق ہوگئے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ

ہم ہر کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور وہ لوگ اس (دوزخ میں)

فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ

چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو (یہاں سے) نکال لیجئے ہم (اب خوب) اچھے (اچھے) کام کرینگے برخلاف ان

كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ

کاموں کے جو کیا کرتے تھے کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ

مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا

سمجھ سکتا۔ ف۱ اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا سو (اس نہ ماننے کا) مزہ چکھو کہ

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٣٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ

ایسے ظالموں کا (یہاں) کوئی مددگار نہیں بیشک اللہ (ہی) جاننے والا ہے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا بے شک وہی جاننے والا ہے دل کی

الصُّدُوْرِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ

باتوں کا وہی ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں

فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ

آباد کیا۔ ف۲ سو جو شخص کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا ف۳

وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

اور کافروں کے لئے ان کا کفر ان کے پروردگار کے نزدیک

اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا

ناراضی ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے اور (نیز) کافروں کے لئے ان کا کفر خسارہ ہی

خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ

بڑھنے کا باعث ہوتا ہے آپ کہئے کہ تم اپنے قرار داد شریکوں کا حال تو بتاؤ جن کو

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا

تم خدا کے سوا پوجا کرتے ہو یعنی مجھ کو یہ بتلاؤ کہ انہوں نے زمین کا

مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ

کونسا جزو بنایا ہے یا ان کا آسمان (بنانے) میں کچھ ساجھا ہے۔ ف۴

ف۱ مراد اس سے عمر بلوغ ہے کہ بقدر ضرورت اسمیں کمال فہم حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اس میں مکلف ہو جاتا ہے +

ع ۴ ۱۱ ۱۶

ف۲ ان دلائل و نعم کا مقتضا یہ تھا کہ استدلالاً و شکراً توحید و اطاعت اختیار کرتے۔ مگر بعضے اس کے خلاف کفر و خلاف پر مصر ہیں +

ف۳ کسی دوسرے کا کیا بگڑتا ہے +

ف۴ تاکہ دلیل عقلی سے ان کا استحقاق عبادت ثابت ہو +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ

یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کی کسی دلیل پر قائم ہوں۔ ف۱

بَلْ إِن يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا

بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے نری دھوکہ کی باتوں کا وعدہ

غُرُورًا ﴿٤٠﴾ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَ

کرتے آئے ہیں۔ ف۲ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے

الْأَرْضَ أَن تَزُولَا ۚ وَلَئِن زَالَتَا إِنْ

ہے کہ وہ موجودہ حالت کو چھوڑ نہ دیں اور اگر (بالفرض) وہ موجودہ حالت کو چھوڑ

أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّن بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ

بھی دیں تو پھر خدا کے سوا اور کوئی اُن کو تھام بھی نہیں سکتا وہ

حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٤١﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ

حلیم غفور ہے اور ان کفار (قریش) نے بڑی زور دار قسم

أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ

کھائی تھی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آوے تو وہ ہر ہر امت سے زیادہ

مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ

ہدایت قبول کرنے والے ہوں پھر جب ان کے پاس ایک پیغمبر آ پہنچے ف۳

مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿٤٢﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ

تو بس ان کی نفرت ہی کو ترقی ہوئی دُنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے

وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا

اور ان کی بُری تدبیروں کو ف۴ اور بُری تدبیروں کا وبال (حقیقی) ان تدبیر والوں ہی

بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ

پر پڑتا ہے سو کیا یہ اسی دستور کے منتظر ہیں جو اگلے (کافر) لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے ف۵

فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن

سو آپ خدا کے (اس) دستور کو کبھی بدلتا ہوا نہ پاویں گے اور آپ

تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ﴿٤٣﴾ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي

خدا کے دستور کو منتقل ہوتا ہوا نہ پاویں گے ف۶ اور کیا یہ لوگ زمین میں

ف۱ اصل یہ ہے کہ نہ دلیل عقلی ہے نہ دلیل نقلی ہے +

ف۲ ان کے بڑوں نے ان کو بے سند غلط بات تبلادی کہ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللهِ حالانکہ واقع میں وہ محض بے اختیار ہیں۔ پس وہ مستحق عبادت بھی نہیں البتہ مختار مطلق حق تعالیٰ ہے۔ تو وہی قابل عبادت بھی ہے +

ف۳ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم +

ف۴ یعنی تکبر کی وجہ سے آپ کے اتباع سے عار تو ہوئی ہی تھی مگر یہ بھی نہ کیا کہ نہ اتباع ہوتا اور نہ درپے ایذار ہوتے۔ بلکہ آپ کی ایذار رسانی کی فکر میں لگ گئے۔ چنانچہ ہر وقت ان کا اسی میں لگا رہنا معلوم و مشہور ہے +

ف۵ یعنی سزا و اہلاک +

ف۶ مطلب یہ کہ حقتعالیٰ کا وعدہ ہے کہ کافروں کو عذاب ہوگا۔ خواہ دنیا میں بھی۔ خواہ صرف آخرت میں۔ اور حقتعالیٰ کا وعدہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے۔ پس نہ یہ احتمال ہے کہ ان کو عذاب نہ ہو۔ نہ یہ احتمال ہے کہ دوسروں کو ہونے لگے۔ مقصود اس تکریر سے تاکید ہے وقوع عذاب کی +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو (منکر) لوگ ان سے پہلے ہو

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ

گزرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ قوت میں اُن سے بڑھے ہوئے

قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي

تھے اور خدا ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز (قوت والی) اس کو ہرا دے نہ

السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا

آسمان میں اور نہ زمین میں (کیونکہ) وہ بڑے علم والا (اور) بڑی

قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا

قدرت والا ہے ف۱ اور اگر اللہ تعالیٰ (ان) لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب (فوراً) دار و گیر فرمانے لگتا

مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ

تو روئے زمین پر ایک متنفس کو نہ چھوڑتا لیکن اللہ تعالیٰ

يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَاۗءَ

ان کو ایک میعاد معین (یعنی قیامت تک) مہلت دے رہا ہے سو جب ان کی وہ میعاد

اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ ع

آ پہنچے گی (اس وقت) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ یٰسٓ مکہ میں نازل ہوئی اس میں تراسی آیتیں ہیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

يٰسۗ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ

یٰسٓ قسم ہے قرآن با حکمت کی کہ بیشک آپ منجملہ

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ

پیغمبروں کے ہیں (اور) سیدھے رستہ پر ہیں یہ قرآن خدائے

الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ

زبردست مہربان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے کہ آپ (اولاً) ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے

ف۱ پس علم سے اپنے ہر ارادہ کے نافذ کرنے کا طریقہ جانتا ہے اور قدرت سے اس کو نافذ کر سکتا ہے۔

ع ۵ ۸ ۱۷

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

أُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٦ لَقَدْ حَقَّ

باپ دادے نہیں ڈرائے گئے تھے سو اسی سے بے خبر ہیں ان میں سے اکثر

الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٧

لوگوں پر (تقدیری) بات ثابت ہو چکی ہے سو یہ لوگ (ہرگز) ایمان نہ لاویں گے

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى

ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں پھر وہ تھوڑیوں تک

الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝٨ وَجَعَلْنَا مِنْۢ

(اَڑ گئے) ہیں جس سے ان کے سر اوپر کو اُلل رہے ہیں ف۱ اور ہم نے ایک

بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

آڑ ان کے سامنے کر دی اور ایک آڑ ان کے پیچھے کر دی

فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٩ وَسَوَآءٌ

جس سے ہم نے (ہر طرف سے) ان کو (پردوں میں) گھیر دیا سو وہ نہیں دیکھ سکتے اور ان کے حق میں

عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا

آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں یہ

يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ

ایمان نہ لاویں گے پس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے

وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ

اور خدا سے بے دیکھے ف۲ ڈرے سو آپ اس کو مغفرت اور

وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝١١ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى

عمدہ عوض کی خوشخبری سنا دیجئے۔ ف۳ بیشک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے

وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ

اور ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی جن کو لوگ آگے بھیجتے جاتے ہیں اور انکے وہ اعمال بھی جن کو

شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝١٢ وَاضْرِبْ

پیچھے چھوڑ جاتے ہیں ف۴ اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں ضبط کر دیا تھا ف۵ اور آپ ان کے

لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا

سامنے ایک قصہ یعنی ایک بستی والوں کا قصہ اس وقت کا بیان کیجئے۔ ف۶ جبکہ اس بستی میں

وقف غفران ع ۱۲/۱۸ وقف لازم

ف۱ یعنی اُٹھے رہ گئے۔ نیچے کو نہیں ہو سکتے +

ف۲ اس لئے کہ ڈر ہی سے طلب حق ہوتی ہے۔ اور طلب سے وصول۔ اور یہ ڈرتے ہی نہیں +

ف۳ اسی سے اس پر بھی دلالت ہو گئی کہ جو ضلالت اور اعراض کا مرتکب ہو وہ مغفرت اور اجر سے محروم اور مستحق عذاب ہے +

ف۴ مَا قَدَّمُوْا سے مراد جو کام اپنے ہاتھ سے کیا۔ اور اٰثَارَهُمْ سے مراد وہ اثر جو اس کے کام کے سبب پیدا ہوا اور بعد مرگ بھی باقی رہا۔ غرض یہ سب لکھے جا رہے ہیں۔ اور وہاں ان سب پر جزا و سزا مرتب ہو جاوے گی +

ف۵ یعنی لوح محفوظ میں +

ف۶ اوپر مسئلہ رسالت مع تسلیہ مذکور تھا۔ آگے رسالت کی تائید اور مکذبین کی تہدید کے لئے ایک قصہ مذکور ہے جو مکذبین رسالت کی تشنیع و تقریع پر ختم کیا گیا ہے جس سے مضمون ترتب سزا کی بھی تائید ہو گئی جو اوپر مذکور تھا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ

کئی رسُول آئے یعنی جبکہ ہم نے اُن کے پاس (اوّل) دو کو بھیجا

فَکَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ

سو ان لوگوں نے (اوّل) دونوں کو جھوٹا بتلایا پھر تیسرے (رسُول) سے تائید کی سو ان تینوں نے کہا کہ ہم

اِلَیْکُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا

تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں ان لوگوں نے کہا کہ تم تو ہماری طرح

بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ

(محض) معمولی آدمی ہو اور خدائے رحمٰن نے (تو) کوئی چیز نازل (ہی) نہیں کی

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَکْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ

تم نرا جھوٹ بولتے ہو ان رسولوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار علیم ہے

اِنَّآ اِلَیْکُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا

کہ بیشک ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں اور ہمارے ذمّہ تو صرف واضح طور پر

الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِکُمْ ۚ

(حکم کا) پہنچا دینا تھا۔ ف۱ وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں۔ ف۲

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّکُمْ وَلَیَمَسَّنَّکُمْ

اگر تم باز نہ آئے تو ہم پتھروں سے تمہارا کام تمام کر دیں گے اور تمکو ہماری طرف سے

مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآئِرُکُمْ مَّعَکُمْ ۭ

سخت تکلیف پہنچے گی ان رسولوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے

اَئِنْ ذُکِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

کیا اسکو نحوست سمجھتے ہو کہ تمکو نصیحت کی جاوے بلکہ تم (خود) حد (عقل و شرع) سے نکل جانے والے لوگ ہو۔ ف۳

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی ز

اور ایک شخص (مسلمان) اس شہر کے کسی دُور مقام سے دوڑتا ہوا آیا

قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا

(اور) کہنے لگا کہ اے میری قوم ان رسولوں کی راہ پر چلو (ضرور) ایسے لوگوں کی راہ

مَنْ لَّا یَسْـَٔلُکُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

پر چلو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ خود راہِ راست پر بھی ہیں۔ ف۴

ف۱ غرض یہ کہ ہم اپنا کام کر چکے۔ تم نہ مانو تو ہم مجبور ہیں +

ف۲ مطلب یہ ہو گا کہ تمام لوگوں میں ایک فتنہ ڈال دیا جس سے مضرتیں پہنچ رہی ہیں۔ یہ نحوست ہے اور اس نحوست کے سبب تم ہو +

ف۳ پس مخالفتِ شرع سے تم پر یہ نحوست آئی اور مخالفتِ عقل سے تم نے اس کا سبب غلط سمجھا +

ف۴ یعنی خود غرضی جو مانع اتباع ہے وہ مرتفع اور اہتداء جو مقتضی اتباع ہے وہ موجود۔ پھر اتباع کیوں نہ کیا جائے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴۔ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ
اور میرے پاس کونسا عذر ہے کہ میں اس (معبود) کی عبادت نہ کروں جس نے مجھ کو پیدا کیا اور تم سب کو

تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ
اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے ف۱ کیا میں خدا کو چھوڑ کر اور ایسے ایسے معبود قرار دے لوں کہ اگر خدائے

الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا
رحمٰن مجھ کو کچھ تکلیف پہونچانا چاہے تو نہ ان معبودوں کی سفارش میرے کچھ کام آوے

وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّیْٓ
اور نہ وہ مجھ کو چھڑا سکیں اگر میں ایسا کروں تو صریح گمراہی میں جا پڑا میں تو تمہارے

اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ط
پروردگار پر ایمان لا چکا سو تم (بھی) میری بات سن لو ارشاد ہوا کہ جا جنت میں داخل ہو

قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ
کہنے لگا کہ کاش میری قوم کو یہ بات معلوم ہو جاتی کہ میرے پروردگار نے مجھ کو بخش دیا

وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا
اور مجھ کو عزت داروں میں شامل کر دیا اور ہم نے اس (شہید) کی

عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ
قوم پر اس کے بعد کوئی لشکر (فرشتوں کا) آسمان سے نہیں

السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا
اُتارا اور نہ ہم کو اتارنے کی ضرورت تھی وہ سزا بس ایک آواز

صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ یٰحَسْرَةً
سخت تھی اور وہ سب اسی دم (اس سے) بجھ کر (یعنی مر کر) رہ گئے افسوس ایسے

عَلَی الْعِبَادِ ج مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا
بندوں کے حال پر کبھی ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس کی

بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا
انہوں نے ہنسی نہ اُڑائی ہو کیا ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ ہم نے ان سے پہلے

قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ ط
بہت سی اُمتیں غارت کر چکے کہ وہ (پھر) انکی طرف (دنیا میں) لوٹ کر نہیں آتے

الجزء ۲۳ الثالث والعشرون (۲۳)

ف۱ اصل مطلب یہی ہے کہ تم کو کونسا عذر ہے+

وقف غفران

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ
اور ان میں کوئی ایسا نہیں جو مجتمع طور پر ہمارے رُو برو حاضر نہ کیا جاوے اور ایک نشانی ان لوگوں

الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا
کے لیے مُردہ زمین ہے۔ ہم نے اسکو (بارش سے) زندہ کیا اور ہم نے اس سے غلّے نکالے

فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ
سو ان میں سے لوگ کھاتے ہیں اور (نیز) ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے

وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا
باغ لگائے اور (نیز) اس میں چشمے جاری کیے تاکہ لوگ باغ کے

مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا
پھلوں میں سے کھائیں اور اس (پھل اور غلہ) کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا۔ ف۱ سو کیا

يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا
شکر نہیں کرتے وہ پاک ذات ہے جس نے تمام مقابل قسموں کو پیدا کیا نباتات

مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا
زمین کے قبیل سے بھی ف۲ اور (خود) ان آدمیوں میں سے بھی اور ان چیزوں میں سے بھی

يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۖۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ
جنکو (عام لوگ) نہیں جانتے ف۳ اور ایک نشانی ان کے لئے رات ہے ف۴ کہ ہم اس (رات) پر سے دن کو اتار لیتے ہیں

فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ
سو یکایک وہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں اور (ایک نشانی) آفتاب (ہے کہ وہ) اپنے ٹھکانہ کی طرف چلتا

لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ
رہتا ہے ف۵ یہ اندازہ باندھا ہوا ہے اس (خدا) کا جو زبردست علم والا ہے اور چاند کے لئے

قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾
منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ ایسا رہ جاتا ہے جیسے کھجور کی پُرانی ٹہنی

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا
نہ آفتاب کی مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ

الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾
رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور دونوں ایک ایک دائرے میں تیر رہے ہیں۔

ف۱ گو تخم ریزی بظاہر انہیں کے ہاتھوں ہوتی ہو۔ مگر پھل اور غلہ کی صورتِ نوعیہ کا فائض کرنا خاص خدا ہی کا کام ہے +

ف۲ خواہ مقابلہ مماثلت کا ہو جیسے ایک سی غلے ایک سے پھل۔ خواہ مقابلہ مضاد کا ہو جیسے گیہوں اور جَو اور شیریں پھل اور ترش پھل۔ یا اس سے بھی زیادہ اختلاف ہو +

ف۳ یعنی لوگ نہیں جانتے کہ باعتبار مفہوم عام مقابلہ کے اشیاء مخفیہ میں بھی کوئی شے مقابل سے خالی نہیں۔ اور اسی سے حقتعالیٰ کا بے مقابل ہونا معلوم ہو گیا۔ غرض ازواج سب مخلوق اور وہ ان سب کا خالق +

ف۴ بوجہ اصل ہونے ظلمت کے گویا اصل وقت وہی تھا۔ اور عارض نور آفتاب سے گویا اس کو دن نے چھپا لیا تھا +

ف۵ یہ عام ہے اس نقطہ کو بھی جہاں سے چل کر سالانہ دورہ کر کے پھر اسی نقطہ پر جا پہنچتا ہے اور اس نقطۂ افقیہ کو بھی کہ حرکت یومیہ میں وہاں پہنچ کر غروب ہو جاتا ہے +

ع ۲

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب		
۲ حرکتوں والی مد		

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِى الْفُلْكِ

اور ایک نشانی اُن کے لئے یہ ہے کہ ہم نے اُن کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی میں

الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا

سوار کیا اور ہم نے ان کے لئے کشتی ہی جیسی ایسی چیزیں پیدا کیں جن پر یہ لوگ

يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ

سوار ہوتے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو انکو غرق کر دیں پھر نہ تو کوئی ان کا فریادرس ہو

وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى

اور نہ یہ خلاصی دیئے جاویں۔ مگر یہ ہماری ہی مہربانی ہے اور ان کو ایک وقت معیّن تک

حِيْنٍ ﴿٤٤﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا

فائدہ دینا (منظور) ہے اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ تم لوگ اُس عذاب سے ڈرو جو تمہارے سامنے ہی اور جو

خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ

تمہارے (مرے) پیچھے ہے تاکہ تم پر رحمت کی جاوے تو وہ اصلاً پرواہ نہیں کرتے اور انکے ربّ کی آیتوں میں

اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

کوئی آیت بھی ان کے پاس ایسی نہیں آتی جس سے وہ سرتابی

مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ

نہ کرتے ہوں اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ تمکو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو

اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ

تو یہ کفّار (ان) مسلمانوں سے یوں کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسے لوگوں کو کھانے کو

مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

دیں جن کو اگر خدا چاہے تو (بہتیرا کچھ) کھانے کو دیدے تم نری صریح

فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

غلطی میں (پڑے) ہو۔ ف۱ اور یہ لوگ (بطور انکار) کہتے ہیں کہ یہ

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ

وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو۔ ف۲ یہ لوگ بس ایک آواز

اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾

سخت کے منتظر ہیں جو اُن کو آپکڑے گی اور وہ سب باہم لڑ جھگڑ رہے ہوں گے

ف۱ غرض نہ ترہیب سے وہ ایمان لاویں نہ ترغیب سے ❊

ف۲ اوپر مضمون توحید اور اس کے ساتھ ترہیب عذاب آخرت سے اجمالاً مذکور تھا۔ اب احوال آخرت کسی قدر تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ اور اس کے اخیر میں وَاِنْ نَّشَاْ وَلَطَمَسْنَا الخ سے احتمال عذاب دنیا سے تہدید ہے جس سے مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ کی ایک گونہ شرح ہو گئی ❊

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ
سو نہ تو وصیّت کرنے کی فرصت ہوگی اور نہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر

يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ
جا سکیں گے۔ ف۱ اور (پھر دوبارہ) صُور پھونکا جاوے گا سو وہ سب یکایک قبروں سے

الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا
(نکل نکل) اپنے ربّ کی طرف جلدی جلدی چلنے لگیں گے کہیں گے کہ

يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا
ہائے ہماری کمبختی ہم کو ہماری قبروں سے کس نے اُٹھایا۔ ف۲ یہ وہی (قیامت) ہے جسکا

وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾ إِنْ
رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبر سچ کہتے تھے بس

كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا
وہ ایک زور کی آواز ہوگی جس سے یکایک سب جمع ہوکر ہمارے

مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا
پاس حاضر کردیے جائیں گے پھر اُس دن کسی شخص پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور تم کو

تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ أَصْحَابَ
بس انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے اہل جنت بیشک

الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَ
اس دن اپنے مشغلوں میں خوشدل ہوں گے وہ اور

أَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ﴿٥٦﴾
ان کی بیبیاں ف۳ سایوں میں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے

لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدَّعُونَ ﴿٥٧﴾
اُن کیلئے وہاں (ہر طرح کے) میوے ہوں گے اور جو کچھ مانگیں گے ان کو ملے گا

سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا
ان کو پروردگار مہربان کی طرف سے سلام فرمایا جائے گا ف۴ اور اے مجرمو

الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٩﴾ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ
آج (اہل ایمان سے) الگ ہوجاؤ ف۵ اے اولادِ آدم کیا میں نے تم کو تاکید نہیں

ع ۳ / ۱۸

ف۱ یعنی جو جس حال میں ہوگا مرکر رہ جاوے گا +

ف۲ اس لئے کہ یہاں کی نسبت سے تو وہاں ہی راحت میں تھے +

ف۳ اَزْوَاجُهُمْ میں حوریں اور ازواج مومنات دونوں مراد ہوسکتی ہیں +

ف۴ یعنی حقتعالیٰ خود فرمادیں گے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ + فائدہ مقصود سلام سے جنت میں یا محض اکرام ہے۔ یا بشارت واخبار ہے سلامت دائمی سے پس یہ شبہ نہ رہا کہ انشاء و دعائے سلامت میں تحصیل حاصل ہے +

ف۵ کیونکہ ان کو جنت میں بھیجنا ہے اور تم کو دوزخ میں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّیۡطٰنَ ۚ اِنَّہٗ لَکُمۡ
کردی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا

عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۶۰﴾ وَّ اَنِ اعۡبُدُوۡنِیۡ ؕؔ ہٰذَا صِرَاطٌ
صریح دشمن ہے اور یہ کہ میری (ہی) عبادت کرنا ول یہی سیدھا

مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡکُمۡ جِبِلًّا کَثِیۡرًا ؕ
رستہ ہے اور وہ (شیطان) تم میں ایک کثیر مخلوق کو گمراہ کر چکا (ہے)

اَفَلَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۲﴾ ہٰذِہٖ جَہَنَّمُ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ
سو کیا تم نہیں سمجھتے تھے یہ جہنم ہے جس کا تم سے

تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۶۳﴾ اِصۡلَوۡہَا الۡیَوۡمَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَکۡفُرُوۡنَ ﴿۶۴﴾
وعدہ کیا جایا کرتا تھا۔ آج اپنے کفر کے بدلہ میں اس میں داخل ہو

اَلۡیَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰۤی اَفۡوَاہِہِمۡ وَ تُکَلِّمُنَاۤ اَیۡدِیۡہِمۡ
آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگادیں گے۔ ول۲ اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے

وَ تَشۡہَدُ اَرۡجُلُہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ﴿۶۵﴾ وَ لَوۡ
اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے جو کچھ یہ لوگ کیا کرتے تھے اور اگر

نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰۤی اَعۡیُنِہِمۡ فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ
ہم چاہتے تو (دنیا ہی میں) انکی آنکھوں کو ملیا میٹ کر دیتے پھر یہ رستہ کی طرف دوڑتے پھرتے

فَاَنّٰی یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۶۶﴾ وَ لَوۡ نَشَآءُ لَمَسَخۡنٰہُمۡ عَلٰی
سو ان کو کہاں نظر آتا اور اگر ہم چاہتے تو انکی صورتیں بدل ڈالتے اس حالت سے کہ یہ جہاں

مَکَانَتِہِمۡ فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا مُضِیًّا وَّ لَا یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۶۷﴾
ہیں وہیں رہ جاتے جس سے یہ لوگ نہ آگے کو چل سکتے اور نہ پیچھے کو لوٹ سکتے

وَ مَنۡ نُّعَمِّرۡہُ نُنَکِّسۡہُ فِی الۡخَلۡقِ ؕ اَفَلَا
اور ہم جس کی عمر زیادہ کر دیتے ہیں تو اسکو طبعی حالت میں اُلٹا کر دیتے ہیں ول۳ سو کیا وہ لوگ

یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۸﴾ وَ مَا عَلَّمۡنٰہُ الشِّعۡرَ وَ مَا یَنۡۢبَغِیۡ لَہٗ ؕ
نہیں سمجھتے اور ہم نے آپ کو شاعری کا علم نہیں دیا اور وہ آپ کے لئے شایان بھی نہیں

اِنۡ ہُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ وَّ قُرۡاٰنٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۶۹﴾ لِّیُنۡذِرَ
وہ تو محض نصیحت (کا مضمون) اور ایک آسمانی کتاب ہے جو احکام کی ظاہر کرنیوالی ہے تاکہ ایسے شخص کو

وقف غفران

ع ۴ ۱۷ ۳

ول
عبادت سے مراد اطاعت مطلقہ +

ول۲
جس سے یہ عذر باطل نہ کر سکیں +

ول۳
طبعی حالت سے مراد قویٰ مدرکہ، سامعہ، باصرہ وغیرہ اور فاعلہ، ہاضمہ، نامیہ وغیرہا۔ اور رنگ و روغن و حسن و جمال ہیں اور اُلٹا کرنے سے مراد ہے ان کا انقلاب اور تغیر حالت ادون و ارذل کی طرف۔ پس طمس و مسخ بھی ایک قسم کا تغیر ہے کامل سے ناقص کی طرف +

۶ حرکتوں والی مد لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾

ڈرا دے جو زندہ ہو اور تاکہ کافروں پر (عذاب کی) حجت ثابت ہو جاوے

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ

کیا ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ ہم نے انکے (نفع کے) لئے اپنے ہاتھ کی ساختہ چیزوں میں سے مواشی

اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ

پیدا کئے پھر یہ لوگ ان کے مالک بن رہے ہیں اور ہم نے ان مواشی کو ان کا تابع بنا دیا

فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا

سو ان میں بعضے تو انکی سواریاں ہیں اور بعض کو وہ کھاتے ہیں اور ان میں ان لوگوں کے

مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا

اور بھی نفع ہیں اور پینے کی چیزیں بھی ہیں (یعنی دودھ) سو کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے اور انہوں نے خدا کے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ؕ لَا

سوا اور معبود قرار دے رکھے ہیں اس امید پر کہ ان کو مدد ملے (لیکن) وہ ان کی

يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾

کچھ مدد کر ہی نہیں سکتے اور وہ اُن لوگوں کے حق میں ایک فریق (مخالف) ہو جاوینگے جو حاضر کئے جاوینگے

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا

تو ان لوگوں کی باتیں آپ کیلئے آزردگی کا باعث نہ ہونا چاہیئے بیشک ہم سب جانتے ہیں جو کچھ یہ دلمیں رکھتے ہیں اور جو

يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ

کچھ ظاہر کرتے ہیں ف۱ کیا آدمی کو یہ معلوم نہیں کہ ہم نے اس کو نطفہ سے

نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا

پیدا کیا سو وہ علانیہ اعتراض کرنے لگا اور اس نے ہماری شان میں ایک

مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ

عجیب مضمون بیان کیا اور اپنی اصل کو بھول گیا کہتا ہے کہ ہڈیوں کو (خصوصاً) جبکہ وہ بوسیدہ ہو گئی ہوں

وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ

کون زندہ کرے گا آپ جواب دے دیجئے کہ ان کو وہ زندہ کریگا جس نے اول

اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾ ۙ الَّذِيْ

بار میں ان کو پیدا کیا ہے اور وہ سب طرح کا پیدا کرنا جانتا ہے وہ ایسا (قادر) ہے

ف۱ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عاص بن وائل ایک بوسیدہ ہڈی لے کر حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس کو چٹکی سے مل کر کہنے لگا کہ کیا یہ ایسی حالت کے بعد زندہ ہو گی؟ آپ نے فرمایا "ہاں اور تو دوزخ میں جاویگا" اس پر اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ سے آخر سورت تک آیتیں نازل ہوئیں

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ
کہ (بعض) ہرے درخت سے تمہارے لئے آگ پیدا کردیتا ہے پھر تم

اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ
اس سے اور آگ سلگا لیتے ہو۔ ف۱ اور جس نے آسمان اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ
زمین پیدا کئے ہیں کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے آدمیوں کو (دوبارہ)

مِثْلَهُمْ ۭ بَلٰى ۤ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَآ
پیدا کردے ضرور قادر ہے اور وہ بڑا پیدا کرنیوالا خوب جاننے والا ہے جب وہ

اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ
کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے توبس اس کا معمول تو یہ ہے کہ اس چیز کو کہدیتا ہے کہ ہوجا

فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ
پس وہ ہوجاتی ہے تو اس کی پاک ذات ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا

كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع
پورا اختیار ہے اور تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے

سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَانِ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ صٰفٰت مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾
قسم ہے اُن فرشتوں کی جو صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں ف۲ پھر اُن فرشتوں کی جو بندش کرنے والے ہیں۔ ف۳

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۭ﴿۴﴾
پھر اُن فرشتوں کی جو ذکر کی تلاوت کرنے والے ہیں کہ تمہارا معبود (برحق) ایک ہے

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
وہ پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ انکے درمیان میں ہے اور پروردگار

الْمَشَارِقِ ۭ﴿۵﴾ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِۨ
ہے طلوع کرنے کے مواقع کا ہم ہی نے رونق دی ہے اس طرف والے آسمان کو ایک عجیب آرائش یعنی

وقف غفران

ف۱ چنانچہ عرب میں ایک درخت تھا مرخ اور ایک عفار۔ اُن سے چقماق کا کام لیتے تھے۔ پس جب پانی میں کہ خضرت اُسی کا اثر ہے۔ آگ پیدا کردیتے ہیں۔ تو جماد میں حیات پیدا کرنا کیا مشکل ہے۔

ف۲ عبادت میں یا حق تعالیٰ کا حکم سننے کیوقت۔

ف۳ یعنی شہاب ثاقب کے ذریعہ سے آسمانی خبریں لانے سے شیاطین کی بندش کرنیوالے۔

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْكَوَاكِبِ ۝٦ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ
ستاروں کے ساتھ اور حفاظت بھی کی ہے ہر شریر شیطان

مَّارِدٍ ۝٧ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
سے وہ شیاطین عالم بالا کی طرف کان بھی نہیں لگا سکتے

وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝٨ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ
اور وہ ہر طرف سے مار کر دھکے دیئے جاتے ہیں ف۱ اور ان کے لئے

عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝٩ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
دائمی عذاب ہوگا مگر جو شیطان کچھ خبر لے ہی بھاگے

فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝١٠ فَاسْتَفْتِهِمْ
تو ایک دہکتا ہوا شعلہ اُس کے پیچھے لگ لیتا ہے ف۲ تو آپ ان سے پوچھیے کہ

اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا
یہ لوگ بناوٹ میں زیادہ سخت ہیں یا ہماری پیدا کی ہوئی یہ چیزیں ف۳ (کیونکہ) ہم نے

خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝١١ بَلْ عَجِبْتَ
ان لوگوں کو چپکتی مٹی سے پیدا کیا ہے ف۴ بلکہ آپ تو تعجب کرتے ہیں

وَيَسْخَرُوْنَ ۝١٢ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝١٣
اور یہ لوگ تمسخر کرتے ہیں اور جب ان کو سمجھایا جاتا ہے تو یہ سمجھتے نہیں

وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝١٤ وَقَالُوْٓا اِنْ
اور جب کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو (خود) اسکی ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ

هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝١٥ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا
تو صریح جادو ہے (کیونکہ) بھلا جب ہم مرگئے اور مٹی

تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝١٦ اَوَاٰبَآؤُنَا
اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا ہم (پھر) زندہ کئے جاویں گے اور کیا ہمارے اگلے

الْاَوَّلُوْنَ ۝١٧ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝١٨
باپ دادا بھی آپ کہہ دیجئے کہ ہاں (ضرور زندہ ہو گے) اور تم ذلیل بھی ہو گے ف۵

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝١٩
پس قیامت تو بس ایک للکار ہوگی (یعنی نفخۂ ثانیہ) سو سب یکایک دیکھنے بھالنے لگیں گے

ف۱ غرض قبل خبر سننے ہی کے رجم کردیا جاتا ہے۔ اور استماع کا قصد کرکے سمع خبر میں ناکام رہتا ہے +

ف۲ پس سمع خبر کے بعد بھی اسماع و ایصال خبر میں ناکام رہتا ہے +

ف۳ واقع میں یہی چیزیں زیادہ سخت ہیں +

ف۴ غرض جب مخلوقات قویہ صلبہ کے ابتداءِ خلق پر ہم قادر رہیں تو مخلوق ضعیف کے اعادہ پر قدرت کیوں نہ ہوگی +

ف۵ جو شخص دلیل کے بعد بھی عناداً انکار کرے اس کے لئے ایسا ہی جواب زیبا ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿٢٠﴾ هٰذَا يَوْمُ

اور کہیں گے ہائے ہماری کمبختی یہ تو وہی روزِ جزا (معلوم ہوتا) ہے (ارشاد ہوگا کہ ہاں) یہ وہی

الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢١﴾

فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا

جمع کرلو ظالموں کو ۱؎ اور اُن کے ہم مشربوں کو اور اُن معبودوں کو

كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٢٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ

جن کی وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ ۲؎ پھر ان سب کو

اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿٢٣﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ

دوزخ کا رستہ بتلاؤ اور (اچھا) ان کو (ذرا) ٹھہراؤ ان سے کچھ

مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿٢٥﴾

پوچھا جاوے گا کہ اب تم کو کیا ہوا ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَاَقْبَلَ

بلکہ وہ سب کے سب اس روز سرافگندہ (کھڑے) ہونگے اور وہ ایک دوسرے

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالُوْٓا

کی طرف متوجہ ہوکر سوال (یعنی اختلاف) کرنے لگیں گے (چنانچہ) تابعین کہینگے

اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا

کہ ہم پر تمہاری آمد بڑے زور کی ہُوا کرتی تھی۔ ۳؎ متبوعین کہیں گے

بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَمَا كَانَ لَنَا

کہ نہیں بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لائے تھے اور ہمارا تم پر کوئی

عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا

زور تو تھا ہی نہیں بلکہ تم خود ہی سرکشی

طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا

کیا کرتے تھے سو ہم سب پر ہی ہمارے رب کی بہ (ازلی) بات تحقیق ہو چکی تھی کہ ہم سب کو

لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾ فَاِنَّهُمْ

مزہ چکھنا ہے تو ہم نے تم کو بہکایا ہم خود بھی گمراہ تھے تو وہ سب کے سب

ع ۵ / ۱

الربع

۱؎ یعنی جو بانی اور مقتدائے کفر و شرک تھے۔

۲؎ یعنی شیاطین و اصنام۔

۳؎ یعنی ہم پر خوب زور ڈال کر ہمارے اضلال کا اہتمام اور اس میں سعی کیا کرتے تھے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ

اس روز عذاب میں (بھی) شریک رہیں گے (اور) ہم ایسے

نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ

مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں وہ لوگ ایسے تھے کہ جب اُن سے کہا جاتا

لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُولُونَ

تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو تکبر کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے

أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُونٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ

کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر دیوانہ کی وجہ سے چھوڑدیں گے۔ ف۱ بلکہ

جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٧﴾ إِنَّكُمْ

ایک سچا دین لے کر آئے ہیں اور دوسرے پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں۔ ف۲ تم سب کو

لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ

دردناک عذاب چکھنا پڑے گا اور تم کو اُسی کا بدلہ ملے گا

إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ

جو کچھ تم کیا کرتے تھے ہاں مگر جو اللہ کے خاص

الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَعْلُومٌ ﴿٤١﴾

کئے ہوئے بندے ہیں۔ ف۳ اُن کے واسطے ایسی غذائیں ہیں جنکا حال (دوسری سورتوں میں) معلوم

فَوَاكِهُ ۖ وَهُمْ مُكْرَمُونَ ﴿٤٢﴾ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٤٣﴾

(ہوچکا) ہے یعنی میوے اور وہ لوگ بڑی عزت سے آرام کے باغوں میں

عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ

تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ان کے پاس ایسا جام شراب لایا جائیگا جو

مِنْ مَعِينٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ ﴿٤٦﴾

بہتی ہوئی شراب سے بھرا جائے گا سفید ہوگی پینے والوں کو لذیذ معلوم ہوگی

لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ﴿٤٧﴾

نہ اس میں دردسر ہوگا اور نہ اُس سے عقل میں فتور آوے گا

وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ ﴿٤٨﴾ كَأَنَّهُنَّ

اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی بڑی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہونگی گویا وہ

ف۱ اس میں توحید اور رسالت دونوں کا انکار ہوگیا +

ف۲ یعنی ایسے اصول بتلاتے ہیں جن میں سب مرسلین متفق ہیں +

ف۳ مراد اس سے اہل ایمان ہیں۔ کہ انہوں نے حق کا اتباع کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو مقبول اور مخصوص فرمالیا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

بیضے ہیں جو چھپے ہوئے رکھے ہیں۔ ول پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر

يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّيْ كَانَ

بات چیت کریں گے اُن میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ (دُنیا میں) میرا

لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾ يَّقُوْلُ أَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾

ایک ملاقاتی تھا وہ کہا کرتا تھا کہ کیا تُو بعث کے معتقدین میں سے ہے

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾

کیا جب ہم مرجاویں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجاویں گے تو کیا ہم جزا و سزا دیئے جاویں گے۔ و٢

قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ

ارشاد ہوگا کہ کیا تم جھانک کر (اسکو) دیکھنا چاہتے ہو سو وہ شخص جھانکے گا تو اس کو

فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللّٰهِ إِنْ كِدْتَّ

وسطِ جہنم میں دیکھے گا کہے گا کہ خدا کی قسم تو تو مجھ کو تباہ

لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ

ہی کرنے کو تھا اور اگر میرے رب کا (مجھ پر) فضل نہ ہوتا تو میں بھی ماخوذ

الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿٥٨﴾ إِلَّا

لوگوں میں ہوتا کیا ہم بجز پہلی بار کے مرچکنے کے اب

مَوْتَتَنَا الْأُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٥٩﴾

نہیں مریں گے۔ اور نہ ہم کو عذاب ہوگا

إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٠﴾ لِمِثْلِ هٰذَا

یہ بے شک بڑی کامیابی ہے ایسی ہی کامیابی کے لئے

فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾ أَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ

عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیئے۔ و٣ بھلا یہ دعوت بہتر ہے یا

شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ إِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾

زقوم کا درخت ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لئے موجب امتحان بنایا ہے

إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ أَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾

وہ ایک درخت ہے جو قعرِ دوزخ میں سے نکلتا ہے

و١ تشبیہ محض صفائی میں ہے رنگت میں نہیں +

و٢ یعنی وہ منکر بعث تھا +

و٣ یعنی ایمان لانا اور اطاعت کرنا چاہیئے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾ فَاِنَّهُمْ
اُس کے پھل ایسے ہیں جیسے سانپ کے پھن تو وہ لوگ
لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِــُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾
اُس سے کھادیں گے اور اُسی سے پیٹ بھریں گے
ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾
پھراُن کو کھولتا ہوا پانی (پیپ میں) ملاکر دیا جاوے گا
ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾ اِنَّهُمْ
پھر اخیر ٹھکانہ اُن کا دوزخ ہی کی طرف ہوگا۔ ف۱ (کیونکہ) انہوں نے
اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰٓى
اپنے بڑوں کو گمراہی کی حالت میں پایا تھا پھر یہ بھی انہیں کے
اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ
قدم بقدم تیزی کے ساتھ چلتے تھے۔ ف۲ اور ان سے پہلے بھی اگلے لوگوں میں
اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ
اکثر گمراہ ہو چکے ہیں اور ہم نے ان میں بھی ڈرانے والے (پیغمبر)
مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
بھیجے تھے سو دیکھ لیجئے ان لوگوں کا کیسا (برا) انجام ہوا
الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾
جن کو ڈرایا گیا تھا ہاں مگر جو اللہ کے خاص کئے ہوئے بندے تھے۔ ف۳
وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَ
اور ہم کو نوحؑ نے پکارا سو ہم خوب فریاد سننے والے ہیں اور
نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾
ہم نے اُن کو اور اُن کے تابعین کو بڑے بھاری غم سے نجات دی۔ ف۴
وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا
اور ہم نے باقی اُنہیں کی اولاد کو رہنے دیا۔ ف۵ اور ہم نے اُن کے
عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى
لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات رہنے دی کہ نوحؑ پر سلام ہو

ف۱ یعنی اس کے بعد بھی وہاں ہی ہمیشہ رہنا ہوگا +
ف۲ یعنی شوق اور رغبت سے ان کی راہ بے راہی پر چلتے تھے +
ف۳ یعنی ایمان والے بندے +
ف۴ کہ طوفان سے کفار کو غرق کردیا اور ان کو اور ان کے تابعین کو بچالیا +
ف۵ یعنی اور کسی کی نسل نہیں چلی +

ع ۲ ۵۳ ۶

۶ حرکتوں والی مد لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (۲ حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ
عالم والوں میں ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں بیشک وہ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾
ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھے پھر ہم نے دوسرے لوگوں کو (یعنی کافروں کو) غرق کر دیا

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ
اور نوحؑ کے طریقہ والوں میں سے ابراہیمؑ بھی تھے جب کہ وہ اپنے رب کی طرف

بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا
صاف دل سے متوجہ ہوئے۔ ف۱ جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کس (واہیات)

تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾
چیز کی عبادت کیا کرتے ہو کیا جھوٹ موٹ کے معبودوں کو اللہ کے سوا چاہتے ہو

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً
تو تمہارا رب العالمین کے ساتھ کیا خیال ہے سو ابراہیمؑ نے ستاروں کو

فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ
ایک نگاہ بھر کر دیکھا اور کہہ دیا کہ میں بیمار ہونے کو ہوں۔ ف۲ غرض وہ لوگ ان کو چھوڑ کر

مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾
چلے گئے تو یہ اُن کے بتوں میں جا گھسے اور کہنے لگے کیا تم کھاتے نہیں ہو

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا
تم کو کیا ہوا تم تو بولتے بھی نہیں ہو پھر ان پر قوت کے ساتھ جا پڑے اور

بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ
مارنے لگے سو وہ لوگ ان کے پاس دوڑتے ہوئے آئے ابراہیمؑ نے فرمایا کیا تم ان چیزوں کو

مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا
پوجتے ہو جن کو خود تراشتے ہو حالانکہ تمکو اور تمہاری ان بنائی ہوئی چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے وہ لوگ کہنے لگے

ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ
کہ ابراہیمؑ کے لئے ایک آتش خانہ تعمیر کرو اور اس کو اس دہکتی آگ میں ڈال دو غرض اُن لوگوں نے ابراہیمؑ

كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ
کیساتھ بُرائی کرنا چاہا تھا۔ سو ہم نے انہی کو نیچا دکھایا اور ابراہیمؑ کہنے لگے کہ میں تو اپنے رب کیطرف

وقف لازم

ف۱ صاف دل کا مطلب یہ کہ سُوءِ عقائد وریا وغیرہ سے پاک تھا جس کا حاصل توحید خالص و اخلاص کامل ہے +

ف۲ یہ ستاروں کو دیکھنا بطور ایہام و توریہ کے تھا کہ وہ تو بوجہ اس کے کہ کواکب کو متصرف فی الحوادث سمجھتے تھے۔ یوں سمجھے کہ انکو کوئی قاعدہ نجوم کا آتا ہوگا جس سے فی الفور ستاروں کی دیکھ کر اُن کو معلوم ہو گیا کہ میں تھوڑی دیر میں بیمار ہو جاؤں گا۔ اور چونکہ وہ نجوم کے معتقد تھے۔ اس لئے اصرار نہیں کیا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٩٩﴾ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٠٠﴾

چلا جاتا ہوں وہ مجھ کو (اچھی جگہ) پہنچا ہی دے گا وٙا اے میرے رب مجھ کو ایک نیک فرزند دے

فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ

سو ہم نے انکو ایک حلیم المزاج فرزند کی بشارت دی سو جب وہ لڑکا ایسی عمر کو پہنچا کہ ابراہیمؑ کے ساتھ چلنے پھرنے

قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ

لگا۔ تو ابراہیمؑ نے فرمایا کہ برخوردار میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تمکو (بامر الٰہی) ذبح کر رہا ہوں سو تم بھی سوچ

مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي

لو کہ تمہاری کیا رائے ہے وہ بولے کہ ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ (بلا تامل) کیجئے انشاء اللہ تعالیٰ آپ

إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ﴿١٠٢﴾ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ

مجھ کو سہار کرنے والوں میں سے پائیں گے وٙ۲ غرض جب دونوں نے (خدا کے حکم کو) تسلیم کرلیا اور

لِلْجَبِينِ ﴿١٠٣﴾ وَنَادَيْنَاهُ أَن يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ

باپ نے بیٹے کو (ذبح کرنیکے لئے) کروٹ پر لٹایا اور (چاہتے تھے کہ گلا کاٹ ڈالیں اُسوقت) ہم نے انکو آواز دی کہ اے ابراہیمؑ

صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٠٥﴾

(شاباش ہے) تمنے خواب کو خوب سچ کر دکھایا (وہ وقت بھی عجیب تھا) ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ

حقیقت میں یہ تھا بھی بڑا امتحان وٙ۳ اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اسکے عوض میں

عَظِيمٍ ﴿١٠٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٠٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ

دے دیا۔ وٙ۴ اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں یہ بات ان کے لئے رہنے دی کہ ابراہیم پر

إِبْرَاهِيمَ ﴿١٠٩﴾ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٠﴾ إِنَّهُ مِنْ

سلام ہو ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ وٙ۵ بیشک وہ ہمارے

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١١﴾ وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا

ایماندار بندوں میں سے تھے اور ہم نے (ایک انعام ان پر یہ کیا کہ) ان کو اسحٰقؑ کی بشارت دی کہ

مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١٢﴾ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ

نبی اور نیک بختوں میں سے ہوں گے اور ہم نے ابراہیمؑ پر اور اسحاقؑ پر برکتیں

إِسْحَاقَ ۚ وَمِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ

نازل کیں اور (پھر آگے) ان دونوں کی نسل میں بعضے اچھے بھی ہیں اور بعضے ایسے بھی جو (بدیاں کرکے) صریح

وٙا چنانچہ ملک شام میں جا پہنچے +

وٙ۲ اسمیں اختلاف ہوا ہے کہ ذبیح اسمٰعیل علیہ السلام تھے یا اسحٰق علیہ السلام۔ روایات دونوں طرف متکلم فیہ ہیں۔ آیت کے سیاق سے ظاہراً اسمٰعیل علیہ السلام معلوم ہوتے ہیں +

وٙ۳ جس کو بجز مخلص کامل کے دوسرا برداشت نہیں کر سکتا +

وٙ۴ ذِبْحٍ عَظِيمٍ کی تعیین میں بھی کلام ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ معمولی دنبہ تھا۔ اور عظیم بمعنی عظیم الجثہ ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ جنت سے بھیجا گیا تھا۔ اور عظیم بمعنی عظیم القدر ہے اور جب حجر اسود وغیرہ کا جنت سے آنا ثابت ہے تو ایک حیوان کا آنا کیا بعید ہے +

وٙ۵ کہ ان کو محل دعا و بشارت بالسلامۃ کا بناتے ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲، ۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مُبِيْنٌ ﴿١١٣﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١١٤﴾ وَ

اپنا نقصان کر رہے ہیں ف۱ اور ہم نے موسیٰ ؑ اور ہارون ؑ پر بھی احسان کیا اور

نَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿١١٥﴾

ہم نے ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑے غم سے ف۲ نجات دی

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٦﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا

اور ہم نے ان سب کی (فرعون کے مقابلہ میں) مدد کی سو یہی لوگ غالب آئے۔ ف۳ اور ہم نے ان دونوں کو

الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿١١٧﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ

واضح کتاب دی اور ہم نے ان دونوں کو سیدھے راستہ پر

الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١١٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ سَلٰمٌ

قائم رکھا اور ہم نے ان دونوں کے لئے پیچھے آنیوالے لوگوں میں یہ بات رہنے دی کہ

عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

موسیٰ ؑ اور ہارون ؑ پر سلام ہو ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٢﴾ وَ

دیا کرتے ہیں بے شک وہ دونوں ہمارے (کامل) ایماندار بندوں میں سے تھے اور

اِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا

الیاس ؑ بھی (بنی اسرائیل کے) پیغمبروں میں سے تھے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کیا

تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ﴿١٢٥﴾

تم خدا سے نہیں ڈرتے کیا تم بعل کو پوجتے ہو اور اس کو چھوڑے بیٹھے ہو جو سب سے بڑھ کر بنانے والا ہے

اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٢٦﴾ فَكَذَّبُوْهُ

(اور وہ) معبودِ برحق ہے تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی رب ہے سو اُن لوگوں نے انکو جھٹلایا

فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٢٧﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٢٨﴾

سو وہ لوگ پکڑے جاویں گے مگر جو اللہ کے خاص بندے تھے

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٢٩﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى

اور ہم نے الیاس کے لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات رہنے دی کہ الیاسین پر

اِلْ يَاسِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣١﴾

سلام ہو ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں

ع ٣٩ / ٧

ف۱ اس میں اظہار ہو گیا اس بات کا کہ اصول کا نیک ہونا ذریات کے کام نہیں آسکتا جب کہ وہ خود ایمان سے محروم ہوں۔ اسمیں علمائے یہود کے تفاخر کا قلع کر دیا +

ف۲ وہ غم ان کو تکلیف پہنچنا تھا فرعون کیجانب سے +

ف۳ فرعون غرق کر دیا گیا۔ اور یہ صاحب حکومت ہو گئے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد — اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں) — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)

٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب — ٢ حرکتوں والی مد — ادغام اور نا قابل تلفظ — قلقلہ

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣٢﴾ وَإِنَّ لُوطًا لَّمِنَ

بے شک وہ ہمارے (کامل) ایماندار بندوں میں سے تھے اور بیشک لُوط (علیہ السلام) بھی پیغمبروں

الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٣﴾ إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٣٤﴾ إِلَّا

میں سے تھے جبکہ ہم نے انکو اور انکے متعلقین کو سب کو نجات دی بجز اُس

عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٣٥﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٣٦﴾

بڑھیا (یعنی انکی زوجہ) کے کہ وہ رہ جانے والوں میں رہ گئی پھر ہم نے اور سب کو ہلاک کردیا۔ ف۱

وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ ﴿١٣٧﴾ وَبِاللَّيْلِ ۚ

اور تم تو اُن (کے دیار و مساکن) پر صبح ہوتے اور رات میں گزرا کرتے ہو۔ ف۲ تو کیا پھر بھی

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٣٨﴾ وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٩﴾

نہیں سمجھتے ہو اور بے شک یونس (علیہ السلام) بھی پیغمبروں میں سے تھے

إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١٤٠﴾ فَسَاهَمَ

جبکہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے سو یونسؑ شریک قرعہ

فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ﴿١٤١﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ

ہوئے تو یہی ملزم ٹھیرے پھر ان کو مچھلی نے (ثابت) نگل لیا

وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿١٤٢﴾ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ﴿١٤٣﴾

اور یہ اپنے کو ملامت کر رہے تھے سو اگر وہ (اُس وقت) تسبیح کرنیوالوں میں سے نہ ہوتے تو

لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤٤﴾ فَنَبَذْنَاهُ

قیامت تک اُسی کے پیٹ میں رہتے۔ ف۳ سو ہم نے اُن کو ایک

بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ﴿١٤٥﴾ وَأَنبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً

میدان میں ڈال دیا اور وہ اُس وقت مضمحل تھے اور ہم نے ان پر ایک بیل دار درخت بھی

مِّن يَقْطِينٍ ﴿١٤٦﴾ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ

اُگا دیا تھا اور ہم نے اُن کو ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ آدمیوں کی

يَزِيدُونَ ﴿١٤٧﴾ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿١٤٨﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ

طرف پیغمبر بنا کر بھیجا تھا پھر وہ لوگ ایمان لے آئے تھے تو ہم نے انکو ایک زمانہ تک عیش دیا۔ ف۴ سو اُن لوگوں سے پوچھیے

أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ﴿١٤٩﴾ أَمْ خَلَقْنَا

کہ کیا خدا کے لئے تو بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے۔ ف۵ ہاں کیا ہم نے فرشتوں کو

ع ٢٥ / ٨ — النصف

ف۱ یعنی جو لُوط علیہ السلام اور اُن کے اہل کے سوا تھے +

ف۲ صبح اور رات کا ذکر اس لئے کیا کہ عرب میں اکثر عادت رات کو صبح تک چلنے کی ہے +

ف۳ مطلب یہ کہ پیٹ سے نکلنا میسر نہ ہوتا +

ف۴ اوپر قصص سے ان سب انبیاء علیہم السلام کا جن کی نبوت عقلاً ثابت ہے مومن و موحّد و عابد و مخلص اور داعی الی التوحید والایمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس کے قبل شروع سورت میں عقلی دلائل توحید کے مذکور ہو چکے ہیں۔ آگے اُن دلائل نقلیہ و عقلیہ پر بطور تفریع کے ابطال شرک و کفر کا فرماتے ہیں۔ اور وجہ تفریع کی دلیل عقلی پر تو ظاہر ہے اور دلیل نقلی پر یہ ہے کہ نبوت کے لئے صدق لازم۔ پس توحید کا حق ہونا ضروری اور ابطال شرک کا اُس کے لوازم میں سے ہونا ظاہر +

ف۵ یعنی جب اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہو تو عقیدۂ مذکورہ میں خدا کے لئے بیٹیاں کیسے تجویز کرتے ہو +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ

عورت بنایا ہے اور وہ (ان کے بننے کے وقت) دیکھ رہے تھے ۱؎ خوب سن لو کہ وہ لوگ

اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

اپنی سخن تراشی سے کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ صاحب اولاد ہے اور وہ یقیناً (بالکل) جھوٹے ہیں

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ ۛ كَيْفَ

کیا اللہ تعالیٰ نے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹیاں زیادہ پسند کیں تم کو کیا ہو گیا تم کیسا (بیہودہ) حکم

تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ

لگاتے ہو پھر کیا تم (عقل اور) سوچ سے کام نہیں لیتے ہو ہاں کیا تمہارے پاس (اس پر)

مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾

کوئی واضح دلیل موجود ہے سو تم اگر (اس میں) سچے ہو تو اپنی وہ کتاب پیش کرو۔ ۲؎

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ

اور ان لوگوں نے اللہ میں اور جنات میں (بھی) رشتہ داری قرار دی ہے اور (جن جنکو یہ لوگ

عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

خدا کا شریک ٹھیرا رہے ہیں اُنکی تو یہ کیفیت ہے کہ انہیں جو) جنات ہیں (خود) اُنکا یہ عقیدہ ہے کہ انہیں جو کافر ہیں (وہ عذاب میں) گرفتار

يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ

ہونگے۔ اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں مگر جو اللہ کے خاص (ایمان والے) بندے ہیں سو تم اور تمہارے

وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

سارے معبود خدا سے کسی کو نہیں پھیر سکتے مگر اسی کو جو کہ (علم الٰہی میں)

اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ

جہنم رسید ہونے والا ہے اور ہم میں سے ہر ایک کا

مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا

ایک معیّن درجہ ہے ۳؎ اور (خدا کے حضور میں حکم سننے کیوقت یا عبادت کیوقت) ہم صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور

لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾

ہم (خدا کی) پاکی بیان کرنے میں بھی لگے رہتے ہیں اور یہ لوگ کہا کرتے تھے۔ ۴؎ کہ

لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا

اگر ہمارے پاس کوئی نصیحت (کی کتاب) پہلے لوگوں کی (کتابوں کے) طور پر آتی تو ہم

۱؎ یعنی بلا دلیل فرشتوں پر انوثت کی تہمت رکھتے ہیں +

۲؎ حاصل مقام کا یہ ہوا کہ جس کے تم مدعی ہو اس میں تین توقیح ہیں اور دلیل ایک بھی نہیں۔ نہ مشاہدہ اور نہ عقل۔ اور نہ نقل +

۳؎ یعنی ان میں جو ملائکہ ہیں ان کا یہ مقولہ ہے کہ ہم تو بندۂ محض ہیں۔ چنانچہ جو خدمت ہم کو سپرد ہے اسی کی بجا آوری میں لگے رہتے ہیں۔ اپنی رائے سے کچھ نہیں کر سکتے +

۴؎ یعنی کفار عرب قبل بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے کہا کرتے تھے +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲ـ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ـ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ

اللہ کے خاص بندے ہوتے پھر یہ لوگ اس کا انکار کرنے لگے سو (خیر) اب

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا

انکو (اس کا انجام) معلوم ہوا جاتا ہے اور ہمارے خاص بندوں یعنی پیغمبروں کے لئے ہمارا یہ قول پہلے ہی

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاِنَّ

سے مقرر ہو چکا ہے کہ بے شک وہی غالب کئے جاویں گے اور (ہمارا تو قاعدہ

جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

عام ہے کہ) ہمارا ہی لشکر غالب رہتا ہے۔ ف۱ تو آپ (تسلی رکھیئے اور) تھوڑے زمانہ تک

حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾

(صبر کیجیئے اور انکی مخالفت اور ایذا رسانی کا) خیال نہ کیجیئے اور (ذرا) ان کو دیکھتے رہیئے سو عنقریب یہ بھی دیکھ لینگے

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ

کیا ہمارے عذاب کا تقاضا کر رہے ہیں۔ سو وہ (عذاب) جب اُن کے رُو در رُو آ نازل ہوگا

فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ

سو وہ دن ان لوگوں کا جن کو ڈرایا جا چکا تھا بہت ہی برا ہوگا (ٹل نہ سکیگا) اور آپ تھوڑے زمانہ تک ان کا

حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

خیال نہ کیجیئے اور دیکھتے رہیئے سو عنقریب یہ بھی دیکھ لیں گے

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ

آپ کا رب جو بڑی عظمت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ (کافر) بیان کرتے ہیں اور سلام ہو

عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

پیغمبروں پر اور تمام تر خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ص مکہ میں نازل ہوئی اسمیں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ

ص قسم ہے قرآن کی جو نصیحت سے پُر ہے ف۲ بلکہ (خود) یہ کفار (ہی) تعصّب

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ مطلب اہل حق کے غالب ہونے کا یہ ہے کہ اس کا مقتضائے اصلی یہی ہے پس عارضی مغلوبیت حکمت ابتلاء سے اس کے مناقض نہیں +

ف۲ سبب نزول ابتدائی آیات کا یہ ہے کہ ابوطالب کے مرض میں قریش ان کے پاس آئے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے تو قریش نے ان سے آپکی شکایت کی۔ انہوں نے آپؐ سے پوچھا کہ آپ اپنی قوم سے کیا بات چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ صرف ایک کلمہ چاہتا ہوں جس سے تمام عرب ان کا مطیع ہو جائے اور عجم انکو جزیہ دینے لگیں۔ انہوں نے پوچھا وہ ایک کلمہ کونسا ہے۔ آپ نے فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ کہنے لگے کہ لو سب معبودوں کی نفی کر کے ایک ہی معبود قرار دے دیا۔ یہ عجیب بات ہے۔ اس پر صٓ سے بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ تک نازل ہوا +

عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿۲﴾ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ

اور (حق کی) مخالفت میں ہیں ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہم (عذاب سے) ہلاک کر چکے ہیں

قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَعَجِبُوْٓا

سو انہوں نے (ہلاکت کیوقت) بڑی ہائے پکار کی اور وہ وقت خلاصی کا نہ تھا اور ان کفار (قریش) نے اس

اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ز وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ

بات پر تعجب کیا کہ انکے پاس ان (ہی) میں سے ایک (پیغمبر) ڈرانیوالا آگیا۔ اور کہنے لگے کہ یہ شخص (خوارق میں)

هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۴﴾ ج صلے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا

ساحر اور (دعوئ نبوت میں) جھوٹا ہے (اور کیا (یہ شخص سچا ہو سکتا ہے کہ) اس نے اتنے معبودوں کی جگہ

وَّاحِدًا ج صلے اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ

ایک ہی معبود رہنے دیا واقعی یہ بہت ہی عجیب بات ہے اور (توحید کا مضمون سنکر) ان کفار میں کے رئیس

مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ج صلے اِنَّ هٰذَا

یہ کہتے ہوئے چلے کہ یہاں سے) چلو اور اپنے معبودوں (کی عبادت پر) قائم رہو یہ کوئی

لَشَيْءٌ يُّرَادُ ﴿۶﴾ صلے مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ج صلے

مطلب کی بات ہے ہم نے تو یہ بات (اپنے) پچھلے مذہب میں نہیں سنی ف۱

اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿۷﴾ ج صلے ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ

ہو نہ ہو یہ (اس شخص کی) گھڑت ہے کیا ہم سب میں سے اسی شخص پر کلام الٰہی

مِنْۢ بَيْنِنَا ط بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ج بَلْ

نازل کیا گیا بلکہ یہ لوگ (خود) میری وحی کی طرف سے شک (یعنی انکار) میں ہیں ف۲ بلکہ (اصل وجہ

لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴿۸﴾ ط اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ

یہ ہے کہ) انہوں نے ابھی تک میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا کیا ان لوگوں کے پاس آپکے پروردگار زبردست فیاض

رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ﴿۹﴾ ج اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ

کی رحمت کے خزانے ہیں (جسمیں نبوت بھی داخل ہے)۔ ف۳ یا کیا ان کو آسمان و زمین اور جو چیزیں ان کے

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا قف فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ﴿۱۰﴾

درمیان میں ہیں ان کا اختیار حاصل ہے (اگر اختیار ہے) تو انکو چاہیئے کہ سیڑھیاں لگا کر آسمان پر چڑھ جاویں

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾

اس مقام ف۴ پر ان لوگوں کی یونہی ایک بھیڑ ہے منجملہ (مخالفین رسل کے) گروہوں کے جو شکست دیئے جاویں گے

ف۱ پچھلے مذہب کا مطلب یہ کہ دنیا میں بہت سے طریقہ کے لوگ ہوئے۔ سب سے پیچھے ہم موجود ہیں اور حق پر ہیں۔ سو ہم نے اس طریقہ کے بزرگوں سے کبھی یہ بات نہیں سُنی +

ف۲ یعنی نفس مسئلہ نبوت ہی کے منکر ہیں خصوص بشر کے لئے +

ف۳ یعنی نبوت ایک امر عظیم ہے۔ اس کے عطا کے لئے معطی کا مالک الخزائن اور شدید الغلبہ اور کثیر المواہب ہونا لازم ہے۔ سو اس طرح اگر یہ اُن کے اختیار میں ہوتا تو ان کو اس کہنے کی گنجائش تھی کہ ہم نے بشر کو نبوت نہیں دی۔ پھر وہ نبی کیسے ہو گیا۔ یا ہم نے فلاں بشر کو دی اور فلاں کو نہیں دی اس صورت میں یہ کہنا اُن کا زیبا تھا +

ف۴ یعنی مکّہ میں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ
ان سے پہلے بھی قوم نوحؑ اور عاد اور فرعون نے جس (کی سلطنت) کے

ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۲﴾ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ؕ
کھونٹے گڑ گئے تھے ف۱ اور ثمود نے اور قوم لوطؑ اور اصحاب ایکہ نے تکذیب کی تھی

اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ
(اور) وہ گروہ یہی لوگ ہیں ان سب نے صرف رسولوں کو جھٹلایا تھا سو

فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾ ع وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً
میرا عذاب (ان پر) واقع ہو گیا اور یہ لوگ بس ایک زور کی چیخ کے منتظر

وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا
ہیں جس میں دم لینے کی گنجائش نہ ہوگی (مراد اس سے قیامت ہے) اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب

عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ اِصْبِرْ عَلٰى
ہمارا حصہ ہم کو روز حساب سے پہلے دے دے۔ ف۲ آپ ان لوگوں کے اقوال

مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ
پر صبر کیجئے اور ہمارے بندے داؤدؑ کو یاد کیجئے جو بڑی قوت (اور ہمت) والے تھے وہ

اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ
(خدا کی طرف) بہت رجوع ہونے والے تھے ہم نے پہاڑوں کو حکم کر رکھا تھا کہ ان کے ساتھ

يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ؕ
شام اور صبح تسبیح کیا کریں۔ اور (اسی طرح) پرندوں کو بھی جو (تسبیح کے وقت ان کے پاس) جمع

كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ
ہو جاتے تھے سب انکی (تسبیح کی) وجہ سے مشغول ذکر رہتے اور ہم نے ان کی سلطنت کو بڑی قوت دی تھی اور

الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا
ہم نے ان کو حکمت اور فیصلہ کرنے والی تقریر عطا فرمائی تھی اور بھلا آپ کو ان اہل مقدمہ کی خبر بھی پہنچی

الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ اِذْ دَخَلُوا عَلٰى
ہے جبکہ وہ لوگ (داؤدؑ کے) عبادت خانہ کی دیوار پھاند کر داؤدؑ کے پاس آئے۔ تو وہ (ان کے اس

دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى
طرح آنے سے) گھبرا گئے وہ لوگ کہنے لگے کہ آپ ڈریں نہیں ہم دو اہل معاملہ ہیں کہ

ع ۱۰

وقف لازم

ف۱ یعنی اس کی سلطنت بڑی اور شدید تھی +

ف۲ مطلب یہ کہ قیامت نہیں ہے اور اگر ہے تو ہم کو بھی عذاب مطلوب ہے جب عذاب نہیں ہوتا تو معلوم ہوا قیامت نہ آوے گی۔ نعوذ باللہ من الجهل+

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا
ایک نے دوسرے پر (کچھ) زیادتی کی ہے سو آپ ہم میں انصاف سے فیصلہ کر دیجئے اور

تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَآ
بے انصافی نہ کیجئے اور ہم کو (معاملہ کی) سیدھی راہ بتا دیجئے (پھر ایک شخص بولا صورت

اَخِيْ ۟ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ
مقدمہ یہ ہے کہ) یہ شخص میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس (صرف) ایک

وَّاحِدَةٌ ۟ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾
دنبی ہے سو یہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھ کو دے ڈال اور بات چیت میں مجھ کو دباتا ہے

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ
داؤدؑ نے کہا یہ جو تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کی درخواست کرتا ہے تو واقعی تجھ پر ظلم کرتا ہے

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى
اور اکثر شرکاء (کی عادت ہے کہ) ایک دوسرے پر (یوں ہی) زیادتی

بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ
کیا کرتے ہیں۔ مگر ہاں جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور ایسے لوگ بہت

مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ
ہی کم ہیں اور داؤدؑ کو خیال آیا کہ ہم نے ان کا امتحان کیا ہے سو انہوں نے اپنے رب کے سامنے توبہ

وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ
کی اور سجدہ میں گر پڑے اور رجوع ہوئے۔ ف۱ سو ہم نے ان کو وہ (امر) معاف کر دیا اور ہمارے یہاں

لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا
ان کے لئے (خاص) قرب اور (اعلیٰ درجہ کی) نیک انجامی ہے اے داؤدؑ ہم نے

جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ
تم کو زمین پر حاکم بنایا ہے سو لوگوں میں انصاف کے

النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ
ساتھ فیصلہ کرتے رہنا اور آئندہ بھی نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا کہ (اگر ایسا کرو گے تو) وہ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
خدا کے رستہ سے تم کو بھٹکا دے گی (اور) جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں

ف۱ اُن کا مجموعۂ اقوال و افعال نہایت درجہ گستاخی در گستاخی ہے۔ پس آنجناب علیہ السلام کے تحمل و صبر کا امتحان ہو گیا کہ آیا زور سلطنت میں ان متواتر گستاخیوں پر دار و گیر کرتے ہیں یا غلبۂ نور نبوت سے عفو فرماتے ہیں۔ چنانچہ امتحان میں صابر ثابت ہوئے۔ اور مقدمہ کو نہایت ٹھنڈے دل سے سماعت اور فیصل فرمایا۔ لیکن انبیاء کی جلالت شان عدل کے جس درجہ علیا و ذروۂ قصوی کو مقتضی ہے اس سے بظاہر ایک گونہ بعید اتنا خفیف سا یہ امر پیش آ گیا کہ بعد قیام برہان شرعی بجائے اس کے کہ صرف ظالم سے یہ خطاب فرماتے کہ تو نے ظلم کیا اس مظلوم سے یہ خطاب فرمایا کہ تجھ پر ظلم کیا۔ جس سے ایک صورت طرفداری کی متوہم ہوتی ہے اور اس متوہم طرفداری کا بھی نہ ہونا اعدل و اکمل تھا سو غایت تقوی سے اتنی بات کو بھی مخل کمال صبر و منافی ثبات فی الامتحان سمجھے۔

السجدة ۱۰

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ع ۱۲ / ۱۱

اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾ ع

اُن کے لیئے سخت عذاب ہوگا اس وجہ سے کہ وہ روز حساب کو بھولے رہے۔ ول

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ط

اور ہم نے آسمان و زمین کو اور جو چیزیں ان کے درمیان موجود ہیں انکو خالی از حکمت پیدا نہیں کیا

ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ج فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا

یہ (یعنی انکا خالی از حکمت ہونا) اُن لوگوں کا خیال ہے جو کافر ہیں سو کافروں کے لئے (آخرت میں) بڑی خرابی

مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾ ط اَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا

ہے یعنی دوزخ ہاں تو کیا ہم اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْاَرْضِ ز اَمْ نَجْعَلُ

انکی برابر کردیں گے جو (کفر وغیرہ کرکے) دُنیا میں فساد کرتے پھرتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو

الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ

بدکاروں کے برابر کردیں گے یہ ایک بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر اس واسطے

مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا

نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ اہل فہم نصیحت

الْاَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ط نِعْمَ الْعَبْدُ ط

حاصل کریں۔ ول اور ہم نے داؤد ؑ کو سلیمان ؑ عطا کیا بہت اچھے بندے تھے کہ (خدا کی

اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ ط اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ

طرف) بہت رجوع ہونیوالے تھے (چنانچہ وہ قصہ انکا یاد کرنیکے قابل ہے) جبکہ شام کیوقت انکے رُوبرو اصیل (اور) عمدہ

الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ اِنِّيٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ

گھوڑے پیش کیے گئے تو کہنے لگے کہ (افسوس) میں اس مال کی محبت میں (لگ کر) اپنے ربّ کی یاد سے

ذِكْرِ رَبِّيْ ج حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ وقفة رُدُّوهَا عَلَيَّ ط

غافل ہوگیا یہاں تک کہ آفتاب پردہ (مغرب) میں چھپ گیا (پھر حشم وخدم کو حکم دیا کہ) ان گھوڑوں کو ذرا

فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا

پھر تو میرے سامنے لاؤ سو انہوں نے انکی پنڈلیوں اور گردنوں پر (تلوار سے) ہاتھ صاف کرنا شروع کیا اور ہم نے سلیمانؑ

سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿٣٤﴾

کو (ایک اور طرح سے بھی) امتحان میں ڈالا اور ہم نے اُن کے تخت پر (ایک ادھورا) دھڑ لا ڈالا پھر انہوں نے (خدا کیطرف) رجوع کیا وس

ول
یہ بات اوروں کو سنا دی جو بھٹک رہے ہیں +

وٹ
یعنی اس پر عمل کریں +

وس
حدیث شیخین میں ہے کہ ایک بار سلیمان علیہ السلام نے اپنے امرا لشکر پر انکی کسی کوتاہی جہاد پر خفا ہوئے اور فرمانے لگے کہ میں آج رات اپنی ستر بیبیوں سے ہم بستر ہونگا اور ان سے ستر مجاہد پیدا ہوں گے۔ فرشتہ نے قلب میں القا کیا کہ انشاء اللہ کہہ لیجیئے۔ آپ کو کچھ خیال نہ رہا۔ چنانچہ صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور اس سے بھی ایک ناقص الخلقت بچہ پیدا ہوا۔ جس کے ایک طرف کا دھڑ نہ تھا +

۶ حرکتوں والی مدلازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ

دعا مانگی کہ اے میرے رب میرا (پچھلا) قصور معاف کر اور (آیندہ کے لئے) مجھ کو ایسی سلطنت دے کہ میرے سوا

مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ

(میرے زمانے میں) کسی کو میسر نہ ہو آپ بڑے دینے والے ہیں　سو (ہم نے انکی دُعا قبول کی اور نیز) ہم نے ہوا

الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَ

کو اُن کے　تابع کر دیا　کہ وہ ان کے حکم سے جہاں وہ (جانا) چاہتے نرمی سے چلتی　اور جنّات کو بھی

الشَّیٰطِیْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّاٰخَرِیْنَ

ان کا تابع کر دیا　یعنی تعمیر بنانے والوں کو بھی اور غوطہ خوروں کو بھی　اور دوسرے جنات کو بھی جو

مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ

زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے　(اور ہم نے یہ سامان دیکر ارشاد فرمایا کہ) یہ ہمارا عطیّہ ہے سو خواہ (کسی کو)

اَمْسِكْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَ

دو یا نہ دو　تم سے کچھ دار و گیر نہیں　اور (علاوہ اسکے) ان کے لئے ہمارے یہاں (خاص) قرب　اور

حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾ وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَیُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰی

نیک انجامی ہے۔ ف۱ اور آپ ہمارے بندے ایوبؑ کو یاد کیجئے　جب کہ انہوں نے اپنے

رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾

رب کو پکارا　کہ شیطان نے　مجھ کو　رنج　اور　آزار پہنچایا　ہے

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾

اپنا　پاؤں مارو　یہ　نہانے کا ٹھنڈا پانی ہے　اور　پینے کا۔ ف۲

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰی

اور ہم نے انکو ان کا کنبہ عطا فرمایا اور ان کے ساتھ (گنتی میں) ان کے برابر اور بھی (دیئے) اپنی رحمت خاصہ کے سبب سے

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِیَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ

اور اہل عقل کیلئے یادگار رہنے کے سبب سے۔　اور تم اپنے ہاتھ میں ایک مُٹھا سینکوں کا لو　اور اس سے مارو

بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۗ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۚ

اور　قسم نہ توڑو　بے شک ہم نے ان کو　صابر پایا　اچھے بندے　تھے

اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَ

کہ بہت رجوع ہوتے تھے　اور ہمارے بندوں　ابراہیمؑ　اور　اسحٰقؑ　اور

ف۱ قصۂ جہاد میں صبر یہ ہوا کہ اتنے مال کثیر کی کچھ پروا نہ کی۔ یہ غایت ثبات فی الدین کی کہ حقیقت صبر کی یہی دلیل ہے۔ اور قصۂ جسد میں توبہ کرنا باوجودیکہ یہ معصیت نہ تھی نیز دلیل ہے غایت ثبات فی الدین کی۔

ع ۳ ‏/ ۱۴ ‏/ ۱۲

ف۲ چنانچہ نہائے اور پیا۔ اور بالکل اچھے ہوگئے۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم

یعقوبؑ کو یاد کیجیے جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے۔ ف۱ ہم نے ان کو ایک خاص بات کے

بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ

ساتھ مخصوص کیا تھا کہ وہ یادِ آخرت کی ہے۔ ف۲ اور وہ (حضرات) ہمارے یہاں منتخب اور

الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَ

سب سے اچھے لوگوں میں سے ہیں۔ ف۳ اور اسمٰعیلؑ اور الیسعؑ اور ذوالکفلؑ

ذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ

کو بھی یاد کیجیے اور یہ سب بھی سب سے اچھے لوگوں میں سے ہیں ایک نصیحت کا مضمون تو یہ ہو چکا ف۴ اور پرہیزگاروں

لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٩﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ

کے لئے (آخرت میں) اچھا ٹھکانہ ہے۔ یعنی ہمیشہ رہنے کے باغات جن کے دروازے اُن کے واسطے

الْأَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ

کھلے ہوں گے وہ ان باغوں میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے (اور) وہ وہاں (جنّت کے

كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾

خادموں سے) بہت سے میوے اور پینے کی چیزیں منگوائینگے اور انکے پاس نیچی نگاہ والیاں ہم عمر ہوں گی

هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا

(اے مسلمانو) یہ وہ (نعمت) ہے جس کا تم سے روزِ حساب آنے پر وعدہ کیا جاتا ہے بیشک یہ ہماری عطا ہے اسکا کہیں

مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ هَٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ﴿٥٥﴾

ختم ہی نہیں۔ ف۵ یہ بات تو ہو چکی اور سرکشوں کے لئے بُرا ٹھکانہ ہے

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾ هَٰذَا

یعنی دوزخ اس میں وہ داخل ہونگے سو بہت ہی بُری جگہ ہے یہ کھولتا ہوا پانی

فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ

اور پیپ ہے سو یہ لوگ اس کو چکھیں اور (اس کے علاوہ) اور بھی اسی قسم کی (ناگوار) طرح

أَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾ هَٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ

طرح کی چیزیں ہیں یہ ایک جماعت اور آئی جو تمہارے ساتھ (عذاب میں شریک ہونے کیلئے دوزخ میں) گھس رہے ہیں ان پر

إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿٥٩﴾ قَالُوا بَلْ أَنتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ

خدا کی مار یہ بھی دوزخ ہی میں آرہے ہیں وہ (اتباع ان متبوعین سے) کہینگے بلکہ تمہارے ہی اُوپر خدا کی مار

الثلثة

ف۱
یعنی ان میں قوتِ عملیہ بھی تھی اور قوتِ علمیہ بھی +

ف۲
شاید یہ اس لئے بڑھا دیا ہو کہ اہلِ غفلت کے کان ہوں۔ کہ جب انبیاء اس فکر سے خالی نہ تھے تو ہم کس شمار میں ہیں +

ف۳
یعنی منتخب لوگوں میں سے بھی سب سے بڑھ کر +

ف۴
مراد قصص انبیاء ہے کہ مکذّبین کے لئے اس میں اثبات ہے مسئلۂ نبوّت کا۔ اور مصدّقین کے لئے اس میں تعلیم ہے اخلاقِ جمیلہ اور اعمالِ فاضلہ کی +

ف۵
یعنی نعمت دائمہ ابدیّہ ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا رَبَّنَا

(کیونکہ تم ہی تو یہ (مصیبت) ہمارے آگے لائے سو (جہنم) بہت ہی برا ٹھکانہ ہے دعا کریں گے کہ اے ہمارے

مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِی النَّارِ ﴿٦١﴾

پروردگار جو شخص اس (مصیبت) کو ہمارے آگے لایا ہو اس کو دوزخ میں دونا عذاب دیجیو

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ

اور وہ لوگ کہیں گے کہ کیا بات ہے ہم ان لوگوں کو (دوزخ میں) نہیں دیکھتے جن کو ہم برے لوگوں میں

الْاَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِیًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ

شمار کرتے تھے۔ ف۱ کیا ہم نے اُن لوگوں کی ہنسی کر رکھی تھی یا ان (کے دیکھنے) سے نگاہیں

الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ ع

چکرا رہی ہیں یہ بات یعنی دوزخیوں کا لڑنا جھگڑنا بالکل سچی بات ہے

قُلْ اِنَّمَا اَنَا مُنْذِرٌ ۖۗ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ

آپ کہہ دیجیے کہ میں تو تمکو عذاب خداوندی سے) ڈرانیوالا ہوں اور بجز اللہ واحد غالب کے کوئی لائق عبادت کے

الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا

نہیں ہے وہ پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو ان کے درمیان میں ہیں

الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِیْمٌ ﴿٦٧﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ

(اور وہ) زبردست بڑا بخشنے والا ہے آپ کہہ دیجیے کہ یہ ایک عظیم الشان مضمون ہے جس سے تم (بالکل ہی)

مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾ مَا كَانَ لِیَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤی

بے پرواہ ہو رہے ہو مجھ کو عالم بالا (کی بحث و گفتگو) کی کچھ بھی خبر نہ تھی جبکہ وہ (تخلیق آدمؑ کے بارے میں) جھگڑ

اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ﴿٦٩﴾ اِنْ یُّوْحٰۤی اِلَیَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ

رہے تھے۔ ف۲ میرے پاس (جو) وحی آتی ہے تو محض اس سبب سے آتی ہے کہ میں (منجانب اللہ) صاف صاف ڈرانیوالا

مُّبِیْنٌ ﴿٧٠﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ

(بھیجا گیا) ہوں جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں گارے سے ایک انسان کو (یعنی اسکے

بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ﴿٧١﴾ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ

پتلے کو) بنانے والا ہوں سو میں جب اسکو پورا بنا چکوں اور اسمیں اپنی (طرف سے) جان

مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ

ڈال دوں تو تم سب اس کے رُوبرو سجدہ میں گر پڑنا سو (جب اللہ نے اسکو بنا لیا تو) سارے کے

ع ۴ / ۱۴

ف۱ یعنی مسلمانوں کو بدراہ اور حقیر سمجھا کرتے تھے۔ وہ کیوں نظر نہیں آتے +

ف۲ اللہ تعالیٰ سے ملائکہ کی گفتگو کو مجازاً اختصام کہا گیا کہ ظاہراً مشابہ اختصام کے تھی +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ

سارے فرشتوں نے (آدمؑ کو) سجدہ کیا مگر ابلیس نے کہ وہ غرور میں آگیا اور کافروں میں سے

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ

ہوگیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھوں بنایا وا اس کو

لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ

سجدہ کرنے سے تجھکو کون چیز مانع ہوئی کیا تو غرور میں آگیا (اور واقع میں بڑا نہیں ہے) یا یہ کہ تو (واقع میں ایسے)

الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ

بڑے درجہ والوں میں ہے کہنے لگا کہ (شق ثانی واقع ہے یعنی) میں آدمؑ سے بہتر ہوں (کیونکہ) آپ نے مجھکو آگ سے پیدا

وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ

کیا ہے اور اس کو (آدمؑ کو) خاک سے پیدا کیا ہے وٹ ارشاد ہوا کہ تو (اچھا پھر) آسمان سے نکل کیونکہ بیشک تو (اس حرکت

رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ ۚ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ

سے) مردود ہوگیا۔ اور بیشک تجھ پر میری لعنت رہے گی قیامت کے دن تک کہنے لگا تو پھر

رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ

مجھ کو مہلت دیجیے قیامت کے دن تک ارشاد ہوا (کہ جب تو مہلت مانگتا ہی) تو

مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ ۙ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾

(جا) تجھ کو وقت معیّن کی تاریخ تک مہلت دی گئی

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾ ۙ اِلَّا

کہنے لگا (جب مجھکو مہلت مل گئی) تو (مجھکو بھی) تیری عزّت کی قسم کہ میں ان سب کو گمراہ کروں گا بجز آپ کے

عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ؗ وَالْحَقَّ

ان بندوں کے جو ان میں منتخب کئے گئے ہیں ارشاد ہوا کہ میں سچ کہتا ہوں اور میں تو (ہمیشہ) سچ

اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ ۚ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ

ہی کہا کرتا ہوں کہ میں تجھ سے اور جو ان میں تیرا ساتھ دے ان سب سے دوزخ کو

مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ

بھر دوں گا آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس قرآن (کی تبلیغ) پر نہ کچھ معاوضہ چاہتا ہوں

وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں سے ہوں۔ وٹ یہ قرآن تو (اللہ کا کلام اور) دنیا جہان والوں کیلئے بس ایک نصیحت ہے

ف۱ یعنی جس کے ایجاد کی طرف خاص عنایت ربّانیہ متوجہ ہوئی۔ یہ تو اُس کا شرف فی نفسہ ہے اور پھر اس کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم بھی دیا گیا +

ف۲ خلق آدمؑ کا مادہ کہیں طِین آیا ہے۔ کہیں تُرَاب اور کہیں صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ اور ان میں کچھ تعارض نہیں۔ کہیں مادہ قریبہ بتلا دیا۔ کہیں مادہ بعیدہ +

ف۳ یعنی اگر جھوٹ بولتا تو اس کا منشاء یا تو کوئی نفع عقلی ہوتا جس کو اجر کہا ہے۔ اور یا عادت طبعی ہوتی جس کو تکلف کہا ہے سو یہ دونوں امر نہیں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾ ع

اور تھوڑے سے دنوں پیچھے تمکو اس کا حال معلوم ہو جائیگا (یعنی مرنیکے ساتھ ہی حقیقت کھل جائیگی کہ یہ حق تھا) ف۱

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ زمر مکہ میں نازل ہوئی اس میں پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ

یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے ف۲ ہمنے ٹھیک طور

اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا

پر اس کتاب کو آپ کی طرف نازل کیا ہے سو آپ (قرآن کی تعلیم کے موافق) خالص اعتقاد

لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۲﴾ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ

کر کے اللہ کی عبادت کرتے رہیئے یاد رکھو عبادت جو کہ (شرک سے) خالص ہو اللہ ہی کیلئے سزاوار ہے اور جن لوگوں

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا

نے خدا کے سوا اور شرکا تجویز کر رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم تو ان کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ

لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

ہم کو خدا کا مقرب بنا دیں تو ان کے (اور ان کے مقابل اہل ایمان کے) باہمی اختلافات کا

فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ۬ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ

(قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے گا۔ ف۳ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو راہ پر نہیں لاتا

مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ

جو (قولاً) جھوٹا اور (اعتقاداً) کافر ہو۔ ف۴ اگر (بالفرض) اللہ تعالیٰ کسی کو اولاد بنانے کا ارادہ

وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ

کرتا تو ضرور اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا منتخب فرماتا وہ پاک ہے

هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۴﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

وہ ایسا اللہ ہے جو واحد ہے زبردست ہے اُس نے آسمان و زمین کو

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ

حکمت سے پیدا کیا۔ وہ رات (کی ظلمت) کو دن (کی روشنی کے محل یعنی ہوا) پر لپیٹتا ہے اور دن (کی روشنی) کو

ف۱ اس سورت میں قرآن کی تین جگہ مدح ہے۔ اور تینوں جگہ اس کو ذکر فرمایا گیا ہے۔ اول میں ذِی الذِّکْرِ وسط میں لِیَتَذَکَّرَ اخیر میں ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ +

ف۲ غالب ہونا اس کا مقتضی تھا کہ جو اسکی تکذیب کرے اسکو سزا دے دی جاوے۔ مگر چونکہ حکیم بھی ہے اور مہلت میں مصلحت تھی اس لئے سزا میں مہلت دے رکھی ہے +

ف۳ یعنی ان لوگوں کے نہ ماننے پر آپ غم نہ کریں۔ ان کا فیصلہ وہاں ہوگا +

ف۴ یعنی منہ سے اقوال کفریہ اور دل سے عقائد کفریہ پر مصر ہو۔ اور اس سے باز نہ آنے کا اور طلب حق کا قصد ہی نہ کرتا ہو۔ تو اس کے اس عناد سے اللہ تعالیٰ بھی اس کو توفیق ہدایت کی نہیں دیتا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ

رات پر لپیٹتا ہے اور اُس نے سُورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے کہ (اُن میں سے)

يَّجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٥﴾ خَلَقَكُمْ

ہر ایک وقت مقرر تک چلتا رہے گا یاد رکھو کہ وہ زبردست ہے بڑا بخشنے والا (بھی) ہے اُس نے

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ

تم لوگوں کو تن واحد (یعنی آدمؑ) سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا وا اور (بعد اس حدوث

اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ

کے) تمہارے (نفع بقا کے) لئے آٹھ نر و مادہ چار پایوں کے پیدا کیئے وہ تم کو ماؤں کے

فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ

پیٹ میں ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت پر بناتا ہے

فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ

تین تاریکیوں میں یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی سلطنت

الْمُلْكُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿٦﴾ اِنْ

ہے اسکے سوا کوئی لائق عبادت نہیں سو (ان دلائل کے بعد) تم کہاں (حق سے) پھرے چلے جارہے ہو اگر تم

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۫ وَلَا يَرْضٰى

کفر کروگے تو خدا تعالیٰ تمہارا حاجتمند نہیں اور وہ اپنے بندوں کے لئے

لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا

کفر کو پسند نہیں کرتا ۲ اور اگر تم شکر کروگے تو اسکو تمہارے لئے پسند کرتا ہے ۳ اور کوئی

تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۗ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

کسی (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اُٹھاتا ۔ ۴ پھر اپنے پروردگار کے پاس تم کو

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۗ اِنَّهُ عَلِيْمٌ

لوٹ کر جانا ہوگا سو وہ تم کو تمہارے سب اعمال جتلادے گا ۔ ۵ وہ دلوں تک کی

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٧﴾ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا

باتوں کا جاننے والا ہے ۔ ۶ اور (مشرک) آدمی کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار

رَبَّهُ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ

کو اسی کی طرف رجوع ہو کر پکارنے لگتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ اس کو اپنے پاس سے نعمت (امن و آسائش کی) عطا

وا مراد اس سے حوّا ہیں +

۲ کیونکہ کفر سے بندوں کو ضرر پہنچتا ہے +

۳ کیونکہ اس میں تمہارا نفع ہے +

۴ اس لئے کفر کرکے یوں نہ سمجھنا کہ ہمارا کفر دوسرے کے نامۂ اعمال میں کسی وجہ سے درج ہو جاویگا ۔ اور ہم بری ہو جاویں گے ۔ غرض تمہارا کفر تمہارے جرائم میں لکھا جاویگا +

۵ پس یہ گمان بھی غلط ہے کہ ان اعمال کی پیشی کا وقت نہ کرے گا +

۶ پس یہ گمان بھی مت کرنا کہ ہمارے کفر کی شائد اس کو اطلاع نہ ہو +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

نَسِیَ مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ

فریاد دیتا ہے تو جس کے لئے پہلے سے (خدا کو) پکار رہا تھا اسکو بھول جاتا ہے اور خدا کے شریک بنانے

لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ

لگتا ہے جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اللہ کی راہ سے (دوسروں کو) گمراہ کرتا ہے۔ آپ (ایسے شخص سے) کہدیجیے کہ اپنے کفر کی

قَلِیْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ⑧ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ

بہار تھوڑے دنوں اور لوٹ لے (پھر آخر کار) تو دوزخیوں میں سے ہونیوالا ہے بھلا جو شخص اوقات شب میں سجدہ

اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآىِٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ

وقیام (یعنی نماز) کی حالت میں عبادت کر رہا ہو آخرت سے ڈر رہا ہو اور اپنے پروردگار

یَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ

کی رحمت کی امید کر رہا ہو۔ آپ کہیئے کیا علم والے اور جہل والے

وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا

(کہیں) برابر ہوتے ہیں وہی لوگ نصیحت پکڑتے ہیں جو اہل عقل

الْاَلْبَابِ ⑨ قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ

(سلیم) ہیں۔ آپ (مومنین کو میری طرف سے) کہیئے کہ اے میرے ایمان والے بندو تم اپنے پروردگار سے ڈرتے

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَ

رہو ف۱ جو لوگ اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لئے نیک صلہ ہے اور

اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ

اللہ کی زمین فراخ ہے۔ ف۲ مستقل رہنے والوں کو اُن کا

اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ⑩ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ

صلہ بے شمار ہی ملے گا آپ کہدیجیے کہ مجھ کو (منجانب اللہ) حکم ہوا ہے کہ

اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ⑪ لا وَاُمِرْتُ

میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ عبادت کو اسی کے لئے خالص رکھوں ف۳ اور مجھ کو یہ بھی حکم ہوا ہے

لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ⑫ قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ

کہ سب مسلمانوں میں اول میں ہوں آپ (یہ بھی) کہدیجیے اگر (بالفرض محال) میں

اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ⑬ قُلِ

اپنے رب کا کہنا نہ مانوں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔ ف۴ آپ کہدیجیے کہ

ف۱ یعنی مداوم علی الطاعات ومحترز عن المعاصی رہو کہ یہ سب فرع ہیں تقویٰ کی +

ف۲ اس لئے اگر وطن میں کوئی نیکی کرنے سے مانع ہو تو ہجرت کر کے دوسری جگہ چلے جاؤ +

ع ۱ ۹ ۱۵

ف۳ یعنی اس میں شائبہ شرک کا نہ ہو +

ف۴ مطلب یہ کہ توحید خالص کا وجوب اور اس کے ترک پر عذاب کا استحقاق ایسا عام ہے کہ معصوم جسمیں احتمال معصیت کا ہے ہی نہیں۔ وہ بھی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں۔ تو غیر معصوم تو کس شمار میں ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اللّٰهَ اَعۡبُدُ مُخۡلِصًا لَّهٗ دِيۡنِىۡ ﴿۱۴﴾ فَاعۡبُدُوۡا مَا شِئۡتُمۡ

میں تو اللہ ہی کی عبادت اس طرح کرتا ہوں کہ اپنی عبادت کو اسی کیلئے خالص رکھتا ہوں۔ سو خدا کو چھوڑ کر تمہارا دل جس چیز کو

مِّنۡ دُوۡنِهٖ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡخٰسِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا

چاہے اسکی عبادت کرو آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ پورے زیاںکار وہی لوگ ہیں جو

اَنۡفُسَهُمۡ وَاَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ

اپنی جانوں سے اور اپنے متعلقین سے قیامت کے روز خسارہ میں پڑے یاد رکھو کہ صریح

الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمۡ مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ ظُلَلٌ مِّنَ

خسارہ یہ ہے ان کے لئے ان کے اوپر سے بھی آگ کے محیط شعلے

النَّارِ وَمِنۡ تَحۡتِهِمۡ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ

ہونگے اور ان کے نیچے سے بھی آگ کے محیط شعلے ہوں گے یہ وہی (عذاب) ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔

يٰعِبَادِ فَاتَّقُوۡنِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيۡنَ اجۡتَنَبُوا الطَّاغُوۡتَ

اے میرے بندو مجھ سے (یعنی میرے عذاب سے) ڈرو۔ اور جو لوگ شیطان کی عبادت سے بچتے ہیں

اَنۡ يَّعۡبُدُوۡهَا وَاَنَابُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الۡبُشۡرٰى ۚ

(مراد غیر اللہ کی عبادت ہے) اور (ہمہ تن) اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں وہ مستحق خوشخبری سنانے کے ہیں سو آپ

فَبَشِّرۡ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيۡنَ يَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ

میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام (الٰہی) کو کان لگا کر سنتے ہیں

فَيَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ هَدٰٮهُمُ

پھر اس کی اچھی اچھی باتوں پر چلتے ہیں یہی ہیں جن کو اللہ نے ہدایت

اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمۡ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنۡ حَقَّ عَلَيۡهِ

کی اور یہی ہیں جو اہل عقل ہیں بھلا جس شخص پر عذاب کی (ازلی

كَلِمَةُ الۡعَذَابِ ؕ اَفَاَنۡتَ تُنۡقِذُ مَنۡ فِى النَّارِ ﴿۱۹﴾ ۚ

تقدیری) بات محقق ہو چکی تو کیا آپ ایسے شخص کو جو کہ (علم الٰہی میں) دوزخ میں ہے چھڑا سکتے ہیں ف۱

لٰكِنِ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ لَهُمۡ غُرَفٌ مِّنۡ فَوۡقِهَا

لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے (جنت کے) بالاخانے ہیں جن کے اوپر

غُرَفٌ مَّبۡنِيَّةٌ ۙ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ

اور بالاخانے ہیں جو بنے بنائے تیار ہیں ان کے نیچے نہریں چل رہی ہیں

ف۱ یعنی جو دوزخ میں جانے والے ہیں وہ کوشش سے بھی ضلالت سے نہ نکلیں گے تو تأسف وغم بے سود ہے +

۶ حرکتوں والی مدلازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝۲۰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

یہ اللہ نے وعدہ کیا ہے (اور) اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا (اے مخاطب) کیا تو نے اس (بات) پر نظر

اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي

نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کو زمین کے سوتوں میں داخل کر

الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ

دیتا ہے پھر (جب وہ ابلتا ہے تو) اس کے ذریعہ سے کھیتیاں پیدا کرتا ہے جسکی مختلف قسمیں ہیں پھر

يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ

وہ کھیتی بالکل خشک ہو جاتی ہے سو اسکو تو زرد دیکھتا ہے پھر (اللہ تعالیٰ) اسکو چورا چورا کر دیتا ہے اس (نمونہ)

فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝۲۱ اَفَمَنْ

میں اہل عقل کے لئے بڑی عبرت ہے سو جس شخص کا سینہ

شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰي نُوْرٍ مِّنْ

اللہ تعالیٰ نے اسلام (کے قبول کرنے) کے لئے کھول دیا ف۱ اور وہ اپنے پروردگار کے (عطا کئے ہوئے)

رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ

نور پر ہے ف۲ (کیا وہ شخص اور اہل قساوت برابر ہیں) سو جن لوگوں کے دل خدا کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے

اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۲ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ

اُن کے لئے بڑی خرابی ہے۔ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں اللہ تعالیٰ نے بڑا عمدہ کلام ف۳ نازل

الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ڰ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ

فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی جلتی ہے، بار بار دہرائی گئی ہے جس سے ان لوگوں کے جو کہ

جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ

اپنے رب سے ڈرتے ہیں بدن کانپ اُٹھتے ہیں۔ ف۴ پھر ان کے بدن اور

جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ

دل نرم (اور منقاد) ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ ف۵ یہ (قرآن) اللہ کی ہدایت ہے

يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

جس کو وہ چاہتا ہے اسکے ذریعہ سے ہدایت کرتا ہے اور خدا جسکو گمراہ کرتا ہے اس کا کوئی

مِنْ هَادٍ ۝۲۳ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْۗءَ الْعَذَابِ

ہادی نہیں بھلا جو شخص اپنے منہ کو قیامت کے روز سخت عذاب کی سپر

ف۱ یعنی اسلام کی حقیقت کا اس کو یقین آگیا۔

ف۲ یعنی وہ ہدایت کے مقتضا پر چل رہا ہے۔ یعنی یقین لا کر اسی کے مطابق عمل کرنے لگا۔

ف۳ یعنی قرآن۔

ف۴ یہ کنایہ ہے خوف سے گو قلب ہی میں رہے۔ بدن پر اثر نہ آوے۔

ف۵ یعنی ذکر کر اعمال جوارح و اعمال قلب کو انقیاد و توجہ سے بجا لاتے ہیں۔

ع ۲ / ۱۲ / ۱۶

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔ ۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد
اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ

بنا دے گا۔ ف۱ اور ایسے ظالموں کو حکم ہوگا کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے (اب) اُس کا

تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ

مزہ چکھو تو کیا یہ (معذب) اور جو ایسا نہ ہو برابر ہو سکتے ہیں جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں انہوں نے بھی

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ

(حق کو) جھٹلایا تھا سو اُن پر (خدا کا) عذاب ایسے طور پر آیا کہ اُن کو خیال بھی نہ تھا سو اللہ تعالیٰ نے ان کو

اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ

اسی دُنیوی زندگی میں بھی رُسوائی کا مزہ چکھایا اور آخرت کا

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ

عذاب اور بھی بڑا (اور سخت) ہے کاش یہ لوگ سمجھ جاتے اور ہم نے لوگوں کی

ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ

(ہدایت) کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کے (ضروری) عمدہ مضامین بیان کئے ہیں

مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ ۚ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ

تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں جس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ عربی قرآن ہے جسمیں

ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ

ذرا کجی نہیں (اور) تاکہ یہ لوگ ڈریں۔ ف۲ اللہ تعالیٰ نے (موحد و مشرک کے بارے میں)

مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَ

ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک شخص (غلام) ہے جس میں کئی ساجھی ہیں جنمیں باہم ضد اضدی (بھی) ہے

رَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ

اور ایک اور شخص ہے کہ پورا ایک ہی شخص کا (غلام) ہے (تو) کیا ان دونوں کی حالت یکساں (ہو سکتی) ہے ف۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾

الحمد للہ بلکہ (قبول تو کیا) ان میں اکثر سمجھتے بھی نہیں

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ

آپ کو بھی مرنا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے پھر قیامت کے روز

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع

تم مقدمات اپنے رب کے سامنے پیش کرو گے (اُس وقت عملی فیصلہ ہو جاوے گا۔) ف۴

وقف لازم

ع ۳ / ۱۷

ف۱ سپر بنانے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کی عادت ہی کہ جو کوئی اس پر حربہ ضرب کرتا ہے ہاتھ پر روکتا ہے مگر وہاں ہاتھ پاؤں جکڑے ہونگے اسلئے سب منہ ہی پر لیگا۔ نعوذ باللہ من غضب اللہ

ف۲ پس کتاب الہدایت ہونے کے لئے جن صفات کمال کی ضرورت تھی۔ قرآن ان پر حاوی ہی لیکن اگر ان ہی کی استعداد فاسد ہو تو کیا کیا جاوے۔

ف۳ پہلی مثال مشرک کی ہے کہ ہمیشہ ڈانواں ڈول رہتا ہے کبھی غیر اللہ کی طرف دوڑتا ہے۔ کبھی خدا کی طرف۔ پھر کبھی غیر اللہ میں بھی ایک پر اطمینان نہیں ہوتا۔ کبھی کسی کی طرف رجوع کرتا ہے کبھی کسی کی طرف۔

ف۴ اس اختصام کے وقت فیصلہ یہ ہوگا کہ ناحق پرستوں کو عذاب جحیم نصیب ہوگا۔ اور حق پرستوں کو اجر عظیم۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ

سو اس شخص سے زیادہ بے انصاف کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچی بات کو (یعنی قرآن کو) جبکہ وہ اسکے

بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

پاس (رسول کے ذریعہ سے) پہنچی جھٹلادے کیا (قیامت کے دن) جہنم میں ایسے کافروں کا ٹھکانہ

لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ

نہ ہوگا۔ ف۱ اور جو لوگ سچی بات لے کر آئے اور (خود بھی) اس کو سچ

بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا

جانا تو یہ لوگ پرہیزگار ہیں (ان کا فیصلہ یہ ہوگا کہ) وہ جو کچھ چاہیں گے انکے

يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا

لئے ان کے پروردگار کے پاس سب کچھ ہے یہ صلہ ہے

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ ۚۖ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ

نیک کاروں کا تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کے بُرے

الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ

عملوں کو دُور کر دے اور ان کے نیک کاموں کے عوض اُن کو ان کا

الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ

ثواب دے۔ ف۲ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ (خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ

کی حفاظت) کیلئے کافی نہیں اور یہ لوگ آپکو اُن (جھوٹے معبودوں) سے ڈراتے ہیں جو خدا کے سوا (تجویز کر رکھے) ہیں

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ ۚ

اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کا کوئی ہدایت دینے والا نہیں

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ

اور جس کو وہ ہدایت دے اس کا کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ

کیا خدا تعالیٰ زبردست انتقام لینے والا نہیں۔ ف۳ اور اگر (آپ)

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے

ف۱
ایسے شخص کا ظلم ہونا بھی ظاہر ہے۔ اور ظلم کا مستحق عقوبت اعظم ہونا بھی ظاہر ہے اور عقوبت اعظم جہنم ہے +

ف۲
اوپر کی کئی آیتوں میں احقاق توحید و ابطال شرک ہے۔ ایسے مضامین سنکر کفار مشرکین آپ سے کہتے کہ ہمارے معبودوں کی شان میں گستاخی نہ کیجئے۔ ورنہ ہم ان سے درخواست کر کے آپ کو مجنون کرا دیں گے۔ چنانچہ اس پر آیت وَیُخَوِّفُوْنَكَ نازل ہوئی۔ اسی طرح اور بھی خلاف و عناد کی باتیں کرتے تھے۔ آپ مغموم و مہموم ہوتے اگلے آپ کے تسلیہ کے مضامین ہیں۔ جن میں سے بعض میں آپ کو مخاطب اور بعض میں مجیب بنانا مقصود ہے +

ف۳
یعنی اللہ تعالیٰ صفت ناصریت میں کامل اور عبد خاص منصوریت کے قابل اور آلہہ باطلہ قدرت اور نصرت سے عاطل۔ پھر یہ تخویف عین ضلالت و محض جہالت نہیں تو کیا ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ
تو یہی کہینگے کہ اللہ نے۔ آپ (ان سے) کہیئے کہ بھلا پھر یہ تو بتلاؤ کہ خدا کے سوا تم جن معبودوں

دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ
کو پوجتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی تکلیف پہونچانا چاہے کیا یہ معبود اسکی دی

كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ
ہوئی تکلیف دور کرسکتے ہیں یا اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی عنایت کرنا چاہے کیا یہ معبود

مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ
اُس کی عنایت کو روک سکتے ہیں آپ کہہ دیجیئے کہ (اس سے ثابت ہوگیا کہ) میرے لئے خدا

يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا
کافی ہے توکل کرنے والے اُسی پر توکل کرتے ہیں۔ ف۱ آپ کہہ دیجیئے کہ تم اپنی حالت پر عمل

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾
کیئے جاؤ میں بھی عمل کر رہا ہوں ف۲ سو اب جلدی تمکو معلوم ہوا جاتا ہے کہ وہ

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ
کون شخص ہے جس پر (دنیا میں) ایسا عذاب آیا چاہتا ہے جو اسکو رُسوا کر دیگا اور (بعد مرگ) اس پر

عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
دائمی عذاب نازل ہوگا ہم نے آپ پر یہ کتاب لوگوں کے (نفع کم) لئے اتاری

لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ
جو حق کو لئے ہوئے ہے سو جو شخص راہ راست پر آوے گا تو اپنے نفع کے واسطے

وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ
اور جو شخص بے راہ رہے گا تو اس کا بے راہ ہونا (یعنی اس کا وبال) اسی پر پڑیگا اور آپ ان پر (کچھ لطور

عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ع اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ
ذمہ داری کے) مسلط نہیں کیئے گئے۔ اللہ ہی قبض (یعنی معطل) کرتا ہے (ان) جانوں کو اُن کی موت

مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ
کے وقت اور ان جانوں کو بھی جن کی موت نہیں آئی اُن کے سونے کے وقت پھر ان جانوں کو

الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى
تو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم فرما چکا ہے اور باقی جانوں کو ایک میعاد معین تک کے

ف۱ پس میں بھی اسی پر توکل رکھتا ہوں۔ اور تمہارے خلاف وعناد کی کچھ پروا نہیں کرتا +

ف۲ یعنی جیسے تم اپنا طریقہ نہیں چھوڑتے۔ میں اپنا طریقہ نہیں چھوڑتا +

ع ۴

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور ناقابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لیئے رہا کردیتا ہے اس میں اُن لوگوں کے لئے جو کہ سوچنے کے

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ
عادی ہیں دلائل ہیں ہاں کیا ان (مشرک) لوگوں نے خدا کے سوا دوسروں کو (معبود

اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ
قرار دے رکھا ہے جو (انکی) سفارش کرینگے آپ کہہ دیجیئے اگرچہ یہ کچھ بھی قدرت نہ رکھتے

شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ
ہوں اور کچھ بھی علم نہ رکھتے ہوں۔ ف۱ آپ کہہ دیجیئے کہ سفارش تو تمام تر خدا ہی کے اختیار

جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
میں ہے۔ ف۲ تمام آسمانوں اور زمین کی سلطنت اُسی کی ہے

ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
پھر تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے اور جب فقط اللہ کا ذکر کیا جاتا

وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
ہے تو ان لوگوں کے دل منقبض ہوتے ہیں جو کہ آخرت کا یقین

بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ
نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر آتا ہے

اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ
تو اسی وقت وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں۔ ف۳ آپ کہیئے کہ اے اللہ

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ
آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے باطن اور ظاہر کے

الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ
جاننے والے آپ ہی (قیامت کے روز) اپنے بندوں کے درمیان اُن امور میں فیصلہ

فِىْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ
فرما دیں گے جن میں وہ باہم اختلاف کرتے تھے۔ ف۴ اور اگر ظلم (یعنی شرک و کفر

لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا
کرنے والوں کے پاس دنیا بھر کی تمام چیزیں ہوں اور اُن

ف۱
یعنی شفاعت کے لیئے کم از کم علم و قدرت تو درکار ہے +

ف۲
یعنی بدون اس کے اذن کے کسی کی مجال نہیں کہ سفارش کر سکے۔ اور اذن کیلئے دو شرطیں ہیں شفیع کا مقبول ہونا اور مشفوعٌ لہٗ کا قابل مغفرت ہونا۔ پس جن ارواح کو یہ معبود قرار دیتے ہیں اگر وہ شیاطین ہیں تو دونوں شرطیں مفقود۔ اور اگر وہ ملائکہ وغیرہم ہیں تو شرط ثانی مفقود۔ بہرحال اذن مفقود ہے۔ پس ان کی شفاعت بھی منفی ہے۔ اور یہی مبنیٰ تھا اُن کے معبود قرار دینے کا۔ پس انکی معبودیت باطل ٹھہری اور حقتعالیٰ کی توحید ثابت ہوگئی +

ف۳
اوپر توحید کے ضمن میں مشرکین کے مکابرہ و عناد کا بیان ہے چونکہ مکابرہ و عناد موجب حزن مبلغ ہوتا ہے۔ اس لئے آگے آپ کے تسلیہ کیلئے ایک دعا کی تعلیم اور بیان جزا سے تسلیہ اور مضمون دعا کی تتمیم فرماتے ہیں +

ف۴
یعنی آپ ان مکابرین کی فکر میں نہ پڑیئے بلکہ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کیجیئے۔ وہ عملی فیصلہ کردیں گے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ

چیزوں کے ساتھ اتنی چیزیں اور بھی ہوں تو وہ لوگ قیامت کے دن سخت عذاب سے چھوٹ جانے کے لئے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا

(اپنے تاؔمل) انکو دینے لگیں۔ اور خدا کی طرف سے اُن کو وہ معاملہ پیش آویگا جس کا ان کو گمان بھی نہ

يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا

تھا۔ اور (اس وقت) ان کو تمام اپنے بُرے اعمال ظاہر ہوجاویں گے

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا

اور جس (عذاب) کے ساتھ وہ استہزاء کیا کرتے تھے وہ ان کو آگھیرے گا۔ پھر جس وقت (اس مشرک)

مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ

آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی

نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ

نعمت عطا فرما دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھ کو (میری) تدبیر سے ملی ہے

بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾

بلکہ وہ ایک آزمائش ہے۔ ف۱ لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔ ف۲

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ

یہ بات (بعض) ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں (جیسے قارون نے کہا تھا) سو ان کی

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ

کارروائی اُن کے کچھ کام نہ آئی۔ پھر اُن کی تمام بد اعمالیاں اُن پر آ

مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ

پڑیں (اور سزا یاب ہوئے) اور ان میں بھی جو ظالم ہیں ان پر بھی

سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾

اُن کی بد اعمالیاں ابھی پڑنے والی ہیں اور یہ (خدا تعالیٰ کو) ہرا نہیں سکتے ف۳

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

کیا ان لوگوں کو (احوال میں غور کرنے سے) یہ معلوم نہیں ہوا کہ اللہ ہی جس کو چاہتا ہو زیادہ رزق دیتا ہے اور

يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

وہی (جسکے لئے چاہتا ہے) تنگی بھی کر دیتا ہے، اس (بسط و قدر) میں ایمان والوں کے واسطے

ف۱ آزمائش اس لئے کہ دیکھیں اس کے ملنے پر ہم کو بھول جاتا ہے اور کفر کرتا ہے۔ یا یاد رکھتا ہی اور شکر کرتا ہے اور اسی آزمائش کے لئے بعض نعمتوں میں اسباب و کسب کا واسطہ بھی رکھ دیا ہے اس سے اور زیادہ آزمائش ہو گئی کہ دیکھیں اس علتِ صوریہ پر نظر کرتا ہے یا علتِ حقیقیہ پر +

ف۲ اس لئے اس کو اپنی تدبیر کا نتیجہ بتلاتے ہیں۔ اور مبتلائے شرک رہتے ہیں +

ف۳ چنانچہ بدر میں خوب سزا ہوئی +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى

نشانیاں ہیں۔ ف۱ آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے (کفروشرک کرکے) اپنے اوپر

اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

زیادتیاں کی ہیں کہ تم خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو بالیقین خدا تعالیٰ

اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

تمام (گزشتہ) گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ ف۲ واقعی وہ بڑا بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿٥٣﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا

بڑی رحمت والا ہے اور تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور (اسلام قبول کرنے میں) اسکی

لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ

فرمانبرداری کرو ف۳ قبل اس کے کہ تم پر عذاب (الٰہی) واقع ہونے لگے (اور) پھر

ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ

(اس وقت کسی کی طرف سے) تمہاری کوئی مدد نہ کی جاوے۔ ف۴ اور تم (کو چاہیئے کہ) اپنے رب کے پاس سے

مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

آئے ہوئے اچھے اچھے حکموں پر چلو قبل اس کے کہ

يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿٥٥﴾

تم پر اچانک عذاب آپڑے اور تم کو (اس کا) خیال بھی نہ ہو۔ ف۵

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ

کبھی (کل قیامت کو) کوئی شخص کہنے لگے کہ افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے

فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾

خدا کی جناب میں کی اور میں تو (احکام خداوندی پر) ہنستا ہی رہا

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ

یا کوئی یہ کہنے لگے کہ اگر اللہ تعالیٰ (دُنیا میں) مجھ کو ہدایت کرتا تو میں بھی پرہیزگاروں

الْمُتَّقِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ

میں سے ہوتا۔ یا کوئی عذاب کو دیکھ کر یوں کہنے لگے کہ

لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾

کاش میرا (دنیا میں) پھر جانا ہو جاوے پھر میں نیک بندوں میں ہو جاؤں۔

ع ۱۱ / ۲ / ۵

ف۱ یعنی دلائل قائم ہیں کہ باسط وقابض وہی ہے تدبیر وشعور، تدبیر اس میں علت حقیقیہ نہیں۔ پس ان دلائل کو جو شخص سمجھ لیگا وہ اپنی تدبیر کی طرف نسبت نہ کریگا۔ بلکہ خدا کے منعم ہونے سے ذہول نہ کریگا جو سبب ہوگیا تھا ابتلاء بالشرک کا بلکہ وہ موحد رہیگا۔ اور ضراء وسراء میں اس کا حال وقال متناقض ومتعارض نہ ہوگا۔

ف۲ یعنی یہ خیال نہ کرو کہ ایمان لانے کے بعد گزشتہ کفر وشرک پر مؤاخذہ ہوگا۔ سو یہ بات نہیں۔

ف۳ یعنی معافی کی شرط کفر سے توبہ کرنا اور اسلام لانا ہے۔

ف۴ یعنی جیسا اسلام لانے کی صورت میں سب کفر وشرک معاف ہو جاویگا، اسی طرح اسلام نہ لانے کی صورت میں اس کفر وشرک پر عذاب ہوگا جس کا کوئی دفعیہ نہیں۔

ف۵ مراد اس سے عذاب آخرت ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ

ہاں بیشک تیرے پاس میری آیتیں پہنچی تھیں سوتو نے اُن کو جھٹلایا اور (جھٹلانا کسی شبہ سے نہ تھا بلکہ) تو نے

وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٥٩ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى

تکبر کیا اور کافروں میں (ہمیشہ) شامل رہا۔ اور آپ قیامت کے روز ان لوگوں کے

الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ

چہرے سیاہ دیکھیں گے جنہوں نے خدا پر جھوٹ بولا تھا۔ ف۱

اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٦٠

کیا ان متکبرین کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ز

اور جو لوگ (شرک و کفر سے) بچتے تھے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کامیابی کے ساتھ (جہنم سے) نجات دے گا۔

لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦١

اُن کو (ذرا) تکلیف نہ پہونچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے (کیونکہ جنت میں غم نہیں)

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اللہ ہی پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا اور وہی ہر چیز کا نگہبان

وَّكِيْلٌ ۝٦٢ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

ہے (اور) اسی کے اختیار میں ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین کی۔ ف۲

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور جو لوگ (اس پر بھی) اللہ کی آیتوں کو نہیں مانتے وہ بڑے خسارہ میں

الْخٰسِرُوْنَ ۝٦٣ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ

رہیں گے۔ آپ (ان کے جواب میں) کہدیجئے کہ اے جاہلو! کیا پھر بھی تم مجھ کو غیر اللہ کی

اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝٦٤ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ

عبادت کرنے کی فرمائش کرتے ہو۔ اور آپ کی طرف بھی اور جو پیغمبر آپ سے پہلے ہو

وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ

گزرے ہیں انکی طرف بھی یہ (بات) وحی میں بھیجی جا چکی ہے کہ اے عام مخاطب اگر تو شرک کرے گا

لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٦٥

تو تیرا کیا کرایا کام (سب) غارت ہو جائے گا اور تو خسارہ میں پڑے گا

ف۱ اس میں دو امر آ گئے۔ جو بات خدا نے نہیں کہی مثل شرک وغیرہ اس کو کہنا کہ خدا نے کہی ہے۔ اور جو بات خدا نے کہی جیسے قرآن۔ اس کو کہنا کہ خدا نے نہیں کہی +

ف۲ یعنی موجد بھی وہی۔ اور حافظ بھی وہی۔ اور متصرف بھی وہی۔ پس ایسے اوصاف کمال رکھنے والا شریک سے بھی منزہ ہوگا۔ اور جزاء و سزا کا بھی مالک ہوگا +

ع ۲

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَمَا

(تو اے مخاطب کبھی شرک مت کرنا) بلکہ (ہمیشہ) اللہ ہی کی عبادت کرنا اور (اللہ کا) شکر گزار رہنا [1] اور افسوس

قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا

ہے کہ) ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیئے تھی [2] حالانکہ (اسکی وہ شان ہے کہ) ساری زمین

قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ

اسکی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور تمام آسمان لپیٹے ہوں گے اس کے داہنے

بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾

ہاتھ میں وہ پاک اور برتر ہے ان کے شرک سے

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

اور (قیامت کے روز) صور میں پھونک ماری جائے گی سو تمام آسمان اور

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ

زمین والوں کے ہوش اڑ جاویں گے مگر جس کو خدا چاہے

ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ

پھر اس (صور) میں دوبارہ پھونک ماری جاوے گی تو دفعتاً سب کے سب کھڑے ہو جاویں گے (اور

يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا

چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے۔ اور زمین اپنے رب کے نور (بے کیف) سے روشن ہو جاوے گی۔

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ

اور (سب کا) نامۂ اعمال (ہر ایک کے سامنے) رکھ دیا جاوے گا اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جاویں گے اور

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾

سب میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جاوے گا اور اُن پر ذرا ظلم نہ ہوگا

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ

اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جاوے گا۔ [3] اور وہ سب کے کاموں

بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى

کو خوب جانتا ہے اور جو کافر ہیں وہ جہنم کی طرف گروہ گروہ بناکر

جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ

ہانکے جاویں گے۔ [4] یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہونچیں گے تو (اس وقت) اس کے

[1] یہ دلیل ہے قبح شرک کی کہ وہ اشد درجہ کی ناشکری ہے۔ پس جب انبیاء کو قبح شرک وحی سے معلوم ہے اور دوسروں تک اس کے پہنچانے کا حکم ہے۔ تو ان سے کہ اُن میں سے آپ بھی ہیں صدور شرک کب ممکن ہے۔ تو ایسی ہوس رکھنا ان کا خلل دماغ ہے +

[2] حق عظمت سے مراد توحید ہے اور اس کی نفی سے مراد شرک +

[3] اعمال نیک میں بدلہ کے پورا ہونے سے مقصود نفی کمی کی ہے۔ اور اعمال بد میں بدلہ کے پورا ہونے سے مقصود زیادتی کی نفی ہے +

[4] گروہ گروہ اس لئے کہ اقسام و مراتب کفر کے جدا جدا ہیں۔ پس ایک ایک طرح کے کفار کا ایک ایک گروہ ہوگا +

ع ۷

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ
دروازے کھول دیئے جاویں گے اور ان سے دوزخ کے محافظ (فرشتے بطور ملامت) کہیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی

رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِ رَبِّكُمْ وَ
لوگوں میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور

يُنذِرُونَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا
تم کو تمہارے اس دن کے پیش آنے سے ڈرایا کرتے تھے کافر کہیں گے کہ

بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧١﴾
ہاں لیکن عذاب کا وعدہ کافروں پر پورا ہو کر رہا۔ ف١

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ
(پھر ان سے) کہا جاویگا (یعنی فرشتے کہیں گے) کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو (اور) ہمیشہ اس میں رہا کرو

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٢﴾ وَسِيقَ الَّذِينَ
غرض (خدا کے احکام سے) تکبر کرنے والوں کا بُرا ٹھکانہ ہے۔ ف٢ اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے

اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا
وہ گروہ گروہ ہو کر جنت کی طرف روانہ کئے جاویں گے۔ ف٣ یہاں تک کہ جب اُس

جَآءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
(جنت) کے پاس پہونچیں گے اور اس کے دروازے (پہلے سے) کھلے ہوئے ہونگے (تاکہ ذرا بھی دیر نہ لگے) اور وہاں کے

خَزَنَتُهَا سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا
محافظ (فرشتے) ان سے کہیں گے السلام علیکم تم مزہ میں رہو سو اس (جنت) میں ہمیشہ رہنے

خَالِدِينَ ﴿٧٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا
کے لئے داخل ہو جاؤ اور (داخل ہو کر) کہینگے کہ (اللہ کا لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ

وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ
سچا کیا اور ہم کو اس سرزمین کا مالک بنا دیا کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں مقام

حَيْثُ نَشَآءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿٧٤﴾ وَتَرَى
کریں۔ ف٤ غرض (نیک) عمل کرنے کا اچھا بدلہ ہے۔ ف٥ اور آپ فرشتوں کو دیکھینگے

الْمَلَٰٓئِكَةَ حَآفِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ
کہ (حساب کے اجلاس کے وقت) عرش کے گرداگرد حلقہ باندھے ہوں گے (اور) اپنے رب کی تسبیح

ف١ یہ اعتذار نہیں۔ اعتراف ہے کہ باوجود ابلاغ کے ہم نے کفر کیا۔ اور کافروں کے لئے جو عذاب موعود تھا وہ ہمارے سامنے آیا۔ واقعی ہماری نالائقی ہے +

ف٢ پھر اس حکم کے بعد وہ جہنم میں داخل کیے جاوینگے اور دروازے بند کر دیئے جاویں گے +

ف٣ یعنی جس مرتبہ کا تقویٰ ہوگا اس مرتبہ کے متقی ایک جگہ کر دیئے جاویں گے +

ف٤ یعنی ہر شخص کو خوب فراغت کی جگہ ملی ہے +

ف٥ یہ یا تو اُن ہی کا کلام ہے یا اللہ تعالیٰ کا ہو +

٦ حرکتوں والی مد لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢- حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ ۚ وَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ بِالۡحَقِّ وَقِیۡلَ

و تحمید کرتے ہوں گے اور تمام بندوں میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردیا جائے گا اور کہا جاویگا

الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۵﴾

کہ ساری خوبیاں خدا کو زیبا ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے

سُوۡرَةُ الۡمُؤۡمِنِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ خَمۡسٌ وَّثَمَانُوۡنَ اٰیَةً وَّتِسۡعُ رُكُوۡعَاتٍ

سورۂ مومن مکہ میں نازل ہوئی اسمیں پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ﴿۲﴾

حٰمٓ ف۱ (اسکے معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں) یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ کیطرف سے جو زبردست ہے ہر چیز کا جاننے والا ہے

غَافِرِ الذَّنۡبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ شَدِیۡدِ الۡعِقَابِ ۙ

گناہ کا بخشنے والا ہے اور توبہ کا قبول کرنے والا ہے سخت سزا دینے والا ہے

ذِی الطَّوۡلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَیۡهِ الۡمَصِیۡرُ ﴿۳﴾

قدرت والا ہے اسکے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ اسی کے پاس (سب کو) جانا ہے

مَا یُجَادِلُ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا

اللہ تعالیٰ کی ان آیتوں میں (یعنی قرآن میں) وہی لوگ (ناحق کے) جھگڑے نکالتے ہیں جو (اس کے) منکر ہیں۔

فَلَا یَغۡرُرۡكَ تَقَلُّبُهُمۡ فِی الۡبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتۡ

سو ان لوگوں کا شہروں میں (امن و امان سے) چلنا پھرنا آپ کو اشتباہ میں نہ ڈالے ف۲ ان سے پہلے نوح

قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّالۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ۪ وَ

کی قوم نے اور دوسرے گروہوں نے بھی جو انکے بعد ہوئے (جیسے عاد و ثمود وغیرہم دین حق کو) جھٹلایا تھا۔ اور

هَمَّتۡ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوۡلِهِمۡ لِیَاۡخُذُوۡهُ وَجٰدَلُوۡا

ہر امت (میں سے جو لوگ ایمان لاتے تھے انہوں) نے اپنے پیغمبر کے گرفتار کرنیکا ارادہ کیا اور ناحق کے

بِالۡبَاطِلِ لِیُدۡحِضُوۡا بِهِ الۡحَقَّ فَاَخَذۡتُهُمۡ ۟

جھگڑے نکالے تاکہ اس ناحق سے حق کو باطل کردیں۔ سو میں نے (آخر) انپر دارو گیری کی۔

فَكَیۡفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتۡ كَلِمَتُ

سو (دیکھو) میری طرف سے (انکو) کیسی سزا ہوئی۔ اور اسی طرح تمام کافروں پر آپ کے پروردگار کا

ف۱ یہاں سے سورۂ احقاف تک متصل سات سورتیں حٰمٓ سے شروع ہوتی ہیں اور عجیب لطیفہ ہے کہ ساتوں قرآن مجید کے منزل و موحیٰ من اللہ ہونے کے مضمون سے شروع ہوتی ہیں۔

ف۲ آپ کے اس خطاب سے دوسروں کو سنانا مقصود ہے۔

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۶ۘ
یہ قول ثابت ہو چکا ہے کہ وہ لوگ (آخرت میں) دوزخی ہوں گے۔ ف۱

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ
جو فرشتے کہ عرش (الٰہی) کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو فرشتے اس کے گرداگرد ہیں وہ اپنے رب کی

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لئے (اس طرح) استغفار

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ
کیا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار آپ کی رحمت (عامہ) اور علم ہر چیز کو

رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ
شامل ہے۔ ف۲ سو ان لوگوں کو بخش دیجئے (جنہوں نے شرک و کفر سے) توبہ کر لی ہے اور

اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۷
آپ کے رستہ پر چلتے ہیں اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچا لیجئے۔ ف۳

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ
اے ہمارے پروردگار ان کو ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں جن کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے داخل کر دیجئے۔

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَ
اور ان کے ماں باپ اور بیبیوں اور اولاد میں جو (جنت کے) لائق (یعنی مومن) ہوں ان کو بھی

ذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۸ۙ وَقِهِمُ
داخل کر دیجئے بلاشک آپ زبردست حکمت والے ہیں۔ ف۴ اور ان کو (قیامت کے

السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ
دن ہر طرح کی) تکالیف سے بچائیے ف۵ اور آپ جس کو اس دن کی تکالیف سے بچالیں

فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۹ ع
تو اس پر آپ نے (بہت) مہربانی فرمائی اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ ف۶

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ
جو لوگ کافر ہوئے (اس وقت) ان کو پکارا جاوے گا کہ جیسی تم کو (اس وقت) اپنے سے

اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ
نفرت ہے اس سے بڑھ کر خدا کو (تم سے) نفرت تھی جبکہ تم (دنیا میں) ایمان کی طرف

وقف لازم

وقفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

ف۱ یعنی یہاں بھی سزا ہوتی اور وہاں بھی ہوگی + اسی طرح کفر کے سبب ان کفار حاضرین کو بھی دار و گیر اور سزا ہونے والی ہے۔ خواہ دونوں عالم میں یا آخرت میں +

ف۲ پس اہل ایمان پر بدرجۂ اولیٰ رحمت ہوگی +

ف۳ جو کہ مقتضی ہے مغفرت کا۔ کیونکہ سبب عذاب کا ذنوب ہیں۔ ان کے ارتفاع سے وہ بھی مرتفع ہو جاوے گا +

ف۴ یعنی یہ مغفرت پر قادر ہیں اور ہر ایک کے مناسب اسکو درجہ عطا فرماتے ہیں +

ف۵ گو وہ جہنم سے خفیف ہوں جیسے میدان قیامت کی پریشانیاں +

ف۶ یعنی مغفرت و حفاظت عذاب اکبر و اصغر سے اور دخول جنت بڑی چیز ہے +

ع ۱ ۹ ۶

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ﴿١٠﴾ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا

بلائے جاتے تھے پھر تم نہیں مانا کرتے تھے۔ ف۱ وہ لوگ کہینگے کہ اے ہمارے پروردگار آپنے ہمکو

اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

دو بار مردہ رکھا اور دو بار زندگی دی ف۲ سو ہم اپنی خطاؤں کا

بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ﴿١١﴾

اقرار کرتے ہیں تو کیا (یہاں سے) نکلنے کی کوئی صورت ہے

ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ

وجہ اس کی یہ ہے کہ جب صرف اللہ کا نام لیا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے

وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ

اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے سو (اس پر) یہ فیصلہ اللہ کا ہے جو

الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ﴿١٢﴾ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَ

عالیشان (اور) بڑے رتبہ والا ہے ف۳ وہی ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے اور

يُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ

(وہی ہے جو) آسمان سے تمہارے لئے رزق بھیجتا ہے اور صرف وہی شخص نصیحت قبول

إِلَّا مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ

کرتا ہے جو (خدا کی طرف) رجوع (کرنیکا ارادہ) کرتا ہے سو تم لوگ خدا کو خالص اعتقاد

لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿١٤﴾ رَفِيعُ

کر کے پکارو گو کافروں کو ناگوار (ہی) کیوں نہ ہو وہ رفیع الدرجات

الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ

ہے وہ عرش کا مالک ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی

عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾

یعنی اپنا حکم بھیجتا ہے تاکہ وہ صاحب وحی لوگوں کو اجتماع کے دن (یعنی قیامت کے دن) سے ڈرائے

يَوْمَ هُم بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ

جس دن سب لوگ (خدا کے) سامنے آموجود ہوں گے۔ (کہ) ان کی بات خدا سے مخفی نہ

شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ

رہے گی آج کے روز کس کی حکومت ہوگی بس اللہ ہی کی ہوگی جو یکتا

ف۱
اس کہنے سے مقصود تحسیر و تندیم ہے +

ف۲
دو بار مردہ رکھا۔ یعنی ایک بار قبل تولد۔ جب کہ بحالت جمادیت میں تھے جسمیں جان متعارف نہیں ہوتی۔ اور دوسری بار جسکو سب موت کہتے ہیں اور دو بار زندگی دی۔ یعنی ایک دُنیا کی زندگی دوسری آخرت کی + فائدہ۔ یہ سب چار حالتیں ہوئیں۔ گو ان میں انکار ایک ہی کا تھا۔ اور اسی کا اقرار اس وقت مقصود ہے۔ لیکن بقیہ تین حالتیں اس لئے ذکر کر دیں کہ وہ یقینی تھیں۔ پس مقصود یہ ہوگا کہ یہ رابعہ بھی مثل ان ہی ثلثہ کے متیقن و متحقق ہے +

ف۳
یعنی چونکہ حق تعالیٰ کے علو و کبریائی کے اعتبار سے یہ جرم عظیم تھا۔ اس لئے فیصلہ میں عقوبت بھی عظیم تجویز ہوئی۔ یعنی خلود +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ؕ
(اور) غالب ہے آج ہر شخص کو اس کے کیئے کا بدلہ دیا جائے گا

لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾
آج (کسی پر) ظلم نہ ہوگا اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى
اور آپ ان لوگوں کو ایک قریب آنیوالے مصیبت کے دن سے (کہ روز قیامت ہی) ڈرائیے جس وقت کلیجے منہ کو

الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ
آجاویں گے (اور غم سے) گھٹ گھٹ جاویں گے (اس روز) ظالموں کا نہ کوئی دلی دوست ہوگا

وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ
اور نہ کوئی سفارشی ہوگا جس کا کہا مانا جاوے (وہ ایسا ہے کہ) آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور ان (باتوں) کو

وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِىْ بِالْحَقِّ ؕ
بھی جو سینوں میں پوشیدہ ہیں۔ ف۱ اور اللہ تعالیٰ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردے گا

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ
اور خدا کے سوا جن کو یہ لوگ پکارا کرتے ہیں وہ کسی طرح کا بھی فیصلہ نہیں

بِشَىْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمْ
کرسکتے (کیونکہ) اللہ ہی سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ہے ف۲ کیا ان لوگوں

يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
نے ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو (کافر) لوگ ان سے پہلے ہو

الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ
گزرے ہیں ان کا کیسا انجام ہوا وہ لوگ قوت اور ان

مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ
نشانوں میں جو کہ زمین پر چھوڑ گئے ہیں ان سے بہت زیادہ تھے سو ان کے گناہوں کی وجہ

اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
سے خدا نے ان پر دارو گیر فرمائی۔ ف۳ اور ان کا کوئی خدا (کے عذاب) سے بچانے والا

مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ
نہ ہوا یہ (مؤاخذہ) اس سبب سے ہوا کہ ان کے پاس ان کے رسول

ف۱ مطلب یہ کہ اسکو تمام اعمال عباد کا احاطۂ علمیہ ہے جس پر مجازات موقوف ہے +

ف۲ اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک عجز انداد کا نصرت سے۔ دوسرے نفی شرکت کی +

ف۳ یعنی عذاب نازل کیا +

ع ۲ / ۱۱

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ

واضح دلیلیں ف۱ لے کر آتے رہے پھر انہوں نے نہ مانا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر مؤاخذہ فرمایا

اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

بیشک وہ بڑی قوت والا سخت سزا دینے والا ہے۔ ف۲ اور ہم نے موسیٰ کو اپنے

مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ

احکام اور کھلی دلیل کے ساتھ فرعون

وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾

اور ہامان اور قارون کے پاس بھیجا تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ جادوگر (اور) جھوٹا ہے۔ ف۳

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا

پھر (اس کے بعد) جب وہ (عام) لوگوں کے پاس دین حق جو ہماری طرف سے تھا لیکر آئے تو ان (مذکور)

اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا

لوگوں نے (بطور مشورہ کے) کہا کہ جو لوگ انکے ساتھ ایمان لے آئے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالو اور ان کی لڑکیوں

نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ

کو زندہ رہنے دو اور ان کافروں کی تدبیر محض بے اثر

ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ

رہی۔ ف۴ اور فرعون نے (اہل دربار سے) کہا کہ مجھ کو چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کر

مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ

ڈالوں اور اس کو چاہیئے کہ اپنے رب کو (مدد کے لئے) پکارے مجھ کو اندیشہ ہے کہ وہ (کہیں) تمہارا

يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ

دین (نہ) بدل ڈالے یا ملک میں کوئی خرابی (نہ)

الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ

پھیلا دے اور موسیٰ نے (جب یہ بات سنی تو) کہا کہ میں اپنے اور تمہارے (یعنی سب کے)

بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ

پروردگار کی پناہ لیتا ہوں ہر خر دماغ شخص (کے شر) سے جو روز حساب پر

بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ ع وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ

یقین نہیں رکھتا۔ اور (اس مجلس مشورہ میں) ایک مومن شخص نے جو کہ

ف۱ یعنی معجزات کہ دلائل نبوت ہیں +

ف۲ پس جب علت مؤاخذہ کی کفر و شرک ہے۔ جوان میں بھی مشترک ہے۔ پھر یہ مؤاخذہ سے کیسے مامون ہیں۔ خواہ دارین میں خواہ دار آخرت میں +

ف۳ جادوگر معجزہ میں کہا اور کذاب دعوئے نبوت و احکام میں کہا +

ف۴ چنانچہ آخر میں موسیٰ علیہ السلام غالب آئے +

ع ۳ / ۷

٦ حرکتوں والی مدلازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ
فرعون کے خاندان سے تھے (اور اب تک) اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے کہا کیا تم ایک شخص کو (محض)

رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ
اس بات پر قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب کیطرف سے (اس دعوے

بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا
پر) دلیلیں (بھی) لے کر آیا ہے۔ ف۱ اور اگر (بالفرض) وہ جھوٹا ہے تو اس کا

فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ
جھوٹ اُسی پر پڑے گا۔ اور اگر وہ سچا ہُوا تو وہ جو کچھ پیشین گوئی کر رہا ہے

بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ
اس میں سے کچھ تو تم پر (ضرور ہی) پڑے گا۔ ف۲ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو مقصود تک نہیں پہنچاتا

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ
جو (اپنی) حد سے گزر جانے والا بہت جھوٹ بولنے والا ہو۔ اے میرے بھائیو آج تو تمہاری سلطنت

الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا
ہے کہ اس سرزمین میں تم حاکم ہو سو خدا کے عذاب میں ہماری کون

مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ
مدد کرے گا اگر (ان کے قتل کرتے سے) وہ ہم پر آ پڑا فرعون نے (یہ تقریر سُن کر جواب میں) کہا کہ

مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا
میں تو تم کو وہی رائے دُوں گا جو خود سمجھ رہا ہُوں (کہ ان کا قتل ہی مناسب ہے) اور میں تم کو عین طریق

سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ
مصلحت بتلاتا ہُوں۔ ف۳ اور اس مومن نے کہا

يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ
صاحبو! مجھ کو تمہاری نسبت اور امتوں کے سے روزِ بد کا

الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّ
اندیشہ ہے جیسا قوم نوحؑ اور عاد اور

ثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ
ثمود اور ان کے بعد والوں (یعنی قوم لُوط وغیرہ) کا حال ہُوا تھا اور خدا تعالیٰ تو

ف۱ یعنی معجزات بھی دکھلاتا ہے۔ جو دلیل ہے صدق دعویٰ نبوّت اور مامور من اللہ تبلیغ التوحید ہونے کی۔ اور دلیل موجود ہوتے ہوئے صاحب دلیل کی مخالفت کرنا اور مخالفت بھی اس درجہ کی کہ قتل کا قصد کیا جاوے نہایت نازیبا ہے +

ف۲ غرض اس کے کذب کی صُورت میں قتل فضول اور صدق کی صورت میں مضر پھر ایسا فعل کیوں کیا جاوے +

ف۳ اس مومن نے جب دیکھا کہ نصیحت میں نرمی اور رعایت خیال مخاطب یعنی تلطیف سے کام نہیں چلتا۔ تو اب تہدید و تخویف سے کام لیا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤۔ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ
بندوں پر کسی طرح کا ظلم کرنا نہیں چاہتا ف۱ اور صاحبو! مجھ کو تمہاری نسبت اس دن کا اندیشہ

عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ
ہے جس میں کثرت سے ندائیں ہونگی۔ ف۲ جس روز (موقف حساب سے) پشت پھیر کر (دوزخ کی طرف)

مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ
لوٹو گے (اور اس وقت) تم کو خدا سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ
خدا ہی گمراہ کرے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ اور اس کے قبل تم لوگوں کے

جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا
پاس یوسف (علیہ السلام) دلائل (توحید و نبوت کے) لے کر آ چکے ہیں۔ سو تم ان امور

زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا
میں بھی برابر شک ہی میں رہے جو وہ تمہارے پاس لے کر آئے تھے حتیٰ کہ جب ان کی

هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ
وفات ہو گئی تو تم لوگ کہنے لگے کہ بس اب اللہ کسی رسول کو نہ

رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ
بھیجے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ آپے سے باہر ہو جانے والوں (اور) شبہات میں گرفتار رہنے

مُّرْتَابٌ ﴿٣٤﴾ ۚ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ
والوں کو غلطی میں ڈالے رکھتا ہے۔ جو بلا کسی سند کے کہ ان کے پاس موجود ہو۔

اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ
خدا کی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں۔ اس (کج بحثی) سے خدا تعالیٰ کو بھی بڑی

اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ
نفرت ہے اور مومنین کو بھی (اور) اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر

عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ
مغرور جابر کے پورے قلب پر مُہر کر دیتا ہے۔ ف۳ اور فرعون نے کہا

يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿٣٦﴾ ۙ
اے ہامان میرے واسطے ایک بلند عمارت بنواؤ شاید میں آسمان پر جانے کی راہوں تک پہونچ جاؤں۔

ف۱
یہ تہدید تھی عذاب دنیا سے۔ آگے تہدید ہے عذاب آخرت سے +

ف۲
یعنی وہ دن مشتمل ہے واقعات عظیمہ پر۔ کیونکہ نداؤں کی کثرت واقعات کے عظیم ہونے میں ہوتی ہے +

ف۳
اس لئے اس میں اصلاً گنجائش حق فہمی کی نہیں رہتی +
فائدہ یہ تقریر تھی ان مومن بزرگ کی۔ اور اس تقریر سے ان بزرگ کا کتمان ایمان جاتا رہا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَسۡبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوۡسٰى وَ
پھر (وہاں جاکر) موسیٰ کے خدا کو دیکھوں بھالوں اور

اِنِّىۡ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا‌ ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرۡعَوۡنَ
میں تو موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں اور اسی طرح فرعون کی (اور) بدکرداریاں بھی اس کو مستحسن

سُوۡۤءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيۡلِ‌ ؕ وَمَا كَيۡدُ
معلوم ہوئی تھیں اور (سیدھے) رستے سے رُک گیا اور فرعون کی (دہر)

فِرۡعَوۡنَ اِلَّا فِىۡ تَبَابٍ ع (۳۷) وَقَالَ الَّذِىۡۤ
تدبیر غارت ہی گئی اور اس مومن نے

اٰمَنَ يٰقَوۡمِ اتَّبِعُوۡنِ اَهۡدِكُمۡ سَبِيۡلَ
کہا کہ اے بھائیو! تم میری راہ پر چلو میں تم کو ٹھیک ٹھیک رستہ

الرَّشَادِ ۚ (۳۸) يٰقَوۡمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا
بتلاتا ہوں۔ وا اے بھائیو! یہ دنیوی زندگانی محض حظ

مَتَاعٌ ز وَّاِنَّ الۡاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الۡقَرَارِ (۳۹) مَنۡ
چند روزہ ہے۔ اور (اصل ٹھیرنے کا مقام) تو آخرت ہے (جہاں جزا کا یہ قانون ہے کہ)

عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجۡزٰٓى اِلَّا مِثۡلَهَا‌ ۚ وَمَنۡ
جو شخص گناہ کرتا ہے اس کو تو برابر سرابر ہی بدلہ ملتا ہے اور جو

عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ
نیک کام کرتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو

فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَـنَّةَ يُرۡزَقُوۡنَ فِيۡهَا
ایسے لوگ جنت میں جاویں گے (اور) وہاں بے حساب اُن کو

بِغَيۡرِ حِسَابٍ (۴۰) وَيٰقَوۡمِ مَا لِىۡۤ اَدۡعُوۡكُمۡ اِلَى
رزق ملے گا۔ اور اے میرے بھائیو! یہ کیا بات ہے کہ میں تو تم کو (طریق) نجات کی

النَّجٰوةِ وَتَدۡعُوۡنَنِىۡۤ اِلَى النَّارِ ؕ (۴۱) تَدۡعُوۡنَنِىۡ
طرف بلاتا ہوں اور تم مجھ کو دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔ (یعنی) تم مجھ کو اس بات کیطرف بلاتے ہو

لِاَكۡفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشۡرِكَ بِهٖ مَا لَيۡسَ لِىۡ
کہ میں خدا کے ساتھ کفر کروں اور ایسی چیز کو اس کا ساجھی بناؤں جس (کے ساجھی ہونے) کی میرے پاس

ع ۹

وا یعنی سبیل الرشاد میرا بتلایا ہوا راستہ ہے نہ فرعون کا +

النصف

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾
کوئی بھی دلیل نہیں اور مَیں تم کو خدائے زبردست خطا بخش کی طرف بُلاتا ہوں

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ
یقینی بات ہے کہ تم جس چیز (کی عبادت) کی طرف مجھ کو بلاتے ہو وہ نہ تو دُنیا ہی میں

دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ
پکارے جانے کے لائق ہے اور نہ آخرت ہی میں اور (یقینی بات ہے کہ)

مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ
ہم سب کو خدا کے پاس جانا ہے اور جو لوگ دائرۂ (عبودیت) سے نکل رہے ہیں وہ سب

النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ
دوزخی ہوں گے سو آگے چل کر تم میری بات کو یاد کرو گے اور

اُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ
مَیں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں خداتعالیٰ سب بندوں کا

بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا
نگران ہے پھر خداتعالیٰ نے اُس (مومن) کو ان لوگوں کی مضر تدبیروں سے محفوظ رکھا۔

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ
اور فرعون والوں پر (مع فرعون کے) موذی عذاب نازل ہوُا (جس کا آگے بیان ہے کہ) وہ

يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ
لوگ (برزخ میں) صبح و شام آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں اور جس روز

تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ
قیامت قائم ہوگی (حکم ہوگا کہ) فرعون والوں کو (مع فرعون کے) نہایت سخت

الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ
آگ میں داخل کرو ف اور جب کہ کفار دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو ادنیٰ درجہ کے

الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا
لوگ (یعنی تابعین) بڑے درجہ کے لوگوں سے کہیں گے کہ ہم (دنیا میں) تمہارے

لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا
تابع تھے سو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی جزو

ف
ان آیتوں سے عذاب برزخ ثابت ہوتا ہے+

۶ حرکتوں والی مدلازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ

ہٹا سکتے ہو۔ ف۱ وہ بڑے لوگ کہیں گے کہ ہم سب ہی دوزخ میں

فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَ

ہیں۔ ف۲ اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرچکا۔ ف۳ اور

قَالَ الَّذِيْنَ فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ

(اس کے بعد) جتنے لوگ دوزخ میں ہوں گے جہنم کے مؤکل فرشتوں سے (درخواست کے طور پر)

ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ

کہیں گے کہ تم ہی اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ کسی دن تو ہم سے عذاب

الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ

ہلکا کردے۔ ف۴ فرشتے کہیں گے کہ (یہ بتلاؤ) کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر معجزات لے کر نہیں

بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا

آتے رہے تھے دوزخی کہیں گے کہ ہاں آتے تو رہے تھے فرشتے کہینگے کہ پھر تم ہی دعا کرو اور

دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ

کافروں کی دعا محض بے اثر ہے ہم اپنے پیغمبروں

رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

کی اور ایمان والوں کی دنیوی زندگانی میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس

وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ

روز بھی جسمیں گواہی دینے والے (یعنی فرشتے جو کہ اعمالنامے لکھتے تھے) ف۵ جس دن کہ ظالموں (یعنی کافروں) کو

الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ

ان کی معذرت کچھ نفع نہ دے گی۔ ف۶ اور ان کے لئے لعنت ہوگی اور ان کے لئے

سُوْۗءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى

اس عالم میں خرابی ہوگی۔ ف۷ اور (آپ کے قبل) ہم موسیٰ کو ہدایت نامہ (یعنی توریت) دے چکے ہیں۔

وَاَوْرَثْنَا بَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى وَّ

اور (پھر) ہم نے بنی اسرائیل کو وہ کتاب پہونچائی تھی کہ وہ ہدایت اور

ذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ

نصیحت (کی کتاب) تھی اہل عقل (سلیم) کے لئے سو آپ صبر کیجئے بیشک اللہ کا وعدہ

ع ۵ ۱۳ ۱۰

ف۱ یعنی جب تم ہم سے اپنا اتباع کراتے تھے تو اب تمکو ہماری مدد کرنی چاہئے۔

ف۲ یعنی جیسے تم دوزخ میں ہو ہم بھی دوزخ میں ہیں۔ سو ہمکو اگر کچھ قدرت مدد کرنیکی ہوتی تو اول اپنی ہی فکر کرتے۔ جب اپنے ہی سے عذاب دفع نہیں کرسکتے تو تم سے کیا دفع کریں گے +

ف۳ اب اس کے خلاف محتمل نہیں۔ اس فیصلہ میں ہم سب ناری ٹھہرے۔ اب کیا ہوتا ہے +

ف۴ یعنی اس کی تو کیا امید کریں کہ عذاب بالکل ہٹ جاوے یا ہمیشہ کے لئے ہلکا ہوجاوے۔ مگر خیر ایک ہی دن کے لئے ہلکا ہوجاوے +

ف۵ مراد اس سے قیامت کا دن ہے +

ف۶ یعنی اول تو کوئی معتدبہ معذرت نہ ہوگی۔ اور اگر کچھ حرکت مذبوحی کی طرح ہوئی تو وہ نافع نہ ہوگی +

ف۷ پس اسی طرح آپ اور آپ کے اتباع بھی منصور ہونگے اور مخالفین مخذول و مقہور ہوں گے۔ تو آپ تسلی رکھیئے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ

سچا ہے اور اپنے (اس) گناہ کی (جس کو مجازاً گناہ کہہ دیا) معافی مانگیے ف۱ اور شام و صبح

رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے رہیے۔ ف۲ (اور) جو لوگ بلا کسی

يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ

سند کے کہ ان کے پاس موجود ہو خدائی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں

اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ

ان کے دلوں میں نری بڑائی (ہی بڑائی) ہے کہ وہ اس تک کبھی پہونچنے والے نہیں

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾

سو آپ اللہ کی پناہ مانگتے رہیئے بیشک وہی ہے سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ف۳

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ

بالیقین آسمانوں اور زمین کا (ابتداءً) پیدا کرنا آدمیوں کے (دوبارہ) پیدا کرنے کی نسبت

النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

بڑا کام ہے لیکن اکثر آدمی (اتنی بات) نہیں سمجھتے

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۬ وَالَّذِيْنَ

اور بینا نابینا اور (ایک) وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیئے اور (دوسرے) بدکار باہم برابر نہیں ہوتے تم لوگ بہت

مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا

ہی کم سمجھتے ہو۔ ف۴ قیامت تو ضرور ہی آکر رہے گی اس (کے آنے)

رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾

میں کسی طرح کا شک ہے ہی نہیں مگر اکثر لوگ نہیں مانتے

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ

اور تمہارے پروردگار نے فرمادیا ہے کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا جو

الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ

لوگ (صرف) میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں۔ ف۵ وہ عنقریب (مرتے ہی) ذلیل

ف۱ یعنی اگر احیاناً کمال صبر میں کچھ کمی ہوگئی ہو جو حسب قواعد شرعیہ واقع میں تو گناہ نہیں۔ مگر آپ کے رتبۂ عالی کے اعتبار سے وجوب تدارک میں مثل گناہ ہی کے ہے۔ اس کا تدارک کیجئے +

ف۲ یعنی ایسے شغل میں رہیئے کہ امور موجبۂ حزن کیطرف التفات ہی نہ ہو +

ف۳ وہ اپنی صفات کمال سے اپنی پناہ میں آئے ہوئے کو محفوظ رکھے گا +

ف۴ ورنہ اعمیٰ اور مسیئی نہ رہتے +

ف۵ حاصل یہ ہوا کہ جو لوگ توحید سے اعراض کرکے شرک کرتے ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝۶۰ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ

ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے ‏ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے (نفع کے) لئے رات

الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ

بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور اُسی نے دن کو (دیکھنے کے لئے) روشن بنایا ‏ف۱ ‏بیشک

اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر بڑا ہی فضل ہے لیکن اکثر

النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۶۱ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

آدمی (ان نعمتوں کا) شکر نہیں کرتے ‏ یہ اللہ ہے تمہارا رب ف۲

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۶۲

وہ ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے۔ اسکے سوا کوئی لائق عبادت نہیں سو (بعد اثبات توحید کے) تم لوگ شرک کرکے کہاں الٹے چلے جارہے ہو

كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اسی طرح وہ (پہلے) لوگ بھی الٹے چلا کرتے تھے جو اللہ کی نشانیوں کا انکار

يَجْحَدُوْنَ ۝۶۳ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

کیا کرتے تھے۔ ف۳ ‏ اللہ ہی ہے جس نے زمین کو (مخلوق کا) قرارگاہ

قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ

بنایا اور آسمان کو (مثل) چھت (کے) بنایا اور تمہارا نقشہ بنایا سو عمدہ

صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ

نقشہ بنایا۔ ف۴ اور تم کو عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دیں ‏ (پس) یہ

اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۖۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۴

اللہ ہے تمہارا رب ‏ سو بڑا عالی شان ہے اللہ جو سارے جہان کا پروردگار ہے

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ

وہی (ازلی ابدی) زندہ رہنے والا ہے اسکے سوا کوئی لائق عبادت نہیں سو تم (سب) خالص اعتقاد کرکے

لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۵

اس کو پکارا کرو۔ ف۵ ‏ تمام خوبیاں اسی اللہ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہان کا

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ

آپ (ان مشرکوں کو سنانے کے لئے) کہہ دیجئے کہ مجھ کو اس سے ممانعت کردی گئی ہے کہ میں اُن (شرکاء) کی عبادت

ع ۷ ‏ وقف لازم

ف۱ تاکہ بے تکلف معاش حاصل کرو +
ف۲ یعنی جس کا ذکر ہوا۔ نہ وہ جن کو تم نے تراش رکھا ہے +
ف۳ اس میں ایک گونہ آپ کی تسلی بھی ہے +
ف۴ چنانچہ انسان کے اعضاء کے برابر کسی حیوان کے اعضاء میں تناسب نہیں +
ف۵ اور شرک نہ کیا کرو +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم ‏ ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد ‏ ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں) ‏ ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) ‏ قلقلہ

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ
کروں جن کو خدا کے سوا تم پکارتے ہو جبکہ میرے پاس میرے رب کی نشانیاں
مِنْ رَّبِّیْ ؗ وَ اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۶﴾
آچکیں۔ ؎۱ اور مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ میں (صرف) رب العالمین کے سامنے گردن جھکاؤں ؎۲
هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
وہی ہے جس نے تم کو ؎۳ مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ
نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا
سے۔ ؎۴ پھر خون کے لوتھڑے سے پھر تم کو بچہ کرکے (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے
ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا
پھر (تم کو زندہ رکھتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہونچو پھر تاکہ تم بوڑھے
شُیُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ
ہو جاؤ اور کوئی کوئی تم میں سے پہلے ہی مر جاتا ہے۔ ؎۵
وَ لِتَبْلُغُوْۤا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾
اور تاکہ تم سب (اپنے اپنے) وقت مقرر (مقدر) تک پہونچ جاؤ اور (یہ سب کچھ اسلئے کیا گیا) تاکہ تم لوگ سمجھو۔
هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا
وہی ہے جو جِلاتا ہے اور مارتا ہے پھر جب وہ کسی کام کو (دفعتہً) پورا کرنا چاہتا ہے
فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ ع اَلَمْ تَرَ
سو بس اسکی نسبت (اتنا) فرمادیتا ہے کہ ہوجا سو وہ ہو جاتا ہے کیا آپ نے ان لوگوں
اِلَی الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ
(کی حالت) کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں۔
اَنّٰی یُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ ۛ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ
(حق سے) کہاں پھرے چلے جارہے ہیں۔ جن لوگوں نے اس کتاب (یعنی قرآن) کو جھٹلایا
وَ بِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾
اور اس چیز کو بھی جو ہم نے اپنے پیغمبروں کو دیکر بھیجا تھا سو انکو ابھی (یعنی قیامت میں جو قریب ہے) معلوم ہوا جاتا ہے۔
اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾
جبکہ طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں ان کو گھسیٹتے ہوئے۔

؎۱ مراد دلائل عقلیہ و نقلیہ ہیں۔ مطلب یہ کہ شرک سے مجھ کو ممانعت ہوئی ہے+
؎۲ مطلب یہ کہ مجھ کو توحید کا حکم ہوا ہے+
؎۳ یعنی تمہارے باپ کو+
؎۴ یعنی آگے انکی نسل کو+
؎۵ یعنی جوانی اور بڑھاپے سے پہلے+

ع ۷ / ۱۲

معانقہ ۱۳

۶ حرکتوں والی مدِ لازم | ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب | ۲ حرکتوں والی مد | ادغام اور ناقابل تلفظ | قلقلہ

فِي الْحَمِيمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ﴿٧٢﴾

کھولتے پانی میں لے جاویں گے پھر یہ آگ میں جھونک دیئے جاویں گے

ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٧٣﴾ مِن

پھر ان سے پوچھا جاوے گا کہ (وہ معبود) غیراللہ کہاں گئے جنکو تم شریک (خدائی) ٹھیراتے تھے۔ ف۱

دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن

وہ کہیں گے کہ وہ تو سب ہم سے غائب ہو گئے بلکہ ہم اس کے

نَّدْعُو مِن قَبْلُ شَيْئًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ

قبل کسی کو بھی نہیں پوجتے تھے۔ ف۲ اللہ تعالیٰ اسی طرح کافروں کو غلطی میں

الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِي

پھنسائے رکھتا ہے یہ (سزا) اس کے بدلہ میں ہے کہ تم دنیا میں ناحق

الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾

خوشیاں مناتے تھے اور اس کے بدلہ میں ہے کہ تم اتراتے تھے۔ ف۳

ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ

جہنم کے دروازوں میں گھسو (اور) ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہو سو متکبرین کا

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ

وہ بُرا ٹھکانہ ہے (اور جب ان سے اس طرح انتقام لیا جاویگا) تو آپ (چندے) صبر کیجئے

حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ

بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پھر جس (عذاب) کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں اسمیں سے کچھ تھوڑا سا (عذاب) اگر ہم آپ کو

أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٧٧﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

دکھلا دیں ف۴ یا (اسکے نزول کے قبل ہی) ہم آپ کو وفات دیدیں سو ہمارے ہی پاس انکو آنا ہوگا۔ اور ہم نے آپ سے

رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ

پہلے بہت سے پیغمبر بھیجے جن میں سے بعضے تو وہ ہیں کہ ان کا قصہ ہم نے آپ سے بیان کیا ہے

وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا

اور بعضے وہ ہیں جن کا ہم نے آپ سے قصہ بیان نہیں کیا اور (اتنا امر سب میں مشترک ہی کہ)

كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ

کسی رسول سے یہ نہ ہو سکا کہ کوئی معجزہ بدون اذن الٰہی کے ظاہر کر سکے۔

ف۱ یعنی تمہاری مدد کیوں نہیں کرتے +

ف۲ یعنی معلوم ہوا کہ وہ لاشئے محض تھے۔ ایسی بات غلط ظاہر ہونے کے وقت کہی جاتی ہے۔ جیسے کوئی شخص تجارت میں خسارہ اٹھاوے اور اس سے پوچھا جاوے کہ تم فلاں مال کی تجارت کیا کرتے ہو۔ اور وہ کہے کہ میں تو کہیں کی بھی تجارت نہیں کرتا یعنی جب اس کا ثمرہ حاصل نہ ہوا تو یوں سمجھنا چاہیئے کہ گویا وہ عمل ہی نہیں ہوا +

ف۳ فرح متعلق قلب کے ہے۔ اور مرح متعلق بدن کے۔ خواہ لغتاً یا مقابلۃً یعنی متاع دنیا کو اصل مقصود سمجھ کر اسکے حصول پر دل میں ایسے خوش ہوتے تھے کہ اس کے آثار ظاہر پر نمودار ہوتے تھے جیسے چال وغیرہ میں جس کی ممانعت آئی ہے۔ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا +

ف۴ یعنی آپ کی حیات میں ان پر اس کا نزول ہو جائے +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ

پھر جس وقت اللہ کا حکم (نزول عذاب کے لئے) آدیگا ٹھیک ٹھیک فیصلہ ہو جاویگا اور اس وقت اہل باطل

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ

خسارہ میں رہ جاویں گے اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے مواشی بنائے

لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا

تاکہ ان میں بعض سے سواری لو اور ان میں بعض (ایسے ہیں کہ اُن) کو کھاتے بھی ہو۔ اور تمہارے لئے اُن

مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ

میں اور بھی بہت فائدے ہیں ف۱ اور (اسلئے بنائے) تاکہ تم ان پر اپنے مطلب تک پہنچو جو تمہارے دلوں میں ہے

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَيُرِيْكُمْ

اور ان پر (بھی) اور کشتی پر (بھی) لدے لدے پھرتے ہو اور (ان کے علاوہ) تمکو اپنی اور

اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ

بھی نشانیاں دکھلاتا رہتا ہے ف۲ سوتم اللہ تعالیٰ کی کون کونسی نشانیوں کا انکار کرو گے کیا ان لوگوں نے

يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو (مشرک) لوگ ان سے پہلے ہو

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ

گزرے ہیں اُن کا کیسا انجام ہوا ف۳ (حالانکہ) وہ لوگ

مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ

ان سے زیادہ تھے اور قوت میں اور نشانیوں میں (بھی) جو کہ زمین پر چھوڑ گئے ہیں بڑھے ہوئے تھے

اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا

سو ان کی (یہ تمام تر) کمائی ان کے کچھ بھی کام نہ آئی۔ ف۴ غرض جب

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ

ان کے پیغمبر ان کے پاس کھلی دلیلیں لے کر آئے تو وہ لوگ اپنے (اس) علم (معاش) پر

مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾

بڑے نازاں ہوئے جو انکو حاصل تھا ف۵ اور ان پر وہ عذاب آپڑا جس کے ساتھ تمسخر کرتے تھے۔

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ

پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے (اب) ہم خدائے واحد پر ایمان لائے

ع ۸ ۱۰ ۱۳

ف۱ مثلاً ان کے بال اور اُون کام آتی ہے۔

ف۲ چنانچہ ہر مصنوع اس کی صنعت پر ایک نشان ہے۔

ف۳ یعنی کیا ان کو شرک کے وبال کی خبر نہیں۔

ف۴ کیونکہ وہ عذاب الٰہی سے نہ بچ سکے۔

ف۵ یعنی معاش کو مقصود سمجھ کر اور اس میں جو ان کو لیاقت حاصل تھی اس پر خوش ہوئے۔ اور معاد کا انکار کر کے اسکی طلب کو دیوانگی اور اس کے انکار پر وعید عذابی کو مایۂ تمسخر ٹھہرایا۔

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ

اور ان سب چیزوں سے ہم منکر ہوئے جنکو ہم اسکے ساتھ شریک ٹھیراتے تھے سو اُن کو ان کا یہ

يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ

ایمان لانا نافع نہ ہوا جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا۔ ف۱ اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ

اپنا یہی معمول مقرر کیا ہے جو اس کے بندوں میں پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے اور اس وقت

هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ ع

کافر خسارہ میں رہ گئے۔ ف۲

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ حٰم سجدہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ

حٰم۔ یہ کلام رحمٰن رحیم کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے یہ ایک کتاب ہے

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾

جس کی آیتیں صاف صاف بیان کی گئی ہیں یعنی ایسا قرآن ہے جو عربی (زبان میں) ہے ف۳ ایسے لوگوں کیلئے (نافع) ہے جو دانشمند ہیں ف۴

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا

بشارت دینے والا ہے (اور نہ ماننے والوں کیلئے) ڈرانے والا ہے۔ سو اکثر لوگوں نے (اس سے) روگردانی کی پھر وہ (بوجہ اعراض

يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا

کے) سنتے ہی نہیں۔ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ جس بات کی طرف آپ ہم کو بلاتے ہیں ہمارے دل اس سے

تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْ بَيْنِنَا

پردوں میں ہیں ف۵ اور ہمارے کانوں میں ڈاٹ لگ رہی ہے اور ہمارے اور

وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾

آپ کے درمیان میں ایک حجاب ہے۔ سو آپ اپنا کام کئے جائیے ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔ ف۶

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ

آپ فرما دیجئے کہ میں بھی تم ہی جیسا بشر ہوں مجھ پر یہ وحی نازل ہوتی ہے کہ تمہارا معبود

ف۱ کیونکہ وہ ایمان اضطراری تھا۔ اور عبد مکلف ہے ایمان اختیاری کا +

ف۲ پس ان مشرکین کو بھی یہ سب مضامین سمجھ کر ڈرنا چاہیئے۔ ان کے لئے بھی یہی ہوگا۔ پھر کچھ تلافی نہ ہو سکے گی + مسئلہ۔ جب عذاب آخرت وملائکہ نظر آجاویں۔ پھر اس وقت ایمان لانا مقبول نہیں۔ اور اس کو ایمان یاس کہتے ہیں +

ع ۹ / ۷ / ۱۴

ف۳ یعنی عربی میں اس لئے ہے تاکہ جن لوگوں میں اس کا نزول ہوا ہے وہ آسانی سے سمجھ لیں +

ف۴ یعنی گو مکلف سب ہی ہیں۔ مگر منتفع صرف اہل دانش ہی ہوتے ہیں +

ف۵ یعنی ہماری سمجھ میں نہیں آتی +

ف۶ یعنی ہم سے کچھ اُمید قبول کی نہ رکھیئے۔ اور پھر بھی کہنے کو جی چاہے تو کہے جائیے۔ آپ جانیں اور آپ کا کام۔ ہم اپنے طریقہ کو نہ چھوڑیں گے +

النصف

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

إِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوٓا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ

ایک ہی معبود ہے ف۱ سو اس (معبود برحق) کی طرف سیدھ باندھ لو اور اس سے معافی مانگو

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ﴿٦﴾ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ

اور ایسے مشرکوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو زکوٰۃ نہیں

الزَّكٰوةَ وَهُم بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُونَ ﴿٧﴾ إِنَّ

دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہی رہتے ہیں (اور برخلاف ان کے) جو

الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ أَجْرٌ

لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کے لئے (آخرت میں) ایسا

غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٨﴾ قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي

اجر ہے جو (کبھی) موقوف ہونے والا نہیں آپ فرمائیے کہ کیا تم لوگ ایسے خدا (کی توحید) کا انکار کرتے ہو

خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ

جس نے زمین کو (باوجود اتنی وسعت کے) دو روز میں پیدا کر دیا اور تم اس کے شریک

أَندَادًا ۚ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴿٩﴾ وَجَعَلَ فِيهَا

ٹھیراتے ہو یہی سارے جہان کا رب ہے اور اس نے زمین میں

رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ

اس کے اوپر پہاڑ بنا دیئے اور اس (زمین) میں فائدہ کی چیزیں رکھدیں اور اس میں اس

فِيهَآ أَقْوَاتَهَا فِيٓ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ ۗ سَوَآءً

(کے رہنے والوں) کی غذائیں تجویز کر دیں ف۲ چار دن میں (ہوا جو شمار میں) پورے ہیں پوچھنے

لِّلسَّآئِلِينَ ﴿١٠﴾ ثُمَّ اسْتَوَىٰٓ إِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ

والوں کے لئے پھر آسمان (کے بنانے) کی طرف توجہ فرمائی اور وہ (اس وقت)

دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ

دھواں سا تھا ف۳ سو اس سے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا

كَرْهًا ۗ قَالَتَآ أَتَيْنَا طَآئِعِينَ ﴿١١﴾ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ

زبردستی سے ف۴ دونوں نے عرض کیا کہ ہم خوشی سے حاضر ہیں سو دو روز میں اس کے

سَمٰوٰتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحٰى فِي كُلِّ سَمَآءٍ

سات آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان میں اس کے مناسب اپنا حکم

ف۱ یعنی میں صاحب وحی ہوں۔ جسکی تصدیق معجزات سے ہو چکی ہے۔ جن میں اعظم قرآن ہے۔ جس کا اوپر بیان ہے +

ف۲ چنانچہ مشاہد ہے کہ ہر حصہ ارض کے رہنے والوں کے مناسب الگ الگ غذائیں ہیں۔ یعنی زمین میں ہر قسم کے غلے میوے پیدا کر دیئے۔ کہیں کچھ کہیں کچھ۔ جن کا سلسلہ اب تک چلا آتا ہے +

ع ۱۵ ۸

ف۳ یعنی اس کا مادہ جو کہ مادۂ ارض کے بعد اور صورت موجودۂ ارض کے قبل بن چکا تھا اس شکل میں تھا +

ف۴ مطلب یہ کہ ہمارے احکام تکوینیہ جو تم دونوں میں جاری ہوا کرینگے۔ تو ان کا جاری ہونا تو تمہارے اختیار سے خارج ہے۔ لیکن جو ادراک وشعور تم کو عطا ہوا ہے۔ اس سے تمہاری حالت کے مناسب رضا وعدم رضا دونوں کا تحقق ہو سکتا ہے۔ سو تم دیکھ لو کہ ہمارے ان احکام پر راضی رہا کرو گے یا کراہت رکھو گے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ● ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ● ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖۗ

(فرشتوں کو) بھیجدیا اور ہم نے اس قریب والے آسمان کو ستاروں سے زینت دی اور (استراق شیاطین سے)

وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾

اسکی حفاظت کی۔ یہ تجویز ہے (خدائے) زبردست واقف الکل کی۔ ف۱

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً

پھر اگر (دلائل توحید سن کر بھی) یہ لوگ (توحید سے) اعراض کریں تو آپ کہہ دیجیئے کہ میں تم کو ایسی آفت سے ڈراتا

مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ؕ اِذْ جَآءَتْهُمُ

ہوں جیسی عاد و ثمود پر (شرک و کفر کی بدولت) آفت آئی تھی۔ ف۲ جب کہ ان کے پاس

الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا

اُن کے آگے سے بھی اور اُن کے پیچھے سے بھی پیغمبر آئے کہ بجز

تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ

اللہ کے اور کسی کو مت پُوجو انہوں نے جواب دیا کہ اگر ہمارے پروردگار کو (یہ منظور ہوتا کہ کسی کو پیغمبر بناکر

مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا

بھیجے) تو فرشتوں کو بھیجتا سو ہم اس (توحید) سے بھی منکر ہیں جسکو دیکر (بزعم خود تم) بھیجے گئے ہو۔ پھر وہ جو

عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ

عاد کے لوگ تھے وہ دنیا میں ناحق کا تکبر کرنے لگے

وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ

اور کہنے لگے وہ کون ہے جو قوت میں ہم سے زیادہ ہے (آگے جواب ہے کہ) کیا ان کو یہ نظر نہ آیا کہ

اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ

جس خدا نے ان کو پیدا کیا وہ ان سے قوت میں بہت زیادہ ہے

وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے تو ہم نے ان پر ایک

رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ

ہوائے تند ایسے دنوں میں بھیجی جو منحوس تھے تاکہ ہم ان کو اس

عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ

دنیوی حیات میں رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھادیں اور آخرت کا

ف۱ پس عبادت کے لائق یہ ذات کامل الصفات ہے، یا دوسری اشیاء ناقص الذات والصفات +

ف۲ مراد عذاب اہلاک ہے، چنانچہ اہل مکہ بھی بدر میں ہلاک کئے گئے +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٦﴾ وَاَمَّا

عذاب اور زیادہ رسوائی کا سبب ہے اور ان کو مدد نہ پہونچے گی۔ اور وہ جو ثمود

ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى

تھے تو ہم نے انکو (پیغمبر کے ذریعہ سے) راستہ تبلایا سو انہوں نے گمراہی کو بمقابلہ ہدایت کے پسند کیا

فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا

پس ان کو عذاب سراپا ذلت کی آفت نے پکڑ لیا اُن کی

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٧﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

بدکرداریوں کی وجہ سے اور ہم نے (اس عذاب سے) ان لوگوں کو نجات دی جو ایمان لائے

كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿١٨﴾ ع وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ

اور (ہم سے) ڈرتے تھے۔ ف١ اور (ان کو وہ دن بھی یاد دلا دیجئے) جس دن اللہ کے دشمن (یعنی کفار)

اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٩﴾ حَتّٰٓى اِذَا

دوزخ کی طرف جمع کرانے کے (لئے موقف میں) لائے جاوینگے۔ پھر وہ روکے جائینگے (تاکہ بقیہ بھی آجائیں) یہانتک

مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ

کہ جب وہ اس کے قریب آجاویں گے تو ان کے کان اور

اَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٠﴾

آنکھیں اور اُن کی کھالیں اُن پر ان کے اعمال کی گواہی دیں گے

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ط

اور (اس وقت) وہ لوگ (متعجب ہوکر) اپنے اعضا سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف میں کیوں گواہی دی

قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ

وہ (اعضا) جواب دیں گے کہ ہم کو اس اللہ نے گویائی دی جس نے ہر (گویا) چیز کو گویائی دی۔

وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾

اور اُسی نے تم کو اول بار پیدا کیا تھا اور اسی کے پاس پھر لائے گئے ہو۔ ف٢

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ

اور تم (دنیا میں) اس بات سے تو اپنے آپ کو چھپا ہی نہ سکتے تھے۔ ف٣ کہ تمہارے

سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ

کان اور آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف میں گواہی دیں ولیکن

ع ٢ ١٠/١٦

ف١ یہاں تک عذاب دنیوی کا ذکر تھا۔ اور آگے عذاب آخرت کا ذکر ہے۔

ف٢ پس جو خدا ایسا قادر اور عظیم الشان ہو اُس کے سامنے اس کے پوچھنے پر ہم حق کو کیسے چھپا سکتے تھے۔ کہ اسکی عظمت اس سے مانع تھی۔ اِس لئے ہم نے گواہی دے دی۔

ف٣ کیونکہ حق تعالیٰ کی قدرت علی الاطلاق اور علم بالاعمال واقع میں ثابت ہی۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب		
٢ حرکتوں والی مد		

ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا

تم اس گمان میں رہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے بہت سے اعمال کی خبر بھی

تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ

نہیں۔ اور تمہارے اسی گمان نے جو کہ تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا تھا

اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ

تمکو برباد کیا ف۱ پھر تم (ابدی) خسارہ میں پڑ گئے سو (اس حالت میں) اگر

يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا

یہ لوگ صبر کریں تب بھی دوزخ ہی اُن کا ٹھکانہ ہے ف۲ اور اگر وہ عذر کرنا چاہیں گے

فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ

تو بھی مقبول نہ ہوگا۔ اور ہمنے (دنیا میں) ان کے لئے کچھ ساتھ رہنے والے شیاطین مقرر

قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا

کر رکھے تھے سو انہوں نے اُن کے اگلے پچھلے اعمال ان کی نظر میں مستحسن کر

خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ

رکھے تھے اور ان کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ کا قول (یعنی وعدۂ عذاب) پُورا ہو کر رہا۔ جو

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ

ان سے پہلے جن و انسان (کفار) ہو گزرے ہیں بیشک وہ

كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا

(سب) بھی خسارہ میں رہے۔ ف۳ اور یہ کافر (باہم) یہ کہتے ہیں کہ اس

تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ

قرآن کو سنو ہی مت اور (اگر پیغمبر سنانے لگیں تو) اس کے بیچ میں غل مچا دیا کرو۔ شاید (اس تدبیر سے)

تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تم ہی غالب رہو سو ہم ان کافروں کو سخت

عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ

عذاب کا مزہ چکھا دیں گے اور ان کو ان کے (ایسے) بُرے بُرے کاموں کی

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ

سزا دیں گے۔ یہی سزا ہے اللہ کے

ف۱ کیونکہ اس گمان سے اعمال کفریّہ کے مرتکب ہوئے۔ اور وہ موجب بربادی ہوئے +

ف۲ یہ نہیں کہ انکی صبر و خموشی موجب رحم ہو جاوے جیسا احیاناً دنیا میں ایسا ہو جاتا ہے +

ف۳ اوپر شروع سورت میں قرآن و رسالت کے متعلق مضمون تھا۔ آگے اسکے منکرین پر تقریع و تشنیع ہے + ع ۳ / ۷ / ۱۷

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنّہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفّظ	قلقلہ

جَزَآءُ اَعۡدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمۡ فِيۡهَا دَارُ الۡخُلۡدِ ؕ جَزَآءًۢ

دشمنوں کی یعنی دوزخ ان کے لئے وہاں ہمیشگی کا مقام ہوگا۔ اس بات کے بدلہ میں

بِمَا كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا يَجۡحَدُوۡنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِيۡنَ

کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔ اور (جب مبتلائے عذاب ہونگے تو) وہ کفار

كَفَرُوۡا رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَيۡنِ اَضَلّٰنَا مِنَ

کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو وہ دونوں شیطان اور انسان دکھادیجیے جنہوں نے

الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ نَجۡعَلۡهُمَا تَحۡتَ اَقۡدَامِنَا

ہم کو گمراہ کیا تھا ہم ان کو اپنے پیروں کے تلے مل ڈالیں

لِيَكُوۡنَا مِنَ الۡاَسۡفَلِيۡنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ

تاکہ وہ خوب ذلیل ہوں۔ ۱ جن لوگوں نے (دل سے)

قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ

اقرار کرلیا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ ۲ پھر (اس پر) مستقیم رہے۔ ۳ اُن پر

عَلَيۡهِمُ الۡمَلٰۤئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا

فرشتے اُتریں گے کہ تم نہ اندیشہ کرو اور نہ رنج کرو

وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۳۰﴾

اور تم جنّت (کے ملنے) پر خوش رہو جس کا تم سے (پیغمبروں کی معرفت) وعدہ کیا جایا کرتا تھا

نَحۡنُ اَوۡلِيٰٓؤُكُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ

اور ہم تمہارے رفیق تھے دُنیوی زندگی میں بھی اور

فِى الۡاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمۡ فِيۡهَا مَا تَشۡتَهِىۡۤ

آخرت میں بھی رہیں گے ۴ اور تمہارے لئے اس (جنّت) میں جس چیز کو تمہارا

اَنۡفُسُكُمۡ وَلَكُمۡ فِيۡهَا مَا تَدَّعُوۡنَ ﴿۳۱﴾ ؕ

جی چاہے گا موجود ہے۔ اور نیز تمہارے لئے اس میں جو مانگو گے موجود ہے۔ ۵

نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِيۡمٍ ﴿۳۲﴾ ع وَمَنۡ اَحۡسَنُ

یہ بطور مہمانی کے ہوگا غفور رحیم کی طرف سے ۶ اور اس سے بہتر کس کی بات

قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ

ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے اور (خود بھی) نیک

---

۱ یعنی اُس وقت ان لوگوں پر غصہ آویگا جنہوں نے ان بہکایا تھا۔ آدمی بھی شیطان بھی۔ اور اس درخواست کا منظور ہونا ضرور نہیں اور یوں تو مضلین بھی نار میں ہونگے۔ مگر شاید درخواست کے وقت نظر نہ آویں۔

۲ مطلب یہ کہ شرک سے تبرّی کر کے توحید اختیار کرلی۔

۳ یعنی اسکو چھوڑا نہیں۔

۴ چنانچہ دُنیا میں نیکیوں کا الہام۔ حوادث میں صبر و سکینہ ملائکہ ہی کا فیض ہے۔

۵ یعنی طلب اضطراری ہو یا اختیاری دونوں علی السوا پوری ہونگی۔

۶ یعنی یہ نعمتیں اکرام کے ساتھ ملیں گی جس طرح مہمان کو ملتی ہیں۔

ع ۴ ۷ ۱۸

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۳۳ وَلَا

عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں سے ہوں۔ ف۱ اور

تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ

نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی (بلکہ ہر ایک کا اثر جدا ہے تو اے) آپ (مع اتباع) نیک

بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ

برتاؤ سے (بدی کو) ٹال دیا کیجیے۔ پھر یکایک آپ میں اور جس شخص میں

وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝۳۴

عداوت تھی وہ ایسا ہو جاوے گا جیسا کوئی دلی دوست ہوتا ہے۔

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا

اور یہ بات انہیں لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے مستقل (مزاج) ہیں۔ اور یہ

يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝۳۵ وَاِمَّا

بات اسی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہے اور اگر

يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ

(ایسے وقت میں) آپ کو شیطان کی طرف سے کچھ وسوسہ آنے لگے تو (فوراً) اللہ کی پناہ مانگ

بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۳۶ وَمِنْ

لیا کیجیے بلاشبہ وہ خوب سننے والا ہے خوب جاننے والا ہے اور منجملہ اسکی

اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَ

(قدرت و توحید کی) نشانیوں کے رات اور دن ہے اور سورج ہے اور

الْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ

چاند ہے (پس) تم لوگ نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو

وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ

اور (صرف) اس خدا کو سجدہ کرو جس نے ان (سب) نشانیوں کو پیدا کیا اگر تم کو

اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝۳۷ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ

خدا کی عبادت کرنا ہے۔ پھر اگر یہ لوگ تکبر کریں تو جو فرشتے

عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ

آپ کے رب کے مقرب ہیں وہ شب و روز اُس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وُہ

ف۱ یعنی بندگی کو فخر سمجھے۔ متکبرین کی طرح عار نہ کرے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى

(اس سے ذرا) نہیں اکتاتے اور منجملہ اسکی (قدرت و توحید کی) نشانیوں کے ایک یہ ہے (کہ اے مخاطب)

الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا

تو زمین کو دیکھتا ہے کہ دبی دبائی پڑی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ

الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ

اُبھرتی ہے ف۱ اور پھولتی ہے (اس سے ثابت ہوا کہ) جس نے اس زمین کو زندہ

اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى

کر دیا وہی مردوں کو زندہ کر دے گا بے شک وہ ہر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ

چیز پر قادر ہے۔ بلاشبہ جو لوگ ہماری آیتوں میں

فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ

کج روی کرتے ہیں وہ لوگ ہم پر مخفی نہیں ہیں۔ ف۲ سو بھلا جو

يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا

شخص نار میں ڈالا جاوے وہ اچھا ہے یا وہ شخص جو قیامت کے روز امن و امان

يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ

کے ساتھ (جنت میں) آئے جو جی چاہے کر لو

اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

وہ تمہارا سب کیا ہوا دیکھ رہا ہے جو لوگ اس قرآن کا

كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ

جب کہ وہ ان کے پاس پہنچتا ہے انکار کرتے ہیں (ان میں خود تدبر کی کمی ہے) اور یہ (قرآن)

لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ

بڑی باوقعت کتاب ہے جس میں غیر واقعی بات نہ اس کے آگے کی طرف

مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ

سے آ سکتی ہے اور نہ اس کے پیچھے کی طرف سے ف۳ یہ خدائے

مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ

حکیم محمود کی طرف سے نازل کیا گیا ہے آپ کو وہی باتیں (تکذیب و ایذا کی) کہی

ف۱ اس سے علاوہ دلالت علی التوحید کے دلالت علیٰ امکان البعث بھی حاصل ہوئی۔

ف۲ ہم کو ان کا حال سب معلوم ہے اور ان کو ہم سزائے نار دیں گے۔

ف۳ یعنی اسمیں کسی پہلو اور کسی جہت سے اس کا احتمال نہیں کہ یہ قرآن منزل من اللہ نہ ہو۔ اور پھر خلاف واقع اسکو منزل من اللہ کہہ دیا جاوے۔

السجدة ۲ ع ۱۸

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ

جاتی ہیں جو آپ سے پہلے رسولوں کو کہی گئی ہیں آپ کا

رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٤٣﴾

رب بڑی مغفرت والا اور دردناک سزا دینے والا ہے

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا

اور اگر ہم اس کو عجمی (زبان کا) قرآن بناتے تو یوں کہتے کہ اس کی

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ

آیتیں صاف صاف کیوں نہیں بیان کی گئیں یہ کیا بات کہ عجمی کتاب اور عربی رسول ف١ آپ کہہ دیجئے

هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ

کہ یہ قرآن ایمان والوں کے لئے تو راہ نما اور شفا ہے

وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ

اور جو ایمان نہیں لاتے اُن کے کانوں میں ڈاٹ ہے۔

وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ

اور وہ قرآن ان کے حق میں نابینائی ہے یہ لوگ (بوجہ عدم انتفاع کے ایسے ہیں کہ گویا) کسی بڑی

مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿٤٤﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

دُور جگہ سے پکارے جا رہے ہیں (کہ آواز سنتے ہوں مگر سمجھتے نہ ہوں) اور ہم نے موسیٰؑ کو بھی

مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا

کتاب دی تھی سو اس میں بھی اختلاف ہوا۔ ف٢ اور اگر ایک بات نہ

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ

ہوتی جو آپ کے رب کی طرف سے پہلے ٹھیر چکی ہے (کہ پورا عذاب آخرت میں ملے گا) تو ان کا فیصلہ

بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿٤٥﴾

(دنیا ہی میں) ہو چکا ہوتا اور یہ لوگ اسکی طرف سے ایسے شک میں ہیں جس نے انکو تردد میں ڈال رکھا ہے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ

جو شخص نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے نفع کے لئے اور جو شخص برا عمل کرتا ہے

فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٤٦﴾

اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ ف٣

ف١ خلاصہ یہ کہ اب جو قرآن عربی ہے تو کہتے ہیں کہ عجمی کیوں نہیں۔ اور اگر عجمی ہوتا تو کہتے عربی کیوں نہیں۔ کسی حال پر ان کو قرار نہیں۔ پھر عجمی ہونے سے کیا فائدہ ہوتا+

ف٢ یعنی کسی نے مانا کسی نے نہ مانا۔ یہ کوئی نئی بات آپ کے لئے نہیں ہوتی۔ پس آپ مغموم نہ ہوں+

ف٣ یعنی ایسا نہیں کہ کوئی نیکی جو بشرطہا عمل میں لائی گئی ہو اس کو شمار نہ کرے یا کسی بدی کو زائد شمار کرلے+

ع ٥ ١٢ ١٩

٦ حرکتوں والی مد لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد — اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں) — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب — ٢ حرکتوں والی مد — ادغام اور نا قابل تلفظ — قلقلہ

اِلَيۡهِ يُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخۡرُجُ مِنۡ

قیامت کے علم کا حوالہ خدا ہی کی طرف دیا جاسکتا ہے ف۱ اور کوئی پھل اپنے

ثَمَرٰتٍ مِّنۡ اَكۡمَامِهَا وَمَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰى

خول میں سے نہیں نکلتا اور نہ کسی عورت کو حمل رہتا ہے

وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖ ؕ وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ اَيۡنَ

اور نہ وہ بچّہ جنتی ہے مگر یہ سب اسکی اطلاع سے ہوتا ہے اور جس روز اللہ تعالیٰ ان (مشرکین) کو پکاریگا (اور کہیگا) کہ

شُرَكَآءِىۡ ۙ قَالُوۡۤا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنۡ

میرے شریک (اب) کہاں ہیں۔ وہ کہینگے کہ (اب تو) ہم آپ سے یہی عرض کرتے ہیں کہ ہم میں (اس عقیدہ کا) کوئی

شَهِيۡدٍ ۚ ﴿٤٧﴾ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَدۡعُوۡنَ

مدعی نہیں۔ اور جن جن کو یہ لوگ پہلے سے (یعنی دُنیا میں) پوجا کرتے تھے وہ سب غائب

مِنۡ قَبۡلُ وَظَنُّوۡا مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿٤٨﴾ لَا يَسۡـَٔمُ

ہو جادیں گے ف۲ اور یہ لوگ سمجھ لیں گے کہ ان کے لئے کہیں بچاؤ کی صورت نہیں۔ آدمی ترقی کی

الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَيۡرِ ۫ وَاِنۡ مَّسَّهُ الشَّرُّ

خواہش سے اس کا جی نہیں بھرتا اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو

فَيَـُٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ ﴿٤٩﴾ وَلَئِنۡ اَذَقۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنَّا

ناامید ہراساں ہو جاتا ہے۔ ف۳ اور اگر ہم اس کو کسی تکلیف کے بعد جو کہ اس پر

مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَيَقُوۡلَنَّ هٰذَا لِىۡ ۙ

واقع ہوئی تھی اپنی مہربانی کا مزا چکھا دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو میرے لئے ہونا ہی چاہیئے تھا ف۴

وَمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنۡ رُّجِعۡتُ

اور میں قیامت کو آنے والا نہیں خیال کرتا اور اگر میں اپنے رب کے پاس

اِلٰى رَبِّىۡۤ اِنَّ لِىۡ عِنۡدَهٗ لَلۡحُسۡنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ

پہنچایا بھی گیا تو میرے لئے اس کے پاس بھی بہتری ہی ہے سو ہم ان منکروں کو

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا ۫ وَلَنُذِيۡقَنَّهُمۡ مِّنۡ

ان کے (یہ) سب کردار ضرور بتلادیں گے اور ان کو سخت عذاب کا مزہ

عَذَابٍ غَلِيۡظٍ ﴿٥٠﴾ وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡاِنۡسَانِ

چکھادیں گے اور جب ہم آدمی کو نعمت عطا کرتے ہیں تو (ہم سے اور

ف۱ یعنی اس سوال کے جواب میں کہ قیامت کب آویگی یہی کہا جاویگا کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے مخلوق کو اس کا علم نہ ہونے سے اس کا عدم وقوع لازم نہیں آتا +

ف۲ یا تو یہ مراد ہے کہ ان کی شرکت کا اعتقاد وضوحِ حق کے سبب ذہن سے سب زائل ہو جاویگا یا یہ کہ وہ نصرت نہ کر سکیں گے +

ف۳ اور یہ غایت ناشکری و سوءِ ظن باللہ وکراہت لامر اللہ ہے +

ف۴ کیونکہ میری تدبیر ولیاقت وفضیلت اسی کو مقتضی تھی۔ اور یہ بھی غایت ناشکری وکبر ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ

ہمارے احکام سے) منہ موڑ لیتا ہے اور کروٹ پھیر لیتا ہے ف۱ اور جب اسکو تکلیف پہنچتی ہے تو خوب لمبی چوڑی دعائیں

عَرِيۡضٍ ﴿۵۱﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ

کرتا ہے۔ ف۲ آپ کہیے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر یہ قرآن خدا کے یہاں سے آیا ہو (اور)

ثُمَّ كَفَرۡتُمۡ بِهٖ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ هُوَ فِىۡ

پھر تم اس کا کرو انکار تو ایسے شخص سے زیادہ کون غلطی میں ہوگا جو (حق سے) ایسی

شِقَاقٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا فِى الۡاٰفَاقِ

دور دراز مخالفت میں پڑا ہو ہم عنقریب ان کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں ان کے گرد و نواح میں بھی دکھا

وَفِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُ الۡحَـقُّ ؕ

دیں گے ف۳ اور خود ان کی ذات میں بھی ف۴ یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جاوے گا کہ وہ قرآن حق ہے۔

اَوَلَمۡ يَكۡفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ

(تو) کیا آپ کے رب کی یہ بات (آپ کی حقیت کی شہادت کیلئے) کافی نہیں کہ وہ ہر چیز کا شاہد

شَهِيۡدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡ لِّقَآءِ

ہے۔ ف۵ یاد رکھو کہ وہ لوگ اپنے رب کے روبرو جانے کی طرف سے شک میں

رَبِّهِمۡ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىۡءٍ مُّحِيۡطٌ ﴿۵۴﴾

پڑے ہیں۔ یاد رکھو کہ وہ ہر چیز کو (اپنے علم کے) احاطہ میں لیے ہوئے ہے۔ ف۶

سُوۡرَةُ الشُّوۡرٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّخَمۡسُوۡنَ اٰيَةً وَّخَمۡسُ رُكُوۡعَاتٍ

سورہ شوریٰ مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ يُوۡحِىۡۤ اِلَيۡكَ وَاِلَى

حٰم عٓسق اسی طرح آپ پر اور جو (پیغمبر) آپ سے پہلے ہو چکے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ

الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۙ اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳﴾

جو زبردست حکمت والا ہے (دوسری سورتوں اور کتابوں کی) وحی بھیجتا رہا ہے

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَهُوَ

اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی سب سے

ف۱ اور یہ غایت درجہ کا شر و بطر ہے +

ف۲ اور یہ غایت درجہ کی بے صبری اور حُبِّ دنیا میں انہماک ہے +

ف۳ کہ اقطار عرب پیشینگوئی کے مطابق فتح ہو جاوینگے +

ف۴ یعنی یہ بدر میں مارے جاویں گے اور انکا مسکن مکہ بھی فتح ہو جاویگا +

ف۵ اور اس نے جا بجا آپ کی رسالت کی شہادت دی ہے۔ قولاً بھی اور عملاً بھی اظہار معجزات سے پس وہ شہادت کافی ہے +

ع ۶ / ۱۰ / ۱

ف۶ پس ان کے شک و انکار کو بھی جانتا ہے۔ اور اس پر سزا دے گا +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٤﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ
برتر اور عظیم الشان ہے کچھ بعید نہیں کہ آسمان اپنے اوپر سے (کہ ادھر ہی سے

مِنْ فَوْقِهِنَّ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ
بوجھ پڑتا ہے) پھٹ پڑیں اور (وہ) فرشتے اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں

رَبِّهِمْ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ
اور اہل زمین کے لئے معافی مانگتے ہیں خوب سمجھ لو کہ

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥﴾ وَ الَّذِيْنَ
اللہ ہی معاف کرنے والا رحمت کرنے والا ہے اور جن لوگوں نے

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ
خدا کے سوا دوسرے کارساز قرار دے رکھے ہیں اللہ ان کو دیکھ بھال رہا ہے

وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦﴾ وَكَذٰلِكَ
اور آپ کو اُن پر کوئی اختیار نہیں دیا گیا۔ اور ہم نے اسی طرح آپ پر

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ
(یہ) قرآن عربی وحی کے ذریعہ سے نازل کیا ہے تاکہ آپ (سب سے پہلے) مکہ

الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ
کے رہنے والوں کو اور جو لوگ اس کے آس پاس ہیں انکو ڈرائیں اور جمع ہونیکے دن سے ڈرائیں ف۱ جس

لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِي
(کے آنے) میں ذرا شک نہیں ایک گروہ جنت میں (داخل) ہوگا اور ایک دوزخ میں

السَّعِيْرِ ﴿٧﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً
ہوگا۔ ف۲ اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو ان سب کو ایک ہی طریقہ کا بنا دیتا ف۳

وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِي رَحْمَتِهٖ ؕ وَ
لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرلیتا ہے اور (ان)

الظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٨﴾
ظالموں کا (قیامت کے روز) کوئی حامی مددگار نہیں

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ
کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے کارساز قرار دے رکھے ہیں۔ سو اللہ ہی

ف۱ مراد اس سے قیامت کا دن ہے۔ کہ اس میں اوّلین و آخرین سب جمع ہوجائیں گے +

ف۲ پس آپ کا کام محض ایسے دن سے ڈرا دینا ہے۔ اور باقی انکے ایمان و عدم ایمان سے آپ کو کیا بحث۔ وہ مشیتِ الٰہی پر ہے +

ف۳ یعنی سب کو ایمان نصیب کردیتا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٩﴾ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ﴿ق﴾ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿١٠﴾ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ج يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿١١﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٢﴾ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ

کارساز ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ف۱ اور جس بات میں تم (اہل حق کے ساتھ) اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ ہی کے سپرد ہے۔ یہ اللہ میرا رب ہے میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ف۲ وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے ف۳ اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس کے جوڑے بنائے اور (اسی طرح) مواشی کے جوڑے بنائے (اور) اس (جوڑے بنانے) کے ذریعہ سے تمہاری نسل چلاتا رہتا ہے کوئی چیز اس کے مثل نہیں اور وہی ہر بات کا سننے والا دیکھنے والا ہے اسی کے اختیار میں ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی۔ ف۴ جس کو چاہے زیادہ روزی دیتا ہے اور (جس کو چاہے) کم دیتا ہے بیشک وہ ہر چیز کا پورا جاننے والا ہے ف۵ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے واسطے وہی دین مقرر کیا جس کا اس نے نوحؑ کو حکم دیا تھا اور جس کو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجا ہے اور جس کا ہم نے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو (مع ان سب کے اتباع کے حکم دیا تھا (اور ان کی امم کو یہ کہا تھا) کہ اسی دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ ف۶ مشرکین کو وہ بات بڑی گراں گزرتی ہے جس کی طرف آپ ان کو بلا رہے ہیں اللہ اپنی طرف

ف۱ تو کارساز بنانے کے لائق وہی ہوا جسکی قدرت ہر چیز پر عموماً اور احیاء موتی پر خصوصاً ثابت ہے اس قدرت خاصہ کا اس لئے بیان کیا کہ اس وقت اوروں کی قدرت جواب برائے نام ہے وہ بھی بے نام ونشان ہو جاویگی تو ظہور قدرت کا اتم ہوگا +

ف۲ پس نہ ان مضرتوں سے ڈرتا ہوں۔ اور نہ توحید میں جس کو کہ اس نے حق کہہ دیا ہے کوئی شبہ کرتا ہوں +

ف۳ اور وہ تمہارا بھی پیدا کرنے والا ہے +

ف۴ یعنی متصرف وہی ہے

ف۵ یعنی وہ جانتے والا ہے کہ کس کے لئے کیا مصلحت ہے +

ف۶ مراد اس دین سے اصول دین ہیں جو مشترک ہیں تمام شرائع میں مثل توحید و رسالت و بعث وغیرہ +

فائدہ۔ قائم رکھنا یہ کہ اس کو تبدیل مت کرنا۔ اس کو ترک مت کرنا۔ اور تفرق یہ کہ کسی بات پر ایمان لادیں کسی پر ایمان نہ لاویں۔ یا کوئی ایمان لاوے کوئی نہ لاوے۔ حاصل یہ کہ توحید وغیرہ دین قدیم ہے کہ اول سے اس وقت تک تمام شرائع اس میں متفق رہی ہیں اور اس کے ضمن میں نبوت کی بھی تائید ہو گئی۔ پس چاہیئے تھا کہ اس کے قبول کرنے میں لوگوں کو ذرا پس وپیش نہ ہوتا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

اِلَيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِيۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ يُّنِيۡبُ ﴿۱۳﴾ وَمَا

جس کو چاہے کھینچ لیتا ہے ف۱ اور جو شخص (خدا کی طرف) رجوع کرے اسکو اپنے تک رسائی دیدیتا ہی ف۲ اور

تَفَرَّقُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡيًۢا

وہ لوگ بعد اسکے کہ ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا آپس کی ضدا ضدی سے باہم متفرق

بَيۡنَهُمۡ ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ اِلٰۤى

ہو گئے اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک وقت معین تک (کیلئے مہلت دینے کی) ایک بات

اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اُوۡرِثُوا

پہلے قرار نہ پاچکتی تو (دنیا ہی میں) ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور جن لوگوں کو ان کے بعد کتاب دیگئی ہے (مراد

الۡكِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ مُرِيۡبٍ ﴿۱۴﴾

اس سے مشرکین عہد نبوی کے ہیں) وہ اس کی طرف سے ایسے (قوی) شک میں پڑے ہیں جس نے (انکو) تردد میں ڈال رکھا ہے

فَلِذٰلِكَ فَادۡعُ ۚ وَاسۡتَقِمۡ كَمَاۤ اُمِرۡتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ

سو آپ اسی طرف (انکو برابر) بلاتے رہیئے اور جس طرح آپکو حکم ہوا ہی (اس پر) مستقیم رہیئے اور (انکی (فاسد)

اَهۡوَآءَهُمۡ ۚ وَقُلۡ اٰمَنۡتُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنۡ

خواہشوں پر نہ چلیئے اور آپ کہہ دیجئے کہ اللہ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میں سب پر ایمان لاتا

كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرۡتُ لِاَعۡدِلَ بَيۡنَكُمۡ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ

ہوں۔ اور مجھ کو یہ (بھی) حکم ہوا ہے کہ (اپنے اور) تمہارے درمیان میں عدل رکھوں۔ اللہ ہمارا بھی مالک ہے

رَبُّكُمۡ ؕ لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَلَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ ؕ لَا حُجَّةَ

اور تمہارا بھی مالک ہے۔ ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لیئے ہماری تمہاری

بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ ؕ اَللّٰهُ يَجۡمَعُ بَيۡنَنَا ۚ وَاِلَيۡهِ

کچھ بحث نہیں اللہ ہم سب کو جمع کریگا اور (اس میں شک ہی نہیں کہ) اسی

الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۵﴾ وَالَّذِيۡنَ يُحَآجُّوۡنَ فِى اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ

کے پاس جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ (کے دین) کے بارہ میں (مسلمانوں سے) جھگڑے نکالتے ہیں۔

مَا اسۡتُجِيۡبَ لَهٗ حُجَّتُهُمۡ دَاحِضَةٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ

بعد اس کے کہ وہ مان لیا گیا ف۳ ان لوگوں کی حجت اُن کے رب کے نزدیک باطل ہے

وَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٌ وَّلَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ﴿۱۶﴾

اور ان پر غضب (واقع ہونے والا) ہے اور ان کے لئے (قیامت کو) سخت عذاب (ہونیوالا) ہے ف۴

ف۱
یعنی دین حق قبول کرنے کی توفیق دیدیتا ہے +

ف۲
مشیت کے بعد اجتباء ہوتا ہے۔ اور اجتباء یعنی توفیق ایمان کے بعد اگر انابت و اطاعت ہو تو اس پر قرب الٰہی و ثواب غیر متناہی مرتب ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ مشرکین متصف بالاباء ہیں۔ اور مومنین متصف بالاجتباء والاہتداء ہیں +

ف۳
یعنی بعد اس کے کہ بہت سے آدمی عقیل و فہیم مسلمان ہو کر اس کو مان چکے جس سے حجت اور زیادہ ظاہر ہو گئی +

ف۴
اور اس سے بچنے کا طریقہ یہی ہے کہ اللہ کو اور اس کے دین کو مانو۔ اور اس کا ماننا یہ ہے کہ کتاب اللہ کو جو کہ جامع و مشتمل ہے حقوق اللہ و حقوق العباد کو سچ اور واجب العمل جانو +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ
اللہ ہی ہے جس نے (اس) کتاب (یعنی قرآن) کو اور انصاف کو نازل فرمایا

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾ يَسْتَعْجِلُ
اور آپ کو (اس کی) کیا خبر عجب نہیں کہ قیامت قریب ہو (مگر) جو لوگ اس کا

بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
یقین نہیں رکھتے اس کا تقاضہ کرتے ہیں اور جو لوگ یقین رکھنے والے ہیں

مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَآ
وہ اس سے ڈرتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ برحق ہے یاد رکھو کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ
جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں بڑی دُور کی گمراہی میں

بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ
(مبتلا) ہیں اللہ تعالیٰ (دُنیا میں) اپنے بندوں پر مہربان ہے جس کو (جس قدر) چاہتا ہے

يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ
روزی دیتا ہے ف۱ اور وہ قوت والا اور زبردست ہے جو شخص آخرت کی کھیتی

حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ
کا طالب ہو۔ ف۲ ہم اس کو اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے۔ ف۳ اور جو

يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي
دنیا کی کھیتی کا طالب ہو ف۴ تو ہم اسکو کچھ دُنیا (اگر چاہیں) دے دیں گے اور آخرت

الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ
میں اس کا کچھ حصّہ نہیں کیا ان کے کچھ شریک (خدائی) ہیں جنہوں نے ان کے لئے

مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا
ایسا دین مقرر کر دیا ہے جس کی خدا نے اجازت نہیں دی ف۵ اور اگر (خدا کی طرف سے) ایک قول

كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ
(فیصل (ٹھہرا ہوا) نہ ہوتا تو (دنیا ہی میں) ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور (آخرت میں) ان ظالموں کو ضرور

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ
دردناک عذاب ہوگا (اس روز) آپ ان ظالموں کو دیکھیں گے کہ اپنے اعمال (کے وبال)

ف۱ اس لطف فی الدنیا سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کا مسلک حق ہو۔ اور آخرت میں بھی ان پر لطف ہو۔ اور عذاب نہ ہو۔ بلکہ وہاں بوجہ تمسک بالباطل کے معذّب ہونگے +

ف۲ یعنی ثوابِ آخرت کا طالب ہو +

ف۳ یعنی اعمال پر اس کو ثواب دیں گے۔ اور اس ثواب کو مضاعف کرینگے +

ف۴ یعنی تدبیر و سعی سے غرض اس کی متاعِ دنیا ہو۔ اور آخرت کے لئے کچھ سعی نہ کرے حتیٰ کہ ایمان بھی نہ لاوے +

ف۵ مقصود استفہام انکاری سے یہ ہے کہ کوئی اس قابل نہیں کہ خدا کے خلاف اس کا مقرر کیا ہوا دین معتبر ہو سکے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ (وبال) ان پر (ضرور) پڑ کر رہیگا اور جو لوگ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا

انہوں نے اچھے کام کئے وہ بہشتوں کے باغوں میں (داخل) ہوں گے وہ جس چیز کو

يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾

چاہیں ان کے رب کے پاس ان کو ملے گی یہی بڑا انعام ہے۔ ف۱

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

یہی ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ

اور اچھے عمل کئے آپ (ان سے) یوں کہیئے کہ میں تم سے کچھ مطلب

اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ

نہیں چاہتا بجز رشتہ داری کی محبّت کے ف۲ اور جو شخص کوئی نیکی

حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

کرے گا ہم اس میں اور خوبی زیادہ کردیں گے بیشک اللہ بڑا بخشنے والا

شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ

بڑا قدر دان ہے کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ انہوں نے خدا پر جھوٹ بہتان باندھ رکھا ہے

فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ

سو خدا اگر چاہے تو آپ کے دل پر بند لگا دے اور اللہ تعالیٰ باطل کو

الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

مٹایا کرتا ہے اور حق کو اپنے احکام سے ثابت کیا کرتا ہے وہ دلوں کی

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ

باتیں جانتا ہے اور وہ ایسا (رحیم) ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ

عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ

قبول کرتا ہے۔ ف۳ اور وہ تمام گناہ (گزشتہ) معاف فرما دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو

مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

وہ اس (سب) کو جانتا ہے۔ ف۴ اور ان لوگوں کی عبادت قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک

ف۱
نہ وہ جو دُنیا میں عیش و عشرت موجود ہے +

ف۲
یعنی اتنا چاہتا ہوں کہ میرے تمہارے جو تعلّقات رشتہ داری کے ہیں جو کہ تمام قریش میں بلکہ تمام عرب میں پھیلے ہوئے تھے اُنکے حقوق کا تو خیال رکھو +

ف۳
پس اگر کوئی کافر کفر سے توبہ کرلے اور اسلام لے آوے تو ہم اس کا ایمان قبول کرلیں گے +

ف۴
پس اس کو یہ بھی خبر ہے کہ توبہ خالص کی ہے یا غیر خالص کی ہے تو تم کو توبہ خالص کی کرنی چاہیئے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ وَالْكٰفِرُونَ
عمل کیئے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ (ثواب) دیتا ہے اور جو لوگ کفر

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ
کر رہے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے ۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کے لئے روزی

لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ
فراخ کر دیتا تو وہ دنیا میں شرارت کرنے لگتے ۔ ف۱ لیکن جتنا رزق چاہتا ہے انداز (مناسب) سے (ہر

مَّا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِي
ایک کیلئے) اتارتا ہے وہ اپنے بندوں (کے مصالح) کو جاننے والا (اور ان کا حال) دیکھنے والا ہے ف۲ اور وہ ایسا

يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ
ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت

رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٨﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ
پھیلاتا ہے ف۳ اور وہ (سب کا) کارساز قابل حمد ہے ۔ ف۴ اور منجملہ اس (کی قدرت) کی نشانیوں کے

خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن
پیدا کرنا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان جانداروں کا جو اس نے آسمان و زمین میں پھیلا

دَابَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾ وَمَا
رکھے ہیں ۔ ف۵ اور وہ اُن (خلائق) کے جمع کر لینے پر بھی جب وہ (جمع کرنا) چاہے قادر ہے اور تم کو

أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ
(اے گنہگارو) جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے (پہنچتی

وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ﴿٣٠﴾ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي
ہے) اور بہت سے تو درگزر ہی کر دیتا ہے ۔ ف۶ تم زمین میں (پناہ لے کر اس کو) ہرا نہیں

الْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّٰهِ مِن وَلِيٍّ
سکتے اور خدا کے سوا تمہارا کوئی بھی حامی

وَلَا نَصِيرٍ ﴿٣١﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ
و مددگار نہیں اور منجملہ اس کی نشانیوں کے جہاز ہیں سمندر میں (ایسے اونچے)

كَالْأَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ إِن يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ
جیسے پہاڑ اگر وہ چاہے ہوا کو ٹھہرا دے تو وہ (بحری جہاز) سمندر کی

ف۱ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفت حکمت کے آثار میں سے یہ ہے کہ اُس نے سب آدمیوں کو زیادہ مال نہیں دیا۔ اور ظاہر ہے کہ اگر غنا عام ہو جائے تو مال کی احتیاج تو کسی کو کسی سے باقی نہ رہے اور کام کسی کا کوئی کرے نہیں۔ تو جانبین سے احتیاج جاتی رہے۔ پھر کون کسی سے دبے +

ف۲ اس سے علاوہ حکیم ہونے کے خبیر و بصیر دو صفتیں اور ثابت ہوئیں +

ف۳ مراد آثار سے نباتات اور ثمرات ہیں +

ف۴ پس اُوپر کی تین صفتوں کے ساتھ تین صفتیں اور ثابت ہوئیں رَحِیۡمٌ، وَلِیٌّ، حَمِیۡدٌ +

ف۵ اس سے اوپر کی چھ صفات کے ساتھ خالق ہونا بھی ثابت ہوا +

ف۶ خواہ دونوں جہان میں یا صرف دُنیا میں +

ع ۳

٦ حرکتوں والی مدلازم / ۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ

سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جاویں بیشک اس میں نشانیاں ہیں ہر صابر

صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٣٣﴾ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَ

شاکر (یعنی مومن) کے لئے یا ان جہازوں کو ان کے اعمال (بدکفر وغیرہ) کے سبب تباہ کردے

يَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٤﴾ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ

اور (ان میں) بہت سے آدمیوں سے درگزر کر جاوے اور (اس تباہی کے وقت) ان لوگوں کو جو کہ ہماری آیتوں میں

فِىْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ

جھگڑے نکالتے ہیں معلوم ہو جاوے کہ (اب) ان کے لئے کہیں بچاؤ نہیں سو جو کچھ تم کو دیا دلایا

مِّنْ شَىْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ

گیا ہے وہ محض (چند روزہ) دنیوی زندگی کے برتنے کیلئے ہے ف۱ اور جو (اجر و ثواب آخرت میں)

اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ

اللہ کے یہاں ہے وہ بدرجہا اس سے بہتر ہے اور زیادہ پائدار ہے ف۲ وہ ان لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لے آئے اور اپنے رب

يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ

پر توکل کرتے ہیں۔ اور جو کہ کبیرہ گناہوں سے اور (ان میں) بے حیائی کی باتوں

وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

سے بچتے ہیں۔ اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠

اور جن لوگوں نے کہ اپنے رب کا حکم مانا اور وہ نماز کے پابند ہیں

وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

اور ان کا ہر کام (جسمیں بالتعیین نص نہ ہو) آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے ف۳ اور ہم نے جو کچھ ان کو دیا ہے اسمیں

يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْىُ

سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم واقع ہوتا ہے

هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ

تو وہ برابر کا بدلہ لیتے ہیں۔ ف۴ اور برائی کا بدلہ برائی ہے

مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ

ویسی ہی ف۵ پھر (بعد اجازت انتقام کے) جو شخص معاف کردے اور اصلاح کرے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے

ف۱ اور خاتمہ عمر کے ساتھ اس کا بھی خاتمہ ہو جاوے گا +

ف۲ پس دنیا کی طلب چھوڑ کر آخرت کی طلب کرو +

ف۳ ہر کام سے مراد ہر مہتم بالشان کام ہے۔ اس لئے کہ معمولی کاموں میں مشورہ منقول نہیں۔ جیسے دو وقت کا کھانا کھانا وغیرہ + اور نص نہ ہونے کی قید اس لئے کہ منصوصات متعینہ میں بھی مشورہ نہیں جیسے یہ مشورہ کہ پانچ وقت کی نماز پڑھا کروں یا نہ پڑھا کروں +

ف۴ یعنی زیادتی نہیں کرتے۔ اور یہ مطلب نہیں کہ معاف نہیں کرتے +

ف۵ بشرطیکہ وہ فعل فی نفسہ معصیت نہ ہو +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ
تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)	قلقلہ	

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝٤٠ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ

واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو اپنے اوپر ظلم ہو چکنے کے بعد برابر کا بدلہ

ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝٤١ اِنَّمَا

لے لے سو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں الزام

السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ

صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔ ف۱ اور

يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

ناحق دُنیا میں سرکشی (اور تکبر) کرتے ہیں ایسوں کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٤٢ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ

دردناک عذاب (مقرر) ہے اور جو شخص صبر کرے اور معاف کردے یہ البتہ

لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝٤٣ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا

بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ ف۲ اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے تو اس کے بعد

لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ

اس شخص کا (دنیا میں بھی) کوئی چارہ ساز نہیں۔ اور آپ (ان) ظالموں کو دیکھیں گے

لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ

جس وقت کہ ان کو عذاب کا معائنہ ہوگا کہتے ہوں گے کیا (دنیا میں) واپس جانے کی

مِّنْ سَبِيْلٍ ۝٤٤ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا

کوئی صورت ہے؟ اور (نیز) آپ ان کو اس حالت میں دیکھیں گے کہ وہ دوزخ کے روبرو

خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ

لائے جاویں گے مارے ذلت کے جھکے ہوئے ہوں گے سُست نگاہ سے دیکھتے

خَفِيٍّ ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ

ہوں گے اور (اس وقت) ایمان والے کہیں گے کہ پُورے خسارہ والے وہ

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ

لوگ ہیں جو اپنی جانوں سے اور اپنے متعلقین سے (آج) قیامت کے روز خسارہ

الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝٤٥

میں پڑے۔ یاد رکھو کہ ظالم (یعنی مشرک و کافر) لوگ عذاب دائمی میں رہیں گے۔

ع ۵

ف۱ خواہ ابتداءً یا انتقام کے وقت +

ف۲ یعنی ایسا کرنا بہتر ہے اور اولو العزمی ہے +

٦ حرکتوں والی مد لازم / ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ

اور (وہاں) اُن کے کوئی مددگار نہ ہوں گے جو خدا سے الگ (ہوکر) اُن کی

دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ

مدد کریں۔ اور جس کو خدا گمراہ کردے اس (کی نجات) کے لئے کوئی

سَبِيْلٍ ۗ ﴿٤٦﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ

رستہ ہی نہیں۔ تم اپنے رب کا حکم مان لو قبل اس کے کہ ایسا دن

يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ

آپہنچے جس کے لئے خدا کی طرف سے ہٹنا نہ ہوگا۔ ف۱ نہ تم کو اس روز کوئی پناہ ملے گی اور

يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿٤٧﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا

نہ تمہارے بارہ میں کوئی (خدا سے) روک ٹوک کرنیوالا ہے پھر اگر یہ لوگ (یہ سن کر بھی) اعراض

فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۗ اِنْ عَلَيْكَ

کریں تو ہم نے آپ کو ان پر نگران کر کے نہیں بھیجا (جس سے آپ کو اپنی بازپرس کا احتمال ہو) آپ کے

اِلَّا الْبَلٰغُ ۗ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا

ذمہ تو صرف (حکم کا) پہنچا دینا ہے اور ہم جب (اس قسم کے) آدمی کو اپنی عنایت کا مزہ چکھا دیتے

رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا

ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر (ایسے) لوگوں پر ان کے ان اعمال کے بدلہ میں جو پہلے

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿٤٨﴾

اپنے ہاتھوں کر چکے ہیں، کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو آدمی ناشکری کرنے لگتا ہے۔ ف۲

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ يَخْلُقُ مَا

اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں کی اور زمین کی۔ ف۳ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا

يَشَآءُ ۗ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ

ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے

يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿٤٩﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ

بیٹے عطا فرماتا ہے یا ان کو جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جس کو چاہے

مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۗ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾ وَمَا كَانَ

بے اولاد رکھتا ہے بیشک وہ بڑا جاننے والا بڑی قدرت والا ہے اور کسی بشر کی

ف۱ یعنی دنیا میں جس طرح عذاب ہٹتا جاتا ہے وہاں تو وقف واہمال نہ ہوگا +

ف۲ یہ دونوں حالتیں دلیل ہیں حظوظ نفسانیہ سے شدت تعلق اور حق تعالیٰ سے بے تعلقی کی۔ اور یہ حالت انکی طبیعت ثانیہ ہوگئی ہے۔ پس ان سے آپ ایمان کی توقع کیوں رکھیں جو موجب غم ہو +

ف۳ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ الخ عام ہی جمیع تصرفات کو +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ

(حالت موجودہ میں) یہ شان نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرماوے مگر (تین طریق سے) یا تو الہام سے [ف۱] یا حجاب کے

حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا

باہر سے [ف۲] یا کسی فرشتہ کو بھیج دے کہ وہ خدا کے حکم سے جو خدا کو منظور ہوتا ہے پیغام پہنچا

يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿٥١﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ

دیتا ہے وہ بڑا عالیشان ہے بڑی حکمت والا (بھی) ہے اور اسی طرح ہم نے آپ کے پاس بھی

اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ

وحی یعنی اپنا حکم بھیجا ہے آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب (اللہ)

مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا

کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان (کا انتہائی کمال) کیا ہے ولیکن ہم نے اس قرآن کو ایک نور بنایا [ف۳]

نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ

جس کے ذریعہ سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور اس میں کوئی

لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٢﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ

شبہ نہیں کہ آپ ایک سیدھے رستہ کی ہدایت کر رہے ہیں یعنی اس خدا کے رستہ کی

الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

کہ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿٥٣﴾ ع

یاد رکھو سب امور اسی کی طرف رجوع ہوں گے

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ زخرف مکہ میں نازل ہوئی اسمیں نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا

حمٓ قسم ہے اس کتاب واضح کی کہ ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن

عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٣﴾ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ

بنایا ہے تاکہ (اے عرب) تم (آسانی سے) سمجھ لو۔ اور وہ ہمارے پاس لوح محفوظ میں

ف۱ یعنی قلب میں کوئی اچھی بات بلاواسطۂ مدرکاتِ طبعیہ کے ڈال دے۔ خواہ وہ الہام قطعی ہو جیسا انبیاء کا یا غیر قطعی ہو جیسا غیر انبیاء کا الہام +

ف۲ یہ حجاب کوئی جسم حائل نہیں اور نہ یہ حجاب حقتعالیٰ کی ذات ولوز کو مخفی کر سکتا ہے بلکہ حقیقت اس حجاب کی بشر کا ضعفِ ادراک ہے + اور یہی حجاب تھا۔ جو موسیٰ علیہ السلام کو رویت سے مانع ہوا تھا۔ اور یہی مانع جنت میں مرتفع ہو جاویگا۔ یعنی رویت کی قوت اور تحمل دیدیا جاویگا +

ف۳ یعنی ھادی الی العلوم والاعمال بنایا +

ع ۵ ۱۰ ۶

مع ۱۱

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَدَيۡنَا لَعَلِيٌّ حَكِيۡمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضۡرِبُ عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ

بڑے رتبہ کی اور حکمت بھری کتاب ہے۔ ف۱ کیا ہم تم سے اس نصیحت (نامہ) کو اس بات پر

صَفۡحًا اَنۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِيۡنَ ﴿۵﴾ وَكَمۡ

ہٹالیں گے کہ تم حد (اطاعت) سے گزرنے والے ہو۔ ف۲ اور ہم

اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِىٍّ فِى الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۶﴾ وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ

پہلے لوگوں میں بہت سے نبی بھیجتے رہے ہیں اور ان لوگوں کے پاس کوئی

مِّنۡ نَّبِىٍّ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۷﴾ فَاَهۡلَكۡنَاۤ

نبی ایسا نہیں آیا جس کے ساتھ انہوں نے استہزاء نہ کیا ہو پھر ہم نے اُن لوگوں

اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۸﴾

کو جو کہ ان سے زیادہ زور آور تھے غارت کرڈالا اور پہلے لوگوں کی یہ حالت (اہلاک وغارت کی) ہو چکی ہے ف۳

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ

اور اگر آپ اُن سے پوچھیں کہ آسمان و زمین کس نے پیدا کیا ہے

لَيَقُوۡلُنَّ خَلَقَهُنَّ الۡعَزِيۡزُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۹﴾ الَّذِىۡ

تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ ان کو زبردست جاننے والے (خدا) نے پیدا کیا ہے ف۴ جس نے

جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ

تمہارے (آرام کے) لئے زمین کو (مثل) فرش (کے) بنایا (کہ اس پر آرام کرتے رہو) اور اس میں اس نے تمہارے

فِيۡهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۰﴾ وَالَّذِىۡ نَزَّلَ

لئے رستے بنائے تاکہ تم منزل مقصود تک پہنچ سکو اور جس نے آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنۡشَرۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً

پانی ایک انداز سے برسایا پھر ہم نے اس سے خشک زمین کو (اسکے مناسب)

مَّيۡتًا كَذٰلِكَ تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۱۱﴾ وَالَّذِىۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ

زندہ کیا۔ اسی طرح تم (بھی اپنی قبروں سے) نکالے جاؤ گے اور جس نے تمام اقسام

كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمۡ مِّنَ الۡفُلۡكِ وَالۡاَنۡعَامِ

بنائیں اور تمہاری وہ کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر

مَا تَرۡكَبُوۡنَ ﴿۱۲﴾ لِتَسۡتَوٗا عَلٰى ظُهُوۡرِهٖ ثُمَّ تَذۡكُرُوۡا

تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان کی پیٹھ پر جم کر بیٹھو پھر جب اس پر بیٹھ چکو

ف۱ پس جب یہ سمجھنے میں آسان ہے اور خاص ہماری زیر حفاظت اور بوجہ اعجاز کے عظیم المرتبہ اور اپنی حقیقت پر دال۔ پھر منافع و مصالح پر مشتمل تو ایسی کتاب کو ضرور ماننا چاہیئے۔ لیکن اگر تم نہ بھی مانو۔ تب بھی ہم بوجہ اقتضائے حکمت کے اس کا بھیجنا اور تم کو اس کا مخاطب بنانا نہ چھوڑیں گے +

ف۲ یعنی خواہ تم مانو یا نہ مانو مگر نصیحت تو برابر کیجائیگی اور یہ فیض کا اہل ہو کر رہے گا +

ف۳ پس نہ آپ غم کریں کہ ان کا بھی ایسا ہی حال ہونا ہے۔ چنانچہ بدر وغیرہ میں ہوا۔ اور نہ یہ بے فکر ہوں کہ نمونہ موجود ہے +

ف۴ اور انفراد فی الخلق مستلزم ہے انفراد فی الالوہیت کو۔ پس توحید انکے اعتراف سے ثابت ہوگئی +

۶ حرکتوں والی مدلازم — ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد — اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں) — تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدواجب — ۲ حرکتوں والی مد — ادغام اور نا قابل تلفظ — قلقلہ

نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَ تَقُوْلُوْا
تو اپنے رب کی نعمت کو دل سے یاد کرو اور (زبان سے استحباباً) یُوں کہو کہ اس کی
سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ
ذات پاک ہے جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا اور ہم تو ایسے نہ تھے جو
مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَجَعَلُوْا
ان کو قابو میں کر لیتے۔ ف۱ اور ہم کو اپنے رب کی طرف لَوٹ کر جانا ہے۔ اور ان لوگوں نے خدا کے
لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ
بندوں میں سے (جو مخلوق ہوتے ہیں) خدا کا جزو ٹھہرا دیا۔ واقعی انسان صریح ناشکر
مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ
ہے۔ ف۲ کیا خدا نے اپنی مخلوقات میں سے بیٹیاں پسند کیں اور تم کو بیٹوں کے ساتھ
بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ
مخصوص کیا۔ حالانکہ جب ان میں سے کسی کو اس چیز کے ہونے کی خبر دیجاتی ہے جسکو خدا رحمٰن کا نمونہ
لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾
(یعنی اولاد) بنا رکھا ہی (مراد بیٹی ہی) تو (اسقدر ناراض ہو کر سارے دن اسکا چہرہ بے رونق رہے) اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہے۔
اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ
کیا جو کہ (عادۃً) آرائش میں نشوونما پائے اور وہ مباحثہ میں قوت بیانیہ (بھی)
مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ
نہ رکھے۔ ف۳ اور انہوں نے فرشتوں کو جو کہ خدا کے بندے
الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ
ہیں عورت قرار دے رکھا ہے کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے ان کا یہ دعویٰ لکھ لیا
شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَاۗءَ الرَّحْمٰنُ
جاتا ہے اور (قیامت میں) ان سے باز پرس ہوگی۔ اور وہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا
مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۤ اِنْ هُمْ
تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے ان کو اسکی کچھ تحقیق نہیں۔ محض
اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ
بے تحقیق بات کر رہے ہیں۔ ف۴ کیا ہم نے اُن کو اس (قرآن) سے پہلے کوئی کتاب دے رکھی ہے

ف۱
کیونکہ جانور سے زیادہ زور نہیں۔ اور بے الہام حق کشتی چلانے کی تدبیر سے واقف نہیں۔ دونوں کے متعلق حقتعالیٰ نے تدبیر تعلیم فرما دی +

ف۲
اس لئے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اتنا بڑا کفر کرتا ہے کہ اس کو صاحب جزو قرار دیتا ہے جو مستلزم حدوث کو ہے +

ع۱۵

ف۳
مشرکین مکہ کی یہ حالت تھی کہ اپنے گھر لڑکی کا پیدا ہونا تو بُرا سمجھتے تھے۔ لیکن ربّ العٰلمین کیلئے بیٹیاں تجویز کرتے تھے۔ فرمایا کہ لڑکی کی ذات جو گہنے پاتے میں پلے۔ اور بوقت ضرورت جس کے مونہہ سے پوری بات بھی نہ نکل سکے اسکو اللہ کی طرف منسوب کرتے ہو +

ف۴
کیونکہ قادر کر دینا دلیل رضا کی نہیں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ

کہ یہ اس سے استدلال کرتے ہیں۔ ف۱ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو

اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢٢﴾

ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے رستہ چل رہے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ

اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی پیغمبر نہیں

نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا

بھیجا مگر وہاں کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقہ

عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿٢٣﴾

پر پایا ہے اور ہم بھی ان ہی کے پیچھے پیچھے چلے جا رہے ہیں۔

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ

(اس پر) انکے پیغمبر نے کہا کہ کیا (رسم آبائی ہی کا اتباع کئے جاؤ گے) اگرچہ میں اس سے اچھا مقصود پر پہنچا دینے والا طریقہ تمہارے

اٰبَآءَكُمْ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٢٤﴾

پاس لایا ہوں کہ جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے وہ (براہ عناد) کہنے لگے کہ ہم تو اس دین کو مانتے ہی نہیں جسکو دیکر تمکو بھیجا گیا ہے۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

سو ہم نے ان سے انتقام لیا سو دیکھیے تکذیب کرنے والوں کا کیسا (برا)

الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ

انجام ہوا۔ ف۲ اور (وہ وقت بھی قابل ذکر ہے) جبکہ ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے فرمایا

اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٦﴾ ۙ اِلَّا الَّذِيْ

کہ میں ان چیزوں (کی عبادت سے) بیزار ہوں جنکی تم عبادت کرتے ہو۔ مگر ہاں جس نے

فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿٢٧﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ

مجھ کو پیدا کیا پھر وہی مجھ کو راہنمائی کرتا ہے۔ ف۳ اور وہ (اس (عقیدہ) کو اپنی اولاد میں (بھی)

بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ بَلْ

ایک قائم رہنے والی بات کر گئے تاکہ (ہر زمانہ میں مشرک) لوگ (شرک سی) باز آتے رہیں۔ ف۴ بلکہ میں نے

مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ

ان کو اور ان کے باپ دادوں کو (دنیا کا) خوب ساسامان دیا یہاں تک کہ ان کے پاس سچا قرآن

ف۱ حقیقت یہ ہے کہ نہ دلیل عقلی ہے نہ دلیل نقلی +

ف۲ اوپر توحید کا مضمون تھا آگے اسکی تاکید و تائید کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جو کہ مسلم و معظم عند العرب تھے اس کا منقول ہونا اور اُن کے بعد پھر انکی اولاد میں اس کا منقول چلا آنا اور اب آخر میں پیغمبر آخر الزمان کی معرفت اسکی تجدید فرمانا اور اس کے ساتھ پیغمبر زمان صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کمیتعلق ان لوگوں کے ایک اعتراض کا جواب مذکور رہے +

ف۳ مطلب یہ کہ ان لوگوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال یاد کرنا چاہیئے کہ وہ خود بھی توحید کے معتقد تھے +

ع ۱۰

ف۴ یعنی اپنی اولاد کو بھی وصیت کی۔ جس کا کچھ کچھ اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک برابر رہا۔ یہاں تک کہ زمانہ جاہلیت میں بھی عرب میں بعضے لوگ شرک سے نفور تھے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿٢٩﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هٰذَا

اور صاف صاف بتلانیوالا رسول آیا اور جب ان کے پاس یہ سچا قرآن پہونچا تو کہنے لگے یہ تو

سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ

جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے اور کہنے لگے کہ یہ قرآن (اگر کلام الٰہی ہے تو)

هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿٣١﴾

ان دونوں بستیوں (مکہ اور طائف کے رہنے والوں) میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا ف۱

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ

کیا یہ لوگ آپ کے رب کی رحمت (خاصہ یعنی نبوت) کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں، دنیوی زندگی میں (تو) ان کی روزی

مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا

ہم (ہی) نے تقسیم کر رکھی ہے۔ اور ہم نے ایک کو دوسرے پر

بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ

رفعت دے رکھی ہے تاکہ ایک دوسرے سے کام لیتا رہے

بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿٣٢﴾

(اور عالم کا انتظام قائم رہے) اور آپکے رب کی رحمت بدرجہا اس (دنیوی مال و متاع) سے بہتر ہے جسکو یہ لوگ سمیٹتے پھرتے ہیں ف۲

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً

اور اگر یہ بات (متوقع) نہ ہوتی کہ تمام آدمی ایک ہی طریقہ کے ہو جاویں گے

لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا

تو جو لوگ خدا کے ساتھ کفر کرتے ہیں ان کے لئے ان کے گھروں کی چھتیں

مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿٣٣﴾

ہم چاندی کی کر دیتے اور (نیز) زینے بھی جن پر وہ چڑھا (اترا) کرتے ہیں

وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿٣٤﴾

اور ان کے گھروں کے کواڑ بھی اور تخت بھی جن پر تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں۔

وَزُخْرُفًا ۚ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ

اور (یہی چیزیں) سونے کی بھی ف۳ اور یہ سب (ساز و سامان) کچھ بھی نہیں صرف دنیوی زندگی کی چندروزہ کامرانی ہے

الدُّنْيَا ۚ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٥﴾ ع

(پھر فنا آخر فنا) اور آخرت آپ کے رب کے ہاں خدا ترسوں کے لئے ہے۔ ف۴

ف۱ یعنی رسول کیلئے عظیم الشان ہونا ضروری ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مال اور ریاست نہیں رکھتے۔ تو یہ پیغمبر نہیں ہو سکتے مقصود انکار تھا پیغمبری کا +

ف۲ پس جب دنیوی معیشت کی کہ ادنیٰ درجہ کی چیز ہے تقسیم انکی رائے پر نہیں رکھی تو نبوت جو خود بھی اعلیٰ درجہ کی چیز ہے اور اسکے مصالح بھی اعظم درجہ کے ہیں وہ کیونکر ان کی رائے پر تقسیم کی جاتی +

ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا واقع میں امر عظیم نہیں ہے پس وہ منصب عظیم یعنی نبوت کی صلاحیت کی بناء بھی نہ ہوگی۔ بلکہ بناء اس کی صلاحیت کی ملکات فاضلہ موہوبہ من اللہ ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بدرجہ اکمل مجتمع ہیں پس نبوت ان ہی کے لئے زیبا تھی نہ کہ مکہ و طائف کے رئیسوں کے لئے +

ف۴ پس جو چیز فانی ہو نہ وہ قابل قدر ہے۔ نہ قابل طلب۔ البتہ آخرت جو کہ باقی ہے وہ اور اس کے تحصیل کے ذرائع کہ اعمال و طاعات ہیں وہ بے شک قابل اعتبار ہیں +

ع ۳ ۱۰ ۹

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٢ـ٤ـ٦ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ـ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا

اور جو شخص اللہ کی نصیحت (یعنی قرآن) سے اندھا بن جاوے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں

فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ﴿٣٦﴾ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ

سو وہ (ہر وقت) اسکے ساتھ رہتا ہے اور وہ ان کو راہ (حق) سے روکتے رہتے ہیں۔

وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٣٧﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا

اور یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ راہِ (راست) پر ہیں۔ یہاں تک کہ جب ایسا شخص ہمارے پاس آویگا

قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ

تو (اس شیطان سے) کہیگا کہ کاش میرے اور تیرے درمیان میں (دنیا میں) مشرق و مغرب کی برابر فاصلہ ہوتا

فَبِئْسَ الْقَرِينُ ﴿٣٨﴾ وَلَن يَنفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذ ظَّلَمْتُمْ

کہ (تو تو) بُرا ساتھی تھا۔ اور (ان سے کہا جاویگا کہ) جب کہ تم (دنیا میں) کفر کر چکے تھے تو آج یہ بات تمہارے

أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿٣٩﴾ أَفَأَنتَ تُسْمِعُ

کام نہ آوے گی کہ تم (اور شیاطین) سب عذاب میں شریک ہو۔ سو کیا آپ (ایسے) بہروں کو سنا

الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَن كَانَ فِي ضَلَالٍ

سکتے ہیں یا (ایسے) اندھوں کو اور ان لوگوں کو جو صریح گمراہی میں ہیں راہ پر

مُّبِينٍ ﴿٤٠﴾ فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ ﴿٤١﴾

لا سکتے ہیں۔ ف۱ پس اگر ہم (دنیا سے) آپ کو اٹھالیں تو بھی ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں۔

أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم مُّقْتَدِرُونَ ﴿٤٢﴾

یا اگر ان سے جو ہمنے عذاب کا وعدہ کر رکھا ہی وہ آپ کو (بھی) دکھلا دیں تب بھی (کچھ بعید نہیں کیونکہ) ہمکو ان پر ہر طرح کی قدرت ہی ف۲

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ

تو آپ اس قرآن پر قائم رہیئے جو آپ پر وحی کے ذریعہ سے نازل کیا گیا ہے آپ بے شک

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤٣﴾ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ

سیدھے راستہ پر ہیں۔ ف۳ اور یہ قرآن آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے بیشک بڑے شرف کی چیز ہے

وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ﴿٤٤﴾ وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن

اور عنقریب تم سب پوچھے جاؤ گے۔ ف۴ اور آپ ان سب پیغمبروں سے جن کو ہم نے آپ سے پہلے

قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ

بھیجا ہے پُوچھ لیجیئے کیا ہم نے خدائے رحمٰن کے سوا دوسرے معبود ٹھہرا دیئے تھے

ف۱ یعنی انکی ہدایت آپ کے اختیار سے خارج ہے۔ آپ درپے نہ ہوں +

ف۲ مطلب یہ کہ عذاب ضرور ہوگا۔ خواہ کب ہی ہو +

ف۳ مطلب یہ کہ اپنا کام کیئے جاییے۔ دوسروں کے کام کا غم نہ کیجیئے +

ف۴ پس آپ سے صرف تبلیغ کے متعلق سوال ہوگا جس کو آپ خوب ادا کر چکے ہیں اور عمل کے متعلق ان سے سوال ہوگا جس میں انہوں نے اخلال کیا۔ پس جب آپ سے ان کے اعمال کے بارہ میں باز پرس نہ ہوگی تو پھر آپ کیوں غم کرتے ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	

الِهَةً يُّعۡبَدُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى

کہ ان کی عبادت کی جاوے۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنے دلائل دے کر فرعون کے

بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ

اور اس کے امراء کے پاس بھیجا تھا سو انہوں نے (ان لوگوں کے پاس آکر) فرمایا کہ میں

رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا

رب العالمین کیطرف سے (پیغمبر ہو کر) آیا ہوں۔ پھر جب موسیٰؑ انکے پاس ہماری نشانیاں لے کر آئے تو وہ

هُمۡ مِّنۡهَا يَضۡحَكُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيۡهِمۡ مِّنۡ اٰيَةٍ اِلَّا

یکایک (ان) پر لگے ہنسنے۔ اور ہم ان کو جو نشانی دکھلاتے تھے وہ

هِىَ اَكۡبَرُ مِنۡ اُخۡتِهَا ۫ وَاَخَذۡنٰهُمۡ بِالۡعَذَابِ

دوسری نشانی سے بڑھ کر ہوتی تھی۔ ف۱ اور ہم نے ان لوگوں کو عذاب میں پکڑا تھا۔

لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوۡا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ

تاکہ وہ (اپنے کفر سے) باز آجاویں۔ ف۲ اور انہوں نے کہا کہ اے جادوگر

ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنۡدَكَ ۚ اِنَّنَا

ہمارے لئے اپنے رب سے اس بات کی دعا کر دیجئے جس کا اس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے ہم ضرور

لَمُهۡتَدُوۡنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُمُ الۡعَذَابَ اِذَا

راہ پر آجاویں گے۔ پھر جب ہم نے وہ عذاب اُن سے ہٹا دیا تب ہی

هُمۡ يَنۡكُثُوۡنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰى فِرۡعَوۡنُ فِىۡ قَوۡمِهٖ

انہوں نے (اپنا) عہد توڑ دیا اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کرائی

قَالَ يٰقَوۡمِ اَلَيۡسَ لِىۡ مُلۡكُ مِصۡرَ وَهٰذِهِ

یہ بات کہی کہ اے میری قوم کیا مصر کی سلطنت میری نہیں ہے اور یہ

الۡاَنۡهٰرُ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِىۡ ۚ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۵۱﴾ اَمۡ

نہریں میرے (محل کے) پائیں میں بہ رہی ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔ بلکہ

اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡ هٰذَا الَّذِىۡ هُوَ مَهِيۡنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ

میں (ہی) افضل ہوں اس شخص سے ف۳ جو کہ کم قدر ہے ف۴ اور قوت بیانیہ بھی

يُبِيۡنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوۡلَاۤ اُلۡقِىَ عَلَيۡهِ اَسۡوِرَةٌ مِّنۡ ذَهَبٍ

نہیں رکھتا۔ تو اس کے سونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے گئے۔ ف۵

ع ۱۰

ف۱ مطلب یہ کہ سب نشانیاں بڑی تھیں

ف۲ یعنی وہ نشانیاں دلالاتِ نبوّت بھی تھیں۔ اور ان کے لئے عقوبات بھی تھیں +

ف۳ یعنی موسیٰ علیہ السلام سے +

ف۴ یعنی باعتبار مال و ترفع کے +

ف۵ مطلب یہ کہ اگر اس شخص کو نبوّت عطا ہوتی تو خدا کی طرف سے اس کے ہاتھ میں سونے کے کنگن ہوتے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم | ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب | ۲ حرکتوں والی مد | ادغام اور ناقابل تلفظ | قلقلہ

أَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ

یا فرشتے اس کے جلو میں پرا باندھ کر آئے ہوتے ف۱ غرض اس نے (ایسی باتیں کر کر کے) اپنی قوم

قَوْمَهٗ فَأَطَاعُوْهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾

کو مغلوب کر دیا اور وہ اسکے کہنے میں آگئے وہ لوگ (کچھ پہلے سے بھی) شرارت کے بھرے تھے۔

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنٰهُمْ

پھر جب ان لوگوں نے ہم کو غصہ دلایا۔ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا۔ اور ان سب کو

أَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ ع

ڈبو دیا۔ اور ہم نے ان کو آیندہ آنے والوں کیلئے خاص طور کے متقدمین اور نمونۂ (عبرت) بنا دیا ف۲

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ

اور جب عیسیٰ ابن مریم کے متعلق ایک عجیب مضمون بیان کیا گیا تو یکایک آپکی قوم کے لوگ اس سے (مارے خوشی

يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا

کے) چلانے لگے۔ اور (اس معترض کیساتھ ہو کر) کہنے لگے کہ ہمارے معبود زیادہ بہتر ہیں یا عیسیٰؑ ان لوگوں نے

ضَرَبُوْهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾

جو یہ (مضمون عجیب) آپ سے بیان کیا ہے تو محض جھگڑنے کی غرض سے بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو ف۳

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ

عیسیٰؑ تو محض ایک ایسے بندے ہیں جن پر ہم نے فضل کیا تھا اور ان کو بنی اسرائیل کے لئے

مَثَلًا لِّبَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا

ہم نے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنایا تھا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہم تم سے فرشتوں کو

مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَإِنَّهٗ

پیدا کر دیتے کہ وہ زمین پر یکے بعد دیگرے رہا کرتے۔ اور وہ (یعنی عیسیٰؑ)

لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۚ

قیامت کے یقین کا ذریعہ ہیں تو تم لوگ اس (کی صحت) میں شک مت کرو اور تم لوگ میرا اتباع کرو۔

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ

یہ سیدھا رستہ ہے۔ اور تم کو شیطان (اس راہ پر آنے سے)

الشَّيْطٰنُ ۚ إِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ

روکنے نہ پائے وہ بے شک تمہارا صریح دشمن ہے اور جب عیسیٰؑ معجزے

ع ۵ / ۱۱ / ۱۱

ف۱ یعنی یہ علامات اختصاص کی ظاہر ہوتیں۔ حالانکہ یہ حماقت محضہ ہے۔ کیونکہ نبوت جس قسم کا کمال اور اختصاص ہے اسی قسم کے علامات و دلائل اس کے ساتھ موجود ہیں +

ف۲ مطلب یہ ہے کہ لوگ ان کا قصہ یاد کر کے عبرت دلاتے ہیں کہ دیکھو متقدمین میں ایسے ایسے ہوئے ہیں اور ان کا ایسا ایسا حال ہوا ہے +

ف۳ کیونکہ اکثر امور حق میں جھگڑے نکالتے رہتے ہیں +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ

لے کر آئے تو انہوں نے (لوگوں سے) کہا کہ میں تمہارے پاس سمجھ کی باتیں لیکر آیا ہوں اور

لِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۚ

تاکہ بعض باتیں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو تم سے بیان کر دوں

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٦٣﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ

تو تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو بیشک اللہ ہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے

فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ

سو اسی کی عبادت کرو یہی (توحید) سیدھا رستہ ہے سو مختلف گروہوں نے

الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا

(اس بارے میں، باہم اختلاف ڈال لیا۔ ف۱ سو ان ظالموں کے لئے ایک

مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ

پُر درد دن کے عذاب سے بڑی خرابی ہے یہ لوگ بس قیامت کا انتظار کر رہے ہیں ف۲

أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٦﴾ الْأَخِلَّاءُ

کہ وہ ان پر دفعۃً آ پڑے اور اُن کو خبر بھی نہ ہو۔ تمام (دنیوی) دوست

يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿٦٧﴾

اس روز ایک دوسرے کے دشمن ہو جاویں گے بجز خدا سے ڈرنے والوں کے۔ ف۳

يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾

(اور مومنین کو حقتعالی کیطرف سے ندا ہوگی کہ) اے میرے بندو تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوگے۔

الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٦٩﴾ ادْخُلُوا

(یعنی وہ بندے جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے اور (ہمارے) فرمانبردار تھے۔ تم اور تمہاری

الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ﴿٧٠﴾

(ایماندار) بیبیاں خوش بخوش جنت میں داخل ہو جاؤ۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَ

ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور گلاس لائے جاویں گے (یعنی غلمان

أَكْوَابٍ ۖ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ

لادیں گے) اور وہاں وہ چیزیں ملیں گی جن کو جی چاہے گا اور جن سے آنکھوں کو

ف۱ یعنی خلاف توحید طرح طرح کے مذاہب ایجاد کر لئے۔

ف۲ انتظار سے باوجود انکار کے مجازاً یہ مراد ہے کہ ان کا استدلال کو نہ ماننا مشابہ اس شخص کی حالت کے ہے جیسے کوئی مشاہدہ کا منتظر ہو کہ اس وقت مانوں گا۔

ف۳ یعنی اہل ایمان کے۔

ع ۶ ۱۱ ۱۲

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ

لذت ہوگی۔ اور تم یہاں ہمیشہ رہو گے۔ اور (ان سے کہا جاویگا) یہ وہ جنت ہے

الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا

جس کے تم مالک بنادیئے گئے ہو اپنے (نیک) اعمال کے عوض ہیں۔ (اور) تمہارے لئے اسمیں

فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ

بہت سے میوے ہیں جن میں سے کھا رہے ہو بیشک نافرمان (یعنی کافر) لوگ

عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ

عذاب دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ (عذاب) ان سے ہلکا نہ کیا جاوے گا اور وہ اسی میں مایوس

مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ

پڑے رہیں گے۔ اور ہم نے ان پر (ذرا) ظلم نہیں کیا لیکن یہ خود ہی

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ

ظالم تھے۔ اور پکاریں گے کہ اے مالک تمہارا پروردگا (ہمکو موت دیکر) ہمارا کام ہی تمام کردے وہ (فرشتہ)

اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ

جواب دیگا کہ تم ہمیشہ اسی حال میں رہو گے۔ ہم نے سچا دین تمہارے پاس پہنچایا لیکن تم میں اکثر آدمی

اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا

سچے دین سے نفرت رکھتے ہیں۔ ہاں کیا انہوں نے کوئی انتظام درست کیا ہے سو ہم نے بھی

مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ

ایک انتظام درست کیا ہے ف۱ ہاں کیا ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم انکی چپکی چپکی باتوں کو اور ان کے مشوروں

وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ

کو نہیں سنتے۔ ف۲ ہم ضرور سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس ہیں وہ بھی لکھتے ہیں۔ آپ کہیئے

اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ڰ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

اگر خدائے رحمان کے اولاد ہو تو سب سے اول اس کی عبادت کرنے والا میں ہوں ف۳

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا

آسمانوں اور زمین کا مالک جو کہ عرش کا بھی مالک ہے ان باتوں سے منزہ ہے جو یہ (مشرک)

يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا

لوگ بیان کررہے ہیں۔ تو آپ ان کو اسی شغل اور تفریح میں رہنے دیجئے۔ ف۴ یہاں تک کہ ان کو اپنے

ف۱ ظاہر ہے کہ خدائی انتظام کے سامنے ان کا انتظام نہیں چل سکتا۔ چنانچہ آپ محفوظ رہے اور وہ لوگ ناکام اور آخر کو بدر میں ہلاک ہوئے +

ف۲ دو میں گفتگو ہونا سِرّ ہے اور دو سے زیادہ میں نجویٰ ہے +

ف۳ مطلب یہ کہ مجھ کو تمہاری طرح حق بات کے ماننے سے ابا و انکار نہیں۔ تم اگر ثابت کردو تو سب سے اول اس کو میں مانوں، مگر چونکہ یہ امر باطل محض ہے اس لئے میں یہ نہ مانوں اور نہ عبادت کروں +

ف۴ رہنے دینے کا مطلب یہ نہیں کہ تبلیغ نہ کیجئے۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ ان کی مخالفت کی طرف التفات نہ کیجئے اور ان کے ایمان نہ لانے سے محزون نہ ہوجیئے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي

اس دن سے سابقہ واقع ہو جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ اور وہی ذات ہے جو آسمان میں بھی قابل

السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ

عبادت ہے اور زمین میں بھی قابل عبادت ہے اور وہی بڑی حکمت والا اور بڑے

الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

علم والا ہے۔ ف۱ اور وہ ذات بڑی عالی شان ہے جس کے لئے آسمان اور زمین کی اور جو مخلوق اس کے

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ

درمیان میں ہے اسکی سلطنت ثابت ہے اور اس کو قیامت کی (بھی) خبر ہے۔

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

اور تم سب اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔ اور خدا کے سوا جن معبودوں کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ

مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ

سفارش (تک) کا اختیار نہ رکھیں گے ہاں جن لوگوں نے حق بات (یعنی کلمۂ ایمان) کا اقرار کیا تھا اور وہ تصدیق

يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ

بھی کیا کرتے تھے۔ ف۲ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ اُن کو کس نے پیدا کیا ہے

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ

تو یہی کہینگے کہ اللہ نے سو یہ لوگ کدھر الٹے جاتے ہیں۔ اور اس کو رسول کے اس کہنے کی بھی

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ ۘ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ

خبر ہے کہ اے میرے رب یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے تو آپ ان سے بے رُخ رہیئے ف۳

وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾ ع

اور یوں کہدیجئے کہ تمکو سلام کرتا ہوں سو ان کو ابھی معلوم ہو جاوے گا۔

ف۱ اور کوئی علم و حکمت میں اس کا شریک نہیں پس الوہیت بھی اسی کے ساتھ خاص ہے +

ف۲ یعنی البتہ وہ باذن الٰہی اہل ایمان کی سفارش کر سکیں گے۔ مگر اس سے کفار کو کیا فائدہ +

ف۳ یعنی اُن کے ایمان کا اہتمام اور اس کی اُمید نہ کیجئے۔ کیونکہ جب اُن کا یہ انجام مقدر ہے تو یہ کیا ایمان لاویں گے +

وقف لازم

ع ١٣ ٢٢

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ دخان مکہ میں نازل ہوئی، اس میں انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

حٰمٓ ﴿١﴾ ۛ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ ۛ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ

حٰم۔ قسم ہے اس کتاب واضح کی کہ ہمنے اسکو (لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر) ایک برکت والی رات (یعنی شب

مع ١٢

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝۳ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ

قدر) میں اتارا ہے ہم آگاہ کرنے والے تھے۔ ف۱ اس رات میں ہر حکمت والا معاملہ ہماری پیشی

حَكِيْمٍ ۝۴ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝۵

سے حکم ہو کر طے کیا جاتا ہے۔ ف۲ ہم بوجہ رحمت کے جو آپ کے رب کی طرف

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶ رَبِّ

سے ہوتی ہے آپ کو پیغمبر بنانے والے تھے۔ بیشک وہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔ جو کہ مالک ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ

آسمانوں اور زمین کا اور جو (مخلوق) ان دونوں کے درمیان ہے اس کا بھی۔ اگر تم

مُّوْقِنِيْنَ ۝۷ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ

یقین لانا چاہو۔ اسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں۔ وہی جان ڈالتا ہے اور وہی جان نکالتا ہے وہ

وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸ بَلْ هُمْ فِيْ

تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی پروردگار ہے۔ بلکہ وہ شک میں ہیں

شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝۹ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ

کھیل میں مصروف ہیں۔ ف۳ سو آپ (ان کے لئے) اس روز کا انتظار کیجیے کہ آسمان کی طرف ایک نظر

بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ

آنے والا دھواں پیدا ہو۔ جو ان سب لوگوں پر عام ہو جائے یہ (بھی) ایک دردناک

اَلِيْمٌ ۝۱۱ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا

سزا ہے۔ ف۴ اے ہمارے رب ہم سے اس مصیبت کو دور کر دیجیے ہم ضرور

مُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاۗءَهُمْ

ایمان لے آویں گے۔ ان کو (اس سے) کب نصیحت ہوتی ہے حالانکہ (اس کے قبل) ان کے پاس

رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۳ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ

ظاہر شان کا پیغمبر آیا۔ پھر بھی یہ لوگ اس سے سرتابی کرتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ (کسی دوسرے

مَّجْنُوْنٌ ۝۱۴ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا

بشر کا) سکھایا ہوا ہے دیوانہ ہے۔ ہم چندے اس عذاب کو ہٹا دیں گے۔ تم پھر

اِنَّكُمْ عَاۗىِٕدُوْنَ ۝۱۵ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ

اپنی اُسی حالت پر آجاؤ گے۔ جس روز ہم بڑی سخت پکڑ

ف۱ یعنی ہم کو منظور ہوا کہ ان مضرتوں سے بچالینے کے لئے خیر و شر کی اطلاع کر دیں۔ یہ علت ہوئی تنزیل قرآن کی +

ف۲ یعنی سال بھر کے معاملات میں کہ سب ہی باحکمت ہیں جس طور پر اللہ تعالیٰ کو کرنا منظور ہے اس طور کو متعین کر کے اور انکی اطلاع کارکن ملائکہ کو کر کے ان کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔ چونکہ وہ رات ایسی ہے اور قرآن سب سے زیادہ امر حکیم تھا۔ اس لئے اس کا نزول بھی اسی شب میں ہوا +

ف۳ آخرت کی فکر نہیں جو حق کو طلب کریں اس میں غور سے کام لیں +

ف۴ مراد اس سے غلہ کا قحط ہے جس میں اہل مکہ مبتلا ہوئے تھے۔ جس کا حقیقی سبب بددعا تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ جب یہ لوگ عناد میں زیادہ بڑھ گئے تھے۔ اور یہ بددعا ایک بار مکہ میں ہوئی تھی اور ایک بار مدینہ میں +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ

پکڑیں گے (اس روز) ہم (پورا) بدلہ لے لیں گے۔ اور ہم نے ان سے پہلے قوم فرعون کو آزمایا تھا اور (وہ

فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿١٧﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ

آزمائش یہ تھی کہ) ان کے پاس ایک معزز پیغمبر آئے تھے ف۱ کہ ان اللہ کے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو میرے

عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٨﴾ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا

حوالہ کر دو۔ ف۲ میں تمہاری طرف (خدا کا) فرستادہ (ہو کر آیا) ہوں (اور) دیانتدار ہوں۔ اور یہ (بھی فرمایا) کہ تم خدا

عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۚ ﴿١٩﴾ وَاِنِّيْ

سے سرکشی مت کرو۔ میں تمہارے سامنے ایک واضح دلیل (اپنی نبوت کی) پیش کرتا ہوں ف۳ اور میں اپنے پروردگار

عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿٢٠﴾ وَاِنْ لَّمْ

اور تمہارے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ تم لوگ مجھ کو پتھر (یا بغیر پتھر) سے قتل کرو۔ اور اگر تم

تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿٢١﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ

مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو تم مجھ سے الگ ہی رہو۔ تب موسیٰؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہ

هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا

یہ بڑے سخت مجرم لوگ ہیں۔ تو اب میرے بندوں کو تم رات ہی رات میں لے کر

اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ

چلے جاؤ۔ تم لوگوں کا تعاقب ہوگا۔ اور تم اس دریا کو سکون کی حالت میں چھوڑ دینا ان کا سارا

جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ

لشکر ڈبو دیا جائیگا۔ وہ لوگ کتنے ہی باغ اور چشمے

عُيُوْنٍ ﴿٢٥﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٢٦﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا

(یعنی نہریں) اور کھیتیاں اور عمدہ مکانات اور آرام کے سامان جس میں وہ

فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا

خوش رہا کرتے تھے، چھوڑ گئے۔ (یہ قصہ) اسی طرح ہوا اور ہم نے ایک دوسری قوم کو ان کا

اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا

مالک بنا دیا۔ ف۴ سو نہ تو ان پر آسمان اور زمین کو رونا آیا۔ ف۵ اور نہ

كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

ان کو مہلت دی گئی۔ ف۶ اور ہم نے بنی اسرائیل کو سخت ذلت کے عذاب

ف۱ یعنی موسیٰ علیہ السلام + فائدہ۔ پیغمبر کے آنے سے آزمائش یہ ہوتی ہے کہ کون ایمان لاتا ہے اور کون نہیں لاتا +

ف۲ اور ان سے دست بردار ہو جاؤ کہ میں جہاں اور جس طرح مناسب ہو انکو آزاد کر کے رکھوں +

ف۳ مراد اس سے عصا اور ید بیضا ہے +

ف۴ مراد بنی اسرائیل ہیں +

ف۵ یہ اثر ہی مبغوضیت کا +

ف۶ یعنی اگر چندے جیتے تو عذابِ نار سے اور بچے رہتے۔ اور یہ مہلت نہ ملنا اثر ہے مغضوبیت کا +

الثلثة

ع ۱ ۲۹ ۱۴

٦ حرکتوں والی مد لازم / ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣٠﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ۚ اِنَّهٗ
یعنی فرعون (کے ظلم و ستم) سے نجات دی واقعی وہ

كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ
بڑا سرکش (اور) حد (عبودیت) سے نکل جانیوالوں میں سے تھا۔ اور (اسکے علاوہ) ہم نے

عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ
بنی اسرائیل کو اپنے علم کی رو سے (بعض امور میں) تمام دنیا جہان والوں پر فوقیت دی اور ہم نے اُن کو

الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿٣٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
ایسی نشانیاں دیں جن میں صریح انعام تھا۔ ف۱ یہ لوگ

لَيَقُوْلُوْنَ ﴿٣٤﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا
کہتے ہیں کہ اخیر حالت بس یہی ہمارا دنیا کا مرنا ہے اور ہم

نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ
دوبارہ زندہ نہ ہوں گے۔ ف۲ سو اے مسلمانو اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٦﴾ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ
(زندہ کر کے) لا موجود کر دو۔ یہ لوگ (قوت و شوکت میں) زیادہ بڑھے ہوئے ہیں یا تبّع (شاہ یمن)

وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ ۫ اِنَّهُمْ كَانُوْا
کی قوم اور جو قومیں ان سے پہلے ہو گذری ہیں ہم نے ان کو بھی ہلاک کر ڈالا وہ

مُجْرِمِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
نافرمان تھے۔ ف۳ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان

وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿٣٨﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا
ہیں ہے اس کو اس طور پر نہیں بنایا کہ ہم فعل عبث کرنیوالے ہوں۔ (بلکہ) ہم نے ان دونوں کو کسی

بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾
حکمت ہی سے بنایا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ
بیشک فیصلہ کا دن (یعنی قیامت کا دن) ان سب کا وقت مقرر ہے جس دن

لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ
کوئی علاقہ والا کسی علاقہ والے کے ذرا کام نہ آوے گا اور نہ اُن کی

ف۱
یعنی وہ امور جامع تھے درمیان دونوں وصف کے نعمت ہونا اور دلیل قدرت ہونا۔ پھر بعض ان میں حسی نعمت تھی۔ اور بعض ان میں معنوی نعمتیں تھیں +

ف۲
مطلب یہ کہ اخیر حالت وہ حیات اخرویہ نہیں بلکہ یہ موت دنیوی ہی اخیر حالت ہے +

ف۳
مطلب یہ کہ وہ لوگ ان سے شدید اور مدید تھے۔ مگر ہم نے ان کو بھی ہلاک کر ڈالا۔ سو یہ لوگ اگر باز نہ آئیں گے تو یہ کیونکر اپنے کو بچالیں گے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ

کچھ حمایت کی جاویگی۔ ہاں مگر جس پر اللہ رحم فرمائے وہ (اللہ) زبردست ہے

الرَّحِيْمُ ﴿٤٢﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ

مہربان ہے۔ ف۱ بے شک زقوم کا درخت بڑے مجرم (یعنی کافر) کا کھانا

الْاَثِيْمِ ﴿٤٤﴾ ۛ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿٤٥﴾

ہوگا۔ جو (کریہہ صورت ہونے میں) تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا (اور) وہ پیٹ میں ایسا کھولے گا جیسا

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى

تیز گرم پانی کھولتا ہے۔ (اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) اس کو پکڑو پھر گھسیٹتے ہوئے دوزخ

سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ

کے بیچوں بیچ تک لے جاؤ پھر اس کے سر کے اوپر تکلیف دینے والا گرم

عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٨﴾ ؕ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

پانی چھوڑ دو لے چکھ تو بڑا معزز

الْكَرِيْمُ ﴿٤٩﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾

و مکرم ہے۔ ف۲ یہ وہی چیز ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿٥١﴾ فِيْ جَنّٰتٍ

بے شک خدا سے ڈرنے والے امن (چین) کی جگہ میں ہونگے یعنی باغوں میں

وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٢﴾ ۚۙ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ

اور نہروں میں (اور) وہ لباس پہنیں گے باریک اور دبیز ریشم کا

مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٥٣﴾ ۚۙ كَذٰلِكَ ۣ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ

آمنے سامنے بیٹھے ہونگے۔ (اور) یہ بات اسی طرح ہے۔ اور ہم ان کا گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں

عِيْنٍ ﴿٥٤﴾ ؕ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾

والیوں سے بیاہ کریں گے (اور) وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگاتے ہوں گے۔

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ

(اور) وہاں وہ بجز اس موت کے جو دنیا میں آچکی تھی اور موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے (یعنی مریں گے نہیں)

وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ

اور اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ سے بچالے گا یہ سب کچھ آپ کے رب کے فضل سے ہوگا

ع ۱۴ ۱۵ معانقہ ۲

ف۱ وہ کافروں سے انتقام لے گا اور مسلمانوں پر رحمت فرمائے گا۔

ف۲ یعنی استہزاءً کہا جائیگا کہ یہ تیری تعظیم ہو رہی ہے جیسا تو دنیا میں اپنے کو معظم و مکرم سمجھ کر ہمارے احکام سے عار کیا کرتا تھا۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ

بڑی کامیابی یہی ہے۔ سو ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان

بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ

(عربی) میں آسان کر دیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت قبول کریں۔ تو (اگر یہ لوگ نہ مانیں تو) آپ منتظر

اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع

رہیئے یہ لوگ بھی منتظر ہیں۔ ف۱

ع ۱۷ ۳ ۱۶

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ جاثیہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ف۲ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾

حٰم۔ یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے

اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾

آسمانوں اور زمین میں اہل ایمان کے (استدلال کے) لئے بہت سے دلائل ہیں۔

وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ

اور (اسی طرح) خود تمہارے اور ان حیوانات کے پیدا کرنے میں جن کو زمین میں پھیلا رکھا ہے دلائل ہیں ان لوگوں کے

يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ

لئے جو یقین رکھتے ہیں۔ اور (اسی طرح) یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے جانے میں اور اس

اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ

(مادۂ) رزق میں جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتارا ف۳ پھر اس (بارش) سے زمین کو تر و تازہ

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ

کیا۔ اس کے خشک ہوئے پیچھے اور (اسی طرح) ہواؤں کے بدلنے میں دلائل ہیں اُن

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ

لوگوں کے لئے جو عقل (سلیم) رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو صحیح صحیح طور پر ہم آپ کو پڑھ کر

بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ

سناتے ہیں تو پھر اللہ اور اُس کی آیتوں کے بعد اور کونسی بات پر یہ لوگ

ف۱ یعنی آپ تبلیغ سے زیادہ فکر میں نہ پڑیئے نہ مخالفت پر رنج کیجئے۔ ان کا معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کیجئے۔ وہ خود سمجھ لے گا +

ف۲ اس سورت کا خلاصہ تین مضمون ہیں۔ توحید و نبوت و معاد۔ اور دوسرے بعض مضامین ان ہی کی مناسبت سے آگئے ہیں +

ف۳ مراد بارش ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

يُؤْمِنُونَ ۝٦ وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝٧ يَسْمَعُ

ایمان لاویں گے ۔ بڑی خرابی ہوگی ہر ایسے شخص کیلئے جو جھوٹا ہو نافرمان ہو۔ جو خدا کی آیتوں کو

آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن

سنتا ہے جب کہ اُس کے رُوبرو پڑھی جاتی ہیں (اور) پھر بھی وہ تکبر کرتا ہوا (اپنے کفر پر) اس طرح اڑا

لَّمْ يَسْمَعْهَا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝٨ وَإِذَا عَلِمَ

رہتا ہے جیسے اُس نے انکو سنا ہی نہیں ۔ سو ایسے شخص کو ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے ۔ اور جب وہ

مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ

ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پاتا ہے تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے ۔ ایسے لوگوں کے لئے

عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝٩ مِّن وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا

(آخرت میں) ذلت کا عذاب ہے ۔ ف۱ ان کے آگے جہنم (آرہا) ہے اور (اس وقت)

يُغْنِي عَنْهُم مَّا كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا

نہ تو ان کے وہ چیزیں ذرا کام آویں گی جو (دنیا میں) کما گئے تھے اور نہ وہ جن کو

اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ۖ وَلَهُمْ

انہوں نے اللہ کے سوا کارساز (اور معبود) بنا رکھا تھا ۔ اور ان کے لئے

عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝١٠ هَٰذَا هُدًى ۖ وَالَّذِينَ

بڑا عذاب ہوگا ۔ یہ قرآن سرتاسر ہدایت ہے اور جو لوگ

كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ۝١١ ع

اپنے رب کی (ان) آیتوں کو نہیں مانتے ان کے لئے سختی کا دردناک عذاب ہوگا ۔

اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ

اللہ ہی جس نے تمہارے لئے دریا کو مسخر بنایا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں

فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ

چلیں ۔ اور تاکہ تم اسکی روزی تلاش کرو اور تاکہ تم

تَشْكُرُونَ ۝١٢ وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا

شکر کرو ۔ اور (اسی طرح) جتنی چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جتنی چیزیں

فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

زمین میں ہیں ان سب کو اپنی طرف سے مسخر بنایا ۔ بے شک ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے

ف۱ مطلب یہ کہ جن آیتوں کو تلاوت میں سنتا ہے انکی بھی تکذیب کرتا ہے ۔ اور جن آیتوں کی ویسے ہی خبر سُن لیتا ہے ۔ اُن کی بھی تکذیب کرتا ہے ۔ غرض تکذیب آیات میں بہت بڑھا ہوا ہے +

ع ۱۱ / ۱۷

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

دلائل ہیں جو غور کرتے رہتے ہیں آپ ایمان والوں سے فرما دیجئے

یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ

کہ ان لوگوں سے درگذر کریں جو خدا کے معاملات کا یقین نہیں رکھتے۔ ف۱ تاکہ اللہ تعالیٰ ایک قوم

قَوْمًۢا بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

کو (یعنی مسلمانوں کو) اُن کے عمل کا صلہ دے۔ جو شخص نیک کام کرتا ہے سو

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ

اپنے ذاتی نفع کے لئے اور جو شخص برا کام کرتا ہے اس کا وبال اُسی پر پڑتا ہے۔ پھر تم کو اپنے پروردگار

تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ وَ

کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ ف۲ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (آسمانی) اور حکمت (یعنی علم الاحکام) اور

الْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ

نبوت دی تھی۔ اور ہم نے ان کو نفیس نفیس چیزیں کھانے کو دی تھیں۔ اور ہم نے ان کو

عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَیْنٰهُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ

دنیا جہان والوں پر فوقیت دی۔ اور ہم نے اُن کو دین کے بارے میں کھلی کھلی دلیلیں دیں۔ ف۳

فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ

سو انہوں نے علم ہی کے آنے کے بعد باہم اختلاف کیا بوجہ

بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّکَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ

آپس کی ضد اضدی کے۔ آپ کا رب ان کے آپس میں قیامت کے روز

الْقِیٰمَةِ فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ

ان امور میں (عملی) فیصلہ کرے گا جن میں یہ باہم اختلاف کیا کرتے تھے ف۴ پھر

جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا

ہم نے آپ کو دین کے ایک خاص طریقہ پر کر دیا سو آپ اسی طریقہ پر

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ

چلے جائیے اور ان جہلاء کی خواہشوں پر نہ چلیے یہ لوگ

یُّغْنُوْا عَنْکَ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ

خدا کے مقابلہ میں آپ کے ذرا کام نہیں آسکتے۔ اور ظالم لوگ

ف۱ یعنی آخرت کے منکر ہیں +

ف۲ پس وہاں تم کو اخلاق و اعمال حسنہ کا نعم البدل اور ان تمہارے مخالفین کو ان کے کفر و معاصی پر بئس العوض دیا جاوے گا سو تم کو یہاں درگزر ہی مناسب ہے + فائدہ۔ اور اس سے جہاد کی نفی نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہاں اس انتقام سے روکا ہے جس سے اصل مقصود اعلاء کلمۃ اللہ نہ ہو، بلکہ محض تسکین غیظ ہو اور جہاد میں اصل مقصود اعلاء کلمۃ اللہ ہی ہے گو تبعاً تسکین غیظ بھی ہو جاتے +

ف۳ غرض سب ہی طرح کی نعمتیں ان کو دیں +

ف۴ اس مضمون سے دو امر مستفاد ہو گئے۔ ایک آپ کی نبوت کی تائید بنی اسرائیل کو کتاب اور احکام اور نبوت ملنے سے۔ دوسرا آپکا تسلیہ کہ بنی اسرائیل کو جو وجہ اختلاف کی پیش آئی تھی وہی آپ کی قوم کو آپ کے ساتھ خلاف کرنے میں پیش آئی ہے، یعنی حب دنیا اور حسد و نفسانیت یہ نہیں کہ آپ کے دلائل یا احکام کے وضوح میں کچھ کمی ہو۔ پس آپ غم نہ کریں۔ یہ قصہ مذکور یاد کر لیا کریں کہ بنی اسرائیل کے کیا کیا معاملات ہوتے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب		
۲ حرکتوں والی مد		

بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۹﴾
ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور اللہ دوست ہے اہل تقویٰ کا۔

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ
یہ قرآن عام لوگوں کے لیئے دانشمندیوں کا سبب اور ہدایت کا ذریعہ ہے اور یقین (یعنی ایمان) لانے

يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾ اَمۡ حَسِبَ الَّذِيۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ
والوں کے لیئے بڑی رحمت (کا سبب) ہے۔ یہ لوگ جو بُرے بُرے کام کرتے ہیں کیا یہ خیال کرتے

اَنۡ نَّجۡعَلَهُمۡ كَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ
ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر رکھیں گے جنھوں نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا۔

سَوَآءً مَّحۡيَاهُمۡ وَمَمَاتُهُمۡ ؕ سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ﴿۲۱﴾
کہ ان سب کا جینا اور مرنا یکساں ہو جاوے یہ بُرا حکم لگاتے ہیں۔ ف۱

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَ
اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا۔ اور

لِتُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا
تاکہ ہر شخص کو اس کے کیئے کا بدلہ دیا جاوے اور اُن پر ذرا

يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰٮهُ
ظلم نہ کیا جائے گا۔ سو کیا آپ نے اس شخص کی حالت بھی دیکھی جس نے اپنا خدا اپنی خواہش نفسانی

وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمۡعِهٖ وَ
کو بنا رکھا ہے ف۲ اور خدا تعالیٰ نے اسکو باوجود سمجھ بوجھ کے گمراہ کر دیا ہے ف۳ اور خدا تعالیٰ نے اس کے کان اور

قَلۡبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنۡ
دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے۔ ف۴ سو ایسے شخص کو

يَّهۡدِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۳﴾
بعد خدا کے (گمراہ کر دینے کے) کون ہدایت کرے کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے۔

وَقَالُوۡا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنۡيَا نَمُوۡتُ وَ
اور یہ (البعث کے منکر) لوگ یوں کہتے ہیں کہ بجز ہماری اس دنیوی حیات کے اور کوئی حیات نہیں ہے ہم مرتے ہیں

نَحۡيَا وَمَا يُهۡلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهۡرُ ۚ وَمَا لَهُمۡ
اور جیتے ہیں اور ہم کو صرف زمانہ (کی گردش) سے موت آجاتی ہے ف۵ اور ان لوگوں کے پاس

ف۱ مطلب یہ کہ انکار معاد سے یہ لازم آتا ہے کہ مطیعین کو کہیں ثمرہ اطاعت کا نہ ملے اور مخالفین پر کبھی وبال مخالفت کا نہ پڑے پس وجود آخرت کی یہ حکمت ہوئی کہ ہر ایک کو اس کے اعمال کے ثمرات مل جاویں +

ف۲ یعنی جو جی میں آتا ہے علماً وعملاً اس کا اتباع کرتا ہے +

ع ۲ ۱۸

ف۳ یعنی حق کو سنا اور سمجھا بھی۔ مگر اتباع ہویٰ سے گمراہ ہو گیا +

ف۴ یعنی اتباع ہویٰ کی بدولت استعداد قبول حق کی نہایت مضمحل ہو گئی +

ف۵ مطلب یہ کہ مرور زمانہ سے قویٰ بدنیہ تحلیل ہوتے ہیں اور ان اسباب طبعیہ سے موت آجاتی ہے۔ اور اسی طرح حیات کا سبب بھی امور طبعیہ ہیں پس جب موت وحیات مقتضا اسباب طبعیہ کا ہے اور حیات ثانیہ کو اسباب طبعیہ مقتضی ہیں نہیں تو حیات ثانیہ نہ ہوگی +

٦ حرکتوں والی مدلازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾ وَإِذَا تُتْلٰى
اس پر کوئی دلیل نہیں۔ محض اٹکل سے ہانک رہے ہیں۔ اور جس وقت (اس بارہ میں)

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّآ أَنْ
ان کے سامنے ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کا (اس پر) بجز اس کے اور کوئی جواب نہیں ہوتا

قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ
کہ کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادوں کو (زندہ کرکے) سامنے لے آؤ اگر تم سچے ہو آپ یوں کہہ دیجئے کہ

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلٰى يَوْمِ
اللہ تعالیٰ تم کو زندہ رکھتا ہے پھر (جب چاہیگا) تم کو موت دیگا پھر قیامت کے دن جس (کے وقوع) میں ذرا

الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
شک نہیں تم کو جمع کرے گا۔ لیکن اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ
نہیں سمجھتے۔ اور اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ ف۱

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٢٧﴾
اور جس روز قیامت قائم ہوگی اس روز اہلِ باطل خسارہ میں پڑیں گے۔

وَتَرٰى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ أُمَّةٍ
اور (اس روز) آپ ہر فرقہ کو دیکھینگے کہ (مارے خوف کے) زانو کے بل گر پڑیں گے۔ ہر فرقہ اپنے نامۂ اعمال

تُدْعٰٓى إِلٰى كِتٰبِهَا ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ
(کے حساب) کی طرف بلایا جائے گا۔ آج تم کو تمہارے کئے کا بدلہ

تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۚ
ملے گا۔ (اور کہا جاویگا کہ) یہ (نامۂ اعمال) ہمارا دفتر ہے جو تمہارے مقابلہ میں ٹھیک ٹھیک بول رہا ہے ف۲

إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَأَمَّا
اور ہم (دنیا میں) تمہارے اعمال کو (فرشتوں سے) لکھواتے جاتے تھے۔ ف۳ سو جو لوگ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ
ایمان لائے تھے اور انہوں نے اچھے کام کئے تھے تو اُن کو ان کا

رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٠﴾
رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور یہ صریح کامیابی ہے۔

ع ۳
۵
۱۹

ف۱ وہ جو چاہے تصرف کرے +

ف۲ یعنی تمہارے اعمال کو ظاہر کررہا ہے +

ف۳ اور یہ ان ہی کا مجموعہ ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی عَلَیْكُمْ

اور جو لوگ کافر تھے (ان سے کہا جاویگا) کیا میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں

فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِیْلَ

سو تم نے (ان کو قبول کرنے سے) تکبر کیا تھا اور تم (اس وجہ سے) بڑے مجرم تھے۔ اور جب (تم سے) کہا جاتا

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَیْبَ فِیْهَا

تھا کہ اللہ کا وعدہ حق ہے ف۱ اور قیامت میں کوئی شک نہیں ہے۔

قُلْتُمْ مَّا نَدْرِیْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا

تو تم کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے۔ محض ایک خیال سا تو ہم کو بھی ہوتا ہے۔

وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا

اور ہم کو یقین نہیں۔ اور (اس وقت) ان کو اپنے تمام بُرے اعمال ظاہر ہو جاوینگے

عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور جس (عذاب) کے ساتھ وہ استہزاء کیا کرتے تھے وہ ان کو آگھیرے گا۔

وَقِیْلَ الْیَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ

اور (اُن سے) کہا جاویگا کہ آج ہم تم کو بھلائے دیتے ہیں ف۲ جیسا تم نے اپنے اس دن کے آنیکو بھلا رکھا

هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۳۴﴾

تھا اور (آج) تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں۔

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ

یہ (سزا) اس وجہ سے ہے کہ تم نے خدا تعالیٰ کی آیتوں کی ہنسی اڑائی تھی اور تم کو دنیوی

الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۚ فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا

زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا۔ سو آج نہ تو یہ لوگ دوزخ سے نکالے جاویں گے اور نہ ان سے

هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ

خدا (کی خفگی) کا تدارک چاہا جاویگا۔ ف۳ سو تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے آسمانوں کا

رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الْكِبْرِیَآءُ فِی

اور پروردگار ہے زمین کا۔ پروردگار تمام عالم کا۔ اور اسی کو بڑائی ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۷﴾ ع

آسمانوں و زمین میں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

ع ۱۱ ۴

ف۱ یعنی وعدہ بعث ومجازاۃ کا +

ف۲ یعنی رحمت سے محروم کیے دیتے ہیں جسکو بھلانا مجازاً کہہ دیا +

ف۳ یعنی اس کا موقع نہ دیا جائے گا کہ توبہ کرکے خدا کو راضی کرلیں +

۶ حرکتوں والی مدلازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدواجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ احقاف مکہ میں نازل ہوئی اسمیں پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

حٰمٓ ۝١ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝٢ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝٣ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٤ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝٥ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ

حٰمٓ۔ یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے بھیجی گئی ہے۔ ہم نے آسمان و زمین کو اور جو اُن کے درمیان میں ہیں حکمت کے ساتھ ایک میعادِ معین کے لئے پیدا کیا ہے ف۱ اور جو لوگ کافر ہیں ان کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے ف۲ وہ اس سے بے رخی کرتے ہیں۔ آپ کہیے کہ یہ تو بتلاؤ جن چیزوں کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو مجھ کو یہ دکھلاؤ کہ انہوں نے کونسی زمین پیدا کی ہے یا اُن کا آسمان میں کچھ ساجھا ہے۔ ف۳ میرے پاس کوئی کتاب جو اس سے پہلے کی ہو یا کوئی اور مضمون منقول لاؤ اگر تم سچے ہو۔ ف۴ اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو خدا کو چھوڑ کر ایسے معبود کو پکارے جو قیامت تک بھی اس کا کہنا نہ کرے اور ان کو ان کے پکارنے کی بھی خبر نہ ہو۔ اور جب سب آدمی جمع کیے جائیں

اَلْجُزْءُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ (٢٦)

ف۱ وہ حکمت دلالت علی التوحید والمجازاۃ ہے۔ اور وہ میعاد قیامت ہے +

ف۲ مثلاً یہ کہ توحید کے انکار پر تم کو قیامت میں عذاب ہوگا +

ف۳ یعنی ظاہر ہے کہ تم بھی ان کو خالق نہیں مانتے جو کہ دلیل ہو سکتی ہی استحقاق الوہیت کی۔ بلکہ مخلوق کہتے ہو جو استحقاق الوہیت کی منافی ہے۔ پس دلیل عقلی تو منفی ہوئی +

ف۴ مطلب یہ کہ دلیل نقلی کے لئے یہ ضرور ہی کہ اصل منقول عنہ کا قابل تقلید ہونا ثابت ہو اور سند اس تک متواتر یا متصل موجود ہو، خواہ وہ منقول عنہ کسی نبی کی کتاب ہو یا ان کا زبانی قول ہو ظاہر ہی کہ ایسی دلیل کوئی پیش نہیں کر سکتا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝٦ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝٨ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَاۤ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ وَمَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٩ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

اور ان کی عبادت ہی کا انکار کر بیٹھیں۔ ف۱ اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں ان لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو یہ منکر لوگ اُس سچی بات کی نسبت جب کہ وہ ان تک پہنچتی ہے یوں کہتے ہیں کہ یہ صریح جادو ہے۔ کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اسکو اپنی طرف سے بنالیا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں نے اسکو اپنی طرف سے بنایا ہوگا تو پھر تم لوگ مجھ کو خدا سے ذرا بھی نہیں بچا سکتے ف۲ وہ خوب جانتا ہے تم قرآن میں جو جو باتیں بنارہے ہو میرے اور تمہارے درمیان میں وہ کافی گواہ ہے۔ ف۳ اور وہ بڑی مغفرت والا رحمت والا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں کوئی انوکھا رسول تو ہوں نہیں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جاویگا اور نہ (یہ معلوم کہ) تمہارے ساتھ (کیا کیا جائیگا) میں تو صرف اسی کا اتباع کرتا ہوں جو میری طرف وحی کے ذریعہ آتا ہے۔ اور میں تو صرف صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ آپ یہ کہہ دیجئے کہ تم مجھ کو یہ بتاؤ کہ اگر یہ قرآن منجانب اللہ ہو اور تم اس کے منکر ہو اور بنی اسرائیل میں سے کوئی گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے کر ایمان لے آوے اور تم تکبر ہی میں رہو بیشک اللہ تعالیٰ بے انصاف لوگوں کو

ف۱ پس ایسے معبودین کی عبادت کرنے سے بڑھ کر کیا غلطی ہے کہ عبادت کا مقتضی ایک بھی نہیں اور عدم عبادت کے مقتضی بکثرت متحقق ہیں +

ف۲ مطلب یہ کہ عقاب کا ترتب دعویٰ کاذبہ نبوت پر ایسا لازم ہے کہ کوئی میرا حامی مددگار بھی اس کے تخلف پر قادر نہیں +

ف۳ یعنی اس پر مطلع ہے +

٦ حرکتوں والی مد لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب / ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنۃ کی جگہ (۲ حرکتیں) / ادغام اور ناقابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

ع ۱

الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ہدایت نہیں کیا کرتا۔ اور یہ کافر ایمان والوں کی نسبت یوں کہتے ہیں

لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا

کہ اگر یہ قرآن کوئی اچھی چیز ہوتا تو یہ لوگ اسکی طرف ہم سے سبقت نہ کرتے۔ ف۱ اور جب ان لوگوں کو

بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝١١ وَمِنْ

قرآن سے ہدایت نصیب نہ ہوئی تو یہ کہیں گے کہ یہ قدیمی جھوٹ ہے اور اس سے

قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا

پہلے موسیٰ کی کتاب جو راہ نما اور رحمت تھی اور یہ ایک

كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ

کتاب ہے جو اس کو سچا کرتی ہے عربی زبان میں ظالموں کے ڈرانے

ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝١٢ اِنَّ الَّذِيْنَ

کے لئے اور نیک لوگوں کو بشارت دینے کے لئے جن لوگوں نے

قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ

کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے ف۲ پھر مستقیم رہے۔ ف۳ ان لوگوں پر کوئی خوف

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝١٣ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

نہیں۔ اور نہ وہ غمگین ہونگے یہ لوگ اہل

الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

جنت ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ بعوض ان کاموں کے جو وہ

يَعْمَلُوْنَ ۝١٤ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

کرتے تھے۔ اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک

اِحْسَانًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ

کرنے کا حکم دیا ہے اس کی ماں نے اس کو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت کے

كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰٓى

ساتھ اس کو جنا اور اس کو پیٹ میں رکھنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے (میں پورا ہوتا ہے) یہاں تک

اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ

کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ جاتا ہے ف۴ اور چالیس برس کو پہنچتا ہے تو کہتا ہے اے میرے

ف۱ یعنی ہم لوگ بڑے عاقل ہیں اور یہ لوگ کم عقل ہیں۔ اور حق بات کو عاقل پہلے قبول کرتا ہے تو اگر یہ حق ہوتا تو ہم پہلے مانتے۔ جب ہم نے نہیں مانا تو یہ حق نہیں۔ یہ لوگ بے عقلی سے ادھر دوڑنے لگے ہیں۔

ف۲ یعنی توحید کو حسب تعلیم رسولؐ کے قبول کیا۔

ف۳ یعنی اس کو چھوڑا نہیں۔

ف۴ یعنی بلوغ کو۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ

پروردگار مجھ کو اس پر مداومت دیجیے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور

وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَ

میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں۔ اور میں نیک کام کروں جس سے آپ خوش ہوں اور

أَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَ

میری اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کر دیجئے۔ میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور

إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

میں فرماں بردار ہوں۔ ف۱ یہ وہ لوگ ہیں کہ

نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ

ہم ان کے کاموں کو قبول کر لیں گے اور ان کے گناہوں

عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ

سے درگذر کریں گے۔ اس طور پر کہ یہ اہل جنت میں سے ہوں گے ف۲ اس وعدۂ صادقہ کی

الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ

وجہ سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ

أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ

تف ہے تم پر کیا تم مجھ کو یہ وعدہ (یعنی خبر) دیتے ہو کہ میں (قیامت میں دوبارہ زندہ ہو کر) قبر سے

الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ

نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی امتیں گذر گئیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کر رہے ہیں کہ

وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا

ارے تیرا ناس ہو ایمان لا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو یہ کہتا ہے کہ

هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

یہ بے سند باتیں اگلوں سے منقول چلی آرہی ہیں۔ ف۳ یہ وہ لوگ ہیں کہ

حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ

ان کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ کا قول پورا ہو کر رہا۔ جو ان سے پہلے جنّ

قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا

اور انسان ہو گذرے ہیں۔ بیشک یہ

ف۱ حاصل مقام کا یہ ہوا کہ جو شخص سعید ہوتا ہے وہ اللہ کا حق بھی ادا کرتا ہے حقوق والدین کے بھی جو کہ حقوق العباد میں سے ہیں ادا کرتا ہے +

ف۲ یہاں یہ نہ سمجھا جائے کہ بدون توبہ کے گناہ معاف نہیں ہوتے۔ کیونکہ گناہ فضل محض سے بھی معاف ہو جاتے ہیں +

ف۳ مطلب یہ کہ ایسا شقی ہے کہ کفر اور عقوق دونوں کا مرتکب ہے۔ اور عقوق بھی اس درجہ کا کہ ماں باپ کی مخالفت کے ساتھ ان سے کلام میں بدتمیزی اور درشتی کرتا ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم | ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب | ۲ حرکتوں والی مد | ادغام اور نا قابل تلفظ | قلقلہ

خٰسِرِيْنَ ۝١٨ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ

خسارہ میں رہے۔ اور ہر ایک کیلئے ان کے اعمال کیوجہ سے الگ الگ درجے ملیں گے۔ اور تاکہ اللہ تعالیٰ

اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝١٩ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ

سب کو ان کے اعمال پورے کردے اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ اور جس روز کفار آگ کے

كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ

سامنے لائے جائیں گے۔ کہ تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیوی زندگی

الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ

میں حاصل کر چکے اور ان کو خوب برت چکے سو آج تم کو ذلت کی سزا

الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ

دی جائے گی اس وجہ سے کہ تم دنیا میں ناحق تکبر کیا کرتے

الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝٢٠ۧ وَاذْكُرْ اَخَا

تھے ف۱ اور اس وجہ سے کہ تم نافرمانیاں کیا کرتے تھے۔ ف۲ اور آپ قوم عاد کے بھائی کا ذکر

عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ

کیجئے جب کہ انہوں نے اپنی قوم کو جو کہ ایسے مقام پر رہتے تھے کہ وہاں ریگ کے مستطیل خمدار

خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا

تودے تھے ف۳ اس پر ڈرایا کہ تم خدا کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور ان سے پہلے اور ان سے پیچھے

تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

بہت سے ڈرانیوالے (پیغمبر اب تک) گذر چکے ہیں۔ مجھ کو تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٢١ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ

اندیشہ ہے وہ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس ارادہ سے آئے ہو کہ ہم کو

اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ

ہمارے معبودوں سے پھیر دو سو اگر تم سچے ہو تو جس کا تم ہم سے وعدہ کرتے ہو اس کو ہم پر

الصّٰدِقِيْنَ ۝٢٢ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ڮ وَ

واقع کردو۔ انہوں نے فرمایا کہ پورا علم تو خدا ہی کو ہے اور

اُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا

مجھ کو تو جو پیغام دے کر بھیجا گیا ہے میں تم کو وہ پہنچا دیتا ہوں لیکن میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ بڑی

ع ۲ ۱۰ ۲

ف۱ فی الارض کی قید اس اشارہ کے لئے ہے کہ ارض پر رہ کر تکبر کرنا اور بھی زیادہ مذموم ہے اور بغیر الحق قید واقعی ہے کیونکہ مخلوق سے صدور تکبر کا ہمیشہ بغیر الحق ہی ہوگا، اور استکبار سے مراد استکبار عن الایمان ہے کہ عذاب خلود اسی کے خواص سے ہے +

ف۲ اس میں تمام کفریات و فسقیات و وجوہ ظلم داخل ہوگئے +

ف۳ ان لوگوں کا مسکن بقول اکثر بلاد یمن میں تھا۔ اور وہاں ریگ کے تودے تھے۔ عرب کے لوگ تجارت کے لئے اکثر سفر کیا کرتے تو ان مقامات پر گزرتے تھے اور آدمیوں کا اور مواشی کا اس ہوا میں اُڑے اُڑے پھرنا درِ منثور میں ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ اور وادی کہتے ہیں نشیب زمین کو جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے، اسی وجہ سے کبھی اس کا ترجمہ میدان سے کیا جاتا ہے اور کبھی ندی نالہ سے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ
جہالت کی باتیں کرتے ہو ف۱ سوان لوگوں نے جب اس بادل کو اپنے وادیوں کے مقابل آتا دیکھا

قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ
تو کہنے لگے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ نہیں نہیں بلکہ یہ وہی ہے جسکی تم جلدی مچاتے

بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ
تھے ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے وہ ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے

بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ
ہلاک کردے گی چنانچہ وہ ایسے ہو گئے کہ بجز ان کے مکانات کے اور کچھ نہ دکھائی دیتا تھا۔ ہم

نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَاۤ
مجرموں کو یوں ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ اور ہم نے ان لوگوں کو ان باتوں میں قدرت

اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّ
دی تھی کہ تم کو ان باتوں میں قدرت نہیں دی۔ اور ہم نے ان کو کان اور

اَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖؗ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ
آنکھ اور دل دیئے تھے۔ سو چونکہ وہ لوگ آیات الٰہیہ کا انکار کرتے تھے اس لئے نہ اُن

وَلَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَلَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا
کے کان اُن کے ذرا کام آئے اور نہ اُن کی آنکھیں اور نہ ان کے دل اور جس کی

يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
وہ ہنسی کیا کرتے تھے اُسی نے اُن کو

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ
آ گھیرا۔ ف۲ اور ہم نے تمہارے آس پاس کی اور بستیاں بھی غارت کی

الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٧﴾
ہیں۔ ف۳ اور ہم نے بار بار اپنی نشانیاں بتلادی تھیں تاکہ وہ باز آئیں

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
سو خدا تعالیٰ کے سوا جن جن چیزوں کو انہوں نے خدا تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کو اپنا معبود بنا رکھا ہے

قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ
انہوں نے انکی مدد کیوں نہ کی۔ بلکہ وہ سب ان سے غائب ہو گئے اور وہ محض ان کی

ف۱ اس لئے کہ ایک تو توحید کو نہیں قبول کرتے ہو، پھر اپنے منہ سے بلا مانگتے ہو۔ پھر مجھ پر اسکی فرمائش کرتے ہو +

ف۲ یعنی نہ ان کے حواس انکو عذاب سی بچا سکے اور نہ انکی تدبیر جس کا ادراک قلب سے ہوتا ہے۔ اور نہ ان کی قوت، پس تمہاری تو کیا حقیقت ہے +

ف۳ جیسے ثمود و قوم لوط ؑ کہ شام کو جاتے ہوئے ان کے مساکن سی گذرتے تھے اور چونکہ مکہ سے ایک طرف یمن ہے، دوسری طرف جہت میں شام۔ اس لئے مَا حَوْلَكُمْ فرمایا +

ع ٣ ٦ ٣

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَإِذْ صَرَفْنَآ إِلَيْكَ

تراشی ہوئی اور گھڑی ہوئی بات ہے۔ اور جب کہ ہم جنّات کی

نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا

ایک جماعت کو آپ کی طرف لے آئے جو قرآن سننے لگے تھے غرض جب وہ

حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى

قرآن کے پاس آپہنچے۔ کہنے لگے کہ خاموش رہو۔ پھر جب قرآن پڑھا جاچکا تو وہ لوگ اپنی قوم

قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا

کے پاس خبر پہنچانے کے واسطے واپس گئے کہنے لگے کہ اے بھائیو ہم ایک کتاب سُن کر

كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ

آئے ہیں جو موسیٰؑ کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق

يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٠﴾

کرتی ہے حق اور راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ

اے بھائیو اللہ کی طرف بلانے والے کا کہنا مانو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہارے

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣١﴾ وَمَنْ

گناہ معاف کردے گا اور تم کو عذاب دردناک سے محفوظ رکھے گا۔ ول اور جو شخص

لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ

اللہ کی طرف بلانے والے کا کہنا نہ مانے گا تو وہ زمین میں ہرا نہیں سکتا۔

وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ

اور خدا کے سوا اس کا کوئی حامی بھی نہ ہوگا۔ ایسے لوگ صریح گمراہی میں

مُّبِيْنٍ ﴿٣٢﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

ہیں۔ کیا اُن لوگوں نے یہ نہ جانا کہ جس خدا نے آسمان اور زمین کو

وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦَ

پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے میں ذرا نہیں تھکا وہ اس پر قدرت رکھتا ہے کہ مُردوں کو

الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ

زندہ کردے کیوں نہ ہو بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جس روز وہ کافر لوگ

ول
جن جنّات کے ایمان لانے کا ان آیتوں میں ذکر ہے ان کا واقعہ حدیثوں میں اس طرح آیا ہے کہ جب بعثت نبویہ کے وقت جنّات کو آسمانی خبریں سننے سے بذریعہ شہب روک دیا گیا۔ تو جنّات میں تذکرہ ہوا کہ اس کا سبب تحقیق کرنا چاہیئے کہ کونسا نیا واقعہ دُنیا میں ہوا ہے جس کے سبب یہ امر ہوگیا۔ جنات مختلف اقطار میں تحقیق کے واسطے روانہ ہوئے، بعضے جنّات حجاز کی طرف بھی چلے۔ اس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے چند اصحاب کے بطن نخلہ میں کہ ایک مقام کا نام ہے تشریف رکھتے تھے اور سوق عکاظ کو تشریف لے جانے کا قصد تھا۔ غرض آپ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے، جب وہ جنات یہاں پہنچے قرآن سنکر کہنے لگے کہ بس وہ نئی بات جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوگئی یہ ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ جنّات جب یہاں آئے تو باہم کہنے لگے کہ خاموش رہ کر قرآن سنو۔ جب آپ نماز صبح سے فارغ ہوئے تو معتقد اور مومن ہوکر اپنی قوم کے پاس واپس گئے اور انکو خبر سنا کر ایمان کی ترغیب دی۔ اور آپؐ کو اُن کے آنے جانے کی خبر نہیں ہُوئی۔ یہاں تک کہ سُورۂ جن کے نزول سے آپ کو خبر دی گئی +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ٢ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابلِ تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا
دوزخ کے سامنے لائے جاوینگے (ان سے پوچھا جاوے گا) کیا یہ دوزخ امر واقعی نہیں ہے وہ کہینگے

بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
کہ ہمکو اپنے پروردگار کی قسم ضرور امر واقعی ہے۔ ارشاد ہوگا تو اپنے کفر کے بدلہ میں اس کا

تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ
عذاب چکھو۔ تو آپ صبر کیجیے۔ جیسے اور ہمت والے پیغمبروں نے صبر کیا

الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا
تھا۔ وا اور ان لوگوں کے لیے انتقام (الٰہی) کی جلدی نہ کیجیے۔ اور جس روز یہ لوگ اس چیز کو دیکھیں گے

یُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ
جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ تو گویا یہ لوگ دن بھر میں ایک گھڑی رہے ہیں۔ وا

بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع
یہ پہنچا دینا ہے سو وہی برباد ہوں گے جو نافرمانی کریں گے۔

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں نازل ہوئی اس میں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں +

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ
جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کے رستہ سے روکا۔ خدا نے اُن کے

اَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
عمل کالعدم کر دیے وا اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے

وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ
اور وہ اس سب پر ایمان لائے جو محمدؐ پر نازل کیا گیا ہے اور وہ ان کے رب کے پاس سے

رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ
امر واقعی ہے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ ان پر سے اتار دے گا۔ اور ان کی حالت درست رکھے گا یہ

بِاَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِیْنَ
اسی وجہ سے کہ کافر تو غلط رستہ پر چلے اور اہل

وا
اُولُوا الْعَزْمِ سے محققین نے سب پیغمبر مراد لیے ہیں، کیونکہ سب کا اہل عزم اور اہل ہمت ہونا ظاہر ہے اور مِنَ الرُّسُلِ میں کلمۂ مِن بیانیہ ہے اور چونکہ حسب ارشاد فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اس صفت میں بعض رسل علیہ الصلوٰۃ والسلام اوروں سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس بنا پر یہ لقب بعض رسل کا بھی مشہور ہو گیا ہے جیسا کہ اعلام غالبہ میں ہوتا ہے +

وا
یعنی دُنیا کی مدتِ طویلہ قصیر معلوم ہوگی اور یہی معلوم ہوگا کہ استعجالًا عذاب آگیا +

وا
یعنی جن کاموں کو وہ نیک سمجھ رہے تھے، بوجہ عدمِ ایمان کے وہ مقبول نہیں بلکہ ان میں سے بعضے کام اور اُلٹے موجبِ عقاب ہیں +

ع ۹ / ۳

---

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ

ایمان   صحیح رستہ پر چلے جو ان کے رب کی طرف سے ہے ف۱ اللہ تعالیٰ   اسی طرح

اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝۳ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لوگوں کے لئے اُن کے حالات بیان فرماتے ہیں۔   سو تمہارا جب کفار سے مقابلہ   ہو جائے

فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا

تو ان کی گردنیں مارو۔ ف۲   یہاں تک کہ جب تم ان کی خوب خونریزی کر چکو   تو خوب مضبوط

الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ

باندھ لو۔   پھر اسکے بعد یا تو بلا معاوضہ چھوڑ دینا اور یا معاوضہ لیکر چھوڑ دینا جب تک کہ لڑنے والے اپنے ہتھیار

الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ ۚ ذٰلِكَ ۛ ؕ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ

نہ رکھ دیں۔ ف۳   یہ حکم (جہاد کا جو مذکور ہوا) بجالانا   اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سے انتقام

مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ

لے لیتا   لیکن تاکہ تم میں ایک کا   دوسرے کے ذریعہ سے امتحان کرے ف۴ اور   جو لوگ

قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴

اللہ کی راہ میں   مارے جاتے   ہیں۔   اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝۵ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

اللہ تعالیٰ انکو مقصود تک پہنچا دیگا   اور انکی حالت درست رکھے گا ف۵ اور ان کو جنّت میں داخل کرے گا۔

عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝۶ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا

جس کی اُن کو پہچان کرا دے گا۔   اے ایمان   والو   اگر تم   اللہ   کی مدد

اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۷ وَالَّذِيْنَ

کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔   اور تمہارے قدم جما دے گا۔ ف۶   اور جو لوگ

كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۸ ذٰلِكَ

کافر ہیں   اُن کے لئے تباہی ہے   اور اُن کے اعمال کو خدا تعالیٰ کالعدم کر دیگا۔ ف۷ یہ اس

بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ

سبب سے ہوا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے احکام کو ناپسند کیا۔   سو اللہ تعالیٰ نے انکے

اَعْمَالَهُمْ ۝۹ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

اعمال کو اکارت کر دیا۔   کیا یہ لوگ ملک میں   چلے پھرے   نہیں۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابلِ تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

ف۱ غلط رستہ کا موجب ناکامی ہونا اور صحیح رستہ کا سبب کامیابی ہونا ظاہر ہے، اس لئے وہ ناکام رہے اور یہ کامیاب ہوئے اور اگر اسلام کے صحیح رستہ ہونے میں کوئی شبہ ہو تو مِنْ رَّبِّهِمْ سے اس کا جواب ہو گیا کہ دلیل اسکے صحیح ہونے کی یہ ہے کہ وہ منجانب اللہ ہونا معجزات نبویہ بالخصوص اعجاز قرآنی سے ثابت ہے +

وقف بعضهم على ذالك ط ولكن حسن اتصاله بذالك عاقبه ولهم وقف على ذالك ۱۲

مع ۱۳

ف۲ یعنی قتل کرو +

ف۳ مراد اس سی اسلام اور استسلام ہیں سے کسی امر کا قبول کرنا ہے، پس اگر قتل اور قید سی پہلے اسلام لے آویں یا ذمّی ہونا قبول کریں تو اب نہ قتل جائز ہے اور نہ قید جائز ہے +

ف۴ مسلمانوں کا امتحان یہ کہ کون حکم الٰہی کو جان پر ترجیح دیتا ہے اور کفار کا امتحان یہ کہ اس عقوبت سے متنبّہ ہو کر کون حق کو قبول کرتا ہے۔ پس اس حکمت کیلئے بھی جہاد مشروع کیا گیا +

ف۵ یعنی قبر میں اور حشر میں اور صراط پر اور تمامی مواقع آخرت میں +

ف۶ مطلب یہ کہ مجموع بمقابلہ مجموع کے خواہ ابتدا ہی سے خواہ انتہا میں ثابت قدم رہ کر کفّار پر غالب آجائے گا +

ف۷ غرض کفّار دارین میں خاسر رہے +

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ
اور انہوں نے دیکھا نہیں کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کا انجام

قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۡ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝۱۰
کیسا ہوا کہ خدا تعالیٰ نے اُن پر کیسی تباہی ڈالی۔ اور ان کافروں کیلئے بھی اسی قسم کے معاملات ہونیکو ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ
یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا کارساز ہے اور کافروں کا

الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝۱۱ ع اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ
کوئی کارساز نہیں بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے ایسے باغوں میں داخل کرے گا

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ
جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ عیش کر رہے ہیں۔

وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى
اور اس طرح کھاتے ہیں جس طرح چوپائے کھاتے ہیں اور جہنم ان لوگوں کا ٹھکانہ

لَّهُمْ ۝۱۲ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً
ہے۔ اور بہت سی بستیاں ایسی تھیں جو قوت میں آپ کی اس بستی سے

مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ
بڑھی ہوئی تھیں جس کے رہنے والوں نے آپ کو گھر سے بے گھر کر دیا ہم نے ان کو ہلاک کر دیا

فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝۱۳ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ
سو اُن کا کوئی مددگار نہ ہوا۔ ف۱ تو جو لوگ اپنے پروردگار کے واضح راستہ پر ہوں کیا وہ

رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا
ان شخصوں کی طرح ہو سکتے ہیں جن کی بدعملی اُن کو مستحسن معلوم ہوتی ہے اور جو اپنی نفسانی

اَهْوَاۗءَهُمْ ۝۱۴ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ
خواہشوں پر چلتے ہوں۔ ف۲ جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا جاتا ہے اسکی کیفیت یہ ہے

فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ
کہ اس میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں جس میں ذرا تغیر نہیں ہوگا۔ ف۳ اور بہت سی نہریں دودھ کی

ف۱ ایسی حالت میں اُن کو مغرور نہ ہونا چاہیئے کیونکہ ہم جب چاہیں انکی بھی صفائی کر سکتے ہیں۔ اور نہ آپ محزون ہوں کیونکہ ہم ان کو بھی اشتراک علت کفر و مخالفت کی وجہ سے وقت پر سزا دینے والے ہیں اور یہ لوگ کہ اہل باطل ہیں بمقابلہ آپ کے اور جمیع اہل حق کے کیونکر قابل سزا نہ ہونگے جبکہ اہل باطل محض نفس کی راہ پر ہیں اور اہل حق خدا کی راہ پر ہیں۔

ع ۱۱ ۵

ف۲ یعنی جب اعمال میں تفاوت ہے تو مآل میں بھی تفاوت ہوگا پس جس طرح اہل حق مستحق ثواب ہیں اہل باطل مستحق عقاب ہیں۔

ف۳ نہ بو میں، نہ رنگ میں نہ مزے میں۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ

کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بدلا ہوا نہ ہوگا اور بہت سی نہریں شراب کی ہیں جو پینے والوں کو

لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ۬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ

بہت لذیذ معلوم ہوگی اور بہت سی نہریں ہیں شہد کی جو بالکل صاف ہوگا۔ اور اُن کے

فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ

لئے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور اُن کے رب کی طرف سے بخشش ہوگی۔

كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِى النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا

کیا ایسے لوگ ان جیسے ہوسکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور کھولتا ہوا پانی ان کو پینے کو دیا جاویگا

فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝۱۵ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ

سو وہ اُن کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔ ف۱ اور بعضے آدمی ایسے ہیں ف۲ کہ وہ آپ کی طرف کان لگاتے

اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ

ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ لوگ آپ کے پاس سے باہر جاتے ہیں تو

قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ

دوسرے اہلِ علم سے کہتے ہیں۔ کہ حضرتؐ نے ابھی کیا بات

اٰنِفًا ۫ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

فرمائی تھی۔ ف۳ یہ وہ لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مُہر کردی ہے

وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۝۱۶ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا

اور یہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں۔ اور جو لوگ راہ پر ہیں۔ ف۴

زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝۱۷ فَهَلْ

اللہ تعالیٰ ان کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور اُن کو اُن کے تقویٰ کی توفیق دیتا ہے۔ ف۵ سو یہ لوگ بس

يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ

قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ اُن پر دفعتًہ آ پڑے ف۶

فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ

سو اس کی علامتیں تو آچکی ہیں۔ ف۷ توجب قیامت اُن کے سامنے آکھڑی ہوئی اس وقت

ذِكْرٰىهُمْ ۝۱۸ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ

انکو سمجھنا کہاں میسر ہوگا۔ تو آپ اس کا یقین رکھیئے کہ بجز اللہ کے اور کوئی قابلِ عبادت نہیں ف۸ اور آپ اپنی

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱ غرض یہ کہ جب ان کے اعمال میں تفاوت ہے تو ان کے مآل میں یہ تفاوت ہوگا جس کا بیان اب کیا گیا +

ف۲ مراد اس سے منافقین ہیں +

ف۳ اسکی وجہ باقتضائے ان کی حالتِ خبیثہ کے یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ اس سے تعریض کرتے تھے کہ ہم آپ کی باتوں کو قابلِ توجہ نہیں جانتے اور بظاہر استعلام ظاہر کرتے تھے۔ اور یہ بھی اُن کے نفاق کا ایک شعبہ ہے +

ف۴ یعنی مسلمان ہوچکے ہیں +

ف۵ یعنی ایمان لانے کے بعد ان احکام پر عمل بھی کرتے ہیں +

ف۶ یہ مجاز ہے توبیخ سے یعنی کیا قیامت میں نصیحت حاصل کریں گے +

ف۷ یہاں اشراط سے مراد وہ علامتیں ہیں جو قیامت سے بہت پہلے واقع ہوئیں۔ اور علاماتِ قریبہ مثل نزولِ مسیح و خروجِ دجال و طلوعِ الشمس من المغرب یہاں مراد لینا اس لئے مناسب نہیں، کہ اس سے تحذیر زمانۂ نزولِ آیت کے لوگوں کی خالی از تکلف نہیں۔ اور قَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا سے مقصود وعید ہے + ف۸ اسمیں دین کے تمام اصول "منزل ۶" آگئے۔ کیونکہ علم سے مراد علمِ کامل اکمل ہے۔ اور علمِ کامل مستلزم ہے عمل بجمیع ما بہ التعبد کو۔ حاصل یہ کہ جمیع اوامر و نواہی کے امتثال پر مداومت رکھو +

لِذَنۢبِكَ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ

خطا کی معافی مانگتے رہیئے ف۱ اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے بھی اور اللہ تمہارے چلنے

مُتَقَلَّبَكُمۡ وَمَثۡوٰٮكُمۡ ﴿١٩﴾ وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

پھرنے اور رہنے سہنے کی خبر رکھتا ہے ف۲ اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ کہتے رہتے

لَوۡلَا نُزِّلَتۡ سُوۡرَةٌ ۚ فَاِذَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ

ہیں کہ کوئی (نئی) سورت کیوں نہ نازل ہوئی سو جس وقت کوئی صاف صاف (مضمون کی) سورت نازل

مُّحۡكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيۡهَا الۡقِتَالُ ۙ رَاَيۡتَ الَّذِيۡنَ

ہوتی ہے اور (اتفاق سے) اس میں جہاد کا بھی ذکر ہوتا ہے تو جن لوگوں کے دلوں میں بیماری

فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ يَّنۡظُرُوۡنَ اِلَيۡكَ نَظَرَ

(نفاق) ہے آپ ان لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں

الۡمَغۡشِىِّ عَلَيۡهِ مِنَ الۡمَوۡتِ ؕ فَاَوۡلٰى لَهُمۡ ۚ ﴿٢٠﴾

جیسے کسی پر موت کی بےہوشی طاری ہو ف۳ سو (اصل یہ ہے کہ) عنقریب انکی کمبختی آنیوالی ہے

طَاعَةٌ وَّقَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ ۟ فَاِذَا عَزَمَ الۡاَمۡرُ ۟

ان کی اطاعت اور بات چیت معلوم ہے پس جب سارا کام تیار ہی ہو جاتا ہے

فَلَوۡ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ۚ ﴿٢١﴾ فَهَلۡ

تو اگر یہ لوگ اللہ سے سچے رہتے تو اُن کے لئے بہت ہی بہتر ہوتا۔ ف۴ سو اگر

عَسَيۡتُمۡ اِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ اَنۡ تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ

تم کنارہ کش رہو تو آیا تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم دُنیا میں فساد مچا دو۔

وَتُقَطِّعُوۡۤا اَرۡحَامَكُمۡ ﴿٢٢﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ

اور آپس میں قطع قرابت کر دو یہ وہ لوگ ہیں جن کو

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمۡ وَاَعۡمٰٓى اَبۡصَارَهُمۡ ﴿٢٣﴾

خدا نے اپنی رحمت سے دُور کر دیا پھر ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ اَمۡ عَلٰى قُلُوۡبٍ

تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا دلوں پر قفل

اَقۡفَالُهَا ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ ارۡتَدُّوۡا عَلٰٓى اَدۡبَارِهِمۡ

لگ رہے ہیں۔ جو لوگ پشت پھیر کر ہٹ گئے۔

ع ٨ / ٦

ف۱ ذنب سے مراد ذنب مجازی ہے +

ف۲ پس اس کے وعدہ کے امیدوار اور اسکی وعید سے خائف رہنا چاہیئے +

ف۳ اس طرح دیکھنے کا سبب خوف اور جبن ہے کہ اب حفظ وضع کے لئے جہاد میں جانا پڑا اور مصیبت آئی +

ف۴ یعنی ابتدا میں اگر منافق تھے تو خیر ہی میں نفاق سے تائب ہو جاتے۔ تب بھی ایمان مقبول ہو جاتا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

مِّنۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الۡهُدَی ۙ الشَّیۡطٰنُ سَوَّلَ

بعد اس کے کہ سیدھا رستہ ان کو صاف معلوم ہو گیا شیطان نے ان کو چقمہ

لَهُمۡ ؕ وَ اَمۡلٰی لَهُمۡ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لِلَّذِیۡنَ

دیا ہے۔ اور ان کو دُور دُور کی سوجھائی ہے۔ یہ اس سبب سے ہوا کہ ان لوگوں نے ایسے لوگوں

كَرِهُوۡا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیۡعُكُمۡ فِیۡ بَعۡضِ

سے جو کہ خدا کے اتارے ہوئے احکام کو ناپسند کرتے ہیں یہ کہا کہ بعضی باتوں میں ہم تمہارا کہنا مان

الۡاَمۡرِ ۚ وَ اللّٰهُ یَعۡلَمُ اِسۡرَارَهُمۡ ﴿۲۶﴾ فَكَیۡفَ اِذَا

لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے خفیہ باتیں کرنے کو خوب جانتا ہے سو ان کا کیا حال ہو گا جب کہ

تَوَفَّتۡهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ یَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمۡ وَ

فرشتے ان کی جان قبض کرتے ہوں گے۔ اور ان کے مونہوں پر اور پشتوں پر

اَدۡبَارَهُمۡ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوۡا مَاۤ اَسۡخَطَ اللّٰهَ

مارتے جاتے ہوں گے۔ یہ اس سبب سے کہ جو طریقہ خدا کی ناراضی کا موجب تھا یہ اسی پر چلے

وَ كَرِهُوۡا رِضۡوَانَهٗ فَاَحۡبَطَ اَعۡمَالَهُمۡ ﴿۲۸﴾ اَمۡ

اور اس کی رضا سے نفرت کیا کیۓ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال کالعدم کر دیئے۔ جن

حَسِبَ الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ اَنۡ لَّنۡ یُّخۡرِجَ

لوگوں کے دل میں مرض ہے کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں

اللّٰهُ اَضۡغَانَهُمۡ ﴿۲۹﴾ وَ لَوۡ نَشَآءُ لَاَرَیۡنٰكَهُمۡ

کہ اللہ تعالیٰ کبھی انکی دلی عداوتوں کو ظاہر نہ کریگا۔ اور ہم اگر چاہتے تو آپ کو ان کا پورا پتہ بتا دیتے

فَلَعَرَفۡتَهُمۡ بِسِیۡمٰهُمۡ ؕ وَ لَتَعۡرِفَنَّهُمۡ فِیۡ لَحۡنِ الۡقَوۡلِ ؕ

سو آپ ان کو حلیہ سے پہچان لیتے اور آپ ان کو طرز کلام سے ضرور پہچان لیں گے۔

وَ اللّٰهُ یَعۡلَمُ اَعۡمَالَكُمۡ ﴿۳۰﴾ وَ لَنَبۡلُوَنَّكُمۡ حَتّٰی نَعۡلَمَ

اور اللہ تعالیٰ تم سب کے اعمال کو جانتا ہے۔ ف۱ اور ہم ضرور تم سب کے اعمال کی آزمائش کرینگے تاکہ ہم ان لوگوں

الۡمُجٰهِدِیۡنَ مِنۡكُمۡ وَ الصّٰبِرِیۡنَ ۙ وَ نَبۡلُوَا۠ اَخۡبَارَكُمۡ ﴿۳۱﴾

کو معلوم کر لیں جو تم میں جہاد کرنیوالے ہیں اور جو ثابت قدم رہنے والے ہیں۔ اور تاکہ تمہاری حالتوں کی جانچ کر لیں۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ

بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے اللہ کے رستہ سے روکا

ع ۳ / ۹ / ۷

ف۱ پس مسلمانوں کو ان کے اخلاص پر جزا اور منافقین کو ان کے نفاق و خداع پر سزا دیگا۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ

اور رسول کی مخالفت کی۔ بعد اس کے کہ ان کو رستہ نظر آچکا تھا۔

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝۳۲

یہ لوگ اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے ف۱ اور اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو مٹا دے گا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت

الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝۳۳ اِنَّ الَّذِيْنَ

کرو۔ اور (کفار کی طرح اللہ اور رسول کی مخالفت کر کے) اپنے اعمال کو برباد مت کرو۔ بے شک جو لوگ

كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ

کافر ہوئے اور انہوں نے اللہ کے رستہ سے روکا پھر وہ کافر ہی رہ کر

كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝۳۴ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا

مر گئے۔ خدا تعالیٰ ان کو بھی نہ بخشے گا۔ ف۲ سو تم ہمت مت ہارو اور صلح کی طرف

اِلَى السَّلْمِ ڰ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ڰ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ

مت بلاؤ ف۳ اور تم ہی غالب رہو گے۔ ف۴ اور اللہ تمہارے ساتھ ہے

وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝۳۵ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

اور تمہارے اعمال میں ہرگز کمی نہ کرے گا۔ ف۵ دُنیوی زندگی تو محض

لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ

ایک لہو و لعب ہے۔ ف۶ اور اگر تم ایمان اور تقویٰ اختیار کرو۔ تو اللہ تم کو

اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْــَٔـلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝۳۶ اِنْ يَّسْــَٔـلْكُمُوْهَا

تمہارے اجر عطا کرے گا۔ اور تم سے تمہارے مال طلب نہ کرے گا۔ اگر تم سے تمہارے مال طلب کرے

فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝۳۷ هٰٓاَنْتُمْ

پھر انتہا درجہ تک تم سے طلب کرتا رہے تو تم بخل کرنے لگو اور اللہ تعالیٰ تمہاری ناگواری ظاہر کر دے۔ ہاں تم لوگ ایسے

هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ

ہو کہ تم کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے

فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ

سو بعضے تم میں سے وہ ہیں جو بخل کرتے ہیں۔ اور جو شخص بخل کرتا ہے تو وہ خود اپنے سے

ف۱ بلکہ یہ دین ہر حال میں پورا ہو کر رہیگا۔ چنانچہ ہوا +

ف۲ عدم مغفرت کیلئے کفر کے ساتھ صَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شرط نہیں +

ف۳ یہاں جو صلح کی ممانعت ہے تو اس سے مراد مطلق صلح نہیں بلکہ صرف وہ صلح جس کا منشا محض ضعف ہمت ہو جو کہ معصیت ہے اور جو صلح کسی مصلحت سے ہو وہ جائز ہے +

ف۴ اور وہ مغلوب ہونگے اس لئے کہ تم محبوب ہو اور وہ مبغوض ہیں +

ف۵ یہ تو تشجیع سے جہاد کی ترغیب تھی آگے تزہید سے جہاد کی ترغیب اور انفاق فی سبیل اللہ کی تمہید ہے +

ف۶ اگر اس میں جان اور مال کو تمتع کے لئے بچانا چاہیے تو وہ تمتع ہی کتنے دن کا ہے، اور کیا اس کا حاصل +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ

بخل کرتا ہے۔ اور اللہ تو کسی کا محتاج نہیں۔ اور تم سب محتاج ہو۔ اور اگر

تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾

تم رُوگردانی کروگے تو خدا تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کردیگا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ فتح مدینہ میں نازل ہوئی اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ

ف۱ بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی۔ ف۲ تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ

پچھلی خطائیں معاف فرمادے۔ اور آپ پر اپنے احسانات

نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲﴾

کی تکمیل کر دے اور آپ کو سیدھے رستہ پر لے چلے۔ ف۳

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْٓ

اور اللہ آپ کو ایسا غلبہ دے جس میں عزت ہی عزت ہو۔ ف۴ وہ خدا ایسا ہے جس نے

اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ

مسلمانوں کے دلوں میں تحمّل پیدا کیا ہے۔

لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ

تاکہ ان کے پہلے ایمان کے ساتھ ان کا ایمان اور زیادہ ہو۔ اور آسمان و زمین کا سب لشکر

وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۴﴾ لِّيُدْخِلَ

اللہ ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ (مصلحتوں کا) بڑا جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایسی بہشت میں داخل کرے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ

جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ جن میں ہمیشہ کو رہیں گے اور تاکہ ان کے

ف۱ آپ حدیبیہ سے مدینہ کو واپس تشریف لاتے تھے کہ راہ میں یہ سورت نازل ہوئی۔ کل یا اکثر علی اختلاف القولین اور سب واقعات (جنکی طرف اس سورۃ میں اشارہ ہے) ذیقعدہ ۶ھ میں واقع ہوئے +

ع ۴/۱۰/۸

ف۲ یعنی صلح حدیبیہ سے یہ فائدہ ہوا کہ وہ سبب بن گئی ایک فتح مطلوب یعنی فتح مکہ کی۔ پس گویا یہ صلح ہی فتح تھی اور فتح مکہ کو فتح مبین اس لئے کہا گیا کہ غایت فتح کی غلبہ ہوتا ہے اسلام کا لوگوں کے اسلام سے یا استسلام سے اور یہی اس کا اثر مطلوب ہے اور فتح مکہ سے اسلام کو اس لئے نہایت غلبہ ہوا کہ تمام قبائل عرب اس بات کے منتظر تھے کہ اگر آپ اپنی قوم پر غالب آگئے تو ہم بھی اطاعت کرلیں گے۔ چنانچہ جب مکہ فتح ہوا تو چاروں طرف سے قبائل امڈ پڑے اور خود یا بواسطہ وفد کے حاضر ہوکر اسلام لانا شروع کیا۔ پس چونکہ آثار غلبۂ اسلام کے اس فتح پر زیادہ نمایاں ہوئے اس لئے اس کو فتح مبین فرمایا گیا +

ف۳ اور پہلے سے بھی صراط مستقیم پر چلنا یقینی ہے لیکن اسمیں کفار مزاحم و مصادم ہوتے +

ف۴ یعنی جس کے بعد پھر آپکو کبھی دبنا ہی نہ پڑے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۗ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا

گناہ دُور کردے اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی

عَظِيْمًا ۙ﴿۵﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَ

کامیابی ہے اور تاکہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور

الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ

مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے جو کہ اللہ کے ساتھ بُرے بُرے گمان

السَّوْءِ ۗ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ

رکھتے ہیں اُن پر بُرا وقت پڑنے والا ہے۔ف۱ اور (آخرت میں) اللہ تعالیٰ اُن پر

عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۗ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾

غضبناک ہوگا۔ اور انکو رحمت سے دُور کردیگا اور اُن کیلئے اُس نے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ

اور آسمان و زمین کا سب لشکر اللہ ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا

زبردست حکمت والا ہے۔ف۲ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور بشارت دینے والا

وَّنَذِيْرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ

اور ڈرانیوالا کرکے بھیجا ہے۔ تاکہ تم لوگ اللہ پر اور اُس کے رسُول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو۔

وَتُوَقِّرُوْهُ ۗ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ

اور اس کی تعظیم کرو ف۳ اور صبح و شام اس کی تسبیح میں لگے رہو جو

الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۗ يَدُ

لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں تو وہ (واقع میں) اللہ تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں۔ خدا کا

اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ

ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ف۴ پھر (بعد بیعت کے) جو شخص عہد توڑیگا سو اسکے عہد توڑنے

عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ

کا وبال اُسی پر پڑے گا۔ اور جو شخص اس بات کو پورا کرے گا جس پر (بیعت میں) خدا سے عہد

اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ ع سَيَقُوْلُ لَكَ

کیا ہے سو عنقریب خدا اس کو بڑا اجر دے گا۔ جو دیہاتی پیچھے رہ گئے

ف۱ چنانچہ مشرکین چند ہی روز بعد مقتول و ماخوذ ہوئے، اور منافقین کی تمام عمر حسرت اور پریشانی میں کٹی کہ اسلام بڑھتا تھا اور وہ گھٹتے جاتے تھے +

ف۲ یعنی پوری قدرت والا ہے اگر چاہتا کسی لشکر سے ان سب کی ایک دم سے صفائی کردیتا کیونکہ یہ اس کے مستحق ہیں۔ لیکن چونکہ وہ حکمت والا ہے۔ اس لئے بمصلحت عقوبت میں توقف فرماتا ہے +

ف۳ عقیدۃً بھی کہ اللہ تعالیٰ کو موصوف بالکمالات منزہ عن النقائص سمجھو اور عملاً بھی کہ اطاعت کرو +

ف۴ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ سے یہ نہ سمجھا جائے کہ بیعت کے وقت ہاتھ میں ہاتھ لینا ضرور ہے، یا یہ کہ شیخ بیعت لینے والے کا ہاتھ اوپر ہی ہونا ضروری ہے اصل یہ ہے کہ یہ عبارت ہے مطلق بیعت بمعنی ضمان طاعت سے + اور يَدُ اللّٰهِ میں حقیقی معنی متشابہات میں سے ہیں۔ اس میں زیادہ تفتیش نہ کرنی چاہئیے +

ع ۱۰ / ۹

۶ حرکتوں والی مدِ لازم · ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب · ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا

وہ عنقریب آپ سے کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال وعیال نے فرصت نہ لینے

فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ

دی۔ سو ہمارے لئے (اس کوتاہی کی) معافی کی دعا مانگیے یہ لوگ اپنی زبان سے وہ باتیں کہتے ہیں جوان

قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا

کے دل میں نہیں ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ سو وہ کون ہے جو خدا کے سامنے تمہارے لئے کسی چیز کا (کچھ

اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ

بھی) اختیار رکھتا ہو اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی نقصان یا کوئی نفع پہنچانا چاہے۔ ف۱ بلکہ

كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ

اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال پر مُطلع ہے بلکہ تم نے یوں سمجھا

اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى

کہ رسُول اور (ہمراہی) مومنین اپنے گھروالوں میں

اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ

کبھی لوٹ کر نہ آویں گے۔ اور یہ بات تمہارے دلوں میں اچھی بھی معلوم ہوتی تھی اور تم نے

ظَنَّ السَّوْءِ ۚۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَمَنْ لَّمْ

بُرے بُرے گمان کیے۔ اور تم برباد ہونے والے لوگ ہوگئے اور جو شخص

يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ

اللہ پر اور اُس کے رسُول پر ایمان نہ لاوے گا سو ہم نے کافروں کے لیے دوزخ تیار کر

سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ

رکھی ہے۔ اور تمام آسمان وزمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے وہ جس کو

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

چاہے بخش دے۔ اور جس کو چاہے سزا دے۔ ف۲ اور اللہ تعالیٰ

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ

بڑا غفور رحیم ہے ف۳ جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے وہ عنقریب جب تم (خیبر کی) غنیمتیں لینے

اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ

چلوگے کہیں گے کہ ہم کو بھی اجازت دو کہ ہم تمہارے ساتھ چلیں۔

ف۱ ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں پس ثابت ہوا کہ واقع میں کوئی عذر دافع قضاء وقدر نہیں۔ مگر جہاں شریعت نے مصلحت سمجھا بہت سے مواقع پر عذر واقعی کو رخصت کا مدار قرار بھی دے دیا +

ف۲ چنانچہ مومن کیلئے مغفرت اور کافر کے لئے عذاب چاہا اور اسی طرح ٹھیرا دیا +

ف۳ یعنی کافر گو مستحق سزا ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ایسا غفور ورحیم ہے کہ وہ اگر ایمان لے آئے تو اس کو بھی بخش دیتا ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنۃ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا

وہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ خدا کے حکم کو بدل ڈالیں۔ ف۱ آپ کہہ دیجیے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ

كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ

نہیں چل سکتے۔ خدا تعالیٰ نے پہلے سے یوں ہی فرما دیا ہے ف۲ تو وہ لوگ کہیں گے بلکہ

تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾

تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو بلکہ خود یہ لوگ بہت کم بات سمجھتے ہیں۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى

آپ ان پیچھے رہنے والے دیہاتیوں سے (یہ بھی) کہہ دیجیے کہ عنقریب تم لوگ ایسے لوگوں

قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ

(سے لڑنے) کی طرف بلائے جاؤ گے جو سخت لڑنے والے ہونگے کہ یا تو ان سے لڑتے رہو یا وہ مطیع (اسلام) ہوجائیں

فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا

سو اگر تم اطاعت کرو گے تو تم کو اللہ تعالیٰ نیک عوض (یعنی جنّت) دے گا۔ اور اگر تم (اس وقت

كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾

بھی) روگردانی کرو گے جیسا اس کے قبل روگردانی کر چکے ہو تو وہ دردناک عذاب کی سزا دے گا۔

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ

نہ اندھے پر کوئی گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی گناہ ہے

وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے۔ اور جو شخص اللہ و رسول کا کہنا مانے گا

يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ

اُس کو ایسی جنّتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور جو شخص (حکم

يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَضِىَ اللّٰهُ

سے) روگردانی کرے گا اس کو دردناک عذاب کی سزا دے گا۔ بالتحقیق اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں

عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

سے خوش ہوا جب کہ یہ لوگ آپ سے درخت (سمرہ) کے نیچے بیعت کر رہے تھے

فَعَلِمَ مَا فِىْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ ف۳

اور ان کے دلوں میں جو کچھ تھا اللہ کو وہ بھی معلوم تھا پس اللہ تعالیٰ نے ان میں اطمینان پیدا کر دیا۔

ف۱ یعنی یہ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے حکم کو جو کہ اس واقعہ کے متعلق ہوا ہے کہ بجز اہل حدیبیہ کے خیبر اور کوئی نہ جائے بالخصوص متخلفین بدل ڈالیں یعنی مسلمانوں سے اس کی درخواست کرنا گویا یہ درخواست ہے کہ مسلمان خدا کے حکم کے خلاف کریں جو ان کے لئے شرعاً ممتنع ہے اور یہاں معنی تبدیل کا فاعل مسلمان ہونگے۔ لیکن چونکہ وہ لوگ بوجہ اس درخواست کے اس تبدیل کا سبب ہیں لہٰذا انکی طرف اسکی نسبت کیگئی۔ اور تبدیل بالمعنی المذکور کے وقوع سے افعال وصفات الٰہیہ میں کوئی نقص نہیں آتا کیونکہ وہ حکم تشریعی تھا لیکن مؤمنین کا آثم ہونا لازم آتا ہے۔ حاصل مطلب یہ ہوا کہ وہ اس کی درخواست کرتے ہیں کہ تم گناہ کے مرتکب ہو۔

الربع

ف۲ پہلے سے اس لئے کہا کہ حدیبیہ سے واپسی پر یہ حکم ہو گیا تھا۔

ف۳ جس سے ان کو خدا کا حکم ماننے میں ذرا پس و پیش نہیں ہوا۔

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَّاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا

اور ان کو ایک لگتے ہاتھ فتح دے دی۔ ف۱ اور (اس فتح میں) بہت سی غنیمتیں بھی (دیں) جنکو یہ لوگ لے رہے

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ

ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست بڑا حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے (اور بھی) بہت سی

كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ

غنیمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جنکو تم لوگے۔ سو سردست تم کو یہ دے دی ہے اور لوگوں کے ہاتھ

اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

تم سے روک دیئے۔ ف۲ اور تاکہ یہ (واقعہ) اہل ایمان کے لئے ایک نمونہ ہو جائے

وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲۰﴾ وَّاُخْرٰى لَمْ

اور تاکہ تم کو ایک سیدھی سڑک پر ڈال دے۔ ف۳ اور ایک فتح اور بھی ہے جو تمہارے

تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ

قابو میں نہیں آئی۔ ف۴ خدا تعالیٰ اس کو احاطہ میں لئے ہوئے ہے اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ

ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اگر تم سے یہ کافر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ

لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر نہ ان کو کوئی یار

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ

ملتا اور نہ مددگار اللہ تعالیٰ نے (کفار کے لئے) یہی دستور کر رکھا ہے جو

مِنْ قَبْلُ ښ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾

پہلے سے چلا آتا ہے۔ اور آپ خدا کے دستور میں ردو بدل نہ پاویں گے۔

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ

اور وہ ایسا ہے کہ اُس نے اُن کے ہاتھ تم سے (یعنی تمہارے قتل سے) اور تمہارے ہاتھ

عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ

ان (کے قتل) سے عین مکہ (کے قرب) میں روک دیئے بعد اس کے کہ تم کو ان پر قابو

عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ

دے دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا تھا۔ ف۵ وہ

ف۱ مراد اس سے فتح خیبر ہے +

ف۲ یعنی سب کے دل میں رعب پیدا کر دیا کہ ان کو زیادہ درازدستی کی ہمت نہ ہوئی اور اس سے تمہارا نفع دنیوی بھی مقصود تھا تاکہ آرام ہو +

ف۳ مراد اس سڑک سے توکل و وثوق باللہ ہے یعنی ہمیشہ کے لئے اسکو سوچ کر اللہ پر اعتماد سے کام لیا کرو +

ف۴ مراد اس سے فتح مکہ ہے +

ف۵ حدیبیہ میں قبل صلح ایک واقعہ یہ ہوا کہ ایک جماعت مسلح اہل مکہ میں سے یہاں خفیہ اس ارادہ سے آئی کہ موقع پاکر نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام کردیں۔ صحابہ رضی نے ان کو دیکھ لیا اور پکڑ لیا، مگر آپ نے ان کو رہا کر دیا۔ یہاں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم | ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب | ۲ حرکتوں والی مد | ادغام اور ناقابل تلفظ | قلقلہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ

یہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا۔ اور

الْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ

(نیز) قربانی کے جانور کو جو رکا ہوا رہ گیا اس کے موقع میں پہنچنے سے روکا۔ اور اگر (مکہ میں اس وقت) بہت

مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ

مسلمان مرد اور بہت سی مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جنکی تم کو خبر بھی نہ تھی یعنی اُن کے

تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ

پس جانے کا احتمال نہ ہوتا جس پر ان کی وجہ سے تم کو بھی بے خبری سے ضرر پہونچتا تو سب قصہ طے کر دیا جاتا

لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا

لیکن ایسا اس لئے نہیں کیا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جسکو چاہے داخل کر دے ف۱ اگر یہ ٹل گئے ہوتے

لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۲۵ اِذْ

تو ان میں جو کافر تھے ہم ان کو دردناک سزا دیتے۔ جب کہ

جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ

ان کافروں نے اپنے دلوں میں عار کو جگہ دی۔ اور عار بھی

الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي رَسُوْلِهٖ

جاہلیت کی ف۲ سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنین کو

وَعَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى

اپنی طرف سے تحمل عطا کیا ف۳ اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا۔ ف۴

وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

اور وہ اس کے زیادہ مستحق ہیں اور وہ اس کے اہل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر

شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۲۶ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا

چیز کو خوب جانتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا

بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاۗءَ

جو مطابق واقع کے ہے کہ تم لوگ مسجد حرام (یعنی مکہ) میں انشاء اللہ ضرور

اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ

جاؤگے امن وامان کے ساتھ کہ تم میں کوئی سر منڈاتا ہوگا اور کوئی بال کتراتا ہوگا۔

ف۱ چنانچہ ان مسلمانوں کی جان بچی اور تمہارا دین بچا +

ف۲ اس عار سے وہ ضد مراد ہے جو بسم اللہ اور لفظ رسول اللہ لکھنے میں انہوں نے مسلمانوں سے کی تھی۔ اس لئے اس کو جاہلیت سے مقید فرمایا۔ ورنہ مطلق حمیت و عار مذموم نہیں +

ف۳ جس سے اپنے کو ضبط کر کے لکھنے پر اصرار نہیں کیا۔ یہاں تک کہ صلح ہوگئی، اور کفار قتال سے بچ گئے +

ف۴ تقویٰ کی بات سے کلمہ طیبہ اقرار توحید و رسالت مراد ہے۔ اسکی بدولت کفر و شرک سے بچاؤ ہوجاتا ہے اور نیز وہ مقتضی ہے وجوب تقویٰ و اطاعت کو۔ اور اس پر جمائے رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ مقتضا اعتقاد توحید و رسالت کا اطاعت ہے اللہ و رسول کی۔ اور مسلمانوں کا یہ ضبط صرف اس وجہ سے تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضبط کا حکم فرمایا تھا پس یہ اطاعت کلمہ تقویٰ پر جمنا ہے +

ع ۹ ۱۱

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ

تم کو کسی طرح کا اندیشہ نہ ہوگا۔ سو اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں معلوم ہیں جو تم کو معلوم نہیں۔ پھر اس سے

دُونِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ

پہلے ایک فتح دے دی۔ ف۱ وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو

رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى

ہدایت دی۔ اور سچا دین (یعنی اسلام) دے کر (دنیا میں) بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر

الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٢٨﴾ مُحَمَّدٌ رَسُولُ

غالب کرے۔ ف۲ اور اللہ کافی گواہ ہے۔ محمد اللہ کے

اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ

رسول ہیں۔ اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں۔

رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ

اور آپس میں مہربان ہیں۔ اے مخاطب تو انکو دیکھیگا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي

کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہیں۔ ان کے آثار بوجہ تاثیر

وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ

سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں۔ یہ ان کے اوصاف

فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ

توریت میں ہیں۔ اور انجیل میں ان کا یہ وصف ہے کہ جیسے کھیتی

أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ

کہ اس نے اپنی سوئی نکالی۔ پھر اس نے اسکو قوی کیا۔ پھر وہ اور موٹی ہوئی پھر اپنے تنے پر سیدھی

عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ

کھڑی ہوگئی۔ کہ کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگے۔ تاکہ ان سے کافروں کو

الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

جلاوے اللہ تعالیٰ نے ان صاحبوں سے جو کہ ایمان لائے ہیں اور نیک کام

الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾ ع

کر رہے ہیں۔ مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

ف۱ مراد فتح خیبر ہے +

ف۲ باعتبار حجت و دلیل کے تو ہمیشہ اور باعتبار شوکت و سلطنت اہل اسلام کے بشرط صلاح اہل دین کے اور چونکہ یہ شرط صحابہ میں پائی جاتی تھی۔ اس لئے یہ آیت اثبات رسالت کے ساتھ بشارت بھی ہوگئی صحابہ رض کے لئے فتوحات عامہ کی۔ چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا +

معانقہ ۱۵

ع ۴ / ۱۲

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

سُورَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ حجرات مدینہ میں نازل ہوئی۔ اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱

ف۱ اے ایمان والو۔ اللہ اور رسول (کی اجازت) سے پہلے تم سبقت مت کیا کرو ف۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ (تمہارے سب اقوال کو) سننے والا اور (تمہارے سب افعال کو) جاننے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲

اے ایمان والو تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند مت کیا کرو۔ اور نہ اُن سے ایسے کھل کر بولا کرو۔ جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو۔ ف۳ کبھی تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۤئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳

بے شک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے سامنے پست رکھتے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے خاص کر دیا ہے۔ ف۴ ان لوگوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ ف۵

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

جو لوگ حجروں کے باہر سے آپ کو پکارتے ہیں اُن میں اکثروں کو عقل نہیں ہے۔ اور اگر یہ لوگ (ذرا) صبر (اور انتظار) کرتے یہاں تک کہ آپ خود باہر ان کے پاس آجاتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا (کیونکہ ادب کی بات تھی) اور اللہ غفور

۶ حرکتوں والی مدلازم | ۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)

۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب | ۲ حرکتوں والی مد | ادغام اور نا قابل تلفظ | قلقلہ

ف۱ حاصل مجموعہ اجزاء سورت کا بیان حقوق حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وحقوق اخوان فی الدین ہے +

واقعہ ان آیتوں کے نزول کا یہ ہے کہ ایک بار بنی تمیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما میں باہم آپ کی مجلس میں اس امر میں گفتگو ہوئی کہ ان لوگوں پر حاکم کس کو بنایا جائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے قعقاع بن معبد کی نسبت رائے دی۔ اور حضرت عمرؓ نے اقرع بن حابس کی نسبت رائے دی اور گفتگو بڑھ کر دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں اس پر یہ حکم نازل ہوا +

ف۲ یعنی جب تک قرائن قویہ یا تصریح سے اذن گفتگو کا نہ ہو گفتگو مت کیا کرو +

ف۳ یعنی نہ بلند آواز سے بولو جبکہ آپ کے سامنے بات کرنا ہو۔ گو باہم ہی مخاطبت ہو اور نہ برابر کی آواز سے بولو جبکہ خود آپ سے مخاطبت کرو +

ف۴ مطلب یہ کہ متقی کامل ہیں +

ف۵ اگلی آیتوں کا واقعہ یہ ہے کہ وہی بنی تمیم جب آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے آئے تو اس وقت آپ دولتخانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے باہر سے بوجہ قلت تہذیب کے آپ کو نام لے لے کر پکارنا شروع کیا۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں +

رَّحِيمٌ ۝٥ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ

رحیم ہے ۔ اے ایمان والو اگر کوئی شریر آدمی تمہارے پاس کوئی

بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟ أَن تُصِيبُوا۟ قَوْمًۢا بِجَهَٰلَةٍ

خبر لائے تو خوب تحقیق کرلیا کرو کبھی کسی قوم کو نادانی سے کوئی ضرر نہ پہنچا دو

فَتُصْبِحُوا۟ عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَٰدِمِينَ ۝٦ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ

پھر اپنے کیئے پر پچھتانا پڑے ۔ ف۱ اور جان رکھو کہ

فِيكُمْ رَسُولَ ٱللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِى كَثِيرٍ مِّنَ

تم میں رسول اللہ ہیں ۔ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر وہ اس میں تمہارا کہنا

ٱلْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ ٱلْإِيمَٰنَ

مانا کریں تو تم کو بڑی مضرت پہونچے ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی محبت دی ۔

وَزَيَّنَهُۥ فِى قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ ٱلْكُفْرَ وَ

اور اس کو تمہارے دلوں میں مرغوب کر دیا ۔ اور کفر اور فسق اور عصیان

ٱلْفُسُوقَ وَٱلْعِصْيَانَ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلرَّٰشِدُونَ ۝٧

سے تم کو نفرت دے دی ۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل

فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝٨

اور انعام سے راہِ راست پر ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے ۔

وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا۟ فَأَصْلِحُوا۟

اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں ۔ تو ان کے درمیان

بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنۢ بَغَتْ إِحْدَىٰهُمَا عَلَى ٱلْأُخْرَىٰ

اصلاح کردو پھر اگر ان میں کا ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس

فَقَٰتِلُوا۟ ٱلَّتِى تَبْغِى حَتَّىٰ تَفِىٓءَ إِلَىٰٓ أَمْرِ ٱللَّهِ ۚ

گروہ سے لڑو ۔ جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع ہو جاوے

فَإِن فَآءَتْ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا بِٱلْعَدْلِ وَأَقْسِطُوٓا۟ ۖ

پھر اگر رجوع ہو جائے تو ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ اصلاح کردو اور انصاف کا خیال رکھو

إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ۝٩ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ

بے شک اللہ تعالیٰ انصاف والوں کو پسند کرتا ہے ۔ مسلمان تو سب

ف۱

اسکے نزول کا واقعہ اس طرح ہوا اور پھر حکم عام ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عقبہ کو قبیلہ بنو مصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور ایک روایت میں بنی وکیعہ آیا ہے۔ ولید میں اور ان میں زمانہ جاہلیت میں کچھ عداوت تھی۔ ولید کو وہاں جاتے ہوئے کچھ اندیشہ ہوا۔ اُن لوگوں نے سُن کر استقبال کیا، ولید کو یہ گمان ہوا کہ یہ لوگ بارادۂ قتل آئے ہیں۔ واپس آ کر اپنے خیال کے موافق کہہ دیا کہ وہ تو مخالفِ اسلام ہوگئے۔ آپؐ نے حضرت خالدؓ کو تحقیقِ حال کے لئے بھیجا اور فرما دیا کہ خوب تحقیق کرنا۔ اور جلدی مت کرنا۔ چنانچہ انہوں نے وہاں بجز اطاعت اور خیر کے کچھ نہ دیکھا۔ آکر آپؐ کا اطمینان کر دیا۔ اس پر یہ حکم نازل ہوا +

فائدہ۔ اس سے ایک حکم شرعی ثابت ہوگیا کہ بدون تحقیق کے ایسی خبر پر عمل نہ کرنا چاہیئے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ
بھائی ہیں سو اپنے دو بھائیوں کے درمیان اصلاح کر دیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ تاکہ تم پر
تُرْحَمُونَ ﴿۱۰﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ
رحمت کی جائے۔ اے ایمان والو نہ تو مردوں کو مردوں پر
قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ
ہنسنا چاہیئے۔ ف۱ کیا عجب ہے کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ ان (ہنسنے والوں) سے (خدا کے نزدیک) بہتر
وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا
ہوں۔ اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیئے کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر
مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا
ہوں۔ اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے
بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ
لقب سے پکارو ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا (ہی) برا ہے۔
وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۱۱﴾ يَا أَيُّهَا
اور جو (ان حرکتوں سے) باز نہ آویں گے تو وہ ظلم کرنیوالے ہیں۔ اے
الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ
ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو۔ کیونکہ
بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ
بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں۔ اور سراغ مت لگایا کرو۔ اور کوئی کسی کی غیبت
بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ
بھی نہ کیا کرے ف۲ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے
لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ
بھائی کا گوشت کھائے اس کو تو تم ناگوار سمجھتے ہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو
إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۲﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا
بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے اے لوگو ہم نے
خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ
تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو مختلف

النصف ع ۱۰ / ۱۳

ف۱ تمسخر وہ ہنسی ہے جس سے دوسرے کی تحقیر اور دل آزاری ہو۔ اور جس سے دوسرے کا دل خوش ہو وہ مزاح کہلاتا ہے اور وہ جائز ہے +

ف۲ غیبت یہ ہے کہ کسی کے پیچھے اسکی ایسی برائی کرنا کہ اس کے سامنے کی جائے تو اس کو رنج ہو۔ گو وہ سچی بات ہی ہو۔ ورنہ بہتان ہے۔ اور پیٹھ پیچھے کی قید سے یہ نہ سمجھا جائے کہ سامنے جائز ہے کیونکہ وہ لمز میں داخل ہے جسکی ممانعت اوپر آئی ہے + فائدہ۱۔ محقق یہ ہے کہ غیبت گناہ کبیرہ ہے۔ البتہ جس سے بہت کم تاذی ہو وہ صغیرہ ہو سکتا ہے + فائدہ۲۔ بلا اضطرار غیبت سننا مثل غیبت کرنیکے ممنوع ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ

قومیں اور مختلف خاندان بنایا۔ تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ ف۱ اللہ کے نزدیک تم سب

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ

میں بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ اللہ خوب جاننے والا اور پورا خبردار ہے۔ یہ گنوار

الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا

کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ فرما دیجیے کہ تم ایمان تو نہیں لائے لیکن یوں کہو کہ ہم (مخالفت

اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ

چھوڑ کر) مطیع ہو گئے اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ ف۲

وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ

اور اگر تم اللہ اور اُس کے رسول کا کہنا مان لو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے

اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا

ذرا بھی کمی نہ کرے گا۔ بیشک اللہ غفور رحیم ہے۔ پُورے

الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ

مومن وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسُول پر ایمان لائے پھر

لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

شک نہیں کیا۔ اور اپنے مال اور جان سے خدا کے رستے میں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾

جہاد کیا یہ لوگ ہیں سچے

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا

آپ فرما دیجیے کہ کیا خدائے تعالیٰ کو اپنے دین کی خبر دیتے ہو۔ ف۳ حالانکہ اللہ کو تو سب

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ

آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کی خبر ہے۔ اور اللہ سب

شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ

چیزوں کو جانتا ہے۔ ف۴ یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا آپ پر احسان رکھتے ہیں۔

قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ

آپ کہہ دیجیے کہ مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ رکھو۔ بلکہ اللہ تم پر احسان

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ف۱
شعب خاندان کی جڑ کو کہتے ہیں اور قبیلہ اسکی شاخ کو مثلاً سید ایک شعب ہے، اور حسنی و حسینی قبائل ہیں وعلیٰ ھذا +

ف۲
یہاں اسلام سے مراد اسلام لغوی ہے شرعی نہیں ہیں اس آیت سے ایمان و اسلام کے تغایر پر استدلال کرنا غیر صحیح ہے +

ف۳
یعنی اللہ تعالیٰ تو جانتے ہیں کہ تم نے ایمان نہیں قبول کیا باوجود اس کے جو تم دعویٰ قبول کا کرتے ہو تو لازم آتا ہے کہ خلاف علم خداوندی خدا تعالیٰ کو ایک بات بتاتے ہو +

ف۴
اس سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کو جو تمہارے متعلق علم ہے کہ تم ایمان نہیں لائے وہی صحیح ہے +

عَلَيْكُمْ أَنْ هَدٰىكُمْ لِلْإِيْمَانِ إِنْ كُنْتُمْ
رکھتا ہے کہ اُس نے تم کو ایمان کی ہدایت دی بشرطیکہ تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ
سچے ہو۔ ف۱ بے شک اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کی مخفی باتوں کو

وَالْأَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾
جانتا ہے۔ اور تمہارے سب اعمال کو بھی جانتا ہے +

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ قٓ مکہ میں نازل ہوئی اس میں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴿۱﴾ بَلْ عَجِبُوْٓا أَنْ
قٓ۔ قسم ہے قرآن مجید کی بلکہ ان کو اس بات پر تعجب ہوا کہ اُن کے

جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا
پاس اُنہی (کی جنس) میں سے (کہ بشر ہیں) ایک ڈرانیوالا (پیغمبر) آگیا۔ سو کافر لوگ کہنے لگے کہ یہ (ایک)

شَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۲﴾ ءَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ
عجیب بات ہے۔ جب ہم مرگئے اور مٹی ہوگئے تو کیا دوبارہ زندہ ہوں گے۔

ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ﴿۳﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ
یہ دوبارہ زندہ ہونا (امکان سے) بہت ہی بعید بات ہے۔ ہم ان کے ان اجزاء کو جانتے ہیں جن کو مٹی

الْأَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿۴﴾
(کھاتی اور کم) کرتی ہے۔ اور ہمارے پاس (وہ کتاب (یعنی لوح) محفوظ (موجود) ہے۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ أَمْرٍ
بلکہ سچی بات کو جب کہ وہ ان کو پہنچتی ہے جھٹلاتے ہیں۔ غرض یہ کہ وہ ایک متزلزل

مَّرِيْجٍ ﴿۵﴾ أَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا إِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ
حالت میں ہیں۔ ف۲ کیا اُن لوگوں نے اپنے اوپر کی طرف آسمان کو نہیں دیکھا

كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ﴿۶﴾
کہ ہم نے اس کو کیسا (اُونچا اور بڑا) بنایا اور (ستاروں سے) اسکو آراستہ کیا۔ اور اس میں کوئی رخنہ تک نہیں۔

ف۱ یہاں لفظ ایمان فرمانے سے شبہہ نہ کیا جائے، کہ اس کا ایمان ہونا تسلیم کرلیا گیا۔ بات یہ ہے کہ یہاں بطور فرض کے گفتگو ہے جس میں ان کی طرف سے حکایت کی گئی ہے، جیسا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ میں قرینہ ہے۔ یعنی اگر بالفرض تمہارے دعویٰ کے موافق اس کو ایمان مان لیا جائے تو بھی خدا ہی کا احسان ہے +

ف۲ اس لئے کہ کبھی تعجب ہے، کبھی تکذیب ہے، +

المنزل السابع (۷) ۲۶۷

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ

اور زمین کو ہم نے پھیلایا۔ اور اس میں پہاڑوں کو جمایا۔ اور

اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍۙ ۝۷

اس میں ہر قسم کی خوشنما چیزیں اُگائیں۔

تَبْصِرَةً وَّ ذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝۸

جو ذریعہ ہے بینائی اور دانائی کا۔ف۱ ہر رجوع ہونے والے بندے کے لیے ف۲

وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا

اور ہم نے آسمان سے برکت (یعنی نفع) والا پانی برسایا۔ پھر اُس سے بہت سے

بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِیْدِۙ ۝۹ وَ النَّخْلَ

باغ اگائے اور کھیتی کا غلہ اور لمبی لمبی کھجور کے درخت

بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌۙ ۝۱۰ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِۙ

جن کے گچھے خوب گوندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ بندوں کے رزق دینے کے لیے

وَ اَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝۱۱

اور ہم نے اس (بارش) کے ذریعہ سے مردہ زمین کو زندہ کیا۔ (بس) اسی طرح زمین سے نکلنا ہوگا ف۳

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ

اس سے پہلے قوم نوحؑ اور اصحاب الرّس

وَ ثَمُوْدُۙ ۝۱۲ وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍۙ ۝۱۳

اور ثمود اور عاد اور فرعون اور قوم لُوطؑ

وَّ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ

اور اصحاب ایکہ اور قوم تبع تکذیب کر چکے ہیں۔ (یعنی) سب نے پیغمبروں کو

الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْدِ ۝۱۴ اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ

جھٹلایا۔ سو میری وعید (ان پر) محقق ہو گئی۔ ف۴ کیا ہم پہلی بار کے پیدا کرنے میں

الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝۱۵

تھک گئے بلکہ یہ لوگ از سر نو پیدا کرنے کی طرف سے (محض بے دلیل) شبہ میں ہیں۔

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ

اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور اس کے جی میں جو خیالات آتے ہیں

ف۱ یعنی ہماری قدرت کی معرفت کا ذریعہ ہے +

ف۲ یعنی ایسے شخص کے لئے جو اس غرض سے مصنوعات میں فکر کرنے کی طرف متوجہ ہوکہ وہ عین توجہ الی الصانع ہے +

ف۳ یعنی جب ان امور پر ہماری قدرت ثابت ہو گئی تو احیاء موتیٰ پر کیوں نہ ہو گی، پس مقدور ممکن اور فاعل علم و قدرت سے متصف ثابت ہوا۔ پھر تعجب یا تکذیب کیا معنیٰ؟

ف۴ یعنی ان سب پر عذاب نازل ہوا۔ اسی طرح ان مکذبین پر عذاب آئے گا۔ خواہ دُنیا میں بھی یا صرف آخرت میں +

ع ۱ ۱۵ ۱۵

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ
ہم ان کو جانتے ہیں۔ اور ہم انسان کے اس قدر قریب ہیں کہ اُس کی رگِ گردن

الْوَرِيْدِ ﴿١٦﴾ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ
سے بھی زیادہ ۱؎ جب دو اخذ کرنے والے فرشتے اخذ کرتے رہتے ہیں جو کہ دائیں

وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿١٧﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ
اور بائیں طرف بیٹھے رہتے ہیں۔ وہ کوئی لفظ منہ سے نکالنے نہیں پاتا۔

اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿١٨﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ
مگر اُس کے پاس ہی ایک تاک لگانے والا تیار ہے۔ اور موت کی سختی

الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ
(قریب) آ پہنچی۔ ۲؎ یہ (موت) وہ چیز ہے جس سے تو

تَحِيْدُ ﴿١٩﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ
بدکتا تھا۔ اور (قیامت کے دن دوبارہ) صور پھونکا جائیگا۔ یہی دن ہوگا

الْوَعِيْدِ ﴿٢٠﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ
وعید کا۔ اور ہر شخص اس طرح (میدان قیامت میں) آویگا کہ اس کے ساتھ ایک اسکو اپنے

وَّشَهِيْدٌ ﴿٢١﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ
ہمراہ لاویگا اور ایک (اسکے اعمال کا) گواہ ہوگا۔ تو اس دن سے بے خبر

هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ
تھا۔ سواب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ (غفلت کا) ہٹا دیا۔ سو آج (تو) تیری نگاہ بڑی

حَدِيْدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ
تیز ہے۔ اور (اس کے بعد) فرشتہ جو اس کے ساتھ رہتا تھا۔ عرض کرے گا کہ یہ وہ (روزنامچہ)

عَتِيْدٌ ؕ ﴿٢٣﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٢٤﴾
جو میرے پاس تیار ہے۔ ایسے شخص کو جہنم میں ڈال دو جو کفر کرنے والا ہو اور (حق سے) ضد رکھتا ہو۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ﴿٢٥﴾ الَّذِيْ
اور نیک کام سے روکتا ہو اور حد (عبودیت) سے باہر ہو جانیوالا ہو (اور دین میں) شبہ پیدا کرنیوالا ہو۔ جس نے

جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي
خدا کے ساتھ دوسرا معبود تجویز کیا ہو سو ایسے شخص کو سخت

۱؎ مطلب یہ ہوا کہ ہم باعتبار علم کے اسکی روح اور نفس سے بھی نزدیک تر ہیں۔ جیسا علم انسان کو اپنے احوال کا ہے ہم کو اس کا علم خود اس سے بھی زیادہ ہے ٭

۲؎ یعنی ہر شخص کی موت قریب ہے ٭

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿٢٦﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ

عذاب میں ڈال دو۔ وہ شیطان جو اس کے ساتھ رہتا تھا کہے گا کہ اے ہمارے

اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾

پروردگار میں نے اسکو جبراً گمراہ نہیں کیا تھا۔ لیکن یہ خود دُور دراز کی گمراہی میں تھا۔

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ

ارشاد ہوگا کہ میرے سامنے جھگڑے کی باتیں مت کرو (کہ بے سُود ہیں) اور میں تو پہلے ہی تمہارے پاس

بِالْوَعِيْدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا

وعید بھیج چکا تھا۔ میرے ہاں (وہ) بات (وعید مذکور کی) نہیں بدلی جاویگی۔ اور میں (اس تجویز

بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ

میں) بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔ جس دن کہ ہم دوزخ سے کہیں گے کہ تُو

امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾ وَاُزْلِفَتِ

بھر بھی گئی۔ وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے۔ ف۱ اور جنّت

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ

متقیوں کے قریب لائی جاوے گی۔ کہ کچھ دُور نہ رہے گی۔ ف۲ یہ ہے وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا

لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ

کہ وہ ہر ایسے شخص کے لئے ہے جو رجوع ہونیوالا پابندی کرنیوالا ہو۔ جو شخص خدا سے بے دیکھے

بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِۨ ﴿٣٣﴾ ادْخُلُوْهَا

ڈرتا ہو اور رجوع ہونے والا دل لے کر آوے گا۔ اس جنت میں سلامتی کے

بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ

ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ دن ہے ہمیشہ رہنے کا ان کو بہشت میں سب کچھ ملے گا۔ جو جو

فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا

چاہیں گے اور ہمارے پاس اور بھی زیادہ (نعمت ہے) اور ہم ان (اہل مکّہ) سے پہلے بہت سی

قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا

امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو قوت میں ان سے (کہیں) زیادہ تھے۔

فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾ اِنَّ

اور تمام شہروں کو چھانتے پھرتے تھے ف۳ لیکن جب ہمارا عذاب نازل ہوا تو انکو کہیں بھاگنے کی جگہ نہ ملی ف۴ اس

ف۱ یہ پوچھنا شاید تہویل کفار کے لئے ہو کہ جواب سن کر اُن کے دل میں دوزخ کا خوف اور ڈر پیدا ہو جائے کہ ہم کیسے غضب کے ٹھکانے پہنچے ہیں +

ف۲ ازلاف جنت کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو اسکی جگہ سے منتقل کر کے میدان قیامت میں لے آویں اور اللہ کو سب قدرت ہے۔ تو اس صورت میں اُدْخُلُوْهَا فرمانا بایں معنی نہیں کہ ابھی چلے جاؤ بلکہ بشارت اور وعدہ ہے کہ تم بعد حساب وکتاب وغیرہ کے اس میں جانا، اور دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ بعد فراغ حساب وغیرہ کے ان لوگوں کو جنت کے قریب پہنچا کر باہر ہی سے کہا جائے گا کہ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ پھر اور قریب کرکے کہا جائیگا اُدْخُلُوْهَا الخ

ع ٢ ١٤ ١٦

ف۳ یعنی قوت کے ساتھ اسباب معیشت میں بھی بڑی ترقی دی تھی +

ف۴ یعنی کسی طرح بچ نہ سکے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى

ہیں اس شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جس کے پاس (فہیم) دل ہو یا وہ (کم از کم دل سے) متوجہ

السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

ہو کر (بات کی طرف) کان ہی لگا دیتا ہو۔ اور ہم نے آسمانوں کو

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا

اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اس سب کو چھ دن میں پیدا کیا۔ اور

مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

ہم کو تکان نے چھوا تک نہیں۔ سو ان کی باتوں پر صبر کیجئے۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ

اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہیئے۔ (اسمیں نماز بھی داخل ہے) آفتاب نکلنے سے پہلے (مثلاً صبح

قَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾ ج وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ

کی نماز) اور چھپنے سے پہلے (مثلاً ظہر و عصر) اور رات میں بھی اسکی تسبیح کیا کیجئے (اسمیں مغرب اور عشا آگئی)

السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ

اور (فرض) نمازوں کے بعد بھی ف۱ اور سن رکھو کہ جس دن ایک پکارنے والا پاس

مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ لا يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ط

ہی سے پکارے گا۔ ف۲ جس روز اس چیخنے کو بالیقین سب سُن لیں گے۔

ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ

یہ دن ہوگا (قبروں سے) نکلنے کا۔ ہم ہی (اب بھی) جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں

وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾ لا يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ

اور ہماری ہی طرف پھر لوٹ کر آنا ہے۔ جس روز زمین ان (مُردوں) پر سے کھل جائے گی۔ جبکہ وہ

سِرَاعًا ط ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ

دوڑتے ہونگے۔ یہ ہمارے نزدیک ایک آسان جمع کر لینا ہے۔ جو جو کچھ یہ لوگ

اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ قف

کہہ رہے ہیں۔ ہم خوب جانتے ہیں۔ اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾ ع

ہیں۔ تو آپ قرآن کے ذریعے سے ایسے شخص کو نصیحت کرتے رہیئے جو میری وعید سے ڈرتا ہو۔

ع ۳ ۱٦ ۱۷

ف۱ حاصل یہ ہوا کہ ذکر اللہ میں اور اس کی فکر میں لگے رہیئے۔ تاکہ ان کے اقوال کفریہ کی طرف توجہ نہ ہو۔

ف۲ پاس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آواز سب کو بے تکلف پہنچے گی۔ اور جیسے اکثر دور کی آواز کسی کو پہنچتی ہے کسی کو نہیں پہنچتی ایسا نہ ہوگا۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ذٰریٰت مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۙ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالْجٰرِيٰتِ

قسم ہے اُن ہواؤں کی جو غبار وغیرہ کو اُڑاتی ہوں۔ پھر ان بادلوں کی جو بوجھ (یعنی بارش) کو اٹھاتے ہیں۔ پھر اُن کشتیوں کی جو

يُسْرًا ۙ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ

نرمی سے چلتی ہیں۔ پھر ان فرشتوں کی جو (حکم کے موافق) چیزیں تقسیم کرتے ہیں۔ تم سے جس (قیامت) کا وعدہ کیا جاتا

لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ

ہے وہ بالکل سچ ہے۔ اور (اعمال کی) جزا (وسزا) ضرور ہونے والی ہے۔ ف۱ قسم ہے آسمان کی جسمیں

ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾

(فرشتوں کے چلنے کے) راستے ہیں۔ کہ تم (یعنی سب لوگ (قیامت کے بارے میں) مختلف گفتگو میں ہو۔

يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ﴿۹﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾

اس سے وہی پھرتا ہے جس کو پھرنا ہوتا ہے۔ غارت ہو جائیں بے سند باتیں کرنے والے ف۲

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَ

جو کہ جہالت میں بھولے ہوئے ہیں۔ ف۳ پوچھتے ہیں

اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۲﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ

کہ روز جزا کب ہوگا۔ جس دن وہ لوگ آگ پر رکھے

يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ

جادیں گے۔ (اور کہا جاویگا کہ) اپنی اس سزا کا مزہ چکھو یہی ہے جس کی تم

بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ

جلدی مچایا کرتے تھے۔ بے شک متقی لوگ بہشتوں میں اور

عُيُوْنٍ ۙ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

چشموں میں ہوں گے۔ (اور) انکے رب نے انکو جو (ثواب) عطا کیا ہوگا وہ اسکو (خوشی خوشی) لے رہے ہونگے (اور)

قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا

کیوں نہ ہو) وہ لوگ اسکے قبل (دنیا میں) نیک کار تھے۔ وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے

ف۱ ان قسموں میں اشارہ ہے استدلال کی طرف۔ یعنی یہ سب تصرفات عجیبہ قدرت المبیرہ سے ہونا دلیل ہے عظمت قدرت کی۔ پھر ایسے عظیم القدرت کو قیامت کا واقع کرنا کیا مشکل ہے +

ف۲ یعنی جو قیامت کا انکار کرتے ہیں بلا اس کے کہ ان کے پاس کوئی اسکی دلیل ہو +

ف۳ بھولنے سے مراد اختیاری غفلت ہے +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَهْجَعُونَ ﴿١٧﴾ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿١٨﴾ وَفِي

تھے۔ ف۱ اور اخیر شب میں استغفار کیا کرتے تھے۔ اور ان کے

أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿١٩﴾ وَفِي الْأَرْضِ

مال میں سوالی اور غیر سوالی کا حق تھا۔ ف۲ اور یقین لانے والوں کے

آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ﴿٢٠﴾ وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٢١﴾

لئے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور خود تمہاری ذات میں بھی اور کیا تم کو دکھائی نہیں دیتا۔

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴿٢٢﴾ فَوَرَبِّ

اور تمہارا رزق اور جو تم سے (قیامت کے متعلق) وعدہ کیا جاتا ہے (ان) سب کا (معین وقت) آسمان میں ہے۔ تو قسم ہے

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ

آسمان اور زمین کے پروردگار کی کہ وہ برحق ہے جیسا تم

تَنطِقُونَ ﴿٢٣﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ

باتیں کر رہے ہو۔ کیا ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی حکایت آپ تک

الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٤﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ

پہنچی ہے۔ (اور یہ قصہ اس وقت میں تھا) جبکہ وہ (مہمان) ان کے پاس آئے پھر ان کو سلام کیا۔

قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ﴿٢٥﴾ فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ

ابراہیمؑ نے بھی (جواب میں) کہا سلام (اور کہنے لگے کہ) انجان لوگ (معلوم ہوتے) ہیں۔ پھر اپنے گھر کی طرف چلے اور

فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ﴿٢٦﴾ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا

ایک فربہ بچھڑا (تلا ہوا) لائے۔ اور اس کو ان کے پاس (یعنی سامنے لا کر) رکھا۔ کہنے لگے

تَأْكُلُونَ ﴿٢٧﴾ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا

آپ لوگ کھاتے کیوں نہیں۔ تو اُن سے دل میں خوف زدہ ہوئے انہوں نے کہا کہ تم

تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿٢٨﴾ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ

ڈرو مت اور ان کو ایک فرزند کی بشارت دی جو بڑا عالم ہوگا۔ ف۳ اتنے میں ان کی بی بی بولتی

فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ﴿٢٩﴾

آئیں۔ پھر ماتھے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگیں کہ (اوّل تو) بڑھیا (پھر) بانجھ

قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٣٠﴾

فرشتے کہنے لگے کہ تمہارے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ وہ بڑا حکمت والا جاننے والا ہے ف۴

ف۱ یعنی زیادہ حصہ رات کا عبادت میں صرف کرتے تھے +

ف۲ یعنی ایسے التزام سے دیتے تھے کہ جیسے ان کے ذمہ ان کا کچھ آتا ہو۔ مراد اس سے غیر زکوٰۃ ہے + فائدہ۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ نوافل جنات و عیون کا موقوف علیہ ہیں۔ بلکہ اہل درجات عالیہ کا ذکر فرمایا گیا ہے +

ع ۲۳ / ۱۸

ف۳ مراد اس سے اسحٰق علیہ السلام ہیں +

ف۴ یعنی فی نفسہٖ گو یہ بات تعجب کی ہے مگر تم کہ خاندانِ نبوت میں رہتی ہو اور علم و فہم سے مشرف ہو یہ معلوم کر کے کہ خدا کا ارشاد ہے تعجب میں نہ رہنا چاہیئے +

٦ حرکتوں والی مدلازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدواجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣١﴾

ابراہیم کہنے لگے (کہ) اچھا تو (یہ بتلاؤ کہ) تم کو بڑی مہم کیا درپیش ہے اے فرشتو ۱ؐ

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ

فرشتوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم (یعنی قوم لوطؑ) کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ تاکہ ہم ان پر

عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿٣٣﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ

کھنگر کے پتھر برسائیں جن پر آپ کے رب کے پاس (یعنی عالم

رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣٤﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ

غیب میں) خاص نشانیاں بھی ہیں حد سے گذرنیوالوں کے لئے ۲ؐ اور ہم نے جتنے ایماندار تھے وہاں

فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا

سے نکال کر اُن کو علیحدہ کر دیا۔ سو بجز مسلمانوں کے ایک گھر کے

غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ

اور کوئی گھر (مسلمانوں کا) ہم نے نہیں پایا۔ ۳ؐ اور ہم نے اس واقعہ میں (ہمیشہ کے

اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٣٧﴾

واسطے) ایسے لوگوں کیلئے ایک عبرت رہنے دی ۴ؐ جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔ ۵ؐ

وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ

اور موسیٰؑ کے قصہ میں بھی عبرت ہے جب کہ ہم نے ان کو فرعون کے پاس ایک کھلی ہوئی دلیل

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ

(یعنی معجزہ) دے کر بھیجا سو اس نے مع اپنے ارکان سلطنت کے سرتابی کی اور کہنے لگا

سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٣٩﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ

کہ یہ ساحر ہے یا مجنون سو ہم نے اُس کو اور اُس کے لشکر کو

فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿٤٠﴾ وَفِيْ

پکڑ کر دریا میں پھینک دیا (یعنی غرق کر دیا) اور اُس نے کام ہی ملامت کا کیا تھا۔ اور

عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿٤١﴾

عاد کے قصّہ میں بھی عبرت ہے جب کہ ہم نے اُن پر نامبارک آندھی بھیجی۔

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ

جس چیز پر گذرتی تھی (یعنی ان اشیاء میں سے کہ جنکے ہلاک کا حکم تھا) اسکو ایسا کر چھوڑتی تھی جیسے کوئی چیز گل کر

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ٢ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں) / ادغام اور ناقابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

۱ؐ جب مہمانان عزیز نے جو آدمیوں کی شکل میں تھے، بتایا کہ ہم فرشتے ہیں اور حضرت خلیل اللہ کا خوف جو انکی اچانک نمود پر طاری ہوا تھا جاتا رہا تو آپ نے نورِ فراست سے محسوس کیا کہ محض فرزند کی بشارت دینا ان کا مقصد قدوم نہیں۔ کیونکہ اس کیلئے ایک قاصد کی پیام بری کافی تھی، لامحالہ یہ کسی اہم امر کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اس لئے دریافت فرمایا کہ آپ حضرات کے آنے کی حقیقی غرض کیا ہے؟

۲ؐ فرشتوں نے بتایا کہ ہم لوطؑ کی مجرم قوم پر سنگ باری کر کے ان کے تہس نہس کرنے پر متعین ہوئے ہیں۔ جو مجرم جس پتھر سے ہلاک ہونے والا ہے، اُس پر اس کا نام بھی کندہ ہے۔ الغرض رب شدید العقاب نے انکی سخت ناشائستہ حرکت کی پاداش میں جو ننگِ انسانیت تھی، اُن پر سجّیل کے پتھر برسائے جس سے وہ ہلاک ہو گئے۔

۳ؐ اس قصبہ میں لوط علیہ السلام کے گھرانے کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ تھا، اسکو بچا لیا گیا۔ آپ کی بی بی چونکہ کافرہ تھی، وہ بھی تمام قوم کی طرح قعرِ ہلاکت میں ڈال دی گئی۔

لوط علیہ السلام کی بی بی دو حال سے خالی نہ تھی۔ یا تو منافقہ تھی، یعنی بظاہر مومنہ اور بباطن کافرہ۔ اگر ایسا تھا تو معلوم ہوا کہ منافقہ عورت سے مومن کا نکاح جائز ہے۔ جبتک علانیہ کسی کفر کا ارتکاب نہ ہو، اُس وقت تک وہ مومن کی زوجیت میں رہ سکتی ہے اور اگر وہ عورت علانیہ کافرہ تھی تو اُس وقت غیر مسلمہ عورت سے نکاح جائز ہوگا۔

۴ؐ قوم لوطؑ کی بستی بالکل تہ و بالا کر دی گئی اور اس سرزمین میں دفعۃً ایک بحیرہ نمودار ہو گیا جو اسی ہولناک حادثہ کی یادگار اور بحیرہ لوطؑ کے نام سے اب تک مشہور ہے۔ اس بحیرہ کا پانی ایسا تلخ اور بدبو دار ہے کہ کوئی ذی روح اس کو استعمال نہیں کر سکتا اور اس کے کنارے کوئی درخت بھی نہیں اُگتا۔

۵ؐ حضرت لوط علیہ السلام کی تباہ شدہ بستی کی جائے وقوع تمام لوگوں کے لئے محلِ عبرت ہے۔ لیکن اس سے شقاوت پسند کفار عبرت پذیر نہیں ہوتے بلکہ انہوں نے حقیقت حال کے چہرے پر سخن تراشی کا یہ روغن قاز مَل رکھا ہے کہ اس مقام پر کو ٹلے اور

كَالرَّمِيْمِ ﴿٤٢﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا

ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ اور ثمود کے قصہ میں بھی عبرت ہے جبکہ ان سے کہا گیا اور تھوڑے دنوں

حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ

چین کر لو۔ سو (اس ڈرانے پر بھی) ان لوگوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی۔ سو ان کو

الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا

عذاب نے آلیا۔ اور وہ (اس عذاب کے آثار کو) دیکھ رہے تھے۔ سو نہ تو کھڑے ہی

مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ

ہو سکے۔ اور نہ (ہم سے) بدلہ لے سکے۔ اور ان سے پہلے

نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٤٦﴾

قوم نوحؑ کا یہی حال ہو چکا تھا۔ (یعنی اس سبب سے کہ) وہ بڑے نافرمان لوگ تھے۔

وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿٤٧﴾

اور ہم نے آسمانوں کو (اپنی) قدرت سے بنایا اور ہم وسیع القدرت ہیں۔

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْ

اور ہم نے زمین کو فرش (کے طور پر) بنایا سو ہم (کیسے) اچھے بچھانے والے ہیں۔ اور ہم نے

كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٩﴾

ہر چیز کو دو دو قسم بنایا تاکہ تم (ان مصنوعات سے توحید کو) سمجھو۔

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ

تو تم اللہ ہی کی (توحید کی) طرف دوڑو میں تمہارے (سمجھانے کے) واسطے اللہ کی طرف سے کھلا ڈرانے والا

مُّبِيْنٌ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۭ

(ہو کر آیا) ہوں۔ اور خدا کے ساتھ کوئی اور معبود مت قرار دو

اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥١﴾ كَذٰلِكَ

میں تمہارے واسطے اللہ کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔ ف۱ اسی طرح جو کافر لوگ

مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ

ان سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کے پاس کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا جس کو

اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾ اَتَوَاصَوْا

انہوں نے ساحر یا مجنون نہ کہا ہو۔ کیا اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے

ع ۲ / ۲۳ / ۱

ف۱ آگے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آپ واقع میں بلا شبہ نذیر مبین ہیں۔ جیسا ابھی مذکور ہوا۔ لیکن یہ آپ کے مخالفین ایسے جاہل ہیں کہ نعوذ باللہ آپ کو کبھی ساحر کبھی مجنون بتاتے ہیں۔ سو آپ صبر کیجیے +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

چلے آتے ہیں ف۱ بلکہ (وجہ اس اجماع کی یہ ہوئی کہ) یہ سب کے سب سرکش لوگ ہیں ف۲ سو آپ انکی طرف التفات نہ کیجئے ف۳

فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى

کیونکہ آپ پر کسی طرح کا الزام نہیں۔ اور سمجھاتے رہیئے کیونکہ سمجھانا

تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ

ایمان (لانے) والوں کو (بھی) نفع دے گا۔ اور میں نے جنّ اور انسان کو اسی واسطے پیدا

اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ

کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں۔ میں ان سے (مخلوق کی) رزق رسانی کی درخواست نہیں کرتا۔

وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

اور نہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو کھلایا کریں۔ اللہ خود ہی سب کو

الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿٥٨﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ

رزق پہونچانے والا قوت والا نہایت قوت والا ہے۔ ف۴ تو ان ظالموں کے لئے (سزا کی)

ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا

بھی باری (علم الٰہی میں) مقرر ہے جیسے ان کے (گزشتہ) ہم مشربوں کی باری (مقرر) تھی سو مجھ سے

يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

(عذاب) جلدی طلب نہ کریں۔ غرض ان کافروں کے لئے اس دن کے آنے سے بڑی خرابی

يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع

ہوگی جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ ف۵

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ طور مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

وَالطُّوْرِ ﴿١﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿٢﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿٣﴾

اور قسم ہے طور (پہاڑ) کی۔ اور اس کتاب کی جو کھلے ہوئے کاغذ میں لکھی ہے

وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿٤﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿٥﴾

اور (قسم ہے) بیت المعمور کی۔ ف۶ اور (قسم ہے) اونچی چھت کی (مراد آسمان ہے)

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی یہ اجماع تو ایسا ہو گیا جیسے ایک دوسرے کو کہتے چلے آتے ہوں کہ دیکھو جو رسول آئے تم بھی ہماری طرح کہنا +

ف۲ یعنی سبب اس قول کا طغیان ہے، چونکہ وہ مشترک ہے اس لئے قول بھی مشترک ہو گیا +

ف۳ اس آیت کے نزول پر صحابہ کرام کو سخت ملال ہوا اور سمجھے کہ اب وحی موقوف اور عذاب نازل ہوا چاہتا ہے کیونکہ حقتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی نافرمانیاں دیکھ کر خاموش ہو رہنے اور روگردانی کرنیکا حکم صادر فرما دیا ہے لیکن جب اگلی آیت میں یہ حکم نازل ہوا کہ آپ سمجھاتے رہیئے کیوں کہ سمجھانا ایمان لانے والوں کو بھی نفع دیگا تو اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے دم میں دم آیا +

ف۴ حاصل یہ کہ جب اس عبادت کے مشروع کرنے سے ہماری کوئی غرض نہیں بلکہ خود بندوں ہی کا نفع ہے تو ان کو اسمیں پس و پیش نہ چاہیئے +

ف۵ یعنی جس طرح ازمنۂ گذشتہ کے کفار نے گناہوں اور نافرمانیوں کا پشتارہ باندھ لیا تھا، اسی طرح کفار مکہ نے بھی اپنی عاقبت کی تباہی کا پورا ذخیرہ جمع کر لیا ہے۔ صرف اس قدر کمی ہے کہ جس طرح ان اگلوں پر عذاب الٰہی آنازل ہوا تھا، اسی طرح ان پر بھی آوارد ہو۔ اور واقع میں اگر رب العالمین کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر عزیز نہ ہوتی تو نزول عذاب میں دیر ہی کیا لگتی لیکن حضرت سلطان الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی

ع ۳ (١٤) ٢

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝۶ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ
اور (قسم ہے) دریائے شور کی جو (پانی سے) پُر ہے ف۱ کہ بے شک آپ کے رب کا عذاب ضرور ہو کر
لَوَاقِعٌ ۝۷ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝۸ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ
رہے گا۔ کوئی اُس کو ٹال نہیں سکتا۔ (اور یہ اس روز واقع ہوگا) جس روز آسمان تھرتھرانے
مَوْرًا ۝۹ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝۱۰ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لگے گا۔ اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹ جاویں گے۔ تو جو لوگ جھٹلانے والے ہیں (اور)
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝۱۲
جو (تکذیب کے) مشغلہ میں بیہودگی کے ساتھ لگ رہے ہیں۔ اُن کی اس روز کم بختی آئے گی۔
يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝۱۳ هٰذِهِ
جس روز کہ ان کو آتشِ دوزخ کی طرف دھکے دے دے کے لاویں گے۔ یہ وہی دوزخ
النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝۱۴ اَفَسِحْرٌ
ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ ف۲ تو کیا یہ (بھی) سحر
هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝۱۵ اِصْلَوْهَا
ہے (دیکھ کر بتلاؤ) یا یہ کہ تم کو (اب بھی) نظر نہیں آتا۔ اس میں داخل ہو
فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا
پھر خواہ (اسکی) سہار کرنا یا سہار نہ کرنا تمہارے حق میں دونوں برابر ہیں۔ ف۳ جیسا
تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۶ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ
تم کرتے تھے ویسا ہی بدلہ تم کو دیا جائے گا۔ ف۴ متقی لوگ بلاشبہ (بہشت کے)
فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝۱۷ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ
باغوں اور سامانِ عیش میں ہوں گے۔ (اور) ان کو جو چیزیں اُن کے پروردگار نے دی ہونگی اس سے
رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۱۸ كُلُوْا
خوش دل ہوں گے۔ اور اُن کا پروردگار اُن کو عذابِ دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔ خوب کھاؤ
وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۹
اور پیو مزہ کے ساتھ اپنے عملوں کے بدلے میں۔
مُتَّكِــِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ
تکیہ لگائے ہوئے تختوں پر جو برابر بچھائے ہوئے ہیں۔ اور ہم ان کا گوری گوری بڑی بڑی

ف۱ ان قسموں میں مطلوب کی تقریب ہے اس طور پر کہ قیامت کے وقوع کی اصل ضرورت اعمال کا ثواب یا عذاب ہے اور جزا میں احکام شرعیہ اصل ہیں پھر نتیجۂ مجازاۃ میں دو چیزیں ہیں جنت اور دوزخ اور نفسِ قسم کی توجیہ سورۂ حجر آیت لَعَمْرُكَ کے ذیل میں اور قسم کی غرض وغایت شروع سورۂ صافات میں گذر چکی ہے +

وقف لازم

ف۲ یعنی جن آیتوں میں اسکی خبر تھی، اُن کو جھٹلاتے تھے علاوہ ازیں اُن آیتوں کو سحر کہا کرتے تھے۔ خیر وہ تو تمہارے نزدیک سحر تھا تو کیا یہ بھی سحر ہے؟ دیکھ کر بتلاؤ +

ف۳ نہ یہ ہوگا کہ تمہاری ہائے واویلا سے نجات ہو جائے اور نہ یہ ہوگا کہ تمہاری تسلیم وانقیاد و سکوت پر ترحم کر کے نکال دیا جائے بلکہ ہمیشہ اسی میں رہنا ہوگا +

ف۴ یعنی تم کفر کیا کرتے تھے جو کہ اشد عصیان اور عقوق وکمالات غیر متناہیہ الٰہیہ کا کفران ہے۔ پس بدلہ میں عذابِ دوزخ نصیب ہوگا جو کہ عذاب اشد و غیر متناہی ہے +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ

آنکھوں والیوں (یعنی حوروں) سے بیاہ کردیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں

بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنٰهُمْ

ان کا ساتھ دیا۔ ہم اُن کی اولاد کو بھی (درجے میں) انکے ساتھ شامل کردیں گے۔ اور ان کے عمل میں سے

مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ

کوئی چیز کم نہیں کریں گے۔ ف۱ ہر شخص اپنے اعمال (کفریہ) میں محبوس (فی النّار)

رَهِيْنٌ ﴿٢١﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ

رہے گا۔ اور ہم ان کو میوے اور گوشت جس قسم کا اُن کو

مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢٢﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا

مرغوب ہو روز افزوں دیتے رہیں گے۔ (اور) وہاں آپس میں (بطور خوش طبعی کے) جام شراب میں چھینا جھپٹی

لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ

بھی کرینگے اسمیں نہ بک بک لگیگی (کیونکہ نشہ نہ ہوگا) اور نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی۔ اور اُن کے پاس ایسے لڑکے

غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٢٤﴾ وَ

آدیں جاویں گے جو خاص اُنہی کے لئے ہونگے گویا وہ حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہیں۔ ف۲ اور وہ

اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٥﴾

ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر بات چیت کریں گے۔

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿٢٦﴾

یہ بھی کہیں گے کہ (بھائی) ہم تو اس سے پہلے اپنے گھر (یعنی دُنیا) میں انجام کار سے بہت ڈرا کرتے تھے۔

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ اِنَّا

سو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا لیا۔ ہم اس سے پہلے

كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿٢٨﴾

(یعنی دُنیا میں) اُس سے دعائیں مانگا کرتے تھے واقعی وہ بڑا محسن نہایت مہربان ہے۔

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا

تو آپ سمجھاتے رہیئے کیونکہ آپ بفضلہ تعالیٰ نہ تو کاہن ہیں۔ اور نہ مجنون

مَجْنُوْنٍ ﴿٢٩﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ

ہیں (جیسا کہ یہ مشرکین کہتے ہیں) ف۳ ہاں کیا یہ لوگ یوں (بھی) کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہیں (اور) ہم ان کے بارے میں

ف۱
یعنی یہ نہ کریں گے کہ ان تبوعین کے بعض اعمال لے کر ان کی ذریت کو دے کر دونوں کو برابر کردیں۔ بلکہ متبوع اپنے درجۂ عالیہ میں بدستور رہے گا اور تابع کو بھی وہاں پہنچا دیا جائے گا +

ف۲
یعنی ایسے حسین وجمیل لڑکے اہل جنّت کے خدمتگار ہونگے جیسے آبدار موتی اور موتی بھی وہ جو کسی محفوظ جگہ میں اچھی طرح بند کرکے رکھے ہوں کہ ان کی آب وتاب کو گرد وغبار نے میلا نہیں کیا محفوظ موتی کی آب وتاب اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے +

ف۳
کاہن وہ تھے جو ان شیطانوں سے خبریں حاصل کرتے جو چوری چھپے آسمان تک پہنچکر آسمانی خبریں لے اُڑتے تھے۔ پھر کاہن ان میں اپنی طرف سے بیس جھوٹ ملا کر لوگوں کو سناتے اور اپنی غیب دانی کا سکّہ جماتے۔ کفار مکّہ نے حامل وحی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو افترا پردازیاں کر رکھی تھیں اُن میں ایک یہ بھی کہ آپ کاہن ہیں یعنی معاذ اللہ شیاطین سے آسمانی خبریں حاصل کرتے ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ٢ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ

حادثۂ موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ (بہتر) تم منتظر رہو سو میں بھی تمہارے ساتھ

الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾ أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ

منتظر ہوں۔ ف۱ کیا اُن کی عقلیں اُن کو ان باتوں کی تعلیم کرتی ہیں۔ یا یہ

هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٣٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا

ہے کہ یہ شریر لوگ ہیں۔ ف۲ ہاں کیا یہ (بھی) کہتے ہیں کہ اُنہوں نے اس (قرآن) کو خود گڑھ لیا ہے بلکہ یہ

يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا

لوگ تصدیق نہیں کرتے۔ تو یہ لوگ اس طرح کا کوئی کلام (بنا کر) لے آئیں اگر یہ (اس دعویٰ میں)

صَادِقِينَ ﴿٣٤﴾ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ

سچے ہیں۔ (آگے توحید کے متعلق گفتگو ہے کہ) کیا یہ لوگ بدُون کسی خالق کے خودبخود پیدا ہو گئے ہیں۔ یا یہ

الْخَالِقُونَ ﴿٣٥﴾ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ

خود اپنے خالق ہیں۔ یا اُنہوں نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے۔

بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ

بلکہ یہ لوگ (بوجہ جہل کے توحید کا) یقین نہیں لاتے۔ کیا اِن لوگوں کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں

أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ﴿٣٧﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ

یا یہ لوگ (اس محکمہ نبوت کے) حاکم ہیں۔ کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ اس پر (چڑھ کر آسمان

فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾

کی) باتیں سُن لیا کرتے ہیں تو ان میں جو (وہاں کی) باتیں سُن آتا ہو وہ (اس دعویٰ پر) کوئی صاف دلیل پیش کرے۔

أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ﴿٣٩﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ

کیا خدا کے لئے بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے (تجویز ہوں) کیا آپ ان سے کچھ معاوضہ (تبلیغ

أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿٤٠﴾ أَمْ عِندَهُمُ

احکام کا) مانگتے ہیں کہ وہ تاوان ان کو گراں معلوم ہوتا ہے کیا اُن کے پاس

الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤١﴾ أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ

غیب (کا علم) ہے کہ یہ لکھ لیا کرتے ہیں۔ ف۳ کیا یہ لوگ کچھ بُرائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ﴿٤٢﴾ أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ

سو یہ کافر خود ہی (اس بُرائی میں) گرفتار ہوں گے۔ کیا اُن کا اللہ کے سوا کوئی

ف۱ یعنی تم میرا انجام دیکھو میں تمہارا انجام دیکھتا ہوں اسمیں اشارۃً پیشینگوئی ہے کہ میرا انجام فلاح وکامیابی ہے اور تمہارا انجام خسارہ اور ناکامی اور یہ مقصود نہیں کہ تم مرو گے اور میں نہ مروں گا بلکہ ان لوگوں کا اس سے جو مقصود تھا کہ ان کا دین چلے گا نہیں۔ یہ مر جائیں گے اور دین مٹ جائیگا۔ جواب میں اس کا رد مقصود ہے۔ چنانچہ یوں ہی ہوا +

ف۲ ان کے مدعی عقل ہونے پر ان کا یہ قول دلالت کرتا ہے کہ اگر دین اسلام میں کوئی خیر وخوبی ہوتی تو ادنیٰ طبقہ کے لوگ اسلام لانے میں ہم پر سبقت نہ لے جاتے۔ عمائد قریش لوگوں میں عقل ودانش کے ساتھ مشہور تھے پس اس آیت میں ان کی عقل کی حالت دکھلائی گئی ہے کہ بس تمہاری یہی عقل ہے جو ایسی تعلیم دے رہی ہے؟ اور اگر یہ عقل کی تعلیم نہیں تو محض شرارت اور ضد ہے +

ف۳ یعنی کفار جو بڑی پختگی اور استقلال کے ساتھ کہا کرتے ہیں کہ قیامت ہرگز ہونے ہی کی نہیں اور اگر ہوئی بھی تو ہم کو عذاب ہرگز نہ ہوگا۔ کیا انکے پاس لوحِ محفوظ موجود ہے جس سے امورِ غیبیہ دیکھ کر اس زور شور سے اپنے کلام کو سچا ثابت کرنا چاہتے ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَاِنْ يَّرَوْا

معبود ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے پاک ہے۔ اور اگر وہ آسمان کے

كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ

ٹکڑے کو دیکھ لیں[ف۱] کہ گرتا ہوا آرہا ہے تو یوں کہہ دیں کہ یہ تو تہ بتہ جما ہوا بادل

مَّرْكُوْمٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِىْ

ہے۔ تو ان کو رہنے دیجئے یہاں تک کہ ان کو اپنے اس دن سے سابقہ ہو جس میں

فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿٤٥﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِىْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا

اُن کے ہوش اڑ جائیں گے جس دن اُن کی تدبیریں ان کے کچھ بھی کام نہ آویں گی۔

وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا

اور نہ (کہیں سے) اُن کو مدد ملے گی۔ اور ان ظالموں کے لئے قبل اس (عذاب) کے بھی

دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ

عذاب ہونے والا ہے[ف۲] (جیسے قحط و قتل بدر) لیکن ان میں اکثر کو معلوم نہیں۔ اور آپ اپنے رب کی

لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ

(اس) تجویز پر صبر سے بیٹھے رہیئے کہ آپ ہماری حفاظت میں ہیں اور اٹھتے وقت (مجلس سے یا سونے سے) اپنے

تَقُوْمُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿٤٩﴾ ع

رب کی تسبیح و تحمید کیا کیجئے اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیا کیجئے (مثلاً عشاء) اور ستاروں سے پیچھے بھی۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ نجم مکہ میں نازل ہوئی اس میں باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا

قسم ہے (مطلق) ستارہ کی جب وہ غروب ہونے لگے[ف۳] یہ تمہارے (ہمہ وقت) ساتھ کے رہنے والے نہ راہ (حق) سے

غَوٰى ﴿٢﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿٣﴾ اِنْ هُوَ

بھٹکے اور نہ غلط رستہ ہو لیے[ف۴] اور نہ آپ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں بناتے ہیں۔ ان کا ارشاد نری

اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى ﴿٤﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿٥﴾

وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے[ف۵] ان کو ایک فرشتہ تعلیم کرتا ہے جو بڑا طاقتور ہے[ف۶] پیدائشی طاقتور ہے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ / تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

ف۱ یعنی اُن کی سرکشی اور کفر و عناد یہاں تک بڑھ گیا ہے کہ اگر ہم اُن پر عذاب لانا نازل کریں اور آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں، تب بھی تو نہ ڈریں بلکہ کہیں کہ یہ تو بادل ہے۔ چند ٹکڑے اوپر نیچے تہ بتہ جمع ہو کر غلیظ ابر کی صورت میں بارش برسانے کو ظاہر ہوا ہے +

ف۲ یعنی روز قیامت سے پہلے بھی ان کو ایک اور عذاب ہونا ہے کہ وہ عذاب قبر ہی یا دنیاوی عذاب یعنی سات برس کا سخت قحط اور جنگ بدر میں ذلّت کے ساتھ مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہونا +

ف۳ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جبریل ؑ کے ذریعہ سے وحی آنی شروع ہوئی۔ آپ نے خلعت نبوّت سے مزیّن ہو کر علی الاعلان رسالت کا دعویٰ کیا تو کفار مکّہ اپنے ذاتی اغراض کے مارے طعن تشنیع کرنے لگے۔ اور کہا افسوس! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے آبائی دین سے برگشتہ ہو کر ایک نیا دین اختراع کر لیا ہے تو اُس وقت یہ آیات نازل ہوئیں۔ اور ستارے سے یا تو ثریّا مراد ہے یا مطلقاً جنسِ ستارہ جب وہ غروب ہونے لگے۔ یعنی جب کہ غروب ہوتا ہے یا جب کہ قیامت کے دن ٹوٹ پڑے گا +

ع ۲ ۲۱ ۴

ف۴ اس قسم میں نظیر ہے مضمون جواب قسم مَا ضَلَّ وَمَا غَوٰى کی یعنی جس طرح ستارہ طلوع سے غروب تک اس تمام تر مسافت میں اپنی باقاعدہ رفتار سے اِدھر اُدھر نہیں ہوا اسی طرح آپ اپنی عمر بھر میں ضلال و غوایت سے محفوظ ہیں، اسمیں نیز اشارہ ہے اس طرف کہ جیسے نجم سے اہتداء ہوتا ہے اسی طرح آپ سے بھی بوجہ عدم ضلال و عدم غوایت کے اہتداء ہوتا ہے +

فائدہ۔ ضلال یہ کہ بالکل رستہ بھول کر کھڑا رہ جائے اور غوایت یہ کہ غیر راہ کو راہ سمجھ کر چلتا رہے +

ف۵ وحی عام ہے۔ خواہ الفاظ کی بھی ہو۔ جیسے قرآن کہتے ہیں خواہ صرف معانی کی جو سنّت کہلاتی ہے اور خواہ وحی جزئی ہو یا کسی قاعدۂ کلیہ کی وحی ہو (باقی برصفحہ ۸۴۰)

ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ﴿۷﴾ ثُمَّ

پھر وہ فرشتہ (اپنی) اصلی صُورت پر (آپکے روبرو) نمودار ہوا۔ ایسی حالت میں کہ وہ (آسمان کے) بلند کنارہ پر تھا ف۱ پھر وہ

دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿۹﴾

فرشتہ (آپکے) نزدیک آیا پھر اور نزدیک آیا سو دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا ف۲ بلکہ اور بھی کم ف۳

فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ؕ﴿۱۰﴾ مَا كَذَبَ

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر وحی نازل فرمائی جو کچھ نازل فرمائی تھی قلب نے دیکھی ہوئی چیز میں

الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾

کوئی غلطی نہیں کی۔ تو کیا ان (پیغمبر) سے ان کی دیکھی ہوئی چیز میں نزاع کرتے ہو۔

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ

اور انہوں نے (یعنی پیغمبر نے) اس فرشتہ کو ایک اور دفعہ بھی (صُورت اصلیہ میں) دیکھا ہے سدرۃ المنتہیٰ کے

الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ؕ﴿۱۵﴾ اِذْ

پاس ف۴ اس کے قریب جنّۃ الماویٰ ہے جب اس سدرۃ المنتہیٰ

يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ

کو لپٹ رہی تھیں جو چیزیں لپٹ رہی تھیں ف۵ نگاہ نہ تو ہٹی

وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾

اور نہ بڑھی ف۶ انہوں نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے ف۷

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۙ﴿۱۹﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ

بھلا تم نے لات اور عُزّیٰ اور تیسرے منات کے حال میں

الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا

غور بھی کیا ہے ف۸ کیا تمہارے لئے تو بیٹے (تجویز) ہوں اور خدا کے لئے بیٹیاں اس حالت میں

قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿۲۲﴾ اِنْ هِىَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ

تو یہ بہت بے ڈھنگی تقسیم ہوتی یہ (معبودانِ مذکورہ) نرے نام ہی نام ہیں جن کو

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ

تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ٹھیرا لیا ہے خدا تعالیٰ نے تو ان (کے معبود ہونے) کی کوئی دلیل

سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى

بھیجی نہیں۔ (بلکہ) یہ لوگ صرف بے اصل خیالات پر اور اپنے نفس کی خواہش پر

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

(بقیہ صفحہ ۸۳۹) جس سے آپ اجتہاد فرماتے ہوں۔ ان الفاظ سے اصل مقصود زعمِ کفّار کی نفی ہے یعنی آنحضرت ؐ خدا کی طرف غلط بات کی نسبت نہیں کرتے + ف۶ جبریلؑ کی قوّت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ قوم لُوطؑ کی بستیاں ایک بازُو پر تحت الثریٰ سے اٹھا کر اُلٹ ماریں اور ایک ہی چنگھاڑ سے قوم ثمُود کے جگر پھاڑ دیئے +

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

ف۱ جبریل علیہ السّلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دحیہ کلبی نام ایک صحابی کی شکل میں آیا کرتے تھے جو بہت حسین و جمیل تھے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے جبریلؑ سے فرمایا کہ میں تمہیں تمہاری اصلی صُورت میں بھی دیکھنا چاہتا ہُوں۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم حِرا میں تھے کہ حضرت جبریلؑ مطلع آفتاب میں آسمان کے کنارے نمودار ہُوئے۔ چھ سَو پَر تھے اور قد اور جسم اور پروں نے آسمان کے دونوں کنارے چھپا رکھے تھے +

ف۲ اہل عرب کی عادت تھی کہ جب دو شخص باہم غایت درجہ کا اتفاق و اتحاد کرنا چاہتے تو دونوں اپنی اپنی کمانیں لے کر اُن کے چلّے یعنی تانت کو باہم ملا دیتے پس دو کمانوں کا فاصلہ رہ جانا قربِ و اتحاد سے کنایہ ہوگا +

ف۳ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ ظاہری مجاورت کے علاوہ آنحضرت ؐ میں اور جبریل علیہ السلام میں روحانی مناسبت بھی تھی +

ف۴ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے جبریلؑ کو شبِ معراج دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اُن کی اصلی صُورت میں دیکھا تھا۔ سدرہ عربی میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ ساتویں آسمان پر بیری کا ایک درخت ہے۔ فرشتوں کے پہنچنے کی وہیں تک انتہا ہے +

ف۵ ایک روایت میں ہے کہ ایسے خوش رنگ سنہرے پروانے تھے کہ جن کے دیکھنے سے دل کھنچا جائے اور دوسری روایت میں ہے کہ فرشتے تھے یعنی اُن کی حقیقت یہ تھی + ف۶ بلکہ ان چیزوں کو خوب دیکھا (باقی بر صفحہ ۸۴۱)

اِلَّا الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ؕ﴿۲۳﴾ اَمْ

چل رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس اُن کے رب کی جانب سے (بواسطۂ رسول) ہدایت آچکی ہے۔ کیا

لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۖ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَ الْاُوْلٰى ؑ﴿۲۵﴾

انسان کو اس کی ہر تمنا مل جاتی ہے۔ سو خدا ہی کے اختیار میں ہے آخرت اور دُنیا (بھی)

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ

اور بہت سے فرشتے آسمان میں موجود ہیں اُن کی سفارش ذرا بھی کام نہیں

شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

آسکتی۔ مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہیں اجازت دیں اور (اس کیلئے شفاعت

يَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

کرنے سے) راضی ہوں۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ

وہ فرشتوں کو (خدا کی) بیٹی کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس

مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا

اس پر کوئی دلیل نہیں۔ صرف بے اصل خیالات پر چل رہے ہیں اور یقیناً بے اصل خیالات

يُغْنِىْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ

امرِ حق (کے اثبات) میں ذرا بھی مفید نہیں ہوتے۔ تو آپ ایسے شخص سے اپنا خیال ہٹا لیجئے۔

عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ

جو ہماری نصیحت کا خیال نہ کرے اور بجز دُنیوی زندگی کے اس کو کوئی (اخروی مطلب) مقصود نہ ہو۔ ان

مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ

لوگوں کی فہم کی رسائی کی حد بس یہی (دنیوی زندگی) ہے۔ تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون

ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ

اس کے رستہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہی اس کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہے اور

مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِىَ الَّذِيْنَ

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے انجام کار یہ ہے کہ بُرا کام

اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ﴿۳۱﴾

کرنیوالوں کو اُنکے (بُرے) کام کے عوض میں (خاص طور کی) جزا دیگا اور نیک کام کرنیوالوں کو اُنکے نیک کاموں کے عوض میں جزا دیگا

(البقیہ از صفحہ ۸۴۰)

۱ اور جن چیزوں کے دیکھنے کا حکم جبتک نہ ہوا، ان کی طرف دیکھنے کو آپ کی نگاہ نہ بڑھی۔ یعنی ان کو قبل اذن نہیں دیکھا۔ یہ آپ کے غایت استقلال کی دلیل ہے کیونکہ انسان عجیب چیزوں سے حیرت زدہ ہو کر اُن چیزوں کو دیکھتا نہیں جنکے دیکھنے کو کہا جاتا ہے اور اُن چیزوں کو دیکھتا ہے جن کے دیکھنے کی ممانعت کی گئی ہو +

ع ۲۵ ‏ ۵

ف وہ عجائبات معراج کی حدیثوں میں مذکور ہیں۔ مثلاً انبیاء علیہم السلام سے ملاقات، ارواح کو دیکھنا، جنّت کی سیر وغیرہ۔ بعض مفسّرین نے سورۂ نجم کی ان آیات کی تفسیر رؤیت اللہیہ کے ساتھ کی ہے لیکن صحیح مسلم میں ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے ان آیات کی تفسیر رؤیت جبریلیہ کے ساتھ خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور شریک کی روایت جو صحیح بخاری میں ہے اُس سے یہ شبہہ پڑتا ہے کہ شاید یہ آیات قرب و تدلّی باری تعالیٰ پر محمول ہوں، سو امام نووی نے نقل کیا ہے کہ شریک حافظ حدیث نہیں تھے +

ف عرب میں بُت تو بہت تھے مگر تخصیص ان تین کی بوجہ اشہر و اکبر ہونے کے ہے تو اور وں کی اُلوہیت کا لبطلان بدرجۂ اولیٰ ہو گیا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنّہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ

وہ لوگ ایسے ہیں کہ کبیرہ گناہوں سے اور (ان میں) بیحیائی کی باتوں سے (بالخصوص زیادہ) بچتے ہیں مگر ہلکے ہلکے گناہ۔ ف۱

اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ

بلاشبہ آپ کے رب کی مغفرت بڑی وسیع ہے ف۲ وہ تم کو (اور تمہارے احوال کو اس وقت سے) خوب جانتا ہے جب

مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ

تم کو زمین سے پیدا کیا تھا۔ اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے۔

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ اَفَرَءَيْتَ

تو تم اپنے کو مقدس مت سمجھا کرو (بس تقویٰ والوں کو وہی خوب جانتا ہے ف۳ تو بھلا آپ نے ایسے شخص

الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۴﴾

کو بھی دیکھا جس نے (دین حق سے) روگردانی کی۔ اور تھوڑا مال دیا ف۴ اور (پھر) بند کر دیا

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا

کیا اس شخص کے پاس (کسی صحیح ذریعہ سے) علم غیب ہے کہ اس کو دیکھ رہا ہے کیا اس کو اس مضمون کی خبر نہیں

فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿۳۷﴾

پہنچی جو موسیٰؑ کے صحیفوں میں ہے اور نیز ابراہیمؑ کے جنہوں نے احکام کی پوری بجا آوری کی (اور وہ

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ وَاَنْ لَّيْسَ

مضمون) یہ (ہی) کہ کوئی شخص کسی کا گناہ اپنے اوپر نہیں لے سکتا۔ اور یہ کہ انسان کو (ایمان کے بارے

لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ

میں) صرف اپنی ہی کمائی ملے گی۔ اور یہ کہ انسان کی سعی بہت جلد دیکھی

يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى

جائے گی۔ پھر اس کو پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور یہ کہ (سب کو)

رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ

آپ کے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے۔ اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے اور رُلاتا ہے اور یہ کہ وہی

هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ

مارتا ہے اور جلاتا ہے۔ اور یہ کہ وہی دونوں قسم یعنی نر اور مادہ کو

الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَ

نطفہ سے بناتا ہے۔ جب (رحم میں) ڈالا جاتا ہے اور

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی ہلکے ہلکے گناہ اگر کبھی کبھار ہو جائیں تو جس نکوکاری کا یہاں ذکر ہے اس میں ان سے خلل نہیں آتا +
تنبیہ۔ استثناء کا یہ مطلب نہیں کہ صغائر کی اجازت ہے +
ف۲ مرتکبین ذنوب کو تدارک اسارت سے ہمت نہ ہارنا چاہیئے اگر خدائے غفور چاہے کفر و شرک کے سوا تمام دوسرے گناہوں کو محض اپنے فضل سے معاف کر دیتا ہے۔ تو تدارک سے کیوں معاف نہ کریگا۔ اسی طرح محسنین کو اپنے عملوں پر عُجب اور غرہ نہ ہونا چاہیئے کیونکہ بعض اوقات حسنات میں مخفی طور پر ایسے شوائب مل جاتے ہیں کہ وہ نیکیاں قابل قبول نہیں رہتیں اور عامل کو اس طرف التفات نہ ہونے سے ان کی اطلاع نہیں ہوتی لیکن خدائے علیم کو ان کا علم ہوتا ہے پس ظاہر ہے کہ جب وہ نیکی مقبول نہیں تو محسنیت کا مدار نہیں ہو سکتی پھر عُجب اور بڑائی کیسی؟
ف۳ کہ فلاں شخص متقی ہے اور فلاں نہیں۔ گو صورۃً تقویٰ کے افعال دونوں سے صادر ہوتے ہیں۔ پس محسنین کو عجب نہ چاہیئے کیونکہ محسنیت کا مدار خاتمہ پر ہے۔ اور اپنے خاتمہ کا حال کسی کو معلوم نہیں۔ یہ چیز صرف خدا کے علم میں ہے +
ف۴ یہ آیت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے باپ ولید بن مغیرہ کے بارہ میں نازل ہوئی تھی۔ وہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا۔ اور جب وہ ایمان لا کر گھر کو جا رہا تھا تو اس کا ایک دوست جو اس کے اسلام کا حال سن چکا تھا رستہ میں ملا۔ وہ کہنے لگا ولید! مجھ کو سخت تعجب اور افسوس ہے کہ تو اپنا آبائی دین اور اپنے بڑوں کی رسم چھوڑ کر ایک نئے دین میں داخل ہو گیا ہے۔ ولید کہنے لگا مجھ کو عذاب الٰہی کا خوف ہوا اسلئے دین اسلام قبول کر لیا: وہ بولا کہ اگر عذاب آخرت کا اندیشہ ہے تو مجھ کو کچھ مال عطا کر دو میں تمہارے سارے گناہ اپنے ذمے لے لیتا ہوں۔ ولید نے تھوڑا سا مال دیا اور جس قدر مال مقرر ہوا تھا، وہ بھی پورا نہ دیا اور کاغذ لکھوا کر اس پر شہادتیں کرا لیں اور مشرک بن کر مطمئن ہو بیٹھا کہ خوب جان بچی۔ تھوڑی سی رقم خرچ کر نیہ خبر گذری کہ عذاب کا کھٹکا جاتا رہا۔ اسکے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص دوسروں کی نفع رسانی کیلئے کیا خرچ کریگا جب اپنے ہی مطلب کے لئے پورا خرچ نہ کر سکا +

اَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى

یہ کہ دوبارہ پیدا کرنا (حسب وعدہ) اُس کے ذمہ ہے اور یہ کہ وہی غنی کرتا ہے اور سرمایہ

وَاَقْنٰى ﴿٤٨﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ

(دیگر محفوظ اور) باقی رکھتا ہے۔ اور یہ کہ وہی مالک ہے ستارہ شعریٰ کا بھی ف١ اور یہ کہ اُس نے قدیم قوم عاد

عَادَا ۨالْاُوْلٰى ﴿٥٠﴾ وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ

کو (اُسکے کفر کیوجہ سے) ہلاک کیا ف٢ اور ثمود کو بھی کہ (ان میں سے) کسی کو باقی نہ چھوڑا۔ اور ان سے پہلے قوم

نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿٥٢﴾ ط

نوحؑ کو (ہلاک کیا) بے شک وہ سب سے بڑھ کر ظالم اور شریر تھے۔

وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿٥٣﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾ ج

اور اُلٹی ہوئی بستیوں کو بھی پھینک مارا تھا۔ پھر ان بستیوں کو گھیر لیا جس چیز نے کہ گھیر لیا۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ

سو تو اپنے رب کی کونسی نعمت میں شک (وانکار) کرتا رہے گا۔ یہ (پیغمبر بھی پہلے پیغمبروں کی طرح

النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿٥٦﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾ ج لَيْسَ لَهَا مِنْ

ایک پیغمبر ہیں۔ (ان کو مان لو کیونکہ) وہ جلدی آنے والی چیز قریب آپہنچی ہے کوئی

دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ ط اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾ لا

غیر اللہ اس کا ہٹانے والا نہیں۔ سو کیا (ایسے خوف کی باتیں سُن کر بھی) تم لوگ اس کلام (الٰہی) سے تعجب

وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾ لا وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾

کرتے ہو اور ہنستے ہو اور (خوف عذاب سے) روتے نہیں ہو اور تم تکبر کرتے ہو۔

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿٦٢﴾ ع السجدة

سو اللہ کی اطاعت کرو اور (اس کی بلا شرکت) عبادت کرو۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ قمر مکہ میں نازل ہوئی اس میں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً

قیامت نزدیک آپہنچی اور چاند شق ہوگیا۔ ف٣ اور یہ لوگ اگر کوئی معجزہ دیکھتے

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف١ شعریٰ ایک ستارے کا نام ہے جو سخت گرما میں طلوع کرتا ہے قبیلہ خزاعہ کے لوگ اسکی پرستش کرتے تھے اس لئے خاص طور پر اس کا ذکر فرمایا کہ جسکو تم اپنا معبود سمجھتے ہو اس کا مالک بھی وہی پروردگار عالم ہے +

ف٢ - یہ عاد اُولیٰ حضرت ہُودؑ اور لُوط علیہما السلام کی قوم تھی اور عاد ثانیہ عاد ارم کہلاتے ہیں +

ف٣ یعنی اخبار قرب قیامت کا مصداق بھی واقع ہوگیا اور اس کا مصداق ہونا اس طرح ہے کہ شق قمر معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ جس سے نبوت ثابت ہوتی ہے۔ اور نبی کا ہر قول صادق ہے۔ پس آپ کا خبر دینا قرب وقوع قیامت کی نیز صادق ہے۔ اس سے محقق زاجر کا بیان متیقن ہوگیا + قمر کا شق ہونا قیامت کے برحق ہونے کی اس لحاظ سے ایک دلیل ہے کہ جس طرح چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے، اسی طرح قیامت کے دن آسمان و زمین چاند سورج سب ٹوٹ پھوٹ جائیں گے معجزہ شق القمر کا واقعہ یہ ہے کہ حج کا موسم تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات کے وقت قبائل میں تبلیغ کے لئے تشریف لیگئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور بعض دوسرے صحابہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ اتفاق سے چند رؤسائے قریش آپ کو راستہ میں مل گئے وہ آپکو قبائل کیطرف جاتے دیکھکر کہنے لگے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم چپکے چپکے باہر کے لوگوں کو اپنا پیرو بناتے ہو لیکن ہم لوگوں کو اپنی سچائی کی کوئی نشانی دکھا کر اپنے ساتھ ملانے کی کیوں کوشش نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا تم لوگ تو میری بات ہی نہیں سنتے ایسی حالت میں تمہیں میرے حق و صدق کا کیونکر یقین ہوسکتا ہے؟ انہوں نے کہا کوئی نشان صدق دکھاؤ تو ہم ضرور مانینگے۔ ابوجہل نے چاند کیطرف اشارہ کرکے کہا اچھا اگر تم سچے ہو تو ہمارے سامنے اس چاند کو دو ٹکڑے کرکے دکھاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ایسا ہوجائے تو مجھے سچا نبی تسلیم کروگے؟ ابوجہل اور قریش کے دوسرے سرداروں نے کہا ہاں تمہیں سچا نبی مان لینگے۔ منزل٧ آپ نے فرمایا کہ آسمان کیطرف دیکھو۔ معاً چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ ایک ٹکڑا کوہ حرا کے مشرق کیطرف اُتر آیا اور دوسرا مغرب کی جانب ہو لیا۔ پہاڑ دونوں کے بیچ میں تھا۔ پھر دونوں حصے اُوپر کی طرف چڑھے اور آپس میں مل گئے۔ سیاہ دل عمائدِ قریش اتباع حق کے بجائے کہنے لگے کہ واقعی یہ شخص بڑا ساحر ہے۔ اس نے چاند پر اور ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا ہے +

يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا

ہیں تو ٹال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو ابھی ختم ہوا جاتا ہے ان لوگوں نے جھٹلایا اور اپنی

اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝۳ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ

نفسانی خواہشوں کی پیروی کی۔ اور ہر بات کو قرار آجاتا ہے۔ اور اُن لوگوں کے پاس (توامم ماضیہ کی بھی)

الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝۴ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ

خبریں اتنی پہنچ چکی ہیں کہ ان میں (کافی) عبرت ہو۔ یعنی اعلیٰ درجہ کی دانشمندی (حاصل ہو سکتی) ہی سو (انکی کیفیت یہ ہے کہ)

النُّذُرُ ۝۵ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ

خوف دلانیوالی چیزیں انکو کچھ فائدہ ہی نہیں دیتیں۔ تو آپ انکی طرف سے کچھ خیال نہ کیجیے جس روز ایک بلانیوالا فرشتہ (انکو)

نُّكُرٍ ۝۶ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ

ایک ناگوار چیز کیطرف بُلاویگا۔ اُنکی آنکھیں (مارے ذلت کے) جھکی ہوئی ہونگی (اور) قبروں سے اس طرح نکل رہے

كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝۷ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ

ہونگے جیسے ٹڈی پھیل جاتی ہے (اور پھر نکل کر) بلانے والے کی طرف دوڑے چلے جارہے ہونگے۔

يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝۸ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

کافر کہتے ہوں گے کہ یہ دن بڑا سخت ہے۔ ان لوگوں سے پہلے قوم نوحؑ

قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝۹

نے تکذیب کی۔ یعنی ہمارے بندے (خاص نوحؑ) کی تکذیب کی اور کہا کہ یہ مجنون ہے اور نوحؑ کو دھمکی دی گئی

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝۱۰ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ

تو نوحؑ نے اپنے ربّ سے دعا کی کہ میں درماندہ ہوں سو آپ (ان سے) انتقام لے لیجیے۔ پس ہم نے کثرت سے

السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝۱۱ ۖ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا

برسنے والے پانی سے آسمان کے دروازے کھول دیئے۔ اور زمین سے چشمے جاری کر دیئے پھر (آسمان اور

فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝۱۲ ۚ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى

زمین کا) پانی اس کام کے (پورا ہونے کے) لئے مل گیا جو (علم الٰہی میں) تجویز ہو چکا تھا۔ اور ہمنے نوحؑ کو تختوں

ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝۱۳ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ

اور میخوں والی کشتی پر جو کہ ہماری نگرانی میں رواں تھی (مع مومنین کے) سوار کیا۔ یہ سب کچھ اس شخص کا بدلہ لینے

كَانَ كُفِرَ ۝۱۴ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝۱۵

کے لئے کیا جسکی بیقدری کیگئی تھی ف۱ اور ہمنے اس واقعہ کو عبرت کیواسطے رہنے دیا۔ کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے۔

وقف لازم

ف۱ مراد نوح علیہ السلام ہیں اور چونکہ رسولؑ اور اللہ تعالیٰ کے حقوق میں تلازم ہے اسمیں کفر باللہ بھی آگیا۔

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا

پھر (دیکھو) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا۔ اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل

الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ

کرنے کے لئے آسان کردیا ہے وف۱ سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے۔ عاد نے (بھی اپنے پیغمبر کی)

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا

تکذیب کی سو (اس کا قصہ سنو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا ہم نے ان پر ایک تند ہوا

صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ

بھیجی ایک دوامی نحوست کے دن میں وف۲ وہ ہوا لوگوں کو اس طرح

النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ

اکھاڑ اکھاڑ پھینکتی تھی کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں۔ سو (دیکھو)

كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ

میرا عذاب اور ڈرانا کیسا (ہولناک) ہوا۔ اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾

کردیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے۔ ثمود نے (بھی) پیغمبروں کی تکذیب کی۔

فَقَالُوٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِي

اور کہنے لگے کیا ہم ایسے شخص کا اتباع کریں گے۔ جو ہماری جنس کا آدمی ہے اور اکیلا ہے تو اس صورت میں ہم بڑی

ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا

غلطی اور (بلکہ) جنون میں پڑ جاویں۔ کیا ہم سب میں سے (منتخب ہوکر) اسی پر وحی نازل ہوئی ہے (ہرگز

بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَّنِ

ایسا نہیں) بلکہ یہ بڑا جھوٹا اور بڑا شیخی باز ہے۔ ان کو عنقریب (مرتے ہی) معلوم ہو جائے گا کہ

الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿٢٦﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ

جھوٹا (اور) شیخی باز کون تھا ہم اونٹنی کو نکالنے والے ہیں ان کی آزمائش کے لئے

فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ

سو ان کو دیکھتے بھالتے رہنا اور صبر سے بیٹھے رہنا۔ اور ان لوگوں کو یہ بتلا دینا کہ پانی (کنوئیں کا) ان میں

بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ

بانٹ دیا گیا ہے۔ ہر ایک باری پر باری والا حاضر ہوا کریگا وف۳ سو انہوں نے اپنے رفیق (قدار) کو بلایا۔

ف۱ یعنی آسان کردیا سب کے لئے عموماً بوجہ وضوح بیان کے اور عرب کے لئے خصوصاً بوجہ عربیت لسان کے۔ فائدہ۔ اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ ترغیب و ترہیب کے متعلق قرآن میں جو مضامین ہیں وہ نہایت جلی ہیں۔ اور وجوہ استنباط کا دقیق ہونا تو خود ظاہر ہے۔

ف۲ یعنی وہ زمانہ ان کے حق میں ہمیشہ کے لئے اس لئے منحوس رہا کہ اس روز جو عذاب آیا وہ عذاب برزخ سے متصل ہوگیا۔ پھر عذاب کفار کے لئے کبھی منقطع نہ ہوگا۔

ع ۲۲ ۸

ف۳ چونکہ اللہ کی اس اونٹنی کے پانی پیتے وقت دوسرے جانور گھاٹ پر پانی پینے نہیں آسکتے، اس لئے اس میں اور تم میں پانی تقسیم کردیا گیا ہے کہ ایک دن یہ پانی پئے اور دوسرے دن تمہارے جانور پئیں۔ ہر فریق اپنی اپنی باری کے دن پانی پینے کیلئے حاضر ہوا کرے۔ نہ اس کی باری میں تمہارے مویشی آئیں اور نہ اُن کی باری کے روز یہ گھاٹ پر جائے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا

سو اُس نے (اونٹنی پر) وار کیا اور مار ڈالا ف۱ سو دیکھو میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا۔ ہم نے ان پر ایک

عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾

ہی نعرہ (فرشتہ کا) مسلط کیا۔ سو وہ (اس سے) ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کی باڑ لگانیوالے (کی باڑ) کا چورا۔ ف۲

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾

اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

قوم لُوطؑ نے (بھی) پیغمبروں کی تکذیب کی ہم نے ان پر پتھروں کا مینہ

حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً مِّنْ

برسایا۔ بجز متعلقین لُوطؑ کے (یعنی بجز مومنین کے) کہ انکو اخیر شب میں بچا لیا۔ اپنی جانب سے فضل کرکے

عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ

جو شکر کرتا ہے ہم اسے ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ اور (قبل عذاب آنیکے) لُوطؑ نے ان کو

بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ

ہمارے دار و گیر سے ڈرایا تھا انہوں نے اس ڈرانے میں جھگڑے پیدا کئے۔ اور ان لوگوں نے لُوطؑ سے انکے مہمانوں

ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَ

کو بارادۂ بد لینا چاہا ف۳ سو ہم نے انکی آنکھیں چوپٹ کر دیں کہ لو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو۔ (یہ تو اُس وقت

نُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ ج

واقعہ ہوا) اور (پھر) صبح سویرے ان پر عذاب دائمی آ پہنچا۔

فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ

(اور ارشاد ہوا) کہ لو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیئے

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ ع وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ

آسان کر دیا ہے۔ سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے۔ اور (فرعون اور) فرعون والوں کے پاس بھی ڈرانیکی

النُّذُرُ ﴿٤١﴾ ج كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ

بہت سی چیزیں پہنچیں ف۴ ان لوگوں نے ہماری (ان) تمام نشانیوں کو جھٹلایا۔ سو ہم نے اُن کو زبردست قدرت

عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ

کا پکڑنا پکڑا۔ کیا تم میں جو کافر ہیں اُن میں اُن (مذکورہ) لوگوں سے کچھ فضیلت ہے۔

ف۱ ایک بدکار عورت کے بہت مویشی تھے۔ اُس نے اپنے آشنا کو جس کا نام قدار تھا اس بات پر آمادہ کیا کہ صالحؑ کی اونٹنی کو مار ڈالے اُس نے اس کی کونچیں کاٹ کر اس کو ہلاک کر دیا +

ف۲ قاعدہ ہی کھیت کی حفاظت کے لئے اسکے گرد اگرد خشک شاخوں اور کانٹوں کی باڑ لگا دیا کرتے ہیں تاکہ مویشی کھیت میں گھس کر کھیتی برباد نہ کر سکیں۔ کچھ مدت کے بعد وہ باڑ پرانی ہو کر پائمال ہو جاتی ہے اس تمثیل سے یہ غرض ہے کہ ہم نے پرانی باڑ کی طرح ثمود کو پائمال کر دیا +

ف۳ یعنی اُن فرشتوں کے لینے کے درپے ہوئے جو خوبصورت لڑکوں کی صورت بن کر حضرت لُوط علیہ السلام کے مہمان بنے تھے +

ع ٢ ١٨ ٩

ف۴ مراد موسیٰ علیہ السلام کے ارشادات اور معجزات ہیں کہ اول منذر تشریعی اور ثانی منذرات تکوینی ہیں +

٦ حرکتوں والی مد لازم | ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد | اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں) | تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب | ٢ حرکتوں والی مد | ادغام اور نا قابل تلفظ | قلقلہ

اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝٤٣ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ

یا تمہارے لیے (آسمانی) کتابوں میں کوئی معافی ہے   یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری ایسی جماعت ہے جو

مُّنْتَصِرٌ ۝٤٤ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝٤٥ بَلِ السَّاعَةُ

غالب ہی رہیں گے۔   عنقریب (انکی) یہ جماعت شکست کھا دے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے ف۱   بلکہ قیامت

مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝٤٦ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ

ان کا (اصل) وعدہ ہے   اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے   یہ مجرمین (یعنی کفار)   بڑی

فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝٤٧ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى

غلطی   اور   بے عقلی میں ہیں۔   جس روز یہ لوگ اپنے   مونہوں کے بل   جہنم میں

وُجُوْهِهِمْ ط ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝٤٨ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ

گھسیٹے جائیں گے۔ تو ان سے کہا جائیگا کہ دوزخ (کی آگ) کے لگنے کا مزہ چکھو۔   ہم نے ہر چیز کو اندازے سے

بِقَدَرٍ ۝٤٩ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۝٥٠

پیدا کیا ف۲   اور ہمارا حکم   یکبارگی ایسا ہو جاوے گا   جیسے آنکھوں کا   جھپکانا۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝٥١ وَكُلُّ

اور ہم تمہارے ہم طریقہ لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔   سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے۔   اور جو کچھ

شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ۝٥٢ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ

بھی یہ لوگ کرتے ہیں سب اعمالناموں میں (بھی مندرج) ہے   اور   ہر چھوٹی بڑی بات (اس میں) لکھی ہوئی

مُّسْتَطَرٌ ۝٥٣ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝٥٤ فِيْ

ہے۔   پرہیزگار   لوگ   باغوں میں اور نہروں میں ہوں گے۔   ایک

مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝٥٥ ع

عمدہ   مقام میں   قدرت والے   بادشاہ کے   پاس۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ رحمٰن مدینہ میں نازل ہوئی   اسمیں اٹھتر آیتیں   اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں   اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

اَلرَّحْمٰنُ ۝١ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝٢ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝٣ عَلَّمَهُ

رحمٰن نے   قرآن کی تعلیم دی۔   اُس نے انسان کو پیدا کیا   (پھر) اُسکو گویائی

ف۱
غزوۂ بدر کے دن کفار مکہ نے کہا تھا کہ ہماری بھاری جمعیت اور زبردست گروہ ہے۔ ہم یقیناً مسلمانوں کو منہزم کرینگے۔ لیکن شکست کھائی اور پیٹھ پھیر کر بھاگے +

منزل ۲

ف۲
کفار مکہ نے تقدیر کے مسئلہ پر کچھ بحث شروع کی۔ اسکے ثبوت میں یہ آیت نازل ہوئی۔ مسئلۂ تقدیر پر بحث کرنیکی مسلمانوں کو سخت ممانعت ہی کیونکہ یہ بڑا نازک مسئلہ ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ زیادہ توغل کرنے سے ایسے شکوک و اوہام پیدا ہوتے ہیں جو ایمان کو متزلزل کرتے ہیں۔ ایمان کا منشا اس بات کا پوری طرح یقین کر لینا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ مقدرات میں داخل ہے چھوٹا ہو یا بڑا ہر کام ازل ہی میں لکھا جا چکا ہے، لیکن یاد رہے کہ لوح محفوظ کی اس ازلی کتابت نے کسی شخص کو گناہ اور برائی پر مجبور نہیں کر دیا ہے +

ع ۳ / ۱۵ / ۱۰

۶ حرکتوں والی مدلازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

الْبَيَانَ ﴿٤﴾ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَّالنَّجْمُ

سکھائی سورج اور چاند حساب کے ساتھ (چلتے) ہیں۔ اور بے تنے کے درخت

وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿٧﴾

اور تنے دار درخت (اللہ کے) مطیع ہیں اور اُسی نے آسمان کو اُونچا کیا اور اُسی نے (دُنیا میں) ترازو رکھ دی۔

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ

تاکہ تم تولنے میں کمی بیشی نہ کرو۔ اور انصاف (اور حق رسانی) کے ساتھ وزن کو ٹھیک

وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾

رکھو اور تول کو گھٹاؤ مت اور اُسی نے خلقت کیواسطے زمین کو (اس کی جگہ) رکھ دیا۔

فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ

کہ اس میں میوے ہیں۔ اور کھجور کے درخت ہیں جن (کے پھل) پر غلاف ہوتا ہے اور (اسمیں) غلہ ہے

ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جنمیں بھوسا (بھی) ہوتا ہے ف۱ اور (اسمیں) غذا کی چیز (بھی) ہے سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے

تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ

منکر ہو جاؤ گے ف۲ اسی نے انسان (کی اصل یعنی آدم ع) کو ایسی مٹی سے جو ٹھیکرے کی طرح بجتی تھی۔

كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾

پیدا کیا۔ اور جنات کو خالص آگ سے پیدا کیا۔ ف۳

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ

سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ وہ دونوں مشرق اور

رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾

دونوں مغرب کا مالک ہے ف۴ سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ

اُسی نے دو دریاؤں کو (صورۃً) ملا دیا کہ (ظاہر میں) باہم ملے ہوئے ہیں (اور حقیقۃً) ان دونوں کے درمیان میں ایک حجاب

لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾

(قدرتی) ہے کہ دونوں بڑھ نہیں سکتے ف۵ سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِاَيِّ

ان دونوں سے موتی اور مونگا برآمد ہوتا ہے۔ سوائے جن و انس تم اپنے

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی زمین میں اناج پیدا فرمایا جو انسان کی غذا ہے اور اس کے اُوپر بھوسے کی بھی پیدائش کی جو ان کے چوپاؤں کی غذا بنتا ہے۔ پس بھوسہ بھی ایک جداگانہ اور مستقل نعمت ہوئی +

ف۲ یہ آیت تقریعیہ اس سورت میں اکتیس جگہ آئی ہے اور ہر جگہ الآء کا مصداق جُدا ہے اسلئے یہ تکرار محض نہیں محض لفظی تشارک ہے اور تکرار ظاہری کی وجہ سے اسمیں افادۂ تاکید بھی ہے اور اس قسم کا تکرار جو کہ قند مکرر سے شیریں تر ہے عرب کے کلام منثور و منظوم میں بکثرت بلا نکیر مستعمل ہے +

تُکَذِّبٰن میں خطاب جن و انس کو ہونا ان دلائل سے ہے قولہ تعالیٰ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَ خَلَقَ الْجَآنَّ۔ قولہ تعالیٰ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ۔ قولہ تعالیٰ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ +

ف۳ قرآن کا اصل لفظ جَانّ ہے جس طرح ابوالبشر آدم علیہ السلام ہیں اور تمام انسان انہی کی اولاد ہیں، اسی طرح تمام جنات جان کی ذریت ہیں۔ پس وہ ابوالجنات ہے +

ف۴ جس طرح گرمی اور جاڑے کے موسم میں طلوع آفتاب کے دو مختلف مقام ہیں۔ اسی طرح دونوں موسموں میں غروب کے بھی جدا جدا محل ہیں گویا دو مشرق ہوئے اور دو مغرب +

ف۵ یعنی اسمیں دو سمندر پیدا کئے۔ ان میں سے ایک کا پانی کھاری اور دوسرے کا شیریں ہے حالانکہ دونوں ایک دوسرے سے ملے ہوئے بہہ رہے ہیں۔ مگر پھر بھی ان میں قدرتی دیوار حائل ہے کہ نہ کھاری سمندر شیریں کو نمکین بنا سکتا ہے۔ اور نہ شیریں سمندر کھاری کو میٹھا کر سکتا ہے +

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَـٰٔتُ فِى

رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اسی کے (اختیار اور ملک میں) ہیں جہاز جو پہاڑوں کی طرح

الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾

اونچے کھڑے (نظر آتے) ہیں سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ

جتنے (ذی روح) روئے زمین پر موجود ہیں سب فنا ہو جائیں گے ف۱ اور (صرف) آپ کے پروردگار کی ذات جو کہ عظمت والی

ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾

اور احسان والی ہے۔ باقی رہ جائے گی۔ سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ

اسی سے (اپنی اپنی حاجتیں) سب آسمان اور زمین والے مانگتے ہیں۔ وہ ہر وقت کسی نہ کسی

هُوَ فِىْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾

کام میں رہتا ہے ف۲ سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ

اے جن وانس ہم عنقریب تمہارے (حساب کتاب کے) لئے خالی ہوئے جاتے ہیں۔ ف۳ سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ اے گروہ جن اور انسان کے

اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ

اگر تم کو یہ قدرت ہے کہ آسمان اور زمین کی حدود سے کہیں باہر نکل جاؤ

وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾

تو (ہم بھی دیکھیں) نکلو مگر بدون زور کے نہیں نکل سکتے (اور زور ہے نہیں پس نکلنے کا وقوع بھی محتمل نہیں)

فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ

سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ تم دونوں پر (قیامت

عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّنُحَاسٌ فَلَا

کے روز) آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا۔ پھر تم (اس کو) ہٹا نہ

تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾

سکو گے۔ ف۴ سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

ع ۱۵

ف۱ چونکہ مقصود تنبیہ کرنا ثقلین کو ہے اور وہ سب اہل ارض ہیں۔ اس فنا میں اہل ارض کا ذکر کیا گیا۔ اس تخصیص ذکری سے نفی فنا کی غیر اہل ارض سے لازم نہیں آتی +

ف۲ یعنی عالم کے انتظام میں ہر وقت تصرفات فرماتا رہتا ہے جیسی کچھ اُس نے روز ازل میں کسی کی تقدیر لکھ دی، اسی کے مطابق کسی کو عزت دیتا ہے اور کسی کو ذلت، کسی کو امیر بناتا ہے اور کسی کو فقیر کسی کو پیدا کرتا ہے اور کسی کو مارتا ہے بس اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ افعال کا صدور اس کے لوازم ذات سے ہے +

ف۳ یعنی حساب کتاب لینے والے ہیں۔ مجازاً و مبالغۃً اس کو خالی ہونے سے تعبیر فرما دیا اور حقیقی معنیٰ اس لئے نہیں ہو سکتے کہ وہ مستلزم ہے اس کو کہ اسکے قبل ایسی مشغولی ہو جو مانع ہو دوسری طرف متوجہ ہونے سے۔ اور یہ ذات باری میں محال ہے +

ف۴ یعنی تم میرے حکم اور قضا سے کہیں نکل کر بھاگ نہیں سکتے۔ جب تم لوگ قبروں سے نکال کر کھڑے کئے جاؤ گے تو خالص آگ کے شعلے اور دھواں بھیج دیا جائیگا۔ تم میں اُس کے مقابلہ کی طاقت نہ ہو گی اور نہ تم اُس سے گریز کر سکو گے۔ وہ تم سب کو محشر کی جانب ہانک لائے گی +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾

غرض جب (قیامت آئیگی جسمیں) آسمان پھٹ جاویگا اور ایسا سُرخ ہوجاویگا جیسے سُرخ نری (یعنی چمڑا)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ

سوائے جنّ وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہوجاؤ گے۔ تو اس روز (اللہ تعالٰی کے معلوم کرنے کے

عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

لئے) کسی انسان اور جنّ سے اسکے جرم کے متعلق نہ پوچھا جائیگا۔ ف۱ سوائے جنّ وانس تم اپنے رب کی کون

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ

کونسی نعمتوں کے منکر ہوجاؤ گے مجرم لوگ اپنے حلیہ سے (کہ سیاہی چہرہ ونیلگون چشم ہے) پہچانے جاویں گے ف۲

فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

سو (انکے) سر کے بال اور پاؤں پکڑ لئے جائیں گے۔ سوائے جنّ وانس تم اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ

کون کونسی نعمتوں کے منکر ہوجاؤ گے۔ یہ ہے وہ جہنّم جس کو مجرم لوگ

بِهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٤٣﴾ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ

جھٹلاتے تھے۔ وہ لوگ دوزخ کے اردگرد کھولتے ہوئے پانی کے درمیان دورہ

آنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ

کرتے ہونگے۔ سوائے جنّ وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہوجاؤ گے۔ اور جو شخص اپنے رب کے سامنے

مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ﴿٤٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

کھڑے ہونیسے (ہر وقت) ڈرتا رہتا ہو اُسکے لئے (جنّت میں) دو باغ ہونگے ف۳ سوائے جنّ وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے

تُكَذِّبَانِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

منکر ہوجاؤ گے۔ (اور وہ) دونوں باغ کثیر شاخوں والے ہوں گے سوائے جنّ وانس تم اپنے رب کی کون

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٩﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ﴿٥٠﴾

کونسی نعمتوں کے منکر ہوجاؤ گے ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہونگے کہ بہتے چلے جاویں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥١﴾ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ

سوائے جنّ وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہوجاؤ گے۔ ان دونوں باغوں میں ہر میوے کی دو

فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ﴿٥٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٣﴾

دو قسمیں ہوں گی۔ سوائے جنّ وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہوجاؤ گے۔

ف۱ کیونکہ اللہ تعالٰی کو سب معلوم ہے۔ یعنی حساب اس غرض سے ہوگا بلکہ خود ان کو معلوم کرانے اور جتلانے کے لئے سوال اور حساب ہوگا اور یہ خبر دینا بھی ایک نعمت ہے +

ف۲ یہ پہچان موقوف علیہ تعیین مجرمین کی نہیں لیکن اللہ تعالٰی کسی حکمت سے اس طرح واقع کردیں گے اور یہ خبر دینا بھی ایک نعمت ہے +

ف۳ ایک مرتبہ حضرت ابُو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے روز قیامت اور حساب کتاب اور دوزخ وجنّت کا ذکر فرمایا اور انسان جن معاملات کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور نافرمانی کی صورت میں جو عذاب اور عبرتناک سزائیں اور تکلیفیں اس کے لئے تیار ہیں، اُن کو یاد کرکے گھبرا اُٹھے اور ان پر ایسا خوف طاری ہوا کہ کہنے لگے کاش! میں گھاس ہُوا ہوتا، کہ مجھ کو چوپائے چر لیتے۔ اس وقت اُن کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی +

وقف لازم ع ٢ ٢٠ ١٢

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ

وہ لوگ تکیہ لگائے ایسے فرشوں پر بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے ف۱

وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

اور ان دونوں باغوں کا پھل بہت نزدیک ہوگا۔ سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ

کے منکر ہو جاؤ گے۔ ان میں نیچی نگاہ والیاں (یعنی حوریں) ہونگی کہ ان (جنتی) لوگوں سی پہلے ان پر نہ تو

اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾

نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ

سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ بھلا غایت اطاعت کا بدلہ بجز

اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾

عنایت کے اور بھی کچھ ہو سکتا ہے ف۲ سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

اور ان دونوں باغوں سے کم درجہ میں دو باغ اور ہیں۔ سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے

تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

منکر ہو جاؤ گے۔ وہ دونوں باغ گہرے سبز ہونگے ف۳ سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے

تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

منکر ہو جاؤ گے۔ ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے کہ جوش مارتے ہونگے۔ سوائے جن و انس تم اپنے رب

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾

کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ ان دونوں باغوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾

سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ ان میں خوب سیرت خوبصورت عورتیں ہونگی (یعنی حوریں)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ

سوائے جن و انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ وہ عورتیں گوری رنگت کی ہونگی (اور

ف۱
قاعدہ ہے کہ ابرہ بہ نسبت استر کے زیادہ نفیس ہوتا ہی پس جب استر استبرق کا ہوگا تو ابرہ کیسا کچھ ہوگا +

ف۲
یعنی نیکی کا بدلہ نیک ہی ہوتا ہے۔ جیسے ان صالح بندوں نے نیک عمل کئے، ایسے ہی ان کو ہماری سرکار عالی سے نیک صلے مرحمت ہوئے +

ف۳
قاعدے کی بات ہی کہ جو چیز بہت زیادہ سبز ہو وہ سیاہی مائل ہو جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں باغ بھی خوب ہرے بھرے نہایت سرسبز شاداب ہونگے یہ اُن نیک بندوں کیلئے ہیں جو پہلے لوگوں کی نسبت رتبہ میں کچھ کم ہیں +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٣﴾ لَمْ

خیموں میں محفوظ ہونگی۔ سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ (اور ان

يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

(جنتی) لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَ

کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ وہ لوگ سبز مشجر اور عجیب خوبصورت کپڑوں (کے فرشوں) پر تکیہ لگائے

عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٧﴾

بیٹھے ہوں گے۔ سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

بڑا بابرکت نام ہے آپکے رب کا جو عظمت والا اور احسان والا ہے ف۱

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَتِسْعُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ واقعہ مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾

جب قیامت واقع ہوگی جس کے واقع ہونے میں کوئی خلاف نہیں ہے تو وہ

خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ ﴿٣﴾ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾

(بعض کو) پست کردیگی (اور بعض کو) بلند کردیگی ف۲ جب کہ زمین کو سخت زلزلہ آوے گا۔

وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثًّا ﴿٦﴾

اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ پھر وہ پراگندہ غبار ہو جائیں گے۔

وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ﴿٧﴾ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا

اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے ف۳ سو جو داہنے والے ہیں وہ

أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا

داہنے والے کیسے اچھے ہیں ف۴ اور جو بائیں والے ہیں۔

أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿٩﴾ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ﴿١٠﴾ أُولَٰئِكَ

بائیں والے کیسے بُرے ہیں ف۵ اور جو اعلیٰ درجہ کے ہیں وہ تو اعلیٰ ہی درجہ کے ہیں۔ (اور) وہ (خدا تعالیٰ

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ اس سورت میں رب العالمین نے جن وانس پر اکتیس جگہ اپنی نعمتیں جتائی ہیں۔ ہر آیت کے بعد نعمت کا اظہار صاحب ذوق سلیم کے لیے وہ پرلطف معانی ظاہر کرتا ہے جسکو نکتہ رس صاحب دل ہی سمجھ سکتے ہیں۔ گو الفاظ ایک ہیں، لیکن ہر محل میں جدا لطف اور جدا کیفیت ہے +

ع ۳ ۳۳ ۱۳

ف۲ یعنی کفار کی ذلت کا اور مومنین کی رفعت کا اس روز ظہور ہوگا +

ف۳ یعنی خواص مومنین، عوام مومنین اور کفار اور آیات آیندہ میں خواص کو مقربین اور سابقین کہا ہے اور عوام مومنین کو اصحاب الیمین اور کفار کو اصحاب الشمال +

وقف لازم

ف۴ مراد اس سے وہ ہیں جن کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جائینگے۔ اور گو یہ مفہوم مقربین میں بھی مشترک ہے لیکن اس صفت پر اکتفا کرنا مشیر اس طرف ہے کہ ان میں اصحاب الیمین سے زائد کوئی اور صفت قرب خاص کی نہیں پائی جاتی اس طرح مراد اس سے عوام مومنین ہو گئے +

ف۵ مراد اس سے جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائینگے یعنی کفار۔ اور اس میں اجمالاً ان کی حالت کا بُرا ہونا بتلا دیا +

الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ

کیساتھ) خاص قرب رکھنے والے ہیں ف۱ یہ (مقرب) لوگ آرام کے باغوں میں ہونگے ان کا ایک بڑا گروہ تو اگلے

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۴﴾ عَلٰی سُرُرٍ

لوگوں میں سے ہوگا۔ اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے ہوں گے ف۲ (وہ لوگ) سونے کے تاروں سے

مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾

بُنے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ

ان کے آس پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہینگے یہ چیزیں لیکر آمد ورفت کیا کریں گے آبخورے

وَّاَبَارِیْقَ ۙ۬ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ

اور آفتابے اور ایسا جام شراب جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جائے گا۔ نہ اس سے ان کو دردِ سر

عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾

ہوگا۔ اور نہ اس سے عقل میں فتور آئے گا اور میوے جن کو وہ پسند کریں گے۔

وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِیْنٌ ﴿۲۲﴾

اور پرندوں کا گوشت جو ان کو مرغوب ہوگا۔ اور (اُن کیلئے) گوری گوری بڑی آنکھوں والی عورتیں ہونگی

كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

(مراد حوریں ہیں) جیسے (حفاظت سے) پوشیدہ رکھا ہوا موتی۔ یہ اُن کے اعمال کے صلہ میں

یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ﴿۲۵﴾

ملے گا۔ (اور) وہاں نہ بک بک سنیں گے اور نہ کوئی (اور) بیہودہ بات بس

اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۙ۬

(ہر طرف سے) سلام ہی سلام کی آواز آئے گی۔ اور جو داہنے والے ہیں

مَاۤ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ﴿۲۷﴾ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾

وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں ف۳ وہ ان باغوں میں ہوں گے جہاں بے خار بیریاں ہونگی۔

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ

اور تہ بتہ کیلے ہوں گے اور لمبا لمبا سایہ ہوگا اور چلتا ہوا

مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ

پانی ہوگا۔ اور کثرت سے میوے ہوں گے۔ جو نہ ختم ہوں گے

ف۱ اسمیں تمام اعلیٰ درجہ کے بندے شامل ہیں۔ انبیاء اور اولیاء وصدیقین وکامل متقی۔ اور اسمیں اجمالاً ان کی حالت کا عالی ہونا بتلا دیا +

ف۲ اگلوں سے مراد متقدمین ہیں آدم علیہ السلام سے لیکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل تک اور پچھلوں سے مراد حضور کے وقت سے لے کر قیامت تک +

ف۳ چونکہ عرب گرم ملک اور ریگستان ہے، وہاں کے لوگ عموماً بیری، کیلے، اور لمبے سائے سے زیادہ رغبت کرتے تھے۔ مکہ معظمہ سے تھوڑے فاصلہ پر طائف نام ایک قصبہ شاداب وزرخیز جگہ ہے۔ ایک مرتبہ مسلمانوں نے طائف کی ایک وادی دیکھی جسمیں بیری کے درخت بکثرت تھے اور چھاؤں گھنی تھی۔ اس کو دیکھ کر بولے کہ کاش! ہم کو جنت میں اتنا ہی مل جائے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

وَّلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ

اور نہ اُن کی روک ٹوک ہوگی اور اونچے اُونچے فرش ہوں گے۔ ہم نے (وہاں کی) اُن عورتوں کو خاص

اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾

طور پر بنایا ہے یعنی ہم نے اُن کو ایسا بنایا کہ وہ کنواریاں ہیں محبوبہ ہیں ہم عمر ہیں۔

لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَ

یہ سب چیزیں داہنے والوں کیلئے ہیں ان (اصحاب الیمین) کا ایک بڑا گروہ اگلے لوگوں میں ہوگا ف١ اور

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ

ایک بڑا گروہ پچھلے لوگوں میں ہوگا۔ اور جو بائیں والے ہیں

مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾ وَّ

وہ بائیں والے کیسے بُرے ہیں۔ وہ لوگ آگ میں ہوں گے اور کھولتے ہوئے پانی میں اور

ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ

سیاہ دھوئیں کے سایہ میں جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ فرحت بخش ہوگا ف٢ وہ لوگ

كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ

اسکے قبل (یعنی دُنیا میں) بڑی خوشحالی میں رہتے تھے۔ اور بڑے بھاری گناہ (یعنی شرک وکفر)

عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا

پر اصرار کیا کرتے تھے۔ اور یُوں کہا کرتے تھے کہ جب ہم

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾

مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں (ہوکر) رہ گئے تو کیا (اسکے بعد) ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَ

اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (زندہ کئے جاویں گے) آپ کہہ دیجئے کہ سب اگلے اور

الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ

پچھلے جمع کئے جاویں گے۔ ایک معین تاریخ کے

مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ

وقت پر پھر: جمع ہونے کے بعد تم کو اے گمراہو

الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ

جھٹلانے والو درخت زقوم سے

ف١ جب پہلی آیت ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ نازل ہوئی جس کا منشا یہ تھا کہ بارگاہ خداوندی کے مقرب اگلی امتوں سے زیادہ اور پچھلی امت یعنی امت محمدیہ میں سے تھوڑے لوگ ہونگے، تو یہ سُن کر حضرت عمر فارُوق رضؓ رو دیئے اور صحابہ کرام رضؓ پر یہ امر شاق گذرا کہ اُمتِ مرحومہ کے تھوڑے ہی سے لوگ شامل ہوں گے تو خدائے رحیم و ودود نے پہلی آیت کے نزول کے سال بھر بعد سُورت کا آخری حصہ نازل فرمایا جسمیں یہ آیت بھی تھی: ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ اسمیں اس گروہ کے اندر اُمت محمدیہ کی بھی ایک کثیر جماعت کے داخل ہونیکی بشارت تھی اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ چونکہ انبیاء سلف کی امتیں مجموعی حیثیت سے زیادہ ہیں اور پہلی امتوں کے سابق الایمان افراد اُمت محمدی کے سابق الایمان حضرات سے تعداد میں بڑھے ہوئے ہیں اس لئے نسبتۃً انہی کی تعداد زیادہ ہوگی۔ ہاں دونوں گروہ کے عامۂ مومنین جن کے اعمال نامے اُنکے داہنے ہاتھوں میں ملیں گے کثیر التعداد اور درجے میں "مساوی ہوں گے +

ف٢ یعنی سایہ سے ایک جسمانی نفع ہوتا ہے راحت و برودت۔ اور ایک رُوحانی نفع ہوتا ہے لذت و فرحت۔ اہل دوزخ دونوں سے منتفع نہ ہوں گے +

ع ٣٨ / ١٤

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ

کھانا ہوگا۔ پھر اس سے پیٹ بھرنا ہوگا پھر اس پر

عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾

کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا۔ پھر پینا بھی پیاسے اونٹوں کا سا۔

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ

(غرض، اُن لوگوں کی قیامت کے روز یہ دعوت ہوگی۔ ہم نے تم کو (اوّل بار) پیدا کیا ہے (جس کو تم

فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ

بھی تسلیم کرتے ہو) پھر تم تصدیق کیوں نہیں کرتے۔ اچھا پھر یہ تبلاؤ تم جو (عورتوں کے رحم میں) منی پہنچاتے ہو۔ اس کو تم

تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا

آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔ ف۱ ہم ہی نے تمہارے درمیان موت کو

بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰٓى

(معین وقت پر) ٹھہرا رکھا ہے ف۲ اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں۔ کہ تمہاری جگہ تمہارے جیسے

اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا

اور (آدمی) پیدا کر دیں اور تم کو ایسی صورت میں بنادیں جن کو

تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى

تم جانتے ہی نہیں ف۳ اور تم کو اوّل پیدائش کا علم حاصل ہے ف۴

فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾

پھر تم کیوں نہیں سمجھتے۔ اچھا پھر یہ تبلاؤ کہ تم جو کچھ (تخم وغیرہ) بوتے ہو

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾

اُس کو تم اُگاتے ہو یا ہم اُگانے والے ہیں۔

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾

اگر ہم چاہیں تو اس (پیداوار) کو چورا چورا کردیں پھر تم متعجب ہوکر رہ جاؤ گے۔ کہ

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾

(اب کے تو) ہم پر تاوان ہی پڑ گیا۔ بلکہ ہم بالکل ہی محروم رہ گئے (یعنی سارا ہی سرمایہ گیا گذرا)

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ

اچھا پھر بتلاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو اس کو بادل سے تم

ف۱
یعنی اُس منی پر یکے بعد دیگرے مختلف حالتیں طاری کرنا کہ اب منی ہے اور چند روز میں بستہ خون ہوگیا۔ پھر تھوڑے دنوں میں لوتھڑا بن گیا۔ پھر بوٹی ہوگئی۔ پھر اسمیں اعضا نکل آئے یہاں تک کہ وہ صحیح الخلقت سالم الاعضا آدمی بن گیا، یہ حالتیں تم پیدا کرتے ہو یا ہم؟ ظاہر ہے کہ ہم ہی بناتے ہیں+

ف۲
مطلب یہ کہ بنانا اور بنائے ہوئے کو ایک وقت خاص تک باقی رکھنا یہ سب ہمارا ہی کام ہے+

ف۳
یعنی مثلاً آدمی سے جانور کی صورت میں مسخ کردیں، جس کا گمان بھی نہ ہو+

ف۴
یعنی یہ کہ وہ ہماری قدرت سے ہے+

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾

برساتے ہو یا ہم برسانے والے ہیں۔

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾

اگر ہم چاہیں تو اُس کو کڑوا کر ڈالیں سو تم شکر کیوں نہیں کرتے۔

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ

اچھا پھر یہ بتلاؤ جس آگ کو تم سلگاتے ہو اس کے درخت کو تم نے پیدا

شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا

کیا ہے یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے اس کو یاددہانی کی

تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ

چیز اور مسافروں کے فائدہ کی چیز بنایا ہے۔ سو آپ عظیم الشان پروردگار کے نام کی

الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَاِنَّهٗ

تسبیح کیجیے ف١ سو میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے چھپنے کی۔ اور اگر تم

لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ

غور کرو تو یہ ایک بڑی قسم ہے۔ کہ یہ ایک مکرّم

كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا

قرآن ہے۔ جو ایک محفوظ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں درج ہے کہ اس کو بجز پاک فرشتوں کے

الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾

کوئی ہاتھ نہیں لگانے پاتا ف٢ یہ ربّ العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا ہے۔

اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ

سو کیا تم لوگ اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو ف٣ اور تکذیب کو

رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ

اپنی غذا بنا رہے ہو سو جس وقت رُوح حلق تک

الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ

آ پہونچتی ہے۔ اور تم اس وقت تکا کرتے ہو اور ہم

اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾

(اس وقت) اس (مرنیوالے) شخص کے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم سمجھتے نہیں ہو ف٤

ف١ یہ سب اُمور نعم موجبہ للتوحید بھی ہیں اور دلائل موجبہ للاعتقاد والقدرۃ علی البعث بھی +

ف٢ اسکے مضامین پر مطلع ہونا چہ معنیٰ؟ پس وہاں سے یہاں خاص طور پر آنا فرشتے ہی کے ذریعہ سے ہے اور یہی نبوت ہے اور شیاطین اس کو نہیں لاسکتے کہ احتمال کہانت وغیرہ قادح نبوت ہو +

ف٣ یعنی اسکو واجب التصدیق نہیں جانتے +

ف٤ یعنی تم سے زیادہ اس شخص کے حال سے واقف ہوتے ہیں کیونکہ تم تو صرف ظاہری حالت دیکھتے ہو اور ہم اسکی باطنی حالت پر بھی مطلع ہوتے ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ● ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ● ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

تو (فی الواقع) اگر تمہارا حساب کتاب ہونے والا نہیں ہے تو تم اس رُوح کو (بدن کی طرف) پھر کیوں نہیں لوٹا لاتے اگر تم سچے ہو۔ ف۱ پھر (جب قیامت واقع ہوگی تو) جو شخص مقربین میں سے ہوگا اس کے لئے تو راحت ہے۔ اور (فراغت کی) غذائیں ہیں اور آرام کی جنّت ہے۔ اور جو شخص داہنے والوں میں سے ہوگا۔ تو اس سے کہا جاوے گا کہ تیرے لئے امن و امان ہے کہ تو داہنے والوں میں سے ہے۔ اور جو شخص جھٹلانے والوں (اور) گمراہوں میں سے ہوگا تو کھولتے ہوئے پانی سے اس کی دعوت ہوگی۔ اور دوزخ میں داخل ہونا ہوگا۔ بیشک یہ (جو کچھ مذکور ہوا) تحقیقی یقینی بات ہے سو اپنے (اُس) عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے۔

ف۱ مطلب یہ کہ قرآن صادق ہے۔ اور وہ وقوع بعث کا ناطق ہے۔ پس مقتضی وقوع متحقق ہوا۔ اور مانع کوئی امر ہے نہیں۔ پس وقوع ثابت ہوگیا۔ اور اس پر بھی تمہارا انکار اور نفی کئے چلا جانا بدلالت حال اس کو مستلزم ہے کہ گویا تم رُوح کو اپنے بس میں سمجھتے ہو کہ گو قیامت میں خدا دوبارہ روح ڈالنا چاہے جیسا مقتضیٰ قرآن کا ہے مگر ہم نہ ڈالنے دیں گے اور بعث نہ ہونے دیں گے۔ جب ہی تو ایسی زور سے نفی کرتے ہو۔ ورنہ جو اپنے کو عاجز جانے وہ دلائل وقوع کے بعد ایسے ورکی بات کیوں کہے +

ع ٣ ‏/ ٢٢ ‏/ ١٦

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ حدید مدینہ میں نازل ہوئی اسمیں اُنتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَ

اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اُسی کی سلطنت ہے آسمانوں کی اور زمین کی۔ وہی حیات دیتا ہے اور (وہی) موت دیتا ہے۔ اور وہی ہر چیز پر قادر ہے (سب مخلوق سے) وہی پہلے ہے اور وہی

٦ حرکتوں والی مدلازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
پیچھے اور وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی ہے اور وہ ہر چیز کا خوب

عَلِيْمٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ
جاننے والا ہے وہ ایسا ہے کہ اُس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز

سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا
(کی مقدار) میں پیدا کیا پھر تخت پر قائم ہوا ف۱ وہ سب کچھ جانتا ہے جو چیز

يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ
زمین کے اندر داخل ہوتی ہے (مثلاً بارش) اور جو چیز اسمیں سے نکلتی ہے (مثلاً نباتات) اور جو چیز آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ
اُترتی ہے اور جو چیز اس میں چڑھتی ہے ف۲ اور وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے

اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ لَهٗ
خواہ تم لوگ کہیں بھی ہو۔ اور وہ تمہارے سب اعمال کو بھی دیکھتا ہے اُسی کی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
سلطنت ہے آسمانوں کی اور زمین کی۔ اور اللہ ہی کی طرف سب امُور لوٹ

الْاُمُوْرُ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ
جاویں گے۔ وہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے (جس سے دن بڑا ہو جاتا ہے) اور وہی دن کو رات میں

النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
داخل کرتا ہے (جس سے رات بڑی ہو جاتی ہے) اور وہ دل کی باتوں (تک) کو جانتا

الصُّدُوْرِ ۝ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا
ہے تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور (ایمان لاکر) جس مال

مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
میں تمکو اُس نے قائم مقام کیا ہے اس میں سے (اسکی راہ میں) خرچ کرو۔ سو جو لوگ تم میں سے ایمان

مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ
لے آئیں اور خرچ کریں ف۳ اُن کو بڑا ثواب ہوگا ف۴ اور تمہارے لئے اس کا کون

لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا
سبب ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ رسولؐ تم کو اس بات کی طرف بلا رہے ہیں کہ تم اپنے ربّ پر

ف۱ عرش پر قرار پکڑنے کی کوئی صورت اور کیفیت تجویز کرنا اور اپنی حالت پر قیاس کر کے جسمیت باری تعالیٰ کا وہم کرنا بالکل ناجائز ہے ایمان کا منشا یہ ہے کہ عرش پر اللہ تعالیٰ کے قرار پکڑنے کا یقین رکھیں لیکن اسکی کیفیت یا تشبیہ سے سکوت کریں کیونکہ باریتعالیٰ بیچوُن ویے چگوُن ہے +

ف۲ مثلاً ملائکہ کہ نزول و عروج کرتے ہیں۔ اور مثلاً احکام جن کا نزول ہوتا ہے اور اعمال جنکا صعود ہوتا ہے +

ف۳ غزوۂ تبوک میں سفر دُور دراز کا تھا اور سامان جہاد کی قلت تھی اس لئے متموّل صحابہ کرام رضہ کو چندہ دینے کی ترغیب اور نادار برادرانِ ملّت کی اعانت کرنے کے حکم میں یہ آیت نازل ہوئی اور چونکہ حضرت عثمان ذوالنورین رضہ نے تجہیز لشکر میں شاندار مالی امداد کی، اُنکی فضیلت کے اظہار میں آیت فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ نازل ہوئی +

ف۴ اس عنوان استخلاف میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہ مال تم سے پہلے اور کسی کے پاس تھا۔ اور اسی طرح تمہارے بعد کسی اور کے ہاتھ میں چلا جائے گا۔ پس جب یہ سدا اپنے والی چیز نہیں تو اس کو اس طرح جوڑ جوڑ کر رکھنا کہ ضروری مصرف میں بھی خرچ نہ کیا جائے حماقت محضہ ہے +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنۃ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

ایمان لاؤ اور خود خدا نے تم سے عہد لیا تھا اگر تم کو ایمان

مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ

لانا ہو۔ وہ (رحیم) ایسا ہے کہ اپنے بندہ (خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر صاف صاف

اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

آیتیں بھیجتا ہے تاکہ وہ تم کو (کفر و جہل کی) تاریکیوں سے روشنی کی

النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝٩ وَمَا

طرف لاوے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے حال پر بڑا شفیق بڑا مہربان ہے۔ اور تمہارے

لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ

لئے اس کا کون سبب ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ حالانکہ سب

مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ

آسمان اور زمین اخیر میں اللہ ہی کا رہ جائے گا ف۱ تم میں سے جو لوگ فتح مکہ سے پہلے

مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ

(فی سبیل اللہ) خرچ کر چکے ف۲ اور لڑ چکے برابر نہیں وہ لوگ

اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ

درجہ میں ان لوگوں سے بڑے ہیں جنہوں نے (فتح مکہ کے) بعد میں خرچ کیا اور

وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ

لڑے۔ اور (یوں) اللہ تعالیٰ نے بھلائی (یعنی ثواب) کا وعدہ سب سے کر رکھا ہے اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝١٠ؒ مَنْ ذَا الَّذِيْ

اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے۔ کوئی شخص ہے جو

يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ

اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض کے طور پر دے پھر خدا تعالیٰ اس (دیئے ہوئے کے ثواب) کو اس شخص

اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝١١ۚ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

کیلئے بڑھاتا چلا جاوے اور اس کے لئے اجر پسندیدہ ہے ف۳ جس دن آپ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو

يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ

دیکھیں گے کہ اُن کا نور اُن کے آگے اور اُن کی داہنی طرف دوڑتا ہوگا ف۴

ف۱ پس جب سب مال ایک روز چھوڑنا ہے تو خوشی سے کیوں نہ دیا جائے کہ ثواب بھی ہو +

ف۲ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں نازل ہوئی کہ سب سے پہلے مشرف با ایمان ہوئے اور اللہ کی راہ میں جان و مال دونوں خرچ کئے +

ف۳ خیرات کا ثواب بلحاظ ضرورت و اقتضاء کم و بیش ہوتا ہے جن بزرگان ملت نے فتح مکہ سے پہلے اسلام کی مدد کی اور اللہ کی راہ میں دل کھول کر مال خرچ کیا۔ ان کا اجر و ثواب ان لوگوں سے کہیں زیادہ ہے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد فی سبیل اللہ خرچ کیا۔ کیونکہ فتح مکہ کے بعد اسلام قوی اور امداد سے مستغنی ہو گیا تھا گو ثواب دونوں گروہوں کو ملیگا اور خدائے ودود ہر ایک پر نوازشیں فرمائے گا، لیکن دونوں فریق میں باہمی مدارج کا بہت تفاوت ہوگا +

ع ١٠ / ١٧

ف۴ یہ نور پل صراط پر سے گذارنے کے لئے ان کے ہمراہ ہوگا +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

آج تم کو بشارت ہے ایسے باغوں کی جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۚ﴿۱۲﴾ يَوْمَ

جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (اور) یہ بڑی کامیابی ہے (اور یہ وہ دن ہوگا) جس روز

يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا

منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے (پل صراط پر) کہیں گے کہ (ذرا)

انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا

ہمارا انتظار کرلو ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں ۱؎ ان کو جواب دیا جائے گا کہ تم

وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ

اپنے پیچھے لوٹ جاؤ پھر (وہاں سے) روشنی تلاش کرو۔ پھر ان (فریقین) کے درمیان میں ایک دیوار قائم

لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ

کردی جائیگی جسمیں ایک دروازہ (بھی) ہوگا (جسکی کیفیت یہ ہے کہ) اس کے اندرونی جانب میں رحمت ہوگی اور بیرونی جانب

مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ﴿۱۳﴾ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ

کی طرف عذاب ہوگا۔ یہ (منافق) اُن کو پکاریں گے کہ کیا (دُنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔

قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ

وہ (مسلمان) کہیں گے کہ ہاں (تھے تو سہی) لیکن تم نے اپنے کو گمراہی میں پھنسا رکھا تھا اور تم منتظر رہا کرتے تھے۔

وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ

اور (اسلام کے حق ہونے میں) تم شک رکھتے تھے اور تمکو تمہاری بیہودہ تمناؤں نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا یہاں تک کہ تم پر

اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ

خدا کا حکم آپہونچا اور تمکو دھوکہ دینے والے (یعنی شیطان) نے اللہ کیساتھ دھوکہ میں ڈال رکھا تھا۔ غرض آج نہ تم سے کوئی

مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ

معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کافروں سے۔ تم سب کا ٹھکانا

النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ

دوزخ ہے وہی تمہارا رفیق ہے اور وہ (واقعی) بُرا ٹھکانا ہے۔ کیا ایمان

يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ

والوں کے لئے اس بات کا وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل خدا کی نصیحت کے اور جو

۱؎ قیامت کے روز جب دوزخ پر پل صراط کے قائم کئے جانے کا حکم ہوگا اور لوگ اُس پر گذرنے لگیں گے تو مومن اپنے اپنے اعمال کے موافق تیزی سے عبور کر جائینگے لیکن اہل کفر و شرک کٹ کٹ کر دوزخ میں گرنے لگیں گے۔ ہر طرف تاریکی محیط ہوگی لیکن اہل ایمان کے آگے آگے اور داہنی طرف ان کا نور ایمان اُن کے ساتھ ساتھ دوڑتا ہوگا۔ منافقین بھی جو بظاہر مسلمان اور بباطن کافر تھے اور بادی النظر میں دنیا کے اندر مسلمانوں کے رفیق کار تھے' اُن کے نور کی روشنی میں چلنے لگیں گے لیکن ان کی سی سرعت رفتار کہاں سے لائیں اس لئے پیچھے رہ جائینگے اور پکاریں گے مسلمانو! ذرا ٹھیرو۔ ہمیں بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ دُنیا میں ہم بھی تمہارے ساتھی تھے"۔ مومن کہینگے کہ پیچھے سے روشنی لاؤ۔ مطلب یہ کہ روشنی تو دنیا میں ایمان اور عمل صالح سے پیدا کی جاتی ہے دُنیا میں نہ ایمان لائے نہ نیک عمل کئے۔ اب روشنی کہاں سے لائیں۔ غرض وہ پیچھے رہ جائیں گے۔ اب دونوں فریق کے درمیان ایک دیوار حائل ہوجائیگی +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

دین حق (منجانب اللہ) نازل ہوا ہے اُس کے سامنے جھک جاویں۔ اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاویں جن کو ان کے

اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ

قبل کتاب (آسمانی) ملی تھی۔ (یعنی یہود و نصاریٰ) پھر (اسی حالت میں) اُن پر زمانہ دراز گذر گیا۔ (اور

فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

توبہ نہ کی) پھر اُن کے دل (خوب ہی) سخت ہو گئے۔ اور بہت سے آدمی ان میں کے (آج) کافر ہیں۔ ف۱

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ

یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اس کے خشک ہُوئے پیچھے زندہ کر دیتا ہے۔ ف۲

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ

ہم نے تم سے اس کے نظائر بیان کر دیئے ہیں تاکہ تم سمجھو۔ بلا شبہہ

الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ

صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور یہ (صدقہ دینے والے) اللہ کو خلوص کے ساتھ

قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾

قرض دے رہے ہیں وہ صدقہ (باعتبار ثواب کے) ان کے لئے بڑھا دیا جائیگا اور ان کے لئے اجر پسندیدہ ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور جو لوگ اللہ پر اور اُس کے رسُولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ اپنے رب کے

الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ

نزدیک صدیق اور شہید ہیں ف۳ ان کے لئے (جنّت میں) ان کا اجر (خاص) اور (بلصراط پر)

اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ

ان کا نور (خاص) ہوگا۔ اور جو لوگ کافر ہُوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ

یہی لوگ دوزخی ہیں۔ تم خوب جان لو کہ (آخرت کے مقابلہ میں) دُنیوی

الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ

حیات محض لہو و لعب اور (ایک ظاہری) زینت اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا اور

تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ

اموال اور اولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے کو زیادہ بتلانا ہے۔ ف۴ جیسے مینھ (برسنا) ہے کہ اُس کی

ف۱ مطلب یہ کہ مسلمان کو جلد توبہ کر لینا چاہیئے، کیونکہ بعض اوقات پھر توبہ کی توفیق نہیں رہتی اور بعض اوقات کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے +

ف۲ اس طرح توبہ کرنے پر اپنی رحمت سے قلب مُردہ کو زندہ اور درست کر دیتا ہے بس مایوس نہ ہونا چاہیئے +

ف۳ یعنی یہ مراتب کمال ایمان کامل ہی کی بدولت نصیب ہوتے ہیں +

ف۴ یعنی مقاصد دُنیا کے یہ ہیں کہ بچپن میں لہو و لعب کا غلبہ رہتا ہے۔ اور جوانی میں زینت اور تفاخر کا، اور بڑھاپے میں مال و دولت و آل و اولاد کو گنوانا اور یہ سب مقاصد فانی اور خواب و خیال محض ہیں +

ع ۹ ۲ ۱۸

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

پیداوار (کھیتی) کاشتکاروں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر وہ خشک ہوجاتی ہے سو اس کو تو زرد دیکھتا ہے۔

ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

پھر وہ چورا چورا ہوجاتی ہے ؎۱ اور آخرت (کی کیفیت یہ ہے کہ اس) میں عذاب

شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ

شدید ہے اور خدا کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿٢٠﴾ سَابِقُوْٓا

اور دُنیوی زندگی محض دھوکے کا اسباب ہے تم اپنے

اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا

پروردگار کی مغفرت کی طرف دوڑو اور (نیز) ایسی جنت کی طرف جس کی وسعت

كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ

آسمان اور زمین کی وسعت کے برابر ہے ؎۲ وہ ان لوگوں کے واسطے

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ

تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اُس کے رسُولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو

اللہ کا فضل ہے وہ اپنا فضل جس کو چاہیں عنایت کریں۔ اور اللہ بڑے

الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢١﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ

فضل والا ہے ؎۳ کوئی مصیبت نہ دُنیا میں

فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ

آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک خاص کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں

مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى

لکھی ہے قبل اسکے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں ؎۴ یہ اللہ کے نزدیک آسان

اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ

کام ہے۔ (یہ بات تبلا اس واسطے دی ہے) تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر رنج (اتنا) نہ کرو۔

وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ

اور تاکہ جو چیز تم کو عطا فرمائی ہے اس پر اتراؤ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے

؎۱ اسی طرح دُنیا چند روزہ بہار ہے۔ پھر زوال و اضمحلال +

؎۲ یعنی اس سے کم کی نفی ہے زیادہ کی نفی نہیں +

؎۳ اسمیں اشارہ ہے کہ اپنے اعمال پر کوئی مغرور نہ ہو اور اپنے اعمال پر استحقاقِ جنت کا مدعی نہ ہو۔ یہ محض فضل ہے جس کا مدار مشیّت پر ہے۔ مگر ہم نے اپنی رحمت سے ان عملوں کے کرنیوالوں کے ساتھ مشیّت متعلق کرلی ہے۔ اگر ہم چاہتے تو مشیّت کو متعلق نہ کرتے +

؎۴ یعنی تمام مصیبتیں خارجی ہوں یا داخلی وہ سب مقدر ہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب		
٢ حرکتوں والی مد		

كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝٢٣ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ

شیخی باز کو پسند نہیں کرتا ف۱ جو ایسے ہیں کہ (حبّ دُنیا کیوجہ سے) خود بھی بُخل کرتے ہیں

وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَنْ يَتَوَلَّ

اور دُوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم کرتے ہیں۔ اور جو شخص اعراض کریگا (دین حق

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝٢٤ لَقَدْ

سے) تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں سزاوار حمد ہیں ف۲ ہم نے (اسی اصلاحِ آخرت کیلئے)

أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ

اپنے پیغمبروں کو کُھلے کُھلے احکام دے کر بھیجا۔ اور ہم نے ان کے ساتھ

الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ

کتاب کو اور انصاف کرنے (کے حکم) کو نازل فرمایا تاکہ لوگ (حقوق اللہ اور حقوق العباد میں) اعتدال

وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ

پر قائم رہیں: اور ہم نے لوہے کو پیدا کیا جس میں شدید ہیبت ہے اور (اس کے علاوہ)

وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ

لوگوں کے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں اور (اس لئے لوہا پیدا کیا) تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ بے دیکھے

يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ

اسکی اور اس کے رسُولوں کی (یعنی دین حق کی) کون مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ قوی اور

عَزِيزٌ ۝٢٥ ع وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ

زبردست ہے ف۳ اور ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا

وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ ۖ

اور ہم نے اُن کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی

فَمِنْهُمْ مُهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝٢٦

سو اُن لوگوں میں بعضے تو ہدایت یافتہ ہُوئے اور بہت سے ان میں نافرمان تھے۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا

پھر ان کے بعد اور رسولوں کو (جو کہ صاحبِ شریعت مستقلہ نہ تھے) یکے بعد دیگرے بھیجتے رہے اور ان کے بعد

بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ ۙ

عیسیٰؑ ابن مریم کو بھیجا اور ہم نے اُن کو انجیل دی

ف۱
اختیال اکثر فضائل داخلیہ پر اترانے میں اور فخر اکثر اشیاء خارجہ مال وجاہ وغیرہ پر اترانے میں مستعمل ہوتا ہے +

ف۲
اوپر اِعْلَمُوْٓا سے حدید تک دُنیا کا غیر مہتم بالشان ہونا اور اسکے درمیان میں فِی الْاٰخِرَۃِ سے آخرت کا مہتم بالشان ہونا ارشاد ہوا ہے۔ آگے بھی اس کے اہتمام شان کو اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ اصل میں ہم نے اسی آخرت کے درست کرنے کیلئے رسولوں کو بھیجا، اور احکام مقرر کئے اور نصرت دین کے لئے بالخصوص حدید پیدا کیا۔ اور تبعاً ان چیزوں میں تمہارے دنیوی منافع بھی رکھ دیئے ہیں دنیا مقصود بالعرض اور آخرت مقصود بالذات ہوئی +

ع ٣ ٦ ١٩

ف۳
اوپر ارسال رُسل بغرض اصلاح خلق کے اجمالاً مذکور تھا۔ آگے بعض خاص رسل کا ارسال بغرض اصلاحِ اُمم اور ان امم میں بعض کا اصلاح پذیر ہونا اور بعض کا نہ ہونا اور موجود دین کو قبول اصلاح کا امر ارشاد ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ

اور جن لوگوں نے اُن کا اتباع کیا تھا ہم نے اُن کے دلوں میں

رَأْفَةً وَرَحْمَةً ۖ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا

شفقت اور ترحم پیدا کیا۔ اور انہوں نے رہبانیت کو خود ایجاد کر لیا۔

مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ

ہم نے اس کو ان پر واجب نہ کیا تھا لیکن اُنہوں نے حق تعالیٰ کی رضا کے واسطے اس کو

اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَآتَيْنَا

اختیار کیا تھا سو انہوں نے اس (رہبانیت) کی پوری رعایت نہ کی۔ ف۱ سو ان میں سے جو

الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ

لوگ ایمان لائے ف۲ ہم نے اُن کو اُن کا اجر (موعود) دیا اور زیادہ

مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٢٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اُن میں نافرمان ہیں۔ اے (عیسیٰؑ پر) ایمان رکھنے والو

اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ

تم اللہ سے ڈرو اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تم کو

كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا

اپنی رحمت سے (ثواب کے) دو حصے دے گا۔ اور تم کو ایسا نور عنایت کرے گا

تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ

کہ تم اس کو لئے ہوئے چلتے پھرتے ہوگے اور تم کو بخش دیگا۔ ف۳ اور اللہ غفور

رَحِيمٌ ﴿٢٨﴾ لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا

رحیم ہے۔ (اور یہ دولتیں تم کو اس لئے عنایت کرے گا) تاکہ اہل کتاب کو یہ بات معلوم ہو جاوے کہ

يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَأَنَّ

ان لوگوں کو اللہ کے فضل کے کسی جزو پر (بھی) دسترس نہیں اور یہ کہ

الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَ

فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہے دے دے ف۴ اور

اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾ ع

اللہ بڑے فضل والا ہے ف۵

ف۱ یعنی جس غرض سے اس کو اختیار کیا تھا اور وہ غرض طلب رضائے حق تھی اس کا اہتمام نہیں کیا۔ یعنی احکام کی بجا آوری نہ کی۔ گو صورۃً رہبان رہے۔ اور بعضے بجا آوریٔ احکام میں سرگرم رہے +

ف۲ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے +

ف۳ یعنی ایسا ایمان دیگا جو ہر وقت رفیق رہے گا یہاں سے صراط تک +

ف۴ چنانچہ اسکی مشیت اس کے فضل کے ساتھ مسلمانوں سے متعلق ہوئی تو ان ہی کو عنایت فرما دیا +

ف۵ مطلب یہ کہ اُن کا غرہ اور زعم ٹوٹ جاوے کہ وہ حالت موجودہ میں اپنے کو موردِ فضل اور محلِ مغفرت سمجھتے ہیں +

ع ۴ ۴ ۲۰

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سُورۂ مجادلہ مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۱ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا اڿ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۲ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۳ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

بے شک اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کی بات سُن لی۔ جو آپ سے اپنے شوہر کے معاملہ میں جھگڑتی تھی اور (اپنے رنج و غم کی) اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو سُن رہا تھا (اور) اللہ (تو) سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ہے۔ ف۱ تم میں جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظِہار کرتے ہیں (مثلاً یوں کہہ دیتے ہیں اَنتِ علیَّ کظہرِ اُمّی) وہ ان کی مائیں نہیں ہیں۔ انکی مائیں تو بس وُہی ہیں جنہوں نے ان کو جَنا ہے اور وہ لوگ بلاشبہہ ایک نامعقول اور (جُونکہ) جھُوٹ بات کہتے ہیں (اس لئے گناہ ضرور ہوگا) اور یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنیوالے بخش دینے والے ہیں۔ اور جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظِہار کرتے ہیں پھر اپنی کہی ہوئی بات کی تلافی کرنی چاہتے ہیں۔ تو اُن کے ذمہ ایک غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا ہے۔ قبل اس کے کہ دونوں (میاں بی بی) باہم اختلاط کریں۔ اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے۔ ف۲ پھر جس کو (غلام لونڈی) میسر نہ ہو تو اُس کے ذمہ پیا پے (یعنی لگاتار) دو مہینے

۶ حرکتوں والی مدِلازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ عرب جاہلی میں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح کہہ دیتا کہ تو میری ماں کی جگہ ہے یا تیری پیٹھ میری ماں یا بہن کی پیٹھ کی جگہ ہے تو میاں بی بی میں ہمیشہ کے لئے جدائی ہو جاتی تھی اور یہ قول طلاق سے بڑھ کر تحریم ابدی خیال کیا جاتا تھا۔ شریعت کی اصطلاح میں اسکو ظِہار کہتے ہیں۔ عہدِ رسالت میں اوس بن صامت صحابی رضؓ نے غصے میں اپنی بی بی خولہ رضؓ بنت ثعلبہ کو کہہ دیا کہ تو میرے حق میں ایسی ہی جیسے میری ماں کی پشت کہ مجھ پر حرام ہے۔ اس کے بعد دونوں نادم ہوئے حضرت خولہ رضؓ چارہ جوئی اور تحقیق حال کیلئے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئیں چونکہ ظِہار کے متعلق اب تک کوئی آسمانی حکم نازل نہیں ہوا تھا، آپ نے قوم ہی کے معمول کو قابلِ عمل خیال کر کے فرما دیا کہ اب تمہارے اور تمہارے شوہر میں اجتماع کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔ یہ سُن کر وہ واویلا کرنے لگیں اور اپنے خاوند کا شکوہ شروع کر دیا اور کہا یا رسُول اللہ! میری جوانی شوہر ہی کے گھر میں گذری اور اب جو میں بوڑھی ہو چکی ہوں تو ظِہار کر بیٹھا ہے۔ لیکن علیحدگی کی صُورت میں گھر تباہ ہو جائے گا۔ اور چھوٹے چھوٹے بچے پریشان مارے مارے پھریں گے۔ اس کے بعد آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگیں، بار الہا! مجھ بیچاری کا تو ہی وارث ہے میری فریاد رسی کر۔ اُسی وقت یہ آیتیں نازل ہوئیں جن میں ظِہار کو طلاق قرار نہ دیا گیا اور فرمایا گیا۔ کہ جس نے جنا نہیں وہ ماں کیونکر ہو سکتی ہے؟ اور ایسی لغو بات کے کہنے کا انسداد یہ حکم دے کر فرمایا کہ جب تک شوہر کفارہ ادا نہ کرے، اُس وقت تک منکوحہ کے قریب نہ جائے +

ف۲ پس کفارہ میں دو حکمتیں ہو گئیں۔ ایک تکفیرِ سیّئہ جس کی طرف اشارہ ہے لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ میں۔ دوسرے زجر جس کا تُوْعَظُوْنَ میں بیان ہے +

مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ
کے روزے ہیں قبل اس کے کہ دونوں باہم اختلاط کریں پھر جس سے

لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ
یہ بھی نہ ہو سکیں تو اس کے ذمّہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے

ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ
یہ حکم اس لئے (بیان کیا گیا) ہے کہ اللہ اور اس کے رسُولؐ پر ایمان لے آؤ اور یہ اللہ کی حدیں

اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④ اِنَّ
(باندھی ہوئی) ہیں اور کافروں کے لئے سخت دردناک عذاب ہوگا۔ ف۱ جو لوگ

الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا
اللہ اور اُسکے رسُولؐ کی مخالفت کرتے ہیں وہ (دنیا میں بھی) ایسے ذلیل ہوں گے

كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ
جیسے ان سے پہلے لوگ ذلیل ہُوئے اور ہم نے کُھلے کُھلے احکام نازل

بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑤ ۚ
کئے ہیں۔ اور کافروں کو ذلّت کا عذاب ہوگا۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ
جس روز ان سب کو اللہ تعالیٰ دوبارہ زندہ کرے گا۔ پھر اُن کا سب کیا ہُوا اُن کو تبلا دیگا۔

اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
(کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے وہ محفوظ کر رکھا ہے اور یہ لوگ اس کو بھُول گئے اور اللہ ہر چیز پر

شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑥ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا
مطلع ہے۔ کیا آپ نے اس پر نظر نہیں فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ
ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے کوئی سرگوشی تین آدمیوں

مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا
کی ایسی نہیں ہوتی جس میں چوتھا وہ (یعنی اللہ) نہ ہو اور نہ

خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ
پانچ کی (سرگوشی) ہوتی ہے جس میں چھٹا وہ نہ ہو اور نہ اس (عدد) سے کم (میں) ہوتی ہے

ف۱ اسلام میں بھی یہ حکم بحال ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کے کسی عضو کو اپنی ماں، بہن، بیٹی یا کسی ایسی عورت کے عضو سے تشبیہ دے جس سے مرد کا کسی حالت میں نکاح نہیں ہو سکتا تو کفارہ ادا کئے بغیر بیوی سے صحبت اور دواعیٔ صحبت سب حرام ہو جاتے ہیں۔ لیکن تشبیہ عضو سے وہی اعضا مراد ہیں جنکی طرف مرد بغیر کسی شدید مجبوری کے دیکھ نہیں سکتا۔ جیسے پیٹھ، شکم، ران۔ اگر کفّارہ میں لونڈی غلام آزاد کرنے کا موقع نہ ہو جیسا کہ عہد حاضر میں لونڈی غلاموں کا کہیں بھی وجود نہیں پایا جاتا، تو ساٹھ روزے رکھے اگر روزے کی طاقت نہیں تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت سالن روٹی پیٹ بھر کر کھلائے۔ اور اگر اناج دینا چاہے تو ہر ایک کو دو دو سیر گیہوں دے۔

ع ۱ / ۶

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب		
۲ حرکتوں والی مد		

وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ

(جیسے دو یا چار آدمیوں میں) اور نہ اس سے زیادہ مگر وہ (ہر حالت میں) ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ لوگ کہیں بھی ہوں

يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

پھر ان (سب) کو قیامت کے روز ان کے کئے ہوئے کام تبلادے گا بے شک اللہ تعالیٰ کو

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٧ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا

ہر بات کی پوری خبر ہے کیا آپ نے اُن لوگوں پر نظر نہیں فرمائی ف۱ جن کو

عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا

سرگوشی سے منع کر دیا گیا تھا (مگر) پھر (بھی) وہ وہی کام کرتے ہیں جس سے اُن کو منع

عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

کیا گیا تھا اور گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی

وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ

سرگوشیاں کرتے ہیں۔ ف۲ اور وہ لوگ جب آپ کے پاس آتے ہیں آپ کو

بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ

ایسے لفظ سے سلام کہتے ہیں ف۳ جس سے اللہ نے آپ کو سلام نہیں فرمایا ف۴ اور اپنے جی میں (یا اپنے آپس میں) کہتے

اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ

ہیں کہ (اگر یہ پیغمبر ہیں تو) اللہ تعالیٰ ہمکو ہمارے اس کہنے پر سزا (فوراً) کیوں نہیں دیتا۔

حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٨

ان کے لئے جہنم کافی ہے اسمیں یہ لوگ (ضرور) داخل ہونگے سو وہ بُرا ٹھکانا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا

اے ایمان والو جب تم (کسی ضرورت سے) سرگوشی کرو تو گناہ

تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں مت

الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا

کرو اور نفع رسانی اور پرہیزگاری کی باتوں کی سرگوشیاں کرو ف۵ اور اللہ سے

اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٩ اِنَّمَا النَّجْوٰى

ڈرو جس کے پاس تم سب جمع کئے جاؤ گے ایسی سرگوشی محض شیطان کی

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ
٢، ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد		
٢ حرکتوں والی مد		

ف۱ مدینہ منورہ کے یہودیوں کی عادت تھی کہ جب کسی مسلمان کو اپنی مجلس کے سامنے سے گذرتے ہوئے دیکھ پاتے تو آپس میں کانوں میں باتیں کرنی شروع کر دیتے۔ گو اس وقت یہود اور مسلمانوں میں باہم عہد صلح تھا لیکن اس سرگوشی سے مسلمانوں کے دلوں میں یہ بات کھٹکتی تھی کہ کہیں ہمارے قتل یا ایذا کے مشورے تو نہیں کر رہے ہیں۔ ہر چند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس ناجائز سرگوشی سے منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے۔ اُن کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی +

ف۲ منافقوں کی جرأت اور ڈھٹائی کا یہ عالم تھا کہ مسجد نبوی میں بیٹھ کر اپنا حلقہ بنا لیتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا مذاق اڑاتے اور عیب جوئی کرتے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شرعی احکام صادر فرماتے تو یہ آپس میں کہنے لگتے کہ ہم سے تو ایسے سخت کام ہو نہیں سکتے سورۂ نساء میں انکی سرگوشیوں کے بارہ میں حکم امتناعی آچکا تھا لیکن وہ کسی طرح باز نہیں آتے تھے +

ف۳ سلام کے معنیٰ سلامتی کے اور سام کے معنیٰ موت وہلاکت کے ہیں۔ بعض یہودی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوتے تو از راہ شرارت و بد اندیشی آپ کو اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ کہتے تھے اور پھر اس بد باطنی پر نازاں ہو کر دل میں کہتے کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) واقعی خدا کے سچے نبی ہیں تو پھر اس سُوءِ ادب پر ان کا خدا ہم پر عذاب کیوں نازل نہیں کرتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۴ یعنی اللہ تعالیٰ کے الفاظ تو یہ ہیں...... سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ - سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى - صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا - اور وہ کہتے تھے اَلسَّامُ عَلَيْكَ + ف۵ بِرّ سے مراد نفع متعدی مثلاً عدل و احسان کے اور تقویٰ مقابل ہے اثم و عدوان و معصیت الرسول کے +

مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ

طرف سے (یعنی اسکے بہکانے سے) ہے ف۱ تاکہ مسلمانوں کو رنج میں ڈالے اور وہ (شیطان)

بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ

بدُون خدا کے ارادے کے ان کو کچھ ضرر نہیں پہونچا سکتا اور مسلمانوں کو (ہر امر میں)

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیئے۔ اے ایمان والو

اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا

جب تم سے کہا جاوے ف۲ کہ مجلس میں جگہ کھول دو تو تم جگہ کھول دیا کرو۔

يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا

اللہ تم کو (جنت میں) کھلی جگہ دے گا۔ اور جب (کسی ضرورت سے) یہ کہا جائے کہ (مجلس سے) اُٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ

فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ

کھڑے ہوا کرو ف۳ اللہ تعالیٰ (اس حکم کی اطاعت سے) تم میں ایمان والوں کے اور (ایمان والوں میں) اُن لوگوں

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

کے جن کو علم (دین) عطا ہوا ہے (اُخروی) درجے بلند کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کو

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

تمہارے سب اعمال کی پُوری خبر ہے اے ایمان والو جب تم

نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ

رسُول سے سرگوشی (کرنے کا ارادہ) کیا کرو تو اپنی اس سرگوشی سے پہلے (مساکین کو) کچھ خیرات

صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ

دے دیا کرو۔ ف۴ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور (گناہوں سے) پاک ہونے کا اچھا ذریعہ ہے پھر اگر تم کو

لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

(صدقہ دینے کی) مقدور نہ ہو تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ

کیا تم اپنی سرگوشی کے قبل خیرات دینے سے

صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

ڈر گئے سو (خیر) جب تم (اس کو) نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے حال پر عنایت فرمائی

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ ارباب ایمان کے خلاف منافقوں اور یہودیوں کی سرگوشی مسلمانوں کو غمگین اور پریشان کرتی تھی کیونکہ جب کسی مجلس میں کئی آدمی ہوں اور دو آدمی تیسرے سے علیحدہ ہو کر کان میں باتیں کرنے لگیں تو تیسرے کو لامحالہ شک اور ملال ہوگا کہ خدا جانے مجھ سے علیحدہ ہو کر کیا مشورہ کر رہے ہیں۔ منافقوں کی اس نکوہیدہ حرکت کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی +

ف۲ اصحاب بدر کی جماعت انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے افضل و مقبول ترین جماعت ہے۔ ایک مرتبہ ان میں سے چند حضرات سرورِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ جہاں آرا سے مشرف ہونے کیلئے حاضرِ خدمت ہوئے۔ اتفاق سے اس وقت مسجدِ نبوی میں کثیر مجمع تھا رسُولِ انام صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار ہالہ کی طرح مہتاب رسالت کے گرد جمے بیٹھے ہوئے تھے اسلئے ان نو وارد اصحاب بدر کو بیٹھنے کی جگہ نہ مل سکی۔ یہ حضرات سلام کر کے کھڑے رہے مجمع میں سے کوئی شخص ان کی خاطر نہ اُٹھا۔ جب یہ حالت سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدہ میں آئی تو بدری صحابیوں کے شمار کے موافق چند غیر بدریوں کو نام لے لیکر اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہو جانے کا حکم دیا۔ وہ حضرات فی الفور کھڑے ہو گئے اور اہل بدر انکی جگہ جا بیٹھے۔ اس سے منافقوں کو طعنہ زنی کا موقع مل گیا اور کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو بعض کو دوسروں پر ترجیح دیتے ہیں۔ انہیں سب کو ایک نظر سے دیکھنا چاہیئے۔ آنحضرت نے جن حضرات کو اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہونے کا حکم دیا اور انہوں نے بغیر کسی تنگدلی کے ارشادِ نبوی کی تعمیل کی تھی، حق تعالیٰ کو اُن کا یہ امتثالِ امر بہت پسند آیا۔ چنانچہ انکی تعریف میں یہ پُوری آیت تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ تک نازل ہوئی۔ اور فی الحقیقت آداب بشریت، انسانی ہمدردی اور اسلامی اخوت و مروت کا یہی تقاضا ہے کہ اپنے سے افضل لوگوں کا احترام کیا جائے۔ اگر گنجائش ہو تو خوب مل مل کر بیٹھ جائیں ورنہ بزرگ ہستیوں کے لئے جگہ خالی کر دی جائے +

ف۳ خواہ اُٹھنے کیلئے اس غرض سے کہا جاوے کہ آنیوالے کیلئے جگہ کھل جاوے پھر چاہے بالکل اُٹھ جانے سے ہو یا ایک جگہ سے اُٹھ کر دوسری جگہ جا بیٹھنے سے ہو۔ اور خواہ اس وجہ سے کہا جاوے کہ صدرِ مجلس کو کسی مصلحت مشورت خاصہ یا کسی ضرورت آرام یا عبادت وغیرہ سے انفراد اور تخلیہ وغیرہ کی حاجت ہو، جو "منزل ۷" بدون خلوت کے مطلقاً حاصل نہ ہو سکیں یا کامل نہ ہو سکیں پس صدر (باقی بر صفحہ ۸۶۹)

فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ

تو تم نماز کے پابند رہو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ اور اُس کے رُسول

رَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع اَلَمْ تَرَ

کا کہنا مانا کرو اور اللہ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے۔ ف۱ کیا آپ نے اُن

اِلَى الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ؕ

لوگوں پر نظر نہیں فرمائی جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ نے غضب کیا ہے

مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَیَحْلِفُوْنَ عَلَى

یہ (منافق) لوگ نہ تو (پورے پورے) تم میں ہیں اور نہ اُن ہی میں ہیں اور جھوٹی بات پر قسمیں

الْكَذِبِ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ

کھا جاتے ہیں اور وہ (خود بھی) جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے

عَذَابًا شَدِیْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے (کیونکہ) بیشک وہ بُرے بُرے کام کیا کرتے تھے

اِتَّخَذُوْۤا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ

اُنہوں نے اپنی قسموں کو (اپنے بچاؤ کے لئے) سپر بنا رکھا ہے پھر خدا کی راہ سے روکتے رہتے

اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِیَ

ہیں سو (اس وجہ سے) اُن کے لئے ذلّت کا عذاب ہونے والا ہے ان کے اموال

عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ

اور اولاد اللہ (کے عذاب) سے ان کو ذرا نہ بچا سکیں گے

اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ یَوْمَ

(اور) یہ لوگ دوزخی ہیں وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں جس روز

یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا

اللہ ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ سو یہ اُس کے رُوبرو بھی (جھوٹی) قسمیں کھا جاویں گے

یَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَیْءٍ ؕ

جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھا جاتے ہیں اور یوں خیال کریں گے کہ ہم کسی اچھی حالت میں ہیں

اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ

خوب سن لو کہ یہ لوگ بڑے ہی جھوٹے ہیں۔ ان پر شیطان نے پورا تسلط

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ع ۲ ۷

(بقیہ صفحہ ۸۶۸)

مجلس کے امر بالقیام سے اُٹھ جانا چاہیئے۔ اور یہ حکم غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی عام ہے۔ پس صاحب مجلس کو حاجت کے وقت اسکی اجازت ہے البتہ آنیوالے کو نہ چاہیئے کہ کسی کو اُٹھا کر اس کی جگہ جا بیٹھے +

ف۲ خیرات کی مقدار آیت میں منصوص نہیں۔ اور روایات میں مختلف مقداریں آئی ہیں۔ ظاہراً غیر مقدر معلوم ہوتی ہے لیکن معتد بہ ہونا ضرور ہے +

غالباً یہ صدقہ علانیہ ہوگا ورنہ ہر شخص دعویٰ تقدیم صدقہ کا کر سکتا۔ اس کی ضرورت اس بنا پر پیش آئی کہ منافق لوگ بلا ضرورت بھی حضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تخلیہ کر لیتے اور بیکار باتوں کیمتعلق سوالات کرنے لگتے۔ اس سے اُن کا مقصد مسلمانوں پر اپنا اعزاز اور بارگاہ نبوی میں اپنا تقرب جتلانے کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج مبارک کثرت سوالات اور فضول باتوں سے پریشان ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ یہ صورت احترام نبوت کے بھی خلاف تھی، اس لئے یہ آیت نازل ہوئی +

(حاشیہ متعلقہ صفحہ ہٰذا)

ف۱

جب یہ حکم ہوا کہ جب حامل نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنی ہو تو پہلے کچھ خیرات دے کر طہارت حاصل کر لو۔ پھر آپ سے بات کرو۔ مفت میں سرگوشیاں کرنا بے تہذیبی میں داخل ہے: تو منافق تو وہیں ٹھنڈے پڑ گئے۔ کیونکہ فرمان پذیری پر رقم خرچ کرنے میں ان کی رُوح فنا ہوتی تھی البتہ جن صحابہ کرام کو کوئی بات دریافت کرنی ہوتی تھی، وہ خیرات دے کر حاضر خدمت ہوتے تھے۔ پھر آپ سے کوئی بات دریافت کرتے تھے۔ لیکن اس آیت کی تنزیل کے بعد بہتیرے کم استطاعت اصحاب بھی ضروری مسائل دریافت کرنے سے رُک گئے۔ چونکہ مقصود حاصل ہو ہی چکا تھا اسلئے صدقہ دینے کا حکم منسوخ ہوگیا اور آیت ءَاَشْفَقْتُمْ الخ نازل ہوئی +

الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ

کر لیا ہے　سو اُس نے اُن کو خدا کی یاد بُھلا دی ہے　یہ لوگ　شیطان کا

الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

گروہ ہے　خوب سُن لو　کہ شیطان کا　گروہ　ضرور　برباد ہونے والا ہے ف۱

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ

جو　لوگ　اللہ اور اُس کے رسُول کی　مخالفت کرتے ہیں　یہ　لوگ

فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ

سخت ذلیل لوگوں میں ہیں　اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات (اپنے حکمِ ازلی میں) لکھ دی ہے کہ میں اور میرے

رُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا

پیغمبر غالب رہیں گے ف۲　بیشک اللہ تعالیٰ قوّت والا غلبہ والا ہے　جو لوگ اللہ پر　اور قیامت کے

يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ

دن پر　(پُورا پورا) ایمان رکھتے ہیں　آپ اُن کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی

حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ

رکھتے ہیں جو اللہ اور اُس کے رسُول کے برخلاف ہیں　گو　وہ اُن کے باپ　یا　بیٹے

اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ

یا　بھائی　یا کُنبہ ہی کیوں نہ ہوں　ان لوگوں کے دلوں میں

قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ

اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے　اور ان (قلوب) کو اپنے فیض سے قوت دی ہے (فیض سے مراد نُور ہے)

وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اور اُن کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا　جن کے نیچے سے　نہریں　جاری

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

ہوں گی　جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے　اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوگا

وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ

اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے　یہ　لوگ　اللہ کا گروہ ہے　خوب سُن لو کہ

حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

اللہ　ہی کا گروہ　فلاح　پانے والا ہے۔ ف۳

ف۱ یہ چھ آیتیں منافقوں کی منافقانہ بدکرداریوں کے اظہار میں نازل ہوئیں اہلِ نفاق یہود کے رفیق بن بیٹھے تھے جن پر اللہ کا غضب ہے۔ منافق لوگ یہود سے جا جا کر صحابہ کرام رض کے راز کہہ دیتے تھے اور اگر اس کی اطلاع ہو جاتی اور ان سے دریافت کیا جاتا تو اپنا اسلام جتانے کو سینکڑوں جھوٹی قسمیں کھا جاتے تاکہ ایک تو مسلمانوں کے پنجۂ غضب سے محفوظ رہیں۔ دوسرے اسلام کی بیخ کنی کی ابلیسی کوششوں میں بھی در پردہ سرگرم رہ سکیں۔ لیکن منافقوں کی ناپاک جماعت نہ اُدھر کی رہی نہ ادھر کی +

ف۲ مقصود یہاں غلبہ بیان کرنا انبیاء کا ہے۔ اپنا ذکر تشریف انبیاء کے لئے فرما دیا +

ف۳ اس آیت کی شانِ نزول میں دو واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابوقحافہ رض نے اپنے کفر کی حالت میں حضور خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی ناشائستہ کلمہ منہ سے نکالا۔ حضرت صدیق اکبر رض کا کمال ایمان بھلا اس دریدہ دہنی کو کب برداشت کر سکتا تھا۔ انہوں نے ان کے منہ پر طمانچہ مارا۔ جب آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں اس واقعہ کا تذکرہ ہوا تو حضرت ابوبکر رض عرض پیرا ہوئے یا رسولُ اللہ! اُس وقت میرے پاس تلوار نہ تھی ورنہ ایسے بیجا کلمہ پر اُنکی گردن اُڑا دیتا۔ تو حضرت صدیق اکبر رض کی منقبت میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یا اس کا سببِ نزول یہ تھا کہ غزوۂ بدر میں جہاں ایک طرف حضرت ابُوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اسلام کی تائید میں دادِ شجاعت دے رہے تھے، تو دوسری طرف اُن کے باپ نے غلبۂ کفر کی ناپاک کوشش میں اپنی ساری صلاحیتیں صرف کر دی تھیں۔ جراح حضرتِ ابوعبیدہ رض کو لشکرِ اسلام میں دیکھ کر بُری طرح دانت پیس رہا تھا وہ اس وقت یہاں تک بپھرا ہوا تھا کہ اُس نے اپنی توجہ ہر طرف سے ہٹا کر حضرت ابوعبیدہ رض کے قتل پر مرکوز کر دی۔ وہ بڑی تیزی سے آ کر ان پر حملہ آور ہوا حضرت ابوعبیدہ رض نے محض مدافعت پر اکتفا کی مگر وہ تابڑ توڑ حملے کر رہا تھا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ میرا کافر باپ میرے اسلام کی وجہ سے میری جان کا لاگو بنا ہوا ہے تو اِدھر اُدھر بچتے بچتے پھرتے رہے۔ لیکن جب یقین ہو گیا کہ یہ مجھے نہیں چھوڑے گا تو ناچار اس کے قتل کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ موقع پا کر تلوار کے ایک ہی وار سے اس کا کام تمام کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی +

ع ۳ ۹ ۳

۶ حرکتوں والی مدِ لازم　۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب　۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ حشر مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ

اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں (مخلوقات) ہیں (خواہ زبانِ حال سے یا قال سے)

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ

اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے وہی ہے جس نے (ان) کفار اہلِ کتاب (یعنی بنو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ

نضیر) کو اُن کے گھروں سے پہلی ہی بار اکٹھا کرکے

لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا

نکال دیا ف۱ تمہارا گمان بھی نہ تھا کہ وہ (کبھی اپنے گھروں سے) نکلیں گے اور (خود)

اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ

انہوں نے یہ گمان کر رکھا تھا کہ اُن کے قلعے ان کو اللہ سے بچالیں گے۔ ف۲ سو ان پر

اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ

خدا (کا عقاب) ایسی جگہ سے پہنچا کہ ان کو خیال بھی نہ تھا ف۳ اور اُن کے دلوں میں

قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَ

رُعب ڈال دیا کہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے اور

اَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي

مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی اجاڑ رہے تھے۔ سو اے دانشمندو (اس حالت کو دیکھ کر) عبرت

الْاَبْصَارِ ② وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ

حاصل کرو۔ ف۴ اور اگر اللہ تعالیٰ ان کی قسمت میں جلاوطن ہونا نہ لکھ چکتا

لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

تو اُن کو دُنیا ہی میں (قتل کی) سزا دیتا اور اُن کے لئے آخرت میں

عَذَابُ النَّارِ ③ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ

دوزخ کا عذاب (تیار) ہے یہ اس سبب سے ہے کہ اِن لوگوں نے اللہ کی اور اُس کے

ف۱ مدینہ منورہ سے دو چار میل کے فاصلہ پر یہود کی ایک قوم بنو نضیر آباد تھی۔ انہوں نے ہجرت نبوی کے بعد صحابہ کرام رض سے ایک معاہدہ کیا تھا جس کے رُو سے ان پر لازم تھا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف کسی تحریک میں شامل نہیں ہونگے۔ اہلِ اسلام کے ہر طرح موافق رہیں گے اور ان کے دشمنوں کی مدد نہیں کرینگے۔ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خونبہا کے ایک مقدمہ کا تصفیہ کرنے کے لئے چند صحابہ کی معیت میں ان کے ہاں تشریف لیگئے۔ انہوں نے آپ کو دیوار کے نیچے بٹھلا کر ایک طرف تو آپ سے گفتگو شروع کی اور دُوسری طرف باہم مشورہ کیا کہ نصیب اعدار (قصد النبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی زندگی کا چراغ گل کر دیں۔ چنانچہ اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ایک بڑا پتھر چھت پر چڑھا کر آپ پر لڑھکا دینا چاہا۔ جھٹ جبریل علیہ السلام پہنچے اور آپ کو اس سازش کی اطلاع دی۔ آپ فی الفور اُٹھ کھڑے ہُوئے اور صحابہؓ کو ساتھ لیکر مدینہ منورہ مراجعت فرمائی۔ آپ نے کہلا بھیجا کہ تم نے نقضِ عہد کیا ہے یا تو دس دن کے اندر یہاں سے خود چلے جاؤ۔ ورنہ لڑائی ہوگی۔ وہ لڑائی کے لئے تیار ہُوئے۔ آپ نے ان پر لشکر کشی کی اور ان کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ آخر مجبور ہو کر نکل جانے پر راضی ہُوئے آپ نے فرمایا کہ سب ہتھیار چھوڑ جاؤ اور جس قدر اسباب اپنے ساتھ لے جاسکو لے جاؤ۔ غرض اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے ویران کر کے چل دیئے۔ بعض لوگ خیبر چلے گئے اور دوسروں نے شام کا راستہ لیا یہ ۳ھ کا واقعہ ہے۔ بعض نے اس کو ۴ یا ۵ھ کا واقعہ قرار دیا ہے +

ف۲ یعنی اپنے قلعوں کے استحکام پر ایسے مطمئن تھے کہ ان کے دل میں انتقامِ غیبی کا خطرہ بھی نہ آتا تھا +

ف۳ مراد اس جگہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکالے گئے جن کی بے سروسامانی پر نظر کرکے اس کا احتمال بھی نہ ہوتا تھا کہ یہ بے سامان ان باسامانوں پر غالب آجاویں گے +

ف۴ یعنی عبرت حاصل کرو کہ انجام خدا و رسول کی مخالفت کا بعض اوقات دُنیا میں بھی نہایت بُرا ہوتا ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد ۔ اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں) ۔ تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ٢ حرکتوں والی مد ۔ ادغام اور نا قابلِ تلفظ ۔ قلقلہ

وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٤﴾ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِىَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٥﴾ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٦﴾ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۗ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٧﴾ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ

رسولؐ کی مخالفت کی ہے اور جو شخص اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت سزا دینے والا ہے ؀۱ جو کھجوروں کے درخت کے تنے تم نے کاٹ ڈالے یا اُن کو اُن کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا سو (دونوں باتیں) خدا ہی کے حکم (اور رضا) کے موافق ہیں اور تاکہ کافروں کو ذلیل کرے ؀۲ اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسولؐ کو اُن سے دلوایا سو تم نے اُس پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اُونٹ لیکن اللہ تعالیٰ (کی عادت ہے کہ) اپنے رسولوں کو جس پر چاہے (خاص طور پر) مسلط فرما دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے جو کچھ اللہ تم (اس طور پر) اپنے رسولؐ کو دوسری بستیوں کے (کافر) لوگوں سے دلوا دے ؀۳ (جیسے فدک اور ایک حصہ خیبر کا) سو وہ (بھی) اللہ کا حق ہے اور رسولؐ کا اور (آپ کے) قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور غریبوں کا اور مسافروں کا تاکہ وہ (مالِ فےَ) تمہارے تونگروں کے قبضہ میں نہ آجائے اور رسولؐ تم کو جو کچھ دیدیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز کے لینے سے تم کو روک دیں (اور بعموم الفاظ یہی حکم ہے افعال اور احکام میں بھی) تم رُک جایا کرو اور اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ (مخالفت کرنے پر) سخت سزا دینے والا ہے۔ (اور ان جائیدادوں میں) ان حاجتمند مہاجرین کا (بالخصوص) حق ہے۔

؀۱ یعنی اگر خدا نے شدید العقاب نے انکی جلاوطنی مقدر نہ کی ہوتی تو انہیں دُنیا میں اُن کی بدعہدی، غداری اور اقدام قتل کی کوئی اور سزا دیتا۔ بہرحال ان کو دُنیا میں جو سزا ملنی تھی وہ ملی اور آخرت میں اُن کے لئے آگ تیار ہے ✦

؀۲ جب لشکر اسلام نے بنو نضیر پر چڑھائی کی تو وہ اپنے قلعوں میں جا چھپے اور ان کے باہر نکلنے کی کوئی صورت نہ ہوئی۔ اس زمانہ میں قلعہ شکن توپیں یا کوئی اور ایسا سامان نہ تھا جو محصورین کو باہر نکل کر مقابلہ کرنے پر مجبور کرتا۔ لیکن خدائے مُعین کی نصرت نوازی ہر اقدام میں اپنے رسولؐ کی راہ نما تھی۔ حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے وحیٔ الٰہی کے ایما سے حکم دیا کہ ان کے کھیت اجاڑ دو اور باغات کاٹ دو تاکہ یہ لوگ جلد فیصلہ کرنے پر مجبور ہوں؛ جب کھیت اجڑنے اور باغات کٹنے لگے تو وہ لوگ بولے اے محمدؐ! ہم تو غدار اور بدعہد ہیں؛ اس لئے ہمارے درپئے قتل ہو۔ ان جرم ناآشنا کھیتوں اور باغوں نے کیا قصور کیا ہے جس کی پاداش میں ان کے سر قلم ہو رہے ہیں؛ چونکہ یہ پیغام بادی النظر میں معقولیت کا پہلو لئے ہوئے تھا اسلئے بعض قریب العہد صحابیوں کو بھی خلجان ہوا اور کچھ پریشانی لاحق ہوئی۔ خدا نے برتر نے یہ آیت نازل فرما کر اُن کا اطمینان کر دیا کہ جو کچھ ہوا ہمارے حکم اور مشیت سے ہوا۔ یاد رہے کہ ضرورت و مصلحت کے وقت اہل حرب کا مال و متاع برباد اور نذرِ آتش کرنا اُن کے اشجار و باغات کا کاٹنا غرض ہر قسم کے ضروریاتِ زندگی کا تلف کرنا جائز ہے ✦

؀۳ لُوٹ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو کافروں سے لڑکر ہاتھ آئے، دوسرے وہ جو بلا جنگ و جدال ملے۔ اور اس میں مجاہدین اسلام تملیک و تقسیم کے حقدار نہ ہوں۔ پہلی صورت کو مالِ غنیمت کہتے ہیں۔ اور دوسری کا نام فےَ ہے۔ مالِ فےَ سب کا سب بیت المال میں جمع ہوتا ہے۔ مالِ غنیمت کے پانچ حصے کئے جاتے ہیں۔ چار حصے لشکر اسلام میں تقسیم ہوتے ہیں اور پانچواں حصہ فی سبیل اللہ علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ بنو نضیر کے مکانات، باغات اور کھیت مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔ حق تعالیٰ نے یہ زمین مالِ غنیمت کی طرح تقسیم نہ کرائی بلکہ اس کا کلی اختیار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا ✦

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ

جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے (جبراً و ظلماً) جدا کر دیئے گئے وہ اللہ تعالیٰ کے

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ

فضل (یعنی جنّت) اور رضامندی کے طالب ہیں اور وہ اللہ اور اُس کے رسُول (کے دین) کی

وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ ۝٨ وَالَّذِيْنَ

مدد کرتے ہیں (اور) یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں۔ ؎۱ اور (نیز) اُن لوگوں کا (بھی

تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ

حق ہی) جو دارالاسلام (یعنی مدینہ) میں ان (مہاجرین) کے (آنیکے) قبل سے قرار پکڑے ہوئے ہیں جو اُن کے

مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ

پاس ہجرت کر کے آتا ہے اس سے یہ لوگ محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ ملتا ہے اُس سے یہ

حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى

(انصار) اپنے دلوں میں کوئی رشک نہیں پاتے اور اپنے سے مُقدّم رکھتے

اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۛ وَمَنْ

ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو۔ ؎۲ اور (واقعی) جو شخص

يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ ۝٩

اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جاوے ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ ؎۳

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا

اور ان لوگوں کا (بھی اس مالِ فَے میں حق ہے) جو ان کے بعد آئے۔ جو (ان مذکورین کے حق میں) دعا کرتے ہیں

اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا

کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو (بھی) جو ہم سے پہلے ایمان

بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا

لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝١٠ ع

نہ ہونے دیجئے اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق (اور) رحیم ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ

کیا آپ نے اُن منافقین (یعنی عبداللہ بن اُبَیّ وغیرہ) کی حالت نہیں دیکھی کہ اپنے (ہم مذہب) بھائیوں سے کہ

؎۱ ہجرت کے بعد انصار پر مہاجروں کا بارِ آن پڑا تھا۔ یہی لوگ اُن خانماں بربادوں کی ضروریاتِ زندگی کے کفیل تھے۔ حضرات مہاجرین مکّہ معظمہ میں اپنی بڑی بڑی جائدادیں چھوڑ کر چلے آئے تھے۔ اس لئے بنونضیر سے جو زمینیں اور باغات حاصل ہوئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضراتِ مہاجرین کرام پر تقسیم کر دیئے۔ اس تقسیم نے انصار کو مہاجرین کے بار مصارف سے سبکدوش کر دیا۔ اس سے مہاجرین و انصار دونوں کو فائدہ پہنچا +

؎۲ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا اور آپ نے گھر میں ازواجِ مطہرات سے کھانا مانگ بھیجا۔ ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ پانی کے سوا کچھ نہیں۔ آپؐ نے انصار کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ جو کوئی آج رات میرے مہمان کی مہمانداری کریگا، خدا اس پر رحم کریگا۔" حضرت ثابت بن قیس انصاریؓ عرض پیرا ہوئے یا رسُول اللہ مَیں مہمان کا حق خدمت ادا کروں گا۔ غرض مہمان کو گھر لیگئے اور بیوی سے کہا یہ رسُول اللہ کے مہمان آج ہمارے مہمان بنے ہیں جو کچھ مدارات ہو سکے، دریغ نہ کیجیو۔ بی بی نے کہا کہ ہمارے ہاں تو آج بال بچوں کی خوراک کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ حضرت ثابتؓ بولے اچھا یوں کرو کہ بچوں کو تو بہلا پھسلا کر سُلا دو اور میں کھانا لیکر مہمان کے ساتھ بیٹھوں اور تم بھی میرے ساتھ بیٹھ جاؤ جب مہمان کھانا شروع کر دے تو تم کسی بہانہ سے اُٹھ کر چراغ گُل کر دیجیو۔ ہم دونوں جھوٹے اور نمائشی نوالے اُٹھاتے رہیں گے۔ گو ہم سب فاقہ سے رہیں گے لیکن مہمان کا پیٹ تو بھر جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ صبح کو حضرت ثابتؓ بارگاہ نبوّت میں حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہو چکی تھی +

؎۳ ان تین آیتوں سے ثابت ہوا کہ:- (۱) خلاصۂ اُمّت حضرات مہاجرین ہیں۔ (۲) انصار کے جو فضائل بیان فرمائے گئے ہیں، ان میں بڑی بات یہ ہے کہ وہ مہاجروں سے محبت کرتے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ انصار کی جو فضیلت ہے وہ مہاجروں کے خدمت گذار ہونیکی وجہ سے ہے (۳) ان آیتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُمّت تین طبقوں پر منقسم ہے۔ چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ فرماتے تھے کہ خدا نے اہل ایمان کے تین درجے قائم کئے ہیں۔ پہلا درجہ مہاجروں کا جو ختم ہو چکا۔ اب کسی کو نہیں مل سکتا۔ دوسرا درجہ انصار کا وہ بھی ختم ہو چکا اور اب کسی کو نہیں مل سکتا۔ تیسرا درجہ ان لوگوں کا ہے (باقی بر صفحہ ۸۷۴)

ع ۱ / ۴ ، ۱۰ / ۱۴

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ

کفار اہل کتاب ہیں (یعنی بنی نضیر سے) کہتے ہیں کہ واللہ! اگر تم نکالے گئے

لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ

تو ہم تمہارے ساتھ نکل جاویں گے۔ اور تمہارے معاملہ میں ہم کسی کا کبھی کہنا نہ مانیں گے

وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ

اور اگر تم سے کسی کی لڑائی ہوئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔ اور اللہ گواہ ہے

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ⑪ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ

کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں واللہ! اگر اہل کتاب نکالے گئے تو یہ (منافقین) اُن کے

مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ

ساتھ نہیں نکلیں گے۔ اور اگر اُن سے لڑائی ہوئی تو یہ اُن کی مدد نہ کریں گے اور اگر (بالفرض محال) انکی مدد بھی

لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ⑫ لَاَنْتُمْ

کی تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ پھر ان کی کوئی مدد نہ ہوگی۔ ؎۱ بیشک تم لوگوں کا

اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ

خوف ان (منافقین) کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ ہے (اور) یہ (ان کا تم سی ڈرنا

بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ⑬ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ

خدا سے نہ ڈرنا) اس سبب سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ سمجھتے نہیں یہ لوگ (تو سب مل کر بھی تم سے نہ

جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَاۗءِ

لڑیں گے مگر حفاظت والی بستیوں میں یا دیوار (قلعہ وشہر پناہ) کی آڑ

جُدُرٍ ۭ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ۭ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا

میں اُن کی لڑائی آپس (ہی) میں بڑی تیز ہے اسے مخاطب تو اُن کو (ظاہر میں) متفق

وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

خیال کرتا ہے حالانکہ اُن کے قلوب غیر متفق ہیں ؎۲ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو (دین کی) عقل

يَعْقِلُوْنَ ⑭ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا

نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کی سی مثال ہے جو ان سے کچھ ہی پہلے ہوتے ہیں۔ جو

ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑮ ۚ

(دُنیا میں بھی) اپنے کردار کا مزہ چکھ چکے ہیں اور (آخرت میں بھی) ان کے لئے دردناک عذاب (ہونیوالا) ہے ؎۳

(بقیہ صفحہ ٨٧٣)

جو مہاجرین و انصار کے بعد ہوں اور اُن کیلئے دعا گو رہیں اور استغفار کرتے رہیں یہ درجہ باقی ہے اور انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ تیسرے گروہ میں ہو۔ اور اگر کوئی دعا گو ہونے کے بجائے مہاجرین و انصار کا دُشنام گو ہوگا، تو انجام کا وہ خود ذمہ دار ہوگا +

(حاشیہ متعلقہ صفحہ ہذا)

؎۱ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کا محاصرہ کیا تھا تو منافقوں کے سردار عبداللہ بن اُبیّ نے ان سے کہلا بھیجا کہ گھبرانا نہیں۔ میں اپنی قوم کے دو ہزار بہادروں سے تمہاری مدد کو عنقریب پہنچتا ہوں۔ مگر جب وقت آیا تو کچھ بھی نہ کر سکا۔ یہود بنی نضیر سے منافقوں نے یہ بھی وعدہ کر رکھا تھا کہ اگر تم نکالے گئے تو ہم بھی یثرب سے نکل جائیں گے لیکن منافق ان کے ساتھ نہ نکلے +

؎۲ یعنی گو عداوت اہل حق ان سب میں مابہ الاشتراک ہے مگر خود بھی تو انمیں اختلاف عقائد کیوجہ سے افتراق اور عداوت ہے +

؎۳ مراد ان سے یہود بنی قینقاع ہیں جنکا قصہ یہ ہوا کہ واقعہ بدر کے بعد انہوں نے آپ سے سنہ ۲ ہجری میں نقض عہد کر کے محاربہ کیا۔ پھر مغلوب و مقہور ہوئے اور قلعہ سے آپ کے فیصلہ پر باہر نکلے۔ اور سب کی مشکیں باندھی گئیں۔ پھر عبداللہ بن ابیّ کے الحاح سے اُنکی اس شرط پر جان بخشی کی کہ مدینہ سے چلے جائیں۔ چنانچہ وہ اذرعات شام کو نکل گئے اور انکے اموال میں غنیمت کی طرح عمل ہوا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ
تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)	قلقلہ	

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا

شیطان کی سی مثال ہے کہ (اوّل تو) انسان سے کہتا ہے کہ تو کافر ہو جا پھر جب وہ

كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْۤءٌ مِّنْكَ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ

کافر ہو جاتا ہے تو (اُس وقت صاف) کہہ دیتا ہے کہ میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں میں تو اللہ رب العالمین

رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَاۤ اَنَّهُمَا فِى النَّارِ

سے ڈرتا ہوں سو آخری انجام دونوں کا یہ ہُوا کہ دونوں دوزخ میں گئے

خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٧﴾

جہاں ہمیشہ رہیں گے (ایک گمراہ کرنیکی وجہ سے دوسرا ہونیکی وجہ سے) اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔ ؎۱

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ بھال لے کہ کل

مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ

(قیامت) کے واسطے اُس نے کیا ذخیرہ بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ کو تمہارے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ

اعمال کی سب خبر ہے اور تم اُن لوگوں کی طرح مت ہو جو جنہوں نے اللہ (کے احکام) سے

فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿١٩﴾

بے پرائی کی سو اللہ تعالیٰ نے خود انکی جان سے ان کو بے پروا بنا دیا یہی لوگ نافرمان ہیں

لَا يَسْتَوِيْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ

اہل نار اور اہل جنت باہم برابر نہیں۔

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿٢٠﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا

جو اہل جنت ہیں وہ کامیاب لوگ ہیں (اور اہل نار ناکام ہیں) اگر ہم اس

هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا

قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو (اے مخاطب) تو اُس کو دیکھتا کہ خدا کے

مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا

خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا اور ان مضامین عجیبہ کو ہم لوگوں کے (نفع کے) لئے

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ

بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سوچیں وہ ایسا معبود ہے کہ اُس کے سوا کوئی

ع ۵ / ۷

؎۱ پس جس طرح اس شیطان نے اس انسان کو اول بہکایا پھر وقت پر ساتھ نہ دیا اور دونوں خسران میں پڑے، اسی طرح ان منافقین نے اول بنی نضیر کو بُری رائے دی کہ تم نکلو نہیں۔ پھر عین وقت پر ان کو دغا دی۔ اور دونوں بلا میں پھنسے۔ بنی نضیر تو بلائے اخراج میں اور منافقین ناکامیابی میں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ
۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد		
۲ حرکتوں والی مد		

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ
اور معبود (بننے کے لائق) نہیں وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا وہی

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
بڑا مہربان رحم والا ہے وہ ایسا معبود ہے کہ اُس کے سوا کوئی اور معبود نہیں

اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ
وہ بادشاہ ہے (سب عیبوں سے) پاک ہے سالم ہے ف۱ امن دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا ہے ف۲

الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
زبردست ہی خرابی کا درست کر دینے والا ہے بڑی عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ (جس کی شان یہ ہے) لوگوں کے

يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
شرک سے پاک ہے۔ وہ معبود (برحق) ہے پیدا کرنے والا ہے۔ ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہی ف۳ (یعنی ہر چیز کو حکمت

الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا
کے موافق بناتا ہی) صورت بنانے والا ہے اُس کے اچھے اچھے نام ہیں۔ سب چیزیں اُس کی تسبیح کرتی

فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾ ع
ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں۔ اور وہی زبردست حکمت والا ہے ف۴

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِىَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ ممتحنہ مدینہ میں نازل ہوئی اسمیں تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ
اے ایمان والو تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں

وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ
کو دوست مت بناؤ کہ اُن سے دوستی کا اظہار

بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ
کرنے لگو۔ ف۵ حالانکہ تمہارے پاس جو دین حق آ چکا ہے وہ اس کے منکر ہیں۔

يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ
رسول کو اور تم کو اس بنا پر کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لے آئے شہر بدر

ف۱ یعنی نہ ماضی میں اس میں کوئی عیب ہوا کہ حاصل ہے قُدُّوس کا۔ اور نہ آئندہ اس کا احتمال ہے کہ حاصل ہے سَلام کا +

ف۲ یعنی آفت بھی نہیں آنے دیتا۔ اور آئی ہوئی کو بھی دُور کر دیتا ہے +

ف۳ یعنی ہر چیز کو حکمت کے موافق بناتا ہے +

ف۴ پس ایسے باعظمت کے احکام کی بجا آوری ضرور اور نہایت ضرور ہے +

ف۵ یعنی گو دل سے دوستی نہ ہو مگر ایسا دوستانہ برتاؤ بھی مت کرو +

ع ٣ ٧ ٦

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

رَبَّكُمْ ۚ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي

کرچکے ہیں اگر تم میرے رستہ پر جہاد کرنے کی غرض سے اور میری رضامندی

وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ

ڈھونڈنے کی غرض سے (اپنے گھروں سے) نکلے ہو تم ان سے چپکے چپکے دوستی کی باتیں کرتے ہو۔ ف۱

وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ ۚ وَمَنْ

حالانکہ مجھ کو سب چیزوں کا خوب علم ہے تم جو کچھ چھپا کر کرتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو ف۲ اور (آگے اس پر وعید

يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ①

ہے کہ) جو شخص تم میں سے ایسا کرے گا وہ راہ راست سے بھٹکے گا

إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا

اگر ان کو تم پر دسترس ہو جاوے تو (فوراً) اظہار عداوت کرنے لگیں۔ اور (وہ اظہار عداوت یہ کہ)

إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَ

تم پر برائی کے ساتھ دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں (یہ دنیوی اضرار ہے) اور

وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ② لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ

(دینی اضرار یہ کہ) وہ اس بات کے متمنی ہیں کہ تم کافر (ہی) ہو جاؤ۔ تمہارے رشتہ دار اور

وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ يَفْصِلُ

اولاد قیامت کے دن تمہارے کام نہ آویں گے خدا تمہارے درمیان

بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ③ قَدْ

فیصلہ کرے گا اور اللہ تمہارے سب اعمال کو خوب دیکھتا ہے ف۳ تمہارے

كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَ

لئے ابراہیمؑ میں اور اُن لوگوں میں جو کہ (ایمان و اطاعت میں) ان کے شریک حال

الَّذِينَ مَعَهُ ۚ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا

تھے ایک عمدہ نمونہ ہے جب کہ ان سب نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ ہم

بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ

تم سے اور جن کو تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو اُن سے بیزار

اللَّهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ

ہیں ہم تمہارے منکر ہیں اور ہم میں اور تم میں ہمیشہ

٦ حرکتوں والی مدِلازم ● ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِواجب ● ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی اول تو دوستی ہی بُری چیز ہے پھر خفیہ پیغام بھیجنا اور زیادہ بُرا ہے۔
ف۲ یعنی مثل دوسرے موانع مذکورہ کے یہ امر بھی مانع دوستی ہونا چاہیئے۔
ف۳ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے آٹھویں سال مکہ پر چڑھائی کرنے کا قصد فرمایا اور اس عزم کو مخفی رکھا تاکہ اہل مکہ کے کانوں میں اس کی بھنک نہ پڑے اور وہ معرکہ آرا ہو کر خونریزی کا باعث نہ بنیں۔ آپ اس کے لئے تمام احتیاطی تدبیریں عمل میں لائے۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ مہاجر اور بدری صحابی رضی اللہ عنہ نے جو یمن کے رہنے والے تھے اور مکہ میں آرہے تھے اور ان کے اموال، والدہ، بھائی اور اہل وعیال اب بھی مکہ میں تھے، اہل مکہ کو آپ کے اس خفیہ ارادے کی اطلاع دینے کے لئے چٹھی لکھی اور مکہ کی ایک عورت کے ہاتھ بھیج دی۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ اسکی اطلاع ہوئی۔ آپ نے جھٹ حضرت علیؓ حضرت زبیر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ فوراً پہنچو اور چٹھی عورت سے واپس لاؤ۔ انہوں نے گھوڑے دوڑاتے ہوئے اس عورت کا تعاقب کیا اور روضۂ خاخ کے مقام پر اس عورت کو جا گرفتار کیا۔ عورت نے چٹھی کے وجود سے انکار کیا لیکن جب زیادہ سختی کی گئی تو اُس نے اپنی چوٹی میں سے چٹھی نکالدی یہ چٹھی بارگاہِ نبوت میں لاکر پڑھی گئی۔ آپ نے حضرت حاطبؓ سے اسکی نسبت دریافت فرمایا۔ انہوں نے گذارش کی یا رسول اللہ! واقعی میں نے یہ چٹھی لکھی لیکن مجھے خدائے علیم کی قسم ہے کہ یہ فعل میں نے نہ تو مسلمانوں کو نقصان پہنچانیکی نیت سے کیا اور نہ کافروں کی بھلائی کے خیال سے، بلکہ اصل وجہ یہ تھی کہ دوسرے مہاجروں کی مکہ معظمہ میں رشتہ داری اور قرابت ہے ان کے مال واولاد کی حفاظت اس رشتہ ناتہ کے سبب ہو رہی ہے اور میں غیر ملک کا رہنے والا ہوں۔ مکہ والوں سے کوئی رشتہ نہیں۔ میرے مال اور اہل وعیال کی حفاظت کرنیوالا وہاں کوئی نہیں۔ چونکہ مجھے کامل یقین تھا کہ خدائے برتر اپنے دین کا بول بالا کریگا اور اسکے نبی کو ہر حالت میں فتح ہو گی، میں نے خیال کیا کہ اگر میں اہل مکہ کو اس چڑھائی کی اطلاع دے دوں تو اس سے اسلام اور اہل اسلام کو تو کوئی ضرر نہیں۔ البتہ قریش میرے احسان مند ہو کر میرے اہل وعیال اور اموال کی حفاظت کرینگے اور ان کو ایذاء ضرر نہ پہنچائیں گے۔" آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا کہ جو کچھ سچی بات تھی انہوں نے ظاہر کر دی ہے، اس لئے ان کو کوئی بُرا نہ کہے۔" حضرت عمرؓ عرض پیرا ہوئے: "یا رسول اللہ! یہ شخص اسلام کی مخالفت میں غداری اور خیانت کا مرتکب ہوا ہے۔ اجازت دیجیئے کہ اس منافق کی گردن اُڑا دوں" ارشاد ہوا (باقی بر صفحہ ۸۷۸)

الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا
کے لئے عداوت اور بغض (زیادہ) ظاہر ہوگیا جب تک تم اللہ واحد پر

بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ
ایمان نہ لاؤ لیکن ابراہیمؑ کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لئے

لَكَ وَمَاۤ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ
استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لئے (استغفار سے زیادہ) مجھ کو خدا کے آگے کسی بات کا اختیار نہیں ف۱

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ
اے ہمارے پروردگار ہم آپ پر توکل کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور آپ ہی کی

الْمَصِيْرُ ۝٤ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ
طرف لوٹنا ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کا تختۂ مشق نہ

كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
بنا اور اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر دیجئے بے شک آپ زبردست

الْحَكِيْمُ ۝٥ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
حکمت والے ہیں بیشک ان لوگوں میں تمہارے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے عمدہ نمونہ ہے

لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ
جو اللہ (کے سامنے جانے) کا اور قیامت کے دن (کے آنے) کا اعتقاد رکھتا ہو اور جو شخص (اس حکم

يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝٦ عَسَى اللّٰهُ
سے) روگردانی کریگا سو (اسی کا ضرر ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو) بالکل بے نیاز اور سزاوار حمد ہے اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے

اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ
(یعنی اُدھر سے وعدہ ہے) کہ تم میں اور اُن لوگوں میں جن سے تمہاری عداوت ہے دوستی

مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٧
کر دے اور اللہ کو بڑی قدرت ہے اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ ف۲

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ
اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے

فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ
دین کے بارے میں نہیں لڑے اور تم کو تمہارے گھروں سے ف۳

(بقیہ صفحہ ۸۷۷) ارشاد ہوا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ بدری ہیں اور اہل بدر کا ہر گناہ معاف ہے اور ان کے لئے جنت واجب ہو چکی ہے؟ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شان عفو و درگذر پر حضرت عمرؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

(حواشی متعلقہ صفحہ ہذا)

ف۱ یعنی مسلمانو! حضرت ابراہیمؑ اور ان کے رفقاء کی سی نیک چال تم کو بھی چلنی چاہیئے کہ انہوں نے اپنے غیر مسلم بھائی بندوں سے بالکل بے تعلقی کا اظہار کر دیا۔ نہ ان سے کچھ واسطہ رکھا۔ نہ کوئی سروکار۔ البتہ ابراہیم علیہ السلام نے کافر باپ کے لئے جو استغفار کا وعدہ فرمایا تھا اس میں ان کی اقتدا جائز نہیں۔ کیونکہ ان سے یہ عذر ناواقفیت کی حالت میں ہو گیا تھا۔ جب انہیں باپ کا قطعاً کافر ہونا متیقن ہو گیا اور کافر کے لئے استغفار کی ممانعت بھی متحقق ہو گئی تو صاف الفاظ میں اپنی بیزاری کا اظہار فرما دیا +

ف۲ چنانچہ فتح مکہ کے روز بہت آدمی خوشی سے مسلمان ہو گئے۔ مطلب یہ کہ اول تو اگر قطع تعلق ہمیشہ کے لئے ہو تب بھی بوجہ مامور بہ ہونے کے واجب العمل تھا۔ پھر خاص کر جب کہ تھوڑی ہی مدت کے لئے کرنا پڑے۔ اور پھر مشارکت فی الایمان سے دوستی اور تعلق بدستور عود کر آئے غرض ہر طرح قطع تعلق ضروری ہوا +

ف۳ مراد وہ کافر ہیں جو ذمی یا مصالح ہوں۔ یعنی محسنانہ برتاؤ اُن سے جائز ہے۔ اور اسی کو منصفانہ برتاؤ فرما دیا۔ پس انصاف سے مراد خاص انصاف ہے یعنی خاص ان کی ذمیت یا مصالحت کے اعتبار سے۔ انصاف مقتضی اس کو ہے کہ ان کے ساتھ احسان سے دریغ نہ کیا جاوے ورنہ مطلق انصاف تو ہر کافر بلکہ جانور کے ساتھ بھی واجب ہے +

+ + + + + +

ع ۱ / ۷

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد
اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

نہیں نکالا اللہ تعالیٰ انصاف کا برتاؤ کرنیوالوں

الْمُقْسِطِيْنَ ۝۸ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ

سے محبت رکھتے ہیں صرف ان لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے[1] اللہ تعالیٰ تم کو منع کرتا ہے جو تم سے

فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا

دین کے بارے میں لڑے ہوں (خواہ بالفعل یا بالعزم) اور تمکو تمہارے گھروں سے نکالا ہو اور (اگر نکالا بھی ہو لیکن) تمہارے نکالنے

عَلٰٓي اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ

میں (نکالنے والوں کی) مدد کی ہو۔ اور جو شخص ایسوں سے دوستی کرے گا

فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۹ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

سو وہ گنہگار ہوں گے اے ایمان والو

اِذَا جَاۗءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ

جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں (دارالحرب سے) ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان کر لیا کرو

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ

اُن کے ایمان کو اللہ ہی خوب جانتا ہے[2] پس اگر ان کو (اس امتحان کی رُو سے) مسلمان

مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ

سمجھو تو اُن کو کفار کی طرف واپس مت کرو۔ (کیونکہ) نہ تو وہ عورتیں

حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ

ان کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافر ان عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ اور ان کافروں نے جو کچھ خرچ

اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ

کیا ہو وہ ان کو ادا کر دو اور تم کو ان عورتوں سے نکاح کر لینے میں کچھ گناہ نہ ہوگا۔

اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَلَا تُمْسِكُوْا

جب کہ تم اُن کے مہر اُن کو دے دو اور (اے مسلمانو) تم کافر عورتوں کے

بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔــلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔــلُوْا

تعلقات کو باقی مت رکھو[3] اور (اس صورت میں) جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو (ان کافروں سے) مانگ لو اور جو کچھ

مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ

ان کافروں نے خرچ کیا ہو وہ (تم سے) مانگ لیں یہ اللہ کا حکم ہے (اس کا اتباع کرو) وہ تمہارے درمیان فیصلہ

ف۱ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی بڑی بیوی قتیلہ نے قبول اسلام سے انکار کیا تھا۔ اسلئے انہوں نے آغاز اسلام ہی میں اُسے طلاق دے دی تھی۔ ایک مرتبہ وہ اپنی بیٹی حضرت اسماء بنت ابی بکر ذات النطاقین رضی اللہ عنہا سے ملنے کے لئے مکہ معظمہ پہنچی۔ حضرت اسماءؓ بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض پیرا ہوئیں یا رسول اللہ! میری مشرکہ ماں مکہ سے آئی ہے اور وہ بدستور اسلام سے بیزار ہے۔ کیا میں اس کے ساتھ کچھ حُسن سلوک کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں سلوک کر سکتی ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو تم سے لڑے نہیں اور نہ تم کو جلا وطن کیا اور نہ جلا وطن کرنے میں تمہارے مخالفوں کی مدد کی۔ ان کے ساتھ قرابت داری کے باعث سلوک کرنے میں مضائقہ نہیں۔

ف۲ حدیبیہ میں کفار قریش اور اہل اسلام میں اس امر پر صلح ہوئی تھی کہ کافروں میں سے جو کوئی مسلمان ہو کر آئے، اس کو مسلمان واپس کر دیں اور جو مسلمان مرتد ہو کر قریش میں جا ملے، قریش اس کو واپس نہ دیں۔ ایام صلح میں عُقبہ بن ابی مُعَیط کافر کی بیٹی محترمہ اُمِّ کلثوم مشرف بایمان ہوئیں اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں اپنے سوتیلے بھائی حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئیں۔ پیچھے پیچھے ان کے دونوں بھائی عُمارہ اور ولید بہن کو واپس لینے آپہنچے انہوں نے گمان کیا تھا کہ ایسی کی شرط عام ہے حالانکہ وہ مردوں ہی کے ساتھ خاص تھی۔ تاہم اب بارگاہ خداوندی سے بیکس و مظلوم صنف ضعیف پر مصالحت کی یہ شرط عاید نہ ہونے کا حکم حامل وحی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپہنچا۔ اور یہ آیت..... نازل ہوئی۔ اس میں جہاں یہ حکم ہوا کہ مومنہ عورتوں کو کافروں کے حوالے نہ کرو۔ وہاں یہ بھی ارشاد ہوا کہ ان کے کافر شوہروں کو ان کے وہ مہر جو انہیں دیچکے ہوں واپس کر دو۔ ف۳ یعنی جو تمہاری بیبیاں دارالحرب میں کفر کی حالت میں رہ گئیں ان کا نکاح تم سے زائل ہوگیا۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ

کرتا ہے اور اللہ بڑا علم والا (اور) حکمت والا ہے اور اگر تمہاری بیبیوں میں سے کوئی بی بی کافروں میں رہ

اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ

جانے سے (بالکل ہی) تمہارے ہاتھ نہ آئے پھر تمہاری نوبت آئے تو جن کی بیبیاں ہاتھ سے نکل گئیں

ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا

جتنا (مہر) انہوں نے (ان بیبیوں پر) خرچ کیا تھا اس کے برابر تم ان کو دے دو اور اللہ

اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ يٰٓاَيُّهَا

سے کہ جس پر تم ایمان رکھتے ہو ڈرتے رہو اے

النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ

پیغمبر جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس (اس غرض سے) آویں ف۱ کہ آپ سے ان باتوں پر

عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ

بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کریں گی اور نہ چوری کریں گی۔

وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا

اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ

يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ

بہتان کی اولاد لاویں گی جس کو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان (نطفۂ شوہر سے جنی

وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ

ہوئی دعویٰ کرکے) بنالیویں۔ ف۲ اور مشروع باتوں میں وہ آپ کے خلاف نہ کریں گی

فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ

تو آپ اُن کو بیعت کرلیا کیجئے اور اُن کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کیا کیجئے۔ بیشک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ غفور رحیم ہے۔ اے ایمان والو

لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ

اُن لوگوں سے (بھی) دوستی مت کرو جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب فرمایا ہے ف۳ کہ وہ

يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ

آخرت (کے خیر و ثواب) سے ایسے ناامید ہو گئے ہیں جیسے کفار جو قبروں میں (مدفون)

ف۱ فتح مکہ کے دن جب عورتیں بیعتِ اسلام کے لئے خدمت بابرکت میں حاضر ہوئیں تو حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کو ان کے بیعت کرنے کا طریقہ تعلیم فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی۔

ف۲ جاہلیت میں بعض عورتوں کا دستور تھا کہ کسی غیر کا بچہ اٹھا لاتیں اور کہہ دیا کرتیں میرے خاوند کا ہے۔ اور یا کسی سے بدکاری کی۔ اور اس نطفۂ حرام کو اپنے خاوند کا بتلا دیا کہ اس میں علاوہ گناہ زنا کے الحاق ولد کا ہے غیر من لہ الولد کے ساتھ جس پر حدیث میں بھی وعید آئی ہے +

ف۳ حضرت زید بن حارث اور کسی اور صحابی کی چند یہودیوں سے محبت تھی۔ وہ اہل اسلام کی خبریں ان تک جا پہنچاتے اسکی ممانعت میں یہ آیت نازل ہوئی اور وہ معاً تائب ہو کر ان سے کنارہ کش ہو گئے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٢ـ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ـحرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ ع

ہیں۔ نا اُمید ہیں۔ ف۱

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ صف مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ

سب چیزیں اللہ ہی کی پاکی بیان کرتی ہیں (قالاً یا حالاً) جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔ ف۲ اے ایمان والو

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾ كَبُرَ مَقْتًا

ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو خدا کے نزدیک یہ بات

عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ

بہت ناراضی کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ

تو ان لوگوں کو (خاص طور پر) پسند کرتا ہے جو اس کے رستہ میں اس طرح مل کر لڑتے

صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿۴﴾ وَاِذْ

ہیں کہ گویا وہ ایک عمارت ہے کہ جس میں سیسہ پلایا گیا ہے ف۳ اور (وہ وقت قابل ذکر ہے)

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ

جب کہ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم مجھ کو کیوں ایذا پہنچاتے ہو ف۴

وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۖ

حالانکہ تم کو معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں

فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۖ وَاللّٰهُ

پھر جب (اس فہمائش پر بھی) وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں کو اور (زیادہ) ٹیڑھا کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾ وَاِذْ قَالَ

کا معمول ہی کہ وہ ایسے نافرمانوں کو ہدایت (کی توفیق) نہیں دیتا ف۵ اور (اسی طرح وہ وقت بھی قابل ذکر ہے)

ف۱ جو کافر مرجاتا ہے بوجہ اسکے کہ اسکو معاینۂ آخرت کا ہوجاتا ہے حقیقتِ امر پر یقین کیساتھ مطلع ہوجاتا ہے کہ اب میری بخشش نہ ہوگی ف۲ پس جو ایسا باعظمت ذی شان ہو اسکی اطاعت ہر حکم میں ضرور ہے۔ جنمیں ایک حکم جہاد کا ہے جو اس سورت میں مذکور ہے جسکے نزول کا سبب یہ ہی کہ ایک بار بعض مسلمانوں نے باہم تذکرہ کیا کہ اگر ہمکو کوئی ایسا عمل معلوم ہو جو حقتعالیٰ کے نزدیک نہایت محبوب ہو تو ہم اس کو عمل میں لاویں۔ اور اس کے قبل جنگ اُحد میں بعضے جہاد سے بھاگ چکے تھے نیز وقت نزول حکم جہاد کے بعض کو وہ حکم گراں گذرا تھا۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں ف۳ مطلب یہ ہوا کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم کو احب الاعمال معلوم ہوتا۔ سو احبُّ الاعمال تو جہاد ہے۔ پھر اسکے نزول کے وقت گرانی کیوں ہوئی تھی۔ اور اُحد میں کیوں بھاگ گئے تھے یہاں زجر و توبیخ اور لاف زنی پر ہے اور وعظ بلا عمل اس کے مفہوم سے خارج ہے ف۴ وہ ایذائیں مختلف طور پر تھیں۔ اور حاصل ان سب کا عصیان اور مخالفت ہی ف۵ اسی طرح یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بانواع مختلفہ ایذائیں پہنچاتے ہیں اس لئے ان کا جُرم اور فسق متزاید ہوتا جاتا ہے کہ امید اصلاح نہیں رہی پس ان کے فساد مٹانے کیلئے قتال کا حکم دینا مصلحت ہوا

ع ۲ / ۸

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد		
۲ حرکتوں والی مد		

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ إِنِّي
جب کہ عیسیٰؑ ابن مریمؑ نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں

رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ
تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ مجھ سے پہلے جو تورات (آچکی) ہے میں اُس کی

مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَّأْتِي
تصدیق کرنے والا ہوں اور میرے بعد جو ایک رسُول آنے والے ہیں

مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُم
جن کا نام (مبارک) احمدؐ ہوگا میں اُن کی بشارت دینے والا ہوں پھر جب وہ ان لوگوں کے پاس

بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝٦ وَمَنْ
کھلی دلیلیں لائے تو وہ لوگ (ان دلائل یعنی معجزات کی نسبت) کہنے لگے یہ صریح جادو ہے اور (واقعی) اس

أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔

وَهُوَ يُدْعٰٓى إِلَى الْإِسْلَامِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
حالانکہ وہ اسلام کی طرف بُلایا جاتا ہو۔ ف۱ اور اللہ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت

الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ۝٧ يُرِيدُونَ لِيُطْفِـُٔوا نُورَ اللّٰهِ
(کی توفیق) نہیں دیا کرتا ف۲ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (یعنی دین اسلام) کو اپنے مُنہ سے (پھونک

بِأَفْوٰهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ ۝٨
مار کر) بجھا دیں ف۳ حالانکہ اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں۔

هُوَ الَّذِيٓ أَرْسَلَ رَسُولَهٗ بِالْهُدٰى وَ
(چنانچہ) وہ اللہ ایسا ہے جس نے (اس اتمام نور کیلئے) اپنے رسُول کو ہدایت (کا سامان یعنی قرآن) اور

دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّينِ كُلِّهٖ وَلَوْ
سچا دین (یعنی اسلام) دیکر بھیجا ہے تاکہ اس (دین) کو تمام (بقیہ) دینوں پر غالب کردے (کہ یہی اتمام ہے) گو

كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝٩ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا
مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں اے ایمان والو

هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ
کیا میں تم کو ایسی سوداگری بتلاؤں جو تم کو ایک دردناک عذاب سے

ع ۱ ۹ ۹

ف۱ یہ آیت نضیر بن حارث کے بارہ میں نازل ہوئی۔ اُس نے کہا تھا کہ قیامت کے دن لات اور عزیٰ بُت میری شفاعت کریں گے اور انکی سفارش بالیقین بارگاہ خداوندی میں مقبول ہو کر میری مغفرت ہو گی +

ف۲ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اس لیئے بڑھایا کہ ان کی حالت موجودہ اصلاح سے بعید ہو گئی۔ اس لیئے سزائے قتال ہی تجویز کیا جانا مصلحت ہوا +

ف۳ ایک مرتبہ سولہ دن تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل نہ ہوئی تھی۔ ایک یہودی سردار کعب بن اشرف کہنے لگا اے گروہ یہود تمکو مژدہ ہو کہ دین اسلام کا اب خاتمہ ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کام (معاذاللہ) ختم ہی ہوا چاہتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَلِیْمٍ ۝١٠ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ

بچالے (وہ یہ ہے کہ) تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ ف۱ اور اللہ کی راہ میں

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ

اپنے مال اور جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے

خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝١١ یَغْفِرْ لَكُمْ

بہت ہی بہتر ہے۔ اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو۔ (جب ایسا کرو گے تو) اللہ تعالیٰ تمہارے

ذُنُوْبَكُمْ وَیُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

گناہ معاف کرے گا اور تم کو (جنّت کے) ایسے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں جاری

الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ

ہوں گی اور عمدہ مکانوں میں (داخل کرے گا) جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں (بنے) ہونگے۔

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝١٢ وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ

یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور (اس ثمرۂ اخرویہ کے علاوہ) ایک اور (ثمرۂ دنیویہ) بھی ہے کہ تم اس کو بھی

مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝١٣ یٰۤاَیُّهَا

خاص طور پر (پسند کرتے ہو (یعنی) اللہ کی طرف سے مدد اور جلدی فتحیابی۔ اور (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مومنین کو بشارت دیدیجئے۔ اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِیْسَی

ایمان والو تم اللہ کے (دین کے) مددگار ہوجاؤ جیسا کہ عیسیٰؑ

ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ

ابن مریمؑ نے (اُن) حواریّین سے فرمایا کہ اللہ کے واسطے میرا کون مددگار ہوتا ہے۔

قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآىِٕفَةٌ

وہ حواری بولے ف۲ ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں سو (اس کوشش کے بعد)

مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَكَفَرَتْ طَّآىِٕفَةٌ ۚ فَاَیَّدْنَا

بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ ایمان لاتے ف۳ اور کچھ لوگ منکر رہے ف۴ سو ہم نے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ۝١٤ ع

ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں تائید کی سو وہ غالب ہو گئے۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِیَّةٌ وَّهِیَ اِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ جمعہ مدینہ میں نازل ہوئی اسمیں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

ف۱ یعنی ایمان پر ہمیشہ قائم رہو۔

ف۲ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کرام کو حواری کہتے ہیں۔ یہ تعداد میں بارہ تھے۔ لفظ حواری حور سے نکلا ہے جسکے معنی سفیدی کے ہیں حواری اس بنا پر حواری کہلائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لانیوالے دھوبی تھے۔ آپ ایک دریا کے گھاٹ پر سے ہو کر گذرے دیکھا کہ دھوبی کپڑے دھو رہے ہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ تو کپڑوں کا میل کچیل دور کرتے ہو۔ آؤ میں تمکو دھودوں اور تم سے کفر کا میل کچیل چھڑا دوں۔ چنانچہ وہ سب آپکی دعوت پر مشرف بایمان ہوئے۔

ف۳ اسرائیلیوں میں سے چند آدمی جو حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے تھے ان کا یہ عقیدہ تھا کہ آپ اللہ کے بندے اور رسول تھے حق تعالیٰ نے آپ کو یہود کی دست برد سے بچا کر آسمان پر اٹھا لیا۔

ع ٥ / ١٠

ف۴ اس کا یہ ترجمہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک گروہ نے کفر اختیار کر لیا یعنی حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ ماننے لگے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ

سب چیزیں ف١ جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں (قالاً یا حالاً) اللہ کی پاکی بیان کرتی

الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝١ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي

ہیں جو کہ بادشاہ ہے (عیبوں سے) پاک ہے زبردست ہے حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے (عرب کے)

الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ

ناخواندہ لوگوں میں اُن ہی (کی قوم) میں سے (یعنی عرب میں سے) ایک پیغمبر بھیجا جو اُن کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر

يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا

سناتے ہیں اور انکو (عقائد باطلہ و اخلاق ذمیمہ سے) پاک کرتے ہیں اور انکو کتاب اور دانشمندی (کی باتیں) سکھلاتے ہیں۔ اور یہ لوگ

مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ

(آپ کی بعثت کے) پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے ف٢ اور (علاوہ ان موجودین کے) دوسروں کے لئے

لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٣ ذٰلِكَ

بھی ان میں سے جو ہنوز ان میں شامل نہیں ہوئے ف٣ اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ یہ (رسول کے ذریعے سے

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو

گمراہی سے نکلکر ہدایت کیطرف آنا) خدا کا فضل ہے وہ فضل جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے

الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٤ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ

فضل والا ہے جن لوگوں کو توراۃ پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا

ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ

پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا انکی حالت اس گدھے کی سی حالت ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہوئے ہو ف٤

بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ

(غرض) ان لوگوں کی بری حالت ہے جنہوں نے خدا تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا (جیسے یہود ہیں)

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٥ قُلْ يٰٓاَيُّهَا

اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو (توفیق) ہدایت (کی) نہیں دیا کرتا۔ (اور اگر یہ لوگ یہ کہیں کہ ہم باوجود اس

الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ

حالت کے بھی اللہ کے مقبول ہیں تو) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ اے یہودیو اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ تم بلا شرکت غیرے اللہ کے

ف١ اوپر کی سورت میں توحید و رسالت کا اثبات اور مکذبین کا مستحق عقوبت قتل ہونا مذکور تھا۔ اس سورت کے اول میں توحید و رسالت کا اثبات اور مکذبین میں سے یہود کا جو بعنوان قوم موسیٰ اوپر کی سورت میں مذکور ہوئے ہیں مستحق مذمت و وعید ہونا مذکور ہے اور چونکہ ان یہود کا اصل مرض حب دنیا تھا۔ اسلئے مسلمانوں کو اس سے بچانے کیلئے دوسرے رکوع میں بضمن احکام جمعہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے کا امر اور عکس سے نہی ارشاد ہے پس دونوں سورتوں کے اخیر میں تجارت کا ذکر ہے۔ اول میں دینیہ کا۔ دوسری میں دنیویہ کا +

ف٢ مراد اکثر ہیں۔ کیوں کہ جاہلیت میں بھی بعضے موحد تھے۔ مگر تاہم تکمیل ہدایت کے وہ بھی محتاج تھے +

ف٣ اسمیں تمام امت قیامت تک عربی و عجمی سب آگئے۔ اور ان کو منہم باعتبار اسلام کے فرمایا۔ کیونکہ مسلمان سب متحد ہیں +

ف٤ یہ اس لئے کہ گدھا ان کتب کے نفع سے محروم ہے اسی طرح اصل مقصود اور نفع علم کا عمل ہے۔ جب یہ نہ ہوا اور صرف تحصیل و حفظ علم میں تعب ہی تعب ہوا تو بالکل ایسی ہی مثال ہو گئی اور گدھے کی تخصیص اس لئے کہ وہ جانوروں میں بیوقوف مشہور ہے تو اسمیں زیادہ تنفیر ہو گئی +

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾

مقبول (محبوب) ہو تو تم (اسکی تصدیق کیلئے) موت کی تمنا کر کے دکھلا دو اگر تم (اس دعوی میں) سچے ہو ف۱

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ

اور وہ کبھی اسکی تمنا نہ کرینگے بوجہ (خوف سزا) ان اعمال (کفریہ) کے جو اپنے ہاتھوں سمیٹتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو

عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٧﴾ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ

خوب اطلاع ہے ان ظالموں (کے حال) کی۔ آپ (ان سے یہ بھی) کہہ دیجئے کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ (موت

مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ

ایک روز) تم کو آ پکڑے گی۔ پھر تم پوشیدہ اور ظاہر جاننے والے (خدا کے

وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ يٰٓاَيُّهَا

پاس لے جائے جاؤ گے۔ پھر وہ تم کو تمہارے سب کئے ہوئے کام تبلا دیگا (اور سزا دیگا) اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ

ایمان والو جب جمعہ کے روز نماز (جمعہ) کے لئے اذان

الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ

کہی جایا کرے تو تم اللہ کی یاد (یعنی نماز و خطبہ) کی طرف (فوراً) چل پڑا کرو اور خرید و فروخت (اور اسی طرح دوسرے

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩﴾ فَاِذَا قُضِيَتِ

مشاغل جو چلنے سے مانع ہوں) چھوڑ دیا کرو ف۲ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تمکو کچھ سمجھ ہو (کیونکہ اس کا نفع باقی ہے اور بیع وغیرہ کا فانی) پھر جب

الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ

نماز (جمعہ) پوری ہو چکے تو (اس وقت تمکو اجازت ہے کہ) تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی

فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠﴾

تلاش کرو ف۳ اور (اسمیں بھی) اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو ف۴ تاکہ تم کو فلاح ہو

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا

اور (بعضے لوگوں کا یہ حال ہے کہ) وہ لوگ جب کسی تجارت یا مشغولی کی چیز کو دیکھتے ہیں تو وہ اسکی طرف دوڑنے کیلئے بکھر جاتے ہیں

وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ

اور آپ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ جو چیز (از قسم قرب و ثواب) خدا کے پاس ہے وہ

اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١﴾ ع

ایسے مشغلہ اور تجارت سے بدرجہا بہتر ہے اور اللہ سب سے اچھا روزی پہنچانے والا ہے ف۵

ف۱ یہود خدائے برتر کے ساتھ اپنے تعلقات جتلایا کرتے اور اپنے مقبول بارگاہ ہونے پر فخر کرتے۔ ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی جس میں کہا گیا کہ اگر دوسروں کے بجائے تم ہی اللہ کے دوست ہو تو مرنے کی آرزو کرو۔ کیونکہ جس کو اس بات کا یقین ہو جائے کہ میں اللہ کا چہیتا اور لاڈلا ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑے درجے ملیں گے تو وہ بے کھٹکے موت کا خواہاں ہوگا تاکہ زندگی کی تمام پریشانیوں سے نجات پاکر جلد اللہ سے جا ملے۔ اور جنت کی ابدی آسائشیں حاصل کرے +

ف۲ تخصیص بیع کی بوجہ زیادہ اہتمام کے ہے کہ اس کے ترک کو فوتِ نفع سمجھا جاتا ہے +

ع ۱ ۸ ۱۱

ف۳ یعنی اُس وقت دنیا کے کاموں کے لئے چلنے پھرنے کی اجازت ہے +

ف۴ یعنی اشغال دنیویہ میں ایسے منہمک مت ہو جاؤ کہ احکام و عبادات ضروریہ سے غافل ہو جاؤ

ف۵ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز کھڑے خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت دحیہ کلبی رضؓ کا قافلہ غلہ اور ہر قسم کے سامانِ خوراک سے لدا ہوا ملک شام سے وارد مدینہ ہوا۔ اس وقت مدینہ منورہ میں سخت قحط اور تنگی تھی اور قاعدہ تھا کہ جب کوئی قافلہ بسلامت و عافیت واپس آتا تھا تو خوشی کے نقارے بجاتے تھے۔ نقارہ بجا اور جو لوگ بیٹھے خطبہ سُن رہے تھے اس آواز پر چل دیئے قلیل التعداد حضرات جن میں عشرہ مبشرہ داخل تھے، بیٹھے رہ گئے۔ اس وقت یہ عتاب آمیز آیت نازل ہوئی۔ لیکن یاد رہے کہ جو حضرات اُٹھ کر گئے اسلام میں ان کی ابتدائی حالت تھی۔ دوسرے اس وقت تک خطبہ سے اُٹھنے کی کوئی ممانعت وارد نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے وہ اجتہادی غلطی کا شکار ہوئے تھے۔ پس کسی معاند کیلئے اعتراض کی گنجائش نہیں +

ع ۲ ۳ ۱۲

+ + +
+

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد		
۲ حرکتوں والی مد		

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سُورۂ منافقون مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ

جب آپ کے پاس یہ منافقین آتے ہیں ف۱ تو کہتے ہیں کہ ہم (دل سے) گواہی دیتے ہیں کہ آپ بیشک اللہ

اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ

کے رسول ہیں اور یہ تو اللہ کو معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (اسمیں تو انکے قول کی تکذیب نہیں کیجاتی) اور

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ

(باوجود اسکے) اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین (اس کہنے میں) جھوٹے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی قسموں کو (اپنی جان ومال

جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا

بچانے کیلئے) سپر بنا رکھا ہے۔ پھر یہ لوگ (دوسروں کو بھی) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں بیشک ان کے یہ اعمال

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا

بہت ہی برے ہیں (اور ہمارا) یہ کہنا کہ ان کے اعمال بہت برے ہیں) اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ (اوّل

فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ

ظاہر میں) ایمان لائے پھر (کلمات کفر یہ کہکر) کافر ہو گئے سو ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی تو یہ (حق بات کو) نہیں سمجھتے۔ اور جب

تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ

آپ انکو دیکھیں تو (شان وشوکت ظاہری کیوجہ سے) انکے قد وقامت آپکو خوشنما معلوم ہوں۔ اور اگر یہ باتیں کرنے لگیں تو آپ انکی باتیں

كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ

سن لیں۔ گویا یہ لکڑیاں ہیں جو (دیوار کے) سہارے لگائی ہوئی (کھڑی) ہیں ہر غل پکار کو (خواہ وہ کسی وجہ سے ہو) اپنے اوپر (پڑنیوالی)

عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫

خیال کرنے لگتے ہیں ف۲ یہی لوگ (تمہارے پورے) دشمن ہیں آپ ان سے ہوشیار رہیے خدا ان کو غارت کرے

اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ

(دین حق سے) کہاں پھرے چلے جاتے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) آؤ

لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ

تمہارے لیے رسول اللہ استغفار کر دیں تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں ف۳ اور آپ انکو دیکھینگے کہ (وہ اس ناصح اور

۶ حرکتوں والی مدِ لازم ● ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد ●	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) ●	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) ●
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب ● ۲ حرکتوں والی مد ●	ادغام اور نا قابل تلفظ ●	قلقلہ ●

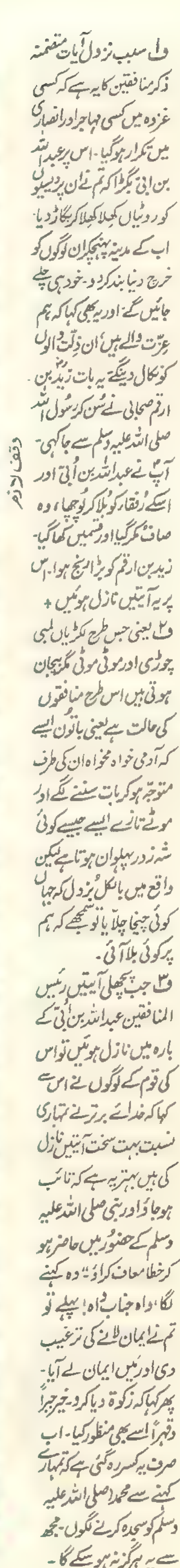
ف۱ سبب نزول آیات متضمنہ ذکر منافقین کا یہ ہے کہ کسی غزوہ میں کسی مہاجر اور انصاری میں تکرار ہو گیا۔ اس پر عبداللہ بن ابی بگڑا کہ تم نے ان پردیسیوں کو روٹیاں کھلا کھلا کر بگاڑ دیا۔ اب کے مدینہ پہنچکر ان لوگوں کو خرچ دینا بند کر دو۔ خود ہی چلے جائیں گے۔ اور یہ بھی کہا کہ ہم عزت والے ہیں، ان ذلت والوں کو نکال دینگے۔ یہ بات زید بن ارقم صحابی رضی نے سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کہی۔ آپ نے عبداللہ بن اُبی اور اسکے رُفقاء کو بلا کر پوچھا، وہ صاف مکر گیا اور قسمیں کھا گیا۔ زید بن ارقم کو بڑا رنج ہوا۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں +
ف۲ یعنی جس طرح لکڑیاں لمبی چوڑی اور موٹی موٹی مگر بیجان ہوتی ہیں اس طرح منافقوں کی حالت ہے یعنی باتوں ایسے کہ آدمی خواہ مخواہ ان کی طرف متوجہ ہو کر بات سننے لگے اور موٹے تازے ایسے جیسے کوئی شہ زور پہلوان ہوتا ہے لیکن واقع میں بالکل بزدل کہ جہاں کوئی چینخا چلایا تو سمجھے کہ ہم پر کوئی بلا آئی۔
ف۳ جب پچھلی آیتیں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے بارہ میں نازل ہوئیں تو اس کی قوم کے لوگوں نے اس سے کہا کہ خدائے برتر نے تمہاری نسبت بہت سخت آیتیں نازل کی ہیں بہتر یہ ہے کہ تائب ہو جاؤ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر خطا معاف کراؤ۔" وہ کہنے لگا، واہ جناب واہ! پہلے تو تم نے ایمان لانے کی ترغیب دی اور میں ایمان لے آیا۔ پھر کہا کہ زکوٰۃ دیا کرو۔ خیر جبراً وقہراً اسے بھی منظور کیا۔ اب صرف یہ کسر رہ گئی ہے کہ تمہارے کہنے سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سجدہ کرنے لگوں۔ مجھ سے یہ ہرگز نہ ہو سکے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی +

(وقف لازم)

يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝٥ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ

استغفار سے) تکبر کرتے ہوئے بے رخی کرتے ہیں۔ (جب ان کے کفر کی یہ حالت ہے تو) ان کے حق میں دونوں باتیں

اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ لَنْ يَّغْفِرَ

برابر ہیں خواہ اُن کے لئے آپ استغفار کریں یا اُن کے لئے استغفار نہ کریں اللہ تعالیٰ انکو ہرگز

اللّٰهُ لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٦

نہ بخشے گا۔ ف۱ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں کو (توفیق ہدایت کی) نہیں دیتا۔

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰي مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ

یہ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (جمع) ہیں ان پر کچھ

اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ۭ وَلِلّٰهِ خَزَآىِٕنُ السَّمٰوٰتِ

خرچ مت کرو یہاں تک کہ یہ آپ ہی منتشر ہوجاویں گے۔ اور (انکا یہ کہنا جہل محض ہے کیونکہ) اللہ ہی کے ہیں سب خزانے

وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٧

آسمانوں کے اور زمین کے ولیکن منافقین سمجھتے نہیں ہیں

يَقُوْلُوْنَ لَىِٕنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ

(اور) یہ (لوگ) کہتے ہیں کہ اگر ہم اب مدینہ میں لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا وہاں سے

الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۭ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ

ذلت والے کو باہر نکال دے گا۔ اور (ان کا یہ کہنا جہل محض ہے بلکہ) اللہ ہی کی ہے عزت (بالذات) اور اسکے رسول کی (بواسطہ

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٨ يٰٓاَيُّهَا

تعلق مع اللہ کے) اور مسلمانوں کی (بواسطہ تعلق مع اللہ والرسول کے) ولیکن منافقین جانتے نہیں۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ

ایمان والو تم کو تمہارے مال اور اولاد (مراد اس سے مجموعۂ دنیا ہے) اللہ کی یاد (اور اطاعت) سے

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

(مراد اس سے مجموعۂ دین ہی) غافل نہ کرنے پاویں ف۲ اور جو ایسا کرے گا ایسے لوگ ناکام

الْخٰسِرُوْنَ ۝٩ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ

رہنے والے ہیں ف۳ اور منجملہ طاعات کے ایک طاعت مالیہ کا حکم کیا جاتا ہے کہ ہم نے جو کچھ تمکو دیا ہے اسمیں سے (حقوق واجبہ) اس

اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ

سے پہلے پہلے خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کی موت آ کھڑی ہو پھر وہ (بطور تمنا و حسرت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو

ع ١ ٨ ١٣

ف۱ مطلب یہ کہ اگر وہ آپ کے پاس آتے بھی اور آپ ان کی ظاہر حالت کے اعتبار سے استغفار بھی فرماتے۔ تب بھی ان کو کچھ نفع نہ ہوتا + یہاں سے فرق نکلتا ہے بے اعتقاد اور صحیح العقیدہ گناہگار کا۔ جب بے اعتقاد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار بھی فائدہ بخش نہیں تو کوئی ایسا بے اعتقاد جس کے عقیدے اسلامی توحید کے منافی ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر کس طرح بھروسہ کرسکتا ہے +

ف۲ یعنی دنیا میں منہمک مت ہوجاؤ کہ دین میں خلل پڑنے لگے +

ف۳ کیونکہ نفع دنیوی تو ختم ہوجاوے گا۔ اور ضرر اخروی ممتد یا دائم رہ جاوے گا +

٦ حرکتوں والی مد لازم — ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

أَخَّرْتَنِيْٓ إِلٰٓى أَجَلٍ قَرِيْبٍۙ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِّنَ
اور تھوڑے دنوں کیوں مہلت نہ دی گئی کہ میں خیرات دے لیتا اور نیک کام

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠﴾ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَآءَ
کرنے والوں میں شامل ہو جاتا۔ اور اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جبکہ اس کی میعاد (عمر کی ختم ہونے پر) آجاتی ہی ہرگز

أَجَلُهَاؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١١﴾
مہلت نہیں دیتا۔ اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی پوری خبر ہے (ویسی ہی جزا کے مستحق ہوگے)

ع ٢ / ١٤

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ تغابن مدینہ میں نازل ہوئی۔ اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِۚ لَهُ الْمُلْكُ
سب چیزیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں اللہ کی پاکی (قالاً یا حالاً) بیان کرتی ہیں۔ اسی کی سلطنت ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِيْ
اور وہی تعریف کے لائق ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا سو

خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌؕ وَاللّٰهُ
(باوجود اس کے بھی) تم میں بعضے کافر ہیں اور بعضے مومن ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
تمہارے اعمال (ایمانیہ و کفریہ) کو دیکھ رہا ہے اسی نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر

بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْۚ وَإِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿٣﴾
پیدا کیا اور تمہارا نقشہ بنایا سو عمدہ نقشہ بنایا۔ ف۲ اور اسی کے پاس (سب کو) لوٹنا ہے۔

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ
وہ سب چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سب چیزوں کو جانتا ہے جو تم پوشیدہ کرتے ہو

وَمَا تُعْلِنُوْنَؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤﴾ أَلَمْ
اور جو علانیہ کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ دلوں تک کی باتوں کا جاننے والا ہے ف۳ کیا تم کو

يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ
ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جنہوں نے (تم سے) پہلے کفر کیا۔ ف۴ پھر انہوں نے اپنے (ان) اعمال کا وبال

ف۱ یعنی پر حکمت و پر منفعت بنایا +

ف۲ چنانچہ اعضاء انسانی کے برابر کسی حیوان کے اعضاء میں تناسب نہیں +

ف۳ یہ تمام امور مقتضی اس کو ہیں کہ تم اس کی اطاعت کیا کرو +

ف۴ وہ خبر پہنچنا بھی مقتضی وجوب اطاعت کو ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اَمۡرِهِمۡ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتۡ

(دُنیا میں بھی) چکھ لیا اور (اسکے علاوہ آخرت میں بھی) اُن کیلئے عذاب دردناک ہونیوالا ہے۔ یہ اس سبب سے ہے کہ ان لوگوں کے

تَّاۡتِيۡهِمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَقَالُوۡۤا اَبَشَرٌ يَّهۡدُوۡنَنَا

پاس اُن کے پیغمبر دلائل واضحہ لے کر آئے تو ان لوگوں نے (ان رسولوں کی نسبت) کہا کہ کیا آدمی ہمکو ہدایت

فَكَفَرُوۡا وَتَوَلَّوۡا وَّاسۡتَغۡنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَمِيۡدٌ ۝٦

کرینگے۔ غرض انہوں نے کفر کیا اور اعراض کیا اور خدا نے (بھی انکی کچھ) پروا نہ کی اور اللہ (سب سے) بےنیاز (اور) ستودہ صفات ہے ف۱

زَعَمَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنۡ لَّنۡ يُّبۡعَثُوۡا ؕ قُلۡ بَلٰى وَرَبِّىۡ

یہ کافر (مضمون عذاب آخرت کو سُنکر) یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہرگز ہرگز دوبارہ زندہ نہ کیئے جاوینگے۔ آپ کہہ دیجیے کیوں نہیں قسم اللہ ضرور

لَتُبۡعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلۡتُمۡ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

دوبارہ زندہ کیئے جاؤ گے پھر جو جو کچھ تم نے کیا ہے تمکو سب جتلا دیا جاویگا (اور اس پر سزا دیجاویگی) اور یہ (بعث و جزا) اللہ کو

يَسِيۡرٌ ۝٧ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَالنُّوۡرِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلۡنَا ؕ

بالکل آسان ہے۔ سو تم (کو چاہیے کہ) اللہ پر اور اُس کے رسولؐ پر اور اُس نور پر (یعنی قرآن پر) کہ ہمنے نازل کیا ہے

وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ۝٨ يَوۡمَ يَجۡمَعُكُمۡ لِيَوۡمِ الۡجَمۡعِ

ایمان لاؤ۔ اور اللہ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے۔ (اور اس دن کو یاد کرو کہ) جس دن تم سب کو ایک جمع ہونے

ذٰلِكَ يَوۡمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ وَيَعۡمَلۡ صَالِحًا

کے دن جمع کریگا یہی دن ہی سُود و زیاں کا ہے ف۲ (اور بیان اس کا یہ ہے کہ) جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہوگا اور نیک کام کرتا ہوگا

يُّكَفِّرۡ عَنۡهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا

اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ دُور کردے گا اور اس کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے سے

الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝٩

نہریں جاری ہونگی جس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے رہیں گے۔ یہ (اور) بڑی کامیابی ہے۔

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ

اور جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہوگا یہ لوگ دوزخی ہیں

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ۝١٠ مَاۤ اَصَابَ مِنۡ

اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے کوئی مصیبت بدون

مُّصِيۡبَةٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ يَهۡدِ

حکم خدا کے نہیں آتی ف۳ اور جو شخص اللہ پر (پورا) ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے قلب

ف۱ یعنی اس کو نہ کسی کی معصیت سے ضرر اور نہ کسی کی طاعت سے نفع ہے۔ خود مطیع و عاصی ہی کا نفع و ضرر ہے۔

ف۲ یعنی سود و زیاں کے ظاہر ہونے کا۔ مطلب یہ کہ مسلمانوں کا نفع اور کافروں کا نقصان اس روز عملاً ظاہر ہو جاویگا۔

ف۳ اور یہ سمجھ کر صبر و رضا اختیار کرنا چاہیئے۔

۱۵ النصف ع ۱

٦ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا

کو (صبر و رضا کی) راہ دکھا دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ف۱ اور (خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہر امر میں جسمیں مصائب بھی داخل ہیں) اللہ

الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۲﴾

کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو اور اگر تم (اطاعت سے) اعراض کرو گے تو (یاد رکھو کہ) ہمارے رسول کے ذمہ تو صاف صاف پہنچا دینا ہے ف۲

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾

اللہ کے سوا کوئی معبود (بننے کے قابل) نہیں ف۳ اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر (مصائب وغیرہ میں) توکل رکھنا چاہیئے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ

اے ایمان والو تمہاری بعض بیبیاں اور اولاد تمہارے (دین کی) دشمن

عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا

ہیں سو تم ان سے ہوشیار رہو (اور ان کے ایسے امر پر عمل مت کرو) اور اگر تم معاف کر دو اور درگذر کر جاؤ اور بخش دو تو

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ

اللہ تعالیٰ (تمہارے گناہوں کا) بخشنے والا (اور تمہارے حال پر) رحم کرنیوالا ہے۔ تمہارے اموال اور اولاد بس تمہارے لئے ایک

فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

آزمائش کی چیز ہے اور (جو شخص ان میں پڑ کر اللہ کو یاد رکھیگا تو) اللہ کے پاس (اسکے لئے) بڑا اجر ہے ف۴ تو جہاں تک تم سے ہو

مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَیْرًا

سکے اللہ سے ڈرتے رہو ف۵ اور (اسکے احکام کو) سنو اور مانو اور (بالخصوص مواقع حکم میں) خرچ (بھی) کیا کرو یہ تمہارے

لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

لئے بہتر ہوگا اور جو شخص نفسانی حرص سے محفوظ رہا۔ ایسے ہی لوگ (آخرت میں)

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

فلاح پانے والے ہیں۔ اور اگر تم اللہ کو اچھی طرح (یعنی خلوص کے ساتھ) قرض دو گے تو وہ

یُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۷﴾

اسکو تمہارے لئے بڑھاتا چلا جاویگا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بڑا قدردان ہے (کہ عمل صالح کو قبول فرماتا ہے اور) بڑا بردبار ہے۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾ ع

پوشیدہ اور ظاہر (اعمال) کا جاننے والا ہے (اور) زبردست ہے (اور) حکمت والا ہے۔

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِیَّةٌ وَّهِیَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ طلاق مدینہ میں نازل ہوئی۔ اس میں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

ف۱ یعنی وہ جانتا ہے کہ کس نے صبر و رضا اختیار کیا اور کس نے نہیں کیا۔ اور ہر ایک کو حسب حکمت جزا و سزا دیتا ہے +

ف۲ چونکہ وہ اس فریضۂ تبلیغ کو باحسن وجوہ ادا کر چکے۔ پس ان کا تو کوئی ضرر نہیں تمہارا ہی ضرر ہوگا +

ف۳ پس اسی کو معبود سمجھنا چاہیئے +

ف۴ جب مکہ معظمہ سے دار الامان مدینہ کو ہجرت شروع ہوئی تو بعض صحابہ بعزم ہجرت گھر سے نکلے۔ ان کے اہل و عیال نے رونا شروع کیا اور ہائے واویلا مچانے لگے۔ کہ یہاں ہم کو کس پر چھوڑے جاتے ہو؟ انہوں نے بال بچوں کی یہ آہ و زاری سن کر ہجرت کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ جب چند سال کے بعد ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو اپنے ساتھیوں کو جو ان سے پہلے ہجرت کر کے چلے آئے تھے دیکھا کہ پیشوائے اُمت کے شرف صحبت میں رہ کر بڑے فیضان حاصل کئے ہیں اور فقہا بن گئے ہیں، تو انہوں نے اپنے اہل و عیال کو جو اس کار خیر سے مانع آئے تھے سزا دینی چاہی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ اُن کا جرم تو واقعی قابل سزا ہے لیکن تم کو درگزر کرنی مناسب ہے۔ البتہ آیندہ کے لئے محتاط رہنا چاہیئے +

ف۵ اس سے کچھ زمانہ پیشتر آیت اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ نازل ہوئی تھی جس کا منشا ریہ تھا کہ اللہ سے ایسا ڈرو جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ لیکن بندہ ضعیف البنیان کی اتنی طاقت کہاں کہ اپنے مولیٰ کا پورا حق ادا کر سکے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اس آیت کی تنزیل کے بعد شب و روز عبادت و ریاضت میں منہمک رہنے لگے۔ پیر سوج گئے اور پیشانیاں سجدے کرتے کرتے زخمی ہوگئیں۔ آخر کچھ مدت کے بعد خدائے رؤف نے رحم فرما کر تخفیف کی غرض سے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہمارا حق تو تم سے کسی صورت ادا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جتنا تم سے ہو سکے اتنا ہی ڈرو اور تقویٰ اور طہارت اختیار کئے رہو +

+ + + + +
+ + +
+

ع ۲ ۸ ۱۶

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

اے پیغمبر! آپ لوگوں سے کہہ دیجیے کہ) جب تم لوگ (اپنی) عورتوں کو طلاق دینے لگو[ف۱] تو انکو (زمانہ) عدت (یعنی حیض) سے پہلے (یعنی طہر

وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ

میں) طلاق دو اور تم عدت کو یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے ان عورتوں کو اُن کے (رہنے کے)

مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ

گھروں سے مت نکالو (کیونکہ سکنیٰ مطلقہ کا مثل منکوحہ کے واجب ہے) اور نہ وہ عورتیں خود نکلیں۔ مگر ہاں کوئی کھلی بےحیائی کریں

مُّبَيِّنَةٍ ۗ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ

تو اور بات ہے[ف۲] اور یہ سب خدا کے مقرر کیے ہوئے احکام ہیں۔ اور جو شخص احکام خداوندی سے تجاوز کریگا (مثلاً اس عورت

اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ

کو گھر سے نکال دیا) اُس نے اپنے اُوپر ظلم کیا تجھ کو خبر نہیں شاید اللہ تعالیٰ بعد اس

يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۞ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

(طلاق دینے) کے کوئی نئی بات (تیرے دل میں) پیدا کردے (مثلاً طلاق پر ندامت ہو تو رجعی میں اس کا تدارک ہوسکتا ہے) پھر جب وہ (مطلقہ)

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

عورتیں اپنی عدت گذرنے کے قریب پہنچ جائیں تو تمکو دو اختیار ہیں یا تو) انکو قاعدے کے موافق نکاح میں رہنے دو یا قاعدے کے موافق انکو رہائی

وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ

دو۔ اور آپس میں سے دو معتبر شخصوں کو گواہ کرلو (اے گواہو اگر گواہی کی حاجت پڑے تو) ٹھیک ٹھیک اللہ کیواسطے (بلا رو رعایت)

لِلّٰهِ ۗ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

گواہی دو۔ اس مضمون سے اُس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ پر اور یوم قیامت پر یقین

الْاٰخِرِ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۞ وَّيَرْزُقْهُ

رکھتا ہو[ف۳] اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لیئے مضرتوں سے نجات کی شکل نکالدیتا ہے۔ اور اُسکو ایسی جگہ

مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۗ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ

رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا[ف۴] اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس (کی اصلاح

حَسْبُهٗ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۗ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ

مہمات) کیلئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام (جس طرح چاہے) پورا کرکے رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کا ایک اندازہ (اپنے علم

ف۱ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبداللہ! حیض میں طلاق دینی ناجائز ہے۔ اس لئے رجعت کرلو۔ حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرماکر طلاق کا طریقہ تعلیم فرمادیا +

ف۲ یعنی مثلاً مرتکب بدکاری یا سرقہ کی ہوں تو سزا کے لئے نکالی جاویں۔ یا بقول بعض علماء، زبان درازی اور ہر وقت کا رنج و تکرار رکھتی ہوں تو ان کو نکال دینا جائز ہے +

ف۳ شریعت میں گو خاص ضرورت اور مجبوری کے وقت بیوی کو طلاق دینا مباح ہے، لیکن بلاضرورت سخت ناپسندیدہ ہے۔ اس کی بھی بنا و احتیاط رکھی گئی ہے کہ حیض کے دنوں میں نہیں بلکہ طُہر میں طلاق دی جائے۔ اور طُہر بھی وہ طہر ہو جس میں ہم صحبت ہونے کا اتفاق نہ ہوا ہو۔ پھر اس کے بعد مطلقہ اگر بالغہ ہے کہ جسکو حیض کے ایام ہوتے ہیں تو اس کی عدت تین حیض ہے اور اگر نابالغہ یا اتنی بوڑھی ہے کہ حیض نہیں آتا تو تین مہینے اور اگر مطلقہ حاملہ ہے تو اسکی عدت وضع حمل ہے۔ عدت کے زمانہ میں عورت کو گھر سے نکلنا نہیں چاہیئے۔ اگر رجعی طلاق کے بعد عدت ختم ہونے سے پہلے شوہر مطلقہ کو اپنی زوجیت میں رکھنا چاہے، تو رجوع کرلے اور دو گواہ بنالے تاکہ کسی کو تہمت لگانے کا موقع ہاتھ نہ آئے +

ف۴ اگر ضرر و نفع و رزق اُخروی لیا جائے تب تو یہ معنی ہوں گے کہ عذاب سے نجات دیگا۔ اور جنت کا رزق دے گا۔ اور اگر ضرر و نفع دنیوی مراد ہے تو اس کے تحقق کی کئی صورتیں ہیں۔ ایک حساً کہ اکثری ہے کہ وہ بلا ٹل جائے اور رزق وغیرہ کی فراخی ہو جائے۔ دوسرے باطناً کہ کلی ہے کہ اس بلا پر صبر ہو جاوے کہ یہ بھی نجات ہے اس کے اثر سے۔ اور قلیل پر قناعت ہو جاوے کہ یہ بھی حکماً مثل رزق حسی کے ہے اثر سکون و طمانیت میں۔ اور اس کو لَا يَحْتَسِبُ کہنا بایں معنی ہوگا کہ ظاہراً تو سکون نفس کا طریقہ فراخی رزق ہے تو قناعت سے سکون مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ٢ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں) / ادغام اور ناقابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

شَيْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ

میں) مقرر کر رکھا ہے۔ (اُوپر عدت کا اجمالاً ذکر تھا) اور (تفصیل یہ کہ) تمہاری (مطلقہ) بیبیوں میں سے جو عورتیں (بوجہ زیادتِ سِن کے)

اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ

حیض آنے سے مایوس ہو چکی ہیں اگر تمکو (انکی عدت کی تعیین میں) شبہہ ہو تو انکی عدت تین مہینے ہیں اور اسی طرح جن عورتوں کو (اب تک

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ

بوجہ کم عمری کے) حیض نہیں آیا اور حاملہ عورتوں کی عدت اس حمل کا پیدا ہو جانا ہے۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿٤﴾ ذٰلِكَ

اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے ہر ایک کام میں آسانی کر دے گا۔ یہ (جو کچھ مذکور ہوا)

اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ

اللہ کا حکم ہے جو اُس نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور جو شخص (ان معاملات میں اور دوسرے اُمور میں بھی) اللہ تعالیٰ سے ڈریگا اللہ تعالیٰ

سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ﴿٥﴾ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ

اُسکے گناہ دور کر دیگا (کہ مضرتِ عظیمہ کا سبب ہے) اور اسکو بڑا اجر دیگا تم اُن (مطلقہ) عورتوں کو اپنی وسعت کے موافق رہنے کا

سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا

مکان دو جہاں تم رہتے ہو۔ ف۱ اور اُن کو تنگ کرنے کے لئے (اسکے بارے میں) تکلیف مت

عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ

پہنچاؤ اور اگر وہ (مطلقہ) عورتیں حمل والیاں ہوں تو حمل پیدا ہونے

حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ

تک اُن کو (کھانے پینے کا) خرچ دو۔ پھر اگر وہ (مطلقہ) عورتیں (جبکہ پہلی ہی سے بچہ والیاں ہوں یا بچہ ہی پیدا ہونے سے

اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ

انکی عدت ختم ہوئی ہو) تمہارے لئے (بچہ کو اُجرت پر) دودھ پلا دیں تو تم انکو (مقررہ) اُجرت دو اور (اُجرت کے بارے میں) باہم مناسب طور پر مشورہ

فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ؕ ﴿٦﴾ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ

کر لیا کرو۔ ف۲ اور اگر تم باہم کشمکش کروگے تو کوئی دوسری عورت دودھ پلا دیگی۔ (آگے بچے کے نفقے کے بارے میں ارشاد ہے کہ) وسعت والے کو اپنی

سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ

وسعت کے موافق (بچہ پر) خرچ کرنا چاہیئے۔ اور جس کی آمدنی کم ہو اسکو چاہیئے کہ اللہ نے جتنا اسکو دیا ہے اسمیں سے خرچ کرے

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ

خدا تعالیٰ کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا اُس کو دیا ہے۔ خدا تعالیٰ تنگی کے بعد جلدی فراغت بھی

ف۱
یعنی عدت میں سکنی بھی مطلقہ کا واجب ہے البتہ طلاق بائن میں ایک مکان میں خلوت کے ساتھ دونوں کا رہنا جائز نہیں بلکہ حائل ہونا ضرور ہے +

ف۲
عدت گزرنے تک اپنی مطلقہ بیوی کو مکان دینا شوہر پر لازم ہے اور بچہ کا خرچ باپ پر ہے۔ جبتک بچہ ماں کے شکم میں رہے، شوہر مطلقہ بیوی کو کھلائے پہنائے، اور جب پیدا ہو تو اُسکی ماں ہی اسکو دودھ پلائے، جو اُجرت کسی دوسری اَنا کو دینی پڑے، وہی اس کی ماں کو دی جائے کیونکہ وہ مطلقہ ہو چکی اور بچہ کی پیدائش سے اُس کی عدت بھی ختم ہو گئی۔ لیکن اس معصوم بچے کی ماں ہونے کے باعث ماں کا حق دوسری دودھ پلائی سے بہرحال مقدم ہے بشرطیکہ بچے کی ماں کو دودھ پلانے سے انکار نہ ہو اور دودھ پلانے کی اُجرت بھی دوسری عورتوں سے زیادہ نہ مانگے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝٧ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ

دیگا (گو بقدرِ ضرورت وحاجت روائی سہی) اور بہت سی بستیاں تھیں جنہوں نے اپنے رب کے حکم (ماننے) سے اور اُس کے

رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ

رسُولوں سے سرتابی کی سو ہم نے ان (کے اعمال) کا سخت حساب کیا۔ ف۱ اور ہم نے

عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝٨ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَ

اُنکو بڑی بھاری سزا دی (کہ وہ سزا ہلاک بالعذاب ہی) غرض انہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھا اور

كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝٩ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ

ان کا انجام کار خسارہ ہی ہوا۔ (یہ تو دُنیا میں ہوا اور آخرت میں) اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے

عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚۖ

ایک سخت عذاب تیار کر رکھا ہے (اور جب انجام نافرمانی کا یہ ہے) تو اے سمجھدارو جو کہ ایمان لائے ہو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝١٠ رَّسُوْلًا

خدا سے ڈرو ف۲ خدا نے تمہارے پاس ایک نصیحت نامہ بھیجا (اور وہ نصیحت نامہ دیکر) ایک ایسا رسُول

يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ

(بھیجا) جو تم کو اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ تاکہ ایسے لوگوں کو کہ جو ایمان

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ

لاویں اور اچھے عمل کریں (کفر وجہل کی) تاریکیوں سے (ایمان وعلم وعمل کے) نور کی طرف لے آویں ف۳

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ

اور (آگے ایمان و طاعت پر وعدہ ہی کہ) جو شخص اللہ پر ایمان لاویگا اور اچھے عمل کریگا خدا اس کو (جنت کے) ایسے باغوں میں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ

داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔

قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝١١ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ

بلاشک اللہ نے اُن کو (بہت) اچھی روزی دی۔ (آگے اللہ کا واجب الاطاعت ہونا بیان کیا جاتا ہی یعنی) اللہ ایسا ہے

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ

جس نے سات آسمان پیدا کئے اور اُن ہی کی طرح زمین بھی (اور) ان سب میں (اللہ تعالیٰ کے)

الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

احکام نازل ہوتے رہتے ہیں (اور یہ اس لئے بتلایا گیا) کہ تم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر

ع ۱۷

۱۴ مع عند المتقدمین ۱۲

ف۱ مطلب یہ کہ ان کے اعمال کفریہ میں سے کسی عمل کو معاف نہیں کیا۔ بلکہ سب پر سزا تجویز کی۔ اور پرسش کے طور پر حساب مُراد نہیں +

ف۲ ڈرنا یہ کہ اطاعت کرو +

ف۳ مطلب یہ کہ جو نصیحت اس رسولؐ کے ذریعہ سے پہنچے اس پر عمل کرنا بھی اطاعت ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور ناقابلِ تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

قَدِيْرٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾ ع

قادر ہے اور اللہ ہر شے کو (اپنے) احاطۂ علمی میں لئے ہوئے ہے

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ تحریم مدینہ میں نازل ہوئی اس میں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ

اے نبی جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے آپ (قسم کھا کر) اسکو (اپنے اوپر) کیوں حرام فرماتے ہیں۔

مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١﴾ قَدْ

(پھر وہ بھی) اپنی بیبیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ف۱ اللہ تعالیٰ نے

فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ

تم لوگوں کیلئے تمہاری قسموں کا کھولنا (یعنی قسم توڑنے کے بعد اسکے کفارہ کا طریقہ) مقرر فرما دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز ہے۔

وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٢﴾ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى

اور وہ بڑا جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔ اور جبکہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی کسی بی بی سے ایک

بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ

بات چپکے سے فرمائی۔ ف۲ پھر جب اس بی بی نے وہ بات (دوسری بی بی کو) بتلادی اور پیغمبر کو اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ

نے (بذریعہ وحی) اسکی خبر کر دی تو پیغمبر نے (اس ظاہر کر دینے والی بی بی کو) تھوڑی سی بات تو جتلادی اور تھوڑی سی بات کو

فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۗ قَالَ

ٹال گئے۔ سو جب پیغمبر نے اس بی بی کو وہ بات جتلائی۔ وہ کہنے لگی کہ آپ کو اس کی کس نے خبر کر دی۔ آپ نے فرمایا

نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٣﴾ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ

کہ مجھ کو بڑے جاننے والے خبر رکھنے والے (یعنی خدا) نے خبر کر دی۔ اے (پیغمبر کی) دونوں بیبیو! اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کر لو تو

صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ

تمہارے دل مائل ہو رہے ہیں۔ اور اگر (اسی طرح) پیغمبر کے مقابلہ میں تم دونوں کارروائیاں کرتی رہیں تو یاد رکھو

هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ

پیغمبر کا رفیق اللہ ہے اور جبرئیل ہے اور نیک مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ

ع ٢٥ ١٨

ف۱ سبب نزول اول کی آیتوں کا حضرت عائشہ رضؓ سے صحیح بخاری وغیرہ میں اس طرح منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول شریف تھا کہ بعد عصر کھڑے کھڑے بیبیوں کے پاس تشریف لاتے۔ ایک بار حضرت زینبؓ کے پاس معمول سے زیادہ ٹھیرے اور شہد پیا۔ تو مجھ کو رشک آیا۔ میں نے حفصہ رضؓ سے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس تشریف لاویں وہ یوں کہے کہ آپؐ نے مغافیر نوش فرمایا ہے۔ (یہ ایک گوند ہے جو کریہ الرائح ہے) چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تو شہد پیا ہے۔ ان بی بی نے کہا کہ شاید کوئی مکھی اس کے درخت پر بیٹھ گئی ہو گی اور اس کا رس چوس لیا ہو گا۔ آپؐ نے بقسم فرمایا کہ میں پھر شہد نہ پیوں گا اور اس خیال سے کہ حضرت زینبؓ کا جی برا نہ ہو اس کی تاکید فرمائی۔ مگر ان بی بی نے دوسری سے کہہ دیا۔ اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت حفصہ رضؓ شہد پلانے والی ہیں اور حضرت سودہ رضؓ اور حضرت صفیہ رضؓ صلاح کرنے والی ہیں +

ف۲ وہ بات یہی تھی کہ میں پھر شہد نہ پیوں گا۔ مگر کسی سے کہنا نہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب — ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ﴿٤﴾ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ

فرشتے (آپ کے) مددگار ہیں ف۱ اگر پیغمبر تم عورتوں کو طلاق

طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ

دے دیں تو اُن کا پروردگار بہت جلد تمہارے بدلے ان کو تم سے اچھی بیبیاں دیدے گا

مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ

جو اسلام والیاں ایمان والیاں فرمانبرداری کرنیوالیاں توبہ کرنے والیاں عبادت کرنے والیاں

سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ﴿٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا

روزہ رکھنے والیاں ہونگی کچھ بیوہ اور کچھ کنواریاں ف۲ اے ایمان والو تم اپنے

اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

کو اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ کی) اس آگ سے بچاؤ ف۳ جس کا ایندھن (اور سوختہ) آدمی اور پتھر ہیں۔

عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ

جس پر تندخو (اور) مضبوط فرشتے (متعین) ہیں جو خدا کی (ذرا) نافرمانی نہیں

اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٦﴾

کرتے کسی بات میں جو اُن کو حکم دیتا ہے اور جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے اُسکو (فوراً) بجالاتے ہیں ف۴

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا

(اور کافروں کو دوزخ میں داخل کرتے وقت اُن سے کہا جائیگا کہ) اے کافرو تم آج عذر (و معذرت) مت کرو (کہ بے سود ہے) بس

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

تم کو تو اُسی کی سزا مل رہی ہے جو کچھ تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔ اے ایمان

اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ

والو تم اللہ کے آگے سچی توبہ کرو ف۵ (توبہ کا ثمرہ فرماتے ہیں کہ) اُمید (یعنی وعدہ) ہے

اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

کہ تمہارا رب (اس توبہ کی بدولت) تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ

نہریں جاری ہونگی (اور یہ اس روز ہوگا) جس دن کہ اللہ تعالیٰ نبی (صلعم) کو اور جو مسلمان (دین کی رو سے)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

اُن کے ساتھ ہیں اُن کو رُسوا نہ کرے گا ف۶ ان کا نور اُن کے داہنے اور اُن کے

ف۱ مطلب یہ کہ تمہاری ان سازشوں سے آپ کا کوئی ضرر نہیں ہے۔ بلکہ تمہارا ہی ضرر ہے +

ف۲ بعض مصالح سے بیوہ بھی مرغوب ہوتی ہے۔ جیسے تجربہ، سلیقہ، ہم عمری وغیرہ۔ اس لئے اس کو بھی اوصافِ مرغوبہ میں فرمایا +

ف۳ اپنے کو بچانا خود اطاعت کرنا اور گھر والوں کو بچانا ان کو احکام الٰہیہ سکھلانا اور ان پر عمل کرانے کے لئے زبان سے، ہاتھ سے بقدر امکان کوشش کرنا +

ف۴ یہاں عصیاں سے مراد عصیاں بالقلب ہے جو مقابل اطاعت کا ہے۔ کہ وہ بھی بالقلب ہے یعنی نہ دل میں خیال نافرمانی کا ہوتا ہے۔ نہ فعلاً خلاف کرتے ہیں۔ یا یوں کہا جاوے کہ باین معنیٰ نافرمانی بھی نہیں کرتے کہ کہے ہوئے کے خلاف کریں اور سُستی اور دیر بھی نہیں کرتے +

ف۵ یعنی دل میں کامل ندامت ہو معصیت پر اور عزم علی الترک ہو +

ع ۱/۷ ۱۹

ف۶ مقصود صرف مومنین کا بیان کرنا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ملا دینا تقویت حکم کے لئے ہے یعنی جیسے عدم خزی نبی یقینی ہے ایسا ہی عدم خزی مومنین بھی یقینی ہے اور خزی سے مراد خزی مخصوص ہے جو کفر کی جزا ہے۔ لقولہ تعالیٰ اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ۔ اور مومنین سے مراد مطلق مومنین ہیں +

+ + + + +
+ + +
+

۶ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ

سامنے دوڑتا ہوگا (اور یوں دعا کرتے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے اس نور کو اخیر تک رکھیے (یعنی راہ میں

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٨ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ

گُل نہ ہوجائے) اور ہماری مغفرت فرمادیجیے آپ ہر شے پر قادر ہیں۔ اے نبی (صلعم) کفار سے (بالسنان) اور منافقین سے

الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ

(باللسان) جہاد کیجیے اور ان پر سختی کیجیے (دنیا میں تو یہ اسکے مستحق ہیں) اور (آخرت میں) ان کا ٹھکانا

جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٩ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ

دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کے لئے نوح (علیہ السلام)

كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ

کی بی بی اور لُوط (علیہ السلام) کی بی بی کا حال بیان فرماتا ہے وہ دونوں ہمارے

عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ

خاص بندوں میں سے دو بندوں کے نکاح میں تھیں۔ سو ان عورتوں نے ان دونوں بندوں کا حق ضائع کیا۔

يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ

تو وہ دونوں نیک بندے اللہ کے مقابلہ میں اُنکے ذرا کام نہ آسکے۔ اور اُن دونوں عورتوں کو (بوجہ کافرہ ہونے کے) حکم ہوگیا کہ اور جانیوالوں

مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝١٠ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا

کے ساتھ تم دونوں بھی دوزخ میں جاؤ۔ ف۱ اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں (کی تسلی) کے لئے فرعون کی بی بی (حضرت آسیہؓ)

امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا

کا حال بیان فرماتا ہے۔ جب کہ اُن کی بی بی نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میرے واسطے جنت میں اپنے

فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ

قرب میں مکان بنائیے اور مجھ کو فرعون (کے شر) سے اور اس کے عمل (کفر کے ضرر اور اثر) سے محفوظ رکھیے۔ اور مجھ کو

مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝١١ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ

تمام ظالم (یعنی کافر) لوگوں سے محفوظ رکھیے ف۲ (اور نیز مسلمانوں کی تسلی کیلئے) عمران کی بیٹی (حضرت) مریم (علیہا السلام)

اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ

کا حال بیان کرتا ہے جنہوں نے اپنے ناموس کو (حرام اور حلال دونوں سے) محفوظ رکھا۔ ف۳ سو ہم نے ان کے چاک گریبان میں اپنی رُوح

صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝١٢ ع

پھونک دی اور انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغاموں کی (جو انکو ملائکہ کے ذریعہ پہنچے تھے) اور اسکی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت والوں میں سے تھیں

ف۱ یہ دعویٰ کرنا کہ یہ قصہ ازواجِ مطہرات کو سنایا گیا ہے محض دعویٰ بلا دلیل ہے۔ کیونکہ یہ قصہ مضمون ازواج کیساتھ متعلق نہیں۔ بلکہ مضمون آیت قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ کے متعلق ہے +

ف۲ یا تو یہ دعا مطلق احوال میں کی تھی۔ یا ایک خاص حالت میں جس کا قصہ یہ لکھا ہے کہ فرعون کو جب اپنی بی بی کے مومنہ ہونیکی اطلاع ہوگئی تو حکم دیا کہ چومیخا کر کے دھوپ میں ڈال دیا جائے اور ان کے سینہ پر چکی کا پتھر رکھا جاوے اس تکلیف میں انہوں نے یہ دعا کی، تو ان کو بہشت میں اپنا مکان نظر آگیا جس سے وہ تکلیف خفیف ہوگئی +

ف۳ اس میں بیان ہے انکی نزاہت مکتسبہ قصدیہ و موہوبہ غیر قصدیہ کا۔ کہ اخلاق و احوال فاضلہ میں سے ہیں +

وقف لازم

۲ ع ۵ ۲۰

۶ حرکتوں والی مد لازم — ۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ ملک مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ز وَهُوَ عَلٰى

وہ (خدا) بڑا عالی شان ہے جس کے قبضہ میں تمام سلطنت ہے اور وہ ہر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ

چیز پر قادر ہے۔ جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا۔

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝٢

تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون شخص عمل میں زیادہ اچھا ہے ف۱ اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط مَا تَرٰى فِيْ

جس نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کیئے تو خدا کی اس صنعت

خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ لا هَلْ

میں کوئی خلل نہ دیکھیے گا سو تو (اب کی بار) پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لے۔ کہیں تجھ کو کوئی

تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝٣ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ

خلل نظر آتا ہے (یعنی بلا تامل تو نے بہت بار دیکھا ہوگا۔ اب کی بار تامل سے نگاہ کر) پھر بار بار نگاہ ڈال کر

يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝٤

دیکھ (آخر کار) نگاہ ذلیل اور درماندہ ہو کر تیری طرف لوٹ آوے گی ف۲

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا

اور ہم نے قریب کے آسمانوں کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے آراستہ کر رکھا ہے اور ہم نے ان (ستاروں) کو

رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝٥

شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بھی بنا دیا ہے اور ہم نے ان (شیاطین) کیلئے (بوجہ انکے کفر کے) دوزخ کا عذاب بھی تیار کر رکھا ہے

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ط وَ

اور جو لوگ اپنے رب (کی توحید) کا انکار کرتے ہیں اُن کے لیئے دوزخ کا عذاب ہے۔ اور

بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٦ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا

وہ بُری جگہ ہے۔ جب یہ لوگ اس میں ڈالے جاویں گے تو اس کی بڑے زور کی

ف۱
حسن عمل میں موت کا تو یہ دخل ہے کہ موت کے مشاہدہ سے انسان دُنیا کو فانی اور بعث کے اعتقاد سے آخرت کو باقی سمجھ کر وہاں کے عقاب سے بچنے کے لئے مستعد ہو سکتا ہے۔ اور حیات کا دخل یہ ہے کہ اگر حیات نہ ہو تو عمل کس وقت کرے۔ پس حُسن عمل کے لئے موت بمنزلہ شرط کے اور حیات بمنزلہ ظرف کے ہے۔ اور چونکہ موت عدم محض نہیں۔ اس لئے اس پر مخلوقیت کا حکم صحیح ہے +

ف۲
یعنی وہ جس چیز کو جیسا چاہے، بنا سکتا ہے۔ چنانچہ آسمان کو مضبوط بنانا چاہا تو کیسا بنایا کہ باوجود مرورِ زمان دراز اب تک اس میں کوئی خلل نہیں آیا۔ اسی طرح کسی شے کو ضعیف و منفعل بنا دیا۔ غرض اس کو ہر طرح سے قدرت ہے +

ع۵
یعنی بلا تامّل تو نے بہت بار دیکھا ہوگا۔ اب کی بار تامّل سے نگاہ کر +

---

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ⑦ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَآ

آواز سنیں گے اور وہ اس طرح جوش مارتی ہوگی۔ جیسے معلوم ہوتا ہے کہ (ابھی) غصہ کے مارے پھٹ پڑیگی۔ (اور) جب

اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ⑧

اسمیں کوئی گروہ (کافروں کا) ڈالا جاویگا تو اسکے محافظ اُن لوگوں سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) نہیں آیا تھا وا

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ۵ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا

وہ کافر (بطور اعتراف کے) کہینگے کہ واقعی ہمارے پاس ڈرانیوالا (پیغمبر) آیا تھا۔ سو (یہ ہماری شامت تھی کہ) ہم نے (اُسکو) جھٹلا

نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ

دیا اور کہہ دیا کہ اللہ تے (از قبیل احکام و کتب) کچھ نازل نہیں کیا۔ (اور) تم بڑی غلطی میں پڑے

كَبِيْرٍ ⑨ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا

ہو۔ وا۲ اور (کافر فرشتوں سے یہ بھی) کہیں گے کہ ہم اگر سنتے یا سمجھتے وا۳ تو ہم اہل

فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑩ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا

دوزخ میں (شامل) نہ ہوتے۔ غرض اپنے جرم کا اقرار کریں گے سو اہل

لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑪ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

دوزخ پر لعنت ہے۔ بیشک جو لوگ اپنے پروردگار سے بے دیکھے

بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ⑫ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ

ڈرتے ہیں اُن کے لئے مغفرت اور اجر عظیم (مقرر) ہے اور تم لوگ خواہ چھپا کر بات

اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑬ اَلَا

کہو یا پکار کر کہو (اسکو سب خبر ہے کیونکہ) وہ دلوں تک کی باتوں سے خوب واقف ہے۔ وا۴ (اور بھلا)

يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ⑭ هُوَ

کیا وہ نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے اور وہ باریک بین (اور) پورا باخبر ہے وہ ایسا

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا

(منعم) ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مسخّر کر دیا وا۵ سو تم اُسکے رستوں میں چلو (پھرو) اور خدا کی روزی میں

وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ⑮ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ

سے (جو زمین میں پیدا کی ہی) کھاؤ (پیو) اور (کھا پی کر اسکو بھی یاد رکھنا کہ) اسی کے پاس دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہی وا۶ کیا تم لوگ اس سے

فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ⑯

بیخوف ہو گئے ہو جو کہ آسمان میں (بھی اپنا حکم و تصرف رکھتا) ہی کہ وہ تمکو زمین میں دھنسا دے پھر وہ زمین تھرتھرا (کر الٹ پلٹ ہو) نے لگے

وا۱
یہ سوال بطور توبیخ کے ہے +

وا۲
یعنی ہماری مجموعۂ جماعات نے مجموعۂ نذر و رُسل کو یوں کہہ دیا جس کا حاصل یہ ہے کہ اپنے اپنے رسُول کو ہر ایک نے یوں کہہ دیا +

وا۳
یعنی پیغمبروں کے کہنے کو قبول کرتے اور مانتے +

وا۴
حاصل استدلال کا یہ ہے کہ وہ ہر شے کا خالق مختار ہے پس تمہارے احوال و اقوال کا بھی خالق ہے اور خلق بالاختیار مسبوق بالعلم ہوتا ہے۔ پس علم ضروری ہُوا۔ اور تخصیص اقوال کی مقصود نہیں۔ بلکہ حکم عام ہے۔ تخصیص ذکری شاید اس بنا پر ہو کہ اقوال کثیر الوقوع ہیں۔ غرض اس کو سب علم ہے وہ ہر ایک کو مناسب جزا دیگا +

ع ۱۴ ۱

وا۵
چنانچہ وہ تمہارے تصرفات کی قابلیت رکھتی ہے +

وا۶
پس یہ اس کو مقتضی ہے کہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو جو کہ ایمان و طاعت ہے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ

یا تم لوگ اس سے بے خوف ہو گئے ہو جو کہ آسمان میں (بھی اپنا حکم و تصرف رکھتا) ہے کہ وہ تم پر (مثل عاد کے) ایک

حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ

ہوائے تند بھیج دے ف۱ (جس سے تم ہلاک ہو جاؤ) سو عنقریب (مرتے ہی) تم کو معلوم ہو جاویگا کہ میرا ڈرانا (عذاب سے) کیسا (صحیح) تھا۔ اور

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا

ان سے پہلے جو لوگ ہو گزرے ہیں انہوں نے (دین حق کو) جھٹلایا تھا سو (دیکھ لو ان پر) میرا عذاب کیسا (واقع) ہوا ف۲۔ کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر

إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ

پرندوں کی طرف نظر نہیں کی۔ کہ پر پھیلائے ہوئے (اڑتے پھرتے) ہیں اور (کبھی اسی حالت میں) پر سمیٹ لیتے ہیں۔ بجز (خدائے)

إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾ أَمَّنْ هَٰذَا

رحمٰن کے ان کو کوئی تھامے ہوئے نہیں ہے۔ بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے (اور جس طرح چاہیے اسمیں تصرف کر رہا ہے) ہاں رحمٰن

الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ

کے سوا وہ کون ہے کہ وہ تمہارا لشکر بن کر (آفات سے) تمہاری حفاظت کر سکے (اور) کافر جو اپنے

إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ

معبودوں کی نسبت ایسا خیال رکھتے ہیں) تو وہ نرے دھوکے میں ہیں۔ (اور) ہاں (یہ بھی بتلاؤ کہ) وہ کون ہے جو تم کو

إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿٢١﴾

روزی پہنچا دے اگر اللہ تعالیٰ اپنی روزی بند کر لے (مگر یہ لوگ اس سے بھی متاثر نہیں ہوتے) بلکہ یہ لوگ سرکشی اور نفرت (عن الحق) پر جم رہے ہیں ف۳

أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي

سو (جس کافر کا حال اوپر سنا ہے اسکو سن کر سوچو کہ) کیا جو شخص منہ کے بل گرتا ہوا چل رہا ہو وہ منزل مقصود پر زیادہ پہنچنے والا ہوگا

سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي

یا وہ شخص جو سیدھا ایک ہموار سڑک پر چلا جا رہا ہو ف۴ آپ (ان سے) کہئیے کہ وہی (ایسا قادر و منعم) ہے

أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ

جس نے تم کو پیدا کیا۔ اور تم کو کان اور آنکھیں اور دل دیئے۔

قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي

(مگر) تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو (اور) آپ (یہ بھی) کہئیے کہ وہی ہے جس نے تم کو روئے زمین پر

الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا

پھیلایا اور تم اسی کے پاس (قیامت کے روز) اکٹھے کئے جاؤ گے۔ اور یہ لوگ (جب قیامت کا ذکر سنتے ہیں تو) کہتے ہیں

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی مقتضا تمہارے کفر کا یہی ہے +

ف۲ اس سے صاف معلوم ہوا کہ کفر مبغوض ہے۔ پس اگر کسی حکمت سے یہاں عذاب ٹل گیا تو دوسرے عالم میں حسب وعید واقع ہوگا۔

ف۳ خلاصہ یہ کہ تمہارے معبودات باطلہ نہ دفع مضار پر قادر ہیں اور نہ ایصال منافع پر قادر ہیں۔ پھر ان کی عبادت محض سفاہت ہے +

ف۴ یہی حال ہے مومن و کافر کا۔ کہ مومن کے چلنے کا رستہ بھی دین مستقیم ہے اور چلتا بھی ہے وہ سیدھا ہو کر۔ اور افراط و تفریط سے بچ کر اور کافر کے چلنے کا رستہ بھی زیغ و ضلالت کا ہے اور چلنے میں بھی ہر وقت مہالک و مخاوف میں گرتا جاتا ہے۔ پس ایسی حالت میں کیا منزل مقصود پر پہنچے گا +

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ
کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو (تو بتلاؤ) آپ (جواب میں) کہہ دیجئے کہ یہ (تعیین کا علم) تو خدا

عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً
ہی کو ہے اور میں تو محض (علی الاجمال مگر) صاف صاف ڈرانیوالا ہوں۔ پھر جب اس (عذاب موعود) کو پاس

سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ
آتا ہوا دیکھینگے[ف۱] تو (اس وقت مارے غم کے) کافروں کے منہ بگڑ جاویں گے اور (ان سے) کہا جاویگا یہی ہے وہ جسکو تم مانگا کرتے

بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ
تھے (کہ عذاب لاؤ عذاب لاؤ) آپ (ان سے) کہیئے کہ تم یہ بتلاؤ کہ اگر خدا تعالیٰ مجھ کو اور میرے ساتھ والوں کو (موافق تمہاری

مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ
تمنا کے) ہلاک کردے یا (موافق ہماری امید اور اپنے وعدے کے) ہم پر رحمت فرمادے تو کافروں کو عذاب دردناک سے کون

اَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ
بچالے گا۔[ف۲] (اور) آپ (ان سے یہ بھی) کہیئے کہ وہ بڑا مہربان ہے ہم اس پر ایمان لائے اور ہم اس پر توکل کرتے ہیں

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ
سو عنقریب تم کو معلوم ہو جائیگا کہ صریح گمراہی میں کون ہے (یعنی تم جیسا کہ ہم کہتے ہیں یا ہم جیسا کہ تم کہتے ہو) آپ (یہ بھی) کہہ

اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾ ع
دیجئے کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ اگر تمہارا پانی (جو کنوؤں میں ہے) نیچے کو اتر کر غائب ہو جاوے[ف۳] سو وہ کون ہے جو تمہارے پاس سوت کا پانی لے آئے (یعنی کنوئیں کی سوت

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّیَّةٌ وَّ هِیَ اِثْنَتَانِ وَ خَمْسُوْنَ اٰیَةً وَّ فِیْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ قلم مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
نٓ۔ قسم ہے قلم کی اور قسم ہے ان (فرشتوں) کے لکھنے کی (جو کہ کاتب الاعمال ہیں) کہ آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں

بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَ اِنَّكَ
ہیں (جیسا کہ منکرین نبوت کہتے ہیں)[ف۴] اور بیشک آپ کیلئے (اس تبلیغ احکام پر) ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونیوالا نہیں۔ اور

لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ وَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾ بِاَیِّكُمُ
بیشک آپ اخلاق (حسنہ) کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں[ف۵] سو (ان کے مہملات کا غم نہ کیجئے کیونکہ) عنقریب آپ بھی دیکھ لینگے اور یہ لوگ بھی دیکھ

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

[ف۱] پاس آتا ہوا دیکھنا یہ کہ اعمال کا محاسبہ ہوگا دوزخ میں جانے کا حکم ہوگا جس سے متیقن ہو جائیگا کہ اب عذاب سر پر آیا +

[ف۲] کفار قریش حضرت سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو بددعائیں دیتے اور کوستے تھے۔ حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جس میں اہل ایمان کو اس جواب کی تلقین کی گئی کہ اچھا صاحبو! اگر تمہاری تمنا کے موافق ہم دنیا سے اٹھ ہی گئے یا حسب وعدۂ خداوندی اُس کی رحمت سے نوازے گئے، غرض جو کچھ بھی ہمارے ساتھ معاملہ ہوگا، وہ دنیا ہی میں ہوگا اور انجام اس کا بھلائی کے سوا کچھ نہیں۔ مگر اپنی کہو کہ تم پر جو مصیبت آنے والی ہے، اُس کو کون روک لیگا؟ غرض اپنی فکر چھوڑ کر دوسروں کے پیچھے پڑنا کہاں مقتضائے عقل ہے؟

ع ۲ ۱۶

[ف۳] یہ پانی جو تم پیتے ہو، زمین کے اندر اتر جائے یا بالکل خشک ہو کر معدوم ہو جائے تو خالق کردگار کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں جو پانی لا موجود کرے یہ آیت جو ایک مرتبہ کسی مشہور ملحد نے سُنی تو بڑے غرور سے کہنے لگا کہ ہم پہاڑوں کے بیچ میں زمین کھود کر پانی نکال لیں گے: اس پر اُس کی آنکھوں کی رطوبت خشک ہو گئی اور فی الفور اندھا ہو گیا زندگی کی رسوائی میں مُبتلا ہو گیا۔ غرض قدرت کی طرف سے اس کا یہ جواب دیا گیا کہ پہاڑوں پر جا کر پانی نکالنا تو طول عمل ہے۔ تم اپنی آنکھوں کی رطوبت ہی واپس لا کر اپنے دعوٰی کا عملی ثبوت پیش کردو +

[ف۴] سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا باپ ولید بن مغیرہ دشمنانِ رسولؐ کی صف اول میں تھا۔ اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوانہ کہا۔ حق تعالیٰ نے اس کے جواب میں سورۂ قلم نازل فرما کر اس کی ایک ہجو کے جواب میں اس کی دس خصلتیں ظاہر فرما دیں + [ف۵] چنانچہ ہر فعل آپ کا موصوف باعتدال اور قرین رضائے ایزد متعال ہے +

الْمَفْتُوْنُ ﴿٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ

لینگے کہ تم میں کس کو جنون تھا ف۱ آپ کا پروردگار اس کو بھی خوب جانتا ہے جو اُس کی راہ سے بھٹکا ہوا

سَبِيْلِهٖ ۪ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٧﴾ فَلَا تُطِعِ

ہے اور وہ راہ (راست) پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ تو آپ اُن تکذیب کرنیوالوں

الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٨﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿٩﴾

کا (کبھی) کہنا نہ مانئے (جیسا ابتک بھی نہیں مانا) یہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ آپ اپنے (منصبی کام یعنی تبلیغ میں) ڈھیلے ہوجائیں تو یہ لوگ بھی

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿١٠﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ﴿١١﴾

ڈھیلے ہوجائیں ف۲ اور آپ بالخصوص کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانیوالا ہو (مراد جھوٹی قسم کھانیوالا ہی) بے قعت ہو طعنے دینے والا

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ

ہو چغلیاں لگاتا پھرتا ہو نیک کام سے روکنے والا ہو حد (اعتدال) سے گزرنیوالا ہو گناہ ہونکا کرنیوالا ہو اور سخت مزاج ہو اور ان (سب)

زَنِيْمٍ ﴿١٣﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٤﴾ اِذَا تُتْلٰى

کے علاوہ حرامزادہ (بھی) ہو ف۳ اس سبب سے کہ وہ مال و اولاد والا ہو جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ

عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى

کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول ہوتی چلی آئی ہیں۔ ہم عنقریب اُسکی ناک پر

الْخُرْطُوْمِ ﴿١٦﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ

داغ لگا دیں گے ف۴ ہمنے انکی آزمائش کر رکھی ہے جیسا ہمنے باغ والوں کی آزمائش کی تھی جبکہ اُن لوگوں نے (یعنی اکثر نے)

اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿١٧﴾ وَلَا

بعض نے قسم کھائی کہ اس (باغ) کا پھل ضرور صبح چل کر توڑ لیں گے۔ اور (ایسا وثوق ہؤا کہ) انہوں نے

يَسْتَثْنُوْنَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ

انشاء اللہ بھی نہیں کہا سو اس باغ پر آپ کے رب کی طرف سے ایک پھرنیوالا (عذاب) پھر گیا۔

وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿١٩﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿٢٠﴾ فَتَنَادَوْا

اور وہ سو رہے تھے۔ پھر صبح کو وہ باغ ایسا رہ گیا جیسے کٹا ہؤا کھیت (کہ خالی زمین رہ جاتی ہے) سو صبح کیوقت (سوکر

مُصْبِحِيْنَ ﴿٢١﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

جو اُٹھے تو) ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ اپنے کھیت پر سویرے چلو اگر تم کو پھل

صٰرِمِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا

توڑنا ہے پھر وہ لوگ آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے چلے کہ آج تم تک کوئی محتاج نہ

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی جنون کی حقیقت ہے زوال عقل اور عقل کی غایت ہے ادراک نفع وضرر۔ اور نفع وضرر معتدبہ وہ ہے جو ابدی ہو۔ پس قیامت میں ان کو بھی معلوم ہو جاویگا کہ عاقل اہل حق تھے جنہوں نے اس نفع کو حاصل کیا۔ اور مجنون یہ خود تھے جو اس نفع سے محروم رہ کر ضرر ابدی میں مبتلا ہوئے +

ف۲ یعنی کافروں کا دلی منشا یہ ہے کہ آپ اپنے کار منصبی یعنی تبلیغ سے دست بردار ہو جائیں یا اس میں کمی کر دیں اور بت پرستی کی مذمت بھی چھوڑ دیں تو وہ بھی ڈھیلے پڑجائیں گے اور دین اسلام کی مخالفت میں موجودہ گرمجوشی کا اظہار نہ کریں گے +

ف۳ زَنِیْم لغت عرب میں اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو کسی دوسری قوم یا خاندان کی طرف منسوب کرے یہ آیت ولید بن مغیرہ مخزومی کے بارہ میں نازل ہوئی تھی۔ جسمیں دوسرے ذمائم کے علاوہ یہ برائی بھی تھی کہ اپنے آپ کو ایک اور خاندان کی طرف منسوب کرتا تھا +

ف۴ اسکی ناک کو از راہ تحقیر سونڈ سے تعبیر فرمایا۔ جیسے کسی آدمی کے مونہہ کو تھوتھنی کہہ دیا جائے جس کا استعمال عموماً کتے کیلئے ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرہ اور ناک پر ذلت اور پہچان کی کوئی علامت رکھدے گا۔ جس سے وہ خوب رسوا ہو +

الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿٢٤﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿٢٥﴾

آنے پائے اور (بزعم خود) اپنے کو اس کے نہ دینے پر قادر سمجھ کر چلے۔

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ

پھر جب (وہاں پہنچے اور) اس باغ کو (اس حالت میں) دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم بیشک راستہ بھول گئے۔ بلکہ (جگہ تو وہی ہے

مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا

لیکن) ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی (کہ باغ کا یہ حال ہو گیا) ﴿۱﴾ ان میں جو کسی قدر اچھا آدمی تھا وہ کہنے لگا کہ کیوں میں نے تمکو کہا نہ

تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾

تھا اب (توبہ اور) تسبیح کیوں نہیں کرتے۔ سب (توبہ کے طور پر) کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار پاک ہے بیشک ہم قصوروار ہیں۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ

پھر ایک دوسرے کو مخاطب بنا کر باہم الزام دینے لگے (پھر سب متفق ہو کر) کہنے لگے بیشک ہم حد سے

اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿٣١﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ

نکلنے والے تھے (سب مل کر توبہ کرلو) شاید (توبہ کی برکت سے) ہمارا پروردگار ہم کو اس سے اچھا باغ اسکے بدلہ میں

اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ

دیدے (اب) ہم اپنے رب کی طرف رجوع ہوتے ہیں ﴿۲﴾ اس طرح عذاب ہوا کرتا ہے ﴿۳﴾ اور آخرت کا عذاب اس

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ

(عذاب دنیوی) سے بھی بڑھ کر ہے۔ کیا خوب ہوتا کہ یہ لوگ (اس بات کو) جان لیتے (تاکہ ایمان لے آتے) بیشک پرہیزگاروں

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٣٤﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ

کے لئے اُن کے رب کے نزدیک آسائش کی جنتیں ہیں کیا ہم فرمانبرداروں کو

كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٦﴾ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ

نافرمانوں کے برابر کر دیں گے؟ تم کو کیا ہوا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو۔ کیا تمہارے پاس کوئی (آسمانی)

فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿٣٨﴾ اَمْ

کتاب ہے جس میں پڑھتے ہو۔ کہ اس میں تمہارے لئے وہ چیز (لکھی) ہو جسکو تم پسند کرتے ہو۔ کیا ہمارے

لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ

ذمہ کچھ قسمیں چڑھی ہوئی ہیں جو تمہاری خاطر سے کھائی گئی ہوں اور قسمیں قیامت تک باقی رہنے والی ہوں (جن کا مضمون یہ ہو)

لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٩﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿٤٠﴾

کہ تمکو وہ چیزیں ملیں گی جو تم فیصلہ کرتے ہو (یعنی ثواب و جنت) ان سے پوچھئے کہ ان میں اس کا کون ذمہ دار ہے۔

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤-٦ یا حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ شہر صنعاء سے تھوڑے فاصلہ پر ایک باغ تھا۔ جس روز اسکے پھل توڑے جاتے، شہر کے فقراء و مساکین جمع ہو جاتے۔ مالک کا معمول تھا کہ اپنی سال بھر کی معاش اسمیں سے نکال کر باقی تمام غلہ اور پھل فقیروں محتاجوں میں خیرات کر دیتا تھا۔ اس سے اسکو بڑی برکت اور ترقی تھی۔ جب مالک کا انتقال ہو گیا تو اس کے پانچ بیٹے وارث ہوئے۔ پھل توڑنے کا دن آیا، تو پانچوں بھائی آپسمیں کہنے لگے کہ ہم سے خیرات کرنے میں باپ کی پیروی نہ ہو سکے گی۔ یہ پھل جو مساکین لے جاتے ہیں اپنے ہی کام آئیں تو اچھا ہے۔ چلو صبح سویرے ایسے وقت میں پھل توڑلائیں کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ جب غرباء و مساکین اپنے وقت پر آئیں گے تو کٹا کٹایا پائیں گے۔ ان کو اپنی اس تدبیر کی کامیابی کا یہاں تک یقین تھا کہ انشاء اللہ تک بھی نہ کہا۔ یہاں بھائیوں میں یہ مشورے ہو رہے تھے اور وہاں رات ہی کو باغ میں آگ لگ گئی جو سارے باغ کا صفایا کر گئی باغ کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ پہچانا نہ جاسکتا تھا پہلے تو انھیں یہ خیال ہوا کہ ہم راستہ بھول کر کسی اور جگہ پہنچ گئے ہیں لیکن غور کیا تو پہچانا کہ وہی جگہ اور وہی مقام ہے۔ تب کہنے لگے کہ ہائے ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی +

ف۲ جب اُس بھائی نے جو اُن میں نسبتہً دیندار اور فہیم تھا انہیں متنبہ کیا کہ جب تم انشاء اللہ کہے بغیر پھل توڑنے کا ارادہ کر رہے تھے تو میں نے تمہیں مشورہ دیا تھا کہ اللہ کی تسبیح کرو یعنی انشاء اللہ کہو کیونکہ اسکی مشیت کے بغیر کامیابی محال ہے مگر تم نے توجہ نہ کی اور اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ تب وہ سب نادم ہوئے اور غلطی کا اقرار کیا کر توبہ کی۔ حق تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اس باغ کے عوض میں ان کو ایک اور باغ عطا فرمایا۔ جس میں سے خچر بھر بھر انگور باہر جاتے تھے۔ ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ مومن تھے۔ جو پہلے بخل کے مرتکب ہوئے۔ مگر بعد میں تائب ہو گئے تھے +

ف۳ یعنی اے اہل مکہ! تم بھی ایسے ہی عذاب کے مستحق ہو۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ کے۔ کیونکہ عذاب مذکور تو محض معصیت پر ... تھا۔ تم تو کفر کرتے ہو +

وقف لازم ع ۱ ۳۳ ۳

مع ۱۵ عند المتقدمین ۱۲

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا

کیا اُن کے ٹھیرائے ہوئے کچھ شریک (خدائی) ہیں۔ سو ان کو چاہیئے کہ یہ اپنے اُن شریکوں کو پیش کریں اگر یہ

صَادِقِينَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى

سچے ہیں۔ (وہ دن یاد کرنیکے قابل ہی) جس دن کہ ساق کی تجلّی فرمائی جائے گی ف۱ اور سجدہ کی طرف لوگوں کو

السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ

بلایا جائے گا ف۲ سو یہ (کافر) لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ (اور) انکی آنکھیں (مارے شرمندگی کے) جھکی ہونگی

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ

(اور) نیز اُن پر ذلّت چھائی ہوگی اور (وجہ اسکی یہ ہے کہ) یہ لوگ (دنیا میں) سجدہ کی طرف بلائے جایا کرتے تھے اور

سَالِمُونَ ﴿٤٣﴾ فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ

وہ صحیح سالم تھے (یعنی اس پر قادر رکھتے) ف۳ اور جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں ان کو (اس حال موجودہ پر) رہنے دیجئے۔

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٤﴾ وَأُمْلِي

ہم ان کو بتدریج (جہنّم کی طرف) لئے جا رہے ہیں اس طور پر کہ اُن کو خبر بھی نہیں۔ اور (دنیا میں عذاب نازل

لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿٤٥﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ

کر ڈالنے سی) انکو مہلت دیتا ہوں بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔ کیا آپ اُن سے کچھ معاوضہ مانگتے ہیں کہ

مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤٧﴾

وہ اس تاوان سے دبے جاتے ہیں۔ (اسلئے آپکی طاعت سے نفرت ہی) یا انکے پاس غیب (کا علم ہی) کہ یہ (اسکو) لکھ لیا کرتے ہیں۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ

تو آپ اپنے رب کی (اس) (تجویز) پر صبر سے بیٹھے رہیئے اور (تنگدلی میں) مچھلی (کے پیٹ میں جانے) والے پیغمبر یونسؑ ف۴ کیطرح نہ ہو جیئے۔

إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾ لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ

جبکہ یونسؑ نے دعا کی اور وہ غم سے گھُٹ رہے تھے۔ اگر خداوندی احسان اُن کی دستگیری نہ کرتا تو وہ (جس)

مِنْ رَبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبَاهُ

میدان (میں مچھلی کے پیٹ سی نکال کر ڈالے گئے تھے اسی) میں بدحالی کے ساتھ ڈالے جاتے ہیں (دستگیری سے مراد قبول توبہ ہے) پھر

رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ

اُن کے رب نے اُن کو اَور برگزیدہ کر لیا اور اُن کو صالحین میں سے کر دیا۔ اور یہ کافر جب قرآن سنتے ہیں تو (شدت عداوت

كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ

سے) ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا آپکو اپنی نگاہوں سی پھسلا کر گرا دینگے ف۵ (یہ ایک محاورہ ہے) اور (اسی عداوت سے آپ

ف۱ پنڈلی کھول دیا جانا زبان عرب کا ایک محاورہ ہے جس سے کسی کام کی سختی اور مصیبت کا آنا مراد ہوتا ہے۔ اس محاورہ کی بنا شاید یہ ہو کہ جب انسان کو کوئی مشکل کام کرنا پڑتا ہے تو وہ پاجامہ پنڈلی سے اوپر چڑھا کر مستعدی کے ساتھ اس کام کو سر انجام دیتا ہے پس مطلب یہ ہے کہ وہ دن یاد کرنے کے قابل ہے جسمیں مصیبت اور سختی کا سامنا ہوگا اور چونکہ کفار نے دُنیا میں احکام خداوندی کو تسلیم نہیں کیا تھا اور سجدہ کی سعادت سے محروم رہے تھے، اس لئے اس کا اظہار کرنے کے لئے ان کو سجدہ کا حکم ہوگا لیکن اُنکی کمریں تختہ ہو جائیں گی اور ان کو جھکتے نہ بن پڑے گا +

ف۲ بلائے جانے سی مراد امر بالسجود نہیں ہے بلکہ اس تجلّی میں اثر ہوگا کہ سب بالاضطرار سجدہ کرنا چاہیں گے +

ف۳ دُنیا میں امتثال امر نہ کرنے سے آج ان کو یہ رُسوائی و ذلّت ہوئی +

ف۴ ذوالنّون اور صاحب الحوت دونوں کے ایک ہی معنیٰ ہیں، یعنی مچھلی والا۔ یہ حضرت یونس بن متّیٰ علیہ السلام کا لقب تھا کیونکہ ان کو مچھلی نگل گئی تھی +

ف۵ یہ ایک محاورہ ہے یعنی تیز نظروں سے گھور گھور کر آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں۔ گویا آپ اُن سے ڈر کر قرآن کا پڑھنا اور سُنانا چھوڑ دیں گے +

وقف غفران

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

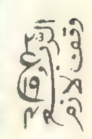

وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝٥١ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝٥٢

کی نسبت) کہتے ہیں کہ یہ مجنُون ہے۔ حالانکہ یہ (قرآن جسکے ساتھ آپ تکلم فرماتے ہیں) تمام جہان کیواسطے نصیحت ہے،

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ حاقہ مکہ میں نازل ہُوئی اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہُوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

اَلْحَآقَّةُ ۝١ مَا الْحَآقَّةُ ۝٢ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ۝٣

وہ ہونیوالی چیز کیسی کچھ ہی وہ ہونے والی چیز۔ اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ کیسی کچھ ہے وہ ہونیوالی چیز (یہ استفہامات تہویل کیلئے ہیں ف۱)

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝٤ فَاَمَّا ثَمُوْدُ

ثمود اور عاد نے اس کھڑکھڑانے والی چیز (یعنی قیامت) کی تکذیب کی۔ سو ثمود تو

فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝٥ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا

ایک زور کی آواز سے ہلاک کر دیئے گئے۔ اور عاد جو تھے سو وہ ایک تیز و تند ہوا

بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝٦ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ

سے ہلاک کیئے گئے جس کو اللہ تعالیٰ نے ان پر سات رات اور

وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى

آٹھ دن متواتر مسلط کر دیا تھا۔ سو (اے مخاطب اگر) تو (اس وقت وہاں موجود ہوتا) تو اس قوم کو اس طرح

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝٧ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ

گرا ہوا دیکھتا کہ گویا وہ گری ہوئی کھجوروں کے تنے (پڑے) ہیں۔ سو کیا تجھ کو ان میں کا کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے

بَاقِيَةٍ ۝٨ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ

(یعنی بالکل استیصال ہو گیا) اور (اسی طرح) فرعون نے اور اس سے پہلے لوگوں نے اور (قوم لُوط کی) الٹی ہوئی بستیوں نے

بِالْخَاطِئَةِ ۝٩ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ

بڑے بڑے قصور کیئے (یعنی کفر و شرک اسپر انکے پاس رسُول بھیجے گئے) سو انہوں نے اپنے رب کے رسُول کا کہنا نہ مانا تو اللہ تعالیٰ نے

اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝١٠ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِى

ان کو بہت سخت پکڑا (یعنی) ہم نے جبکہ (نوح علیہ السلام کیوقت میں) پانی کو طغیانی ہوئی تم کو کشتی میں سوار کیا (اور باقیوں

الْجَارِيَةِ ۝١١ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ

کو غرق کر دیا۔) تاکہ ہم اس معاملہ کو تمہارے لیئے یادگار (اور عبرت) بنائیں اور یاد رکھنے والے

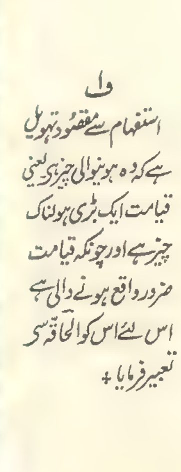

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب / ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿١٢﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾

کان اس کو یاد رکھیں۔ پھر جب صور میں یکبارگی پھونک ماری جائیگی (مراد نفخۂ اولیٰ ہے)

وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿١٤﴾

اور (اس وقت) زمین اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھا لیے جاوینگے پھر دونوں ایک ہی دفعہ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جاویں گے

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ

تو اُس روز ہونے والی چیز ہو پڑے گی اور آسمان پھٹ جاوے گا اور وہ

يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿١٦﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ط وَ

(آسمان) اس روز بالکل بودا ہوگا ف۱ اور فرشتے (جو آسمان میں پھیلے ہوئے ہیں) اسکے کناروں پر آجاویں گے ف۲ اور

يَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ط ﴿١٧﴾

آپ کے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اُٹھائے ہوں گے۔ ف۳

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾

جس روز (خدا کے رُوبرو حساب کیواسطے) تم پیش کیے جاؤ گے (اور) تمہاری کوئی بات (اللہ تعالیٰ سے) پوشیدہ نہ ہوگی۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ لا فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ

(پھر نامۂ اعمال ہاتھ میں دیئے جاوینگے تو) جس شخص کا نامۂ اعمال اُسکے داہنے ہاتھ میں دیا جاویگا وہ تو (خوشی کے مارے آس پاس

اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾ اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾

والوں سے) کہیگا کہ لو میرا نامۂ اعمال پڑھ لو ف۴ میرا (تو پہلے ہی سے) اعتقاد تھا کہ مجھ کو میرا حساب پیش آنے والا ہے ف۵

فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾ فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾

غرض وہ شخص پسندیدہ عیش یعنی بہشت بریں میں ہوگا۔ جس کے

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا

میوے (اس قدر) جھکے ہونگے (کہ جس حالت میں چاہینگے) لے سکیں گے اور حکم ہوگا کہ کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ

بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَاَمَّا مَنْ

ان اعمال کے صلہ میں جو تم نے گزشتہ ایام (یعنی زمانۂ قیام دنیا) میں کیے ہیں۔ اور جس کا نامۂ

اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ لا فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُوْتَ

اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا سو وہ (نہایت حسرت سے) کہیگا کیا اچھا ہوتا کہ مجھ کو میرا نامۂ

كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ

عمل ہی نہ ملتا اور مجھ کو یہ خبر ہی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ موت (اُولیٰ) ہی

ف۱ ضعف
چنانچہ پھٹ جانا دلیل ضعف ہے یعنی جیسا اس وقت وہ مضبوط ہے اور اس میں کہیں فطور وشقوق نہیں۔ اُس روز اس میں یہ بات نہ رہے گی بلکہ ضعف و انشقاق ہو جاوے گا۔

ف۲
آسمان بودا اور کمزور ہو جائے گا، چنانچہ بیچ میں سے پھٹ کر چار طرف سمٹ جائے گا اور وہ فرشتے جو اس وقت اس میں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں، اس کے کناروں پر آجائیں گے +

ف۳
حدیث میں ہے کہ اب عرش کو چار فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں +

ف۴
چونکہ اس کو نجات حاصل ہوئی اور وہ جنت کے داخلۂ اولیٰ سے سرفراز ہونے والا ہے، اس لئے وہ خوشی خوشی اپنا نامۂ اعمال ہر کسی کو دکھائے گا +

ف۵
یعنی قیامت و حساب کا معتقد تھا۔ مطلب یہ کہ میں ایمان وتصدیق رکھتا تھا۔ خدا نے اسکی برکت سے آج مجھ کو نوازا +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّيْ

خاتمہ کر چکتی (افسوس) میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا جاہ (بھی) مجھ سے گیا

سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾

گزرا (ایسے شخص کیلئے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) اس شخص کو پکڑلو اور اسکے طوق پہنادو پھر دوزخ میں اس کو داخل کرو۔

ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا

پھر ایک ایسی زنجیر ہیں جس کی پیمائش ستر گز ہے ؀۲

فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾

اس کو جکڑ دو یہ شخص خدائے بزرگ پر ایمان نہ رکھتا تھا ؀۳ اور خود تو

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ

کسی کو کیا دیتا اوروں کو (بھی) غریب آدمی کے کھلانے کی ترغیب نہ دیتا تھا (اسلئے مستحق عذاب ہوا ؀۴) سو آج اس

هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾ لَّا

شخص کا نہ کوئی دوستدار ہے اور نہ اس کو کوئی کھانے کی چیز نصیب ہے بجز زخموں کے دھوون کے ؀۵ جس کو

يَأْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾

بجز بڑے گنہگاروں کے کوئی نہ کھادے گا۔ پھر (بعد بیان مضمون مجازاۃ کے) میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی بھی جن کو تم

وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾

دیکھتے ہو اور ان چیزوں کو بھی جنکو تم نہیں دیکھتے ؀۶ کہ یہ قرآن (اللہ کا) کلام ہے ایک معزز فرشتہ کا لایا ہوا۔ (ایس

وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾

جس پر آیا وہ ضرور رسول ہی) اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے جیسا کفار (آپکو شاعر کہتے تھے مگر) تم بہت کم ایمان لاتے ہو ؀۷

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ تَنْزِيْلٌ

اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے (جیسا بعض کفار آپ کو کہتے تھے) تم بہت کم سمجھتے ہو۔ رب العالمین

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ

کی طرف سے بھیجا ہوا (کلام) ہے اور اگر یہ (پیغمبر) ہمارے ذمہ کچھ (جھوٹی)

الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ

باتیں لگا دیتے تو ہم اُن کا داہنا ہاتھ پکڑتے پھر

لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ

ہم اُن کی رگِ دل کاٹ ڈالتے پھر تم میں کوئی ان کا اس سزا سے بچانے والا

؀۱ نامۂ اعمال کا بائیں ہاتھ میں ملنا اُسکے معتوب ہونیکی علامت ہے اسلئے اپنی حرمان نصیبی اور بدحالی پر بہزار رنج و حسرت واویلا مچائے گا، کہ ہائے! یہاں نہ میری دولت و ثروت کچھ کام آئی اور نہ جاہ و عزت سود بخش ہوئی۔ سب دنیا کا دُنیا ہی میں رہ گیا +

؀۲ اس گز کی مقدار خدا کو معلوم ہے۔ کیونکہ یہ گز وہاں کا ہوگا +

؀۳ یعنی جس طرح ایمان لانا حسب تعلیم انبیاء ضروری تھا وہ ایمان نہ رکھتا تھا +

؀۴ یہاں اطعام اور حض سے مراد مرتبۂ واجبہ ہے۔ اور اس کے ترک سے مراد وہ ترک ہے جس کا سبب عدم ایمان ہو۔ حاصل یہ کہ خدا کی عظمت اور مخلوق کی شفقت جو اصل عبادات متعلقہ حقوق اللہ و حقوق العباد ہیں یہ دونوں کا تارک اور منکر تھا اسلئے مستحق عذاب ہوا +

؀۵ یعنی بجز ایک ایسی چیز کے جو کراہت و صورت میں مثل غسلین کے ہوگا۔ اور یہ حصر اضافی ہے اور مقصود اس سے نفی ہے اطعمۂ مرغوبہ کی۔ ورنہ زقوم وغیرہ کا ہونا خود آیات سے ثابت ہے +

؀۶ اس قسم کو مقصود سے ایک خاص مناسبت ہے کہ قرآن مجید کا لانے والا تو نظر نہ آتا تھا اور جن پر قرآن آتا تھا وہ نظر آتے تھے۔ یعنی تمام مخلوق کی قسم ہے +

؀۷ پیام بر سے یا تو حضور سرور صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں یا جبریل علیہ السلام۔ یعنی قرآن کلام الٰہی ہے جو اللہ کے امانت دار رسول مقبول کی زبان سے ادا کرایا جاتا ہے جن کا فرض منصبی ہے کہ اس کو حرف بحرف مخلوق تک پہنچائیں اور بیچ میں تصرف کرنے کے نہ وہ خود مجاز ہیں، نہ وہ ایسا کرسکتے ہیں اور یہ کسی شاعر کا کلام بھی نہیں۔ الغرض قرآن جس کے ذریعہ سے تم تک پہنچا ہے، وہ اللہ کا صادق و امین رسول ہے۔ کوئی شاعر نہیں ہے +

ع ۳۷ / ۵

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ٢ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ

بھی نہ ہوتا ف۱ اور بلاشبہ یہ قرآن متقیوں کے لئے نصیحت ہے اور ہم کو معلوم ہے کہ تم میں بعضے

اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾

تکذیب کرنیوالے بھی ہیں (پس ہم انکو اسکی سزا دینگے) اور (اس اعتبار سے) یہ قرآن کافروں کے حق میں موجب حسرت ہے۔

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾ ع

اور یہ قرآن تحقیقی یقینی بات ہے سو (جس کا یہ کلام ہے) اپنے (اس) عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ معارج مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿١﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ

ایک ف۲ درخواست کرنیوالا (براہ انکار) اس عذاب کی درخواست کرتا ہے جو کہ کافروں پر واقع ہونے والا ہے (اور جس کا

دَافِعٌ ﴿٢﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ ﴿٣﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ

کوئی دفع کرنیوالا نہیں۔ اور جو کہ اللہ کیطرف سے واقع ہوگا جو کہ سیڑھیوں کا (یعنی آسمانوں کا) مالک ہے (جن سیڑھیوں سے) فرشتے

وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ

اور (اہل ایمان کی) روحیں اس کے پاس چڑھ کر جاتی ہیں ف۳۔ (اور وہ عذاب) ایسے دن میں ہوگا جسکی مقدار (دنیا کے)

سَنَةٍ ﴿٤﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿٥﴾ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ

پچاس ہزار سال کی (برابر) ہے ف۴ سو آپ (انکی مخالفت پر) صبر کیجئے اور صبر بھی ایسا جسمیں شکایت کا نام نہ ہو۔ یہ لوگ اس دن

بَعِيْدًا ﴿٦﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿٧﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ

کو (بوجہ اعتقاد نفی کے وقوع سے) بعید دیکھ رہے ہیں اور ہم اسکو (وقوع سے) قریب دیکھ رہے ہیں (وہ عذاب اس دن واقع ہوگا)

كَالْمُهْلِ ﴿٨﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿٩﴾ وَلَا

جس دن (کہ آسمان رنگ میں) تیل تلچھٹ کی طرح ہو جاویگا۔ اور (اس روز) پہاڑ رنگین اُون کی طرح (جو کہ دھنی ہوئی ہو) ہو جاویں گے۔

يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿١٠﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ

(یعنی اُڑتے پھرینگے) اور (اس روز) کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھیگا باوجودیکہ ایک دوسرے کو دکھا بھی دیئے جاوینگے ف۵ (اور اس روز)

لَوْ يَفْتَدِىْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ﴿١١﴾

مجرم (یعنی کافر) اس بات کی تمنا کرے گا کہ اس روز کے عذاب سے چھوٹنے کے لئے اپنے بیٹوں کو

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ قتل کے وقت جلاد اپنے بائیں ہاتھ سے مجرم کا داہنا ہاتھ پکڑ کر اسکی گردن اڑاتا ہے۔ اور گردن کی وہ رگ جو دل سے متصل ہے وتین کہلاتی ہے کہ اس کے کٹنے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر ہمارا رسول ہماری طرف کوئی غلط بات منسوب کرتا تو افتراپردازی کی پاداش میں ہم اس کو فوراً ہلاک کر دیتے۔ یاد رہے کہ نبوت کا سلسلہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ختم ہو چکا۔ اگر کسی مدعی نبوت کا کوئی پیرو اس آیت سے استدلال کر کے کہنے لگے کہ "اگر میرا مقتدا جھوٹا نبی ہوتا تو فوراً ہلاک کر دیا جاتا" تو یہ اس کی کج فہمی ہو گی کیونکہ یہ اظہار اعتماد صرف صادق الامین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی پر کیا گیا ہے نہ کہ کسی دروغ گو مدعی پر۔ قاعدہ کی بات ہے کہ کوئی شخص کسی کے لائق فرزند پر عیب گیری کرے تو باپ معاً کہنے لگتا ہے کہ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا، اگر بفرض محال میرا فرزند ایسا کرے، تو میں اسکی گردن اڑا دوں"۔ لیکن اگر اس کے کسی نالائق بیٹے کے متعلق کوئی شکایت پہنچتی ہے تو وہ شرمسار ہوتا ہے اور زبان معذرت کھول کر کہنے لگتا ہے ہائے میں کیا کروں اسکی بدکرداریوں سے تو میں خود تنگ آ چکا ہوں"۔ غرض جس طرح فاسق و بدچلن بیٹے کے متعلق کبھی کوئی شخص اظہار اعتماد و وثوق نہیں کیا کرتا، اسی طرح اس آیت میں بھی رب ودود نے صرف اپنے سچے رسول کے صدق و صفا کی توثیق فرمائی ہے کسی دجال کذاب کے بارہ میں نہیں فرمایا کہ اگر وہ مجھ پر افتراپردازی کرے تو اسکی رگ دل کاٹ دوں"۔ دروغ زن مدعیوں اور مفتریوں کی نسبت حقتعالیٰ کا اصول جداگانہ ہے اور وہ یہ ہے وَاُمْلِىْ لَهُمْ ۚ اِنَّ كَيْدِىْ مَتِيْنٌ (میں اُن کو مہلت دیتا ہوں میری یہ تدبیر بڑی زبردست ہے)، یہ وہی پرمصالح تدبیر ہے جو ابلیس اور اُسکے لشکر کو قیامت تک کھلا چھوڑ دینے میں کارفرما ہے تاکہ وہ اغوائے خلق کا کاروبار پایۂ تکمیل کو پہنچا سکیں ✦ ف۲ ایک مرتبہ مشہور بت پرست نضر بن حارث خانۂ کعبہ کے دروازے پر کھڑا ہو کر دعا مانگنے لگا کہ الٰہی! اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) برسرحق ہیں تو ہم پر پتھر برسا اور ایسا عذاب نازل کر کہ ہم کو پہنچنا نصیب نہ ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ✦ ف۳ مراد عالم بالا ہے۔ چونکہ روحیں آسمان کے راستے چڑھتی ہیں، اس لئے ان کو معارج (سیڑھیوں) سے تعبیر فرمایا ✦ ف۴ مراد قیامت کا دن ہے کہ کچھ امتداد سے کچھ اشتداد سے کفار کو اس قدر طول محسوس ہوگا۔ اور چونکہ حسب تفاوت مراتب کفر اشتداد میں تفاوت ہوگا اس لئے ایک آیت میں كَاَلْفِ سَنَةٍ آیا ہے اور کافروں کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کو وہ دن اس قدر ہلکا معلوم ہوگا جیسے فرض نماز پڑھ لیتا ہے ✦ ف۵ دوست کا اپنے دوست کی خبرگیری نہ کرنا اس وجہ سے نہ ہوگا کہ وہ اپنے دوست (باقی برصفحہ ۹۰۸)

ع ۱۵/۶

وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ﴿١٢﴾ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِىْ تُـْٔوِيْهِ ﴿١٣﴾

اور بیوی کو اور بھائی کو اور کنبہ کو جن میں وہ رہتا تھا۔

وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿١٤﴾ كَلَّا ؕ

اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں دے دے پھر یہ (فدیہ میں دیدینا) اسکو (عذاب سے) بچالے ف۱ یہ ہرگز نہ ہوگا (بلکہ)

اِنَّهَا لَظٰى ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿١٦﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ

وہ آگ ایسی شعلہ زن ہے جو کھال (تک) اتار دیگی (اور) وہ اس شخص کو (خود) بلا دیگی جس نے (دنیا میں حق سے) پیٹھ

وَتَوَلّٰى ﴿١٧﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿١٨﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ

پھیری ہوگی اور (اطاعت سے) بیرخی کی ہوگی اور جمع کیا ہوگا پھر اسکو اٹھا اٹھا رکھا ہوگا۔ ف۲ انسان کم ہمّت پیدا

هَلُوْعًا ﴿١٩﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿٢٠﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ

ہوا ہے ف۳ جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو (حدّ ا باحت سے زیادہ) جزع فزع کرنے لگتا ہے۔ اور جب اسکو فارغ البالی

الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿٢١﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿٢٢﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى

ہوتی ہے تو (حقوق ضروریہ سے) بخل کرنے لگتا ہے۔ مگر وہ نمازی (یعنی مؤمن) جو اپنی نماز پر

صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِيْنَ فِىْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

برابر توجہ رکھتے ہیں ف۴ اور جن کے مالوں میں

مَّعْلُوْمٌ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِيْنَ

سوالی اور بے سوالی سب کا حق ہے۔ ف۵ اور جو

يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ

قیامت کے دن کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور جو اپنے پروردگار کے

عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿٢٧﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ

عذاب سے ڈرنے والے ہیں (اور) واقعی ان کے رب کا عذاب بیخوف ہونے کی چیز نہیں (یہ جملہ معترضہ

مَاْمُوْنٍ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿٢٩﴾

کے طور پر ہے) اور جو اپنی شرمگاہوں کو (حرام سے) محفوظ رکھنے والے ہیں

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ

لیکن اپنی بیویوں سے (یا اپنی (شرعی) لونڈیوں سے (حفاظت نہیں کرتے) کیونکہ ان پر

غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

(اس میں) کوئی الزام نہیں۔ ہاں جو اس کے علاوہ (اور جگہ شہوت رانی کا) طلبگار ہو ایسے لوگ حدّ

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب / ۲ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

(بقیہ صفحہ ۹۰۷) کو دیکھ نہیں رہا ہوگا بلکہ اس ہموار زمین پر جہاں اوّلین و آخرین سب جمع ہونگے ایک کنارے والا دوسرے کنارے والے کو باوجود بُعد مسافت بالکل صاف نظر آجائیگا، لیکن چونکہ وہاں نفسی نفسی ایسی پڑی ہوگی کہ نہ باپ کو بیٹے کی خبر ہوگی اور نہ دوست کو دوست کی، اس لئے کوئی کسی کا پرسانِ حال نہ ہوگا +

(حواشی صفحہ ہذا)

ف۱ یعنی اس روز ایسی نفسا نفسی ہوگی کہ ہر شخص کو اپنی فکر پڑ جاوے گی۔ اور جن پر جان دیتا تھا ان کو اپنے عوض میں سپرد کر دینے کو اگر اس کے قابو کی بات ہو، گوارا کرلے گا +

ف۲ مطلب یہ کہ حقوق اللہ وحقوق العباد کو تلف کیا ہوگا یا اشارہ ہے فساد عقائد وفساد اخلاق کی طرف۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسے صفات موجب استحقاق نار ہیں۔ اور اس مجرم میں یہ صفات پائے جاتے تھے۔ پھر نجات عن العذاب کب متصوّر ہے +

ف۳ کم ہمتی سے مراد طبعی کم ہمّتی نہیں ہے بلکہ کم ہمتی کے آثار ذمیمہ اختیاریہ مراد ہیں +

ف۴ یعنی نماز میں ظاہراً یا باطناً دوسری طرف توجّہ نہیں کرتے +

ف۵ محروم اُس حاجتمند مسکین کو کہتے ہیں جس کو سوال کی عادت نہ ہو اور لوگ اُس کو مرفہ الحال سمجھ کر قابل امداد نہ سمجھیں۔ سو ظاہر ہے کہ ایسے شخص کی امداد کرنا بہت بڑا کارِ ثواب ہے۔ بعض نیک دل اغنیاء ایسے مساکین کی تنخواہ مقرر کرکے ان کو از خود ماہانہ امداد پہنچاتے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے خیرات پر دوام رہنے کے باعث ان کا اجر بھی بہت زیادہ ہو جائے گا +

هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ
(شرعی) سے نکلنے والے ہیں۔ اور جو اپنی (سپردگی میں لی ہوئی) امانتوں اور اپنے عہد کا خیال

رٰعُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿٣٣﴾
رکھنے والے ہیں۔ اور جو اپنی گواہیوں کو ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٣٤﴾ اُولٰٓئِكَ فِىْ
اور جو اپنی (فرض) نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ (بس) ایسے لوگ

جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ
بہشتوں میں عزت سے داخل ہوں گے تو کافروں کو کیا ہوا کہ (ان مضامین کی تکذیب کرنے کے لئے)

مُهْطِعِيْنَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿٣٧﴾ اَيَطْمَعُ
آپ کی طرف کو داہنے اور بائیں سے جماعتیں بن کر دوڑے آرہے ہیں ف١ کیا ان میں

كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ط
ہر شخص اس کی ہوس رکھتا ہے کہ وہ آسائش کی جنت میں داخل ہوگا یہ ہرگز نہ ہوگا۔

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَ
ہم نے ان کو ایسی چیز سے پیدا کیا ہے جسکی ان کو بھی خبر ہے ف٢ پھر (دوسری طور پر وقوع قیامت کیلئے) میں قسم کھاتا ہوں

الْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿٤٠﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا
مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی کہ ہم اس پر قادر ہیں۔ کہ (دنیا ہی میں) انکی جگہ ان سے بہتر لوگ لے آئیں (یعنی

مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا
پیدا کردیں) اور ہم (اس سے) عاجز نہیں ہیں ف٣ تو آپ ان کو اسی شغل اور تفریح میں

وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِىْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٢﴾
رہنے دیجئے۔ یہاں تک کہ ان کو اپنے اس دن سے سابقہ واقع ہو جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے

يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ
جس دن یہ قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے جیسے کسی پرستش گاہ کی

اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ
طرف دوڑے جاتے ہیں۔ (اور) ان کی آنکھیں (مارے شرمندگی کے) نیچے کو جھکی ہونگی (اور) ان پر ذلت

ذِلَّةٌ ط ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِىْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٤﴾ ع
چھائی ہوگی۔ (بس) یہ ہے ان کا وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (جو کہ اب واقع ہوا)

ف١ یعنی چاہئے تو یہ تھا کہ ان مضامین کی تصدیق کرتے لیکن یہ لوگ متفق ہو کر آپ کے پاس اس غرض سے آتے ہیں کہ ان مضامین کی تکذیب اور ان کے ساتھ استہزا کریں +

ف٢ یعنی سب کو معلوم ہے کہ تمام انسان گندی اور حقیر چیز قطرہ منی سے پیدا ہوئے ہیں۔ چونکہ اس پیدائش میں تمام انسان مساوی حیثیت رکھتے ہیں، اس لئے ظاہر ہے کہ محض پیدائش کسی کے لئے دوسروں سے زیادہ وجہ فضیلت نہیں ہو سکتی۔ ہاں فضیلت و فوقیت اور دخلہ جنت کا سبب ایمان باللہ و بالرسول ہے اور تم کافر اس سے محروم ہو، اس لئے تمہاری ہوس بھی بیہودہ ہے +

ف٣ پس جب نئی مخلوق اور وہ بھی ایسی جس میں صفات کمال زیادہ ہوں جن میں زیادہ اشیاء پیدا کرنا پڑیں ہم کو پیدا کرنا آسان ہے تو تم کو دوبارہ پیدا کرنا کون مشکل ہے +

ع ٣٥ ع ٩ ٨

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نوح مکہ میں نازل ہوئی اسمیں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ

ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اُن کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا کہ تم اپنی قوم کو (وبالِ کفر سے) ڈراؤ قبل اس

قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ① قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ

کے کہ ان پر دردناک عذاب آئے ف٢ انہوں نے (اپنی قوم سے) کہا کہ اے میری قوم میں تمہارے

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ② اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ③

لئے صاف صاف ڈرانیوالا ہوں۔ (اور کہتا ہوں) کہ تم اللہ کی عبادت (یعنی توحید اختیار کرو) اور اس سے ڈرو اور میرا کہنا مانو

يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

تو وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو وقت مقرر (یعنی وقت موت) تک (بلا عقوبت مہلت دیگا

اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ④

اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت (جب) آجائے گا تو ٹلے گا نہیں۔ کیا خوب ہوتا اگر تم (ان باتوں کو) سمجھتے ف٣

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ⑤

(جب مدتہائے دراز تک ان نصائح کا کچھ اثر قوم پر نہ ہوا تو) نوحؑ نے (حق تعالیٰ سے) دعا کی کہ اے میرے پروردگار میں نے اپنی قوم کو رات کو

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ⑥ وَاِنِّيْ كُلَّمَا

بھی اور دن کو بھی (دین حق کیطرف) بلایا سو میرے بلانے پر (دین سی اور زیادہ بھاگتے رہے اور (وہ بھاگنا یہ ہوا کہ) میں نے جب کبھی انکو (دین

دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ

حق کیطرف) بلایا تاکہ (ایمان کے سبب) آپ ان کو بخش دیں تو ان لوگوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں

اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا

(تاکہ حق بات کو سنیں بھی نہیں) اور (نیز زیادتی کراہت سے) اپنے کپڑے (اپنے اوپر) لپیٹ لئے اور اصرار کیا اور (میری اطاعت سے)

اسْتِكْبَارًا ⑦ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ⑧ ثُمَّ اِنِّيْٓ

غایت درجہ کا تکبر کیا ف٤ پھر (بھی) میں نے ان کو آواز بلند بلایا ف٥ پھر میں نے ان کو (خطاب خاص کے طور پر)

اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ⑨ فَقُلْتُ

علانیہ بھی سمجھایا۔ اور ان کو بالکل خفیہ بھی سمجھایا۔ (اور (اس سمجھانے میں) میں نے (ان سے یہ)

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف١ سورۃ سابقہ میں موجبات عقوبت کا بیان تھا ان میں سے ایک رسول کی تکذیب ہے، اس سورۃ میں بضمن قصہ نوح علیہ السلام اس کا بیان ہے نیز عقوبت اخرویہ مذکورہ سورت سابقہ کے ساتھ اس سورت میں کفر پر استحقاق عقوبت دنیویہ کا بھی اثبات ہے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمیں تسلیہ بھی ہے کہ قوم نوحؑ نے بھی تکذیب کی تھی +

ف٢ یعنی اُن سے کہو کہ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب الیم آویگا۔ خواہ دنیوی یعنی طوفان یا اُخروی یعنی دوزخ +

ف٣ یعنی اگر تم ایمان لے آؤ گے تو تمہاری پچھلی خطائیں سب معاف ہو جائیں گی اور ایمان نہ لانے پر جس عذاب کا دنیا میں اندیشہ ہے، وہ ایمان لانے کی صورت میں ٹل جائیگا اور طبعی موت تک امن و عافیت کے ساتھ زندگی گزارنی نصیب ہو گی۔ باقی وہ وقت معہود جو مومن اور کافر ہر شخص کے لئے تجویز ہو چکا ہے، وہ تو کسی حالت میں بھی ٹل نہیں سکتا۔ البتہ کافر اور مومن کے مرنے میں یہ فرق ہے کہ مومن کی موت عزت کی موت ہے کہ آیندہ کے لئے راحت ہے لیکن کافر دنیوی زندگی میں ہر طرح عیش و عشرت میں بھی رہا تو مرنیکے بعد اس کو عذاب برزخ اور سزائے جہنم کا سامنا ہے۔ مومن عذاب آجل سے تو محفوظ ہی رہے۔ مگر بعض اوقات اسکو دنیوی کلفتیں پیش آجاتی ہیں۔ لیکن نوح علیہ السلام نے وحی الٰہی سے اطلاع پاکر قوم کو یقین دلایا کہ ایمان کی صورت میں تم ان عاجل یعنی دنیوی مصیبتوں سے بھی محفوظ رہو گے۔ لیکن ان حرماں نصیبوں نے پھر بھی کوئی توجہ نہ کی +

وقف لازم

ف٤ جب نوح علیہ السلام صدیوں تک قوم کو سمجھاتے اور نصیحتیں کرتے رہے اور انکار و اعراض کے سوا دعوت حق کا کوئی جواب نہ ملا۔ تو بارگاہ خداوندی میں عرض پیرا ہوئے الٰہ العالمین! میں نے ۔۔۔۔ قبول ایمان کے دنیوی فائدے سمجھائے اور ایمان کے برکات عاجلہ بیان کئے۔ جلوت اور خلوت میں، منزل٧ ترغیب و ترہیب کے مختلف طریقوں سے ان کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی مگر یہ لوگ نہ سمجھے پر نہ سمجھے + ف٥ مراد اس سے دعظ و خطاب عام ہے جسمیں عادۃً آواز بلند ہوتی ہے +

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ

کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ کثرت سے

السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ

تم پر بارش بھیجے گا۔ اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا۔

وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ

اور تمہارے لیئے باغ لگادے گا۔ اور تمہارے لیئے نہریں بہادے گا ف۱ (میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ تم کو کیا

لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۚ﴿۱۳﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمْ

ہوا کہ تم اللہ کی عظمت کے معتقد نہیں ہو (ورنہ شرک نہ کرتے) حالانکہ اُس نے تم کو طرح طرح سے بنایا۔ کیا تم کو

تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّ

معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح سات آسمان اُوپر تلے پیدا کیئے اور

جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾

ان میں چاند کو نور (کی چیز) بنایا اور سورج کو (مثل) چراغ (روشن کے) بنایا

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ

اور اللہ نے تم کو زمین سے ایک خاص طور پر پیدا کیا پھر تم کو (بعد مرگ) زمین ہی

فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ

میں لے جائے گا (اور قیامت میں پھر اسی زمین سے) تمکو باہر لے آویگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیئے

الْاَرْضَ بِسَاطًا ۙ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا

زمین کو (مثل) فرش (کے) بنایا تاکہ تم اس کے کھلے رستوں

فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا

میں چلو ف۲ (اور یہ سب حکایت عرض کر کے) نوح (علیہ السلام) نے (یہ) کہا کہ اے میرے پروردگار ان لوگوں نے میرا کہنا

مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۚ﴿۲۱﴾ وَ

نہیں مانا اور ایسے شخصوں کی پیروی کی کہ جنکے مال اور اولاد نے ان کو نقصان ہی زیادہ پہونچایا ف۳ اور (انہوں نے

مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ﴿۲۲﴾ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ

جنکا اتباع کیا ہے وہ ایسے ہیں کہ جنھوں نے (حق مٹانے میں) بڑی بڑی تدبیریں کیں۔ اور جنھوں نے (اپنے تابعین سے) کہا کہ

وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّلَا يَغُوْثَ وَ

تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور (بالخصوص) ودّ کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور

ف۱ ان نعمتوں کے ذکر سے شاید یہ فائدہ ہو کہ اکثر طبائع میں عاجل کی طلب زیادہ ہے۔ چنانچہ در منثور میں قتادہ کا قول ہے کہ وہ لوگ دنیا کے زیادہ حریص تھے اس لیئے یہ فرمایا +

ف۲ یہاں تک تمام تر وہ کلام ہے جس کی حکایت نوح علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے بطور فریاد کے کی +

ف۳ مراد ان شخصوں سے رؤسا ہیں جن کا عوام اتباع کرتے ہیں اور مال اور اولاد کا ان رؤسا کو نقصان پہنچانا باین معنیٰ ہے کہ مال و اولاد سبب زیادت طغیان کا ہو گیا +

ع ۱ ۹

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب		
۲ حرکتوں والی مد		

يَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿٢٣﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ
يعوق کو اور نسر کو چھوڑنا۔ ف١ اور ان (رئیس) لوگوں نے بہتوں کو (بہکا بہکا کر) گمراہ کر دیا۔ اور (اب آپ)

الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿٢٤﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا
ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا دیجئے ف٢ (ان لوگوں کا انجام یہ ہوا کہ) اپنے ان ہی گناہوں کے سبب وہ غرق

فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
کئے گئے پھر (بعد غرق) دوزخ میں داخل کئے گئے۔ اور خدا کے سوا ان کو کوئی حمایتی میسّر

اَنْصَارًا ﴿٢٥﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ
نہ ہوئے۔ اور نوح (علیہ السلام) نے (یہ بھی) کہا کہ اے میرے پروردگار کافروں میں

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا
سے زمین پر ایک باشندہ بھی مت چھوڑ (کیونکہ) اگر آپ ان کو روئے زمین پر رہنے دیں گے تو

عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَبِّ
آپ کے بندوں کو گمراہ ہی کریں گے اور (آگے بھی) ان کے محض فاجر اور کافر ہی اولاد پیدا ہوگی۔ اے میرے رب

اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ
مجھ کو اور میرے ماں باپ کو ف٣ اور جو مومن ہونے کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہیں انکو (یعنی اہل وعیال

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾ ع
باستثنار زوجہ وکنعان) اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دیجئے اور ان ظالموں کی ہلاکت اور بڑھا دیجئے ف٤

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ جن مکّہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا
آپ (ان لوگوں سے) کہیئے کہ میرے پاس اس بات کی وحی آئی ہے کہ جنات میں سے ایک جماعت نے قرآن سُنا ف٥

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿١﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ
پھر (اپنی قوم میں واپس جاکر) انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سُنا ہے۔ جو راہ راست بتلاتا ہے سو

فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ﴿٢﴾ وَّاَنَّهٗ
ہم تو اس پر ایمان لے آئے ف٦ اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے۔ (اور انہوں نے

٦ حرکتوں والی مدِ لازم ۔ ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب ۔ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف١ یوں تو قوم نوحؑ نے اپنی پرستش کے لئے سینکڑوں بت بنا رکھے تھے مگر خاص بڑے بُت جو مرجع خلائق بنے ہوئے تھے، پانچ تھے۔ مرد کی شکل پر جو دیوتا تھا، اُس کا نام وُدّ تھا، اور جو عورت کی سی مورت دیوی بنا رکھی تھی، اس کا نام سواع رکھ چھوڑا تھا۔ ایک شیر کی مورت تھی جس کا نام یغوث تھا۔ ایک مورتی گھوڑے کی ہم شکل تھی، اس کا نام یعُوق تھا۔ ایک کرگس کی شکل پر تھی، اس کو نسر کے نام سے موسوم کرتے تھے +

ف٢ تاکہ یہ لوگ مستحق ہلاکت ہوجاویں پس مقصود دعا کرنا زیادہ ضلال کی نہیں بلکہ استحقاق ہلاکت کی ہے +

ف٣ ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ نوح علیہ السلام کے والدین مومن تھے۔ اور اگر اس کے خلاف ثابت ہوجاوے تو والدین سے مراد آبا، واُمّہات بعیدہ ہیں گے۔ اور تثنیہ مفرد کا نہ ہوگا۔ بلکہ جنس کا ہوگا۔ اور آبار بعیدہ میں مومنین کا تحقّق یقینی ہے +

ف٤ یعنی اُن کی نجات کی کوئی صورت نہ رہے ہلاک ہی ہوجاویں۔ اور یہی مقصود تھا دعائے ضلال سے +

نوح علیہ السلام کی تبلیغی عمر ساڑھے نوسو سال تھی۔ انہوں نے اتنی طویل عمر تبلیغ ہی میں کھپا دی۔ لیکن جب اس طویل مدت میں بھی بجز چند نفوس کے کسی پر ہدایت کا اثر نہ دیکھا تو نور فراست سے محسوس کیا کہ ان چند آدمیوں کے سوا جو اب تک مشرف باسلام ہو چکے موجودہ نسل میں سے کوئی اور شخص دائرہ اسلام میں داخل نہ ہوگا بلکہ آپ کو یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ان کی آیندہ نسل میں بھی کسی متنفس کا کلبۂ دل نور ایمان سے منور نہ ہوگا تو اُن کے قبول ایمان کی طرف سے قطعی یاس کے بعد آپ نے طوفانِ عام کی بددعا کی +

ع ٨ ١٠

ف٥ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے جنات آسمان تک چلے جاتے تھے۔ جو احکام فرشتوں پر نازل ہوتے اور ملائکہ میں باہم ان کا تذکرہ ہوتا تو جنات وہ باتیں سُن کر کاہنوں کو لا سناتے تھے اور کاہن اسمیں اپنی طرف سے بہیں جھوٹ ملا کر غیب دانی کے مدعی بن بیٹھتے جب قرآن نازل ہونے لگا تو فرشتوں کی زبردست چوکیاں "منزل ٧" بٹھا دی گئیں۔ تاکہ جنات کوئی آسمانی کلام نہ سن سکیں اور حق و باطل باہم مختلط نہ ہوں اور وحی آسمانی اور کلام شیطانی ایک دوسرے سے ممیز رہیں۔ اس کے بعد جو جن آسمان تک پہنچنے کی کوشش کرتا وہ شہاب ثاقب سے ہلاک کر دیا جاتا (باقی بر صفحہ ٩١٣)

تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ﴿۳﴾

یہ بھی بیان کیا کہ) ہمارے پروردگار کی بڑی شان ہے اُس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ﴿۴﴾ وَّ

اور ہم میں جو احمق ہُوئے ہیں وہ اللہ کی شان میں حد سے بڑھی ہوئی باتیں کہتے تھے ف۱ اور ہمارا

اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ

(پہلے) یہ خیال تھا کہ انسان اور جنّات کبھی خدا کی شان میں جھوٹ بات نہ

كَذِبًا ۙ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ

کہیں گے۔ اور بہت سے لوگ آدمیوں میں ایسے تھے کہ وہ جنّات میں سے بعضے لوگوں کی

بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمْ

پناہ لیا کرتے تھے۔ سو ان آدمیوں نے ان جنّات کی بددماغی اور بڑھادی ف۲ اور جیسا تم نے

ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿۷﴾

خیال کر رکھا تھا ویسا ہی آدمیوں نے بھی خیال کر رکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو دوبارہ زندہ نہ کریگا۔

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا

اور ہم نے آسمان (کی خبروں) کی تلاشی (موافق عادت سابق کے) لینا چاہا سو ہم نے اسکو سخت پہروں (یعنی محافظ

شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۙ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ

فرشتوں) اور شعلوں سے بھرا ہُوا پایا ف۳ (اور اسکے قبل) ہم آسمان (کی خبریں سننے) کے موقعوں میں (خبر) سننے کے

لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا

لئے جا بیٹھا کرتے تھے۔ سو جو کوئی اب سننا چاہتا ہے تو اپنے لئے ایک تیار شعلہ

رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي

پاتا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ (ان جدید پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث فرمانے سے) زمین والوں کو کوئی تکلیف

الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا

پہنچانا مقصود ہے یا ان کے رب نے ان کو ہدایت کرنے کا قصد فرمایا ہے۔ اور ہم میں (پہلے سے بھی)

مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ

بعضے نیک (ہوتے آئے) ہیں اور بعضے اور طرح کے (ہوتے آئے) ہیں ہم مختلف طریقوں پر

قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ

تھے۔ اور (ہمارا طریقہ تو یہ ہے کہ) ہم نے سمجھ لیا ہے کہ ہم زمین (کے کسی حصے) میں (جاکر) اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے

(بقیہ صفحہ ۹۱۲) غرض جب جنّات نے آسمان تک اپنی رسائی نہ دیکھی تو اس کی علّت معلوم کرنے کے لئے اِدھر اُدھر پھیل پڑے۔ جب حاملِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم شہر مکّہ سے باہر بطن نخلہ میں اپنے اصحاب کرام کے ساتھ نماز صبح ادا کر رہے تھے، تو وہ جن ڈھونڈتے ڈھونڈتے یہاں آنکلے۔ اور آپ کی قرأت سُنی۔ جنات قرآن کا اعجاز معلوم کر کے معاً آپ پر ایمان لے آئے۔ یہ لوگ مشرف باسلام ہو کر واپس گئے اور اپنی قوم سے تمام ماجرا بیان کیا +

ف۶ قرآن ہونا تو اس کے مضمون سے معلوم ہُوا اور عجیب ہونا اس سے کہ مشابہ کلام البشر کے نہیں +

(حواشی صفحہ ہذا)

ف۱ مراد اس سے کلمات شرک اتخاذ صاحبہ و ولد وغیرہ ہیں +

ف۲ جاہلی دَور میں جب اہل عرب کسی وادی یا خوفناک بیابان سے گزرتے تو کہا کرتے تھے اَعُوْذُ بِسَیِّدِ هٰذَا الْوَادِیْ مِنْ سُفَهَاءِ قَوْمِهٖ (میں اس وادی کے سردار کی اس کی قوم کے بیوقوں سے پناہ چاہتا ہُوں۔) اُن کے گمان میں بیابانوں پر جنّات کا تسلّط تھا۔ اور جنّوں کے سردار کی اس لیے پناہ طلب کرتے تھے کہ اس کے ماتحت لسنے والے جنّ، کچھ اذیت نہ پہنچائیں۔ مطلب یہ کہ اس قسم کے رسوم اور اقوال سے آدمیوں نے ان جنّات کو اور زیادہ مغرور بنادیا +

ف۳ شُہب شہاب (بمعنی شعلہ) کی جمع ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم نے جو آسمان کو ٹٹولا تو دیکھا کہ اس میں بڑے قوی ہیکل فرشتے چوکیدار بنا کر ہر طرف تعینات کر دیئے گئے ہیں تاکہ کوئی جنّ آسمانی کلام سننے کو آئے تو اس کو شہاب سے دفع کر دیں +

۶ حرکتوں والی مد لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَّلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا

اور نہ (اور کہیں) بھاگ کر اس کو ہرا سکتے ہیں ف۱ اور ہم نے جب ہدایت کی بات سُن لی تو ہم نے اس کا یقین کر

بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا

لیا۔ سو (ہماری طرح) جو شخص اپنے رب پر ایمان لے آوے گا تو اس کو نہ کسی کمی کا اندیشہ ہوگا اور نہ

رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ

زیادتی کا ف۲ اور ہم میں بعضے تو مسلمان (ہوگئے) ہیں اور بعضے ہم میں (بدستور سابق) بے راہ ہیں۔ سو

اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ

جو شخص مسلمان ہوگیا انہوں نے تو بھلائی کا رستہ ڈھونڈ لیا۔ اور جو بے راہ ہیں دوزخ

فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى

کے ایندھن ہیں ف۳ اور مجھکو ان مضامین کی بھی وحی ہوئی کہ) اگر یہ (مکہ والے) لوگ (سیدھے

الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ

رستہ پر قائم ہو جاتے تو ہم اُن کو فراغت کے پانی سے سیراب کرتے۔ تاکہ اس میں ان کا امتحان کریں ف۴

وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾

اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد (یعنی ایمان و طاعت) سے روگردانی کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب میں داخل کریگا۔

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ

اور (ان وحی شدہ مضامین سے ایک یہ ہے کہ) جتنے سجدے ہیں وہ سب اللہ کا حق ہیں ف۵ سو اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی کی عبادت مت کرو ف۶

لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ

اور جب خدا کا خاص بندہ (مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) خدا کی عبادت کرنے کھڑا ہوتا ہے تو یہ (کافر) لوگ اس بندہ

عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ ع قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ

پر بھیڑ لگانے کو ہو جاتے ہیں ف۷ آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور

بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا

اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ آپ (یہ بھی) کہدیجئے کہ میں تمہارے نہ کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی

رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ

بھلائی کا ف۸ آپ کہہ دیجئے کہ (اگر خدا نخواستہ میں ایسا کروں تو) مجھ کو خدا (کے غضب) سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ اور نہ

اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ

میں اس کے سوا کوئی پناہ (کی جگہ) پا سکتا ہوں ف۹ لیکن خدا کی طرف سے پہنچانا اور اسکے پیغاموں کا ادا کرنا یہ میرا کام ہے

۶ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ بھاگنے سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص روئے زمین سے بھاگ کر کسی اور جگہ چلا جائے اور اپنے تئیں خدا کی گرفت سے بچالے تو یہ ناممکن ہے +

ف۲ کمی یہ کہ اس کی کوئی نیکی لکھنے سے رہ جائے۔ اور زیادتی یہ کہ کوئی گناہ زیادہ لکھ لیا جاوے +

ف۳ یہاں تک کلام جنات کا ختم ہوگیا +

ف۴ یہ آیت کفار مکہ کے بارہ میں نازل ہوئی، جب اُن پر کفر کے باعث سات برس کا سخت قحط پڑا۔ اس آیت میں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ ایمان لے آتے تو ہم اس کثرت سے پانی برساتے کہ قحط نام کو بھی نہ رہتا۔ اناج کی ریل پیل ہو جاتی +

ف۵ یعنی یہ جائز نہیں کہ کوئی سجدہ اللہ کو کیا جائے اور کوئی غیر اللہ کو جیسا مشرکین قریش کرتے تھے +

ف۶ جنات نے درخواست کی تھی یارسول اللہ! ہم کو بھی اجازت دیجئے کہ ہم آپ کے ساتھ مسجد میں حاضر ہو کر نماز با جماعت ادا کیا کریں تو یہ آیت نازل ہوئی +

ف۷ جنات حضرت سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھتے کہ کس خشوع و خضوع سے اپنے خالق کے سامنے دست بستہ کھڑے ہو کر اس کا معجز کلام خلوص دل سے پڑھ رہے ہیں۔ پھر کبھی جھکتے ہیں۔ کبھی اپنے مولیٰ کے آگے پیشانی زمین پر رکھ دیتے ہیں اور صحابہ ہیں کہ دست بستہ پیچھے کھڑے ہیں اور جس طرح پیشوائے امت کر رہا ہے، وہ بھی کرتے جاتے ہیں۔ تو یہ حالت دیکھ کر جنات کلام مجید سننے کے شوق میں سرور عالم صلی اللہ علیہ کے گرد ہجوم کرتے تھے اور بیچ بیچ ایک دوسرے سے چمٹے جاتے تھے +

ع ۱۹ / ۱۱

ف۸ یعنی تم جو ایسی فرمائشیں کرتے ہو کہ اگر آپ رسول ہیں تو ہم پر عذاب نازل کر دیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ میرے اختیار میں نہیں +

ف۹ کفار مکہ کہتے تھے کہ اے محمدؐ! تم نے ایک نیا دین اختراع کر لیا ہے۔ تم اس دعویٰ سے باز آؤ۔ ہم تمہارے حامی بن جائیں گے اور تم کو ہر بلا و مصیبت سے پناہ دیں گے۔ خدائے حکیم نے آپ صلعم کو بدیں الفاظ ان کا جواب تعلیم فرمایا +

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ

اور جو لوگ اللہ اور اُس کے رسُول کا کہنا نہیں مانتے تو یقیناً ان لوگوں کے لئے آتش دوزخ ہے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ

جسمیں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ (لیکن یہ کفار اس جہالت سے باز نہ آئیں گے) یہاں تک کہ جب اس چیز کو دیکھ لیں گے

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾

جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ اس وقت جانیں گے کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کی جماعت کم ہے۔

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ

آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ مجھ کو معلوم نہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے[ف۱] آیا وہ نزدیک (آنیوالی) ہے یا میرے پروردگار

رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ

نے اس کے لئے کوئی مدت دراز مقرر کر رکھی ہے۔ (اور) غیب کا جاننے والا وہی ہے سو وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع

اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ

نہیں کرتا۔ ہاں مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو تو (اس طرح اطلاع دیتا ہے کہ) اس پیغمبر کے آگے

بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا

اور پیچھے محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے۔ (اور یہ انتظام اسلئے کیا جاتا ہے) تاکہ (ظاہری طور پر) اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جاوے کہ ان

رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

فرشتوں نے اپنے پروردگار کے پیغام (رسُول تک بحفاظت) پہنچا دیئے اور اللہ تعالیٰ ان (پہرہ داروں) کے تمام احوال کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور اسکو ہر چیز

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سُورۂ مزمّل مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗٓ

اے کپڑوں میں لپٹنے والے[ف۲] رات کو (نماز میں) کھڑے رہا کرو۔ مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف رات (کہ اسمیں

اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ

قیام نہ کرو بلکہ آرام کرو) یا اس نصف سے کسی قدر کم کر دو یا نصف سے کچھ بڑھا دو اور قرآن کو خوب صاف

الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾

صاف پڑھو (کہ ایک ایک حرف الگ الگ ہو) ہم تم پر ایک بھاری کلام ڈالنے کو ہیں[ف۳]۔ (مراد قرآن مجید ہے)

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ وحی الٰہی کی حفاظت کے لئے محافظ فرشتے تعینات فرما دیتا ہے جو شیطانوں اور ان کے وسوسوں سے وحی الٰہی کی حفاظت کرتے ہیں، تاکہ کلام ربانی اور وحی آسمانی میں اختلاط نہ ہونے پائے۔ ورنہ دین حق کی حقانیت پر اعتماد اُٹھ جائے۔ اسی بناء پر انبیاء علیہم السلام کو معصوم کہا جاتا ہے اور یہی باعث ہے کہ شیطان کسی کے خواب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ نہیں بن سکتا +

ف۲ وجہ اس عنوان سے خطاب کرنے کی یہ ہے کہ ابتدائے نبوّت میں قریش نے دارُ الندوہ میں جمع ہو کر آپ کے بارہ میں مشورہ کیا کہ آپکی حالت کے مناسب کوئی لقب تجویز کرنا چاہیئے کہ اس پر سب متفق رہیں کسی نے کہا کہ کاہن ہیں۔ پھر رائے قرار پائی کہ کاہن نہیں ہیں۔ کسی نے مجنون کہا۔ پھر اس کو بھی سب نے غلط قرار دیا۔ پھر ساحر کہا۔ پھر بعض نے اس کو بھی رد کیا۔ لیکن پھر کہنے لگے کہ ساحر اس لئے ہیں کہ حبیب کو حبیب سے جُدا کر دیتے ہیں۔ آپ کو یہ خبر پہنچ کر رنج ہوا اور رنج کی حالت میں کپڑوں میں لپٹ گئے جیسا کہ اکثر سوچ اور رنج میں مغموم آدمی اس طرح کر لیتا ہے پس تانیس و ملاطفت کے لئے اس عنوان سے خطاب فرمایا کہ صفت موجودہ سے اشتقاق کرنا اسم کا عادۃً موجب ملاطفت ہے جیسا کہ حدیث میں "منزل" ہے کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب فرمایا تھا۔ غرض آپ کو خطاب ہے کہ ان باتوں کا رنج نہ کرو۔ بلکہ حق تعالیٰ کی طرف دوام و زیادت کے ساتھ توجہ رکھو + ف۳ یعنی ہم آپ پر قرآن نازل فرمائیں گے اور تبلیغ رسالت اور دعوت اسلام کا بھاری بوجھ ڈالینگے

ع ۲ / ۹ / ۱۲

إِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَّأَقْوَمُ قِيلًا ﴿٦﴾

بے شک رات کے اُٹھنے میں (دل اور زبان کا) خوب میل ہوتا ہے اور (دعا یا قرأت پر) بات خوب ٹھیک نکلتی ہے

إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ﴿٧﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ

بے شک تم کو دن میں بہت کام رہتا ہے ف۱ (دنیوی بھی اور دینی بھی) اور اپنے رب کا نام یاد

رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ﴿٨﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ

کرتے رہو اور سب سے قطع کر کے اُسی کی طرف متوجہ رہو۔ وہ مشرق اور مغرب کا

الْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ﴿٩﴾ وَاصْبِرْ

مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں تو اُسی کو اپنے کام سپرد کرنے کیلئے قرار دیئے رہو۔ اور یہ لوگ

عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ﴿١٠﴾ وَ

جو باتیں کرتے ہیں ان پر صبر کرو۔ اور خوبصورتی کے ساتھ ان سے الگ رہو ف۲ اور مجھ کو

ذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ

اور ان جھٹلانے والوں نازونعمت میں رہنے والوں کو (حالتِ موجودہ پر) چھوڑ دو (یعنی رہنے دو) اور ان لوگوں کو تھوڑے

قَلِيلًا ﴿١١﴾ إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَّجَحِيمًا ﴿١٢﴾ وَّطَعَامًا

دنوں اور مہلت دے دو ف۳ ہمارے یہاں بیڑیاں ہیں اور دوزخ ہے اور گلے میں پھنس جانے

ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ

والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے جس روز کہ زمین اور پہاڑ

وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ﴿١٤﴾ إِنَّا

ہلنے لگیں گے۔ اور پہاڑ (ریزہ ریزہ ہو کر) ریگ رواں ہو جاویں گے۔ بے شک ہم نے

أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا ۵ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا

تمہارے پاس ایک ایسا رسول بھیجا ہے جو تم پر (قیامت کے روز) گواہی دیں گے جیسا ہم نے

أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿١٥﴾ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ

فرعون کے پاس ایک رسول بھیجا ہے پھر فرعون نے اس رسول کا

الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَّبِيلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ

کہنا نہ مانا تو ہم نے اس کو سخت پکڑنا پکڑا سو اگر تم (بھی بعد بھیجنے رسول کے

إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ﴿١٧﴾ السَّمَاءُ

نافرمانی اور) کفر کرو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے جو (غایت رنج، اشتداد و امتداد سے) بچوں کو بوڑھا کر دیگا ف۴ جس میں آسمان

ف۱ یعنی دن کو وعظ و نصیحت ہی سے فرصت نہ ملے گی، اس لئے عبادت کیواسطے رات کا وقت خاص کر دو کہ نفس بھی خوب کچلا جائے اور دعا بھی اعماق دل سے نکلے

ف۲ الگ ہونا یہ کہ کوئی تعلق نہ رکھو۔ اور خوبصورتی سی یہ کہ ان کی شکایت و انتقام کی فکر میں نہ پڑو +

ف۳ یہ کنایہ ہے صبر و انتظار سے یعنی چندے اور صبر کیجیے عنقریب ان کو سزا ہونے والی ہے +

ف۴ یعنی شدت اور درازی کی وجہ سے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مُنفَطِرٌۢ بِهِۦ ۚ كَانَ وَعْدُهُۥ مَفْعُولًا ﴿١٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِۦ

پھٹ جاوے گا بے شک اس کا وعدہ ضرور ہو کر رہے گا۔ ف۱ یہ (تمام مضمون ایک) (بلیغ)

تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَآءَ ٱتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِۦ سَبِيلًا ﴿١٩﴾ إِنَّ

نصیحت ہے سو جس کا جی چاہے اپنے پروردگار کی طرف رستہ اختیار کرلے ف۲ آپ کے

رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَىِ ٱلَّيْلِ

رب کو معلوم ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ والوں میں سے بعضے آدمی (کبھی) دو تہائی رات کے قریب

وَنِصْفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ ٱلَّذِينَ مَعَكَ ۚ

اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہیں۔

وَٱللَّهُ يُقَدِّرُ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ

اور رات اور دن کا پورا اندازہ اللہ ہی کرسکتا ہے۔ اسکو معلوم ہے کہ تم اس (تقدیر وقت) کو ضبط نہیں کرسکتے

فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ ۚ عَلِمَ

تو (ان وجوہ سے) اُس نے تمہارے حال پر عنایت کی سو (اب) تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جاسکے پڑھ لیا کرو ف۳ اس کو

أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَءَاخَرُونَ يَضْرِبُونَ

(یہ بھی) معلوم ہے کہ بعضے آدمی تم میں بیمار ہوں گے اور بعضے تلاش معاش

فِى ٱلْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ ۙ وَءَاخَرُونَ

کے لئے ملک میں سفر کریں گے۔ اور بعضے اللہ کی راہ میں

يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ

جہاد کریں گے (اس لئے بھی اس حکم کو منسوخ کردیا) سو (اسلئے بھی تمکو اجازت ہے کہ اب) تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے

وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَقْرِضُوا۟ ٱللَّهَ

پڑھا جاسکے پڑھا کرو اور نماز (فرض) کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ اور اللہ کو اچھی طرح (یعنی اخلاص سے)

قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُم مِّنْ

قرض دو ف۴ اور جو نیک عمل اپنے لئے آگے (ذخیرۂ آخرت بناکر) بھیج دو گے

خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ

اس کو اللہ کے پاس پہونچ کر اس سے اچھا اور ثواب میں بڑا پاؤ گے

وَٱسْتَغْفِرُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌۢ ﴿٢٠﴾

اور اللہ سے گناہ معاف کراتے رہو۔ بے شک اللہ غفور رحیم ہے

ف۱ پس یہ بھی احتمال نہیں ہے کہ وہ وقت ٹل جاوے +

ف۲ یعنی اس تک پہنچنے کے لئے دین کا رستہ قبول کرے +

ف۳ آغاز بعثت میں جب اہل اسلام پر نماز تہجد فرض ہوئی تو اہل ایمان کو وقت کا اندازہ کرنے میں بڑی دشواری پیش آتی۔ یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ کس قدر رات گزری اور کس قدر باقی ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سونا لیٹنا سب چھوڑ بیٹھے اور قریب قریب ساری رات اپنے مولیٰ کریم کے آگے دست بستہ حاضر اور ساری رات قیام شب میں گزار دیتے تھے۔ پاؤں سوج گئے اور پنڈلیوں میں خون اُتر کر ورم ہو گیا۔ پورے ایک سال بعد خدائے رؤف نے ان کے حال پر رحم فرما کر تخفیف کے لئے یہ آیت نازل فرمائی جس سے تہجد کی فرضیت منسوخ ہوئی اور اہل ایمان کو اختیار دے دیا گیا کہ جو چاہے تہجد پڑھے اور جو چاہے نہ پڑھے۔ اور جو نماز تہجد ادا کرے وہ بھی جتنی قرأت آسانی سے پڑھ سکے پڑھے۔ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جاسکے، پڑھ لیا کرو) میں قرآن پڑھنے سے نماز تہجد کی قرأت مراد ہے +

ف۴ قرض حسن اُس بیسُود قرض کو کہتے ہیں جس کا تقاضا شدید نہ ہو۔ اور اگر مقروض ادا نہ کرسکے بلا ادا کئے دُنیا سے کوچ کر جائے تو آخرت میں بھی مؤاخذہ نہ ہو۔ اللہ کو قرض دینے سے اس کے بندوں کو زکوٰۃ، صدقات وخیرات دینا مراد ہے۔ مال سب مالک الملک کا ہے۔ بندے سارے اس کے مملوک ہیں۔ پس یہ اسکی رحمت نوازی ہے کہ ایک خوشحال بندے سے اسی کے حاجتمند بھائی کو دلواتا ہے اور اس کو اپنے اوپر قرض قرار دیتا ہے کہ اس کا عوض بالیقین مرحمت فرمائے گا اور عوض بھی برابر نہیں بلکہ دس گنا یا اس سے بھی زیادہ +

ع ۱۹/۱۳

ع ۲/۱ ۱۴

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ مدثر مکہ میں نازل ہوئی اس میں چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝١ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝٢ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝٣

اے کپڑے میں لپٹنے والے اُٹھو (یعنی اپنی جگہ سے اٹھو یا یہ کہ مستعد ہو) پھر (کافروں کو) ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائیاں بیان کرو۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝٤ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝٥ وَلَا تَمْنُنْ

اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔ اور بتوں سے الگ ہو (جس طرح کہ اب تک الگ ہو ف۲) اور کسی کو اس غرض سے مت دو

تَسْتَكْثِرُ ۝٦ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝٧ فَاِذَا نُقِرَ فِي

کہ (دوسرے وقت) زیادہ معاوضہ چاہو۔ اور (پھر انذار میں جو ایذا پیش آئے اس پر) اپنے رب (کی خوشنودی) کے واسطے صبر کیجئے۔ پھر جس

النَّاقُوْرِ ۝٨ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝٩ عَلَى

وقت صور پھونکا جائیگا سو وہ وقت یعنی وہ دن کافروں پر ایک سخت دن ہوگا۔ جس میں

الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝١٠ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ

ذرا آسانی نہ ہوگی۔ (آگے بعض خاص کفار کا ذکر ہے یعنی) مجھ کو اور اس شخص کو (اپنے اپنے

وَحِيْدًا ۝١١ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝١٢ وَّبَنِيْنَ

حال پر) رہنے دو جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا ف۳ اور اس کو کثرت سے مال دیا۔ اور پاس رہنے والے

شُهُوْدًا ۝١٣ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝١٤ ثُمَّ يَطْمَعُ

بیٹے (دیئے) اور سب طرح کا سامان اس کے لئے مہیا کر دیا۔ پھر بھی اس بات کی ہوس رکھتا ہے کہ (اس کو)

اَنْ اَزِيْدَ ۝١٥ كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝١٦

اور زیادہ دوں۔ ہرگز (وہ زیادہ دینے کے قابل) نہیں (کیونکہ) وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے۔ اس کو عنقریب

سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝١٧ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝١٨

(یعنی مرنے کے بعد) دوزخ کے پہاڑ پر چڑھاؤں گا ف۴ اس شخص نے سوچا پھر ایک بات تجویز کی۔

فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝١٩ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝٢٠

سو اس پر خدا کی مار ہو کیسی بات تجویز کی۔ (اور) پھر (مکرر) اس پر خدا کی مار ہو کیسی بات تجویز کی۔ پھر (حاضرین

ثُمَّ نَظَرَ ۝٢١ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝٢٢ ثُمَّ اَدْبَرَ

کے چہروں کو) دیکھا۔ پھر منہ بنایا (تاکہ دیکھنے والے سمجھیں کہ اس کو قرآن سے بہت زیادہ کراہت ہے) اور زیادہ منہ بنایا اور پھر منہ

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ احادیث میں ہے کہ سب سے پہلے سورۂ اقرأ کے شروع کی آیتیں نازل ہو کر بعض حکمتوں سے چندے وحی نازل نہ ہوئی۔ پھر ایک بار جنگل میں آپ کو ایک آواز سنائی دی۔ اوپر نظر اُٹھا کر دیکھا تو جبریلؑ علیہ السلام ایک تخت پر درمیان زمین و آسمان کے بیٹھے ہیں، آپ ہیبت سے گھر لوٹ آئے۔ اور کپڑوں میں لپٹ گئے۔ اس میں اول کی آیتیں نازل ہوئیں لفظ مدثر میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اور یہ آیتیں شروع نبوت کی ہیں اور بقیہ سورت کا بعد میں نزول ہوا ہے اور اتقان سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ مزمل کے بعد نزول ہوا ہے یعنی بقیہ کا +

ف۲ باوجود احتمال نہ ہونے کے یہ امر فرمانا اشارہ ہے اہتمام شان توحید کی طرف کہ ایسی ضروری چیز ہے کہ معصوم کو بھی باوجود احتیاج نہ ہونے کے اس کی تعلیم کی جاتی ہے تو غیر معصوم تو بدرجۂ اولیٰ اس کا مکلف ہوگا +

ف۳ ایک مرتبہ ولید بن مغیرہ نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھتے سن لیا۔ اس کلام نے اس کے پتھر دل کو موم بنا دیا اور وہ اسلام کی طرف مائل ہوا۔ ابوجہل کو اس کی خبر لگی تو ولید کے پاس جا کر کہنے لگا کہ تمہاری قوم تمہاری طرف سے بدگمان ہو گئی ہے۔ تمہارا اپنے آبائی دین اور قدیم رسوم کو چھوڑ کر کل کے بچے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانا بڑی ذلت اور کم ظرفی کی بات ہوگی۔ تمہارے لئے مناسب یہ ہے کہ کسی ایسی بات کا اظہار کرو جس سے سب کو یقین آجائے کہ تم دین محمدی کو ہرگز پسند نہیں کرتے۔" ولید بولا "تم لوگ خوب جانتے ہو کہ آج عرب کے اندر شاعری میں کوئی شخص میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہجو میں، قصیدہ میں، غزلیات میں، غرض ہر رنگ میں شعر کہتا ہوں لیکن میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان سے ایسا لذیذ اور مؤثر کلام سنا ہے جس کی حلاوت عمر بھر نہ بھولوں گا۔" ابوجہل بولا "کچھ ہو، نہیں کوئی ایسی بات ضرور بنانی ہوگی جس سے تمہاری قوم کی بدگمانی دور ہو۔" ولید نے کہا اچھا میں دیکھوں گا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ غرض بہت کچھ سوچ بچار کے بعد ولید نے اعلان کیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی دوسرے سے نقل کرنے لگتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی +

ف۴ دوزخ میں ایک پہاڑ کا نام صعود ہے۔ منجملہ دوسرے عذابوں کے اہل نار کو ایک عذاب یہ ہوگا کہ انہیں کوہ صعود پر چڑھنے کے لئے مجبور کیا جائے گا۔ ستر برس میں بمشکل اس کی چوٹی پر پہنچیں گے۔ وہاں سے پھسل کر دوزخ میں آگریں گے (باقی برصفحہ ۹۱۹)

وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿٢٤﴾

پھیرا اور تکبر کیا پھر بولا کہ بس یہ جادو ہے (جو اوروں سے) منقول (ہے)

إِنْ هٰذَآ إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾

بس یہ تو آدمی کا کلام ہے میں اس کو جلدی دوزخ میں داخل کروں گا

وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾

اور تم کو کچھ خبر بھی ہے کہ دوزخ کیسی چیز ہے (مقصود اس سے تہویل ہے) وہ ایسی ہے کہ) نہ تو باقی رہنے دیگی اور نہ چھوڑیگی۔

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ وَمَا

(اور) وہ (جلا کر) بدن کی حیثیت بگاڑ دے گی (اور) اس پر انیس فرشتے (جو اسکے خازن ہیں جنمیں ایک مالک ہی مقرر) ہونگے وا اور

جَعَلْنَآ أَصْحٰبَ النَّارِ إِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا

ہم نے دوزخ کے کارکن (آدمی نہیں بلکہ) صرف فرشتے بنائے ہیں۔ اور ہم نے جو

جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا

ان کی تعداد (ذکر و حکایت میں) صرف ایسی رکھی ہے جو کافروں کی گمراہی کا ذریعہ ہو تو

لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ

اس لئے تاکہ اہل کتاب (سننے کے ساتھ) یقین کرلیں۔ اور ایمان والوں کا ایمان

اٰمَنُوٓا إِيمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ وَ

اور بڑھ جائے اور اہل کتاب اور مومنین شک

الْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ

نہ کریں۔ اور تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں (شک کا) مرض ہے وہ اور

الْكٰفِرُونَ مَاذَآ أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۚ كَذٰلِكَ

کافر لوگ کہنے لگیں کہ اس عجیب مضمون سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصود ہے (جس طرح اس خاص باب میں

يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَا

خدا تعالیٰ نے کافروں کو گمراہ کیا) اسی طرح اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ہدایت کر دیتا ہے

يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرٰى

اور (یہ انیس فرشتوں کا مقرر ہونا کسی حکمت سے ہے ورنہ) تمہارے رب کے لشکروں (یعنی فرشتوں کی تعداد) کو بجز رب کے کوئی نہیں جانتا اور

لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ﴿٣٣﴾ وَالصُّبْحِ

دوزخ (کا حال بیان کرنا) صرف آدمیوں کی نصیحت کے لئے ہے وا بالتحقیق قسم ہے چاند کی۔ اور رات کی جب جانے لگے۔ اور صبح کی

(بقیہ صفحہ ۹۱۸) پھر چڑھیں گے اور پھر پھسلیں گے اور جہنم میں گریں گے۔ العیاذ باللہ +

(حواشی صفحہ ہذا)

وا چند یہودیوں نے کسی صحابی سے بطور امتحان دریافت کیا کہ اچھا بتاؤ دوزخ پر کتنے فرشتے تعینات ہیں۔ انہوں نے آستانِ نبوت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا۔ معاً یہ آیت نازل ہوئی۔ حاصل یہ کہ فرشتے جن کی قوت معلوم ہے باوجودیکہ ان میں کا ایک بھی تمام اہل جہنم کی تعذیب کے لئے بس ہے پھر انیس فرشتوں کے مقرر ہونے سے ظاہر ہے کہ عذاب کا بہت ہی اہتمام ہوگا +

وا جب کلام الٰہی نے دوزخ کے موکل فرشتوں کی تعداد انیس بتائی تو ابو الاسد قرشی نام ایک بت پرست کہنے لگا کہ اے گروہ قریش! کچھ گھبرانے کی بات نہیں۔ مجھ جیسے قوی ہیکل شہزور کے سامنے انیس فرشتے کیا حقیقت رکھتے ہیں اپنے داہنے کندھے کو حرکت دونگا تو دس کو دھکیل دونگا اور نو کو بائیں کندھے سے دفع کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ جہنم کا حال بیان کرنے سے اصل مقصد عدد کی قلت یا کثرت بیان کرنا یا تعیین کرنا نہیں۔ اصل مقصود یہ ہے کہ اہل زیغ و ضلال وہاں کی ہولناکیوں کو سن کر ڈریں اور ایمان پر مائل ہوں +

ع ۳۱ ۱۵

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

إِذَآ أَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ إِنَّهَا لَإِحْدَى ٱلْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيرًا

جب روشن ہو جائے کہ وہ دوزخ بڑی بھاری چیز ہے جو انسان کے لئے

لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ لِمَن شَآءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿٣٧﴾

بڑا ڈراوا ہے۔ (یعنی تم میں جو آگے کی طرف (کو) بڑھے اُس کے لئے بھی یا جو (خیر سے) پیچھے کو ہٹے اُس کے لئے بھی ف۱

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّآ أَصْحَٰبَ ٱلْيَمِينِ ﴿٣٩﴾

ہر شخص اپنے اعمال (کفریہ) کے بدلے میں (دوزخ میں) محبوس ہوگا۔ مگر داہنے والے کہ وہ بہشتوں میں ہوں گے۔

فِى جَنَّٰتٍ يَتَسَآءَلُونَ ﴿٤٠﴾ عَنِ ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿٤١﴾

(اور) مجرموں (یعنی کفار) کا حال (خود ان کفار ہی سے) پوچھتے ہوں گے۔ (یعنی مومنین کفا

مَا سَلَكَكُمْ فِى سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوا۟ لَمْ نَكُ مِنَ

سے پوچھیں گے) کہ تم کو دوزخ میں کس بات نے داخل کیا۔ وہ کہیں گے ہم نہ تو نماز پڑھا

ٱلْمُصَلِّينَ ﴿٤٣﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ ٱلْمِسْكِينَ ﴿٤٤﴾ وَكُنَّا

کرتے تھے۔ اور نہ غریب کو (جس کا حق واجب تھا) کھانا کھلایا کرتے تھے۔ اور مشغلہ میں

نَخُوضُ مَعَ ٱلْخَآئِضِينَ ﴿٤٥﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ

رہنے والوں کے ساتھ ہم بھی (اُس) مشغلہ میں رہا کرتے تھے۔ اور قیامت کے دن کو جھٹلایا کرتے

ٱلدِّينِ ﴿٤٦﴾ حَتَّىٰٓ أَتَىٰنَا ٱلْيَقِينُ ﴿٤٧﴾ فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَٰعَةُ

تھے۔ یہاں تک کہ (اسی حالت میں) ہم کو موت آگئی ف۲ سو (اس حالت مذکورہ میں) ان کو سفارش کرنیوالوں کی

ٱلشَّٰفِعِينَ ﴿٤٨﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ ٱلتَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿٤٩﴾

سفارش نفع نہ دے گی ف۳ (اور جب کفر و اعراض کی بدولت انکی یہ گت بننی والی ہے) تو ان کو کیا ہوا کہ اس نصیحت (قرآنی) سے

كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍۭ ﴿٥١﴾

روگردانی کرتے ہیں کہ گویا وہ وحشی گدھے ہیں جو شیر سے بھاگے جا رہے ہیں۔

بَلْ يُرِيدُ كُلُّ ٱمْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا

بلکہ ان میں ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو کھلے ہوئے (آسمانی) نوشتے دیئے جائیں۔ (آگے اس بیہودہ

مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ ٱلْءَاخِرَةَ ﴿٥٣﴾ كَلَّآ

درخواست کا رد ہے کہ یہ) ف۴ ہرگز نہیں (ہو سکتا) بلکہ یہ لوگ آخرت (کے عذاب) سے نہیں ڈرتے۔ (پس یہ) ہرگز نہیں

إِنَّهُۥ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُۥ ﴿٥٥﴾ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّآ أَن

ہو سکتا بلکہ قرآن (ہی) نصیحت (کیلئے کافی) ہے سو جس کا جی چاہے اس نصیحت سے نصیحت حاصل کرے اور بدون خدا کے چاہے

ف۱ مطلب یہ کہ جمیع مکلفین کے لئے نذیر ہے اور چونکہ عواقب اس انذار کے قیامت میں ظاہر ہوں گے اس لئے قسم ایسی چیزوں کی کھائی گئی ہے جو قیامت کے بہت ہی مناسب ہے +

ف۲ یعنی خاتمہ اسی نافرمانی پر ہوا۔ اس وجہ سے ہم دوزخ میں آئے +

ف۳ اور اس عدم نفع کا عدم شفاعت کے تحقق سے ہوگا۔ یعنی شفاعت ہی نہ ہوگی +

ف۴ دُرِّ منثور میں قتادہ سے مروی ہے کہ بعضے کفار نے آپ سے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کا اتباع کریں تو خاص ہمارے نام ایسے نوشتے لائیں جن میں آپ کے اتباع کا حکم لکھا ہو +

۶ حرکتوں والی مد لازم ۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾ ع

یہ لوگ نصیحت قبول نہیں کریں گے۔ وہی ہی جس (کے عذاب) سے ڈرنا چاہیئے اور (وہی ہی) جو (بندوں کے گناہ) معاف کرتا ہے۔

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سُورۂ قیامت مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿١﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ

میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔ اور قسم کھاتا ہوں ایسے نفس کی جو اپنے اوپر

اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾ ؕ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿٣﴾ ؕ

ملامت کرے [ف١] آگے منکرین بعث پر رد ہے یعنی) کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اسکی ہڈیاں ہرگز جمع نہ کرینگے۔ ہم ضرور

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿٤﴾ بَلْ يُرِيْدُ

جمع کریں گے (اور یہ جمع کرنا ہم کو کچھ دشوار نہیں) کیونکہ ہم اس پر قادر ہیں کہ اسکی انگلیوں کی پوریوں تک درست کردیں۔ بلکہ

الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿٥﴾ ۚ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ

بعضا آدمی (قیامت کا منکر ہو کر) یوں چاہتا ہے کہ اپنی آیندہ زندگی میں بھی (بےخوف و خطر ہو کر) فسق و فجور کرتا رہے (اسلئے بطور انکار [ف٢])

الْقِيٰمَةِ ﴿٦﴾ ؕ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿٧﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿٨﴾

پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئیگا۔ سو جس وقت (مارے حیرت کے) آنکھیں خیرہ ہو جاویں گی۔ اور چاند بے نور ہو جائیگا۔ اور (چاند کی کیا

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ

تخصیص ہی بلکہ) سورج اور چاند (دونوں) ایک حالت کے ہو جاوینگے (یعنی دونوں بے نور ہو جاوینگے۔ اس روز انسان کہے گا کہ اب

يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ ۚ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ ؕ اِلٰى رَبِّكَ

کدھر بھاگوں (ارشاد ہوتا ہے) ہرگز (بھاگنا ممکن) نہیں (کیونکہ کہیں پناہ کی جگہ نہیں۔ اُس دن صرف آپ

يَوْمَئِذِ ِۨالْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ ؕ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ

ہی کے رب کے پاس ٹھکانا (جانے کا) ہے اُس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا ہوا جتلا دیا جاویگا۔

بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿١٣﴾ ؕ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ

(اور انسان کا اپنے اعمال سے آگاہ ہونا کچھ اس جتلانے پر موقوف نہ ہوگا [ف٣]) بلکہ انسان خود اپنی حالت پر خوب مطلع ہوگا۔

بَصِيْرَةٌ ﴿١٤﴾ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿١٥﴾ ؕ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ

گو (با تقضائے طبیعت اس وقت بھی) اپنے حیلے (حوالے) پیش لاوے [ف٤] (اور) اے پیغمبر آپ (قبل وحی کے ختم ہو چکنے کے) قرآن پر

ع ٢٥ / ١٦

ف١ اگر انسان کا نفس لہو و لعب کھیل کود کی جانب مائل ہو۔ اسکو نہ نیکی کیطرف رغبت ہو، اور نہ نیک کام پر اس کا جی لگے تو ایسے نفس کو نفس امّارہ بالسّوء کہتے ہیں۔ اگر نیک و بد اور حُسن و قبح کا احساس کرے۔ کبھی کبھی بُرائی کا مرتکب ہو بیٹھے لیکن فوراً ہی متنبہ ہو کر اپنی خطاء کا معترف ہو اور صدور عصیان پر اپنے آپ کو ملامت کرے، اس نفس کا نام نفس لوّامہ ہے۔ اگر نیکی کا شائق بدی سے بیزار ہو۔ عبادت و ریاضت پر مائل، صبر و تحمّل کا خوگر اور حُسن اخلاق کا گرویدہ ہو تو ایسے پاک نفس کا نام نفس مطمئنّہ ہے +

ف٢ یعنی چونکہ تمام عمر معاصی و شہوات میں گزارنے کا عازم ہے اسلئے اسکو طلب حق کی نوبت ہی نہیں آتی۔ کہ قیامت کا ہونا اسکو ثابت ہو اس لئے انکار پر مصر ہے اور انکاراً پوچھتا ہے، کہ کب آئے گی +

ف٣ ساتھ اُس چیز کے کہ آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا۔ انسان اپنے تمام حالات و واقعات کو خود بخوبی جانتا ہوگا اس لئے جتلانا خبر دینے کی غرض سے نہ ہوگا بلکہ اس کا مقصد اتمام حجت اور قطع جواب ہوگا +

ف٤ یعنی اگر انسان خود اپنے اوپر غور کرے تو اپنے خالق کی وحدانیت کا قائل ہو جائے۔ اور اگر یہ کہے کہ میری سمجھ میں نہیں آتا تو یہ محض "مَنزل" اسکی کٹ حجتی اور حیلہ سازی ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿١٦﴾ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿١٧﴾

اپنی زبان نہ ہلایا کیجیئے تاکہ آپ اسکو جلدی جلدی لیں (کیونکہ) ہمارے ذمّہ ہی (آپ کے قلب میں) اس کا جمع کردینا (اور آپکی زبان سی) اس کا پڑھوا دینا۔

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا

(جب یہ ہمارے ذمّہ ہی) تو جب ہم اسکو پڑھنے لگا کریں (یعنی ہمارا فرشتہ پڑھنے لگا کرے) تو آپ اسکے تابع ہو جایا کیجیئے۔ پھر اس کا بیان

بَیَانَهٗ ﴿١٩﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُوْنَ

کرا دینا بھی ہمارا ذمّہ ہے وف١ اے منکرو (قیامت کی بابت جیسا کہ تم سمجھ رہے ہو) ہرگز ایسا نہیں بلکہ (صرف بات یہ ہی) کہ تم دنیا سی محبت

الْاٰخِرَةَ ﴿٢١﴾ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ اِلٰى رَبِّهَا

رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو وف٢ بہت سے چہرے اُس روز بارونق ہونگے۔ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہونگے (یہ تو مومنین کا

نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ

حال ہوا) اور بہت سے چہرے اس روز بدرونق ہوں گے (اور وہ لوگ) خیال کر رہے

اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ

ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا۔ (یعنی انکو عذاب شدید ہوگا) ہرگز ایسا نہیں جب جان

التَّرَاقِیَ ﴿٢٦﴾ وَقِیْلَ مَنْ ٜ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ

ہنسلی تک پہنچ جاتی ہے اور (نہایت حسرت سے اُس وقت) کہا جاتا ہی کہ کوئی جھاڑ پھونک والا ہی وف٣ اور (اُس وقت) وہ (مُردہ) یقین کر لیتا ہی

الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ اِلٰى

کہ یہ مفارقت (دُنیا) کا وقت ہی اور (شدتِ سکرات موت سے) ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سی لپٹ جاتی ہے وف٤ اس روز تیرے رب

رَبِّكَ یَوْمَئِذِ ِالْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا

کی طرف جانا ہوتا ہے تو اُس نے نہ تو (خدا اور رسُول کی) تصدیق کی تھی اور نہ

صَلّٰى ﴿٣١﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى

نماز پڑھی تھی۔ لیکن (خدا اور رسُول کی) تکذیب کی تھی اور (احکام سی) منہ موڑا تھا۔ پھر ناز کرتا ہُوا اپنے گھر

اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ

چل دیتا ہے۔ تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے۔ پھر (مکرّر سُن لے کہ) تیری کمبختی پر کمبختی

فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾

آنے والی ہے کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ یُوں ہی مہمل چھوڑ دیا جائے گا۔

اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰى ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً

کیا یہ شخص (ابتدا میں محض) ایک قطرۂ منی نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکایا گیا تھا۔ پھر وہ خون کا لوتھڑا ہو گیا۔

وف١ حقتعالیٰ نے جبریلؑ کے پڑھنے کو اپنا پڑھنا قرار دیا کیونکہ جبریلؑ حقتعالیٰ کے پیامبر اور قرآن لانے میں محض واسطہ تھے۔ مطلب یہ کہ جب جبریلؑ آکر قرآن پڑھا کریں تو آپ خاموشی سے سنا کریں۔ ان کے سُنا چکنے کے بعد آپ دوبارہ پڑھ لیا کریں۔ جبریل کے پڑھنے کے دوران میں آپ کو زبان کے حرکت دینے کی ضرورت نہیں۔ قرآن کا آپکے سینے میں جمع کردینا یعنی یاد کرا دینا اور آپ کے لئے اس کی قرأت آسان کر دینا اور اس کا صاف مطلب و مفہوم سمجھا دینا سب کچھ ہمارے ذمّہ ہے +

وف٢ پس بنا ء تمہاری اس نفی کی محض فاسد ہے۔ سو قیامت ضرور ہوگی اور ہر ایک کو اُسکے اعمال پر مطلع کرکے اُن کے اعمال کے مناسب جزا ملے گی +

ع ١ ٣٠ ١٧

وف٣ مراد مطلق معالج ہی۔ چُونکہ عرب میں جھاڑ پھونک کا زیادہ چرچا تھا۔ اس لئے رَاق سے تعبیر کیا +

وف٤ مراد اس سے ظہُور سکرات موت ہی کچھ تخصیص التفات کی نہیں۔ اس کا ذکر تمثیلاً ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ

پھر اللہ تعونے (اسکو انسان) بنایا پھر اعضا درست کیئے۔ پھر اُس کی دو قسمیں کر دیں مرد اور

الْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾

عورت۔ (تو) کیا وہ (خدا جس نے ابتدا میں اپنی قدرت سے یہ سب کچھ کیا) اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ (قیامت میں) مُردوں کو زندہ کرے

ع ٢ ١٠ ١٨

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ دہر مدینہ میں نازل ہوئی اس میں اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ

بے شک انسان پر زمانہ میں ایک ایسا وقت بھی آچکا ہے جس میں وہ کوئی چیز قابل تذکرہ

شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿١﴾ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ

نہ تھا۔ (یعنی انسان نہ تھا بلکہ نطفہ تھا) ہم نے اُس کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا اس طور پر کہ

اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿٢﴾ اِنَّا

ہم اس کو مکلف بنائیں تو (اسی واسطے) ہم نے اس کو سنتا دیکھتا (سمجھتا) بنایا۔ ف۱ ہم نے اُس کو

هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿٣﴾

(بھلائی برائی پر مطلع کر کے) رستہ بتلایا (یعنی احکام کا مخاطب بنایا پھر) یا تو وہ شکر گزار (اور مومن) ہو گیا یا ناشکر (اور کافر) ہو گیا

اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿٤﴾

ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور آتش سوزاں تیار کر رکھی ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا

(اور) جو نیک (لوگ) ہیں وہ ایسے جام شراب سی (شرابیں) پیویں گے جس میں کافور کی

كَافُوْرًا ﴿٥﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا

آمیزش ہوگی۔ یعنی ایسے چشمہ سے (پیویں گے) جس سے خدا کے خاص بندے پئیں گے اور جس کو وہ

تَفْجِيْرًا ﴿٦﴾ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا

(خاص بندے جہاں چاہیں گے) بہا کر لیجائیں گے۔ وہ لوگ واجبات کو پورا کرتے ہیں اور ایسے دن سے ڈرتے

كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴿٧﴾ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ

ہیں۔ جس کی سختی عام ہوگی۔ ف۲ اور وہ لوگ (محض) خدا کی محبت سے غریب

ف۱ مطلب یہ کہ ہم نے ایسی ہیئات و صفات کے ساتھ پیدا کیا کہ اس میں مکلف بننے کی قابلیت ہو +

ف۲ یعنی سب پر کم و بیش اس کی سختی کا اثر ہوگا۔ مراد قیامت کا دن ہے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ٢ حرکتوں والی مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿٨﴾ اِنَّمَا

اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں ف۱ ہم تم کو

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا

محض خدا کی رضامندی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے (اس کا فعلی) بدلہ چاہیں اور نہ (اس کا

شُكُوْرًا ﴿٩﴾ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا

قولی) شکریہ (چاہیں) ہم اپنے رب کی طرف سے ایک سخت اور تلخ دن کا اندیشہ

قَمْطَرِيْرًا ﴿١٠﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ

رکھتے ہیں ف۲ سو اللہ تعالیٰ ان کو (اس اطاعت و اخلاص کی برکت سے) اُس دن کی سختی سے محفوظ رکھیگا اور انکو تازگی

نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿١١﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ

اور خوشی عطا فرماویگا (یعنی چہروں پر تازگی اور قلوب میں خوشی دیگا) اور اُن کی پختگی (یعنی استقامت فی الدّین) کے بدلہ میں ان

حَرِيْرًا ﴿١٢﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا

کو جنّت اور ریشمی لباس دیگا اس حالت میں کہ وہ وہاں (جنّت میں) مسہریوں پر آرام اور عزت سے تکیہ لگائے ہوں گے نہ

يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿١٣﴾ وَدَانِيَةً

وہاں تپش (اور گرمی) پاویں گے۔ اور نہ جاڑا (بلکہ فرحت بخش اعتدال ہوگا) اور یہ حالت ہوگی کہ (وہاں

عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿١٤﴾

کے یعنی جنّت کے) درختوں کے سائے ان پر جھکے ہونگے اور ان کے میوے اُنکے اختیار میں ہونگے (کہ ہر وقت ہر طرح بلا مشقت لے

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ

سکیں گے) اور ان کے پاس چاندی کے برتن لائے جاویں گے اور آبخورے

كَانَتْ قَوَارِيْرَا۟ ﴿١٥﴾ قَوَارِيْرَا۟ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا

جو شیشے کے ہوں گے۔ (اور) وہ شیشے چاندی کے ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب

تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا

انداز سے بھرا ہوگا۔ ف۳ اور وہاں اُن کو (علاوہ جام شراب مذکور کے) ایسا جام شراب پلایا جاوے گا جس میں

زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾ وَ

سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ یعنی ایسے چشمے سے (ان کو پلایا جاویگا) جو وہاں ہوگا جس کا نام (وہاں) سلسبیل (مشہور) ہوگا۔ اور

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا

ان کے پاس (یہ چیزیں لے کر) ایسے لڑکے آمد و رفت کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ (اور اس قدر حسین ہیں کہ)

ف۱ قیدی اگر مظلوم ہی تب تو اس کی رعایت کا مستحسن ہونا ظاہر ہے۔ اور اگر ظالم ہے تو شدّتِ حاجت کے وقت اس کا اطعام بھی مستحسن ہے ✦

ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ خوف آخرت سے کوئی کام کرنا خلاف اخلاص اور ابتغاء مرضاۃ کے منافی نہیں ✦

ف۳ یعنی اس میں مشروب ایسے انداز سے بھرا ہوگا کہ نہ اس وقت کی خواہش میں کمی رہے اور نہ اس سے بچے کہ دونوں میں بے لطفی ہوتی ہے اور چاندی کے شیشے یہ معنی کہ سفیدی تو چاندی کی سی ہوگی اور شفافی شیشہ کی سی۔ اور دنیا کی چاندی میں آرپار نظر نہیں آتا۔ اور شیشہ میں یہاں ایسی سفیدی نہیں ہوتی۔ پس یہ ایک عجیب چیز ہوگی ✦

قرء احفص بغیر الالف فی الوصل فیهما. ووقف علی الاول بالالف وعلی الثانی بغیر الالف ١٢

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ

اے مخاطب اگر تو اُن کو (چلتے پھرتے) دیکھے تو یوں سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھر گئے ہیں ف۱ اور اے مخاطب اگر تو اس جگہ

ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ

کو دیکھے تو تجھ کو بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھائی دے ف۲ (اور) ان جنتیوں پر باریک ریشم

سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ

کے سبز کپڑے ہوں گے اور دبیز ریشم کے کپڑے بھی (کیونکہ ہر لباس میں جدا لطف ہے) اور اُن کو چاندی کے کنگن

مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾

پہنائے جائیں گے۔ اور اُن کا رب ان کو پاکیزہ شراب پینے کو دے گا (جس میں نہ نجاست ہوگی نہ کدورت)

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ

یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (جو دنیا میں کرتے تھے)

مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ ع اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ

مقبول ہوئی ہم نے آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے

تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾ ج فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ

اُتارا ہے سو آپ اپنے پروردگار کے حکم پر (کہ اسمیں تبلیغ بھی داخل ہے) مستقل رہیے اور

اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ ج وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً

ان میں سے کسی فاسق یا کافر کے کہنے میں نہ آیئے۔ اور (آگے عبادت لازمہ کا امر ہے) (یعنی اپنے پروردگار کی صبح و

وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾ ج صلے وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ

شام نام لیا کیجئے۔ اور کسی قدر رات کے حصہ میں بھی اسکو سجدہ کیا کیجئے (یعنی نماز فرض پڑھا کیجئے) اور رات کے

لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ

بڑے حصہ میں اسکی تسبیح کیا کیجئے (مراد اس سے تہجد ہے علاوہ فرائض کے) یہ لوگ دُنیا سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے آگے (آنیوالے)

وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ

ایک بھاری دن چھوڑ بیٹھے ہیں۔ ہم ہی نے

خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ

ان کو پیدا کیا ہے۔ اور ہم ہی نے اُن کے جوڑ بند مضبوط کئے اور (نیز) جب ہم چاہیں انہی جیسے لوگ

اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ

ان کی جگہ بدل دیں۔ یہ (سب جو کچھ مذکور ہوا کافی) نصیحت ہے۔ سو جو شخص

ع ۲۲ ۱۹

ف۱ موتی سے تو تشبیہ صفائی اور اشراق میں اور بکھرے ہوئے کا وصف انکے بکھرے چلنے پھرنے کے لحاظ سے جیسے بکھرے موتی منتشر ہو کر کوئی ادھر جا رہا ہے اور کوئی ادھر جا رہا ہے اور یہ اعلیٰ درجہ کی تشبیہ ہے+

ف۲ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور چٹائی کے پٹھے کے نشان جسم مبارک پر نقش ہو گئے ہیں یہ دیکھ کر حضرت عمر آبدیدہ ہو گئے۔ حضرت سلطان کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا باعث دریافت کیا، تو انہوں نے التماس کی۔ یا رسول اللہ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ قیصر اور کسریٰ تو کافر ہونے کے باوجود کیسے عیش اور نعمت میں ہیں اور اللہ کے حبیب سلطان کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم ایک سخت چٹائی پر جس پر کوئی کپڑا بھی نہیں استراحت فرما ہیں۔" آپ نے فرمایا اے عمر! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ غیر مسلموں کی فانی نعمتیں حیات دُنیا تک محدود ہیں اور ہم لوگوں کو خدائے وُدود دار آخرت میں لازوال اور دائمی نعمتیں عطا فرمائے گا؟

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ

چاہے اپنے رب کی طرف رستہ اختیار کرلے۔ اور بدوں خدا کے چاہے

اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا

تم لوگ کوئی بات چاہ نہیں سکتے۔ (اور بعض لوگوں کیلئے خدا کے نہ چاہنے میں بعض حکمتیں ہوتی ہیں کیونکہ) خدا تعالیٰ بڑا

حَكِیْمًا ﴿٣٠﴾ۖۗ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ

علم و حکمت والا ہے۔ وہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرلیتا ہے

وَالظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿٣١﴾ ع

اور (جسکو چاہے کفر اور ظلم میں مبتلا رکھتا ہے پھر) ظالموں کیلئے اُس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ خَمْسُوْنَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ مرسلات مکہ میں نازل ہوئی اسمیں پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿١﴾ۙ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ۙ

قسم ہے اُن ہواؤں کی جو نفع پہنچانے کے لئے بھیجی جاتی ہیں۔ پھر اُن ہواؤں کی جو تندی سی چلتی ہیں (جس سی خطرات کا احتمال

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿٣﴾ۙ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿٤﴾ۙ فَالْمُلْقِیٰتِ

ہوتا ہی) اور ان ہواؤنکی جو بادلوں کو (اُٹھا کر) پھیلاتی ہیں۔ پھر اُن ہواؤں کی جو بادلونکو متفرق کردیتی ہیں (جیسا بارش کے بعد ہوتا

ذِكْرًا ﴿٥﴾ۙ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿٦﴾ۙ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ

ہے) پھر ان ہواؤنکی جو (دل میں) اللہ کی یاد (یعنی توبہ کا یا ڈرانے کا) القا کرتی ہیں[ف١] کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہی وہ ضرور

لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ؕ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿٨﴾ۙ وَاِذَا

ہونیوالی ہی (مراد قیامت ہے) سو جب ستارے بے نور ہوجاویں گے۔ اور جب آسمان

السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿٩﴾ۙ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿١٠﴾ۙ وَاِذَا

پھٹ جاوے گا۔ اور جب پہاڑ اُڑتے پھریں گے اور جب

الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿١١﴾ؕ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿١٢﴾ؕ

سب پیغمبر وقت معین جمع کئے جاویں گے کس دن کے لئے پیغمبروں کا معاملہ ملتوی رکھا گیا ہی (آگے جواب ہے)

لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿١٣﴾ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ﴿١٤﴾ؕ

فیصلہ کے دن کیلئے (ملتوی رکھا گیا ہی) اور آگے اس فیصلہ کے دن کی تہویل ہی کہ) آپکو معلوم ہی کہ وہ فیصلہ کا دن کیسا کچھ ہی (یعنی بہت سخت ہے)[ف٢]

ف١
یعنی یہ ہوائیں مذکورہ بوجہ دال علی القدرۃ ہونے کے صانع کی طرف متوجہ ہونے کا سبب ہوجاتی ہیں +

ف٢
مطلب اس سوال و جواب کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفار جو رسولوں کی تکذیب کرتے آئے ہیں۔ اور اب بھی اس اُمت کے کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کررہے ہیں۔ اور جب اس تکذیب پر عذابِ آخرت سے ڈرائے جاتے ہیں تو آخرت کی بھی تکذیب کرتے ہیں۔ اس وقت یہ تکذیب فی نفسہٖ مقتضی اس کو ہے کہ رسولوں کا جو قصہ کفار سے پیش آرہا ہے اس کا فیصلہ بھی ہوجائے۔ اور اس کی تاخیر سے کفار کو انکاراً استعجال اور مسلمانوں کو طبعی استعجال ہوتا ہے۔ اس آیت میں اس استعجال کا جواب ہے کہ حق تعالیٰ نے بعض حکمتوں سے اس کو مؤخر کر رکھا ہے۔ لیکن واقع ضرور ہوگا +

ع ٢ / ٩ / ٢٠

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٥﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ

اس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے عذاب کی تنذیر ہے یعنی) کیا ہم اگلے (کافر) لوگوں کو

الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٧﴾ كَذٰلِكَ

(عذاب سے) ہلاک نہیں کر چکے۔ پھر پچھلوں کو بھی (عذاب میں) ان (پہلوں) ہی کے ساتھ ساتھ کر دیں گے۔ ہم مجرموں کے

نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٨﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٩﴾

ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں (یعنی اُن کے کفر پر سزا دیتے ہیں) اس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی۔

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿٢٠﴾ فَجَعَلْنٰهُ

(آگے قدرت علی البعث کی تقریر ہے یعنی) کیا ہم نے تم کو ایک بے قدر پانی (یعنی نطفہ) سے نہیں بنایا۔ پھر ہم نے اس کو ایک وقت

فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿٢١﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢٢﴾

مقرر تک ایک محفوظ جگہ (یعنی عورت کے رحم) میں رکھا۔ غرض ہم نے (ان تصرفات کا) ایک اندازہ ٹھیرایا

فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

سو ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھیرانے والے ہیں۔ اس روز (حق کے) جھٹلانے والوں

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾

کی بڑی خرابی ہوگی۔ کیا ہم نے زمین کو زندوں اور

اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ

مُردوں کی سمیٹنے والی نہیں بنایا اور ہم نے اس (زمین) میں اونچے اونچے پہاڑ بنائے (جن سے

شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ وَيْلٌ

بہت سے منافع متعلق ہیں) اور ہم نے تم کو میٹھا پانی پلایا اُس روز (حق کے) جھٹلانے

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ

والوں کی بڑی خرابی ہوگی۔ تم اس عذاب کی طرف چلو

بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ

جس کو جھٹلاتے تھے۔ ایک سائبان کی طرف چلو جس کی تین

شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾

شاخیں ہیں۔ ف۱ جس میں نہ (ٹھنڈا) سایہ ہے اور نہ وہ گرمی سے بچاتا ہے

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ

وہ انگارے برسا دے گا جیسے بڑے بڑے محل جیسے کالے کالے

ف۱ مُراد اس سائبان سے ایک دُھواں ہے جو جہنم سے نکلے گا۔ اور چونکہ کثرت سے ہوگا اس لئے بلند ہوگا پھٹ کر کئی ٹکڑے ہو جاوے گا۔ فراغ حساب تک کفار اسی دھوئیں کے احاطہ میں رہیں گے جب مقبولین ظل عرش میں ہونگے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٤﴾ هٰذَا

اُونٹ۔ ف١ اس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہوگی۔ یہ وہ

يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ

دن ہوگا جس میں لوگ بول نہ سکیں گے۔ اور نہ ان کو اجازت (عذر کی) ہوگی

فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٧﴾

سو عذر بھی نہ کر سکیں گے۔ اس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہوگی۔

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾

(ان لوگوں سے کہا جاویگا کہ) یہ ہے فیصلہ کا دن (جسکی تم تکذیب کیا کرتے تھے) ہم نے (آج) تم کو اور اگلوں کو (فیصلہ کیلئے) جمع کر لیا۔

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ

سو اگر تمہارے پاس (آج کے فیصلہ سے بچنے کی) کوئی تدبیر ہو تو مجھ پر تدبیر چلاؤ۔ اُس روز (حق

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ

کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی۔ پرہیزگار لوگ سایوں میں

وَّعُيُوْنٍ ﴿٤١﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾ كُلُوْا

اور چشموں میں اور مرغوب میووں میں ہوں گے۔ (اور ان سے کہا جاوے گا کہ)

وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ

اپنے اعمال کے (نیک) صلہ میں خوب مزے سے کھاؤ ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٥﴾

صلہ دیا کرتے ہیں۔ اور یہ کفار نعماء جنت کی بھی تکذیب کرتے ہیں سو سمجھ رکھیں کہ) اس روز (حق کے) جھٹلانیوالوں کی بڑی

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَيْلٌ

خرابی ہوگی۔ تم (دنیا میں) تھوڑے دن اور کھالو برت لو (عنقریب کمبختی آنیوالی ہے) تم بیشک مجرم ہو۔ اس روز (حق کے)

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا

جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہوگی (اور ان کافروں کی سرکشی اور جرم کی یہ حالت ہے کہ) جب اُن سے کہا

لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾

جاتا ہے کہ (خدا کیطرف) جھکو تو نہیں جھکتے۔ اُس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی۔

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع

تو پھر اس (قرآن بلیغ الالفاظ والانذار) کے بعد اور پھر کونسی بات پر ایمان لاویں گے ف٢

ف١ قاعدہ ہے جب چنگاری آگ سی جھڑتی ہے تو بڑی ہوتی ہے پھر پہلی تشبیہ ابتدائی حالت کے اعتبار سے ہے اور دوسری تشبیہ انتہائی حالت کے اعتبار سے ہے +

ف٢ ان تقریعات و تہدیدات قرآنیہ کا مقتضا یہ تھا کہ یہ سنتے ہی ڈر کر ایمان لے آتے مگر جب اس پر بھی اُن کو اثر نہیں تو پھر اس قرآن بلیغ الالفاظ والانذار کے بعد اور کس بات پر ایمان لائیں گے اس میں کفار پر توبیخ اور ان کے ایمان سے آپ کا اقناط ہے +

ع ٢ / ٢١

ع ٢ / ١٠ / ٢٢

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤۔ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سُورۃ نبا ٭ مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿٢﴾

یہ (قیامت کا انکار کرنیوالے) لوگ کس چیز کا حال دریافت کرتے ہیں ٭۲ اس بڑے واقعہ کا حال دریافت کرتے ہیں۔

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿٣﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ ثُمَّ

جسمیں یہ لوگ (اہل حق کے ساتھ) اختلاف کر رہے ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں (بلکہ قیامت آویگی اور) انکو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے پھر

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿٦﴾ وَّالْجِبَالَ

(مکرر کہتی ہیں کہ جیسا یہ لوگ سمجھتی ہیں) ہرگز ایسا نہیں (بلکہ آویگی) انکو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے ٭۳۔ کیا ہمنے زمین کو فرش اور پہاڑوں

اَوْتَادًا ﴿٧﴾ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿٨﴾ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ

کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا اور (اسکے علاوہ ہمنے اور بھی قدرت ظاہر فرمائی چنانچہ) ہم ہی نے تمکو جوڑا جوڑا (یعنی مرد و عورت) بنایا۔ اور

سُبَاتًا ﴿٩﴾ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿١٠﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ

ہم ہی نے تمہارے سونے کو راحت کی چیز بنایا۔ اور ہم ہی نے رات کو پردہ کی چیز بنایا اور ہم ہی نے دن کو معاش کا

مَعَاشًا ﴿١١﴾ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿١٢﴾ وَّجَعَلْنَا

وقت بنایا۔ اور ہم ہی نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ہم ہی نے (آسمان میں) ایک

سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿١٣﴾ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾

روشن چراغ بنایا (مراد آفتاب ہے) ٭۴ اور ہم ہی نے پانی بھرے بادلوں سے کثرت سے پانی برسایا۔

لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿١٥﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿١٦﴾ اِنَّ

تاکہ ہم اس پانی کے ذریعہ سے غلّہ اور سبزی اور گنجان باغ پیدا کریں ٭۵ بے شک

يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿١٧﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ

فیصلہ کا دن ایک معیّن وقت ہے۔ یعنی جس دن صُور پھونکا جائے گا

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَّ

پھر تم لوگ گروہ گروہ ہو کر آؤ گے اور آسمان کھل جاویگا پھر اسمیں دروازے ہی دروازے ہو جائینگے ٭۶ اور پہاڑ

سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾

(اپنی جگہ سے) ہٹا دئے جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جاویں گے ٭۷ (آگے اس یوم الفصل میں جو فیصلہ ہوگا اس کا بیان ہے یعنی) بیشک دوزخ ایک

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنّہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

٭۱ اس میں بھی مثل سُورۃ سابقہ متّصلہ قیامت کا امکان و وقوع و واقعاتِ جزا و سزا مذکور ہیں +

٭۲ مراد قیامت ہے اور دریافت کرنے سے مراد بطور انکار کے دریافت کرنا ہے اور مقصود اس سوال و جواب سے اذہان کا اُدھر متوجہ کرنا اور تفسیر بعد الابہام سے اس کا اہتمام شان ظاہر کرنا ہے +

٭۳ یعنی جب بعد فراق دنیا کے ان پر عذاب واقع ہوگا، تب حقیقت اور حقّیت قیامت کی منکشف ہو جائیگی یہ لوگ اسکو ممتنع و محال سمجھتے ہیں حالانکہ اسکو ممتنع سمجھنے سے ہماری قدرت کا انکار لازم آتا ہے اور ہماری قدرت کا انکار نہایت عجیب ہے کیونکہ (آگے دیکھو ترجمہ)

٭۴ مراد آفتاب ہے کقولہ تعالیٰ وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا

٭۵ اور ان سب سے ہمارا کمال قدرت ظاہر ہے۔ پھر قیامت پر ہمارے قادر ہونے کا کیوں انکار کیا جاتا ہے +

٭۶ یعنی آسمان اس قدر بہت سا کھل جائیگا جیسے بہت سے دروازے ملا کر بہت سی جگہ کھلی ہوتی ہے۔ پس کلام مبنی ہی تشبیہ پر۔ اب یہ شبہہ نہیں ہو سکتا کہ آسمان میں دروازے تو اب بھی ہیں پھر اس دن دروازے ہونیکے کیا معنی؟ اور یہ کھلنا نزول ملائکہ کے لئے ہوگا۔ جیسا سورۂ فرقان میں تَشَقَّقُ السَّمَآءُ سے تعبیر فرمایا ہے +

٭۷ اور یہ واقعات نفخۂ ثانیہ کے وقت ہونگے۔ البتہ پہاڑ چلائے جانے میں اس سورۃ میں بھی اور دوسری جگہ بھی جہاں جہاں واقع ہوا ہے دونوں احتمال ہیں یا تو نفخۂ ثانیہ کے بعد کہ اس سے سب عالم بعینہٖ عود کر آئے گا۔ جب حساب کا وقت آئیگا تو پہاڑوں کو زمین کے برابر کر دیا جائیگا: تاکہ زمین پر کوئی آڑ پہاڑ نہ رہے سب ایک ہی میدان میں نظر آئیں اور یا یہ نفخۂ ثانیہ تک کا مجموعہ ایک یوم قرار دے لیا گیا۔ واللہ اعلم +

لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ

گھات کی جگہ ہی۔ سرکشوں کا ٹھکانہ (ہے) جسمیں وہ بے انتہا زمانوں (پڑے) رہیں گے (اور) اسمیں نہ تو وہ کسی ٹھنڈک

فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً

(یعنی راحت) کا مزہ چکھیں گے اور نہ پینے کی چیز کا (جو کہ مسکن عطش ہو) بجز گرم پانی اور پیپ کے اور (ان کو) پورا پورا بدلہ

وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّكَذَّبُوْا

ملے گا۔ (اور وہ اعمال جنکا یہ بدلہ ہی یہ ہیں کہ) وہ لوگ حساب (قیامت) کا اندیشہ نہ رکھتے تھے۔ اور ہماری آیتوں کو

بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾

خوب جھٹلاتے تھے۔ اور ہم نے (ان کے اعمال میں سے) ہر چیز کو (ان کے نامۂ اعمال میں) لکھ کر ضبط کر رکھا ہے

فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ

سو مزہ چکھو کہ ہم تمہاری سزا ہی بڑھاتے جاویں گے۔ خدا سے ڈرنے والوں کے لئے بیشک کامیابی ہے

مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ

یعنی (کھانے اور سیر کو) باغ (جنمیں طرح طرح کے میوے ہونگے) اور انگور۔ اور (دل بہلانے کو) نوخاستہ ہم عمر عورتیں اور

كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾

(پینے کو) لبالب بھرے ہوئے جام شراب۔ (اور) وہاں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ (کیونکہ یہ باتیں وہاں محض

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ

معدوم ہیں) یہ (انکو انکی نیکیوں کا) بدلہ ملے گا جو کہ کافی انعام ہوگا (آپ کے) رب کی طرف سے جو مالک ہے آسمانوں کا اور

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ

زمین کا اور ان چیزوں کا جو ان دونوں کے درمیان میں ہیں (اور جو) رحمٰن ہے (اور) کسی کو اسکی طرف سے

خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۖ لَا

(مستقل) اختیار نہ ہوگا کہ (اسکے سامنے عرض معروض کر سکے)[1] جس روز تمام ذی ارواح اور فرشتے (خدا کے روبرو) صف بستہ

يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾

(خشوع وخضوع کے ساتھ) کھڑے ہونگے (اس روز) کوئی نہ بول سکے گا بجز اسکے جس کو رحمٰن (بولنے کی) اجازت دیدے اور وہ

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

شخص بات بھی ٹھیک کہے[2] یہ (دن جس کا اوپر ذکر ہوا) یقینی دن ہے۔ سو جس کا جی چاہے (اس کے حالات سن کر) اپنے رب کے پاس (اپنا)

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا

ٹھکانہ بنا رکھے۔ ہم نے تمکو ایک نزدیک آنیوالے عذاب سے ڈرا دیا ہے (جو کہ ایسے دن میں واقع ہونیوالا ہے) جس دن ہر شخص ان

ف۱ یہاں کئی صفتیں ارشاد ہیں۔ رَبِّ السَّمٰوٰتِ الخ جو دال ہے مالک تصرفات واقعۂ یوم قیامت پر۔ اور رحمان جو جزائے مومنین کے مناسب ہے، اور لَا يَمْلِكُوْنَ الخ جو تخویف کافرین کے مناسب ہے +

ع ۱ ۳۰ ۱

ف۲ ٹھیک بات سے وہ بات مراد ہے جس کی اجازت دی گئی ہو یعنی بولنا بھی محدود و مقید ہوگا یہ نہیں کہ جو چاہے بولنے لگے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲، ۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع

اعمال کو (اپنے سامنے حاضر) دیکھ لیگا جو اُس نے اپنے ہاتھوں کیئے ہونگے اور کافر (حسرت سے) کہیگا کاش میں مٹی ہو جاتا (تاکہ عذاب سے بچتا) ف۱

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نازعات مکہ میں نازل ہوئی اسمیں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ

قسم ہے اُن فرشتوں کی جو (کافروں کی) جان سختی سے نکالتے ہیں اور جو (مسلمانوں کی) آسانی سے نکالتے ہیں گویا انکا بند کھول دیتے ہیں ف۲ اور جو تیرتے

سَبْحًا ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ

ہوئے چلتے ہیں۔ پھر تیزی کے ساتھ دوڑتے ہیں۔ پھر ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں (ان سب کی قسمیں کھا کر ہم کہتے ہیں کہ) قیامت

الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ

ضرور آویگی۔ جس روز ہلا دینے والی چیز ہلا ڈالے گی (مراد نفخۂ اولیٰ ہے) جسکے بعد ایک پیچھے آنیوالی چیز آویگی (مراد نفخۂ ثانیہ ہے)

وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ

بہت سے دل اُس روز دھڑک رہے ہونگے انکی آنکھیں (مارے ندامت کے) جھک رہی ہونگی۔ کہتے ہیں کیا ہم پہلی حالت میں پھر واپس

فِي الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾ قَالُوْا تِلْكَ

ہونگے (پہلی حالت سے مراد حیات قبل از موت ہے) ف۳ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جاویں گے۔ پھر (احیات کیطرف) واپس ہونگے اگر

اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا

ایسا ہوا تو) اس صورت میں یہ واپسی (ہمارے لئے) بڑے خسارہ کی ہوگی ف۴ تو (یہ سمجھ رکھیں کہ ہمکو کچھ مشکل نہیں بلکہ) بس وہ ایک ہی سخت

هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ

آواز ہوگی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آموجود ہونگے کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ پہنچا ہے جب کہ

نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى

اُن کو اُن کے پروردگار نے ایک پاک میدان یعنی طویٰ میں (یہ اس کا نام ہے) پکارا کہ تم فرعون کے پاس جاؤ

فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَ

اُس نے بڑی شرارت اختیار کی ہے سو اس سے (جا کر) کہو کہ کیا تجھ کو اس بات کی خواہش ہے کہ تو درست ہو جاوے اور

اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ

(تیری درستی کی غرض سے) میں تجھ کو تیرے رب کیطرف (ذات و صفات کی) رہنمائی کروں تو تو (یہ سُن کر اس سے) ڈرنے لگے۔ پھر (جب اُس نے دلیل

ف۱ اور یہ اُس وقت کہیگا جب بہائم مٹی کر دیئے جائینگے رواہ فی الدر عن ابی ہریرہ رض یا وہ معنی مراد ہوں جو سورۂ نساء لو تسوی بہم الارض میں گذرے ہیں +

ف۲ والنّٰزعٰت۔ والنّٰشطٰت سے یہ شبہ نہ کیا جائے کہ بعض اوقات کفار کا نزع آسان اور مومنین کا سخت دکھا جاتا ہے اصل یہ ہے کہ یہ سختی اور سہولت جسمانی ظاہری ہوتی ہے اور آیت میں شدت و سہولت روحانی و حقیقی مراد ہے +

ف۳ یعنی کیا بعد الموت پھر حیات ثانیہ ہوگی؟ مقصود استبعاد ہے +

ف۴ کیونکہ ہم نے تو اس کے لئے کچھ سامان کیا نہیں۔ مقصود اس سے تمسخر تھا اہل حق کے اس عقیدہ کے ساتھ یعنی مسلمانوں کے عقیدہ پر تو ہم بڑے خسارہ میں ہونگے جیسے کوئی شخص کسی کو خیر خواہی سے ڈرائے کہ اس راہ مت جانا شیر ملے گا اور مخاطب تکذیب کے طور پر کسی سے کہے کہ بھائی اُدھر مت جانا شیر کھا جائیگا۔ مطلب یہ کہ قیامت کوئی چیز نہیں ہے +

Margin marks: ع ۲/۱ · وقف لازم · وقف لازم · وقف لازم · وقف لازم

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب		
۲ حرکتوں والی مد		

الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾

نبوّت طلب کی تو) اُسکو بڑی نشانی (نبوّت کی) دکھلائی۔ تو اس (فرعون) نے انکو جھٹلایا اور (ان کا) کہنا نہ مانا۔ پھر (موسٰیؑ سے) جدا ہو کر

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ

(انکے خلاف) کوشش کرنے لگا اور (لوگوں کو) جمع کیا۔ پھر (اُن کے سامنے) باآواز بلند تقریر کی اور کہا کہ میں تمہارا ربِ اعلیٰ ہوں۔ سو اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً

نے اسکو آخرت کے اور دُنیا کے عذاب میں پکڑا۔ ف۱ بے شک (اس واقعہ) میں ایسے شخص کے لیئے بڑی عبرت

لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰهَا ﴿٢٧﴾

ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے بھلا تمہارا (دوسری بار) پیدا کرنا (فی نفسہ) زیادہ سخت ہے یا آسمان کا۔ ف۲ اللہ نے اس کو بنایا

رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ

(اس طرح سے کہ) اسکی سقف کو بلند کیا اور اسکو درست بنایا (کہ کہیں اسمیں فطور وشقوق نہیں) اور اسکی رات کو تاریک بنایا اور اس کے

ضُحٰهَا ﴿٢٩﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ اَخْرَجَ

دن کو ظاہر کیا۔ ف۳ اور اس کے بعد زمین کو بچھایا (اور بچھا کر) اُس سے اس کا

مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾

پانی اور چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو (اس پر) قائم کر دیا۔

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ

تمہارے اور تمہارے مولیشیوں کے فائدہ پہنچانے کے لئے سو جب وہ بڑا ہنگامہ

الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ

آوے گا۔ یعنی جس دن انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا۔ اور دیکھنے والوں کے

الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ

سامنے دوزخ ظاہر کی جاوے گی تو (اس روز یہ حالت ہوگی کہ) جس شخص نے (حق سے) سرکشی کی ہوگی اور (آخرت کا منکر ہو کر) دُنیوی

الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَاَمَّا مَنْ

زندگی کو ترجیح دی ہوگی۔ سو دوزخ (اس کا) ٹھکانہ ہوگا اور جو شخص (دنیا میں) اپنے

خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾ فَاِنَّ

رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو (حرام) خواہش سے روکا ہوگا۔ ف۴ سو

الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ

جنت اس کا ٹھکانہ ہوگا۔ یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا

ف۱
دنیوی عذاب تو غرق ہے اور اخروی عذاب جہنم کی یعنی آگ میں جلنا ہے +

ع ۱ ۲۶ ۳

ف۲
ظاہر ہے کہ تمہارے دوسری بار پیدا کرنے سے آسمان کا پیدا کرنا زیادہ سخت ہے۔ پھر جب اس کو پیدا کر دیا، تو تمہارا مکرر پیدا کر دینا کیا مشکل ہے +

ف۳
رات اور دن کو آسمان کی طرف اس لیئے منسوب کیا کہ رات اور دن آفتاب کے طلوع اور غروب سے ہوتے ہیں اور آفتاب آسمان میں ہے

ف۴
یعنی اعتقاد کے ساتھ عمل بھی صالح ہوگا اور عمل صالح طریق جنت ہے۔ اس کا موقوف علیہ نہیں +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مُرْسٰـهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ

وقوع کب ہوگا ف۱ (سو) اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق اس (کے علم کی تعیین) کا مدار صرف آپ کے رب کی طرف

مُنْتَهٰـهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ

ہے (اور) آپ تو صرف (اخبارِ اجمالی سے) ایسے شخص کو ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈرتا ہو۔ جس روز یہ

يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

اس کو دیکھیں گے تو (ان کو) ایسا معلوم ہوگا کہ گویا (دنیا میں) صرف ایک دن کے آخری حصہ میں یا اسکے اول حصہ میں رہے ہیں ف۲

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ وَّكَذَا اِلَى الْاٰخِرَةِ

سورۂ عبس مکہ میں نازل ہوئی اسمیں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ

پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) چیں بجبیں ہوگئے اور متوجہ نہ ہوئے اس بات سے کہ ان کے پاس اندھا آیا ف۳ اور آپ کو کیا خبر شاید نابینا

لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ

(آپ کی تعلیم سے) پورے طور پر سنور جاتا۔ یا (کسی خاص امر میں) نصیحت قبول کرتا سو اسکو نصیحت کرنا (کچھ نہ کچھ) فائدہ پہنچاتا۔ تو جو

اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا

شخص (دین سے) بے پروائی کرتا ہے آپ اس کی تو فکر میں پڑتے ہیں حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں کہ وہ

يَزَّكّٰى ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾

نہ سنورے اور جو شخص آپکے پاس (دین کے شوق میں) دوڑتا ہوا آتا ہے اور وہ (خدا سے) ڈرتا ہے۔

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ

آپ اس سے بے اعتنائی کرتے ہیں (آپ آئندہ) ہرگز ایسا نہ کیجئے قرآن (محض ایک) نصیحت کی چیز ہے۔ سو جس کا

شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ

جی چاہے اسکو قبول کرلے وہ (قرآن لوحِ محفوظ کے) ایسے صحیفوں میں (ثبت) ہے جو (عند اللہ) مکرّم ہیں۔ رفیع المکان ہیں مقدّس

مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ

ہیں جو ایسے لکھنے والوں (یعنی فرشتوں) کے ہاتھوں میں (رہتے) ہیں کہ وہ مکرّم (اور) نیک ہیں۔ آدمی پر

الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ

(جو ایسے تذکرہ سے تذکر نہ حاصل کرے) خدا کی مار وہ کیسا ناشکر ہے (وہ دیکھتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے) اسکو کیسی (حقیر) چیز سے

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ کفار بقصد انکار قیامت کا معین وقت پوچھا کرتے تھے آگے اس کا جواب ہے کہ اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق کیونکہ بیان کا موقوف علیہ علم ہے اور وہ منتفی ہے اور انتفاء موقوف علیہ مستلزم ہے انتفاء موقوف کو +

ف۲ یعنی دنیا کی طویل مدت قصیر معلوم ہوگی اور سمجھیں گے کہ عذاب استعجال کے ساتھ آگیا جسکی یہ استدعا کرتے ہیں۔ حاصل یہ کہ استعجال (جلدی) کیوں کرتے ہو۔ وقوع کے وقت اسکو مستعجل ہی سمجھو گے اور جس دیر کو اب دیر سمجھ رہے ہو یہ دیر معلوم نہ ہوگی +

ف۳ شدید الکفر لوگوں کی ہدایت میں جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو اہتمام اور کاوش فرمانے سے کوفت ہوتی تھی، حتیٰ کہ ایک بار اسی بنا پر ایک نابینا صحابی کا ایسے موقع پر آکر بولنا موجب کلفت ہوا تھا۔ اس لئے شروع سورت میں ایک محبوبانہ انداز کے ساتھ جسکو لوگ عتاب کہتے ہیں اس قدر اہتمام سے نہی اور طالبان صادق کے حال پر توجہ فرمانے کا امر فرماتے ہیں :

ف۴ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض رؤسائے مشرکین (باقی برصفحہ ۹۳۴)

مِنْ نُّطْفَةٍ ۭ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝۱۹ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝۲۰ ثُمَّ

پیدا کیا (آگے جواب ہے کہ) نطفہ سے (پیدا کیا آگے اسکی کیفیت مذکور ہے کہ) اسکی صورت بنائی پھر اس (کے اعضا) کو انداز سے بنایا پھر اسکو

اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝۲۱ ثُمَّ اِذَا شَاۗءَ اَنْشَرَهٗ ۝۲۲ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ

(نکلنے کا) رستہ آسان کر دیا۔ پھر (بعد عمر ختم ہونیکے) اسکو موت دی پھر اسکو قبر میں لیگیا۔ پھر جب اللہ چاہیگا اسکو دوبارہ زندہ کریگا۔ ہرگز (شکر) نہیں

مَاۤ اَمَرَهٗ ۝۲۳ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ۝۲۴ اَنَّا صَبَبْنَا

(ادا کیا) اور (اسکو جو حکم کیا تھا اسکو بجا نہیں لایا۔ سو انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے کہ ہم نے عجیب طور

الْمَاۗءَ صَبًّا ۝۲۵ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝۲۶ فَاَنْۢبَتْنَا

پر پانی برسایا پھر عجیب طور پر زمین کو پھاڑا پھر ہم نے اس میں

فِيْهَا حَبًّا ۝۲۷ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝۲۸ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝۲۹

غلّہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور

وَّحَدَاۗىِٕقَ غُلْبًا ۝۳۰ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝۳۱ مَّتَاعًا لَّكُمْ

اور گنجان باغ اور میوے اور چارہ پیدا کیا۔ (بعضی چیزیں) تمہارے اور (بعضی چیزیں) تمہارے مواشی کے فائدہ کے لئے (اب)

وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝۳۲ فَاِذَا جَاۗءَتِ الصَّاۗخَّةُ ۝۳۳ يَوْمَ يَفِرُّ

تو یہ ناشکری اور کفر کرتے ہیں) پھر جس وقت کانوں کا بہرہ کر دینے والا شور برپا ہو گا جس روز ایسا آدمی (جس

الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝۳۴ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝۳۵ وَصَاحِبَتِهٖ وَ

کا اوپر بیان ہوا) اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد

بَنِيْهِ ۝۳۶ۭ لِكُلِّ امْرِۍ ٍ مِّنْهُمْ يَوْمَىِٕذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝۳۷ۭ

سے بھاگے گا (یعنی کوئی کسی کی ہمدردی نہ کریگا) اُن میں ہر شخص کو اپنا ہی ایسا مشغلہ ہو گا جو اسکو اور طرف متوجہ نہ ہونے دیگا

وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝۳۸ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝۳۹ۚ

(یہ تو کفار کا حال ہوا آگے مجموعہ مومنین و کفار کی تفصیل ہے کہ) بہت سے چہرے اس روز (ایمان کیوجہ سے) روشن (اور مسرت سے) خنداں شاداں ہونگے

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝۴۰ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝۴۱ۭ

اور بہت سے چہروں پر اس روز (کفر کی وجہ سے) ظلمت ہو گی اور (اس ظلمت کے ساتھ ان پر غم کی) کدورت چھائی ہو گی

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝۴۲ۧ

یہی لوگ کافر فاجر ہیں۔

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ تکویر مکہ میں نازل ہوئی اس میں انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

(بقیہ صفحہ ۹۳۳)

کو سمجھا رہے تھے کہ اتنے میں عبداللہ ابن ام مکتوم نابینا صحابی حاضر ہوئے اور کچھ پوچھنا شروع کیا۔ یہ قطع کلام آپ کو ناگوار ہوا اور آپ نے انُ کی طرف التفات نہ فرمایا اور ناگواری کیوجہ سے آپ چین بجبین ہوئے۔ جب آپ اس مجلس سے اٹھ کر گھر جانے لگے تو یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ اس کے بعد جب حضرت عبداللہ ابن ام مکتومؓ آپ کے پاس آتے تو آپ بڑی خاطر کرتے ھٰذہ الروایات کلھا فی الدر المنثور ان آیات میں آپکی اجتہادی لغزش پر آپ کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ منشار اس اجتہاد کا یہ تھا کہ یہ امر تو متیقن اور ثابت ہے کہ اہم مقدم ہوتا ہے آپ نے کفر کی اشدیت کو موجب اہمیت سمجھا۔ جیسے دو بیماروں میں ایک کو ہیضہ اور دوسرے کو زکام ہے تو صاحب ہیضہ کا علاج مقدم ہو گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ اشتداد مرض اس وقت موجب اہمیت ہے جب مریض علاج کا مخالف نہ ہو۔ ورنہ طالب علاج ہونا موجب اقدمیت و اہمیت ہو گا گو مرض خفیف ہو۔ ان آیات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جس شخص سے عذر یا ناواقفی کے سبب کوئی بے تمیزی صادر ہو جائے اُس سے روگردانی یا ناراضی نہ کرنی چاہیئے۔ اور اعمٰی یعنی اندھے سے تعبیر کرنا اشارہ ہے مقتضی توجہ و عطوفت کی طرف +

ع ۱ ۴۲ ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝١ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝٢ وَاِذَا

جب آفتاب بے نور ہو جاوے گا اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور جب

الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝٣ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝٤ وَاِذَا الْوُحُوْشُ

پہاڑ چلائے جاویں گے اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھرینگی اور جب وحشی جانور (مارے

حُشِرَتْ ۝٥ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝٦ وَاِذَا النُّفُوْسُ

گھبراہٹ کے) سب جمع ہو جاویں گے۔ اور جب دریا بھڑکائے جاویں گے وا اور جب ایک ایک قسم کے لوگ

زُوِّجَتْ ۝٧ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝٨ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ

اکٹھے کئے جاویں گے۔ اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ پر قتل

قُتِلَتْ ۝٩ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝١٠ وَاِذَا السَّمَآءُ

کی گئی تھی۔ اور جب نامۂ اعمال کھولے جاویں گے (تاکہ سب اپنے اپنے عمل دیکھ لیں) اور جب آسمان کھل جاویگا۔

كُشِطَتْ ۝١١ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝١٢ وَاِذَا الْجَنَّةُ

(اور اسکے کھلنے سے آسمان کے اوپر کی چیزیں نظر آنے لگیں گی) اور جب دوزخ (اور زیادہ) دھکائی جاویگی اور جب جنت نزدیک

اُزْلِفَتْ ۝١٣ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝١٤ فَلَآ اُقْسِمُ

کردی جاویگی۔ (تو اس وقت) ہر شخص ان اعمال کو جان لیگا جو لے کر آیا ہے (اور جب ایسا واقعہ ہائلہ ہونیوالا ہے) تو میں

بِالْخُنَّسِ ۝١٥ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝١٦ وَالَّيْلِ اِذَا

قسم کھاتا ہوں اُن ستاروں کی جو (سیدھے چلتے چلتے) پیچھے کو ہٹنے لگتے ہیں (اور پھر پیچھے ہی کو) چلتے رہتے ہیں (اور اپنے

عَسْعَسَ ۝١٧ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝١٨ اِنَّهٗ لَقَوْلُ

مطالع میں) جا چھپتے ہیں۔ اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے اور قسم ہے صبح کی جب وہ آنے لگے (آگے جواب قسم ہے) کہ یہ قرآن

رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝١٩ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝٢٠

(اللہ کا) کلام ہے۔ ایک معزز فرشتہ (یعنی جبریل علیہ السلام) کا لایا ہوا۔ جو قوت والا ہے (اور) مالک عرش کے نزدیک

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝٢١ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝٢٢

ذی رتبہ ہے (اور) وہاں (یعنی آسمانوں میں) اُس کا کہنا مانا جاتا ہے وٹ اور امانتدار ہیں کہ (وحی کو صحیح صحیح پہنچا دیتے ہیں) وٹ اور یہ تمہارے

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝٢٣ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ

ساتھ کے رہنے والے (محمد صلعم) مجنون نہیں ہیں۔ انہوں نے اس فرشتہ کو (اصلی صورت میں آسمان کے) صاف کنارہ پر دیکھا بھی ہے وٹ۔ اور یہ پیغمبر مخفی

وا یہ چھ واقعے تو نفخۂ اولیٰ کے وقت ہونگے جبکہ دنیا آباد ہوگی اور اُس نفخہ سے یہ تغیرات و تبدلات ہونگے اور اس وقت اونٹنیاں وغیرہ بھی اپنی اپنی حالت پر ہونگی جنمیں بعضی وضع حمل کے قریب ہونگی جو کہ اہل عرب کے نزدیک عزیز ترین اموال ہیں مگر اس وقت ہلچل میں کسی کو کہیں کا ہوش نہ رہیگا۔ اور وحوش بھی مارے گھبراہٹ کے سب گڈمڈ ہو جائیں گے۔ اور دریاؤں میں اول طغیانی پیدا ہوگی اور زمین میں شقوق واقع ہو جائینگے۔ جس سے سب شیریں اور شور دریا ایک ہو جائینگے۔ پھر شدت حرارت سے سب کا پانی مستحیل بآتش ہو جائیگا۔ اسکے بعد عالم فنا ہو جائیگا اور اگلے چھ واقعات بعد نفخۂ ثانیہ کے ہوں گے +

وٹ یعنی فرشتے اس کا کہنا مانتے ہیں +

وٹ امانتدار ہے کہ وحی کو صحیح صحیح بے کم و کاست پہنچا دیتا ہے۔ پس وحی لانے والا تو ایسا ہے۔ آگے جن پر وحی نازل ہوئی ان کی نسبت ارشاد ہے کہ (آگے دیکھو ترجمہ)

وٹ صاف کنارہ سے بلند کنارہ مراد ہے کہ صاف نظر آتا ہے۔ اس کا مفصل بیان سورۂ نجم میں گذرا +

+ + + + + + +
+ + + + +
+ + +
+

٦ حرکتوں والی مدِ لازم — ۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب — ۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بِضَنِيْنٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿٢٥﴾ فَاَيْنَ

(بتلائی ہوئی وحی کی) باتوں پر بخل کرنیوالے بھی نہیں ف۱ اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے ف۲ جب یہ ثابت ہے، تو

تَذْهَبُوْنَ ﴿٢٦﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ لِمَنْ شَآءَ

تم لوگ (اس بارے میں) کدھر کو چلے جا رہے ہو۔ بس یہ تو (بالعموم) دُنیا جہان والوں کیلئے ایک بڑا نصیحت نامہ ہے۔ (اور بالخصوص)

مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ

ایسے شخص کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے اور تم بدُوں خدائے ربّ العالمین کے

يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٩﴾

چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے ف۳

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ انفطار مکہ میں نازل ہُوئی۔ اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہُوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿٢﴾

جب آسمان پھٹ جاوے گا اور جب ستارے (ٹوٹ کر) جھڑ پڑیں گے۔

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿٣﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ

اور جب سب دریا (شور اور شیریں) بہ پڑیں گے اور جب قبریں اکھاڑی جاوینگی (یعنی اُن میں کے مُردے نکل کھڑے ہونگے

نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ﴿٥﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا

اس وقت) ہر شخص اپنے اگلے اور پچھلے اعمال کو جان لے گا اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے ایسے

غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿٦﴾ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ

ربّ کریم کے ساتھ بھول میں ڈال رکھا ہے جس نے تجھ کو (انسان) بنایا۔ پھر تیرے اعضا کو درست کیا

فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾

پھر تجھ کو (مناسب) اعتدال پر بنایا۔ (اور) جس صورت میں چاہا تجھ کو ترکیب دیدیا ف۴ (ان سب اُمور کا مقتضا یہ ہے کہ تم کو)

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ﴿٩﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ

ہرگز (مغرور) نہیں (ہونا چاہیئے مگر تم باز نہیں آتے) بلکہ تم (اس وجہ سے دھوکہ میں پڑ گئے ہو کہ تم) جزا و سزا (ہی) کو جھٹلاتے ہو اور تم پر

لَحٰفِظِيْنَ ﴿١٠﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿١١﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا

(تمہارے سب اعمال) یاد رکھنے والے معزز لکھنے والے مقرر ہیں جو تمہارے سب افعال کو

٦ حرکتوں والی مدّ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ جیسا کاہنوں کی عادت تھی کہ رقم لیکر کوئی بات بتلاتے تھے۔ اس سے نفی کہانت اور نفی اجر کی بھی ہو گئی +

ف۲ اس سے نفی کہانت کی اور تاکید ہو گئی۔ حاصل یہ کہ نہ آپ مجنون ہیں۔ نہ کاہن۔ نہ صاحب غرض اور وحی لانیوالے کو پہچانتے بھی ہیں جو امانت دار ہے پس لامحالہ یہ اللہ کا کلام اور آپ اللہ کے رسُول ہیں اور یہ قسمیں جو اُوپر مذکور ہوئیں مطلب مقام کے نہایت مناسب ہیں چنانچہ ستاروں کا سیدھا چلنا اور لوٹنا اور چھپ جانا مشابہ ہی فرشتہ کے آنے اور واپس جانے اور عالم ملکوت میں جا چھپنے کے اور رات کا گذرنا اور صبح کا آنا قرآن کے مشابہ ہے بہ سبب ظلمت کفر کے رفع ہو جانے اور نور ہدایت کے ظاہر ہو جانے کے +

ع ٢٩ / ٦

ف۳ یعنی فی نفسہ تو نصیحت ہے لیکن اسکی تاثیر مشیّتِ الٰہی پر موقوف ہے۔ جو بعض لوگوں کے لئے متعلق ہوتی ہے اور بعض کے لئے کسی حکمت سے متعلق نہیں ہوتی +

ف۴ یعنی باوجود اشتراک خلق وتسویہ وتعدیل کے پھر الگ الگ طور پر پیدا کیا۔ مَا غَرَّكَ سے پہلے معاد کا اور اس کے بعد مبدأ کا ذکر اشارہ ہے کہ گو امر مانع اغترار ہو پھر بھی غرور سے باز نہیں آتا اور کریم کی صفت میں تلقین حجت نہیں، بلکہ تقویت ہے مانع کی۔ یعنی کریم ہونا مقتضی ہے کہ اس کی طرف زیادہ توجہ کی جائے +

تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ

جانتے ہیں نیک لوگ بیشک آسائش میں ہوں گے اور بدکار (یعنی کافر لوگ) بیشک دوزخ میں

جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾

ہوں گے روزجزا کو اس میں داخل ہوں گے اور (پھر داخل ہو کر) اس سے باہر نہ ہونگے (بلکہ اسمیں خلود ہوگا)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾

اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روزجزا کیسا ہے (اور ہم) پھر (مکرر کہتے ہیں کہ) آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روزجزا کیسا ہے

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾ ع

وہ ایسا دن ہے جسمیں کسی شخص کا کسی شخص کے نفع کیلئے کچھ بس نہ چلے گا۔ اور تمامتر حکومت اس روز اللہ ہی کی ہوگی۔

سُوْرَةُ التَّطْفِيْفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۂ تطفیف مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں چھتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى

بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے (اپنا حق) ناپ کر لیں

النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ

تو پورا لیں اور جب اُن کو ناپ کر یا تول کر دیں

يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾

تو گھٹا کر دیں ف۱ (آگے مطففین کو تہدید ہے کہ) کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں

لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵﴾ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ

زندہ کرکے اُٹھائے جاویں گے۔ جس دن تمام آدمی رب العالمین کے سامنے کھڑے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ﴿۷﴾

ہوں گے ہرگز (ایسا) نہیں ہوگا (یعنی کافر) لوگوں کا نامۂ عمل سجین میں رہے گا ف۲ (اور آگے

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ﴿۸﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۹﴾ وَيْلٌ

تہویل کیلئے سوال ہے کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ سجین میں رکھا ہوا نامۂ عمل کیا چیز ہے وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے۔ اُس

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ

روز (یعنی قیامت کے روز) جھٹلانیوالوں کی بڑی خرابی ہوگی۔ جو روز جزا کو جھٹلاتے

ف۱ لوگوں سے اپنا حق پورا لینا مذموم نہیں ہے۔ مگر اسکے لانے سے مقصود خود اس پر مذمت کرنا نہیں ہے بلکہ کم دینے پر مذمت کی تاکید و تقویت ہے۔ یعنی کم دینا، گو فی نفسہ مذموم ہی لیکن اس کے ساتھ اگر دوسرے کی اصلاً رعایت نہ کی جائے تو اور زیادہ مذموم ہے بخلاف رعایت کرنیوالے کے کہ اگر اسمیں ایک عیب ہے تو ایک ہنر بھی ہے اس لئے اول شخص کا عیب اشد ہے اور چونکہ اصل مقصود کم دینے کی مذمت ہے اس لئے اسمیں ناپ اور تول دونوں کا ذکر کیا تاکہ خوب تصریح ہو جائے کہ ناپنے میں بھی کم دیتے ہیں۔ تولنے میں بھی کم دیتے ہیں۔ اور چونکہ پورا لینا فی نفسہ مدار ذم نہیں ہے اس لئے وہاں ناپ اور تول دونوں کا ذکر نہیں کیا بلکہ ایک ہی کا ذکر کیا۔ پھر تخصیص ناپ کی شاید اس لئے ہو کہ عرب میں زیادہ دستور کیل کا تھا+

ف۲ سجین ایک مقام ارض سابعہ میں ارواح کفار کا مستقر ہے۔ کذا فی تفسیر ابن کثیر عن کعب و فی الدر المنثور عن ابن عباس رض ومجاہد وفرقد وقتادہ، و عبداللہ بن عمرو مرفوعاً+

ع ۱۹ / ۹

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

الدِّيْنِ ﴿١١﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾

ہیں اور اس (روز جزا) کو تو وہی شخص جھٹلاتا ہے جو حدِّ (عبودیت) سے گذر نیوالا ہو (اور) مجرم ہو

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾

(اور) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاویں تو یوں کہہ دیتا ہو کہ بے سند باتیں ہیں اگلوں سی منقول چلی آتی ہیں

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾

ہرگز (ایسا) نہیں بلکہ (اصل وجہ انکی تکذیب کی یہ ہے کہ) ان کے دلوں پران کے اعمال (بد) کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ

ہرگز (ایسا) نہیں یہ لوگ اس روز (ایک تو) اپنے رب (کا دیدار دیکھنے) سے روک دئے جاویں گے پھر

اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ

(صرف اسی پر اکتفا نہ ہوگا بلکہ) یہ دوزخ میں داخل ہوں گے پھر (ان سے) کہا جاوے گا کہ یہی ہے جس کو تم

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ

جھٹلایا کرتے تھے (یہ جو مومنین کے اجر و ثواب کے منکر ہیں) ہرگز (ایسا) نہیں نیک لوگوں کا نامۂ عمل

لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾

علّیین میں رہے گا۔ ف۱ (اور آگے تفخیم کیلئے سوال ہی کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ علّیین میں رکھا ہوا نامۂ عمل کیا چیز ہے

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ

وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے جس کو مقرب فرشتے (شوق سے) دیکھتے ہیں ف۲ (آگے ان کی جزائے آخرت کا بیان ہے کہ) نیک لوگ بڑی آسائش میں ہوں گے۔

الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾

مسہریوں پر (بیٹھے بہشت کے عجائبات) دیکھتے ہوں گے۔

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ

اے مخاطب تو ان کے چہروں میں آسائش کی بشاشت دیکھے گا (اور) ان کو پینے کے

مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ

لئے شراب خالص سربمہر جس پر مُشک کی مہر ہوگی ملے گی ف۳ اور حرص

ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهٗ

کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہیئے ف۴ اور اس (شراب) کی آمیزش

مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾

تسنیم (کے پانی) کی ہوگی۔ یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے۔ (آگے مجموعۂ فریقین

ف۱ علّیین ایک مقام سماءِ سابعہ میں ارواحِ مومنین کا مستقر ہے کذا فی تفسیر ابن کثیر عن کعب +

ف۲ یہ مومن کیلئے کرامتِ عظیمہ ہے جیسا کہ رُوح المعانی میں بتخریج عبد بن حمید حضرت کعب سے روایت ہے کہ جب ملائکہ مومن کی روح کو قبض کر کے لے جاتے ہیں تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اسکے ساتھ ہوتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک پہنچکر اس رُوح کو رکھ دیتے ہیں۔ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ہم اس کا نامۂ اعمال دیکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ نامۂ اعمال کھول کر دکھلایا جاتا ہے +

ف۳ جیسے قاعدہ ہے کہ لاکھ وغیرہ لگا کر اس پر مہر کر دیتے ہیں اور ایسی چیز کو طین ختام کہتے ہیں۔ وہاں شراب کے منہ پر کستوری لگا کر اس پر مہر کر دی جائیگی جو اس بات کی علامت ہوگی کہ اس شراب میں سے نہ تو کچھ نکالی گئی ہے اور نہ باہر کی کوئی چیز اسمیں داخل کی گئی ہے +

ف۴ یعنی حرص کے لائق یہ ہے خواہ صرف شراب مراد لی جائے خواہ کُل نعمارِ جنّت یعنی لائق لاتحصیل یہ نعمتیں ہیں نہ کہ دُنیا کی فانی نعمتیں۔ اور ان کی تحصیل کا طریقہ نیک اعمال ہیں۔ پس ان میں انتہائی کوشش کرنی چاہیئے +

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا

کا مجموعۂ حال دُنیا و آخرت مذکور ہے یعنی) جو لوگ مجرم تھے (یعنی کافر) وہ ایمان والوں سے (دُنیا میں

يَضْحَكُونَ ﴿٢٩﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾

تحقیراً) ہنسا کرتے تھے اور یہ (ایمان والے) جب ان (کافروں) کے سامنے سے ہو کر گذرتے تھے تو آپس میں آنکھوں سے اشارے

وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣١﴾

کرتے تھے۔ اور جب اپنے گھروں میں جاتے تو (وہاں بھی ان کا تذکرہ کر کے) دل لگیاں کرتے ف۱

وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٣٢﴾ وَمَا

اور جب ان کو دیکھتے تو یوں کہا کرتے کہ یہ لوگ یقیناً غلطی میں ہیں (کیونکہ کفار اسلام کو غلطی سمجھتے تھے) حالانکہ

أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا

یہ (کافر ان (مسلمانوں) پر نگرانی کرنے والے کر کے نہیں بھیجے گئے سو آج (قیامت کے دن) ایمان والے

مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٣٥﴾

کافروں پر ہنستے ہوں گے۔ مسہریوں پر (بیٹھے ان کا حال) دیکھ رہے ہوں گے ف۲

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

واقعی کافروں کو اُن کے کئے کا خوب بدلہ ملے گا۔

سُورَةُ الْانْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُونَ اٰيَةً

سورۂ انشقاق مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں پچیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴿١﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا

جب (نفخۂ ثانیہ کے وقت) آسمان پھٹ جائیگا (تاکہ اس میں سے غمام اور ملائکہ کا نزول ہو) اور اپنے رب کا حکم سُن لیگا ف۳ اور وہ (آسمان) اسی

الْأَرْضُ مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَأَذِنَتْ

لائق ہے۔ اور جب زمین کھینچ کر بڑھا دی جائیگی ف۴ اور وہ (زمین) اپنے اندر کی چیزوں کو (یعنی مُردوں کو) باہر اُگل دیگی اور خالی ہو جاویگی۔

لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ

اور اپنے رب کا حکم سُن لیگی اور وہ اسی لائق ہے۔ اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک (یعنی مرنے کے وقت تک) کام میں کوشش

كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ﴿٦﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ

کر رہا ہے۔ پھر (قیامت میں) اس (کام کی جزا) سے جا ملیگا۔ تو (اُس روز) جس شخص کا نامۂ اعمال اُس کے داہنے ہاتھ میں ملیگا۔ سو

ف۱
مطلب یہ کہ غیبت و حضور ہر حالت میں مومنوں کی تحقیر و استہزا کا مشغلہ رہتا۔ البتہ حضور میں اشارے چلا کرتے اور غیبت میں صراحۃً برائیاں کرتے حالانکہ مسلمانوں کی تحقیر و استہزار کی بجائے کفار کو اپنی فکر کرنا چاہیئے تھا۔ انہوں نے ایک تو اہل حق کے ساتھ استہزا کیا۔ پھر اپنی اصلاح سے بیفکر رہے +

ف۲
دُرِّ منثور میں قتادہ سے مروی ہی کہ کچھ دریچے جھرو کے ایسے ہوں گے جن سے اہل جنّت دوزخیوں کو دیکھ سکیں گے، پس اُن کا بُرا حال دیکھ کر بطور انتقام کے اُن پر ہنسیں گے +

ع ۳۶ / ۱ / ۸

ف۳
یہاں حکم سے مراد انشقاق کا حکم تکوینی ہے اور ماننے سے مراد اس کا وقوع ہے +

ف۴
جس طرح چمڑا یا ربڑ کھینچا جاتا ہے۔ پس زمین اپنی موجودہ مقدار سے بہت زیادہ وسیع ہو جائے گی۔ تاکہ سب اوّلین و آخرین اس پر سما سکیں جیسا کہ درّ منثور میں بسند جیّد حاکم کی روایت سے مرفوعاً وارد ہے۔ تمد الارض یوم القیامة مدّ الادیم الخ پس یہ انشقاق اور یہ امتداد دونوں حساب کے مقدمات میں سے ہیں +

٦ حرکتوں والی مد لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝٨ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝٩

اُس سے آسان حساب لیا جائے گا ف۱ اور وہ (اس سے فارغ ہو کر) اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش آئے گا۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝١٠ فَسَوْفَ يَدْعُوْا

اور جس شخص کا نامۂ اعمال (اُسکے بائیں ہاتھ میں) اسکی پیٹھ کے پیچھے سے ملے گا ف۲ سو وہ موت کو پکاریگا اور

ثُبُوْرًا ۝١١ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝١٢ اِنَّهٗ كَانَ فِیْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝١٣

جہنم میں داخل ہوگا۔ یہ شخص (دنیا میں) اپنے متعلقین میں خوش خوش رہا کرتا تھا (یہانتک کہ فرطِ خوشی میں

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝١٤ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ

آخرت کی تکذیب کرتا تھا) اُس نے خیال کر رکھا تھا کہ اس کو (خدا کیطرف) لوٹنا نہیں ہے، (آگے ردّ ہے اس خیال کا کہ لوٹنا) کیوں نہ

بَصِيْرًا ۝١٥ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝١٦ وَالَّيْلِ وَمَا

ہوتا۔ اس کا رب اسکو خوب دیکھتا تھا۔ سو (اس بنا پر) میں قسم کھا کر کہتا ہوں شفق کی۔ اور رات کی اور اُن چیزوں کی جنکو رات

وَسَقَ ۝١٧ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝١٨ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا

سمیٹ (کر جمع کر) لیتی ہے ف۳ اور چاند کی جب وہ پورا ہو جاوے کہ تم لوگوں کو ضرور ایک حالت کے

عَنْ طَبَقٍ ۝١٩ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٢٠ وَاِذَا قُرِئَ

بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے ف۴ سو (باوجود ان مقتضیاتِ خوف و ایمان کے جمع کے) ان لوگوں کو کیا ہوا کہ ایمان نہیں

عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝٢١ بَلِ الَّذِيْنَ

لاتے۔ اور (جب اُن کے عناد کی یہ حالت ہے کہ) جب اُن کے روبرو قرآن پڑھا جاتا ہے تو اس وقت بھی خدا کی طرف نہیں جھکتے۔ بلکہ

كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝٢٢ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝٢٣

یہ کافر (اور الٹی) تکذیب کرتے ہیں۔ اور اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ یہ لوگ (اعمالِ بد کا ذخیرہ) جمع کر رہے ہیں۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٢٤ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

سو (ان اعمالِ کفریہ کے سبب) آپ ان کو ایک دردناک عذاب کی خبر دیدیجئے۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٢٥ ع

انہوں نے اچھے عمل کئے ان کے لئے (آخرت میں) ایسا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونیوالا نہیں۔

معانقہ۔ عند المتأخرین ۱۲

السجدۃ ۱۳

ع ٢٥ ٩

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ بروج مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱ آسان حساب کے مراتب مختلف ہیں ایک یہ کہ اس پر اصلاً عذاب مرتب نہ ہو یعنی بعض کے لئے تو یہ ہوگا اور حدیث میں اسی کی تفسیر آئی ہے کہ جس حساب میں مناقشہ نہ ہو، صرف پیشی ہو جائے اور یہ غیر معذبین کے لئے ہوگا۔ دوسرا یہ کہ اس پر عذاب مخلد نہ ہو اور یہ عام مؤمنین کیلئے ہوگا اور مطلق عذاب اس کے منافی نہیں +

ف۲ مراد اس سے کفار ہیں۔ اور پشت کیطرف سے ملنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ اسکی مشکیں کسی ہوئی ہوں گی تو بایاں ہاتھ بھی پشت کیطرف ہوگا۔ دوسری صورت مجاہد کا قول ہے کہ اس کا ہاتھ پشت کی طرف نکال دیا جائے گا۔ کذا فی الدر المنثور +

ف۳ مراد وہ سب جاندار ہیں جو رات کو آرام کرنے کے لئے اپنے اپنے ٹھکانے آجاتے ہیں +

ف۴ وہ حالتیں ایک موت ہے، اس کے بعد احوالِ برزخ، اس کے بعد احوالِ قیامت، پھر خود ان میں بھی تعدد کثیر ہے۔ اور ان قسموں کا مناسب مقام ہونا اس طرح ہے کہ رات کے احوال کا مختلف ہونا کہ اول شفق نمودار ہوتی ہے۔ پھر زیادہ رات آتی ہے تو سب سو جاتے ہیں اور پھر ایک رات گزری رات سے نورِ قمر کی زیادت و نقصان میں مختلف ہونا۔ یہ سب احوال بعد الموت کے مشابہ ہے۔ نیز موت سے عالم آخرت شروع ہونا جیسے شفق سے رات شروع ہوتی ہے۔ پھر برزخ لوگوں کے سو رہنے کے مشابہ ہے اور چاند کا پورا ہونا بعد محاق کے حیوٰۃ قیامت کے بعد فناء عالم کے مشابہ ہے +

وَالسَّمَاۤءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝١ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝٢

قسم ہے برجوں والے آسمان کی (مراد برجوں سے بڑے بڑے ستارے ہیں) اور (قسم ہے) وعدہ کئے ہوئے دن کی اور حاضر ہونیوالے کی

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝٣ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝٤

اور (قسم ہے) اُس (دن) کی جسمیں (لوگوں کی) حاضری ہوتی ہے ف۱ کہ خندق والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝٥ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝٦

والے ملعون ہُوئے جس وقت وہ لوگ اس (آگ) کے آس پاس بیٹھے ہُوئے تھے

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝٧

اور وہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ (ظلم و ستم) کر رہے تھے۔ اس کو دیکھ رہے تھے۔

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ

اور ان کافروں نے ان مسلمانوں میں کوئی عیب نہیں پایا۔ بجز اس کے کہ وہ خدا پر ایمان لے آئے

الْحَمِيْدِ ۝٨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

تھے جو زبردست (اور) سزاوارِ حمد ہے۔ ف۲ ایسا کہ اسی کی ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی اور

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝٩ اِنَّ الَّذِيْنَ

(آگے ظالموں کیلئے عام وعید ہے اور مظلوموں کیلئے عام وعدہ ہے) اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے جنھوں نے مسلمان مردوں

فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا

اور مسلمان عورتوں کو تکلیف پہنچائی اور پھر توبہ نہیں کی

فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝١٠

تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور (جہنم میں بالخصوص) اُن کے لئے جلنے کا عذاب ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

(آگے مومنین کے حق میں جنھیں مظلومین بھی آگئے ارشاد ہے کہ) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے۔ ان کے

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ذٰلِكَ

لئے (بہشت کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور) یہ

الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝١١ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝١٢ اِنَّهٗ

بڑی کامیابی ہے آپ کے ربّ کی داروگیر بڑی سخت ہے (پس کفار پر سزائے شدید کا واقع ہونا مستبعد نہیں

هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝١٣ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝١٤

اور نیز) وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ (قیامت میں بھی) پیدا کریگا اور وہی بڑا بخشنے والا (اور) بڑی محبت کرنیوالا (ہے)

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ حدیث ترمذی میں مرفوعاً ہے کہ یوم موعود قیامت کا دن ہے اور شاہد جمعہ کا دن، لیکن علیٰ قول المشہور وہ یوم عرفہ ہے جسمیں حجاج اپنے اپنے مقامات سے سفر کرکے عرفات میں اس یوم کے قصد سے جمع ہوتے ہیں۔ تو گویا وہ دن مقصود اور دوسرے لوگ حاضری کا قصد کرنے والے ہیں +

ف۲ اس سورت میں ایک واقعہ کا اجمالی تذکرہ ہے جو صحیح مسلم میں مذکور ہے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ کسی کافر بادشاہ کے پاس ایک کاہن تھا۔ اُس نے بادشاہ سے کہا کہ مجھ کو کوئی ہوشیار لڑکا دو تو میں اسکو اپنا علم کہانت سکھادوں چنانچہ ایک لڑکا تجویز کیا گیا۔ اس کے راستہ میں ایک عیسائی راہب رہتا تھا جو اُس وقت کے دین حق مسیحیت کا سچا پیرو تھا۔ اس لڑکے کی راہب کے پاس بھی آمد و رفت شروع ہوگئی۔ چنانچہ وہ خفیہ مُسلمان ہوگیا۔ ایک مرتبہ اس لڑکے نے دیکھا کہ ایک شیر نے راستہ روک رکھا ہے اور لوگ پریشان ہیں۔ اس نے ایک پتھر ہاتھ میں لیکر دعا کی کہ اے اللہ! اگر راہب کا دین سچا ہے تو یہ جانور میرے پتھر سے مارا جائے۔ یہ کہہ کر وہ پتھر مارا تو شیر کے لگا۔ اور وہ ہلاک ہوگیا۔ لوگوں میں چرچا ہُوا کہ اس لڑکے کو کوئی عجیب علم آتا ہے۔ کسی اندھے نے سنا تو اُس نے لڑکے سے آکر کہا کہ میری آنکھیں اچھی ہوجائیں۔ لڑکے نے دعا کی کہ وہ بینا ہوکر مسلمان ہوگیا۔ بادشاہ کو یہ خبریں پہنچیں تو اس نے لڑکے اور راہب اور اندھے کو جو اَب بینا تھا گرفتار کراکر بلایا۔ راہب اور اندھے کو شہید کرادیا اور لڑکے کے لئے حکم دیا کہ پہاڑ پر سے گرایا جائے۔ مگر جو لوگ اس کو لیگئے تھے وہ خود گر کر ہلاک ہوگئے اور لڑکا صحیح وسالم واپس آیا۔ پھر بادشاہ نے سمندر میں غرق کرنے کا حکم دیا۔ وہ اس سے بھی بچ گیا اور جو لوگ اسکو ڈبونے لیگئے تھے وہ سب غرق ہوگئے۔ یہ دیکھ کر بادشاہ سخت مضطرب ہُوا۔ لڑکا بادشاہ سے کہنے لگا کہ مجھ کو بسم اللہ کہہ کر تیر مارو تو میں مرجاؤنگا۔ چنانچہ: ایسا ہی کیا گیا تو لڑکا عازم فردوس ہوگیا۔ یہ حالت دیکھ کر یکلخت عامۃ الناس کی زبان سے نعرہ بلند ہُوا کہ ہم سب اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ دیکھ کر بادشاہ بدحواس ہُوا اور حالتِ غیظ میں ارکانِ سلطنت سے مشورہ کیا۔ چنانچہ انکی صلاح سے بڑی بڑی خندقیں آگ سے بھروا کر اعلان کردیا کہ جو شخص اسلام سے نہ پھریگا اس کو آگ میں جلا دیا جائیگا +

۵ آیۃ حصۃ: ۱۲

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٦﴾ هَلْ

عرش کا مالک (اور) عظمت والا ہے وہ جو چاہے سب کچھ کر گذرتا ہے کیا

اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿١٨﴾

آپ کو ان لشکروں کا قصّہ پہنچا ہے یعنی فرعون اور ثمود کا

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿١٩﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ

بلکہ یہ کافر (خود قرآن کی) تکذیب میں (لگے) ہیں اور (انجام کار اسکی سزا بھگتیں گے کیونکہ) اللہ اُن کو اِدھر اُدھر سے گھیرے

وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿٢١﴾

ہوئے ہے (قرآن ایسی چیز نہیں جو جھٹلانے کے قابل ہو) بلکہ وہ ایک باعظمت قرآن ہے۔

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿٢٢﴾

جو لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ طارق مکہ میں نازل ہوئی اسمیں سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾

قسم ہے آسمان کی اور اس چیز کی جو رات کو نمودار ہونیوالی ہے اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ رات کو نمودار ہونیوالی چیز کیا ہے

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿٣﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا

وہ روشن ستارہ ہے۔ کوئی شخص ایسا نہیں جس پر (اعمال کا) کوئی یاد رکھنے والا (فرشتہ)

حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾ خُلِقَ

مقرر نہ ہو[1] (جب یہ بات ہے) تو انسان کو (قیامت کی فکر چاہیئے اور) دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ

مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ

ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت اور سینہ (یعنی تمام بدن) کے درمیان سے

وَالتَّرَآئِبِ ﴿٧﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ

نکلتا ہے[2] (تو اس سے ثابت ہوا کہ) وہ اس کے دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے (اور یہ دوبارہ پیدا

تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾

کرنا اس روز ہوگا) جس روز سب کی قلعی کھل جاوے گی[3] پھر اس انسان کو نہ تو خود (مدافعت کی) قوت ہوگی اور نہ اس کا کوئی حمایتی ہوگا۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ع ١ — ٢٢ — ١٠

[1] مطلب یہ کہ ان اعمال پر محاسبہ ہونیوالا ہے اور اس قسم کو مقصود سے مناسبت یہ ہے کہ جیسے آسمان پر ستارے ہر وقت محفوظ ہیں مگر ظہور ان کا خاص شب میں ہوتا ہے اسی طرح اعمال سب نامۂ اعمال میں اس وقت بھی محفوظ ہیں مگر ان کا ظہور خاص قیامت میں ہوگا +

[2] اس پانی سے منی مراد ہے خواہ صرف مرد کی یا مرد اور عورت دونوں کی ہو۔ اور عورت کی منی میں گو اندفاق مرد کی منی کے برابر نہیں ہوتا لیکن کچھ اندفاق ضرور ہوتا ہے اور دوسری تقدیر پر لفظ ماء کا مفرد لانا اس بنا پر ہے کہ دونوں مادے مخلوط ہو کر مثل شئے واحد کے ہو جاتے ہیں۔ اور پشت اور سینہ چونکہ بدن کی دو طرفیں ہیں اسلئے کنایہ جمیع بدن سے ہو سکتا ہے۔ اور یہ اس لئے مراد لیا گیا کہ منی تمام بدن میں پیدا ہو کر پھر منفصل ہوتی ہے۔ اور اس کنایہ میں تخصیص صُلب و ترائب کی شاید اس لئے ہو کہ حصول مادۂ منویہ میں اعضاء رئیسہ یعنی قلب و دماغ و کبد کو خاص دخل ہے اور قلب و کبد کا تعلق و تلبس ترائب سے اور دماغ کا تعلق بواسطہ نخاع کے صُلب سے ظاہر ہے۔ حاصل یہ کہ نطفہ سے انسان بنا دینا دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ عجیب ہے +

[3] یعنی سب مخفی باتیں از قبیل عقائدِ باطلہ و نیاتِ فاسدہ ظاہر ہو جائیں گی۔ اور دُنیا میں جس طرح موقع پر جرم سے مکر جاتے ہیں۔ اس کو چھپا لیتے ہیں، یہ بات وہاں ممکن نہ ہوگی +

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾

قسم ہے آسمان کی جس سے بارش ہوتی ہے۔ اور زمین کی جو (بیج نکلتے وقت) پھٹ جاتی ہے (آگے جواب قسم ہے)

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ

کہ یہ قرآن (حق و باطل میں) ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔ کوئی لغو چیز نہیں ہے۔ ف۱ (ان لوگوں کا یہ حال ہی کہ) یہ لوگ

يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ

(نفی حق کیلئے) طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں۔ اور میں بھی (اُنکی ناکامی اور عقوبت کیلئے) طرح طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں۔ تو

الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾ ع

آپ اِن کافروں (کی مخالفت) کو یونہی رہنے دیجئے۔ (اور زیادہ دن نہیں بلکہ) ان کو تھوڑے ہی دنوں رہنے دیجئے۔

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ اعلیٰ مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (اور جو مومن آپکے ساتھ ہیں) اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی تسبیح کیجئے۔ جس نے (ہر شے کو) بنایا۔

وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾

پھر (اسکو) ٹھیک بنایا اور جس نے تجویز کیا پھر راہ بتلائی۔ اور جس نے (زمین سے) چارہ نکالا

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۵﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿۶﴾

پھر اس کو سیاہ کوڑا کر دیا۔ ف۲ (اس قرآن کی نسبت ہم وعدہ کرتے ہیں کہ) ہم (جتنا) قرآن (نازل کرتے جاویں) آپ کو

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ﴿۷﴾

پڑھا دیا کرینگے (یعنی یاد کرا دیا کرینگے) پھر آپ (اسمیں سے کوئی جزو) نہیں بھولینگے مگر جس قدر (بھلانا) اللہ کو منظور ہو (کہ نسخ کا ایک طریقہ یہ بھی ہے)

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۹﴾

وہ ہر ظاہر اور مخفی کو جانتا ہی ف۳ اور (اسی طرح) ہم اس آسان شریعت کے لئے آپکو سہولت دینگے (یعنی سمجھنا بھی آسان ہوگا اور عمل بھی آسان ہوگا) تو آپ

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۰﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾

نصیحت کیا کیجئے۔ اگر نصیحت کرنا مفید ہوتا ہو۔ ف۴ وہی شخص نصیحت مانتا ہے جو خدا سے ڈرتا ہے اور جو شخص بدنصیب ہے وہ اس سے گریز کرتا

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا

ہے جو (آخرکار) بڑی آگ میں (یعنی آتش دوزخ میں) داخل ہوگا۔ پھر نہ اس میں مر ہی جاویگا اور نہ (آرام کی زندگی)

ف۱ جس طرح قرآن اپنی دلالت سے واقعات وغیر واقعات میں فیصلہ کر دینے والا ہے اسی طرح اپنی صفت اعجاز سے ان دو احتمالوں کا بھی کہ یہ منجانب اللہ ہے یا نہیں فیصلہ کر دینے والا ہے اور منجانب اللہ ہونے کی شق کو متعین کر دینے والا ہے + اور اخیر کی قسم کو اخیر کے مضمون سے یہ مناسبت ہے کہ قرآن آسمان سے آتا ہے اور جسمیں قابلیت ہوتی ہے اسکو ہدایت و سعادت سے مالا مال کرتا ہے، جیسے بارش آسمان سے آتی ہے اور عمدہ زمین کو فیضیاب کرتی ہے +

ع ۱۷ / ۱۱

ف۲ اول عام تصرفات مذکور ہیں۔ پھر حیوانات کے متعلق۔ پھر نباتات کے متعلق۔ مطلب یہ کہ طاعات سے آخرت کا تہیہ کرنا چاہیئے، جہاں جزا و سزا ہونیوالی ہے اور اسی طاعت کا طریقہ بتلانے کیلئے ہم نے قرآن نازل کیا ہے اور آپ کو اسکی تبلیغ کے لئے مامور فرمایا ہے +

ف۳ پس اس سے کسی چیز کی مصلحت مخفی نہیں۔ اس لئے جب محفوظ رکھنا مصلحت ہوتا ہے محفوظ رکھتے ہیں۔ جب بھلا دینا مصلحت ہوتا ہے بھلا دیتے ہیں ؛

ف۴ پس حاصل یہ ہوا کہ چونکہ نصیحت نفع کی چیز ہے اس لئے آپ نصیحت کیا کیجئے۔ مگر باوجود فی نفسہ نافع ہونیکے یہ نہ سمجھیے کہ سب کو مفید ہوتی ہے اور سب ہی مان لینگے +

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ
جئے گا۔ بامراد ہوا جو شخص (قرآن سن کر خباثتِ عقائد و اخلاق سے) پاک ہوگیا۔ اور اپنے ربّ کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا

فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾
(مگر اے منکرو تم آخرت کا سامان نہیں کرتے) بلکہ تم دنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو۔ حالانکہ آخرت (دنیا سے) بدرجہا بہتر اور پائیدار

اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾
ہے (اور یہ مضمون صرف قرآن ہی کا دعوٰی نہیں بلکہ) یہ مضمون اگلے صحیفوں میں بھی ہے یعنی ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحیفوں

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ غاشیہ مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں چھبیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
آپ کو اس محیط عام واقعہ کی کچھ خبر پہونچی ہے (مراد اس واقعہ سے قیامت ہے) بہت سے چہرے اس روز ذلیل (اور)

خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾
مصیبت جھیلتے (اور مصیبت جھیلنے سے) خستہ ہوں گے (اور) آتش سوزاں میں داخل ہوں گے۔

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿۵﴾ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا
اور کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلائے جاویں گے (اور) ان کو بجز ایک خاردار جھاڑ کے اور کوئی کھانا

مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿۶﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ﴿۷﴾
نصیب نہ ہوگا۔ جو نہ (تو کھانے والوں کو) فربہ کرے گا اور نہ (ان کی) بھوک کو دفع کرے گا وٹ

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿۹﴾ فِيْ
بہت سے چہرے اس روز بارونق (اور) اپنے (نیک) کاموں کی بدولت خوش ہوں گے۔ (اور) بہشت

جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴿۱۱﴾ فِيْهَا
بریں میں ہوں گے۔ جس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے۔ اس (بہشت) میں

عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّاَكْوَابٌ
بہتے ہوئے چشمے ہوں گے۔ (اور) اس (بہشت) میں اونچے اونچے تخت (بچھے) ہیں اور رکھے ہوئے آبخورے

مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿۱۵﴾ وَّزَرَابِيُّ
(موجود) ہیں اور برابر برابر لگے ہوئے گدے (تکیے) ہیں اور سب طرف قالین (ہی قالین)

ف۱
روح المعانی میں عبد بن حمید کی روایت سے حدیث مرفوع مذکور ہے کہ ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے نازل ہوئے اور موسیٰ علیہ السلام پر قبل توراۃ کے دس +

ع ۱۹ ۱۲

ف۲
یعنی نہ اسمیں تغذی ہے نہ سدّ جوع ہے اور مصیبت جھیلنے سے مراد حشر میں پریشان پھرنا اور دوزخ میں سلاسل و اغلال کو لادنا، دوزخ کے پہاڑوں پر چڑھنا اور اس کے اثر سے خستگی ظاہر ہے اور کھولتا ہوا چشمہ وہی جسکو دوسری آیتوں میں حمیم فرمایا ہے اور اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں اس کا بھی چشمہ ہوگا اور ضریع میں طعام کا حصر اضافی ہے یعنی طعمہ مرغوبہ لذیذہ کی نفی مقصود ہی پس زقوم و غسلین کے اثبات سے اس کا تعارض نہیں۔ یہ دوزخیوں کا حال ہوا۔ آگے اہل جنت کا حال ہے +

وقف لازم

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

مَبۡثُوۡثَةٌ ؕ﴿۱۶﴾ اَفَلَا يَنۡظُرُوۡنَ اِلَى الۡاِبِلِ كَيۡفَ

پھیلے پڑے ہیں ف۱ تو (ان کی غلطی ہے کیونکہ) کیا وہ لوگ اُونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح (عجیب طور پر)

خُلِقَتۡ ﴿۱۷﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيۡفَ رُفِعَتۡ ﴿۱۸﴾ وَاِلَى

پیدا کیا گیا ہے۔ اور آسمان کو (نہیں دیکھتے) کہ کس طرح بلند کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کو

الۡجِبَالِ كَيۡفَ نُصِبَتۡ ﴿۱۹﴾ وَاِلَى الۡاَرۡضِ كَيۡفَ

(نہیں دیکھتے) کہ کس طرح کھڑے کیئے گئے ہیں۔ اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ کس طرح

سُطِحَتۡ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرۡ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُذَكِّرٌ ؕ﴿۲۱﴾ لَسۡتَ

بچھائی گئی ہے ف۲ تو آپ (بھی انکی فکر میں نہ پڑیئے بلکہ صرف) نصیحت کردیا کیجئے۔ (کیونکہ) آپ تو صرف نصیحت

عَلَيۡهِمۡ بِمُصَيۡطِرٍ ﴿۲۲﴾ اِلَّا مَنۡ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾

کرنیوالے ہیں۔ (اور) آپ ان پر مسلط نہیں ہیں (جو زیادہ فکر میں پڑیں) ہاں مگر جو رُوگردانی اور کفر کرے گا

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الۡعَذَابَ الۡاَكۡبَرَ ؕ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيۡنَاۤ

تو خدا اس کو (آخرت میں) بڑی سزا دے گا۔ کیونکہ ہمارے ہی پاس

اِيَابَهُمۡ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا حِسَابَهُمۡ ﴿۲۶﴾ ع

ان کا آنا ہوگا پھر ہمارا ہی کام ان سے حساب لینا ہے (آپ زیادہ غم میں نہ پڑیئے)

سُوۡرَةُ الۡفَجۡرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوۡنَ اٰيَةً

سورۂ فجر مکہ میں نازل ہوئی اس میں تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

وَالۡفَجۡرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشۡرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ ۙ﴿۳﴾

قسم ہے (فجر کے وقت) کی اور (ذی الحجہ کی) دس راتوں کی اور جفت کی اور طاق کی ف۳

وَالَّيۡلِ اِذَا يَسۡرِ ۚ﴿۴﴾ هَلۡ فِىۡ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِىۡ

اور (قسم ہے) رات کی جب وہ چلنے لگے (یعنی گذرنے لگے) کیوں اس (قسم مذکور) میں عقلمند کے واسطے کافی

حِجۡرٍ ؕ﴿۵﴾ اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۪ۙ﴿۶﴾

قسم بھی ہے ف۴ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے پروردگار نے قوم عاد یعنی قوم ارم کے ساتھ

اِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِ ۪ۙ﴿۷﴾ الَّتِىۡ لَمۡ يُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا

کیا معاملہ کیا جن کے قد و قامت ستونوں جیسے (دراز) تھے (اور) جنکی برابر (زور و قوت میں دنیا بھر کے) شہروں میں کوئی

ف۱ تاکہ جہاں چاہیں آرام کرلیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بھی نہ پڑے +

ف۲ تخصیص ان چار چیزوں کی اس لئے ہے کہ عرب کے لوگ اکثر جنگلوں میں چلتے پھرتے رہتے تھے۔ اس وقت اُن کے سامنے اُونٹ ہوتے تھے اور اوپر آسمان اور نیچے زمین اور اطراف میں پہاڑ۔ اس لئے ان علامات میں غور کرنے کیلئے ارشاد فرمایا گیا +

ف۳ جفت سے مراد ذی الحجہ کی دسویں تاریخ اور طاق سے نویں تاریخ کذا فی الحدیث اور ایک حدیث میں ہے کہ اس سے نماز مراد ہے کہ کسی کی طاق رکعتیں ہیں کسی کی جفت اور پہلی حدیث کو روایۃً بھی اصح کہا گیا ہے اور درایۃً بھی وہ ارجح ہے کیونکہ بقیہ مقسم بہ ازمنہ میں سے ہیں اور یہ تطبیق بھی ہوسکتی ہے کہ شفع و وتر سے مراد شفع و وتر معظم ہو اور دونوں اس کے مصداق ہوجائیں گے +

ف۴ استفہام تقریر و تاکید کے لئے ہے یعنی ان مذکورہ قسموں میں ہر ہر قسم تاکید کلام کے لئے کافی ہے اور گو سب قسمیں ایسی ہی ہیں مگر اہتمام کے لئے اس کے کافی ہونے کی تصریح فرمادی کما مرّ فی قولہ تعالیٰ فی سورۃ الواقعۃ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عَظِيۡمٌ اور جواب قسم مقدر ہے کہ منکروں کو سزا ضرور ہوگی +

ع ۲۶ ۱۳

۶ حرکتوں والی مدِلازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

فِی الْبِلَادِ ﴿۸﴾ وَ ثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾ وَ

شخص نہیں پیدا کیا گیا ف۱ اور (آپکو معلوم ہے کہ) قوم ثمود کے (ساتھ کیا معاملہ کیا گیا) جو وادی القریٰ میں (پہاڑ کے) پتھروں

فِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾

کو تراشا کرتے تھے (اور مکانات بنایا کرتے تھے) اور میخوں والے فرعون کے ساتھ ف۲ جنہوں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا۔

فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ

اور ان میں بہت فساد مچا رکھا تھا۔ سو آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا

عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا

برسایا بیشک آپ کا رب (نافرمانوں کی) گھات میں ہے۔ سو آدمی کو جب اس کا پروردگار آزماتا

مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَکْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ ۙ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ

ہے یعنی اس کو (ظاہراً) اکرام انعام دیتا ہے تو وہ (بطور فخر) کہتا ہے کہ میرے رب نے

اَکْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ ۙ

میری قدر بڑھادی اور جب اس کو (دوسری طرح) آزماتا ہے یعنی اسکی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے۔ تو وہ

فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ کَلَّا بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ﴿۱۷﴾

(شکایتہً) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر گھٹا دی ف۳ ۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ تم (میں اور اعمال بھی موجب عذاب ہیں چنانچہ تم لوگ

وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ﴿۱۸﴾ وَ تَاْکُلُوْنَ

یتیم کی (کچھ) قدر (اور خاطر) نہیں کرتے ہو اور دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے ف۴ اور (تم) میراث کا

التُّرَاثَ اَکْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ کَلَّاۤ

مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو (یعنی دوسروں کا حق بھی کھا جاتے ہو) اور مال سے تم لوگ بہت ہی محبت رکھتے ہو (آگے ان افعال کے

اِذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا ﴿۲۱﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ

موجب العذاب نہ سمجھنے پر سرزنش ہی کہ ہرگز ایسا نہیں (جیسا تم سمجھتے ہو) جس وقت زمین کو توڑ توڑ کر (اول) ریزہ ریزہ کر دیا جاوےگا۔ اور

صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَ جِایْٓءَ یَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ یَوْمَئِذٍ

آپ کا پروردگار اور جوق جوق فرشتے (میدان محشر میں) آویں گے ف۵ اور اس روز جہنم کو لایا جاوےگا۔ اس روز

یَّتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰی لَهُ الذِّکْرٰی ﴿۲۳﴾ یَقُوْلُ

انسان کو سمجھ آوے گی اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا۔ ف۶ کہے گا

یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ

کاش میں اس زندگی (اُخروی) کے لئے کوئی عمل (نیک) آگے بھیج لیتا۔ پس اس روز نہ تو خدا کے عذاب کے برابر

● ٦ حرکتوں والی مدِ لازم	● ۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	● اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	● تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
● ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	● ۲ حرکتوں والی مد	● ادغام اور نا قابل تلفظ	● قلقلہ

ف۱ اس قوم کے دو لقب ہیں۔ عاد اور ارم۔ کیونکہ عاد بیٹا ہے عاص کا اور وہ ارم کا اور وہ سام بن نوح علیہ السلام کا۔ پس کبھی ان کو عاد کہتے ہیں تسمیۃ لہم باسم ابیہم۔ اور کبھی ارم کہتے ہیں۔ تسمیۃ لہم باسم جدہم۔ اور اس ارم کا ایک بیٹا ارم ہے۔ اور عابر کا بیٹا ثمود جس کے نام سے ایک قوم مشہور ہے پس عاد اور ثمود دونوں ارم میں جا ملے ہیں۔ عاد بواسطہ عاص کے اور ثمود بواسطہ عابر کے +

ف۲ دُرِّ منثور میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے اسکی تفسیر میں منقول ہے کہ وہ جس کو سزا دیتا اس کے چاروں ہاتھ پاؤں میخوں سے باندھ کر سزا دیتا اور اس کی ایک تفسیر سورہ صٓ میں گذر چکی ہے +

ف۳ یعنی مجھ کو باوجود استحقاق اکرام کے اپنی نظر سے آج کل گرا رکھا ہے کہ دنیوی نعمتیں کم ہو گئیں۔ مطلب یہ کہ کافر دنیا ہی کو مقصود بالذات سمجھتا ہے کہ اسکی فراخی کو دلیل مقبولیت اور اپنے کو اس کا مستحق اور تنگی کو دلیل مطرودیت اور اپنے کو اس کا غیر مستحق سمجھتا ہے پس اس میں دو محذور ہیں۔ ایک دنیا کو مقصود بالذات سمجھنا جس سے ترک و انکارِ آخرت ناشی ہوا۔ دوسرے دعوائے استحقاق جس سے نعمت پر افتخار و ترکِ شکر اور بلا پر شکوہ و ترکِ صبر ناشی ہوا اور یہ سب اعمال موجبہ للعذاب ہیں +

ف۴ یعنی دوسروں کے حقوقِ واجبہ نہ خود ادا کرتے ہو۔ نہ اَوروں کو حقوقِ واجبہ ادا کرنے کو کہتے ہو اور عملاً اسکے تارک اور اعتقاداً اس کے منکر ہو اور ترکِ واجب کافر کے لئے موجبِ زیادتِ تعذیب اور فسادِ اعتقاد مُوجبِ نفسِ تعذیب ہے +

ف۵ یہ حساب کے وقت ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کا آنا متشابہات میں سے ہے + ف۶ کیونکہ آخرت دار الجزاء ہے۔ دار العمل نہیں +

عَذَابَهُۥٓ أَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُۥٓ أَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يَٰٓأَيَّتُهَا

کوئی عذاب دینے والا نکلیگا۔ اور نہ اُس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا نکلیگا۔ (اور جو اللہ کے

ٱلنَّفْسُ ٱلْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ٱرْجِعِىٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً

فرمانبردار تھے انکو ارشاد ہوگا کہ) اے اطمینان والی روح ف۱ تو اپنے پروردگار (کے جوارِ رحمت) کی طرف چل اس طرح سے کہ تو اس سے خوش

مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَٱدْخُلِى فِى عِبَٰدِى ﴿٢٩﴾ وَٱدْخُلِى جَنَّتِى ﴿٣٠﴾

اور وہ تجھ سے خوش پھر (ادھر چل کر) تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہوجا (کہ یہ بھی نعمتِ روحانی ہی) اور میری جنّت میں داخل ہوجا۔

سُورَةُ البَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ عِشْرُونَ آيَةً

سُورۂ بلد مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں بیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

لَآ أُقْسِمُ بِهَٰذَا ٱلْبَلَدِ ﴿١﴾ وَأَنتَ حِلٌّۢ بِهَٰذَا ٱلْبَلَدِ ﴿٢﴾

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی اور (بطور جملۂ معترضہ کے تسلی کیلئے پیشینگوئی فرماتے ہیں کہ) آپکو اس شہر میں لڑائی حلال ہونیوالی

وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ فِى

ہے ف۲۔ اور قسم ہے باپ کی اور اولاد کی ف۳ کہ ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا

كَبَدٍ ﴿٤﴾ أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴿٥﴾

کیا ہے۔ ف۴ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا۔ ف۵

يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿٦﴾ أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ

(اور) کہتا ہے کہ میں نے اتنا وافر مال خرچ کر ڈالا ف۶ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی نے

يَرَهُۥٓ أَحَدٌ ﴿٧﴾ أَلَمْ نَجْعَل لَّهُۥ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا

دیکھا نہیں کیا ہم نے اُس کو دو آنکھیں اور زبان

وَشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنَٰهُ ٱلنَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ فَلَا ٱقْتَحَمَ

اور دو ہونٹ نہیں دیئے۔ اور (پھر) ہم نے اس کو دونوں راستے (خیر و شر کے) بتلا دیئے سو وہ شخص (دین کی)

ٱلْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ

گھاٹی میں سے ہو کر نہ نکلا ف۷ اور آپ کو معلوم ہے کہ گھاٹی (سے) کیا (مراد) ہے وہ کسی (کی) گردن کا غلامی

رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ إِطْعَٰمٌ فِى يَوْمٍ ذِى مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾

سے چھڑا دینا ہے یا کھانا کھلانا فاقہ کے دن میں کسی

ف۱ قرینۂ مقام سے یہ خطاب يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفْسُ الخ قیامت کے روز معلوم ہوتا ہے اور بعض روایات میں جو آیا ہے کہ مرنے کے وقت مومن سے کہا جاتا ہے وہاں تفسیر آیت کی مقصود نہیں۔ نہ وقت موت کی تخصیص ہے +

ع ۱۴ ۳۰

ف۲ چنانچہ فتح مکہ کے روز آپ کے لئے احکام حرم باقی نہیں رہے تھے +

ف۳ ساری اولاد کے باپ آدم علیہ السلام ہیں۔ پس آدم؊ اور بنی آدم سب کی قسم ہوئی +

ف۴ چنانچہ عمر میں کہیں مرض میں کہیں رنج میں کہیں فکر میں اکثر اوقات مبتلا رہتا ہے اور اس کا مقتضا یہ تھا کہ اسمیں عجز و درماندگی پیدا ہوتی اور اپنے کو بستۂ حکم قضا سمجھ کر مطیع امر و تابع رضا ہوتا لیکن انسان کافر کی یہ حالت ہے کہ بالکل بھول میں پڑا ہے +

نصف

ف۵ یعنی کیا اللہ کی قدرت سے اپنے کو خارج سمجھتا ہے جو اس قدر بھول میں پڑا ہے +

ف۶ یعنی ایک تو شیخی بھگارتا ہے۔ پھر عداوتِ رسولؐ و مخالفت اسلام و معاصی میں خرچ کرنے کو ہنر سمجھتا ہے۔ پھر جھوٹ بھی بولتا ہے کہ اس کو مالِ کثیر بتلاتا ہے +

ف۷ دین کے کاموں کو اس لئے گھاٹی کہا کہ نفس پر شاق ہے +

---

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب		
٢ حرکتوں والی مد		

يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ

رشتہ دار یتیم کو یا کسی خاک نشین محتاج کو (یعنی ان احکام الٰہیہ کو بجالانا چاہیئے تھا) پھر (سب سے

كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ

بڑھ کر یہ کہ) ان لوگوں میں سے نہ ہوا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو (ایمان کی) پابندی کی فہمائش کی

تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾

اور ایک دوسرے کو ترحّم (علی الخلق) کی (یعنی ترک ظلم کی) فہمائش کی ف۱ یہی لوگ داہنے والے ہیں۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿١٩﴾

اور جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہیں وہ لوگ بائیں والے ہیں۔

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

ان پر آگ محیط ہوگی جس کو بند کر دیا جاویگا ف۲

سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ شمس مکّہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں پندرہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ﴿٢﴾ وَ

قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی اور چاند کی جب سورج (کے غروب) سے پیچھے آوے ف۳۔ اور (قسم

النَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ﴿٤﴾ وَ

ہے) دن کی جب وہ اس (سورج) کو خوب روشن کر دے۔ اور (قسم ہے) رات کی جب وہ اس (سورج) کو چھپالے۔ اور

السَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ﴿٥﴾ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ﴿٦﴾

(قسم ہے) آسمان کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو بنایا ف۴۔ اور (قسم ہے) زمین کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو بچھایا

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ﴿٧﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَ

اور (قسم ہے) انسان کی) جان کی اور اس (ذات) کی جس نے اسکو درست بنایا۔ پھر اسکی بدکرداری اور پرہیزگاری (دونوں

تَقْوَاهَا ﴿٨﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ

باتوں) کا اس کو القا کیا ف۵ یقیناً وہ مراد کو پہنچا جس نے اس (جان) کو پاک کر لیا اور نامراد ہوا جس نے اس کو

مَنْ دَسَّاهَا ﴿١٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ﴿١١﴾

(فجور میں) دبا دیا۔ قوم ثمود نے اپنی شرارت کے سبب (صالح علیہ السلام کی) تکذیب کی (اور یہ اس زمانہ کا قصّہ ہے)

۶ حرکتوں والی مدِّ لازم	۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِّ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

ف۱ ایمان تو سب سے مقدم ہے پھر امر بالثبات علی الایمان اوروں سے افضل ہے۔ پھر ترکِ اضرار بقیہ سے اہم ہے پھر اُن اعمال کا رتبہ ہے جو فَكُّ رَقَبَةٍ سے ذَا مَتْرَبَةٍ تک مذکور ہیں +

ف۲ یعنی دوزخیوں کو دوزخ میں بھر کر آگے سے دروازہ بند کر دینگے۔ کیونکہ خلود کی وجہ سے نکلنا تو ملیگا ہی نہیں +

ف۳ یعنی طلوع ہو۔ مراد اس سے وسطِ ماہ کی بعض راتوں کا چاند ہے کہ سورج کے چھپنے کے بعد طلوع ہوتا ہے اور یہ قید شاید اس لئے ہو کہ وہ وقت کمالِ نور کا ہوتا ہے جیسا ضُحٰهَا کا اشارہ ہے کمال نور آفتاب کی طرف اور یا اُس وقت دو آیۂ قدرت علی سبیل التعاقب والاتصال ظاہر ہوتی ہیں غروبِ شمس و طلوعِ قمر +

ع ۱ ۲۰ ۱۵

ف۴ مراد اللہ تعالیٰ ہے اور مخلوق کی قسم کو خالق کی قسم پر مقدّم فرمانا دلیل سے مدلول کی طرف انتقال ہے کہ مصنوع دلیل ہے صانع پر۔ پس اس مدلول میں استدلال علی التوحید کی طرف بھی اشارہ ہو گیا +

ف۵ یہ اسناد باعتبار تخلیق کے ہے یعنی قلب میں جو نیکی کا رجحان ہوتا ہے یا جو بدی کی طرف میلان ہوتا ہے، دونوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ گو القاء اوّل میں فرشتہ واسطہ ہوتا ہے اور ثانی میں شیطان۔ پھر وہ رجحان و میلان کبھی مرتبۂ عزم تک پہنچ جاتا ہے جو قصد و اختیار سے صادر ہوتا ہے جس کے بعد صدورِ فعل بتخلیق حق ہوتا ہے اور کبھی عزم تک نہیں پہنچتا +

إِذِ انۢبَعَثَ أَشۡقَىٰهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمۡ رَسُولُ ٱللَّهِ

جبکہ اس قوم میں جو سب سے زیادہ بدبخت تھا وہ (اونٹنی کے قتل کرنے کیلئے) اُٹھ کھڑا ہوا۔ تو ان لوگوں سے اللہ کے پیغمبر (صالحؑ)

نَاقَةَ ٱللَّهِ وَسُقۡيَٰهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا

نے فرمایا کہ اللہ کی (اس) اونٹنی سے اور اسکے پانی پینے سے خبردار رہنا۔[1] سو انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا پھر اس اونٹنی کو مار ڈالا

فَدَمۡدَمَ عَلَيۡهِمۡ رَبُّهُم بِذَنۢبِهِمۡ فَسَوَّىٰهَا ﴿١٤﴾

تو اُن کے پروردگار نے اُن کے گناہ کے سبب اُن پر ہلاکت نازل فرمائی پھر اس (ہلاکت) کو (تمام قوم کیلئے) عام فرمایا

وَلَا يَخَافُ عُقۡبَٰهَا ﴿١٥﴾

اور اللہ تعالیٰ کو اس ہلاکت کے اخیر میں کسی خرابی (کے نکلنے) کا (کسی سی) اندیشہ نہیں ہوا۔[2]

سُورَةُ اللَّيۡلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحۡدٰى وَعِشۡرُوۡنَ اٰيَةً

سورۂ لیل مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں اکیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

وَٱلَّيۡلِ إِذَا يَغۡشَىٰ ﴿١﴾ وَٱلنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ﴿٢﴾ وَمَا

قسم ہے رات کی جبکہ وہ (آفتاب کو اور دن کو) چھپالے اور (قسم ہے) دن کی جبکہ وہ روشن ہوجاوے۔ اور (قسم ہے)

خَلَقَ ٱلذَّكَرَ وَٱلۡأُنثَىٰٓ ﴿٣﴾ إِنَّ سَعۡيَكُمۡ لَشَتَّىٰ ﴿٤﴾

اس (ذات) کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا کہ بے شک تمہاری کوششیں (یعنی اعمال) مختلف ہیں

فَأَمَّا مَنۡ أَعۡطَىٰ وَٱتَّقَىٰ ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِٱلۡحُسۡنَىٰ ﴿٦﴾

سو جس نے (اللہ کی راہ میں مال) دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات (یعنی ملّتِ اسلام) کو سچا سمجھا۔

فَسَنُيَسِّرُهُۥ لِلۡيُسۡرَىٰ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنۢ بَخِلَ وَ

تو ہم اُس کو راحت کی چیز کے لئے سامان دیدیں گے[3] اور جس نے (حقوقِ واجبہ سے) بخل کیا اور (بجائے

ٱسۡتَغۡنَىٰ ﴿٨﴾ وَكَذَّبَ بِٱلۡحُسۡنَىٰ ﴿٩﴾ فَسَنُيَسِّرُهُۥ

خدا سے ڈرنے کے خدا سے) بے پروائی اختیار کی اور اچھی بات (یعنی اسلام) کو جھٹلایا تو ہم اس کو تکلیف کی چیز کے

لِلۡعُسۡرَىٰ ﴿١٠﴾ وَمَا يُغۡنِي عَنۡهُ مَالُهُۥٓ إِذَا تَرَدَّىٰٓ ﴿١١﴾

لئے سامان دیدیں گے[4] اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آویگا جب وہ برباد ہونے لگے گا (بربادی سی مراد جہنم میں جانا ہے)

إِنَّ عَلَيۡنَا لَلۡهُدَىٰ ﴿١٢﴾ وَإِنَّ لَنَا لَلۡأٓخِرَةَ وَٱلۡأُولَىٰ ﴿١٣﴾

واقعی ہمارے ذمہ راہ کا بتلا دینا ہے (اور جیسا راہ کوئی شخص اختیار کریگا ویساہی ثمرہ اسکو دینگے کیونکہ) ہمارے ہی قبضہ میں ہے آخرت اور دُنیا۔[5]

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

[1] یعنی اسکو قتل مت کرنا اور نہ اس کا پانی بند کرنا۔ چونکہ ارادۂ قتل کا اصل سبب یہی پانی کی باری تھی اس لئے اسکی تصریح فرمائی۔ اور اللہ کی اونٹنی اس لئے کہا کہ خدا تعالیٰ نے اس کو دلیلِ نبوّت بنا دیا اور اس کے احترام کو واجب فرمایا +

[2] اس ہلاکت کے اخیر میں کسی خرابی نکلنے کا کسی سی اندیشہ نہیں ہوا جیسے ملوک دنیا کو بعض اوقات کسی قوم کو سزا دینے کے بعد احتمال ہوتا ہے کہ اس پر کوئی شورش وخلل ملکی مرتّب نہ ہو۔ ثمود اور اونٹنی کا مفصّل تذکرہ سورۂ اعراف میں گذر چکا ہے +

ع ١ ١٥ ١٦

[3] راحت کی چیز سے نیک عمل اور بواسطہ نیک عمل کے جنّت مراد ہے کہ یُسر کا سبب ومحل ہے اسی لئے یُسْریٰ کہہ دیا گیا۔ ورنہ یُسْریٰ کے معنی آسان چیز کے ہیں +

[4] تکلیف کی چیز سے بدعمل اور بواسطہ بدعمل کے دوزخ مراد ہے کہ عُسر کا سبب اور محل ہے۔ اس لئے عُسر کو عُسریٰ کہہ دیا گیا اور سامان دینے سی مراد دونوں جگہ یہ ہے کہ اچھے یا بُرے کام اس سی بے تکلف سرزد ہونگے اور ویسے ہی اسباب جمع ہوجائیں گے اور پھر نیک اعمال کا سامانِ جنّت ہونا اور اعمالِ بد کا سامانِ دوزخ ہونا ظاہر ہی ہے۔ حدیث میں ہے فاما من کان من اھل السعادۃ فسییسر لعمل اھل السعادۃ وکذا فی الشقاوۃ +

[5] یعنی دونوں میں ہماری ہی حکومت ہے۔ اس لئے

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿١٤﴾ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿١٥﴾

(آگے بطور توضیح کے ارشاد ہے کہ) تو میں تمکو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں ف١ اسمیں (ہمیشہ کیلئے) وہی بدبخت داخل ہوگا

الَّذِىْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٦﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿١٧﴾

جس نے (دینِ حق کو) جھٹلایا اور (اس سے) روگردانی کی۔ اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جاویگا جو بڑا پرہیزگار ہے۔

الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ

جو اپنا مال (محض) اس غرض سے دیتا ہے کہ (گناہوں سے) پاک ہو جاوے۔ اور بجز اپنے عالیشان پروردگار کی رضا جوئی کے (کہ یہی

مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿١٩﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ

اس کا مقصود ہے) اس کے ذمہ کسی کا احسان نہ تھا کہ (اس دینے سے) اس کا بدلہ اُتارنا مقصود ہو ف٢۔ اور یہ شخص

الْاَعْلٰى ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿٢١﴾

عنقریب خوش ہو جاوے گا ف٣ (یعنی آخرت میں ایسی ایسی نعمتیں ملینگی)

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ ضحیٰ مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

وَالضُّحٰى ﴿١﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿٢﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ

قسم ہے دن کی روشنی کی۔ اور رات کی جبکہ وہ قرار پکڑے ف٥ (آگے جواب قسم ہے) کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو

وَمَا قَلٰى ﴿٣﴾ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿٤﴾

چھوڑا اور نہ (آپ سے) دشمنی کی ف٦ اور آخرت آپ کے لئے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے (پس وہاں آپ کو اس سے زیادہ نعمتیں ملینگی)

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿٥﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ

اور عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو (آخرت میں بکثرت نعمتیں) دیگا سو آپ خوش ہو جاویں گے ف٧۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ

يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿٧﴾ وَ

کو یتیم نہیں پایا پھر (آپکو) ٹھکانہ دیا ف٨۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شریعت سے) بیخبر پایا سو (آپکو شریعت کا) راستہ بتلا دیا ف٩ اور

وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿٨﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ وَ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو نادار پایا سو مالدار بنا دیا ف١٠۔ تو آپ (اس کے شکریہ میں) یتیم پر سختی نہ کیجئے۔ اور

اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾

سائل کو مت جھڑکئے (یہ تو شکر فعلی ہے) اور اپنے رب کے انعامات (مذکورہ) کا تذکرہ کرتے رہا کیجئے (یعنی زبان سے قولی شکر بھی کیجئے)

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢۔ ٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف١ تاکہ ایمان وطاعت اختیار کر کے اس سے بچو اور کفر و معصیت اختیار کر کے اس میں نہ جاؤ۔ کیونکہ اس میں جانے اور نہ جانے کے یہی اسباب ہیں +

ف٢ اس میں نہایت ہی مبالغہ ہے اخلاص میں کیونکہ کسی کے احسان کا بدلہ اتارنا بھی فی نفسہ انفاق مندوب و مطلوب ہے۔ مگر فضیلت میں احسان ابتدائی کی برابر نہیں۔ پس جب اس شخص کا انفاق اس سے بھی مبرا ہے تو ریا وغیرہ معاصی کی آمیزش سے تو بدرجۂ اولیٰ بری ہوگا۔ اور یہ کمالِ اخلاص ہے +

ف٣ ہر چند کہ آیت کے الفاظ عام ہیں مگر اس کا سبب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ انہوں نے حضرت بلال رضہ وغیرہ کو کافروں سے خرید کر للہ آزاد کر دیا تھا +

ع ١ ٢١ ١٧

ف٤ ایک بار آپ نے کسی بیماری کی وجہ سے دو تین رات شب بیداری نہ کی۔ ایک کافرہ نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا ہے۔ دیر ہوگئی اس پر یہ سورت نازل ہوئی +

ف٥ قرار پکڑنے کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک حقیقی یعنی اسکی ظلمت کا کامل ہو جانا کہ اس کے قبل اس کا تزاید مثل حرکت کے تھا۔ دوسرے مجازی یعنی جانداروں کا اس میں سو جانا اور چلنے پھرنے اور بولنے چالنے کی آوازوں کا ساکن ہو جانا +

ف٦ کیونکہ اولاً تو آپ سے کوئی بات ایسی نہیں ہوئی۔ ثانیاً انبیاء علیہم السلام کے واسطے یہ امر عادۃ اللہ میں محال ہے۔ پس آپ کفار کے خرافات و لغویات سے محزون نہ ہو جیئے۔ آپ برابر نعمتِ وحی سے مشرف رہیں گے +

ف٧ مقسم بہ کو بشارت سے مناسبت یہ ہے کہ وحی کا تتابع و انقطار مشابہ لیل و نہار کے تبدل کے ہے +

ع ١ ١١ ١٨

ف٨ چنانچہ سیر میں ہے کہ آپ شکمِ مادر میں تھے کہ آپ کے والد کی وفات ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دادا اور چچا سے آپ کو پرورش کرایا +

ف٩ قولہ تعالیٰ ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان [illegible]

سُورَةُ الْمَ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

سورۂ الم نشرح مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنكَ

کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (علم و حلم سے) کشادہ نہیں کر دیا ف۱ اور ہم نے آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ

وِزْرَكَ ﴿٢﴾ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ﴿٣﴾ وَرَفَعْنَا

اُتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی ف۲ اور ہم نے آپ کی خاطر

لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾ إِنَّ مَعَ

آپ کا آوازہ بلند کیا ف۳ سو بے شک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی (ہونیوالی) ہے بیشک موجودہ

الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ﴿٧﴾ وَ

مشکلات کے ساتھ آسانی (ہونیوالی) ہے ف۴ تو آپ جب (تبلیغ احکام سے) فارغ ہوجایا کریں تو (دوسری عبادات متعلقہ

إِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَب ﴿٨﴾ ع

بذاتِ خاص میں) محنت کیا کیجیئے اور (جو کچھ مانگنا ہو اس میں) اپنے ربّ ہی کی طرف توجہ رکھیئے۔

ع ۸ / ۱۹

سُورَةُ التِّينِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

سورۂ تین مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ﴿١﴾ وَطُورِ سِينِينَ ﴿٢﴾ وَهَٰذَا

قسم ہے انجیر (کے درخت) کی اور زیتون (کے درخت) کی اور طورِ سینین کی اور اس

الْبَلَدِ الْأَمِينِ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي

امن والے شہر (یعنی مکہ معظمہ) کی۔ کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچے

أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿٤﴾ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ

میں ڈھالا ہے پھر (ان میں جو بوڑھا ہو جاتا ہے) ہم اس کو پستی کی حالت والوں

سَافِلِينَ ﴿٥﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

سے بھی پست تر کر دیتے ہیں ف۵ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے۔

٦ حرکتوں والی مدِ لازم / ۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲-۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد / ۲ حرکتوں والی مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں) / ادغام اور نا قابل تلفظ	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا) / قلقلہ

ف۱ یعنی علم بھی وسیع عطا فرمایا اور تبلیغ مخالفین کی مزاحمت سے جو ایذا رپیش آتی ہے اس میں تحمل اور حلم بھی دیا۔

ف۲ وزر سے مراد وہ مباح اُمور ہیں جو آپ سے احیاناً بربنا ر تصور کسی حکمت کے صادر ہو جاتے تھے اور بعد میں اُن کا خلافِ حکمت اور خلافِ اولیٰ ثابت ہوتا تھا اور آپ بوجہ علو شان و غایت قرب کے اس سے ایسے ہی مغموم ہوتے تھے جس طرح کوئی گناہ سے مغموم ہوتا ہے۔ اسمیں اُن پر مواخذ نہ ہونے کی بشارت ہے۔

ف۳ یعنی اکثر جگہ شریعت میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ کا نام مبارک مقرون کیا گیا جیسے تشہد میں، نماز میں، اذان میں، اقامت میں اور اللہ کے نام کی رفعت اور شہرت ظاہر ہے۔ پس جو اسکے قرین ہوگا، رفعت و شہرت میں وہ بھی تابع رہیگا۔

ف۴ مکہ میں آپ اور اہلِ ایمان طرح طرح کی تکالیف اور شدائد میں گرفتار تھے لیکن آخر کار وہ مشکلات ایک ایک کر کے سب رفع ہو گئیں۔

ف۵ یعنی وہ خوبصورتی اور قوت مبدل بہ قبح و ضعف ہو جاتا ہے اور بُرے سے بُرا ہو جاتا ہے اس سے مقصود کمال قبح کا بیان کرنا ہے جس سے قدرت علی الاعادہ پر کافی استدلال ہوتا ہے۔

فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝٦ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ۝٧ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ۝٨ ع

تو اُن کے لئے اس قدر ثواب ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا پھر کون چیز تجھ کو قیامت کے بارے میں منکر بنا رہی ہے کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے ف۱

سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ علق مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝١ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝٢ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝٣ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝٤ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝٥ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ ۝٦ أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَىٰ ۝٧ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ۝٨ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ۝٩ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ۝١٠ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ۝١١ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ۝١٢ أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝١٣ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ۝١٤ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝١٥ نَاصِيَةٍ

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ (پر جو قرآن نازل ہوا کرے گا) اپنے رب کا نام لیکر پڑھا کیجئے ف۲ (یعنی جب پڑھیں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر پڑھا کیجئے) جس نے (مخلوقات کو) پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ف۳۔ آپ قرآن پڑھا کیجئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔ (جو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور ایسا ہے) جس نے (لکھے پڑھوں کو) قلم سے تعلیم دی (اور عموماً) انسان کو (دوسرے ذرائع سے) اُن چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا ف۴۔ سچ مچ بیشک (کافر) آدمی حد (آدمیت) سے نکل جاتا ہے۔ اس وجہ سے کہ اپنے آپ کو (ابنائے جنس سے) مستغنی دیکھتا ہے۔ اے مخاطب (عام) تیرے رب ہی کی طرف سب کو لوٹنا ہوگا۔ اے مخاطب (عام) بھلا اس شخص کا حال تو بتلا جو (ہمارے ایک خاص) بندہ کو منع کرتا ہے جب وہ (بندہ) نماز پڑھتا ہے ف۵ (اور) اے مخاطب بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ بندہ ہدایت پر ہو (جو کہ کمال لازمی ہے) یا وہ (دوسروں کو بھی) تقوی کی تعلیم دیتا ہو۔ اے مخاطب بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ شخص (ناحق دین کو) جھٹلاتا ہو اور (حق سے) روگردانی کرتا ہو۔ کیا اس شخص کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ (اسکے طغیان وغیرہ کو) دیکھ رہا ہے۔ ہرگز (ایسا) نہیں (کرنا چاہئے اور) اگر یہ شخص باز نہ آوے گا۔ تو ہم (اسکو) چوٹی پکڑ کر جو کہ دروغ اور خطا میں آلودہ چوٹی ہے (جہنم کی طرف)

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ شروع سورت میں چار چیزیں مقسم بہ ہیں۔ دو درخت کثیر النفع اور دو بقعہ کثیر البرکت کہ ایک مقام ہے تکلیم موسیٰ علیہ السلام کا۔ دوسرا آپ کا مولد و مسکن و محل نزول وحی۔ اور درختوں کی قسم کو مقصود سے مناسبت ظاہر ہے کہ درخت کو بھی اسی طرح نشوونما ہوتا ہے۔ پھر سوکھ کر کٹنے کے قابل ہو جاتا ہے اور چونکہ یہاں بیان تھا اشرف المخلوقات کا اس لئے قسم بھی اشرف الاشجار کی مناسب ہوئی۔ اور طور اور بلد امین دونوں محل وحی ہیں تو مجازات آخرت سے ان کو زیادہ مناسبت ہوئی کہ وحی سے علم مجازاۃ کا ہوا ہے +

ع ۱ ۸ ۲۰

ف۲ اقرأ سے مالم یعلم تک سب سے اول کی وحی ہے جس کے نزول سے نبوت کی ابتدا ہوئی +

ف۳ اس وصف کی تخصیص میں یہ نکتہ ہے کہ نعمت کے لحاظ سے انسان پر حق تعالیٰ کا تمام دوسری مخلوقات سے زیادہ انعام و اکرام ہے کہ علقہ سی کہ جماد محض تھا اس کو کس درجہ تک ترقی دی کہ صورت کیسی بنائی۔ عقل و علم سے مشرف فرمایا۔ پس انسان کو زیادہ شکر اور ذکر کرنا چاہئے اور تخصیص علق کی شاید اس لئے ہے کہ یہ ایک برزخی حالت ہے کہ اس کے قبل نطفہ اور غذا و عنصر ہے اور اس کے بعد مضغہ اور ترکیب عظام و نفخ روح ہے +

ف۴ مطلب یہ کہ اول تو تعلیم کچھ کتابت میں منحصر نہیں۔ دوسرے اسباب سے بھی تعلیم ہو رہی ہے ثانیاً اسباب موثر بالذات نہیں۔ سبب حقیقی و مفیض علوم ہم ہیں۔ پس گو آپ لکھنا نہیں جانتے مگر ہم نے جب آپ کو قرأت کا امر کیا ہے تو ہم دوسرے ذریعہ سے آپ کو قرأت اور حفظ علوم وحی پر قدرت دے دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا +

ف۵ یہ آیت ابوجہل کے متعلق نازل ہوئی تھی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے روکا تھا +

كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ

گھسیٹیں گے سو یہ اپنے ہم جلسہ لوگوں کو بلا لے (اگر اس نے ایسا کیا تو ہم بھی دوزخ کے پیادوں

الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾

کو بلا لیں گے آگے پھر تنبیہ ہے کہ اسکو) ہرگز (ایسا نہیں کرنا چاہیئے مگر آپ اس کا کہنا نہ مانیئے اور بدستور نماز پڑھتے رہیئے اور خدا کا)

سُورَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ قدر مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَا أَدْرٰىكَ مَا

بیشک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے اور (شوق بڑھانے کیلئے فرماتے ہیں کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ

شب قدر کیسی چیز ہے (آگے جواب ہے کہ) شب قدر ہزار مہینے سے بہتر

شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ

ہے ۲ (اور وہ شب قدر ایسی ہے کہ) اس رات میں فرشتے اور روح القدس (یعنی جبریل علیہ السلام)

رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى

اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے کر زمین کی طرف اترتے ہیں ۳ (اور وہ شب) سراپا سلام ہے۔ وہ شب

مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

(اسی صفت و برکت کے ساتھ) طلوع فجر تک رہتی ہے ۴

سُورَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ بیّنہ مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَ

جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے (قبل بعثت نبویہ) کافر تھے وہ

الْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿١﴾

(اپنے کفر سے ہرگز) باز آنے والے نہ تھے۔ جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آتی۔ ۵

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

۱ چونکہ یہ بلانا اس کے بلانے پر مشروط تھا۔ شرط کے نہ پائے جانے سے مشروط نہیں پایا گیا۔ طبری نے قتادہ سے مرسلاً روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ابوجہل ایسی حرکت کرتا تو ملائکہ عیاناً اس کو پکڑ کر تہس نہس کر دیتے +
۲ یعنی ہزار مہینہ تک عبادت کرنے کا جس قدر ثواب ہے اُس سے زیادہ شب قدر میں عبادت کرنے کا ثواب ہے۔ کذا فی الخازن +
۳ چنانچہ حدیث بیہقی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ لیلۃ القدر میں جبریل علیہ السلام فرشتوں کے ایک گروہ میں آتے ہیں اور جس کسی کو عبادت الٰہی میں مشغول دیکھتے ہیں اُس کے لیے دُعائے رحمت کرتے ہیں۔ دعائے رحمت اور سلامتی میں تلازم ہے اسی کو قرآن میں سلام فرمایا ہے اور امر خیر سے مراد یہی ہے +
۴ یہ نہیں کہ اس شب کے کسی حصّہ خاص میں برکت ہو اور کسی میں نہ ہو۔ لیلۃ القدر کے متعلق ایک اِشکال یہ ہے کہ اختلاف مطالع و مغارب کی وجہ سے لیلۃ القدر کا ہر جگہ جدا ہونا لازم آتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ اسمیں کوئی استحالہ لازم نہیں آتا کہ یہ برکات کسی کو کسی وقت میں ملیں اور کسی کو کسی وقت میں۔ اسی طرح ملائکہ کا نزول ہر جگہ مختلف وقت میں ہو +
۵ مراد قرآن ہی مطلب یہ ہے کہ ان کفار کا کفر ایسا شدید تھا کہ اور ایسے جہل میں مبتلا تھے کہ بدون رسول عظیم کی بعثت کے ان کے راہ پر آنے کی توقع نہ تھی۔ اس لیئے اللہ تعالیٰ نے حجت کے اتم و الزم ہونے کے لئے آپ کو قرآن دیکر مبعوث فرمایا۔

ع ۱۹ / ۲۱ السجدۃ

ع ۲۲ / ۵ ۲۱ — معانقۃ ۱۲ — وقف النبی ۱۲ — غفران ۱۲ — وقف منزل ۷

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿٢﴾ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿٣﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿٤﴾ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۵ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴿٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿٧﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ﴿٨﴾

(یعنی) ایک اللہ کا رسول جو (ان کو) پاک صحیفے پڑھ کر سنا دے جن میں درست مضامین لکھے ہوں۔ اور جو لوگ اہل کتاب تھے (اور غیر اہل کتاب تو بدرجۂ اولیٰ) وہ اس واضح دلیل کے آنے ہی کے بعد (دین میں) مختلف ہو گئے۔ ف۱ حالانکہ ان لوگوں کو (کتب سابقہ میں) یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت اُسی کے لئے خاص رکھیں (ادیانِ باطلہ سے) یکسو ہو کر اور نماز کی پابندی رکھیں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی طریقہ ہے اُن درست مضامین (مذکورہ) کا (بتلایا ہوا)۔ بیشک جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین سے کافر ہوئے وہ آتش دوزخ میں جاویں گے جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہ لوگ بہترین خلائق ہیں۔ ان کا صلہ اُن کے پروردگار کے نزدیک ہمیشہ رہنے کی بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ (اور) اللہ تعالیٰ اُن سے خوش رہے گا۔ اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے ف۲ یہ (جنت اور رضا) اُس شخص کے لئے ہے جو اپنے ربّ سے ڈرتا ہے۔

ف۱ یعنی دینِ حق سے بھی اختلاف کیا اور باہمی اختلافات جو پہلے سے تھے ان کو بھی دینِ حق کا اتباع کر کے دُور نہ کیا اور مشرکین کو بدرجۂ اولیٰ اس لئے کہا کہ ان کے پاس تو پہلے سے بھی کوئی سماوی علم نہ تھا اور قرآن کو صُحُف اور اس کے مضامین کو کتب فرمانا باعتبار قوۃ کے ہے حاصل یہ کہ ایسے رسُول اور ایسی کتابِ عظیم الشّان کا آنا مقتضی تھا اجتماع علی الدین الحق کو۔ مگر ان لوگوں نے سببِ اجتماع کو سببِ تفرّق بنالیا۔ اور قرینۂ مقابلہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جن لوگوں نے تفرّق اور خلاف نہیں کیا وہ اہلِ ایمان ہیں +

ف۲ یعنی نہ ان سے کوئی معصیت ہو گی اور نہ ان کو کوئی امرِ مکروہ پیش آئے گا۔ جس سے احتمال عدمِ رضا کا جانبین سے ہو +

ع ۱ ۸ ۲۳

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابلِ تلفظ	قلقلہ

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ زلزال مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہُوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝۳ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۴ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝۵ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ۬ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝۷ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۸

جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلائی جاوے گی اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی ف۱ اور (اس حالت کو دیکھ کر کافر) آدمی کہے گا کہ اس کو کیا ہُوا ف۲ اس روز (زمین) اپنی سب (اچھی بُری) خبریں بیان کرنے لگے گی ف۳ اس سبب سے کہ آپ کے رب کا اسکو یہی حکم ہوگا۔ اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (موقف حساب سے) واپس ہوں گے تاکہ اپنے اعمال (کے ثمرات) کو دیکھ لیں۔ سو جو شخص (دُنیا میں) ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ (وہاں) اس کو دیکھ لے گا۔ اور جو شخص ذرّہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا۔ ف۴

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ عادیات مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہُوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝۱ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝۲ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝۳ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝۴ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝۵ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپتے ہُوئے دوڑتے ہیں۔ ف۵ پھر (پتھر پر) ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں۔ پھر صبح کے وقت تاخت و تاراج کرتے ہیں۔ پھر اس وقت غبار اُڑاتے ہیں۔ پھر اس وقت (دشمنوں کی) جماعت میں جا گھستے ہیں ف۶ بیشک (کافر) آدمی اپنے پروردگار کا

۶ حرکتوں والی مدِ لازم	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ
۲، ۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد		
۲ حرکتوں والی مد		

ف۱ بوجھ سے دفینے اور مردے مراد ہیں +
ف۲ اس حالت کو دیکھ کر کہیگا کہ خلاف معتاد و خلاف گمان زلزلہ و اخراج اثقال کیسے ہونے لگا۔ وجہ اس کہنے کی یہ ہے کہ یہ قیامت کا اور اس کے واقعات کا پہلے سے منکر تھا۔ اب ان واقعات کو دیکھ کر حیرت زدہ ہے +
ف۳ ترمذی وغیرہ میں اسکی تفسیر میں حدیث مرفوع آئی ہے کہ جس شخص نے رُوئے زمین پر جیسا عمل کیا ہوگا بھلا یا بُرا زمین سب کہدے گی بطور شہادت عند اللہ کے +
ف۴ بشرطیکہ اس وقت تک وہ خیر و شر باقی رہی ہو۔ ورنہ اگر کفر سے وہ خیر فنا ہو چکی ہو یا توبہ و ایمان سے وہ شر زائل ہو چکا ہو وہ اس میں داخل ہی نہیں کیونکہ وہ خیر خیر نہ رہی اور وہ شر شر نہ رہا۔ جب مدارِ حکم نہ رہا تو حکم بھی ثابت نہ ہوگا +
ف۵ اس سے مراد لڑائی کے گھوڑے ہیں جہاد ہو یا غیر جہاد اور عرب کو اس وجہ سے کہ وہ اہل رزم تھے ان قسموں سے نہایت مناسبت ہے ہانپنا دوڑنے کے وقت ظاہر ہے اور نعل آہنی پتھریلی زمین پر لگنے سے آگ کا جھڑنا بھی ظاہر ہے اور عرب میں اکثر عادت دشمنوں پر صبح کے وقت تاخت کرنے کی تھی تاکہ رات کے وقت جانے میں دشمن کو خبر نہ ہو۔ صبح کو دفعۃً جا پڑیں اور رات کو حملہ نہ کرنے میں اظہار شجاعت سمجھتے تھے
غبار کا اُڑنا گو ہر وقت ہوتا ہے مگر اس کو صبح کے ساتھ مقید کرنا شدتِ اسراع کی طرف اشارہ ہے کہ ٹھنڈے وقت غبار دبا ہوا ہوتا ہے +

لَكَنُودٌ ۝٦ وَإِنَّهُۥ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۝٧ وَإِنَّهُۥ لِحُبِّ

بڑا ناشکرا ہے اور اس کو خود بھی اسکی خبر ہے (کبھی اول وہلہ میں کبھی بعد تامل) اور وہ مال کی محبت میں

الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝٨ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي

بڑا مضبوط ہے کیا اس کو وہ وقت معلوم نہیں جب زندہ کیے جاویں گے جتنے مردے

الْقُبُورِ ۝٩ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۝١٠ إِنَّ

قبروں میں ہیں اور آشکارا ہو جاوے گا جو کچھ دلوں میں ہے بے شک

رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ۝١١ ع

ان کا پروردگار ان کے حال سے اس روز پورا آگاہ ہے۔

ع ١ ١١ ٢٥

سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ قارعہ مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

الْقَارِعَةُ ۝١ مَا الْقَارِعَةُ ۝٢ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝٣

وہ کھڑکھڑانیوالی چیز کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانیوالی چیز ف۱ اور آپ کو معلوم ہے کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانیوالی چیز

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝٤ وَتَكُونُ

جس روز آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہو جاویں گے۔ اور پہاڑ دھنکی ہوئی

الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ ۝٥ فَأَمَّا مَن

رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔ (وجہ تشبیہ متفرق ہو کر اڑ جانا ہے) پھر اوزان اعمال کے بعد جس

ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُۥ ۝٦ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٧

شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا ف۲ وہ تو خاطر خواہ آرام میں ہوگا (یعنی ناجی ہوگا)۔

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُۥ ۝٨ فَأُمُّهُۥ هَاوِيَةٌ ۝٩

اور جس شخص کا پلہ (ایمان کا) ہلکا ہوگا (یعنی وہ کافر ہوگا) تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١ ع

اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ (ہاویہ) کیا چیز ہے (وہ) ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔

ع ١ ١١ ٢٦

ف۱ مراد قیامت ہے کہ قلوب کو فزع سے اور اسماع کو صوت شدید سے کھڑکھڑا دے گی اور اس کا کھڑکھڑانا اس روز ہوگا جس روز آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہو جاوینگے وجہ تشبیہ ضعف اور کثرت بیتابی ہے۔ گو بعض کو بیتابی نہ ہوگی مگر ضعف اور کثرت سب کے لئے عام ہے +

ف۲ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ و خَفَّتْ مَوَازِينُهُ کی تحقیق شروع سورۂ اعراف میں گذر چکی ہے +

٦ حرکتوں والی مد لازم ــ ٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب ــ ٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور ناقابل تلفظ	قلقلہ

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ تکاثر مکہ میں نازل ہوئی اسمیں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا

(دنیاوی سازوسامان پر) فخر کرنا (جو کہ علامت ہے محبت و طلب کی) تم کو (آخرت سے) غافل کئے رکھتا ہے۔ یہانتک کہ تم قبرستانوں میں

سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٣ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٤

پہنچ جاتے ہو۔ ہرگز نہیں تمکو بہت جلد (قبر میں جاتے ہی یعنی مرتے ہی) معلوم ہو جاویگا۔ پھر (دوبارہ تمکو متنبہ کیا جاتا ہے کہ) ہرگز (تمہاری

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝٥ لَتَرَوُنَّ

یہ حالت ٹھیک) نہیں بہت جلد معلوم ہو جائیگا۔ ہرگز نہیں (اور) اگر تم یقینی طور پر (دلائل صحیحہ واجب الاتباع سے اس بات کو) جان

الْجَحِيْمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝٧

لیتے۔ واللہ تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ پھر (مکرر تاکید کیلئے کہا جاتا ہے کہ) واللہ تم لوگ اسکو ایسا دیکھنا دیکھو گے جو کہ خود

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨

یقین ہے [ف۱] پھر (اور بات سنو کہ) اُس روز تم سب سے نعمتوں کی پوچھ ہوگی [ف۲]

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ عصر مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

وَالْعَصْرِ ۝١ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝٢ اِلَّا الَّذِيْنَ

قسم ہے زمانہ کی (جسمیں نفع و نقصان واقع ہوتا ہے) کہ انسان (بوجہ تضییع عمر کے) بڑے خسارہ میں ہے مگر جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۝

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے (کہ یہ کمال ہے) اور ایک دوسرے کو (اعتقادِ حق پر قائم رہنے) کی فہمائش

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

کرتے رہے اور ایک دوسرے کو (اعمال کی) پابندی کی فہمائش کرتے رہے۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ ہمزہ مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں نو آیتیں اور ایک رکوع ہے

ف۱ یعنی وہ رویت استدلالیہ نہیں جس پر یقین کا ترتب گاہے دیر میں ہوتا ہے بلکہ رویت مشاہدہ جس پر یقین کا ترتب فوری ہی و نیز مشاہدہ میں انکشاف بھی زیادہ ہے استدلالیات سے بھی اور ضروریات عقلیہ سے بھی۔ اسکے خود دیکھنے کو نفس یقین فرمایا، جو کہ عین الیقین سے مراد ہے۔ باوجودیکہ وہ سبب یقین ہے۔

ع ۱ / ۸ / ۲۷

ف۲ لَتُسْـَٔلُنَّ میں خطاب عام ہے بقرینہ حدیث جس میں آپ نے حضرات شیخین رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تم لوگوں سے ان نعمتوں کے متعلق سوال کیا جاویگا۔ کذا فی الصحاح پس جب غیر مجرمین تک سے سوال ہوگا گو اس پر کوئی ضرر مرتب نہ ہو تو مجرمین تو کیوں بچ جائیں گے؟ اور ان کے لئے وہ مضر بھی ہوگا۔

ع ۱ / ۳ / ۲۸

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ۝۱ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ۝۲ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝۳ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝۴ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝۵ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ۝۶ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝۷ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ۝۸ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹

بڑی خرابی ہی ہر ایسے شخص کیلئے جو پس پشت عیب نکالنے والا ہو (اور) رُو در رُو طعنہ دینے والا ہو۔ جو (غایت حرص سے) مال جمع کرتا ہو اور (غایت حب و فرح سے) اسکو بار بار گنتا ہو۔ وہ خیال کر رہا ہے کہ اس کا مال اسکے پاس سدا رہیگا ف۱۔ ہرگز نہیں (رہیگا پھر آگے اس ویل کی تفسیر ہے کہ) واللہ وہ شخص ایسی آگ میں ڈالا جائیگا جسمیں جو کچھ پڑے وہ اس کو توڑ پھوڑ دے اور آپکو کچھ معلوم ہے وہ توڑ پھوڑ کرنے والی آگ کیسی ہے۔ وہ اللہ کی آگ ہے جو (اللہ کے حکم سے) سلگائی گئی ہے جو (کہ بدن کو لگتے ہی) دلوں تک جا پہنچے گی ف۲ (اور وہ آگ) ان پر بند کردی جائے گی۔ (اس طرح سے کہ) وہ لوگ آگ کے بڑے بڑے لمبے لمبے ستونوں میں (گھرے ہوں گے) ف۳

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فیل مکہ میں نازل ہوئی اسمیں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝۱ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ۝۲ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ۝۳ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝۴ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝۵

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے ربّ نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا ف۴ کیا ان کی تدبیر کو (جو کہ ویرانی کعبہ کے بارے میں تھی) سرتاپا غلط نہیں کردیا اور ان پر غول کے غول پرندے بھیجے جو ان لوگوں پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح (پامال) کردیا۔

۶ حرکتوں والی مدلازم	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مد واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ یعنی اسمیں اس قدر انہماک و اشتغال و استغراق رکھتا ہے جیسے معتقد خلود رکھتا ہو اور یہ ظاہر ہے اور ان صفات و اعمال پر یہ خاص وعید اس صورت میں ہے جب کہ منشا ان کا کفر ہو گو مطلق وعید مطلق صفات و افعال مذکورہ پر بھی دوسرے نصوص میں ہے +

ف۲ یعنی اسمیں سرعت نفوذ اور سرایت ہونے سے اور اس شخص کو موت نہ آنے سے یہ حالت ہوگی کہ بدن کیساتھ ہی دلکو جلا دیگی۔ اور اس سے قطع نظر بھی کیجائے تو بھی دل تک پہنچنے کا الم بوجہ عدم عروض موت کے اسکو محسوس ہوگا، بخلاف آتش دنیا کے کہ بدن سے دل تک پہنچتے پہنچتے بہت دیر لگتی ہے حتیٰ کہ اس کے پہلے ہی روح نکل جاتی ہے اور دل تک پہنچنے کا الم مدرک ہونے کی نوبت نہیں آتی +

ع ۱ / ۹

ف۳ یعنی آگ کے اتنے بڑے بڑے شعلے ہوں گے۔ اور وہ لوگ اس آگ میں مقید ہوں گے +

۲۹

ف۴ ابرہہ حاکم یمن لشکر عظیم لے کر جس میں ہاتھی بھی تھے خانہ کعبہ کو منہدم کرنے چڑھ آیا۔ جب وادی محسر میں پہنچا تو سمندر کی طرف سے کچھ پرندے آئے۔ ان کے پنجوں اور چونچوں میں مسور اور چنے کے برابر کنکریاں تھیں انہوں نے ان کنکریوں کو لشکر پر پھینکنا شروع کیا۔ یہ کنکریاں بندوق کی گولی کی طرح لگتی تھیں اور ہلاک کر دیتی تھیں۔ اکثر تو اس عذاب سے ہلاک ہوئے اور دوسرے بھاگ گئے۔ اور دوسری بڑی بڑی تکلیفیں اُٹھا کر مر گئے۔ یہ واقعہ حضور سرورِ انام صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ شریفہ سے پچاس روز پہلے ہوا +

ع ۱ / ۵ / ۳۰

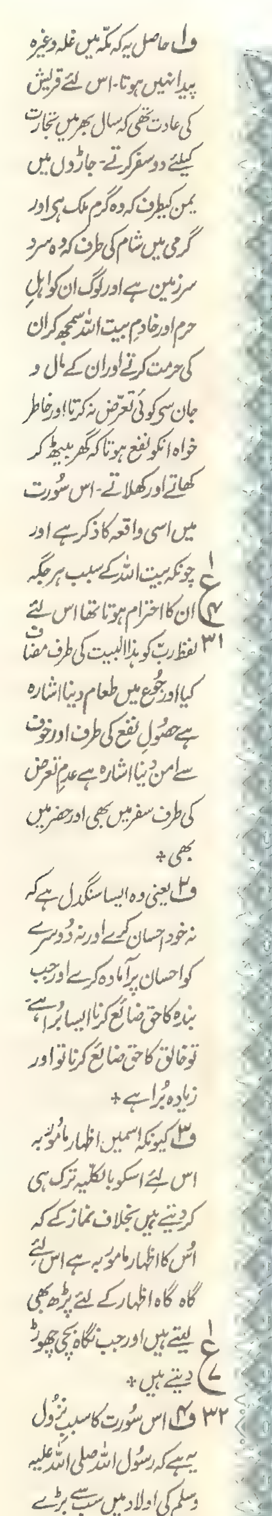
ف١ حاصل یہ کہ مکہ میں غلہ وغیرہ پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے قریش کی عادت تھی کہ سال بھر میں تجارت کیلئے دو سفر کرتے۔ جاڑوں میں یمن کیطرف کہ وہ گرم ملک ہے اور گرمی میں شام کی طرف کہ وہ سرد سرزمین ہے اور لوگ ان کو اہلِ حرم اور خادمِ بیت اللہ سمجھ کر ان کی حرمت کرتے اور ان کے مال و جان سے کوئی تعرض نہ کرتا اور خاطر خواہ انکو نفع ہوتا کہ گھر بیٹھ کر کھاتے اور کھلاتے۔ اس سُورت میں اسی واقعہ کا ذکر ہے اور چونکہ بیت اللہ کے سبب ہر جگہ ان کا احترام ہوتا تھا اس لئے لفظ رب کو ہذا البیت کی طرف مضاف کیا اور جُوع میں طعام دینا اشارہ ہے حصولِ نفع کی طرف اور خوف سے امن دینا اشارہ ہے عدمِ تعرض کی طرف سفر میں بھی اور حضر میں بھی +

ع ٤/١ ٣١

ف٢ یعنی وہ ایسا سنگدل ہے کہ نہ خود احسان کرے اور نہ دُوسرے کو احسان پر آمادہ کرے اور جب بندہ کا حق ضائع کرنا ایسا برا ہے تو خالق کا حق ضائع کرنا تو اور زیادہ بُرا ہے +

ف٣ کیونکہ اسمیں اظہار مامور بہ اس لئے اسکو بالکلیہ ترک ہی کر دیتے ہیں بخلاف نماز کے کہ اُس کا اظہار مامور بہ ہے اس لئے گاہ گاہ اظہار کے لئے پڑھ بھی لیتے ہیں اور جب نگاہ بچی چھوڑ دیتے ہیں +

ع ٧/٢ ٣٢

ف٤ اس سُورت کا سببِ نزول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سب سے بڑے بیٹے حضرت قاسم تھے۔ اُن کا مکہ میں انتقال ہوگیا تو عاص بن وائل سہمی نے اور اس کے ساتھ

سُورَةُ قُرَيْشٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سُورۂ قریش مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ

چونکہ قریش خوگر ہوگئے ہیں یعنی جاڑے اور گرمی کے سفر کے

وَالصَّيْفِ ۚ﴿۲﴾ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ﴿۳﴾

خوگر ہو گئے ہیں۔ تو (اس نعمت کے شکریہ میں) انکو چاہیئے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں

الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾ ع

جس نے اُن کو بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے ان کو امن دیا ف١

سُورَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سُورۂ ماعُون مکہ میں نازل ہوئی اسمیں سات آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۭ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ

کیا آپ نے اُس شخص کو نہیں دیکھا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے سو اگر آپ اس شخص کا حال سننا چاہیں تو سنیئے کہ) وہ وہ

يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۙ﴿۲﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰي طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۭ﴿۳﴾

شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ اور محتاج کو کھانا دینے کی (دوسروں کو بھی) ترغیب نہیں دیتا۔ ف٢

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ

سو اس سے ثابت ہوا کہ ایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھتے ہیں (یعنی ترک

سَاهُوْنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاۗءُوْنَ ۙ﴿۶﴾ وَيَمْنَعُوْنَ

کر دیتے ہیں ف٣ جو ایسے ہیں کہ (جب نماز پڑھتے ہیں تو) ریاکاری کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ

الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾ ع

بالکل نہیں دیتے۔

سُورَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ کوثر ف٤ مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

دوسرے مشرکوں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نسل منقطع ہوگئی۔ پس آپ نعوذ باللہ ابتر یعنی بے نام و نشان ہیں۔ مطلب یہ تھا کہ ان کے دین کا چرچا چند روزہ ہے پھر یہ سب بکھیڑے پاک ہو جائیں گے۔ اس پر آپ کی تسلی کے لئے یہ سورت نازل ہوئی۔ کذا فی الدر المنثور +

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٢

بلاشک ہم نے آپ کو کوثر (ایک حوض کا نام ہی اور ہر خیر کثیر بھی اسمیں داخل ہی) عطا فرمائی ہے ف۱ سو (ان نعمتوں کے شکریہ میں)

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝٣

آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھیئے اور قربانی کیجئے۔ بیشک آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے۔ ف۲

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورہ کافروں ف۳ مکہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢

آپ (ان کافروں سے) کہہ دیجئے کہ اے کافرو (میرا اور تمہارا طریقہ متحد نہیں ہو سکتا اور) نہ (تو فی الحال) میں تمہارے معبودوں

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٣ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ

کی پرستش کرتا ہوں۔ اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو اور نہ (آئندہ استقبال میں) میں تمہارے

مَّا عَبَدْتُّمْ ۝٤ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٥

معبودوں کی پرستش کروں گا اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرو گے ف۴

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝٦

تم کو تمہارا بدلہ ملے گا اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا ف۵

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سُورہ نصر مدینہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝١ وَرَاَيْتَ النَّاسَ

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جب خدا کی مدد اور (مکہ کی) فتح (مع اپنے آثار کے) آپہونچے (یعنی واقع ہو جائے) اور (آثار جو

يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝٢ فَسَبِّحْ

اس پر متفرع ہونیوالے ہیں یہ ہیں کہ) آپ لوگوں کو اللہ کے دین (یعنی اسلام) میں جوق جوق داخل ہوتا ہوا دیکھ لیں ف۶ تو اپنے رب کی تسبیح

٦ حرکتوں والی مد لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢ حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مد واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ف۱ جسمیں خیرِ دُنیا یعنی بقاءِ دین و ترقیٔ اسلام جو کہ موجبِ کثرت داجر ہے و خیرِ آخرت یعنی مراتبِ قرب و درجاتِ عُلیا سب داخل ہے۔ پھر اگر ایک بیٹا فوت ہُوا۔ اور اس پر مخالفین شماتت کرتے ہیں تو اس پر غم نہ کیجئے۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر آپ کو یہ دولتیں عطا فرمائی گئی ہیں +

ف۲ خواہ ظاہری نسل اُس دشمن کی چلے یا نہ چلے لیکن دُنیا میں اس کا ذکرِ خیر باقی نہیں رہے گا بخلاف آپ کے کہ قیامت تک آپ کی اُمت اور آپ کا دین اور آپ کی یاد، نیک نامی، محبت و اعتقاد کے ساتھ باقی رہے گی، کہ سب عمومِ مفہومِ کوثر میں داخل ہیں۔ اگر بسیری اولاد کی نسل نہ ہو نہ سہی۔ جو نسل سے مقصود ہے وہ آپ کو حاصل ہے یہاں تک کہ دُنیا سے گزر کر آخرت میں بھی۔ اور دشمن اس سے محروم ہے +

ع ١ ٣ ٣٣

ف۳ اس سورت کا سببِ نزول یہ ہے کہ ایک بار چند رؤسا نے آپ سے عرض کیا کہ آئیے ہمارے معبودوں کی آپ عبادت کیا کیجئے اور آپ کے معبود کی ہم عبادت کیا کریں جسمیں ہم اور آپ طریقِ دین میں شریک رہیں جونسا طریقہ ٹھیک ہوگا اس سے سب کو کچھ کچھ حصہ مل جائے گا۔ اس پر یہ سورت نازل ہُوئی کذا فی الدر المنثور +

ع ١ ٦ ٣٤

ف۴ مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ موحّد ہو کر بلائے شرک میں گرفتار نہیں ہو سکتا۔ نہ اب نہ آئندہ۔ اور تم مشرک رہ کر موحّد قرار نہیں دیئے جا سکتے نہ اب نہ آئندہ۔ یعنی توحید و شرک جمع نہیں ہو سکتے۔ یعنی جب تک تم اپنے معبودوں کے عابد اور مشرک رہو گے اس وقت تک میرے معبود کے عابد یعنی موحّد نہ سمجھے جاؤ گے۔ پس اسکو پیشنگوئی پر محمول کرنے کی اور اس پر جو سوال ہوتا ہے کہ بعضے تو مسلمان ہو گئے تھے، اس کے جواب میں اَلْکٰفِرُوْنَ کو معہود پر محمول کرنے کی ضرورت نہیں + ف۵ اس میں اُن کے شرک پر وعید بھی سُنادی۔ پس یہ سُورت مشتمل ہے اظہار خلاف و وعید پر + ف۶ تو اُس وقت سمجھ لیجئے کہ مقصود دُنیا میں رہنے کا اور بعثت کا کہ تکمیلِ دین ہے ختم ہوا + اس وجہ سے آخرت کا سفر قریب ہے۔ پس اس کے لئے تیاری کیجئے +

بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳ ع

و تحمید کیجئے اور اس سے استغفار کی درخواست کیجئے وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے ف۱

سُوۡرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمۡسُ اٰيَاتٍ

سورۂ لہب ف۲ مکہ میں نازل ہوئی - اسمیں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

تَبَّتۡ يَدَاۤ اَبِىۡ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ ۝۱ مَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُ

ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے ف۳ نہ اس کا مال اُس کے کام آیا اور

مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ ۝۲ سَيَصۡلٰى نَارًا ذَاتَ

نہ اسکی کمائی (مال سے مراد سرمایہ اور ماکسب سے مراد اس کا نفع اور آخرت میں) وہ عنقریب (مرنیکے متصل) ایک شعلہ زن آگ

لَهَبٍ ۝۳ ۚۖ وَّامۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ۝۴ ۚ فِىۡ

میں داخل ہوگا - وہ بھی اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں لاد کر لاتی ہے (مراد خاردار لکڑیاں ہیں ف۴ جنکا شان نزول میں ذکر ہی

جِيۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ۝۵ ع

اور دوزخ میں) اُس کے گلے میں ایک رسّی ہوگی خوب بٹی ہوئی -

سُوۡرَةُ الۡاِخۡلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرۡبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ اخلاص ف۵ مکہ میں نازل ہوئی - اسمیں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں -

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ ۚ لَمۡ يَلِدۡ ۙ

آپ (ان لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ اپنے کمال ذات وصفات میں) ایک ہے ف۶ اللہ (الیسا) بے نیاز ہے (کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور

وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ ۝۳ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴ ع

اس کے سب محتاج ہیں) اسکے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے ف۷

سُوۡرَةُ الۡفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمۡسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فلق ف۸ مکہ میں نازل ہوئی - اسمیں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں -

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	۲۔۴ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفا اور غنہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِ واجب	۲ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ	قلقلہ

ع ۳ / ۳۵

ف۱ احادیث کثیرہ میں اس سورت کی یہی تفسیر آئی ہے کہ اس میں قرب وفات کی خبر ہے اور فتح سے فتح مکہ مراد ہے اور یَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا کو آثارِ فتح مکہ سے اس لئے کہا گیا کہ عام لوگ فتح مکہ کے منتظر تھے - اب تک ایک ایک دو دو آدمی مسلمان ہوتا تھا - فتح مکہ کے بعد قبائل کے قبائل اسلام میں داخل ہونے لگے +

ف۲ بخاری و مسلم اور دوسری کتب حدیث میں مروی ہے کہ جب آیت وَاَنۡذِرۡ عَشِيۡرَتَكَ الۡاَقۡرَبِيۡنَ نازل ہوئی اور آپ نے کوہ صفا پر چڑھ کر سب کو پکارا اور جمع کر کے دعوتِ اسلام کی تو آنحضرت کے چچا ابولہب بن عبد المطلب نے گستاخانہ کہا تَبًّا لَّكَ سائر الیوم الھذا جمعتنا (تو برباد ہو جائے کیا ہمکو محض اتنی بات کے لئے جمع کیا تھا) اس پر یہ سورت نازل ہوئی +

ع ۵ / ۳۶

ف۳ چنانچہ غزوۂ بدر کے سات روز بعد اسکے طاعون کا دانہ جسکو عدسہ کہتے ہیں نکلا اور مرض لگ جانے کے خوف سے گھر والوں نے اسکو الگ ڈال دیا یہاں تک کہ اسی حالت میں ہلاک ہو گیا - تین روز تک لاش یونہی پڑی رہی - جب سڑنے لگا تو مزدوروں سے اٹھوا کر شہر سے باہر بھیج دیا - اُنہوں نے جا کر اس کو گڑھے میں پھینک دیا +

ف۴ ابولہب کی بیوی خاردار لکڑیاں جمع کر کے لاتی اور از راہِ غایت عناد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں بچھاتی - کذافی الدر المنثور عن البیہقی وغیرہ اور بعض نے کہا ہے کہ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ سے مراد چغلخور ہے - وہ عورت چغلخور بھی تھی - کذافی الدر - چنانچہ فارسی میں بھی ہیزم کش اسی معنی میں مستعمل ہے +

ع ۴ / ۳۷

ف۵ اس سورت کا سبب نزول یہ ہے کہ ایک بار مشرکین نے آپ سے کہا کہ اپنے رب کا وصف اور نسب بیان کیجئے - اس پر سورۂ اخلاص نازل ہوئی - کذافی الدر المنثور +

ف۶ کمال ذات یہ کہ واجب الوجود ہے اور کمال صفات یہ کہ علم و قدرت وغیرہ اُس کے قدیم اور محیط ہیں +

ف۷ منکرینِ توحید کئی قسم ہیں - منکرِ وجود منکرِ وجوب - منکرِ کمالِ صفات - مشرک فی العبادت ان سب کا ابطال اَللّٰهُ اَحَدٌ میں ہو گیا - مشرک فی الاستعانت - اس کا ابطال اَللّٰهُ الصَّمَدُ میں ہو گیا - پس جملۂ اُولیٰ مضمون اِيَّاكَ نَعۡبُدُ اور جملۂ ثانیہ میں اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ کا داخل ہو گیا - مدعی ابناء و بنات اس کا ابطال لَمۡ يَلِدۡ میں ہو گیا - معتقد الوہیت بعضے بشر و جنات اس کا ابطال لَمۡ يُوۡلَدۡ میں ہو گیا - یعنی یہ لوگ مولود ہیں - حق تعالیٰ مولود نہیں کیونکہ مستلزم حدوث ہے - معتقد مماثلت جیسے مجوس کہ یزداں اور اہرمن کے قائل ہیں - اس کا ابطال لَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ میں ہو گیا +

ف۸ سورۂ فلق اور ناس ایک ساتھ نازل ہوئی تھیں حسب روایت دلائل بیہقی ان سب کا نزول یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر لبید یہودی (باقی بر صفحہ ۹۶۲)

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ②

آپ اپنے استعاذہ کیلئے) کہیئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے ف۱

وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ③ وَمِن شَرِّ

اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب وہ رات آجائے (اور شب میں شرور کا احتمال ظاہر ہی) اور

النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ

(بالخصوص گنڈے کی) گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے

إِذَا حَسَدَ ⑤

جب وہ حسد کرنے لگے۔

سُورَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ آيَاتٍ

سورۂ ناس مکہ میں نازل ہوئی اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ②

آپ کہیئے (جس طرح کہ فلق میں گزرا) کہ میں آدمیوں کے مالک آدمیوں کے بادشاہ - آدمیوں

إِلَٰهِ النَّاسِ ③ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ④

کے معبود کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ ڈالنے پیچھے ہٹ جانے والے ف۲ (شیطان) کے شر سے

الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ⑤ مِنَ

جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ف۳ ڈالتا ہے خواہ وہ (وسوسہ ڈالنے

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥

والا) جن ہو یا آدمی (ہو)

٦ حرکتوں والی مدِ لازم	٢-٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد	اخفاء اور غنہ کی جگہ (٢-حرکتیں)
٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب	٢ حرکتوں والی مد	ادغام اور نا قابل تلفظ
تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)	قلقلہ	

دُعَائے مَاثُورَہ

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۹۶۱)
اور اس کی بیٹیوں نے سحر کر دیا تھا جس سے آپ کو مرض کی سی حالت عارض ہوگئی - آپ نے حقتعالیٰ سے دعا کی - اس پر یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں جن میں ایک کی پانچ آیتیں اور ایک کی چھ آیتیں، مجموعہ گیارہ آیتیں ہیں اور آپ کو وحی سے اس سحر کا موقع بھی معلوم کرا دیا گیا - چنانچہ وہاں سے مختلف چیزیں نکلیں، جن میں سحر کیا گیا تھا اور اسمیں تانت کا ایک ٹکڑا بھی تھا جسمیں گیارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں - حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سورتیں پڑھنے لگے - ایک ایک آیت پر ایک ایک گرہ کھل گئی - چنانچہ آپ کو بالکل شفا ہوگئی - اور دونوں سورتوں کے مجموعہ میں مختلف شرور سے استعاذہ کا اور سب امور میں حقتعالیٰ پر توکل کرنے کا حکم ہوا ہے +

ع ١ ٥ ٣٨

(حواشی صفحہ ہذا)

ف۱
شاید خلق کی تخصیص بمقابلہ رات کے ہو اور اشارہ اس طرف ہو کہ جس طرح حقتعالیٰ لیل کا ازالہ کر دیتا ہے اسی طرح اثر لیل یعنی سحر کا بھی اثر زائل کر سکتا ہے +

ف۲
پیچھے ہٹنے کا مطلب یہ کہ حدیث میں ہے کہ اللہ کا نام لینے سے وہ ہٹ جاتا ہے اور یہ امر شیطان جن میں تو ظاہر ہی اور شیطان الانس میں حسب تفسیر کبیر اس طرح سے ہے کہ موسوس اپنے کو ناصح مشفق کی صورت میں ظاہر کرتا ہے لیکن اگر اس کو زجر کر دیا جائے تو پھر وسوسہ سے باز آجاتا ہے اور ہٹ جاتا ہے اور اگر قبول کر لیا جائے تو اور مبالغہ کرتا ہے اور یہ صفت اشارۃً اس طرح ہے کہ اللہ کے ساتھ اس سے استعاذہ کرنا سبب اعاذہ کا ہوگا کیونکہ اسکی خاصیت ہے تأخر عن ذکر اللہ +

ع ١ ٦ ٣٩

ف۳
اس سے وہ وسوسہ مراد ہے جو مفضی الی المعصیت ہو جائے اور اس کا مضرتِ دینیہ ہونا ظاہر ہے۔

دُعَآءُ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ○ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً وَّبِكُلِّ
جُزْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ جَزَآءً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَةً وَّبِالْبَآءِ بَرَكَةً وَّبِالتَّآءِ تَوْبَةً وَّبِالثَّآءِ
ثَوَابًا وَّبِالْجِيْمِ جَمَالًا وَّبِالْحَآءِ حِكْمَةً وَّبِالْخَآءِ خَيْرًا وَّبِالدَّالِ دَلِيْلًا وَّبِالذَّالِ ذَكَآءً وَّبِالرَّآءِ رَحْمَةً وَّ
بِالزَّآءِ زَكٰوةً وَّبِالسِّيْنِ سَعَادَةً وَّبِالشِّيْنِ شِفَآءً وَّبِالصَّادِ صِدْقًا وَّبِالضَّادِ ضِيَآءً وَّبِالطَّآءِ طَرَاوَةً
وَّبِالظَّآءِ ظَفَرًا وَّبِالْعَيْنِ عِلْمًا وَّبِالْغَيْنِ غِنًى وَّبِالْفَآءِ فَلَاحًا وَّبِالْقَافِ قُرْبَةً وَّبِالْكَافِ كَرَامَةً
وَّبِاللَّامِ لُطْفًا وَّبِالْمِيْمِ مَوْعِظَةً وَّبِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّبِالْوَاوِ وُصْلَةً وَّبِالْهَآءِ هِدَايَةً وَّبِالْيَآءِ يَقِيْنًا
اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ○ وَارْفَعْنَا بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○ وَتَقَبَّلْ مِنَّا قِرَآءَتَنَا وَ
تَجَاوَزْ عَنَّا مَا كَانَ فِيْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ اَوْ نِسْيَانٍ اَوْ تَحْرِيْفِ كَلِمَةٍ عَنْ
مَّوَاضِعِهَآ اَوْ تَقْدِيْمٍ اَوْ تَاْخِيْرٍ اَوْ زِيَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْ تَاْوِيْلٍ عَلٰى غَيْرِ مَآ اَنْزَلْتَهٗ
عَلَيْهِ اَوْ رَيْبٍ اَوْ شَكٍّ اَوْ سَهْوٍ اَوْ سُوْٓءِ اِلْحَانٍ اَوْ تَعْجِيْلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَسَلٍ
اَوْ سُرْعَةٍ اَوْ زَيْغِ لِسَانٍ اَوْ وَقْفٍ بِغَيْرِ وُقُوْفٍ اَوْ اِدْغَامٍ بِغَيْرِ مُدْغَمٍ اَوْ اِظْهَارٍ بِغَيْرِ بَيَانٍ اَوْ
مَدٍّ اَوْ تَشْدِيْدٍ اَوْ هَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَيْرِ مَا كَتَبَهٗ اَوْ قِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ عِنْدَ
اٰيَاتِ الرَّحْمَةِ وَاٰيَاتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا
بِالْقُرْاٰنِ وَزَيِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَدْخِلْنَا فِي الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِي الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَّفِي الْقَبْرِ مُؤْنِسًا وَّعَلَى الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِي الْجَنَّةِ
رَفِيْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا وَّحِجَابًا وَّاِلَى الْخَيْرَاتِ كُلِّهَا دَلِيْلًا فَاكْتُبْنَا عَلَى التَّمَامِ وَارْزُقْنَا
اَدَآءً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَحُبَّ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ وَالْبِشَارَةِ مِنَ الْاِيْمَانِ ○ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ مَّظْهَرِ لُطْفِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ○

قرآن مجید کی سُورتوں کی فہرست

قرآن مجید کے موضوعات کی فہرست

ہر موضوع سے متعلق قرآنی شواھد کی طرف اشارہ کے لئے رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ لال رنگ سورہ نمبر پر اور کالا رنگ آیت نمبر پر دلالت کرتا ہے
ڈاکٹر مروان عطیہ نے اسکی اجازت دی ہے۔

اسلام کے ارکان

پہلا: توحید

(۱) اللہ تعالی کو ایک جاننا

ارادۂ خداوندی: 2 117 - 185 - 253، 4 26 → 28، 5 6 - 18 - 52، 6 73 - 125، 8 7 - 67، 9 55 - 85، 10 107، 11 34 - 107، 16 40، 17 16، 22 14 - 16، 28 5، 33 17 - 33، 36 82، 48 11، 54 50

اللہ تعالی کے اچھے نام (اسماء حسنی):

7 180، 17 110، 20 8، 59 24

سب کچھ اللہ تعالی کی طرف سے ہے: 2 28 - 46 - 156 - 210 - 245 - 281، 3 55 - 83 - 109، 5 48 - 105، 6 36 - 60 - 108 - 164، 8 44، 10 4 - 23 - 46 - 56، 11 4 - 34 - 123، 19 40، 21 93، 22 41 - 76، 23 60، 24 64، 28 70 - 88، 29 8 - 17 - 57، 30 11، 31 15 - 23، 32 4 - 5 - 11، 35 4، 36 83، 39 7 - 44، 41 21، 43 85، 45 15، 53 42، 57 5، 85 13، 96 8

منکرین وحدانیت کو انتقام کی دھمکی: 2 114 - 206، 3 25، 4 14 - 41 - 45 → 52 - 62 - 63 - 115 - 116 - 119، 5 5، 6 30 - 65، 7 97 → 99، 8 50 → 54، 9 24 - 52 - 55، 10 54، 11 121 - 122، 12 107، 14 44، 15 90 → 93، 16 45 → 47 - 106، 17 68 - 69 - 72، 19 39، 21 29، 23 95 - 100، 25 23، 27 90، 28 50، 34 9 - 42 → 49، 37 177، 38 15، 39 47 - 48، 42 44، 43 41 - 42، 44 10 - 14 - 59، 46 22 - 23 - 32 - 34، 52 45، 53 56 → 58، 54 45، 59 4، 67 16 - 17، 70 42، 73 18، 77 16 → 18، 86 17، 92 11 - 14

حکم اور فیصلہ میں اللہ تعالی کا تنہا ہونا:

2 113 - 210، 3 109 - 128 - 154، 6 57 - 62، 8 44، 11 123، 13 33، 16 92 - 124، 19 64، 21 23، 22 17 - 69 - 76، 27 78، 28 68 - 70 - 88، 30 4، 32 25، 34 26، 35 4، 39 46، 42 10، 82 19

انسان کے عقیدے اور ان کی خواہشات: 2 9 → 13 - 165 - 200 → 207، 6 25 → 30، 9 49 - 50 - 58 → 61 - 75 → 77 - 98 → 102 - 106 - 124 → 127، 10 40 → 43، 21 3 - 4 - 8 - 10 - 11 → 13، 29 10 - 11، 31 6 - 7، 42 48، 47 16 → 18

اللہ تعالی کے احکام: 2 83 - 113 - 210، 3 109 - 128 - 154، 6 57 - 62 - 151 → 153، 7 33، 8 44، 11 123، 12 67، 13 31، 16 92 - 124، 19 64، 21 22، 22 17 - 30 - 69 - 77 - 78، 23 96، 27 78، 28 68 - 70 - 88، 30 4، 31 14، 32 25، 34 26، 39 46، 41 34، 42 10 - 38 → 43، 49 9 → 12، 58 9، 74 3 → 7، 82 19

منکرین وحدانیت کو دھمکی: 27 59 → 64، 28 71 - 72، 34 24 - 27، 67 16 → 22 - 28 - 30

ظلم سے اللہ تعالی پاک ہے:

2 272 - 281 - 286، 3 25 - 108 - 117 - 161 - 181، 4 40 - 49 - 124، 6 131 - 152 - 160، 8 60، 9 70، 10 44 - 47 - 54، 11 101 - 117، 16 33 - 111 - 118، 17 71، 18 49، 19 60، 20 112، 21 47، 22 10، 23 62، 26 209، 28 59، 29 40، 30 9، 36 54، 40 17، 41 46، 43 76، 45 22، 46 19، 50 29، 65 7

وحدانیت صرف اللہ تعالی ہی کے لئے ہے:

2 255، 3 2 - 26، 6 18 - 56 - 161 - 163 - 164 - 165، 10 32 - 104 - 105، 16 51، 20 28، 27 26، 30 30،

37 4، 43 82 - 84، 64 13، 109 1 → 6، 112 1 → 4

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا : 26 217 → 220، 33 3، 64 13، 65 3

اللہ تعالیٰ کی محبت : 2 165 - 177 - 195 - 222، 3 31 - 76 - 134 - 146 - 148 - 159، 5 13 - 42 - 54 - 93، 9 4 - 7 - 108، 49 7 - 9، 60 8، 61 4، 76 8

اللہ جل شانہ کا صبر وتحمل : 10 11، 16 61، 18 58، 35 45، 43 5، 89 14

حمد خدا وثناء باری تعالیٰ : 1 1 → 4، 3 191، 5 116، 6 1 - 45، 7 54 - 143، 8 40، 10 10 - 18، 12 108، 15 98، 16 1، 17 1 - 43 - 44 - 111، 18 1، 20 114 - 130، 22 37 - 78، 23 14 - 116، 25 1 - 10 - 58 - 61، 27 59 - 93، 28 68 - 70، 29 63، 30 17 - 18 - 40، 31 25، 33 42، 34 1، 35 1، 36 36 - 83، 37 180 - 182، 39 4 - 67 - 74 - 75، 40 55 - 64 - 65، 43 82 - 85، 45 36 - 37، 48 9، 50 39 - 40، 52 48 - 49، 55 27 - 78، 56 74 - 96، 57 1، 59 1 - 24، 62 1، 64 1، 67 1، 68 28 - 29، 69 52، 74 3، 76 26، 87 1، 110 3

تقویٰ اور خوف خدا : 2 74 - 150 - 194 - 212، 3 102 - 200، 4 25 - 77، 5 93، 6 72، 7 35، 8 2، 10 31، 13 21، 15 45، 16 30 - 51، 21 49، 22 34 - 35، 23 57، 33 70، 35 18 - 28، 36 71، 39 61، 50 33، 59 18 - 21، 64 16، 65 5، 67 12، 74 56، 98 8

منکرین وحدانیت کو اقوام ماضیہ سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت : 6 6، 9 70، 10 13 - 14 - 20، 14 9 → 17، 20 128، 22 45 → 48، 27 51، 29 40، 30 9، 32 26، 35 43 - 44، 37 136، 47 13، 51 59، 64 5 - 6

اللہ تعالیٰ کا رب ہونا : 2 21 - 258، 3 51، 4 1، 5 72 - 117، 6 54 - 71 - 80 - 83 - 102 - 106 - 133 - 147 - 162 - 164، 7 44 - 54 - 121 - 122 - 172 - 173، 9 129، 10 3 - 32 - 40، 11 23 - 56 - 57 - 61 - 90 - 107، 12 6 - 39 - 53 - 100، 13 6 - 16 - 30، 14 39، 15 25 - 86، 16 7 - 47 - 125، 17 23 - 25 - 30 - 54 - 55 - 65 - 66 - 84 - 108، 18 14 - 48 - 58 - 109 - 110، 19 36 - 65، 20 70، 21 4 - 22 - 56 - 92، 23 52 - 86 - 116، 25 31 - 45 - 54، 26 9 - 24 - 26 - 28 - 47 - 48 - 68 - 104 - 122 - 140 - 159 - 175 - 191، 27 26 - 73 - 74 - 78 - 91 - 93، 28 30 - 37 - 68 - 69 - 85، 29 34 - 36 - 39 - 48، 32 25، 34 21، 35 13، 37 5 - 126 - 180، 38 16 - 66، 39 6 - 69، 40 62 - 64 - 66، 41 9 - 43 - 46 - 53، 42 10، 43 64 - 82، 44 7 - 8، 45 17 - 36، 53 30 - 32 - 42، 55 17 - 18 - 27 - 78، 68 7، 70 4، 73 9، 74 3، 75 12 - 30، 78 37، 85 12، 89 14، 96 3 - 8، 108 2

اللہ تعالیٰ کی رحمت : 2 64 - 105، 3 74، 4 83 - 96 - 113، 6 12 - 54 - 133 - 147، 7 56 - 156، 9 61، 11 9، 15 56، 18 10 - 58، 24 10 - 14 - 20 - 21، 39 53، 40 7

اللہ تعالیٰ کی رضامندی وخشنودی : 2 207 - 265، 4 114، 5 119، 9 62 - 96 - 100، 20 84 - 109، 39 7، 48 18، 58 22، 98 8

اللہ تعالیٰ کی صفتیں :

اللہ: 1 1

إله: 2 133

الآخر: 57 3

الأحد: 112 1

الأعلى: 79 24، 87 1، 92 20

أعلم: 3 36 - 167، 4 25 - 45، 5 61، 6 53 - 58 - 117 - 119 - 124، 10 40، 11 31، 12 77، 16 101 - 125، 17 25 - 47 - 54 - 55 - 84، 18 19 - 21 - 22 - 26، 19 70، 20 104، 22 68، 23 96، 26 188، 28 37 - 56 - 85، 29 10 - 32، 39 70، 46 8، 50 45، 53 30 - 32، 60 1 - 10، 68 7، 84 23

الأول: 57 3

البارئ: 59 24

الباطن: 57 3

البَرّ: 52 28

البصير: 2 96 - 110 - 233 - 237 - 265 3 15 - 20 - 156 - 163 5 71، 8 39 - 72، 11 112، 17 1، 22 61 - 75، 31 28، 34 11، 35 31، 40 20 - 44 - 56، 41 40، 42 11 - 27، 49 18، 57 4، 58 1، 60 3، 64 2، 67 19

بصيراً: 4 58 - 134، 17 17 - 30 - 96، 20 35، 25 20، 33 9، 35 45، 48 24، 76 2، 84 15

التواب: 2 37 - 54 - 128 - 160، 9 104 - 118، 24 10، 49 12

تواباً: 4 16 - 64، 110 3

الجامع: 3 9، 4 140

الجبار: 59 23

الحسيب: 4 6 - 86، 33 39

الحفيظ: 11 57، 34 21، 42 6

الحقّ: 6 62، 10 30 - 32، 18 44، 20 114، 22 6 - 62، 23 116، 24 25، 31 30، 41 53

الحكيم: 2 32

الحليم: 2 225 - 235 - 263، 3 155، 4 12، 5 101، 22 59، 64 17

حليماً: 17 44، 33 51، 35 41

الحميد: 2 267، 11 73، 14 1 - 8، 22 24 - 64، 31 12 - 26، 34 6، 35 15، 41 42، 42 28، 57 24، 60 6، 64 6، 85 8

حميداً: 4 131

الحيّ: 2 255، 3 2، 25 58، 40 65

الخالق: 59 24

الخبير: 2 234

الخلاق: 15 86، 36 81

الرؤوف: 2 143 - 207، 3 30، 9 117 - 128، 16 7 - 47، 22 65، 24 20، 57 9، 59 10

الرحمن: 1 1، 55 1

الرحيم: 1 1 - 3

الرزاق: 51 58

الرقيب: 4 1، 5 117، 33 52

السلام: 59 23

السميع: 2 127

الشاكر: 2 158، 4 147

الشكور: 35 30 - 34، 42 23 - 33، 64 17

الشهيد: 3 98، 4 79 - 166، 6 19، 10 29 - 46، 13 43، 17 96، 29 52، 33 55، 46 8، 48 28

الصادق: 6 146

الصمد: 112 2

الضار: 58 10

الظاهر: 57 3

العزيز: 2 129

العظيم: 2 255، 42 4، 56 74 - 96، 69 33 - 52

العفوّ: 4 43 - 99 - 149، 22 60، 58 2

العليّ: 2 255، 22 62، 31 30، 34 23، 40 12، 42 4 - 51، 43 4

العليم: 2 29

الغفّار: 20 82، 38 66، 39 5، 40 42، 71 10

الغفور: 2 173

الغنيّ: 2 263 -267، 3 97، 6 133، 10 68، 14 8، 22 64، 27 40، 29 6، 31 12 -26، 35 15، 39 7، 47 38، 57 24، 60 6، 64 6

غنياً: 4 131

الفتاح: 34 26

القادر: 6 37 -65، 17 99، 23 95، 36 81، 46 33، 70 40، 75 4 -40، 77 23، 86 8

القاهر: 6 18 -61

القُدُّوس: 59 23، 62 1

القدير: 2 20 -106 -109 -148 -259 -284، 3 26 -29 -165 -189، 5 17 -19 -40 -120، 6 17، 8 41، 9 39، 11 4، 16 70 -77، 22 6 -39، 24 45، 29 20، 30 50 -54، 35 1، 41 39، 42 9 -29 -50، 46 33، 57 2، 59 6، 60 7، 64 1، 65 12، 66 8، 67 1

قديراً: 4 133 -149، 25 54، 33 27، 35 44، 48 21

القريب: 2 186، 11 61، 34 50

القهار: 12 39، 13 16، 14 48، 38 65، 39 4، 40 16

القويُّ: 8 52، 11 66، 22 40 -74، 33 25، 40 22، 42 19، 57 25، 58 21

القيُّوم: 2 255، 3 2، 20 111

الكافي: 39 36

الكبير: 4 34، 13 9، 22 62، 31 30، 34 23، 40 12

الكريم: 27 40، 82 6

اللَّطيف: 6 103، 12 100، 22 63، 31 16، 33 34، 42 19، 67 14

المؤمن: 59 23

المتعالي: 13 9

المتكبِّر: 59 23

المتين: 51 58

المجيب: 11 61

المجيد: 11 73، 85 15

المحصي: 58 6

المحيط: 2 19، 3 120، 8 47، 11 92، 41 54، 85 20

محيطاً: 4 108 -126

المحيي: 30 50، 41 39

المذل: 3 26

المستعان: 12 18، 21 112

المصوِّر: 59 24

المعزّ: 3 26

المعيد: 85 13

المغني: 53 48

المقتدر: 18 45، 54 42 -55

المقني: 53 48

المقيت: 4 85

الملك: 20 114، 23 116

المليك: 54 55

المنتقم: 32 22، 43 41، 44 16

المهيمن: 59 23

المولى: 2 286، 3 150، 6 62، 8 40، 9 51، 10 30، 22 78، 47 11، 66 2

النصير: 4 45 -75، 8 40، 17 80، 22 78، 25 31

النور: 24 35

الهادي: 25 31

الواحد: 12 39، 13 16، 14 48، 38 65، 39 4، 40 16

الوارث: 15 23، 21 89، 28 58

الواسع: 2 115 -247 -261 -268، 3 73، 5 54، 24 32، 53 32

الوالي: 13 11

الودود: 11 90، 85 14

الوکیل: 3 173، 4 81 - 132 - 171، 6
102، 11 12، 12 66، 17 65، 28 28،
33 3 - 48، 39 62، 73 9

الولي: 2 107 - 120 - 257، 3 68،
4 45 - 75، 5 55، 7 155، 34 41،
42 7 - 28

الوهاب: 3 8، 38 9 - 35

سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا : 11 45، 95 8

سب سے زیادہ مہربان : 7 151، 12 64 - 92
21 83

بہت تیزی سے حساب لینے والا : 6 62

تمام انسانوں کا معبود : 114 3

خوف ڈالنے والا : 74 56

مغفرت کرنے والا : 74 56

زمین وآسمان کا خالق : 2 117، 6 101

بہتر حفاظت کرنے والا : 12 64

سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا : 7 87، 10 109، 12 80

سب سے زیادہ رحم کرنے والا : 23 109 - 118

سب سے بہتر رزق دینے والا: 5 114، 22 58، 23 72
، 34 39، 62 11

سب سے زیادہ معاف فرمانے والا : 7 155

سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا : 7 89

سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا : 6 57

سب سے اچھی تدبیر کرنے والا : 3 54، 8 30

سب سے اچھا مہمان نواز : 23 29

سب سے بہتر مددگار : 3 150

سارے وارثوں سے بہتر : 21 89

انتقام لینے والا : 3 4، 5 95، 14 47

رحمت والا : 6 147

بڑی رحمت والا : 6 133، 18 58

بہت زیادہ رحمت والا : 6 147

عرش کا مالک : 40 15، 85 15

بڑا دردناک عذاب دینے والا : 41 43

فضل والا : 2 243 - 251، 3 152 - 174، :
10 60، 27 73، 40 61

بے حد فضل والا : 2 105، 3 74، 8 29،
57 21 - 29، 62 4

صاحب قوت : 51 58

صاحب جاہ جلال : 55 27

جلوہ نمائی کرنے والا : 53 6

مغفرت فرمانے والا : 13 6، 41 43

انتقام لینے والا : 39 37

جلال والا : 55 78

انعام دینے والا: 40 3

عرش کا مالک : 81 20

عروج والا : 70 3

تمہارے اگلے باپ دادوں کا رب :
26 26، 37 126، 44 8

زمین کا رب : 45 36

آسمان اور زمین کا رب : 51 23

ساتوں آسمانوں کا رب : 23 86

آسمانوں کا رب : 45 36

آسمانوں اور زمین کا رب : 13 16، 17 102،
18 14، 19 65، 21 56، 26 24، 37 5
، 38 66، 43 82، 44 7، 78 37

ستارہ شعریٰ کا رب : 53 49

دونوں جہان کا رب : 1 2، 2 131، 5 28، 6
45 - 71 - 162، 7 54 - 61 - 67
- 104 - 121، 10 10 - 37، 26 16
- 23 - 47 - 77 - 98 - 109 - 127
- 145 - 164 - 180 - 192، 27 8
- 44، 28 30، 32 2، 37 87 - 182،
39 75، 40 64 - 65 - 66، 41 9، 43
46، 45 36، 56 80، 59 16، 69 43،
81 29، 83 6

عرش کا رب : 9 129، 21 22، 23 86
- 116، 27 26، 43 82

عزت والا رب : 37 180

تمام مخلوق کا رب : 113 1

ہر چیز کا رب : 6 164

مشرقوں کا رب : 37 5، 70 40

مشرق ومغرب کا رب : 26 28، 73 9

دونوں مشرقوں کا رب : 55 17

دونوں مغربوں کا رب: 55 17

موسیٰ وھارون کا رب : 7 122، 26 48

لوگوں کا رب: 114 1

ھارون اور موسیٰ کا رب: 20 70

کعبہ کا رب : 106 3

اس شہر کا رب (مکہ) : 27 91

درجات کا بلند کرنے والا : 40 15

جلدی حساب لینے والا : 2 202، 3 19 - 199 5
4، 13 41، 14 51، 24 39، 40 17

بہت جلد سزا دینے والا : 6 165، 7 167

دعاء وپکار کا سننے والا : 3 38، 14 39

سخت سزا دینے والا: 2 165

سخت عذاب دینے والا : 2 196 - 211، 3 11،
5 2 - 98، 8 13 - 25 - 48 - 52،
13 6، 40 3 - 22، 59 4 - 7

بڑی قوت والا : 53 5

زبردست قوت وعظمت والا : 13 13

غیب کی بات جاننے والا : 34 3، 72 26

آسمانوں اور زمینوں کی چھپی ہوئی چیزوں کا جاننے والا : 35 38

غیب اور ظاہر کا جاننے والا : 6 73، 9 94 - 105،
13 9، 23 92 32 6، 39 46، 59 22، 62 8،
64 18

غائب چیزوں کو اچھی طرح جاننے والا: 5 109 - 116،
9 78، 34 48

گناہوں کا بخشنے والا : 40 3

آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا : 6 14، 12 101،
14 10، 35 1، 39 46، 42 11

صبح کا نکالنے والا : 6 96

دانے اور گٹھلی کا پیدا کرنے والا : 6 95

اپنے ہر ارادہ کو نافذ کرنے والا : 11 107، 85 16

توبہ قبول فرمانے والا : 40 3

بادشاہت کا مالک : 3 26

قیامت کے دن کا مالک : 1 4

بادشاہ حق : 20 114، 23 116

انسانوں کا بادشاہ : 114 2

آسمانوں اور زمین کا نور : 24 35

بے حد بخشنے والا : 53 32

مردوں کو زندہ کریگا : 30 50، 41 39

علم الٰہی : 2 30 - 77 - 197 - 216
- 255، 3 29 - 119، 4 45 - 70 - 108، 5
7 - 99 - 104 - 116 - 117، 6 3 - 53
- 59 - 60 - 117 - 119 - 124، 7 7 - 52
- 89، 10 36 - 61، 11 5 - 6، 13 9 → 11
- 37 - 43، 15 24، 16 19 - 23 - 28
- 125، 17 25 - 47 - 54، 19 84 - 94
- 95، 20 7 - 98 - 110، 21 4 - 28 - 81
- 110، 22 70 - 76، 23 56 - 96، 24
64، 25 6، 26 218 → 220، 27 25 - 74
- 75، 28 69 - 85، 29 10 - 11 - 42 - 45
- 52 - 62، 31 16 - 23، 33 54، 34 2
- 3، 35 11 - 38، 36 12 - 76 - 79، 39 7
- 70، 40 16 - 19، 41 40 - 47 - 50
- 54، 42 24 - 25 - 50، 43 80، 47 19
- 30، 49 16 - 18، 50 4 - 16 - 45، 53 5
- 32، 57 4 - 6 - 22، 58 7، 60 1، 64 4،
65 12، 66 3، 67 13 - 14، 72 28، 74
31، 75 13، 85 20، 87 7، 100 11

اللہ تعالیٰ کا جلال : 2 61، 3 112 - 162، 4 93،
5 60 - 80، 7 152، 8 16، 16 106، 40 10،
48 6، 58 14

اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بے نیاز ہے اور لوگ اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں :
2 267 - 284، 3 97 - 109 - 129 - 180 - 181،
14 8، 16 96، 29 6، 35 15، 39 7، 51 57،
55 29

مشیئت ربانی : 2 20 - 90 - 105 - 142 - 212
- 213 - 220 - 247 - 251 - 253 - 255
- 261 - 269 - 272 - 284 3 6 - 13 - 26
- 37 - 40 - 47 - 73 - 74 - 129 - 179، 4
48 - 49 - 116 - 133، 5 17 - 18 - 20
- 40 - 48 - 54 - 64، 6 39 - 41 - 107
- 111 - 133 - 137 - 149، 7 89 - 175

15 16 → 27، 16 2 → 23 - 36 - 48 - 49 - 51 - 52 - 65 → 73 - 78 → 81، 17 12 - 40 - 42 → 44 - 111، 19 35 - 88 → 91، 21 19 → 33، 22 31 - 34 - 61 → 66 - 71، 23 17 → 23 - 78 → 80 - 84 → 92، 24 41 → 45، 25 1 → 3 - 45 → 50 - 53 - 54 - 59 - 61، 26 7 → 9، 27 25 - 26 - 59 → 65 - 86 - 88 - 93، 28 62 → 75، 29 19، 30 8 → 11 - 40 - 48 → 50 - 54، 31 10 - 11 - 25 - 26 - 29 → 31، 32 6 → 9 - 27، 35 3 - 9 - 11 → 13 - 27 - 28 - 41، 36 12 - 71 → 73 - 77 → 83، 37 4 → 11 - 149 → 159، 38 65 - 66، 39 4 → 6 - 8 - 21 - 29 - 42 - 43 - 46 - 62 → 67، 40 3 - 13 - 15 - 57 - 61 → 65 - 67 → 69 - 79 → 84، 41 6 - 9 → 12 - 37 → 39 - 53 - 54، 42 4 → 5 - 9 - 11 → 12 - 28 - 29 - 32 → 35 - 49 - 50، 43 9 → 16 - 81 → 87، 44 6 → 8، 45 12 - 13، 46 5 - 6 47 19، 48 4 → 7، 50 38، 51 20 → 23 - 47 → 51، 53 42 → 55، 55 1 → 28، 57 2 → 6 - 17، 59 22 → 24، 63 7، 64 18، 65 12، 67 1 → 5 - 15 → 17 - 23 - 24، 71 13 → 20، 72 3، 73 9، 76 1 → 3 - 28 - 29، 77 20 → 26، 78 37، 80 24، 82 6 → 8، 88 17 → 20، 112 1 → 4

اچھے کام پر انعام کا وعدہ اور برے پر انعام کی دھمکی:

2 24 - 25، 3 56 → 58، 4 114 - 115 - 173 → 175، 5 98، 6 133 - 134 - 147، 7 94 - 95 - 179، 8 23 - 25 - 59، 9 17 - 82 - 88 - 89 - 98 → 100 - 124 - 125، 10 26 - 27، 11 107 - 108، 13 18، 15 43 - 44 - 50، 16 22 - 23 - 38 → 40 - 106 → 110، 17 60 - 97 - 98، 18 88 → 102، 19 68 → 78، 21 1 → 4 - 10 → 16 - 176 - 188، 10 25 - 49 - 99 - 100 - 107، 11 118، 13 27 - 31 - 39، 16 93، 17 54 - 86، 22 18، 24 35 - 43 - 45، 25 10 - 51، 26 4، 28 56 - 68 - 82، 29 21، 30 54، 32 13، 34 9، 35 1 - 8 - 16 - 22، 36 43 - 44 - 66 - 67، 42 8 - 13 - 27 - 29 - 49 - 50 - 51 - 52، 47 4 - 30، 48 14، 57 21 - 29، 62 4، 74 31 - 56، 76 28 - 30 - 31، 81 29، 87 7

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر انعام اور نعمتوں کو یاد رکھنے کا حکم:

1 6 - 7، 2 211، 4 69، 5 3 - 6 - 7 - 11، 6 141 → 144، 7 10 - 26، 8 26 - 53 - 62 - 63، 14 28، 16 18 - 71 - 83 - 114، 17 66 - 70 - 83، 19 58، 21 42 - 80، 27 73، 31 20، 33 37 - 43، 41 51، 49 7 - 8 - 17، 80 32، 89 15، 93 11، 96 4 - 5

اللہ تعالیٰ کا وجود: 2 28 - 29 - 164، 3 18 - 190 - 191، 6 73 - 80، 7 185، 10 6، 11 7، 13 2 → 4، 16 48 - 81 17 12، 20 54 - 128، 21 33، 22 18، 24 45، 25 54 - 59، 27 59 - 60، 29 44 - 61 - 63، 30 20 → 27 - 46، 31 11 - 25 - 31، 36 33 → 44، 39 38، 40 13، 41 37 - 38 - 39 - 40 - 53، 42 29 - 32، 43 9 - 81، 45 3 → 5، 50 6 → 11، 64 1 → 4، 67 3 - 19 - 30، 71 15، 87 2 → 5

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت: 2 21 - 22 - 28 - 29 - 107 - 115 - 117 - 133 - 163 - 165 - 255، 3 5 - 6 - 18 - 27 - 62 - 83 - 109 - 129 - 189، 4 1 - 87 - 126 - 131 - 132، 5 17 - 72 → 77 - 120، 6 1 - 2 - 12 - 14 - 17 → 24 - 46 - 47 - 59 → 61 - 95 → 103 - 161 → 165، 7 54 - 158 - 185 - 189، 9 116، 10 3 - 5 - 18 - 22 - 28 → 36 - 55 - 56 - 66 → 70 - 101، 11 7، 13 12 → 17، 14 19 - 20 - 32 → 34،

- 39 - 40، 22 19 → 25 - 50 - 51 - 56 - 57، 23 82 - 83 - 93 → 95، 24 64، 26 198 → 209، 28 67، 29 65 - 66، 30 14 → 16 - 33 - 34 - 45، 32 12 → 14 - 28 → 30، 33 8 - 73، 34 4 - 5 - 29 - 30 - 35 → 38 - 51 → 54، 35 7 - 32 - 33 - 36 - 37 - 42 - 43، 36 53 → 64، 40 3، 45 30 - 31، 51 1 → 12، 52 1 → 16، 55 31 → 58 - 60 - 62 - 64 - 66 - 68 - 72 - 74 - 76، 56 8 → 57 - 83 → 96، 69 19 → 42 - 48 → 52، 70 41، 74 32 → 56، 75 1 → 15، 77 1 → 15، 79 1 → 14، 85 1 → 9، 86 1 → 17، 89 1 → 14، 91 1 → 15، 92 1 → 21، 95 1 → 5، 98 1 - 6 - 7

نافرمانی پر عذاب کی دھمکی: 2 159 → 162 - 174 → 176، 3 10 - 31 - 77 - 90 - 91 - 177 - 178، 4 10 - 36 - 37 - 56 - 97 - 137 → 139 - 150 - 151 - 159 - 167 - 168، 8 39، 10 8، 18 29، 22 17 - 25، 24 39 - 40، 27 4 - 5، 33 58، 38 26، 40 10 → 12 - 56، 41 40 → 42، 42 16، 43 74 - 75، 47 32 → 34، 53 27 → 30، 58 5 - 20 - 21، 76 4، 98 6

زندہ کرنا اور موت دینا: 2 28 - 73 - 258 - 260، 3 27 - 156، 6 95، 7 158، 9 116، 10 31 - 56، 22 6 - 66، 23 80، 30 19 - 40 - 50، 36 79، 40 68، 42 9، 44 8، 45 26، 46 33، 57 2 - 17، 75 40

۲۔ دین کے معاملہ میں جاہل لوگ

جاہلوں سے روگردانی کرنا: 7 199

جاہلوں کا توبہ قبول ہونا: 6 54، 16 119

۳۔ مرتد کی سزا:

2 217، 4 137، 5 54، 16 112، 47 25 → 32

۴۔ مشرکین اور شرک:

مشرکین کے اصنام اور ان کا بتوں کے سامنے پشیمان ہونا: 4 51 → 53

- 117 - 118، 6 71 - 136 → 140، 7 37 - 190 → 198، 10 18 - 28، 14 30، 16 57 - 86 - 87، 17 56 - 57، 19 81 - 82، 22 13 - 73، 25 3، 29 25، 34 22، 35 13 - 14 - 40، 36 74 - 75، 37 125، 53 19 → 23، 71 23

مذاق اڑانے والے مشرکین سے روگردانی کرنا: 4 140، 6 68 → 70 - 106، 7 199، 15 94، 53 29

اللہ اور انکے رسول کا مشرکین سے برأت ظاہر کرنا: 9 1 → 16 - 28 - 36

اللہ تعالیٰ کا شرک سے پاک ہونا: 2 116، 4 171، 5 79، 6 14 - 101 - 150، 7 189 → 195، 10 68، 12 39 - 40 - 108 - 109، 13 16 - 17 - 18 - 36، 16 71 → 76، 17 40 - 42 - 43 - 56 - 57 - 111، 18 26، 19 35 - 88 → 94، 21 21 → 28 - 43، 22 12 - 13 - 62 - 71 - 73، 23 92 - 93 - 117، 25 2 - 3 - 55، 29 17 - 41، 30 28 - 40، 31 11 - 30، 34 22 - 27، 35 13 - 40، 36 22 → 24 - 71 - 73 - 74 - 75، 37 150 → 152 - 158 - 159، 39 4 - 29 - 38 - 43، 40 20، 43 45 - 81 - 82، 46 4 → 6، 52 43، 72 1 → 3 - 20، 112 3

وہ شکوک جنھیں مشرکین دلیل میں پیش کرتے ہیں: 6 148 - 149، 16 35، 43 15 - 22

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا: 10 18 - 28، 19 82 - 83 - 89 → 94، 34 43، 37 35 - 36، 38 4 → 9، 41 5 - 6

شرک کی ممانعت اور اسکے عذاب کی دھمکی: 2 22 - 165، 3 64، 4 36 - 48 - 155، 5 75 - 76، 6 14 - 19 - 40 - 41 - 56 - 71 - 82 - 88 - 106 - 151 - 163 - 164، 7 3 - 30 - 33، 10 66 - 105 - 106، 12 38 - 106 - 108، 14 30، 16 27 - 51، 17 22 - 23 - 39، 18 4 - 52 - 110، 19 81 - 88، 21 29 - 98 - 99، 22 30 - 31، 26 213، 28 87، 29

8، 30 31 → 33، 31 13 - 15، 37 38 - 39 - 161 - 162، 38 9 → 11، 39 3 - 8 - 17 - 64، 40 66، 46 27 - 28، 51 51، 60 12، 72 18

۵۔ کفار:

کافروں کا اللہ تعالیٰ پر بہتان لگانا، جھٹلانا اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر مناقشہ کرنا :

2 79 → 81، 3 78، 4 51، 5 104، 6 21 - 93 - 94 - 137 → 140 - 143 - 144 - 157 ، 7 32 - 35 - 36 → 40 - 174 → 176 - 181 - 182، 8 31 - 55، 10 17 - 39 - 59 - 60 - 69 - 70 - 95، 11 18 → 22، 16 116 - 117، 18 15، 27 83 → 85، 29 68، 39 32 - 60، 40 35 - 56 - 63 - 69 → 76، 41 40، 42 35، 45 6 → 9، 61 7 - 8، 62 5، 68 15 - 16

کافروں کا اللہ کی نشانیوں سے روگردانی : 6 4 - 5 - 10 - 46، 12 105، 20 124، 21 1 → 3 - 24 - 36، 26 5 - 6، 32 22، 34 5، 36 30 - 45 - 46، 37 12 → 14، 41 4 - 5، 45 31، 46 3، 53 33 → 35 - 59 → 61، 54 2 → 5، 75 31 → 33

کافروں کے دلوں میں خوف ڈالنا : 3 151، 8 12

ایمان سے انکار کافروں کو کوئی فائدہ نہیں دیگا : 2 210، 4 135 - 158، 10 50 - 51 - 101 - 102، 11 121 - 122، 20 135، 32 28 → 30، 34 52 → 54، 36 49 - 50، 39 39 - 40، 40 84 - 85، 43 66، 44 59، 47 18

کفار کا چیلنج : 2 23 - 24، 10 38، 11 13، 17 88، 28 49، 52 33 - 34

لیڈر اپنے پیروکاروں کو چھوڑ دینگے

2 166 - 167، 10 28 → 30، 14 21 - 22، 16 86 - 87، 25 17 - 18، 28 62 → 64، 29 25، 30 12، 34 31 → 33 - 40 - 41، 37 27 → 33، 38 59 → 64، 40 47 - 48، 50 27

انکو مردہ، گونگا، بہرا ہونے سے تشبیہ دینا : 2 7 - 18، 6 36 - 39 - 50 - 104 - 122، 7 178،

8 22 - 23 - 55، 10 42 - 43، 11 24، 13 16 - 19، 17 72، 18 57، 21 45، 22 46، 25 44 - 73، 27 80 - 81، 30 52 - 53، 31 7، 35 19 → 22، 36 9، 40 58، 41 44، 43 40، 47 23 - 24

کافروں کے ساتھ شدت : 2 193، 3 85، 4 89، 5 33 - 34، 8 55 → 57، 9 5 - 23 - 24 - 29 - 73 - 113 - 114 - 123، 28 86، 47 4 - 8، 58 5 - 22، 60 1 - 2 - 4 - 13، 66 9، 68 8 - 9، 71 26 - 27

کافروں کو پریشان کرنا اور انکو جلدی عذاب دینا : 2 108 - 118، 4 153، 6 37 - 57 - 58، 7 203، 8 32، 10 20 - 50 - 51، 13 6 - 7 - 27، 17 59 - 90 → 96، 20 133 → 135، 21 37 → 40، 22 47، 25 7 → 9، 26 204 - 207، 27 71 - 72، 28 57، 29 12 - 13 - 50 - 53 → 55، 30 58 - 59، 36 48 → 50، 37 176 → 179، 38 16، 42 17 - 18، 43 30 → 32، 46 7، 67 25 - 26، 70 1 → 7، 74 52

کافروں سے ناراضگی : 4 53، 37 149 → 157، 43 15 → 21، 52 30 → 46، 68 35 → 47، 70 36 → 39

کافروں میں سے انکار کرنے والے اور جھٹلانے والے: 3 12 - 176، 6 12، 8 55، 10 7 - 8، 11 18 → 22، 16 104 - 105، 18 55، 19 73 → 80، 24 39 - 40، 26 3 → 8 - 200 → 207، 27 4 - 5، 29 12 - 13 - 23، 31 23، 34 38، 35 7 - 39، 36 45 - 46، 38 27 - 28، 41 41، 47 8 → 11، 57 8 - 9، 64 5 - 6 - 10، 67 6 - 7، 88 17 → 26

کافروں کا مکر فریب : 3 54، 6 123 - 135، 8 30، 10 21، 13 35 - 42، 14 46، 16 45 → 47، 27 50 - 51، 34 33، 35 10 - 43

شبہات اور انکا تقدیر کے بارے میں اعتراض : 6 148 - 149، 16 35، 43 20

کافروں کا راہ حق سے اعراض کرنا: 2 217، 3 99، 7 85، 8 34 -48، 9 35، 11 18 → 22، 14 3، 22 25، 31 6، 47 1 -32 -34

کافروں کی صفتیں: 2 6 -7 -26 -39 -98 -104 -105 -114 -121 -126 -161 -162 -171 -210 -217 -257، 3 4 -10 → 12 -19 -21 -22 -32 -56 -86 → 91 -105 -106 -111 -112 -116 → 120 -149 -151 -176 → 178 -181 → 183 -196 -197، 4 18 -36 → 39 -42 -56 -76 -102 -137 -150 -151 -167 → 170 -173، 5 5 -10 -36 -37 -41 -44 -45 -57 -58 -60 → 63 -67 -73 -78 -80 -104، 6 1 -4 -7 -8 -25 -26 → 31 -33 -37 -70 -129 -130، 7 50، 8 13 -14 -18 -30 → 39 -50 → 59 -73، 9 73 → 87، 10 2 -4 -27 -54، 11 106 -107، 13 18 -31 -35 -42 -43، 14 2 -3 -27 → 30، 15 2 -3 -90 → 93، 16 27 → 29 -33 -36 -83 → 85 -88 -104 → 109 -112 -113، 17 10 -45 → 48 -97 -98، 18 29 -52 -53 -100 → 106، 19 37 → 39 -72 → 75 -83 → 87، 20 74 -124 → 127 -134 -135، 21 97 → 100، 22 19 -22 -38 -51 -55 -57 -71 -72، 23 53 → 56 -63 → 77 -93 → 96، 24 57، 25 34 -40 -43 -44 -55، 26 227، 29 23 -41 → 43 -52 → 55، 30 16 -44 -45، 31 23، 32 10 -21، 33 8 -64 → 68، 34 5 -38، 35 7 -10 -36 -37 -39، 36 59 → 65، 37 22 -26 -62 → 73، 38 1 -2 -55 → 58، 39 47 -48 -63 -71 -72، 40 4 -6 -10 → 12، 41 19 → 28، 42 26، 44 9 → 16 -43 → 49، 45 3 → 11 -31 → 35، 46 20 -34 -35، 47 1 -3 -4 -8 -9 -11 -12 -18 -29 -30 -32 -34، 48 13، 50 24 → 26، 51 52 -53 -59 -60، 52 45 → 47، 53 28، 54 6 → 8 -43 → 48، 55 41، 56 41، 57 19، 59 14 → 17، 64 10، 66 9، 67 6 → 10 -20 → 22 -27 -28، 68 35 → 47 -51، 69 25 → 37، 70 36 → 44، 72 23، 74 8 → 26 -31 -40 → 53، 75 25 → 35، 76 4 -27، 77 29، 79 37 → 39، 80 40 → 42، 82 14 → 16، 83 7 → 17 -29 → 36، 84 24، 85 10 -19، 86 15 → 17، 87 11 → 13، 88 2 → 7 -23 -24، 89 24 → 26، 90 19 -20، 91 10، 92 8 → 11، 98 1 -4 -6، 101 8 → 11، 109 1 → 6

کافروں کی دشمنی: 2 105 -109، 3 119 -120، 4 51 -101، 5 82، 9 8 -10، 17 53، 20 39، 47 25، 60 2

کافروں کا عمل قیامت کے دن انکو کوئی فائدہ نہیں دیگا: 3 117، 8 36، 9 55 -56، 14 18، 18 104 → 106، 24 39 -40، 25 23، 47 1 -8 -9 -28 -32

کفر تاریکی ہے: 2 257، 5 16، 13 16، 57 9 -28، 61 8، 65 11

کفر پر باقی رہنا: 2 120، 3 100 -149، 5 77، 6 121 -153، 10 89، 18 28، 25 52، 33 48، 42 15

کفر کی مثال: نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی: 66 10

اللہ کے سامنے جو نہیں جھکتے انکی مثال: 2 7 -18، 6 36 -39 -50 -104 -122، 7 179، 8 22 -23 -55، 10 42، 11 24، 13 16 -19، 17 72، 18 57، 21 45، 22 46، 25 44 -72، 27 80، 30 52 -53، 31 7، 35 19 → 22، 36 9، 40 58، 41 44، 43 40، 47 23 -24

مومن اور کافر کے درمیان تقابل: 3 162، 22 19 → 24 -28، 30 14 → 16، 32 18 → 21،

35 8، 38 28، 39 9 - 22 - 24، 40 58،
41 40 ،45 21 ،47 14، 59 20، 67 22،
68 35

کافروں کے عمل کا نتیجہ : 3 117، 8 35، 9 54 - 55،
14 18، 18 104 → 106، 24 39 - 40،
25 23، 47 1 - 8 - 9 - 28 - 32

کافروں کی پشیمانی : 6 27 → 30، 7 36 →
38 - 52، 10 54، 20 103 - 104، 21 46
- 97 - 98، 23 100 - 101 - 106 →116، 25
27 → 29، 26 96 → 102 - 203، 28
64، 32 12، 33 66 → 68، 35 37، 37
20، 39 56 → 59، 40 10 - 49 - 50، 41
29، 42 44 → 46 ، 57 13 → 15 ، 66 7،
67 8 → 11، 74 42 → 47، 78 40، 89
24

کفار سے دوستی کی ممانعت :
3 28 - 118→120 - 149، 4 137 - 138
- 143، 5 54 - 55 - 60 - 83 - 84، 9 17
- 24، 58 14 → 19 - 22، 60 1 → 9 - 13

کافروں کی مدد سے روکنا : 28 86

کافروں سے لازمی طور پر روگردانی کرنا : 4 139،
6 68→70 - 106، 7 198، 11 110، 15
94، 25 52، 30 60، 33 1 - 48، 42 15،
45 17، 76 24، 96 19

کافروں کو ڈرانا : ، 4 114، 5 36، 8 12 → 14،
9 64 ، 33 57 - 58، 42 16، 47 32،
58 5 - 6 - 20، 59 2 → 4

(۶) جھٹلانے والے ظالم :

ان سے روگردانی کرنا :
4 140، 6 68، 7 199، 11 113، 68 8

ان کی صفتیں : 2 39 - 105، 5 10 - 51، 6 4 - 5
- 27 - 28 - 39 → 49 - 57 - 58 - 129 -
130، 7 36 - 40 - 44 - 45، 9 77، 10 52،
11 107، 13 18، 14 27 - 42 → 44، 15
90 → 93، 16 85 - 104 - 105 - 113،
17 10 - 45 → 48، 19 38 - 39 - 72، 21
97، 22 51 - 53 - 57 - 71، 26 227، 32
20، 34 42، 37 22، 39 47، 40 18 - 52
- 69 → 76، 41 19، 42 21 - 44 ، 43 74 →
78، 44 47، 45 19، 50 14 - 29، 51 8 →
14، 52 11 → 16، 56 92 → 94، 57 19،
68 44 - 45، 72 15 - 23، 73 11، 74
46، 75 24 → 35، 76 31، 77 46 → 50،
78 21 → 29، 83 10→17، 84 22 → 24،
92 16

انکی سنگ دلی : 6 43 → 45، 7 182 - 183،
15 3، 21 44، 23 55 → 57

۷: قیامت کے انکار کرنے والے ملحد :

6 29، 10 7 - 15 - 18 - 45، 11 7، 13 5
→ 7، 16 22 → 25 - 38 - 39، 17 49 →
52 - 98، 18 48 ،19 44 → 70، 22 5 →
7، 23 74 - 81 → 89 - 115، 25 11، 27
4 - 5 - 65 → 68، 29 23، 30 16 ، 31
32، 32 10 - 11، 34 3 - 7 → 9، 36 78،
37 15 → 19 - 50 → 58، 41 6 - 7 - 54،
44 34 → 37، 45 24 → 26 - 32، 46 17
- 18 - 33، 50 3 - 11 - 15، 51 8، 56 47
→ 56 - 74، 64 7، 72 7 ،74 46 - 47
- 53، 75 3 - 13 - 36 → 40، 77 29 →
34، 79 10 → 14، 82 9 ،83 10 → 17،
84 14 - 15، 95 7 - 8، 107 1 → 3

۸: فساد برپا کرنے والے مجرموں اور فاسقوں کو ڈرانا دھمکانا :

2 11 - 12 - 26 - 27 - 99 - 204 → 206،
3 63 - 82 - 110، 5 36 - 50 - 52 - 67
- 86، 6 49 ، 7 39 - 40 - 56 - 84، 9
24، 10 33، 28 77 - 83، 30 12 - 13
- 55، 32 20 - 21، 59 19

دوسرا۔ محمد ﷺ پر درود وسلام

محمد ﷺ کے ساتھ مومنوں کا ادب :
24 62 - 63، 33 53، 49 1 → 5 - 7

محمد ﷺ کے اخلاق، انکی صفتیں اور ان پر اللہ کا فضل وکرم : 3 159،
4 113، 6 50، 7 157 - 158 - 184، 8
33، 9 61 - 128، 10 16، 11 2، 12 103،
18 6 - 110، 21 107، 22 67، 24 35، 25

1 - 56، 26 218 - 219، 27 79، 33 6 - 28 → 30 - 40 → 53 34 46، 38 86، 42 52، 43 29 - 41 → 43، 46 9، 48 1 - 2 - 8 - 29، 50 45، 52 29 - 48، 53 2 - 3 - 56، 62 2، 66 1 → 5 68 2 → 6، 69 40 → 42، 72 23، 73 1 - 15، 74 1، 81 24، 85 3، 87 6 - 8، 90 1 - 2، 93 3 → 8، 94 1 → 4، 108 1 → 3

محمد ﷺ کی ازواج مطہرات اور انکی صاحبزادیاں : 33 6 - 28 → 34 - 50 - 59، 66 1 → 5

معراج محمدی ﷺ : 17 1، 53 5 → 18

آپ ﷺ کے بارے میں کافروں کا خیال : 9 61، 10 2، 11 5 - 7 - 12، 13 5 - 7، 15 6 → 15، 16 101 - 103، 17 46 → 49 - 76 → 90 - 94، 20 133، 21 3 → 5 - 38، 23 69 → 72، 24 11 - 63، 25 4 → 9 - 41 - 42، 26 204، 28 48 - 49 - 57، 34 7 - 8 - 43 → 45، 37 15 - 36 - 63، 38 4 → 7، 41 5، 44 13 - 14، 46 7 - 8، 52 29 → 33، 108 3

محمد ﷺ کی نبوت و بعثت : 2 119 - 129 - 151 - 152 - 252، 3 62 - 79 - 81 - 144 - 159، 4 105 - 106 - 170 - 172، 5 67 - 99، 6 14 - 19، 7 158، 9 33، 23 68 - 69، 27 91 - 92 - 93، 35 24 - 42، 36 13، 48 28، 61 6، 62 2 → 4، 94 1 → 8، 98 1 → 4

اتباع نبوی ﷺ : 33 21

محمد ﷺ کی دعوت کی تائید کرنا : 2 119 - 120 - 151 - 252، 3 61 - 63 - 81 - 108 - 164 - 183 - 184، 4 79 - 80 - 113 - 166 - 170، 5 15 - 19 - 22، 6 8 → 11 - 26 - 35 - 51 - 66 - 67 - 92، 7 158 - 184 → 188 - 203، 9 33 - 128 - 129، 10 15 - 41 → 43 - 104 - 108، 11 2 - 12 → 14 - 35 - 101 - 120، 12 108، 13 7 - 27 - 30 - 36 - 38 - 40 - 43، 14 1، 15 89 - 94، 16 2 - 43 - 44 - 64 - 82 - 89 - 103، 17 46 - 47 - 105، 18 110، 19 97، 21 3 → 5

- 7 - 16 - 17 - 107، 22 49، 23 70 - 73، 25 1 - 7 → 10 - 56 - 57، 26 193 - 194، 28 44 → 46 - 85 → 87، 29 18، 30 52 - 53، 33 40 - 45 - 46 - 48، 34 28 - 46 - 47 - 50، 35 22 → 26 - 31، 36 3 → 6، 38 65 → 70 - 86، 40 78، 42 7 - 51، 43 43 - 88 - 89، 45 18، 46 9، 47 2، 48 8 - 28 - 29، 51 50، 52 29 → 31، 53 1 → 18، 57 9، 61 6 - 9، 62 3، 63 1، 65 10 - 11، 67 26، 68 47 → 52، 73 15، 74 1 - 2، 79 45، 96 1 → 5، 98 2 - 3

امتِ محمدیہ ﷺ اور صحابۂ کرامؓ کی پاکیزگی : 2 143، 3 110، 7 181، 8 72 - 74 - 75

محمد ﷺ کا صبر اور انکی ثابت قدمی : 3 176، 5 41 - 48، 6 10 - 33 → 35، 10 65، 11 12 - 120، 12 110، 13 19 - 32، 15 88 - 97 → 99، 16 127 - 128، 18 6، 20 130، 21 21 - 109، 22 42 → 44، 25 31، 26 3، 27 70، 28 85، 30 60، 31 23، 34 43 → 50، 35 4 - 8 - 25، 36 7 → 11 - 76، 37 171 → 175 - 178 - 179، 38 17، 39 36، 40 55 - 77، 41 43، 43 6 - 43 - 45 - 83، 44 59، 46 35، 51 52 → 55، 52 48، 68 48، 70 5، 73 10

محمد ﷺ کو شعر سے بری کرنا : 36 69، 37 36 - 37، 69 40 - 41

جو محمد ﷺ کی مخالفت پر اٹھیگا اسکی سزا : 4 115، 8 13، 47 32، 59 4

مومنوں کے لئے محمد ﷺ کی مہربانی : 15 88، 26 215

محمد ﷺ کی شخصیت : 3 159، 7 157 - 188، 9 128، 29 48، 41 6، 42 15، 48 29، 62 2، 72 19، 88 21 - 22

محمد ﷺ اور انکی امت کا لوگوں پر گواہ ہونا : 2 143، 4 41، 16 84 - 89، 22 78، 28 75، 33 45، 48 8، 73 15

محمد ﷺ کی سچائی اور انکی طرف سے اللہ پر کسی غلط بات منسوب کرنے کا ناممکن ہونا :
69 44 → 47

تورات وانجیل میں محمد ﷺ کی صفتیں: 7 157 ، 61 6

محمد ﷺ کی دعوت کی کیفیت : 2 119 - 252 ، 3
79 - 97 - 144 - 159 ، 4 105 ، 5 67 - 99 ،
6 14 - 19 - 48 ، 7 158 ، 11 2 ، 13 7 ، 16
64 - 89 ، 17 54 ، 18 110 ، 21 107 ، 22
49 ، 25 56 ، 27 81 → 93 ، 33 40 - 45
→ 47 ، 34 28 ، 35 24 ، 38 65 → 70 ،
42 6 ، 46 9 ، 48 8 - 9 ، 94 1 → 8

محمد ﷺ کی معصومیت اور انکی حمایت :
2 137 ، 5 70 ، 9 74 ، 15 95 ، 17 60
- 73 ، 39 36 ، 52 48

محمد ﷺ کے فضائل اور انکی خصوصیت :
5 11 ، 8 1 - 5 → 8 - 30 - 41 ، 9 40
- 61 ، 15 87 → 99 ، 17 1 - 90 → 96 ، 22
15 - 52 - 53 ، 24 11 → 16 - 63 ، 25 52 ،
27 79 → 81 ، 33 6 - 28 → 34 - 38 - 39
- 50 → 53 - 56 - 59 → 62 ، 40 77
- 78 ، 48 28 - 29 ، 49 1 → 5 ، 59 6 - 7 ،
66 1 → 5 ، 73 1 → 9 - 20

اللہ تعالی کا محمد ﷺ کو مخاطب کرنا : 3 31 - 32 ، 4 65
- 80 - 113 ، 5 41 - 49 - 67 ، 6 33 - 35
- 107 ، 7 2 - 188 ، 9 43 ، 10 65 ، 11
12 ، 12 103 - 104 ، 13 30 → 32 - 40 ،
15 3 - 6 - 8 → 88 - 94 - 95 - 97 ، 16
37 - 125 → 128 ، 17 54 - 73 → 76
- 86 - 87 ، 18 6 - 28 ، 20 1 - 3 - 114
- 130 - 131 ، 21 36 - 41 → 46 - 107 ،
22 42 ، 23 93 → 98 ، 24 54 ، 25 10
- 31 → 33 - 43 - 44 - 51 - 52 ، 26 1 →
4 - 213 - 215 - 216 - 219 ، 27 6 - 70 ،
28 44 → 47 - 56 - 86 → 88 ، 29 28 ،
32 30 ، 33 1 → 3 - 45 → 48 ، 34 28
- 47 ، 35 4 - 23 → 25 ، 36 1 → 6 - 76 ،
37 35 → 39 - 174 → 179 ، 38 17
- 76 ، 39 14 ، 40 77 ، 41 6 - 43 ، 42 52 ،
43 83 - 88 - 89 ، 46 9 - 35 ، 51 54 ، 52
31 - 48 ، 54 2 → 6 ، 60 12 ، 68 1 → 7
- 48 - 51 ، 93 1 → 11 ، 94 1 → 8

محمد ﷺ کے لئے اللہ تعالی کا محبوبانہ عتاب :
8 67 - 68 ، 9 43 - 113 - 114 ، 33
37 ، 66 1 ، 80 1 → 11

محمد ﷺ کو اہل کتاب کے متعلق معرفت : 2 89 - 146 ، 6 20

محمد ﷺ کی ہجرت اور مہاجروں کا مرتبہ :
2 218 ، 3 195 ، 4 97 → 100 ، 8 72 →
75 ، 9 20 - 100 - 117 ، 16 41 - 110 ،
22 58 → 60 ، 24 22 ، 29 56 ، 33 6 ، 39
10 ، 47 13 ، 59 8 → 10 ، 60 10

وحی: 2 118 ، 3 44 ، 4 163 → 165 ،
6 7 → 9 - 19 - 50 - 91 - 93 ، 10 15 - 20
- 109 ، 11 49 ، 12 102 - 109 ، 13 32 ،
16 123 ، 17 39 ، 21 45 - 108 ، 29 45 ،
33 2 ، 35 31 ، 38 70 ، 39 55 ، 41 6 ، 42
3 - 51 - 52 ، 53 4 - 10 - 11 ، 72 1

محمد ﷺ کے لئے اللہ تعالی کا وعدہ : 2 137 ، 5 67
9 74 ، 15 95 ، 17 60 - 73 - 74 ، 39
36 ، 52 48

تیسرا: دین

دین میں اخلاص :
10 22 - 105 ، 29 65 ، 31 32 ، 39 2 - 3
- 11 ، 40 14 - 65 ، 98 5

جاہلیت : 3 154 ، 5 50 ، 6 28 - 136 - 140 ،
33 33 ، 48 26

اسلام کی حقیقت : 1 6 - 7 ، 2 112 - 131
- 132 - 135 - 142 - 208 ، 3 19 - 20 - 51 - 67
- 85 - 101 ، 4 125 ، 5 16 ، 6 136 - 153
- 161 ، 7 29 ، 9 33 ، 10 25 ، 11 56 ، 12
40 ، 16 76 ، 19 36 ، 21 92 ، 22 54 - 78 ،
23 52 - 73 ، 24 46 ، 30 30 - 43 ، 31 22 ،
36 4 - 61 ، 39 54 ، 41 33 ، 42 13 - 53 ،
43 43 - 61 - 63 ، 48 2 - 20 - 28 ، 61 9 ،
67 22 ، 72 13 ، 98 5

لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا : 2 211 - 285 ، 5 3 ،
6 70 ، 21 92 ، 23 52 ، 28 61 ، 32 18 ، 39
11 - 12 - 13 - 14 ، 57 16 ، 87 14 ، 98 5

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین :
2 112 -213، 3 19 -83 -85 -102،
4 125، 5 3، 6 14 -70 -125 -161
-162، 27 91، 33 35، 39 11→12 -22،
40 66، 41 33، 42 13، 45 18 -19، 61
9، 72 14، 98 4 -5، 110 1 -2

دین میں کوئی زبردستی نہیں :
2 256، 10 99، 18 29، 22 78، 42 8

مسلمان: 2 132 -136، 3 52 -64 -84
-102، 5 11، 6 163، 10 72، 16 89
-102، 21 108، 22 78، 23 52، 27 81
-91، 29 46، 30 53، 33 35، 39 12، 41
33، 43 69، 46 15، 48 29

چوتھا: نماز

۱۔ نماز کی ادائیگی :

تہجد اور رات کی نفل نمازیں : 17 78 -79، 50 40، 51 17
-18، 52 48 -49، 73 1 → 7 -20، 76 26

نماز میں جہر (بلند آواز سے قرات) کرنا : 17 110

نماز پڑھنے کی ترغیب : 2 3 -37 -43 → 46
-83 -110 -115 -142→145 -148 -153
-177 -186 -238 -239 -277، 4 43
-77 -101 -102 -103 -162، 5 6 -12
-55 -58 -91 -106، 6 72 -92، 7 55
-170 -205، 8 2 → 4، 9 5 -11 -18
-54 -71، 10 87، 11 114، 13 22، 14
31 -37 -40، 17 78 -79 -110، 19 31
-55 -59، 20 7 -14 -130 -132، 21
73، 22 34 -35 -41 -77 -78، 23 1 -2
-9، 27 3، 29 45، 30 17 -18 -31، 31 4
-5 -17، 33 33 -41 -42، 35 18 -29
-30، 42 38، 50 39 -40، 51 15 → 18،
52 48 -49، 58 13، 62 9 -10، 70 22 →
24 -34، 73 20، 74 42، 75 31، 76 25
-26، 87 15، 96 9 -10، 98 5، 107 4 →
6، 108 2

رکوع : 2 43 -125، 5 55، 9 112، 22 26 -77
48 29

سجدہ تلاوت :
7 205، 13 16، 16 49، 17 107→109، 19
58، 22 18 -77، 25 60، 27 25، 32 15،
38 24، 41 37، 53 62، 84 21، 96 19

سجدے : 2 125، 3 113، 7 206، 9 112،
13 15، 16 49، 22 18 -26 -77، 25 64،
27 25، 32 15، 39 9، 41 37، 48 29، 53
62، 55 6، 68 42 -43، 76 26، 96 19

نمازیوں کی صفتیں : 23 2 -9، 70 22 -23 -34 -35

جمعہ کی نماز : 62 9

خوف کی نماز : 4 101 -102

مسافر کی نماز : 4 101

نماز انبیاء کا پسندیدہ عمل : 14 37 -40

قصر نماز : 4 101 -103

۲۔ دعاء (گریہ وزاری):

دعاء پر ابھارنا : 2 186، 4 32، 5
35، 6 40→43 -52 -63، 7 29 -55 -56
-180، 17 110، 25 77، 27 62، 32 16،
35 10، 40 14 -60 -65، 52 28

دعاء کی کیفیت : 7 55 -205، 17 110

نبی ﷺ سے منقول ہونے والی دعائیں : 1 5 → 7، 2 127 -128
-201 -250 -255 -285 -286، 3 8 -9
-16 -26 -38 -53 -147 -173 -191 →
194، 4 32 -75، 7 23 -47 -89 -126
-151 -155، 10 85 -86، 12 101، 14 40
-41، 17 24 -80 -81، 18 10، 20 25 -26
-114، 21 83 -87 -89، 23 29 -98 -109
-118، 25 65 -74، 26 83 → 85 -87 →
89، 27 19 -62، 28 16، 40 7 → 9 -44،
44 12، 46 15، 59 10، 60 4 -5، 66 8
-11، 71 28، 113 1 → 5، 114 1 → 6

۳۔ پاکی :

پاک کرنا :
2 222، 3 42، 5 6، 8 11، 56 79، 74 4

تیمم : 4 43، 5 6

غسل : 2 222، 4 43، 5 6

وضوء : 4 43، 5 6 - 7

۴۔قبلہ (کعبہ) :

2 115 - 143 → 145 - 148 → 150

۵۔مساجد :

مسجد حرام : 2 144 - 149 - 150 - 191 - 196 - 217، 5 2، 8 34، 9 7 - 10 - 28، 17 1، 22 25، 48 25 - 27

مساجد کا مقام و مرتبہ اور اسکا احترام :

2 114 - 187، 7 29 - 31، 9 17 - 18 - 107 - 108، 18 21، 22 40، 24 36 - 37، 72 18

پانچواں: صدقات اور زکاۃ

2 43 - 83 - 110 - 177 - 215 - 254 - 263 - 265 - 267 - 270 → 274 - 277، 3 92 - 134، 4 38 - 77 - 162، 5 12 - 55، 6 141، 7 156، 8 3، 9 5 - 11 - 18 - 58 - 60 - 67 - 71 - 75 - 79 - 99 - 103 - 104، 13 22 - 23، 14 31، 17 28، 18 81، 19 13 - 31 - 55، 21 73، 22 35 - 41 - 78، 23 4، 24 37 - 56، 25 67، 27 3، 30 39، 31 4، 32 16، 33 33، 34 39، 35 29، 36 47، 41 7، 51 19، 57 7 - 18، 58 13، 63 10 - 11، 64 16 → 18، 69 30 → 34، 70 24 - 25، 73 20، 93 10 - 11، 98 5، 107 7

چھٹا: روزہ

کھانا اور غذائیں :

2 168 - 172 - 173، 3 93 - 94، 4 160، 5 1 - 3 → 5 - 87 - 88 - 93 - 96، 6 118 - 119 - 121 - 140 - 142 → 146 - 150، 10 59، 16 66 - 67 - 114 - 115، 22 28 - 30

روزہ کا واجب ہونا اور روزہ داروں کے لئے اللہ تعالی کا انعام :

2 183 → 185 - 187 - 196، 4 92، 5 89، 19 26، 33 35، 58 4

ساتواں: حج و عمرہ

عرفات سے واپسی : 2 198

عمرہ : 2 158 - 196

فریضۂ حج اور اسکے آداب : 2 158 - 189 - 196 → 203، 3 96 - 97، 5 1 - 2 - 94 → 97، 9 19، 22 25 → 37، 27 91، 28 57، 29 67، 42 7، 48 27، 90 1 - 2، 95 3، 106 3، 108 2

کعبہ مشرفہ :

2 125، 3 96 - 97، 5 95 - 97، 22 26

مکہ کرمہ : 2 126، 3 96، 6 92، 8 35، 22 25 → 27، 27 91، 28 57 → 59، 29 67، 42 7، 48 24، 90 1، 95 3

مناسک حج و عمرہ : 2 128 - 196 - 200، 6 162، 22 28 - 34 - 67

قربانی : 5 2 - 97، 22 32 - 36 - 37، 108 1 - 2

آٹھواں: عبادت کے مختلف مسائل

عبادت اللہ تعالی کے لئے ہے : 1 4، 2 21، 7 29 - 128، 10 104، 11 2 - 123، 13 15، 15 99، 17 23، 19 36 - 65، 20 14، 21 25 - 92 - 112، 22 77، 24 55، 27 91، 29 56، 30 30 - 43، 31 22، 36 61، 39 2 - 3 - 11 - 14 - 66، 40 14 - 60 - 65 - 66، 51 56، 53 62، 71 3، 73 8، 74 7، 94 7، 98 5، 106 3، 109 1 → 6

نذر و منت :

2 270، 3 35، 19 26، 22 29، 76 7

ایمان

پہلا: انبیاء اور پیغمبر

ان سے عہد لینا : 3 81، 33 7

انکو یاددھانی کا حکم دینا : - 4 80، 29 52، 55 51، 70 6
11، 87 9، 88 21

ان پر ایمان لانا : 2 177 - 285، 3 84
- 179، 4 136 - 152، 29 46، 57 7 - 8
- 19 - 28، 61 11، 64 8

تمام انبیاء اور پیغمبروں پر سلام :

آدم، ادریس' نوح' ہودؑ صالح' ابراہیم، لوطؑ اسماعیل'اسحاق'
یعقوب'یوسف' شعیب'ایوب' ذوالکفل'موسیٰ'ہارون'داودؑسلیمان'
الیاس 'الیسع 'یونس'زکریا'یحیٰ' عیسیٰ' محمدﷺ'خاتم الأنبیا والمرسلین
علیہم صلوات اللہ وسلامہ اجمعین ان تمام پر درود سلام ہو۔

انکو انکی اہل زبان قوم میں بھیجا گیا : 14 4

ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت : 2 253، 17 55

دعوت میں انکی حکمت اور دانائی : 3 104، 10 4،
16 125، 20 43، 21 109، 22 67، 26
216، 28 55، 29 46، 41 33 - 34، 42 15،
61 14، 79 17 → 19

لوگوں کے درمیان انکا حکم : 2 213، 4 104، 16 64، 57 25

انکی امتوں پر انکی گواہی : 2 143، 4 41، 16 84 - 89،
22 78، 28 75، 73 15

تبلیغ پر انکی کوئی اجرت نہیں : 6 90، 23 72، 25
57، 26 109 - 127 - 145 - 164 - 180،
34 47، 36 21، 38 86، 42 23، 52 40

ہر امت کے لئے ڈرانے والا آیا : 35 24

ہر نبی کا دشمن ہوا : 6 112، 25 31

ان میں سے چندہ انبیاء کرام : 2 130 - 147، 3 33 - 34
- 42، 7 144، 22 75، 27 59، 35 32 →
35، 38 45

دعوت و تبلیغ انکا مقصد : 4 79، 5 15 - 19، 6
48 - 67 - 110 - 116، 10 47، 13 43،
16 82، 17 54، 22 49، 24 54، 27 80

- 81 - 92، 29 18، 40 78، 42 6 - 48،
43 41 - 42، 50 45، 64 12، 72 23، 88
21

ان سے کینہ وحسد کو دور کرنا : 3 161

وہ انسان ہیں لیکن ان پر وحی نازل ہوتی ہے : 21 7 - 8

دوسرا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا

آزمائش اور مصائب مومن کے ایمان کا امتحان ہیں : 2 155
- 214، 3 152 - 154 - 179 - 186، 5 51،
6 165، 11 7، 21 35، 29 2، 47 31، 67 2

توبہ واستغفار : 3 17 - 135، 4 64 - 106 - 110،
5 74، 9 80 - 114، 11 52 - 90 - 114، 22
50، 40 55، 42 5، 47 19، 51 18، 60 4،
63 5 - 6، 71 10، 73 20، 110 3

ایمان اور عمل : 2 25 - 62 - 82 - 277،
3 57، 4 57 - 122 - 173، 5 9 - 69 - 93، 7
42، 10 4 - 9، 11 11 - 23، 13 29، 14
23، 18 30 - 88 - 107، 19 60 - 96، 20
75 - 82 - 112، 21 94، 22 14 - 23 - 50
- 56، 24 55، 25 70 - 71، 26 227، 28
67 - 80، 29 7 - 9 - 58، 30 15 - 45، 31
8، 32 19، 34 4 - 37، 35 7، 38 24 - 28،
40 40 - 58، 41 8، 42 22 - 23 - 26، 45
21 - 30، 47 2 - 12، 48 29، 64 9، 65
11، 84 25، 85 11، 95 6، 98 7، 103 3

ایمان کو نور سے تشبیہ دینا : 2 257، 5
15 - 16، 13 16، 24 40، 33 43، 39 22،
42 52، 57 9 - 28، 61 8، 65 11

حجاج کو سیراب کرنے اور مسجد حرام کی خدمت سے زیادہ ایمان کی اہمیت ہے :
9 19

توبہ : 2 160، 3 86 → 90 - 135 - 136، 4
17 - 18 - 26 - 110، 5 39، 7 153، 9
104 - 112، 11 3 → 5، 17 25، 19 60،
25 70 - 71، 39 53 - 54، 42 25، 66 8
، 85 10

انعام (اچھابدلہ): 6 160 - 164، 20 74 →76، 22 50
- 51، 40 60، 90 18 - 19، 91 1 → 10

ایمان کی حقیقت : 2 2 →20 - 82 - 108 - 136
- 153، 3 193، 4 57 - 136 - 173 - 175،
5 6، 6 158 - 159، 10 63 → 65 - 105
- 106، 11 23 - 24، 13 28 - 29، 14 18
- 23، 16 97، 18 30 → 44 - 103 →108،
19 60 - 96، 20 112، 21 94، 30 15 - 43
→ 45، 32 15 - 16 - 19، 33 70، 34 37،
35 7، 39 10 - 17 - 18، 40 84 - 85، 41
8، 47 1 → 3، 49 15 →18، 62 1 → 4،
64 8، 98 1 → 7

ایمان کی دعوت : 2 177 - 186 - 256
- 285، 3 84 - 110 - 179 - 193، 4 135
- 162، 9 20، 27 3، 29 46، 34 21، 57 7
- 8 - 19 - 28، 61 10 - 11، 64 8 - 11، 67
26، 72 13، 75 31

شک وشبہ :
2 147، 10 94 - 95، 22 11، 34 51 → 54

شفاعت : 2 255، 4 85، 10
3، 19 85 → 87، 20 109، 21 28، 34
23، 40 18، 43 86، 82 19

فتنہ : 6 11 - 112 - 131، 8 25 - 28، 23
97 - 98، 41 36

ایمان اور اسلام میں فرق : 49 14

ایمان کی مثال : 66 11 - 12

مومن اور کافر کے درمیان فرق :
3 162، 22 19 →24، 28 61، 30 14 →
16، 32 18 → 21، 35 8، 38 28، 39
9 - 22 - 24، 40 58، 41 40، 45 21، 47
14، 59 20، 67 22، 68 35

نفاق : 2 8 → 20 - 76 - 204 → 206، 3
71 - 72 - 118 → 120، 4 60 → 62
- 71 - 72 - 81 - 88 - 90 - 138 → 146،
5 44 - 55 - 56 - 64 - 65، 8 49، 9 43
→ 59 - 64 → 78 - 95 - 97 - 101 - 108
- 125 → 128، 11 5، 24 47 → 50 - 53
- 63، 29 10 - 11، 33 12 → 20 - 24
- 48 - 60 - 73، 47 16 - 18 - 20 → 30،
48 6، 57 13 → 15، 58 14 → 19، 59
11 → 17، 63 1 → 8، 66 9، 74 31

ایمان کی ہدایت : 2 5 → 7 - 10 - 120
- 213 - 272، 3 73، 4 175، 5 16 - 67،
6 25 - 35 - 39 - 71 - 88 - 111 - 125
- 149، 7 30 - 43 - 178 - 186، 9 24
- 28 - 37 - 115، 10 25 - 35 - 57 - 100
- 108، 12 111، 13 33، 14 4، 16 9،
17 15 - 19 - 84 - 97، 18 13 - 17 - 57،
19 74 → 76، 20 123، 22 16، 24 40
- 46، 27 36 - 92، 28 56، 29 6 - 62
- 69، 30 29، 34 50، 35 8، 39 18 - 23
- 36 - 37، 40 33، 42 13 - 44 - 46، 45
23، 47 17، 64 11، 68 7، 76 3، 80
20، 90 10، 91 8، 92 12

یقین : 2 4 - 118، 5 50، 6 75، 13 2،
15 99، 27 3 - 82، 32 24، 44 7، 45 4
- 20 - 32، 49 15، 51 20، 52 36، 56
95، 102 5 → 7

تیسرا: غیب

اعراف : (بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ جنت اور جھنم کے درمیان کی جگہ ھے)
7 46 → 50

غیب پر ایمان لانا :
2 3 - 33، 3 179، 19 61، 21 49، 35
18، 36 11، 39 7، 50 33، 67 12 - 25

جن : 6 100 - 112 - 128 → 130، 7 38
- 179 - 184، 11 119، 15 27، 17 88، 18
50، 27 17 - 39، 32 13، 34 12 → 14
- 41، 37 158، 41 25 - 29، 46 18 - 29 →
32، 51 56، 55 15 - 33 - 39 - 56 - 74،
72 1 →19، 114 6

جنت :
(ا) اسکے نام
آخرت : 2 102، 43 35
جنات عدن: 9 72، 13 23، 16 31

18 31، 19 61، 20 76، 35 33، 38
50، 40 8، 61 12، 98 8

جنات الفردوس: 18 107

جنات المأوى: 32 19

جنات النعيم: 5 65، 10 9، 22 56
، 31 8، 37 43، 56 12، 68 34

جنة الخلد: 25 15

جنة عالية: 69 22، 88 10

جنة المأوى: 53 15

جنة نعيم: 56 89، 70 38

الحسنى: 4 95، 10 26، 13 18، 16
62، 18 88، 21 101، 41 50، 57
10، 92 6 - 9

الدار الآخرة: 28 83

دار السلام: 6 127، 10 25

دار القرار: 40 39

دار المتقين: 16 30

دار المقامة: 35 35

روضات الجنات: 42 22

روضة: 30 15

طوبى: 13 29

عليون: 83 19

الفردوس: 23 11

فضل: 33 47

يمين: 56 27 - 38 - 90 - 91

(ب) جنتی لوگ:

2 5 - 25 - 82، 3 15 - 136 - 195 - 198،
4 13 - 57 - 122، 5 12 - 65 - 85 - 119،
7 42 → 53، 8 4، 9 21 - 72 - 89 - 100،
10 26، 11 23 - 108، 13 20 → 24، 14
23، 15 25 → 50، 16 30 → 32، 18 31
- 107، 19 60 → 65، 21 101 → 103، 22
14 - 23 - 24 - 56، 23 8 → 11، 25 15
- 16 - 24، 26 90، 29 58، 30 15، 31 8،
32 19، 36 55 → 58، 37 40 → 61، 38
49 → 55، 39 20 - 73 - 75، 40 40، 41

30 → 32، 42 7 - 22 - 43، 43 69 → 73، 44
51 - 57، 46 14 - 16، 47 6 - 12، 48 5
- 17، 50 31، 51 15، 52 17 → 28، 54
54، 55 46 → 78، 56 10 → 40، 57 12،
58 22، 59 20، 61 12، 64 9، 65 11، 66
8، 68 17 - 34، 70 35، 74 40، 76 5 →
31، 79 41، 83 22 → 36، 85 11، 88 1
→16، 98 8

جنت کی صفتیں:

2 5 - 25، 3 15 - 136 - 195 - 198، 4 13
- 57 - 122، 5 12 - 85 - 119، 9 72 - 89
- 100، 10 9 - 10، 13 35، 14 23، 15
45، 16 31، 18 31، 22 14 - 23، 25 10،
30 15، 31 8 - 9، 35 33 → 35، 37 40 →
61، 38 49 → 55، 39 20 - 73 → 75، 43
70 → 73، 44 51 → 57، 47 12 - 14 →
16، 48 5 - 17، 50 31 → 35، 51 15، 52
17 → 28، 54 54 - 55، 55 46 → 78، 56
10 → 40، 57 12، 58 22، 61 12، 64 9،
65 11، 66 8، 76 5 → 31، 83 22 → 36،
85 11، 88 1 → 16، 98 8

ہمیشگی:

۱) ہمیشہ ہمیش عذاب میں رہنا:

2 39 - 81 - 162 - 217 - 257 - 275، 3
88 - 116، 4 14 - 93 - 169، 5 80، 6
128، 7 18 - 36، 9 17 - 63 - 68، 10 27
- 52، 11 107، 13 5، 16 29، 20 101، 23
103، 25 69، 32 14، 33 65، 39 72، 40
76، 41 28، 43 74، 47 15، 50 34، 56
17، 58 17، 59 17، 64 10، 72 23، 76
19، 98 6

۲) ہمیشہ ہمیش نعمتوں میں رہنا:

2 25 - 82، 3 15 - 107 - 136 - 198، 4
13 - 57 - 122، 5 85 - 119، 7 42، 9 22
- 72 - 89 - 100، 10 26، 11 23 - 108، 14
23، 18 108، 20 76، 23 11، 25 15

- 76 ، 29 58 ، 31 9 ، 39 73 ، 46 14 ، 48
5 ، 57 12 ، 58 22 ، 64 9 ، 65 11 ، 98 8
جادو(سحر) : 2 .102 - 103 ، 7 116 ، 10 77
- 81 ، 20 69 - 71 - 73 ، 113 4

شیطان :

ا) اسکے پیروکار :
2 168 - 169 - 268 ، 4 119 → 121 ، 5
91 - 92 ، 7 27 ، 14 22 ، 43 36

ب) اسکا شیطانی سلوک :
2 102 ، 4 118 → 120 ، 7 12 → 18 ، 15
15 → 18 ، 16 98 → 100 ، 17 27 - 53
18 ، 50 - 51 ، 19 68 → 72 ، 25 29 ، 26
62 ، 35 6 ، 36 60 ، 37 7 → 10 ، 41 25 ،
43 37 → 39 ، 58 10 ، 59 15 - 16 ، 67 5

ج) آدمؑ اور انکی اولاد سے اسکی دشمنی :
2 168 - 169 - 268 ، 4 119 → 121 ، 5
91 - 92 ، 7 27 ، 14 22 ، 43 36

د) شیطانی وسوسہ :
2 34 - 36 - 168 - 208 - 268 ، 4 38 - 60
- 76 - 117 → 120 ، 5 90 - 91 ، 6 43
- 112 - 121 - 142 ، 7 11 → 23 - 27
- 200 → 202 ، 8 48 ، 12 5 ، 15 30 →
42 ، 16 63 - 98 → 100 ، 17 53 - 61 →
65 ، 18 50 - 51 ، 20 116 - 120 ، 22 52
- 53 ، 23 97 ، 24 21 ، 25 29 ، 26 221 →
223 ، 28 15 ، 29 38 ، 34 10 - 21 ، 35 6 ،
36 60 → 62 ، 38 73 → 82 ، 41 36 ، 43
62 ، 47 25 ، 58 10 - 19 ، 59 16 - 17 ،
114 1 → 6

غیب نفسی :

ا) روح : 17 85 ، 32 9 ، 70 4 ، 78 38 ، 97 4

ب) ضمیر : 6 152 ، 7 200 → 202 ، 50 16

ج) دل :
6 110 - 113 ، 11 120 ، 14 37 - 43 ، 16
78 ، 23 78 ، 25 32 ، 28 10 ، 32 9 ، 46
26 ، 53 11 ، 67 23 ، 104 7

د) فطرت : 3 30 ، 16 68

ه) نفس :
3 145 - 161 ، 6 70 ، 7 189 ، 10 30
- 54 ، 11 105 ، 12 53 - 68 ، 13 33 ، 14
51 ، 16 111 ، 20 15 ، 21 35 ، 29 57 ، 31
34 ، 39 6 ، 75 2 ، 79 40 ، 82 5 ، 89 27 ،
91 7 → 10

و) نفس وخواہشات: 4 135 ، 28 50 ، 30 29 ، 38 26

قضاء وقدر :

3 145 - 154 ، 6 2-35-57
- 96 ، 7 34 ، 9 51 ، 10 3 - 49 - 99 - 100
11 6 ، 13 39 ، 15 4 - 5 - 21 ، 17 58 ، 23
43 ، 25 2 ، 27 74 - 75 ، 34 3 ، 35 11 ، 44
4 ، 54 51 → 53 ، 57 22 ، 59 3 ، 64 11 ،
65 3 - 12 ، 71 4 ، 72 25 → 28

جہنم :

ا) اسکے نام :
الآخرة: 39 9
بئس القرارُ: 14 29 ، 38 60
بئس المصيرُ: 2 126 ، 3 162 ، 8 16 ، 9 73 ،
22 72 ، 24 57 ، 57 15 ، 58 8 ،
64 10 ، 66 9 ، 67 6
بئس المهادُ: 2 206 ، 3 12 - 197 ، 13
18 ، 38 56
بئس الوِردُ المورود: 11 98
الجحيم: 2 119 ، 5 10 - 86 ، 9 113 ،
22 51 ، 26 91 ، 37 23 - 55 - 64
- 68 - 97 - 163 ، 40 7 ، 44 47 - 56 ،
52 18 ، 56 94 ، 57 19 ، 69 31 ، 73
12 ، 79 36 - 39 ، 81 12 ، 82 14 ، 83
16 102 6
جهنم: 2 206
الحافرة: 79 10
الحطمة: 104 4 - 5
دار البوار: 14 28
دار الخلد: 41 28
دارُ الفاسقين: 7 145

الزقوم: 37 62، 44 43، 56 52

الساهرة: 79 14

السعير: 4 10 - 55، 22 4، 25 11، 31
21، 33 64، 35 6، 42 7، 48 13،
54 24 - 47، 67 5 - 10 - 11، 76
4، 84 12

سقر: 54 48، 74 26 - 27 - 42

السّموم: 52 27

سوء الدار: 13 25، 40 52

السّوآى: 30 10

لظى: 70 15

النار: 2 24 ...

(دیکھئے: معجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم)

الهاوية: 101 9

ب) جھنمی لوگ :

2 7 - 24 - 39 - 81 - 126 - 127 - 174
- 217 - 257 - 275، 3 10 - 12 - 23 - 24
- 116 - 151 - 181 - 188 - 196 - 197، 4
14 - 30 - 37 - 55 - 115 - 121 - 145
- 151 - 161، 5 29 - 33 - 37 - 72 - 86، 6
27 - 128، 7 18 - 36 - 38 → 41 - 44
- 50 - 179، 8 16 - 36 - 37، 9 17 - 34
- 35 - 49 - 63 - 68 - 73، 10 8 - 27، 11
16 - 17 - 106، 13 5 - 35، 14 26 → 30
- 50، 15 43، 16 62، 17 97، 20 127، 21
98 → 100، 22 19 → 22 - 57 - 72، 23
103 → 108، 24 57، 25 11 → 15 - 34
- 65 - 66، 27 90، 28 41، 29 25 - 68،
31 24، 32 20، 33 8 - 64 → 68، 34 32،
35 36 - 37، 37 60 → 70، 38 27 - 55 →
64، 39 8 - 16 - 24 - 25 - 32 - 40 - 47
- 48 - 60 - 71، 40 6 - 43 - 46 → 50 - 70
- 72، 41 19 - 24، 42 44 - 45، 43 74 →
78، 44 43 → 50، 45 34، 46 20 - 34،
47 12 - 15، 51 13 - 14، 52 11 - 12، 54
28، 55 37 - 44، 56 41 → 56، 57 15،
58 17، 59 3 - 17 - 20، 64 10، 66 6 - 7
- 10، 67 8 → 11، 72 23، 74 26 → 37،
76 4، 78 21 → 30، 83 1 - 16 - 17، 84
11 - 12، 90 20، 98 6، 101 11، 104 1
→ 9، 111 1 → 3

ج) جہنم کی صفتیں :

2 24، 3 106 - 131، 4 56، 7 38 → 41،
9 35 - 81، 14 16 - 17، 15 43 - 44، 17
60 - 97، 18 29، 20 48، 22 19 → 22، 25
11 → 14، 32 20، 37 62 - 70، 38 55 →
64، 39 16 - 60 - 71 - 72، 40 49 - 50
- 70 → 76، 42 44 - 45، 44 47، 47 15، 50
30، 52 11 → 16، 56 41 → 56، 66 6 - 7،
67 7، 69 30 → 37، 70 15 → 18، 73 12
- 13، 74 26 → 37، 76 4، 77 29 → 33،
78 21 → 30، 88 4 → 7، 89 23، 92 14
- 17، 101 11، 102 6 - 7، 104 1 → 9

چوتھا۔ دوسری آسمانی کتابیں

انجیل : 3 3 - 48 - 65، 5 46 - 47 - 66 - 68
- 110، 7 157، 9 111، 48 29، 57 27

تورات : 3 3 - 48 - 50 - 65 - 93، 5 43 - 44
- 46 - 66 - 68 - 110، 7 157، 9 111، 48
29، 61 6، 62 5

زبور :
3 184، 4 163، 16 44، 17 55، 21 105،
23 53، 26 196، 35 25، 54 43 - 52

صحف ابراہیم : 87 19

صحف موسیٰ : 53 36، 87 19

مقدس کتابیں : 2 53 - 87 - 113 - 146 - 174
- 176، 3 23 - 48 - 78 - 79 - 81 - 184، 4
54 - 136 - 140، 5 15 - 43 → 48 - 110،
6 20 - 91 - 114 - 154، 10 94، 11 17
- 110، 15 4، 17 2 - 4، 19 12 - 30، 22 8،
23 49، 25 35، 28 43، 29 27، 31 20

32 23، 37 117، 40 53، 41 45، 45 16، 46 12، 57 16 -26، 62 2

پانچواں: اللہ جل شانہ

اپنے آپکو انکے احکام کے تابع کرنا : 2 112 -155 -156، 3 26، 4 65 -125، 6 79 -162 -163، 13 18 -22-23 -24، 21 108، 31 22، 33 22، 39 12 -54، 41 33

خود کو ان کے حوالہ کرنا : 3 173، 7 188، 8 64، 9 129، 10 49، 12 64، 18 23 -24، 39 36 -38، 40 44

اللہ تعالی پر توکل واعتماد : 3 101 -103 -122 -159 -160 -173، 4 81 -146 -171 -175، 5 11 -23، 6 102، 7 89، 8 2 -49 -61، 9 51 -129، 10 84 -108، 11 123، 12 67، 13 30، 14 11 -12، 16 42، 17 2 -65، 22 78، 25 58، 26 217، 27 79، 29 59، 33 3 -48، 39 38، 42 10 -36، 51 50، 58 10، 60 4، 64 13، 65 3، 67 29، 73 9

ان سے محبت ولگاؤ : 2 165 -186، 3 31 -32

ان کے سامنے خشوع وانکساری : 2 45 -46، 6 63، 7 55 -205 -206، 11 23، 17 107 → 109، 21 90، 22 34 -35 -54، 23 1 -2، 24 30، 28 83، 31 18 -19، 33 35

اللہ تعالی کا ڈر وخوف : 2 2- 3 -74 -150، 4 9 -77، 5 3 -31 -46 -100، 6 15 -51، 8 2، 9 13 -19، 13 13، 16 50، 21 49 -90، 22 34 -35، 23 57 -60، 24 37 -52، 33- 35 -37 -39، 35 18 -28، 36 11، 39 16 -23، 50 33 -45، 52 26، 55 46، 57 16 -25، 59 21، 67 12، 70 27، 71 13، 76 10، 79 40، 87 10، 98 8

اللہ تعالی کا ذکر : 2 152 -203، 3 135 -191، 4 103 -147، 5 4 -11، 7 205، 8 2، 13 28، 14 7، 18 24، 20 14 -124، 24 37، 26 227، 29 45، 33 21 -35

-41، 39 23 -45، 43 26، 53 29، 62 9، 63 9، 68 17 -18، 73 8، 76 25، 87 14 -15

اللہ تعالی سے امیدیں رکھنا : 2 218، 4 104، 10 7 -11 -15، 12 83، 17 57، 18 110، 25 21، 29 5، 33 21، 39 9، 60 6

ان کا شکر گزار رہنا : 2 152 -172، 3 145، 4 147، 14 7، 27 40، 28 73، 29 17، 30 49، 31 12 -14 -31، 35 12، 39 7 -66، 42 33، 67 23

ان کا فضل واحسان : 2 5 -64 -105 -213 -243 -268 -272، 3 73 -74 -129، 4 83 -175، 6 83 -88 -125 -126 -148، 7 30 -178 -186، 9 28، 10 25 -49 -100، 13 26 -33، 14 4، 16 9، 17 20 -30 -87، 19 76، 21 9، 22 16، 24 21 -38 -46، 28 56، 29 62، 30 37، 34 39، 35 8، 39 23، 42 13 -27، 47 17، 49 7 -8، 57 21 -28 -29، 62 4، 64 11، 76 31

چھٹا: مومن بندے

انکی آزمائش : 2 155 -214، 3 152 -154 -179 -186، 5 48، 6 165، 11 7، 21 35، 29 2، 47 31، 67 2

اللہ اور انکے رسول کی فرمانبرداری : 2 186، 3 172، 6 36، 8 24، 13 18، 28 50، 42 26 -47

دنیا و آخرت میں انکی زندگی : 2 25 -82، 3 56، 4 57 -122 -173 -175، 5 9، 10 4 13 29، 14 23 -27، 18 30 -107، 22 14 -23 -50 -56، 24 55، 29 7 -9 -58، 30 15 -45، 31 8، 32 19، 34 4، 35 7، 40 51، 41 8، 42 22 -26، 45 30، 47 12، 48 29، 57 12، 84 25، 85 11، 95 6، 98 7 -8، 103 3

اللہ تعالی مومنوں سے محبت فرماتے ہیں اور اہل ایمان ذات باری سے بے حد لگاؤ رکھتے ہیں : 2 165 -186، 3 31- 32 -92، 5 54، 9 24

دنیاوآخرت میں انکے لئے سعادت وخوشی:

2 201، 4 79، 7 156، 10 26، 13 18 -22، 16 30 -97 -122، 18 88، 20 75، 27 89، 28 84، 39 10، 53 31، 57 10 -28

انکی صفات:

2 285، 6 122، 8 74، 9 44 -71 -88، 11 17، 23 1 → 9، 24 62، 25 63 → 68، 27 3، 32 18، 48 29، 49 15، 57 12 -16 -19، 58 2، 87 14 -15، 98 7 -8

ان پر کوئی ڈر وخوف نہیں:

2 38 -62 -112 -262 -274 -277، 5 69، 6 48، 7 35، 10 62، 43 68

اللہ کی طرف سے تیار کردہ انعامات:

2 25 -82 -112 -218 -227، 3 57 -107 -179، 4 57 -122 -146 -152 -162 -173 -175، 5 9، 7 42 -44، 8 2 → 4، 9 71 -72 -100، 10 2 -4 -9 -103، 11 23 -109، 13 19 → 24 -27 → 29، 14 23 -27، 17 9، 18 2 -3 -30 -31 -107، 19 60 -96، 20 75 -76 -112، 21 94-101 → 103، 22 14 -23 -24 -50 -56، 23 1 → 11 -57 → 61، 24 38 -52، 25 24 -63 → 76، 27 2، 28 67، 29 7 -58، 30 15 -44 -45، 31 8، 32 15 → 19، 33 23 -24 -35 -44 -47، 34 4 -37، 35 7 -32 → 35، 36 11، 37 40 → 49، 39 17 -18، 40 7 → 9، 41 8، 42 22 -23 -26 -36 → 40، 43 68 → 73، 45 30، 46 13 -14، 47 2 -12، 48 4 -5 -29، 49 7 -15، 52 21 -28، 53 31 -32، 55 46 → 74، 56 10 → 40 -88 → 91، 57 12 -21، 58 22، 64 9، 65 10 -11، 66 8، 69 19 → 24، 70 22 → 35، 74 40، 75 22 -23، 76 5، 80 38 -39، 83 34 -35، 84 7 → 9 -25، 85 11، 87 14 -15، 88 8 → 16، 90 17 -18، 91 9، 92 5 → 7، 95 6، 98 7 -8، 101 6 -7، 103 2 -3

مومن وکافر:

3 162، 22 19 → 24، 28 61، 30 14 → 16، 32 18 → 21، 35 8، 38 28، 39 9 -22 -24، 40 58، 41 40، 45 21، 47 14، 59 20، 67 22، 68 35 -36

اللہ کا مومنوں سے وعدہ:

2 82 -112 -218 -277، 3 57 -107 -179، 4 57 -122 -146 -152 -162 -173 -175، 5 9، 7 42 -44، 8 2 → 4، 9 71 -72 -100، 10 2 -4 -9 -103، 11 23 -109، 13 19 → 24 -27 → 29، 14 23 -27، 17 9، 18 2 -3 -30 -31 -107، 19 60 -96، 20 75 -76 -112، 21 94 -101 → 103، 22 14 -23 -24 -50 -56، 23 1 → 11 -57 → 61، 24 38 -52، 25 24 -63 → 76، 27 2، 28 67، 29 7 -58، 30 15 -44 -45، 31 8، 32 15 → 19، 33 23 -24 -35 -44 -47، 34 4 -37، 35 7 -32 → 35، 36 11، 37 40 → 49، 39 17 -18، 40 7 → 9، 41 8، 42 22 -23 -26 -36 → 40، 43 68 → 73، 45 30، 46 13 -14، 47 2 -12، 48 4 -5 -29، 49 7 -15، 52 21 → 28، 53 31 -32، 55 46 → 76، 56 10 → 40 -88 → 91، 57 12 -21، 58 22، 64 9، 65 10 -11، 66 8، 69 19 → 24، 70 22 → 35، 74 40، 75 22 -23، 76 5، 80 38 -39، 83 34 -35، 84 7 → 9 -25، 85 11، 87 14 -15، 88 8 → 16، 90 17 - 18، 91 9، 92 5 → 7، 95 6، 98 7 -8، 101 6 -7، 103 2-3

اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہیکہ اس سرزمین کی وراثت انکے سپرد کرینگے:

3 139، 6 135، 21 105 -106، 24 55، 37 171 → 173، 40 51، 47 35

اللہ تعالیٰ مومنوں کا محافظ ہے:

2 257، 5 55 -56، 6 127، 7 196، 8 4، 9 52، 10 62 → 64، 22 38 -78، 47 11

ساتواں: فرشتے

ان پر ایمان لانا : 2 30→34 - 98 - 161 - 177 - 210 - 285 ، 3 18 - 80 - 123 - 124 ، 4 97 - 136 - 172 ، 6 8 - 9 - 61 - 93 ، 7 11 - 12 ، 8 9 - 12 - 50 ، 13 11 - 13 - 23 - 24 ، 15 28 → 43 ، 16 2 - 28 - 32 - 33 ، 17 40 - 61 - 65 ، 20 116 - 117 ، 21 19 - 20 - 26 → 29 ، 22 75 ، 32 11 ، 33 43 ، 34 40 - 41 ، 35 1 ، 37 1 → 4 - 9 - 50 - 149 → 157 - 164 → 166 ، 38 70 → 85 ، 39 75 ، 40 7 ، 41 30 → 32 - 37 ، 42 5 ، 43 16 → 22 - 60 - 73 ، 47 27 ، 50 17 → 19 ، 51 4 ، 53 26 → 28 ، 69 17 ، 70 1 → 4 ، 74 28 → 31 ، 77 1 → 6 ، 79 1 → 5 ، 86 4 ، 89 22 - 23 ، 97 4

اللہ کے حکم سے انکا نزول :
6 8 - 9 ، 16 2 ، 41 30 → 32 ، 97 4

ان کی صفتیں : 26 193 ، 35 1 ، 82 10 → 12

انکی عبادت گزاری : 7 206 ، 21 19 - 20 ، 37 164 → 166 ، 39 75 ، 40 7 ، 41 38 ، 42 5

ان کا آسمانوں کی طرف عروج کرنا : 70 4

ان کی ذمہ داریاں :

ان کا اہل ایمان کی مدد کرنا : 3 124 ، 8 9 - 12 - 50

ان کا روح نکالنا : 4 97 ، 6 61 - 93 ، 7 37 ، 8 50 ، 16 28 - 32 ، 32 11 ، 47 27 ، 50 21

انکی حفاظت کرنا : 6 61 ، 13 11 ، 82 10 ، 86 4

ان کا عرش ربانی کو اٹھانا : 40 7 ، 69 17

انکی دعائیں : 33 43 ، 42 5

انکی سفارش : 53 26

انسان کی کارکردگی کو لکھنا : 10 21 ، 43 80 ، 50 17 - 18 - 21 ، 72 27 ، 82 11

رحمت کے فرشتے : 13 23 - 24

عذاب کے فرشتے : 2 210 ، 37 2 ، 43 77 ، 74 28→31

ان کا قیامت کے روز صور پھونکنا : 6 73 ، 18 99 ، 20 102 ، 23 101 ، 27 87 ، 36 49 → 53 ، 39 68 ، 50 20 - 42 ، 69 13 - 14 ، 74 8 ، 78 18

بعض فرشتوں کے نام جو وارد ہوئے ہیں :

- جبرئیل علیہ السلام : 2 97 - 98 ، 26 193 ، 66 4 ، 81 20
- ماروت : 2 102
- مالک : 43 77
- ملک الموت : 32 11
- میکائیل : 2 98
- ھاروت : 2 102

آٹھواں: قیامت کا دن

آخرت کے روز پر ایمان لانا : 2 4 - 117 ، 4 162 ، 9 19 - 20 ، 27 3 ، 34 21

اسکی حقیقت : 2 232 ، 3 9 - 25 ، 6 134 ، 11 53 ، 13 2 ، 15 85 ، 16 1 - 77 ، 18 21 ، 20 15 - 16 - 55 ، 21 103 ، 22 7 ، 25 11 ، 29 5 ، 30 55 ، 34 3 - 29 - 30 ، 40 59 ، 42 7 - 17 - 18 - 47 ، 43 66 - 83 ، 45 26 - 32 ، 46 34 - 35 ، 51 5 - 6 - 23 ، 52 7 ، 53 42 - 57 - 58 ، 55 31 ، 56 1 - 2 ، 70 42 ، 72 24 ، 77 7 ، 78 1 → 5 - 17

قرب قیامت کی نشانیاں : 2 210 ، 6 73 - 158 ، 18 48 - 49 - 100 ، 20 105 → 107 ، 21 96 - 104 ، 27 82 ، 34 51 → 54 ، 44 10 - 11 ، 50 20 - 41 - 42 ، 52 9 - 10 ، 54 1 ، 55 37 ، 56 4 → 6 ، 69 13 → 17 ، 70 8 - 9 ، 73 14 ، 74 8 ، 75 7 → 9 ، 77 8 → 11 ، 78 18 → 20 ، 79 6 - 7 ، 81 1 → 7 - 11 → 13 ، 82 1 → 3 ، 84 1 → 5 ، 89 21 ، 99 1 → 5

اسکے نام :

الآخرة: 2 4
الحاقة: 69 1
الساعة: 6 31
الصاخة: 80 33
الطامة الكبرى: 79 34

الغاشية: 88 1

القارعة: 3 → 1 101 ،4 69

الميعاد: 85 28

الواقعة: 1 56

يوم البعث: 56 30

يوم التغابن: 9 64

يوم التلاق: 15 40

يوم الجمع: 7 42

يوم الحسرة: 39 19

يوم الدين: 3 1

يوم الفصل: 21 37

يوم القيامة: 1 75، 55 3

يوم الوعيد: 20 50

اس روز کا حسب ونسب : 3 60، 33 31، 101 23

اسکی دہشت وخوفناکی : 2 48 - 123 - 254 ، 3 106 ، 4 42 ، 5 115 ، 6 15 ، 7 53 ، 10 54 ، 11 3 - 104 → 106 ، 14 31 - 42 → 44 - 48 ، 19 37 ، 22 1 - 2 - 55 ، 24 37 ، 25 25 ، 26 88 - 135 ، 30 43 - 57 ، 31 33 ، 34 42 ، 40 18 - 32 - 33 - 51 - 52 ، 43 67 ، 44 16 - 40 → 42 ، 45 26 → 28 ، 50 30 ، 56 3 ، 60 3 ، 68 42 ، 70 10 → 14 ، 73 17 ، 74 9 - 10 ، 75 10 → 13 ، 76 7 - 10 - 27 ، 77 13 → 15 - 35 - 38 ، 78 38 → 40 ، 79 8 - 34 → 36 80 33 → 37 ، 82 17 → 19 ، 83 5 ، 86 9 - 10 ، 89 22 → 26 ، 101 4 - 5

بعث ونشر (دوبارہ زندہ کرنا): 2 28 - 56 - 243 - 259 - 260 ، 6 36 ، 7 14 - 57 - 167 ، 11 7 ، 13 5 ، 15 36 ، 16 21 - 38 ، 17 49 → 51 - 98 ، 18 19 ، 19 15 - 33 - 66 ، 20 55 ، 22 5 - 7 ، 23 16 - 37 - 82 - 100 ، 26 87 ، 30 56 ، 31 28 ، 35 9 ، 36 33 - 79 → 83 ، 37 16 - 144 ، 38 39 ، 41 39 ، 42 9 - 29 ، 50 15 ، 56 47 → 72 ، 58 6 - 18 ، 64 7 ، 72 7 ، 75 3 - 4 - 36 → 40 ، 83 4

آخرت کو دنیا پر ترجیح دینا : 3 14 - 15 - 185 ، 4 76 ، 6 32 ، 10 23 - 24 ، 13 26 ، 18 7 - 8 - 45 - 47 ، 28 60 - 61 - 77 - 79 - 80 ، 29 64 ، 31 33 ، 40 39 ، 42 36 ، 43 32 → 35 ، 47 36 ، 57 20 ، 62 11 ، 75 20 - 21 ، 76 27 ، 79 37 → 41 ، 87 16 - 17 ، 89 20 ، 102 1

دنیاوآخرت کا ثواب : 3 145 - 148 - 195 4 134 ، 18 45 ، 19 76 ، 28 80 ، 42 20

عمل کے بقدر بدلہ : 2 90 - 134 - 139 - 281 - 286 ، 3 25 - 30 - 115 - 195 ، 4 85 - 111 - 123 ، 5 105 ، 6 70 - 132 - 164 ، 7 147 - 180 ، 9 82 - 95 - 105 ، 10 30 - 41 - 52 - 108 ، 11 111 ، 16 111 ، 17 13 - 15 → 17 - 84 ، 21 94 ، 24 54 ، 27 90 ، 28 84 ، 30 44 ، 31 33 ، 32 17 ، 34 25 - 32 ، 35 18 ، 36 45 ، 37 39 ، 39 70 ، 40 17 - 40 ، 41 46 ، 42 15 ، 45 14 - 15 - 22 - 28 ، 46 19 ، 52 16 - 21 ، 53 31 - 39 → 41 ، 56 24 ، 65 7 ، 66 7 ، 73 20 ، 74 38 ، 99 7 - 8 ، 101 6 → 9

نیک کام کا بدلہ : 3 136 - 144 - 145 ، 5 85 ، 6 84 ، 9 121 ، 10 4 ، 12 88 ، 16 31 - 96 - 97 ، 18 88 ، 20 76 ، 23 111 ، 24 38 ، 25 15 ، 29 7 ، 30 45 ، 33 24 ، 34 4 - 37 ، 37 80 - 105 - 110 - 121 - 131 ، 39 34 - 35 ، 46 14 ، 76 12 - 22 ، 77 44 ، 78 36 ، 98 8

برے کام کا بدلہ : 2 48 - 123 ، 3 86 - 87 ، 4 123 ، 5 29 ، 6 110 - 146 ، 7 40 - 41 - 152 ، 9 26 - 95 ، 10 13 ، 17 98 ، 18 106 ، 20 127 ، 21 29 ، 34 17 ، 41 27 - 28 ، 46 25 ، 54 36 ، 59 17

حشر کا دن : 2 203 - 281 ، 3 158 ، 4 87 ، 5 48 - 105 - 109 ، 6 12 - 22 - 36 - 60 - 62 - 72 - 108 - 128 - 164 ، 7 29 - 57 ، 8 24 ، 9 94 - 105 ، 10 23 - 27

-30 -34 -45 -46 -56 -70، 11 4، 14
21 -48، 15 25، 16 38، 17 52 -71
-97، 18 47 -99، 19 40 -85 -86
-95، 20 108 -111 -124، 21 35 -93
-104، 22 7، 23 16 -60 -100، 24
64، 25 17، 26 87، 27 83 -87، 28
70 -85 -88، 29 8 -17 -19 -20 -57،
30 21 -25 -56، 31 23، 32 11، 34
26 -40، 35 18، 36 22 -32 -51 -53
-83، 37 19 -22 → 24، 39 7 -31
-68، 40 16، 41 19، 42 15 -29، 43
14 -85، 45 15، 50 44، 56 49 -50،
58 6، 62 8، 64 9، 67 24، 70 43، 71
18، 75 3، 77 38، 83 4 → 6، 84 6، 86
8، 88 25، 96 8، 99 6، 100 9

جسم کے تمام جوڑوں کی گواہی :
24 24، 36 65، 41 20 → 23

میزان پر پیش ہونا اور نامہ اعمال حاصل کرنا : 3 25
-30، 7 6 → 9، 11 18، 15 92 -93، 17
13 -14، 18 48 -49، 21 1 -47، 23
63، 24 39، 29 13، 34 3، 37 24، 39
69، 45 28، 58 6 -7 -18، 69 18، 75
13، 81 8 → 10 -14 82 5، 88 26، 99
6 → 8، 100 10، 102 8

اس روز لوگوں کی مختلف جماعتیں ہونگی :
56 7 -41 → 55 -88 → 95، 90 17 → 20

بال بچوں اور دولت کی آزمائش : 8 28، 64 15، 68 10 → 14

موت :

آزمائش : 2 67

روح نکلنے کا وقت :
50 19، 56 83 → 87، 75 26 → 30

یقینی فیصلہ : 3 144 -145 -154
-185، 4 78، 21 34 -35، 23 15، 29
57، 32 11، 39 30، 50 19، 55 26،
56 60، 62 8، 63 11

ہر شخص کیلئے ایک یقینی فیصلہ ہے : 7 34، 10 49،
15 5، 16 61، 17 58، 35 45،
36 44، 69 8، 71 4

دعوت و تبلیغ

پہلا: اسکی کیفیت

دوسرے مذہب کے لوگوں پر ظلم وستم ڈھانا جائز نہیں :
2 114، 3 186 -195، 4 69 -97 -98،
16 41 -42، 22 38 → 40 -58 -59، 29
56، 85 1 → 10، 96 9 → 19

صلح کرنے والوں کیساتھ آسانی : 2 62 -82 -109 -139
-256، 3 20 -64 -73 -113 -114
-199، 4 162، 5 44 → 48 -69، 6 52
-53 -68 -108، 7 87، 10 99 -100، 20
130، 22 40 -67 → 69، 29 46، 33 48،
39 3، 42 15، 45 14، 46 13 -14، 73
10، 109 1 → 6

جنگ کرنے والے مشرکین کیساتھ تشدد وسختی :
2 193، 4 89، 5 33 -34 -51، 8 55 →
57، 9 5 -23 -24 -29 -73 -113 -123،
28 86، 47 4 -8، 58 5 -22، 60 1 -2
-13، 66 9، 68 8 -9، 71 26 -27

دین میں کوئی زور زبردستی نہیں :
2 256، 10 99، 18 29، 22 78

کوئی تشدد نہیں یہ تو کافروں کی علامت ہے : 3 73

دین میں کوئی مبالغہ نہیں : 4 171، 5 77

دوسرا: تبلیغ میں دانشمندی

لڑائی جھگڑے کو ہوا دینے کی ممانعت : 6 108

لوگوں کو انکی مادری زبان میں دعوت دینا : 14 4، 41 44

برائی کا بدلا اچھائی سے دینا : 13 22 -23،
23 96، 25 63، 28 54، 41 34 -35

مثالیں پیش کرنا : 2 26، 14 25، 25 33، 39 27

حسن وخوبی کیساتھ بحث ومباحثہ کرنا : 16 125، 17 53، 18

54 ، 29 46، 43 57 → 59

عقل ودانائی سے کام لینا : 2 151- 231
- 269 ، 3 48 - 164 ، 4 113، 16 125 ، 17
39 ، 33 34 ، 43 63 ، 54 5

تیسرا: اسکی ضرورت

دعوت الی اللہ میں کوتاہی کرنے والوں کو دھمکی :
2 174، 3 187 ، 16 44، 33 34

پیغمبروں کی مہم : 4 79، 5 92 - 101 ، 6 48 - 66
- 107 - 159 ، 10 46، 13 43، 16 82 ، 17
54 ، 18 57، 22 49 ، 24 54، 27 80 - 81
- 92، 29 18 ، 40 77 ، 42 6 - 48، 43 41
- 42 ، 50 45 ، 64 12 ، 72 23، 80 3 - 4،
88 21 - 22

تمام مسلمانوں پر اسکی فرضیت : 3 21 - 104 - 110
- 114 ، 4 114 ، 5 63 - 78 - 79، 6 69، 7
157 - 165 - 199 ، 9 67 - 71 - 112، 11
116 ، 16 90، 19 55، 22 41 - 77، 24
21 ، 31 17 ، 51 55، 87 9

قرآن کریم

قرآن کریم کی قسمیں: (اسکا نام)
15 72 ،36 2 ،37 1، 38 1 - 2 - 3 ،43 2 ،44 2،
50 1، 51 1 - 2 - 3 - 4 - 7 - 23 ، 52 1 - 2 - 3 - 4
- 5 - 6 ، 53 1 ، 56 75 - 76 ، 68 1 ، 69 38 - 39 ،
70 40 ، 74 32 - 33 - 34 ، 75 1 - 2 ، 77 1 - 2
- 3 - 4 - 5 - 6 79 ، 1 - 2 - 3 - 4 - 5 ، 81 15 - 16
- 17 - 18 ، 84 16 - 17 - 18، 85 1 - 2 - 3، 86 1
- 2 - 3 - 11 - 12 ، 89 1 - 2 - 3 - 4 - 5، 90 1 - 2
- 3، 91 1 - 2 - 3 - 4 - 5 - 6 - 7 - 8 ، 92 1 - 2
- 3، 93 1 - 2 ، 95 1 - 2 - 3، 100 1 - 2 - 3 - 4
- 5 ، 103 1

اس میں جو مثالیں ہیں وہ یہ ہیں:

اللہ سے تشبیہ دینے میں ممانعت : 16 74

اللہ کا لوگوں کو مثال دیکر سمجھانا : 14 25، 25 33 ، 39 27

مثال پیش کرنے میں کوئی شرم وحیا نہیں : 2 26 ، 33 53

شب قدر میں اسکا نزول : 2 184 ، 44 3 → 5 ، 97 1 → 5

قرآن کریم میں تاویل کرنے والوں کی تاویل وتحریف کا نتیجہ :
2 75 - 79 ، 3 7 - 78 ، 4 46 ،
5 13 - 41 ، 12 6 ، 15 91 ، 18 27

انکا حکم قرآنی میں تبدیلی کرنا: 5 87 - 103 ، 6
140 ، 7 162 ، 9 37، 10 15 - 74 ، 13
41 ، 16 101 ، 33 62 ، 35 43

اسکی تلاوت:

تلاوت سے پہلے اللہ سبحانہ وتعالی سے پناہ چاہنا : 16 98

تلاوت کے وقت خاموش رہنے کا حکم دینا : 7 203 46 29

تلاوت کا حکم دینا : 2 121 ، 3 101 - 113 ، 7
204 ، 8 2 - 31 ، 16 98، 17 45 - 46
- 107، 19 58 - 73 ، 22 72 ، 25 73 ،
27 92 ، 29 45 ، 31 7 ، 35 29، 37
3 ، 73 4 - 20 ، 84 21 ، 96 1 - 3

شعروشاعری سے اسکا پاک ہونا :
36 69، 37 36 - 37 ، 69 40 - 41

سابقہ مقدس کتابوں کی حقیقت کا بیان اور اسکی تصدیق کرنا : 2 2 → 5
- 23 - 24 - 38 - 39 - 89 - 91 - 97 - 105
- 106 - 151 - 185 ، 3 3 - 4 - 7 - 23 - 78
- 138 - 164 ، 4 82 ، 5 68، 6 7 - 25 →
28 - 90 → 92 - 114 → 117 - 155 →
157 ، 7 2 → 5 - 203 - 204 ، 9 124 →
127، 10 1 - 37 → 39 - 57 - 58 ، 11 1
- 13 ، 12 1 - 2 - 111 ، 13 1 - 37 → 39،
14 1 - 2 ، 15 1 - 87 ، 16 101 → 103 ، 17
9 - 41 - 45 - 46 - 82 - 88 - 89 - 105 →
109 ، 18 1 → 5 - 27 - 54 ، 19 64 - 97،
20 2 → 5 - 113 - 114 ، 21 4 → 8 - 10 →
15، 22 16، 24 1 - 34 ، 25 4 → 6 - 30 →
32 ، 26 1 - 2 - 192 → 199 - 201 →
212 ، 27 1 → 3 - 6 - 76 → 79، 28 2 - 3

-48 → 51 -86، 29 47 → 50، 31 6 -7،
32 2، 35 29 → 32، 37 167 → 170، 38
1 → 14 -87 -88، 39 1 → 3 -23 -27
-28 -40 -41، 41 2 → 5 -27 -30 -41
→ 44 -52 → 54، 42 17، 43 2 → 4 -44،
44 2 → 5 -58 -59، 45 2 -20، 46 2 -4
-7 → 12 -29 -31، 52 33 -34، 53 2 →
18، 54 17، 56 75 → 87، 59 21، 68 44
-45 -51 -52، 69 38 → 52، 72 1 -2،
73 1 → 4 -20، 74 31 -54 → 56، 75
16 → 20، 76 23، 80 11 → 16، 81 19
→ 29، 84 21، 85 21 -22، 86 13 - 14،
87 18 -19 97 1 → 5

سجدۂ تلاوت (تفصیل لئے کے باب نماز دیکھئے):

جھٹلانے وانکار کرنے والوں سے بحث ومباحثہ کرنا : 2 23 -24
-91 -92 -94 -95، 3 67 -70 -71
-79 -80 -86 -93 -98 -99 -183، 5
18 -43 -59، 6 8 -9 -148 → 150
-156 -157، 7 172، 10 16 → 18 -31
→ 35 -38 -68، 11 13 -14، 13 16،
16 35 -103، 17 42 -49 → 51، 19 66
-67، 20 133، 21 22، 23 71 -91، 26
197، 28 44 → 50، 29 48 -61، 39 55
→ 59، 43 33 → 43 -52 -87، 62 6 → 8

محکم ومتشابہ : 3 7، 11 1

نسخ : 2 106، 16 101

اسکا چھوڑنا : 25 30، 43 88 -89

اسکا حکم دینا : 5 44 -45 -47 -50

اسکو بیان کرنا اور ایمان لانا : 2 3 -99 -121
-136 -174 -176 -213، 4 47 -82
-105 -113 -116 -174، 5 15 -16
-48 -49 -67 -68، 6 19 -50 -66
-155 → 157، 7 2 -3 -52 -170 -203
-204، 10 108، 11 17، 12 102 -104،
13 1 -30 -31 -37، 14 52، 15 9، 16
43 -44 -64 -89، 17 9، 20 99 -100،
21 50، 25 1 -33، 26 2 -192 -210،
27 1 -92 -93، 28 51 → 53 -85، 29
45، 30 58، 31 2، 34 6، 38 29، 39
55، 40 2، 41 2 → 4 -41 -42 -44
-52، 42 3 -7 -17 -52، 43 3 -4 -43،
44 3 -58، 45 2، 46 2 -12 -29 → 31،
47 2 -24، 54 17 -22 -32 -40، 56
77 → 80، 59 21، 64 8، 65 10 -11،
68 52، 69 40 → 43 -48 -50 -51، 72
1 -2، 73 4 -20، 74 54 -55، 75 16 →
19، 76 23، 80 11 → 16، 81 19 -25
-27، 85 21 -22، 96 1، 98 2 -3

جہاد

(۱) آلات جہاد :

لوہا : 57 25

گھوڑا : 3 14، 8 60، 16 8، 17 64، 59 6

(۲) جنگ کی خفیہ تدبیریں :

معلومات کو نقل کرنا : 4 83، 33 60 → 62، 49 6

اسکو پوشیدہ رکھنا : 4 83

(۳) قیدی اور غلام :

غلامی کو ختم کرنے اور اسکو جڑ سے مٹا دینے میں پہل کرنا :

— غلامی سے آزاد کرنا : 2 177، 4 91 -92، 5 89، 9 60، 24 33، 58 3، 90 12 -13

— انکے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کرنا : 4 35 -36

— انکو آزاد کرنے میں حکومت کا مالی امداد کرنا : 9 60

— ان سے مکاتبہ کرنا اور انکی آزادی میں مالی امداد کرنا : 24 33

غلام بنانے سے پہلے ان کو آزاد کرنا : 8 70 -71، 47 4

کب قیدی بنایا جائیگا : 8 67 -68

(۴) جنگی تعلیمات :

خاص احکام :

نابینا و لنگڑا اور بیمار : 9 91، 48 16 - 17

بیعت : 9 111، 48 10 - 18، 60 12

جنگ کے وقت کی نماز : 4 101 → 103

ممنوع مہینوں میں جنگ : 2 194 - 217، 5 97، 9 36 - 38

مسجد حرام میں لڑائی جھگڑا : 2 191، 29 67

ہتھیار ڈالنے والوں کیساتھ معاملہ : 4 93

قتل سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں ہے :
2 191 - 217، 8 25 - 39، 29 10

نظام جہاد اور اسکے قوانین وضوابط :
4 71 - 94، 5 33 - 34، 8 15 → 18 - 58 - 61 → 64 - 67 - 68، 16 92 - 94

جنگ میں اصلاح وسفارش : 49 9 - 10

(۵) انتقام وبدلہ : 16 126

(۶) اسلام میں جہاد :

فوجیوں کی بداخلاقی : 4 72 - 73 - 88 → 91، 9 38 → 57 - 81 → 96 - 111، 33 9 → 21

لشکر کی تیاری : 8 60

مجاہدوں کی فضیلت :
4 95 - 100، 8 74 - 75، 9 122، 78 17

صلح کیطرف مائل ہونا : 8 61

اسلام میں جنگ : 47 4 → 6

جہاد کیطرف دعوت دینا : 2 190 → 195 - 216 - 218 - 244 - 246 → 252 - 261، 3 139 - 142 - 146 - 154 → 158 - 200، 4 71 → 77 - 84 - 93 - 102، 5 35 - 54، 8 15 - 16 - 20 → 26 - 39 - 40 - 46 → 48 - 57 → 66، 9 7 → 16 - 20 → 22 - 24 - 29 - 38 → 41 - 73 - 111 - 120 → 123، 16 110، 22 39 - 40 - 58 - 78، 29 67، 33 16 - 17 - 21 - 22 - 25، 47 4 → 7 - 20 → 24 - 31 - 35، 48 4 - 7 - 18 → 27، 57 10 - 25، 59 2 → 5 - 11 → 14، 60 1، 61 4 - 10 → 13

جہاد سے شکست پسندوں کی مذمت : 4 72 - 73 - 88 → 91، 9 38 → 57 - 81 → 96 - 111، 33 9 → 21

میدان جنگ سے فرار ہونا : 8 15، 33 16 - 17

اسلام میں جہاد فی سبیل اللہ کے علاوہ اور کوئی جنگ نہیں (اور یہ ظلم وستم کو دور کرنے یا طاقتور باغیوں کو نیست ونابود کرنے کیلئے ہے) :
2 19 - 256، 8 39

جہاد کی تعریفیں کرنا : 2 190 - 191 - 216 → 218 - 244، 3 139 - 142 - 146 - 154 → 158 - 200، 4 71 → 77 - 84 - 95 - 96 - 104، 5 2 - 35 - 54، 8 15 - 16 - 24 - 39 - 45 → 47 - 57 → 66 - 72 → 75، 9 14 → 16 - 19 - 24 - 36 - 38 → 41 - 44 - 45 - 73 - 111 - 120 → 123، 22 39، 33 16 - 17، 47 4 → 7 - 31 - 35، 57 10، 60 1، 61 4 - 10 → 13، 66 9

معاملہ بالمثل کرنا : 2 194

ظلم وستم سے ممانعت : 2 190، 5 2، 22 39

(۷) اسلامی سرحد : 3 200

(۸) شہداء :

اللہ کے وہاں انکی زندگی : 2 154، 3 169 → 171

انکا مقام ومرتبہ اور اللہ کی طرف سے تیار شدہ انعامات :
3 157 - 158 - 174 - 195، 4 68 - 73، 9 112، 22 58 - 59، 47 4 → 6

(۹) اسلام میں جنگیں :

غزوۂ احد : 3 121 → 128 - 152 → 171

غزوۂ بدر : 8 5 → 19 - 41 → 45 - 49 - 50 - 67

غزوۂ بنی نضیر : 59 2 → 6

غزوۂ تبوک : 9 42 → 60 - 62 → 98 - 118 - 119

غزوۂ حدیبیہ وبیعت رضوان : 48 1 → 27

غزوۂ حمراء الاسد : 3 172 → 175

غزوۂ حنین : 9 26 → 28

غزوۂ خندق : 33 9 → 27

فتح مکہ : 110 1 → 3

(۱۰) جنگ کے اثرات ونتائج :

مال غنیمت : 8 1 - 41 - 69، 48 19 → 21

59 6 → 10، 60 11

کامیابی کی وجہ:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فضل: 8 5 → 12، 9 25 → 27

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی غیبی مدد: ، 3 124 - 125، 8 9 - 12

9 27 - 41، 16 33، 33 9، 48 4 - 7،
71 12، 74 31

کامیابی مظلوموں کا ساتھی ہے: 22 39 - 60

کامیابی اللہ کی طرف سے ہے: 2 249، 3 13 - 110
- 111 - 121 → 128 - 160، 8 10 - 19
- 42 → 45 - 62، 9 25 - 26، 10 103، 30
4 - 5 - 47، 33 26 - 27 - 47 - 57

شکست وہزیمت: 3 139 → 141 - 165 → 175 - 195 → 197

(۱۱) ہجرت (ترک وطن):

مہاجروں کا اجروثواب: 2 218، 3 195، 8
72 → 75، 9 20 → 22 - 101 - 117، 16 41
- 42، 22 58 → 60، 39 10، 59 8 → 10

انصار کی ہجرت: 9 117، 59 9

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت: 9 41

ہجرت کا واجب ہونا: 4 89 - 96 → 99، 8 72، 16 110،
29 56

کام

(۱) حسب استطاعت کام کی ذمہ داری سونپنا:

2 233 - 286، 4 84، 6 152، 7 42، 23
62، 65 7

(۲) بدلہ:

کام کا بدلہ: 4 123 - 124، 5 33،
6 120 - 146 - 160، 7 170 - 180، 8 50
- 51، 9 22، 12 22، 20 15، 24 38، 35
30، 39 34 - 35، 41 8 - 27، 42 20 - 23
- 26، 53 31

برائی کا بدلہ اس کے مثل: 2 194، 10 27، 16 126،
22 60، 27 90، 28 84، 40 40، 42 40

(۳) عمل کی طرف ابھارنا:

3 146، 4 104، 6 135، 9 117، 17 19، 20
42، 39 39، 53 39 - 40، 67 15، 76 22، 92 4

(۴) نیک عمل:

بھلائی واحسان: 2 83 - 112 - 177 - 195، 3 134
- 148، 4 125 - 128، 5 85 - 93، 7 56، 9
100 - 120، 10 26، 11 115، 12 22، 16
30 - 90 - 128، 17 7، 18 30، 22 37، 28
77، 29 69، 31 3 - 4 - 5 - 22، 37 80
- 105 - 110، 39 10 - 34، 46 12، 53 31،
55 60، 58 9، 77 44

کام میں ثابت قدمی: 3 139 - 140 - 146
- 147 - 152، 4 81، 8 11 - 12 - 45، 10
2 - 89، 11 112، 14 27، 16 102، 17
74، 18 13، 19 31، 20 32، 33 70، 41 6
- 30 - 31 - 32، 42 15، 46 13 - 14، 47 7
- 35، 81 28

اللہ اور اسکے رسول اور حاکم کی فرمانبرداری:
3 32 - 132، 4 59 - 64 - 68 - 69 - 80،
5 95، 8 1 - 20 - 46، 9 71، 24 52 - 54 -
56، 33 36 - 71، 47 33، 48 17، 49 14،
59 7، 60 12، 64 12 - 16

خوش دلی: 4 28، 8 63، 17 53، 26 130 - 131،
30 21، 33 48

قول وفعل (کہنے اور کرنے) میں تطابق: 2 44، 3 188، 61 2

دوسروں کیساتھ باہمی تعاون: 5 2، 8 74، 9 71

تقویٰ: 2 2 → 5 - 103 - 177 - 197 - 203
- 212 - 237، 3 15 → 17 - 28 - 102
- 120 - 123 - 125 - 130 - 133 → 136
- 138 - 179 - 186 - 198 - 200، 4 1
- 128 → 131، 5 2 - 4

خاکساری: 15 88، 17 37، 24 30، 25 63،
26 215، 31 18 - 19

کام میں اعتدال:
17 29 - 110، 25 67، 31 32، 35 32

اللہ پر توکل واعتماد : 3 159 - 160 - 173 ، 4 81 ، 5
11 - 23 ، 6 102 ، 7 89 ، 8 2 - 49 - 61 ،
9 51 - 129 ، 10 84 - 107 ، 11 123 ، 12
67 ، 13 30 ، 14 11 - 12 ، 16 42 - 99 ،
17 2 - 65 ، 18 24 ، 25 58 ، 26 217 ، 29
59 ، 33 48 ، 39 38 ، 42 10 - 36 ، 64
13 ، 65 3 ، 73 9

اچھے اخلاق : 2 104 ، 4 86 ، 17 53 ، 19
42→48 ، 23 96 ، 24 27 - 28 - 58 - 59
- 61 - 62 ، 25 63 ، 41 34 - 35 ، 52 26
- 27 ، 58 11

نیک کام کی طرف بلانا: 2 25 - 44 - 82
- 128 - 144 - 158 - 277 ، 3 57 - 188 ،
4 34 - 40 - 57 - 112 - 114 - 122
- 124 - 173 ، 5 9 - 48 - 93 ، 6 70 ، 7
42 ، 10 4 - 9 ، 11 11 - 23 ، 13 22 - 23
- 29 ، 14 23 ، 16 97 ، 17 9 ، 18 2 - 30
- 46 - 103 → 107 ، 19 76 - 96 ، 20 75
- 112 ، 21 94 ، 22 14 - 23 - 41 - 50
- 56 ، 24 55 ، 26 227 ، 28 84 ، 29 7 - 9
- 58 ، 30 15 - 45 ، 31 8 ، 32 17 - 19 ، 34
4 ، 35 7 - 32 - 39 ، 38 24 - 28 ، 40 58 ،
41 8 ، 42 22 - 23 - 26 ، 45 21 - 30 ، 47
2 - 12 ، 48 29 ، 65 11 ، 84 25 ، 85 11 ،
95 6 ، 98 7 ، 103 1 - 3

ایسے کام کا اختیار کرنا جو نیکی کی طرف لے جائے :
2 177 - 189 ، 3 92 ، 76 5 → 22

ایسے کام کا اختیار کرنا جو کامیابی کی طرف لے جائے : 2 2 → 6 - 197
- 212 ، 3 15 → 18 - 76 - 120 - 125
- 130 - 133 → 136 - 179 - 198 - 200 ،
5 9 - 38 - 103 ، 6 155 ، 7 25 - 34
- 137 - 155 ، 8 29 ، 12 109 ، 15 45 →
48 ، 16 30 → 32 ، 19 63 - 72 - 86 ، 20
132 ، 21 48 ، 24 52 ، 25 15 - 16 ، 26
90 ، 28 83 ، 33 70 ، 38 49 → 54 ، 39
10 - 20 - 33 → 35 - 61 - 73 - 74 ، 44
51 → 57 ، 47 15 - 36 ، 49 13 ، 50 31
→ 35 ، 51 15 → 19 ، 52 17 → 20 ، 54
3 ، 54 ، 57 28 ، 65 1 → 5 ، 68 34 ، 71
77 41 → 44 ، 78 31 → 36 ، 82 13 ، 83
18 → 28 ، 92 4 → 6 - 17 → 21

اچھی باتیں کہنا : 2 83 - 263 ، 17 53 ، 41 33

اچھائی وبھلائی کی طرف تیزی کرنا : 2 110 - 148 ،
3 114 - 133 ، 5 48 ، 9 100 ، 21 90 ،
23 56 - 61 ، 35 32 ، 56 10 → 15

(۵) برے کام

کام کارائیگاں جانا : 2 217 - 264 - 266 ، 3 21
- 22 ، 5 5 - 53 ، 6 88 ، 7 147 ، 9 17 - 69 ،
11 15 - 16 ، 18 103 → 105 ، 33 18
- 19 ، 39 65 ، 47 1 - 3 - 8 - 9 - 28 - 32 ،
49 2

حرام چیزیں :

سور کا گوشت، خون اور مردار کھانا :
2 173 ، 5 3 ، 6 121 - 145 ، 16 115

شراب پینا اور نشہ میں ہونا:
2 219 ، 4 43 ، 5 90 - 91 ، 47 15

گناہ کرنا : 2 81 - 209 - 286 ، 3 11
- 16 - 31 - 135 - 147 - 193 ، 4 31 ، 5
49 ، 6 6 - 120 ، 7 100 ، 8 52 - 54 ، 14
10 ، 17 17 ، 25 58 ، 28 78 ، 33 71 ، 39
53 ، 40 2 - 3 - 21 - 55 ، 42 37 ، 46 31 ،
48 1 → 5 ، 53 32 ، 57 28 ، 61 12 ، 71 4 ،
85 10

بغاوت کرنا : 7 33 ، 10 23 ، 13 25 ، 16 90 ،
42 27 - 39

کام میں تقلید کرنا : 2 170 ، 5 104 ، 7 28 ، 26
74 - 136 → 139 ، 31 21 ، 34 43 ، 37 69
- 70 ، 43 22 → 25

کام میں آسانی : 2 185 ، 12 110 ، 65 7 ، 94 5 - 6

کام میں غلطی : 33 5

کرۂ ارض پر موجود برائیاں لوگوں کی گناہوں کی وجہ سے ہیں : 30 41

برے کام : 2 206 - 219 ، 3 178 ، 4 48

- 111 - 112 ، 5 2 - 3 - 62 ، 6 120 ، 7 33 ، 32 17 ، 45 7 ، 49 12 ، 53 32 ، 58 8 - 9 ، 83 12

ایمان کے ساتھ عمل ضروری ہے (باب ایمان ملاحظہ ہو) :

ظلم وستم : 2 229 ، 5 39 ، 6 82 ، 20 111 ، 51 59

بتوں کی پرستش : 5 3 - 90 - 91

فواحشات اور زناکاری :

عورتوں سے جماع کرنے میں شرم گاہ کے بدلہ کسی اور جگہ کا استعمال کرنا : 2 223

فواحشات (بدکاریاں) : 2 268 ، 3 135 ، 4 15 - 16 - 19 - 25 ، 6 151 ، 7 28 - 33 ، 16 90 ، 17 32 ، 24 3 - 19 - 21 - 33 ، 33 30 ، 42 37 ، 53 32 ، 60 12

حیض کی حالت میں جماع کرنا : 2 222 - 223

قوم لوط کی طرح شاذ ہونا : 4 16 ، 7 80 → 82

نکاح محرم : 4 22→25 ، 5 5 ، 33 50

غیر مسلم اور غیر مسلمہ سے شادی کرنا : 2 221

کامیابی وسعادت مندی : 2 5- 189 ، 3 104 - 130 - 200 ، 5 35 - 90 - 100 ، 6 21 - 135 ، 7 8 - 69 - 157 ، 8 45 ، 9 88 ، 10 17 - 69 - 77 ، 12 23 ، 16 116 ، 20 69 ، 22 77 ، 23 1 - 102 - 117 ، 24 31 - 51 ، 28 37 - 67 - 82 ، 30 38 ، 31 5 ، 58 22 ، 59 9 ، 62 10 ، 64 16 ، 87 14 ، 91 9

گفتگو کے دوران

حلال وحرام : 16 116 - 117

نافرمانی پر قسم کھانا : 2 224 - 225 ، 5 89 ، 68 10

چغل خوری (غیبت) : 4 148 ، 49 12 ، 104 1

گواہی کو چھپانا : 2 140 - 146 - 283 ، 5 106 ، 6 33

کاناپوسی کرنا : 2 104 ، 58 8

عیب جوئی کرنا : 23 97 ، 49 11 ، 104 1 - 2

مالی معاملات :

غیر جائز طریقہ سے لوگوں کے مال کو کھانا : 2 188 ، 4 2 - 29 - 30 - 161 ، 5 42 - 62 ، 9 34

ناپ تول میں کمی کرنا : 83 1 → 3

سود : 2 275 → 279 ، 3 130 ، 4 161 ، 30 39

چوری : 5 38 - 39 ، 60 12

سونا چاندی کا خزانہ : 9 34 - 35 ، 70 15 → 18

قمار (جوا) : 2 219 ، 4 29 ، 5 90 - 91

قتل اور لڑائی جھگڑا :

خودکشی کرنا : 2 195 ، 4 29 - 30

مسجد حرام وممنوع مہینوں میں جنگ کرنا : 2 191 -194 - 217 ، 5 2 - 97 ، 9 36 - 37

بچوں کو قتل کرنا : 6 137 - 140 - 151 ، 17 31 ، 60 12

بلاوجہ کسی کو قتل کرنا : 2 178 ، 4 1 - 29 - 89 → 93 ، 5 32 - 45 ، 6 140 - 151 ، 9 5 17 31 - 33 ، 25 68 ، 60 12

لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا : 16 58 - 59 ، 43 17 ، 81 8 - 9

اللہ سبحانہ وتعالی کی مخالفت کرنا : 2 114 ، 5 33 ، 8 12 → 14 ، 9 63 ، 33 57 - 58 ، 42 16 ، 47 32 ، 58 5 - 6 - 20 ، 59 2 → 4

کام میں کامیابی : 6 135 ، 14 24 ، 15 24 ، 39 39 -40

فساد برپا کرنے والوں کے بارے میں وعیدیں : 2 11 - 26 - 27 - 99 - 204 → 206 ، 3 63 - 82 - 110 ، 5 36 - 49 - 52 - 67 - 84 ، 6 49 ، 7 39 - 40 - 55 - 84 ، 9 24 ، 10 33 ، 28 77 - 83 ، 30 12 - 13 - 55 ، 59 19

ناامیدی اور مایوسی : 11 9 ، 12 87 ، 13 31 ، 15 55 - 56 ، 17 83 ، 29 23 ، 30 36 ، 39 53 ، 41 49 ، 60 13

(٦) ذمہ داری

کسی کے کرتوت کا دوسرا جوابدہ نہ ہوگا : 6 164

10 41، 24 54، 31 23، 34 25، 36 54، 37 39، 42 15، 53 39

انسان کا اپنے کئے ہوئے کام کا ذمہ دار ہونا : 2 134 - 139 - 141 - 281، 3 15 - 30 - 115 - 195، 4 84 - 110 - 122، 6 132 - 164، 9 105، 10 30 - 41 - 52، 11 112، 16 111، 17 13، 21 94، 24 54، 30 44، 36 54، 37 39، 39 70، 40 17 - 40، 41 46، 42 15، 45 15 - 21 - 28، 46 19، 52 16 - 21، 53 31 - 39، 66 7، 73 15، 74 38، 99 7 - 8، 101 6 → 9

انسان اور اخلاقی تعلقات

پہلا: اچھے اخلاق

بھلائی : 2 83 - 112 - 177 - 195، 3 134 - 148، 4 125 - 128، 5 85 - 93، 7 56، 9 100 - 120، 10 26، 11 115، 12 22، 16 30 - 90 - 128، 17 7، 18 30، 22 37، 28 77، 29 69، 31 3 → 5 - 22، 37 80 - 105 - 110، 39 10 - 34، 46 12، 53 31، 55 60، 58 9، 77 44

بھائی چارگی : (انسان اور سماجی تعلقات کا فصل ملاحظہ ہو)

ثابت قدمی : 3 139 - 140 - 146 - 147 - 152، 4 81، 8 11 - 12 - 45، 10 2 - 89، 11 112، 14 27، 16 102، 17 74، 18 13، 19 31، 20 32، 33 70، 41 6 - 30 → 32، 42 15، 46 13 - 14، 47 7 - 35، 81 28

لوگوں کے درمیان اصلاح ودرستگی : 4 114، 49 9 - 10

چیزوں میں اعتدال : 17 29 - 110، 25 67، 31 32، 35 32

بری چیزوں سے پرہیز : 23 3، 25 72، 28 55

انصاف : 7 29، 60 8

ترجیح : 4 135، 20 72، 33 23، 59 9، 90 14

بشاشت ورخصت : 4 28، 8 63، 17 53، 26 130 - 131، 30 21، 33 48

تعاون (انسان اور سماج کا فصل ملاحظہ ہو) :

خاکساری : ، 15 88، 17 37، 24 30، 26 215، 31 18 - 19

دانائی وعقل مندی : 2 129 - 151 - 231 - 251 - 269، 3 48 - 164، 4 54 - 113، 16 125، 17 39، 33 34، 43 63، 54 5

برائی کا بدلہ اچھائی سے دینا : 13 22 - 23، 23 96، 25 63، 28 54، 41 34 - 35

رحمت : 48 29، 90 17، 103 3

امن وسلامتی : 6 127، 8 61، 10 9 - 10، 13 24، 19 62، 21 102، 25 63، 33 44، 39 73، 56 26

سکینہ : 9 26، 13 28، 48 4 - 18 - 26

دل کی اچھائی وسلامتی : 6 127، 8 61، 10 9 - 10، 13 24، 19 62، 21 102، 25 63، 33 44، 39 73، 56 26

اچھے معاملات : 2 104، 4 86، 17 53، 19 42 → 48، 23 96، 24 27 - 28 - 58 - 59 - 61 - 62، 25 63، 41 34 - 35، 52 26 - 27، 58 11

نعمتوں پر شکر گزاری : 2 40 - 47 - 122 - 231، 3 103، 5 7 - 11 - 20، 7 69 - 74، 8 26، 33 9، 35 3، 43 13، 93 11

صبر : 2 45 - 153 - 155 - 156 - 157 - 177 - 214 - 249، 3 15 → 17 - 120 - 125 - 139 - 146 - 186 - 200، 4 25، 6 34، 7 126، 8 46 - 65 - 66، 10 109، 11 11 - 49 - 115، 13 22 - 24، 16 42 - 96 - 110 - 126 - 127، 18 28، 20 130، 21 83 - 85، 22 34 - 35، 23 111، 25 75 - 76، 28 54 - 79 - 80، 29 58 - 59، 30 60، 31 17، 33 35، 38

44، 39 10، 40 55 - 77، 41 34 - 35،
42 43، 46 35، 47 31، 50 39، 52 48،
68 48، 70 5، 73 10، 74 7، 76 24، 90
17، 103 3

سچائی :، 2 177، 3 17، 5 119، 9 119
33 8 - 23 - 24 - 35، 39 33 → 35، 47
21، 49 15

پاکدامنی :، 2 273، 4 6 - 25، 5 5، 24 30 - 33 - 60
70 29 → 31 - 35

لوگوں کی غلطیوں سے درگزر : 2 237 - 263، 3 133
- 134، 4 149، 16 126، 24 22، 42 36
- 37 - 40 - 43، 64 14

مہربانی چشم پوشی کا ہم نشیں ہے : 2 109، 5 13، 15 85،
24 22، 43 89، 64 14

نگاہیں نیچی رکھنا اور شرم گاہ کی حفاظت کرنا : 23 5 → 7، 24 30
- 31، 33 35، 70 29

اچھے کام کرنا : 2 44 - 148 - 195، 3 115، 7
58، 10 26، 16 30، 20 112، 23 96،
28 54، 41 34 - 35 - 46، 98 7 - 8

مہمان نوازی : 2 177 - 215، 9 6
- 60، 11 69 - 78، 12 59، 69 34، 74
44، 76 8 - 9، 89 18، 90 14 → 16

چلنے میں میانہ روی اور آواز میں پستی : 31 19

اچھی باتیں : 2 83 - 263، 17 53، 41 33

غصہ کو پینا : 3 134، 16 126، 42 37، 64 16

اچھے کاموں میں پہل کرنا :، 2 110 - 148، 3 114 - 133
5 48، 9 100، 21 90، 23 56 - 61،
35 32، 56 10 → 15

دوستی (انسان اور سماجی تعلقات کا فصل ملاحظہ ہو):

صفائی ستھرائی : 22 29، 48 27، 74 1 → 4

وعدہ پورا کرنا :، 2 26 - 27 - 40 - 80 - 100 - 177
3 76 - 77، 5 1 - 7 - 12، 6 152،
8 42، 9 4 - 7 - 12، 13 20 - 25،

16 91 - 92 - 94 - 95، 17 34، 23 8، 33
7 - 15 - 23، 70 32

دوسرا: برے اخلاق

شہوت پرست، عیاش : 3 14

خودغرضی : 5 105، 17 100

اتراہٹ وخودپسندی : 4 36 - 49، 31 18، 57 23

چوری سے سننا (جاسوسی کرنا) : 5 41، 15 18

گھمنڈ وتکبر : 4 36 - 172 - 173، 16 29، 17 37
- 38، 32 15، 39 60 - 72، 40 35 - 76

فضول خرچی : 3 147، 4 6، 5 32، 6 141، 7
31 - 81، 10 12 - 83، 20 127، 21 9، 25
67، 26 151، 36 19، 39 53، 40 28 - 34
- 43، 43 5، 44 31، 51 34

گزری ہوئی چیزوں پر رنجیدہ ہونا : 3 153، 57 23

فضول خرچوں کی تابعداری (تقلید کرنا) : 26 151

اللہ اور ان کے رسول پر افتراء پردازی : 3 94، 4 50، 5
103، 6 21 - 93 - 112 - 137 → 140
- 144، 7 37 - 72 - 152، 10 13 - 17 - 37
- 38 - 50 - 59 - 60 - 69، 11 13 - 18
- 35، 16 56 - 105 - 116، 18 15، 20 61،
21 5، 25 4، 29 13 - 68، 32 3، 34 8، 42
24، 46 8 - 28، 61 7

خرابی : 2 27 - 60، 5 33 - 64، 7 56
- 74 - 85، 26 151 - 152، 47 22

کنجوسی : 3 180، 4 37 - 128، 9 34 - 35
- 76، 17 29 - 100، 25 67، 47 36 → 38،
53 32 → 41، 57 23 - 24، 59 9، 64 16،
70 15 → 18، 92 8 → 11، 104 1 → 4

بیہودگی وبدچلنی : 8 47

زناکاری، بدکاری : 24 33

نفرت وعداوت : 5 8، 108 3

ظلم وزیادتی :، 7 33، 10 22 - 23، 13 25، 16 90
26 227، 42 42

تہمت والزام : 4 20 - 112 - 156، 24 4 - 5 - 16

- 19 - 23 → 25، 33 58، 49 6، 68 10
→ 16، 104 1

فضول خرچی : 6 141، 17 26 - 27 - 29، 25 67

جاسوسی : 17 36، 49 12

جھوٹی باتوں کی تشہیر : 7 86، 33 60 - 62

گھمنڈوتکبر : 2 34، 4 36 - 172 - 173، 7 13
- 36 - 40 - 133 - 146 - 206، 16 23 →
29، 17 37 - 38، 25 21 - 63، 28 83،
31 18، 32 15، 38 74 - 75، 39 59 - 60
- 72، 40 35 - 60 - 76، 46 20، 57 23

برے القاب سے پکارنا: 49 11

بزدلی : 3 156 - 158، 4 72 - 73، 8 15 - 16،
9 44 - 49 - 56 - 57

برائیوں کی تشہیر : 4 148، 24 19

بری باتوں کو پھیلانا : 4 148

حسد : 2 109، 4 54، 48 15، 113 1 → 5

خباثت : 2 27، 4 30، 6 135، 45 19، 49 11

خیانت : 2 187، 3 161، 4 105 → 109،
8 27 - 58 - 71، 12 52، 16 92 → 94،
22 38

ناپختہ ارادہ : 17 36

سود (کام سے متعلق فصل ملاحظہ ہو-حرام کام)

ریاکاری (اتراہٹ) : 2 264، 4 38 - 142، 8 47،
107 6

مذاق اڑانا : 2 14 - 15 - 67 - 212، 4 140،
5 57 - 58، 6 5 - 10، 9 64 - 65 - 79،
11 8 - 38، 13 32، 15 11 - 95، 16 34،
18 56 - 106، 21 36 - 41، 26 6، 30
10، 31 6، 36 30، 37 12 - 14، 39 48
- 56، 40 83، 43 32، 45 9 - 33 - 35،
46 26، 49 11

چوری: (کام سے متعلق فصل ملاحظہ ہو-حرام کام)

نشہ : (کام سے متعلق فصل ملاحظہ ہو-حرام کام)

بدظنی : 3 154، 6 116 - 148، 10 36 - 60 - 66،
49 12، 53 28

جھوٹی گواہی (قضائی تعلقات سے متعلق فصل ملاحظہ ہو) :

لالچ : 2 168، 4 32، 15 88، 20 131

غیرفطری تعلق (شاذ عادت) (کام سے متعلق فصل ملاحظہ ہو-حرام کام) :

بدکاری : 24 26

تکبروغرور : 3 185، 4 120، 6 70 - 130، 7 51،
17 64، 31 33، 35 5، 45 35، 57 14
- 20، 67 20، 82 6

دھوکادہی : 83 1 → 3

غصہ : 3 133 - 134، 9 15، 42 36 - 37،
111 1 → 5

بے پرواہی وغفلت : 6 131، 7 136 - 146 - 172
- 179 - 205، 107 - 92، 16 108، 19 39،
21 1 - 97، 30 7، 36 6، 46 5، 50 22

کینہ وحسد : 3 161، 15 47، 50 24، 59 10

چغل خوری : 49 12، 104 1

غیرت : 2 90

فسق وفجور : 4 15 - 16، 6 151، 80 40 → 42،
82 14

خرابی : 2 11 - 12 - 27 - 30 - 60 - 205،
5 32 - 33 - 64، 7 56 - 74 - 85 - 86
- 103 - 142، 8 73، 10 81 - 91، 11 85
- 116، 12 73، 13 25، 16 88، 26 152
- 183، 27 14 - 34، 28 77، 29 36، 30
41، 47 22، 89 12

فسق : 2 26 - 59، 3 82، 5 3 - 25 - 26
- 47 - 49 - 59 - 108، 6 49 - 121، 7
163 - 165، 9 24 - 53 - 67 - 80 - 84
- 96، 17 16، 18 50، 24 4 - 55، 29
34، 32 18 - 20، 46 20، 59 5 - 19، 61
5، 63 6

فضول : 5 101، 49 12

رسوائی : 4 148

قول وفعل میں تضاد : 2 44، 61 2

بدکاریاں : 6 151، 7 28، 16 90

سختی وبے رحمی : 2 74 ، 5 13 ، 6 43، 22 53، 39 22 ،
57 16

جھوٹ : 2 10 ، 6 24 ، 9 77، 16 105 ،
22 30، 39 3، 61 2 - 3

ناشکری : 8 55، 10 12 - 22 - 23، 11 9 - 10 ،
16 53 → 55 ، 17 67 - 83 ، 29 65 ،
31 32 ، 39 7 - 8 - 49 → 51 ، 41
49 → 51

بری باتیں :
2 225 ، 5 89 ، 23 1→3 ، 25 72 ، 28 55

اشارے سے بہتان لگانا : 9 79 ، 49 11 ، 104 1 - 2

لہوولعب : 5 57 - 58 ، 6 32 - 70 ، 7 51 ، 21 17 ،
29 64 ، 35 5 ، 47 36 ، 57 20، 62 11

لڑائی جھگڑا : 2 188 ، 3 152 ، 4 29 - 59 ، 8 43 - 46

زناکاری : 4 24 - 25، 5 5

برے اخلاق وعادات : 4 123 ، 5 100، 6 135، 10 27،
36 10

مکروفریب : 3 54 ، 6 123 - 124 ، 7 99 ، 8 30،
10 21 ، 13 33 - 42 ، 14 46 ، 16 26
- 45 - 46 - 47، 27 50 - 51 ، 34 33 ، 35
10 - 43 40 45، 71 22

اچھائی سے روکنا :
50 25 ، 68 1 → 13 ، 70 21، 107 7

صدقہ وخیرات میں احسان جتانا : 2 262 → 264 ، 74 6

وعدہ خلافی کرنا : 2 27، 3 77، 8 55 → 58 ، 9 1 ،
13 25 ، 16 95

چغل خوری : 5 41 ، 9 47 ، 68 11

عیب جوئی : 23 97 ، 68 11 ، 104 1

انسان وسماجی تعلقات

(ا) خاندان:

خلوت کے وقت اجازت طلب کرنا : 24 58 → 60

باندیوں کو بدکاری پر مجبور کرنا : 24 33

جو شادی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے انکو پاکدامنی کا حکم : 24 33

کنواروں کی شادی کے لئے باہمی تعاون کرنا : 24 32

بال بچے : 2 233 ، 3 10 ، 6 140 - 151 ، 8
28 ، 17 31 ، 18 46 ، 34 37، 42 49 - 50 ،
52 21 ، 57 20 ، 60 12 ، 63 9 ، 64 14
- 15 ، 65 6

بیوی سے نہ ملنے کی قسم کھانا : 2 226 - 227

طلاق سے پہلے حکم بنانا (پنچایت بیٹھانا) : 4 35

ایک سے زیادہ شادی اور اسکے شروط : 4 3

اسکو وجود میں لانا : 13 38 ، 25 54 ، 64 14

بیوہ عورت کا میراث : 4 12

والدین کا حق : 2 83 - 215 ، 4 36، 6 151 ،
17 23 → 25 ، 29 8 ، 31 14 - 15 ، 46
15 → 18

حمل وپرورش : 2 233، 31 14 ، 46 15 ، 65 6

عدت کے وقت بیوہ عورتوں کو نکاح کا پیغام دینا : 2 235

مہر : 2 235، 4 - 20 - 21 - 24، 5 5 ، 60 10 - 11

طلاق :

طلاق کے احکام : 2 228 - 230 - 231 - 232
- 236 - 237 - 241 - 242، 33 49 ، 65 4 → 7

طلاق سے پہلے جو شرطیں ضروری ہیں : 4 34 ، 65 1 - 2

کتنی طلاق دے سکتے ہیں : 2 229

ظہار (بیوی کو اپنے اوپر حرام قرار دینا ، ماں کی حرمت کی طرح) :
33 4 ، 58 1→4

بعض بیوی اور بچوں سے دشمنی کرنا : 64 14

بیوہ عورت کی عدت : 2 234

کنوارا پن : 4 25، 24 33

عورت کو شادی کرنے سے روکنا : 4 19

بچوں کو قتل کرنا : 6 137 - 140 - 151، 17 31 ، 60 12

ذمہ داری : 4 34

لعان (شوہر بیوی میں سے کسی ایک کا کسی پر زنا کا تہمت لگانا) : 24 6 → 9 - 13

کس سے نکاح کرنا جائز ہے اور کس سے حرام : 4 21 → 24 ، 5 6 ، 33 50

نافرمانی : 4 34 - 128 → 130

نکاح : 2 102 - 187 - 197 - 221 - 223 - 228 - 235 ، 4 3 - 4 - 20 → 25 - 27 ، 5 5 ، 7 189 - 190 ، 24 3 - 26 - 32 - 33 ، 30 21 ، 33 37 ، 60 10 → 12

غیر مسلمہ سے نکاح وغیر مسلم کا مسلمہ سے نکاح : 2 221

لڑکیوں کو درگور کرنا : 16 58 ، 43 17 ، 81 8

(۲) انسان

اسکے احوال واوصاف : 4 28 ، 14 34 ، 17 11 - 13 - 83 - 100 ، 18 54 ، 21 37 ، 22 66 ، 36 77 ، 41 49 → 51 ، 42 48 ، 43 15 ، 70 19 ، 75 5 - 6 - 14 - 36 ، 76 1 ، 80 17 - 24 ، 90 4 ، 96 6 - 7 ، 100 6 → 8 ، 103 2

جانوروں کو اسکے قابوں میں کرنا : 6 142 ، 16 5 → 8 - 66 - 69 - 79 - 80 ، 22 28 ، 23 21 - 22 ، 36 71 → 73 ، 40 79 ، 43 12 - 13

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اسکو عزت بخشا : 17 70 ، 89 15

اکثر لوگوں کے حالات : 2 243 ، 6 116 ، 7 187 ، 10 55 - 60 ، 11 17 ، 12 21 - 103 → 106 ، 13 1 ، 16 38 ، 26 8 - 67 - 103 - 121 - 139 - 158 - 174 - 190 ، 27 73 ، 28 13 ، 30 6 - 30 ، 34 28 ، 40 57 - 61 ، 45 26

امانت کو اسکے سپرد کرنا : 33 72

اسکو پیدا کرنا : 4 1 ، 6 2 - 98 ، 7 189 ، 22 5 ، 23 12 → 14 ، 30 20 - 21 - 54 ، 32 7 → 9 ، 35 11 ، 39 6 ، 40 67 ، 41 21 ، 42 11 ، 53 45 - 46 ، 71 14 ، 75 36 → 39 ، 76 2 ، 77 20 → 23 ، 80 18 - 19 ، 82 7 - 8 ، 86 5 → 7 ، 95 4 - 5 ، 96 2

اسکو عزت بخشا وقرب سے نوازنا : 2 28 → 33 - 213 ، 4 1-28 ، 6 98 ، 7 29 - 30 - 189 ، 10 19 ، 15 26 → 35 ، 16 4 → 18 - 65 → 67 - 78 → 81 ، 17 11 - 67 → 70 - 83 ، 18 54 ، 20 123 ، 21 37 ، 22 5 - 11 ، 23 12 → 14 - 17 → 22 ، 27 62 ، 29 65 ، 30 36 - 41 - 54 ، 31 20 - 29 ، 32 7 → 9 ، 33 72 ، 35 11 → 15 - 27 - 28 ، 36 77 ، 38 71 → 74 ، 39 6 - 49 ، 40 64 → 67 ، 42 48 ، 45 12 - 13 ، 49 13 ، 70 19 → 21 ، 76 1 → 4 ، 78 8 → 16 ، 79 27 → 33 ، 80 17 → 22 ، 86 5 → 10 ، 89 15 - 16 ، 90 1 → 11 ، 95 1 → 8 ، 100 6 - 7

شدت کے وقت اسکی تنگ دلی اور کشادگی کے وقت اسکی ناشکری : 10 12 - 21 → 23 ، 11 9 ، 16 53 - 54 ، 17 67 - 83 ، 29 65 ، 30 33 - 36 ، 31 32 ، 39 8 - 49 ، 41 49 ، 42 48 ، 70 19 → 22 ، 89 15 - 16

عمر درازی اسکو کمزور اور بے بس کر دیتی ہے : 16 70 ، 22 5 ، 30 54 ، 35 11 ، 36 68 ، 95 5

جو اسکے سینے میں ہے : 7 43 ، 10 57 ، 13 27 - 28 ، 23 78 ، 32 9 ، 33 4

جسکے دل میں ایمان پوری طرح داخل نہیں ہوا ہے : 22 11

تزکیہ نفس سے اسکو روکنا : 4 48 - 49 ، 53 32

(۳) منھ بولا بیٹا :

اسکا غلط و بے اصل ہونا : 33 4 - 5 - 40

منھ بولے بیٹے کی طلاق شدہ بیوی سے شادی کرنا : 33 37

(۴) خفیہ طور پر زنا کرنا : 5 5

(۵) مخنث ، نامرد : 4 118 - 119 24 31

(۶) مرد : 2 30 - 31 → 33 - 223 - 228 - 282 ، 4 32 - 34 - 128 - 129 ، 7 189 ، 13 23 ، 15 28 → 35 ، 16 80 ، 24 32 ، 38 71 → 74

(۷) مرد وعورت : 2 28 - 213 ، 3 195 ، 4 1 - 28 - 98 - 99 - 124 ، 6 98 ، 7 29 ، 9 72 ، 10 19 ، 13 23 ، 15 26 ، 16 4 → 18 - 65 → 67

- 78 - 81 - 97، 17 11 - 67 → 70 - 83،
18 54، 20 123، 21 37، 22 5 - 11،
23 12 → 14 - 17 → 22، 27 62، 29 65،
30 21 - 36 - 41 - 45 - 55، 31 20،
32 7 → 9، 33 72، 35 11 → 15، 36 55
- 56 - 77، 38 71، 39 6 - 49، 40 40 - 64
- 67، 42 48، 43 69 - 70، 45 13، 47
19، 48 6، 49 13، 57 18، 64 14، 70
19، 78 8 → 16، 79 27 → 33، 80 17
→ 22، 86 5 → 10، 89 15 - 16، 90 4،
95 1 → 8، 100 6 - 7

(۸) غلام اور قیدی (باب جہاد ملاحظہ ہو):

(۹) رشتہ داروں سے صلہ رحمی :

2 27 - 83 - 177 - 215، 4 1 - 8 - 36،
8 41 - 75، 9 113، 13 21 - 25، 16 90،
17 26، 24 22، 30 38، 33 6، 42 23،
47 22، 51 19، 58 22، 59 7، 60 3،
70 24 - 25، 90 17، 93 9

(۱۰) سماج :

مجلس کے آداب : 58 9 - 11 - 12

اجازت کے آداب : 2 189، 24 27 → 29
- 58 → 62، 33 53، 58 11، 80 1 → 10

راہ گیر ، مسافر : 2 177 - 215، 4 36، 8 41، 9 60،
17 26، 30 38، 59 7

میل ملاپ اور صراط مستقیم کی پیروی :
3 103 - 105، 6 159، 8 46، 30 31 - 32

بھائی چارگی : 2 83، 3 103، 4 35، 5 32، 9 11،
15 47، 49 10 - 12

لوگوں کے درمیان صلح : 2 224، 4 114 - 128 - 129،
8 1، 49 9 - 10

نیک کام کا حکم (دعوت وتبلیغ کا فصل ملاحظہ ہو) :

سلام ودعاء اور مہمانوازی کے آداب : 4 86، 6 54
10 10، 13 24، 14 23، 15 46 - 52، 16
32، 19 15 - 33 - 47 - 62، 20 47، 24 27
→ 29 - 58 - 61، 25 63 - 75، 28 55، 33
44، 43 89

باہمی تعاون : 5 2، 8 74، 9 71

لوگوں میں تبدیلی : 8 54، 13 11، 16 112

بغیر سمجھے بوجھے پیروی کرنا (تقلید اعمی) :
2 170، 5 104، 7 27، 26 74 - 137
31 21، 34 43، 37 69، 43 22 → 25

ساتھی : 4 69 - 140، 6 52 - 68 - 70،
18 28، 80 1 → 10

جماعت ، پارٹی : 2 43، 4 71، 37 1

مہربانی، عفوودرگزر اور غصہ کو قابوں میں کرنا :
2 109 - 237، 3 159، 4 149، 5 13
- 48، 15 85، 16 126، 24 22، 25 63،
42 37 - 40 - 43، 45 14، 64 14

وہ لوگ جو نہ کی ہوئی چیز پر تعریف کرنے کو پسند کرتے ہیں : 3 188

دوستی : 3 28 - 118، 4 33 - 144، 5 51
- 55 → 58، 9 71، 33 6، 60 1 - 7 → 9

پڑوسی ودوست وغلام کے بارے میں وصیت : 4 36

(۱۱) سماج ومعاشرہ :

مختلف قسم کے لوگ : 2 113 - 176 - 213 - 253،
3 19 - 55 - 105، 4 157، 5 48، 6 164،
8 42، 10 19 - 93، 16 39 - 64 - 92
- 124، 19 37، 22 69، 27 76، 32 25،
39 3 - 46، 42 10، 43 63 - 65، 45 17

بدو : 9 90 - 97 → 110 - 120، 48 11 - 12 - 15
- 16، 49 14 - 17

اہل کتاب، دوسرا مذہب اختیار کرنے والے، آتش پرست :
(باب مذہب ملاحظہ ہو)

ان کے درمیان فضیلت : 4 95 - 96، 5 48،
6 23 - 129 - 165، 16 75 - 76، 17 21،
33 66 → 68، 34 31 → 35، 49 13

انکو خلیفہ بنانا : 6 165، 7 69 - 74،
10 14 - 73، 27 62، 35 39، 43 32

ایک جان سے انکو پیدا کرنا : 4 1، 6 98، 7 189،
22 5، 23 12 → 14، 30 20 - 21 - 54، 32
7 → 9، 35 11، 39 6، 40 67، 42 11، 53
45 - 46، 71 15، 75 36 → 39، 76 2 77
20 → 23، 80 18 - 19، 82 7 - 8، 86 5 →
7، 95 4 - 5، 96 2

قبائل واقوام اور جماعتیں : 2 253 ، 3 7 - 19
- 20 - 73 - 78 - 105 ، 4 89 - 90 - 150
- 151 ، 5 48 ، 6 112 - 113 - 159 ، 22
34 - 67 ، 23 53 → 61 ، 30 22 - 32 ، 42
13 - 14 ، 49 13 ، 98 4

قوم اور قبائل : 5 15 ، 22 34 - 67 ، 49 13

عرب : 2 143 ، 3 103 - 104 - 110 ، 16 82 - 83 ،
19 98 ، 22 78 ، 43 5 - 29 → 32

ہر امت کیلئے ایک وقت متعین ہے : 7 34 ، 10 49 ،
15 5 ، 16 61 ، 17 58 ، 35 45 ، 36 43 ، 71 4

مہاجرین و انصار (باب ہجرت ملاحظہ ہو)

(۱۲) عورتیں :

پردہ : 24 30 - 31 - 60 ، 33 53 - 55 - 59

عورت : 2 221 - 223 - 228 - 234 - 235
- 240 - 282 ، 4 25 - 32 - 34 - 36 - 127
→ 129 ، 7 189 ، 12 33 ، 16 57 → 59 ، 23
6 ، 24 31 → 33 - 60 ، 33 4 - 51 - 55
- 59 ، 35 11 ، 43 16 - 17 ، 58 1 - 2 ، 66
10 → 12 ، 70 30 ، 81 7 → 9 - 14

(۱۳) یتیم :

انکا اکرام کرنا : 2 83 - 177 - 215 - 220 ، 4 2 - 3
- 6 - 8 - 10 - 36 - 127 ، 6 152 ، 8 41 ، 17
34 ، 59 7 ، 76 8 ، 89 17 → 20 ، 90 14
- 15 ، 93 6 - 9 - 10 ، 107 1 → 3

انکے حق میں جو وصیتیں ہیں : 4 5

خرید و فروخت اور رہن لینے میں گواہی : 2 282 - 283

غلاموں کو آزاد کرنا (باب جہاد کا تیسر نمبر جو غلام اور قیدی سے متعلق ہے ملاحظہ ہو)

اسکو حاصل کرنا : 2 198 - 275 ، 4 29 ، 9 111 ، 24 37
35 29 ، 61 10 - 11 ، 62 10 - 11 ، 83 1 → 3

ناجائز طریقہ سے کسی کا مال کھانا (برے کام کا باب ملاحظہ ہو) :

امانت : ، 2 178 - 283 ، 3 75 - 76 ، 4 58 ، 8 27 ،
23 8 ، 33 72 - 73 ، 70 32 - 35

مال و دولت : ، 2 155 - 188 - 279 ، 3 186 ،
4 24 ، 8 28 ، 9 24 - 41 - 69 - 103 - 111 ،
10 88 ، 11 29 - 87 ، 17 6 - 64 ، 18 34
- 39 - 46 ، 23 55 ، 34 35 - 37 ، 47 36 ،
48 11 ، 57 20 ، 61 11 ، 63 9 ، 64 15 ، 69
28 ، 71 12 - 21 ، 89 20 ، 90 6 ، 92 18

بیوقوفوں کی دولت : 4 5

مشرکین کی دولت : 3 10 - 116 ، 8 36
9 55 - 81 - 85 ، 18 34 ، 58 17 ، 68
14 ، 74 12 ، 92 11 ، 104 2 - 3 ، 111 2

لوگوں کی دولت : 2 188 ، 4 161 ، 9 34 ، 30 39

عورتوں کی دولت : 4 4 - 7 - 11 - 19 - 32

یتیموں کا مال : 4 2 - 6 - 10 ، 6 152 ، 17 34

اسکا خرچ کرنا : 2 3 - 177 - 195 - 212 - 219
- 254 - 261 → 267 - 270 → 274 ، 3
92 - 117 - 134 ، 4 34 - 38 - 39 - 95 ،
5 64 ، 8 3 - 36 - 60 - 72 ، 9 20 - 34
- 44 - 53 - 54 - 88 - 91 - 92 - 98 - 99 ،
13 22 ، 14 31 ، 16 75 ، 22 35 ، 24 33 ،
25 67 ، 26 88 - 89 ، 28 54 ، 32
16 ، 34 39 ، 35 29 ، 36 47 ، 42 38 ، 47
38 ، 51 19 ، 57 7 - 10 ، 59 8 ، 60 10
- 11 ، 63 7 - 10 ، 64 16 ، 65 7 ، 70 24

فروخت : 2 275 ، 24 37

مال و دولت کو حاصل کرنا : ، 2 29 - 107 - 251 - 258 ،
3 26 - 189 ، 5 17 - 18 - 40 - 120 ، 6 73 ،
7 158 ، 8 1 - 41 ، 9 111 - 116 ، 10 55
- 66 ، 17 111 ، 24 29 - 42 ، 25 2 - 26 ،
40 16 - 29 ، 42 49 ، 43 85 ، 45 27 ، 48
14 ، 57 2 - 5 ، 64 1 ، 67 1 ، 85 9

روکنا : 4 5

رشتہ داروں، یتیموں، اور غریبوں کے حقوق

راہگیر : 26 17، 60 9، 41 8، 177 2

سود : ، 130 3 ، 280 → 278 - 276 - 275 2
39 30

زکاۃ: (باب زکاۃ ملاحظہ ہو)

چوری : 12 60 ، 38 5

صدقہ وخیرات : 276 - 271 - 264 - 263 - 196 2
103 - 79 - 60 9 ، 45 5 ، 114 4 ، 280 -
13 - 12 58 ، 35 33 ، 88 12 ، 104 -

(باب بھلائی ملاحظہ ہو)

ٹیکس : 13 58 ، 29 9 ، 41 8 ، 141 6

معاہدہ : 282 2

مالداری :

– دولتمند : ، 11 73 ، 22 24 ، 36 8 ، 181 - 10 3
5 80

– مال دار ہونے کی تمنا کرنا : ، 71 16 ، 74 9 ، 202→200 2
20 89 ، 6 74 ، 46 18

– مال ودولت کا نشہ : 28 ، 83 17 ، 28 8
، 15 64 ، 20 57 ، 27 42 ، 82 → 76
102 ، 7 - 6 96 ،11 → 8 92 ، 21 71
4 → 1 104 ، 8 → 1

– فضول خرچ (عیش وعشرت کی زندگی گزارنے والے) : 11 ، 85 9
45 56 ، 24 - 23 43 ، 37 → 34 34 ، 16 17 ، 116

فقراء : → 271 - 177 - 156 - 155 - 83 2
→ 29 11 ، 91 9، 52 6 ، 36 - 8 4 ، 273
، 36 - 28 22 ، 28 18 ، 31 → 28 17 ، 31
47 ، 15 35 ، 38 30 ، 114 26 ، 22 24
10 93 ، 12→1 80، 25 70 ، 19 51 ، 38

ناپ تول (پیمانہ) : ، 27 8 ، 85 7 ، 152 6 ، 75 3
، 17 42 ، 183 → 181 26 ، 35 17، 85 11
5 → 1 83 ، 9 → 7 55

قرض : ، 12 - 11 4 ، 283 - 282 - 280 - 245 2
20 73 ، 17 64 ، 18 - 12 - 11 57 ، 60 9

باہمی شراکت : 24 → 21 38 ، 61 24

غلاموں سے متعین مبلغ لیکر انھیں آزاد کرنا (باب جہاد ملاحظہ ہو) :

میراث : ، 176 - 127 - 33 - 19 - 13 → 6 4
19 89 ، 75 - 72 8

قمار بازی : 91 - 90 5 ، 219 2

وصیت :

– اس میں افراط سے بچنا : 13 → 11 4

– اس میں ردوبدل کرنے سے ڈرانا : 181 2

– اسکی ضرورت : 111 → 109 5 ، 180 2

تجارت ، کاشت کاری ، صنعت وحرفت

پہلا: تجارت

اسکا جائز ہونا : 11 - 10 62 ، 29 4 ، 198 2

قرض : 283 → 282 2

رہن : 283 2

قول وقرار (عقود) 282 2

دوسرا: کاشت کاری

،67 - 13 - 11 → 10 16 ، 4 13 ، 141 - 99 6
32 → 24 80 ، 27 32 ،20 → 18 23 ، 5 22

تیسرا: صنعت وحرفت

25 57

چوتھا: شکار

96 → 94 - 1 5

قضائی تعلقات

(ا) قانونی احکام

عام احکام :

– زیب وزینت کا جائز ہونا اور حلال مال کھانا : ، 172 - 168 2
51 23 ، 114 16 ، 31 7 ، 96 - 6 - 5 5

– سن بلوغ : 59 - 58 24 ، 6 4

– گناہ کبیرہ : 32 - 31 53 ، 37 42، 31 4

– عہد و پیمان اور قسم کو پوری کرنا :
2 37 - 40 - 100 - 177، 3 76،
5 1 - 7، 6 152، 13 20 - 25، 16 91
- 92 - 94 - 95، 17 34، 23 8، 70 32

– منت پوری کرنا : 22 29

نتیجہ ، انجام

– برائی کا بدلہ : 5 45، 10 27، 28 84، 40 40،
42 40

– حرم میں شکار کرنے کا بدلہ : 5 95

– قاتل کی سزا : 4 92 - 93، 5 32 - 45، 17 33

– خودکشی کا انجام (حرام کام کا فصل ملاحظہ ہو):

– کافروں کا انجام : 2 191

– اپنی بیوی پر جو تہمت لگاتے ہیں انکی سزا : 24 6→10

– قصاص : 2 178 - 179 - 194، 4 92، 5 45،
16 126، 22 60، 42 40

شرعی سزا (حد):

– زنا کی سزا : 24 2

– باندیوں کے ساتھ زنا کا حکم : 4 25

– چوری کی سزا : 5 38 - 39

– کسی پر تہمت لگانے کی سزا : 24 4 - 5

– امام وقت کے خلاف لڑنے کی سزا : 5 33

عفوو درگزر :

– مستثنیٰ صورتیں : 4 3 - 98 - 99، 5 3، 16 106

– بے بسی کی حالت میں : 2 173، 6 119 - 145، 16
115، 27 62

– معاف کرنا : 2 178، 5 45

– رخصت و آسانی : 2 185 - 196، 4 43 - 102،
5 6، 9 92 - 93، 24 60 - 61، 70 20

– جھٹلانا : 2 184 - 271 4 31 - 92، 5 89 - 95،
29 7، 39 35، 58 3 - 4، 64 9، 66 2

جلاوطنی : 2 84 - 85، 4 66، 5 33، 8 30، 9
13، 22 40، 60 8 - 9

(۲) عدالتی تنظیم

اچھائی پر جمے رہنا : 49 6

انصاف کیساتھ فیصلہ کرنا: 2 286، 4 58 - 59 - 135، 5
8 - 42 - 48 - 49، 6 152، 7 29، 16 90
- 126، 20 113، 22 60، 35 18، 39 9
- 46، 42 15 - 17، 46 19، 49 9، 53 39
- 40، 57 25، 65 7

وہم وگمان حق کے معاملہ میں کوئی فائدہ نہیں پہونچائیگا :
6 116، 10 36

انصاف : 2 282، 3 21، 4 3 - 58 - 135، 5 8
- 42 - 95، 6 70 - 152، 7 29، 10 4 - 47،
16 76 - 90، 33 5، 42 15، 49 9، 60 8

گواہی :

– جھوٹی گواہی دینا: 22 30، 25 72

– گواہی کو چھپانا : 2 283، 70 33

– بیان کا امر واقعہ کے مطابق ہونا ضروری ہے :- 2 181 - 282 -
283، 4 135، 5 8، 70 33 → 35

فیصلہ : 3 55، 4 58 - 105، 5 42 10 35،
37 154، 39 46، 40 48، 68 36 - 39

(۳) قانونی و دستوری فیصلہ

فسق و فجور کیوجہ سے گذری قوموں کا تباہ و برباد ہونا : 17 16، 34 34

انسان کا اعزاز و اکرام: 17 70

مکلّف کرنا : 2 233 - 286، 4 84،
6 152، 7 42، 23 62، 65 7

دین کیوجہ سے قوموں کا اکٹھا ہونا : 19 36، 21 92، 23 52

بدلہ (باب عمل ملاحظہ ہو):

حق : 2 42 - 147، 3 60 - 71، 6 57، 8 7
- 8، 9 29 - 40 - 48، 10 32 - 33 - 35
- 36 - 82، 11 16، 13 17، 17 81، 18
29، 21 18، 22 62، 28 75، 31 30، 33
53، 34 48 - 49، 42 24، 47 3، 53 28،
61 8 - 9، 103 2 - 3

حق باطل کو نیست و نابود کر دیتا ہے : 17 81، 21 18

برائی کا بدلہ اسی کے مثل : 2 194، 6 160، 10 27، 16
126، 22 60، 27 90، 28 84، 40 40،
42 40

حرام چیزیں (باب عمل ملاحظہ ہو):

شخصی ذمہ داری : 5 105، 6 104 - 164

17 15 - 36 ، 27 74 - 75 ، 29 6 ، 34 25 - 42 39 7

سیاسی وعام تعلقات

خفیہ سرگرمیاں : 58 8 - 10

حکومت : 2 113 - 213 ، 3 23 - 26 ، 4 141 ، 5 1 - 42 - 44 → 49 ، 7 87 ، 10 109 ، 13 41 ، 16 124 ، 21 112 ، 22 56 - 69 ، 24 48 - 51 ، 38 26 ، 39 3 ، 60 10

طاقت وقدرت اللہ ہی کیلئے ہے جسکو چاہتا ہے عطا کرتا ہے : 2 247 ، 3 26 ، 4 59 - 83

صلح : 2 208 ، 8 61 ، 47 35

صلاح ومشورہ : 3 159 ، 42 38

سازشیں اور تدبیریں : 35 10 ، 58 9

حاکم :

– رعایا کے ساتھ بھلائی ومہربانی کا برتاؤ : 15 88 ، 26 215

– اسکی اطاعت کاواجب ہونا : 4 58 ، 64 16

علوم وفنون

(۱) بلاغت : 6 112 ، 55 1 → 4

(۲) تقویم :

حرمت والے مہینے : 2 194 - 217 ، 5 2 - 97 ، 9 36 - 37

حج کے معروف مہینے : 2 197

حرمت والا مہینہ : 2 194 - 217 ، 5 2 - 97

رمضان کا مہینہ : 2 185

مہینوں کی گنتی : 9 36

اللہ کے نزدیک ایک روز کی مقدار : 22 47 ، 32 5 ، 70 4

(۳) دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے پر ابھارنا : 9 122 ، 16 43 ، 21 7

(۴) غور وفکر اور عقل کے استعمال پر ابھارنا : 2 44 - 73 - 171 - 242 - 269 ، 3 7 - 190 ، 5 58 - 103 ، 8 22 ، 12 111 ، 13 4 - 19 → 24 ، 14 52 ، 15 75 ، 20 128 ، 22 46 ، 30 24 ، 38 29 - 43 ، 39 9 - 18 ، 45 5 ، 59 14

(۵) علم کی نشر واشاعت اور اسکے چھپائے نہ رکھنے پر ابھارنا : 2 146 - 159 - 174 ، 3 187 ، 4 37 - 44 ، 7 169

(۶) علمی حقائق جسکو سائنسی ایجادات نے ثابت کیا :

جاندار : 3 6 ، 10 4 ، 21 30 ، 30 27 ، 50 38

ازدواجی مادہ کی طرف اشارہ : 20 53 ، 51 49 ، 55 52

قوت جاذبیت کی طرف اشارہ : 13 2 ، 22 65 ، 30 25 ، 31 10 ، 35 41

تذبذب آواز کی طرف اشارہ : 23 41 ، 29 37 - 40 ، 30 25 ، 36 28 - 29 - 49 - 53 ، 50 41 - 42 ، 54 31

ایٹم کی طرف اشارہ : 4 40 ، 10 61 ، 15 19 ، 99 7 - 8

طبقات ارض کی طرف اشارہ : 13 3 ، 15 19 ، 16 15 - 81 ، 20 53 - 105 → 107 ، 21 30 - 31 ، 26 63 ، 27 61 - 88 ، 29 40 ، 34 2 - 9 ، 35 27 ، 50 7 - 44 ، 99 1 - 2

خلا کو پار کرنے کی طرف اشارہ : 17 1 ، 53 13 - 14

مادہ کے فنا نہ ہونے کی طرف اشارہ : 6 59 ، 20 55 ، 50 3 - 4

کیمیا کی طرف اشارہ : 17 50 ، 18 96 - 97

مقناطیسی ریکارڈ کی طرف اشارہ : 17 13 - 14 - 36 ، 36 65 ، 41 20 - 21 ، 43 80 ، 45 29 ، 75 13

ایسی چیزوں کی طرف اشارہ جو پھٹنے والی ہے : 44 10 - 11 ، 77 8 → 10 ، 89 21

دنیا کے لوگ : 2 223 ، 3 190 191 ، 21 30 ، 23 14 ، 27 64 ، 39 6 ، 52 35 - 36 ، 58 6 ، 75 37 ، 76 2 ، 77 20

انسان اوراسکا پیدا کرنا : 3 ، 2 28 - 30 - 36 - 213
154 ، 4 1 - 28 - 56 ، 6 98 ، 7 172 ، 11
7 ، 15 26 ، 16 4 - 70 - 78 ، 17 70 ، 18
37 - 51 ، 22 5 ، 23 12 → 14 ، 24 45 ،
29 19 ، 30 11 - 19 → 21 - 54 ، 32 7 →
9 ، 35 11 - 36 ، 37 77 ، 39 6 ، 40 57
- 67 - 68 ، 43 12 ، 49 13 ، 53 45 -
46 ، 70 19 → 21 ، 71 17 - 18 ، 75 36
→ 39 ، 76 2 ، 77 20 → 22 ، 78 8 ، 80
17 → 19 ، 86 5 → 7

سمندر : 2 50 - 164 ، 5 96 ، 6 59 - 63
- 97 ، 7 138 - 163 ، 10 22 - 90 ، 14
32 ، 16 14 ، 17 66 - 67 - 70 ، 18 61
→ 63 - 79 - 109 ، 20 77 ، 22 65 ، 24
40 ، 25 53 ، 26 63 ، 27 61 → 63 ، 30
41 ، 31 27 - 31 ، 35 12 ، 42 32 → 34 ،
44 24 ، 45 12 ، 52 6 ، 55 19 - 20
- 24 ، 81 6 ، 82 3

انگلیوں کے نشان : 75 3 - 4

پہاڑ : 7 74 ، 11 43 ، 15 19 - 82 ، 16
15 ، 18 47 ، 19 90 ، 20 105 → 107 ،
21 31 - 79 ، 22 18 ، 26 149 - 150 ،
27 61 ، 31 10 ، 33 72 ، 34 10 ، 35 27 ،
38 18 - 19 ، 41 10 ، 52 10 ، 56 5 -
6 ، 69 14 ، 70 9 ، 73 14 ، 77 10 - 27 ،
78 7 - 20 ، 79 32 ، 81 3 ، 88 19 ، 101 5

زمین کی گردش : 10 24 ، 25 62 ، 27 88 ،
28 71 - 72 ، 36 37 - 40 ، 37 5 ، 70 40

دنیا کے اندر کی حقیقتیں : 2 29 - 255 ، 7 185 ،
10 101 ، 12 105 ، 17 70 - 85 ، 18 109 ،
21 30 ، 29 19 - 20 ، 35 27 - 28 ، 36
40 ، 40 81 → 85 ، 51 21 ، 54 49

ترقیات : 2 29 - 30 - 259 ، 6 38 ، 7 11 ، 22 7 ،
71 14 ، 75 37 → 40 ، 76 6 ، 86 5 → 8

جانور اور کیڑے مکوڑے : 4 119 ، 5 3 ، 6 38
- 95 - 142 ، 16 5 → 8 - 68 - 69 - 79
- 80 ، 21 30 ، 22 28 - 73 ، 23 21 →
22 ، 24 45 ، 27 16 → 19 ، 29 41 ، 36
71 → 73 ، 40 79 - 80 ، 43 12 - 13 ،
67 19 ، 88 17

علمی حقائق کی تہہ تک پہنچنے کی دعوت دینا :
5 75 ، 10 101 ، 20 114 ، 22 46 ، 30 50 ،
67 3 - 4 ، 96 1 → 5

دوری سے مشاہدہ کرنا جیسے: ٹیلیویژن : 42 53 ، 50 22

ہوا : 2 164 - 266 ، 7 57 ، 10 22 ،
14 18 ، 15 22 ، 17 68 - 69 ، 18
45 ، 21 81 ، 22 31 ، 24 43 ، 25 48 ، 27
63 ، 30 46 → 51 ، 32 27 ، 33 9 ، 34
12 ، 35 9 ، 42 33 ، 45 5 ، 46 24 - 25 ،
51 41 - 42 ، 54 19 - 20 ، 69 6 - 7

کاشت کاری : 6 99 - 141 ، 13 4 ، 16 10 - 11 -
13 - 67 ، 22 5 ، 23 18 → 20 ، 32 27 ،
80 24 → 32

بادل : 2 164 ، 7 57 ، 13 12 ، 24 40 - 43 ،
27 88 ، 30 48 ، 35 9 ، 52 44 ، 56 68 - 69

روشنی کی تیز رفتاری : 2 28 - 114 - 154 ، 7 143 ، 9 26
- 51 ، 17 1 ، 56 85

صحت : 2 173 ، 5 3 - 6 - 31 ، 6 145 ، 7 31 ،
16 69 ، 19 25 ، 22 29

فضائی دباؤ : 6 125 ، 22 31 ، 74 17

خلا کو فتح کرنا : 6 35 - 125 ، 10 101 ، 15 14 - 15 ،
41 53 ، 55 33 → 35

فضائی غلاف : 21 104 ، 36 37 ، 51 7 - 47 ،
53 1 ، 71 15 ، 72 8 ، 86 1 → 4 - 11

بارش : 7 57 ، 13 17 ، 16 10 ، 21 30 ، 22 63 ،
23 18 ، 25 53 ، 27 58 ، 31 34 ، 35 12 ،
39 21 ، 42 28 ، 43 11 ، 50 9 ، 55 19 ،
57 20

جانوروں کی زبان : 6 38 ، 27 18 → 24

رات اور دن : 22 61 ، 31 29 ، 35 13 ، 36

37 - 40 ، 57 6

جوراکٹوں کے مانند ہیں : 84 19

پانی اور زندگی کی نشونما : ، 3 59 ، 18 51 ، 29 19 - 20 ،
30 19 ، 40 64 ، 95 4

پودا : ، 10 24 ، 13 3 - 35 ، 15 19 ، 20 53 ،
22 5 ، 26 7 ، 27 60 ، 50 7- 8-10

(۷) جہالت اور جاہلوں کی مذمت :

7 199 ، 11 46 ، 16 119 ، 25 63

(۸) شعر اور شعراء : 21 5 ، 26 224 → 227 ، 36
69 ، 37 35 - 36 ، 52 30 ، 69 41

(۹) صحت : 7 31

(۱۰) علم اور علماء کی فضیلت :

3 7 - 18 ، 4 83 ، 11 24 ، 13 16 ، 29 43 ،
35 19 - 28 ، 39 9 ، 58 11

(۱۱) فلک : 2 29 - 189 ، 10 5 ، 15 16 - 17 ،
17 12 ، 21 33 ، 23 17 ، 36 37 → 40 ، 37
6 → 8 ، 67 5 ، 79 27 - 28 ، 86 1 → 3 - 11

(۱۲) فنون : 34 10 → 13

(۱۳) سیّارے : 15 16 → 18 ، 26 210 → 212
37 6 → 10 67 5 ، 72 8 - 9

(۱۴) علم کے بغیر بحث ومباحثہ : 22 3 - 8 ، 31 20

(۱۵) جہاز رانی :

10 22 ، 17 66 ، 31 31 ، 43 12

(۱۶) طب :

کوڑھی : 3 49 ، 5 110

ماں کے پیٹ میں چھوٹا بچہ : 22 5 ، 53 32

کان : ، 2 19 ، 6 25 ، 7 179 ، 9 61 ، 17 46 ،
69 12

تکلیف : 2 196 - 222 - 262 → 264 ، 3
186 - 195 ، 4 16 - 102 ، 6 34 ، 9 61 ، 14
12 ، 29 10 ، 33 48 - 53 - 57 - 69

رحم (عضوی معنی میں) : 2 228 ، 3 6 ، 6 98 - 139
- 143 - 144 ، 13 8 ، 22 5 ، 23 13 ، 31 34

لنگڑا : 24 61 ، 48 17

پیدائشی اندھا : 3 49 ، 5 110

ملاجلا : 76 2

انتڑیاں : 47 15

انسان : 4 28 ، 10 12 ، 12 5 ، 14 34 ، 15
26 ، 16 4 ، 17 3 - 11- 13- 53- 67- 83 ، 18
54 ، 19 67 ، 21 37 ، 22 66 ، 23 12 ، 29 48 ،
31 14 ، 33 72 ، 36 77 ، 39 8- 49 ، 41 51 ،
42 48 ، 43 15 ، 46 15 ، 50 16 ، 53 39 ، 55
3-14 ، 70 19 ، 75 3- 5- 13- 14- 36 ، 76 1 - 2
79 35 ، 80 17 - 24 ، 82 6 ، 84 6 ، 86 5 ،
89 15 - 23 ، 90 4 ، 96 2- 5 - 6 ، 99 3 ، 100 6 ،
103 2

ناک : 5 45 ، 47 16

آنکھیں اور نگاہیں : 6 103 ، 7 195- 198 ، 16 77 ، 17
36 ، 22 46 ، 27 54 ، 29 38 ، 33 10 ، 37
175 ، 41 20 ، 50 8 ، 51 21 ، 54 50 ، 70 11

پیٹ : ، 2 174 ، 3 35 ، 6 139 ، 16 66 - 69 - 78 ،
22 20 ، 23 21 ، 24 45 ، 37 66- 144 ، 39 6 ،
44 45 ، 48 24 ، 53 32 ، 56 53

گونگا : ، 2 18 - 171 ، 6 39 ، 8 22 ، 16 76 ،
17 97

جوڑ (جسم کا سارا جوڑ والا حصہ) : 8 12 ، 75 4

سینہ دیکھئے (صلب) : 86 5→7

نزع کی حالت میں : 56 83 ، 75 26

مخلوق کو اچھی شکل میں بنانا (انسان) : 95 4

زخم : 5 45 ، 6 60 ، 45 21

کھال، چمڑا : ، 4 56 ، 16 80 ، 22 19-20 ، 39 23 ،
41 20-21-22

ماں کے پیٹ میں چھوٹا بچہ دیکھئے (اَجِنّۃ) :

حمل : ، 7 189 ، 13 8 ، 19 22 ، 22 2 ، 31 14 ،
35 11 ، 41 47 ، 46 15 ، 65 4-6

گلا، حلق (حناجر) : 33 10 ، 40 18

زندگی : ، 2 28-86-96-164-179 ، 3 27 ،
4 74 ، 6 29 ، 9 38 ، 16 97 ، 17 75 ، 20 97 ،
21 30 ، 22 66 23 37 ، 30 19-24-50 ،
35 9 ، 36 33-78 ، 40 11 ، 45 24 ، 57 17 ،
67 2 ، 89 24

خون : 2 30-84-173 ، 5 3 ، 6 145 ، 7
133 ، 12 18 ، 16 66-115 ، 22 37

آنسو : 5 83 ، 9 92

سر : ، 2 196 ، 5 6 ، 12 36-41 ، 14 43 ،
17 51 ، 19 4 ، 20 94 ، 21 65 ، 22 19 ،
32 12 ، 44 48 ، 48 27 ، 63 5

پیر : 7 195 ، 24 45

دودھ پلانا : ، 2 233 ، 4 23 ، 22 2 ، 28 7→13 ،
65 6

گردن (مراد ہے غلام) : ، 2 177 ، 4 92 ، 5 89 ، 9 60 ،
47 4 ، 58 3

پنڈلی : ، 27 44 ، 38 33 ، 48 29 68 42
75 29

کان (سننے کی قوت) : ، 17 36 ، 18 101 ، 39 18 ،
41 20 46 26 ، 50 37

ہونٹ ۔ دونوں ہونٹ : 90 8-9

بال میں سفیدی آنا (بوڑھا ہونا) : 19 4 ، 30 54 ، 73 17

بوڑھا ۔ عمر رسیدہ : ، 11 72 ، 12 78 ، 17 23-24
22 5 ، 28 23

سینہ : 10 57 ، 11 5 ، 22 46 ، 50 37

پیپ : 14 16

پیٹھ کی ہڈی (نسل) : 4 23 ، 7 172 ، 86 5-6-7

بہرا پن : ، 2 18-171 ، 5 71 ، 6 39 ، 8 22
10 42 ، 11 24 ، 17 97 ، 21 45 ، 25 73 ، 27
80 ، 30 52 ، 43 40 ، 47 23

تین اندھیاریوں میں : 39 6

پیٹھ : ، 2 101-189 ، 3 187 ، 6 94-138-146 ،
7 172 ، 35 45 ، 42 33 ، 43 13 ، 84 10

پشت پناہی مدد : 18 51 ، 28 35

ہڈی۔ہڈیاں : ، 2 259 ، 6 146 ، 17 49-98
19 4 ، 23 14-35-82 ، 36 78 ،
37 16-53 ، 56 47 ، 75 3 ، 79 11

ایڑی : ، 2 143 ، 3 144-149 ، 6 71 ، 8 48
23 66 ، 43 28

بانجھ : 22 55 ، 42 49-50 ، 51 29-41-42

خون کا لوتھڑا : ، 22 5 ، 23 12→14 ، 40 67
75 36→39 ، 96 1→5

اندھا ہونا : ، 2 15 ، 6 110 ، 7 186 ، 10 11
15 72 ، 23 75 ، 27 4

گمراہی : 5 71، 6 104، 13 16، 22 46، 24 61، 25 73، 30 53، 48 17، 80 2

گردن۔گردنیں : 8 12، 13 5، 17 13-29، 26 4، 34 33، 36 8، 38 33، 40 71-72

آنکھ : 11 31-37، 18 28، 19 26، 20 39-40، 23 27، 25 74، 28 9-13، 32 17، 33 51، 43 71، 52 48، 54 14، 102 7

نامکمل بچہ : 11 44، 13 8

دل : 11 120، 14 43، 16 78، 17 36، 28 10، 32 9، 46 26، 67 23

شرمگاہ،عورت کی شرمگاہ : 21 91، 23 5، 24 30-31، 33 35، 50 6، 66 12، 70 29، 77 9

دودھ پلانے کی مدت : 2 233، 31 14، 46 15

پیر : 2 250، 3 147، 10 2، 41 29، 55 41

محفوظ مقام پر جمانا : 23 13

زخم : 3 140-172

دل :

قرآن کریم میں لفظ قلب مفرد تثنیہ یا جمع کی صورت میں ۱۳۲ مرتبہ وارد ہوا ہے

ایڑی : 5 6

زبان : 3 78، 4 46، 5 78، 14 4، 16 62-116، 19 50-97، 20 27، 24 15-24، 26 13-84-195، 28 34، 30 22، 33 19، 44 58، 46 12، 48 11، 60 2، 90 9

حیض : 2 222، 55 56-74، 65 4

دروزہ : 19 23

مرض ،بیماری : 2 10-184-185-196، 4 43-102،

5 6-52، 8 49، 9 91-125، 22 53، 24 50-61، 26 80، 33 12-32-60، 47 20-29، 48 17، 73 20، 74 31

کہنی : 5 6

ٹھکانہ اور سپرد ہونے کی جگہ : 6 98

چلنا : 2 20، 6 122، 7 195، 17 37-95، 20 128، 24 45، 25 7-63، 28 25، 31 18-19، 32 26، 38 6، 57 28، 67 15-22، 68 11

گوشت کا ٹکڑا : 22 5 23 14

منی : 75 37

موت : 2 54-56-67→73-132-154-180-217-243-258-259-260، 3 49-91-102-144-145-156-157-168-169-185، 4 15-18-78-97-100، 5 110، 6 60-61-93-122-162-163، 7 25-37-158، 8 50، 9 116، 10 56، 11 7، 14 17، 15 23، 16 28-32-38-65، 19 23-66، 20 74، 21 34-35، 22 58، 23 35-37-80-82، 25 58، 26 81، 27 80، 29 57-63، 30 24-50-52، 31 34، 32 11، 33 16، 34 14، 35 9-36، 39 30-42، 40 68، 44 8-35، 45 5-21-24، 47 27-34، 50 3-43، 56 47-60، 57 2-17، 62 8، 63 10-11، 67 2، 87 13

پیشانی : 11 56، 55 41، 96 15-16

نطفہ : 22 5، 23 13-14، 36 77، 40 67، 53 46، 75 37

سرنگوں ہونا : 21 65 ، 32 12 ، 36 68

گردن کی رگ : 69 46

شہ رگ : 50 16

وفات : 2 234 - 240 ، 3 55- 193 ، 4 15 - 97 ، 5 117 ، 6 60 - 61 ، 7 37 - 126 ، 8 50 ، 10 46- 104 ، 12 101، 13 40 ، 16 28- 32 -70 ، 22 5 ، 32 11 ، 39 42 ، 40 67- 77

کان میں ڈاٹ بھرنا : 6 25 ، 17 46 ، 18 57 ، 31 7 ، 41 5 - 44

مایوسی : 5 3 ، 11 9 ، 12 87 ، 13 31 ، 17 83 ، 41 49 ، 60 13 ، 65 4

ہاتھ : 2 66 - 79 - 95 - 97 - 195 - 249 - 255 ، 3 3 - 26 - 50 - 73 ، 4 43 - 62 ، 5 6 - 28 - 33 - 38 - 46 - 48 - 64 - 94 ، 6 7 - 92 ، 7 17 - 108 - 124 - 149 - 182 - 195 ، 8 51 ، 9 29 ، 10 37 ، 11 70 ، 12 50 - 31 - 111 ، 13 11 ، 17 29 ، 18 57 ، 20 22 - 71 - 110 ، 21 28 ، 22 10 ، 23 88 ، 24 24 - 40 ، 25 27 ، 26 33 - 49 ، 27 12 - 63 ، 28 32- 47 ، 30 36- 48 ، 34 9- 12 ، 35 31 ، 36 9- 35 - 45 - 65 - 71- 83 ، 38 44- 75 ، 42 30- 48 ، 46 21- 30 ، 48 10 ، 49 1 ، 57 29 ، 61 6 ، 62 7 ، 67 1 ، 78 40

دو پیروں پر چلتے ہیں : 24 45

مذاہب

(۱) اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) :

مومنوں سے انکا حسد و بغض : 2 109 ، 3 69 ، 4 54

ان سے تعلقات : 2 105 - 109 ، 3 64 - 65 - 69 - 72 - 75 - 98 - 99 - 110 - 113 - 119 ، 4 123 - 153 - 159 - 171 ، 5 15 - 19 - 59 - 65 - 68 - 77 ، 29 46 ، 33 26 ، 57 29 ، 59 2 - 11 ، 98 1 - 6

امن پسندوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ : 2 62 - 109 - 139 - 256 ، 3 20 - 64 - 73 - 113 - 114 - 199 ، 4 162 ، 5 44 → 48 - 69 ، 6 52 - 53 - 68 - 69 - 108 ، 7 87 ، 10 99 - 100 ، 20 130 ، 22 67 → 69 ، 25 63 ، 29 46 ، 31 15 ، 33 48 ، 39 3 ، 42 15 ، 45 14 ، 46 13 - 14 ، 57 13 - 14 ، 73 10 ، 109 1 → 6

ان میں سے بعض اہل ایمان ہیں : 3 113 - 114 - 115 - 199 ، 4 159 - 162 ، 7 159 ، 17 107 → 109 ، 28 52 → 55 ، 29 47 ، 32 24 ، 57 27

(۲) بنو اسرائیل :

انکے پادری : 5 44 - 63 ، 9 31 - 34

ان سے عہد و پیمان لینا : 2 63 - 83 - 93 ، 3 187 ، 4 154 ، 5 12 - 70

اصحاب سبت (سنیچر کے روز چھٹی منانے والے) : 2 65 - 66 ، 4 47 - 154 ، 7 163 ، 16 124

دو مرتبہ زمین پر انکا فساد برپا کرنا : 17 4 → 8

اللہ اور ان کے رسول پر ان لوگوں کی جرأت اور انکی جھوٹی باتیں : 5 64 ، 9 30 → 32 ، 44 34 → 36

انکے درمیان دشمنی پیدا کرنا : 5 64 - 82

انکے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکام : 2 40→48 - 63 - 122 - 123 ، 7 161 ، 14 6 ، 20 81

ان کا اللہ جل شانہ کے کلام کو بدلنا : 2 75 ، 4 46 ، 5 13 - 18 - 41 ، 6 91

اگر وہ لوگ ایمان لائیں تو اسکا بدلہ : 2 103 ، 3 110 ، 4 46 - 64 - 66 - 68 ، 5 12 - 65 - 66

ان کے حالات : 2 40 - 41 - 62 - 63 - 66 - 85 - 92 - 96 - 100 - 102 - 113 - 135 - 174 - 176 ، 3 23 - 24 - 98 - 99 - 110 - 112 - 187 - 199 ، 4 44 → 47 - 155 ، 5 13 - 15 - 16 - 18 - 41 - 44 - 51 - 55 - 57 - 64 - 68 - 70 - 71 - 77 → 82 - 116 ، 7 159 - 161 - 177 ، 16 118

17 2 → 8 ، 58 14 → 19

دنیاوی زندگی سے انکا لگاؤ و محبت : 2 94→96 ، 62 6→8

اللہ سبحانہ وتعالیٰ وفرشتوں اور اہل ایمان سے انکی دشمنی : 2 97، 5 82

جوانکے مذہب کو اختیار نہ کرے ان سے نفرت وعداوت : 2 120

انکا غرور اور انکی تمنائیں : 2 111- 135 ، 3 24 - 74 ، 4 122 ، 5 20 ،16 62

اللہ جل شانہ کا انکو نیست ونابود کرنا : 17 4 → 8

انکی نافرمانی کی وجہ سے ان پر جو چیزیں حرام کی گئیں : 6 146

انکی سرکشی وجھوٹ گوئی اور انبیاء کرام کا قتل : 2 59 - 61 - 65 - 66 - 75 → 81 - 85 - 92 - 99 → 103 - 119 - 140 - 145 - 146 - 211 - 246 ، 3 19 - 23 - 24 - 110 → 112 - 181 → 183 ، 4 51 - 52 - 60 - 61 - 66 - 153 → 157 - 159 - 160 ، 5 21 - 32 - 41 - 43 - 59 → 64 - 70 - 71 - 110 ، 7 162 - 163 ، 45 17 ، 61 5

ان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتیں : 2 40 → 58 - 63 - 64 - 122 - 123 ، 5 20 ، 7 137 - 141 - 160 ، 10 93 ، 14 6 ، 20 80 ، 28 5 ، 44 30 → 33 ، 45 16 - 17

(۳) صابون (تارک مذہب وملّت) :

2 62 ، 5 69 ، 22 17

(۴) آتش پرست : 22 17

(۵) نصاریٰ (اہل کتاب ملاحظہ ہو) :

ان میں سے اہل ایمان کا اجر وثواب : 2 62 ، 3 199 ، 5 69

اگر وہ ایمان لائیں تو اسکا اجر وثواب : 3 110 ، 4 64 - 66 - 68 ، 5 65

ان لوگوں کی جھوٹی باتیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر انکی جرأت : 2 111 - 113 - 135 - 140 ، 5 17 - 18 ، 9 30 - 31

تثلیث (خدا کو تین ماننے کا عقیدہ) : 4 171 ، 5 72 - 73 - 116

حواریین : 3 52 ، 5 111 - 112 ، 61 14

پادری : 5 82 ، 9 31 - 34 ، 57 27

جوانکے مذہب کو اختیار نہ کرے ان سے نفرت وعداوت : 2 120

ان کا غرور اور انکی تمنائیں اور یہود پر ان کی تہمتیں : 2 111- 135 ، 3 24 - 75 ، 4 123 ، 5 19 ، 16 62

قسیس (دین مسیح کا عالم) : 5 63 - 82 ، 9 34 ، 32 24

ان سے دشمنی کرنا اور انتقام لینا : 2 140

ان لوگوں کا طرز عمل : 1 7 ، 3 75 ، 5 47 - 66 - 68 - 82 - 85 ، 22 17 ، 30 2→5 ، 57 27

عہد و میثاق کو بھولنا اور دشمنی پیدا کرنے پر ابھارنا : 5 14

قصّے وتاریخ

ابراہیمؑ : - سارہ : 11 71 ، 51 29

- قوم ابراہیمؑ : 3 33 ، 4 54 ، 9 70 ، 22 43

شعیبؑ کی دونوں لڑکیاں : 28 23 → 27

آدمؑ کے دولڑکے (ہابیل وقابیل) : 5 27→32

ابولہب اور اسکی بیوی : 111 1 → 5

اسباط : 2 136 - 140 ، 3 84 ، 4 163 ، 7 160

اصحاب اخدود : 85 1 → 8

اصحاب رس : 25 38 ، 50 12

اصحاب رقیم : 18 9

اصحاب فیل : 105 1 → 5

اصحاب قریہ : 36 13

اصحاب کہف : 18 9 → 26

اصحاب مدین (شعیبؑ کی قوم) : 7 85 ، 9 70 ، 11 84 - 95 ، 15 78 ، 20 40 ، 22 44 ، 23 45 ، 26 176 ، 28 22 ، 29 36 ، 38 13 ، 50 14

عزیز کی بیوی : 12 21 - 30 - 51

ثمود (قوم صالح) : 7 73 ، 9 70 ، 11 61 - 68 - 89 ، 14 9 ، 15 80 ، 17 59 ، 22 42 ، 25 38 ، 26 141 ، 27 45 ، 29 38 ، 38 13 ، 40 31 ، 41 13 - 17 ، 50 12 ، 51 43 ، 53 51 ، 54 23 ، 69 4 - 5 ، 85 18 ، 89 9 ، 91 11

حواریین : 3 52 ، 5 111 - 112 ، 61 14

ذوالقرنین : 18 83 → 98

روم : 30 2 → 5

سبأ :

- بلقیس (ملکۂ سبأ) : 27 23

- قوم سبأ : 27 22 - 44، 34 15 → 19

گزرے ہوئے لوگوں کے انجام پر غور و فکر کرنا :
3 137 - 191، 6 6 - 11، 10 24 - 101، 12
109، 13 3، 16 36 - 48، 21 30، 22
46، 27 14 - 69، 29 20، 30 8 → 10
- 21 - 42، 32 27، 35 44، 39 42، 40
21 - 22 - 82 → 84، 47 10

عاد (قوم ھود) : 7 65 → 72، 9 70، 11
50 → 60 - 89، 14 9، 22 42، 25 38
- 39، 26 123 → 140، 29 38، 38 12،
40 31، 41 13 → 16، 46 21 → 26، 50
13، 51 41 - 42 - 53، 54 18 → 22، 69
4 → 8، 89 6 → 8

اقوام ماضیہ سے تاریخی عبر و مواعظ : 3 13، 6 6
- 42 → 45، 7 4 - 5 - 94 → 102، 8 52
- 54، 9 69 - 70، 10 13، 11 100 →
102، 14 9 → 17، 15 10 - 11، 16 26
- 63، 17 17، 18 32 → 43 - 60، 19 74
- 98، 20 128، 21 11 → 15 - 95، 22
45 - 48، 23 42 → 44، 24 34، 25 38
→ 40، 28 58، 29 38 → 40، 32 26،
34 45، 36 13 → 21، 37 71 → 73، 38
3، 39 25 - 26، 40 5، 41 13، 43 6 →
8، 44 37، 46 27 - 28، 47 13، 50 36
- 37، 53 50 → 54، 54 4 - 5 - 51، 64
5، 65 8 - 9، 67 18، 68 17 → 33، 69
4 → 12

عمران :

- عمران کا خاندان : 3 33

- عمران کی بیوی (حضرت مریم کی ماں) : 3 35، 19 28

- عمران کی بیٹی حضرت مریم : 3 33 → 37 - 42 → 47،
4 156، 19 16 → 34، 21 91، 66 12

فرعون :

- فرعون کی بیوی آسیہ : 28 9، 66 11

- فرعون : 2 49 - 50، 3 11، 7 103
- 113 - 123 - 141، 8 52 - 54، 10
75 - 90، 11 97، 14 6، 17 101 →
104، 20 24 - 43 - 79، 23 46، 26
11 - 53، 27 12، 28 3 - 38، 29 39،
38 12، 40 23 - 24 - 46، 43 46 → 51،
44 17 → 31، 50 13، 51 38 → 40،
54 41 - 42، 66 11، 69 9، 73 15
- 16، 79 17، 85 18، 89 10

- قوم فرعون : 2 49 - 50، 3 11، 7 103
- 109 - 127 - 141، 8 52، 14 6، 26
11، 28 8، 40 28 - 45 - 46، 44 17،
54 41

قارون : 28 76 - 79، 29 39 - 40، 40 24

قوم تبّع : 44 37، 50 14

قوم لوط (لوط کا خاندان) : - لوط کے بھائی : 7 80 - 81،
11 70 - 74 - 89، 15 59 - 61، 22 43،
26 160، 27 56، 38 13، 54 33 - 34

- لوطؑ کی بیوی : 7 83، 11 81، 15 60، 27 57،
29 32 - 33، 66 10

وہ لوگ جنکو اللہ جل شانہ نے سو سال تک مردہ رکھا : 2 259

موت کے ڈر سے جو بھاگ کھڑے ہوئے : 2 243

لقمان علیہ السلام اور انکی دانائی : 31 12 - 13 - 16 - 19

مؤتفکات (الٹی ہوئی بستیوں والے) : 9 70، 69 9

موسیٰ علیہ السلام :

- کشتی والے لوگ : 29 15

- موسیٰؑ کی بیوی : 28 23 → 30

- موسیٰؑ کی ماں : 28 7 - 10

- تابوت ـ صندوق : 2 248

- موسیٰؑ کی قوم : 2 248، 4 47، 7 148 - 159،
26 61، 28 76

- ھارون : 2 248

نوح علیہ السلام - نوحؑ کی بیوی : 66 10

- طوفان : 6 6، 7 133، 29 14

- نوحؑ کی قوم : 7 69، 9 70، 11 89،
14 9، 22 42، 25 37، 26 105، 38 12،
40 5 - 31، 50 12، 51 46، 53 52، 54 9

یاجوج وماجوج : 18 94، 21 96

یعقوب علیہ السلام : 12 6، 19 6

اس مصحف شریف کا تعارف

اللہ سبحانہ تعالی کے فضل وکرم سے یہ مصحف شریف سالہا سال کی مسلسل جدو جہد کے بعد منظر عام پر آیا تا کہ قراء کرام قرآن مجید کی تلاوت کرنے میں تجوید کا لحاظ رکھیں اور یہ مصحف حفص بن سلیمان بن مغیرہ اسدی کوفی کی روایت کے موافق ہے جنھوں نے مشہور تابعی عاصم بن ابی نجود کوفی سے کی ہے اور انہوں نے ابوعبدالرحمٰن ابن عبداللہ ابن حبیب سلمی سے کی ہے اور انہوں نے عثمان ابن عفان اور علے ابن ابی طالب اور زید ابن ثابت اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم اجمعین سے اور ان تمام صحابۂ کرام نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

درج ذیل میں اسلوب کا تعارف کرایا گیا ہے جسے ہم نے اختیار کیا ہے۔

سیاہی مائل سرخ رنگ : یہ مد لازم کی نشاندہی کرتا ہے اور ٦ الف کے برابر لازمی طور پر کھینچا جائیگا اور حرف الف کی مقدار آدھا سیکنڈ ھے : دَآبَّةٍ ۔ الٓمٓ .

گہرا سرخ رنگ : یہ مد واجب کی نشاندہی کرتا ہے اور یہ ۴ یا ۵ الف کے برابر کھینچا جائیگا اور طریقہ شاطبیہ کے مطابق یہ مد متصل و منفصل اور صلہ کبریٰ پر مشتمل ہے جیسے:

الْمَآءِ ۔ يَٰٓأَيُّهَا ۔ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ .

سرخ نارنگی رنگ : یہ مد جائز کی نشاندہی کرتا ہے اور یہ ۲۔۴ یا ٦ الف کے برابر اختیاری طور پر کھینچا جائیگا اور یہ مد عارض (بسبب السکون) اور مد لین پر مشتمل ھے۔(تفصیل کے لئے صفحۂ آئندہ ملاحظہ ہو)

عَظِيمٍ ۔ الْاَلْبَابِ ۔ تُفْلِحُونَ ۔ خَوْفٍ .

سرخ جیری رنگ : یہ مد طبعی وصلہ صغریٰ کے بعض حالات کی نشاندہی کرتا ہے یہ اصلاً عثمانی رسم الخط میں نہیں ھے۔ان کے بعد آنے والے علماء نے اس سے ملایا ہے اس لئے اسکو اس رنگ سے ممیز کیا گیا ہے اس بات کی طرف اشارہ کے لئے کہ یہ دو حرکتوں والی مد کی طرح (دو الف کے برابر) لازمی طور پر کھینچا جائیگا جیسے:

بِقَدَرٍ ۔ لَهٗ تَصَدّٰى ۔ يَسْتَحْيِۦ ۔ دَاوُۥدُ .

سبز رنگ : یہ غنہ کی نشاندہی کرتا ہے (غنہ وہ آواز جو ناک سے نکلتی ہے) اسکی مقدار دو الف کے برابر ہے اور یہ رنگ مشتمل ہے:

- ادغام بالغنۃ جیسے: مَن یَّعمَل ۔ عَذَابًا مُّهِینًا ۔ (لفظ مدغم فیہ کو رنگین کیا گیا ہے کیونکہ غنۃ اسی پر ہوگا)

- اخفاء جیسے : اَنْتَ ۔ عَلِیمًا قَدِیرًا ۔ (نون اور تنوین کو رنگین کیا گیا ہے کیونکہ غنۃ انہیں دونو پر ہوگا)

- اقلاب جیسے : مِنۢ بَعدِ ۔ سَمِیعًۢا بَصِیرًا ۔ (چھوٹی میم کو رنگین کیا گیا ہے کیونکہ غنۃ اسی پر ہوگا)

- نون ومیم مشدد : اِنَّ ۔ ثُمَّ ۔

یہ بات ذہن نشیں کر لینی چاہئے کہ اگر لفظ مستقل ہے تو غنۃ ہر حالت میں ضروری ہے اور اگر اپنے سے پہلے یا بعد والے حرف سے متصل ہے تو صرف وصل کی حالت میں غنۃ ضروری ہے (تفصیل کے لئے تجوید کی کتابیں دیکھئے)

سرمئی رنگ : یہ قرآن کریم میں وارد ہوئے بعض ایسے لفظوں کی نشاندہی کرتا ہے جو پڑھے نہیں جاتے ہیں اور اسکی دو قسمیں ہیں:

پہلا) وہ حروف جو قطعی طور پر پڑھے نہیں جاتے ہیں.

ا) لام شمسیہ: الشَّمس ۔ اللَّغو ۔

ب) خلافِ قاعدہ لکھا ہوا حرف زَكٰوۃ ۔ وَجِایْٓءَ ۔

ج) الف تفریق: اذكُرُوا

د) ہمزۂ وصل جو اسی کلمہ میں ہو: جیسے وَالمُرسَلٰتِ

ہ) کھڑی الف: نَجۡوٰهُم

و) اقلاب جو اسی کلمہ میں ہو : فَاَنۢبَتنَا

دوسرا) ادغام اور اقلاب کی صورت میں نہیں پڑھے جانے والے الفاظ.

ا) نون اور تنوین ادغام کی صورت میں: مَن یَّعمَل ۔ عَذَابًا مُّهِینًا ۔

۲) وہ نون جو میم سے بدل دیا گیا ہو مِنۢ بَعدِ ۔

۳) ادغام کیا ہوا حرف ادغام متجانس کی حالت میں: اَثقَلَت دَّعَوَا ۔ لَقَد تَّقَطَّعَ

۴) ادغام کیا ہوا حرف ادغام متقارب کی حالت میں: بَل رَّبُّكُم ۔ نَخلُقكُّم ۔

وہ کلمات جو وصل یا فصل کی حالت میں پڑھے جاتے ہیں انکو انہیں کی حالت پر چھوڑ دیا گیا ہے

گھرا نیلا رنگ : یہ لفظِ راء کے پُر کرنے کی نشاندہی کرتا ہے: قُرَیشٍ ۔ قَدِیرًا ۔ وَالمُرسَلٰتِ ۔ رُسُلًا ۔

نیلا رنگ : جب حروف قلقلہ (ق ط ب ج د) میں سے کوئی حرف ساکن ہو:

قلقلہ حروف ساکن پر: اَوِ ادعُوا ۔

لیکن اگر حرف قلقلہ متحرک ہو اور اس پر ٹھہرا جائے تو اس صورت میں بھی قلقلہ ہوگا: بِرَبِّ الفَلَقِ ۝١

nose; it continues as long as two vowels.

- It comprises:
- Nasalized contraction (Idgham bi ghunnah): مَن يَعمَلْ -عَذَابًا مُّهِينًا
- Disappearance (Ikhfa'a) : أَنتَ - عَلِيمًا قَدِيرًا
- Inversion (Iglab) : مِنۢ بَعدِ - سَمِيعًا بَصِيرًا
- Stressed -N- and -M- : ثُمَّ - إِنَّ

N.b: nasalization is always recommended if it is in a separate word; but if it is connected with what comes before or after, it is recommended only when there is non-stop.

- **The grey colour** ● : indicates what is unannounced

a. what is never pronounced:

1. The assimilated "L": الشَّمس - اللَّغو
2. The incompatible: وَجِاْىٓءَ - زَكَوٰة
3. The (alef) of discrimination: اذكُرُوا
4. The conjunctive hamza within a word : وَالمُرسَلتِ
5. The position of the omitted alef: نَجّهُم
6. Inversion within a word : فَانۢبَتْنَا

b. Unpronounced contracted and inversed letters:

1. Contracted (n) , (nunnation) : مَن يَعمَلْ - عَذَابًا مُّهِينًا
2. The (n) which is inverted into (m) : مِنۢ بَعدِ
3. The letter which is relatedly contracted : لَقَد تَّقَطَّع
4. The letter which is approximately contracted : بَل رَّبُّكُم

- **The dark blue colour** ●: indicates the emphatic pronunciation of the letter (R) : اذكُرُوا
- **The blue colour** ●: indicates the unrest letters - echoing sound - (qualquala) : أَوِ ادعُوا - بِرَبِّ الفَلَقِ

IDENTIFICATION OF THIS HOLY QURAN

With Allah's aid and after several years of assiduous labor, the publishing of this Holy Quran has been fulfilled in order to guide reciters how to intone it according to Hafs's narration from A'assim, from Othman, from Ali Ibn Abi Talib, Zaid Ibn Thabit and Ubay Ibn Ka'ab from Muhammad's recitation .

The following is the pattern employed:

- **The dark red colour** ●: Indicates necessary prolongation, six vowels each of which is about half a second.

  Example: دَآبَّةٍ - الٓمٓ .

- **The bloodred colour** ●: Indicates obligatory prolongation, five vowels: it comprises non-stop prolongation, separate and major link.

  Example: الْمَآءِ - يَٰٓأَيُّهَا - مَالَهُۥٓ أَخْلَدَهُۥ .

- **The orange red colour** ●: Indicates permissible prolongation, two or four or six vowels. It pertains to vowelless consonants and soft prolongation.

  Example: عَظِيمٍ - الْأَلْبَٰبِ - تُفْلِحُونَ - خَوْفٌ .

- **The cumin red colour** ●: Indicates certain cases or normal prolongation, it belongs to what scribes left in the Ottoman copy of the Holy Quran and it takes two vowels duration.

  Example: بِقَدِرٍ - لَهُۥ تَصَدَّىٰ - يَسْتَحْيِۦٓ - دَاوُۥدُ .

- **The green colour** ● : Indicates nasalization which is the sound that comes out of the

رُمُوزِ اَوقَافِ قُرآن مجِید

○ جہاں بات پوری ہوجاتی ہے وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں

م یہ علامت وقف لازم کی ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیئے۔

ط وقف مطلق کی علامت ہے۔ اس پر ٹھہرنا چاہیئے۔

ج وقفِ جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر ہے اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز علامت وقفِ مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص علامت وقفِ مرخص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیئے

صلے الوصل اولیٰ کا اختصار ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق قیل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیئے۔

صل قَدْ یُوصَلُ کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے، کبھی نہیں لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

قف یہ لفظ قِف ہے جس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ۔

س یا سکتة سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہرنا چاہیئے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

وقفة لمبے سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیئے۔

لا لا کے معنیٰ نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اُوپر استعمال کی جاتی ہے۔ اور کہیں عبارت کے اندر۔ عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیئے۔

ك کذٰلک کی علامت ہے یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں سمجھا جائے۔

∴ ∴ اگر کوئی عبارت تین تین نقطوں کے درمیان گھری ہوئی ہو تو پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ پہلے تین نقطوں پر وقف کرکے دوسرے تین نقطوں پر وصل کرے یا پہلے تین نقطوں پر وصل کرکے دوسرے تین نقطوں پر وقف کرے اس قسم کی عبارت کو معانقہ یا مراقبہ کہتے ہیں۔

المنهج المستعمل

المصطلح	مد 6 حركات لزوماً	مد واجب ٤ أو ٥ حركات	مد 2 أو 4 أو 6 جوازاً
أردو	۶ حرکتوں والی مدِلازم	۴ یا ۵ حرکتوں والی مدِواجب	۲-۴ یا ۶ حرکتوں والی اختیاری مد
إنكليزي	Necessary prolongation 6 vowels	Obligatory prolongation 4 or 5 vowels	Permissible prolongation 2,4,6 vowels
إفرنسي	Prolongation necessaire de 6 voyelles	Prolongation obligatoire de 4 ou 5 voyelles	Prolongation permise de 2,4 ou 6 voyelles
روسي	ДОЛГОТА ПРОИЗНОШЕНИЯ 6 ЗВУКОВ НЕОБХОДИМО	ДОЛГОТА ПРОИЗНОШЕНИЯ 4 ИЛИ 5 ЗВУКОВ ОБЯЗАТЕЛЬНО	ДОЛГОТА ПРОИЗНОШЕНИЯ 2 ИЛИ 4 ИЛИ 6 ЗВУКОВ ВОЗМОЖНО
إسباني	Prolongacion necesaria 6 movimientos	Prolongacion obligatoria 4 , 5 movimientos	Prolongacion probable 2,4,6 movimientos
ألماني	6 Vokale langziehen , erforderlich	4 oder 5 Vokale lang- ziehen , obligatorisch	2,4, oder 6 volkale langziehen,zuläßig
فارسي	مد لازم ٦ حركت	مد واجب ٤ يا ٥ حركت	مد اختياري ٢ يا ٤ يا ٦ حركت
تركي	Uzatma lüzüm Hareketi 6 dır	Uzatma lüzüm Hareket 4 , 5 dır	2,4,6 Gaiz Harekettir
أندونيسي / ماليزي	MAD PANJANGNYA 6 HARAKAT (LAZIM)	MAD PANJANGNYA 4 – 5 HARAKAT (WAJIB)	MAD BOLEH MEMILIH ANTARA 2/4/6 HARAKAT
صيني	必须拉长六拍	应该拉长四或五拍	可以拉长两拍或 四拍或六拍

القلقلة	تفخيم (الراء)	لا يُلفَظ	غُنّة ، حركتان	مد ، حركتان
قلقلہ	تفخیم راء (راءکوپُر پڑھنا)	ادغام اورنا قابلِ تلفّظ	اخفااورغنّہ کی جگہ (۲۔حرکتیں)	۲حرکتوں والی مد
Unrest letters (Echoing Sound)	Emphatic pronunciation of the letter (R)	Un announced (silent)	Nazalization (ghunnah) 2vowels	Normal prolongation 2 vowels
Consonnes Emphatiques	Emphase De La Letter (R)	Non prononcées	Nasalisation (ghunnah) de 2voyelles	Prolongation normale de 2 voyelles
ЭМФАТИЧЕСКИЕ СОГЛАСНЫЕ	ЗВОНКИЙ ВЗРЫВНЫЙ СОГЛАСНЫЙ / Р /	НЕ ПРОИЗ-НОСИТСЯ	ГОВОРИТЬ В НОС ДОЛГОТА ПРОИЗНОШЕНИЯ 2 ЗВУКА	ДОЛГОТА ПРОИЗНОШЕНИЯ 2 ЗВУКА
Consonantes Enfaticas	Enfasis De La Letra (R)	No se pronuncia	Entonacion 2 movimientos	Prolongacion normal 2 movimientos
Emphase Konsonat	Emphase der Buchstabe (R)	Es wird nicht ausgesprochen	2 Vokale näselnde Aussprache (durch die Nase sprechen)	2 Vokale langziehen
قلقلة	تفخيم حرف راء	غير ملفوظ	غنّه دو حركت	دو حركت
Kalkala	Kalın - Ra	Yazılır lafz olunmaz	Burundan (ğunne) 2 Harekettir	2 Hareket
Qalqalah	Ra ' dibuca tebal	TIDAK DI BACA	MENDENGUNG (DUA HARAKAT)	MAD 2 HARAKAT
爆破音	重读“拉吾”	并读、不发音的字母。	鼻音、隐读（两拍）	自然拉长两拍

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ سبحانہ وتعالی کے فضل وکرم سے قرآن کریم کے اس نادر نسخہ (جسکی نشر واشاعت کا شرف دار المعرفہ کو حاصل ہے، جو کافی جدوجہد کے بعد وجود میں آیا اور الدار الشامیہ سے اشاعت شدہ نسخہ کے مطابق ہے اور اس مکتبہ سے تصویر کی باقاعدہ قانونی اجازت کے بعد نشر ہو رہا ہے) کی صحت کتابت پر تمام علماء کا اتفاق ہے جیسا کہ حضرت عثمان ابن عفانؓ سے وارد ہوا ہے اور تمام حفاظِ کرام کے حلقوں میں حفص عن عاصم کی روایت سے معروف ومشہور ہے۔ یہ عظیم کام اکابر علماء شام کی زیر نگرانی انجام پایا۔

مندرجہ ذیل کمیٹیوں نے اس قرآن کریم پر نظرِ ثانی کر کے اسکی نشر واشاعت کی اجازت دی۔

۱) مرکز افتاء عام ودینی تعلیم	سوریا
۲) وزارتِ اطلاعات	سوریا
۳) مرکز اسلامی ریسرچ اکیڈمی (از ہر شریف)	مصر
۴) مرکز اسلامی ریسرچ اکیڈمی، افتاء ودعوت وارشاد	سعودی عرب
۵) وزارتِ اوقاف اور مقدسات اسلامیہ	اردن

اکابر علماء اور قراء کرام کی زیر نگرانی اس مصحف شریف میں تجوید کے بعض احکام کی تطبیق مختلف رنگوں میں ہوئی اور انھیں حضرات کی جدوجہد کا نتیجہ ھیکہ یہ مبارک کام اچھی طرح پایۂ تکمیل تک پہنچا۔

دار المعرفہ کو اس مصحف شریف کی نشر واشاعت کی منظوری مجلسِ اسلامی رسرچ اکیڈمی از ہر شریف سے حاصل ہے اور مصحف التجوید ﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْءَانَ تَرْتِيلًا ﴾ کا لقب بتاریخ ۲۸-۵-۱۴۲۰ھ موافق ۸-۹-۱۹۹۹ء کو دیا گیا ہے۔ (یہ اجازت نامہ اس مصحف شریف کے شروع میں دیکھا جا سکتا ہے)

اس مصحفِ تجوید کی نشر واشاعت کے مبارک موقع پر دار المعرفہ علامہ شیخ احمد کفتارو (مفتی عام سوریا وصدر مجلس افتاء اعلی) کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے وزارت اطلاعات کی منظوری کے مطابق (نمبر: ۱۸۹۵۲) بتاریخ ۲۶-۴-۱۹۹۴ء کو اسکی نشر واشاعت کا فتوی جاری کیا انجینیر طہٰ صبحی نے اسکی نشر واشاعت کی منظوری وزارتِ اطلاعات سے (نمبر ۱۸۹۵۲) بتاریخ ۱۴-۹-۱۹۹۴ء کو حاصل کی۔ اسی طرح ڈاکٹر محمد حبش (استاذ علوم قرآن کریم، دمشق یونیورسیٹی) کا شکر گزار ہے جنہوں نے اس کام کو بخوبی انجام دیا۔ اور علامہ کریم راجح (شیخ قراء شام) کا احسان مند ہے جو اس مبارک کام میں ہمیشہ اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے اور اسی طرح شیخ قاری محی الدین کردی مدظلہ کا بھی شکر گزار ہے جو اس کام کی طرف مسلسل رغبت دلاتے رہے اور حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

مکتبہ دار المعرفہ ملک شام کے اکابر علماء کرام ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی، ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی، ڈاکٹر محمد عبد اللطیف فرفور وغیرہ کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جنھوں نے اس کام کی طرف رغبت دلانے اور حوصلہ افزائی کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے نیک مشوروں سے نوازا، اور کافی مدد بھی فرمائی ہیں۔

عالم اسلام کے اکابر علماء کا بیحد شکریہ کہ انھوں نے اس کام کی تکمیل میں بہت ساتھ دیا اور اپنے نیک مشوروں سے نوازتے رہے تا کہ آنے والی نسلوں کو قرآن کی تلاوت کرنے میں آسانی ہو جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ﴿ ورتل القرآن ترتيلاً ﴾ .
(اور قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو)

دار المعرفہ اولا واخیرا اس ذات پاک کا شکر گزار ہے جس نے اس مبارک کام کی توفیق دی۔ درود وسلام ہو پیغمبر خدا محمد ﷺ اور انکے چنیدہ صحابۂ کرامؓ پر اور آنے والی نسلوں پر جو قیامت تک قرآن کریم کے بتائے ہوے راستہ پر چلتے رہیں گے۔

اس مصحف شریف میں تطبیق شدہ احکام کی مثالیں:

سرمئی رنگ سے لکھے ہوئے حروف پڑھے نہیں جائینگے

١ – لام شمسیہ	الشَّمْس .
٢ – الف صیغۂ جمع	قَالُوا .
٣ – ہمزۂ وصل اسی کلمہ میں	والْقَمَرِ .
٤ – خلاف قاعدہ لکھاہوا	الصَّلٰوۃَ .
٥ – ادغام بلاغنہ	كَانَ لَمْ - مُصَدِّقًا لِّمَا - عَدُوٌّ لِّيْ - فَيَوْمَئِذٍ لَّا .
٦ – ادغام متجانس	اَثْقَلَتْ دَّعَوَا - لَقَدْ تَّقَطَّعَ .
٧ – ادغام متقارب	بَلْ رَّبُّكُمْ - نَخْلُقْكُّمْ

سرخ حروف (بتدریج رنگوں کیساتھ) مدزائد کیطرح کھینچا جائیگا

٨ – مدلازم کلمی مثقل (٦ الف کے برابر)	دَآبَّة .
٩ – مدلازم حرفی مثقل (٦ الف کے برابر)	الٓمّٓ .
١٠ – مدفرق (٦ الف کے برابر)	آٰللّٰهُ اَذِنَ .
١١ – مدمتصل (٤ یا ٥ الف کے برابر)	جَآءَهُمْ .
١٢ – مدمنفصل (٤ یا ٥ الف کے برابر)	حَتّٰٓى اِذَا .
١٣ – مدصلہ کبری (٤ یا ٥ الف کے برابر)	تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا - بِهٖٓ اِلَيْهِ .
١٤ – مدعارض (بسبب السکون) (٢-٤ یا ٦ الف کے برابر)	الْمِيْزَانَ ۝ - تُفْلِحُوْنَ ۝ - حَكِيْمٌ ۝
١٥ – مدلین (٢-٤ یا ٦ الف کے برابر)	الْبَيْتِ ۝ - خَوْفٍ ۝
١٦ – کھڑی الف (٢ الف کے برابر)	بِقٰدِرٍ .
١٧ – صلہ صغری (٢ الف کے برابر)	لَهٗ تَصَدّٰى - نُؤْتِهٖ مِنْهَا .
١٨ – مدعوض (الف کا رنگ کالا رہے گا اور وقف کی حالت میں ٢ الف کے برابر کھینچا جائیگا)	وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ

سبز رنگ والے حروف غنہ کی نشاندہی کرتا ہے (غنہ کی ادائیگی ناک سے ہوگی) اور اسکی مقدار دو الف کے برابر ہے

۱۹ - اخفاء بالغنۃ	مِنْ كُلِّ - رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ - خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ - عَمَدٍ تَرَوْنَهَا
(اخفاء شفوی)	وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ
۲۰ - نون مشدّد (غنہ شدیدہ)	فَاِنَّهُمْ .
۲۱ - میم مشدّد (غنہ شدیدہ)	مِّمَّا .
۲۲ - اقلاب (چھوٹی میم پر غنہ)	مِنْۢ بَعْدِ - اَمْوَاتًاۢ بَلْ - تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ - اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ .
۲۳ - ادغام بالغنۃ (حرف مدغم فیہ پر غنہ ہوگا)	مَنْ يَّشْتَرِيْ - غَدًا يَّرْتَعْ - عِجَافٌ وَّسَبْعٍ - حَبَّةٍ مِّنْ .
۲٤ - ادغام متماثل	رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ - لَنْ نُّؤْمِنَ - رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ .

نیلا لفظ قلقلہ و پر ہونے کی نشاندہی کرتا ہے

۲۵ - قلقلہ	قِبْلَتِهِمْ - تَجْعَلُوْا - وَادْعُوْا - شَطْرَهٗ - الْفَلَقِ ۝۱
۲٦ - لفظ (راء کو پُر پڑھنا)	الرَّسُوْلُ - يَّرْتَعْ - بِالْاٰخِرَةِ - خَيْرٌ .
۲۷ - لفظ (راء) کو باریک پڑھنا (راء کا رنگ سیاہ رہے گا)	الْبَرِيَّةِ - اَمْرٍ مَّرِيْجٍ
۲۸ - اظہار (نون وتنوین سیاہ رہے گا)	مَنْ اَحْبَبْتَ - سَيِّئًا عَسَى - نَفْسٌ اِلَّا - اٰيٰةٍ حَتّٰى .

نوٹ: قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا اگر ایسی جگہ ٹھہرتا ہے جو رنگا ہوا ہے تو اس رنگے ہوئے لفظ کا حکم ختم ہو جائیگا گویا کہ وہ ایک عادی کالے رنگ والا لفظ ہے۔

نیز حرفِ مد (جو کسی لفظ کے آخر حرف سے پہلے ہے) کے ساتھ، وقف کی حالت میں، مد جائز (بسبب السکون) جیسا معاملہ کیا جائیگا اور اسی طرح حروف قلقلہ (ق ط ب ج د) بھی، اور ان کی حرکت گرادی جائیگی۔

یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ صفات حروف اور اسکے مخارج کو کسی قاری سے سننا ضروری ہے تا کہ اچھی طرح اسکوادا کیا جاسکے کیوں کہ یہ مصحف شریف (مصحف تجوید) کسی قاری سے سننے اور علم حاصل کرنے سے بے نیاز نہیں کریگا۔

تین بنیادی رنگ: (سرخ رنگ بتدریج اپنے انواع واقسام کیساتھ سبز رنگ نیلا رنگ)

یہ بات دھیان میں رہے کہ سرمئی رنگ والا لفظ پڑھا نہیں جائیگا

٢٨ حکم ادا کئے جائینگے

القرآن الکریم

ورتل القرآن ترتیلا

صلہ صغریٰ
کھڑی الف
مدِ لین
مدِ عارض (بسبب السکون)
مدِ صلہ کبریٰ
مدِ منفصل (طریقہ شاطبی)
مدِ متصل
مدِ فرق
مدِ لازم (حرفی مثقل)
مدِ لازم (کلمی مثقل)
مدِ عوض
اظہار
لفظ اللہ کو باریک پڑھنا
لفظ اللہ کو موٹا کرنا
قلقلہ
ادغام متماثل باالغنہ
ادغام بالغنہ
اقلاب
میم مشدّد
نون مشدّد
اخفاء شفوی
ادغام متقارب
ادغام متجانس
ادغام تام (بلاغنہ)
خلافِ قاعدہ لکھا ہوا حرف
ہمزہ وصل اسی کلمہ میں
الف صغیرہ ج
تسہیل آ

- ٦ حرکتوں والی مدِ لازم
- ٤ یا ٥ حرکتوں والی مدِ واجب
- ٢۔٤ یا ٦ حرکتوں والی اختیاری مد
- ٢ حرکتوں والی مد
- اخفا اور غنہ کی جگہ (٢۔حرکتیں)
- ادغام اور نا قابل تلفظ
- تفخیم راء (راء کو پُر پڑھنا)
- قلقلہ